کئی معجزات ہیں۔ ان سب کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔

لاکھوں نشان

خدا تعالےٰ نے جو یہ فرمایا کہ تیرے پاس فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اس کے ماتحت ہر ایک آدمی جو آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی نصرت نہیں کرتا اور اس کی نصرت جو ہمارے شامل حال رہی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمیں مخالفوں نے عدالتوں میں پھنسانا چاہا خون کے مقدمے بھی کئے مگر سب جھوٹے نکلے اور انہی حکام نے جن کی قوم کے لوگ مدعیوں میں سے تھے۔ ہمیں کہا کہ ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ ایک منصف مزاج حاکم جن کا نام کپتان ڈگلس ہے۔ مجھے کہا کہ ان پر آپ نالش کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے جان توڑ کر کوششیں کیں۔ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ تو کچلے جاتے۔ آجکل تین چار گواہ گذار کر پھانسی دلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے آٹھ گواہ گذارے۔ ان میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ مگر جیسا کہ خدا نے میری معرفت پہلے خبر دی تھی۔ کہ بری ہو جاؤ نگا ویسا ہی ہوا۔ ان لوگوں نے کیا حاصل کیا۔ بجز اس کے کہ ہمارا ایک اور نشان ثابت ہو گیا

خدا سچے جھوٹے میں فرق کر دیتا ہے

یاد رکھو کہ جو مکار اور مفتری ہوتے ہیں ان کا کام نہیں چلتا۔ اگر اللہ فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ کہ فلاں میرے ساتھ ہے اور فلاں کا میں مخالف۔ تو اندھیر پڑ جائے

نیک دل مسافر کے پیچھے دنیا کے کتے

جو سچے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہی عادت اللہ ہے جس طرح مسافر کے گرد کتے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو اللہ سے آتا ہے اس کے پیچھے یہ لوگ کتوں کی طرح پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وہ مادہ فساد نہیں ہوتا۔ جو ان کے دل میں ہے۔ آخر کار یہی کتے ہلاک ہوتے ہیں۔

منافق کون ہے

بہت خوش قسمت ہے وہ آدمی جو اسلام رکھتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہے ان جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اپنے اندر فرمانبرداری کا رنگ نہیں رکھتے۔ ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارے میں فرمایا۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون۔

قرآن ضرورت کے وقت آیا

قرآن ایسے وقت آیا ہے جب کل دنیا دار فساد دن میں پڑے ہوئے تھے۔ سب کے سب بدعقیدوں میں گرفتار تھے۔ سچ سچ ظھر الفساد فی البر والبحر کا وقت تھا یعنی اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور دوسرے بھی نہ عملی حالت درست تھی نہ اعتقادی۔

تفسیر سورہ فاتحہ

سورۃ فاتحہ میں ایسے کل عقائد اور ان کی تردید کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ سب حمد اس اللہ کے لئے جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اب بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو خدا کے پیدا کرنے سے منکر ہیں جیسے آریہ جیو۔ (روح) پرکرتی (مادہ) کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ آپ سے چلے آتے ہیں۔ جیسے پرمیشر آپ سے آپ ہے ان کی کل طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ پرمیشر کا دخل نہیں۔ یہ وہ فرقہ تھا۔ جس کی طرف اللہ نے رب العالمین سے اشارہ کیا اور ان کی تردید بھی کی۔

الرحمٰن

بغیر کسی عمل کے خود بخود عطا کرنے والا۔ ساتن دھرم والے ان میں سے ہیں۔ جو ایک رنگ میں مانتے ہیں۔ کہ پرمیشر سے سب کچھ نکلا مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے مرد بنا ہے تو کرموں کی وجہ سے عورت بنی ہے تو کرموں کے سبب غرض گدہا۔ بندر۔ بلا جو کچھ ہوا کرموں سے۔ پس یہ لوگ صفت رحمانیت کے منکر ہیں۔ وہ خدا جس نے آدمیوں سے پہلے سورج وغیرہ پیدا کیا سانس کے لئے ہوا پیدا کی نیز اس لئے کہ ایک دوسرے تک آواز پہونچے۔ جب یہ سب کچھ قبل از وجود پیدا کیا ہے تو پھر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کرموں کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ لوگ بہوے ہوئے اور کفر میں گرفتار ہیں سچی بات یہی ہے۔ کہ اللہ کا فضل ہے۔ کئی نعمتیں ایسی ہیں جن میں اعمال کا دخل نہیں اور کئی ایسی جن میں اعمال کا دخل ہے۔ جیسے عابد۔ زاہد۔ بندگی کرتے ہیں۔ اور اس کا اجر ملتا ہے۔

رحیم

یعنے عملوں کی پاداش میں بدلا دینے والا۔ بعض لوگ ایسے ہیں (خود اپنی مسلمانوں میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نماز کیا روزہ کیا قسمت ہوئی تو بچ جائیں گے۔ یعنے جو کچھ ہونا ہے ہو جائیگا۔ ہم کیوں خواہ مخواہ تکلیف اٹھائیں۔ یہ فرقہ بڑا بگڑا ہوا ہے۔ جاہل سے جاہل کا اعتقاد یہی ہے قسمت پر تکیہ کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ولی بننا ہے۔ جو یہ ریاضتیں کریں۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا نام رحیم ہے۔ جو صالح الاعمال عشق و محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کے مدارج بلند کروں گا جتنے اولیاء اور بڑے بڑے راستباز ہوئے ہیں ان سب نے پہلے ضرور مجاہدات کئے ہیں۔ جب جا کر ان پر یہ دروازہ کھلا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو بندہ یا بندی جس نے مجاہدات کئے اسی نے پایا۔ پس یہ رحیم ان لوگوں کو روئیں ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائیگا۔ ہمیں عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً چوروں ڈاکوؤں کا بھی یہی مذہب ہوتا ہے اور یہی خیالات وہ اندر ہی اندر رکھتے ہیں۔

مالک یوم الدین

مالک ہے جزا کے دن کا۔ دہریہ اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں۔ کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیت سے انکار کرنے والے تو پھر لاپرواہی سے عمل نہیں کرتے اور دہریہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کیطرف توجہ نہیں دیتے۔

حاملان عرش

یہ چار صفتوں والا خدا ہے جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم اے مسلمانو! کہو ہم اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ چار ملائک خدا کا عرش اٹھا رہے ہیں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ یعنی چار صفتوں کا تجلی گاہ عرش ہے اگر ان میں سے ایک نہ ہو۔ تو نقص لازم آتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے کلام میں استعارے بہت ہوتے ہیں

حقیقت عرش

عرش کوئی ایسی چیز نہیں جسے مخلوق کہہ سکیں۔ خدا تعالےٰ کے تقدس و تنزہ کا ورا الورا جو مقام ہے۔ اس کا نام عرش ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک تخت بچھا ہے اور اس پر اللہ بیٹھا ہے۔ جاہل نہیں سمجھتے کہ اگر قرآن میں ایک طرف الرحمٰن علی العرش استوی ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی ہے۔ کہ کوئی تین نہیں جس میں چوتھا وہ نہیں اور کوئی پانچ نہیں جس میں چھٹا وہ نہیں اور فرمایا۔ کہ جہاں کہیں تم ہو میں تمہارے ساتھ ہوں پھر یہ کہ خدا ہر شے پر محیط ہے۔ اگر اللہ کا یہ منشا تھا کہ واقعی ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ تو اس سے یہ مراد ہے

کہ وہ ورا الورا ر مقام جہان مخلوقات کی انتہا ہے یعنی وہ نقطہ جہان . جہان ختم ہوتا ہے - ایک تنزیہ ہوتی ہے - ایک تشبیہ - جب کہا مین تمہارے ساتھہ ہون اور ہر چیز پر محیط - تو یہ تشبیہ ہے - اب چونکہ تشبیہ کے مقام مین وہوکہ لگتا تہا - کہ خدا محدود اور مخلوقات مین ہے - اس لیئے فرما دیا - ذوالعرش العظیم - یعنی سمجہایا - کہ یہ اس کے تقدس و تطہر و تنزہ کا مقام ہے نہ یہ کہ وہ کوئی چاندی یا سونے کا تخت ہے - قرآن مجید مین استعارے بہت ہین - من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ - ظاہر آیت تو یہ ہے کہ اندہون کے لیئے بہشت ہے وہ اندہے ہی اٹھینگے مگر کون بے وقوف ان معنون کو پسند کرتا ہے - اصل مطلب دل کے اندہے ہین - جو عمل نیک کریگا وہ اجر نیک پائے گا اور جو اس خدا بینی کے یہان سے نہ لیجائیگا - وہان اندہا ہی رہے گا - دنیا مزرعہ آخرت ہے - جو بوئیگا وہی کاٹے گا - جاہلانہ نفس کو دہوکہ نہ دو - بینائی پیدا کرو - جو بینائی یا بہشت یہان سے لے جائیگا - وہی آگے پائیگا - بغیر یہان کی بصیرۃ کے کچہہ نہ ملیگا -

ایاک نعبد و ایاک نستعین

اے خدا تو جو چار صفتون کا مالک ہے تیری پرستش کرتے ہین - انسان کو چاہیئے - کہ اللہ کو چار صفتون سے متصف مان کر صرف اقرار تک محدود نہ رکھے - بلکہ عملی طور سے اس بات کو ثابت کرے - کہ وہ واقعی اللہ کو اپنا رب مانتا ہے - اس کی ربوبیت کو اپنے عملون سے ثابت کرے - دیکہو جو خدا کو خدا نہ مانے وہ سب کچہہ کرے گا - چوری زنا بھی کرے گا جب تک عملی رنگ نہ ہو - تو نہ مومن کہلا سکتا ہے نہ وہ فیض پاتا ہے - جو اگلے مقربون اور راستبازون پر ہوا - ایمان خدا کا ایک فضل ہے - جب آتا ہے تو وہ شخص عملی طور پر فاسقانہ کام نہین کرتا - دراصل زبانی حساب انسان کو نجات نہین دے سکتا - کیونکہ اسلام

حقیقی اسلام

یہ نہین - کہ انسان چند باتین زبان سے مان کر ورد کرتا رہے - بلکہ چاہیئے کہ عملی رنگ مین اپنے تئین اس حد تک پہونچا دے

[illegible]

کہ فیض آسکے ولی جو اس سے پہلے گذرے صرف اسی حد تک ان کی راستبازی نہ تھی کہ جس طرح آج کل کے لوگ ہین بلکہ وہ گداز ہوگئے ان کی نظر مین سب کچہہ فنا تہا - صرف اللہ ہی کا وجود باقی رہگیا تہا اور کسی کا وجود باقی نہ تہا - اسی اللہ سے ایسا تعلق تہا - کہ اس مین محو و گداز ہوگئے - جب انسان کی ایسی حالت ہوجاتی ہے - تو قدیم سے سنت اللہ ہے کہ اسپر انعام و اکرام ہوتے ہین - ہزارہا اولیا گذرے ہین - دار الکفر و الشرک مین بہی کم ایسی جگہ ہین جہان دو چار قبرین ایسے بزرگون کی نہ ہون - جو ولی اللہ کہلائے - جو چور اور ڈاکو ہو - لوگ خود سمجہہ لیتے ہین - اس سے

فوائد محبت

کبھی جو ولی محبت رکھے اگر اور کچہہ نہ کرے تو یہ تو ضرور ہوگا کہ اس کے گہر مین چوری نہ کرے گا - سمجہتے ہو - جب ڈاکوؤن اور چورون سے فائدہ ہوجاتا ہے - تو کیا خدا سے نہین ہوتا اور کیا اس کی محبت رائیگان جاسکتی ہے - یقیناً سمجہو کہ وہ بڑا رحیم کریم ہے فضلون والا ہے جن لوگون نے اس کے فضل سے انکار کیا مجہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ اونہون نے کبھی اختیار نہین کی - اور اگرون پر یقین کرنے والے بے خبر ہین دوستی عمدہ چیز ہے - دوستون مین خاص صفات ہوتی ہین - جب تک آپ دوست نہ بنے کیا فائدہ اٹہائیگا دوست بننے کے یہ معنے ہین کہ اس درجہ کی محبت خالصہ پیدا ہو - کہ ایس مین کوئی فرق نہ رہے - پہر جب دنیا کے لوگون کی محبت سے فائدہ اٹہایا جاتا ہے - تو کیا خدا کی دوستی ہی ایسی ہے کہ کسی کام نہ آوے اس جگہ پر وہ لوگ قابل الزام ہین - جو خدا کو ایسے عیبناک الزامون سے ملزم کرتے ہین - جو بخیل لوگون کا کام ہے نہ کہ خدا کا - مثلاً آریہ کا عقیدہ ہے - کہ مکتی دائمی نہین کچہہ مدت کے بعد آدمی پہر بندر سور بنایا جاتا ہے - حالانکہ

نجات دائمی ہونی چاہیئے

پرمیشر اگر اس سے درحقیقت بیزار ہوتا - تو مکتی مین داخل کیون کرتا - پس خداتعالےٰ کا کسی پر راضی ہونا یہ معنے نہین رکہتا کہ راضی ہونے کے بعد بہی اُسے عذاب دیا جاتا ہے - رضا اور عذاب یکجا جمع نہین ہوسکتے جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے - مین تجہہ پر راضی ہوگیا تو یہ معنے ہوتے ہین - کہ گناہ بہی بخشدیا - یہ نہین کہ راضی ہوگیا - مگر گناہ نہین بخشے -

عمل محدود اور نجات غیر محدود کا فلسفہ

یہ لوگ کہتے ہین کہ عمل محدود ہین نجات کی مدت بہی محدود ہونی چاہیئے - یہ بات بظاہر بہت خوش کن ہے - مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کیا جو شخص محب بنتا ہے وہ دو چار سال کے لیئے بنتا ہے - جب یہ بات نہین تو انما الاعمال بالنیات - ان مین ان کا کیا قصور ہوا کہ پرمیشر نے انہین مار لیا سنو ایک شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے - جب مر گیا - تو کیا کہہ سکتے ہین کہ اب وہ دشمن ہوگیا - ہرگز نہین - پس یہ سمجہنا نہایت درجہ کے ظلم کی بات ہے - جو لوگ نمازین پڑہتے روزے رکہتے ہین تو وہ ساتہہ ہی یہ ارادہ نہین کر لیتے کہ دو چار سال کے بعد مرتد ہوجائین گے بلکہ وہ تو اسی طور پر رہنا چاہتے ہین - اب اگر خدا نے انہین مار لیا تو یہ اس کا اپنا فعل ہے - ان کا کچہہ قصور نہین پس اسی لحاظ سے عمل محدود کے لیئے نجات غیر محدود غیر موزون نہین -

سورۃ فاتحہ مین تمام مذاہب کا رد اور اسلام کی صداقت

قصہ کوتاہ یہ چار صفتین ہین جو لفظی باتین نہین بلکہ اللہ نے تمام دنیا کا نظارہ دکہلایا ہے کہ دنیا مین کوئی خالقیت سے منکر ہے کوئی رحمانیت سے کوئی رحیمیت سے اور کوئی اس کے مالک یوم الدین ہونے سے اس قسم کا تفرقہ تمام مذاہب مین ہے مگر اسلام ہی ایسا پاک مذہب ہے جس نے سب صفات کاملہ کو جمع کردیا - پس یہ سورۃ جو ام الکتاب کہلاتی ہے - یہ پانچ وقت اسی لیئے پڑہی جاتی ہے کہ لوگ سوچین کہ اسلام نہایت مبارک مذہب ہے اور اس کی یہ تعلیم ہے - اسلام کا خدا نہ تو ایسا ہے کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا گیا ہے نہ ایسا کہ وہ پیدا نہین کرسکتا اور مکتی اس واسطے نہین دیتا کہ آگے پہر بنانے کیا کیونکہ چند محدود روحین ہین جو آپ سے چلی آتی ہین - انہین کو بار بار دنیا مین لاتا ہے - اگر سب کو نجات دے تو پہر آگے کیا کریگا -

اسلام مین خدا کی ایسی صفات مانی گئی ہین - کہ اگر تمام دنیا کی نقص نکالے تو نقص نکال نہ سکے - ہم کہتے ہین کہ جیسا یہ لوگ سمجہتے ہین - جب اس مین کئی ایک نقص ہین - تو پہر وہ کیونکر سب کی نگہبانی کا ذمہ وار ہوسکتا ہے - خدا مین تو صفات کاملہ پائی جانی چاہیئین

معبود کیسا ہونا چاہیئے

اگر یہ نہ ہون - تو پہر اس پر کیا امید ہوسکتی ہے اور کوئی ایسے معبود سے دعا کیا کرے ہمارا معبود تو صفات کاملہ رکہتا ہے - پس اس سے دعا مانگو

اہدنا الصراط المستقیم

ہمین وہ سیدہی راہ دکہلاوے جو ان لوگون کی راہ ہے - جن پر تونے

فضل کیا اس پر مطمئن نہ ہو رہو کہ مُنہ سے کلمہ پڑھ لیا اور نماز پڑھ دی۔ یہ کافی نہیں۔ ہزار ہا مسلمان ایسے ہیں۔ جو رسمی طور سے نماز پڑھ کر جب باہر نکلتے ہیں تو اور کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی نمازوں میں کچھ برکت نہیں ہوتی۔ جو فعل کیا جاتا ہے اگر اس کا نتیجہ مرتب نہیں ہوتا تو وہ فعل ہی ردّی جاتا ہے تم میں سے اگر کوئی قلبہ رانی کرے اور پھر بیج بوئے اور پودہ حسب معمول نہ نکلے۔ تو یہ بات صاف ہے کہ بیج ہی ضائع گیا۔ اب ایسا ہی اگر نماز پڑھی جائے اور نماز کے نتائج مرتب نہ ہوں تو سمجھو کہ وہ نماز نماز ہی نہیں ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے۔ کہ یہی نماز تھی جس سے لوگ قطب ہو گئے غوث ہو گئے اور تم اسی طرح تحت الثریٰ میں پڑے رہو۔ یہ بات کیا ہے اگر کوئی شخص دوا استعمال کرتا ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ تو اس دوا کے متعلق خوب غور کر کے دیکھنا چاہیئے کہ کیوں اثر نہیں کرتی۔ یقیناً سمجھو کہ جس حالت میں ہو اگر اس پر ہزار برس بھی کوشش کرو۔ تو کچھ زیادہ نہیں۔

خدا کریم ہے۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست سچی محبت سچے رجوع سے جو آیا وہ اس کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا وہ اپنے خاص بندوں پر ایسے ایسے فضل کرتا ہے کہ زمین و آسمان اس کے تابع کر دیتا ہے اور اسے اتنی برکتیں دیتا ہے کہ لوگ اس کے کپڑوں میں ہزاروں برکتیں پاتے ہیں۔ پس تم جو کام کرتے ہو۔ یہ مطالعہ بھی کر لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا مرتب ہوا۔ انسان جو عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا کچھ نتیجہ نہ ہو تو دُرست کر کیا ہوا۔ الغرض اللہ تعالےٰ اپنی چار صفات تبلاکر تعلیم دیتا ہے کہ یوں دعا مانگو۔ ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے۔ نہ کہ جن پر تیرا غضب ہے نہ ضالین کی۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

یہ تعصب کے طور پر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ ایسا ہوگا۔ پس فرمایا۔ کہ جیسے پہلوں پر غضب ہوا اگر تم ایسا کرو گے تو تم پر بھی غضب ہوگا۔ یعنی تم بھی اگر خدا کی راہ میں مستقیم نہیں رہو گے تو تم پر بھی غضب آئیگا غیر المغضوب سے مفسرین یہود مراد لیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ جو بداعمالی کرے گا پکڑا جائے گا۔ اور خدا کے غضب میں آئے گا۔ اس میں یہود کی تخصیص نہیں۔

اللہ کے غضب سے کیا مراد ہے

یاد رکھو۔ کہ اللہ کا غضب انسان کے غضب کی طرح نہیں۔ اس کے غضب سے یہ مراد ہے۔ کہ بوجہ تقدس و تطہر کے بدعملی کو پسند نہیں کرتا۔ جو بدعملی کرتا ہے اُس سے دور جا پڑتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کا ایک حجرہ ہے اور اس کے چار دروازے ہیں۔ سورج کی شعاعیں چاروں طرف سے اندر پہونچتی ہیں۔ اب اگر یہ شخص اس دھوپ کو بند کر دے اور کواڑ لگا دے تو ضرور اندھیرا ہو جائے گا۔ اسی طرح انسان اگر کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ ہے۔ کہ اس پر اللہ کی طرف سے ایک فعل وارد ہو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر دینا یہ انسان کا فعل ہے مگر اس میں اندھیرا کرنا یہ اللہ تعالےٰ کا فعل ہے پس اسی طرح اس اندھیرا کرنے کا نام غضب ہے خدا کے صفات کا قیاس آدمی پر نہ کرو۔ مثلاً وہ سنتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی آدمی کی مانند ہوا اور کانوں کا محتاج ہے۔ وہ دیکھتا ہی ہے مگر اس کی نظر ہماری نظر کی مانند نہیں۔ کہ چاند۔ سورج اور چراغ کی محتاج ہو۔ خدا کا غضب خدا کی رحمت اس کے سمع بصر کی طرح الگ ہے ایمان لانا چاہیئے اور حقیقت کو خدا کے سپرد کرنا مومن کی شان ہے۔ جاہل معترض آریہ

عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی

وسعت کل شیء کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ رحمت کے قائل نہیں ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ان جب تک کتا اور بلی نہ بنے۔ اس کی خلاصی نہیں ہو سکتی۔ یہ سب صفات اللہ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

یہود کو مغضوب علیہم کیوں کہا گیا

یہود ایک قوم کا نام ہے۔ جو حضرت موسےٰ کی امت کہلائی ان بدقسمتوں نے شوخیاں کی تھیں۔ سب نبیوں کو دکھ دیا۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ جو کسی بدی میں کمال تک پہونچتا ہے اور نامی ہو جاتا ہے تو پھر اس بدی میں اسی کا نام لیا جاتا ہے۔ ڈاکو تو کئی ہوئے۔ مگر بعض ڈاکو خصوصیت سے مشہور ہیں۔ دیکھو ہزاروں پہلوان گذرے ہیں مگر رستم کا نام ہی مشہور ہے یہ یہود چونکہ اول درجے کے شرارت کرنیوالے تھے اور نبیوں کے سامنے شوخیاں کرتے۔ اس لئے ان کا نام مغضوب علیہم ہو گیا یوں تو مغضوب علیہم اور بھی ہیں۔

اعتراض اور اس کا جواب

اگر یہ اعتراض ہے کہ اب تو انبیاء کا سلسلہ بند ہو گیا اب کیوں ہمیں مغضوب علیہم بنایا جاتا ہے۔ جب اس امت کے لئے خاتم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ اس قوم میں بھی کئی یہودیوں کا رنگ دکھلائیں گے۔ وہ یہودی جیسے کہ سولی دینا چاہتے تھے اسی طرح حدیث صحیح میں ہے۔ کہ آخر یہ بھی یہودی ہوں گے اور خدا کی طرف سے جو آئیگا اس کی تکذیب کریں گے اور اس کے قتل کے منصوبے کرنا داخل ثواب سمجھیں گے۔ خدا کی باتیں بے معنی نہیں۔ یہ عذاب کے دن ہیں یا نہیں ہم پچیس برس سے صبر کیا ان لوگوں نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ میں ان کے کفرناموں میں دیکھ کر کہتے ہیں ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تعظیم سے لیتے ہیں۔ جان تک فدا کرنے کو حاضر ہیں۔ کیا وہ ان سے بدتر ہیں۔ جو ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ بجز اس کے جو مسلوب الایمان ہو جائے ایسا الزام نہیں دے سکتا اگر ان میں ایمان نہیں تو کیا شرافت بھی جاتی رہی۔ اللہ تعالےٰ تو خوب جانتا تھا کہ ایسا فرقہ ہونے والا ہے۔ جو مسیح کی تکفیر اپنا ایمان سمجھیگا۔ اسی لئے اس دعا میں اس راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی۔

ضالین کون ہیں

ولا الضالین۔ ان کی راہ سے بچا جو گمراہ ہوئے یعنی سچی راہ کو چھوڑ دیا۔ اس راہ کو جسکی تعلیم انجیل میں ملی تھی کہ خدا کو واحد جانو۔ یہ تعلیم بالکل چھوڑ دی۔ دیکھو ان کو بتلایا گیا تھا کہ وہ خدا معبود ہے۔ جو حضرت عیسےٰ کا بھی خدا ہے مگر اب یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ وہی جزا سزا کے مالک ہیں۔

مغضوب علیہم پہلے کیوں فرمایا

یہ نہ سمجھو کہ مغضوب علیہم ذرا سخت ہے۔ اور ضالین نرم۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہودی لوگوں کا ان ضالین سے تھوڑا گناہ تھا وہ تورات کے پابند تھے۔ ہمنے ایک یہودی سے اس کے مذہب کی نسبت پوچھا تو اس نے کہا ہمارا خدا کی نسبت وہی عقیدہ ہے۔ جو قرآن میں ہے۔ ہم نے اب تک کسی انسان کو خدا نہیں بنایا۔ اس اعتبار سے تو یہ ضالین سے اچھے ہیں۔ مگر شوخی شرارت میں ضالین سے بڑھ کر ہیں۔ پس اس لئے کہ انہیں دنیا میں سزا ملی ان کا ذکر پہلے آیا۔ ایک تحصیلدار کے پاس مقدمہ ہو اور اس نے اسے کچھ تھوڑا جرمانہ یا قید کرنا ہو۔ تو سزا دے گا۔

اور اگر اس کی سزا اس کے اختیارات سے باہر ہو۔ تو کسی دوسری عدالت کے سپرد کرتا ہے۔ یہودیوں کے اعمال ایسے تھے کہ ان کی سزا اس دنیا میں ہی ہو سکتی تھی۔ مگر ضالین کا گناہ ان سے زیادہ ہے کہ مخلوق کو خدا بنا لیا پس یہ آگے چل کر سزا پائیں گے یہ ایسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ یعنے قریب ہے، کہ آسمان پھٹ جائیں زمین شق ہو اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں۔ یہودیوں کے بارے میں یہ نہ فرمایا۔ معمولی گناہ تھا۔ یہیں سزا دیدی اور ضالین کی سزا سخت ہے، اور سزا میں تفاوت ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک چور معمولی ہو۔ تو اس کی سزا اور ہے اور ایک عادی مجرم چوروں کا استاد ہو تو اس کی اور۔ پادریوں نے اپنے بدعقیدے کو یہاں تک پھیلایا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے۔ ایک ایسے مذہب کی تائید کے لئے جس کی بنا حق کے نہائیت خلاف اور ہر طرح سے مضر ہے

گورنمنٹ کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتی

مگر میں جانتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ان سے کچھ تعلق نہیں۔ کئی انگریز ایسے ہیں جو پادریوں کی صورت دیکھنے کے بھی روادار نہیں۔ مجھے ایک انگریز ملا۔ اس نے رستہ پوچھتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا اس راہ میں کسی پادری کی کوٹھی تو نہ آئے گی۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میں ایسے رستے سے ہی نہیں گذرنا چاہتا۔ جہاں کسی پادری کی کوٹھی ہو۔ ایک اور انگریز تھا۔ جس کی عدالت میں ہمارا مقدمہ ہوا۔ فریق مخالف ایک جنٹلمین پادری تھا۔ آٹھ دس گواہ بھی گذارے اور یوں بھی تم جانتے ہو کہ حکام کے اختیار میں سب کچھ ہوتا ہے۔ قومیت کا سوال بھی تھا مگر میں نے سنا کہ اس نے صاف کہدیا کہ مجھ سے یہ بدذاتی نہیں ہو سکتی کہ کسی بے گناہ کو سزا دوں۔ مجھے بلا کر کہا۔ آپ کو مبارک ہو۔ اگر یہ لوگ ان انصاف والے نہ ہوتے۔ تو ہمارے حاکم بھی نہ ہوتے۔ مسلمانوں میں جب یہ حالت ہو گئی کہ ایک دوسرے کو کاٹنے دوڑتے جیسے کتوں کے آگے ہڈی ڈال دیں تو وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اخوت، ہمدردی کا نام و نشان نہ رہا۔ تو خدا کی حکمت بالغہ نے ان سے سلطنت لے لی۔

انگریزی حکومت کا دوسروں سے مقابلہ

ہم نے وہ زمانہ بھی دیکھا۔ کہ جب کوئی اذان دیتا۔ تو وحشی اس کے قتل کرنے کو دوڑتے۔ ابتدائی زمانے میں قادیان کا بھی یہی حال رہا۔ جب انگریزوں کی عملداری ہوئی۔ تو ایک نیک و پارسا سپاہی نماز پڑھنے آیا۔ ملاں کو اذان کے لئے کہا۔ تو اس نے نہائیت آہستہ اذان دی۔ سپاہی نے کہا یہ بھی کوئی اذان ہے۔ تم زور سے کیوں نہیں بولتے اس نے کہا جان بچانا فرض ہے۔ وہ بولا بیشک زور سے اذان دو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اس نے زور سے اذان دی۔ کہ چالیس برس پہلے تک اس علاقہ میں کوئی اذان نہ دیگئی تھی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اسے پکڑ کر لے گئے۔ کاردار کو معلوم تھا کہ اب انگریزی سلطنت ہے تو اس نے کہا گھر جا کر بیٹھو۔ اب تو لاہور میں گائیاں ہوتی ہیں ایک حیوان کے بدلے اس قدر ظلم ہوتے رہے ہیں کہ ایک سید صاحب تھے وہ آ رہے تھے۔ اتفاق سے ان کی برچھی کی نوک ایک گائے کو لگ گئی۔ تو اس کا ہاتھ کٹوا دیا گیا۔ غرض کوئی چھ سات ہزار مسلمان تو گائے کی وجہ سے قتل کئے یا سزا دیئے گئے ہوں گے۔ پس یہ راج مسلمانوں کے لئے بالخصوص کیوں موجب رحمت نہ ہو

اطاعت اولی الامر

حدیث میں آیا ہے۔ کہ حاکم بد ہو تو اس کی شکایت مت کرو۔ بلکہ اطاعت۔ کیونکہ در اصل بات یہ ہے۔ کہ حاکم بد نہیں بلکہ تم ہی بد ہو جبھی تم پر ایسا حاکم مسلط کیا گیا۔ اور الحمدللہ کہ ہمارے انگریز حاکم بھی نہائیت منصف مزاج ہیں اور جو دوسری قوموں کے ہیں۔ ہمارے مقابلہ پر تو ان کی پیش بھی نہیں جا سکتی۔ ہم پر سات سو جرمانہ بھی کر دیا مگر آخر انہی ہاتھوں سے واپس دینا پڑا۔ ڈویژنل جج ایک پادری کا بیٹا تھا مگر اس نے نہائیت منصف مزاجی سے دن بھر ساری مثلیں سنیں۔ مخالف نے بیان کیا کہ لئیم ولد الزنا کو کہتے ہیں اور کذاب بڑے جھوٹے کو جو جھوٹوں کا ایک ہی جھوٹا ہو۔ خدا جانے اس تشریح کی کیا ضرورت تھی۔ کہ بڑا الّو بھی الّو اور چھوٹا الّو بھی الّو ہی ہوتا ہے۔ مگر اس نے یہ سب کچھ سنکر کہا کہ میں آپ کو بری کرتا ہوں اور فیصلہ میں لکھا کہ اگر اس سے بڑھ کر لفظ استعمال کرتے۔ تو تم کو کہنے کا حق پہونچتا تھا۔ یہ انگریزوں ہی کا حوصلہ ہے ورنہ ہندو تو ایسے ہیں۔ کہ اگر انہیں خدا بھی طاقت دے تو بوٹی بوٹی تقسیم کر لیں

تتمہ بیان

غیر تو الضالین یعنے گمراہی کے ٹھیکدار جن میں سے پادری بھی ہیں ان میں سے بعض تو ایسے ہیں۔ جنھوں نے کبھی انجیل دیکھی بھی نہ ہوگی اور یہ محض اس لئے تبلیغ کرتے ہیں کہ تنخواہ پاتے ہیں اور ان کی تنخواہیں ان چندوں سے آتی ہیں۔ جو بعض لوگ اسلام کو مغلوب کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اُن کے سینوں پر بھاری ہے۔ ہندوؤں کا مذہب ان لوگوں کی راہ میں نہیں۔ اس کے تو اصول ہی ایسے ہیں کہ کوئی شریف آدمی انہیں پسند نہیں کر سکتا۔ مثلاً نیوگ اور پرمیشر کو روح و مادہ کا خالق نہ ماننا اور اسے ان کا محتاج سمجھنا۔ کچھ بھی کریں۔ اسلام کے ساتھ یہ لوگ کیا مقابلہ کر سکتے ہیں کیا وہ مذہب کچھ توجہ کے قابل ہو سکتا ہے جو انسان کے بیٹے کو خدا بنائے۔ حالانکہ اس کے اور بھائی بھی تھے۔ ماں بھی تھی۔ پھر خدا بھی ایسا کمزور کہ چند یہودیوں نے اُسے بقول ان کے صلیب پر مار دیا میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ ایک مسلمان کا بچہ ان لغویات کو قبول نہیں کر سکتا۔ پھر اس سے بھی کمزور عقیدہ کفارہ کا ہے۔ بھلا یہ بات بھی کوئی عقلمند قبول کر سکتا ہے کہ گناہ تو زید کرے اس کے بدلے میں بکر کو سزا دی جائے یا سر درد ہو زید کے اور بکر اپنا سر پیٹے۔ کیا اس طرح وہ بیماری چلی جائے گی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ خود سمجھتے ہیں اور گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں ولائت کے جو سمجھدار لوگ ہیں وہ خود اس بات کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ مبارک زمانہ آ گیا توحید کی ہوا چل رہی ہے عنقریب تمام دنیا جان لیگی۔ کہ ہر جگہ پر اسلام کے سوا ضلالت ہے۔ یوں تو ہندو۔ سناتنی یا آریہ یا برہمو سب ہی گمراہ ہیں۔ مگر یہ اس فرقے کی خصوصیت ہے، کہ نہ صرف خود گمراہ ہیں۔ بلکہ گمراہ کرنے میں بھی ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں۔ حدیث میں اس کے لئے دجال کا لفظ آیا ہے۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ ہر حیلہ سے گمراہ کرنا چاہے گا۔ مگر قرآن مجید میں ضالین کا لفظ ہے۔ یہ لفظ اس لئے اختیار کیا گیا تا اشارہ ہو کہ دجال شخص واحد کا نام نہیں جیسا کہ آخری زمانہ میں لوگ سمجھیں گے دیکھو توریت میں صاف لکھا ہے کہ سور حرام ہے انجیل میں بھی اس کی ناپاکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ فرما کر کہ موتی سوروں کے آگے مت ڈال اور یہ سور کو حلال سمجھتے ہیں۔ چونکہ یہ ہر ایک عمل و اعتقاد میں خدا کے

خلاف پڑھ ... ہوتے ہیں۔ اس سے یہ بڑے ضال ہیں۔

کسر صلیب و قتل خنزیر کے معنے

بخاری میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے۔ کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ خنزیر ایک نجاست خور جانور ہے۔ گود تک نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ کتابوں کی تحریف و تبدیل کرتے ہیں۔ وہ گویا جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں۔ اور جھوٹ کی نجاست سب سے بڑھ کر ہے اس لئے اس کا نام خنزیر رکھ دیا۔ اور یکسر الصلیب میں جو کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہے۔ اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے۔ کہ صلیب کی بنیاد حضرت عیسے علیہ السلام کے زندہ بجسدہ العنصری ماننے پر ہے۔ یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں مگر ہم کسی کے بجسدہ زندہ ہونے کے قائل نہیں اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیگئی۔ تو کسر صلیب از خود ہو گئی۔ خدا جانے مسلمانوں میں یہ عقیدہ کیوں پھیل گیا ہے۔ کسر صلیب سے مراد لکڑی کے صلیب کا توڑنا ہرگز نہیں اور نہ یہ مفید ہے کیونکہ اگر ایک کو توڑا جائے گا۔ تو بہت جلد ہی دوسری بن سکتی ہے۔

صلیب پرستی کی بنیاد کیا ہے

پس اس بنیاد کو گرانا چاہیئے جس پر صلیبی مذہب کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ میں لدھیانے میں تھا یا دہلی میں۔ ایک پادری سے میں نے کہا کہ چھوٹی سی بات ہے۔ اس کے ماننے میں کیا تامل ہے وہ یہ کہ عیسے مر گیا۔ اس نے کہا کہ اگر مسیح کے زندہ ہونے کا عقیدہ نہ ہو۔ تو پھر سب یکدم مسلمان ہو جائیں ہمارے مذہب کی روح یہی بات ہے۔ جب یہ نکل تو ہم سب بے جان ہو جائیں گے۔ میں جب دہلی میں گیا۔ تو وہاں ایک گروہ مخالفت کے لئے آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے مسیح کو تیرہ سو برس زندہ مان کر جو کچھ اس کا نتیجہ دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ جو کلمہ پڑھتے آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کا نام ادب سے لیتے وہ اب گالیاں دیتے ہیں اب ہمارے نسخہ کو بھی چند روز آزما دیکھو کہ مسیح کی وفات ماننے میں اسلام کی زندگی اور صلیبی مذہب کی موت ہے۔ یا نہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور بولا جو کچھ کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ اسلام کی سچی خیر خواہی اسی میں ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان اپنے منہ سے کیوں ملزم بنتے ہیں۔ خیال تو کرو۔ کہ نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان لیا جاوے۔ اور یہ بھی کہ نعوذ باللہ مس شیطان سے پاک نہیں دوسری طرف مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھا جائے اور مان لیا جائے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے تو کیا اس کا نتیجہ ارتداد ہے یا نہیں۔ یہ پادری لوگ تو ایسی ایسی باتوں سے ہی سے مخلوق الٰہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں ایک بشپ صاحب نے وعظ کیا اور حضرت عیسے کی آن حضرت صلے الله علیہ وسلم سے اسی طرح مقابلہ کر کے کہ وہ ... مدینہ میں مدفون اور دوسرا آسمان پر زندہ۔ ہمارے مفتی صاحب محمد صادق جو یہاں موجود ہوں گے۔ آگے بڑھے اور کہا کہ قرآن مجید میں کہاں لکھا ہے۔ وہاں تو صاف فلما توفیتنی لکھا ہے۔ یہ سنکر وہ بولا۔ شائد تم مرزائی ہو۔ میں تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا۔ باہر نکلکر بعض لوگوں نے کہا۔ مرزائی ہیں تو کافر مگر آج انہوں نے ہماری عزت رکھ لی یاد رکھو کہ کند ہتھیاروں سے فتح نہیں ہوتی۔ جس قوم کو خدا تعالیٰ اقبال دینا چاہتا ہے اس کے ہتھیار بھی تیز کر دیتا ہے۔ دیکھو جب انگریزوں کو سلطنت دینا منظور ہوا تو ان کو ایسے سامان دئے۔ کہ سلطان روم و شاہ کابل کو بھی اگر ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات انہی سے منگواتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں روحانی ہتھیار دئے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ جو قوم بے ہتھیار ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ تباہ ہو جائے یاد رہے کہ ہتھیاروں سے مراد روحانی قوتیں اور دلائل قاطعہ ہیں۔ ظاہری سامان کی مذہب کے معاملہ میں ضرورت نہیں دیکھو اگر مسیح کی وفات کا ہتھیار نہ ہوتا۔ تو تم ان کے سامنے بات بھی نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں کہ وفات ماننے میں کیا تامل ہے جبکہ خدا نے بھی فرما دیا کہ مسیح مر چکا اور نبی اکرم صلے الله علیہ وسلم نے بھی اپنی رؤیت سے شہادت دی

اسلام کے نادان دوست

عبد الحکیم جو مرتد ہو چکا ہے اس نے ایک کتاب المسیح الدجال بنا رکھی ہے اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے دجال موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور درود پڑھنے والوں کو گالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا کسی دجال کی کسر باقی تھی کہ اس کو جو آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان سمجھتا ہے کیا دجال وہ ہے جو مسلمانوں کو مرتد کرنے میں ساعی اسلام کی بیخکنی میں دن رات مشغول ہے یا وہ جو صدق دل سے اسلام کا خادم ہے۔

تقویٰ سے کام لینے والے ہدایت یاب ہوتے ہیں

الله تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذٰلك الكتاب لا ريب فيه۔ هدى للمتقين یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے بیشک سچی بات یہی ہے تقویٰ نہ ہو تو انسان اندھا ہے اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پا سکیگا جو تعصب سے نظر کرتا ہے۔ بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کیا اگر فرشتہ بھی ہو تو کبھی ماننے کا نہیں۔

دجال کون ہے

غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا بھاری مضل ہے۔ یہ شیطان کے مظاہر و اوتار ہیں۔ شیطان اپنی باتیں ان کے دل میں پھونکتا ہے شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتدا سے دشمنی چلی آئی ہے اور جنگیں ہوتی رہیں سب انبیاء نے خبر دی کہ ایک آخری جنگ بھی ہونے والی ہے جس میں شیطان ہلاک ہو جائیگا۔ سو وہ یہی زمانہ ہے۔

مسیح موعود کی بعثت کیوں ہوئی

اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔ اب روحانی جنگ کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة۔ دیکھو جنگ واقع ہو گی۔ جبھی تو غالب مغلوب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب شیطان کا مرنا باقی ہے۔ معلوم نہیں ابھی تک شیطان ہماری جماعت سے پورے طور سے ہٹا نہیں۔ بعض آتے ہیں بیعت کر کے واپس جاتے ہیں تو کسی مولوی کے کہے میں آ کر یا بعض دنیاوی اثرات سے متاثر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اب اگر ان میں شیطان کا حصہ نہ ہو۔ تو سنور کر کیوں بگڑیں۔ حالانکہ ہمارا دعوےٰ ایسا ہی نہیں بلکہ نشانات کے ساتھ ہے جنمیں سے چند حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہیں۔

احمدی جماعت کا فرض

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسے علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کرے۔ مگر یہ ایسا مسئلہ نہیں۔ جو زبانی مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا

چاہیئے کہ مرگیا۔ شیطان قال سے نہیں مرسکتا بلکہ حال سے مرتاہے وہ بے شک مرنے والاہے کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہوچکاہے مگر آجکل کا شیطان ایسا نہیں کہ مسلمان ہوجائے۔ پس اس کی بالکل سرے سے بیخکنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے شیطان بھاگتاہے مگر اس کے یہ معنے نہیں جو لوگ سمجھے ہیں۔ شیطان ایسا سادہ نہیں کہ محض لفظوں سے بھاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کہو وہ اپنی شیطنت سے باز نہیں آنے کا۔ ہاں اگر وجود کے ذرہ ذرہ میں لاحول رچ جائے اور ہر حال میں خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا پکڑا جائے۔ اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہیں۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائیں گے۔ یہی ہیں جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔

دعا کی ضرورت اور اُسکی حقیقت

اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں اپنی صفات بتا کر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ انسان ہر حالت میں دعا کا محتاج اور ایسا کمزور ہے کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ تم اپنے تئیں پاک مت ٹھہراؤ کیونکہ کوئی پاک نہیں۔ جب تک خدا پاک نہ کرے اور ایک حدیث میں ہے تم سب اندھے ہو مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مردے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لیئے طرح طرح کے اغلال ہیں۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتاہے ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دعا میں لگا رہے مگر دعا چند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یوں بک بک کرنے کا نام نہیں بلکہ دعا تو مر رہنے کا مترادف ہے، ایک ہندی مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا۔ دعا میں قوت مقناطیسی ہوتی ہے جو خدا کے فضل کو انسان کی طرف جذب کراتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے اہدنا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہیں اور دل میں ہے۔ کہ جلدی چل کر دوکان کھولیں یا کاشتکاری کا کام کریں۔ یہ دعا نہیں بلکہ اپنی عمر کو ضائع کرناہے۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہیں کرتا پورے طور سے دعا میں محو نہیں ہوجاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ فرماتاہے۔

فلاح کس نے پائی

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ یعنی نجات پاگئے فلاح پاگئے وہ لوگ جو اپنی دعا میں خشوع سے کام لیتے ہیں۔ یعنی جو گریہ زاری کرتے ہیں۔ پگھل جاتے ہیں محو ہوجاتے ہیں ان کے لیئے فلاح کا دروازہ کھولا جاتاہے۔ فلاح سے مراد دنیا کی محبت اور اس کے دھندوں سے رستگاری ہے۔ انسان کے دل میں دو محبتیں نہیں جمع رہنی چاہئیں ؎

ہم خداخواہی وہم دنیائے دون۔ این خیال است و محال است و جنون

جہاں دنیا کی محبت ہو وہاں خدا کی محبت بھی ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ آگے فرمایا۔

اعراض عن اللغو کا نتیجہ

والذین ھم عن اللغو معرضون۔ سب لغووں کی ماں دنیا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی محبت سے اعراض کرتے ہیں۔ وہی فلاح پاتے ہیں۔ دنیا چھوڑنے سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ دے دکان نہ کرے دنیا کے کاروبار چھوڑ دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا کو مقدم کرے فرمایا۔ رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی ہمارے ایسے بندے بھی ہیں۔ جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت میں ایک دم کے لئے بھی ہمیں نہیں بھولتے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا دنیادار نہیں کہلاتا۔ بلکہ دنیادار وہ ہے جو خدا یاد نہ ہو۔ پس فلاح یافتہ وہ ہے جو دنیا کی محبت سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ کی محبت جب کمال کو پہونچ جائے تو دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔

قاعدے کی بات ہے، کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو پیدا کرتاہے اور بدفعل سے دوسرا بدفعل پیدا ہوتاہے۔ انسان نے جب خدا کی طرف رجوع کیا تو دنیا کے گند سے نجات پالی اور دنیا سے نجات پائی تو خدا کی طرف جھکا خدا کی سچی محبت دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ خدا کی محبت کا درجہ کمال تک پہنچاناہے

زکوٰۃ کی توفیق کیونکر ملتی ہے

والذین ھم للزکوۃ فاعلون اور جو خدا کے رستے میں صدقات وغیرہ دیتے ہیں۔ یہ عن اللغو معرضون کا نتیجہ ہے جب دنیا کے مال کی محبت نہ رہے تو خدا کی راہ میں دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبت بخیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو بھلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت منع ہے۔ اگر دنیا کی محبت دل میں جاگزیں ہو تو قارون کا خزانہ بھی کفایت نہ کریگا اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو پھر شرح صدر سے خدا کی راہ میں دیا جائیگا۔ جو کچھ ہوگا اسی راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائیگا۔ دیکھو ہزاروں دنیادار ایسے ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے اگر وہ دیں تو غرب قحط سے بچ رہیں۔ زکوٰۃ زیور پر بھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مالوں پر بھی سوائے جواہرات کے۔ خدا کا حق واجب بھی دنیا کی محبت نہیں دینے دیتی۔ ہزاروں امیر ہیں ان میں سے بعض اگر دیتے ہیں تو وہ اپنے خزانوں کے حساب سے نہیں دیتے یہ قوت زکوٰۃ دینے کی لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوٰۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔

زکوٰۃ دینے کا نتیجہ

اس سے آگے۔ والذین ھم لفروجھم حافظون۔ فرمایا۔ یہ نتیجہ ہے مالوں کی زکوٰۃ دینے کا۔ جب ایک شخص خدا کا ایسا فرمانبردار ہے اور اس قدر خدا کی راہ میں فدا ہوگیاہے۔ کہ اس کی راہ میں اپنے مال کو اپنا مال نہیں سمجھتا۔ تو پھر وہ دوسرے کے حق پر کب بے جا قبضہ کرے گا۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان دوسرے کی بیوی پر بدنظر ہی نہ کرے۔ پس جو شخص اپنے حقوق جائز کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتاہے۔ کیا وہ دوسرے کے حقوق پر خواہ مخواہ قبضہ کریگا

ایک نیک فعل سے دوسرا نیک فعل پیدا ہوتا ہے

پھر فرمایا والذین ھم لامانٰتھم وعھدھم راعون۔ دیکھو جب اول درجے کی نیکی حاصل ہوجاتی ہے۔ تو چھوٹے گناہ خود بخود دور ہوجاتے ہیں۔ بلکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ دعا کرو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لغو سے بالخصوص دنیا سے اعراض کروگے۔ جب دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوئی تو صدقات دینے کی توفیق ہوگی۔ جب سینہ ایسا شرح ہوگیا۔ تو دوسرے کے حقوق سے بھی ڈریگا اور جب دوسرے کے حقوق میں دست اندازی نہ کی تو جو حق اس کے ذمے ہیں ان میں کب کوتاہی کریگا۔ ضرور ہے کہ ان کی پوری محافظت کریگا۔

محافظت صلوٰۃ سب نیکیوں کی جڑ ہے

آگے فرماتا والذین ھم علی صلوتھم یحافظون۔ یعنی جو اپنی نمازوں کو پابندی سے گذارتے ہیں اور ان کو کسی حالت میں نہیں چھوڑتے۔ نماز خدا کا حق ہے۔ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

مین سے جن وانس کو عبادت کے لئے پیدا کیا سب حقوق کے بعد اپنا حق پیش کیا جو خدا کا حق ادا کریگا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وہ بلاؤں سے محفوظ رہیگا۔ مشکلات حل ہونگی مگر نماز سے یہ مراد نہین کہ معمولی طور سے رسم و عادت کے طور پر دو چار ٹکرین مار لیں یہ نماز نہین بلکہ نماز وہی ہے جس سے انسان کا دل ایسا گداز ہو جائے کہ پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہ نکلے بس اس حالت کا نام نماز ہے۔ نماز کی اللہ کو ضرورت نہین۔ واللہ غنیٌ عن العالمین۔ اس مین بھی ایک راز ہے کہ اللہ جو کچھ انسان سے چاہتا ہے وہ انسان کی بھلائی کے لئے ہے سب سے بڑی بہبودی تو خدا سے تعلق پیدا ہو جانا ہے جب یہ ہو تو پھر خواہ تمام دنیا دشمن ہو جائے کچھ بھی اس کا بگاڑ نہین سکتی وہ خدا تعالے اس ایک کے لئے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔ خدا تعالے نے جو اسکو نماز پر ختم کیا ہے۔ تو اس مین یہ حکمت ہے۔ کہ نماز ایسی چیز ہے۔ جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرۃ بھی سنور جاتی ہے۔ مگر جب تک انسان پختہ کار نہ ہو خطرے ہی مین ہے۔

نماز کی حقیقت

ایک حدیث ہے کہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہین۔ کہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان عمل نہ کرے۔ دلی حضور نہ ہو۔ تو گویا وہ عبادت سانپ کی خاصیت رکھتی ہے۔ دیکھنے مین بہت خوبصورت اور خوشنما مگر باطن دکھ دینے والی زہر سے پُر۔ اسی لئے فرمایا۔ فویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون۔ یعنی ان نمازیوں کے لئے بھی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز کی حقیقت سے بے خبر ہین۔ نماز کی حقیقت یہی ہے۔ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اس کی کل نافرمانیوں سے بچتا رہے۔ نماز تو اسی کا نام ہے مگر یہ حالت نماز انسان کے اختیار مین نہین۔ پس دعا مین لگے رہو۔ صبح و شام دعا کئے جاؤ۔ تا تم پر رحم کیا جاوے اور یہ حالتین میسر آئیں۔ آج کل دن بڑے ردّی آتے جاتے ہین۔

خطرناک دن آنیوالے ہین

جو باتین مجھے معلوم ہین اگر تمہین معلوم ہوں اور جو یقین ہے مجھے خدا تعالے کے کلام پر ہے۔ اگر تمہین ہو۔ تو مین سچ کہتا ہون کہ تم ہر وقت روتے رہو۔ ایک ہولناک زلزلہ آنیوالا ہے جو بغتۃً آئے گا اور خدا تعالے اپنی پوری تجلی دکھائیگا۔ دیکھو ابھی کل پرسوں بھی ایک زلزلہ آیا ہے یہ اس بات کے واسطے کہ اللہ تعالے کی انذار کی باتین نرمی سے شروع ہوتی ہین۔ دیکھو حضرت موسےٰ کے زمانہ مین پہلے نرم نرم عذاب آئے۔ کہ حشرات الارض نکل آئے۔ خون پھیل گیا۔ قحط پڑ گیا۔ بھلا فرعون قحط کو کیا جانتا تھا وہ تماشہ سمجھتا ہوگا کیونکہ قحط کا اثر تو غریبوں پر پڑتا ہے۔ مگر اس کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک دن بطش شدید کا آنے والا ہے۔ جب اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا۔ اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل۔ ابتدائی منذرات سے ڈروگے تو نجات پاؤگے۔ جب وہ وقت آگیا تو پھر سوائے رونے اور چلانے کے کیا کر سکتے ہو طاعون بھی ہولناک ایام کی ابتدا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ایک ایسی سلطنت طاعون آئے گا جو پہلے کبھی نہین آیا۔ بلکہ ایک ایسی وبا آنیوالی ہے کہ اس کا نام بھی نہین رکھا جا سکتا۔

مومن وہ ہے جو عذاب آنے سے پہلے ڈرے

دیکھو تم سب کچھ سُن چکے ہو اس کی باتین سُنکر نافرمان برداری کے راہوں سے بچو۔ وہ سزا دینے مین دھیما ہے۔ اس کی رحمتین سمندروں سے بھی زیادہ ہین مگر وہ شدید العقاب بھی ہے اس حالت مین جب انسان اس کے احکام نہ مانے۔ اس کے عذاب سے نہ ڈرے اور جو قبل از نزول عذاب ایسا ڈرے کہ گویا اس پر آ پڑا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہو اور وہ بچایا جاتا ہے۔ مومن کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ عذاب سے پہلے ڈرے جب عذاب آگیا تو اس سے ڈرنا کیا سود مند ہو سکتا ہے پھر تو ہر مذہب کا ڈرتا ہے۔ مین نہین جانتا کہ اس مجمع مین کتنے دل ہین جو ان باتوں سے ڈرتے ہین۔ مین دوبارہ کہتا ہون کہ یہ دن بہت خوفناک دن ہین بدعملیوں سے بچو تا بچائے جاؤ۔

مسیح کے دم سے مرنیکے کیا معنے ہین۔

انبیاء کی زبانی یہ وعدہ ہوتا آیا ہے کہ آخری زمانہ مین مسیح موعود آئے گا اور جہاں تک اس کی نظر جائیگی کافر مرتے جائین گے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خواہ مخواہ ضد کرتے ہین اور اس کی توجہ کا نشانہ بنین گے وہ مرین گے مگر اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔

عذاب کیوں آیا

اللہ نے تو اپنی طاعت کے لئے پیدا کیا اور مین دیکھتا ہون۔ کہ ایک دل مین بھی خدا کی عظمت نہین رہی۔ جو کچھ طاعت کرتے ہین وہ بھی رسم یا عادت کے طور پر۔ دیکھو امرتسر۔ لاہور کے بازاروں مین سے کتنے ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر گذرتے ہون گے دوڑے جاتے ہون گے مگر سب دنیا کے لئے۔ تم پوچھ دیکھو کسی مین اسلام کی تڑپ نہین۔ جتنی تپش ہے۔ سب دنیا کے لئے۔ جب یہ حالت ہے تو کیوں عذاب نہ آئے۔

خدا سے تعلق پیدا کرو

جب دلوں مین خدا سے تعلق نہین تو جوش عبادت کیا پیدا ہو انسان بیوی کے خوش کرنے کے لئے ہزاروں ٹکرین مارتا ہے کیا کبھی خدا کے خوش کرنے کے لئے بھی ٹکرین مارتا ہے ایک بچہ مرجاتا ہے تو کیسا روتا چلاتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہین جب خدا کے ساتھ کچھ تعلق نہین۔ تو خدا اس کے ساتھ کیا تعلق رکھے گا۔ کم از کم اتنا تعلق تو ہو کہ تمہین یقین ہو کہ وہ موجود ہے اگر کچھ بھی تعلق نہین تو خدا کو بھی کچھ تعلق نہ ہوگا۔ ایک حدیث مین ہے کہ اے جو میری طرف آہستہ سے آئے مین اس کی طرف تیز آتا ہون اور جو تیز آئے۔ مین دوڑ کر آتا ہون۔ گویا خدا اپنے بندے سے بھی سبقت کرتا ہے لیکن اگر بندہ ہی خدا سے بے پروا ہو تو پھر کیا۔

مسیح موعود ذوالقرنین ہے

مینے ایک مرتبہ ذوالقرنین کا حال قرآن مجید مین دیکھا تھا تدبر سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اس مین ہے وہ دراصل اسی زمانے کے لئے بطور پیشگوئی ہے۔ آخر خدا تعالی قصے سنانیوالا تو نہین جو قرآن مجید کو قصے سمجھے وہ میرے نزدیک مومن نہین۔ اسکی کوئی بات بھی حکمت سے خالی نہین ہوتی ذوالقرنین نے مغربی سفر کیا جہاں کیچڑ مین آفتاب غروب ہوتے پایا اور مشرقی سفر کیا تو ایسی قوم کو دیکھا جہاں ان پر سورج چڑھا ہوا ہے اور وہ دھوپ سے بچاؤ نہین کر سکتے۔ تیسری قوم وہ جنہوں نے اسکی حمایت طلب کی اور چاہا کہ یاجوج ماجوج کے آگے ان کو سد بنادے۔ اصل مین یہ مثالی طور پر مسیح موعود کا ذکر ہے۔ ائمہ اہل بیت سے بھی ایک نے لکھا ہے کہ ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے دیکھو ہمنے بھی دنیا کی تمام رائج صدیوں مین سے دو صدیوں کو پایا ہے۔ اللہ نے پیشگوئی کے رنگ مین فرمادیا۔ کہ اس کا تین قوموں سے سابقہ پڑیگا۔ ایک تو مغربی جو (یعنی انگریزی قومین) اندھیرے مین ہین اور پانی صاف نہین رکھتے یعنی ہدایت کے نور سے الگ ہین اور انجیل کی وحی کا پانی صاف نہین بلکہ اب تحریف و تبدیل سے کیچڑ کے مشابہ ہو گیا ہے اور دوسری مشرقی قوم یعنی وہ جو سایہ امام کے

نبی نہیں ہوگا قرآن مجید سے کچھ فائدہ اٹھانا نہیں جانتے بلکہ جاہلیت میں مر رہے ہیں چنانچہ فرمایا۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیۃ۔ تیسری بیماری قوم پیدا ہوئی خوش نہیں ہے۔ یہ وہ امر ہے کہ سایہ میں آ گئے اور چاہا کہ باہر نہ جائیں آ مگے نہیں بڑھائے جائیں گے نہیں متبادری جائے

جماعت میں تزکیہ نفس کی ضرورت

لیکن اچھا ان کی ابتدائی جماعت تزکیہ نفس کی بہت ضرورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکیھا وقد خاب من دسیھا۔ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ نفس کیا اور نامراد ہو گیا جس نے اپنے نفس کو خراب کر لیا۔

تزکیہ نفس کسے کہتے ہیں

تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق اور مخلوق دونوں کے حقوق کی رعایت کرنے والا ہو خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا زبان سے اقرار کرتا ہے ایسا ہی عمل سے ثابت کرے اور اس کے ساتھ برابر نہ کیا جائے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی طور پر بغض نہ ہو تعصب نہ ہو شرارت انگیزی نہ ہو [illegible] مگر یہ مرحلہ دقیق ہے ابھی تمہارے معاملات آپس میں صفائی نہیں کلہ بھی ہوتا ہے غیبتیں بھی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق بھی دبا لئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے اور آپس میں محبت نہ ہو جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے انسان کا عیب جب تک ہمارا معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں جب تک خدا کا حق بڑا ہے مگر یہ بات کو پہچانتے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں جو شخص اپنے بھائیوں کے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا یہ بات سہل نہیں ہے ایک شخص بات سے سچی محبت اور چیز ہے اور منافقانہ اور دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگذر سے کام لے خدا کا یہ منشا نہیں کہ تم ایسے رہو اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائیگی۔

آنحضرت صلعم کی جماعت

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت تھی انہوں نے بت پرستی چھوڑ دی تھی بالکل تھا اس لئے کہ بنز نہ جان واحد ہو گئے خانہ خدا اس کو نہیں کہتے جو بت خانہ ہو اس گھر کو بتوں سے صاف کرو تا یہ خدا کا گھر کہلائے۔ فرمایا۔ طہرا بیتی للطائفین والعاکفین یعنی میرے گھر کو فرشتوں کے لئے پاک کرو انسان کا دل خدا کا گھر ہے تب یہ خدا کا گھر اس وقت کہلائیگا اور اسوقت فرشتوں کا

ہوا ہوگا جب یہ اوہام باطلہ وعقائد فاسدہ بالکل پاک صاف ہو جب تک انسان کا دل صاف نہ ہو اسکی عملی حالت درست نہیں ہو سکتی دیکھو یہ وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لو ایسا نہ ہو کہ پورا مخالفت دنیا سے بھی تم اور دین سے بھی غافل۔ پہلے جاؤ کس کو کیا معلوم کہ کون اٹھیگا۔ سوتا موتی [illegible] سے توبہ و استغفار سے کام لو۔

توبہ کسے کہا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنی توبہ کرو جیسا کہ حق ہے توبہ کرنے کا توبہ کہتے ہیں رجوع کو یعنی بدی سے توبہ کرنا کچھ فائدہ نہیں [illegible] ایک لفظ منہ سے کہہ کر [illegible] جاتی ہے اور دل پر [illegible] نہیں ہوتا۔ [illegible] کی خواہش [illegible] ہے۔ [illegible] جو [illegible] کرتا [illegible] جاتا ہے تو [illegible] نہیں ہوتا ہے [illegible] گناہ [illegible] رجوع [illegible] کہ اس کی عملی حالت [illegible] دور ہو گیا [illegible] توبہ قبول نہیں ہوتی توبہ کرو تو ایسی کہ گذشتہ گناہ [illegible] فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین توبہ کرنا [illegible] اور [illegible] کوشش [illegible] کرو [illegible] پاک [illegible] جاؤ [illegible] خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے

توابین اور متطہرین

دو قسم کے آدمی ہیں ایک تو بدی سے پرہیز نہیں [illegible] خدا کی طرف کامل رجوع ہو گیا دوم متطہر۔ [illegible] نظافت کو چاہتا ہے یعنی ایسے لوگ جیسا ہے [illegible] ہمیشہ پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

نفس کی تین قسمیں

نفس کی تین قسمیں ہیں۔ نفس امارہ۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء۔ یہ نفس تو سوائے بدی کے کچھ اور چاہتا ہی نہیں اس کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ خلعت امارہ کی تعلیم سے انسان تمام برے کام کر لیتا ہے ہر قسم کی بدی کو شیر یا در کی طرح اختیار کر لیتا ہے جیسے ایک شخص کو دیکھا کہ بارہ آنے کے لئے ایک بچہ کو جان سے مار دیا۔ حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است۔ گر تواند شد مسیحا ور تواند خر شدن۔ پس دوسری قسم نفس کی لوامہ ہے جو اگر بدی سرزد ہو جاتی ہے تو پھر خود ہی اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے تیسری نفس مطمئنہ ہے یعنی نفس کی وہ حالت جب خدا کے ساتھ پوری تسلی پا لیتا ہے۔ اس میں کوئی اضطراب نہیں رہتا بس فیصلہ کر لیا کہ میں ہر حال میں خدا کے ساتھ ہوں جب تک انسان اس حالت تک نہیں پہنچتا وہ بڑی خطرناک حالت میں ہے

جسم کیساتھ روح کی فکر بھی ضروری ہے

انسان کو چاہیئے کہ جیسے اور امور خالف ہوتا ہے مثلاً کسی کے بدن پر جذام کا داغ نمودار ہو تو اسے آرام نہیں آتا اور ہمیشہ اس وقت ایسی فکر لگ جاتی ہے کہ خدا جانے کیا ہوگا لوگ یوں نفرت کریں گے یوں مجھ سے کنارہ کشی کی جائیگی ایسا ہی روحانی امور سے بھی ہو کیا جیسے جسم کی جذام کی فکر ہے کبھی روح کی بھی فکر کی ہے اس جسم کے جذام سے تو مرنے کے بعد خلاصی ہو جاتی ہے مگر روحانی جذام تو ابد تک اس کے ساتھ ہے دنیا میں بھی تکلیف دہ اور آخرت میں بھی اس کا کچھ خوف نہیں کس قدر ناعاقبت اندیشی اور غفلت کیسی ہے دلمن خضات مقام رابہ [illegible] جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو بہشت ہیں اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ اسے میری طرف آنے والو یہ نہ خیال کرو۔ دنیا مومن کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے بلکہ دنیا اور آخرت دونوں میں اسے بہشت ملتا ہے جتنے انبیاء گذرے ہیں دنیا نے ہر طرح خوش و خرم اور اعلیٰ حیثیت میں رہے ہیں۔ اگر دنیا کو قبول کرتے تو کوئی انہیں [illegible] کی ضرورت بھی نہ ہوتا کیونکہ سادہ مزاج تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا۔ تو ایک دنیا ان کے تابع کر دی گئی نظر کرنے کے دیکھو کہ اگر ان راستبازوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا تو کیا نقصان اٹھایا۔ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تجارت کیا کرتا تھا شام سے آ رہے تھے مکہ کی ایک تجارت کو جاتے تھے مگر پھر دنیا چھوڑ گئے کہتے ہیں ایمان لانے کا قصہ بھی عجیب ہے کہ شام سے واپس آ رہے تھے راستے میں ایک شخص نے خبر دی کہ تمہارے دوست نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ بیشک سچا ہے کوئی معجزہ طلب نہ کیا کیونکہ معجزہ وہ طلب کرتے ہیں جن کو تعارف نہ ہو جو لنگوٹیا یار ہو وہ کبھی طلب نہ کریگا۔ ناواقفیت ہی میں مشکلات پڑتی ہیں جب کسی کے اندرونی حالات سے آگاہی ہو تو پھر کوئی اعتراض دل میں نہیں آتا آپ یہ سنتے ہی نبی صلعم کے پاس گئے اور کہا گواہ رہو کہ میں آپ پر سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں کوئی معجزہ نہ مانگا سابقہ حالات ہی معجزہ ہو گئے اس وقت سے تنگ تکالیف اٹھائیں مگر آخر سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بیٹھے۔

ایمان کی جڑ حسن ظن ہے

حسن ظن ایک عجیب چیز ہے وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین۔ خدا تعالیٰ اپنے اعدا کو فرمائیگا کہ تم نے خدا سے بدظنی کی ہے تو کسی پر ایمان نہ رہا۔ تو تم تباہ ہوئے اور ماموروں سے منہ پھیرنا خدا سے منہ پھیرنا ہے

ماموروں کی ہتک موجب عذاب الٰہی ہے

ایک پانچویں بیماری

چپڑاسی ہوتا ہے اگر کوئی اسکی ہتک کرتا ہے تو گورنمنٹ اس کی بھی سزا دہی کرتی ہے اسلئے کہ جس نے اسے بھیجا وہ عظیم الشان ہے اور سرکاری پروانہ کی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے تو کیا وہ خدا جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جسکی عظمت اور جس کے جلال کے مقابل میں کسی کا جلال نہیں کیا وہ اپنے فرستادہ اپنے رسول کی ہتک دیکھ کر خاموش رہتا ہے ہرگز نہیں یہ امور کی بے ادبی درحقیقت خدا کی بے ادبی ہے وہ بڑا رحیم و کریم ہے تاہم اس سے عذاب کے بیسیوں نمونے ... نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ امن و صلح کاری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فقط۔

کانگرس کا خاتمہ

چونکہ ہندوستان میں ... روحانی ... عرصہ سے ... رہے تھے ... عالم قانون قدرت ... روحانی حالتوں میں بھی ایک ... تغیر شروع ہوگیا۔ ایک طرف اگر روحانی انقلاب ... ہونے سے شروع ہوا تو دوسری طرف دنیاوی باتوں میں بھی ایک خاص ... کام کرنے لگی۔

ہندوستان کے رہنے والے جو سوئے ہوئے تھے خواب غفلت سے جاگے۔ اور اپنی بہتری کی تجاویز سوچنے لگے۔ اور بعض تدبیروں پر عمل شروع کیا مگر یہ کوشش ایسی ہی تھی جیسے کوئی گہری نیند سے یکدم جاگنے والا ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا اور بعض اوقات کچھ اپنا ہی نقصان کر بیٹھتا ہے۔ چند تعلیم یافتہ اصحاب کے دلوں میں اپنے حقوق کی نگہداشت بلکہ ان کو وسیع کرنے کا جوش اٹھا تو ان کے واعظوں نے ایک مجلس کی بنیاد رکھی جسے انڈین نیشنل کانگرس کہتے ہیں۔ اس کانگرس کی نسبت عام طور سے تو یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ تمام ہندوستان والوں کی طرف سے ہے۔ مگر عملی طور سے اس میں زیادہ تر حصہ لینے والے ہندو ہی ہیں مسلمانوں میں سے سوائے چند ایک کے کسی نے اس میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی کیونکہ انہوں نے اس میں اپنا کوئی فائدہ نہیں دیکھا بلکہ نقصان ظاہر معلوم کیا۔ ہندوؤں کی کثرت تعداد ... بھی مسلمانوں کی کسی رائے کو باوقعت نہیں رہنے دیتی تھی اس لئے مسلمان اس سے عام طور پر الگ ہی رہتے۔

چونکہ دسمبر کا آخری ہفتہ اب کانفرنسوں اور کانگریسوں کا ہفتہ ہوگیا ہے۔ اس لئے امرتسر نیشنل کانگرس کا تیئیسواں اجلاس بھی قرار پایا تھا چونکہ گذشتہ دنوں میں پولیٹیکل مطلع صاف نہیں رہا اس لئے اکثر اصحاب کی نگاہیں اس کانگرس کے اجلاس کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ دیکھیں ہندوستان کے سیاسی لیڈر کن اصولوں پر ... اور ان کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کیا ذرایع اختیار کرتے ہیں۔

اور یوں ... اس کے ... کی طبائع جوش میں بھری ہوئی تھیں اس ... کی تیاریاں بڑے زور شور سے کی گئی تھیں۔ مگر ہندوستان کا ... جیسے بڑے ... ہیں۔ ابتدا ہی سے تشویش پائی جاتی تھی۔ دو سال کے ... اپنا رنگ لایا۔ یا یوں سمجھئے کہ پک گیا بلکہ ... پھوٹ ... آخر جب ... ہوا کیونکہ ... بعض سادہ مزاجوں کو ... پر ... کہ ... کی ... ہوا کی ... کہ دو ... اختیار ... کی ... میں ... گورنمنٹ ... اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ کانگرس میں دو قسم کے خیالات ... پیدا ہوگئے ایک گروہ ہے جو کہتے ہیں۔ یعنی اعتدال پسند اور دوسرے کو ... یعنی انتہا پسند۔ اعتدال پسند وہ ہیں جن کا اصول بقول ان کے یہ ہے۔ کہ ہم لوگ ایسی خود مختاری اور آزادی کے طالب نہیں کہ برٹش گورنمنٹ سے کنارہ کش ہوں بلکہ اسی کے زیر سایہ رہ کر اس آزادی کے حصول کی باضابطہ اور صحیح وسائل سے کوشش و جد و جہد کرینگے جیسا کہ نو آبادیوں کو حاصل ہے اور انتہا پسند وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اپنی حکومت کا کامل استقلام خود چاہتے ہیں انگریزی حکومت نے تجربہ سے بھر پایا ہے۔

اب دونوں فریقوں میں پریسیڈنٹ کی نسبت جھگڑا تھا۔ علاوہ اس کے کام کرنے کے اصول میں جو فرق ہے وہ تو ظاہر ہے۔

پہلے ناگپور میں اجلاس کا خیال تھا مگر آخر صورت حال نے مجبور کیا کہ سورت میں اجلاس ہو۔ چنانچہ یہی تجویز پختہ ہوئی۔ اور اس کے قرارداد کے مطابق ۲۶ دسمبر کو اجلاس ہوا۔ سولہ سو کے قریب ڈیلیگیٹ موجود تھے جب ڈاکٹر راش بہاری گھوش صاحب کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کی تجویز پیش ہوئی تو غل مچنا شروع ہوگیا۔ بابو سریندر ناتھ بنرجی اپنی تقریر کا ایک فقرہ بھی نہ سنا سکے۔ ناچار اجلاس بند ہوا اور ۲۷ دسمبر کو پھر جمع ہوئے ڈاکٹر گھوش کرسی صدارت پر بیٹھ گئے اور ... پڑھنے کے لئے کرسی سے اٹھے ہی تھے کہ مسٹر تلک پلیٹ فارم پر آگئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مگر ان کو اجازت نہ دی گئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ناگفتہ بہ ہے۔ جوتوں میں دال بٹی سمجھئے یا جوتا بیزار ہوا یا کیا سمجھوں کہ تہذیب کا خوب نمونہ دکھایا گیا کچھ جوتے بھی چلے۔ بلکہ لاٹھیاں چلنے تک نوبت پہونچ گئی۔

بہر حال انہوں نے ... رشیندر ڈکی ... کے مطابق کر دیا ... کیا یہی لوگ حکومت خود اختیاری کے ... ہیں جو اس طرح پر ... ایک ... کی ... کے ... اور انضباط کے اصولوں سے ناآشنا ہیں۔

کیا یہی لوگ پارلیمنٹ کا کام چلائیں گے جنہوں نے ... کانگرس کے اجلاس کو ... کا مجمع بنا دیا لارڈ کرزن بالقابہ کو ... یہ لوگ تمام ہراسنی کا ... والے ... تھے ... آخر اس کی یہ رائے سچی نکلی کہ برنسبت نوآبادیوں کے ہندوستان کے معاملات میں سلف گورنمنٹ قائم نہیں ہوسکتی اور اگر قائم کردی گئی تو ہندوستان کی تباہی اس کا لازمی نتیجہ ہوگی۔ اور ہم پر الزام عائد ہوگا کہ ہم نے اس امانت کی محافظت نہیں کی ہمارے ہاتھ سے نکلتے ہی ہندوستان میں طوائف الملوکی پھیل جائے گی اور سلطنت تباہ ہو جائے گی۔

دیکھئے جو لوگ ایک معمولی مجلس کا انتظام نہیں کرسکتے وہ سلطنت کا کیا کریں گے۔

خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نئی پولیٹیکل مجلس بنگئی جس کا نام انڈین نیشنل کنونشن ہے اس میں اعتدال پسند لوگ شامل ہوئے۔ جس میں بارہ رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) جدید قانون انسداد مجالس باغیانہ کی مذمت و مخالفت (مبدد) معلوم نہیں اس کا فائدہ کیا ہے یہ قانون اسی وقت

جاری کیا جاتا ہے۔ جب ایسی مجالس کا وجود پایا جائے

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

(۲) کارروائی جلاوطنی پر اظہار ناراضگی۔ (بدر) یہ بھی بالکل بے موقعہ اور فضول معلوم ہوتا ہے۔ اب تو شکریہ ادا کرنے کا موقعہ تھا۔

(۳) ٹرنسوال کے جدید ضابطہ رجسٹری اہل ایشیا کی مخالفت

(۴) ہندوستان کے لئے نوآبادیائے انگریزی کے نمونہ کی سیلف گورنمنٹ۔ (بدر) پہلے قابلیت پیدا کرو۔ پھر درخواست کرو۔

(۵) کونسل وزیر ہند میں ہندی اصحاب کے مقرر ہونے پر اظہار مسرت۔ ہندی عنصر کے اضافہ کی درخواست۔

(۶) جوڈیشل اور اگزکٹو اختیارات کی علیحدگی کا مطالبہ

(۷) سودیشی تحریک کی تائید (بدر) مگر موجودہ طریق قابل اصلاح ہے۔

(۸) تقسیم بنگال کی مخالفت۔ (بدر) یہ بھی بالکل بیجا ہے۔

(۹) ترقی تعلیم کی ضرورت۔

(۱۰) فوجی اخراجات کی ترمیم و تخفیف کی درخواست (بدر) بے امنی کی روح نکال ڈالو۔

بلادِ اسلامی

(بدر کے کالموں کیواسطے مصری اخبارات سے ترجمہ کیا گیا)

۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ ہفتہ گذشتہ میں انگریزی سفیر کو باب عالی نے دربار میں باریابی عطا فرمائی اور بہت دیر تک سلطان معظم کے حضور میں گفتگو ہوتی رہی۔ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ مسئلہ عقد ونیہ اور بعض دیگر ناشائستہ امور کی بیخکنی کے لئے کسی اچھے طریق کی بات ہوئی ہے۔

۲۹۔ دسمبر۔ آج باب عالی سے عمدہ حفظان صحت بحری کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ مکہ معظمہ میں مرض ہیضہ کے اور کہیں بھی ہوسکے تو اس سال حاجیوں کو واپس ہونے کے وقت قرانتین میں کئی ایام تک ٹھہرایا جاوے۔

مصر کے مقامات جرجا و قصلیہ اور سیوط میں مواش میں دوبارہ طاعون پھوٹ پڑی ہے۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار کی یاد دلانے سے بالآخر خدیو مصر جامع ازہر کی اصلاح کے لئے بڑی توجہ مبذول فرمانے لگے ہیں اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مقامات مقدس

غلاف کعبہ۔ المؤید کے دو پرچوں میں غلاف کعبہ کے متعلق دو لمبے چوڑے مضامین شائع ہوئے ہیں کہ بعض کی رائے ہے کہ کعبہ کو غلاف چڑھانا بدعت ہے اور بعض کا خیال ہے کہ بعض احادیث نبویہ سے استنباط ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں بھی کعبہ کو غلاف تھا۔ آجکل قریباً اکثر مسائل فقہ میں گڑبڑ ہو رہا ہے لہذا غالباً اس امر کے متعلق حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام سے فتویٰ پوچھ کر بدر کے کسی آئندہ نمبر میں درج کیا جاویگا۔

مرمت مسجد عمر رض۔ باب عالی نے مسجد عمر رض واقع بیت المقدس کے مرمت و فرش و زینت کے لئے حکم صادر فرمایا ہے مسجد کا سارا خرچ سلطان معظم اپنی جیب سے دیں گے۔

حجاز ریلوے۔ حرمین شریفین میں ریلوے سڑک کے بچھانے کا کام شروع ہوگیا ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ماہ ربیع الاول میں مدینہ منورہ تک ریل پہونچ جائیگی اور مولود نبوی کے دن اس امر کے متعلق ایک جلسہ ہوگا۔

مصر کا اخبار صباح لکھتا ہے۔ کہ وہ فاصلہ جس کو حاجی لوگ بائیس دنوں میں طے کرتے تھے۔ اس کو اب حجاز ریلوے کی برکت سے تین دن میں طے کرتے ہیں۔

باب عالی سے ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی کو حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ حجاز ریلوے پر کام کرتے ہیں ان کی صحت کے متعلق بہت نگرانی رکھیں۔

متفرق خبریں

کل دنیا میں ۴۳۳۴۳ اخبارات روزانہ ہفتہ وار ماہوار ہیں۔ ہندوستان کے کل اخبارات کی تعداد ۱۳۱۷ ہے اور اخبارات کے علاوہ ۷۴۷ رسالے ہیں بمبئی سے ۱۵۸ اور پنجاب سے ۱۳۶ شایع ہوتی ہیں۔

جدہ میں طاعون نمودار ہوا اور بندرگاہ جدہ طاعون زدہ قرار دی گئی۔

ویلیو پے ایبل کے لئے اب نئے فارم نہیں گے جسمیں فقط اس بات کی تصدیق ہوگی کہ فلاں شے حسب فرمائش بھیجی جاتی ہے اور فرستندہ کو اتنا روپیہ ملنا چاہیئے اور پلندہ کی چھٹی پر وی پی کا لفظ لکھنا ہوگا اور یہ کہ کس قدر روپیہ ملنا چاہیئے۔ اور بائیں کونہ پر اپنا نام ونشان۔

اضلاع پنجاب میں گھوڑوں کے شمار کی کارروائی عنقریب شروع کی جائیگی تا معلوم ہو کہ پنجاب میں فوجی مطالب کے لائق کتنے گھوڑے موجود ہیں۔

اپریل سے آخر نومبر گذشتہ تک ملک جاوہ سے دولاکھ ۲۴ ہزار سات سو ٹن ولایتی کھانڈ کی ہندوستان میں کھپت ہوئی۔

ہولناک تصادم پانچ بجے صبح کے قریب لدھووال اور لودیانہ کے سٹیشنوں کے درمیان دو پسنجر ٹرینوں میں واقع ہوا۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔

ہندوستان و افغانستان کی سرحد کے اتصال پر والئی افغانستان سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ کرنیوالے ہیں تاکہ بدمعاش اور لٹیرے سرحدی اور انگریزی علاقہ سے لوٹ مار کرکے افغانستان میں داخل نہ ہوجائیں۔

لالہ لاجپت رائے نے بقول وطن سماج اور ان کے انتظامی معاملات سے تعلق رکھنے کا اعتراف کیا۔ حالانکہ آریہ ڈیپوٹیشن نے کالنکا میں اس کی تردید کی تھی۔

بمبئی میں ایک وسیع مویشی خانہ کی چھت گرنے سے ۱۵۰ بھینسوں سے ۱۰۰ بھینسیں مرگئیں۔

بنگال ناگپور ریلوے پر لفٹنٹ گورنر بنگال کی سپیشل ٹرین گذرنے کیوقت جو ڈائنامیٹ کا حادثہ پیش آیا تھا ۲۰۔ دسمبر کو موضع نرائن گڑھ کے چند باشندے جو اسی لائن پر قلی تھے اور پھر موقوف کئے گئے تھے گرفتار ہوئے انہوں نے اقبال کرلیا کہ ہمنے ہی یہ کام کیا۔ صرف اس لئے کہ کسی ٹرین کو صدمہ پہونچے اور قلیوں کو پھنسایا جاوے۔

توہم پرستی سے خدا بچائے ایک خاندان کے لوگ دس میل سے تعویذ لاکر اپنے بچے کو جب تک گھول کر نہ پلالیں دودھ نہیں پلاتے۔

جاپان میں تعلیمی مصارف پانچ کروڑ روپے سالانہ ہیں اور ہندوستان میں ڈیڑھ کروڑ۔

لندن میں ایک کارخانہ میں گیس سے آگ لگ گئی قریب کے کارخانوں میں پہونچگئی۔ آگ جلد بجھائی گئی کئی آدمی گم ہیں۔

کل ارض حجاز ہیضہ زدہ قرار دیگئی ہے۔

افغانی صوبہ خوست کے سرکاری حکام متصل کے علاقہ جدران کے رہنے والوں کی شرارتوں سے تنگ آگئے ہیں اس لئے اقوام منگال۔ جاجی اور کش وار کے لوگوں کے جرگوں کو بخدمت گورنر طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو فہمائش کی جاوے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

نظم

(جو نعمت اللہ صاحب گوہر سابق محرر دفتر بدر نے پہلے جلسہ تشحیذ الاذہان میں اور پھر حضرت اقدس کے حضور مسجد اقصےٰ میں پڑہی تہی۔)

خوشتر آں باشد کہ دلبران ❋ گفتہ آید در حدیث دیگراں

دار الامان قادیان

اہلِ دین کو تہی بڑی مدت سے تیری جستجو
ڈہونڈتے پہرتے تہے شیخ و شاب تجہ کو کو بکو
صوفی و مُلا میں بہی اکثر تہی تیری گفتگو
تہی بہت مشتاق تیری دیدۂ نظارہ جو

تو وہ عنقا تہی کہ تیرا کچہہ نشان ملتا نہ تہا
تو وہ لیلیٰ تہی کہ مجنون نے تجہے دیکہا نہ تہا

تہا کوئی تجہہ کو یمن کے جنگلوں میں ڈہونڈتا
کوئی ہر دم و شام ہی میں تہا بہٹکتا پہر رہا
کوئی کہتا تہا تیری تعبیر ہے اُمّ القریٰ
جستجو میں الغرض تیری ہر اک دیوانہ تہا

ہند کی طرف۔ آہ! لیکن آنکہ اٹہاتے ہی نہ تہے
ایسے بہٹکے تہے کہ سیدہی راہ پہ آتے ہی نہ تہے

کہاتے غوطے مدتوں تک جب اسی گرداب میں
ایک ہل چل مچ گئی اسوقت شیخ و شاب میں
مل گیا آخر نشان تیرا یہان پنجاب میں
ماہ کی ہو گیا منعکس تیرے آب میں

فخرِ موجوداتِ عالم کی تو ہی منزل بنی
مہدی و اصحابِ عیسیٰ کی تو ہی محفل بنی

وہ نبیّ ہاشمی کوثر کا جو مختار ہے
جملہ سرکاروں سے بڑھ کر جس کی اک سرکار ہے
جس کے دم سے چشمۂ توحید اب سرشار ہے
جسکی کامل پیروی سے سب کا بیڑا پار ہے

سچ ہُوا فرمودہ اسکا مرحبا! صلّ علےٰ!
مجہ کو ہندوستان سے[1] ہے آرہی ٹھنڈی ہوا

ہند میں آئیگا مہدی رمز اسمیں تہی یہی
اے مسلمانو! کیا غور اسپہ بہی تم نے کبہی؟
پیشگوئی تہی بڑی یہ احمدِ مختار . . کی
سرورِ عالم کا صدقہ! ضد سے باز آجاؤ بہی

یاد رکہو۔ ورنہ اکدن تم پہ ایسا آئے گا
تم میں کا ہر آدمی ننگِ بشر کہلائے گا

بخت پر نازاں ہو اپنے تو بہی اے ہندوستان
آگیا آخر تیرا مہدی۔ مسیحائے زمان
تخت پر تیرے ہوا ہے آکے شہا براجمان
پہر بنے گا بہشت کے تو الفاسے جنت نشان

سُن صدا بانگِ جرس سے تو بڑی مدت سے ہان
تیز چل! آگے نکل جائیگا ورنہ کاروان

اے مثیلِ مکہ! اے دار الامان اے قادیان
تیری خاطر ہے جہیلی ہین ہزاروں سُولیاں
تیری خاطر بہ گئیں آنکہوں سے خون کی ندیاں
تجہہ پہ قربان کر دئے ہین ہم نے سب آرام جان

سینے برسوں ہی تلک رو رو کے پایا ہے تجھے
مال و زر خویش و اقارب کھو کے پایا ہے تجھے

خونِ دل کہایا کئے ہم بہ جبین برسون تلک
چرخ تہا دشمن ہمارا اور زمین برسون تلک
خونفشان آنکہین ہماری یہ رہین برسون تلک
ہمکو راتوں نیند آئی ہی نہین برسون تلک

تب کہین جاکر ملی ہے تو ہمین اے قادیان
مال ہے کیا چیز! کیون تجہہ پر فدا کر دین نہ جان

ہم کہاں اور احمدِ مختار کا دلبر کہاں
قادیان کے یہ سہانے دلکش منظر کہاں
مسجدِ اقصےٰ کہاں - محراب اور منبر کہاں
نورِ دین۔ احسن کہاں اور صادق خوشتر کہاں

شکر تیرا میرے مولا ہم سے کیونکر ہو ادا
خدمتِ مہدی کو تو نے آج ہم کو چن لیا

اب زمین اپنی الگ ہے، آسمان سب سے الگ
بام مقصد اور ہے اور نردبان سب سے الگ
جسم اپنا ہے نرالا اور جان سب سے الگ
ہے فقیروں کا نیا بہیس اور شان سب سے الگ

راہ و رسمِ اہلِ دنیا سے نہین ہم آشنا
ہم وہ فانی ہیں نہین جن کو کبہی مطلق فنا

تیرا ثانی کوئی قریہ آج دنیا میں نہین
حق تو یہ ہے آج تو ہے قادیان کی سرزمین
آج ہے سکتے کے عالم میں نگاہِ نکتہ بین
شہرِ برکہ سے بہتے مین ذرا بہی کم نہین

آج یورپ اور امریکہ بہی ہین تجہہ پہ فدا
محو حیرانی کہڑا ہے آج سارا ایشیا

کون واقف تہا۔ ہے تو پوشیدہ ہندوستان مین
جو کہ چمکیگا ستارے پر ترے اک آن مین
اور ہے وہ گوہرِ نایاب تیری کان میں
بیسیوں جگہوں پہ جس کا ذکر ہے قرآن مین

جس کے دم سے پہر پہلے پہولیگا چمنستانِ ہند
ڈہونڈہیں گے کپڑوں سے جسکی برکتیں شاہانِ ہند

جس کے دورِ عدل مین تیغِ غزا چلتی نہین
فاکہہ سرِ شکے عدو۔ اس کی ذرا چلتی نہین
شرک اور عیسےٰ پرستی کی ہوا چلتی نہین
ہوگئی ہے کُند سیفِ چشتیا چلتی نہین

کوئی بہی خنزیر روئے ارض پہ چہوڑا نہین
ہے صلیب ایسی کہان۔ اُسنے جسے توڑا نہین؟

بہائیوں کی کیا کہین پر آہ! اپنی داستان
دیکہتے ہین سینکڑوں ہی اپنی آنکہوں سے نشان
لکہہ نہین سکتا قلم اور کہہ نہین سکتی زبان
چہوڑتے پہر بہی نہین ہین جہل اور نادانیان

کوچۂ اسلام سے ان کو ہوا آئی نہین
ان کے آگے کچہہ حقیقت مین مسیحائی نہین

بعض اپنے زعم میں ہین خیر خواہ اسلام کے
بعض آزادی کی دہن مین ایسے متوالے ہوئے
دوستِ نادان بنکر ہین عداوت کر رہے
دہولک کے کتے ہوئے گہر کے رہے نہ گہاٹ کے

ان بچاروں کو خبر کیا ہے؟ چیز کیا اسلام ہے
ہے مسلمانی کہاں؟ اسلام کا اک نام ہے

اے عزیزو! قادیان کے یہ کرشمے دیکہہ کر
نورِ دین سے جبکہ ہو جائیں منور بحر و بر
کیوں لبرٹی کے نشے مین ہو رہے ہو بیخبر
خود بخود مل جائیگی تمکو لبرٹی ارض پر

کام آئیگا نہ تیرے پالٹیکس اے مہربان
جب دکہائیگا خدا اپنے نو قہری نشان
حریت

اس حیاتِ چند روزہ کو بقا کچھ بھی نہیں۔ آدمی پانی کا ہے اک بلبلا کچھ بھی نہیں۔ ہے اگر کچھ۔ تو فنا ہے۔ ماسوا کچھ بھی نہیں۔ کب کسی کو موت آجائے۔ پتہ کچھ بھی نہیں۔ اسکے گر جاؤ امامِ وقت کے قدموں پہ بھی۔ دولتِ دنیا و دین سے اپنی بھر لو جھولیان۔

[1] حدیث میں آیا ہے۔ مجھے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

ضرورت نکاح

۸ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۹ - محمد یوسف صاحب عمر ۳۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر تر ہا گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس - عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ن - د - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل اسی صفحہ پر اردو ترجمہ ہو گا قیمت ۱۲ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیج دیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی فی الحال ہم نقد سات عدد کتب مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاویں گی حتی کہ محصول ڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گراں رعایت گوارا کی گئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہو گئی ہے کیونکہ خریدار سوت ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پا لیتا ہے ورنہ بجلد کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ کے پر روانہ کی جاویں گی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو - الاختلاف رد شیعہ - سلاسل التعلیم در قرآن کریم کی دعائیں منظوم احمدی کامن - عیسیٰ مسیح - عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عمر اور کمیشن ار لگیگا تا ہوں پر کٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتب میں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا - نوٹ - یاد رہے کہ سردست صد سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی -

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ہی خریدو

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸/

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کی طرف متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲/

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گوریکی - اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۵۰ جلدیں باقی ہیں - قیمت فی جلد ۱/

غلامی و عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کا رفاہ پر اسے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۱/

البرہان الصریح فی تائید المسیح | مصنفہ ... صاحب ...

براہین احمدیہ | یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں وہ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے - نفیس کاغذ پر چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد عہ

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف ہے - اس کے کئی روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ۱/

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں نقصان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا - اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی - میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا - جیسے کہ میں نے - میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی - راقم محبوب عالم

ممبر کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حبوب مقوی** کے متعلق دیتا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھک جاتے ہوں ان شاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے - قیمت فی سیکڑہ چار روپیہ (نمونہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں - از انجملہ سرمہ عجیب - دھند - جالا - سبل - خارش چشم - دمعہ - آنکھوں سے پانی بہنا اور ریح پن اور ضعیف بصارت کے لئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی پرانی سوزاک جس میں ... سفوف مفرح ... جس میں دردِ سر کار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بے کل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو - پشت پہلو اور معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو - ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ - خط بعد حالات مفصل عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دیسنگھ گوجرانوالہ

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN



قیمت پیشگی بمعہ دنیوی اخبار للعہ

" " بغیر " "

قیمت از غربا و طلباء غیر مناسب ہے

گورنمنٹ ۲۰۰

نمبر (۲)

افریقہ صہ

آن مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸
بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

قیمت از معاونین صہ
قادیان میں سے

جلد (۷)

مورخہ ۱۱ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ار جنوری سنہ ۱۹۰۸ء

دو ابینی شفا مینی غرض از الامان مینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

پرچہ بدم باتو گرائی چہاد در قادیان بیسنی

فی پرچہ ہر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت ۔ عسر اور یسر نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار سے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است وخسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار للعہ	والیان ریاست سنہ ۴۰
بالبعد " " "	صہ
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق دنیوی اخبار	
فی پرچہ " "	۲۰

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں مگر ان سے بحساب بالبعد لی جاویگی جو اخبار کسی وجہ سے کسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی ۔ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ زر سالانہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ تین بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں ۔

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر

حدیث کا یہ مضمون اکثر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دم سے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہوتے جائینگے جب سے حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہم نے دیکھا تو یہی دیکھا کہ جس نے مخالفت کے لئے سر اٹھایا اسی نے نیچا دیکھا اور جو مقابل میں آیا اسی نے شکست پائی اور جس نے آپ کا ہلاک ہونا چاہا وہ خود ہی ہلاک ہوا تعجب ہے کہ باوجود اس قدر تجبر شکن مشاہدوں کے بعض لوگ ابھی تک ناحق بے جا مخالفت پر کمربستہ ہیں اور ہر طرح شوخی و شرارت سے پیش آنا یہاں تک اخلاقی حدود سے بھی گذر جانا موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالے ان کو ہدایت کرے اور دوسروں کے حال سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے۔

چکوڑی ضلع گجرات میں ایک سجادہ نشین تھے۔ آپ پہلے تو جیسا کہ عام صوفیوں کا مذہب ہے ۔ ع

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام

بامسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اس سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں کچھ نہ کہتے تھے مگر تقریباً ایک سال گذرتا ہے کسی مصاحب کی تحریک سے آپ مخالفت کرنے لگے بلکہ ایک فتوے بھی لکھدیا کہ ان لوگوں (احمدیوں) کے پیچھے نماز جائز نہیں اور کچھ خلاف شرع الزامات بھی لگائے کہ یہ لوگ ایسی باتوں کے قائل ہیں۔ اس بارے میں ایک کھلی چٹھی ان کی خدمت میں بذریعہ الحکم لکھی گئی کہ آپ ان باتوں کو ہماری کتابوں سے نکالدیویں بلکہ کتابیں دیکر ایک خاص آدمی بھی بھیجدیا۔ مگر آپ نے مطلق توجہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے اس کے بعد ہم سراج الاخبار جہلم میں پڑھتے ہیں۔ پہلے بالکل تندرست تھے کہ ۱۰۔ دسمبر کو نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد شام کے وقت ابھی اذان کا وقت نہ ہوا تھا کہ فوت ہوگئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موت فجاءۃً واقع ہوئی۔ پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا یادگار نہ رہا۔ اب ان واقعات موت کو مد نظر رکھکر ہم پہلے تو انجام آتھم کو پڑھتے ہیں جس میں اس گدی نشین کا نام بھی ان علماء و فقراء کی فہرست میں درج ہے جن کو مباہلہ کیلئے مدعو کیا گیا تھا پھر اسی کتاب میں یہ عبارت بھی درج پاتے ہیں کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالوں کی مجلسوں سے الگ ہو۔ اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین۔

پھر اشتہار تبصرہ میں (جسکی نسبت ارشاد ہے کہ یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپاں کریں) یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں "سو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلعم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج موںہہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور ان کا نام و نشان نہیں رہیگا۔"

پھر یہ

"تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جاویگا۔ یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہ رہیں گے۔"

تو واللہ ایک لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے۔

ربّنا اٰمنّا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشّاھدین۔

ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس و محنتی کاتب کی ضرورت ہے جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو۔ درخواستیں معہ نمونہ خط و نقول سندات بہت جلد بنام ایڈیٹر آنی چاہئیں۔

نہایت ضروری۔ قابل توجہ احباب

جو صاحب دفتر بدر سے اخبار کے متعلق خط و کتابت کریں وہ ضرور اپنی خریداری کا نمبر لکھیں جو چٹ پر لکھا ہوتا ہے مگر اس سے مراد رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۸ نہیں۔

جو صاحب خط کا جواب چاہیں۔ وہ جوابی کارڈ بھیجیں ورنہ شکایت معاف۔ اخبار کی مالی حالت اس خرچ کو برداشت نہیں کرسکتی۔

۲ر جنوری کا پرچہ نہیں چھپا

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ نہیں ملا انکی خدمت میں عرض ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ حسب معمول نہیں چھپا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوسکیگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں چھپنے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ عہ ر فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہ ر فی دس سیر کے حساب سے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۹۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جاوینگے۔ جہاں جہاں مینجر مناسب سمجھے۔

ڈائری

القول الطیب

۶ جنوری ۱۹۰۸ء - ایک دوست نے رویا خواب بیان کیا جس میں یہ آیت بھی تھی - من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً

فرمایا - ایک عالمگیر عذاب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جس سے نجات کا ذریعہ صرف تقوی ہی ہے دیکھو یہ قحط جو بڑھتا جاتا ہے یہ بھی شامت اعمال ہی ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ اللہ کے حضور توبہ کرے مگر توبہ کے آثار نظر نہیں آتے یہ لوگ بار بار تکذیب کرتے ہیں نشان پر نشان دیکھتے ہیں اور پھر نہیں مانتے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ کیوں تکذیب و تکفیر پر کمر بستہ ہیں نہ قرآن مجید ان کے ساتھ نہ احادیث ان کے ساتھ موجودہ حالات پکار پکار کر ایک مصلح کی ضرورت جتا رہی ہیں - غرض عقلی نقلی دونو طریق سے یہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں - مگر پھر بھی باز نہیں آتے بار بار جہاد کو پیش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے - کہ جب کوئی گورنمنٹ مذہب کے لئے نہیں لڑتی تو وہ جو خدا کی طرف سے آیا وہ کس لئے تلوار سے جہاد کرتا - اب تو زمانہ دلائل سے جہاد کرنیکا ہے - جو ہو رہا ہے - یہ لوگ عجیب قسم کی تاریکی میں ہیں کہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا - جو ان کے رہبر بنے ہوئے ہیں وہ عجیب قسم کے مکروں سے کام لے رہے ہیں - دنیا ہی دنیا میں ان کا مقصود ہے - اسلام میں ایک بیج بویا گیا تھا بجائے اس کے کہ اس کی آبیاری کرتے اس کو اکھاڑنے کے درپے ہیں -

۸ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - بڑے تعجب کی بات ہے کہ آخری زمانہ کے متعلق جس قدر نشانات تھے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر پھر بھی لوگ توجہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پروا نہیں - جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں - یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی دین کی تحقیق کے لئے محنت نہیں اٹھاتے - بلکہ طرح طرح کے بیہودہ عذر کرتے ہیں حالانکہ جیسے اور معمولی کام دنیا کے کر رہے ہیں ایسا ہی اس النبا العظیم کی تحقیق بھی یہ کر سکتے ہیں جس پر اخروی زندگی کی بہبودی کا دار و مدار ہے -

ایک شخص نے جو اکثر صوفیوں کی صحبت میں رہا ہے - عرض کیا کہ دعا کریں کہ مجھے خدا کا شوق و معرفت حاصل ہو - فرمایا - پہلے ایمان کو درست کرو - یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی سے باہر ہیں - یہ تو کسی کام نہ آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہونچائیں گی - دیکھو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکھا دیتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی کے خلاف دوم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - انما یتقبل اللہ من المتقین - یعنے اللہ ان کی عبادت قبول کرتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے منشا کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے - کہ اس کے مامور کو مانیں - دیکھو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بھی نہیں - قبلہ بھی ان کا وہ ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے مگر پھر بھی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ کے رسول کو نہ مانا - رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضیلت دیگئی تھی - ملعون ہوئے - کیونکہ گناہ تو اور بھی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامور من اللہ کا انکار ہے غور کرکے دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ سب سے بڑا گناہ یہ کیوں ہے جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانبرداری سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے احکام ماموروں کی معرفت دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں پس جب ان احکام کے لانیوالے کو نہ مانا تو گویا اللہ کے کسی حکم کو بھی نہ مانا کیونکہ جس نے اللہ کی مرضی ظاہر کرنی تھی جب اس کا انکار کیا تو اس کی رضامندی کی راہوں کا کیونکر علم ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی باوجود خدا کو ماننے نماز روزہ کرنے کے بندر سور کہلائے - اس شخص نے عرض کیا حضور میں ایمان لایا - فرمایا - پھر توبہ و استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو - منزل مقصود تک پہونچ جاؤگے - اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں - آخر انہی مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب اور ابدال اور غوث ہوئے اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں قلب سلیم پیدا کرو - نماز سنوار کر پڑھو دعائیں کرتے رہو - ہماری تعلیم پر چلو ہم بھی دعا کریں گے یاد رکھو ہمارا طریق بعینہ وہی ہے جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا - آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں یہ چلے اور ورد وظائف جو انہوں نے رائج کرلئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں - اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ و انابت الی اللہ سے کرتے رہنا - بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہونچا دیتی ہے - یہ ہے تو سب کچھ ہے والسلام

۹ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس کو یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اسی سے ہدایت پالے اور یوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے -

فرمایا - عیسائیوں کی دشمنی (اسلام) سے پرانی ہوگئی ہے جو اندان کے پادری اب گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں - مگر یہ آریہ ابھی تازہ تازہ دشمنی سیکھتے ہیں - اس لئے زیادہ پرجوش ہیں مگر افسوس کہ ان میں طلب حق نہیں ان کے اعتراضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے معترضوں نے صحیح طور سے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ یہ لکھتا ہے کہ مسلمان کہتے ہیں قرآن آسمان سے لکھا لکھایا اترا - بھلا جی وہ کس طرح اترا - دراصل مسلمان جو استعارے کے رنگ میں کہتے ہیں - قرآن مجید آسمان سے اترا ہے - اس کے غلط معنے اس نے کر لئے - مگر یہ طریق تقوےٰ سے بہت بعید ہے -

۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء - جمعہ کے دن مرنا مرتے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچھا ہونا ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے - کیونکہ کئی دہریہ بھی اس دن کو مرتے ہیں - ان کا ہوش قائم اور چہرہ سفید رہتا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ بعض امراض ہی ایسے ہیں - مثلاً دق و سل - کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے - بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بھی ایسی ہی ہیں - ہم نے بعض دفعہ دیکھا کہ مریض کو کلمہ پڑھایا گیا اور یٰسین بھی سنائی - بعد ازاں وہ بچ گیا - اور پھر وہی برے کام شروع کر دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدق دل سے ایمان نہیں لایا - اگر سچی توبہ کرتا تو کبھی ایسا کام نہ کرتا - اصل میں اس وقت کا کلمہ پڑھنا ایمان لانا نہیں یہ تو خوف کا ایمان ہے - جو مقبول نہیں -

---

معذرت - بسبب عید کے ایک روز مطبع میں رخصت رہی اس واسطے اخبار بجائے ۹ اصفحہ کے ۱۱ صفحہ پر شائع ہوتا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائینگے -

لیکچر لاہور کے متعلق درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ لیکچر کا تتمہ ہنوز زیر طبع ہے اور نیز اس کے متعلق درخواستیں بنام مہتمم کتب خانہ لنگر آنی چاہئیں نہ کہ دفتر بدر میں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خزینۃ العرفان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر

جو کہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصےٰ مین کی

ابتدائے تقریر جو کچھ کل مین نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہگیا تھا کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہوسکی اس واسطے آج پھر مین تقریر کرتا ہون زندگی کا کچھ اعتبار نہین۔ جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہین معلوم نہین ان مین سے کون سال آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائیگا۔

زمانہ نازک ہے ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے لوگون کو سمجھا دین کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے خدا تعالےٰ نے اس قدر بار بار مجھے آئندہ اور بھی خطرناک زمانہ کے آنے کے متعلق وحی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور وہ جلد آنے والی ہے جیسا کہ کل بیان کیا گیا تھا۔ طرح طرح کے ہیاسون مین موتین وارد ہورہی ہین۔ طاعون ہے۔ وبائین ہین۔ قحط ہے زلزلے ہین۔

صبر کس طرح حاصل ہوتا جب ایسی مصیبتین وارد ہوتی ہین تو دنیا دارون کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت مین گرفتار ہوجاتے ہین۔ جس سے نکلنے کا کوئی طریق ان کو نہین سوجھتا۔ قرآن شریف مین اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وتری الناس سکٰرٰی وما ھم بسکٰرٰی۔ تو لوگون کو دیکھتا ہے کہ نشے مین ہین حالانکہ وہ کسی نشے مین نہین بلکہ بات یہ ہے کہ نہایت درجہ کے غم اور خوف سے ان کی عقل ماری گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہین رہا۔ ایسے موقع پر بجز متقی کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہین رہتی۔ دینی امور مین بجز تقوے کے کسی کو صبر حاصل نہین ہوسکتا۔ بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کرسکتا ہے جو خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو۔ جبتک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھاکر دہریہ بن جاتا ہے۔ جس کو خدا کے ساتھ تعلق نہین اس مین مصیبت کی برداشت نہین دنیا دار لوگ تو ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالےٰ کا بھی انکار کر بیٹھتے ہین۔

مصائب کا آنا ضروری ہے دنیا کی وجہ ہی ایسی بنی ہے کہ اس مین مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دنیا مین جس قدر آدمی گذرے ہین ان مین سے کون دعوے کرسکتا ہے۔ کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت وارد نہین ہوئی کسی کی مصیبت اولاد پر وارد ہوتی ہے اور کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ کوئی مصیبت اور ابتلا دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے دنیا مین چارہ نہین یہ دنیا کا لازمہ ہے۔ عرب کا ایک پرانا شاعر لکھتا ہے۔ ؎

سئمت تکالیف الحیوۃ ومن یعش

ثمانین حولاً لا ابا لک یسئم

دنیا مین جتنے بڑی بڑی تکلیفین دیکھی ہین اور جو کوئی میری طرح اسی سال تک جئے گا وہ لامحالہ بھی کچھ دیکھیگا دنیا کے مصائب تو دراصل چند روزہ کے واسطے مین کوئی جلدی مرا اور کوئی دیر سے مرا آخر سب نے مرنا ہے۔

تکالیف شرعیہ دین کے راہ مین دو قسم کی تکلیفین ہین ایک تکالیف شرعیہ جیسا کہ نماز ہے اور روزہ ہے اور حج ہے اور زکوٰۃ ہے۔ نماز کے واسطے انسان اپنے کاروبار کو ترک کرتا ہے اور ان کا ہرج بھی کرکے مسجد مین جاتا ہے۔ سردی کے موسم مین پچھلی رات اٹھتا ہے۔ ماہ رمضان مین دن بھر کی بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ حج مین سفر کی صعوبتین اٹھاتا ہے زکوٰۃ مین اپنی محنت کی کمائی دوسرون کے سپرد کردیتا ہے یہ سب تکالیف شرعیہ ہین اور انسان کیواسطے موجب ثواب ہین اس کا قدم خدا کی طرف بڑھاتی ہین۔ لیکن ان سب مین انسان کو ایک وسعت دیگئی ہے اور وہ اپنے آرام کی راہ تلاش کرلیتا ہے جاڑے کے موسم مین وضو کے واسطے پانی گرم کرلیتا ہے بسبب علالت کھڑا ہوکر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ رمضان مین سحری مین اٹھ کر خوب کھانا کھالیتا ہے بلکہ بعض لوگ ماہ صیام مین معمول سے بھی زیادہ خرچ کھانے پینے پر کرلیتے ہین غرض ان تکالیف شرعیہ مین کچھ نہ کچھ آرام کی صورت ساتھ ساتھ انسان نکالتا رہتا ہے۔ اس واسطے اس سے پورے طور پر صفائی نہین ہوتی۔ اور منازل سلوک جلدی سے طے نہین ہوسکتے۔

تکالیف سماوی لیکن سماوی تکالیف جو آسمان سے اترتی ہین ان مین انسان کا اختیار نہین ہوتا۔ اور بہرحال برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے ان کے ذریعہ سے انسان کو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

ہر دو کا ذکر قرآن مین ہر دو قسم کی تکلیف شرعی اور سماوی کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین۔ تکالیف شرعی کے متعلق پہلے سیپارہ مین فرمایا ہے الٓمٓ۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین یعنی مومن وہ ہے جو خدا تعالیٰ پر غیب سے ایمان لاتے ہین اپنی نماز کو کھڑا کرتے ہین۔ یعنی صدہا وساوس آکر دل کو اور طرف پھیر دیتے ہین۔ مگر وہ بار بار خدا کی توجہ کرکے اپنی نماز کو جو بسبب وساوس کے گرتی جاتی ہے۔ باربار کھڑا کرتے ہین۔ خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے مال مین سے خرچ کرتے ہین۔ یہ تکالیف شرعیہ ہین۔ مگر ان پر پورے طور سے بہرہ حصول ثواب کا نہین ہوسکتا۔ کیونکہ بہت سی باتون مین انسان غفلت کرتا ہے۔ اکثر نماز کی حقیقت اور مغز سے بےخبر ہوکر صرف پوست کو اداکرتا ہے۔

تشریح تکالیف سماوی اس واسطے انسانی مدارج کی ترقی کے واسطے سماوی تکالیف بھی رکھی گئی ہین۔ ان کا ذکر بھی خدا تعالےٰ نے قرآن شریف مین کیا ہے۔ جہان فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔ یہ وہ مصائب ہین۔ جو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے جسمین کبھی تو انسان پر ایک بہاری درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے وہ ہر وقت اس خوف مین ہوتا ہے کہ شاید اب معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہوجاتا ہے۔ ہر ایک امر مین انسان کا گذارا بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے کبھی مال مین نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دوکانداری بگڑ جاتی ہے۔ یا چورے جاتے ہین کبھی ثمرات مین نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہوجاتے ہین کھیتی ضائع جاتی ہے یا اولاد عزیز مرجاتی ہے

قریب ہیں اولاد کو بھی ثمر سمجھتے ہیں اور اولاد کیا [illegible]
حقیقت ہوتا ہے اکثر لوگ ہیں گھبرا کر [illegible]
کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کی خواہش [illegible]
کہ بعض اوقات اولاد کے مرجانے کے سبب [illegible]
جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کو ایسی عزیز ہوتی ہے
کہ وہ اس کے واسطے خدا کا ایک شریک بن جاتی ہے
بعض لوگ اولاد کے سبب سے دہریہ [illegible] بے ایمان
بن جاتے ہیں۔ بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں
تو وہ بھی اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے
چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں۔ تو وہ ماں باپ کے واسطے
[illegible] کا [illegible] ہو جاتے ہیں۔

[illegible] | کیونکہ اللہ تعالےٰ ظالم نہیں۔ جب کسی پر صدمہ آتا ہو۔ اور وہ صبر
کرے۔ تو جتنا صدمہ ہو۔ اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ
ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ وہ انسان
کو اس واسطے تکلیف نہیں پہنچاتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر دین
سے الگ ہو جاوے۔ بلکہ تکالیف اس واسطے آتی ہیں کہ
انسان آگے قدم بڑھاوے۔ صوفیا کا قول ہے کہ ابتلاء
کے وقت فاسق آدمی قدم پیچھے ہٹاتا ہے لیکن صالح آدمی
اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ ایک روایت میں لکھا ہے

انبیاء اور رسل کس طرح بنتے | کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت
ہوئے تھے۔ انبیاء اور رسل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے
ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے جو نرمی سے
اور آسانی سے پوری ہو جائیں بلکہ ان پر بھاری ابتلاء اور امتحان
وارد ہوئے۔ جن میں وہ صبر اور استقلال کے ساتھ کامیاب
ہوئے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑے بڑے درجات
نصیب ہوئے۔ دیکھو حضرت ابراہیم پر کیسا بڑا ابتلاء آیا۔
اس نے اپنے ہاتھ میں چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے
اور اس چھری کو اپنے بیٹے کی گردن پر اپنی طرف سے پھیر دیا۔ مگر
آگے بکرا تھا۔ ابراہیم امتحان میں پاس ہوا اور خدا نے بیٹے
کو بھی بچا لیا۔ تب خدا تعالےٰ ابراہیم پر خوش ہوا کہ اس نے
اپنی طرف سے کوئی فرق نہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بیٹا
بچ گیا ورنہ ابراہیم نے اس کو ذبح کر دیا تھا اس واسطے اس کو
صادق کا خطاب ملا۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ
نے فرمایا۔ اے ابراہیم تو آسمان کے ستاروں کی طرف نظر کر
کیا تو ان کو گن سکتا ہے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی [1]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تقویٰ کیونکر پیدا ہوتا | [illegible] تقویٰ تب محقق ہوتا
ہے جبکہ اس پر کوئی مصیبت وارد ہو جب وہ تمام پہلو
ترک کرکے خدا کے پہلو کو مقدم کرے اور آرام کی زندگی
کو چھوڑ کر تلخ زندگی قبول کرے تب انسان کو حقیقی تقویٰ
حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی اندرونی حالت کی اصلاح
نری رسمی نمازوں اور روزوں سے نہیں ہوتی [illegible]
مصائب کا آنا ضروری ہے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

اول حد عشق کا شیر کی طرح [illegible]
اور صدیق گذرے [illegible] ان میں سے کسی
نے معمولی امور سے ترقی نہیں پائی۔ بلکہ ان کے [illegible]
کا راز اسی میں تھا کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے [illegible]
موافقت تامہ کی۔ مومن کی [illegible]
اور اس کے ساتھ ہی [illegible]
ہر حال قدم آگے بڑھاتا ہے۔

خدا وفادار دوست ہے | [illegible] اپنے سچے دوست کے
ساتھ وفاداری کرتا ہے۔ تو کیا خدا [illegible] اور رحیم ہے
وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا سے ایسا
پیار کرو۔ کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو اور خدا ایک طرف
تو خدا کی طرف اختیار کرو۔ اور بچوں کی پرواہ نہ کرو۔

برکات مصائب | مصائب تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں میں کوئی ان سے خالی نہیں رہا۔
اسی واسطے مصائب کے برداشت کرنے والے کے لئے بڑے
بڑے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے
اور اپنے رسول کو خطاب کیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری
دیدو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہم کوئی

[1] انگریزوں میں بھی ایک فرقہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے
کہ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نشان دکھلاتے ہیں وہ سب سے زیادہ قریب ہے اور اس
سے ہدایت اور رستگاری حاصل ہوتی ہے۔

جماعت کو خطاب | اب اس جماعت کو [illegible] اس بات کو سمجھیں کہ دونوں قسم کی
[illegible] تمہارے واسطے رکھی ہیں۔ اول
[illegible] ان کو برداشت کرو۔ دوسری تکالیف
[illegible] شرعی تکالیف کو کسی [illegible]
[illegible] طور سے ادا نہیں کرتے
[illegible] ہو سکتے ہیں۔ اس میں انسان
کا اختیار نہیں۔ یاد رکھو انسان کے واسطے یہی ایک عالم
نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت
ہی مختصر زندگی ہے۔ کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مر گیا
کسی نے دس بارہ سال اور گذار دیئے۔ اس جگہ کی حد تک
[illegible] ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں
جب قیامت حق ہے اور اس پر ایمان کا لازم ہے۔ تو
اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر لینا کیا
مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی
چاہیئے۔ جو شخص کوئی تکلیف نہیں اٹھاتا وہ کیا سزا
رکھتا ہے۔

مومن کی نشانی | مومن کی نشانی یہ ہے کہ صرف صبر کرنیوالا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ
ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضاء کے ساتھ اپنی
رضاء کو ملاوے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت
خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر
مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر
کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں۔
گویا خدا تعالےٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں بعض
عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی بانی
حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔

ضروری نصیحت | یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو۔ کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ

ہو تو اُسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اسے بڑھ کر اُسپر کوئی مُصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے۔ اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کیواسطے آتے ہیں۔ ابتدا میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو مُصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کرنیوالی مُصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے۔ تو اس کے بدن کو آرام پہونچتا ہے وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دُکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مُصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ مصائب رفع درجات کیواسطے ہوتے ہیں۔

موقع خدمت کو غنیمت سمجھو

حضرت ابراہیم اس بات پر سدے دہرتے نہ ہے۔ کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالےٰ کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے سجدہ کیا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بنا کرنے میں حاصل کی تھی۔ وقت تو بہر حال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں

ایک لاکھ چوبیس ہزار شہادت

لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے۔ اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادۃ ہے۔ کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

آخر صبر کرنا ہی پڑتا ہے

جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کیوقت عورتیں سیاپہ کرتی ہیں بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں تھوڑے عرصے کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپہ کر رہی تھی۔ آنحضرۃ وہاں سے گذرے آپنے اُسے فرمایا تو خدا سے ڈر اور صبر کر اس کم بخت نے جواب دیا کہ تو جا۔ تجھ پر میری جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں۔ جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپکے گھر میں آئی اور کہنے لگی۔ کہ یا رسول میں صبر کرتی ہوں۔ آپنے فرمایا۔ کہ الصبر عند مصیبت الاولی۔ صبر وہ ہے جو پہلے ہی مُصیبت پر کیا جائے غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرے خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کو بیحساب اجر دیگا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنیوالوں کے واسطے ہی مُقرر ہے۔

آج ہی اپنی اصلاح کر لو

کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونیوالا ہے ابھی ہمارے پاس کئی خط راولپنڈی سے آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ ایک ایسا زلزلہ آیا کہ لوگ چیخ اُٹھے بلکہ بعض نے کہا کہ یہ زلزلہ ۴۔ اپریل والے زلزلے کے برابر تھا دیکھو اس ایک مہینہ میں تین بار زلزلہ آچکا ہے اور آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالےٰ دے چکا ہے وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیوانہ کر دیگا۔ لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بُھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو پا لیا ہے۔ وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے طیار ہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سُنت ٹل نہیں سکتی ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر۔ عزت۔ خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ

دین کی جڑ اس میں ہے۔ کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ در اصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے۔ تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلا ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کیوجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے۔ کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پا بزنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطر داری کرنی چاہیئے۔ اس کی دل جوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا کی رضا ضروری ہے۔

نماز میں وساوس کیوں آتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے ہرگز نہیں وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے۔ کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

شیطان سے بچو

شیطان انسان کا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اسپر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالدے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے وہ چاہتا ہے۔ کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالےٰ کو مقدم رکھوگے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کے راہ میں دکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

حقیقت ثاقب

جب کہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے۔ تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کیواسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ شیطان

کو نیچے گرا دیتا ہے۔ شاقب مارنے والے کو ہی کہتے ہیں۔ ہر ایک مومن کیواسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اُسے ہلاک کر ڈالے۔ جو لوگ روحانیت کی سائنس سے ناواقف ہیں وہ ایسی باتوں پر ہنسی کرتے ہیں مگر دراصل وہ خود ہنسی کے لائق ہیں۔ ایک قانون قدرت ظاہری ہے ایسا ہی ایک قانون قدرت باطنی بھی ہے۔ ظاہری قانون باطنی کے واسطے بطور ایک نشان کے ہے۔ اللہ تعالے نے مجھے بھی اپنی وحی میں فرمایا ہے۔ کہ انت منی بمنزلة الثاقب یعنے تو مجھ سے بمنزلہ ثاقب ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ میں نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہو جائے گا۔ شیطان بلند نہیں جا سکتا اگر مومن بلندی پر چڑھ جائے۔ تو شیطان پھر اس پر غالب نہیں آسکتا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالے سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔

استقلال چاہیئے

مومن کو چاہیئے۔ کہ استقلال سے یہ کام کرے ہمت نہ ہارے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائیگا خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کے راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا مونہہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

خوابوں پر ناز نہ کرو

ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشا ہے بعض لوگ اور باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً کسی کو ایک خواب آجائے۔ یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اب ولی ہو گیا ہوں۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکہ کھاتا ہے خواب تو چوہڑوں چماروں اور کنجروں کو بھی آجاتے ہیں اور سچی بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کو چند خوابیں آگئی ہیں اور وہ سچی بھی ہو گئی ہیں مگر اس سے کیا بنتا ہے کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جاویں۔ تو وہ بچ جائیگا ہرگز نہیں بلکہ اس کی طپش اور بھی بڑھے گی۔ ایسا ہی جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو۔ تب تک یہ خوابیں کچھ شے نہیں۔

قابل تشفی حالت

انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے کہ وہ عملی رنگ میں درست اور صاف ہو اس کی عملی حالت خود اُس پر گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کے برکات اور زبردست خوارق اس کے ساتھ ہوں اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہوں تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے

آجکل کے ملہمین

ہر ایک بات میں شیطان ایک موقع نکال لیتا ہے کہ لوگوں کو کسی طرح سے بہکائے چونکہ ہم بار بار اپنی وحی اور الہام پیش کرتے ہیں اس واسطے بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ یہ ایک ابتلاء ہے جو ان پر وارد ہوا اور اس ہلاکت کی راہ میں شیطان نے ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی القاء اور حدیث نفس شروع ہوا۔ چراغ دین۔ الٰہی بخش۔ فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ میں ہلاک ہو گئے اور ہنوز بہت سے ایسے ہی ہیں کا قدم اسی راہ پر ہے

اہل جماعت خبردار ہیں

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹا لیں قیامت کے دن خدا تعالے اُن سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ آپ بعض دفعہ رات کو اس قدر عبادت میں کھڑے ہوتے تھے۔ کہ پاؤں پر ورم ہو جاتا تھا۔ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو گناہوں سے پاک ہیں۔ اس قدر محنت بہر کس لئے۔ فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً۔ کیا میں شکر گزار نہ ہوں۔

ناامید نہ ہو

انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہوئے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونیوالا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے

ایک لطیف تمثیل

دیکھو۔ پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے۔ کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز بھی جل جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دیگا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو۔ پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک پیاس ہے۔ تو کھانا اور پینا بھی آخر میسر آجاتا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں۔ جب کہ وہ سب مُہیا کر دئے جاتے ہیں تو پھر رُوح کیواسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دئے ہیں انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اُسے ضرور پا لیگا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اُسے ضرور دی جائیگی جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے۔ ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کریگا وہ ضرور پا لیگا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کریگا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائیگا۔

آفتاب نکل آیا ہے

یہ آخری زمانہ تھا اور تاریکی سے بھرا ہوا تھا۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالے کا وعدہ تھا کہ اس زمانہ میں ایک آفتاب نکلیگا۔ مولوی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں تقوے کی کیا حالت ہو رہی ہے ایک آدمی نے چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا۔ ان مولویوں سے جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ کوئی یہ پوچھے کہ کیا ہم کلمہ نہیں پڑھتے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مولوی لوگ طمع نفسانی کے بندے ہیں ایک شخص نے مجھے خوب کہا تھا کہ ان مولویوں کا خاموش کرانا کیا مشکل تھا آپ ان سب کو بُلا کر دو دو روپے دیدیتے تو سب خاموش ہو جاتے اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کر سکتا۔ میں نے کہا کہ ہمنے تو ان لوگوں کے تقوےٰ پر بھروسہ کیا تھا۔ ہمیں

کیا معلوم تہا کہ ایسے نفسانی بندے نکلیں گے یہ تو ممبروں پر کھڑے ہو کر کہا کرتے رہتے۔ کہ موسیٰ کہاں اور عیسیٰ کہاں ہیں کیا معلوم تہا کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنانے کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہوں گے کہ گویا تمام دارومدار اسلام کا حضرت عیسیٰ کی زندگی پر ہے۔

ہلاکت شیطان کا وقت ہے، لیکن یہ لوگ جو چاہیں سو کریں۔ اب تو خدا تعالےٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ شیطان کو ہلاک کر دے شیطان کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور وہ ضرور ہلاک ہو گا۔ وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ شیطان نے ہی حیات مسیح میں پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتہہ ہی شیطان بھی ہلاک ہو جائیگا۔ شیطان نے پادریوں کے ہاں اور ان کے حامیوں کے ہاں بسیرا کیا ہے مگر خدا کے مسیح کے ساتہہ ملائک اور راستباز لوگ جمع ہو رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں ہر طرح کا زور دکہایا جا رہا ہے۔

ہند مجموعۃ المذاہب ہے، اول تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بسبب تار۔ ڈاک ریل تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے ہر وقت کی خبریں آتی ہیں۔ کثرت سے لوگ ادہر اُدہر آتے جاتے ہیں۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے۔ جس میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں ایسے بہی ہیں جو وجود باریتعالےٰ کے منکر ہیں پہر بے قید لوگ بہی ہیں جو کہتے ہیں جو چاہو سو کرو پہر کتاب کے منکر برہمو موجود ہیں انسان کے پُجاری بہی ہیں پتھروں کو خدا ماننے والے بہی ہیں ایک لاکہہ سے زائد مرتد عیسائی موجود ہیں سورج پرست ہیں پانی کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کرنیوالے ہیں۔ آتش پرستی کے بڑے مندر کو زلزلے نے گرا دیا تہا تو اب نیا بنا رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی میں آتا ہے وہ کہہ گذرتا ہے کسی کی پرواہ نہیں۔ غرض یہ وہی وقت ہے۔ اور بالخصوص ہند میں وہی نظارہ موجود ہے جس کیواسطے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تہی عیسائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب اسلام کے برخلاف شائع کر رہے ہیں۔ آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ کئی ارب سالوں کے بعد دنیا میں ایک کتاب آتی ہے اور وہ بار بار وید ہی ہوتے ہیں اور ہند میں ہی آتے ہیں۔ اور سنسکرت کی ہی زبان ان کے لئے خاص ہے۔ گویا پرمیشر کو اور کسی ملک یا زبان کی خبر ہی نہیں۔ نہیں معلوم۔ کہ پرمیشر ہندوستان پر ایسا کیوں ریجھ گیا ہے اور باوجود اس کے ہندؤں کو ایسی ذلت میں کیوں رکہا ہے اس وقت عیسائی بھی بادشاہ ہیں مسلمان بہی بادشاہ ہیں۔ بدھ بہی بادشاہ ہیں مگر کہیں آریوں کی بادشاہی نہیں معلوم نہیں کہ پرمیشر کو کیوں یہ بہت پسند آیا شاید اس وجہ سے کہ یہاں نیوگی لوگ رہتے ہیں جو اپنی زندگی میں اپنی بیوی کیواسطے موٹا تازہ خاوند تلاش کرتے ہیں کہ اس سے ہم بستر ہو اور اس کیلئے خوبصورت بچے جنے اور یہ بہی شرط ضروری ہے کہ وہ بیرج داتا برہمن ہو پہر انسان کو ہنسی آتی ہے۔

آریوں میں ابدی نجات کے واسطے کوئی راہ نہیں کہ آریوں کا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ انسان ایک مدت تک نجات یافتہ ہو کر مکتی خانہ میں رہے اور پہر ناکردہ گناہ کی وجہ سے وہاں سے نکالا جاوے اور کتا سور بلا بنایا جاوے آریہ کہتے ہیں کہ پرمیشر ہر ایک انسان میں تہوڑا سا گناہ بطور بیج کے لازماً باقی رکہہ لیتا ہے۔ جو اس کو دوبارہ کہینچنے کے کام آتا ہے لیکن یہ بات سمجہہ میں نہیں آتی کہ اس بقیہ گناہ کے سبب پہر سزائیں ایسی مختلف کیوں دی جاتی ہیں کہ کوئی شیر بنایا جاوے۔ اور کوئی بکری کوئی بچہو اور سانپ بنایا جاوے اور کوئی گہوڑا اور ہاتہی اور کوئی کرم ناپاک بنایا جائے اور کوئی انسان پوتر۔ پہر انسانوں میں کوئی مرد بنایا جائے اور کوئی عورت۔ اس تفریق کا کیا سبب ہو سکتا ہے۔

اس قدر جونیں کیوں نہیں پہر یہ بہی آریوں کا ایک عجیب مسئلہ ہے کہ مختلف گناہوں کے سبب مختلف جونیں بنتی ہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ جس قدر جونیں ہیں اُسی قدر گناہوں کی تعداد ہو اور چونکہ الہامی کتاب صرف وید ہی ہے اس لئے وہ تمام گناہ وید میں مرکوز ہونے چاہئیں لیکن جب وید کے احکام کو دیکہا جاتا ہے تو ان کی گنتی آریوں کے نزدیک بہی چند سو سے زائد نہ ہو گی۔ لیکن کئی ہزار قسم کے جانور تو جنگلوں میں موجود ہیں۔ کئی ہزار قسم کے کیڑے مکوڑے زمین پر رینگ رہے ہیں۔ پہر درختوں کے پرند اور سمندروں کے جانور جن کی گنتی ہی نہیں یہ اتنی جونیں کہاں سے آگئیں۔

کیا ہماری عبادت محدود ہے، آریہ لوگ کہتے ہیں کہ روحوں کو بہشت میں سے نکالنے کی ضرورت اس واسطے پڑے گی کہ ان کی عبادت بہت محدود زمانہ کی تہی ایسی محدود عبادت کا بدلا بہی محدود وقت کیلئے ہونا چاہیئے مگر یہ عقیدہ بہت ہی فاسد ہے آریہ لوگ ایسے محدود وقت کے خیال سے عبادت کرتے ہوں گے اسلام میں تو یہ بات نہیں۔ ہمارا عہد تو خدا کے ساتہہ ابدی ہے، ہم کسی محدود وقت کی نیت کے ساتہہ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ایسی نیت کو کفر جانتے ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ کے لئے خدا کی عبادت کا جُوا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں وفات دے۔ تو اس سے ہماری نیت میں کوئی فرق نہیں۔ ہم اُسی عبادت کے ثواب کو ساتہہ لے کر فوت ہوتے ہیں۔ ہم اس کو محدود نہیں کہتے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہیں کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو۔ کہ نہ وہ روحوں کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دیسکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کے رو سے اس خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے ہمارا رازق ہے۔ رحمان ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنوں کیواسطے یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کے صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے،

افسوس بے قدروں پر، افسوس ہے اُن پر جنہوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی۔ ان مسلمانوں پر بہی افسوس ہے۔ جن کے سامنے عمدہ کہانا اور ٹہنڈا پانی رکہا گیا ہے لیکن وہ پیٹہ دے کر بیٹہ گئے اور اس کہانے کو نہیں کہاتے۔ زمانے کے مصائب سے بچانے کے واسطے ان کے لئے ایک وسیع محل طیار کیا گیا جس میں ہزاروں آدمی داخل ہو سکتے ہیں مگر افسوس اُن پر کہ وہ خود ہی داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو بہی داخل ہونے سے روک دیا۔

یہ نفخ صور کا وقت ہے، کیا پہلے سے نہیں کہا گیا تہا کہ آخری زمانہ میں ایک کرنا آسمان سے پہونکی جائیگی کیا وحی خدا کی آواز نہیں۔ انبیاء جو آتے ہیں وہ کرنا کا حکم رکہتے ہیں نفخ صور سے یہی مراد تہی کہ اس وقت ایک مامور کو بہیجا جائیگا وہ سنا دیگا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کر سکتا ہے جبتک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایک قوت جاذبہ عطا کرتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہیں خدا کے کام کبہی حبط نہیں جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکہلائے گی اب وہ وقت آگیا ہے جسکی خبر تمام انبیاء ابتداء

سے دیتے چلے آئے ہین - خدا تعالےٰ کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو - فقط -

(حضرت اقدس کی دوسری تقریر ختم ہوئی - اگلے ہفتہ مین انشاءاللہ دوسرے صاحبان کی تقریرین درج اخبار کی جائین گی (ایڈیٹر)

اس دہوکہ سے بچو

ولایت کے کسی سوداگر نے اپنے مال کو جلد فروخت کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی تھی کہ جو مجھے تین روپے (مثلاً) بھیجے تو مین اسے پانچ ٹکٹ بھیجدون گا - پھر وہ اپنے دوستون مین تین تین روپے پر فروخت کرکے اپنے تین روپے واپس لے لے اور باقی مجھے بھیجے تو مین اُسے پندرہ روپے کی گہڑی بھیجون گا - ایسا ہی دوسرے ٹکٹ لینے والے کرین کہ کارخانے سے پانچ ٹکٹ منگواکر دوستون مین فروخت کرلین اور جو چیز چاہین منگوالین یہ ایک ایسا طریقہ تہا - کہ جس سے بعض بائع و مشتری دونو فائدہ مین رہتے بلکہ بائع تو مال مفت حاصل کرتا - اس لئے یہ بات اکثر لوگون مین مقبول ہوگئی - آہستہ آہستہ ہمارے ہندوستانی اشتہاری سوداگرون نے بہی اس قماربازی سے فائدہ اٹھانا شروع کیا اور دو دو آنے ٹکٹ کی قیمت رکہدی اور کچھہ اس طرح سے اپنے ایجنٹ مقرر کئے کہ شہر تو کجا دیہات مین بہی وبا پہیل گئی - جسے دیکھو وہ اسی دُھن مین ہے - یہان تک کہ دیہاتی عورتون نے بہی اس مین کافی حصہ لیا - جب یہ مرض ہمارے گردنواح مین پہونچا تو ہمنے انہین بہت سمجھایا - کہ دیکھو سوداگر تو اپنا گہر پورا کر رہا ہے مگر تم لوگون کو اس مین بہت نقصان پہونچیگا - ایک تو جو مال وہ بہیجتا ہے - وہ بہی مول کے مطابق نہین - دوم جن کے ٹکٹ فروخت نہ ہوئے وہ سب اسی پٹ کر رہ جائین گے - افسوس بہت کم ایسے تھے جنہون نے اس وقت ہماری نصیحت کو مانا - مگر آخر جب نقصان اٹھایا تو مانا - اس کے بعد ایک اور روحانی وبا پہیلی جس کے ذکر سے پہلے مین یہ بتلانا چاہتا ہون - کہ ولایت کے کسی سوداگر نے ایک دفعہ یون کیا کہ اپنے ایجنٹ دوسرے شہرون مین اپنی چیز کی مانگ پیدا کرنے کیلئے بہیجدئے جو بازارون مین مختلف سوداگرون سے یہ پوچھتے پہرتے کہ اجی تمہارے پاس فلانے میکر کا فلانا مال ہے اور کچھہ خرید بہی لیتے - اس طریقہ سے ان کو اس سوداگر کے مال کے منگوانے کی تحریک ہوتی - اب ہمارے بعض ہندی بہائی جائز طریق سے تو کوشش کرنے سے رہے اس اصل سے یون فائدہ اٹھایا - کہ ۱۹۰۷ء کے پیسے جو اسی سال رائج ہوئے ہین - ان کی مانگ پیدا کرنا شروع کردی - ایک شخص سوداگر یا ساہوکار بن کر گیا اور کہا کہ مجھے ۱۹۰۷ء کے پیسون کی ضرورت ہے، جتنے ہون اکٹھے کردو اور خواہ ڈیڑھ پیسہ فی پیسہ لیتے جاؤ - یہ کہہ کر وہ خود تو چلا گیا اور پیچھے لگو پیسے فروخت ہونے - یہان تک کہ چار چار آنے پر ایک ایک پیسہ فروخت ہوا - اب کوئی پوچھتا نہین تحقیق نہین کرتا کہ آخر ان پیسون کی ضرورت کیا ہے خود ہی بیٹھے باتین بناتے ہین ان پیسون مین غلطی سے سونا مل گیا ہے وہ نکالین گے - کوئی کہتا ہے نہین صاحب کسی مہاجن نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے اور اس لئے سب پیسے ہی خرچ کرنے ہین - غرض جتنے موہنہ اتنی باتین اور پیسے برابر فروخت ہو رہے ہین جب اس عیار نے سمجھا کہ اب یہان پوری مانگ پیدا ہوچکی ہے تو اپنے دوسرے ساتھی کو کچھ پیسے دیکر بھیجدیا اور چار چار آنے پانچ پانچ آنے فی پیسہ فروخت کرکے وہ تو چلتا بنا اور یہ پیچھے ہاتھ ملتے موہنہ تکتے رہ گئے افسوس ہے اس حماقت پر - یہ بات فرض نہین بلکہ کئی شہرون اور اکثر دیہات مین ایسا ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے اس لئے اپنے اُجڈی بہائیون کو خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دہوکہ مین نہ آئین - مذہبی طور سے بہی ایسی بیع حرام ہے - دیکھیئے اسلام کے اصول کہ جو ان پر چلے وہ ان دہوکون مین آکر کیسے نقصان مایہ و دگر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہین بنتا مین نے جب اپنے قرب و جوار مین اس وبا کو پہیلتے دیکھا - تو سختی سے منع کیا لیکن کئی لوگ جواب مین کہتے - اجی ہمین کیا ہم نے تو پیسہ دیکر دو آنے لینے ہین نقصان ہوگا تو اس سوداگر کو - یہ ناعاقبت اندیشی و حماقت و عدم ہمدردی کی انتہا ہے جو بعض انڈیا کے رہنے والون مین پائی جاتی ہے - اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے -

---

دیانتداری

یا تو وُہ زمانہ تھا کہ دیانت و امانت ایک معمولی بات اور شریف آدمی کا فرض خیال کی جاتی یا اب یہ زمانہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نظیر دیکھتے ہین تو اسے غیر معمولی طور سے اخبارون مین درج کیا جاتا ہے - اخبار ایمپائر مین چھپا ہے - کہ ایک ۵ سالہ بنگالی بڈھا رات کے وقت پولیس سٹیشن مین گیا - اور نو آنے اپنے اس بیان کے ساتھ جمع کرائے کہ یہ ستر برس ہوئے - سڑک پر ایک کاغذ مین لپٹے پڑے مجھے ملے تھے - پولیس افسر حیران رہگیا - اسکی حیرت بجا تھی اگر یہ دیانتداری کی وجہ سے ہے تو اس سے پہلے ستر برس اس نے کیون اطلاع نہ دی -

---

پین اسلامک سوسائٹی

اس سوسائٹی کے متعلق بہت سی غلط فہمیان پھیلی ہوئی تہین حال مین اس کے مقاصد چھپے ہین - جو یہ ہین -

۱ - عالم اسلام اور مسلمانان عالم کی مذہبی - معاشرتی - اخلاقی اور دماغی ترقی مین ساعی ہونا -

۲ - مسلمانان عالم کے سوشیل اتحاد باہمی کیلئے ایک مرکز د ذریعہ قائم کرنا -

۳ - مسلمانون مین اخوت اسلامی کو ترقی دینا اور ان مین باہمی راہ و رسم بڑہانا -

۴ - غیر مسلمان اقوام سے اسلام اور مسلمانون کے متعلق تعصبات کا رفع کرنا -

۵ - اپنے حد امکان تک ہر مسلمان کی خواہ دنیا کے کسی حصہ مین ہو - کسی تکلیف کیوقت جائز اعانت کرنا -

۶ - غیر اسلامی مقامات پر مذہبی رسوم وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانون کے لیے سہولت پیدا کرنا -

۷ - بذریعہ تحریر و تقریر اسلام کو مقبول عام بنانا -

بات تو ٹہیک ہے - مگر شائد اس کے ممبرون کو یہ معلوم نہین کہ اخوت و اتفاق و ہمدردی پیدا کرنے اور اظہار دین کا طریق سنت اللہ مین یہ ہے کہ یہ سب ماموربن اللہ کی معرفت ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ وہ کسی امام کی تلاش کرے جو خدا سے روح پاکر اس کام کو پورا کرے بغیر اس کے کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے -

---

حجاز ریلوے

۱۰ محرم تک امید کیجاتی ہے کہ مدینہ منورہ تک ریل کی پٹڑی تیار ہوجاویگی اور شامی قافلہ انشاءاللہ اسی پر اپنے وطن کو واپس ہوگا دمشق سے العلا تک تو ریل مکمل ہوچکی اس سے آگے کام ہو رہا ہے جس کا فاصلہ قریباً پانچ منزل ہے اِدہر مکہ معظمہ سے جدہ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک یعنی دونو طرف کام شروع ہونیوالا ہے ۲ شوال کو ایک جلسہ بھی مدینہ مین اس کیمتعلق ہوچکا جس مین اراکین شہر مع مشائخ و علماء و حکام سب شامل تھے - ہمین اس لائن کی تیاری سے ایک خاص مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف واذا العشار عطلت کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے، دوسری طرف ہمارے مسیح موعود کی صداقت کا نشان مل رہا ہے ...... جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا +

انتخاب الاخبار

سید کرامت حسین صاحب مشہور و معروف بیرسٹر ہائیکورٹ الٰہ آباد کے قائم مقام جج مقرر ہوئے (مسلمانوں کو مبارک)

لائل پور کے زرعی کالج کے باقاعدہ طور سے کھولے جانے کی یکم جولائی کو امید کی جاتی ہے۔ (بہت ضرورت تہی)

آجکل علماء اسلام مین یہ سوال چل رہا ہے کہ فونوگراف مین قرآن مجید کا بند کرنا کیسا ہے (فیصلہ محفوظ)

ٹرنسوال مین ہمارے اہل وطن سخت آزمایش مین بیان کئے جاتے ہین جو نہین رہنا چاہتے وہ مساجد کے اثاث کو فروخت کرنے کی فکر مین ہین۔

وقف اولاد کے جواز کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

آجکل روسی انجینیر وسط ایشیا کی روسی ریلوے کو براہ کوئٹہ و چمن ہندوستان کی ریلوے لائنون سے ملا دینے کا خواب دیکھ رہے ہین۔ اور کہتے ہین کہ کلکتہ سے لندن نو دن مین پہونچا جا سکیگا (انگریزی و افغانی گورنمنٹ کی اجازت کا خیال نہین)

علاقہ بابل مین ایک نیا شہر کہودا جا رہا ہے سب سے پہلے جو کتبہ برآمد ہوا اس پر ۲۷۵۰ قبل مسیح لکھا ہے (عبرت)

لاہور سے میلا اٹھانے کیلئے چھکڑے موقوف اور دستی گاڑیان جاری (اچھا ہوا)

آئے دن ریلون کے ٹکرانے اور مسافرون کے بے نام و نشان پایا جانے پر یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ ریلوے مسافرون کی اسم نویسی کا طریقہ بذریعہ پولیس جاری ہو۔ (اچھی بات ہے اس کا گھسنا اور لگانا دردسر یہ بھی تو ہے)

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ سے واپس آنیوالے ہندیون کا جو روپیہ کلکتہ مین دیا گیا اس کی تعداد (۷۸۲۰۳۶) ہے اس مین زیور اور اپنے پاس کا روپیہ شامل نہین۔ (السفر وسیلۃ الظفر)

چنسورہ (بنگال) کے ماڈریٹون نے مسٹر تلک کا پتلا بنا کر جلایا (حماقت)

کوہ پارسناتھ کے ایک حصہ پر بنگلے بننے کی تجویز اہل جین کی ناراضی کا موجب ہو رہی ہے ان کے خیال کے مطابق جوتے پہنکر جانے اور شراب و گوشت کہانے سے پہاڑ بہرشٹ ہو جائیگا۔ (توہم پرستی)

یو گانتر کے ایڈیٹر پر پھر مقدمہ بنا۔ مشہور تہا کہ روپوش ہے مگر وہ حاضر ہو گیا۔ وہ ایڈیٹر پہلے شکار کرا چکا ہے (باتون سے نہین ملتے)

اپریل تا نومبر ۱۹۰۸ء کے ریلوے آمدنی کا اندازہ ساڑھے تیس کروڑ کیا گیا ہے (تہرڈ کلاس مسافرون کے لئے آسائش کے اسباب بہم پہونچانے کے لئے توجہ طلب ہے)

صرف پنجاب سے براہ کراچی ۷۰۴۹۵۹۱ ہنڈرویٹ گندم گئی (قحط کیون نہ پڑے)

سزائے تازیانہ کے قانون کی اصلاح منظور ہو گئی ترمیمات کا مسودہ پیش ہونیوالا ہے۔ (اچھا ہوا)

صرف پانچ ڈیڈ لیٹر آفسون سے پانچ لاکھ کی مالیت کی ہنڈیان اور نوٹ اور سکے لاوارث ملے (ابنائے ملک پتہ لکھنے مین احتیاط رکھین۔

مہم تبت کے تاوان کی تیسری قسط گورنمنٹ چین ادا کرنیوالی ہے (اکڑبازی کا خمیازہ)

رہن بالقبض کی میعاد ۶۰ سال تہی اور اب ہے۔ مگر کفالتی دستاویزات کی میعاد بہی ہائیکورٹ الٰہ آباد کے ایک فیصلہ سے ۶۰ سال سمجہ لیگئی تہی۔ اب پریوی کونسل نے طے کر دیا کہ اس کی میعاد بارہ سال ہے (ساہوکارون مین پریشانی)

شکایت عدم رسی اخبارات ڈاک خانہ کے حکام کی پوری توجہ کو چاہتی ہے۔

ناروے والون نے بیکارون سستون کیلئے خوب قانون نکالا کہ زبردستی کام پر لگایا جاوے) افتادہ زمین کے وسیع قطعات کی موجودگی مبارک)

۶۰ سالہ بوڑھے مسٹر ایڈورڈ نے پورٹ لنڈ سے چیکاگو تک ۱۲۳۴ میل پیدل سفر کیا

۷۰ سال کی عمر مین مسٹر مارک نے ۶ ہزار میل کا سفر کیا۔ (نتیجہ ورزش)

گورنمنٹ آف انڈیا نے بعض شرابون پر بجائے ا رکے ۲ ر فی گیلن محصول لگا دیا (پینے والے پھر بھی پئین گے)

بجائے نوے لاکھ کے قریباً ۶ لاکھ گندم کی کاشت پنجاب مین خشک سالی کا بہاری ثبوت ہے۔ (بارش مبارک)

موضع دیالپور (ڈیرہ اسمٰعیلخان) مین بڑا بہاری ڈاکہ پڑا ساہوکار اور اس کے رشتہ دارون کو قتل کرکے تیس چالیس ہزار روپے لیگئے۔ سرحد افغانستان پچاس میل ہے۔ صرف چھ میل پر سرکاری فوج کی موجودگی اور سو میل کا سفر حیرت انگیز ہے۔ (کیون نہ جواب طلب کیا جائے)

راجہ نانپارہ (ملک اودھ) لکھنؤ مین وبائے ہیضہ سے فوت ہوئے۔ پچھلے سال نواب بہاولپور۔

مال گاڑیون مین سے مال تو چرایا ہی جاتا تہا۔ اب گارڈون کی بہی چوری ہونے لگی۔ ایک مال گاڑی آدہی رات کو کانپور سے روانہ ہوئی۔ کاریگ وان مین آکر گارڈ گم ہو گیا دوسرے روز اس نے بیان کیا کہ مجہے آدمی باندھ کر لیگئے تھے۔

صاحب وزیر ہند نے حکم صادر کیا کہ آئندہ ایڈیٹران اخبارات کو مقدمات فوجداری مین ہتھکڑی نہ پہنائی جاوے۔ جب تک کوئی خاص خطرہ نہو۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ

یہ کتاب ابہی شائع ہوئی ہے۔ اس کا ریویو بدر کی اگلی اشاعت مین بطور اختصار لکہا گیا ہے۔ اس مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان ملت کے پانسو مسائل فقہ کے فتوے اخبار الحکم و بدر مین سے لیکر ترتیب وار چھاپے گئے ہین جن مین سے قریباً ساڑھے چار سو فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اور قریباً پچاس حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین کے اور چند فاضل امروہی کے ہین۔ احمدی جماعت کے لئے ایسی کتاب فقہ کی اشد ضرورت محسوس تہی۔ اس مین علماء کے اختلافی مسائل فقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کن فتوے درج ہین۔ اس کتاب کی تین جلدین ہین۔ پہلی جلد مین مسائل وضو و تیمم و نماز و روزہ و زکوۃ و حج وغیرہ۔ اور دوسری جلد مین مسائل نکاح و تعدد ازدواج و طلاق و رہن و تجارت وغیرہ اور تیسری جلد مین حقیقت ایمان و حقیقت پنج ارکان اسلام کا ترتیب وار ذکر ہے۔ حجم تینون جلدون کا ۲۳۳ صفحہ اور کاغذ سری رام پوری ہے۔ قیمت تینون جلدون کی ایک روپیہ دس آنے مقرر ہے اس کتاب کے سارے مضامین کی فہرست علیحدہ بہی چہپی ہے مجموعہ فتاوی احمدیہ کی تینون جلدین بصیغہ وی پی بقیمت عہ/ مولوی محمد فضل خان احمدی چنگوی سے۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی سے مل سکتی ہین۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ کے متعلق حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے۔

مینے مجموعہ فتاوی کی تینون جلدون کو پڑھا ہے اس مین اختلاف تو نہین مگر کتب فقہا کے دیکھنے والے کتب احادیث کے مطالعہ والے جانتے ہین کہ خفیف جزوی۔ اختلاف کیا وجود رکہتا ہے۔ بہرحال کتاب قابل ملاحظہ ہے۔

نور الدین

ترکیب بند

(جو ابو یوسف مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے دردناک آواز سے حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور پڑھا)

در مدح مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

بند اوّل

اے مہدیٔ زمان و مسیح پیمبرم — لقد دلم بگیر کہ عشق توے خرم
ہست آرزوئے دل کہ بعشق تو جان دہد — مقصود جان ہمین کہ براہت رود سرم
حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است — مہجوریٔ تو اے شہ والا بخاطرم
استادہ ام بعذر گناہ مفارقت — افتادہ بہر عفو عطائے تو بر درم
تاریکی ضلال دروںم سیاہ کند — پروانہ وش بشمع رخ انورت پرم
جانم گداخت از غم و اندیشۂ معاد — باشد کہ گل شود ز نسیم تو اخگرم
باشد کہ یک نظر بسوے زار بنگری — باشد کہ ساعتے رخ پاک تو بنگرم
من ہدیۂ سلام پیمبر رسانمت — تو سایۂ عطوفت و شفقت بگسترم
اے مقتدائے امت احمد شفیع خلق — اے شہسوار دین متین منورم
دامان تو گرفتہ بدست تو دادہ دست — گویم بصدق دل کہ غلام تو کمترم

آوارہ بودم و در دولت شناختم
مقصود جان و قبلۂ حاجات ساختم

بند دوم

دیوانہ وار سوئے سرائے تو آمدم — اے دلربا بہ من بہوائے تو آمدم
از فرط ہجر و طول زمان مفارقت — شرمندہ دل بشوق لقائے تو آمدم
درماندہ و نزار و مریض شکستہ دل — باصد امید بہر دوائے تو آمدم
چون طالب رضائے خداوند عالمی — زین رو بجستجوئے رضائے تو آمدم
رائت فراز عسکر احمدؐ توئی شہا — بہر پناہ زیر لوائے تو آمدم
چشمم چو سرمہ سائے سواد رقیم است — پروانہ وش بشمع ضیائے تو آمدم
چون آفتاب صدق و ذکائے رسالتی — چون ذرہ پیش مہر عطائے تو آمدم
تو پیشوائے امت احمد رسیدۂ — لبیک برزبان بصدائے تو آمدم
ختم الرسل جناب محمدؐ مدیح تست — من کیستم کہ بہر ثنائے تو آمدم
برلب ثنا و در دل مضطر صد آرزو — باچشم تر حریص دعائے تو آمدم

اے ماہمن بچشم عنایت ببین مرا
بہر دعائے خیر بخلوت نشین مرا

بند سوم

تو پاسبان امت احمد رسیدۂ — در گلستان صدق گل نو دمیدۂ
تو مہبط کلام و زبانت شفاء دل — شہد علوم وحی نبوت چشیدۂ
حیران طیور قدس ز بالا پریدنت — بر ذروۂ سمائے رسالت پریدۂ
با تو مسابقت چہ مجال دلاوران — ہمہ را گذاشتی تو چہ چابک دویدۂ
آنکس کہ دست جور بفرقان دراز کرد — باصد عتاب دست و زبانش بریدۂ
آنکس کہ ہرزہ گفت بشان رسول پاک — آن را ہزار پردۂ عصمت دریدۂ
ہموارہ آشیان تقدس مقام تو — پیوستہ بوئے عطر طہارت شمیدۂ
آیات صدق تست بر ارض و سما پدید — آوازۂ ظفر ز ملائک شنیدۂ
روح تو شرح حسن و جمال محمد است — کز غرفۂ بروز نبی سر کشیدۂ
ہموارہ ہمرکاب تو صد نصرت خدا است — دشمن بپا ستادہ مقابل ندیدۂ

فتح و ظفر بہ پیش تو چاکر ستادہ اند
گردنیان بپا سر طاعت نہادہ اند

بند چہارم

برتر ز عقل و فہم بلندی شان تست — عرش عظیم حضرت ایزد مکان تست
تو فاتح خزائن اسرار مصحفی — مفتاح صد علوم حقیقت بیان تست
تو شہسوار دین متین محمدی — فتح و ظفر ز لشکر چابک عنان تست
افنائے منکران و ہلاک معاندان — برہان راستی و ظہور نشان تست
آمادہ بہر جنگ عدوے پیمبری — حکم قضا غلیفۂ سیف زبان تست
انفاس پاک تست حیات خدائیان — بدتر ز مرگ تلخ پئے دشمنان تست
اصلاح قوم و نصرت اسلام و عون خلق — تکریم مصطفیٰ ہمہ مقصود جان تست
کشف رموز حکمت و علم کتاب حق — اعجاز انبیا ہمہ نعمائے خوان تست
صد گوہر نکات بریزی بیک سخن — حقا کہ کان لعل و جواہر دہان تست
تبلیغ امر ایزد و توحید ذات حق — پیش شہنشہان جہان ارمغان تست

حق گو و حق نما و شجاع و جری توئی
معصوم و متقی و امین و بری توئی

بند پنجم

اے راحت و قرار دل عاشقان زار — استادہ پیش روئے تو صد جان جان نثار
در گلستان احمد مختار آن گل — گلہا فدائے رنگ و بہارت ہزار دار
شرمندہ از جمال جہانتاب تو چمن — شوریدہ از بہار تو گلہائے نوبہار
مقصود جان خستۂ عشاق آمدی — قربان روئے تست دل و جان ہر نگار
حب تو ہست رونق ایمان و معرفت — ہست از وباد کفر و ضلالت بتو نفار
مقبول بارگاہ خدائے رحیم تست — ہر کس کہ شد بطاعت فرمانت استوار
حق بین و حق پسند شناسد مقام تو — صدق تو از جبین ہمایونت آشکار
شمس و قمر گواہ صداقت ستادہ اند — این پاسبان شب شد آن چاکر نہار
اے شاہ دین جناب رسالتمآب تو — شد ملجا و پناہ حزینان دل فگار
اسلامیان بغیر قدوم مبارکت — بودند خوار خستہ پریشان بے قرار

ہموارہ باد فیض عنایات وجود تو
پیوستہ باد ظل مبارک وجود تو

بند ششم

اے بندہ پرورم شہ عالی سخن توئی — باغ و بہار احمدؐ و سرو چمن توئی
اے رونق ریاض رسالت باغ دین — نسرین و لالہ نسترن و یاسمن توئی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں سارے اسلام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و متنازعہ فیہ مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱/

غلامی و عصمت انبیاء | سالہ پوآنٹ ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صاحب انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۴/ عصمت انبیاء ۷/

البرہان الصریح فی تائید المسیح

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ حضور الشہیدین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم رئیس اعظم کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہایت قابل دید ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱/

درثمین | مصنفہ حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھپائی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔
قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

حیرت کی حیرانی | مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت فی جلد ۵/

نظام مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱/

ماتم شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کو پانسو مرثیہ۔ قیمت ۱/

کاسر احمدی | مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم۔ قیمت ۱/

آئندہ گزشتہ | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱/

کاسر احمدی | الاداو واسطے۔ قیمت ۱/

سراج الحق | مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ سعد فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۸/

رویائے صادقہ | مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴/

تحفہ عبد الرب الاعلیٰ | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور رسالہ کا جواب دیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۳/

السر المکتوم | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ قرآن مجید خصوصاً پارہ اول سے حضرت اقدس کی دعوے کی تائید۔ قیمت ۸/

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱/

لیکچر لاہور | جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا۔ قیمت ۳/

اختیار الاسلام | مصنفہ ماسٹر حبیب الرحمٰن صاحب نو مسلم۔ آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔ حصہ سوم قیمت ۱/

فتح الدین | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱/

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ پیر محمد یوسف عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کریں۔

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات، گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔
اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

۱۰۔ ایڈیٹر صاحب کے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مثل انٹرنس پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔
الراقم (ن)۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

ڈھونڈو ڈھونڈو کہ وقت جاتا ہے۔

یعنی کتاب بول چال عربی ترجمہ ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ہر گاہ صاحب پیشگی قیمت بھیجیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی المال دو نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی مثلاً کہ ایک ہی خریدار کے نام بھیجا گا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے اسلئے یہ گران رعایت گوارا کی گئی ہے اس صد تعین اصل کتاب ہی مصنف جو نکلی ہے کیونکہ خریدار سرِ دست ہی ایک روپیہ قیمت کا سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں۔ رسالہ التقوی۔ رسالہ الفضائل مترجم اردو۔ الاشتہارات۔ قرآن کریم کی دعائیں۔ نظم احمدی۔ کاسر بہشتی کیسہ عکس کیمو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو صاحب بذریعہ ویلیو پی منگوانے کے ہیں وہ ویلیو پی میں آٹھ آنہ ان کتابوں پر کٹ چرجانا ہم لگا دینگے کتابیں بغیر محصول روانہ ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ خط آنے پر کتابیں روانہ ہونگی ورنہ سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔
المشتہر

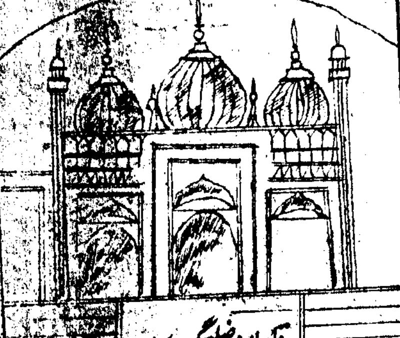
سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

بمقام قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے ... سے چھپا گیا

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



بدر

BADR — QADIAN



قادیان ضلع گورداسپور

آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | اے جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان

قیمت از معاونین ... قادیان میں ... | قیمت از افراد طلبا ... گورنمنٹ ...

جلد (۷) — مورخہ ۱۹۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء — نمبر ۱۲

سر چو گوئم باز گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل | صد امینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نوٹ

اس صفحہ میں درج شرائط بیعت اور نظم بھی لکھی جایا کریگی ۔ لیکن پہلے کی طرح ہر ہفتہ میں نہ ہوگی ۔ ایڈیٹر

شکر و شکوہ

اخبار کو ہفتہ میں دوبار کرنے کی تجویز پر اور اس میں دنیوی اخبار کے لئے چار صفحات خاص کرنے پر اور اس طرز کا نمونہ کا اخبار ۲۶ دسمبر کا دیکھ کر جس قدر خوشنودی اور مبارکباد کے خطوط ہمیں پہنچے ہیں اور جس قدر دوستوں نے اخبار کیواسطے پوری قیمت بلکہ معاونین کی قیمت ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے اور جس قدر احباب نے ۶ ر جنوری کا اخبار بذریعہ وی پی وصول فرمالیا ہے ۔ ہم ان کا بہت ہی شکریہ ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا ئے خیر دے ۔ اگرچہ اخبار کے ہفتہ میں دو بار کرنے کیواسطے بہت سے نا امیدی خطوط آ گئے تھے تاہم بعض بزرگ دوستوں کی رائے سے سر دست اخبار کو ہفتہ وار ہی رہنے دیا گیا ۔ یہ تو شکریہ ہے ۔ لیکن ان ناظرین پر ہمارا شکوہ ہے ۔ جنہوں نے وی پی واپس کرکے کارخانہ کو نقصان پہنچایا ہے ۔ تین ہفتہ پہلے سے اطلاع ہو گئی تھی کہ اخبار وی پی ہوگا جن دوستوں نے خط لکھے کہ ہمکو وی پی نہ کیا جاوے ان کو نہیں کیا گیا مگر تعجب ہے کہ بعض دوستوں نے یہ تو گوارا کیا کہ ایک کاغذ لکھدیں کہ ہمکو وی پی نہ کرو اور نہ وی پی وصول کیا گو ممکن ہے کہ کثرت کام کیوجہ سے کسی کے نام غلطی سے بھی وی پی ہو گیا ہے مگر ایسے واقعات شاذ و نادر ہوتے ہیں امید ہے کہ جو دوست نے وی پی واپس کر دئے ہیں وہ اس ہرجانہ کے ذمہ دار ہم اٹھائیں گے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ساکنان افغانستان: گلا خان ۔ سعد الدین ۔ شریف خان ۔ امین خان

جنت خان ۔ سلیم خان ۔ نور محمد خان

امیرانہ ۔ حجت بی بی ۔ خیال بی بی

ادریس بی بی ۔ سلطان بی بی ۔ گل عنبر

عقلمند ۔ خیالو ۔ سید بانو ۔ صل بانو

شیرین خان ۔ جمعہ خان ۔

اسد رکھا ساکن نگر دانہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

غلام علی نمبردار ولد فتح بخش چک نمبر ۸۶

اصل گجرات

عبد الغفار ولد عبد الوہاب بٹ سکنہ جلال پور جٹان ضلع گجرات

احمد خان سفید پوش ولد دولت خان سکنہ کھوکر ضلع گجرات ۔

محمد خان ولد احمد 〃 〃 〃

کرم الٰہی ولد کالو سکنہ گوجرات خاص

عطا محمد ولد ننھے خان سکنہ اٹھوڑ ضلع لودہانہ ۔

چوہدری محمد خان ولد علی محمد سکنہ چوہڑ کوٹلی ضلع سیالکوٹ ۔

۲۷

نبی بخش ولد مولا داد سکنہ جہوڑ کوٹلی سیالکوٹ

محمد اشرف ولد فتح محمد 〃 〃 〃

عبد القدوس ولد عبد الغنی سکنہ واتہ ہزارہ

چراغ دین ولد محمد امیر سکنہ کہارہ گورداسپور

دین محمد ولد عمر الدین سکنہ بڑھال امرتسر

رحیم بخش ولد غلام نبی سکنہ بہاول پور

چو غطہ ولد غلام سکنہ ذیرہ ضلع فیروزپور

قادر بخش ولد یوسف 〃 〃 〃

بوٹے خان 〃 〃 〃

فضل الٰہی سکنہ بیلی وند 〃 〃 〃

امام الدین ولد گھسیٹے خان سکنہ ہرکوٹ رندہاوا ۔ ضلع گورداسپور

محمد بخش ولد گجو خان سکنہ رائے پور ضلع ہوشیارپور

شیر محمد سکنہ تلونڈی راہان ضلع گورداسپور

حیات محمد ولد کرم بخش سکنہ ہرکوٹ رندہاوا ضلع گورداسپور

عاقل شاہ ولد سکندر شاہ سکنہ کالا افغاناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

چراغ دین سکنہ ٹاہو والا لاہور

فضل حسین ولد غلام احمد سکنہ تلے کے ضلع گوجرانوالہ

۱۷

چوہدری تاج محمد نمبردار جٹ سکنہ جہوڑ کوٹلی تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ ۔

محمد ایوب شاہ ولد سید سرور شاہ ۔ مانہ ضلع ہزارہ

عبد القدوس ولد عبد الوہاب سکنہ رشن نگری کشمیر

محمد جلیل ولد عبد الوہاب سکنہ رشن نگری کشمیر

حسن شاہ ولد حسین شاہ سکنہ گنہیان ضلع سیالکوٹ

غلام حسن ولد حاکم علی سکنہ شاہ پور ضلع شاہ پور

حسینا ولد وڈھا والا سکنہ انبالہ

گہنا ولد لقمان سکنہ وارہان والی ضلع گجرانوالہ

ڈاکٹر عبد اللہ خان سکنہ شیخ پور ضلع گجرات

فضل دین ولد امام شاہ صاحب سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور

عیدا ولد رحیم بخش سکنہ گھنئے کی ضلع گورداسپور

نبی بخش ولد سکندر خان سکنہ گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

پیر بخش ولد سوہنے خان 〃 〃 〃

مہر الدین ولد اسمٰعیل رنگریز سکنہ بنگہ ضلع جالندہر

عطا محمد ولد مولا بخش سکنہ گڑھ شنکر

۱۵

شرح قیمت اخبار بدر

علاقیان ریاست

عام قیمت پیشگی بعد ادائے قیمت دیگر اخبار ...

بعد ...

فی پرچہ ...

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب ... لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسکے ... کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید ... نہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں ... دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ... بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور خط و کتابت کیواسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے خریدار اپنے خط میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ۔ اور اپنا نام اور پتہ ... لکھا کریں

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

بڑے دنوں میں یسوع کا نام نہ لو

اخبار کرسچن ہیرالڈ مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۹۰۸ء خبر دیتا ہے کہ شہر نیویارک کے سرکاری مدارس میں ہمیشہ اساتذہ اور طلبار کرسمس کے بڑے دنوں کی آمد سے کئی ماہ پہلے سے طیاریاں کرتے تھے۔ کہ کرسمس کے دنوں میں یسوع مسیح کی پیدائش کے دن کی خوشی میں کون کون سے گیت گائے جائیں گے اور کیا کیا ایکٹیل پڑھی جاویگی مگر اس دفعہ سرکاری مدارس کے میونسپل ڈائرکٹر صاحب بہادر خرینک آرنڈکس نے حکم نافذ کر دیا تھا۔ کہ سرکاری مدارس میں کہیں یسوع مسیح کا گیت نہ گایا جائے اور نہ کوئی مذہبی ذکر ہو۔

وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ سب پبلک کے خیالات مسیحی مذہب کے مطابق نہیں ہے اور بعض کیواسطے یہ امور رنجدہ ہوتے ہیں۔ نیویارک میں صرف ایک مذہب مسیحیت نہیں بلکہ خیالات بہت سے مختلف اقسام کے ہیں الغرض ہے ہیں دجال خود بخود ہر جگہ پگھل رہا ہے۔ (بدر)

کیا یسوع کی ڈاڑھی نہ تھی

مشہور علمی میگزین ہسٹری دی ہیسٹ میں ایک مضمون نکلا ہے کہ جرمن کے آرٹسٹ محققین کی یہ رائے قرار پائی ہے کہ ان کے خداوند مسیح ڈاڑھی نہ رکھا کرتے تھے بلکہ وہ بے ریش رہتے تھے۔ آجکل کے ڈاڑھی منڈوں کیواسطے خداوند کے نام پر ڈاڑھی منڈانے کی ایک اچھی تجویز نکل آئی ہے۔ یورپ کے لوگ بھی کیسے بےباک ہیں۔ اپنی خواہشات کے مطابق ایک کام کرتے ہیں پھر اس تلاش میں لگتے ہیں۔ کہ اُسے مذہب عیسوی کے بانی کی طرف منسوب کر دیں۔

ڈوئی کا سنگ لحد

ڈوئی کی قبر پر جو پتھر لگایا گیا ہے۔ اُس پر اس کے بیٹے نے صرف الفاظ جان الیگزنڈر لکھائے ہیں۔ پورا نام نہیں لکھوایا اور نہ اس کے نام کے ساتھ ڈوئی کا لفظ لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں لکھا کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آخر زندگی میں عوام میں اور بالخصوص اس کے بیٹے کے دل پر یہ یقین جم گیا تھا کہ اس کا یہ دعوے نبوت جھوٹا تھا۔ ابھی ڈوئی زندہ تھا۔ جب کہ میں نے اس کے بیٹے کے نام کی ایک خط لکھے تھے۔ جن میں اس کو یہ سمجھایا تھا۔ کہ تمہارے باپ کا انجام (مطابق پیشگوئی مسیح موعود) کیا ہونیوالا ہے۔ بہتر ہے کہ تم اس کے ساتھ کو چھوڑ دو۔ بیٹے نے آخر وقت اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا باقی رہی یہ بات کہ ڈوئی کا لفظ کیوں قبر پر نہیں لکھا گیا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ڈوئی ایک خاندانی نام تھا۔ جو اصل میں اس کے باپ کا نام تھا اور یہ بات ظاہر ہو چکی تھی کہ یہ شخص اپنے باپ کا نطفہ نہ تھا۔ یہ اظہار بھی اس وقت کے بعد ہوا تھا۔ جب کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اسکو چیلنج دیا گیا تھا۔ کہ تو ذلیل ہوگا اور اس نے خود ہی مان لیا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

عیسائی کیوں تلوار چلاتے ہیں

ایمرسن رابرٹ صاحب لکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنا مذہب پھیلانے کیواسطے جس قدر تلوار دنیا میں چلائی ہے اور تلوار کے زور سے دنیا کو عیسائی بنایا ہے اس کیواسطے بظاہر ان کے پاس یسوع مسیح کا صاف حکم انجیل میں موجود ہے جہاں یسوع فرماتا ہے "میں صلح کیواسطے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے کے واسطے آیا ہوں" اس میں شک نہیں کہ یسوع کا یہ فقرہ عیسائیوں کو عام اجازت دیتا ہے۔ کہ دین کیواسطے تلوار چلائیں اور عیسائیوں نے اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے بہت سے بہادروں کے خون سے اپنی تلواروں کو سرخ کیا ہے لیکن دراصل میرے خیال میں یسوع کا یہ منشار نہ تھا بلکہ اس نے صرف ایک پیشگوئی کے رنگ میں یہ فقرہ بولا تھا کہ میرے بعد میری قوم غلطی سے ایسا کریگی (ٹرتھ سیکر جلد ۳۴ نمبر ۵)

انگلستان میں جوا بازی

مسٹر ہاگ نے ایک چھوٹی سی کتاب انگلستان کی جوا بازی پر لکھی ہے جس میں اس نے یہ دکھایا ہے کہ یہ بداخلاقی اندر ہی اندر انگلستان کو کس قدر تباہ کر رہی ہے، سال بھر میں ۵۴۲ اکھاڑے جوابازی کے عام طور پر لگائے جاتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ جس صراحت کے ساتھ قرآن شریف میں جوابازی کی ممانعت ہے۔ اُس کے بالمقابل انجیل میں کوئی اشارہ بھی نہیں۔ ایک ناقص کتاب کی پیروی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

عیسائیت قانون ارتقاء کے ماتحت

ولایت کے میگزین مونسٹ میں پروفیسر طالمنڈ صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ دین عیسوی بھی

المفتی

۱۲۱ سفر میں قصر

سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی تین کوس سفر پر جاوے تو کیا نمازوں کو قصر کرے۔ فرمایا۔ ہاں! مگر دیکھو اپنی نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی تمام باتوں میں تقوی کا بہت خیال رکھنا چاہئیے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سیر کیلئے جاتا ہے۔ تو وہ سفر نہیں بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے اور صرف اس کام کیلئے گھر چھوڑ کر جائے اور عرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز سیر کے لئے دو دو میل نکل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہ ہے۔ ایسے موقعہ پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہئیے اور بغیر کسی خلجان کے فتوے دے۔ کہ یہ سفر ہے تو قصر کرے۔ استفت قلبک (اپنے دل سے فتویٰ لو) پر عمل چاہئیے۔ ہزار فتویٰ ہو پھر بھی مومن کا نیک نیتی سے قلبی اطمینان عمدہ شے ہے۔

عرض کیا گیا کہ ان لوگوں کے حالات مختلف ہیں۔ بعض نو دس کوس کو بھی سفر نہیں سمجھتے۔ بعض کے لئے تین چار کوس بھی سفر ہے۔ فرمایا شریعت نے ان باتوں کا اعتبار نہیں کیا۔ صحابہ کرام نے تین کوس کو بھی سفر سمجھا ہے۔

عرض کیا گیا حضور بٹالہ جاتے ہیں۔ تو قصر فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں! کیونکہ وہ سفر ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی طبیب یا حاکم بطور دورہ کئی گاؤں میں پھرتا رہے۔ تو وہ اپنے تمام سفر کو جمع کر کے اسے سفر نہیں کہہ سکتا۔ فقط۔

(خلاصہ تقریر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے نزدیک تین کوس بھی سفر ہے اور اس میں قصر جائز۔ لیکن اگر کوئی بطور سیر یا معمولی روزمرہ کے کاروبار کے لئے اتنی دور یا اس سے کچھ زیادہ نکل جائے۔ تو وہ سفر نہیں)

۱۲۲ قربانی کا بکرا

سوال پیش ہوا۔ ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے۔

فرمایا۔ مولوی صاحب سے پوچھ لو۔ اہلحدیث و حنفیوں کا اس میں اختلاف ہے۔

(مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں بدر)

۱۲۳ جانور قربانی

ایک شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر بغیر علم علامات مکروہہ حدیث کے کوئی ناقص جانور خرید سکتے ہیں۔ فرمایا۔ جس وقت تو جائز ہے مگر آجکل ایسی مجبوری کیا

ڈائری

القول الطیّب

نکاتِ معرفت ۳ جنوری ۱۹۰۸ء سیر میں فرمایا۔
قرآن مجید میں آتا ہے کہ کفار کہیں گے۔ لو کنّا نسمع او نعقل ماکنّا فی اصحٰب السعیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدبّر کے سوا ایمان صحیح نہیں ہوتا۔ سورہ تکویر میں سب نشانات آخری زمانے کے ہیں۔ انہی میں سے ایک نشان ہے واذا العشار عُطّلت۔ یعنی جب اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائیں گی اسی کی تفسیر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیترکنّ القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی اسی زمانہ میں ہوگا۔ بلکہ اس کے ابتدائی زمانے کے یہ نشان ہیں۔

پھر فرمایا۔ واذا النفوس زوّجت۔ یعنی ایسے اسباب سفر مہیا ہو جائیں گے۔ کہ قومیں باوجود اتنی دور ہونے کے آپس میں مل جائیں گی۔ حتّے کہ نئی دنیا پرانی دنیا سے تعلقات پیدا کرلے گی۔ یاجوج ماجوج کا آنا۔ دجّال کا نکلنا اور صلیب کا غلبہ۔ یہ بھی اسی زمانے کے نشان ہیں۔ ان کے متعلق لوگوں نے غلط فہمی سے تناقض پیدا کر لیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب الگ الگ ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تمام روئے زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ پس اگر یاجوج ماجوج محیط ہو گئے تو پھر دجّال کہاں احاطہ کرے گا اور صلیب کا غلبہ کس جگہ ہوگا۔ سوا یہ کہنے کے کچھ چارہ نہیں کہ یہ سب ایک ہی قوم کے مختلف افراد ہیں اور اگر ان کو ایک بنا دیں۔ تو پھر کوئی مشکل نہ رہے گی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے۔ وترکنا بعضہم یومئذ یموج فی بعضٍ ونفخ فی الصّور فجمعنٰہم جمعاً۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ نہایت درجہ کا اختلاف پیدا ہو جائیگا اور سب مذاہب ایک دنگل میں ہو کر نکلیں گے۔ "ترکنا" کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آزادی کا زمانہ ہوگا اور یہ آزادی کمال تک پہونچ جائیگی۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے مامور کی معرفت ان کو جمع کرنے کا ارادہ کریگا۔ پہلے دیکھو جمعنٰہم فرمایا۔ اور ابتدائے عالم کیلئے خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ وخلق منہا زوجہا وبثّ منہما رجالاً کثیراً ونساءً۔ فرمایا۔ لفظ بثّ اور جمع آپس میں پورا تناقض رکھتے ہیں گویا دائرہ پورا ہو کر پھر وہی زمانہ ہو جائیگا۔ پہلے تو وحدۃ شخصی تھی۔ اب اخیر میں وحدت نوعی ہو جائے گی اس سے آگے فرماتا ہے۔ وعرضنا جہنّم یومئذٍ للکفرین عرضا۔ یہ مسیح موعود کے زمانے کا ایک اور نشان بتلایا کہ اس دن جہنم پیش کیا جاویگا۔ ان کا فر دن پر یہ قیامت کا ذکر نہیں کیونکہ اس دن جہنم کو پیش کیا کرنا ہے۔ اس روز تو اس میں کفار داخل ہونگے جہنم سے مراد طاعون ہے۔ چنانچہ ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے۔ یاتی علی جہنّم زمانٌ لیس فیہا احدٌ بھی ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو زمروں کا ذکر فرما دیا۔ ایک تو وہ سعید جنہوں نے مسیح کو قبول کیا۔ دوسرے وہ شقی جو مسیح کا کفر کرنیوالے ہوں گے۔ ان کے لئے فرمایا۔ کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے اور نفخ فی الصّور سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ وحی کے ذریعہ ان میں آواز دی جاتی ہے اور پھر آواز ان کی معرفت تمام جہان میں پہونچتی ہے۔ پھر ان میں ایک ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ لوگ باوجود اختلاف خیالات وطبائع وحالات کے اس کی آواز پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ اور آخر کار وہ زمانہ آ جاتا ہے۔ کہ "ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو" خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے خود ہی ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ جس سے تمام سعید روحیں ایک دین پر جمع ہو سکیں۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا تھا۔ یا ایّہا النّاس انّی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا۔ ایک طرف یہ جمیعاً دوسری طرف جمعنٰہم جمعاً ایک خاص علاقہ رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی کارروائی اس جمع کی تو اسی زمانہ نبوی میں شروع ہو گئی تھی۔ مگر اسباب کا نتیجہ کمال پر اس زمانہ میں پہونچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر کی تمام راہیں نہ کھلی تھیں۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ کہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں۔ جن میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہیں پہونچی۔ مگر اب تو ڈاک۔ تار۔ ریل سے زمین کے اس سرے سے اس سرے تک خبر پہونچ سکتی ہے۔ یہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے۔ یہ بھی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ عرب کے کئی لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اذا العشار عطّلت کا زمانہ آگیا۔ عشار (گیابھن اونٹنیاں) کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب قیامت سے پہلے ہوگا۔ کیونکہ اسدن کی نسبت تو لکھا ہے کہ ہر حمل والی اپنی حمل گرا دے گی اور پھر اس دن تو ہر چیز معطل ہو جائے گی۔ اونٹنیوں کی خصوصیت کیا ہے مطلب یہ تھا کہ اب تجارت کا دار و مدار اونٹنیوں پر کم پھر ریل پر ہوگا اور چونکہ حدیث میں یہی زمانہ مسیح موعود کا لکھا ہے۔ اسلئے اب عرب والوں کو مسیح موعود کی تلاش کرنی چاہیئے دیکھو اب تو ان کے گھر میں ریل بن رہی ہے۔ اور خود ہمارے دشمن اس میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہمارے کام میں لگا دیا ہے چندہ تو دے رہے ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہوگی افسوس ہے کہ یہ لوگ ہمارے بغض کیوجہ سے آنحضرت کی پیشگوئیوں کی تکذیب بھی کر دیتے ہیں مگر کس کس نشان کی تکذیب کریں گے خدا نے ہمارے لئے طاعون بھیجا زلزلہ بھی آیا یاجوج ماجوج دجّال کا خروج ہو چکا کسوف خسوف ماہ رمضان میں غیر معمولی طور سے ہو چکا کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب واقع ہو گئی تو اب راویوں پر جرح فضول ہے جب کوئی امر واقعہ ہو جائے تو بڑا ہی بیوقوف ہے وہ شخص جو پھر بھی کہے کہ فلاں راوی ایسا اور فلاں ایسا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بعض حدیثیں صحیح عجب نہیں اگر موضوع ثابت ہوں اور کئی ایسی حدیثیں جنہیں موضوع کہتے ہیں صحیح واقعات نے صحیح ثابت کیں۔ ان لوگوں میں ذرا بھی ایمان ہو تو مان لیں دیکھو حدیث وقرآن و حالات موجودہ کا آپس میں کیا تطابق ہوا ہے۔ یہ ہمیں مفتری کہتے ہیں۔ اچھا الہام بنالئے پر تو ہمارا اختیار ہو گیا آسمان پر بھی ہمارا اختیار تھا کہ ماہ رمضان آ گئے۔ کیا ریل ہماری کوشش سے بن رہی ہے اصل بات وہی ہے جو خدا نے عرضنا جہنّم للکفرین عرضا سے آگے فرمایا۔ الّذین کانت اعینہم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً۔ ذکر سے مراد یہ ہے کہ جن سے ان کو اپنے مامور کی معرفت یاد کیا خدا کا یاد کرنا یہی ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک مصلح کو بھیجدیا سو اس مامور سے وہ غفلت میں رہتے۔ ان کی آنکھوں کے آگے طرح طرح کے شبہات کے حجاب چھائے رہے اور حق کا نور نظر نہ آیا۔ یہ کیوں کہ جوش تعصّب سے ان کی ایسی حالت ہو گئی جو وہ اس مامور کی بات کو سن ہی نہیں سکتے۔ (وکانوا لا یستطیعون سمعاً) اب ان لوگوں کی حالت یہی رہی ہے۔ اور اس کی سزا بھی وہی مل رہی ہے۔ جو قرآن مجید میں ہے۔ کہ عرضنا جہنّم یومئذٍ للکٰفرین عرضا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - شکر و شکوہ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۲ - ڈاک ولایت - المفتی
صفحہ ۳ - ڈائری
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - مبارک - خبر بد - ایک ہی تیر کارہ گیا۔
صفحہ ۶ - اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو
صفحہ ۷ - مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب
صفحہ ۸ - ۹ - ۱۰ - خطبہ عید
صفحہ ۱۱ - ایڈیٹوریل نوٹز
صفحہ ۱۲ و ۱۳ - عجائبات قدرت و عجائبات عالم - بلاد اسلامی
صفحہ ۱۴ - خبریں - صفحہ ۱۵ - نظم - بدر خواتین
صفحہ ۱۶ - آپ والا مار زمین کیوں آئے - مامور من اللہ کی شناخت

بدر مسیح
مورخہ ۲۷ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۸ء "دبدبۂ خسرویم شد بلند"
زلزلہ در گور نظامی فگند۔

۲ - اِنّی معک اینما تذھب تسیر۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے۔

۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۸ء - اِنّی معک و مع اھلک

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کیساتھ ہوں۔

۲ - اِنّی معک فی کلّ حالٍ - و عند کل مقال۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں۔

۳ - اِنّی معک فی کل موطنٍ - نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔

۴ - وھم من بعد غلبہم سیغلبون۔

ترجمہ - اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہونگے۔

۵ - و امّا نرینّک بعض الّذی نعدھم او نتوفّینّک

ترجمہ - اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دیں گے جو وعدہ کیگئی ہیں یا تجھے وفات دینگے۔

۶ - نصرکم اللہ نصراً مؤزّراً۔

ترجمہ - مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیدانہ مدد۔

۷ - اِنّی معک یا ابراھیم۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم

۱۸ - جنوری سنہ ۱۹۰۸ء - یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔

وہ وعدہ ٹلیگا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں۔

۱۹ - جنوری سنہ ۱۹۰۸ء - اِنّی معک و مع اھلک ھذہ

ترجمہ - میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کیساتھ ہوں - جو یہ ہے

۵ - جنوری سنہ ۱۹۰۸ء - مرحوم امیر خان کی بیوہ جسدن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اسکی جگہ اسکی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھدیا ہے۔

۱۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۸ء - ملعونین اینما ثقفوا اخذوا۔

وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائینگے۔

۲ - ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ۔

ترجمہ - تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

مبارک

محمد علی خان صاحب احمدی شاہجہانپوری کے ہان اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے خدا مبارک کرے اور بچے کو نیک تندرست اور لمبی عمر عطا فرما دے۔ حضرت نے اس مولود مسعود کا نام احمد علی خان رکھا ہے۔ خان صاحب موصوف نے اس کی خوشی مین ایک اخبار بدر کسی غریب کے نام مفت جاری کرنے کیواسطے لکھا ہے۔ درخواستین آنی چاہئین۔ جو سب سے زیادہ مستحق معلوم ہوگا اس کے نام جاری کر دیا جاوے گا۔

ایسا ہی جناب حکیم مرزا خدا بخش صاحب ساکن جھنگ حال وارد لاہور لنگی منڈی کے ہان اللہ تعالیٰ نے ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حمید الرحمٰن رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب موصوف اطلاع دیتے ہین کہ یہ لڑکا بروز جمعۃ المبارک ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء کی صبح کو پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے نیک بنائے اور صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین

اخبار بدر ایک ہی طرز کا رہیگا

پہلے اس خیال سے ہے کہ بہت دوست اخبار مین دنیوی حصہ کو لینا پسند نہ فرماوین گے۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جو صاحب چاہین پہلے کی طرح صرف بارہ صفحون کا اخبار لین۔ لیکن خلاف امید بہت ہی تھوڑے دوست ایسے ہین۔ جنہون نے اس امر کو پسند کیا ہے اور ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی پس ایسی تھوڑی تعداد کے واسطے جدا انتظام کرنا مناسب نہین سمجھا جاتا۔ اس واسطے یہی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ اخبار ہر ایک دوست کو ایک ہی رنگ مین بھیجا جاوے۔ علاوہ ازین دنیوی خبرون سے بھی واقف رہنا فی زمانہ ایک ضروری امر ہے۔ جن دوستون کیطرف سے تھوڑی قیمت وصول ہوئی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ باقی قیمت ارسال فرما سکتے ہین۔ کوئی ایسی جلدی نہین۔ کہ اس وجہ سے کسی کو تشویش ہو۔ ہم اپنے دوستون پر ہر طرح سے اعتبار رکھتے ہین۔ کہ وہ ہم کو نقصان نہ دین گے اور جلدی سے یا دیر سے بہرحال وہ قیمت بھیج ہی دین گے۔ والسلام۔ مینجر اخبار بدر

مدینۃ المسیح

جب سے بارش ہوئی ہے۔ آسمان کے تیور کچھ ایسے بدلے ہین۔ کہ غبار آلود رہتا ہے۔ کُہر ایسی پڑتی ہے کہ دو چار گز کے فاصلہ پر کچھ بھی صاف نظر نہین آتا اور آہستہ آہستہ کچھ بوندا باندی رہتی ہے۔ آج ۱۴ جنوری کو بھی سردی اور ٹھنڈی ہوا کیوجہ سے سنا بجمع ہوئی۔

علامہ نور الدین کی طبیعت اس ہفتہ بوجہ ضعف و اسہال کچھ علیل رہی۔ مگر یہ مبارک وجود اپنے فرائض کو اسی تن دہی سے ادا کئے جاتا ہے اور عسر و یسر مین یکسان خوش رہتا ہے یہ بات دیکھنے کے متعلق ہے مولانا حسن (اللہ تعالیٰ اُنہین عمر دراز بخشے) جمعہ کے خطبہ کو خاص جوش و اخلاص کے ساتھ سنتے ہین۔ ۱۰ جنوری کو آپ نے سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا۔ اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ خیر القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتون سے مراد دس صدیان ہین۔ تو کل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ والشفع والوتر مین تیرہوین اور چودہوین صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا و اللیل اذا یسر کی خبر دیتا ہے یعنے پھر چودہوین مین آفتاب نبوت طلوع کریگا اگر اس نبی کی اطاعت نہ کرین گے۔ تو وہی ہوگا۔ جو عادیون اور فرعونیون کے ساتھ ہوا۔ یہان ایک شخص علاقہ ہزارہ سے آیا۔ بیعت کی بعد ازان بیمار ہو گیا اور اسی بیعت مبرور کی حالت مین راہئی ملک بقا ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مقبرہ بہشتی کی نسبت پہلے مخالفون اور بدظنی سے کام لینے والون نے یہی سمجھا تھا۔ کہ یہان وہی دفن ہون گے جن کے پاس دولت ہوگی یا جو قادیان اور اس کے قریب ہین۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ ایسے لوگون کا خیال بالکل غلط اور یہ تجویز وحی الٰہی سے تھی۔ ابتک جتنے اس مین داخل ہوئے ہین تقریباً سب ہی غریب و مخلص لوگ تھے اور پھر دور کے رہنے والون کیلئے کیسا عمدہ سبب بن جاتا ہے۔

ضروری اطلاع

لیکچر جلسہ آریہ لاہور کے متعلق جس قدر درخواستین موصول دفتر کتب خانہ مین ہوئی ہین وہ محفوظ رکھی گئی ہین۔ اور آئندہ جس قدر درخواستین ملین گی۔ اون کو بحفاظت رکھا جاویگا۔ لیکن یہ امر ظاہر کر دینا واجبی اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکچر کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شائع ہوگا جو کہ ابھی مکمل نہین ہوا اور جو سو صفحہ سے زائد چھپ چکا ہے جس کی قیمت معہ لیکچر کے۔ بعد طیاری مقرر ہوگی۔ اور لیکچر ضمیمہ سے الگ شائع نہ ہوگی۔ پس قیمت کا اعلان بذریعہ اخبارات دیا جاوے گا۔ جس صاحب کو قیمت مشتہرہ پر لیکچر کا خریدنا پسند نہ ہو اس کو لازم ہے کہ فوراً مہتمم کتب خانہ کو اپنی مرضی سے اطلاع کرے ورنہ ایک ہفتہ کے بعد لیکچر معہ ضمیمہ وی پی کر کے روانہ کر دیا جاویگا اور واپسی کا عذر نامعقول ہوگا۔ والسلام

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس ؑ

رسید زر

۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۳۲۹ - کرم داد صاحب عہ
- ۱۳۴۶ کریم الدین صاحب عار
- ۸۴۵ - محمد عبد الرحمان صاحب عہ

۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۹۳۰ - عمر الدین صاحب صہ
- ۱۱۴ میر قاسم علی صاحب سے

۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت اللہ صاحب صہ
- ۱۸۴۶ - کرم الٰہی صاحب عار
- ۱۸۷۷ محمد رمضان صاحب عار
- ۵۰۳ - امیر محمد صاحب سے
- ۱۲۵۹ - اللہ بخش صاحب عار
- ۱۸۱۹ - محمد بخش صاحب عار
- ۶۲۰ جلال الدین صاحب عہ
- ۱۳۶ نظام الدین صاحب عہ
- ۱۰۹۱ نظام الدین صاحب عہ

۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۱۳۴۸ - فضل الٰہی صاحب عہ
- ۱۶۴۶ - عزیز الدین صاحب للعہ
- ۳۰۱ - غلام نبی صاحب عہ
- ۱۱۰۸ محمد بخش صاحب عار
- ۱۱۰۶ - غلام محمد صاحب للعہ
- ۷۴۷ - محمد بخش صاحب عہ

۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۸۲۳ - نور الدین صاحب سعہ
- ۱۵۳۵ - ظفر حسین صاحب للعہ
- ۱۹۶۱ - فیروز الدین صاحب عہ

۳۱ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۹۰۳ - محمد شریف صاحب عہ
- ۱۱۵۶ - محمد سعید اللہ صاحب عار
- ۲۹۱ میران بخش صاحب سے
- ۱۸۶ - احمد الدین صاحب عار
- ۱۱۲۰ - فتح محمد صاحب سے
- ۱۹۹۵ رحیم بخش صاحب عہ
- ۳۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ
- ۲۹۴ مولا بخش صاحب للعہ
- ۲۷ - رمضان بخش صاحب للعہ
- ۱۴۶ - احمد خان صاحب عہ
- ۱۴۵۶ - حاجی محمد تصور صاحب للعہ
- ۱۶۶۷ عبد الرزاق صاحب سے
- ۹۴۸ - غلام محمد صاحب سے
- ۹۷۵ - سید جعفر علی صاحب عہ
- ۱۵۱۱ - غلام جیلانی صاحب سے
- ۱۲۶۹ - محمد الدین صاحب سے
- ۱۳۲۹ - مولا بخش صاحب عہ
- ۱۲۳۲ - حامد شاہ صاحب للعہ
- ۱۲۰۶ - امام الدین صاحب سے

انجام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر ریویو

(از سید صادق حسین صادق ۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب اتمام البرہان نام مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی ۔ آجکل اتفاق سے میرے ہاتھ آگئی ۔ چونکہ اس کتاب کے اخیر پر ایڈیٹر شحنہ ہند کی لکھی ہوئی تقریظ بھی چھپی ہے اسلئے مین نے خیال کیا کہ متذکرہ بالا کتاب کم سے کم اہل علم کی توجہ کے قابل تو ضرور ہوگی ۔ مگر جب مین نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا ۔ تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کی تقریظ محض زندلی اور دین فروشی کی بنا پر ہے اور چونکہ اس کتاب کا طرز تحریر ضمیمہ شحنہ ہند کے طرز تحریر سے اکثر مقامات پر بالکل مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ کتاب خاص شوکت المطابع میرٹھ مین بہ اہتمام ایڈیٹر مذکور طبع ہوئی ہے ۔ اس سے بخوبی ثابت ہے ۔ کہ ایڈیٹر صاحب کو تقریظ لکھنے کے لئے کچھ ایسے ہی وجوہ محرک پیش آ گئے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین ۔ علاوہ برین ایک قطعی دلیل جو اس رائے کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے ۔ کہ مصنف کتاب حنفی مذہب چشتی مشرب غیر مقلدین کا تیغ دشمن جو و علے التقلید کا ایک زبردست آرگن ہے ۔ چنانچہ اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ مین مقلدین آئمہ اربعہ کے سوا باقی تمام مسلمانون کو خارج از اسلام ٹہراتا ہے مگر یہ نام کے اہلحدیث بندہ شکم عبدالدرہم اس کی تعریف مین بالفاظ ذیل نغمہ سرائی فرماتے اور مثل جس کا کہائیے اسی کا گائیے اصل کر دکہلاتے ہین ۔ "فمرحبا لک ایہا الموحد المتورع المتبع للکتاب والسنۃ اخی المکرم الحاج الحرمین الشریفین الملقب باحمد حسین سلمک اللہ عن الشین فی الدارین"

ہماری رائے یہ ہے ۔ کہ اگر مصنف البرہان باوجود عقیدہ فاسدہ مذکورہ بالا فی الحقیقت متبع کتاب و سنت ہے تو پھر غیر مقلدین کے ضال و مضل ہونے مین کچھ شبہ نہین خیر ہم اس بات کو طول دینا نہین چاہتے اور اس بحث کا فیصلہ خود ناظرین [illegible] کتاب کی حقیقت ناظرین پر ظاہر کر دینا چاہتے ہین ۔

پس واضح ہو کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ذی علم و متین و مہذب آدمی معلوم نہین ہوتا اور کتاب مذکور کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی پڑھنے والے کے دل پر یہ بات نہایت صفائی کے ساتھ کہل جاتی ہے کہ مصنف کو خیر سے اردو نویسی کا سلیقہ بہی نہین اور جس بحث پر آپ نے قلم اوٹھایا ہے اسکی قابلیت تو آپ مین کہان ۔ موٹے موٹے اور مشہور مشہور مسائل اسلامیہ واہم واقعات تاریخیہ سے بہی آپ سخت ناآشنا محض اجنبی و بیخبر نظر آتے ہین ۔ چنانچہ ناظرین کو اس ریویو سے ان تمام امور کی تصدیق ہو جاوے گی ۔

مصنف موصوف صفحہ ۳ کتاب مذکور مین آیۃ کریمہ فان حزب اللہ ھم الغالبون سے استدلال کر کے اپنی جماعت کو حزب اللہ قرار دیتے ہین مگر یہ ان کا خام خیال ہے ۔ اول تو مصنف نے جو مطلب اس آیۃ کا سمجہا ہے اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقابلہ کفار شکست ہوئی یا حجاج و یزید کو اپنے مشہور حریفون پر غلبہ حاصل ہوا یا ایک عرصہ سے جو کفار کا غلبہ مسلمانون پر چلا آیا ہے تو کیا معاذ اللہ کفار گذشتہ و موجودہ و حجاج و یزید حزب اللہ مین داخل ہین ۔

ثانیاً آیۃ کریمہ زیر بحث مین جس غلبہ کا ذکر ہے وہ اون امتیازی نشانون مین سے ہے ۔ جو انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام کو منجانب اللہ بطور فرقان عطا ہوتے ہین اور مصنف اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ غیبی امور پر اطلاع پانا ۔ مستجاب الدعوات ہونا ۔ قرآن کریم کے حقایق و معارف سے لدنی طور پر بہرہ یاب ہونا یہ اولیاء الرحمن یا حزب اللہ کی علامات ہین ۔ اِن علامات حزب اللہ مین مقابلہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام مشہور علماء و مشائخ وقت کو رجسٹری شدہ خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے بلایا جیسا کہ انجام آتہم وغیرہ کتب حضرت اقدس مین اس کا ذکر صراحت کے ساتہ موجود ہے مگر اِن علماء و مشائخ پر حق کا ایسا رعب چہایا کہ سب کے سب مقابلہ سے عاجز آ کر اپنی مغلوبیت کی مہر لگا چکے ۔ پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام حزب اللہ مین داخل اور الغالبون مین شامل ہین اور ان کے مخالف مغلوب و منکوب ۔ اگر شیخصاحب کو شک ہو تو علامات المقربین مندرجہ بالا مین مقابلہ کیلئے خود میدان مین آئین یا اپنے کسی حمایتی کو بلائین ورنہ اولیاء الرحمن و حزب اللہ کی مخالفت سے باز آجائین ۔

پھر لائق مصنف نے اسی صفحہ مین صادق و کاذب کی شناخت کے لئے آیۃ کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون کو معیار ٹہرایا ہے ۔ اس معیار کے متعلق اس وقت ہم اپنی طرف سے کچھہ کہنا نہین چاہتے ۔ بلکہ شیخصاحب کے سلسلہ کی ایک کتاب البراہین القاطعہ مصنفہ مولوی خلیل اللہ صاحب انبیٹھوی سے جو بامر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مطبع ہاشمی مین چھپی ہے ۔ ایک ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہین ۔ شاید شیخصاحب اس کو پڑہکر اپنے دل مین کچھہ شرمائین اور انصاف کو کام فرماوین ۔ مگر اس اقتباس کو درج کرنے سے پیشتر ہم مزید تشریح کے لئے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین ۔ کہ مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری نے علمائے دیوبند پر اسی آیت کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون کی بنا پر وہی اعتراض کیا تہا ۔ جو شیخصاحب نے سلسلہ احمدیہ پر کیا ہے ۔ اس اعتراض کا جواب مولوی خلیل اللہ صاحب نے البراہین القاطعہ کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین یہ لکہا ہے ۔

"سنو! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے عمرہ کیواسطے نہ جانے دیا اور لوگون نے انکو ملامت کیا تو جواب دیتے تہے ۔ کہ ہم متولی اور خدمتگار بیت اللہ و مسجد حرام کے ہین جسکو چاہیں آنے دین جسکو چاہین نہ آنے دین ہم مختار ہین ۔ تو اس کو حق تعالی نے رد فرمایا ۔ کہ وہ ہرگز مستحق ولائیت بیت اللہ کے نہین کیونکہ ظالم ہین ۔ مشرک ہین ۔ اور مستحق ولائیت بیت اللہ کے مؤمن متقی موحد ہوتے ہین اور نیز بیت اللہ کی خدمتگاری خدا تعالی کا گہر ہونے کیوجہ سے وہی کرتا ہے کہ جو حق تعالی کا بندہ مومن موحد ہو ۔ مشرک کہ دشمن مخالف حق تعالی کا ہے ۔ حق تعالے کے بیت کا کب متولی ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنی دنیا کیوجہ سے اور اپنی معیشت کی وجہ سے اسکی کارگذاری کرتا ہے پس استحقاق ولائیت بیت اللہ مشرکین کو ہونا محض غلط ہے اور علی ہذا خدام ہونا بیت اللہ کا بوجہ حق تعالی کے بیت ہونے کے دعوے کرنا ان کا بالکل لغو ہے ۔ استحقاق اس کا مومنین ہی کو ہے اور خدا تعالی کے بیت ہونیکی وجہ سے سوائے مومنین موحدین کے کوئی ولی بیت کا نہین ہو سکتا ہے ۔ یہ مطلب آیۃ کا تہا ۔ جناب مؤلف صاحب نے ایک طبع زاد معنے پیدا کئے کہ جو ولی بیت ہوتا ہو وہ مومن متقی ہی ہوتا ہے ۔ غیر متقی ولی خادم بیت کا ہوتا ہی نہین ۔ پس جسکو خادم بیت دیکھو جان لو کہ حسب وعدہ حق تعالے کے وہ متقی ہے ۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالی)

مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی خدمت میں وہ مکالمہ برائے اشاعت ارسال کرتا ہوں۔ جو حضرۃ مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور اور مولوی سید غلام حسین شاہ صاحب ساکن موضع خوشحال تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مابین مولویصاحب کے مکان پر ہوا۔ درج اخبار فرما کر ممنون فرما دین گے۔

وھو ھذا

سید غلام حسن شاہ صاحب۔ مولانا۔ مجھے حضرت میرزا صاحب پر حسن ظن ہے صرف مین اپنے اس شک کو جو مجھے بروزی رسالت کے متعلق ہے وہ دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے نزدیک ہر قسم کی رسالت و نبوت حضرۃ مولانا وسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اور مین امید کرتا ہوں کہ آپ انصاف سے کام لیوین گے۔

مولوی غلام حسن صاحب۔ نہایت اچھی بات ہے مین انشاء اللہ تعالیٰ ابھی سمجھا دیتا ہوں مگر قبل اس گفتگو کے مجھے یہ تو بتا دین کہ آپ مذہب اسلام مین سلسلہ مجددین کے قائل ہین یا نہ۔

سید صاحب۔ ہان احادیث کے رو سے تو قائل ہین۔

مولویصاحب۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید سے ہی قائل کرا سکتے ہین۔ پھر جب آپ قائل ہین تو کچھ ضرورت نہین کہ سلسلہ کلام کو طول دیا جاوے۔ اچھا یہ تو بتا دین کہ جس شخص نے مجدد ہونا ہوتا ہے وہ کس طرح مجدد ہو جاتا ہے آیا اس کو لوگ منتخب کرتے ہین یا اللہ تعالیٰ اس کو چن لیا کرتا ہے۔

سید صاحب۔ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت اچھا۔ تو وہ شخص جس نے مجدد ہونا ہوتا ہے کس طرح معلوم کر لیتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کیلئے انتخاب فرمایا۔

سید صاحب۔ اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے بذریعہ الہام اطلاع دیتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت خوب۔ قرآن کریم نے ایسے شخص کو جسکو غیب سے اطلاع ملی یا الہام اور وحی ہو ... ... اپنی اصطلاح مین رسول بیان فرمایا ہے جیسا کہ سورہ جن رکوع دو کی آیۃ مین فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الّا من ارتضیٰ من رسول۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنے اس کے پوشیدہ امور کسی پر ظاہر نہین ہو سکتے مگر جسکو وہ چاہے اطلاع دیتا ہے۔

سید صاحب۔ مین اولیاء پر الہام کا قائل ہون مگر وحی انبیاء کو ہوتی ہے اور مین حضرت اکرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی کا قائل نہین ہون۔

مولویصاحب! بہت اچھا۔ تو الہام اور وحی مین قرآن کریم کے رو سے کوئی فرق بتا سکتے ہین۔

سید صاحب! قرآن کریم کے رو سے اگرچہ کوئی فرق نہین بتا سکتا ہون مگر علماء نے بہت کتابون مین فرق بیان کیا ہے۔

مولویصاحب! خیر ہمین بہر حال دینی امور مین قرآن کریم کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ کتاب اللہ ہے اور اس کے آگے زید و بکر کا قول ہیچ ہے اور آپ خود ہی قرآن شریف پر زیادہ زور دیتے ہین

نوٹ۔ یہان مولویصاحب کے سامنے سید صاحب خاموش ہو گئے اور پھر سلسلہ کلام یون شروع کیا۔

سید صاحب! آپکے اس بیان سے تو سب مجدد رسول ٹھہرے۔ تو اس مین میرزا صاحب کی خصوصیت کیا باقی رہی۔

مولویصاحب! ہمین کب انکار ہے کہ اور مجدد کمالات رسالت یا بروزی رسالت سے عاری تہے۔

سید صاحب! مولویصاحب آپنے ایک تمہید کہہ کر گفتگو شروع کی اور میرزا صاحب کی رسالت کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ مہربانی فرما کر ہمکو قرآن مجید سے کوئی صاف آیۃ بتا دین جس سے بلا تاویل ثابت ہو کہ اسلام مین رسول آوین گے اور اپنے کلام کو پایہ ثبوت تک پہونچا دین اور انصاف سے کام لاوین۔

مولویصاحب! ایسی صاف آیۃ ہی بتا دیتے ہین۔ اب آپ انصاف سے کام لین۔ اور لورا آیات کے جواب دین، وہ آیت یہ ہے یٰبنی اٰدم اِمّا یأتینّکم رُسُلٌ منکم یقصّون علیکم اٰیاتی الخ سورہ رکوع
ترجمہ اے آدم کے فرزندو جب تمہارے پاس تم مین سے رسول آوینگے اور وہ میری آیتین تمکو پڑھ سنا دین گے۔

سید صاحب۔ اس آیۃ مین جو رسول مراد ہین، وہ اسلام کے قبل کے رسول ہین

مولویصاحب۔ سید صاحب آپ قرآن کھولکر یہ توجہ لگا کر دیکھ لیوین یہان گذشتہ رسولون کا کوئی قصہ نہین بلکہ سیاق و سباق صاف تبلا رہا ہے کہ اصحاب رسول یہان مخاطب ہین اور رسول وہ رسول ہین جو صحابہ کے بعد اسلام مین آنیوالے ہین۔ یأتینّکم کا لفظ خود ہمارے قول کا شاہد ہے

سید صاحب! اس آیت مین لفظ امّا وارد ہے اور وہ حرف شرط ہے اور اسطرح آپکے معنے ٹھیک نہین بلکہ صحیح معنے یون ہوئے ہین کہ اے آدم کے فرزندو! اگر تمہارے پاس تم مین سے رسول آئے تم پر ہماری آیتین پڑھ سنائین پس جب یہ جملہ شرطیہ ٹھہرا۔ تو اس کا تحقق وقوع لازم نہین اور یہان ضرور کسی کا آنا ثابت نہین آسکتا۔

مولویصاحب! جو معنے ہم نے کئے ہین قرآن کریم کے رو سے بالکل ٹھیک ہین اور ایسا حرف شرط قرآن کریم نے تحقق وقوع پر اکثر جگہ بیان کیا ہے اور اگر وہان آپکے معنے لئے جاوین تو سراسر غلط ٹھہرتے ہین جیسا کہ پہلے ہی پارہ مین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ فامّا یأتینّکم منّی ھدًی فمن تبع ھدای فلا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون۔ سورۃ البقرہ۔ یہان لفظ امّا جو شرط ہے آیا ہے۔ اور تحقق وقوع پر آیا ہے اور اسکے صحیح معنے یون ہو سکتے ہین کہ جب آویگی میری طرف سے ہدایت۔ پس جس نے اس ہدایت کی تابعداری کی تو انپر نہ خوف ہے، نہ وہ غمگین ہون گے اور یہ ظاہر ہے کہ آدم کے بعد ہدایت اور رسول کس کثرت سے آئے۔

سید صاحب! اگر ہم تسلیم کرین کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول آئے تو جیسا اولوالعزم انبیاء کے وقت جن تابع اور مددگار رسول تھے جیسا حضرت ابراہیم کے وقت مین لوط حضرۃ بطور امداد رسول نہ ہوا۔

مولویصاحب! اور انبیاء کو مددگارون کی ضرورت تہی اور انہون نے مددگارون کیلئے درخواست کی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی زبانی درخواست سورہ طٰہٰ مین مذکور ہے۔ ربّ اشرح لی صدری ویسّر لی امری واحلل عقدۃً من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی اشدد بہٖ ازری واشرکہ فی امری۔ الخ ہارون کو وزیر و مشیر گردانا۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی خواہش مددگار کے لئے ظاہر نہ کی تا بو اصحاب ان کو ملے تھے، وہ انبیاء بنی اسرائیل جو موسیٰ کے بعد وقفّینا من بعدہٖ بالرسل سے ظاہر ہے کم نہ تھے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے آیۃ استخلاف مین خلفاء کے نام سے موسوم کیا جو اس لفظ رسل کے ہم معنے ہے

سید صاحب! نہین۔ آیۃ استخلاف مین جو خلفاء مذکور ہین اس سے عام سلاطین مراد ہین۔

مولویصاحب! افسوس وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم۔ اولٰئک ھم الفاسقون۔ مین ان خلفاء کے لیئے ایمان اور عمل صالح قرار ٹھہرایا اور ان خلفاء کا منکر کافر و فاسق گردانا گیا ہے اگر عوام سلاطین مراد ہین، تو کیا واجد علیشاہ اور یزید جو سلاطین تھے، ان کے منکر فاسق و کافر تھے۔

مولویصاحب نے اب جب سید صاحب کو لاجواب پایا توان کو مہلت دی کہ جب چاہین جواب دے سکتے ہین۔

مینے اس مضمون کو دلچسپ خیال کر کے اپنی عبارت مین ادا کیا اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور موجب اجر عظیم ہو۔ والسلام

خاکسار

قاضی محمد یوسف از پشاور

خطبہ عید

(جو عید اضحیٰ پر حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے

۱۵- جنوری ۱۹۰۸ء کو قریباً گیارہ بجے جو خطبہ پڑھا تھا وہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ عید کے دن بہت گھر چھائی ہوئی تھی اور اس میں سے نم ٹپک رہی تھی۔ اسواسطے مسجد مبارک میں عید پڑھی گئی۔ ضرورتاً ایک جماعت احباب کی مسجد کے نیچے کے کمرہ میں اور ایک دوسری چھت پر اور ایک درمیان چھت پر نماز عید کے واسطے کھڑی ہوئی۔ بعض قریب کے مکانات کی چھت پر تھے مکبرین جو اس کام کے واسطے مقرر کیے گئے تھے بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بہ سبب اسہال علیل تھے۔ بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں عرض بھی کی کہ وہ نہ آسکیں گے۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ پینے ابھی انکو ایک دوائی بھیجی تھی۔ بلا دُ تو سہی- دوائی کیا تھی حضرت کی دعا کا اثر تھا کہ مولوی صاحب نے باوجود اسقدر علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا اور قربانی پر بیان فرمایا جو کہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ نماز کی پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیریں ہوئیں اور دوسری میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہوئیں۔ خطبہ کے شروع میں حضرت مولویصاحب نے تین دفعہ تکبیر پڑھی پھر کلمہ شہادت پڑھا پھر مفصلہ ذیل آیت قرآنی پڑھکر وعظ شروع کیا۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔

ہمارا پیارا کون ہو

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تقویٰ بہت پسند ہے۔ اگر انسان اللہ کے ساتھ سچا معاملہ نہ کرے تو اس کے ظاہری اعمال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ کوئی اس کا پیارا ہو جو ہر صفت سے موصوف ہو۔ سو اللہ سے بڑھکر ایسا کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہ پیارے تو آخر جُدا ہونگے۔ ان کا تعلق ایک دن قطع ہونے والا ہے۔ مگر اللہ کا تعلق ابد الآباد تک رہنے والا ہے۔ دنیا کی فانی چیزیں محبت کے قابل نہیں۔ کیونکہ یہ سب فنا پذیر ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو بقا رکھتی ہو ہرگز نہیں پس اسکی رحمت اور اس کے فضل کا سہارا پکڑو اور اسی کو اپنا پیارا بناؤ کہ وہ باقی ہے۔ متقی کے

خدا کے پیارے ہم کس طرح بن سکتے ہیں

لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ یحب المتقین۔ جب ایک ادنیٰ سا ہوکار یا معمولی حاکم کسی سے محبت کرے تو انسان جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ جب تقویٰ کے سبب اللہ جلشانہ محبت کرتا ہے۔ تو تقویٰ کیسی عظیم الشان چیز ہے جو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ سب ذرات عالم اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے تمام ذرّوں کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔

حقیقت معجزات

جو معجزات کے منکر ہیں وہ مانتے ہیں کہ سب ذرّے اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ پس سارے معجزوں کا دارومدار اللہ کی قدرت سے وابستہ ہے جب وہ کسی سے پیار کرے تو ضرور ہے کہ اس کے لیے اپنی قدرت نمائیاں طرح طرح کے عجائبات کے رنگ میں کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

رزق کی چابی۔

انسان کو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ کھائے پیئے پہنے اللہ تعالیٰ متقی کے لیے فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب انسان جب متقی بنجائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اسپر واضح ہو کہ رزق کے حصول کا ذریعہ بھی تقویٰ ہے۔

مصائب سے نجات

(۲) انسان جب مصیبت میں حوادث زمانہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب سے تمسک کرکے نجات حاصل کرے تو وہ خبیر جو ذرہ ذرہ کا آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو ہم تنگی سے بچائیں گے۔

حصولِ آرام

(۳) یسر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہٗ من امرہ یسرا گویا سکھ بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحوں کو اُلٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک در باریک تدبیریں کرنیوالے مال خرچ کرنیوالے

متقی کی مثال

جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے ذلیل وخوار ہوئے فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں کہا وھو مھین ولا یکاد یبین ایک ذلیل (اور رہینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کرسکتا اور اسکی قوم کو غلام بنا رکھا۔ مگر دیکھو آخر اس طاقتوں والے شان وشوکت والے جاہ وجلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

اغرقنا اٰل فرعون وانتم تنظرون۔ تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرا ہی کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذیذ نظارہ ہے جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا۔

فتح کی مفتاح

(۴) اسی طرح متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اولٰئک ھم المفلحون بھی متقیوں کے لیے آیا ہے یعنی اگر مظفر منصور فتحمند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

ایک اور متقی کی مثال

یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں اس کا نام ابراہیم تھا اس کے پاس بہت سے مویشی تھے۔ بہت سے غلام تھے اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔ فلما بلغ معہ السعی قال یا بنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ سو برس کے قریب کا بڈھا۔ ایک ہی بیٹا۔ اپنی ساری عزت ناموری مال جاہ وجلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔ دیکھو متقی کا کیا کام ہے اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہو قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ اباجی وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الٰہی سے ہوا میں بفضلہٖ صبر کے ساتھ اسے برداشت کرونگا۔ یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔ یہ ہے قربانی۔ قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قربانی میں سب ناموں امیدوں ناموریوں کی قربانی آگئی۔

ایک قربانی کا بدلہ

جو اللہ کے لیے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں اللہ بھی انکے اجر کو ضایع نہیں کرتا۔ اس کے بدلے ابراہیمؑ کو اتنی اولاد دیگئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیمؑ کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنیٰ ہے۔ کیا کیا برکتیں اس مسلم پر ہوئیں کیا کیا انعام الٰہی اسپر ہوئے کہ گننے میں نہیں آسکتے۔ ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لیے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشیگا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کریگا۔ یہ کہانی کے طور پر نہیں۔ یہ زمانہ موجود یہ مکان موجود تم موجود قادیان کی بستی موجود ملک کی

اسوقت کے ایک متقی کی مثال

حالت موجود ہے کس چیز نے ایسی سردی میں تمھیں دور دور سے یہاں اس مسجد میں جمع کر دیا۔ سنو! اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کیطرف سفر کرنیکے لیے تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نمائی کا ایک نمونہ ہے ایک ثبوت ہے۔ کہ وہ متقی کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خوابیں اور کشوف دیکھ لیتا ہے الہام بھی ہو جاتے ہیں مگر یہ نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کرکے دیکھے کہ اسکی عملی زندگی کس قسم کی تھی۔ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں یہ (مبارک وجود) نمونہ موجود ہے اسے جو کچھ ملا۔ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گذاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیم نے کی۔ اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لیے نہیں چھوڑتا۔ تو خدا بھی اس کے لیے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے حضرت نبی کریم صلعم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے۔ مگر وہ خدا جس نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا فرمایا۔ اس نے سب پر فتح دی صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے آکر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھا نہ چھوڑو ایک ہی حملہ میں یہ سب تمھارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائینگے اسپر صحابہؓ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکا بکا رہ گیا یہ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کا نتیجہ تھا کہ ایسے جاں نثار مرید ہے۔ آخر وہ جو باپ بنتے تھے۔ جو تجربہ کار تھے ہر طرح کی تدبیریں جانتے ان سب کے منصوبے غلط ہوگئے۔

آنحضرتؐ کی کامیابی

اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنیوالا متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ اپنے خلفاء راشدین کے لیے بھی یہی وعدہ لے لیا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اٰمنا۔ دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ اپنے ساتھ خارق عادۃ نشان لے کر دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں ان ہادیوں کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں معبود سمجھکر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلعم کے لیے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جس میں مومنوں

کس نبی پر دعائیں ہوتی ہیں

کی ایک جماعت دردِ دل سے اللّٰھم صل علی محمد نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لیے مغرب وعشا ظہر وعصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے۔ اور مسلمان سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لیے مانگتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپکے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے آپ کو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ پھر آپکا دین کیسا محفوظ پھر دین کا عملدرآمد کیسا محفوظ پھر اس حفاظت کا طریق کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پہ یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچی راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تاکہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اٹھ جائیگا اس بات کا مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا بھیجنے والا اسلام ہے پھر کہ دار السلام پھر مدینہ دار السلام (فتنہ دجال سے) نبی کریمؐ کے لیے بھی یعصمک من الناس آچکا ہے اس دین کا نتیجہ بھی دار السلام پس سلام ہر طرح سلامت رہیگا فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکل کر اوروں میں نہ چلا جائے۔

اس کا طریق کونوا مع الصادقین ہے یعنی راستبازوں کے حضور میں رہنا۔ متقیوں کی جماعت میں شامل ہونا۔ پھر سال میں دیکھنا کہ جیسے

قربانی کے نظارہ سے فایدہ

ہم ایک جانور پر جو ہمارے ملک اور قبضہ میں ہے جزوی مالکیت کے دعویٰ سے چھری چلاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور جو ہمارا سچا خالق ہے اور ہم پر پوری اور حقیقی مالکیت رکھتا ہے۔ اپنی تمام نفسانی خواہشوں کو اس کے فرمانوں کے نیچے ذبح کر دینا چاہیئے۔

قربانی کرنیسے یہ مراد نہیں۔ کہ اس کا گوشت اللہ تعالےٰ کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس سے ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مدنظر رکھو کہ تمھیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ جسطرح ان جانوروں کا خون کرتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون تک سے دریغ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم واسمٰعیلؑ کا نام دنیا سے نہیں اٹھا ان کی عزت واکرام میں فرق نہیں آیا۔ پس تمھاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلیگا۔ ولکن ینالہ التقویٰ تقویٰ خدا کو لے لیتا ہے۔ جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا معجزوں کی حقیقت بھی یہی ہے جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو اسکو تمام ذرات عالم پر ایک تصرف ملتا ہے اسکی صحبت میں ایک برکت

صحبت صلح

رکھی جاتی ہے اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک انسان کے اخلاق کا اثر دوسرے کے اخلاق پر پڑتا ہے بعض طبایع ایسی بھی ہیں جو نیکوں کی صحبت میں نیک اور بدوں کی صحبت میں بد ہو جاتی ہیں قرآن کریم میں ایسی فطرتوں کا ذکر آیا ہے سماعون للکذب

سماعون للقوم آخرین۔ بعض لوگ اس قسم کے ہیں کہ ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری باتوں کو پسند کرتے ہیں جب دوسروں کے پاس جا بیٹھتے ہیں تو پھر ان کی باتیں قبول کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقیوں کی صحبت میں رہیں اور ہر وقت نہ سہی تو استغفار۔ لاحول اور دعا کریں دعا کی حقیقت سے لوگ کیسے بے خبر ہیں۔

مولویوں کی حالت

افسوس ہے میں تمہیں کیا سناؤں سچ فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان ثریا پر چلا جاوے گا۔ دو مولویوں کا ذکر سناتا ہوں ایک مولوی میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے بہت دن رہا۔ آخر ایک دن مجھے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کوئی تسخیر کا عمل ہے جو آسائش کی تمام راہیں آپ کے لئے کھلی ہیں اور اتنی مخلوق خدا آپ کے پاس آتی ہے میں نے کہا۔ عمل تسخیر کیا ہوتا ہے۔ خدا نے تو فرما دیا وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض۔ سارا جہان تمہارے لئے مسخر۔ اس سے بڑھکر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے اس سے کامیابیوں کی تمام راہیں کھل جائیں گی۔ میری یہ بات سنکر وہ ہنس دیا اور کہا یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں کوئی عمل تسخیر بتلاؤ۔ ایک اور مولوی تھا اس نے مجھ سے مباحثہ چاہا۔ میں نے اسے سمجھایا تم لوگوں کی تعلیم ابتدا ہی ایسی ہوتی ہے کہ ایک عبارت پڑھی اور پھر اس پر اعتراض پھر اس اعتراض پر اعتراض۔ اسی طرح ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے ان سے [illegible] اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ کسی کے سمجھانے سے کچھ نہیں سمجھتے۔ میں تمہیں ایک راہ بتاتا ہوں بڑے اضطراب سے خدا تعالے کے حضور دعا کرو اس نے بھی یہی کہا کہ یہ تو ہم جانتے ہیں۔

دعا

غرض دعا سے لوگ غافل ہیں حالانکہ دعا ہی تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی ابتدا بھی دعا ہی سے ہوئی ہے۔ انسان بہت دعائیں کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے بیمار ہے تو شفا ہو جاتی ہے۔ غریب ہے تو دولتمند۔ مقدمات میں گرفتار ہے تو کامیاب۔ بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے۔ نماز روزہ سے غافل ہو تو اسے الہام دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت میں مستغرق رہے۔ اگر کسل ہے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے۔ کاہلی سستی ہے تو اس سے یہ بھی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکلکشا یہی دعا ہے اسباب کو مہیا نہ کر سکنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ اسباب سے کام نہ لینا یہ کسل ہے اسکے لئے دعا سکھلائی گئی۔ اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل۔ جب انسان منعم بن جائے اور اسے آسودگی ملے بلحاظ اپنے مال کے اپنی قوت کے اپنی اولاد کے اپنی عزت و جبروت کے اپنے علم و معرفت کے تو پھر کبھی کبھی اعمال بد کا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ غضب آ جاتا ہے وہ اپنی آسودگی کو اپنی تدابیر کا نتیجہ سمجھکر انہی تدابیر کو معبود بنا لیتا ہے اور برے عملوں میں پڑ جاتا ہے اسلئے دعا سکھائی گئی۔ کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی منعم علیہ بنکر تیرا مغضوب نہ بنوں۔ مغضوب کے دو علامات ہیں۔ علم ہو عمل نہ کرے۔ (۲) کسی سے بیجا عداوت رکھے ضالین وہ بھولا بھٹکا انسان جو کسی سے بیجا محبت کرے اور سچے علوم سے بیخبر ہو۔ پس انسان کو چاہیئے یہ دعا کرے اپنا منعم علیہ بنا لے مگر ان انعام کئے گیوں سے کہ جن پر تیرا نہ غضب کیا گیا ہو نہ وہ بھولے بھٹکے قرآن کی انتہا دعا پر ہے قل اعوذ برب الناس۔ اول البشر آدم نے بھی دعا کی۔ ربنا ظلمنا انفسنا۔ ہمارے آخری نبی کا آخری کلام بھی دعا ہی ہے اللھم الحقنی بالرفیق الاعلی۔ جو لوگ دعا کے ہتھیار سے کام نہیں لیتے۔ وہ بدقسمت ہیں۔ امام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہیں وہ بھی دراصل دعاؤں سے بے خبر ہیں۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ سے پتہ ملتا ہے کہ اگر یہ لوگ اضطراب سے تڑپ حق طلبی کی نیت سے تقوی کے ساتھ دعائیں کرتے کہ الہی اس زمانہ میں کون شخص تیرا مامور ہے تو میں یقین نہیں کر سکتا کہ انہیں خدا تعالے ضائع کرتا۔ میں کبھی کسی مسئلہ و اختلاف سے نہیں گھبرایا کہ میرے پاس دعا کا ہتھیار موجود ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اور حدیث اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ سچا تقوی حاصل کرنے کے لئے بھی دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے پھر قرآن کریم کا مطالعہ۔ اس میں متقیوں کے صفات اور راستبازوں کے صفات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔ فہم و فراست بخشے۔ یاد رکھو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے اس سے انسان کا اپنا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گھر میں خوشی رہتی ہے اولاد نیک ہو تو پیچھے بھی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے قوم میں اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسن ظن سے کام لو۔ امر بالمعروف اور ناہی عن المنکر بنو۔ دعا کرو کہ خدا راستبازوں کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر جو اپنا انعام کیا (مسیح موعود) اسکی اتباع فرمانبرداری اسکی موجودگی نعمت سمجھو بہت سی مخلوق آئیگی جو پچھتائیگی۔ کہ ہم کیوں اس کے زمانے میں اس کے فرمانبردار نہ ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتھیار دنیا کی تمام قوموں سے چھین لیا گیا ہے یہ ہتھیار تمہارے قبضے میں ہے اس سے مسلح ہو جاؤ۔ دوسرے سب اس سے محروم ہیں دنیا چند روزہ جگہ ہے۔ ہمیشہ ساتھ نہیں رہیگی۔ دنیا کی صحت دنیا کی نسبت دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب یہیں رہ جائیں گے صرف اللہ کی رضامندی اور عمل صالح تمہارے ساتھ جائیں گے۔

قربانی کے بکرے

قربانی کے لئے نبی کریم کو وہ نر بکرے پسند تھے جن کے منہ اور پاؤں میں سیاہی ہو۔ والا خصی کا ذبح بھی شرعاً جائز ہے جسکا پیدائشی سینگ نہ ہو وہ بھی جائز ہے ہاں جس کا سینگ آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو یا کان چیرا ہوا ہو وہ ممنوع ہے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ دو برس سے کم کا بکرا اور ایک برس سے کم کا دنبہ جائز ہے یا نہیں۔ اہل حدیث تو اسے جائز نہیں رکھتے۔ مگر فقہاء کہتے ہیں کہ ۲ برس سے کم ایک برس کا بکرا بھی جائز ہے اور دنبہ چھ ماہ کا بھی۔

(بھیڑ اور دنبہ کا ایک حکم ہرگز نہیں یہ ہمارے بعض فقہا کی غلطی ہے بدر)

مومن اس اختلاف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ضروری بات تو یہ ہے۔ کہ انسان ان سب باتوں میں تقوی کو مدنظر رکھے۔ اور قربانی کی حقیقت سمجھے۔ وہ چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قربانی نہیں قربانی تو یہ ہے۔ کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے ذبح کر دے۔

(نوٹ۔ آپ نے جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان میں جلسہ نہیں کیا اور بعد میں دعا کی گئی)

حکمت کے موتی

درختوں پر ہر موسم بہار میں جوانی آتی ہے لیکن انسان پر جوانی صرف ایک ہی بار آتی ہے۔

وہ دولت جمع کرنی چاہیئے جسے نہ بادشاہ لے سکے اور نہ چور چرا سکے بلکہ جو مرنے کے بعد بھی ساتھ ہی رہے یعنی نیکی۔

صبر مسرت کی کنجی ہے توبہ معافی کی اور انکساری اطمینان کی۔

دعا ایمان کے لئے ستون ہے۔

میٹھی بات دل کو مقید کر لیتی ہے۔

ہیرا اگر کیچڑ میں گر پڑے تو بھی ہیرا ہے۔

صنعت و حرفت

ایک شخص نے بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ ہمارے ملک میں دریاؤں۔ تالابوں ندی نالوں سے سیپ بکثرت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کے بٹن بنانے کا کارخانہ کھولدے تو بہت نفع حاصل کرے۔ وہ صاحب لکھتے ہیں کہ صرف ان ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ آری تراشنے کی۔ چھوٹی قسم کا تیشہ چھیلنے کو۔ سوہان یعنی رندہ صاف کرنے کو۔ سوراخ نکالنے کے لئے ایک تیز برما۔ بعد از ان بٹنوں کو کوٹیوں پر سینک کر انڈے کی سفیدی اور کھمن میں دو تین بار بھگیا لیا جائے۔ جس سے چمک اور جلا ہو جائیگی۔

(بدر) کام تو کرنے کو بہت ہیں ہمت چاہیئے ہمارے ملک میں یہ نقص بہت ہے۔ کہ اپنے پیشے کو ترقی دینا نہیں جانتے جو جس کام میں لگا بس اسی میں لگا رہے گا اور اس میں کچھ تغیر و تبدل کرنا کفر سمجھے گا۔

بعض پیشوں کو اپنی ذات کے خلاف سمجھا جاتا ہے یہ عجب حماقت ہے۔ مفصلہ ذیل اشعار مؤثر ثابت ہوں گے۔

کپڑوں کے کارخانے بنیوں نے کھولڈالے۔
بنیوں کے دال آٹے دھنیوں نے تول ڈالے
درزی کی استری نے کپڑوں میں جھول ڈالے
پھرتے ہیں خاندانی گردن میں ڈھول ڈالے
نقال بھانڈ کھتک تاجر بنے ہوئے ہیں۔
گوارکے دھنی ابھی تاجر بنے ہوئے ہیں۔
واسن چمار بن کر لاکھوں کما رہا ہے۔
جوزف لہار بن کر لاکھوں کما رہا ہے
نتھو کمہار بنکر لاکھوں کما رہا ہے
چھجو سنار بن کر لاکھوں کما رہا ہے۔
تیلی ہے راک فیلر مٹی کے تیل والا۔
ریلی نہیں ہے کوئی بنیا کھنڈیل والا
بابو بنے جولاہے لالہ بنے ٹھٹھیرے
صراف ہیں تنبولی زربافت میں کیرے۔
تعلیم و تربیت کے ہیں جال میں بچھیرے
پیشے نہیں رہیں گے دنیا میں میرے تیرے
ذاتوں کا فرق سارا اٹھ جائیگا جہاں سے
لایلہ ہے چھوت جانے ہندوستان کہاں سے

جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں

اب چونکہ اکسٹریمسٹ اور موڈریٹ گروہوں کے بعض اخبارون میں چل رہی ہے اسلئے نکتہ چینی کرکے ایکدوسر کو خوب رسوا کر رہے ہیں سوال اٹھایا گیا ہے کہ اکسٹریمسٹ اخبار کیسری مرہٹہ اور بندے ماترم جو سودیشی کی حمایت میں اجنبی گورنمنٹ سے بھی بیزار ہیں۔ ولایتی کاغذ پر کیوں چھپتے ہیں اسی بنا پر یہ بھی پوچھا گیا ہے۔ کہ ہندوستان اور پنجابی کس کاغذ پر چھپتے ہیں۔ غرض یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ یقولون ما لا یفعلون کے مصداق ہیں ہم کہتے ہیں کاغذ تو پھر ایک بڑی چیز ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ولایت کی استعمال کیجاتی ہے۔ اور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کل دنیا ہمارا ملک ہے اور سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جو چیز عمدہ اور سستی ہو اُسے بے تکلف خرید و برتو۔ اور اگر ہمت ہو تو ویسی بنالو یہ کیا عقلمندی ہے کہ خود بھی کچھ نہ کرنا اور دوسروں سے فائدہ اٹھانے سے بھی منع کرنا۔

"ملک نائجیریا کے حالات"

"ملک نائجیریا کے حالات روزانہ پیسہ اخبار میں چھپے ہیں۔ مفصلہ ذیل اقتباس موجب دلچسپی ناظرین ہوگا"

عمریں اس قدر بڑی رکھتے ہیں۔ کہ سو برس کی عمر تو عام ہے لوگ سو برس سے ہمارے چالیس برس والے سے تگڑے۔ چالیس برس والا ۲۲ برس کا جوان نظر آتا ہے۔ چہرہ پر بچپن برستا ہے مونچھ تو خدا کا فضل ہے کہ چالیس برس والے کی ایسی دکھائی دیتی ہے جیسے پندرہ سال والے لڑکے کی اور داڑھی تو پچاس ساٹھ برس والے کی اگتی ہے یہ لوگ اول تو بیمار دیکھے نہیں گئے اور اگر ہوں تو سردی سے فوراً ہو جاتے ہیں سردی برداشت نہیں کرسکتے اور دوائیاں اپنی جڑی بوٹی سے کرتے ہیں۔ جو ہمکو معلوم نہیں۔

چکی یہاں نہیں ہے سلوں پر آٹا پیسا جاتا ہے اور پھر پانی گرم کرکے آٹے کو پکاکر (دلیٔ) کی طرح بنالیتے ہیں اور اس کو سالن کے ساتھ کھاتے ہیں روٹی پکانا جانتے نہیں اور ہماری کھانے سے ان کا پیٹ نہیں بھرتا پسند تو کرتے ہیں مگر تسلی نہیں ہوتی اور ایک قسم کا درخت ہے روغن پیدا ہوتا ہے اس سے مٹی کے چراغ جلاتے ہیں اور کبھی اتنا پسند کرتے عورتیں ہاتھوں پیروں میں مہندی لگاتی ہیں مگر ہاتھوں میں اکثر دیکھا ہے۔ کہ بجائے ہماری عورتوں کے کپڑے اور پتوں سے ہاتھوں سے باندھنے کے ایک لمبا سا تو بنا لیا اور اس میں مہندی ڈالکر ہاتھ پر چڑھا لیا اور پیروں کو کپڑوں سے بازار ہاٹ کر لیتی ہیں۔ عورتوں کے سر پر رومال بندہا کر سر کے بال بھیڑ کیطرح گھنے اور چھوٹے اور کنڈل دار ہوتے ہیں ان کو گوندھ لیتی ہیں۔ مگر سر گوندھوانے کے لئے سارا دن چاہیئے۔ اور پھر یہ نہیں کہ جسطرح ہمارے ملک کی عورتیں تسگے پیچھے بیٹھ کر سر گوندھیں۔ نہیں۔ جس کا سر گوندھنا ہے وہ زمین پر لیٹ جاتی ہے اور دوسرا سرہانے بیٹھ کر سر گوندھے ذرا ذرا سی بال کنڈی یا کنگھے سے سمیٹ کر وہ گوندھے جاتی ہے۔ کنگھی ایسے بالوں کے واسطے مختلف ہوتی ہے۔ ماتھا اور زلفوں والی جگہ عورتیں منڈاتی ہیں۔ بلکہ مونہہ پر بھی اُسترا پھیر جاتی ہیں اور سر پر مغز کے اُوپر گوندکر نہایت خوبصورت سی قبر بنالیتی ہیں۔ جس میں دو تین چوٹی کے برابر جو تکے یہاں رائج ہیں اکثر بطور بٹوے کے سر میں رکھتی ہیں۔ پھر ایک کاجل کی لکیر آنکھ سے لیکر ٹھوڑی تک ادہر اور دوسری ادہر دونوں طرف کھینچتی ہیں اور ناک میں ایک پتلی انگل بھر لمبی اونٹ کی نکیل کیطرح سُرخ رنگ کی جو مونگا سا ہوتا ہے۔ ڈالتی ہیں اور گلے میں عقیق کے ہار پر کوئی چالیس چالیس سیاہ سمن یا ایک قسم کے پتوں پر پکا باندہتی ہیں۔

ریویو

ٹکیہ عطر

انبالہ سے ایک ٹکیہ عطر برائے ریویو آئی ہے جو کپڑوں پہننے سے خوشبو دیتی ہے اور سونگھنے کیواسطے خوب ہو۔ اسکی حفاظت آسان ہے ایک روپیہ میں ۱۲ ٹکیاں مل سکتی ہیں۔ پتہ۔ مولا بخش معرفت چودہری رستم علی کسٹ انسپکٹر انبالہ۔

فتح الیزدان المعروف بہ ثبوت واجب الوجود

یہ رسالہ منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے کسی پنڈت مست رام کے رسالہ بنام مذہب کے جواب میں لکھا ہے مست رام کوئی دہریہ ہے جس نے ہستی باریتعالیٰ کے برخلاف کتاب لکھی ہے اور اپنی کتاب میں نعوذ لفظ اس کثرت سے استعمال کیا ہے اگر اسکی مست رام لغور کہدیا جاوے تو بہت موزون ہوگا منشی صاحب نے بہت عمدہ فلسفیانہ دلائل کیساتھ خود مصنف کے الفاظ سے ہی اسکی تردید کی ہے امید ہے کہ اس رسالہ کے پڑھنے سے پنڈت کی مستی دور ہو کر کچھ ہوش آجائیگی منشی صاحب نے منطقی دلائل کو عمدہ تمثیلات کیساتھ عام فہم بھی کردیا ہے۔

عجائبات قدرت

چین کا سب سے پرانا اخبار تسنگ پاؤ پیکن سے شائع ہوتا ہے۔ سنہ [illegible]ء کے قریب جاری ہوا۔

بعض ایسے پودے بھی دیکھے گئے جنکی ایک شاخ پر سرخ رنگ کے پھول دوسری پر زرد رنگ کے تیسری پر نیلگون اور ایسے بھی جن کے پھول آج زرد کل سرخ پرسون بنفشی بعض پھول دن میں تین دفعہ رنگ بدلتے ہیں۔ (ما یعلم جنود ربک الا ھو)

مرگی کا مرض عمدہ عینک کے استعمال سے جاتا رہتا ہے (خوب)

ایک آلہ ایجاد ہوا جس سے مچھلیاں پانی کے باہر زندہ رہ سکیں۔

عجائبات عالم

بندرگاہ کو صبح کیوقت خواہ کیسی ہی احتیاط سے جھاڑ دیا جائے دن کو خواہ کتنا کم کام ہو پھر بھی شام کیوقت بندر پر گرد کے انبار ہوتے ہیں (یہ گرد کہاں سے آتی ہے؟)

ایک نامور ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ وہ نوزائیدہ بچوں کو باتیں کرنے کے قابل بنا سکتا ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی اماں ابا کہہ سکیگا۔ اور پانچویں سال میں ہوشیار ہو کر پالٹیکس مذہب اخلاق دیگر علوم و فنون پر بحث کریگا۔

آگرہ میں ایک کہاری کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچے کے چار ہاتھ دو سر تھے۔ مرگیا۔

دلچسپ باتیں

چین کی آبادی ۴۵ کروڑ۔ ہندوستان کی ۳۰ کروڑ کل دنیا کی ایک ارب ۵۲ کروڑ۔ اس لحاظ سے فغفور چین اور ویسرائے ہند کی ماتحت دنیا کی نصف آبادی ہے۔

ملک فرانس میں ہر سال ۳۰ ہزار گھوڑے کھائے جاتے ہیں چارلس ساڑھے بائیس ہزار گوشت ہر ایک گھوڑے سے نکلتا ہے جرمنی میں بھی اس کے گوشت کو شوق سے کھاتے ہیں

یورپ کا ڈاکٹر ہربرٹ سانپ کو بطور غذا کے پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے سامنے چوزہ اور ہرن کا گوشت بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا اس قدر لذیذ اور ذائقہ دار اور بامزہ ہو کہ بس ایک دفعہ کھاؤ عمر بھر اور گوشت سونگھ نہ لگاؤ (کیا اس کے یہ معنے تو نہیں کہ مرجاؤ)

انسداد طاعون کے خیال سے رنگون میں ایک لاکھ ستائیس ہزار دو سو دو چوہے مارے جا چکے ہیں۔ ایران میں تمام آتش پرستوں نے کام بند کر دیا۔ کیونکہ ان کا افسر اعظم جو ایک با اثر ساہوکار تھا قتل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے وفادار قوم سکھ کے لئے دو خاص تہواروں کی سرکاری تعطیل منظور فرمائی۔ ایک گورو گوبند سنگھ جی کے جنم کی اور دوسری ہولہ کی۔ پہلی ۱۰ جنوری کو ہوا کرے گی اور دوسری ۱۸ مارچ کو۔ فی الحال یہ تعطیلیں صرف انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ سیالکوٹ گجرانوالہ لائلپور میں ہوا کریں گی۔

آئے دن کے ریلوے تصادم کو روکنے کے لئے یہ تجویز بہت عمدہ پیش کیگئی ہے۔ کہ برقی تختیوں کا بندوبست کریں جس سے اس کا کلی انسداد ہو جائیگا۔ ایسٹ انڈیا ریلوے میں اس کا انتظام شروع ہو گیا۔

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر نے دعویٰ پیش کیا ہے کہ دس برس تک اگر بچوں کو کپڑے نہ پہنائے جاویں۔ تو بہت تندرست و تنومند ہو جائیں گے۔ (پنجاب کے دیہات میں اسپر بلا اس کے کہنے کے عمل ہوتا ہے) کئی متمول آدمیوں نے اس تھیوری کو عملی صورت میں لانے کیلئے ساڑھے تین لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک بستی قائم کرنی چاہی ہے۔

حوادث زمانہ

نوشہرہ چھاؤنی کو مردان اور مالاکنڈ ملانے کے لئے ایک پل کشتیوں کا ہے یہ بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو آدمی اس پل پر بطور تماشہ جمع تھے اس قدر بوجھ پل سنبھال نہ سکا۔ وہ ٹکڑا جس پر لوگ جھکے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے ٹوٹ کر دریا میں گر پڑا۔ کم و بیش ایک سو آدمی غرق ہوا۔

احمد آباد میں آگ لگنے سے دس مکانات جل گئے۔ آٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان۔ ایک مہاجن مع اپنی بیوی اور آٹھ سالہ بچے کے غائب ہے۔

لکھنؤ سے افسوسناک خبر آتشزدگی کی آئی موضع ہگو اپردا جمعہ کی شب کو بالکل خاکستر ہو گیا۔ (بے خانمان)

لندن میں شاہی محل بکنگھم کے رسوئی خانہ میں آگ لگی ۱۳ انجن پہونچ گئے۔ خیر گذری۔

سینٹوگراف کا تماشہ لندن کے بارنسلی پبلک ہال میں تھا۔ بچے جس گیلری میں تھے وہ تنگ تھی انہیں دوسری گیلری کی طرف بلایا گیا یکبارگی جو دوڑے ۱۶ کچل کر مر گئے کوئی چھ چھ سال کی عمر کے تھے۔

حجاز میں ۱۳ دسمبر تا ۱۲ جنوری ہیضہ کے ۲۲۶۰ کیس ہوئے ۱۶۹۰ موتیں۔ قسطنطنیہ میں بھی جا پہونچا۔ خاص مکہ معظمہ میں ۵ تا ۹ جنوری ۱۷۰۸ کیس اور ۲۳۷۶ اموات ہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے لائن جھاجھا اور گدھو کے درمیان مسافر اور مال گاڑیوں میں تصادم۔ تھرڈ کلاس گاڑیاں پاش پاش ہو گئیں۔

قحط

پارسال کے اخبار بمبئی کا ایڈیٹر ہزار روپیہ جرمانہ ادا نہیں کر سکا۔ پریس بھی ضبط۔

ہندوستان میں دو لاکھ ۲۳ ہزار آدمی قحط زدہ ہے۔ ۹۰ ہزار وسط ہند کی دیسی ریاستوں میں۔

ہندی افواج کے چودہ یورپین افسر ممالک وسطی میں خیراتی کاموں کے انتظام کے لئے بھیجے گئے

صوبجات متحدہ میں قحط کے خیراتی کاموں پر ایک لاکھ ۶۹ ہزار آدمی ہیں۔ وسط ہند میں ۵۰ ہزار اور ترقی۔

امن میں خلل

موضع دیال (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں حکیم انبردار قتل ہوا۔ لاکھ روپیہ لوٹے گئے۔

آبی سینیا میں اہل اٹالین کے لوٹے جانے پر وہاں سخت گھبراہٹ ہے۔

میمن سنگھ میں باشندوں کی خانہ تلاشیاں ہو رہی ہیں۔ وجہ نامعلوم

بابو درگا چرن کو چلتی ٹرین میں یورپین افسروں پر حملہ کرنے کے جرم میں دو سال قید ہوئی۔

قلعہ ڈبلن کے شاہی زیورات کی چوری کا اب تک پتہ نہیں ملا۔ زیورات کا محافظ بحکم گورنمنٹ علیحدہ کیا گیا۔

چینی صوبہ کیانگ میں متصل وانسنگ سخت بلوہ ہوا۔

پرانسنٹ کاگرجہ دسکول بہی پہونچدیا۔ کوترالی کا مکان بہی جلا دیا۔

کوچن چائنا کے فرینچ علاقہ ٹانکینگ مین وہان کی دیسی فوج بگڑ گئی تمام فوج بیدل ہوگئی۔

۹ رجنوری کو لندن کے کیکسٹن ال مین ایک بہاری جلسہ ٹرنسوال کے مظلوم ہندیون کی ہمدردی مین کیاگیا۔

آئے دن جو سرحد پر ڈاکے پڑتے رہتے ہین ان کے انسداد کے لئے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ اول تو محسود وزیریوں کا ناک مین دم لائین اور انہین سزا دین اور جسقدر مالی نقصان ہُوا ہے ان سے پورا کرین۔ دوم سرحدی صوبے مین جو خاندان متمول ہین سب کو بلالیسنس کے اسلحہ رکہنے کی اجازت دین سوم یہ کہ جب ایسی ڈکیتی کی واردات ہو۔ تو مجرمون کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کرین۔

بلادِ اسلامی

(دبہ سے کیلئے ترجمہ کیاگیا)

المویدؔ فاس کے ایک فاضل نامہ نگار کی معرفت لکھتا ہے کہ آجکل فاس مین بجز سلطان عبد الحفیظ اور اس کی اس طاقت اور توفیق الٰہی کے اور کچھہ ذکر نہین ہوتا جو کہ مغرب کو فرانس کے پنجہ سے بچانے کے لئے ملی ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہین کہ جب فرانس سلطان عبد العزیز کی حمائیت کا اعلان کریگا تو سلطان عبد الحفیظ کے پہونچنے مین کوئی روک نہوگی اور پہر فرانس کے لئے اچھا انجام نہ ہوگا اس لئے کہ دو لاکہہ لشکر کے اخراجات کم ازکم ایک سال تک برداشت کرنے پڑین گے اور پہر فرانس اور سب مغرب کے باشندون مین سخت جنگ چھڑ جائیگا اور اس وجہ سے سلطان عبد العزیز کے حکم کا نفاذ رعیت پر تو کیا اپنے اتباع پر بہی نہ رہے گا اور اسپر بڑی شہادت اس بات سے ملتی ہے۔ کہ جب سلطان عبد العزیز نے فرانس اور ہسپانیہ سے تحائف قبول کئے تو رعیت سخت متنفر ہوگئی تہی حالانکہ اس وقت ان کے لشکرون کے داخل ہونے کی قبولیت کی تصریح نہ کیگئی تہی سلطان عبد الحفیظ کا قصہ یون ہے کہ جب فرانس کی فوج پہلے سوائے کسی مقابلہ کے وجدہ اور پہر دار البیضا رمین داخل ہوئی تو ملکی لوگ سخت پریشان ہوئے اور مراکش اور اس کا گرد ونواح بھڑک اُٹھا اور ماہ رجب کی چھٹی تاریخ جمعہ کے دن سب رؤسا اور علماء دار المخزن مین جمع ہوئے اور عوام ٹڈی دل کیطرح منتشر تہے۔ تو رؤسا نے سلطان عبد الحفیظ کو بات چیت کرنیکے لئے بُلایا۔ تو وہ معمولی لباس سوا عمامہ کے ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے تو شریف محمد بن الرشید اٹھا اور خطبہ پڑہا اور ظاہر کیا کہ مغرب سخت خطرہ مین پڑا ہُوا ہے اور اس کا باعث سلطان عبد العزیز کا تساہل اور غفلت ہے۔ اور کہ وہ رعیت کی پرواہ نہیں کرتا اور وزراء پر بہت ہی اعتبار کرتا ہے حالانکہ وہ بجز اپنے ذاتی منافع کے اور کسی امر کی پرواہ نہین کرتے یہان تک کہ اغیار نے مغرب کی طمع کرلی کیونکہ وہ جانتے ہین۔ کہ انتظام ملکی اور جنگی تیاری سے بالکل غافل ہین حتے کہ فرانس پہلے وجدہ مین اور دار البیضا رمین اترگیا اور ابہی تم دیکہوگے کہ شہر مراکش مین فرانس کی فوج داخل ہوچکی ہے تو اب بجز کسی عقلمند دوراندیش ہوشیار مناسبت وقت کو جاننے والے سلطان کے سوا کبھی کام نہین چل سکتا۔ پس اگر ابہی سے سلطان عبد العزیز کی معزولی سے تدارک نہ کرین گے تو ہم اپنے لئے وہ کچھہ لائین گے جس کا انجام اچھا نہوگا۔

اور اس وقت ایسا سلطان بجز عبد الحفیظ کے نظر نہین آتا۔ جو کہ عالم فاضل متقی ہو اور اس کی صلاحیت پر اس کے خلافت کیوقت کے اُمور شہادت دیتے ہون پس اے اللہ کے بندو! تم اس کو خلافت پر مجبور کرو تاکہ تمہارے معاملات ٹہیک ٹہاک ہوجادین اور ملک کو بچالو۔ تو سب نے اس رائے کی تحسین کی اور سب نے سلطان عبد العزیز کے معزول کرنے اور اس کے بہائی سلطان عبد الحفیظ کی بیعت کرنیکا اتفاق کرلیا اور اسی وقت بیعت نامہ لکہا گیا اور بڑی شان وشوکت سے بیعت ہونے لگی اور پہر بڑے شان وشوکت کے ساتہہ سلطان عبد الحفیظ مسجد مین گئے اور عام بیعت ہوگئی۔ اس کے بعد نئے سلطان نے نہائیت سرگرمی سے ملکی اصلاح شروع کی اور سب سے پہلے قیدیون کو رہا کیا اور پہر قوم کے چیدہ بزرگون کو بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیا گیا اور لشکر کو مرتب کیا اور رعیت جوق جوق لشکر مین داخل ہونے لگی اور اس نے ان کو عمدہ لباس اور عمدہ اسلحہ دئے اور تحائف کے طور پر بہت مال ہاتہہ آیا۔

ملک مصر مین نیشنل کانگریس کی تجویز

یہہ کانگریس مصر کے سیاسی قانون کی دفعہ ۵ کیمطابق ہوئی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ ہرایک مصری شخص کو جسکی عمر ۲۵ سال کی ہو حقوق تمدن کی اصلاح مین رائے دینے اور اس اصلاح سے متمتع ہونیکا اختیار ہے۔ ۷ باتین وضع کردی گئی ہین۔ جن پر کہ کانگریس کا کلی دارومدار ہوگا۔ اوّل سلطنت خدیویہ کی دائمی استقامت کی تائید جیسا کہ فرمان شاہی یعنی منجانب سلطنت ترکی صادر شدہ ہے دوم اُن وعدون اور شرائط پر بہروسہ رکہنا جو کہ سلطنت برطانیہ نے بروقت قبضہ مصر کئے ہوئے ہین نیز ان شرطون اور وعدون کے پورا کئے جانیکا مطالبہ کرنا۔ سوم مصر مین پارلیمنٹ کے قایم کئے جانیکا مطالبہ کرنا جس سے ہر ایک امر کی اصلاح بموجب خیال مصریون کے ہوسکے چہارم ابتدائی تعلیم عام اور ضروری کئے جانے پر زور دینا۔ پنجم تمام مصری مدارس مین عربی زبان کا مستقل طور پر رواج دینا گویا عربی زبان لازمی طور پر پڑہائی جاوے۔ ششم مصری اصلاحون کے ضمن مین ولسیون کو وظائف بکثرت دئے جانا کیونکہ ان کا حق ہے بمقابل مصریون کے دوسرے لوگون کو وظائف بہت کم سے دئے جائین۔ تاکہ مصری لوگ تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کا انتظام خود کرنے کے قابل ہو جائین (دوسرے معنون مین سوراجیہ کا شوق) ہفتم اجنبی باشندون کے مقدمات عدالت مختلفہ کے جج فیصلہ کیا کرین جیسا کہ موجودہ حالت مین وہ لوگ تجاریہ اور مدنیہ حقوق کے لحاظ سے اپنے مقدمات علیحدہ حاکم کے پاس فیصل کراتے ہین رفتہ رفتہ اس موجودہ حالت کی اس قدر مخالفت کیجاوے کہ ولسی اور اجنبی ایک ہی عدالت مین مساوی طور پر انصاف پاوین۔

—— بیت المقدس کی جامع مسجد کی مرمت کا کام حسب حکم سلطانی شروع ہُوا ہے۔

—— روس مین مسجدون کے ساتہہ وقف کی اجازت نہین۔ (چندے کی محتاج)

—— طہران مین دو دکاندار سپاہیون کے ہاتہہ سے ہلاک ہوئے۔ رعایا نے خون بہا چاہا حکومت نے باقاعدہ تحقیقات کا وعدہ کیا۔ جوش فرو نہین ہُوا۔

—— ایران کے اخبارات کی عام رائے یہ ہے کہ قومی نامون کے انتخاب کا موجودہ طریقہ اصلاح طلب ہے۔ سیاسی معاملات سے ناواقف۔ اپنے مطلب کی باتین منظور کرانے مین نہ ہون تو خوف سٹرائک۔

—— انجمن حمائیت الاسلام کو ۵ ایڈیٹرون نے نوٹس دیا۔ کہ حساب کتاب دکہایا جائے۔ انجمن کے بعض منتظمین نے حساب دکہانے سے انکار کیا۔

—— ندوۃ العلماء کے طلباء کی ایک خاص وردی بنائی گئی ہے لمبا کرتہ۔ معدری رشرعی پاجامہ۔ دلی کی جوتی الیسی ٹوپی جبہ پر عمامہ بند [illegible]

خبرین

۲۸ر جنوری کو سہ پہر چار بجے کوئیٹہ مین سخت زلزلہ آیا سٹیشن شر یگ مسار مقام ہانچ بھی محسوس ہوا۔ نقصان ہوا۔

اخبار جگانتر کے پرنٹر کو دو سال قید سخت ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۱۴ جو دھپور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے تمام کاریگرون نے اتفاق سے کام بند کر دیا ہے ۱۴ جی۔ آئی پی ریلوے کے بہور گہاٹ ٹنل مین ایک ٹرین پٹڑی سے اتری۔ دو خادمین ہلاک ہوئے۔

امریکن صوبہ پنسلوینیہ کے مقام بو برٹون کے تھیٹر مین آگ لگی ڈیڑہ سو لاشین نکالی گئین ۵۰ اشخاص مجروح (ماتم)

رابرٹ پیچلے کمپنی نے ۵۴ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔

فیض مین مولائے حفیظ بطور سلطان مراکو اعلان کئے گئے۔ یہ اصلی سلطان عبد العزیز کے رقیب ہین۔

ایم ٹاکاہیرا صاحب امریکن دربار واشنگٹن مین دولت جاپان کے سفیر مقرر ہوئے۔

مسٹر ایچ اے بی۔ رٹیگن صاحب نے اجلاس چیف کورٹ مین آکر جناب سے عرض کی کہ گورنمنٹ آف انڈیا چاہتی ہے کہ مقدمہ راول پنڈی کے ابتدائی فیصلہ مین وہ تمام فقرے محو کئے جاوین جو وہان کی پولیس کی شان و عزت کے خلاف پائے جاتے ہین۔

انہار نو آباد بہائے پنجاب کی کمیٹی نے لائلپور مین ایک حصہ کام تحقیقات کا ختم کر کے اب ضلع ملتان کا راستہ لیا ہے ۱۸ر جنوری کو پھر لائل پور بقیہ کارروائی ختم ہوگی۔

پنجابی لکھتا ہے کہ لائل پور کے زمیندار موجودہ طرز عمل پر خوش نہین ایک عام جلسہ کیا جاوے اور وہان زمینداران کے قائمقامون کو موقعہ دیا جائے۔ کہ اپنی شکایتین سب کے سامنے پیش کرین۔

لندن مین ہندوستان کے جدید قرضہ کے لئے پانچ گونہ زیادہ پیش کیا گیا۔

تجویز ہے کہ انٹرنس کا امتحان بہی مڈل سکول کیطرح موقوف کیا جائے۔

میونسپلٹی شملہ کا جدید انتظام ہوا۔ ہر سات ممبر نامزد شدہ کافی سمجھے گئے۔

کل ہندی ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۱۲ر دسمبر مین ۵۹ لاکھ ۷۰ ہزار چہ سو اور سط فی میل ۳۱۳۔ شروع اپریل سے ۱۲ر دسمبر تک مجموعی آمدنی ۳۴ کروڑ ۷ لاکھ ۱۱ ہزار نو سو تہی جو اگلے سال سے دو کروڑ زیادہ ہے۔

نیل کی کل پیداوار ۳۱ لاکھ ۸ ہزار ۹ سیر اندازہ کی جاتی ہے۔

پراونش مسلم لیگ (لاہور) مین یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ جن محکمون مین مسلمانون پر سختی ہو اور ان کے حقوق پامال ہوتے ہون۔ ان محکمون کے افسرون کی خدمت مین ڈیپوٹیشن جا کر مسلمانون کے حقوق کیطرف متوجہ کرین۔

لفٹنٹ عمر حیات خان صاحب دربار کابل مین آئندہ برٹش کے سفیر ہون گے۔ دو سال تک تو نہین (پیسہ)۔

نہین اگر حضور لارڈ منٹو اپنی بڑی دختر کی شادی کی تقریب پر چند ہفتون کیلئے ولایت جائین مگر یہ بہی کہتے ہین کہ کوئی وائسرائے یا کمانڈر انچیف رخصت پر نہین جا سکتا۔

ملک برما مین شوئیبو کی چھاونی فضول سمجہی گئی تجویز ہو رہی ہے۔

سرگودہ کی وسط مین دکان بیت اللحم البقر الحکم لاٹ صاحب بند ہوئی۔

نیویارک مین سنگر کی نئی عمارت ۴۱ منزلہ ۶۵۰ فٹ اونچی ہے۔

گورنمنٹ نیپال نے ہندوستان کے اندر غلہ کی درآمد بند کر دی۔

عباس بیگ ہیڈکانسٹبل درجہ اول ستیارام صاحب رخصتی کے قائمقام سب انسپکٹر ہوکر ضلع گجرات مین آئے۔

جو دکنی جوتا کانگریس کے پنڈال مین سر سیند رو ناتھ جی پر پڑا اس کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا کہ مین اسے شیشے کے اندر لگا کر رکھون گا۔ یہ میری تیس سالہ خدمت کا صلہ ہے

بورڈرون کے لئے کمرون اور طالب علمون کے واسطے پروفیسرون کی کمی۔ علی گڈھ کالج کے منتظمین کی توجہ چاہتی ہے۔

پنجاب مین جس طرح مڈل کا امتحان موقوف کیا گیا ہے اس طرح تجویز ہے۔ کہ انٹرنس کے امتحان کی سند بہی انسپکٹرون اور ہیڈ ماسٹرون کی سفارش کے مطابق دی جائے۔ جو اپنے لڑکون کی قابلیت کو خوب سمجھتے ہین۔ اس سے اس گستاخی کی بہی اصلاح ہونی اغلب ہے۔ جو سکولون کے بعض طلباء اپنے معلمین سے کرتے ہین۔

برلن مین مفسدان وقت سوشلسٹ گرفتار کئے گئے

برلن کے بازاری فساد مین تیس آدمی مجروح۔

اٹلی نے اپنے مقتولون کے نقصان کا معاوضہ چاہا۔ شاہ ابی سینیہ متاسف اور معاوضہ دلانے پر تیار ہین۔

متصل مظفر پور ایک مال گاڑی مسافر ٹرین سے ٹکرائی دیسی خادمین مرگیا۔

تاوان تبت ملنے پر وادی چمبی تو خالی ہوگئی۔ مگر گیانٹزی مین دستہ فوج رکہنا لازم۔

شہزادہ فرمان فرمانے سلی جاکے اطلاع دی کہ بیس ہزار نفوس قبائل نے مجھے گہیر لیا۔ کمک روپیہ ذخائر مطلوب۔

ترکی کردون نے پرنس کا کیمپ گہیر لیا۔ ساڑھے ۴ لاکھ کا خزانہ عظیم تعداد روپون کی چھین لی۔

سر ڈنزل ایبٹسن لفٹنٹ گورنر پنجاب اسی مرض سوزش حلق ولب کے عود کرنے سے جو تمباکو نوشی کا نتیجہ تبلائی جاتی ہے مجبور ہوکر باقی چار سالہ ملازمت کو چھوڑ کر آخر کنارہ کش ہوگئے ۲۲ ماہ حال کو چلے جائین گے۔

کانگڑہ کی دیوی کے مندر کی مرمت پر چار لاکھ روپیہ صرف کا تخمینہ ہے۔ چونکہ پانی نزدیک نہین اس لئے منونی دریا سے جسکا سرچشمہ مندر کی سطح سے ۲۳۴۶ فیٹ اونچا ہے۔ دو انچ سوراخ دار نالی سے ۲۷۰۰۰ من دن بھر مین پانی لانے کا خیال ہے ساڑھے ۳ میل کا فاصلہ ۱۵ ہزار خرچ۔

رسالہ ویسٹ اینڈ ایسٹ مین ذکر ہے کہ ایک اسلامی کانفرنس مکہ معظمہ مین منعقد ہوئی۔ جس نے قرار دیا کہ اسلام مر رہا ہے اور سخت توجہ کا محتاج ہے (بیشک اسی لئے اسے زندہ کرنیوالا مسیح آیا مبارک وہ جو اُسے قبول کرتے ہین)

ڈاکٹر ڈینز نے ایسی لاگ تیار کی ہے جو چوہون کی ہلاکت کیواسطے نہایت کارآمد ہے۔

یہ لاگ جب ایک چوہے مین داخل کر دین تو سب چوہون مین مرض پھیل جاتا ہے اور وہ ان کو باہر ہوا مین آنے پر مجبور کر دیتی ہے (چوہون کی شامت)

عالمگیر بارش ہوئی۔ بلوچستان سرحدی صوبہ گجرات مغربی مشرقی پنجاب مشرقی راجپوتانہ وسط ہند صوبجات متحدہ۔ بنگال۔ بہار۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ دہلی راولپنڈی انبالہ۔ خوشاب۔ لودیانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ سرسہ ملتان۔ سندہ۔ لکھنؤ۔ بھڑائچ۔ جھانسی۔ آگرہ سب شہرون سے بارش کی خبرین آئی ہین۔ دار الامان مین نمازین ۹ و ۱۰ و ۱۱ کو پہر ۱۴ر جنوری اور ۱۵ر کو ظہر و عصر کی نماز جمع ہوئی۔

مقدس شاعری

(ایام جلسہ میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کو یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں منشی نعمت اللہ صاحب مضطر نے قبل از نماز ظہر پڑھکر چھوٹی مسجد میں سنایا)

خدا کے کام ہوتے ہیں عیاں آہستہ آہستہ
درستی کر رہا ہے باغبان آہستہ آہستہ

تر و تازہ نظر آئیگا پھر اسلام کا گلشن
چمن ہو جائیگا باغ جنان آہستہ آہستہ

کھلینگے ہر روش گل سبزہ لہلہائیگا
پہلے پہولے گا شل بوستان آہستہ آہستہ

کسی جا بلبلان نغمہ خوان کے چہچہے ہونگے
بہیگا باغ میں آب روان آہستہ آہستہ

بہار آئیگی عیش و کامرانی کے دن آئیں گے
کہیں گلگشت خوبان جہان آہستہ آہستہ

عمل ہونگے درست اور روح وحدت ہم میں آئیگی
جئیں گے از سر نو نیم جان آہستہ آہستہ

یونہیں ابواب افضال آلہی ہمیشہ وا ہونگے
خدا ہی ہمیشہ ہوگا مہربان آہستہ آہستہ

مسیحائے زمان تمنے اور آئین خوب ہی آکر
یونہیں آئیگی ہم مردوں میں جان آہستہ آہستہ

بچایا شرک و بدعت سے چھوڑایا قید عصیان سے
خیال باطلہ کی دھجیان آہستہ آہستہ

تو بیشک رحمۃ للعالمین ہے تیرے آنے سے
اوتارین رسم کی بیڑیان آہستہ آہستہ

ملا دہ نور ایمان پھر دوبارہ تیرے صدقہ میں
زمانہ میں ہوئی امن و امان آہستہ آہستہ

تہے وہ مظہر خوبی کہ تجھ سے سارے عالم میں
جو غفلت میں ہوا تہا رائگان آہستہ آہستہ

مرتے تھے تیری شان ہمارے غافلہ تن میں
ہوئیں پیدا ہزاروں نیکیان آہستہ آہستہ

تیری تعلیم نے ہمکو چلن وحدت کا سکھلایا
ہوئے ہیں زہد و تقویٰ نہان آہستہ آہستہ

ہزاروں بلکہ لاکھوں تک تیری تائید میں کیا کیا
مٹایا کفر و ظلمت کا نشان آہستہ آہستہ

عدو ہرگز ہمارے کامیابی پا نہیں سکتے
دکھلائے حق تعالیٰ نے نشان آہستہ آہستہ

تحمل صبر و استقلال کامل چاہیئے اپنا
ہمیں ہونگے کامران آہستہ آہستہ

جو سب و شتم سے ہمکو ستمگر یاد کرتے ہیں
فنا ہو جائیں گے ایذا رسان آہستہ آہستہ

ہماری دشمنوں کو ذلت و خواری ہوئی حاصل
وہ غارت ہوگئے سب بدزبان آہستہ آہستہ

ہماری واسطے جو لعنتیں تجویز کرتے ہیں
کیا ہمکو خدا نے شادمان آہستہ آہستہ

مزے رہ رہ کے آخر منکرو! تمکو چکہائیگی
ہوئیں وہ سب نصیب دشمنان آہستہ آہستہ

خدا تفریق کر کے ایک دن سب کو دکھا دیگا
تمہارے آئے دل کی شوخیان آہستہ آہستہ

مسیح وقت کی برکت سے گو چھوٹا سا قصبہ تہا
ہمارے اور تمہارے درمیان آہستہ آہستہ

جو فرمایا تہا خالق نے وہ پورا کر کے دکھلایا
بنے گا شہر اعظم قادیان آہستہ آہستہ

ہمارے نام بنا احمدی ہرگز نہ بہل دیگا
چلے آتے ہیں پیر و نوجوان آہستہ آہستہ

نہ غفلت میں گذارو دن بس اب ہشیار ہو جاؤ
خدا لیگا ہر اک کا امتحان آہستہ آہستہ

بحکم احمد مرسل ہمارے احمدی بھائی
نہ ہوا آخر کہیں عمر رواں آہستہ آہستہ

خدا کے ہم جو ہو جائیں خدا ہو مہربان ہوکر
کریں اعمال میں تبدیلیان آہستہ آہستہ

امام وقت کے الطاف سے امید کامل ہے
بڑہا دیگا ہماری عز و شان آہستہ آہستہ

کبھی وہ ناتوانوں کو توانا کر دکھاتا ہے
بنیں گے ہمکو بیحد خوبیان آہستہ آہستہ

خدایا بخت بیداری کے دن ہی ہمکو دکھلادے
توانائوں کو کا ہے ناتوان آہستہ آہستہ

بنیں گے کام بگڑے سب بلطف مہدی دوران
بہت جھیلیں ہیں ہمنے سختیان آہستہ آہستہ

ترا ہے مضطر فدا کرا دے سر جان آہستہ آہستہ

بدر خواتین

سلسلہ خواتین اسلام مرتبہ ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی۔

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء

۲۰ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ابوبکر صدیق رض کی دختر نیک اختر ہیں اور ہجرۃ سے پانچسال پہلے پیدا ہوئی تہیں سنہ ہ میں جبکہ آپ کی عمر سات سال اور آٹھ سال کے درمیان تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ پھر چار سو درم مہر مقرر کیا گیا اور ۹ سال کی عمر میں آپکے گہر میں آئیں۔ آپ اول درجہ کی عالمہ فاضلہ فقیہہ اور فصیحہ تہیں۔ چونکہ آپ ہمیشہ آنحضرت صلعم کے ساتھ رہیں۔ اس لئے بے شمار صحابہ اور تابعین نے آپسے حدیث کی روایت کی ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد اول درجہ کے فاضل صحابہ مشکلات علمیہ کو آپسے آکر حل کروایا کرتے تھے تقریباً ۲۲۱۰ حدیثیں آپسے مروی ہیں۔ سنہ ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کیوقت منافقوں نے آنحضرت صلعم کی عداوت کیوجہ سے آپ پر بہتان لگایا تہا۔ جسکا وہ کچھ ثبوت نہ دے سکے اور سزایاب ہوئے۔ اس بہتان کا ذکر سورہ نور میں مذکور ہے۔ آپکی خصوصیات میں سے یہ ہیں۔

(۱) آپ رسول اللہ کو سب ازواج سے پیاری تہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضور سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ پیارا آپ کو کون ہے۔ فرمایا۔ عائشہ رض۔ عرض کیا گیا۔ مردوں میں سے۔ فرمایا۔ عائشہ کا باپ۔

(۲) سوا ان کے آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔

(۳) نبی حضرت عائشہ رض کے لحاف میں ہوتے تہے کہ نزول وحی آلہی ہوجاتا۔ یہ بات کسی اور بیوی کو حاصل نہ تہی۔

(۴) جب خدا تعالیٰ نے آپ کو آیت تخییر نازل فرمائی۔ تو آنحضرت نے سب سے اول انہی سے دریافت کیا اور والدین سے مشورہ لینے کے لئے فرمایا۔ آپنے فرمایا۔ کیا میں اس بارہ میں بہی والدین سے مشورہ کرونگی۔ "نہیں میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں یہ جواب باقی ازواج کیلئے بہی سنت ہوگیا اور سبہوں نے یہی جوابدیا۔

(۵) اہل افک کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آلہی بریت کی۔

(۶) اکابر صحابہ مشکل دینی مسائل ان سے دریافت کرتے اور اس کا علم ان کے پاس ضرور ہوتا۔

(۷) آنحضرت صلعم کا انتقال اُن کے گہر میں اُن کی نوبت کے دن اُنکی گود میں ہوا اور انہیں کے گہر میں حضور مدفون ہوئے۔

(۸) لوگ آنحضور کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت صدیقہ رض کی نوبت کے دن تحفہ تحائف دیا کرتے تھے تاکہ پسندیدہ تحفہ حضور کو محبوب ترین ازواج کے گہر میں ملے آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے آپ اول درجہ کی سخی تہیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو۔ آپ کو اشعار کا بہی شوق تہا۔ چنانچہ علاوہ اشعار عرب کے یاد ہونے کے آپنے آنحضرت صلعم کی مدح میں کئی شعر تصنیف کئے تہے۔ آنحضرت صلعم کے انتقال کیوقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تہی اور ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۵۸ھ میں ۶۷ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور حسب وصیت حضرت ابو ہریرہ رض نے نماز جنازہ پڑہائی۔ اور رات کے وقت جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

لڑکی کے پیدا ہونے پر خوشی

برادر عبد الغنی صاحب ساکن کنجاہ لڑکی پیدا ہونے پر اپنی بیوی کو کہتے ہیں۔ رجب الکا خط مجھے ملا تو میں نے اس قدر خدا کی حمد و ثنا کی اور اس قدر خوش ہوا۔ کہ جیسے کوئی عمدہ چیز ملتی ہے۔ تب ہی بعد غسل اس شکریہ میں نماز پڑہو اگو زیادہ خوش ہونا چاہیئے کیونکہ لڑکی آپکی ہمجنس ہے لڑکی لڑکے ہمارے رازق نہیں کہ ہم ان میں فرق کریں" یہ خط ان کی بیوی نے ہمکو بھیجا ہے۔

آپ قادیان کیوں آئے؟

جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مندرجہ ذیل سوال ناظرین بدر کی پیش آرائی اور دیگر احباب جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ان کی دلچسپی کی خاطر پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے روشن خیالات سے بندہ کو سرفراز فرماویں گے۔

اے احمدی قوم۔ تجھ پر خدا کی رحمت شامل حال رہے تجھ کو کس شخص کی تحریک نے قادیان میں بلایا اور کس صنم کے برسنے تو نے دور دراز کی تکلیفیں اپنے سر پر برداشت کیں۔ کس شخص نے روحانی طاقت تیرے بدن میں پھونک دی۔ تیرا امام پاک ابد تک تیرے ساتھ ہے اور تو اس کے سایہ کے نیچے پھلے پھولے تجھ کو کب تک ترقے ملتے رہیں گے۔

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو۔ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے۔

بقلم خود عبدالمجید طالب علم سٹونگ سنڈیمن بلوچستان

ایک مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

وہ پہلے تعلیمی اور دنیا سے نہیں رخصت ہوتا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کر لے جس کے لئے خدا نے اس کو مبعوث کیا ہوتا ہے۔ وہ ضرورت حقہ کے وقت مبعوث ہوتا ہے۔ لوگوں کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کامل اصلاح کرتا۔ اور ایک پاک جماعت قائم کر کے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ یعنے ایسا شخص جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے۔ یعنے یہ کہتا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور مجھے خدا کی طرف سے یہ یہ الہام ہوئے ہیں یا ہوتے ہیں حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام من جانب اللہ نہ ہوں بلکہ اس کے خود ساختہ ہوں۔ تو ایسا شخص قرآن کریم کے رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اسکا کارخانہ جلد درہم برہم ہو کر ملیامیٹ ہو جاتا ہے اور اس کا کذب دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذباً یعنے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ جو خدا پر افترا کرتا ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا۔ وقد خاب من افترىٰ۔ یعنے وہ تحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افترا کرتا ہے۔ پھر ایک اور آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين۔ یعنے اگر تو ہم پر کوئی بات بنا دے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنے افترا کرے تو ہم تمہارا داہنا ہاتھ پکڑ لیں اور تیری رگ جان کاٹ ڈالیں۔ پس ان آیات سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اس پر افترا کرے یعنے جھوٹی باتیں بنا کر کہے۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہیں اور پھر خدا اسے لمبی مہلت دے اور اس کو تباہ نہ کرے اور اسکو روز بروز ترقی دے اور اس کے سلسلہ کو دن بدن دنیا میں پھیلا دے۔ اب کوئی شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے قرآن کریم کی ان آیات سے کیونکر انکار کر سکتا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ مخالفین کے خیالات کو الگ رکھ کر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ مضمون جو قرآن کریم کی آیات بالا سے واضح ہوتا ہے۔ عین حق اور بالکل ایک یقینی صداقت ہے۔ مثلاً ایک ملازم خواہ کیسا ادنیٰ یا اعلیٰ ہو۔ اگر وہ اپنے افسر بالادست جس کے ماتحت وہ کام کرتا ہے کوئی بات بنا دے یعنے لوگوں سے کہے کہ میرے حاکم نے مجھے یہ حکم دیا ہے حالانکہ وہ حکم حاکم کی طرف سے نہ ہو۔ تو اگر حاکم کو اس کا علم ہو جائے کہ میں نے یہ حکم نہیں دیا۔ اور خواہ مخواہ اس کو ہماری طرف منسوب کرتا ہے تو اب بتلاؤ۔ حاکم اس جھوٹ بولنے والے کے ساتھ کیا سلوک کریگا۔ ضرور اس پر سخت ناراض ہوگا۔ اور اس کو عبرتناک سزا دیگا تا کہ اور کوئی ایسا کرنے کی جرأت نہ کرے۔ اب جبکہ دنیا کے حکام گوارا نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص ان پر افترا کر کے فساد پھیلا دے تو خدا جو علیم بذات الصدور ہے کب گوارا کر سکتا ہے کہ اس کی بادشاہت میں فساد کر نیوالا ایک زمانہ تک جلے اور ذلیل و خوار نہ کیا جاوے اور اس کا کذب دنیا پر نہ کھلے۔ نادان اور سنت اللہ سے بیخبر ہیں وہ لوگ جو ایسا خیال کریں کہ مفتری علی اللہ بھی سرسبز ہو سکتا اور اس کا سلسلہ ترقی کر سکتا ہے اور وہ دنیا میں پھیلا ہوا ہو سکتا ہے محض قرآن کریم کی ناواقفی کی وجہ سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں ورنہ اگر یہ بات ہو کہ جھوٹے کی بھی اللہ تعالیٰ نصرت اور تائید کیا کرتا ہے۔ تو سچے اور جھوٹے میں مابہ الامتیاز کیا رہا پھر تو گڑ بڑ اور اندھیر خدائی میں مچ گیا کوئی مومن ایک لمحے کے لئے بھی ایسا ستنا گوارا نہیں کر سکتا۔ ہم روزمرہ دنیا کے معاملات میں اس کا ثبوت مشاہدہ کرتے ہیں کہ کوئی انسان خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ جاہل ہو یا عالم رند مشرب ہو یا صوفی مزاج ہو غرض کیسا ہی ہو ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی اس پر جھوٹ بنا دے اور پھر وہ ایسے جھوٹ بنانیوالے سے خوش ہو۔ راہ راست سے بھٹکنے والو سوچو اور غور کرو۔

ایک شخص جو یہاں رہتا ہے اور اپنے آپکو علامہ دوران تصور کرتا ہے اور بڑے زور سے کہتا ہے۔ کہ کوئی احمدی میرے مقابل پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ اتفاقیہ میری گفتگو ہوئی۔ میرے ہمراہ ایک اور احمدی بھائی بھی تھا اثنائے گفتگو میں اس نے کہا کہ یہ کوئی صداقت کی دلیل نہیں۔ ایک شخص کی طرف دن بدن لوگ کثرت سے رجوع کریں اور اس کا سلسلہ ترقی کرے اور عالمگیر ہوتا جاوے کیونکہ عیسائیوں نے بھی ترقی کی ساریون اور بدھ مذہب والوں کی بھی بڑی بڑی تعداد ہے اور سوکے شاہیوں (تسخر سے) کی بھی

ایک بڑی بھاری جماعت ہے اور ہزاروں آدمی ان کے پاس جاتے اور ان کے پیرو ہیں تو پھر یہ کیا سبب حق پر ہیں۔ ایسے اس شخص کو جو سنت اللہ سے محض ناواقف ہے یہ معلوم نہیں کہ قرآن کریم سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ مفتری علی اللہ یعنے خدا پر جھوٹ تھوپنے والا جلد تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور خدا سے اتنی مہلت نہیں پاتا کہ اپنے جھوٹے دعاوی سے دنیا کو گمراہ کر سکے۔ اب سوکے شاہ کا کوئی دعوے نہ تھا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور فلاں فلاں اصلاح کے لئے دنیا میں آیا ہوں تو ایسے شخص کی مثال دینا بالکل جہالت اور حماقت ہے۔ ہمکو نظیر ایسے شخص کی چاہیئے جس نے دعویٰ ماموریت کا کیا ہو اور اپنے خود تراشیدہ الہام شائع کئے ہوں اور پھر وہ پھلا پھولا ہو اسکی تعلیم اور سلسلہ دنیا میں پھیل گیا اور لمبی مہلت پا کر دنیا میں اپنا کام پورا کر کے جہان سے رخصت ہوا ہو۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

خاکسار ہدایت اللہ گوجرانوالہ

ایک عمدہ مثال

منشی عبدالرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو یعنے صدر انجمن احمدیہ کے کتب خانہ میں عنایت فرمائی ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ہم تہ دل سے ان کا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں۔ کہ دیگر صاحبان جن کو خدا نے ایسا موقع دیا ہے۔ اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرماویں گے۔ فہرست کتب مع تعداد معہ حسب ذیل ہے

ضرورت امام ۴۴۷	مجموعہ خطبات و مکتوبات محمدیہ ۳۴۲
برکات الدعا ۳۴۳	

مینجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

پوادر منظور نہ کیا

منشی حسن سنا صاحب محمڈن مشنری بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے وہاں کے پادریان کو چیلنج کیا تھا کہ تم جو تئے دن اعتراض کرتے ہو۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ اس کے متعلق مباحثہ کر لو یا ایسا ناپاک اعتراض چھوڑ دو مگر مکان ثالث کا ہو۔ جواب میں پادری صاحبان نے بجز اس کے سوائے کچھ نہ کہا کہ ہمارے مکان پر آ کر تحقیق کر لو اور بس۔ مرید خطوط کی نقل مشنری صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہے۔

حکیم قاضی آل محمد صاحب

جو امروہہ میں مخالفوں کے ہاتھ سے تکلیف اٹھا کر آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں اور نیز خواہش رکھتے ہیں کہ اگر انکو دوست باہر طبابت کے واسطے بلائیں تو وہ اس خدمت کی ادائیگی کیواسطے طیار ہیں کیونکہ بالکل فارغ ہیں اور نیز صاحب ضرورت۔

:: سوکے شاہ ایک فرقہ ضلع گجرات میں ہے جو چوپے ورم کے بیرو ہیں۔ نماز روزہ وغیرہ احکام سے ان کو کوئی غرض نہیں عورتوں کی طرح لباس پہنتے زیور پہنتے اور گاتے بجاتے اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہیں

(بدر پریس قادیان میں بامتمام معراج الدین عمر کے چھاپا گیا۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت للعہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | آن مسیح دورِ آخر مہدئ آخر زمان

مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

جلد (۷)

نمبر (۴)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی

قیمت از غرباء و طلباء وغیر مذاہب ۲ روپے

گورنمنٹ ۵ عہ

از ریاستہا للعہ

قادیان میں ۲ روپے

از معاونین ۵ عہ

فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اِس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

یک قدم دوری از آن عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

قادیان ریاست	۵ عہ
عام قیمت پیشگی بعد ادراق ذیوی اخبار للعہ	
مابعد	۵ عہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد ۵ عہ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ دوبارہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک کہ میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

موت

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

لفظ موت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیند سکون۔ کفر و عصیان۔ ذلت وغیرہ وغیرہ اور عرفی معنے موت کے یہ لئے جاتے ہیں کہ حیوانات پر ایک وقت میں ایسی حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے۔ غور و فکر کرنے غرضیکہ کل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کے کام میں لانے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور محض ایک شکل رہ جاتے ہیں جن سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو بحکم کُلّ من علیہا فان ہر شے معرض انتقال میں ہے۔ اور ہم ایک حالت سے کسی دوچیز کے دوسری حالت میں انتقال ہونے کو اس کی سابقہ حالت پر موت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کی حالت ایسی بدلی ہوئی ہے۔ کہ اس کو مُردہ سنگ کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں اور ایسا ہی ایک درخت کے خشک ہو جانے کو جب وہ بارور ہونے سے عاری ہو جائے مُردہ کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا مطلب موت سے حیوانی زندگی کا خاتمہ ہے اور حیوانات میں سے انسان مدنظر ہے۔ چنانچہ میرا مضمون انسانی موت تک محدود ہو گا۔

موت کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان میں ایک رُوح ہے۔ جسکے خارج ہو جانے سے اُسپر موت وارد ہو جاتی ہے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں جب تک خون کا دورہ جاری رہتا ہے اور موافق غذا کے ساتھ سب حصے اس کے اپنا فرض معینہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ تب تک وہ تندرست اور زندہ رہتا ہے۔ مگر جب اس میں کچھ نقص واقعہ ہو جاتا ہے اور وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتے تو آہستہ آہستہ وہ مرجاتا ہے مگر جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ اصل میں تو کل جسم معہ اس کے مختلف حصوں کے معدہ۔ دل۔ جگر محض ایک مشین ہے پس وہ کیا طاقت ہے جسکے ذریعہ وہ حرکت کرتے ہیں اور غذا کو کہ وہ بھی ایک مشین ہے۔ مختلف حالتوں فضلہ۔ پیشاب۔ خون میں بدل دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے قائم رکھنے میں وہ مدد دیتے ہیں تو لاریب ماننا پڑتا ہے کہ وہ ضرور کوئی خارجی چیز ہے جس کی طاقت وہ مختلف فرائض ادا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ ضروری نہیں کہ انسان پر موت ایسی حالت میں وارد ہو۔ جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہو جسکے باعث اس کے اعضاء اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہو جاویں۔ بلکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے اور طبیب اس امر کے شاہد ہیں کہ محض بڑھاپے سے اور عمر رسیدہ ہونے سے بھی۔ حالانکہ اس کو کوئی بیماری دامنگیر نہیں ہوتی انسان مرجاتا ہے اُسکی غذا معمولی ہے اور طبیعت کے موافق کھاتا ہے اُسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور اس کے اعضاء سب صحیح سالم ہیں مگر پھر بھی ایک وقت آتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے کل اعضاء اس کے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ شکار اجل ہو جاتا ہے۔ ان مشاہدات اور تجارب سے لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ کوئی خارجی طاقت ضرور ہے جس کے زور سے وہ اجل مسمی تک زندہ رہتا ہے اور جب وہ طاقت الگ ہو جاتی ہے تو وہ مرجاتا ہے۔

آجکل سائنس اور فلسفہ کا زور ہے اور ہر شاخ علم میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ گو اس ترقی پر بھی بڑے بڑے سائنس دان اور فلسفی اقرار کرتے ہیں کہ حقیقت میں ان معلومات کے مقابلہ میں جو ان کی نظر میں درجہ کمال ہے۔ کچھ بھی ترقی نہیں مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ازمنہ سابقہ کا موجودہ وقت سے مقابلہ کیا جائے تو نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے اس موقعہ پر یہ بتلانا ضروری نہیں کہ کن کن علوم میں کیا کیا ترقی ہو کر جدید معلومات کے بیشمار نمونے ہمارے پیش نظر ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو ہماری نظر اور ہمارے علم سے پوشیدہ ہیں مگر مختصر طور پر میں مضمون زیر بحث کے ضمن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ فی زمانہ اہل یورپ اور امریکہ نے دیگر کل علوم میں دسترس حاصل کی ہے ویسا ہی موت کے متعلق بھی ان کی جستجو جاری ہے بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے درپے رہتے ہیں تاکسی طرح یہ معلوم ہو جائے۔ کہ موت کیا چیز ہے زندگی یا رُوح کیا چیز ہے اور موت انسان پر کیوں وارد ہو جاتی ہے۔ پیشتر محض یہ خیال تھا کہ زندگی رُوح کے سہارے سے قائم رہتی ہے اور اس کے الگ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر جب دہریت نے زور پکڑا تو یہ تصور کیا گیا۔ کہ رُوح کوئی چیز نہیں۔ میٹھا ہی جان ہے یا ایک طاقت ہے اور یہ مختلف اجزاء کے ایک خاص ترکیب سے ملنے سے زندگی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر علم سائیکولوجی کے تجارب سے یہ خیال کمزور ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسان کی منی میں موت اور حیات کے کیڑے ہوتے ہیں اور شروع ہی سے ان میں کشمکش رہتی ہے۔ جو غالب رہتا ہے اُسی کے مطابق انسان کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب تک حیات کا کیڑا غالب رہتا ہے یا موت کا کیڑا اس قابل نہیں ہوتا کہ یکدم اس کو دبائے تب تک حیات قائم رہتی ہے۔ مگر جب موت کے کیڑے کا غلبہ شروع ہوتا ہے تو انسان میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ حتے کہ وہ حیات کے کیڑے کو بالکل دبا دیتا ہے اور انسان مرجاتا ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال تھا کہ اگر منی سے موت کے کیڑے کو نکالدیا جاوے تو انسان یقیناً زندہ رہ سکتا ہے چنانچہ وہ ایسی کوشش میں لگا رہا ہے کہ کسی طرح سے یہ معلوم کرے کہ منی میں موت اور حیات کے کیڑے کون سے ہیں اور موت کے کیڑے کو نکال کر منی کو کسی عورت کے رحم میں ڈالکر بچہ پیدا کرے مگر تاحال وہ کامیاب نہیں ہوا۔

میں نے ریویو آف ریویوز بابت نومبر ۱۹۰۷ء میں ایک ڈاکٹر بنام ولٹز ساکن سکڈی علاقہ کنساس کا واقعہ پڑھا ہے جس کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔ وہ ۱۸۸۹ء کے موسم گرما میں ٹائیفائیڈ بخار سے مرگیا تھا۔ اور چار گھنٹے تک پڑا رہا۔ اس کی نبض نہیں تھی اور وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر نے ایک سوئی اس کی ٹانگ میں پاؤں سے لیکر چوتڑوں تک چبھوئی مگر اسے کچھ محسوس نہ ہوا۔ چار گھنٹے کے بعد وہ یکایک زندہ ہو گیا اور آخر شفایاب ہوا۔ ستمبر ۱۹۰۱ء کے ہندو سپرچوال میگزین میں اس کے چار گھنٹہ کی مردہ حالت کا یہ قصہ بیان کیا ہے

ایک لمحہ بالکل بے خبری کی حالت کے بعد میں ہوش کی حالت میں آیا اور میں نے دیکھا کہ میں ابھی جسم میں ہی ہوں۔ مگر جسم کا اور میرا باہمی مشترکہ رشتہ نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں مرگیا ہوں مگر تاہم میں ایسا ہی انسان ہوں جیسا پیشتر تھا۔ میں اب جسم سے الگ ہونیوالا ہوں۔ میں نے غور سے رُوح کے جسم سے علیحدہ ہونے کی حالت کو دیکھا۔ ایک طاقت کے ذریعہ جو بظاہر میری نہیں تھی۔ میں ہنڈولے کی طرح ادھر اُدھر ہلنے لگا اور اس رُوح کا تعلق جسم سے علیحدہ ہوتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جھولنے کی حالت بند ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا اور میں نے سُنا کہ پیروں کے تلوؤں سے انگوٹھے سے شروع ہو کر ایڑیوں تک بیشمار چھوٹی نسیں تڑخنے لگیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ موت
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔
انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ معذرت
صفحہ ۴ ۔ ۵ ۔ کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہیں ۔
صفحہ ۶ ۔ جماعت کو نصیحت
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ چند سوالوں کے جواب
صفحہ ۱۱ تا ۱۴ ۔ دلچسپ باتیں
اعداد شمار ۔ حوادث زمانہ
کیا ہومیو پاتھی ضعیف الاعتقادی خبریں
صفحہ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ریویو

بدر

مورخہ ۲۵ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ حَرَّقَهُمَا اللّٰه
۲ ۔ فَتَلَهُمَا اللّٰه
۳ ۔ میری فتح ہوئی
۴ ۔ انّا رَادّوہُ الیک ۔
۵ ۔ انتَ منّی بمنزلۃ سمعی

فرمایا ۔ آج رات کو ہمارے گھر میں بھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اس نے کتے کو پکڑ کر گرا دیا اور کہا چپ ۔

۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ اِنّی معک یا ابراہیم
۲ ۔ از خدا یا بندہ مردانِ خدا ۔

حقیقۃ الوحی ہر احمدی کے گھر میں ہونی چاہیئے

حضرت اقدس کی سب سے آخری شائع شدہ تصنیف حقیقۃ الوحی ہے ۔ جو درباره دلائل حقیت اسلام و حقیت نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم و حقیت دعاوی حضرت مسیح موعود بمنزلہ ایک مخزن کے ہے ۔ کہ اس میں ہر ایک قسم کے دلائل اور پیشگوئیاں اور معارف اور حقائق حضرت حجۃ اللہ نے باوجود اس ضعف اور بیماری کے جو آپ کے لاحق حال رہتی رہی ہے ۔ بڑی محنت سے طالبان حق کیلئے ایک جگہ جمع کر دئے ہیں ۔ جو مخالف نظر حق جو سے اس کو ایک دو بار اول سے آخر تک پڑھیگا ممکن نہیں کہ وہ پھر مخالف رہے سوائے اس کے کہ وہ شقی ازلی ہو ۔ اور جو موافق اس کو ایک بار دیکھتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات نشانات کو دیکھ کر وہ آستانہ الٰہی پہ سر بسجود ہوتا ہے اگرچہ کتاب کی قیمت بسبب ضخامت اور اخراجات کثیرہ کے للعہ مجلد کی رکھنی پڑی ہے ۔ تاہم یہ کوئی بڑی قیمت نہیں ۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ دنیوی ضروریات کی کتابیں اس سے بہت زیادہ قیمت کی سینکڑوں ہزاروں میں چھپتی اور شائع ہوتی اور فروخت ہو جاتی ہیں ۔ ہاں اس کتاب کا خریدنا ان لوگوں کا کام ہے ۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوں ۔ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک احمدی جو استطاعت رکھتا ہے ۔ اس کتاب کو ضرور خریدے چونکہ حضور علیہ السلام ایک اور کتاب لکھ رہے ہیں جس کے واسطے بھی سرمایہ کی ضرورت ہے اس واسطے اس کتاب کا جلد خرید کرنا احباب کے واسطے کئی طرح سے کار ثواب اور ثواب کا موجب ہو گا ۔ کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے ۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
قادیان ضلع گورداسپور

اِنّا للہ و انّا الیہ راجعون

ایک صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء یوم جمعہ ۹ بجکر ۱۵ منٹ صبح پر برخوردار عبد العزیز احمدی خلف اکبر بابو عبد الرحمٰن صاحب احمدی (جو ہنوز فریقین میں اسنے) بعمر ۱۶ سال اور ۷ ماہ بمرض نمونیا صرف ۹ دن بیمار رہکر بڑے آرام کی حالت میں جان دی ۔ غریب اور سعید بچہ نے قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں ہمیشہ کے لئے بسیرا اختیار کیا کل حاضرین جنازہ بلا امتیاز دوست و دشمن مرحوم کی اس جوانا مرگی پر چشم تر تھے ۔ بعد غسل میت مرحوم فوٹو لیا گیا ۔ جنازہ کے ہمراہ ہجوم کثیر تھا ۔ مرحوم نہائت وجیہ ۔ خوش اخلاق و سرو قد نوجوان تھا اور ہائی کلاس میں تعلیم پاتا تھا ۔ افسوس مرحوم اپنے والدین کو اس ضعیفی میں ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دیگیا امر ربی سے ہر فرد بشر مجبور ہے انسان کو ہر حالت میں راضی برضائے الٰہی ہونا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے ۔ حضرت کے حکم سے بابو صاحب کو تعزیت کا خط لکھا گیا ہے ۔

معذرت

حکیم انوار حسین خان صاحب کا مضمون جو آج کے اخبار میں شائع ہوتا ہے ۔ وہ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتے دفتر میں پہونچگیا تھا مگر بہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکا ۔

بیمار کو شفا ۔ میاں محمد دین ساکن علی چک (گجرات) جو نہائت ضعیف و غریب مزاج صالح بزرگ ہیں جلسہ دسمبر پر دارالامان میں آئے ہوئے تھے یہاں آکر سخت بیمار ہو گئے ۔ جب حضور کو معلوم ہوا کہ مہمان خانہ میں کوئی مہمان علیل ہے تو اس کی عیادت کو تشریف لائے نہائت مہربانی سے استفسار حال کیا ۔ اور دست مبارک سے پکڑ کر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اچھے ہو جائیں گے ۔ میاں صاحب کی حالت ظاہر میں نہائت ردی نظر آتی تھی ۔ مگر خدا کے فضل سے اس کے بعد طبیعت رو بصحت ہو گئی ۔ یہاں تک پورے تندرست ہو کر گھر چلے گئے ۔

ڈائری

۱۳ جنوری ظہر ۔ فرمایا ۔ گویا ان کے نزدیک اپنی ہی قوم میں دجال اپنی ہی میں کافر ۔ اپنی ہی میں سب بیان ہیں باہر نظر نہیں جاتی ۔ تا دیکھیں کہ دجالیت کس فرقے میں ہے اور کفار کون ہیں ۔

۱۸ جنوری ۔ جو الہام یا خواب ہمارے مقابل پیش کئے جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیش از وقت دعوے کے ساتھ شائع کئے گئے ہوں اور پھر پورے ہوں یوں تو ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ میں نے ایسا خواب دیکھا جو پورا ہو گیا ۔

۹ جنوری اگر ہم ہی "المسیح الدجال" ہیں اور یہ بات کسی صحیح واقعہ پر مبنی ہے ۔ تو پھر احادیث میں تو اس کے ساتھ ہی مسیح موعود کا ذکر بھی ہے ۔ پس بتائیں کہ وہ سچا مسیح کہاں ہے ۔ اور کب آسمان سے اترا ۔

کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہیں

اس مسئلہ کے متعلق ایک شخص نے فتوی طلب کیا ہے اصل فتوے بمعہ جواب مرقومہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب درج کیا جاتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین محمدیہ و مفتیان شرع احمدیہ اندرین مسئلہ کہ مولوی پیر جی علاؤالدین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ مغیبات کے عالم تھے۔ یعنے جمیع علوم مغیبات جانتے تھے۔ ہر شے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے قطعاً و یقیناً جو اس سے انکار کریگا وہ مکذب قرآن ہے اور مکذب قرآن کا فر ہے دلیل اثبات کی یہ ہے۔ آیت اوّل و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ آیۃ ۲۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ط الا من ارتضی من رسول آیت سوم۔ و انزل اللہ علیک الکتاب و الحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم آیت چہارم۔ و نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ و ہو کتاب المکنون و خطابہ المصئون یخبر عما کان و ما یکون من کل حدث و کل علم قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیانا کل شئ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو المبین لتبیان الکتاب۔ کذا فی تفسیر عرائس البیان۔ اور تفسیر کبیر اعقاد میں ہے۔ و علمک مالم تکن تعلم ای علم ما کان و ما یکون است کہ حق سبحانہ در شب اسری بدان حضرۃ صلعم عطا فرمود۔ چنانچہ در حدیث معراجیہ آمدہ است فعلمت ما کان و ما سیکون اور فتوی انباء المصطفی بحال سر و اخفی میں ہے۔ قال اللہ تعالی و نزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ و ہدی و بشری للمومنین۔ اور آیۃ شریف و کل شئ احصیناہ فی کتاب مبین۔ ترجمہ۔ یعنے ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں یعنی قرآن میں جمع فرما دی ہے اور سنت والجماعت کے مذہب میں ہر شے ہر موجود کو کہتے ہیں۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورت یہ بیانات محیط اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئی اب یہ بھی قرآن مجید سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔ قال اللہ تعالی۔ کل صغیر و کبیر مستطر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں اور آنحضرت صلعم تمام قرآن کے عالم و مبین ہیں۔ ان آیات قطعیہ سے ہر شے کا علم آنحضرت صلعم کو ثابت ہے اور کتاب طبرانی و معجم کبیر و نعیم بن حما و کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا و الی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ۔ یعنے بیشک اللہ عزّ و جلّ نے میرے سامنے دنیا اٹھا لی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اور اس روشنی کے سبب کہ جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث سے بھی روشن ہوا کہ السموات والارض اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا ان سب کا علم اگلے انبیاء علیہم السلام کو اور آنحضرت صلعم کو اللہ تعالی نے علم ما کان و ما یکون عطا کیا اور مدارج نبوت میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام و صفات حق و اسمائے و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ اور تکملہ مدارج میں مرقوم ہے۔ و ہو صلی اللہ علیہ وسلم ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن و ہو بکل شئ علیم۔ اور کتب مذکورہ ذیل میں سنت والجماعت اثبات علم غیب آنحضرت میں بجواب دندان شکن بلکہ گردن زدن موجود ہیں دیکھ لے جسکو دیکھنا ہو وہ یہ ہیں۔ تنبیہ العقول عن علم غیب الرسول السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات الی الوہابیہ۔ مالی الحبیب بعلوم الغیب و اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون و منتقدات و منیر الدین و غیرہ و غیرہ بہت کتابیں ہیں کہ جن سے علم غیب آنحضرت کو ہونا ثابت ہے بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم کو۔ دیگر ائمہ در بیچ مسجد کا حکم میں مسجد کے داخل ہو یا نہیں اور دیگر در در راست و چپ کی جانب وہ بھی اور محراب میں امام کا کھڑا ہونا اور بیچ کے در میں امام کا ایستادہ ہونا کس دلیل سے مکروہ ہے یا مکروہ نہیں ہے۔ بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل۔

الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آیت و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب الایہ کے سمجھنے میں بڑی غلطی کی گئی ہے کیونکہ سیاق و سباق آیت کو ملاحظہ نہیں کیا سباق آیت کا یہ ہے ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ یہ آیت اوّل آیت کا منافقوں کے اس قول کے جواب میں ارشاد ہوا ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو منافقوں کو نام بنام بتا دیویں کہ فلاں فلاں شخص اپنے دل میں نفاق رکھتا ہے اسکے جواب میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اللہ تعالی ایسا نہیں ہے کہ جماعت مومنین کو جو منافقوں کے ساتھ خلط ملط ہو رہی ہے بغیر تمیز کرنے کے خبیث منافق کو مومن طیب سے تم کو اسی حالت مشتبہ میں چھوڑ دیوے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بوقت نزول اس آیۃ کے علم و تمیز کامل بین المسلم و المنافق کسیکو حاصل نہیں تھا آگے فرماتا ہے اور نہ اللہ تعالی ایسا ہے کہ تم کو غیب کی باتیں بتا دیوے ہاں اپنے رسول میں سے جسکو چاہتا ہے برگزیدہ فرما لیتا ہے یعنے بقدر ضرورت کے۔ جو علم رسول کیلئے ضروری ہوتا ہے وہ علم اس کو دیدیتا ہے چنانچہ ایسا ہی کچھ واقع ہوا کہ بعض منافقوں کے نام اللہ تعالی نے اپنے رسول کریم کو بتا دیئے اور بعض سے ایسی حرکات صادر ہوئیں جن کی وجہ سے ان کا نفاق کھل گیا۔ علاوہ اس کے اسی آیت میں لفظ من رسلہ من یشاء صاف بتا رہا ہے کہ بحیثیت رسول ہونے کے جس علم کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی میں ہوتی ہے اس کا علم خواہ بذریعہ وحی یا دیگر قرائن اور دلائل سے یا فراست صادقہ سے رسول کو عنایت فرما دیتا ہے نہ جملہ علوم غیب کے۔

آیت دوم۔ الا من ارتضی من رسول الایۃ میں بھی ہی علم مراد ہے جو متعلق رسالت کے ہو نہ وہ علم جو خدائی کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ سیاق آیت میں ارشاد ہے۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربہم۔ کیونکہ متعلق رسالات کے جو علوم ہوں اس کا رسول میں موجود ہونا ضروریات سے ہے ورنہ رسالت ناقص رہی۔ اسلئے اس سے مراد الٰہی وہی علم ہے جو متعلق رسالت کے ہے۔

آیت سوم میں بھی علم کتاب اللہ اور اس کی حکمت کا رسول کیلئے ضروری ہے جو دیا جاتا ہے اور علمک مالم تکن تعلم سے ان امور دینی کا علم مراد ہے جو کتاب اللہ اور اسکی حکمت کے علاوہ ہیں کیونکہ دین اسلام میں ہزاروں مسائل ایسے ہیں جو بتصریح کتاب اللہ میں مذکور نہیں ہوئے ہیں اور وحی غیر متلو اللہ نور نبوۃ سے ان کا علم رسول کریم کو دیا گیا ہے۔ ورنہ دین اسلام ناقص رہتا حالانکہ فرمایا گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ اور ایسا ہی کچھ واقع ہوا ہے۔ دیکھو دواوین حدیث کو کہ ہزاروں مسائل جو بتصریح قرآن مجید میں مذکور نہیں ہوئے۔ وہ مدوّن

حدیث مندرج ہیں۔ ہاں البتہ ہزاروں اون کائنات گذشتہ وآئندہ کا علم بھی دیا گیا تھا۔ جو متعلق نبوت اور رسالت کے تھے نہ وہ تمام علوم غیب جو متعلق خدائی کے ہیں۔ وہ کسی رسول کو بھی نہیں دیئے گئے۔

آیت چہارم۔ میں بھی صریح قرینہ ہدی وبشری کا موجود ہے یعنی کل اس شئے کا علم جو متعلق ہدایت اور بشارت کے ہے اور علاوہ اس قرینہ مبینہ کے لفظ کل شیءٍ پر غور کرنا چاہیئے کہ شے جو مصدر ہے وہ بمعنی مفعول کے ہے جیسا کہ خلق مصدر بمعنی مخلوق کے ہے یعنی قرآن مجید میں کل اس شئے کا بیان کیا گیا ہے جسکو ہم نے چاہا ہے یعنی ہماری مشیّ اور مراد ہے۔ واضح ہو کہ بعض مصالح کی وجہ سے بعض احکام کو قرآن مجید میں کھولکر بیان نہیں کیا گیا ہاں واسطے اعزاز واکرام اپنے رسول کے اس کو ان کا علم دیا گیا۔ اگرچہ قرآن مجید میں بھی ایک خفاء کے ساتھ وہ احکام موجود ہیں اگر وہ کل احکام جو قرآن مجید میں مصرح طور پر مذکور نہیں مصرح کر دیئے جاتے تو پھر رسول کریم کی تنویر قلب اور صفائی ذہن عالی کا حال لوگوں پر کیوں کر ثابت ہوتا اور پھر تشحیذ اذہان مومنین کی کیا سبیل ہوتی لہذا رسول کریم کو علاوہ قرآن مجید کے بذریعہ تنویر قلب کے اس کا علم دیا گیا تاکہ مومنین کی ہدایت کامل طور پر فرماویں اور ان کے اعمال صالحہ کی ان کو بشارت دیویں اس لیئے فرمایا گیا کہ هدى وبشرى للمومنين۔ اس آیت میں ہرگز ہرگز یہ مذکور نہیں کہ ہر ایک شئے کا علم جزئی وکلی رسول کریم کو دیا گیا ہے حاشا وکلا۔

آیت پنجم۔ یعنی وكل شیءٍ احصيناه فی امام مبين کے سمجھنے میں بھی سخت غلطی کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو آیۃ مذکورہ میں لفظ فی کتاب مبین نہیں ہے بلکہ فی امام مبین ہے اور لفظ امام مبین سے مراد لوح محفوظ یا دفتر غیب ہے جس میں بندوں کے اعمال جزئیہ وکلیہ محفوظ رہتے ہیں۔ تاکہ جزاء وسزا ان کو ان پر دی جائے یا مراد اس سے علم الٰہی ہے آیت مذکورہ کا سباق یعنی اول فقرہ اس امر پر صریح دلیل بیّن ہے کما قال اللہ تعالےٰ۔ ونكتب ما قدموا وآثارهم آگے اس کے فرمایا۔ وكل شیءٍ احصيناه فى امام مبين اور پھر ضمیر جمع متکلم جو احصیناہ میں ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے نہ آن حضرت صلعم کے لیئے اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے۔ پس اس آیت میں کسی پیغمبر یا آنحضرت کے علم غیب کا بیان کہاں ہے ایسی صفات مختصہ الٰہیہ میں کوئی بشر خواہ رسول ونبی ہو یا ولی اللہ تعالیٰ کا شریک کیونکر ہو سکتا ہے۔

۶۔ علیٰ ہذا القیاس کل صغیر وکبیر مستطر میں مراد الٰہی سباق سیاق سے صریح یہی ہے کہ ہر ایک فعل چھوٹا ہو یا بڑا انسانوں کا اعمال نامہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کیونکہ پہلا ٹکڑا آیت کا یہ ہے۔ کہ کل شیءٍ فعلوه فى الزبر۔ اس کے آگے فرمایا۔ وكل صغير وكبير مستطر یعنی ہر ایک فعل صغیر ہو یا کبیر وہ زُبُر یعنی صحائف اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ جس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ سائل سے دریافت کیا جائے کہ اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا بیان کہاں ہے۔ سائل کا فہم ان آیات کی تفقہ کی نسبت عجیب در عجیب ہے کہ نہ سباق دیکھتا ہے اور نہ سیاق پر نظر ہے۔ اٹکل پچو آیات کو لکھ کر تحریف معنوی کرتے چلے جاتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

۷۔ اور جو حدیث بلا اسناد کے لکھی گئی ہے اول تو حدیث کا بلا اسناد ورواۃ ثقہ وعدل وضابط وغیرہ کے کیا اعتبار ہے جس پر ایک عقیدہ کو قائم کیا جاوے۔ دوسرے نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بڑی صراحت کے ساتھ اس کے مناقض اور مضاد ہیں اور دلالت کر رہے ہیں کہ کسی بشر کو علم غیب ہر ایک شئے کا نہیں حاصل ہوتا ہے۔ یہ صفت خدائی خاصہ ذات اسی علام الغیوب کا ہے جو ہر ایک شئے کے جملہ احوال جزئیہ وکلیہ سے ہر لحظہ وہر آن میں علیم وخبیر ہے۔ ہاں جس قدر وہی علام الغیوب بحکم ضرورۃ ومصلحت کے کسی کو علم کسی شئے کا جزئی وکلی عنایت فرماوے تو اس کا انکار نہیں۔ قال اللہ تعالےٰ۔ سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسنى السوء ان انا الا نذير وبشير لقوم يومنون ہاں البتہ اس سے بھی اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جو علم متعلق انذار یا بشارت کے ہو۔ اس کا علم بشیر ونذیر رسول کریم کو حاصل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بشر کو خواہ وہ کیسا ہی مقرب ہو اپنی بعث ونشر تک کا احوال بھی نہیں معلوم والذين تدعون من دون الله لا يخلقون شيئاً وهم يخلقون اموات غير احياء ولا يشعرون ايان يبعثون وهم عن دعائهم غافلون۔ پھر قصہ افک حضرت عائشہ پر نظر کرو جو قرآن مجید اور دواوین احادیث میں مذکور ہے۔ یہ قصہ افک کا بوضاحت تمام بتلا رہا ہے کہ علم غیب ہر ایک شئے کا کسی بشر مقرب کو حاصل نہیں۔ ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ولا يحيطون بشیءٍ من علمه الا بما شاء وغیرہ وغیرہ۔ ایضاً۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وما ادرى ما يفعل بى ولا بكم۔ یعنی بغیر وحی الٰہی کے تمام احوال با تفصیل جزوی وکلی مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ صدہا آیات بینات قرآن مجید میں موجود ہیں جو نفی علم غیب کی بندگان مقربین سے کر رہی ہیں۔ ان چند سطور میں وہ صدہا آیات واحادیث کیونکر لکھی جا سکتی ہیں جنہیں نفی علم غیب کی انبیاء اور رسل سے بصراحت تمام ارشاد فرمائی گئی ہے پس یہ روایات ضعیفہ یا موضوعہ یا اقوال اہل بدعت واہواء کے ان کا مقابلہ کیونکر کر سکتی ہیں۔ اور مومن بالقرآن وسنت ان کو بینات قرآنیہ پر کیوں کر ترجیح دے سکتا ہے۔ علاوہ اس کے ان روایات میں قضیہ محصورہ کلیہ کہاں ہے جس سے مدعائی سائل حاصل ہو بلکہ قضایا مہملہ ہیں جو قوت جزئیہ میں ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ اس امر کا بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے امور ما کان اور ما یکون کی خبر جن کی علم دینی کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی میں تھی۔ ان کا علم انبیاء اور رسل کو البتہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ متعلق اس زمانہ آخری مسیح موعود کے صدہا علامات اور اشراط کی خبر جو مخبر صادق نے باعلام علام الغیوب دی تھی۔ وہ سب اس زمانہ میں واقع ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوویں گی۔ پس یہ روایات انہیں امور کے علم دینی پر محمول کی جاویں گی نہ جیسا کہ سائل کا عقیدہ ہے جو شرک فی الصفات کا منصوصہ ہے ونعوذ باللہ منہ اور چنانچہ حضرۃ مسیح موعود کو بھی ہزاروں کائنات آئندہ کی خبر دی گئی تھی۔ جو اس ۲۵ سال اور ان میں واقع ہوئی اور ہونگی۔ مگر یہ علم اسی قدر مامور من اللہ کو دیا جاتا ہے جسکے لیئے ضرورت نبوت اور رسالت کو ہوتی ہے نہ وہ علم غیب جو خدائی کیلئے مخصوص ہے۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم۔ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

کا حال ہے۔ جو سورہ یوسف میں حضرت یعقوب کے قصہ میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور مدارج النبوۃ سے جو قول نقل کیا ہے۔ وہ تو صرف احکام اور صفات اور افعال الٰہی کی نسبت ہے۔ جن کا علم رسالت اور نبوۃ کے لیئے ضروری ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ان علوم میں تمام دیگر انبیاء سے فائق ہیں اور بالضرور مصداق فوق کل ذی علم عليم کے ہیں اور آیت هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شیءٍ عليم خاص صفت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کیونکہ اول پارہ آیۃ کا یہ ہے۔ له ملك السموات والارض يحيى ويميت وهو على كل شیءٍ قدير۔

اِس سے آگے ارشاد ہے ۔ ھو الاول والاخر الایۃ
پس یہ آیت خاص اوسی ذات پاک کا وصف ہے جس کی صفت له ملك السمٰوات والارض ہے اور جس کی صفت یحیی ویمیت ہے ۔ اور جس کی صفت علیٰ کل شئ قدیر ہے پس اوسی کی صفت ھو الاول والآخر الایہ ہے ۔ اگر کسی شخص نے اس آیت کو بحق رسول کریم لکھا ہو تو اس کی نادانی محض ہے اور سیف مسلول وغیرہ رسالے مردود بمقابلہ نصوص مبینہ قرآنیہ وحدیثیہ کے ہمارے نزدیک پر پشہ کے برابر بھی نہیں ہیں ۔

جواب مسئلہ دوم

بیچ کا در مسجد کا اور دونو در دائیں بائیں اسکے سب مسجد ہی حکم میں ہیں ۔ مگر صف جماعت کا اس شان سے قائم کرنا جس میں ستون ور دن کی صفوف کے بیچ میں رہیں کسی قدر مکروہ ہے ۔ وقد رخص قوم من اہل العلم فی ذلك دیکھو صحیح ترمذی کو ۔

جواب مسئلہ سوم

امام کے محراب میں کھڑے ہونیکی مخالفت یا بیچ کے در میں کھڑے ہونے کا عدم جواز مجھ کو معلوم نہیں کہ کس دلیل سے ہے حالانکہ حدیث میں وارد ہے ۔ صلی رسول الله صلعم فی حجرته والناس یاتمون به من وراء الحجرة ۔ رواہ ابو داؤد ۔ مشکوۃ ۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۹ ؍ جنوری ۱۹۰۸ء

جماعت کو نصیحت

(اقتباس از رسالہ جہاد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اسلئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کیطرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ۔ ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئیندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو ۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کیلئے اترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی ترقی کرو ۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں ۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر ملتا ہے ۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور اُن کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اُٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہو جانی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے یہی نفسانی نفس کے سفید ہونیکی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا یعنے وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح طرح کی میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنیکا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے ۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ساتھ ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلاویں کہ اسی سے اُسکا دین پھیلیگا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتوں کیلئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لیگا بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے اور دعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو سُن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کریگا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اسکی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے ۔ تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے کہ مسیح کی منادی بجلی کیطرح دنیا میں پھر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کیطرح دنیا کے چار گوشہ میں پھیلے گی زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظاموں اور سیر و سیاحت کے سہل طریقوں کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے ۔ سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کیطرح ہر ایک کنارہ کو روشن کریگی اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثوں میں ذکر ہے ۔ دراصل اس کی یہی حقیقت ہے ، کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا میں پھیلیگی جیسے اونچے منارہ پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے اسلئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جسکو اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے ۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱

بدر منوّر

مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ قریش

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء)

اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اوّل سے خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کیطرح اس کی روانی ہے جسمین کوئی رکاوٹ نہیں بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہیں اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی ہیں۔ اس واسطے اس مین شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے بلکہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا کہ اسبات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی کہ یہ آئتین کب اور کس کے حق مین اوّل نازل ہوئی تھین۔ یہان تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

نام اس سورۂ شریف کا نام سورۂ قریش ہے۔ کیونکہ اس مین قریش کا خاص ذکر ہے اور اس سورت کو اس کے پہلے لفظ کے سبب لایلف بھی کہتے ہین۔

ربط ماقبل اور مابعد کے ساتھ اس سورۃ کے ماقبل قرآن شریف مین سورۃ الفیل ہے۔ جس مین یہ ذکر ہے کہ یمن کا بادشاہ ابرہہ جب بہت سے ہاتھی لیکر خانہ کعبہ کو گرانے کیواسطے مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کے لشکر کو ہلاک کر کے اس گھر کی حفاظت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ جو بالخصوص قریش پر ہوا۔ کیونکہ قریش یمن اور شام کی طرف تجارۃ کے واسطے جایا کرتے تھے اور ابرہہ کی اس ہلاکت سے تمام قومون پر خانہ کعبہ کی عظمت کا رعب چھا گیا اور وہ لوگ قریش کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ اسی انعام کو یاد دلا کر قریش کو اپنی عبادت کیطرف متوجہ کرتا ہے سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کا ربط باہم ایسا ہے کہ اُبی بن کعب اور ایسا ہی بعض دیگر بزرگ بھی ان دونون سورتون کے درمیان بسم اللہ نہین لکھتے تھے گویا یہ دونون ملا کر ایک ہی سورۃ ہے۔ دو جُدا سورتین نہین ہین۔ سورہ مابعد یعنی سورۃ الماعون کے ساتھ اسکا یہ ربط ہے۔ کہ جب اس سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلا کر اپنی عبادت کیطرف متوجہ کیا ہے تو سورہ الماعون مین ان رذائل سے بچنے کیطرف توجہ دلائی ہے جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

تشریح و معانی الفاظ

قریش قریش کا لفظ قرش سے نکلا ہے۔ قرش ایک سمندر کے جانور کا نام ہے جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ دوسرے جانورون کو کھا جاتا ہے مگر اُسے کوئی نہین کھا تا یعنے بہت طاقتور جانور ہے سب پر غالب رہتا ہے اسی سبب سے اس قوم کا نام قریش رکھا گیا تھا۔ عرب کا ایک شعر ہے۔ ؎

وقريش هی التی تسکن البحر
بها سميت قريش قريشاً

ترجمہ۔ قریش وہ ہے۔ جو سمندر مین رہتا ہے۔ اُسی کے سبب سے قوم قریش کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

قرش کے معنے کسب کے بھی ہین چونکہ قریش اپنی تجارت مین کسب اور محنت کے ساتھ اپنی روٹی کماتے تھے اس واسطے بھی ان کا یہ نام ہوا۔

لیث کا قول ہے۔ کہ تقرش جمع ہونے کو کہتے ہین پہلے یہ قوم مختلف مقامات پر پراگندہ پھرتی تھی۔ پھر قصی بن کلاب نے ان سب کو حرم مین جمع کیا اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر رہنے لگے اسواسطے ان کا نام قریش رکھا گیا چنانچہ اسپر ایک شاعر نے کہا ہے۔

ابوکم قصی کان يدعی مجمعاً
به جمع الله القبائل من فهر

تمہارے باپ قصی کا نام ہی ہو گیا تھا کہ وہ جمع کرنیوالا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فہر کے قبائل کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔

قبیلہ قریش قریش۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کا دوسرا نام تھا۔ قبیلۂ قریش حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام والبرکات کی اولاد مین سے تھا اور اسی قبیلہ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے پیدا ہوئے جنہون نے تمام جہان کو اپنے نور سے منور کیا اور بنی آدم کیواسطے رُوحانی کمالات کے دروازے کھولدئے اور تمام دنیا کی متفرق قومون کو اور ان کے متفرق قومی مذاہب کو ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب مین جمع کر کے ایک ایسی توحید تامہ کی کہ چار دانگ عالم مین

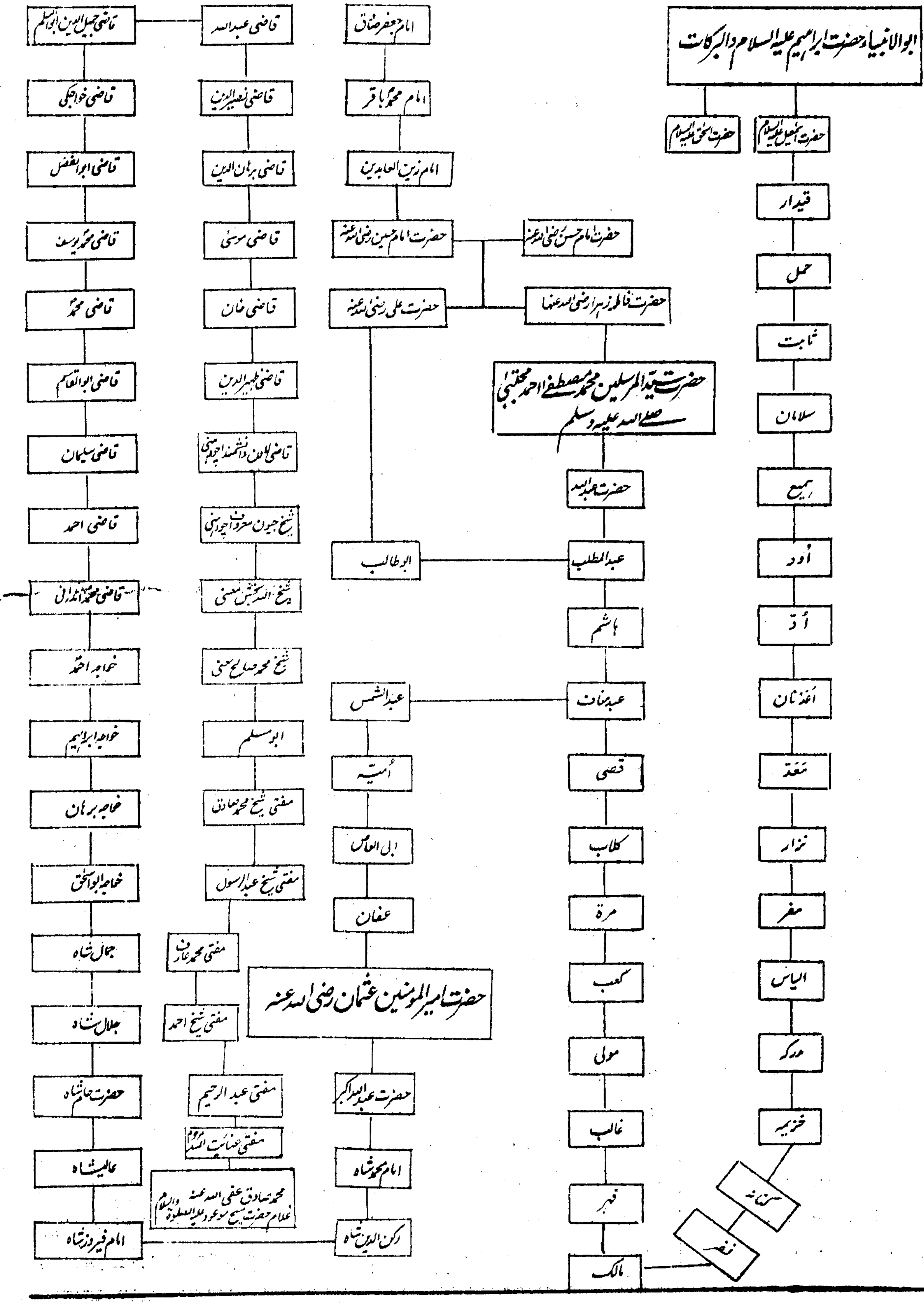
لا اله الا الله

کا نعرہ گونج اُٹھا۔ یہ توحید اس قلبی تعلق کا نتیجہ تھی۔ جو آنحضرۃ صلعم کو اپنے رب اور خالق اور مالک کے ساتھ تھا۔ اگر محمدؐ دنیا مین نہ ہوتا تو انسانی رُوح کس تنزّل کے گڑھے مین اب تک گری ہوئی ہوتی۔ اسیواسطے وہ فخر عالم و عالمیان ہے اور اگر روحون کا خدا کیساتھ تعلق اپنی ترقی کے انتہائی نقطہ مین اس کمال تک پہونچنے والا نہ ہوتا جو اس پیارے نبی نے پہونچایا تو پھر دنیا کی حالت رذالت اس قابل رہی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ اُسے خلق کرتا اسیواسطے لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب آپکو عطا ہُوا۔

نسب نامہ اب مین قریش کا نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے لیکر حضرت خاتم النبیین تک اس جگہ درج کرتا ہون۔ اس جگہ اسبات کا ذکر فائدہ سے خالی نہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انساب عدنان تک بیان کئے ہین اور اس سے اُوپر بیان نہین فرمائے۔ جس سے بعض لوگون کو (جنمین سرسید احمد خان صاحب بھی شامل ہین) یہ غلطی لگی ہے کہ آنحضرت کو اس کے اُوپر انساب کا نام نہ آتا تھا۔ یا اس سے اُوپر کا سلسلہ قابل اعتبار نہین ہے۔ یہ بات صحیح نہین کہ یہود چونکہ اہل کتاب تھے اور لکھنے پڑھنے کا رواج ان مین عام تھا۔ وہ جہان حضرت اسحٰق کا نسب نامہ محفوظ رکھتے تھے وہان حضرت اسمٰعیل کا بھی بہ سبب قرب رشتہ داری کے محفوظ رکھا کرتے تھے۔ لیکن کچھ زمانہ کے بعد جب کہ قومون کی جدائی اور اختلاف بڑھ گیا تو یہودی علمار نے عدنان سے نیچے کا نسب نامہ لکھنا اور اسکی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عدنان تک خود بیان کر دیا۔ اور اس کے اوپر جو یہود کے پاس تھا وہ بہر حال محفوظ تھا۔ اس واسطے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

مین یہ نسب نامہ ایک پُرانی قلمی کتاب سے نقل کرتا ہون جسکے نسخے ہمارے خاندان مین محفوظ چلے آتے ہین اور سرسید احمد خان صاحب نے جو نسب نامہ اپنے خطبات مین عدنان تک لکھا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کر لیا گیا ہے وہان تک ہر دو ایک ہی ہین۔ یہ نسب نامہ ہمارے خاندان مین اس واسطے محفوظ چلا آتا ہے۔ کہ عاجز بھی قریش مین سے ہے اس واسطے اس کے ساتھ ہی مینے اپنا نسب نامہ بھی نقل کر دیا ہے۔ جو کہ بوساطت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عبد مناف کے جا ملتے ہیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چند سوالوں کے جواب

الحمد للہ۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الی یوم القیامۃ۔

اما بعد۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خاں بن فضل حسین خاں ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی۔ خدمت میں ارباب بصیرت واصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ر دسمبر ۱۹۰۷ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق ہند پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لایعنی وسوالات بے معنی تھا اور اس میں مختلف پیرایوں سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہیں اور ہم نے مختلف اوقات میں رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی میں بھیجے مگر جواب نہ ملا۔ اور اس تحریر کو مایہ نازو افتخار قرار دیا ہے۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکھا تو وہ اسی قابل تھے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خوشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت میں مستفسر کا فخر و مباہات زیادہ تر قابل اعتماد و استناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبروار ذیل میں درج کئے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

العارض۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ۵ر دسمبر ۱۹۰۷ء

جواب ۱ - ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زاں چہ رسید کہ نداشت سیبویہ کافی سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہو اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر واحادیث میں موجود ہیں۔ اس مختصر تحریر میں گنجائش نہیں لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے۔ اور ان کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگزاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اس کی بابت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس زمانہ میں ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے۔

جواب ۲ - اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ۱ میں ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں رہی العاقل تکفیہ الاشارہ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ۔

جواب نمبر ۳۔ حضرت علی وحضرت معاویہ وعائشہ صدیقہ رض کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتوں میں پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہیں۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تھے جن میں سے عشرہ مبشرہ بھی تھے البتہ حضرت علیؓ سابقین بالایمان میں سے تھے۔ اور مہاجر بھی تھے۔ یہ بات حضرت امیر معاویہؓ میں نہ تھی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی ووافی ہے۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتھوں کو اس کے خونوں سے بچا لیا ہے۔ اب ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری زبانیں بھی خدا محفوظ رکھے گا۔

جواب نمبر ۴۔ محدثین میں سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت میں تمام کتب احادیث میں اعلیٰ وارفع ہیں اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہوں واجب العمل ہیں خواہ کسی کتاب حدیث میں ہوں۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہوں۔

جواب نمبر ۵۔ حضرت امام حسن وامام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی۔ مگر دونوں سردو صاحبزادے متورع اور باخدا ومظلوم تھے اور صبر واستقامت کو خدا کی راہ میں دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے۔ حضرت امام حسنؓ کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسینؓ کا واقعہ کربلا میں تیر وسنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت میں جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے۔ الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ۔ ان کی اولاد میں جو لوگ باخدا ہوئے۔ وہ سب واجب التعظیم ہوئے ہیں۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے۔ لعن یزید پر فرض وواجب نہیں۔ اگر ابلیس پر بھی کوئی شخص تمام عمر میں لعنت نہ کرے۔ تب بھی مواخذہ نہیں۔

جواب نمبر ۶۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ وشافعی واحمد حنبل ومالک رح کہلاتے ہیں۔ ان کے مسائل جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسروں کو ہوا ہے ان کی تقلید اسی قدر ضروری ہے۔ جسقدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے موافق ہے۔ ذاتی رائے کا (اگر کچھ ہو) تسلیم کرنا جائز نہیں۔

جواب نمبر ۷۔ مسائل فقہی اسیقدر قابل تسلیم ہیں جس قدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے مطابق ہیں۔ باقی ناواجب التسلیم۔

جواب نمبر ۸۔ طریقت کے معنے ہیں چلنا۔ رہی یہ عبارت۔ کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہیں مثل حسن بصری وغیرہم رض۔ اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہیں یہ سوال تو انہیں سے ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہیں۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ ہیں" مشار الیہ کا پتہ نہیں۔ لہذا اس کا جواب بھی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا ورسول کے پابند وعامل ہوں اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف میں فرمائی ہے ثابت کر دیں یا ان میں پائی جاوے۔ وہ بموجب آیۃ شریفہ اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہوں گے اور ان کی بزرگی بھی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول ومحبوب ہوں گے۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہوں ان کی تحریر یا تصنیف بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہوں۔ باقی رہا انجام ومآل اور حق وناحق کا علم خدا کو ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو۔ تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق ہے۔ کہ ایسے سوال کا جواب دے سکے ہمیں ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔

جواب نمبر ۹۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ... سے ثابت ہے۔ آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی میں سے ہے۔ رہا یہ سوال کہ انکو کہاں صلیب دی گئی وغیرہ وغیرہ۔ اس کا تذکرہ اناجیل میں موجود ہے۔ فمن شاء فلیطلب۔

جواب نمبر ۱۰ - حضرت امام مہدی صاحب و دجال وغیرہ کے متعلق مستفسر صاحب کتب احادیث کی سیر فرماویں - اگر یہ کام وقت طلب اور متعسر معلوم ہو - تو حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ میں اختلاف روایات کو ملاحظہ کریں اور اگر تحقیقات ملحوظ خاطر ہے - تو عسل مصفٰے مطبوعہ اسلامیہ لاہور ۱۹۰۱ء تمام و کمال معائنہ فرماویں اگر یہ قیمت سے خرید نے میں اپنا نقصان خیال فرماویں تو مجھے طلب کرلیں - کیونکہ اس مختصر سوال کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتابیں طبع ہوچکی ہیں اور اسکی تحقیقات کے واسطے گویا بحر ذخار میں غوطہ زنی ضروری ہے - بوجہ تطویل کے ترک لازم آیا -

جواب نمبر ۱۱ - لاریب و بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان امام اللہ فیوضہٗ علی العالمین مہدی معہود و مسیح موعود ہیں - اور تمام علامات احادیث و نشانات ان کی ذات بابرکات میں اظہر من الشمس و ابین من الامس ہیں اور جناب ممدوح کے اقرار و دلائل کا اظہار تمام کتب جناب ممدوح میں موجود ہے - اس مختصر میں گنجائش نہیں - اس کے واسطے بہت بڑا دفتر درکار ہے - اس وجہ سے بجز اجمال کے اور کوئی چارہ نہیں - مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولوی شاہ عبد العزیز صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب و سید احمد صاحب کی صلاحیت و و حدانیت ان کی تحریرات سے ثابت ہے - انجام کار کی خبر خدا کو ہے -

جواب نمبر ۱۲ - حضرت سرور کائنات کو معراج بارہا ہوئی ہے - جیسا کہ کتب احادیث سے پایا جاتا ہے اور قرآن شریف سے رات کے وقت معراج کا ہونا ثابت ہوتا ہے - جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات عقلی سے ہے - اور خلاف قانون قدرت کے ہے - لہذا معراج جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجسم نورانی بحالت بیداری میں ہوئی - یہ سوال کہ جسم نورانی کے وقت دوسرا جسم کہاں تھا - یہ اہل کشف خوب سمجھتا ہے جو اس کوچہ سے نابلد ہو اسے کیا سمجھائیں مختصر مثال یہ ہے کہ خواب کے وقت جو جسم دور دور تک ہو آتا ہے وہ بھی ہوتا ہے اور یہ موجودہ جسم خاکی بھی - رہا یہ سوال کہ اس کا جواب مدلل بدلائل شرعیہ ہو - وہ دلائل تمام کتب اہل اسلام میں موجود ہیں - لہذا اس سے اعراض کیا جاتا ہے - کیونکہ وہ مختصر الفاظ میں ادا نہیں ہوسکتے - اس وجہ سے ترک مناسب معلوم ہوا -

جواب نمبر ۱۳ - اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے برگزیدہ کرے - يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور ان اللّٰہ علٰی کل شیءٍ قدیر - اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے - البتہ یہ نہیں ہوسکتا - کہ بغیر اتباع کتاب اللہ و کتاب الرسول اور بجز بلقہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیحدہ شریعت قائم کرسکے یا کتاب اللہ میں کسی قسم کی کمی و بیشی کرسکے - ہر بروزی حالت میں ہوسکتا ہے آیت و اٰخرین منهم لما يلحقوا بهم و حدیث ذیل خیال طلب ہے -

حدثنا عن ابوالواصل عن الحميد عن ابی صديق عن الحسن بن يزيد السعدی عن ابی السعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رجلاً من امتی يقول بمنتی ينزل الله عز وجل القطر من السماء ويخرج الارض بركتها وتملاء الارض منه قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً يملك سبع سنين - رواه ابوداؤد وكذر فی المشكوة - یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت میں سے ایک شخص برآمد ہوگا - جو میرے فضل کا ذکر کریگا - اور اللہ تعالیٰ اس کی خاطر سے مینہہ برسائیگا - اور زمین اپنی برکت نکالیگی - اور اس سے زمین عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی - سات سال تک مالک ہوگا - روائیت کیا ابوداؤد نے اور مشکوٰۃ میں بھی یہ حدیث درج ہے -

جواب نمبر ۱۴ - سید احمد خان علیگڈہی کا عقیدہ - ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے - اس کو ان کی تالیفات میں دیکھنا چاہیئے انکی تحریرات میں جسقدر موافق کتاب اللہ کے ہو (اگر کچھ ہو) اُسی قدر مان لینے کے لائق ہے - ورنہ نہیں -

والسلام علٰی من اتبع الہدیٰ

العارض

حکیم مولوی انوار حسین خان - احمدی شاہ آباد ضلع ہردوئی - مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

بیعت مستری چراغ دین صاحب ساکن نظام آباد نے حضرت اقدس کی بیعت بذریعہ خط کی ہے

ایک معزز دوست کی فرمائش پر نام خصوصیت سے یہاں لکھا گیا۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ برادر محمد حیات صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ کوئٹہ کی انجمن احمدیہ کا تمام بلوچستان کیواسطے انجمن ضلع ہونا صدر مقام سے منظور ہوگیا ہے اس لئے تمام احمدی جو حدود بلوچستان میں رہتے ہوں اس معاملہ میں عالم شیر خان صاحب سارجنٹ پولیس و اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کے ساتھ خط و کتابت کریں -

---

ضرورت

مطبع بدر میں ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو لکھ سکتا ہو - درخواست کے ساتھ نمونہ خط لکھا ہوا اور چھپا ہوا آنا چاہیئے -

---

رسید زر

۳۱ دسمبر ۱۹۰۷ء
۸۱۰۳ مفتی گلزار محمد صاحب عہ
۱۸۹۷ مولا بخش صاحب للعہ
علی شیر سپاہی گوجرات ہ
حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ عہ
۱۲۳ بابو غلام غوث صاحب للعہ
۱۰۹۳ رحیم بخش صاحب ے ر
۱۸۵۹ فضل داد صاحب للعہ
۱۲۹۴ محمد علی صاحب للعہ
۱۳۱۶ عبد العزیز صاحب ہے
۱۴۵۶ ڈاکٹر محمد رمضان للعہ
۸۲۵ امام الدین صاحب للعہ
۱۶۳۳ محبوب علی ہ
۱۸۷۳ مستری محمد دین صاحب ے ر
۲۸۱ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ے ر
۱۲۱۵ عمر الدین صاحب للعہ
۱۹۸ شیخ احمد صاحب ہے
۱۵۳۶ نبی شاہ صاحب ے ر
۱۱۶۹ شیخ خدا بخش صاحب عہ
۲۶۷ مولا دین صاحب للعہ
۱۲۲ حافظ فضل احمد صاحب للعہ
۲۱۵ حکیم خادم علی صاحب ے ر
۱۵۰۵ غلام محمد صاحب للعہ
۱۰۹ مولوی غلام حسین صاحب للعہ
۱۲۶۹ سید مدثر شاہ صاحب للعہ
۱۲۱۶ سلطان ابراہیم صاحب للعہ
۵۳ ڈاکٹر محمد حسین صاحب ہ
۲ جنوری ۱۹۰۸ء
۱۱۴ محمد علی صاحب ے ر
۳ و ۴ جنوری ۱۹۰۸ء
۴۷۹ محمد یعقوب صاحب ے ر
۵۲۷ عبد الرحمن صاحب للعہ
۹۵۳ محمد عبد الرشید صاحب عہ
۱۸۹۵ محمد حسین صاحب للعہ
۱۶۰ چودہری کرم الٰہی للعہ
۵ جنوری ۱۹۰۸ء
۱۲۱۹ جان محمد صاحب ہے
۲۹۸ حکیم فضل دین صاحب ہے
۶ جنوری ۱۹۰۸ء
۱۲۹۴ فضل کریم صاحب عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ ۔ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الیٰ یوم القیامۃ ۔

اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی ۔ خدمت مین ارباب بصیرت واصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ ر دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق پنج پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لا یعنی وسوالات بے معنی تھا اور اس مین مختلف پیراؤن سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بھیجے مگر جواب نہ ملا ۔ اور اس تحریر کو مایہ نازو افتخار قرار دیا ہے ۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکھا تو وہ اسی قابل ہتے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خوشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر ومباہات زیادہ تر قابل اعتماد واستناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبر وار ذیل مین درج کئے ۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض ۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۵ ر دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

جواب ۱ ۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت کی ہے اسی طرح درجہ ہے ۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زان چار یکے نداشت عیبے کافی سمجھتے ہین ۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہوا اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے ۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر واحادیث مین موجود ہے ۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے ۔ اور ان کی فضیلت تمام است پر ان کی کارگذاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب ۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اس کی بابت کچھ نہین کہا جا سکتا ۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے ۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے ۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے ۔

جواب ۲ ۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر اول مین ہو چکا ہے ۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ ۔

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت علی وحضرت معاویہ وعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین ۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تہے جن مین سے عشرہ مبشرہ بھی تہے البتہ حضرت علی رض سابقین بالایمان مین سے تہے ۔ اور مہاجر بھی تہے ۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تھی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی ووافی ہے ۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتھون کو اس کے خونون سے بچا لیا ہے ۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبان بھی خدا محفوظ رکھے گا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ وارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون ۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون ۔

جواب نمبر ۵ ۔ حضرت امام حسن وامام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی ۔ مگر وہ ہر دو صاحبزادے متورع اور باخدا ومظلوم تہے اور صبر واستقامت کو خدا کی راہ مین دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے ۔ حضرت امام حسن رض کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رض کا واقعہ کربلا مین تبر دستان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے ۔ الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے ۔ وہ سب واجب التعظیم ہوئے ہین ۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے ۔ لعن یزید پر فرض وواجب نہین ۔ اگر ابلیس پر بھی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے ۔ تب بھی مواخذہ نہین ۔

جواب نمبر ۶ ۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ وشافعی واحمد حنبل ومالک رح کہلاتے ہین ۔ ان کے ساعی جمیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اوس قدر ضروری ہے ۔ جسقدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے موافق ہے ۔ ذاتی رائے کا (اگر کچھ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین ۔

جواب نمبر ۷ ۔ مسائل فقہی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے مطابق ہین ۔ باقی نا واجب التسلیم ۔

جواب نمبر ۸ ۔ طریقت کے معنے ہین چلنا ۔ رہی یہ عبارت ۔ کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم ۔ اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے ۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین ۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ مین" مشار الیہ کا پتہ نہین ۔ لہذا اس کا جواب بھی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے ۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا پیر صاحب کہ حکم خدا ورسول کے پابند وعامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کردین یا ادن مین پائی جاوے ۔ وہ بموجب آیتہ شریفہ اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اوان کی بزرگی بھی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول ومحبوب ہون گے ۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے ۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہون ۔ باقی رہا انجام ومآل اور حق وناحق کا علم خدا کو ہے ۔ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء ۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو ۔ تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق ہے ۔ کہ ایسے سوال کا جواب دیسکے ۔ ہمین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے ۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔

جواب نمبر ۹ ۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ و .. .. سے ثابت ہے ۔ آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب ۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے ۔ رہا یہ سوال کہ اکو کہان صلیب دیگئی وغیرہ وغیرہ ۔ اس کا تذکرہ انا جیل مین موجود ہے ۔ فمن شاء فلیطلب ۔

سلطنت ایران کی نازک حالت

شاہ مظفر الدین قاچار شاہ ایران نے اپنی ملک کی پولیٹکل حالت کے متعلق جو قواعد نافذ فرمائے تھے شاہ حال پارلیمنٹ سے چند شرائط اور بڑھائی ہیں جن میں سے بعض کو ہم یہاں لکھتے ہیں۔

چونکہ ایران کا مذہب شیعہ ہے لہذا ضروری ہے کہ تخت ایران کا فرمانروا شیعہ ہو۔ اور شیعہ مذہب کے ترقی دینے والا ہو۔ نیز اگر کوئی شاہ ایران شیعہ مذہب کے خلاف ہو تو اس کو تخت سے برطرف کیا جائے (تعصب)

ایرانی جھنڈے یا نشان کا رنگ سبز سرخ اور سفید ہوگا۔ جس پر آفتاب اور شیر ببر کی تصویریں ہوں گی۔ .... کوئی خاص راز بھی پوشیدہ نہ رکھا جائیگا۔ بلکہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ ...... قانون کی نظر میں سب ایرانی مساوی الدرجہ ہوں گے اور کسی ایک کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت نہ ہوگی۔ ...... غیر منقولہ جائیداد محفوظ رکھی جائیگی اور کسی کو جبراً کسی کے گھر گھسنے کی اجازت نہ ہوگی۔ .... بغیر قیمت دینے کسی شخص کو کوئی چیز خریدنے کا کوئی استحقاق نہ ہوگا ..... کوئی ایرانی بغیر خاص سرکاری حکم کے جلا وطن نہ کیا جاوے۔ ...... ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ تعلیم صنعت و حرفت حاصل کرے۔ .... سوائے اسلام کی مخالف کتابوں کے ہر قسم کی کتابیں شائع ہو سکتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی کتاب خلاف قانون شائع ہوگی۔ تو چھپوانے اور چھاپنے والوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ .. .. تخت ایران نسلاً بعد نسلاً جلالتمآب محمد علی اور ان کی اولاد کے قبضہ میں رہیگا۔ ...... جب تک کوئی شاہ پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں اور جلسہ وزراء کے سامنے آکر یہ قسم نہ کھائے کہ میں خداوند عالمین کو گواہ کر کے قرآن مجید اور تمام تبرکات کی قسم کہاتا ہوں کہ استحکام سلطنت ایران پر میں اپنے تئیں مستقل رکھوں گا اور پولٹیکل قوانین کی حفاظت کرونگا اور شرائط کی پابندی کے ساتھ جو کچھ کرونگا۔ اس میں خداوند عالمین کو حاضر و ناظر سمجھونگا اور کوئی ایسی بات نہ کروں گا جس میں ایران کی بھلائی نہ ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اصلاح ایران میں میری مدد کرے اور تمام اولیاء اللہ میرے حامی و ممد ہوں میں کوشش کر کے مذہب شیعہ کو فروغ دونگا۔ اس کے بعد وہ تخت نشین کیا جائے گا۔ .... بادشاہ بذات خود اپنے کسی فعل کے جواب دہ نہ ہوں گے۔ لیکن ان کے وزراء پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں میں جواب دہ ہیں۔ ..... جو شخص مسلمان نہ ہو اور ایران میں پیدا و پرورش نہ ہوا ہو۔ اور نیز ایرانی رعایا نہ ہو۔ وہ کبھی وزیر اعظم نہیں ہو سکتا۔ ...... کوئی جج یا مجسٹریٹ بلا اپنی مرضی کے دوسرے مقام پر منتقل نہ کیا جاوے۔ ...... غیر ملک کا کوئی آدمی فوج میں بھرتی نہ ہوگا جب تک جائز اجازت نہ پالے۔ اس وقت تک کوئی غیر ملک کی فوج نہ تو اس ملک میں رہنے پائیگی اور نہ ہی اندرون ملک سے گذرنے پائے گی۔

باوجود اس کے دوسری طرف ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ شاہزادہ امجد الملک نے شاہی مسجد طہران میں بعد از نماز ظہر ۵ ہزار آدمیوں کے مجمع میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

ہمارے صوبے بغاوت پر آمادہ ہیں۔ ملک میں کوئی حکمران طاقت نہیں ہے اور جہاں کہیں ہے وہاں بھی اس کا عمل درآمد رعایا اور امن عامہ خلائق کے خلاف ہو رہا ہے دشمن ہمیں ہر دو جانب سے دبا رہا ہے ملک کو غارت و برباد کرنے کے علاوہ ہمارے بھائیوں کا خون بہا رہے ہیں اور ہمارے سرسبز و شاداب قصبوں کو اوجاڑ رہے ہیں۔ روسی سازشیں خاص پایہ تخت اور دربار شاہی میں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ کیا تم ان سب کا سبب جانتے ہو؟ اور نیز یہ کہ وہی اسباب کیوں کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں جن کا اثر یہاں برعکس ہے؟ اگر تم خود اس کا سبب نہیں سمجھ سکتے تو مجھے اس کے بیان کرنے کی اجازت دو۔

" میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سب کا باعث تمہارا موجودہ شاہ ہے اور جو سازش کا بانی مبانی ہے یہ تمہارا شریک حال نہیں ہے اور نہ اس کی یہ تمنا ہے کہ تم آزاد اور سرسبز و شاداب ہو وہ تمہاری پارلیمنٹ کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹ جبکہ اس کے امکان میں ہے پیدا کر دیتا ہے اس لئے کہ عوام کی جو امیدیں اس کے ساتھ وابستہ ہیں منقطع ہو جائیں"

جب کہ اسپیچ مذکور ختم ہوگئی تو چند سو آدمی جنکی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اپنی جگہ سے اوٹھے اور چیز ظاہر کرنے کیلئے دئے کہ وہ شاہزادہ کی پیروی کرنے کو اور موجودہ شاہ کو تخت سے اتار کر ملک کو اس نازک حالت سے نجات دلانے کیلئے تیار ہیں۔

دونو عبارتوں کے پڑھ لینے سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ اہل سنت و جماعت کے خلاف شیعیت کی رگ کس قدر جوش پر ہے اور پھر باوجود اس کے بدامنی کس درجہ پہ ہے۔

ہمارے نئے لفٹنٹ گورنر بالقابہ

واضح ہو کہ سر لوئیس ڈین صاحب امتحان سول سروس پاس کر کے ماہ نومبر ۱۸۷۶ء کو ہندوستان میں تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ بطور اسسٹنٹ کمشنر کے اسی پنجاب میں تعینات کئے گئے تھے اور آپ ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء میں سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے تھے اور موسم بہار ۱۸۸۲ء تک جبکہ سر رابرٹ صاحب موصوف ریٹائر ہو گئے تھے اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد آپ لاہور میں سپشل ڈیوٹی پر مقرر کئے گئے تھے۔ پھر چند سال تک چیف کورٹ پنجاب میں بطور قائم مقام رجسٹرار کے کام کیا اور ۱۸۸۶ء میں ضلع گوجرانوالہ کے افسر بندوبست تھے اور ۱۸۹۲ء میں پشاور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے چھ سال بعد ۱۸۹۸ء میں گورنمنٹ پنجاب کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے جبکہ فرلو کی لمبی رخصت پر ولایت تشریف لے گئے تھے اور ۱۹۰۱ء میں ولایت سے واپس آنے پر رزیڈنٹ کشمیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۲ء کے موسم بہار میں جبکہ سر ہیو بارنس صاحب بہادر نے ملک برا کی لفٹنٹ گورنری حاصل کی تب ان کی جگہ پر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے سررشتہ فارن کے سکرٹری مقرر کئے گئے اور جب سے اسی عہدہ جلیلہ پر کام کر رہے ہیں ۱۹۰۴ء کے ماہ اکتوبر میں جو خاص سفارت گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی آپ اس کے انچارج افسر تھے اور ۱۹۰۵ء کے موسم بہار میں کابل سے واپس آنے پر پھر فارن سکرٹری کا عہدہ پر کیا اور انہیں خاص خدمات کے صلہ میں آپ کو خطاب کے سی آئی ای کا عطا کیا گیا تھا۔ اور اس سے پہلے ۱۹۰۱ء میں آپ سی ایس آئی کا خطاب حاصل کئے ہوئے تھے۔

عبرت

حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی کے کنارے ایک فیل خانہ ہے جس میں ایک مست ہاتھی ہے، اس نے اپنے پاس سے گذرنے والی ایک لڑکی کی کمر میں سونڈ ڈال کر اٹھا لیا اور چکر دے کر زمین پر دے مارا پھر لڑکی کی ٹانگ پر پاؤں رکھ کر سونڈ سے دوسری ٹانگ پکڑی اور چیر ڈالا دونو ہاتھ شانوں سے الگ کر دئے۔ کھوپری کے کئی حصے کر دئے۔ اور لاش کے ٹکڑے نیچے لیکر بیٹھ رہا۔ بڑی کوشش کی گئی مگر وہ ٹکڑے نہ دیتا تھا۔ آخر دس برچھیاں اس کی سونڈ میں چبھو کر سونڈ آسمان کی طرف لگ گئی اور قریباً سو سوار بہالدار دن نے ہاتھی کے تمام جسم پر برچھیاں چبھوئیں اور کئی چرسے اس کی دم پکڑ کر تانے رہے جب جا کے خاص مہاوت نے گوشت کے چند ٹکڑے نکالے ہم نے اس موت کی مفصل کیفیت اس خیال سے لکھی ہے کہ انسان اپنی ضعیف ہستی پر نظر کرے اور تکبر وغرور رنخوت طول امل غفلت سے بےپرواہی چھوڑ دے

دلچسپ باتین

شاہ بیوپولڈ عرصہ سے بیوی کی تلاش مین سرگردان تہو آخرکار پیرس کی ایک لیڈی جو کسی لارڈ کی بیوی تہی شادی کرنیز پہ رضامند کرلیگئی۔ سیر کا بہانہ کرکے وہان پہونچے اور پیرس مین پہونچکر شاہ موصوف نے کسی گاؤن کے چہوٹے سے گرجے مین نکاح کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد جب بچہ پیدا ہوا تو راز کہلا پارلیمینٹ بادشاہ کی اس حرکت سے ناراض۔ ان کو کاروبار سے علیحدہ کردیا ہے۔

آرام پسندی یہان تک ترقی کرگئی ہے کہ کرسی پہ بیٹھے ہوئے کمرے مین سے اگر کوئی چیز دور پڑی ہو تو اس کو لینے کے لئے اٹھنا نہ پڑے ایک ایسی ایجاد کیگئی ہے جس سے کرسی کی نشست ایک کمانی کے دبانے سے چل سکتی اور رک سکتی ہے۔ پس جب چاہین ایک سرے سے دوسرے تک جاسکتے ہین۔

سنہری مچہلی کی دم مین پیوند لگانے کی صنعت کو جاپانیون نے کہان تک پہونچا دیا ہے۔ یہ مچہلی بچہ ہوتی ہے تو اس کا گوشت ایسا شفاف ہوتا ہے کہ جسم کے کل اعضا صاف صاف نظر آتے ہین ایسے وقت مین شاق جاپانی اور تجربہ کار جاپانی اپنی آنکہون پہ خوردبین کا آئینہ لگا کر چہوٹے چہوٹے اوزار ساتھ لیکر پانی کی تہ مین چلا جاتا ہے اور مچہلی کی دُم تراش کر ۳ و ۴ دم مین لگا دیتا ہے اور پٹی باندھ دیتا ہے اس طرح عجب پیچدار دم نکلتی ہے۔ جو ۲۰۰ پونڈ تک قیمت پاتی ہے۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے مظفرگڑھ کے فرقہ ارایان کو بہی زراعت پیشہ اقوام مین داخل کرنا منظور فرمایا ہے اب تک زراعت پیشہ نہ سمجہے جاتے تھے۔ خاص رعایت مین شامل ہونا مبارک!

آسٹریلیا کی خبر سنئے وہان سخت گرمی ہے۔ سایہ تلے بہی پارہ سو ڈگری سے اوپر یہان کے صوبہ وکٹوریہ مین گرمی کی شدت سے تین درجن آدمی مرگئے۔

شراب نہ پینے کی وجہ ایک پادری نے خوب بیان کی۔ کہ میں ۱- رس سوسائٹی کا ممبر مین ہون۔ ۲- ابہی گرجے مین جا رہا ہون ۳- مین ابہی ایک جام چڑہا کر آیا ہون (خوب)

دلچسپ باعی

بنیون نے یارب خدائی لوٹ لی۔
لوٹ لی تیری دہائی لوٹ لی۔
چٹکی بہر آٹے مین مٹھی کو مروڑ
بنیون نے ایک ایک پائی لوٹ لی
ہاتھا چہانٹی اس قدر کی ہے کہ اب
اگلی پچہلی سب کمائی لوٹ لی۔

سینگدار عورت

ملک کناڈا سے ڈاکٹر آر۔ سی لارہنس لکھتے ہین جسکی تصدیق شہر ہلٹن کے کئی ڈاکٹرون نے بہی کی ہے۔ کہ ایک عورت کے ۵۵ سال کی عمر مین پیشانی پر ایک سینگ نکلنا شروع ہوا وہ کہوپری سے ملحق تہا اور بڑہ کر دو انچہ ہوگیا۔ کوئی دو سال ہوئے کہ عورت کا سر دروازہ مین لگنے سے یہ سینگ بقدر ایک انچہ کے ٹوٹ گیا۔ مگر بڑہ کر پہر پانچ انچہ ہوگیا تلے مین اس کا قطر ایک انچہ تہا۔ اور اوپر کا حصہ نوکیلا تہا۔ ڈاکٹر لارہنس نے عمل جراحی کے ذریعہ سے اسکو کاٹ ڈالا۔ وہ مینڈہے کے سینگ کے مشابہ تہا۔

مہاتما۔ انکہہ بچی اور پرایا مال اپنا۔
لڑکے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرین۔ باپ کی لاج نہ ماں کا ڈر
دوست۔ سوائے مصیبت اور سب وقت حاضر
نوکر۔ تنخواہ کے وقت حاضر اور کام کیوقت غیر حاضر
برادر۔ دل مین کھپٹ اور ظاہر مین جہپٹ۔
حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید۔ موقع بنے تو مریض کو سیدہا عدم آباد کو روانہ کردین۔
پنڈت۔ مُلا۔ پیٹ کے واسطے عوام کو چاہ جہالت مین دھکا دیکر گمراہ کرین۔
پلیڈر۔ جس ہانڈی مین کہائین اسی مین چہید کرین
بعض حاکم۔ مٹھی گرم طبیعت نرم
عالم۔ خودرا فضیحت دیگران نصیحت۔

اعداد وشمار

ماہ نومبر مین پنجاب مین ۸۲۷۸۹ بچے پیدا ہوئے۔ اور فوتیدگی ۶۵۰۲۹ ہوئی۔ (افزائش مبارک)

سندھ کی بصری کپاس گیارہ سو اکاسی من چودہ روپیہ اڑہائی آنے نرخ تک سب جاپانیون نے خرید لی۔

پچہلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۲۰۲۲۳ اموات ہوئین

کل تعداد اس ہرجانہ کی جو چین نے غیر طاقتون کو دینا ہے چھ کروڑ چالیس لکھ ہے سنہ ۱۹۴۱ء تک۔

امریکن گورنمنٹ چاندی خرید رہی ہے۔ جمعرات کو دو لاکھ اونس

کیپ گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکہہ بیس ہزار سات سو پونڈ کا قرضہ لندن مین شائع ہوا۔ ۳½ فیصدی۔

لاہور و حصار مین پیداوار فصل کی بقدر ۴ ر
گوڑگانون۔ کرنال۔ کانگڑہ فیروزپور
منٹگمری و گوجرانوالہ ۶ ر
جالندہر۔ گورداسپور سیالکوٹ اٹک
میانوالی۔ ملتان۔ جہنگ مظفرگڑھ مین ۸ ر
انبالہ۔ امرتسر۔ ڈیرہ غازی خان ۱۰ ر
ہوشیارپور۔ گوجرات۔ راولپنڈی ۱۲ ر

پنجاب کی اندرونی تجارت کی رپورٹ مین مذکور ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک پنجاب کی تجارت درآمد کی اوسط ۲۹۱۲۱۵۰۷ من اور قیمت ۲۰۶۲۲۷۲۷۹ اور برآمد کی ۴۱۴۲۰۴۰۲۲۰۵ من اور قیمت ۱۹۶۳۳۲۵۳۵ روپے نکلتی ہے۔ یکم اپریل سے ۳۰ نومبر تک ۱۷½ کروڑ پونڈ چاہیئے تمام ہندوستان سے بذریعہ جہاز

اب تک طاعون سے ہندوستان کے اندر ۶۰ لاکھ موتین ہوچکی ہین سنہ ۱۹۰۷ء مین تقریباً گیارہ لاکھ فوتیدگیان ہوئین۔

گورنمنٹ ہند بمبئی مین انسداد طاعون پہ ۲۵ لاکھ صرف کرچکی ہے

ضلع پشاور مین بروئے گذشتہ مردم شماری کے سوا پانچ لاکھ آبادی ہے سنہ ۱۹۰۳ء مین ایک لاکہہ ۳۳ ہزار گائین بہینس اور اٹھارہ ہزار اونٹ۔

محصول نمک کی شرح مین کمی کرنے کے سبب گذشتہ ۹ ماہ مین ۲۷۲۰۶۰۹ من زیادہ نمک خرچ ہوا۔ جن سے محاصل مین ۶۰۵۱۳۴۱۳ روپے کی کمی ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان مین ۳۱ لاکہہ چودہ ہزار افراد کاموں پر تھے۔ ہفتہ ماسبق سے ۸۳ ہزار زیادہ۔

صوبجات متحدہ مین ۱۳ مارچ تک قحط زدگان کی پرورش پہ پچاس لاکہہ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

امرتسر پٹی کی شاخ ریلوے ۲۰ میل تک ہوگی جس کمپنی کے مشترکہ سرمایہ سے بن رہی ہے اس کا صدر مقام بمبئی ہے۔ اس کے حصون کی قیمت بجائے سو کے ایک سو دو ہوگئی۔ اوسط آمدنی فی میل ۱۲۵ روپے فی ہفتہ ہوچکی ہے۔ (حیرت)

پونا کے لوگون مین پنچایتی فیصلے ہونے شروع ہوئے انہون نے ۱۳ ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا۔ ۸۰۳ لاکہہ روپیہ مستحقین کو دلوایا۔ جسپر خرچ قریباً ۹ ہزار ہوا۔ ۴½ لاکہہ کی بچت۔

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ شہر لاہور مین ۲۰ لاکہہ گیلن پانی ہر روز خرچ ہوتا ہے جس سے ۵ لاکہہ ضائع جاتا ہے۔

ہندوستان کی تجارت ترقی پر ہے سال رواں کے ابتدائی آٹھ ماہ

میں درآمد کی مقدار ایک کروڑ ۱۲ لاکھ فیصد برآمد کی ایک کروڑ ۲ لاکھ ہے۔

ٹرنسوال کے ایک سو سولہ ہندیوں نے جو جنگی سپاہی رہ چکے ہیں۔

لارڈ ایمپن کو دردناک مضمون کی لکھی ہے کہ شاہی گورنمنٹ اگر ذلت و خواری سے ہماری حفاظت نہیں کر سکتی تو سب کو میدان میں کھڑا کر کے توپوں سے اُڑا دے ہم جان دیں گے اور اُف تک نہ کریں گے۔ (قابل رحم حالت ہے)

جودھ پور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے کاریگروں نے شکایتوں کی عدم شنوائی سے تنگ آ کر کام بند کر دیا۔

ایک شکایت اُن کی یہ ہے ہم سے نو گھنٹے روز کام لیتے ہیں ایک گھنٹہ کم ہو۔ اگر کام کرائیں تو اُوور ٹائیم دیں۔ دوسری یہ کہ سالانہ ترقی بند ہے۔

کلکتہ میں ٹریموے کمپنی کا ایک ملازم ایک پوشاک چُرانے کے جرم میں ملزم بنا جسکی قیمت دس روپے ہے وہ خود اُسے پہنے ہوئے تہا۔

فرینچ سپاہ پچاس میل کا فاصلہ بعجلت طے کر کے کاسابلینکا میں پہونچی اور مولائے حفیظ کے لشکر سے جنگ شروع کر دی جسے اُس نے کچھ عرصے کے بعد مغلوب کر لیا۔

اِدہر مراکش کے قبائل نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔

برانڈرتھ روڈ جسے کیلون والی سڑک بھی کہتے ہیں وہاں ایک معزز شخص صبح کیوقت جا رہا تہا۔ قضاء حاجت کے لئے ایک جگہ بیٹھ گیا۔ ایک بدمعاش نے کیلون سے نکلکر لات ماری اِتنے میں دو اور شخص بھی نکل آئے اور حملہ آور ہوئے بیچارے کی جیب سے ایک سو نو روپے نکال لئے۔

حوادث زمانہ

آتش زدگی سے نوشکی (ضلع کوئٹہ) کی تحصیل کا دفتر جل گیا تمام سرکاری کاغذات بھی تلف ہو گئے (افسوس)

راولپنڈی کے بڑے بازار میں آتش زدگی ہوئی ایک دوکاندار نے دس بارہ ہزار کا نقصان اُٹھایا کہتے ہیں کہ نقب لگا کر چوروں نے آگ لگا دی۔

ترہٹ سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن مظفرپور و کانتی کے درمیان ایک اپ گوڈس ٹرین ۲۰ ڈون مکس ٹرین گاڑی سے ٹکرا گئی جسکا ڈرائیور زخمی خائرمین ہلاک ہوا۔

کلکتہ کے متصل ایک سن کے کارخانہ میں آگ لگی۔ سترہ ہزار کا نقصان ہوا۔

پیگو مولمین ریلوے سیکشن ... پر گاڑی پٹری سے اُتر گئی کیونکہ سڑک پر ایک بھینسا چڑھ آیا۔ کئی گاڑیاں پٹری سے اُتر گئیں۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

۱۲ر جنوری کو جس وقت زلزلہ بلوچستان میں آیا۔ اُسی وقت پانیر سیبی میں بھی آیا۔ شروع میں دو جھٹکے آئے سناری اور برنائی میں بھی شام کے وقت زلزلہ آیا۔

حضور لاٹ صاحب بنگالہ کو پاؤں پھسلنے سے کلائی میں چوٹ آئی۔ جلسہ سٹیٹ بال میں شریک نہ ہو سکے (افسوس)

حاجیان مجاز میں وبائے ہیضہ بہت تباہی ڈہا رہی ہے ہر روز بروئے اوسط دو سو مرتے ہیں۔ (عبرت)

ایکرہ (غرب افریقہ) میں طاعون پہوٹا۔ منگلوار ۴ر جنوری کی صبح کو ۱۲ بجے کابل میں زلزلہ محسوس ہوا۔

جنوبی ہند میں نیلگری ریلوے کی سڑک پر دو جگہ پھر ٹیلے آ پڑے۔ آمد و رفت مسدود۔

سری نگر کشمیر میں ۱۵ر جنوری کی رات بوقت دو بجے شب حلوائی کی دوکان میں آگ لگی۔ تین سو مکانات جل گئے۔ ۱۶ تاریخ کو پھر نمودار ہوئی۔ لیکن صرف ایک ہی دوکان جلا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ تک۔ (وقنا عذاب النار)

کرمان شاہ میں تہوڑی دیر کے لئے غدر ہو گیا۔ رعایا نے سرکاری خزانہ لوٹ لئے اور حاکم کے محل پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

کیمبل پور سے ایک آتش زدگی کی خبر آئی۔ قریباً ۴۰-۵۰ ہزار کا نقصان۔

جمعہ گذشتہ کو لندن میں مجلس وزارت کمیٹی نے کی مدد لوگی خواہشمند عورتوں کی بھیڑ نے حملہ کیا۔ پانچ عورتیں گرفتار ہوئیں۔ نیک چلنی کی ضمانت دینے سے انکار کرنے پر ۲-۳ ہفتہ سزائے قید دیگئی۔

ہنگامہ میمن سنگھ کے الزام میں پچاس آدمی پکڑے گئے تھے چار پر مقدمہ چلایا گیا۔

سٹیشن چنگری پاتہ پر حملہ کر کے جو گروہ سات سو روپیہ لے گیا تہا اُس کے متعلق دو بنگالی گرفتار ہوئے۔

ٹریموے کی دو مسافروں پر دو بنگالیوں نے شدید حملہ کیا۔

کیا ہونیوالا ہے؟

۱۹۱۰ء میں بمقام برسلز ایک عالمگیر قومی نمائش ہو گی۔

ٹرنسوال کے ہندیوں پر جو مظالم روا رکھے جاتے ہیں اس کے متعلق بمبئی میں ایک عظیم الشان جلسہ ہونیوالا ہے۔ مولویوں نے اپنے مقتدیوں کو اور ہندوؤں نے اپنی برادریوں کو ٹاؤن ہال کے اعتراضی جلسہ میں جمع ہونے کی تاکید کی ہے۔

ایک نئی شاخ ریلوے کی توسیع منظور ہوئی ہے جو دہوہ کے سٹیشن میرپور سے مقام جہودو تک ۴۰ میل فاصلہ۔

ایک احمد تالاب سے سیخو دو گہاٹ تک بڑہائی جائیگی۔ برہم پتر کے جنوبی کنارہ پر فاصلہ ساڑھے آٹھ میل بمبئی کیطرف ایک اور شاخ ریلوے تنگ پٹڑی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ گویا دگنج تک ہوگی۔ پھر براہ مالیور کے اس کو مقام منگھوج تک لے جائیں گے۔ اور اُسی ریلوے کی ایک شاخ نالیور سے براہ زونا دادہ مقام گودر تک بڑہائیں گے کل فاصلہ ۱۱۲ میل۔

ضعیف الاعتقادی

پونا کا ایک مشہور سربرآوردہ مالدار شخص مع اپنی بیوی کے آرام سے زندگی بسر کرتا تہا۔ دونوں میاں بیوی جادوگروں کے چنگل میں پہنس گئے۔ انہوں نے میاں بیوی کو یقین دلایا۔ کہ اگر ہم پوجا کریں گے۔ تو ضرور تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اس مالدار سے چند روز تک تو دو جادوگر اپنی بھینٹ لیتے رہے۔ مگر آخرکار ایک روز وہی شخص جو ذات کے بڑھئی تھے اور جن کا نام کاشی رام اور دیتھوبا تھا۔ مالدار سے کہنے لگے۔ کہ آج ہم تمہارے مکان میں پوجا کریں گے۔ تم دونو جُدا جُدا کمروں میں خوشبویات جلا کر سو جاؤ اور نیز اپنے گھر کے ملازموں کو ایک رات کے لئے گھر سے جدا کر دو۔ ان کی ایسی باتیں سُن کر میاں بیوی تیار ہو گئے اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ دونو جُدا جُدا کمروں میں سو گئے اور جادوگروں نے پوجا شروع کی۔ آدھی رات گذرنے پر کاشی رام نے ایک چھُرا اُٹھایا اور دونو میاں بیوی کو یکے بعد دیگرے قتل کیا وہ بیچارے خواب غفلت میں پڑے تھے تو ان عیار قاتلوں نے تمام گہر کا مال اسباب میاں کی سے بٹورا۔ دو چار روز تک مکان بند پڑا رہا اور کسی کو خبر نہ ہوئی مگر لاشوں کی سڑاند سے محلے والوں کو شک گذرا اور انہوں نے پولیس میں رپورٹ کی پولیس نے تحقیقات شروع کی اور کاشی رام دیتھوبا کو گرفتار کیا عدالت ماتحت نے دونو پر جرم ثابت پا کر سشن سپرد کر دیا سشن جج کے

خبرین

کیسی عبرتناک موتین ہین

ایک صاحب اپنی حالت لکہتے ہین والد صاحب فوت ہوئے دوسرے روز والدہ صاحبہ دفن کرکے واپس آئے تو برادر حقیقی اس سے دوسرے روز دوسرا بہائی اسی شب کو میری خالہ اس سے دوسرے روز خالو تیسرے روز خالہ زاد بہائی رات کو دوسرا خالہ زاد بہائی (لدوا للموت وابنوا للخراب)

ضلع جہلم کے موضع ادہروال مین سکہون کی ہرم سالہ جلانے کا جو مقدمہ جہلم مین دائر تہا۔ اس کے تمام ملزم بوجہ عدم ثبوت رہا ہوئے۔

طاعون کے ایام مین باشندے نکل گئے تہے۔ پیچہے سے کسی نے یہ کارروائی کی تہی۔

برما ریلوے کے ملازم سندر سنگہ پر الزام تہا۔ چلتی ریل گاڑی مین ایک یورپین لیڈی پر مجرمانہ حملہ کرنے کا چارسال قید ہوئی اب اس سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیون نہ اس پر سخت تر جرم کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ر جنوری مین طاعون سے ۱۹۱ موتین ہوئین اس سے پہلے ہفتے ۲۳۵

گورنمنٹ ہند نے منع کر دیا ہے کہ بلوچستان ایجنسی کی تحصیل نصیر آباد مین باہر سے کسی قسم کا نمک نہ لایا جائے۔

سنگیان وبرنام مین ملاوا ڈوڈ کے کارخانے مین آگ لگی۔ یہان ۲ لاکہ روپے کی کپاس جمع تہی۔

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب راول پنڈی سے روہان ضلع ڈیرہ غازی خان کو تبدیل کئے گئے ہین اس علاقہ کے واسطے خاص خوش قسمتی ہے کہ ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ان کیواسطے جاتا ہے۔

سرحد ایران پر ترکی فوجین عظیم جنگ کی تیاریان کر رہی ہین۔ ذخیرہ فوج حدب کیگئی حالت نازک ہے۔

وہ خبر جو پچہلے ہفتے رانگین کے متعلق چہپی تہی اس کی آپنے تردید کی ہے کہ نہ مجہے گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی نہ مینے چیف کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ان فقرات کو مسٹر بارڈی نیو کے فیصلہ سے نکالدے۔ جو پولیس کے خلاف تہے۔

اصل بات یہ ہے مسٹر رانگین نے چیف کورٹ کی توجہ اس جانب کہینچی تہی کہ مسٹر بارڈی نیو نے خاص سرکار کے خلاف جواب طلب کرنے سے پیشتر پولیس پر اپنے فیصلہ مین حملے کئے ہین۔

بلوہ راول پنڈی مین جن ملزمون کو سزا ہوئی تہی ان کی اپیل چیف کورٹ سے خارج ہوئی۔

"اگنی" (تصنیف دہرم پال) کے متعلق دیو سماج نے جو استغاثہ دائر کیا تہا۔ اس کے متعلق تمام کاغذات پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے پاس روانہ کر دئے ہین۔

قسطنطنیہ مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شراب خانے مین جاتا ہوا ملے یا نکلتا ہوا ملے۔ تو سعاً گرفتار کرلیا جائے (بہت مناسب)

ریلوے میل سروس کے ایک ہندو سارٹر کو رجسٹری شدہ لفافہ مین سے سو روپے کا نوٹ نکال لینے کے جرم مین سشن جج الہ آباد کی عدالت سے چار سال قید سخت کی سزا ملی۔

سب انسپکٹر ریلوے پولیس ایک ہندو کنسٹبل کی عورت سے آشنائی رکہنے کی وجہ سے اس کے گہر سے رات کو پکڑا گیا۔ اور برخاست کیا گیا۔

یہ خبر تہذیب کی سفید چادر پر کیسا بدنما دہبہ لگانے والی ہے کہ ایک عدالت مین اظہار دیتے ہوئے ایک انجینیر نے بیرسٹر کو ایک تہپڑ دے مارا بیرسٹر نے فوراً انجینیر کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہ سب کچہہ عدالت کے سامنے ہوا۔ اخلاق کا سنوار نا بڑی بات ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے مدراس مین بوجہ شدت سرما کثرۃ سے بچے ہلاک ہو رہے ہین۔

۵ سے ۹ر جنوری تک مکہ معظمہ مین ۳۷۶ اشخاص سیفہ سے مرے۔

اٹلی کے مصیبت زدون کو جو زلزلہ سے بے خانمان ہوئے تہے سلطان المعظم نے چالیس لاکہہ مرحمت کئے۔

بے تار کے برقی پیغامات کی تازہ ایجاد مین یہ نقص ہے کہ جو پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ بہیجا جاتا ہے وہ بیچ کے اور نیز سلسلہ کے تمام دیگر مقامات مین ظاہر ہو جاتا ہے جنگ کے موقعون پر اس نقص سے بہت نقصان متصور ہین۔

مہاراجہ دربہنگہ نے اڑہائی لاکہہ کی گران قدر رقم اپنے سالگرہ کے دن ولیعہد پیدا ہونے کی خوشی مین لفٹنٹ گورنر بنگالہ کو عنایت فرمائے۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک شاندار عمارت لائبریری کی تعمیر کی جائے۔

لوئر بازار شملہ مین آگ لگ گئی۔ دو دکانین اور ایک گہر جلکر خاک ہوگیا۔ آریہ سماج کی پرانی عمارت بہی جل گئی۔

گورنر صاحب بمبئی نے احاطہ بمبئی کے تمام اڈیٹرون سے درخواست کی کہ وہ طاعون ٹیکہ کا مادہ تیار ہونا اپنی آنکہون سے دیکہین۔ جب یہ ۵۰ اڈیٹر ۲ر جنوری کو جمع ہوئے۔ گورنر صاحب نے کہا کہ جس قدر گہری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے وہ آپ لوگ ملاحظہ کرین۔ ٹیکے کی نسبت عام طور سے ترجمانی مسٹر تلک نے تمام اڈیٹرون کی طرف سے کہا کہ شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ ہماری امداد چاہی گئی ہے۔ یہ عزت افزائی ہے۔ اس کے نتائج خوشگوار ہین۔

شرقی بنگالہ کی خرابی

روزمرہ کے مسلسل حالات سے ظاہر ہو کہ کلکتہ مین مولوی لیاقت حسین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۴ر جنوری کو قرار پائی جبکہ استغاثہ کے گواہون پر ڈیفنس کیطرف سے جرح کیجاویگی۔ الزام یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کرکے ایک جلوس بندے ماترم کا نکالا تہا۔ کہ جس جلوس کے لوگون نے منتشر کئے جانے پر پولیس کا مقابلہ کیا اور اس پر پتہر برسائے اور اسی کے جوش سے کلکتہ مین وہ بلوہ ہوا تہا کہ جس مین پولیس سارجنٹ والش صاحب کا ہاتہ کلائی سے کٹ گیا تہا۔

ہفتہ گذشتہ مین پنجاب مین طاعون کی ۱۰۳ کیس اور ۲۲۱ اموات وقوع مین آئین سب سے زیادہ شکایت قسمت دہلی مین ہے جہان چہہ اضلاع آلودہ ہین۔ قسمت جالندہر مین دو۔ قسمت لاہور مین پانچ۔ قسمت راول پنڈی مین دو قسمت ملتان مین ایک اور دیسی ریاستون مین چار آلودہ ہین۔

مرحوم نواب محسن الملک کے بے شمار دوستون اور عقیدتمندون کو یہ دریافت کرکے مسرت ہوگی۔ کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو حال کے خطابات و اعزاز سال نو مین انہین۔ کے سی۔ آئی ای کا خطاب ملنے کی سفارش کی جاتی۔

سنتے ہین۔ کہ کانگریس سورت کے بعض انتہائی پسند حضرات گورنمنٹ عالیہ سے خاص رعائتون کے خواہان ہین۔ اور یہ رعائتین جن خدمتگذاری کے صدمین چاہی جاتی ہین۔ وہ یہ ہے کہ انہون نے کانگریس کو توڑ کر رکہدیا ہے۔ کہ جس کوشش مین خود گورنمنٹ ابتک کامیاب نہین ہوسکی ہے۔

برلن مین بیکار لوگون کے ایک ہی روز مین ۹ جلسے ہوئے جسمین ۱۲ ہزار آدمی شریک تہے پہر جلوس بناکر شاہی محل کیطرف روانہ ہوئے مگر پولیس نے بڑی بیرحمی سے ننگی تلوارون سے حملہ کیا بہت لوگ زخمی ہوئے۔ خون کے چہینٹے لگ گئے۔

استمام البرہان مُصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سو اگرچہ کافر یا فاسق دلی بیت کا ہو وہ بھی متقی ہی ہوگا۔

سبحان اللہ! کیا ذہن رسا ہے اول تو بداہتہً معلوم ہے کہ مشرکین خادم بیت رہے ہیں تکذیب قرآن کی حسب تفسیر مؤلف کے اس کو لازم آتی ہے۔ پھر یہ کہ خادم اگرچہ فسق وفجور میں مبتلا ہو پھر بھی رد متقی رہے گا۔ یہ تمام آیات واحادیث واجماع کے خلاف ہے۔ فساق خدام بیت کو اگر مولف فاسق نہیں جانتا تو اپنے ایمان کی فکر کرے کہ کفر کو ایمان اور فسق کو تقوے بتلاتا ہے"

صفحہ ۳۔۴۔ میں شیخصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اسلام دین میں سوائے تحقیقات بزرگان دین وار بع آئمہ کے کہ اسلام ان کی تحقیقات میں دائر ہے اور اوپر اتفاق اجماع بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض اور ضلالت اور گمراہی ہے۔" اور اسی صفحہ میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"میرا زمانہ (زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کا ہے بعد اس کے صحابہ اور بعد ازیں تابعین کا۔ اور دوسری حدیث میں تبع تابعین کا۔ بعد اس کے جھوٹ فریب کا زمانہ شامل ہو جاویگا ...... پس جسقدر طریقے وفرقے برخلاف اسلام ودین ایجاد ہو گئے ہیں۔ عاقلوں کے نزدیک باطل ہیں"

اس مختصر تحریر میں شیخصاحب نے علاوہ کمالات انشا پردازی کے جو تاریخی اور مذہبی غلطیاں کی ہیں ان کے اظہار کے لئے ہم پہلے اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہیں چاہتے بلکہ ان کے ایک حنفی بھائی یعنے مولانا محمد شکر اللہ صاحب پروفیسر عربی فارسی کالج بریلی کی کتاب ہدایت الشفیق الی سواء الطریق مطبوعہ مطبع قیصری بریلی کی عبارت کا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں

نمبر۴۔ قول سدید میں ہے کہ ملا فروخ حنفی کی نے کہا کہ جان تو اے مخاطب بیشک نہیں تکلیف دی خدا تعالیٰ نے بندوں میں سے کسی کو اسبات کی کہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو بلکہ واجب کیا اُون پر تصدیق کرنا اس چیز کا جس کے ساتھ بھیجے گئے سردار ہمارے درود بھیجے اللہ اُنپر اور سلام۔

نمبر۶۔ کہا ملا علی قاری حنفی نے عین العلم کی شرح میں کہ خدائے پاک و برتر نے نہیں تکلیف دی کسی کو حنفی ہونے کی اور شافعی ہونے کی اور مالکی ہونے کی اور حنبلی ہونے کی بلکہ تکلیف دی انکو اسبات کی کہ اگر عالم ہیں تو عمل کریں موافق سُنت کے اور اگر جاہل ہیں تو تقلید کریں کسی عالم کی۔

نمبر۱۹۔ فرمایا۔ شیخ ولی اللہ محدث نے حجۃ اللہ البالغہ میں جان تو اے مخاطب بیشک تمام آدمی چوتھی صدی سے پہلے ایک مذہب معین کی تقلید خالص پر اجماع نہیں کرتے تھے۔

نمبر۲۲۔ فرمایا۔ صوفیوں کے شیخ محی الدین ابن العربی نے فتوحات مکیہ میں کہ جسوقت حدیث کی صحت ہو جاوے اور مقابلہ اس حدیث کا کرے کسی صحابی یا مجتہد کی بات تو نہیں ہے۔ کوئی راہ حدیث سے عدول کرنے کی اور چھوڑ دیا جاوے قول اس صحابی اور مجتہد کا حدیث شریف کی وجہ سے اور نہیں جائز ہے چھوڑنا کسی آیت یا حدیث کا بسبب قول کسی صحابی یا کسی مجتہد کے اور جس نے ایسا کیا بے شک گمراہ ہوا بڑی گمراہی کرکے اور نکل گیا اللہ تعالے کے دین سے۔

نمبر۲۶۔ کہا شرح تحریر میں کہ تمام مجتہدین جنکی خوبی سے اتباع کیگئی ہر ایک صلاحیت تقلید میں برابر ہیں پھر اگر سفیان ابن عیینہ یا مالک ابن دینار کا فتوے ملے تو جائز ہے اس کا لینا جیسے کہ جائز ہے چاروں مجتہدوں کا فتوے لینا مگر یہ بات ہے کہ دوسرے مجتہدوں کی نقل صحیح بہت کم رہگئی ہے اسی وجہ سے ان کی تقلید سے منع کیا منع کرنے والے نے۔ پھر اگر ان کے کسی مسئلہ میں نقل صحیح مل جاوے۔ تو عمل کرنا اُسپر اور چاروں مجتہدین کے فتوے پر برابر ہے۔ (ہدایت الشفیق صفحہ ۳۷۔۴۰)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے۔ بعد اس کے اسی صفحہ میں انصاف سے لکھا۔ اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذہب واحد بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب بالمجتہدین باعیانہم وقل من کان لایعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذالک الزمان۔ یعنی پہلی اور دوسری صدی میں مذہب معین پر اجتماع نہ تھا۔ بعد دو صدی کے مسلمانوں میں ظاہر ہوا راہ اختیار کرنا مجتہدین کی مقرر کرکے۔ اور کم تھے وے لوگ جو مجتہد معین کے مذہب پر بھروسہ نہ رکھتے اور یہ بات اس زمانہ میں واجب ہوگئی تھی۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا بعد دو صدی کے مسلمانوں کے حال پر متاسف ہوکر بدنظمی اہل اسلام کا وقائع بیان فرماتے ہیں کہ خیر القرون بلکہ دو سو برس تک جب حضرات مجتہدین موجود تھے اس مسئلہ کا کچھ ذکر بھی نہ تھا ثم یفشو الکذب (یعنے قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہوگا کذب) کے زمانہ والوں نے باہم کی کشاکشی آپس کی ایجاتانی سے ایسا کیا کہ ایک ایک رستہ علیحدہ علیحدہ بن گیا۔ یہاں تک اپنی اپنی ٹھہری کہ یہی امر جدید اس وقت میں ضروری ٹھہرا اور جناب مولوی محمد احسن صاحب حنفی ناتونوی اپنی کتاب تنبیہہ الرفیق کے صفحہ ۸ سطر ۲ و ۳ میں تفسیر مظہری سے نقل کرتے ہیں۔ فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ اوالاربعۃ علی اربعۃ مذاہب۔

ترجمہ۔ بے شک اہل سنت وجماعت بعد تین یا چار سو برس کے چار مذہبوں پر پھوٹ پھاٹ ہو گئے۔

یہ تحفہ جو شیخصاحب کی خدمت میں اُن کے دو معزز بھائیوں کیطرف سے پیش کیا گیا ہے ہماری رائے میں اس قابل ہے کہ شیخصاحب اسے ضرور قبول فرمادیں اور اگر ان میں حیا اور انصاف کا مادہ ہے تو اُمید ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں گے مگر چونکہ شیخ نجدی بھی اس موقع پر آپکے ہمصفیر ہو گئے ہیں اس لئے کسی قدر ان کی خدمت بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۸۶ میں لکھتے ہیں۔

درکتب تاریخ گواہی دیتی ہیں کہ جس طرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ مروم میں رواج پایا اُسیطرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن میں ایک جماعت اہل حدیث کی کسی نہ کسی قطر میں بھی موجود تھی بلکہ ابتدا اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چھ سو پچاس ہجری تک اس طرح کی کثرت دراست حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین میں ستر ستر ہزار نفر واسطے سماعت حدیث واملار سنن کی گو ایک

بھی حدیث نہ ہوں نہو۔ قلم دوات لیکر حاضر ہوتے تھے۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی۔ اہل علم حدیث وغیرہ ہاتھ سے شرار تاتار کے بسبب اغواء علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی مارے گئے ان کے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا۔ جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اس وقت زیادہ تر جمہور عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعہ سے اگرچہ بعض علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے۔ لیکن ان کو تعصب اس مذہب کا نہ تھا۔ برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے۔ علم حدیث اور محدثین کا حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل میں کسی فقیہ کی رائے وقیاس کو پیش نہ کرتے تھے۔ ان کو اہل علم اصول اور آپ کو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول کے فروع پر قائل تھے۔ چنانچہ کتب طبقات فقہاء اس کے شاہد ہیں اس امت میں ہزاروں فقیہ گذرے۔ کچھ فقہاء ان چار اماموں میں منحصر نہیں ہے۔ نسبت دیگر فقہاء کے ان کا اشتغال علم فقہ سے زیادہ تھا۔ اس لئے ان کی شہرت ہوگئی وہ بھی بلا تمیز کے ذریعہ سے نہ یہ کہ ان سے بہتر کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا۔ سینکڑوں مجتہد ان کے سوا بھی تھے۔ بلکہ ہر قرن میں مجتہد مطلق

پائے گئے جن کا علم ان سے زیادہ تھا۔ حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چاروں مجتہدین میں یا حصر کرنا علم رسول خدا کا ان چاروں مذہبوں میں جہل قائل ہے۔ کوئی سند اس پر نہیں ...... غضب خدا کا ہے۔ کہ دنیا میں قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ السند تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدون ہوں ان کے جامعین باتفاق موافق و مخالف متہم ..... نہ ہوں کسی سے ان کے اہل تقوی و دیانت ہونے میں شک کیا ہو ان کو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا خانگیا نہ رہا ہو۔ عالم ہو کر طالب کسی جاہ و عہدے کے کسی والئے ملک یا خلیفہ یا امام سے نہ ہوئے ہوں۔ جس طرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے جاہ و عزت حاصل کی۔ پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان میں چھوڑا جاوے ان کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے منہ پھیر کر کتب رائے وقیاس و اساطیر قیل قال احادات پر جان دی جاتی ہے۔ خدا وند یوم الدین کو اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ یہ کیا مسلمانی ہے کہ رسول خدا کی بات مانی نہ جائے زید۔ عمر کی کہانی سنی جاوے۔ ؎ سومن تمام در عشق تباں اے پیر و مرشد خیر ہے۔ یہ ذکر اور مونہہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۹ میں لکھا ہے۔

مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی سے جو کئی عمارتیں بنائی ہیں۔ جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتاب خانے کا حجرہ۔ عمارت مقام ابراہیم عمارت بالائے زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہیں۔ پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی نہ تھی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہے کہ برخلاف ارشاد شارع ہے۔ حدیث میں آیا ہے نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اس کے ایک سنت دنیا سے اٹھ جاتی ہے۔ سو اس جگہ ان چاروں مصلوں کا ہونا صاف تفریق جماعت ہے۔ اس جماعت کا بنانا وبال آخرت"

پس شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے گھر میں فیصلہ کرلیں پھر ہم لوگوں کے مقابلہ میں آئیں۔

شیخصاحب نے اپنی کتاب میں اجماع پر بڑا زور دیا ہے اور جا بجا یہ لکھا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خارق اجماع ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اجماع کی حقیقت مختصر طور پر ناظرین کے گوش گذار کردیں۔

توضیح میں لکھا ہے۔ "ہو اتفاق المجتہدین من امت محمد صلعم فی عصر علی حکم شرعی" یعنے کسی حکم شرعی پر ایک زمانہ کے تمام مجتہدین امت محمدیہ کا اتفاق اجماع کہلاتا ہے (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری باقی سرت کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے گئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کو استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی

راقم۔ محبوب عالم ممبر بال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ... کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کے ایک معزز افسر

اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غوص و فکر مثلاً کاروبار عدالت وحساب کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انکے لئے ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب دہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ رتد آنکھوں سے پانی جاری رہنا پڑی پن اور خفیف ہولا کے لئے بینظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی تریم فیکس عار سفوف جریان و دمغتہ کیلئے عہ سفوف مفرح باضم۔ ریرینہ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکاریں آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بیچین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ ر پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہوں۔ محصول وجوابی کٹ بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دینہ ناتھ گوجرانوالہ

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

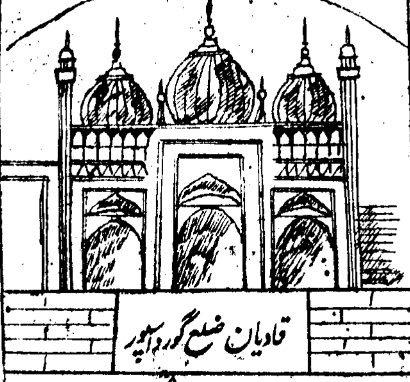
یعنے کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کی گئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر ملیگی۔ سات عدد کتابیں جو فی الحال انعام ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جائینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں۔ احمدی کا من۔ چٹھی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی پر ارکشن لگیگا کتابوں کے بکٹ پر جو ہم رکھینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ خاص نوٹ۔ یاد رہے کہ سو وست دوسو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جائیگی۔ المشتہر۔ سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

... وانتم اذلۃ



بدر

BADR



قادیان ضلع گورداسپور

اے جہان منتظر خوش باش کامد وستان | جسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ بروز جمعرات | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۷ | مورخہ ۴ ۔ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ ۔ فروری ۱۹۰۸ء | نمبر ۵

چہ گویم با تو گر آئی چنا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر ... | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از طلباء و غرباء و طیر مذاہب ... | فی پرچہ ۲ ر

ایام الصلح

اے لوگو! خدا سے ڈرو ۔ اور بہ حقیقت اس سے صلح کرلو ۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو ۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جاوے ۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں ۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں ۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے ۔ وہی ہے ۔ جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے ۔ ... مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادہ سے ... اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے ۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں ان ہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں ۔ جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں ۔ اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں ۔ اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے ۔ صاف ہو جاتے ہیں ۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھلکر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں ۔ تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے ۔ اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے ۔ وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے ۔ وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے ۔ اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں ۔ کس قدر تشکر کا مقام ہے ۔ کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے ۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دوگے ؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دوگے ۔ ہمارے لئے اس کی ... ... رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے ۔

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے ۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے ۔ کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے ۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے ۔

حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے

کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں ۔ قرآن شریف پڑھتا ہوں ۔ شرک سے بیزار ہوں ۔ نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا ۔ جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے مونہہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف پھیر دیتا ہے ۔ اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے ؟ وہی خداداد طاقت ہے جسکا نام یقین اور معرفت تامہ ہے یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُر امن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو ۔ تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورۃ میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے ۔ بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے ۔ جس کو یقین دیا گیا ہے ۔ وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے ۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے ۔ مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے ۔ کہ حلق سے اترتے ہی تمام تن کو شیریں بنا دیتا ہے ۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے ۔ کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے ۔ مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے ۔ جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کی جاتی ہیں ۔ اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں ۔ بلکہ اپنی ہی قربانی سے حاصل ہوتا ہے کیسا مشکل کام ہے ۔ آہ صد آہ !

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

"موت"

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب یہ ہو چکا تو میں پاؤں سے سر کی جانب سکڑنے لگا جیسا کہ ربڑ کی تار سکڑتی ہے اور وہ مجھے یاد ہے۔ کہ یہ حالت چوتڑوں تک واقع ہوئی اور میں نے خیال کیا کہ اب چوتڑوں کے نیچے کوئی جان نہیں۔ مجھے پیٹ اور سینے سے گذرنے کی حالت یاد نہیں۔ مگر مجھے یہ بخوبی یاد ہے کہ میں تمام کا تمام سر میں آ جمع ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اب سارا سر میں ہوں اور جلدی رہا ہو جاؤں گا۔ میں دماغ کے گرد گھوما گویا میں بالکل خالی تھا اور آہستہ آہستہ اس کو چاروں طرف سے مرکز کی جانب دبایا۔ اور کھوپری کی نسوں سے باہر کو جھانکا اور نکلا۔ مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ میں شکل اور رنگت میں جلی مچھلی کیطرح معلوم ہوتا تھا۔ جب میں نکلا تو میں نے اپنے سرہانے دو عورتوں کو دیکھا جب میں سر سے نکلا تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں بلبلے کیطرح اس کے ساتھ لگا ہوا ہوں اور جھوم رہا ہوں۔ آخر میں جسم سے الگ ہو کر آہستہ سے فرش پر گر پڑا۔ جہاں سے میں آہستہ سے اٹھا اور پورے قد کا انسان ہو گیا۔ میں عورتوں اور دیگر لوگوں سے جو آس پاس کھڑے تھے بچنے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑا۔ مگر وہاں جا کر میں نے معلوم کیا کہ میرے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ لہذا میں واپس آیا۔ لوگوں کو دیکھا اور اپنے مردہ جسم کو بھی دیکھا۔

میں نے بہت سے لوگوں کو جسم کے گرد بیٹھے اور کھڑے دیکھا اور ان دو عورتوں کو بھی دیکھا جو بائیں طرف دو زانو ہو کر بیٹھی تھیں اور وہ وہی تھیں۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ میری بیوی اور بہن تھیں مگر اسوقت مجھے شخصیت کا علم نہ تھا۔ بیوی بہن یا دوست میرے لئے مساوی تھے مجھے رشتہ کا تعلق یاد نہ تھا۔ میں عورت کو مرد سے تمیز کر سکتا تھا۔ مگر اس سے زیادہ نہیں۔

میں نے کوشش کی کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروں تا ان کو تسلی دوں اور بتلاؤں۔ کہ وہ بھی ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ میں نے ان کو دائیں ہاتھ سے سلام کیا اور ان میں پھرتا رہا۔ مگر کسی نے میری طرف توجہ نہ کی مجھے یہ حالت تمسخر انگیز معلوم ہوئی اور میں ہنس پڑا۔

میں دروازہ سے گذر گیا گلی میں گیا تب میں نے دیکھا کہ میں جتنا زمینی زندگی میں تھا اس سے بڑا ہوں میں نے خیال کیا کہ میں اب کیسا تندرست ہوں چند لمحے ہوئے کہ میں بیمار تھا اور مصیبت میں تھا پھر مجھ پر موت وارد ہوئی وہ وقت گذر گیا اور اب میں زندہ اور ذی ہوش انسان ہوں۔ اب میں کبھی بیمار نہیں ہوں گا اور نہ مروں گا۔

اچانک میں نے دیکھا کہ میں اپنی پشت کو دیکھ رہا ہوں۔ میں حیران ہوا۔ چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو آنکھیں اپنی اصلی جگہ میں پائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ میں نے اپنے جسم کو چھوڑا ہے۔ میں اس کی آنکھیں استعمال میں لا سکتا ہوں میں نے مڑ کر کھلے دروازے کیطرف دیکھا اور سر کو اپنے مقابل پایا۔ میں نے لکڑی کے جالے کیطرح ایک نس دیکھی جو شانے سے جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور سامنے گردن کے نیچے لگی ہوئی تھی۔ اب مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ اس نس کے ذریعہ میں اپنے جسم کی آنکھ استعمال میں لا رہا تھا اور لوٹ کر گلی میں چلا گیا۔

اس سے آگے لکھا ہے کہ کس طرح ڈاکٹر مذکور ملک بقا کی حد تک پہونچ گیا۔ اور اس کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ میں نے بائیاں پاؤں لائن کے پار نکالا۔ جب میں نے ایسا کیا تو ایک چھوٹا سا سیاہ بادل میرے سامنے نمودار ہوا اور میرے چہرے کیطرف آیا۔ میں نے جانا کہ میں روکا جاؤں گا بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ ہلنے جلنے اور فکر کرنے کی طاقت مجھ سے سلب ہو رہی ہے۔ میرے ہاتھ ناطاقت ہو کر پہلوؤں کیطرف گر پڑے۔ میرے شانے اور سر آگے کو جھک گئے۔ بادل نے میرے چہرے کو مس کیا اور مجھ کچھ ہوش نہ رہی۔

بغیر کسی خیال اور کوشش کے میری آنکھیں کھل گئیں میں نے اپنے ہاتھوں کیطرف دیکھا اور پھر سفید چارپائی کی طرف جس پر پڑا ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے کہ میں جسم میں ہوں میں حیرانی اور مایوسی سے چلایا کہ میرے ساتھ یہ کیا واقعہ پیش آیا۔ کیا میں پھر مروں گا۔

ڈاکٹر مذکور نے شفایاب ہو کر یہ واقعہ اکثر لوگوں کو سنایا جن میں ڈاکٹر صاحبان بھی شامل ہیں جو اب فوت ہو گئے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ میرے ہی گھر میں ایک موت کا واقعہ گذر چکا ہے اور چند روز ہوئے۔ کہ میری لڑکی بہ قضائے الٰہی فوت ہو گئی۔ اسی وجہ سے جب گذشتہ ایوار کمیٹی میں مضمون موت تجویز کیا گیا تو میں نے اس مضمون کو اپنے ذمہ لیا۔ وہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے ہے کیونکہ میں دو دن اور دو رات تک برابر اس کے سرہانے بیٹھا رہا۔ یہ باتیں تو اکثر مسلمانوں میں مشہور ہیں کہ فوت شدہ انسان سمجھتا ہے کہ میں اب شفایاب ہو گیا ہوں اور مجھے کچھ تکلیف نہیں اور وہ رونے دھونے والے لوگوں کیطرف دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی یہ قصے ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ مرزا عبد اللہ بیگ صاحب نے حالت سکر میں عجیب و غریب حالات موت کے بعد کے دیکھے اور اکثر لوگوں کو سنائے ہیں یا جیسا ہمارے چوہدری وزیر حسین صاحب نے جب پچھلے دنوں میں بیمار ہو گئے تھے تو موت کے فرشتہ کو دیکھا تھا اور اس کا دفتر لگا ہوا دیکھا تھا اور انہیں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اب اس جہان سے کوچ کرنے والے ہیں مگر یہ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا کہ روح یا جان جب ایک مرتبہ جسم سے خارج ہو جائے۔ اور دل و دماغ اور جمیع قویٰ سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے تو پھر وہ کچھ دیر بعد اس میں آن داخل ہو اور جسم کو زندہ کر دے البتہ بعض بیماریاں تو حکماء اور اطباء نے ایسی لکھی ہیں۔ مثلاً سکتہ۔ کہ اس میں ظاہرہ آثار حیات کے محسوس نہیں ہوتے۔ اور فی الحقیقت جان خارج نہیں ہوتی۔ ظاہرہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان مر گیا ہے۔ مگر جان اس میں باقی ہوتی ہے اور وہ کچھ دیر بعد حرکت کرنے لگتا ہے اور جی پڑتا ہے۔ اس بیہوشی کی حالت میں دماغ کے خیالات اشکال اختیار کرتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے۔ کہ اس نے موت کے بعد کے حالات مشاہدہ کئے ہیں۔

قصہ مذکور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح دماغ کی جانب سے خارج ہوتی ہے مگر میرا خیال ہے کہ وہ دل سے منہ کیطرف ہو کر نکلتی ہے۔ کیونکہ پہلے ہاتھ پاؤں اور سر اور پیشانی ٹھنڈی ہوتے ہیں۔ جو گویا ان مقامات سے جان کے خارج ہونے کی علامت ہے۔ دل کی حرکت تا دم آخر جاری رہتی ہے اور انجام کار آخری دم منہ سے خارج ہوتا ہے اور موت وارد ہو جاتی ہے روح کا آخری مرکز گویا دل ہوتا ہے

خالصہ ایڈووکیٹ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۷ء میں سائنٹفک کریر مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء سے اقتباس کر کے روح کے متعلق ایک عجیب ڈسکوری چھپی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ایک موضع برزن کے فلاسفر کے بیان کے مطابق انسانی جسم میں روح کے قیام کا مقام اور اس کی ماہیت کا پتہ لگ گیا ہے

یہ [illegible] کی تفہیم [illegible] ہے [illegible]
[illegible] وقت [illegible] ہے [illegible] انسانی
روح [illegible] بھی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کے نیچے اور عورت
میں اس سے [illegible] کی [illegible]
کی [illegible] ہے اور موت [illegible] جلد سے
[illegible] سے [illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] فرشتہ سمجھا جاتا ہے [illegible]
یا ایک مادی چیز ہے اور عکسی شیشے کے ذریعہ اس کی تصویر
لی جا سکتی ہے۔ فلاسفر مذکور نے حکام سے درخواست کی ہے
کہ اس کو ہسپتال میں مرتے انسانوں پر تجربہ کرنے کی اجازت
دی جائے۔

اخبار لکھتا ہے کہ بیس سال گذرے۔ تو سائنس دان
بڑے زور سے دعوے کرتے تھے کہ روح کوئی چیز نہیں
مگر اب ان کی [illegible] اور جلے سکوت معلوم ہوگئی ہے
[illegible] ہمیں اس خبر کے سننے کے منتظر رہنا چاہیئے
[illegible] سے علیحدہ کر کے بوتل میں رکھی گئی ہے اور
[illegible] سے [illegible] ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

غرض انسانی روح اور انسان کے مرنے کے متعلق
بھی خوب چھان بین ہو رہی ہے اور آئے دن نئی نئی معلومات
سننے میں آتی ہیں ایک سطحی خیال سے دیکھا جائے تو معلوم
ہوتا ہے ان معلومات میں ترقی ہو رہی ہے اور جس درجہ تک
معلومات ہو چکی ہیں۔ اسکے آگے واقعی روح کی کیفیت ظاہر ہو
جانی چاہیئے کیونکہ ترقی ابھی بند نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور
[illegible] کی کوششوں کا نتیجہ [illegible] یہ ہونا چاہیئے کہ روح
کی حقیقت [illegible] اور بخوبی منکشف ہو جائے۔ کہ موت کس
[illegible] سے اور کس طرح اس کو روکا جا سکتا ہے۔ مگر یہ بات
[illegible] کہ تھیوری جو موت یا روح کے متعلق قائم
[illegible] ہے [illegible] زور سے اس کی تائید کی جاتی ہے اور
[illegible] بعد وہ غلط ثابت ہوتی ہے اور دوسرا خیال قائم کیا جاتا
ہے۔ میرے خیال میں اس جدید بیان کو بھی محض ایک تھیوری
سمجھنا چاہیئے کیونکہ فلاسفر مذکور نے مزید تجربے کرنے
کی خواہش ظاہر کی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو
تاحال اپنی رائے پر یقین کامل نہیں۔

یہاں تک میں نے عام خیالات جو موت کے متعلق ہیں بیان
کئے ہیں اور خاص کر سائنس دانوں اور فلاسفروں کی رایوں اور
معلومات کا ذکر کیا ہے۔ اس سے اور نہیں تو اتنا پتہ تو
چلتا ہے کہ وہ نہیں اپنے علم پر کیسا گھمنڈ ہے اور ایک گونہ
خدائی کاموں میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں۔ گویا خدائی
کا دعوے بزبان حال کر رہے ہیں اور حضرت رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو لفظاً اور معناً پورا کر
رہے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم دجال اپنی صنعتوں اور
معلومات میں اس قدر بڑھ جائے گی کہ وہ خدائی کا دعویٰ
کریں گے۔ چنانچہ بعض ڈاکٹروں نے یہاں تک سعی کی ہے
کہ بعض قسم کے تازہ مُردوں میں خون بھر کر چند منٹوں کے
لئے ان میں حرکت پیدا کر دی ہے اور اس سے وہ خیال
کرتے ہیں کہ اگر وہ اسی طرح اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو
غالباً مُردوں کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اگر موت
کا کیڑا اسی سے خارج کر سکیں یا روح کی کیفیت سمجھ لیں تو غالباً
وہ موت سے رہائی پالیں گے۔ یہی خدائی دعوے
ہیں پس غور کرو کہ کیا یہ وہی وقت نہیں۔ جسکی نسبت سرور کائنات
نے پیشگوئی کی تھی اور اس کی خرابیوں سے ڈرایا تھا۔ مگر ساتھ
ہی ایک خوشخبری بھی دی تھی کہ اس وقت فتنہ دجالیت سے
بچانے کے لئے اور لوگوں کے دلوں میں ایمان باللہ قائم
کرنے کے لئے ایک شخص اللہ تعالیٰ کیطرف سے اُمتِ
محمدیہ میں مبعوث ہوگا کیونکہ یہ خیر الامم ہے اور یہی اس لائق
ہے کہ اس سے ایسا شخص پیدا ہو جو اس فتنہ عظیم سے رہائی
دلا سکے۔ یہ فتنہ عیسائی قوم کے ذریعہ برپا ہوا ہے اسلئے
اس کے دفعیہ کا نام کسر صلیب رکھا گیا ہے۔ بحکم ربِّ زدنی علماً
علم حاصل کرنا اور معلومات اور ایجادات میں ترقی کرنا
معیوب نہیں مگر ان سے اس طرح کے نتائج اخذ کرنا جس سے
ایمان باللہ زائل ہو۔ باعث خسران فی الدنیا والآخرۃ ہے
چنانچہ غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا۔ کہ فی زمانہ سائنس اور
فلسفہ کے خیالات نے ایمان اس قدر کمزور کر دیا ہے
کہ وہ گویا ثریا پر چلا گیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے۔ جس کے
لئے مقدر تھا۔ کہ ایک فارسی الاصل شخص پیدا ہو اور وہ اسے
کھینچ کر لائے اور زمین پر قائم کرے۔ زمانہ اس شخص کی
آمد کے وقت کی شہادت دیتا ہے۔ پس اب حضرت مرزا صاحب
کے دعوے کی صداقت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

میں اصل مضمون کی طرف عود کر کے پھر عرض کرتا ہوں
کہ یہاں تک میں نے موت کے متعلق مختصراً عام خیالات کو ظاہر کیا
ہے اور زیادہ تر یہ بتایا ہے۔ کہ سائنس اور فلسفہ نے
کہاں تک جستجو کی ہے۔ اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ [illegible]
کی شہادت بھی پیش کر دی جائے چنانچہ سورہ العنکبوت
کے چھٹے رکوع میں اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے۔ کُلُّ
نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ۔ [illegible]
موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری طرف لوٹو گے۔
پس کوئی شخص موت سے نہیں بچ سکتا۔ ابتک کی انسانی
کوششوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ موت کو روک نہیں
سکتے۔ آئندہ ناممکن ہے کہ وہ کامیاب ہو سکیں [illegible]
نے ظواہر سے اپنی کلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے [illegible]
برگزیدوں کے ساتھ جو اس نے اس دنیا کے متعلق
حتمی وعدے کئے وہ سب پورے کئے پس کسی آئندہ
زمانہ میں اس کی کلام کا غلط ہو جانا ناممکن ہے۔ اور جو شخص
یہ دعوے کرے وہ خود ہی خیال کرے کہ کہاں تک وہ
عقل سلیم رکھنے کا مدعی ہو سکتا ہے۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ
إِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ۔ السجدہ۔

ان کو کہہ دے۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) [illegible]
موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے [illegible]
تم اپنے رب کیطرف لوٹائے جاؤ گے۔ [illegible]
ایک بیرونی وجود ہے اور وہ جان قبض کرنے [illegible]
بشر کے پاس بھاگا پھرتا ہے بلکہ وہ [illegible]
انسان کے ساتھ مقرر ہے اور وقت پر اس کی [illegible]
کر لیتا ہے۔ وہ کوئی ایسا وجود نہیں کہ محسوس ہو سکے اور
انسان اپنی زندگی کی حقیقت اور موت کی حقیقت کو سمجھ سکے
اور اس کو اپنے تصرف میں کرے۔

روح کو زندگی قائم رکھنے والی سمجھا جاتا ہے۔ [illegible] حضرت
رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا۔ تو
اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ جواب ملا۔ قُلِ الرُّوحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّي۔ ان کو کہدے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے۔
معلوم ہوتا ہے کہ سوال تو یہ تھا کہ روح کیا چیز ہے۔ آیا اس
سے زندگی قائم رہتی ہے اور وہ کس طرح جسم میں داخل ہوتی
اور اس سے خارج ہوتی ہے۔ مگر جواب ملا کہ روح اللہ کے
حکم سے ایک ایسی چیز ہے جس کو انسان سمجھ نہیں سکتا
یا وہ محض اللہ کا حکم ہے اور اسی سے انسانی زندگی کو
سہارا ہے [illegible] میں روح کا سوال انسانی تفہیم
سے باہر ہے۔ جب آپ کو جو افضل الرسل اور خیر البشر
ہیں یہ کیفیت نہیں بتائی گئی تو دوسرا انسان ہزار سائنس دان
اور فلسفی ہو۔ محض اپنی کوشش سے کب اسکی حقیقت
کو پا سکتا ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - تحریر حضرت اقدسؑ
صفحہ ۲ و ۳ - موت
صفحہ ۴ - مدینۃ المسیح - ظہور المسیح
صفحہ ۵ - سال نو مبارک
صفحہ ۶ - المفتی - ایک مشورہ
صفحہ ۷ - المفتی - مباہلہ
صفحہ ۸ - تفسیر القرآن خیر الامور اوسطہا شرمناک غلطیاں -
صفحہ ۹ - آجکل کے صوفیوں کے راز ایڈیٹر کی ذمہ داری
صفحہ ۱۰ - نظم
صفحہ ۱۱ - زلزلہ بخارا
صفحہ ۱۲ - ہرسک اور بوسنہ کے حالات
صفحہ ۱۳ - ۱۴ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۱۵ - رسید زر سلسلہ حقہ کی ممبر
صفحہ ۱۶ - ریویو - اشتہار

مدینۃ المسیح

اس ہفتہ اچھی بارش ہوگئی اور روحانی بارش تو ہر وقت یہاں ہوتی رہتی ہے - مبارک وہ جو اس چشمہ آب حیات سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور جام معرفت بھر بھر کر پیتے اور پلاتے ہیں سید الاولیاء خاتم الخلفاء کی طبیعت بہ نسبت پچھلے ہفتے کے بحال رہی - فاضل جلیل مولانا امروہی نے بڑی مسجد میں ۲۴ر جنوری کو جمعہ پڑھایا - خطبہ میں وعظ اس آیۃ پر ایک گھنٹہ تک فرمایا واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتٰب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ - اس میں یہ نکتہ دلچسپ تھا کہ عہد نامہ کے رسول حضرت خاتم النبیینؐ پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنیکا تمام انبیاء سے عہد لیا گیا تھا - اب انبیاء علیہم السلام تو فوت ہو چکے - بس ایک ہی جری اللہ فی حلل الانبیاء آگیا - جو موسیٰ بھی عیسیٰ بھی ہے - آدم بھی ہے نوح بھی ہے ابراہیم بھی ہے یوسف بھی ہے - وہ اس مبارک ذات پر ایمان لایا اور اس کی نصرت کر رہا ہے اور اس طرح اس آیت کے معانی میں کوئی اختلاف نہیں رہتا - علامہ نور الدین نے ۳۱ر جنوری کو جمعہ پڑھایا - تو اس میں وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لہم الذی اختلفوا فیہ پر وعظ فرمایا - جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مخلوقات آپس میں اختلافات رکھتی ہیں - اس میں بعض ایسے اختلاف ہیں جو لابدی ہیں - مثلاً غذا - آب و ہوا - شکل - رنگ وغیرہ - اور بعض ایسے جو مٹ سکتے ہیں اور ان کے مٹانے کا حکم ہے - وہ ہیں انسان کے عقائد - اعمال - اخلاق - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام مجید کے ذریعہ ان اختلافات کو مٹایا - صحابہ کرام کا نمونہ موجود ہے - مگر اب مسلمانوں میں باوجود ایک خدا ایک نبی ایک کتاب بلکہ ایک امام ماننے کے کیسا اختلاف ہے - اس کے لئے مجھے باوجود بڑی غور کے کوئی تدبیر نہیں آئی بجز اس کے دعا کی جائے - کیونکہ خدا کے فضل ہی سے یہ اتفاق ہو سکتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فاصبحتم بنعمتہ اخواناً اور فرمایا لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم ولکن اللہ الف بینہم -

مقبرہ بہشتی کی تجویز خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کے متعلق آئے دن جب ہم خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت دیکھتے ہیں - تو سر تسلیم اس کے حضور میں جھک جاتا ہے میں پہلے بھی ایک بار لکھ چکا ہوں کہ کئی نادان مخالفوں کا اعتراض ہے - کہ یہ مقبرہ دولتمندوں کے لئے ہے - مگر دیکھو اس میں جس قدر اب تک داخل ہوئے وہ قریباً سب ہی مفلس و نادار تھے اور محض اخلاص و ایمان کے سبب اس مبارک مقام میں پہونچے -

بہشتی مقبرہ میں سب سے پہلے جانیوالا مسلمانوں کا لیڈر مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ تھا - اب باہر کے اصحاب میں سے سب سے اوّل آنیوالا مولوی غلام حسین امام مسجد گمٹی بازار لاہور ہے - جس کی لاش ۳ر فروری کی شام کو قادیان میں پہونچی - ۴ر فروری کو ۱/۲ ۱۱ بجے حضرت اقدس آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور مطابق سنۃ النبی اوٹھایا بھی - مرحوم قدیمی وضع کا اپنے اخلاق و عادات میں بے نظیر ایک بزرگ تھا - حضور خود فرماتے تھے - کہ اس بڑھاپے میں ایمان لاکر باوجود اتنی مخالفتوں کے ایسا استقلال و اخلاص دکھانے والے بہی کم ہی ہوتے ہیں - مرحوم نہایت ہی بےغرض آدمی تھا اور اس کے عالم و فاضل ہونے کے تو مخالفین بھی مُقر ہیں - علوم عقلیہ نقلیہ میں پوری دسترس تھی (اللہم اغفر لہ وارحمہ) جماعت لاہور کی ہمت قابل تعریف ہے نعش کو یہاں تک لانے کے اخراجات للّٰہ برداشت کئے - جنازہ پڑھنے کے متعلق اس امر کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا - کہ جوتیوں سمیت پڑھ لیا جاتا ہے اور صرف چار تکبیریں ہوتی ہیں پھر جنازہ پڑھکر حنفیوں کی طرح کوئی دعا وغیرہ نہیں ہوتی - کیونکہ جنازہ خود دعا ہے - جنازہ اٹھانے کے لئے خاص آدمی نہیں ہوتے ہر ایک اپنے بھائی کا باری باری حق ادا کرتا ہے اور اٹھانیوالے کچھ پیچھے نہیں جاتے دفن کرکے گھر آتے اور پھر کوئی صف ماتم نہیں بچھتی - دل سے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہنے والی قوم کا یہی طرز عمل ہوتا ہے -

ظہور المسیح

یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے - جس میں مسیح موسوی کی وفات اور حضرت مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ دُرّانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے - جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے - کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے -

برادر عزیز قاضی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ طبیعت کے ضعف اور کسی قدر کسل کی وجہ سے جواب میں توقف ہوا - دماغی امراض میں ایسے واقعات بہت ہوتے ہیں - یہ چند سطریں امید ہے - کافی ہونگی - انہیں مولوی صاحب (نور الدین) اور میری طرف سے یکساں سمجھنا چاہیئے سچ بات تو یہ ہے کہ آپکا حق خدمت ان سطروں سے ادا نہیں ہوا اور زیادہ لکھنے سے مجھے خوف پیدا ہوا - کہ کوئی شخص مبالغہ نہ سمجھ لے اور یار فروشی پر حمل نہ کرے کتاب کے چھپ جانے پر اگر خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا تو زیادہ لکھونگا - شاید اسوقت زیادہ مفید اور مؤثر ہوگا - والسلام - خاکسار عبدالکریم

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا - مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری میں جمع کرنیکی ممکن نہیں بہت سے مضامین نئے بھی ہیں جو مؤلف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہنچیگا میری دلی آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیۂ انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے - خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بےنظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور مرد آزما

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین کو سال نو مبارک

سنہ ۱۳۲۶ھ

اس قوم کے لئے جو ہر روز پانچ اوقات اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑی ہوکر کم از کم بتیس بار الحمد للہ کہتی ہے وہ نئے سال کے چڑھنے پر بھی الحمد للہ ہی کہیگی۔ یہ نہیں کہ پچھلے سال کے الم انگیز واقعات کو دُہرا کر صف ماتم بچھاوے اور اوّل تو اس جماعت کے لئے جو خدا تعالےٰ کی خاص جماعت اور اس کے فضلوں کی مورد ہو۔ ایسے واقعات پیش ہی کم آتے ہیں کیونکہ کامل مؤمن ایک ہی روز سب فیصلہ کر دیتا ہے کہ یہ سب کچھ میرا نہیں خدا کا ہے۔ پس اس کے بعد اس پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اوسے کسی شے کی جدائی غم میں نہیں ڈالتی۔

نئے سال کے چڑھنے پر فطرۃً دلوں میں نئے جذبات اُٹھتے ہیں اور خاص جوش خاص سرور کی کیفیت طاری ہوتی ہے، سو ان سے ہم بھی خالی نہیں۔ گو ان کا اظہار کسی وجہ سے دوسرے وقت پر ملتوی رکھنا پڑا ہو مگر تاہم دو ایک باتیں ایسی ہیں جنھیں لکھ دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مسلمانوں کی قومیت نے یہاں تک تنزل کیا ہے کہ وہ دوسری اقوام کے رسوم میں فنا ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنا سن اپنی تاریخ بھی بھول گئے۔ غور کر کے دیکھو کہ کتنے اسلامی اخبار ہیں جو ہجری سن کے چڑھنے پر وہ مضمون لکھتے ہوں جو عیسوی سن کے چڑھنے پر لکھتے ہیں۔ اسلام نے چاند پر جو تاریخوں کا مدار رکھا تھا تو اس میں بہت سی حکمتیں تھیں مگر افسوس ہم کو اس سے کچھ فائدہ نہ اوٹھایا اور غفلت و خود فراموشی نے یہاں تک ترقی کی کہ کئی مسلمانوں کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اب کونسا ہجری سن ہے بلکہ میں بعض ایسے مسلمان حضرات سے بھی ملا ہوں جو جانتے ہی نہیں کہ ہمارا اپنا بھی کوئی سن ہے اگر کسی نے رونا تھا تو ایسی باتوں پر روتا۔ مرثیے پڑھنے تھے تو اس قومی ماتم پر پڑھتا مگر افسوس کہ ہم میں ایک ایسی قوم ہے۔ جو دوسری قوموں کے طرز عمل کے خلاف بجائے خوشی کے سال چڑھتے ہی ماتم کرتی ہے۔ یہ ماتم۔ یہ گریہ و زاری یہ سینہ کوبی کس بات پر ہے کیا؟ صرف اس پر کہ امام حسین جناب رسول الثقلین سید الکونین سے کہ درجہ شہادت ملا۔ اگر اپنے آقا اپنے سید اپنے مولیٰ کی سچی محبت تھی تو وہ خوش ہوتے کہ سبط النبی نے وہ علیٰ مقام پایا جسکی تعریف قرآن مجید میں وارد ہوئی۔ لیکن ”نہیں“ وہ اس پر جزع و فزع کرتے ہیں کسی شریف کی بے آبروئی کا کوئی واقعہ گذرے تو وہ حتے الوسع اسے چھپانا چاہتا ہے۔ مگر یہ اہل بیت کی عفت مآب مستورات کی بے حجابی کو مبالغوں کے ساتھ اس درجہ تک پہونچا دیتے ہیں کہ بجائے اکرام کے توہین ہوتی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس واقعہ کو جو الٰہی مرضی کی ماتحت ہؤا کیوں اس قدر اہمیت دی جاتی ہے جبکہ شہیدان کربلا سے افضل حضرت علی المرتضیٰ پھر حضرت عمرؓ فاروق پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی نہائیت مظلومی سے ساتھ شہید ہوئے ان حضرات کی اسلامی خدمات ظاہر ہیں اور یقین کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر کچھ مدت اور رہتے تو اسلام تمام دنیا میں پھیل جاتا ان کی شہادت پر خون کے آنسوؤں سے بھی کوئی روتا تو ہم اسے معذور سمجھتے۔ لیکن ان کو تو لوگ بھولے سے بھی یاد نہیں کرتے اور روتے ہیں تو انہیں۔ جن کی بڑی اسلامی خدمت ہی ایک یہی ہے جو اتنے اجر جزیل کا موجب ہوئی۔ اچھا یہ تو خلیفے تھے خود ہماری سرکار وہ فخر موجودات سرور کائنات جو اگر پیدا نہ ہوتا تو جہان ہی نہ ہوتا۔ وہ سید المعصومین خاتم النبیینؐ اس جہان سے اُٹھ گیا۔ اس مبارک وجود کی جدائی میں رونے والے عمر بھر روتے مگر حرام ہے جو کبھی ان کا ایک آنسو بھی گرا ہو۔ پھر یہ اگر سچی محبت تھی اور یہ وہ یزید و شمر کے طرز عمل سے قطعی متنفر اور ان پر لعنت بھیجنے والے ہیں تو وہ خود اس مبارک وجود کی قدر کرتے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ دیکھو تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ ہاں تم میں وہ ہے۔ جو

صد حسین است در گریبانم۔ کہتا ہے۔ پس اے مسلم اور حُر... ... درحمۃ اللہ علیہم اسکے نثار خوانو! آگے بڑھو اور اس امام مظلوم کی نصرت میں جانیں قربان کردو جو حق پر ہے اور حق کی بیعت لیتا ہے۔ اس کے مبارک قدم چومو! اور اپنے ان جذبات اور دلی ارمانوں کو دل کھول کر نکالو جو شہید کربلا (علیہ التحیۃ والثناء) کے لئے تم اپنے جی میں رکھتے ہو۔

پس اے دوستو! میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ یہ باتیں کسی اشتعال ... نہیں بلکہ دردمند دل کی صدا ہے جو اس مضمون کی صورت میں نکلی۔ مبارک وہ جو اس آواز پر اپنے مذہبی تعصبات سے الگ ہو کر غور کرتے ہیں شیعہ تو اس ... میں ... ہی۔ ہمارے سُنی بھائی بھی کچھ اس رنگ میں رنگین ہوتے جاتے ہیں اور محرم کے دنوں میں مرثیہ خوانی کی مجلسوں میں شریک ہوتے تعزئے بناتے ہیں اور پھر کچھ شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق امام الائمہ حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ علی الارض کا فتوے نقل کر دیا جاتا ہے کہ کم از کم ہمارے احمدی بھائی ہی اس سے الگ رہیں۔

نیازمند اکمل نے سوال کیا کہ محرم کی دسوین کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے (اماموں کے نام پر دینا تو حسب آیت وما اھل بہ لغیر اللّٰہ حرام ہے)

فرمایا۔ ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لیجاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں۔ ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اسلئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو۔ عقاید باطلہ دور نہیں ہوتے۔

المفتی

ترک سود ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے دعا کیجئے۔

فرمایا۔ توبہ و استغفار کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے۔ اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔

پھر پوچھا۔ کہ اتنا قرض کس طرح چڑھ گیا۔ اُس نے کہا بہت سا حصہ سود ہی ہے۔

فرمایا۔ بس پھر تو یہ شامت اعمال ہے۔ جو شخص اللہ کے حکم کو توڑتا ہے۔ اسے سزا ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے

ہیں۔ فرمایا۔ کہ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو خدا کی لڑائی کا اعلان ہے۔ خدا کی لڑائی یہی ہے کہ ایسے لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ہے۔ پس یہ مفلسی بطور عذاب اور ... کا نتیجہ ہے۔

اس شخص سے کہا گیا کہ بعض مجبوری سے سودی قرضہ لیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے خدا اس کا کوئی سبب پردۂ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقعہ نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری۔ ویسے ہی یہ سود دینا اور لینا ہے کس قدر نقصان دہ یہ بات ہے کہ مال بھی گیا حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے۔ اس میں کوئی خرچ نہیں طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد اس ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعۃ بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو! سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ سور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے۔ تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اسے حاجت ہی نہیں پڑتی۔ مسلمان اگر اس ابتلا میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ... کو ... کرتے ہیں تو اللہ دار ہو جاتے ہیں۔ مسلمان یہ گناہ کرتے ہیں تو تباہ ہو جاتے ہیں۔ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق۔ پس کیا ضروری نہیں۔ کہ مسلمان اس سے باز آئیں۔

انسان کو چاہئیے کہ اپنے معاش سے ... کفایت شعاری مدنظر رکھے۔ تاکہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ ابھی کل ایک شخص کا خط آیا تھا کہ ہزار روپیہ روپے چکا ہوں ابھی پانچ چھ سو باقی ہے پھر نسبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دیدیتی ہیں۔ مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے پس وہاں سے ڈگری جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بہتر تھا کہ مسلمان اتفاق کرتے اور کوئی فنڈ جمع کرکے تجارتی طور سے اسے فروغ دیتے تاکہ کسی بھائی کو سود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہوتی بلکہ اسی مجلس سے ہر صاحب ضرورت اپنی حاجت روائی کر لیتا اور میعاد مقررہ پر واپس دے دیتا۔ (احمدی متمول احباب توجہ کریں)

حکیم فضل دین صاحب نے سنایا کہ علامہ نور الدین بھیرہ میں حدیث پڑھا رہے تھے۔ باب الربوا تھا۔ ایک سود خوار ساہوکار آکر پاس بیٹھ گیا۔ جب سود کی ممانعت سنی تو کہا اچھا مولوی صاحب آپ کو نکاح کی ضرورت ہو تو پھر کیا کریں۔ انہوں نے کہا بس ایجاب قبول کر لیا جائے پوچھا اگر رات کو گھر میں کھانا نہ ہو تو پھر؟ فرمایا لکڑیوں کا گٹھا باہر سے لاؤں۔ روز بیچ کر کھاؤں۔ اس پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ کہنے لگا۔ آپ کو دس ہزار تک اگر ضرورت ہو تو مجھ سے بلا سود لے لیں۔

فرمایا۔ دیکھو جو حرام پر جلدی نہیں دوڑتا بلکہ اس سے بچتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے حلال کا ذریعہ نکال دیتا ہے۔ من يتق الله يجعل له مخرجا۔ جو سود دینے اور لینے حرام کاموں سے بچے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے کوئی سبیل بنا دیگا۔ ایک کی نیکی اور نیک خیال کا اثر دوسرے پر بھی پڑتا ہے۔ کوئی اپنی جگہ پر استقلال رکھے تو سود خوار بھی مفت دینے پر راضی ہو جاتے ہیں۔

اخبار کے متعلق ایک مشورہ

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے کئی دن سے قادیان کے حالات معلوم نہ ہوئے تھے۔ اس لئے میں بدر کی تلاش و انتظار میں تھا۔ کہ کل رات کے نو بجے محمد حسین صاحب احمدی ... اور کہا کہ بدر شام کو آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ دوکان بند ہے۔ میں نے کہا کہ دوکان کتنی دور ہے۔ کہا کہ دو میل۔ میں نے کہا کہ اٹھو چلیں۔ غرض ہم دونوں گئے اور چار میل کی مسافت سے کیسے اخبار لے آئے اور لیٹے لیٹے بدر دیکھتے دیکھتے بدر نکل آیا۔ جب آرام کیا۔

میری رائے میں ایک بات آئی ہے۔ اس کو پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ کہ بدر سے دنیاوی خبروں کے صفحے علیحدہ کرنا اور ان کے خواہشمندوں سے ایک روپیہ کا اضافہ لینا اور اگر ایک بار ہوسکے تو اس سے علیحدہ رکھنا۔ موزوں نہیں۔ گو اس سے ایڈیٹر صاحب کی نیک نیتی اور دلی جوش کی ودیعت میں رکھی ہوئی ہے ظاہر ہوتی ہے مگر اس سے کام کی کثرت ہو جائیگی اور رجسٹر علیحدہ رکھنے پڑیں گے اور تعجب نہیں کہ ایک دو کلرک کی ضرورت محسوس ہو اور قلت روپیہ کے باعث اس کو مشکل و صعب نظر آئے۔ علاوہ ازیں ... مساوی فائدہ نہ اٹھا سکے گی جو نہایت نامناسب ہے۔ ... تو ہم نے گوارا کر لیا لیکن زیدی کا پرچہ نہ لینے ... کی تعداد ایسی کم نکلی کہ یہ تجویز مجبوراً منسوخ کرنی پڑی۔ چالیس پچاس خریداروں کے واسطے تمام انتظام کرنا مناسب نہ تھا اس واسطے اب سب خریداروں کو ایک ہی طرز کا اخبار روانہ کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

اس سب کی بجائے ہفتہ میں دوبار صحیح معنوں میں ہو۔ یعنی دن مقرر کیا جائے اور تاریخ نہ کی جائے۔ اور اگر اس میں اخراجات زیادہ معلوم ہوتے ہوں تو ایک اور صورت ہے۔ وہ یہ کہ قیمت مبلغ عہ روپیہ ہو۔ اور اخبار ہفتہ میں آٹھ بار شائع ہو اس صورت گو ہفتہ وار نہ کہلا سکیگا مگر اس کے قریب قریب ہوگا اور سال تمام میں نو پرچے بچ جائیں گے۔ جس سے کئی سو روپے کا فائدہ اخبار کو پہنچ جائیگا اور پبلک کو چنداں محسوس ہی نہ ہوگا۔ اگر ہفتہ میں دو بار ہو تو تعداد ... سال بھر از روئے حساب ۹۶ اور ایک ہفتہ رخصت سالانہ نکالکر ۹۵ پرچے مبلغ عہ کے عوض ملے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ۲۵ خریدار مبلغ عہ والے دونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ابو سعید عربی۔ کلکتہ۔

ہم نے تو یہ تجویز کی تھی کہ آپ کی مقرر فرمودہ قیمت پر اخبار ہفتہ میں دوبار کر دیا جائے۔ مگر بعض بزرگ دوستوں کے مشورہ سے قرار پایا۔ کہ سردست اخبار بدر ہفتہ وار ہی رہے۔ بہر حال آپ کے وعدہ امداد متعلق ۲۵ خریداروں کا شکریہ ہے۔ جو امید ہے۔ کہ آپ موجودہ صورت میں بھی پورا فرماویں گے۔ ایڈیٹر)

المفتی

۱۲۴ معاملات تجارت مین سود

ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت مین پہونچا۔ کہ جب بنکون کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدنظر رکھکر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی ۔ ملکی ۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہوکر سُود کا لین دین جاری ہوسکتا ہے یا نہین ۔

فرمایا ۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کھولنا چاہتے ہین ۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھرین ۔ ہمنے یہ نہین کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کھانا جائز ہے ۔ بلکہ اشاعت اسلام مین اور دینی ضروریات مین اسکا خرچ جائز ہونا بتلایا گیا ہے ۔ وہ بھی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہین سکتا اور دین غریب ہو رہا ہے ۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہین ۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات سو ان کیواسطے اور ایسی باتون کے واسطے سود بالکل حرام ہے ۔ وہ جواز جو ہمنے بتلایا ہے ۔ وہ اس قسم کا ہے ۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ مین جلانا شرعاً منع ہے ۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے ۔ کہ اس زمانہ مین اگر کہین جنگ پیش آوے ۔ تو توپ بندوق کا استعمال کرے ۔ کیونکہ دشمن بھی اس کا استعمال کر رہا ہے ۔

۱۲۵ تراویح کی رکعت

تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے ۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے ۔

فرمایا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے ۔ مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت مین ہے ۔ کہ آپنے رات کے اول حصّے مین اسے پڑھا ۔ بیس رکعات بعد مین پڑھی گئین ۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی ۔

تعزیت کا خط

وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ خدا آپکے ساتھ ہو اور آپ پر اپنی رحمتین نازل فرمائے ۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی ۔ ایسے وقت مین کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے پاس پہونچ سکتا ہون جن سے آپکے دل مین طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جب یہ جانکاہ خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے مین آپ کو خط لکھون جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو ۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کرلینا ہر ایک شخص کا کام نہین لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہان بھی ہوچکا ہے ۔ اور وہ آپکے امام اور رہبر کے گھر مین ہُوا ہے مین دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس کو میان مبارک احمدؐ کے ساتھ جسقدر محبت تھی ۔ آپ کو خود معلوم ہوگی اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تھا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا ۔ فرمایا ۔ جب خدا کی اس مین رضا ہے ۔ تو مین خدا کو راضی رکھنا چاہتی ہون ۔ خواہ ہزار مبارک احمدؐ وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تھا یہ خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۔ جب تک تم اپنی پیاری چیزین خدا کے راہ مین نہ دو ۔ تم بھلائی کو پا نہین سکتے ۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے ۔ اس نے آپ پر ایک ابتلاء وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہین اور ابتلاء ایک بڑے انعام کو اپنے ساتھ لاتا ہے ۔ ابتلاء گذشتہ گناہون کو بخشواتا ہے ۔ اور آئندہ کیواسطے نعمتون کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے درجنون بیٹے ہلاک ہوئے پر اس نے صبر کے ساتھ سب کچھ پایا ۔ اور پہلے سے بھی بڑھکر پایا خدا تعالے نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کرین ۔ کیونکہ دنیا مین سب سے پیاری شئے جو آپ کی تھی وہ اُس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی ۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کرین اگر وہ خوش ہوگیا تو پھر کوئی غم نہین ۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے ۔

میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کرکے وطن کو آجاوین ۔ آپ کو گئے ہوئے بھی بہت عرصہ ہوگیا ہے ۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے ۔ آمین ۔

آپکا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۔

۲۹ر جنوری ۱۹۰۶ء

اِس خط کو لکھ کر مَین نے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بھی چند سطرین لکھدین ۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہون جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائین ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ سُنت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مُصیبت نازل کرتا ہے تو بعد مین اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بھی سامان کر دیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالےٰ پر توکل کرین خدا تعالیٰ اور اولاد دیدیگا ان مُصیبتون سے دنیا مین کوئی خالی نہین ۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہین ۔ والسّلام

میرزا غلام احمدؐ ۔

مباہلہ

پیارے اڈیٹر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر بار مین شائع فرماکر ممنون فرماوین ۔ والسلام

خادم ۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاونی

آج واقعہ ۵ر جنوری ۱۹۰۶ء کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) فیما بین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار مین مباہلہ ہوا ۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ ۔ غیر احمدی جماعت مین سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب اہد الاد یا ٹھیکیدار موجود تھے ۔

بابو محمد یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرماکر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہین ہے تو اللہ تبارک و تعالےٰ مجھکو فریق ثانی کے عین حیات مین ہلاک کرے جماعت احمدیہ کے ممبرون نے آمین کہی ۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ مَین مرزا کو ان کے تمام دعوون مین مفتری اور کاذب سمجھتا ہون اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عنصری وجود کے ساتھ آسمان پر زندہ ہے اُتریگا ۔ لہذا مین اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ اگر مین اِس اپنے اقرار صالحہ مین غلطی پر ہون تو اللہ تعالےٰ مجھے فریق ثانی کے عین حیات مین ہلاکت نصیب کرے ۔ تمام غیر احمدی جماعت نے آمین کہی ۔ عزیز احمدی انبالہ ۔

تفسیر القرآن

خدا تعالیٰ کے ان مبارک لوگون سے جنھین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنھین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے ۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہ صاحب بھی ہین ۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاء اللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے ۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی ۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نورٌ علیٰ نور ہے ۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یون تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے ۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنہون نے اسے ہر آیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے ۔ کہ اس آیۃ مین کیوں یہ لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد اظہار کیلئے یہ اسلوب کلام کیون رکھا گیا ہے ۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین ۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدنظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے ۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین ۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا ۔ مولوی صاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اُٹھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے ۔ کہ پہلی آیت دوسری آیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے ۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے ۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اُٹھتا ہے ۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے ۔ کہ بس یہی معنے تھے ۔ جو اس مرد خدا نے بیان کر دئے ۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون ۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کر سکتا ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نور الدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل لکھ دیتے ہین ۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے ۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی ہے ۔ کہ اس کے علماء مین تقلید کا مادہ پیدا ہو گیا ۔ اور جب سے یہ ست بجنی بھوت ہم مین گھس آیا ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا ۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہر کہ اس کے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھ دیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین ۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے ۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے ۔ اب مین دیکھتا ہون کہ ریویو کے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین ۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے اسطرح تفسیر کسی کی زندگی مین ختم نہین ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھ پہلے لکھ دین ۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے ۔ تو بہت خوب ہو ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے ۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے اب تک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہو سکے ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین ۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کر دینا کوئی بڑی بات نہین ۔ چودہوین صدی تک ترقی

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہائت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے ۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگا دے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہو جائے ۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضلیت مین دخل ہوتا ۔ تو ہاتھی گینڈا بجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا ۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے ۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے ۔ پس صبح اُٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن مین شام کر دینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہو جائے ۔ پھر کسی علمی کام مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین ۔ واللہ الہادی

(اکمل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنا لیا جائے ۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہو سکتی ۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مقرر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوش نما صحیح چلنے والا کلاک لگا دیا جائے ۔ جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی ۔ ضرورت تو بہت ہے ۔ اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعت سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصہ لیکر ثواب لیتا ہے ۔ تا کہ ان کی یاد دلانے والا انت ان نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے ۔ (اکمل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافر خانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش کی گئی تھی ۔ واقعی صبح کیوقت سرد پانی کی تکلیف اُٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین ۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے ۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھ کر طبیعت مکدر ہو جاتی ہے ۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ آہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکین گے ۔ عید اضحےٰ کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی کہلاتے ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحےٰ لکھا ہوا دیکھا ہو گا ۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے ۔ کسی عربی خط مین تمیم کی پیش نے داؤ

المفتی

۱۲۴ معاملات تجارت مین سود ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت مین پہونچا ۔ کہ جب بنکون کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدّ نظر رکھکر اضطرار کا اعتبار کیا جاوے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی ۔ ملکی ۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہوکر سُود کا لین دین جاری ہوسکتا ہے یا نہین ۔

فرمایا ۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کہولنا چاہتے ہین ۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھرین ۔ ہمنے یہ نہین کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کہانا جائز ہے ۔ بلکہ اشاعت اسلام مین اور دینی ضروریات مین اسکا خرچ جائز ہونا بتلایا گیا ہے ۔ وہ بہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہین سکتا اور دین غریب ہورہا ہے ۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہین ۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات ۔ سو ان کیواسطے اور ایسی باتون کے واسطے سود بالکل حرام ہے ۔ وہ جواز جو ہمنے بتلایا ہے ۔ وہ اس قسم کا ہے ۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ مین جلانا شرعاً منع ہے ۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے ۔ کہ اس زمانہ مین اگر کہین جنگ پیش آوے ۔ تو توپ بندوقون کا استعمال کرے ۔ کیونکہ دشمن بہی اس کا استعمال کررہا ہے ۔

۱۲۵ تراویح کی رکعات تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے ۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے ۔

فرمایا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے ۔ اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑھا کرتے تہے اور یہی افضل ہے ۔ مگر پہلی رات بہی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت مین ہے ۔ کہ آپنے رات کے اول حصے مین اسے پڑھا ۔ بیس رکعات بعد مین پڑھی گئیں ۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی جو پہلے بیان ہوئی ۔

تعزیت کا خط

وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ خدا آپکے ساتھ ہو اور آپ پر اپنی رحمتین نازل فرماوے ۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی ۔ ایسے وقت مین کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے پاس پہونچ سکتا ہون جن سے آپکے دل مین طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جب یہ جانگاہ خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے مین آپ کو خط لکھون جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو ۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کرلینا ہر ایک شخص کا کام نہین لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہان بہی ہوچکا ہے ۔ اور وہ آپکے امام اور پیر کے گھر مین ہوا ہے مین دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس کو میان مبارک احمدؐ کے ساتھ جسقدر محبت تہی ۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تہا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا ۔ فرمایا ۔ جب خدا کی اس مین رضا ہے ۔ تو مین خدا کو راضی رکہنا چاہتی ہون ۔ خواہ ہزار مبارک احمدؐ وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تہا پر خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزین خدا کے راہ مین نہ دو ۔ تم بہلائی کو پا نہین سکتے ۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے ۔ اس نے آپ پر ایک ابتلاء وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہین اور ابتلاء ایک بڑے انعام کو اپنے ساتھ لاتا ہے ۔ ابتلاء گذشتہ گناہون کو بخشواتا ہے ۔ اور آئندہ کیواسطے نعمتون کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے دس بیٹے ہلاک ہوئے پر اس نے صبر کے ساتھ سب کچھ پایا ۔ اور پہلے سے بہی بڑھکر پایا خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کرین ۔ کیونکہ دنیا مین سب پیاری شئے جو آپ کی تہی وہ اُس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی ۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کرین اگر وہ خوش ہوگیا تو پھر کوئی غم نہین ۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے ۔

میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کرکے وطن کو آجاوین ۔ آپ کو گئے ہوئے بہی بہت عرصہ ہوگیا ہے ۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے ۔ آمین ۔

آپکا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۔

۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء

اس خط کو لکھ کر مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بہی چند سطرین لکھدین ۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہون ۔ جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائین ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ سُنّت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مُصیبت نازل کرتا ہے تو بعد مین اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بہی سامان کردیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالےٰ پر توکل کرین خدا تعالیٰ اور اولاد و دیگر ان مُصیبتون سے دنیا مین کوئی خالی نہین ۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہین ۔ والسّلام

مرزا غلام احمدؐ ۔

مباہلہ

پیارے اڈیٹر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر بار مین شائع فرماکر ممنون فرماوین ۔ والسلام

خادم ۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چہاونی

آج واقعہ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) قیام پذیر بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار مین مباہلہ ہوا ۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ ۔ غیر احمدی جماعت مین سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب اللہ دیا ٹھیکیدار موجود تہے ۔

بابو محمد یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرماکر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہین ہے تو اللہ تبارک وتعالےٰ مجھکو فریق ثانی کے حین حیات مین ہلاک کردے جماعت احمدیہ کے ممبرون نے آمین کہی ۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ مین مرزا کو ان کے تمام دعوؤن مین مفتری اور کاذب سمجھتا ہون اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عنصری وجود کے ساتھ آسمان پر زندہ ہے اُتریگا ۔ لہذا مین اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ اگر مین اس اپنے اقرار صالحہ مین غلطی پر ہون تو اللہ تعالےٰ مجھے فریق ثانی کے حین حیات مین ہلاکت نصیب کرے ۔ تمام غیر احمدی جماعت نے آمین کہی ۔ عزیز احمدی انبالہ ۔

تفسیر القرآن

خدا تعالیٰ کے ان مبارک لوگون سے جنھین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنھین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے ۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہ صاحب بھی ہین ۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاء اللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے ۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی ۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نورٌ علیٰ نور ہے ۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یون تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے ۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنھون نے اسے ہر آئیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے ۔ کہ اس آئیت مین یہ لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد [اظہار] کیلئے یہ اسلوب کلام جو رکھا گیا ہے ۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین ۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدنظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے ۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین ۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا ۔ مولویصاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اٹھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے ۔ کہ پہلی آئیت دوسری آئیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے ۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے ۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے ۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے ۔ کہ بس یہی معنے تھے ۔ جو اس مرد خدا نے بیان کر دئے ۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون ۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کر سکتا ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائیت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نور الدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل لکھدیتے ہین ۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے ۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی سبب ہے ۔ کہ اس کے علماء مین تقلید کا مادہ پیدا ہو گیا ۔ اور جب سے یہ ست بجنی بہوت ہم مین گھس آیا ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا ۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہر کہ اسکے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھدیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین ۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے ۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے ۔ اب مین دیکھتا ہون کہ دیر کے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین ۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے اسطرح تفسیر کسی کی زندگی مین ختم نہین ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھ پہلے لکھدین ۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے کلی یا زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے ۔ تو بہت خوب ہو ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے ۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے ابتک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہو سکے ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین ۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کر دینا کوئی بڑی بات نہین ۔ چودہوین صدی تک ترقی

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہائیت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے ۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگا دے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہو جائے ۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضلیت مین دخل ہوتا ۔ تو ہاتھی گینڈا بجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا ۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے ۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے ۔ پس صبح اٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن مین شام کر دینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہو جائے ۔ پھر کسی علمی فکر مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین ۔ واللہ الہادی

(المکل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنا لیا جائے ۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہو سکتی ۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مقرر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوش نما صحیح چلنے والا کلاک لگا دیا جائے جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی ۔ ضرورت تو بہت ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعت سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصہ لیکر ثواب لیتا ہے ۔ تاکہ ان کی یاد دلانے والا نشان نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے ۔ (المکل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافر خانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش کیگئی تھی ۔ واقعی صبح کے وقت سرد پانی کی تکلیف اٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین ۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے ۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (المکل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھ کر طبیعت مکدر ہو جاتی ہے ۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ آلہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکین گے ۔ عید اضحےٰ کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحےٰ لکھا ہوا دیکھا ہو گا ۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے ۔ کسی عربی خط مین تمیم کی پیش نے واؤ

کا دہوکہ دیا ہے۔ اب انگریزی یہان تک گھر کرگئی ہے۔ کہ محمدن کالج کو بہی محامڈن کالج لکھتے ہین۔ شرم! یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ ذالک مبلغہم من العلم ادنٰی خاتم الخلفاء سید الاولیاء سے مقابلہ کرنے کو تیار۔ ع

ایاز قدر خود بشناس (اکمل)

آجکل کے صوفیون کے راز

صوفیانہ ذکر مین یہ شرائط ہین کہ مضغہ قلب کیطرف توجہ رکہین اور اس کی حرکت سے لفظ اللہ سمجہین اور حبس نفس یا کم سے کم حصر نفس کی ضرورت ہے۔ ساتہہ ہی تصور شیخ یا صورت کمتوبی زرین اسم الذات بھی ہو اور ہیئات نشست مربع باین شرط کہ انگوٹہا شریان زانو پر رہے۔ آنکھین بند اور اس طرح بھی قلب مین حرارت محرکہ نہ پیدا ہو۔ تو پاس انفاس کیا جائے بلکہ ذکر جہر لا الٰہ الا اللہ بہ شرائط تصور پیر و تخیل نفی ماسوا اور ضرب الا اللہ علی القلب وغیرہ وغیرہ پہلے پہل باتعداد تسبیح پر ہونا چاہیئے۔ پھر صرف "الا اللہ" بالمضاعفہ۔ پھر محض اللہ اللہ گو کلام غیر مفید یا بے معنی ہوتا جائے۔

یہ کوئی سنت احمدیہ اور اتباع نبی کریم نہین ہے اور نہ آثار صحابہ مین ان اذکار اور وظائف اور اشغال کا نام و نشان ہے۔ یہ قواعد ہین علم یوگ یا مسمریزم و علم قوائے روحانیہ کے جو قدیم سے رائج ہین اور انہی سے مستنبط ہین۔ یہ شرائط ہی راز کی باتین ہین جن کے ساتہہ ذکر لگا کر یہ دہوکہ دیا گیا ہے۔ کہ گویا قلب کا جاری ہونا اور معمول اور میڈیم یعنی مُرید کا متاثر ہونا پیر و مرشد کی کرامات ہے۔ حالانکہ مسمریزم مین یہ عام رواج ہو رہا ہے۔ اور صوفیون کی کرامات طشت از بام ہو چکی ہین۔ جن لوگون پر یہ راز منکشف ہو گیا ہے وہ ان لوگون سے برگشتہ ہوئے۔ یہ کوئی بری بات نہین غضب ہے تو یہ ہے کہ جاہل ان کے معتقد ہین۔ وہ اعمال صالحہ مسنونہ صوم و صلوۃ اور قرآن تدبر سے پڑھنے اور ہر کام مین اتباع النبی الکریم کرنے کو لغو جانتے ہین۔ بعض تو شریعت کو ایک لعنت سمجہ کر تارک الصوم والصلوۃ ہو گئے اور ربقہ شرع سے باہر نکل گئے اور بعض بلحاظ اسلام و مسلمین حضرت خاتم النبین ؐ کے باندہے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے ہین یا اعتقادی رنگ مین باعث عذاب و عتاب آخرت مانتے ہین۔ لیکن ان اعمال مسنونہ کو وصل باللہ یا لقاء الٰہیہ کا موصل ہرگز نہین جانتے۔ یہی سبب ہے۔ کہ نمازون کو سنوار سنوار کر اور قرآن کریم تدبر سے نہین پڑہتے اور وظائف کو بہی بلحاظ ترجمہ و مضامین نہین پڑہتے۔ صرف ان کا یہی مذہب ہے۔ کہ فنا فی الشیخ کے لئے اس کا تصور اور اس کا فرمودہ وظیفہ کرتے رہنا چاہیئے۔ حتےٰ کہ اپنے آپ کو عین مرشد یا اس کا مظہر جان کر اس کے اعمال سے متلبس ہو جائے اور بے تکلف یہ کیفیت اُس کے دل مین سما جائے۔ بعینہ جیسے بُت پرست کرتے ہین۔ چونکہ یکسوئی خیال سے کچہہ صفائی بہی انہین حاصل ہو جاتی ہے اور کچہہ خوابین دیکہہ لیتے ہین پھر آگے ترقی کرتے ہین اور فنا فی الرسول کی منزل یون طے کر لیتے ہین کہ صورت پیر کو مظہر محمدؐ جانتے ہین اور اس کو بجائے رسُول بنا کر اس کا تصور نبی ٹھہرا کر کرتے ہین۔ اور خاتم النبوت کے صفات کا خیال اور تصور ... اپنے آپ پر جماتے ہین۔ حتیٰ کہ انا محمدؐ کی حالت اُن پر طاری ہو جاتی ہے پھر فنا فی اللہ انھیں آسان ہے کیونکہ مطابق مذہب وحدت وجودیون کے بشکل انسان مین خدا تہا۔ مجھے معلوم نہ تہا۔ انا احمدؐ بلا میم انا عرب بلا عین۔ اور ایسی ملحدانہ باتون کا تصور اور پے در پے تفکر کر کے اپنے آپ کو عین اللہ جاننے لگ جاتے ہین۔ پس اپنے وجود کی نفی یون کر لی۔ کہ یہ وجود میری ہستی نہین بلکہ خدا ہی کی ہے بلکہ سارا جہان عین ذات ہے۔ معاذ اللہ من ہذا لعقیدہ

پس ان وجودیون اور دہریون مین چندان فرق نہین وہ بہی کائنات کو ہی اپنی ذات کا خدا مانتے ہین۔ کہ یہ سب صفات اور خاصیات مادہ ہی کی ہین یعنی قدرت اور صنعت الٰہی سے جو عجائبات صنائع ان ذرات یا مادہ کی ذات مین ظاہر ہین سب ان کے اپنے ہی خواص ہین۔ روحانی جسمانی قوئے اور خاصیات کا منبع یہی وجود ہے۔ جو اصل اس کائنات کا ہے ایسا ہی وجودی بہی کہتے ہین کہ خدا کوئی الگ چیز نہین ہے اس عالم کا اصل ایک ہستی ہے جو اطلاق سے بہی مطلق ہے یعنے یہ نہین کہ تعینات کا اصل جو کہ ان قیود و افراد سے مطلق ہے۔ وہ خدا ہے اور یہ تعینات خدا نہین بلکہ اطلاق اور قیود و تعینات سے مطلق ہے یعنی اشکال مختلفہ مین بہی اور ہیولانی حالت مین بہی خدا ہی خدا ہے اسی بناء پر ہمہ اوست کا مذہب مبنی ہے بعض کہتے ہین۔ کہ اصل سب کا وہ ہے مگر ان کا اصل "ہمہ اوست" اس طرح ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جب تعینات کی قید اور اطلاق کی قید سے باہر ہوا تو وہ صرف تصوری ہستی ہوئی نہ کہ موجود غرض یہ صوفی اسلام کا لباس پہنے ہون یا غیر اسلامی ہون ان سے جو منافع یا مضار یا مکاشفے ظاہر ہوتے ہین۔ سب قواعد یوگ پر مبنی ہین۔ یکسوئی خیالات اور تصور جمانا اور عقد ہمت اور ارادہ اور ایسے اور کئی امور ان کا راز ہین۔ کفر و اسلام سے کوئی غرض نہین۔ دہریہ ہو کر کوئی ان قواعد پر چلے تو ایسی کامیابی کا سونہہ دیکہہ سکتا ہے مگر ان باتون سے اللہ تعالیٰ جو وجودیون اور مشرکون کے عقائد کے خلاف ایک الگ ہستی اور اعلیٰ وجود ہے راضی نہین ہوتا۔ اسکی رضامندی کی علامات دنیا مین اجابت دعوات اور پیشگوئیون کے وقوعات اور نصرۃ اور برکت جاریہ ساریہ ہین اور وہ خوارق عادات جو کہ عادت اللہ منصوعہ کی حد کے اندر ہون جو وجودیون سے کبہی سرزد نہین ہوتے خصوصاً بہ مقابلہ احباء اللہ و اولیاء اللہ ائمہ و خلفائے دین متین جن کی عشق اور ہمت بجز اتباع النبی اور تسنن بالسنۃ النبویہ کے اور کچہہ نہین ہوتی۔

فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ (گولیکی)

ایڈیٹر کی ذمہ داری

ایک ایڈیٹر کی حالت کس قدر نازک ہوتی ہے یہ امر ایڈیٹری کی میز پر بیٹھ کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی ڈاک مین کئی خطوط اس کو موصول ہوتے ہین ایک طرف سے تو ایک صاحب کوئی مضمون اپنے مذاق کے موافق پاکر اس کی تعریف مین زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہین دوسری طرف ایک اور حضرت ہین جو یہ کہہ کر کہ اخبار بالکل ردی ہے اسکی تمام محنت پر پانی پھیر دیتے ہین اور نہین سمجہتے کہ ہزار دو ہزار اصحاب کے مذاق کے موافق ایک اکیلی جان کیا کر سکتی ہے اس کشمکش سے نکلنے کے لئے کیا ہی عمدہ اصل ہے جو ہمین اپنے امام ہمام کی معرفت ہاتہ آیا ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کرنے چاہیئن۔ واقعی جو لوگ یہ کہتے ہین وہ مزے مین رہتے ہین۔ نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا۔ نہ سہی گر میرے مضمون مین لذت نہ سہی

ایک خط اُمادہ سے آج کی ڈاک مین آیا ہے ہم ایسے خطوط کے اندراج سے ہمیشہ پہلو تہی کیا کرتے ہین مگر چونکہ یہ ایسے شخص کی رائے ہے جو خود ایڈیٹر ہے اسلئے درج کر دیتے ہین۔

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر نمبر ۳ [illegible]

مقدس شاعری

(نظم منظومہ میاں محمود احمد صاحب)

محمد پر ہماری جان فدا ہے — کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اُس نے روشن کر دیا ہے — اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
مجھے لے مسیحا درد دل کی — ترے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے
دل آفت زدہ کا دیکھ کر حال — مرا زخم جگر بھی ہنس رہا ہے
کسی کو بھی نہیں مذہب کی پروا — ہر اک دنیا کا ہی شیدا ہوا ہے
بھنور میں پھنس رہی ہے کشتی دین — تلاطم بحر ہستی میں بپا ہے
سروں پر چھا رہے ہیں ابر ظلمت — اُسی سے جنگ ہے جو ناخدا ہے
خدایا اک نظر اس تفتہ دل پہ — کہ یہ بھی تیرے در کا اک گدا ہے
غم اسلام میں جاں بلب ہوں — کلیجہ میرا مُنہ کو آ رہا ہے
ہمارے حال پہ ہنستی ہے گو قوم — ہمیں پر اُسپہ رونا آ رہا ہے
مسیحا کو نہیں خوف و خطر کچھ — حمایت پر تُلا اس کی خدا ہے
ہوئے ہیں لوگ دشمن اس حق کے — اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے؟
حیات جاوداں ملتی ہے اس سے — کلام پاک ہی آب بقا ہے
مریم عیسیٰ سے مرد جی اُٹھے ہیں — جو اندھے تھے انہیں اب سوجھتا ہے

ذرا آنکھیں تو کھولو سونیوالو! — تمہارے سر پہ سورج آگیا ہے
زمین و آسمان میں اُسپہ شاہد — جہان میں ہر طرف پھیلی وبا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربان احمدؐ — مرے دل کا یہی اک مدعا ہے
اُسی کے عشق میں نکلے مری جان — کہ یاد یار میں بھی اک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود — مرا معشوق محبوب خدا ہے
سنو اے دشمنان دین احمدؐ — نتیجہ بدزبانی کا بُرا ہے
ذرا تم لوگ نظر دیکھو خدارا — جو بوتا ہے اُسی کو کاٹتا ہے
نہیں لگتے کبھی کیکر کو انگور — نہ حنظل میں کبھی خرما لگا ہے
لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم — زبان کا ایک زخم اُن سے بُرا ہے
شفا پا جاتے ہیں وہ رفتہ رفتہ — کہ آخر ہر مرض کی اک دوا ہے
مگر آتی نہیں زخم زبان پہ — یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے
ہمارے انبیا کو گالیاں دو — پھر اس کے ساتھ دعویٰ صلح کا ہے
گریبانوں میں اپنے مونہہ تو ڈالو — ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے
ہماری صلح تم سے ہو گی کیونکر — تمہارے دل میں جب یہ کچھ بھرا ہے
محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ — ہماری جان و دل جس پر فدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے — محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے

ہو اُس کے نام پہ قربان سب کچھ — کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے
اُسی سے میرا دل پاتا ہے تسکین — وہی آرام میری رُوح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا — وہی اک راہ دین کا رہنما ہے
پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے — ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے
مزا دو بار پہلے چکھ چکے ہو — مگر پھر بھی وہی طرز و ادا ہے
خدا کا قہر اب تم پر پڑیگا — کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہو چکا ہے
چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی — جو کچھ اس بدزبانی کا مزا ہے
ابھی طاعون نے چھوڑا نہیں ملک — نئی اور آنے والی اک وبا ہے
شرارت اور بدی سے باز آؤ — دلوں میں کچھ بھی گر خوف خدا ہے
بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا — یہی اکسیر ہے اور کیمیا ہے

سخن معقول از حامد سیالکوٹی

اگر حق را تو داری اعتبارے — بگویم با تو سخن استوارے
تو قائل شو بمرگ ابن مریم — رہا کن جان خود از انتظارے
نہ رفتہ بر فلک نہ انساں کہ گوئی — نہ باز آید بہ این ملک و دیارے
یقین ست اینکہ او مرفوع بحق شد — نہ از جسمے مگر بُد جانسپارے
فنا شد جسم او در خدمت یار — پرید روح او سوئے نگارے
مقام رفعتش چرخ چہارم — بکشمیرش خدا کردہ مزارے
مقامے ہست مردان خدا را — بہ نزدیک خدا عزت و قارے
اگر فہمی تو شان انبیاء را — ببینی رفع ہر والا تبارے
نہ مخصوص ست رفعت با مسیحا — نبیان را ہمین باشد شعارے
شدہ بر فلک ہشتم رفع موسیٰ — ہمین شد رفعت اورا مدارے
بہ یحییٰ بین کہ بنشستہ بہ عیسیٰ — بہ چارم چرخ بر دور اقرارے
یقین آری اگر بر موت یحیےٰ — بگو بہ مرگ عیسیٰ آرے آرے
کہ جسم عنصری یا جسم روحی — نہ ہم صحبت شود سوئے دوستدارے
بہ بین بگذشت زین نہ نشیند فلاک — ابوالقاسم محمدؐ کامگارے
مقام رفعتش عرش معلےٰ — رسانیدش کجا پروردگارے
رسید آنجا کہ نرسیدہ نبی ایچ — چہ عبدے عاشق آن کردگارے
بود عرش آشیانش آن شکارے — شدہ یکسان برائے راسوارے
بظاہر مرقدش خاک مدینہ — بباطن مرکزش شد عرش پایے
گواہ آمد برین آن دخت صدیق — کہ بود اورا انیس و غمگسارے
ہمین ست اے فتابس سخن معقول — بگفتم گر تو ہستی ہوشیارے

پناہ درکار ہے مجھ کو خدا کی — نہ شیطان الرجیم بے حیا کی
بھروسہ ہے فقط نام خدا کا — بڑا جو مہربان ہے رحم والا

سورۂ فاتحہ

... اللہ
بجا اُن کو ثنا ہر دم وہ ذات یکتا
صفات ذوالمنن ہو رب العالمین ہو
صفت اک یہ کہ رب العالمین ہے
صفت اک مخلوق سے بالاتریں ہے
ہر اک رحمان پیارا نام اُس کا
پھر اک مہربانی کام اُس کا
رحیم مہربان ہے مخلصین پہ
بدی کو جو سزا اس کے نہیں ہو
نیا دار ... روز جزا کا
وہی مالک ہے بادشا کا
سر ... فیصلہ ...
بجز تیرے بندگی الہ ...
... بندہ ہم ایمن یار
تیرے مسکین بندہ ... رب اعلیٰ
مدد گر تو ہماری رب اعلیٰ
تو خود کر دے ہمارا بول بالا
چلا ہم کو براہ راست رحمان
عطا کر تو ہمیں فضل فراوان
... جو خاص ...
عنایت جن پہ ہے تیری کریما
انہیں منعم علیہم میں ملانا
انہیں کی راہ پہ ہم کو چلانا
غضب ... مالک آیا
... میں پھنسایا
مصیبت اور ہلاکت میں ...
... گمراہ جو ... صفا کو
... راہ صفا کو
... روش سے تو بچانا
... ہمیں ... چلانا
خاکسار حامد سیالکوٹی

زلزلہ بخارا

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا وقائع نگار سینٹ پیٹرزبرگ ناقل ہے ۔ کاراتاغ اور دیگر حصص بخارا سے یہاں زلزلہ حال کے بعض نہایت ہی خوفناک تفصیلی حالات سننے میں آئے ہیں چونکہ یہ بیانات اُن چند لوگون کے ہیں جو زلزلہ کے بعد زندہ باقی رہ گئے اس وجہ سے نہایت اعتبار کے قابل ہیں اور ان کو سُن کر سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے ۔ کسی مہذب جماعت پر اس سے زیادہ خوفناک مُصیبت اور کیا پڑ سکتی ہے لوگ زندہ درگور ہو گئے ۔ جل کر مر گئے ان کے ہاتھ پاؤن کٹ گئے اور اسی حالت مین ہلاک ہوئے یا بھوکون مر گئے یا اس بات کیلئے زندہ بچگئے کہ انواع اور اقسام کی درد و تکلیف اور ایذا برداشت کرنے کے بعد ہلاک ہو جائین ۔ ایسی دہشت انگیز وحشت خیز حالت اب تک کسی کے دیکھنے مین نہ آئی ہو گی ۔ مصنف کتاب جہنم نے جو تخیلات اپنی کتاب مین درج کئے ہین وہ پیش نظر ہو گئے ۔

کاراتاغ ملک بخارا مین وسط ایشیاء کا نہایت آباد اور خوشحال شہر ہے یا کسی زمانہ مین تھا وہ ایک ریاست کا صدر مقام تھا جو روس کی خراجگذار تھی ۔ آمو دریا کی شاخ جو دریائے سرخان کے نام سے مشہور ہے ۔ اسی کے کنارے یہ شہر واقع تھا اور جس طرح اہل اسپین کی بہادری ظاہر ہونے کے قبل ٹولیڈو کی حالت تھی ۔ اسی طرح یہ مقام بھی فولادی تلوار زن کے لئے مشہور تھا ۔ کاراتاغ کا بنا ہوا خنجر ۔ چھرا یا تلوار شاہزادون اور رئیسون کو تحفہ کے طور پر دیا جاتا تھا ۔ ریشمی سوتی اور اُونی کپڑا بھی یہان کثرت سے تیار ہوتا تھا ۔ ایک خاص قسم کا کپڑا الایچہ کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کو صرف حسین عورتین اور بہادر سپاہی پہنتے تھے ۔ یہ مقام سطح سمندر سے تین ہزار فیٹ کی بلندی پر ہے اس وجہ سے خاص صدر مقام ریاست یعنی حصار سے یہان کی آب و ہوا بہت اچھی ہے حصار کے امراء اور رؤسا گرمی کے زمانہ مین جا کر وہان قیام کرتے ہین ابھی تک مقام مذکور مین بخار کی شدت ہوا کرتی ہے اس حادثہ کے واقع ہونے کے قبل وہان بارہ سو مکانات پائے جاتے تھے سب تو کاراتاغ ایک بہت بڑا قبرستان ہو گیا ہے جہان چار ہزار کے قریب وہ آدمی مدفون پڑے ہین جو آج کے چند روز پیشتر زندہ تھے اور کاروبار کرتے تھے اور بیان کیا جاتا ہے کہ آس پاس کے دوسرے قصبات اور دیہات کے گیارہ ہزار آدمی تلف ہو گئے ۔ (ت ۔ ح)

اسرار حسن و صحت

یہ ایک رسالہ جناب محمد عمر صاحب جذب لکھنوی نے تالیف فرمایا ہے جس مین حسن پیدا کرنے کے طریقے درج ہین ۔ مؤلف صاحب نے اخیر مین تبلا دیا ہے کہ اس کا بہت کچھ حصہ ترجمہ ہے اور ترجمہ بھی ولائت کے نامور پروفیسر بوائیڈ مین بات کی تصنیف کا مگر اس مین بہت سے امور زائد کئے گئے ہین ۔ ترجمہ کرنے مین اگر کوئی خوبی ہے تو یہ ہے کہ پڑھنے والا صرف عبارت سے یہ معلوم نہ کر سکے ۔ کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے ۔ ہم اپنے مہربان کو مبارکباد دیتے ہین ۔ کہ وہ اس مین کامیاب ہوئے ہین سب سے زیادہ مُسرت مجھے جس بات سے اس کتاب کو پڑھ کر ہوئی وہ یہ ہے ۔ کہ جہان کوئی حفظ صحت کا اصل آپ نے لکھا ہے ۔ جو متفق علیہ ہے تو ساتھ ہی یہ بھی جتا دیا ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے یہی فرما چکے ہین ۔ واقعی متمدن و مہذب قومون مین اشاعت اسلام کا ایک یہ طرز بھی ہے ۔ ایسی باتون سے بعض طبائع بہت متاثر ہوتی ہین ۔ کتاب کا حجم ۱۰۴ صفحہ کاغذ چکنا ۔ چھپوائی اچھی ۔ قیمت ۸ ر ۔ غالباً محمد نثار حسین صاحب مہتمم قومی پریس دیام بار لکھنؤ سے مل سکتی ہے ۔

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

آل انڈیا سودیشی کانفرنس مین لالہ لاجپت رائے کا یہ فقرہ غالباً بعض آریہ مہاشون کو جو محض مسلمانون کو متہم کرتے تھے ۔ نادم کرنے کے لئے کافی ہو گا ۔

سب سے پہلے گذشتہ چھ ماہ کی مُصیبت کے متعلق مین یہ ماننے پر آمادہ نہین ۔ کہ مسلمان ہی اس کے موجب تھے ہندو مخبر اور خفیہ پولیس والے بھی اس نام نہاد بلوہ کے یقیناً تائید کرنے اور اس کو امداد دینے والے تھے ۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس عربی کی ضرورت ہے ۔ جو کہ عربی دینیات اور فارسی مین اچھی لیاقت رکھتا ہو ۔ مڈل اور ہائی کلاسون کو تعلیم دے سکتا ہو ۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی ۔ تمام درخواستین ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پاس معہ سندات کے آنی چاہئین ۔ والسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

سرکار عالیہ گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ و مزید گذارش

خدا کرے ۔ کہ یہ عادل رحم دل گورنمنٹ ہمیشہ ہمارے سر پر عدل اور رحم کا سایہ رکھے ۔ دو تین فصلون کے تلف ہونے پر رحم دل گورنمنٹ نے خراب شدہ دیہات کی وصولی معاملہ مین التوا کر دیا اور اکثر کو اُمید معافی کی ہے ۔ ورنہ بارانی کاشت مالکان کی سخت ابتر حالت تھی ۔ معاملہ کہان سے ادا کرتے ۔ اس واسطے سرکار کی دست گیری کا شکریہ ہے پانچ چھ سال سے زمین و آسمان کا رنگ بدل گیا معلوم ہوتا ہے ۔ دھوپ کم ہو گئی ہے اور سردی معمول سے زیادہ پڑنے لگ گئی ہے ۔ کئی سال سے زراعت موٹھ اور تل جب ثمر پر آتی ہے ۔ تو سردی سے پھل نہین لاتی ۔ کماد مارے جاتے ہین ۔ باغات کو خصوصاً انب کو بہت نقصان پہنچتا رہا ہے ۔ بعض ترکاریان تلف ہو جاتی ہین بعض اخبارات مین لکھا گیا ہے ۔ کہ سورج مین بہت بڑا داغ پڑ گیا ہے جو بڑھتا جاتا ہے اور زمین رفتہ رفتہ سرد ہوتی جاویگی جسکا ثبوت پہاڑ کے متصلہ علاقہ مثلاً ضلع گورداسپور مین ظاہر ہوتا جاتا ہے ۔ ہزارہا مویشی تلف ہو گئے اور اناج کی جگہ بھوکون کے پیٹ مین چلے گئے ۔ طاعون سے مردم شماری بہت کم ہو گئی ہے ۔ کاشتکاران کو فراہمی فصل کی اُجرت بہت دینی پڑتی ہے ۔ بارانی کاشتکار بجائے منافع کے خسارہ مین رہتے ہین ۔ عادل گورنمنٹ اندرونی کمزوریان رعایا پر باریک نظر سے غور کر کے دست شفقت سے اونکی دست گیری کرے ۔

خیرخواہ کار و رعایا بندہ نیاز بیگ زمیندار ضلع گورداسپور

العزیز

یہ رسالہ قاضی غلام محی الدین صاحب اخگر کی ایڈیٹری مین بٹالہ سے شائع ہوتا ہے ۔ قیمت سالانہ عہ حجم ۴۲ صفحہ ۔ قاضی صاحب نے مختلف قسم کے مضامین مثلاً فضائل ماہ صیام ۔ سوانح حضرت سرمد ۔ تصوف کے خیالات حاکم و محکوم کے ... [illegible] زینت دی ہے

بوسنہ اور ہرسک کی نسبت کچھ تاریخی حالات

(عربی اخبار سے بدر کے کالمون کیلئے ترجمہ کیا گیا)

دولت آسٹریا اور ہونکاریا (ہنگری) بوسنہ اور ہرسک مین برلن کے معاہدہ کے مطابق اس طور پر داخل ہوئی ہین کہ یہ دونون ملک باب عالی کی قلمرو مین رہین گے۔

لیکن اس مین شک نہین کہ بلاد عثمانیہ کا جو انجام دول خارجیہ کے عمل مین آکر ہوا ہے اس سے سخت اندیشہ ہے۔

ان ملکون مین سلطنت عثمانیہ کا وہ طرز عمل کہ جس سے یہ نوبت پہونچی ہے یا بلفظ دیگر وہ اسباب کہ جن سے یہ کچھ پیش آیا ہے وہ یہ ہین۔

بوسنہ اور ہرسک علاوہ ان قدرتی اور طبعی فضائل اور خوبیون کے جن کے لحاظ سے مغربی دول کی نظرون مین اہمیت عظیم رکھتے تھے اور ہین۔ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے بھی بڑے وسیع ملک ہین۔ اور پچھلے زمانہ کے سلاطین عثمانیہ اگرچہ جغرافیہ سے ان کی اہمیت کو نہ جانتے تھے لیکن باوجود اس کے پھر ان کی اہمیت ان کے دلون مین جاگزین تھی اور ان کی نظرین اسپر لگی ہوئی تھین کہ وہ اس کے مالک ہو جائیں اور اپنے ان جنگون کا اس کو مرکز قرار دین جو کہ وسط یورپ کے ساتھ ہو رہے تھے۔ اور پہلا سلطان جو یورپ مین داخل ہوا وہ سلطان مراد اول تھا اس نے جب اورنہ کو فتح کیا تو بروسہ سے نقل کر کے اورنہ کو پایۂ تخت قرار دیا اور پھر بوسنہ ہرسک کو فتح کیا اور اس وقت بوسنہ اور ہرسک دونون ہونکاریا کے بادشاہ کے زیر حکم تھے لیکن اس وقت یہ ملک پورا پورا فتح نہ ہوا تھا بلکہ سلطان محمد فاتح نے ۱۴۶۳ء مین پورا پورا فتح کیا اور ۱۸۲۵ء تک زیر جزیہ رہا اور بعد ازان ولایات عثمانیہ کے ساتھ ملحق ہوگیا۔

جب بوسنہ اور ہرسک دونون پورے پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کیطرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہان پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے اورخان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق منجملہ تنسیقات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ یہ تھا کہ جو ملک نیا فتح ہوتا تھا۔ اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسرون کو بطور ایک صلہ یا ان کے امتیاز کے لئے دے دیا جاتا ہے جسکو فی زمانہ تیمار کہتے ہین۔

اور ایسی اراضی والون پر فقط یہ فرض ہوتا ہے کہ راستون کی حمایت اور نگرانی کرین یا وقت پر کچھ سپاہیون کی امداد کرین اور ابتداً ایسی اراضی والے لوگ بہت کم تھے اور علاوہ برین یہ عطیہ شخصی ہوا کرتا تھا۔ اور وراثت اس مین جاری نہ ہوا کرتی تھی لیکن بعد ازان رفتہ رفتہ اس کی بہت ہی کثرت ہوگئی اور کثرت کے علاوہ اس مین وراثت شروع ہوگئی یہان تک بوسنہ اور ہرسک مین غیر متناہی تیمار اور جاگیرین ہوگئیں اور اس کے علاوہ ان جاگیر دارون کو اپنی رعیت اور مزارعون پر اس قدر وسیع اختیارات حاصل تھے کہ مزارعون کے مال و جان وغیرہ سب پر وہ حکم ران ہوگئے غرضیکہ تیمار والون کا حال ہرسک اور بوسنہ مین بعینہ ویسا ہی تھا جیسا کہ فرانس مین شورش عامہ سے پہلے اشرافون کے لئے تھا یا آیرلینڈ مین لارڈون کا تھا۔ یا کوہ لبنان مین مشائخ و امراء کے لئے گذشتہ زمانہ مین حاصل تھا اور اس انتظام سے ابتدائی زمانہ مین دولت عثمانیہ کو جنگون مین بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا تھا کیونکہ اس انتظام سے جنگون کے وقت پر عظیم الشان باقاعدہ مسلح جرار لشکر سوائے کسی تکلیف اور مزید خرچ اور محنت کے مہیا ہو جاتا تھا اور تیمار کی طمع لشکریون سے بڑے بڑے کام کرا دیتی تھی اور تیمارون والے اپنے ملک سے دشمن کو اس طرح نہ روکا کرتے تھے جیسا کہ ایک فوجی افسر روکا کرتا ہے۔ بلکہ ایسا روکتے تھے جیسے کہ مالک لوگ اپنے ملک سے یا عیالدار شخص اپنے عیال سے روکا کرتا ہے۔ وغیر ذالک۔ لیکن اخیر مین جا کر یہ انتظام بڑے عظیم الشان نقصان کا موجب ٹھہرا۔ اور اس کا باعث یہ ہوا۔ کہ جاگیردار لوگ رعیت پر قابو یافتہ ہونے کے باعث بہت ہی ظلم و تعدی کرنے لگے جس سے رعایا مین سخت نفرت اور نفار پیدا ہوگیا اور اس سے اراضی کی آبادی مین بھی فرق آگیا۔ اور باشون سے رعیت کی متواتر سرکشی اور بغاوت نے سلطنت عالیہ کی مقامی طاقت اور حشمت مین بہت کچھ ضعف اور خلل ڈالدیا اور تیمارون کے انتظام کے ساتھ ساتھ سلطنت کا یہ بھی طریق تھا۔ کہ ہر ایک ملک کی حکومت کسی پاشہ کو کسی معین مقدار مال بالاقساط ادا کرنے پر دی جاتی تھی اور وہ خود مختار حاکم وہان کے قرار پاتے تھے اور وہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے رعیت پر بے حد گرانباری ڈالدیتے تھے اور چونکہ بہت سا لشکر بھی ان کو باقاعدہ رکھنا پڑتا تھا اور مال بھی بے شمار ان کے پاس جمع ہو جاتا تھا اور سرکشی کے بواعث ہوا کرتے ہین۔ لہذا اکثر اوقات وہ بغاوت اور سرکشی کرتے رہتے تھے۔ تو اس انتظام سے جیسا رعیت کو نقصان پہونچتا تھا۔ دولت عالیہ کو بھی سخت صدمہ لاحق ہوتا تھا۔ تو جب ایک کچھ سرکشی کرکے اپنے ارادون مین کامیاب ہو جاتا تھا یا کم از کم دولت عالیہ سرکشوں کے روکنے کے خیال سے کچھ نرمی کا برتاؤ کرتی۔ یا کسی کو باوجود سرکش ہونے کے پھر بھی اس منصب پر اس کو قائم رکھتی تو اس سے دوسرون کو بھی اس طریق کو عمل مین لانیکا شوق پیدا ہوتا اور نیا ایک دوسرا فساد برپا ہو جاتا تھا پس یہ اسباب تھے جن سے بوسنہ اور ہرسک کی حالت بہت ہی خراب ہوگئی تھی اور باب عالی پر اسکی اصلاح بالکل مشکل نہ تھی۔ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ پوری پوری اصلاح ہو جاتی لیکن اعداء اور رقیبون نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر مداخلت شروع کرکے اصلاح کی کوئی سبیل باقی نہ رہنے دی۔ روس جب کہ بلقان مین اپنی دست اندازی کرنی چاہتا تھا تو اس نے بوسنہ اور ہرسک کی زمین کو اپنے بیج کے لئے بہت مناسب اور تیار پایا اور پوشیدہ پوشیدہ تخم ریزی کرنے لگا جو کہ بہت جلد اُگا اور نشو و نما پاگیا۔ جسکا پھل وہ عام بغاوت اور شورش ہوئی جس کو نہ کوئی اصلاح درست کرسکتی تھی اور نہ کوئی رئیس اور نہ کوئی اسلحہ۔

فریاد معلم

معلمون کی قلیل تنخواہ اور اخراجات کی کثرت کا فوٹو ان اشعار مین خوب کھینچا گیا ہے۔

باپ کہتا ہے کہ بیٹا مین ہون بھوکا رات کا
پیٹ کا ساماں کروں یا پاس تیری بات کا
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

چاہیے گھر مین بچھونے پائجامے کرتیان
دال آٹا گھی مصالح برتن ایندھن روٹیان
ایک والد ایک ماں جن پر ضعیفی کے نشان
ایک بیوی ایک مین دو چار لڑکے لڑکیان
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

دیکھ لے بیٹا تو اپنے باپ کا حال زبون
اس پہ امید ترقی بھی قریباً ہے جنون
تذکرۂ پنشن کا چھڑ جائے تو بیٹھون سرنگون
پرسش تنخواہ پر ہے وائے قسمت کیا کہون
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

عجیب وغریب سیاح

یکم جنوری کو ایک شخص لندن سے دنیا کی پیادہ پا سیاحت کو روانہ ہؤا ہے اس کے بشرہ پر آہنی چہرہ ہے اور وہ بچون کی چھوٹی گاڑی ہاتھ سے دھکیلتا ہوا لے جائیگا۔ اسے اس سفر کے اختتام پر تین لاکھ روپیہ انعام ملے گا۔ جو امریکہ کا ایک دولتی دیگا۔ شرائط یہ ہین۔ کہ وہ اپنی اصلیت کسی آدمی کو نہین بتائیگا برطانیہ اور آئرلینڈ کے تمام اضلاع سے گذریگا اور دنیا کے بیس ممالک سے بھی گذرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جس شہر سے گذریگا وہان سے وہ ڈاک کا ٹکٹ خریدیگا۔ اثنائے مسافت مین اپنی بیوی تلاش کرے گا۔ جن شہرون سے گذریگا اور جتنے میل پیدل چلیگا۔ اس کی کیفیت کسی شہر کے حاکم یا دیگر ذمہ وار آدمی سے دستخط کراکے روانہ کرتا رہے گا۔ اس آدمی نے بیان کیا۔ میرے پاس اس وقت پھوٹی کوڑی بھی نہین ہے اثنائے مسافت مین رسالے اور تصاویر فروخت کرتا رہونگا شروع مین مجھے رسالون اور تصویرون پر ایک پونڈ خرچ کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسپر میرا گذارہ رہیگا۔ چہرہ ہمیشہ لوہے کا چہرہ چڑھا رہیگا۔ اور "آئرن ماسک" کے نام سے مشہور ہوگا۔

ایڈیٹرون کو نصیحت

ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی نے ایڈیٹرون کے روبرو تقریر فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد کیا کہ مین تم سے استدعا کی جسارت کرون کہ کسی واقعہ کی خبر درج اخبار کرنے سے قبل اس کے حالات کو بخوبی تحقیقات کر لیا کرو۔ سچ ہمیشہ خوشگوار و قابل ہضم تو نہین ہؤا کرتا مگر پائیدار ضرور ہوتا ہے اور اپنے ناظرین سے تم جس قدر سچ کہو گے اُتنا ہی انکو فائدہ پہونچیگا۔ برخلاف ازین اندیشہ ہے۔ کہ کسی خلاف واقعہ امر سے اس کے قبول کرنیوالون کو دیرپا نقصان پہونچے اور اس کے پھیلانیوالے بھی ذلیل ہون۔ پس جب تم کو واقعات کی صداقت کا ہر طرح اطمینان ہوجائے۔ اس اور صرف اسی حالت مین تم خوب نکتہ چینی کرو۔ تمام گورنمنٹون سے غلطیان سرزد ہوتی ہین اور نیک نیتی سے جو نکتہ چینی کی جائے۔ اس سے افراد کی طرح گورنمنٹون کو بھی فائدہ پہونچتا ہے ایک ہوشیار و صحیح الرائے پریس اعلیٰ طریق حکمرانی کے حاصل کرنے مین بہت کچھ مددگار ہوسکتا ہے

مجھے اعتماد ہے کہ تم میری ان باتونکو کسی ناصح کے بیان پر محمول نہ کروگے بلکہ محض دوستانہ اظہار رائے سمجھوگے۔

امریکہ مین چاندی کے سکون پر یہ عبارت کندہ ہوتی تھی

In God we trust

(ہم خدا پر توکل کرتے ہین) پریسیڈنٹ نے نئے سکون سے نکالڈالی۔ کہ یہ بالکل مہمل اور بے معنی ہے۔ سکون کو بھی خدا سے کیا تعلق (الحاد کا زور خدا نا وجود کی ضرورت) اگر خدا سے مراد یسوع ہے تو خوب ہؤا۔ کہ خدا کے ایسے غلط تصور سے دہریت اچھی ہے۔ کسر صلیب کے اسباب خود بخود پیدا ہورہے ہین۔ امریکہ مین میلاد مسیح کے موقع پر تمام مدارس مین ایک گیت گایا جاتا ہے۔ یہودیون نے کوشش کی ہے کہ یہ گیت منسوخ ہو۔ کیونکہ جو ان کے ہمخیال نہین وہ کیون خواہ مخواہ اس کے سننے پر مجبور کئے جاوین۔ سررشتہ تعلیم کے افسرون نے تو اس کو پسند کیا مگر پادریون مین جوش پھیل گیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ تجویز منظور کرلی کہ کمشنران قسمت کے اختیارات مین توسیع کی جائے اور اس امر کی اجازت دی جائے کہ تنخواہ اور سروس کی مدت کی نوعیت کے متعلق چند باتونکو چھوڑکر وہ عارضی عملہ کے نوکر رکھے جانے کی منظوری دے سکین۔ نائب تحصیلدارون کو کسی کار خاص پر تین ماہ کے لئے لگا سکین۔

پرکاش لکھتا ہے یہ خبر اطمینان سے پڑہی جاویگی کہ ملک پلیگ کی مصیبت سے بچتا نظر آتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو اپنے مامور کو خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ آگے سے بڑہکر وبا آنیوالی ہے گو اس سال نہ ہو۔

میمن سنگھ کے مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک گاؤن کے نمبردار کا فرض ہوگا اگر اس کے گاؤن مین کسی قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی جھگڑا ہو یا پولٹیکل جلسہ ہو تو اسکی اطلاع تھانہ مین دے۔

ولایت کے ساتھ ہی وی پی سسٹم اجرا ہونیکی تجویز ہو یہان کے انگریز تجار اس کے خلاف ہین کیونکہ پھر براہ راست لوگ چیزین منگوالیا کرین گے۔

تجویز ہے کہ ایڈیٹر بھی مجسٹریٹ کے سامنے فارم پر کیا کرین اور ساتھ ہی ایک معقول ضمانت دین تاکہ نام نہاد ایڈیٹر عدالت مین پیش نہ ہؤا کرین اور حقیقی ایڈیٹر چھپے نہ رہین یہ بھی تجویز ہے کہ پولیس کو مزید اختیار دئے جاوین تاکہ وہ ان مطابع کو جو مغویانہ مضامین شائع کرین۔ قرق اور ضبط کرین

پنجاب اور کشمیر کے درمیان تجارت روبہ تنزل ہوتی جاتی ہے۔ ایک کروڑ ۲ لاکھ سے ۹۰ لاکھ رہ گئی۔ میوہ جات کشمیر سے پہلے ۸ لاکھ کے آتے تھے اب سوا لاکھ کے۔ گھی بجائے اٹھارہ کے ۹ ½ لاکھ کا آیا ہے۔ ادھر پنجاب سے بھی سوتی پارچہ بجائے سوا ستائیس لاکھ کے ساڑھے بیس لاکھ کا تھا۔

بمبئی مین بڑی بڑی سڑکون پر مٹی کا تیل گرد دبانے کے لئے چھڑکنے کا تجربہ کیا گیا جو مفید ثابت ہؤا۔

ضلع لائلپور کے ایک صاحب نے اپنے گاؤن مین ہر نماز پڑھنے والے کو ۸ روپیہ ماہوار دینے کا اعلان کیا۔ دہلی ایسے نمازیون کے لئے جو ایک پیسہ کے لئے پانچ نمازین پڑہین۔ یہ مسلمانون کا حال ہے۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر بنگال نے بذریعہ ایک جدید حکم کے ہدایت فرمائی۔ کہ محکمہ جات پولیس جنگلات ڈاکخانہ جیل کے خاص خاص افسر بنگال گورنمنٹ کے مقبوضہ و محروسہ علاقہ مین ملازم و مقیم ہونے کی حالت مین قانون اسلحہ کی ان بندشون کے عملدرآمد سے جو دفعات ۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶ مین مذکور ہین۔ مستثنےٰ و آزاد سمجھے جائیں۔

توقع کی جاتی ہے۔ کہ یکم ستمبر ۱۹۰۸ء تک مدینہ منورہ تک لین ریلوے بالکل مکمل ہوجائیگی۔

گورنمنٹ ڈانس ۸۲ سالہ سید محسن زکریا کو بوجہ پولٹیکل سازش گرفتار کرلیا۔

دمشق سے محمل اور خزانہ حرمین مع مصارف حمیدیہ حجاز ریلوے پر روانہ ہؤا۔

امن کے متعلق

ضلع لاہور کے موضع گنگا پر تعزیری پولیس قائم ہے بوجہ بدعنوانی باشندگان سیاد مین اور اضافہ ہؤا ٹرنسوال مین برٹش انڈیا کے دو باشندے جیلخانہ مین ہین۔ ۱۲۰ کو حکم ملک بدر ہونے کا ملا ہے اور ۴۰ کو تاکید ہے کہ عدالت مین پیش ہون۔

۳ چینی جیلخانے مین اور ۲۰ چینیون کو ملک بدر ہونیکا حکم ہے۔ ۱۱ نسبرگ کے جو لوگ گرفتار ہین انکی جائداد کی مالیت ۲۴ لاکھ روپیہ کم ازکم ہے۔

ان میں ایسے تاجر بھی ہیں۔ کہ جنگ میں نقصان اوٹھا کر مدد کی۔

شنگھائی کے متصل تین دخانی کشتیاں ڈاکوؤں نے لوٹیں ۱۳ چینی مجروح۔ آمد و رفت خطرناک۔

ساحل کاسر بلانکہ کے متصل تین اقوام نے فرینچ فوج پر حملہ کیا لیکن پسپا کی گئیں۔ ۹ گھنٹہ لڑتے رہے ۔ فرینچ زخمی ہوگئے

لزبن میں انقلاب پسندوں نے نوجوں کے بگاڑنے میں ناکامی اٹھائی۔ بہت ناجائز اسلحہ ضبط کیا گیا۔

جمعہ کی شب کو زکہ خیل لوٹیروں نے درہ خیبر کے شٹین گڑھی پر چھاپہ مارا۔ چوکیدار ہلاک۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن وحن بید پر حال میں ایک سخت ڈاکہ پڑا۔ خزانہ گھر میں دو صندوق تھے ایک دیسی ساخت کا جسمیں ۴۰ ہزار روپیہ تھا اور دوسرا ولائت کی ساخت کا اسمیں ۲۲ ہزار روپیہ تھا۔ پہرہ دار قضائے حاجت کو گیا۔ پیچھے شمالی ہند کے آٹھ قوی ہیکل آدمی اندر گھسے۔ صندوق توڑ ڈالا اور نقدی لے کر رفوچکر ہوئے۔ اتنے میں پہرہ دار بھی پہنچ گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کی مشکیں کس دیں۔

مدراس ایک بڑا مشہور چور ہے۔ رائے بریلی کے ایک مکان میں تھا۔ پولیس کو خبر ہوئی۔ اوہراسے بھی اطلاع پہنچ گئی۔ مکان کو آگ لگا دی اور مع اپنے بھائی کے جلکر راکھ ہو گیا۔

لکھنؤ میں یکم سے ۱۵ ر فروری تک انگریزی کی باہم گھوڑ دوڑ۔ بازی کا کھیل ہونیوالا ہے۔

مسلمانان روس کی جملہ تعداد پورے تیس ملین ہے ۲۹ ملین سنی ہیں اور ایک ملین شیعہ (ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے) یورپ کے روسی اور کاکسی صوبہ جات میں چار شیخ الاسلام ہیں۔ تین سنیوں کے لئے اور ایک اہل تشیع کیواسطے۔ ہر محکمہ شیخ الاسلام میں تین قاضی اور کچھ مذہبی عہدے دار ہوتے ہیں ان کے متعلق مذہبی معاملات کی دیکھ بھال ہوتی جیسے نکاح۔ طلاق تقسیم میراث ورثہ کا قائم کرنا۔

چند معلومات

گائے ایک من دس سیر چارہ کھا جاتی ہے۔

۳۰۰۰ ۲ ریشمی کیڑے ایک پونڈ ریشم بناتے ہیں۔

چھاتی کا اوسط ناپ مردوں میں ۳۶ انچ ہے۔

جوان آدمی کے دل کے حربوں کی تعداد ۶۵ سے ۷۵ تک ہے۔

پھیپھڑے میں ۱۷ کروڑ خانے پائے جاتے ہیں۔

کرانچی سے فاصلہ ۷۰ میل پر قلمرو ریاست لس بیلہ میں ایک قیمتی کان ابرق کی دریافت ہوئی۔

لاہور میں ایک عجیب آدمی آیا ۳۵ برس عمر۔ ۱۳ سیر وزن ۳۲ انچ قد۔ سکنہ اٹاری

مہاراجہ کپور تہلہ نے ایک فرنگی سپین کی لیڈی سے شادی کی۔ دیسی رسم سے پانی گرہن کیا۔

چینی سفیر نے کلکتہ فارن آفس میں آکر تاوان تبت کی تیسری و آخری قسط دے دی۔

پونا میں سخت آتشزدگی سے ایک مرد ایک عورت اور ۲ سالہ بچہ بھی جل گئے۔

مولوی لیاقت حسین کو زیر دفعہ ۱۲۴ ۳ سال قید سخت اور زیر دفعہ ۱۵۳۔ ۱۰ ماہ سخت۔ یہ سزائیں ایک ہی وقت سے شمار ہونگی۔

ڈاکٹر عبد الغفور کو انہی جرموں میں ایک سال اور چھ ماہ کی قید سخت کا حکم سنایا گیا۔ (اپیل دائر ہوگی)

گیا میں گئو رکھشا کے متعلق آریوں نے ایک خاص جلسہ کیا اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ موضع بیلا میں ایک فساد ہو گیا

پچھلے دنوں میں جو ضلع اٹک کے شہر کیمل پور کے صدر بازار میں آتشزدگی ہوئی۔ اس کے متعلق ایک نامہ نگار عام کی شکایت ہے۔ کہ آٹے کی بوریاں۔ گھی کے ٹن۔ کپڑوں کی بدریاں اور جیب گھڑیاں اور دیگر قیمتی سامان پیٹ بھر کر لوٹا گیا۔

گڑھ مکتیسر (مراد آباد) رام گنگا کے پل ریلوے پر محصول گذر یکم فروری سے معاف ہے۔

پورٹ سعید کے ساحل پر سخت طوفان باد آیا بہت نقصان ہوا۔ تباہ شدہ شکستہ نہر سویز کی راہ بند ہوگئی۔

بعض چوہوں کے پیٹوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ دس دس بارہ بارہ خراب کپاس اور ناشگفتہ پھل برآمد ہوئے۔

باندہ سرحد کوہاٹ سے چند لٹیرے تین آدمیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ ان میں ایک نوجوان لڑکا ایک معزز ٹھیکیدار کا بھائی ہو گرفتار ہوئے دو ماہ گذر چکے اب معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہیں اور اس کے عوض میں اڑھائی ہزار کا مطالبہ کیا جا رہا ہے

(دلبری۔ قابل انسداد)

آریہ سماج کا مندر بنیں پچیس ۲۵ ہزار کی لاگت کا تھا جو شملہ میں جل گیا۔

گورنمنٹ ہوس لکھنؤ میں قحط زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ ۴ ہزار

جمع کیا گیا۔

میونسپلٹی لاہور ۱۴ لاکھ ۵۶ ہزار کی مقروض ہے۔

کلکتہ میں ایک جونپوری دس ہزار روپیہ لیکر بھاگ گیا۔

نواب مرزا کیاں بخش پسر شاہ اودھ مرحوم پر کلکتہ میں ایک عورت کے چرا لینے کا مقدمہ دائر ہے۔

باب عالی نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکھ پونڈ کے گیہوں خرید کر کاشتکاروں میں تقسیم کئے جائیں۔ ستر ہزار پونڈ خرچ ہو چکے ہیں۔

چونکہ حجاز میں ہیضہ ہے اسلئے جو اشیاء حجاج لائینگے وہ اگر ڈس انفکٹ نہ ہو سکے گی تو تلف کر دی جائینگی۔

بحر شمالی انگلستان کے گرد نواح میں چھ لاکھ مربع میل کے رقبہ میں اس قدر کہر پڑ رہا ہے۔ کہ اس سے پہلے آج تک کبھی نہ پڑا تھا۔ اس وجہ سے بعض جہازات اور ریل گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔ آمد و رفت بند ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۸ ر جنوری میں ۳۱۵۰ طاعونی اموات ہوئیں

پنجاب یونیورسٹی نے لاہور کے کالجوں میں ۴۲ ہزار تقسیم کیا۔ اسلامیہ کالج لاہور کو آٹھ ہزار ملا ہے۔

امیر کابل ۹ ر جنوری کو جلال آباد پہنچے۔

جنوری کے اوّل گیارہ روز میں کل آمدنی ریلوے ہند کی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۲۹ ہزار اوسط فی میل ۷۴۶ روپیہ۔

گورنمنٹ بنگالہ نے ۳۰ روپے تک تنخواہ ماہوار پانیوالے ملازموں کیلئے تین ماہ تک قحط الاؤنس منظور کیا

ماہ فروری میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ ڈنمارک اور ناروے کی سیاحت فرمائینگے۔

تھوڑے عرصہ میں اوڈریسہ میں آسٹریا میں ترکی اور یونانی ریلوں کا اتصال ہو جائیگا اس سے ہندوستان۔ مصر اور وسط یورپ کا سفر بہت سہل ہو جائے گا۔

سائبیریا کی ریلوے لائن دوہری بنائی جانے کی تجویز ہے ۱۵۷۳۲۰۰۰ پونڈ منظور ہوئے ہیں۔ سلاسل ۱۹۱۱ء تک تیار ہو گا۔

پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو طریقہ انتخاب سے دلچسپی نہیں حالانکہ یہ عدم دلچسپی اس وجہ سے ہے کہ لوگ تعلیم یافتہ نہیں۔ اپنی حقوق اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے فوائد کو نہیں سمجھتے۔

ایرانی شاہزادہ فرمان میرزا کردوں کے مقابلہ سے تنگ آکر مقام سجبولاق سے ہٹ آئے اور ترک اس پر قابض ہو گئے مگر ترک اسے مداخلت بیجا نہیں سمجھتے وہ اس مقام کو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

الٰہ دین صاحب حجام ۔ تبدولی ضلع سیالکوٹ
کریم بخش صاحب " " "
عبداللہ صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
رحیم بخش صاحب تلواڑہ " " "
محمد حسین صاحب " " "
میاں الٰہ دین صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
فیض بخش صاحب کتھالیاں " " "
احمد یار صاحب " " "
مولاداد صاحب " " "
حکم دین صاحب " " "
حیدر صاحب " " "
امام الدین صاحب " " "
جلال صاحب " " "
شیخ مولا بخش صاحب سیٹ ایجنٹ چھاونی سیالکوٹ
محمد علی صاحب کتھالیاں ضلع سیالکوٹ
غلام قادر صاحب " " "
عمرالدین صاحب " " "
رحیم بخش صاحب " " "
تابب صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
محمد طفیل صاحب " " "
محمد خان صاحب سکنہ چک نمبر ۹۹
میاں خان صاحب " " "
محمد حسین صاحب وڈالہ سندھواں سیالکوٹ
میاں اللہ دتہ صاحب وانہ زیدکا " "
میاں محمد یار صاحب کتھالیاں " "
محمد علی صاحب ولد غلام احمد صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ
ضلع ہوشیارپور
امیر علی صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ فیض اللہ چک
ضلع گورداسپور
سید محمد شاہ ولد عالم شاہ سکنہ معین الدین پورہ
ضلع گوجرات حال وارد راولپنڈی

رشید احمد ولد غلام حسین صاحب پٹواری سکنہ کافی
جعفرآباد تحصیل عیہ ضلع سیالکوٹ،
محمد دین ولد خدابخش صاحب سکنہ دولووالی
ضلع سیالکوٹ ۔
روشن دین صاحب ولد عمرالدین صاحب سکنہ
دولووالی ۔ ضلع سیالکوٹ
شاہ ولی خان صاحب مدرس مدرسہ داتہ ۔ ہزارہ
سید احمد صاحب دوکاندار " " "
میاں عبدالغنی خان صاحب ۔ سرہند ۔ بسی
نورشاہ ولد شمس الدین صاحب مقصودپور
ریاست کپورتھلہ
عظمت اللہ ولد عنایت چھاچھی ضلع کیمبل پور
امیرالدین صاحب ۔ آس نور ۔ کشمیر
گلزار محمد ولد عطا محمد صاحب چنیوٹ
بشیر احمد صاحب ۔ نابھہ ریاست
منصب علی صاحب ولد فوجدار خان
صاحب مالیر کوٹلہ
میاں غلام حسین صاحب پشاور
شکر اللہ خان صاحب " "
احمد دین صاحب " "
سید احمد صاحب جرام پور رکنگ
واحد علی صاحب " "
مستری امام الدین صاحب جہلم
میاں بہادر علی صاحب موضع نتھا ضلع
راولپنڈی ۔
میاں اکبر حسین صاحب سورجگڈھ منگھیر
اہلیہ محمد مبارک علی صاحب لاہور
چوہدری نتھو خان صاحب نمبردار چک ۹۹ شاہ پور
حسن محمد صاحب " " "
میاں اللہ رکھا صاحب " " "
غلام علی صاحب " " "
محمد حسین صاحب ۔ یادگیر حیدرآباد دکن
اہلیہ میاں عبداللہ صاحب موضع متر
ضلع سیالکوٹ
میاں غلام حسین صاحب کلیاں والہ
میاں الٰہی بخش صاحب موضع پوسی
گڑھ شنکر ۔

رسید زر

۶ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۹۸ ۔ حسین علی صاحب ۔ سے/
نمبر ۱۰۳ ۔ سید ستار شاہ صاحب ۔ سے/

۷ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۹۸ ۔ فقیر محمد صاحب ۔ عگار/

۸ و ۹ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۹۰۰ ۔ مرزا سراج الدین صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۔ محمد بخش صاحب گرداور قانونگوی ۔ للعہ/
نمبر ۱۵۸۰ ۔ عبدالمجید صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۶۸۶ ۔ نصراللہ خان صاحب ۔ سے/
نمبر ۲۸۸ ۔ ماسٹر شیر محمد صاحب ۔ سے/

۱۰ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۔ نور احمد ۔ سلطان احمد از جونہ ۔ سے/

۱۱ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۷۴۹ ۔ بابو وزیر خان صاحب ۔ سے/

۱۳ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۔ عبداللہ صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۹۱۶ ۔ فضل دین صاحب ۔ عگار/
نمبر ۱۴۴۰ ۔ چوہدری محمد جان صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۹۰ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ عہ/
نمبر ۵۴۴ ۔ بابو محمد ابراہیم صاحب ۔ عگار/
نمبر ۳۴۵ ۔ محمد سعید صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۴۰۴ ۔ مہرالدین صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۱۱ ۔ بابو عطاء الٰہی صاحب ۔ صہ/
نمبر ۳۶۷ ۔ محمد جان صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۴۲۴ ۔ محمد حسین صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۲۲۷ ۔ منشی رستم علی صاحب ۔ صہ/
نمبر ۱۹۱۷ ۔ ڈاکٹر چراغ دین صاحب ۔ عگار/
نمبر ۱۲۵۰ ۔ میاں محمد دین صاحب ۔ عگار/
نمبر ۵۶۵ ۔ میاں الٰہی بخش صاحب ۔ عگار/
نمبر ۲۱۲ ۔ جلال الدین صاحب زرگر ۔ عگار/
نمبر ۔ عبدالحکیم صاحب اکونٹنٹ پورینہ ۔ عہ/
نمبر ۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۔ ۴/

۱۴ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۲ ۔ شیخ محمد مبارک صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۲۹۱ ۔ چوہدری فیروز خان صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۸۸ ۔ حکیم سید محمد صاحب ۔ عگار/

۱۵ر جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۵۲ ۔ بابو جمال الدین صاحب ۔ عہ/
نمبر ۲۰ ۔ میاں غلام محمد صاحب ۔ صہ/
نمبر ۹۹ ۔ منشی رحیم بخش صاحب ۔ عگار/
نمبر ۷ ۔ منشی سمیع اللہ خان صاحب ۔ عگار/
نمبر ۱۱۸۷ ۔ میاں نعمت خان صاحب ۔ عگار/
نمبر ۱۲۹ ۔ بابو روشن الدین صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۲۷ ۔ محمد حسین صاحب ۔ عہ/
نمبر ۹۶ ۔ محمد ابراہیم صاحب ۔ سے/
نمبر ۱۳۰ ۔ منشی کرم علی صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۵۳ ۔ میر احمد شاہ صاحب ۔ صہ/
نمبر ۱۶۱۰ ۔ عنایت اللہ صاحب ۔ عگار/
نمبر ۱۵۶ ۔ بابو وزیر محمد صاحب ۔ عگار/
نمبر ۱۷ ۔ میاں محمد بخش صاحب ۔ صہ/
نمبر ۱۴۸ ۔ مستری شہاب الدین صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۹۴ ۔ سلطان جہان خان صاحب ۔ عگار/
نمبر ۲۲ ۔ چوہدری محمود خان صاحب ۔ عگار/
نمبر ۳۷۵ ۔ محمد سلطان صاحب ۔ عگار/
نمبر ۔ مرزا عبدالرحمان صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۰ ۔ مستری محمد دین صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۷۳ ۔ منشی غلام حیدر صاحب ۔ صہ/
نمبر ۱۳۱ ۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۲۱۱ ۔ خواجہ جمال الدین صاحب ۔ صہ/
نمبر ۲۱۳ ۔ محمد قاسم علی صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۸۱ ۔ منشی عبدالرحمن صاحب ۔ عگار/
نمبر ۔ محمد منظور الٰہی صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۹ ۔ شیخ محمد حسین صاحب ۔ صہ/
نمبر ۲۹۸ ۔ مرزا رحم علی صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۰۷ ۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب ۔ صہ/
نمبر ۲۸۶ ۔ میر جمال الدین صاحب ۔ للعہ/
نمبر ۱۴۲۱ ۔ منصب علی صاحب ۔ عگار/
نمبر ۷۳۶ ۔ ابرار حسین خان صاحب ۔ صہ/
نمبر ۴۵ ۔ عزیز بخش صاحب ۔ صہ/
نمبر ۵۳ ۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۔ عگار/

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ سے پیوستہ

ساتھ ہی اصول کی کتابوں میں اس بات کی بھی صراحت کر دگئی ہے۔ کہ خلاف الواحد مانع یعنے اگر ایک مجتہد بھی اہل اتفاق کا مخالف ہو تو اجماع متحقق نہ ہوگا۔

مولانا شکر اللہ صاحب ہدایت الشفیق کے صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں۔

"یہ امر اصول کی کتابوں میں مبرہن ہے کہ صحابہ اجماع منسوخ نہیں ہوتا کسی اجماع سے مسلم الثبوت میں ہے (اقول نانت تعم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل النسخ باجماع اخر)۔ اور یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اجماع صحابہ کا منکر کافر ہوتا ہے اور اجماع تابعین و تبع تابعین کا منکر گمراہ توضیح میں ہے۔ ثم الاجماع علی مراتب اجماع الصحابۃ ثم اجماع من بعدہم فیمالم یروفیہ خلاف الصحابۃ۔

اسی قول کے بحث میں صاحب تلویح نے لکھا۔

فالاولی بمنزلۃ الایۃ والخبر المتواتر یکفر جاحدہ والثانیۃ بمنزلۃ الخبر المشہور یضل جاحدہ

ایہا الناظرین! اجماع کے بارہ میں حنفی بھائیوں کی تحقیق تو آپ سن چکے۔ اب اہل حدیث صاحبان کے ایڈوکیٹ رئیس المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تدقیق جو اس بارہ میں ہے وہ بھی سن لیجئے۔ مولویصاحب موصوف ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۰۳ میں اجماع کی نسبت لکھتے ہیں کہ اجماع اتفاقی دلیل نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "اجماع میں اولاً یہ اختلاف ہے۔ کہ یہ ممکن یعنی ہو بھی سکتا ہے یا نہیں بعضے اس کے امکان کو ہی نہیں مانتے۔ پھر ماننے والوں کا اس میں اختلاف ہے کہ اس کا علم ہو سکتا ہے۔ یا نہیں ایک جماعت ثانی الذکر امکان علم کے بھی منکر ہیں۔ امام فخرالدین رازی نے کتاب محصول میں یہ اختلاف بیان کرکے فرمایا کہ انصاف یہی ہے۔ کہ بجز اجماع زمانہ صحابہ جبکہ مومنین اہل اجماع بہت تھوڑے تھے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تھی اور زمانہ کے اجماعوں کے حصول علم کی کوئی سبیل نہیں"۔

اسی کے مطابق کتاب حصول المامول میں ہے جو کتاب ارشاد الفحول شوکانی سے مخص ہے۔ اس میں لکھا ہے "جو یہ دعوے کرے کہ ناقل اجماع ان سب علمار دنیا کی جو اجماع میں معتبر ہیں معرفت پر قادر ہے۔ وہ ایسا دعوے میں حد سے نکل گیا اور جو کچھ اس نے کہا اٹکل سے کہا خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ انہوں نے صاف فرمادیا ہے۔ کہ جو دعوے اجماع کا مدعی ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ فقط"

اب اجماع کے متعلق اس مختصر ریویو میں ہم اور کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ شیخصاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸ میں جو یہ عبارت لکھی ہے "کہ از روئے اسلام یہ بات صحیح ہے۔ کہ واقعی مخالف کلام اللہ نہ کسی محدث کا قول معتبر ہے اور نہ کسی مفسر کا بلکہ خود حدیث مخالف کلام اللہ ہو۔ تو موضوع سمجھی جاوے گی۔" اس عبارت کو ہم بھی صحیح و درست سمجھتے ہیں اور حق و باطل میں تمیز کے لئے جو معیار شیخصاحب نے اس عبارت میں پیش کیا ہے اسی معیار پر ہم فریقین کے دلائل کو جو ان مسائل کے متعلق ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ و مخالفین سلسلہ کے متعلق زیربحث چلے آتے ہیں کسکر دیکھیں گے اور بفضلہ تعالیٰ روز روشن کیطرح ثابت کر دکھائیں گے۔ کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ حق کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کر رہے ہیں۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔

قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیار ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپواکر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر عصمت انبیار ۲ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمۃ ار

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ حضرت ... صاحب ... قیمۃ ...

نظم مستورات مستورات کے بھجن پر۔ قیمۃ ار

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت ۱۲ر مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدینگے اُن سے صرف ایکروپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی بذمہ خریدار نہ ہوگا چونکہ کتاب بولچال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اس وجہ سے بگران قدر رعایت گوارا کی گئی ہے۔ اس صورت میں اصل کتاب بھی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سر دست بھی ایکروپیہ کی قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بولچال عربی ۱۲ر کی پڑیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف ۲ر۔ رشید۔ سلاسل التعلیم قرآن کریم کی دعائیں منظوم ۲ر۔ احمدی کاہن ۔ عیثی بیع۔ عکس کتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی ۱۲ر کمیشن ارسگیگا۔ کتابیں پرنٹ بہر حال ہم لگائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ سر دست ۳۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جائیگی

سید محمد عبد الحئی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



بدر
BADR — QADIAN



قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۷ | مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء | نمبر ۶

فی پرچہ ۲ر

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
مہتمم محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات اولیا ہمہ حق باور است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... سنہ ...
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دینی اخبار للعہ
مابعد ... صہ
فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار بھیجدینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ پھر نہیں مل سکیگا۔ رسید ندا اخبار میں چھپ جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا دیگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۳ بار۔ ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد سب حاضرین مع بیعت کنندہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریمؐ

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - الہامات - مدینۃ الامام

صفحہ ۳ - کلام اللہ

صفحہ ۴ - ۵ - کلام المسیح

صفحہ ۶ - ثبوت ہستی باریتعالیٰ

صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - موت

صفحہ ۱۰ - مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

صفحہ ۱۱ - ۱۲ - احمدی قوم کی خاص توجہ کے قابل

صفحہ ۱۳ - بحری سیر وسفر انڈیا کے گرد

صفحہ ۱۴ - برقی طاقت کے کرشمے۔

صفحہ ۱۵ - انتخاب الاخبار۔

بدر قادیان

مورخہ ۱۰ - محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ - فروری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - فروری ۱۹۰۸ء - ۱ - انت امام مبارک

ترجمہ - تو امام مبارک ہے۔

۲ - لعنۃ اللہ علیٰ من کفر۔

ترجمہ - اللہ کی لعنت اس پر جس نے انکار کیا

۳ - انی معک فی السماء والارض۔

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون - آسمان اور زمین میں

۴ - انی معک فی الدنیا والاخرۃ

ترجمہ - مین دنیا اور آخرت مین تیرے ساتھ ہون۔

۵ - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

ترجمہ - اللہ ساتھ ہے ان کے جو تقویٰ اختیار کرین اور جو نیکو کار ہین

۶ - اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلاً۔

ترجمہ - جہان کہین پائے گئے پکڑے جائینگے اور ہلاک کئے جاوینگے

۷ - لا تقتلوا زینب -

ترجمہ - زینب کو قتل نہ کرو

۸ - " آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا "

۱۱ - فروری - یا مسیح اللہ عدوانا - ترجمہ اے اللہ کے مسیح ہماری

مدینۃ الامام

حضور خاتم الخلفاء کی صحت مژدۂ راحت افزا ہے جناب رسالتمآب لاہور والے لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف مین مصروف ہین۔ انشاء اللہ یہ کتاب مخالفین اسلام کے اعتراضون کا دندان شکن جواب ہوگی۔

علامہ نورالدین کے ہان اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ چونکہ اس عمر مین جبکہ وھن العظم منی واشتعل الراس شیبًا کا مضمون صادق آتا ہو۔ اولاد کا ہونا خاص موہبت الٰہی ہے۔ اس لئے میرے سیّد و مولیٰ نے اس بچے کا نام "عبدالوہاب" رکہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے سعید کرے اور دین کا خادم بنائے۔ اپنے آبا کے لئے ذرّیۃ طیبہ کہلائے اور باقیات صالحات سے ہو جائے۔ آمین

جمعہ کے روز دو نکاح ہوئے۔ خطبہ مین علامہ موصوف نے کہا کہ نکاح مین لوگ مال و دولت و حُسن۔ ذات کو دیکھتے ہین۔ مگر اس کی اصل غرض جو تقویٰ ہے۔ اسکی طرف کچھ توجہ نہین کرتے۔ وجہ یہ کہ خطبہ کو بطور جنتر منتر سمجھتے ہین۔ اور اس کے معانی کیطرف غور نہین کرتے۔ (واقعی علامہ صاحب نے ٹہیک فرمایا۔ ہمارے دیہات کے مُلّان خطبہ لڑکے کے بالمقابل بیٹھ کر آہستہ آہستہ پڑھتے ہین۔ گویا کچھ دم کر رہے ہین۔ حالانکہ فرض منصبی یہ تھا۔ کہ اٹھ کر نکاح کے اغراض بیان کرتے۔ اور بتلاتے کہ میان بیوی کے کیا کیا فرائض ہین۔ ہمارے احمدی بھائی اس سنت کو خصوصیت سے جاری کرین۔ نکاح کرنے مین جلدی نہین چاہیئے۔ بلکہ بہت سی لمبی دعاؤن اور استخارون کے بعد اس تعلق کو پیدا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس پر عمر بھر کی خوشی کا دار و مدار ہے۔

مخدومی سید محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - پر پڑہا۔ اور فرمایا۔ کہ اس سے پہلے جو الذین یبلغون رسلٰت اللہ - وارد تنزیل ہے اسین یبلغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہو یہ امر ظاہر ہے کہ وحی والہام کا سلسلہ خاتم النبیینؐ کے بعد بھی جاری رہیگا اور ابلغکم رسالات ربی کی بہت سی مثالین دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کیلئے مخصوص ہو پس آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہین کیونکہ اسکے معنے یہ ہین کہ تمام کمالات و مراتب نبوت اس ذات مبارک پر ختم ہوگئے۔ اب کوئی درجہ باقی نہین جو کسی اور کو دیا جائیگا اور انکو نہین دیا گیا۔ مشکوٰۃ مین بھی ایک حدیث ہو کہ ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج نبوۃ جسمین صاف اشارہ ہے کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا۔ پھر اسکے بعد سکوت فرمایا۔ آپ نے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہٖ حتی اذا ہلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولًا پڑہکر یہ سمجھایا کہ اس مین پیشگوئی تھی کہ امت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہیگی کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عائشہ کا مذہب ہے۔ کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدہٖ - (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہے مگر اس سے یہ مراد نہین کہ اسکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) پھر فرمایا۔ کہ قرآن مجید مین ہو ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین - اب اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے ...

کلام اللہ

(سب سے پہلی وحی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

اقرا باسم ربک الذی خلق - خلق الانسان من علق
اقرا وربک الاکرم - الذی علم بالقلم - علم الانسان
مالم یعلم -

یعنے اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا میں کر وہ خالق رب جس نے ایک حقیر جونک جیسے کیڑے سے جو منی میں پیدا ہوتا ہے - الانسان بنایا - ہاں پڑھ اور تبلیغ کر اور خوف نہ کر اور تیرا رب اکرم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم کی اشاعت کی - اور الانسان کو وہ کچھ تعلیم کیا - جو وہ نہ جانتا تھا -

اس کلام الہی میں پانچ پیشگوئیاں ہیں - اول - ربک الذی خلق - اس کا مطلب یہ ہے کہ ربوبیت الہی نے جو تیری خاص پرورش فرمائی ہے اور اپنے اندازہ سے خاص قویٰ مرحمت کئے اور خاص کام کے لئے تجھے منتخب کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے تیرا پیڑ لگایا ہے اور تیرے مبارک پھلوں کے انتظار میں بیٹھی ہے وہ تجھے ضرور کامیاب اور سرسبز کرے گی اور تیرے نونہال کو اعداء کے تبر اور مخالف جھونکوں سے محفوظ رکھے گی۔

دوسری پیشگوئی خلق الانسان من علق - یعنی اس منی کے کیڑے یا جونک کی طرف دھیان کرو - کہ وہ کیسا حقیر اور ذلیل تھا - جس کا ایسا خوبصورت اور باکمال انسان بنا ہے - جب ہماری ربوبیت نے نطفہ غنائیت سے ایک کیڑے کو آدمی تشکل وصورت تک پہونچایا ہے اور ایک مقصد اور غائیت کے لئے جو ربوبیت کا اصلی تقاضا ہے - یہ خلعت کمال مرحمت فرمایا ہے تو کیا اب ہماری ربوبیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی ہم اپنی ربوبیت کا سایۂ عاطفت اس پر رکھیں گے - جب تک وہ انسان اپنی خلقت کی علت غائی کو پہونچ نہ جائے -

قرآن کریم میں تدبر کرنے والے جانتے ہیں کہ نبوت کی تربیت اور اسے کمال مطلوب تک پہنچانا خدا تعالےٰ کے اسم رب کا خاصہ ہے اور جہاں جہاں خدا تعالےٰ نے ضرورت نبوت کی قرآن کریم میں بحث چھیڑی ہے - دلیل میں اپنے اسم رب کو مذکور فرمایا ہے اس لئے کہ جیسے اس کی ربوبیت نے انسان کے عالم اجسام کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی اشیاء کو مسخر کیا اور خدمت میں لگا دیا ہے - ویسے ہی اس کی ربوبیت نے تقاضا کیا کہ انسان کی روح کی تربیت کے لئے جو اصلی مقصود اور ابدی غیر فانی شئے ہے اسکی تربیت کے مناسب حال سامان مہیا کرے سو اس کے لئے اس نے نبوت کا سلسلہ اس جہان میں قائم کیا اور جہاں نبوت کے اعدا اور مخالفین کو مقابلہ سے ڈرانا چاہا اور ان کے بارے میں خوفناک وعید بیان کرنے چاہے ہیں وہاں نبوت کی حمایت و وفاع میں اسم اللہ کو جو جامع جمیع صفات کاملہ ہے - پیش کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحید الوہیت کا قائم کرنا اور آلہہ باطلہ اور ہر قسم کے طواغیت کا ابطال کر کے خداوند تعالیٰ کے معبودیت اور الوہیت کا یگانہ استحقاق اور لاشریک منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے - تو جب عداوت اور خلاف اپنے ہتھیار پہن کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہوں غیرت اور جوش بھی اسی کو آنا چاہیئے جس کی خدمت کے لئے نبوۃ میدان میں نکلی ہے - بہرحال اس علق اور الانسان کے لفظ میں بڑی بھاری پیشگوئی ہے -

تیسری پیش گوئی اقرء وربک الاکرم - اس میں اشارہ یہ ہے - کہ اس سلسلہ تبلیغ میں تیری سخت مخالفت ہوگی - اور ایک عالم تجھے ذلیل و خوار کرنے پر آمادہ ہوگا - اور حکمت الہیہ کے اقتضا سے کچھ عرصہ تک بظاہر ایسا ہوگا کہ تو مغلوب اور شکستہ نظر آئیگا اور کفر و شرک اپنی جیت پر ناز کریگا - مگر آخر کار غلبہ اور فتح تیرے حصہ میں آئے گی - اور تو اکرم اور عزیز ہوگا - اس لئے کہ تیرا رب جس نے تجھے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے پرورش کیا ہے - وہ اکرم ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کا مربوب بھی بطور ظل کے اکرم ہو -

چوتھی پیش گوئی الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم - اس کا مطلب یہ ہے - کہ اس کتاب عجیب میں جو تجھے دی جاتی ہے - اور جو بظاہر انسانی قلم سے لکھی جاتی ہے - وہ وہ علوم عالیہ ہونگے کہ کل بنی آدم کے معلومات اس کے مقابلہ سے عاجز آجائیں گے - الانسان سے مالم یعلم ملا کر یہ اشارہ فرمایا ہے - کہ فطرتاً اور اکتساباً انسان کی بساط میں اور اس کے قوا کی رسائی میں وہ علوم عالیہ آہی نہیں سکتے - جن پر قرآن مشتمل ہے - لہذا یہ علوم لاریب خداوند علیم خالق انسان کی طرف سے ہیں اور اس کا لازمی نتیجہ ہے - کہ ذہینوں کے ذہن عقیلوں کی عقلیں اور عالموں کے علم اور محرروں کی قلمیں ان سماوی علوم کے مقابلہ میں ٹوٹ جاوینگی -

پانچویں پیش گوئی - کلا لئن لم ینتہ لنسفعاً بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ کلا لا تطعہ واسجد واقترب - دشمن کی عداوت کی پیشرفت نہ جائیگی اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی جھوٹی خطا کار چوٹی کو پکڑ کر زور سے کھینچیں گے - اور یوں ذلت سے گھسیٹ کر ہاویہ میں گرائیں گے - پھر وہ اپنی مجلس کو جن کے بل بوتے پر اسے ناز تھا بلائے اور ان کی دہائی دے - ہم بھی سیاست کے پیادوں کو بلائیں گے وہ ہرگز اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگا - تو اپنے کام میں لگا رہ اور ان کے خلاف کی ذرا بھی پروا نہ کر اور کبھی ان کے ہاں میں ہاں نہ ملا اس لئے کہ ان کے ہاتھ میں تیرا کوئی نفع اور ضرر نہیں اور ہماری فرمانبرداری میں لگا رہ اور جس قدر تو ہمارا فرمانبردار ہوگا - ہماری جناب میں تیرا قرب اور درجہ اتنا بڑھے گا

ایک مادہ پرست ایک برہمو ایک دہریہ غرض ہر ایک شخص جو الہام اور ضرورت الہام اور خدا تعالےٰ کی ہستی کو نہیں مانتا - ان الفاظ کی شوکت اور قوت میں غور کرے اور اس انسان کا مطالعہ کرے - جس کے مونہہ سے یہ نکلے اور اس وقت کی تاریخ کو پڑھے جب یہ بلند دعوے ایک پورے بے سامان اور ناتوان اور اعداء کے نرغے میں گھرے ہوئے انسان سے سرزد ہوئے اور پھر انجام کو دیکھے - کہ یہ دعوے کس شان سے پورے ہوئے - اور نبوت کے بدخواہ ٹھیک اسی طرح ہلاک ہوئے - جیسے ان سچے دعووں کا منشا تھا -

قابل توجہ خریداران بدر

جملہ خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں - ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

کلام المسیح

کسی نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ گجرات مین انجیر ہوتی ہے۔ اس کا شربت بنوا کر پیؤ۔ فرمایا۔ خواب تعبیر طلب بھی ہوتی ہے۔ انجیر گرمی سے بچاتی ہے۔ قرآن شریف مین بھی "تین" کا ذکر ہے مگر دوان اور اشارات ہین۔ اس سے ثبوت نبوت دیا گیا ہے۔

علم طبابت ظنی ہے۔ کسی کو کوئی دوا پسند کسی کو کوئی ایک دوا ایک شخص کے لئے مضر ہوتی ہے۔ دوسرے کے لئے وہی دوا نافع۔ دوائیون کا راز اور شفا دینا خدا کے ہاتھ مین ہے۔ کسی کو پتہ علم نہین۔

کل ایک دوائی مین استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا۔ "خطرناک"

دوامین اندازہ کرنے پر مطمئن نہین ہونا چاہیئے بلکہ ضرور تول لینا چاہیئے۔

آریہ اگر یہ گند نہ بولتے تو ہمارے لئے تحریک نہ ہوتی حقائق و معارف کے لئے ان کے اعتراضات بہانہ ہوگئے

غیر قومون کو اپنے قومی مذہبی کامون مین چندہ دینے کا جو جوش ہے۔ وہ مسلمانون مین نہین۔ شاید اس لئے کہ کریمان را بدست اندر درم نیست۔ مگر مسلمانون مین بھی کئی نواب ہین کئی امراء و دولتمند۔ ہر مسلمان کا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ سچائی پھیل جائے۔ مسلمانون پر پہلے بھی جب اقبال کا زمانہ آیا۔ تو دینی رنگ مین ترقی کرنے سے اب بھی اگر وہ پہلا زمانہ دیکھنا چاہتے ہین۔ تو دین کی طرف توجہ کرین۔ ان لوگون کی تقلید سچے مسلمانون کے لئے کوئی نتیجہ نہین دے سکتی۔ مسلمانون مین جو آج کل مصلح بنے ہین وہ بجائے اس کے کہ اپنی حالت درست کرین۔ نماز روزہ کے احکام مین ترمیم کرنا چاہتے ہین۔ اس مین قوم کی ترقی سمجھتے ہین خدا تعالے تو دین کے ذریعہ ترقی چاہتا ہے اور یہ لوگ بے دین ہونے سے ترقی طلب کرتے ہین جس مین کبھی کامیابی نہین ہو سکتی

اسلام ہی خدا کو واحد لاشریک مانتا ہے اگر یہ مسلمان بھی اس توحید سے الگ ہوگئے۔ تو ان کے حق مین اچھا نہین ہوگا

دوسری قومون کی تقلید ان کے لئے مبارک نہین ہوسکتی

دوسرون کو اگر بے دینی سے کامیابی بھی ہوتی ہے تو یہ بطور ابتلاء ہے۔ ہر شخص سے خدا تعالے کا معاملہ علیحدہ ہے عیسائی قومین ناپسند کرین۔ شراب خوری۔ قمار بازی کرین تو یہ ان کے لئے مفید ہو سکتے ہین لیکن اگر مسلمان ایسے کام کرین تو ان پر ضرور غضب نازل ہوگا۔ دیکھو ظاہری سلطنت کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ کہ اگر ملازم کسی شورش کے جلسہ مین شامل ہو تو اس کو عبرت ناک سزا دیجاتی ہے۔ پس اسی طرح جو کلمہ پڑھنے والے ہین۔ یہ خدا کے خاص بندے ہین اگر یہ لوگ گستاخی کرین اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرین تو ضرور گرفتار ہونگے۔ یہ الہام جو ہم کو ہوا۔ وہ وعدہ ٹلیگا نہین جب تک خون کی ندیان چارون طرف سے بہ نہ جائین۔

تو اس مین اشارہ ہے کہ اللہ تعالے نہین چاہتا۔ کہ اس کی توحید دنیا سے گم ہو جب مسلمان ہی کفر و شرک کو پسند کرنے لگین۔ تو پھر دوسری قومون کا کیا گلا ہو سکتا ہے۔ پہلے گھر صاف ہو۔ تو پھر دوسرے لوگون کی اصلاح ہو سکتی ہے تمام قومون مین دہریت بڑہتی جاتی ہے۔ خدا تعالے اپنی ہستی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور اول خویشان بعد درویشان کے مطابق ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کرین۔ جب مسلمانون ہی مین ہزارون گند ہون۔ تو دوسرون کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ جہاد جہاد پکارتے ہین۔ مگر مین کہتا ہون کہ اگر ہمین جہاد کرنے کا حکم ہوتا تو سب سے پہلے انہی سے کیا جانا چاہیئے تھا۔ یہ عادت اللہ ہے کہ جس قوم کے اندر کتاب ہو۔ پہلے اُسے درست کیا جاتا ہے پھر دوسری قومون کیطرف توجہ ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے سب سے پہلے قریش کی اصلاح کی۔ پھر یہود و نصارے کیطرف متوجہ ہوئے۔ (یہان سے یہ اعتراض بھی دور ہوگیا جو کہا کرتے ہین کہ مرزا صاحب مسلمانون کو ہی کہتے ہین۔ تم ایسے تم ایسے دوسری قومون مین سے کتنے مسلمان کئے) مسلمانون مین دو قسم کے لوگ ہین۔ ایک جو پورا کلمہ بھی پڑہنا نہین جانتے جن مین سے وہ بھی ہین۔ جن کی نسبت آریہ مشہور کرتے رہتے ہین کہ ہم نے اتنے مسلمانون کو آریہ کر لیا۔ پہاڑون مین ایسے آدمی ہمنے بہت دیکھے جن کو اسلام کی کچھ خبر ہی نہین دوسرے وہ جو مہذب تعلیم یافتہ کہلاتے ہین۔ یہ اسلام کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ نماز کے ارکان پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین یہ نماز روزہ وحشیانہ زمانے کی باتین ہین یہ احکام آجکل کے زمانہ مین مناسب نہین پس ان دونون گروہون کی اصلاح سب سے اول ضروری ہے۔ مگر ہم کیا اصلاح کر سکتے ہین جب تک آسمان ہی سے نہ ہو۔ جس کے کان سننے کے ہون اسے ہم بخوشی سناتے ہین بعض ایسے ہین کہ بیان کردہ سنینگے ہی نہین۔ یا بات کو دوسری طرف لے جائینگے۔

بے دینی کی ایک زہرناک ہوا چل رہی ہے۔ جس نے کسی کو ہلاک کر دیا کسی کو اندہا کسی کو سست۔ وہ جو خدا سے تعلق پیدا کرنے والے ہین بہت تھوڑے رہ گئے ہین۔ خدا کی ہستی ثابت کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ فسق تو بہت ہوگئے تھے مگر دہریت سب سے زیادہ ہین۔ عظمت الٰہی مطلق نہین رہی عظمت کیا ہو جبکہ خدا کے وجود پر ہی پورا یقین نہین رہا۔

ہر نبی کے زمانہ مین کچھ نہ کچھ خونریزی ہوئی۔ ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض۔

انسانون کے ہاتھون پر جو امور مقدر تھے۔ وہ تو ختم ہو چکے اب خدا نے ایسے کل امور کو اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ یہ طاعون زلزلے طرح طرح کے امراض مصائب سب خدا کی تلوارین ہین تعجب ہے۔ کہ حادثے پر حادثے آتے ہین مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔ مگر ہماری جماعت کے سوا دوسرا کوئی ان سے متاثر نہین ہوتا۔ حالانکہ یہ سب بلائین اس لئے ہین کہ لوگون کی غفلت دور ہو۔ وہ تضرع اختیار کرین اور سمجھین کہ خدا ہے۔ دیکھو ہر پہلو سے حادثے واقعہ ہو رہے ہین اور ابھی کیا معلوم کہ آگے آگے کیا ہونیوالا ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ اب جو کچھ کرے گا خدا ہی کریگا جراحی آخری علاج ہے اور علاج تو سب ہو چکے۔ پس یہ آخری علاج ہے اب یا بیمار مرے گا یا صحتیاب ہوگا۔

کئی لاکھ انسان مر چکا ہے۔ مگر عملی حالت دکھاتی ہے کہ ابھی کچھ بھی نہین ہوا۔ نیکی کی طرف سے بہت دور ہین اور بدی کی جانب قریب ہین۔ استغفار کرنا چاہیئے۔ آگے قاعدہ تھا۔ کہ مسلمان بادشاہ عام طور پر وباؤن کے وقت انابت الی اللہ اور دعا و صدقہ و خیرات کیطرف توجہ دلاتے رہتے۔ اب یہ بھی نہین بلکہ خدا کا نام لینا بھی خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے وزراء سے ایک امر کی نسبت مشورہ کیا۔ اور اس کے متعلق تجویزین پوچھین۔ جب سب تجویزین بیان ہو چکین تو کہا اور تو سب کچھ کہا مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ دُعا بھی کرو۔ آخر مسلمان کا بچہ تھا۔ کچھ نہ کچھ خدا پرستی تو تھی۔ سلطان المعظم جمعہ کی نماز کو بھی جاتا ہے۔ فقراء سے بھی نیاز رکھتا ہے۔ اس لئے اچھا ہے۔

خدا تعالے نے ابتداء زمانہ مین بولا کہ مین تیرا خدا ہون

ایسا ہی اخیر زمانہ میں بھی۔ اس نے فرمایا کہ انا الموجود۔ یاد رکھو کہ وہ "ہادی" ہے۔ اگر چھوڑ دے تو سب دہریہ بن جائیں پس وہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور یہ زمانہ تو بالخصوص اس بات کا محتاج ہے۔ جس چیز کی حکومت ہو اس کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ آجکل اگر صالح آدمی جس نے حق پالیا ہے۔ خیال پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ضلالت کی حکومت ابھی باقی ہے۔ جب ایسی ہوا چلتی ہے۔ تو سب اس کے اثر سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ مومن اگرچہ بچا رہتا ہے۔ مگر دوسروں پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ ضلالت کے رعب کا یہ حال ہے۔ کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہیں۔ ان سے مذہب کی نسبت کوئی کچھ نہیں کہتا۔ کہ شاید یہ ناراض ہو جائیں یا مجھ سے ہنسی ٹھٹھا ہو۔ مگر صحابہ کرام کی طرف دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کے ضعف کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شاہوں کو خط لکھدیا۔ اس وقت ایسا مہذبانہ زمانہ بھی نہیں تھا۔ نہ یہ امن کی صورت۔ صحابہ نے ان خطوط کو پہونچایا۔ اور برسر دربار اپنے عقائد کو کھول کر بیان کیا۔ ایک عیسائی بادشاہ کو جب اسلام کا پیغام پہونچا اور اس نے صحابہ سے کلام الٰہی سنا۔ تو وہ بول اُٹھا۔ یہ اس کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ جس نے تورات نازل کی اور کہا۔ اگر اس نبی کے پاس میں جا سکتا۔ تو اس کے قدم چومتا پادریوں کو بلا کر کہا دیکھو اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے۔ کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔ جب ان سے مخالفت محسوس کی۔ تو کہدیا کہ میں تو تمہیں آزماتا تھا۔ یہ کمزوری دنیا کی حرص کا نتیجہ تھی۔ جن میں دنیا پرستی نہیں وہ حق کہنے اور حق کا اعلان کرنے سے نہیں ڈرتے۔ اور ان کی خدا امداد کرتا ہے۔

ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر طبقہ کے انسانوں کو مناسب کر حالی دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔

بعض کو باتوں کا ایسا ڈہنگ ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ دیتے ہیں اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض ظاہر میں خبیث معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے ناامیدی ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول کر لیتے ہیں اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہیں اور ان پر بہت کچھ امید ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول نہیں کرتے۔ اس لئے قول موجہ کی دجلیل یا دلائل جو اپنے ساتھ روشنی رکھنے والا ہو ضرورت ہے۔ جس سے آخر کار فتح ہوتی ہے۔

دہلی میں سخت مخالفت ہوئی۔ آخر میں نے کہا۔ کہ ۱۳۰۰ برس وہ نسخہ (حیات مسیح) آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کہ کئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ (وفات مسیح) آزما دیکھو دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک شخص بے اختیار اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا حق وہی ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ غرض قول موجہ بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ اہیچو ہسگی کیمیا جو کوئی جانے بول۔ ہر ایک کو ایسی بات کرنی نہیں آتی۔ پس چاہیئے۔ کہ جب کلام کرے۔ تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا۔ جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں۔ کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہؓ اس زمانے میں ہوتے۔ تو لوگ انہیں سودائی کہتے اور وہ انہیں کافر کہتے۔ دن رات بے ہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگڈھ ہی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ پر ٹھٹھا کرنے لگا۔ میں نے دل میں کہا۔ میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا۔ کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا۔ یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے شقی ہو یاد رکھو۔ ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے بات کے لئے بھی ایک چال ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا۔ کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنیوالے کو چاہیئے۔ کہ کسی کے بُرا کہنے کو بُرا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقعہ پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہیئے۔

ثبوت ہستی باریتعالےٰ

کسی چیز کی ہستی اس کے آثار سے ثابت ہوتی ہے۔ سو خدا تعالےٰ کی ہستی کے آثار یہ عالم اور اس کا انتظام اس کے صنائع بدائع قدرتی۔ اور اس کے افراد عجیبہ و غریبہ اور کائنات غریبہ ہیں۔ جن سے خالق العالمین کے افعال اور صفات ظاہر باہر ہیں کیونکہ ہر ایک فعل کا فاعل ضروری اور ہر ترکیب کا ترکیب و ترتیب باہم مل جائیں جسکی صنعت کاری دیکھ کر بڑے بڑے صانعین کی عقل حیران رہ جائے۔ آسمانی اجرام کی ترتیب اور حرکات اور آثار کی تحقیقات و تدقیقات جن لوگوں نے بڑے غور سے کی ہے۔ وہ یقیناً سمجھ گئے۔ کہ ایک اعلیٰ ہستی ہے۔ جو اس کائنات اور ممکنات کی خالق اور متصرف ہے۔ ہاں فرقہ ناستک (دہریہ) خالق کا انکار کرکے کہتا ہے۔ کہ اتفاقاً ہی ذرات جو قدیم سے ہیں اپنے خواص سے یہ صورتیں اور شکلیں باترتیب اور بے ترتیب بناتے ہیں اور پھر مدتہائے معینہ اور ازمنہ متعینہ کے بعد بگاڑتے ہیں۔ اور کون و فساد ان ذرات میں سدا سے ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ مگر ان تغیرات اور تبدلات اور رنگ برنگ کے ادل بدل سے پتہ لگتا ہے۔ خاص حرکات سے کہ سکون ان ذرات کا سب حرکات لازمہ تغیرات سے اوّل اوّل ہے۔ پس پہلے پہل اس سکون سے ان کی حرکت کا محرک کوئی ضرور چاہیئے۔ اور محرک اگر کوئی ان کی اپنی ہی خاصیت ہے۔ تو وہ سکون کے بعد ہی کیوں پیدا ہوئی۔ اور اسی خاص وقت میں کیوں ظہور کیا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ کچھ مدت کے بعد وہ حرکت جو بالقوہ اور استعداد کے طور پر ان ذرات میں موجود ہے۔ بالفعل ظاہر ہو جاتی ہے پھر سکون جیسے مانند پرلے یا آخرت کہتے ہیں ہو جاتا ہے و علیٰ ہذا یوں ہی ہوتا رہتا ہے۔ پس بجز خواص ذرات کوئی الگ خالق نہیں ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ جب حرکت کے پہلے سکون کا ہونا لازمی ہے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ سکون انادی اور قدیم ہے اور حرکت نو پیدا اور حادث ہے۔ پس نو پیدا حرکت کو اس ظہور حرکت سے پہلے کس چیز نے روکا ہوا تھا اور کس سے

اس وقت مین ظاہر کیا۔ اس حرکت کا ظاہر کرنیوالا ہی خدا ہے اور وہی خالق۔ ترکیب دینے اور تغیرو تبدل و صورت بنانے کو تحریکات لازم ہین۔

علاوہ ان دلائل اور علل کے جو مذاہب بیان کرتے ہین۔ ضمیر کی شہادت بھی یہی ہے۔ کہ اس جہان کا خالق باصفات کاملہ موجود ہے۔ انسان مین بجز قوائے عقلیہ کے جو دماغ سے متعلق ہین قوائے روحانیہ بھی ہین جن کے آثار محبت غضب رشک۔ حسد۔ کینہ۔ میلان نفرت وغیرہ ہین۔ انہین قوائے روحانیہ کو ضمیر کانشنس ... قلب ... کہا جاتا ہے۔ جیسے قوائے عقلیہ کو عقل اور قوت استدلال اور تعلیل اور قوت بیان اور نطق بولتے ہین۔

ایمان اور مذہب کا تعلق قوائے روحانیہ سے اوّلاً بالذات ہے اور قوائے عقلیہ سے ثانیا اور بالعرض یعنی اثبات مسائل مذہبیہ اور استدلال قوائے عقلیہ سے ہوتا ہے ملاء اعلےٰ انبیاء اور اولیاء و اصفیاء کی روحانیت ہی اور لوگون سے بڑھکر ہوتی ہے۔ اور مہبط وحی بھی وہی قلب و رُوح اور اس کے قوائے روحانیہ ہوتے ہین۔

پس تسلی بخش اور تصدیق (سچ جاننا) سے علاوہ ایمان دینے والی دلیل جو اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ثبوت دیتی ہے۔ وہ قوائے روحانیہ یا قلب کے ذریعہ اور وحی والہام کے وسیلے ہمین ملی ہے وہ ہستی اعلیٰ کا ایک اثر ہے۔ پہلے اثر کو جو مذکور ہوا فعل یا کام کہتے ہین اور اس اثر کو کلام جو وحی الہام کے نام سے موسوم ہو کر انبیاء کے زبانی ظاہر ہوتا ہے اور جیسے قدرتی افعال مصنوعی اعمال سے ممتاز باعلےٰ امتیاز ہوتے ہین ویسے ہی بلکہ اس سے بھی اعلےٰ درجہ پر الٰہی کلام وحی و الہام اپنے خواص سے مختص ہو کر مخلوق کے کلام سے پرے درجہ پر بحیثیت عالیہ سرفراز ہوتا ہے۔ مثلاً کلام الٰہی مین انبائے غیب اور پیشگوئیان ہوتی ہین۔ جن کا مقابلہ اور مساوات نجوم اور سائنس اور جفر و رمل وغیرہ علوم مظنون کیا کر سکتے ہین کیونکہ سائنس و نجوم کی بعض پیشگوئیون کی بنا سلسلہ علت و معلول پر مبنی ہوتی ہے۔ سو اول تو علت و معلول کا تلازم ہی یقینی طور پر نہین ہوتا۔ اور اگر ہو بھی تو وجود علت یا معلول ہی ظنی طریقہ سے ہوتا ہے۔ جس سے وہ پیشین گوئیان مشتبہ ہو جاتی ہین۔ اور اتفاقی باتون کا تو ٹھکانا ہی کوئی نہین ہوتا۔ مثلاً فلان سیارہ فلان برج

فلان منزل اور فلان ستارہ فلان مقام پر ہو تو یون ہو گا۔ کیونکہ اکثر اوقات اس طرح دیکھا گیا۔ ایسا ہی قانون رملون کا حال ہے۔ سب اتفاقی باتین ہین۔ ہان علم جفر۔ جسکی بنا حروف سوال کے ادل بدل کرنے اور ان کے اعداد بجدی سے اور پھر اپنے حروف لینے پر ہے۔ مگر یہ بھی کوئی پختہ قاعدہ قانون نہین ہوتا۔ اور رمل جو چند اشکال اور ان کے درجات ابیات پر مبنی ہے۔ اور عرفی نجوم وغیرہ فال ان سب کو اگر کسی نبی نے بوحی والہام ... استعمال کیا اور کوئی امر غیب دریافت کیا یا پیشگوئی کی تو وہ کلام من وراء حجاب ہے۔ اور انبیاء و رُسل کے بغیر اگر کسی نے یہ بطور قواعد علوم کے استعمال کیا تو واہیات مزخرفات اور بیہودہ گوئی مین داخل ہے۔ اور اسلام مین یہ گناہ کبیرہ بلکہ شرک و کفر کہلاتا ہے۔ اور عقل سلیم بھی اسے دھکے دیتی ہے پس کلام الٰہی جو بذریعہ نبوت پیغمبران خدا اور اولیاء اللہ بطور وحی والہام نازل ہوتا ہے۔ اور اس مین پیش گوئی متضمن اُمور موجبہ ہدایت انذار و بشارت اہل ایمان و اہل شرارت ہو۔ اس مین بلاشبہ اثبات ہستی اعلیٰ باریتعالیٰ ہوتا ہے کیونکہ جو اُمور کسی آئندہ زمانہ مین ہونے ہون اور ان کے اسباب و علامات موجود نہ ہون یا معلوم بعلوم متعارفہ نہ ہون۔ ان کی خبر دینا حیطہ قدرت انسان و احاطہ ادراک عالمیان سے باہر ہے پس یہ کلام متضمن پیشگوئی اپنے متکلم خداوند عالم قادر علیم حکیم سمیع و بصیر مالک نعیم و جحیم پر ایک بیّن دلیل اور بیّن استدلال ہے اور نیز اس مہبط کلام و وحی والہام کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ کہ مخبر صادق ہے کیونکہ ایسے وحی و کلام مین یہ باتین ہوتی ہین۔ کہ اس مخبر صادق کے متبعین پر میری رحمتین اور نعمتین اس دنیا مین بھی نازل ہونگی اور یہ تابعین دنیاوی عزت بھی پائین گے اور جاہ و جلال کے اسانک پر بٹھلائے جائین گے اور اس کے اعدا ذلت اُٹھائین گے اور ہم اس کے مومنین کے جنتی ہونے پر دنیاوی نُصرت سے اور کافرین اور اس کے مکفرین مکذبین کے جہنمی بننے پر دنیوی ذلت اور خواری سے مہر لگا ئینگے۔

اتفاقیہ طور سے کسی قسم کا عزت پانا اور جاہ جلال کے نشان دکھانا یا کسی قوم کا ذلیل ہونا یا قدیمی عزت کا کھونا کوئی ثبوت حق باطل نہین بن سکتا۔ مگر پیشگوئی کے موافق ایسا واقعہ ظاہر ہونا بیشک و شبہ حق باطل کا امتیازی نشان ہے۔ اور مخبر مدعی کے صدق کا صاف بیان ہے۔

یاد رہے کہ بعض خوابون کا سچا ہونا یا غیبی آواز پانا یا غنودگی کی حالت مین بعض مکاشفات کا صحیح ہو جانا صاحب خواب یا کشف کی کلی صدق ... یعنی اس کے ہر ایک دعوے کی سچائی پر گواہ نہین بن سکتا۔ کیونکہ عموماً بعض فاسقون فاجرون کے قوائین اور بعض کاہنون دیوانون مستانون کی باتین اور بعض وظائف خوانون یا مرتاضون کے مکاشفے درست نکلتے ہین چنانچہ اس زمانہ مین میڈم اور مسمریزم وغیرہ ایسے اُمور عجیبہ دکھاتے ہین۔ مگر ان مین سے اکثرون کی خبرین دروغ بیفروغ ہوتی ہین اور بعض میڈم اور معمول ہمنشین یا صحبتیون کے خیالات سے متاثر ہو کر ایسی خبرین دیدیتے ہین اقتداری پیشگوئیون کا ایسے مذکورین مین کہین نام و نشان نہین ہوتا ایک اور امتیاز بہی ان پیشگوئیون مین ہے کہ نبی کی پیشگوئی کی بنا ایمان و کفر کے متعلق ہوتی ہے اور دوسری پیشگوئیان دنیاوی مطالب کے متعلق مثلاً اگر قحط سالی کی پیشگوئی نجومی کرے تو اس کا تعلق کفر و ایمان سے نہین ہے اور اگر نبی یا خلیفہ نبی کرے تو اس مین یہ ہوتا ہے کہ اگر منکرین شرارت سے باز نہ آئے تو ان پر قحط کا عذاب آئیگا ہان اگر توبہ کرین تو پھر قحط نہ آئیگا اور فلان شریر اگر شرارت سے باز نہ آیا تو موت یا کسی سخت بلا مین گرفتار ہو گا بصورت توبہ و رجوع اس کو کوئی گرفت نہ ہو گی۔ نجومی وغیرہ مثلاً طبیب تو صرف یہ پیشگوئی کر سکتا ہے کہ یہ شخص فلان بیماری مین مبتلا ہونیوالا ہے یا چند روز کو مرنیوالا لیکن نبی یا ولی اس کے ابتلا یا نجات پانیکو اسکی شرارت یا ایمان پر موقوف رکھیگا پس نبی کی پیشگوئی اقتداری ہو گی نہ اور لوگون کی۔ اور اکثر خوابون کا درست نکلنا بہی انبیاء و اصفیاء کی تصدیق پر شاہد ہے کیونکہ وہ اپنی روحانی قوت سے اخبار غیبی سے واقف ہو کر اس نبی کی بھی تصدیق کرین گے کہ جیسے ہمین بھی خوابین آتی ہین یا سچی آواز غیبی سنتے ہین۔ یا سچے خیالات اور مکاشفہ ہمین ہو جاتے ہین ایسے ہی ان لوگون کو ہو جاتے ہین فرق بس یہ ہے کہ انبیاء کو بکثرت ایسے اخبار غیبی معلوم ہوتے ہین اور اقتداری بہی ہوتے ہین مگر ان بیدمون معمولون کے بعض اور وہ بھی غیر اقتداری یعنی جو بلائین ان کو کسی پر یا اپنے پر آتی نظر آئین تو وہ ٹلتی نہین برخلاف انبیاء کے کہ ان کی دعا سے اکثر بلیات ٹل جاتی ہین پس اجابت دعوات بھی نبی کے صدق کے نشانات سے ہے نیز یاد رہے کہ نبی یا خلیفہ نبی کی ہر ایک پیشگوئی پوری ہو کر رہتی ہے ہان کثرت وقوعات سے بعض امور ایمان بالغیب کے لحاظ سے قابل تاویل رکھے جاتے ہین تاکہ ایمان کی نعمت ایسی بے دقعت نہ ہو کہ کوشش بھی نہ کرنی پڑے ظاہر ہے کہ آفتاب یا کسی اور اظہر من الشمس اوابین من الامس چیز پر ایمان لانا کسی انعام کے لایق نہین۔ انعام تو جب ہی ہے کہ طالب ذرا مشکل سوال یا مسئلہ لاینحل کا حل اور انحلال کر سکے یعنے جیسے مسائل علمیہ ذرا غیب مین ہوتے ہین اور قوئے عقلی سے حل کئے جاتے ہین تو حل کنندہ کو شاباش یا انعام ملتا ہے ایسا ہی امور غیبیہ ایمانیہ کو اگر کوئی شخص دریافت کرے یعنے اللہ تعالیٰ کی ہستی علیٰ باصفات علیہ کا عرفان اس کے دلائل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"موت"

(تقریر بابو برکت علی صاحب احمدی بمقام شملہ)
گذشتہ اشاعت سے آگے

این خیال است و محال است و جنون۔ قرآن مجید میں روح اور ملائکہ کا لفظ متعدد موقعوں پر استعمال ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی کیفیت کچھ ملائک سے مشابہ ہے۔ مگر بعض مقامات میں روح کے معنے محض کلام الٰہی کے معلوم ہوتے ہیں مگر میں نے اپنی روزانہ تلاوت میں اکثر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کہیں موت کے وارد ہونے کو اخراج روح سے تعبیر کیا ہو۔ مگر مجھے تا حال کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا۔ بلکہ جہاں جہاں موت کا ذکر ہے اس کو لفظ وفات اور اس کے مشتقات سے ادا کیا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ روح کوئی ایسی چیز نہیں جو جسم میں جاگزین ہو اور اس کے خارج ہونے سے موت ہوتی ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ قائم زندگی محض امر رب سے ہے اور جب حیات کی حد ہو چکتی ہے۔ تو ملک الموت جو انسان کے ساتھ شامل ہے۔ جان قبض کر لیتا ہے۔

این ما تکونوا یدرککم الموت۔ ولو کنتم فی بروج مشیدۃ۔ النساء۔ رکوع ۱۱۔ جہاں کہیں تم ہو۔ موت تم کو آئیگی خواہ تم بلند برجوں میں ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی تو الم نجعل الارض کفاتا۔ احیاءً و امواتا۔ (المرسلات رکوع اول) کے حکم سے ہر زندہ اور مردہ کے لئے یہی زمین کافی ہے مگر پھر بھی عوام الناس کے محاورہ کو مدنظر رکھ کر یہ بتایا ہے کہ خواہ انسان کہیں ہو اور اپنی طرف سے کیسی محفوظ جگہ اختیار کرے وہ موت سے بچ نہیں سکتا۔ جان قبض کرنے کے لئے کوئی ایسا مجسم اور ٹھوس وجود باہر سے نہیں آتا کہ وہ بند دروازوں میں یا قلعہ کی دیواروں میں نہ گھس سکے وہ تو وہیں سے جہاں انسان ہے اور اجل مسمیٰ کے ختم ہونے پر وہیں اس کو قبض کر لیتا ہے۔

فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت۔ اللہ تعالیٰ جس نفس پر موت کا حکم دیدیتا ہے۔ اس کو واپس نہیں آنے دیتا۔ وقد سبق القول منی حرام علیٰ قریۃ اھلکناھا انہم لا یرجعون۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھ سے یہ قول ہو چکا ہے جس قریہ کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس پر حرام ہے۔ بتحقیق وہ واپس دنیا میں نہیں آتے قیاساً بھی یہ بات لغو معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس نفس پر موت وارد ہو چکی وہ پھر واپس آ جائے وہ تو مُردہ ہو چکا۔ اس میں جان باقی نہیں۔ جب تک جان باقی ہے تب تک اس کے زندہ ہونے کی اُمید ہے اور کوئی شخص کسی ترکیب سے جو وہ بھی حکم الٰہی سے ہے اس کو زندہ کر سکتا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے یا زیادہ مدت کے لئے مگر جب موت ہو چکی تو پھر اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ موت ومن ورائہم برزخ الیٰ یوم یبعثون" یوم حشر تک برزخ کی حالت رہیگی۔ وہ ایک پردہ ہے۔ انسان کو اس کی مدت محسوس نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے جب وہ قیامت کو اُٹھایا جائے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ گویا نیند سے اُٹھا ہے۔ اس برزخ کی حالت سے وہ پھر عالم ہوش میں نہیں آسکتا۔ پس یہ قصے کہانیاں کہ کسی شخص نے موت کے بعد کے حالات کو دیکھا ہے یا وہ مر کر واپس آگیا ہے محض دھوکہ ہے۔ ان کی وہی حقیقت ہے، جو میں نے پیشتر بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ایسا وجود نہیں۔ ان کی ایسی ہستی نہیں کہ وہ بھول جائیں۔ بھول کر کسی ایسے شخص کو موت دیدیں۔ جس کا وقت معینہ ختم نہیں ہوا اور بعد ازاں معلوم ہونے پر اس کو پھر دنیا میں بھیجدیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی غلطی کر سکتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی سچائیت پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ ملائکہ کی نسبت قرآن مجید میں لکھا ہے کہ وہ جس کام پر مامور ہیں ہرگز اس کے بجالانے سے چوک نہیں سکتے۔ دنیا اور مافیہا کی طرف دیکھو اور کل کائنات کے وجود اور اس کے انتظام پر غور کرو۔ کیا وہ خدا جس نے یہ کارخانہ رچایا ہے اور ایسا عظیم الشان کارخانہ ہے کہ اس کی انتہا انسانی عقل و فکر سے باہر ہے کبھی غلطی کر سکتا ہے۔ اسکی نسبت ایسا گمان کرنا میرے خیال میں معصیت میں داخل ہے۔ یہ جہالت کے خیالات ہیں۔ کہ فرشتہ غلطی کر سکتا ہے۔ بحکم ربی اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ غلطی کرے۔

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً موجلاً (آل عمران۔ رکوع ۱۵) کوئی نفس اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا۔ وہ ایک وقت ہے، جو مقرر ہو چکا ہے۔ انسانی تدابیر کوشش میں لگی رہتی ہیں مگر وہ تبھی تک کامیاب ہوتی ہیں جب تک موت کا وقت نہیں پہونچتا۔ بچے جوان بڈھے اپنے اپنے وقت پر اس جہان فانی سے گزرتے جاتے ہیں عام دنیا دار بھی۔ ڈاکٹر اور حکیم بھی اور برگزیدگان خدا ہر شخص اپنے فہم اور ادراک کے مطابق علاج کرتا ہے۔ مگر ہمیشہ تو کامیاب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس طرح اور جن اسباب کے ذریعہ چاہتا ہے موت دیدیتا ہے۔ کوئی گر کر مرتا ہے۔ کوئی چوٹ سے کوئی ڈوب کر۔ کوئی لڑائی میں۔ کوئی بیمار ہو کر۔ غرضیکہ ہزارہا طریق سے انسان موت وارد ہوتی ہے ہزار کوشش کرو کوئی پیش نہیں جاتی۔ اور کبھی عقل اور دانش چھین لیتا ہے اور مناسب تدبیر سے روکے رکھتا ہے مجھے پھر اپنی لڑکی کی موت یاد آگئی اور اس کے تجربہ سے میرا ایمان اور پختہ ہو گیا ہے کہ سب کچھ حکم رب سے ہوتا ہے اور واقعی وقت موت مقرر ہوتا ہے۔ موت کے قریب انسان کی عادات میں عموماً کچھ تغیر واقعہ ہو جاتا ہے اور اس سے غیر معمولی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں۔ وہ دیکھنے والے اس سے بے خبر ہوتے ہیں مگر موت کے نشانات اس کو مل جاتے ہیں۔ میری لڑکی کے لئے گھر میں قریب ایک ماہ سے یہ تجویز ہو رہی تھی۔ کہ اس کو ارنڈ کے بیج کا جلاب دیدیا جاوے۔ مگر مجھے یہ نہیں سوجھی۔ کہ کسی اور واقفکار یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لوں تو پھر بھی ایک وقت تک عقل پر پردہ پڑا رہا کہ حالت نازک ہو گئی ہے۔ اور میں کسی تجربہ کار ڈاکٹر کو بلاؤں۔ حال پرسان اور دیکھنے والوں نے کوئی تجویز پیش نہیں کی کہ جلدی یہ یا وہ تدبیر کرنی چاہیئے حتے کہ زہر اس کے معدہ میں اثر کر گیا اور سب تدبیریں اور علاج ہوتے رہے اور موت نے اس کو آخر آن لیا کسی وقت خیال آتا ہے۔ کہ حالت قابل علاج تھی۔ مگر غلطیوں اور لاعلمی کی وجہ سے نوبت باین رسید۔ مگر جب غور کیا جاتا ہے کہ آخر کیا باعث تھا کہ غلطی ہوئی اور بعد ازاں کوئی تدبیر بہتری کی نہ سوجھی تو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کی عمر ہو چکی تھی۔ ورنہ ضرور کوئی سبب اس کے بچنے کا پیدا ہو جاتا۔ کیا ڈاکٹروں اور حکیموں کے بچے نہیں مرتے۔ مرتے ہیں۔ پس ہماری غلطی اور ناواقفی موت کا محض بہانا تہا۔ اس کے ضمن میں مجھے ایک اور بات یاد آگئی ہے۔ وہ یہ کہ موت سے قدرے پہلے اس کو یٰسین سنائی گئی تھی اور وہ ایسی دہیمی آواز سے بلکہ بالکل منہ میں پڑھی گئی تھی۔ کہ دیگر پاس بیٹھے ہوئے

لوگوں کو سنائی نہیں دیتی تھی۔ اس سے پیشتر ہی اس کے قوت سمع اور بصر میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ ہماری آواز کو وہ سن نہیں سکتی تھی اور اس کا جواب دیتی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے قدرے طاقت کی حالت میں وہ کہہ چکی تھی کہ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا آتا جاتا ہے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ایسی حالت میں جب یٰسین پڑھی جا رہی تھی تو واللہ اعلم۔ وہ کون سا موقع تھا کہ وہ منہ کی طرف دھیان کر کے مسکراتی۔ خدا جانے کہ وہ مسکرانا کس وجہ سے تھا مگر اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موت کے نزدیک انسان کو وہ وقت یاد ہوتا ہے اور ضرور وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شخصی موتوں میں سے ایک موت کسی کامل برگزیدہ خدا کی بددعا سے ہوتی ہے اور ایک مباہلہ میں اس کے مقابلہ پر آنے سے۔ قرآن شریف میں اسی قسم کی اموات کا بھی ذکر ہے مگر اسلام وہ دین ہے کہ وہ اور مذاہب کی طرح یہ نہیں کہ قصہ کہانی رہ گیا ہو بلکہ وہ ایک زندہ مذہب ہے اور اسکی صداقت کے نمونے ہر زمانے میں موجود ہوتے ہیں فی زمانہ بھی ایک شخص انبیاء اور مرسلین کی صفات والا موجود ہے۔ اور اس کی ذات سے اس قسم کی موتیں واقع ہوئی ہیں۔ مثلاً لیکھرام آریہ۔ عبداللہ آتھم عیسائی۔ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہم۔ اس کی بددعا سے اور اس کے ساتھ مباہلہ کرنے سے مرنے کی یادگار ہیں۔ معترض کہتا ہے۔ کہ جب موت مقدر ہے۔ تو کسی کا مرنا دوسرے کی صداقت کی دلیل کیوں کر ٹھہر سکتا ہے اس میں شک نہیں کہ موت سب کے لئے مقدر ہے اور کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ وہ شخص خود بھی آخر مرنے والا ہے مگر جب ہم متواتر دیکھتے ہیں۔ کہ مباہلہ میں آنیوالا ضرور ہلاک ہوتا ہے اور اس کی بددعا خالی نہیں جاتی۔ تو لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی بددعا کا کبھی خالی نہ جانا اور ہر شخص کا جو مباہلہ میں اس کے مقابل آ کے ہلاک ہونا محض اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اتفاق تو اسے کہتے ہیں کہ گاہے ایک واقعہ پیش آئے اور گاہے نہ آئے۔ مگر جب کوئی وار خالی نہ جائے۔ تو اسکو اتفاق نہیں کہہ سکتے بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں صادق ہے اور جو مرتا ہے وہ ضرور غلطی کی حالت میں مرتا ہے

شخصی اور قومی اموات میں سے ایک کفر اور شرک کی حالت میں مرنا ہوتا ہے۔ اور ایک فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وما کان لنفسٍ ان تموت الا باذن اللہ کتٰباً مؤجلا۔ ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا۔ ومن یرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشٰکرین۔ ع (آل عمران۔ رکوع ۱۵)

کوئی شخص بلا اذن الٰہی نہیں مرتا اور وہ ایک وقت مقرر ہے اور جو ثواب دنیا چاہتا ہے ہم اس کو وہی دیتے ہیں اور جو ثواب آخرت چاہتا ہے اس کو وہ دیتے ہیں اور ہم جلدی شکر گزاروں کو بدلا دینے والے ہیں۔ پھر اس سے یہ بات ثابت ہے کہ موت تو مقدر ہے مگر باذن الٰہی انسان زندگی کی حالت میں ثواب دنیا یا ثواب آخرت کا وارث ہو جاتا ہے۔ کوئی کسی حالت میں مرتا ہے اور کوئی کسی حالت میں۔ زندگی کی حالت میں اختیار خداداد سے وہ نیکی یا بدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسی حالت میں اس کی موت ہوتی ہے۔ مگر ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ بل احیاءٌ ولٰکن لا تشعرون۔ البقرہ۔ رکوع ۱۵۔ ان لوگوں کو جو اللہ کے رستہ میں قتل ہو جائیں۔ مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ لیکن تم شعور نہیں کرتے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاءٌ عند ربہم یرزقون۔ الخ آل عمران۔ رکوع ۱۷۔ ان لوگوں کو جو اللہ کے رستہ میں قتل ہو جائیں مردہ مت گمان کرو۔ بل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی زندہ ہیں ان کو رزق ملتا ہے۔ ان آیات سے بخوبی واضح ہے کہ موت فی سبیل اللہ حقیقی زندگی ہے کیونکہ یہ ایسی موت ہے کہ اس کے نیک ثمرات قائم رہتے ہیں اور جیسا انسان یہاں خوش و خرم ہوتا ہے وہی حالت خوشی اور خرمی کی اس کے ساتھ قائم رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اس کو اور انعامات ملتے ہیں۔ اس موت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یہ ضروری نہیں کہ انسان جہاد میں مارا جائے بلکہ خواہ کسی طرح مارا جائے یا مرے۔ موت اس کی فی سبیل اللہ ہو یعنے اسلام کی حالت میں ہو یہی شہادت ہے۔ بیماری سے مرے۔ وبا کے جھونکے میں آ کر مرے۔ کسی کے مارنے سے مرے۔ مگر ایمانی حالت میں مرے۔ پس یہی شہادت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے۔ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہٖ اولٰئک ہم الصدیقون۔ والشہداء عند ربہم الخ۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ وہی صدیق ہیں اور وہی اللہ کے نزدیک شہید ہیں۔ پس مرتبہ شہادت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ موت کا کوئی ایسا وسیلہ تلاش کیا جائے کہ کسی کافر یا مشرک کے ہاتھ سے قتل ہو بلکہ اپنے ہر عقیدہ میں اور ہر فعل میں رضائے مولا کو مدنظر رکھے اور اسی کے مطابق اپنا عقیدہ اور عمل کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو۔ تو وہ اس کے لئے شہادت ہے یہ خیال جہالت کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام واللہ یعصمک من الناس کے وعدہ کے مطابق طبعی موت سے فوت ہوئے اور آپ کی نسبت یہ گمان کیا جائے کہ اور سب مراتب تو آپ کو ملے مگر شہادت کا مرتبہ نہ ملا اور اس کے لئے آپ کے نواسے کو شہید قائم کر کے وہ شہادت آپ کی طرف منسوب کی جائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ لاریب شہید ہوئے۔ مگر حضور سرور کائنات کا خاتمہ بھی تو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت پر ہوا۔ بلکہ ایسی شہادت تو کسی فرد بشر نے قائم کر کے نہیں دکھائی اور نہ ممکن ہے۔ کیونکہ سب فضیلت کے مدارج آپ کی ذات میں کمال پر پہنچ چکے اور شہادت کا مرتبہ بھی اب صرف آپ ہی کی اتباع سے مل سکتا ہے۔ پس آپ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انہیں شہادت کا مرتبہ نہیں ملا سخت جہالت ہے بلکہ میں تو کہوں گا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے عقیدہ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایمانی موت کو شہادت قرار دیا ہے اسی لئے حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے۔ کہ ایماندار شخص جو وبا کے جھونکے میں آ کر مر جاتا ہے وہ بھی شہید ہے وبا ایک عذابی موت ہوتی ہے پس جس طرح مومن جہاد کی لڑائیوں میں مر کر جو کفار کے لئے عذاب کے رنگ میں پیش آتی تھیں شہید کہلائے اسی طرح جو مومن وبا سے مرے شہید ہے۔ ایمانی حالت پیدا کرو۔ پھر خواہ موت کسی طرح سے واقع ہو وہ شہادت ہے۔ البتہ یہ حالت پیدا کرنا بھی کچھ اپنے بس کی بات نہیں اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں ایسے وسائل رکھ دیئے ہیں کہ ایمان آزمایا جاتا ہے۔ ایک ہم کم نصیب ہیں کہ اپنے اخلاق تک درست نہیں کر سکتے اور ایک ایسے بھی ہیں جنھوں نے ایمان پر جان قربان کر دی۔ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا واقعہ کابل میں۔ وہ حضرت امام علیہ السلام سے وعدہ کر کے جاتے ہیں کہ میں حتے الوسعت دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ وطن جاتے ہیں تو ان کو اس عقیدہ کے باعث کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہیں۔ کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے اور ان کو سنگساری سے قتل کئے جانے کا حکم دیا جاتا ہے قتل سے پیشتر ان کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان عقائد سے باز آ جاویں تو ان کو بڑے اعزاز سے رہا کر دیا جائیگا۔ مگر وہ دین کے مقابلہ میں کسی قسم کی موت سے ہراساں نہیں ہوتے اور سنگسار ہونے کو قبول کرتے ہیں۔ کیا یہ شہادت نہیں حقیقی شہادت یہی ہے اگر یہ شہادت نہیں تو اور کوئی شہادت ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم ایمان میں ثابت قدم رہیں۔ آمین۔

قومی اموات کئی طرح سے واقع ہوتی ہیں۔ وبا سے

زلزلے ۔ سیہنہ اندہیری سے وغیرہ وغیرہ ۔ قرآن شریف نے شہادت دی ہے ۔ کہ قومی اموات عموماً فسق و فجور کے باعث عذابی رنگ مین ہوتی ہین اور خصوصاً اس وقت جبکہ کوئی منذر من اللہ قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوا اور لوگ اس کی تکذیب کرین ۔ کتاب اللہ مین قوم نوح ۔ قوم عاد و ثمود کا ذکر اور بعض دیگر اقوام کا ذکر پڑہو ۔ تو معلوم ہو جائیگا ۔ کہ مرسلین کی تکذیب کے باعث قوم پر عذاب ضرور آتا ہے اور وبا سے ۔ زلزلہ سے یا سینہ انہیری سے ہلاک کردے جاتے ہین ۔ اس زمانہ مین بھی دیکھو ۔ ایک شخص نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدائیت کے لئے مامور ہونے کا دعوےٰ کیا ہے بعد از تبلیغ اس نے انذار سنا دیا ۔ لوگون نے تکذیب کی ۔ آخر عذاب قومی مختلف رنگون مین ظہور پذیر ہوا ۔ طاعون ۔ زلزلہ قحط ۔ سب عذاب کے نشانات ہین ۔ یہ سب اس کے دعوے کے بعد اور اس کے انذار سنانے کے بعد ظاہر ہوئے ۔ پس ضرور ہے کہ اس کی تکذیب کے باعث ہین ۔ طاعون ۔ زلزلہ ۔ قحط ہمیشہ دنیا مین آتے رہتے ہین ۔ مگر جن انبیاء و مرسلین کا ذکر قرآن شریف مین ہے ۔ کیا ان سے پہلے یہ حادثے نہین ہوئے تھے ضرور ہوئے تھے ۔ پس جن وجوہات سے اس وقت ان کو عذاب قرار دیا گیا اور ان کی تکذیب کا باعث ٹھیرایا گیا ۔ انہی وجوہات سے یہ اب عذاب مین داخل ہین اور حضرت میرزا صاحب کی تکذیب کے باعث ہین ۔ وہ کہتا ہے اور بڑے زور سے منادی کرتا ہے کہ اب بھی اگر لوگ فسق و فجور سے باز آجاوین اور میری تکذیب نہ کرین ۔ استہزاء اور مذاق چھوڑ دین اور دشنام دہی سے پرہیز کرین تو یہ عذاب ٹل سکتے ہین ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک مین فرمایا ہے کہ اگر لوگ اپنے اعمال کو درست کرلین تو مجھے کیا پڑی کہ مین ان کو عذاب مین گرفتار کرون ۔ پس اگر لوگون کو یہ یقین نہین آتا کہ یہ عذاب ان کی تکذیب کے باعث ہین ۔ تو وہ انہین کے نسخہ پر عمل کرکے دیکھ لین ۔ ان کا تو کچھ بگڑتا نہین بلکہ ان کا فائدہ ہے اور ان پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی ۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ارشاد خداوندی ہے ۔ یہ غلط نہین ہو سکتا پس جب یہ ارشاد خداوندی ہے اور ایک مرسل من اللہ بھی موجود ہو تو اب کیونکر شک ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ کاذب ہے ۔ دنیا نے طاعون زلزلون اور قحط کو عذاب تسلیم کیا ہے اور قرآن شریف نے بھی یہی شہادت دی ہے ۔ کہ اس قسم کی قومی موتین عذاب ہوتی ہین ۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے کہا ہے ۔ کہ جب تک ہم اپنے کسی بندہ کے ذریعہ حجت قائم نہ کرلین ۔ ہم عذاب نہین بھیجا کرتے ۔ پس اس وقت جب ایک شخص دعوےٰ کرتا ہے ۔ کہ مین اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہون اور عذاب بھی نازل ہو چکا ہے تو اب اس کی صداقت مین ہرگز شک نہین ہو سکتا ۔ اس مسئلہ پر مختلف پہلوؤن سے آئے دن بحث رہتی ہے ۔ اس لئے اس پر زیادہ خامہ فرسائی کرنا محض مضمون کو طول دینا ہے ۔

اب ایک بات یہ سوچنے کے قابل رہ گئی کہ اللہ تعالےٰ نے موت انسان کے ساتھ کیون لگا دی ہے ۔ مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے ایک دفعہ یہ فلسفیانہ جواب دیا تھا ۔ کہ ہر ایک چیز چاہتی ہے ۔ کہ چونکہ میرا خالق لا انتہا ہے اسی طرح مین بھی لا انتہا بن جاؤن ۔ پھر جب وہ بڑہنا چاہتی ہے اور اپنی حد سے بڑہنے لگتی ہے تو اس کی زیادتی کو نابود کیا جاتا ہے اور اس کے صرف وہی اجزا باقی رکھے جاتے ہین ۔ جو اس کی تخم ریزی کے لئے باقی رہ سکین ۔ تاکہ اس کا نام و نشان دنیا سے نابود نہ ہو جائے ۔ یہ جواب عجیب اور قابل قدر جواب ہے ، مگر قرآن شریف نے اس کا یہ جواب دیا ہے ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۔ (الانبیاء ۔ رکوع ۳)
ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے ۔ اور ہم تمہین (تمہاری) شر اور خیر سے جو ایک فتنہ ہے ۔ آزمائین گے اور تم نے ہماری جانب ہی رجوع کرنا ہے ۔ مین نے تمہاری شر اور خیر اس واسطے کہا کہ اللہ تعالےٰ تو پاک اور قدوس ہے اور عین خیر ہی خیر ہے ۔ اس کے لئے کوئی شر نہین ہو سکتی ۔ پس خیر و شر ہمارے ہی واسطے ہے اور اس مین ایک آزمائش مقصود ہے ، اللہ تعالیٰ کو ایسی باتون کی ضرورت نہین ۔ کیونکہ وہ احتیاج سے بری ہے ۔ مگر اس نے اپنی مرضی سے ایسا قانون رکھا ہے اس مین کسی کو چون و چرا کہنے کا حق نہین ۔ بچے جوان بوڑھے مرتے ہین ۔ انسان اس سے عبرت حاصل کرتا ہے ۔ دوسرے کی موت کو دیکھ کر اپنے لئے سبق حاصل کرتا ہے ۔ اس کو ہمدردی ۔ محبت ۔ الفت دکھانے کا موقعہ ملتا ہے اور دنیا کی ناپائداری کیطرف غور کرکے اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کا فکر ہوتا ہے ۔ اس کے قریبی رشتہ دارون کو ان مشترکہ فوائد کے علاوہ صبر کا سبق ملتا ہے اور دوستون ہمسایون کی ہمدردی کے موازنہ کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے وہ اپنے لئے کئی نوع کے سبق حاصل کرسکتے ہین ۔ جو شخص دوسرے کی موت کو دیکھ کر کوئی عبرت نہین پکڑتا اور اس سے کوئی سبق نہین سیکھتا وہ خسارہ اٹھانے والا ہے ۔

دوسرا جواب قرآن شریف نے یہ دیا ہے ۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۔ اس نے (اللہ تعالےٰ) موت اور حیات اس لئے لگا دی ہے تا دیکھے کہ تم مین سے نیک اعمال کون کرتا ہے ۔ پہلے جواب مین بچون جوانون بوڑہون سب کی موت آجاتی ہے ۔ مگر اس جواب مین صرف ان کی موت مدنظر ہے ۔ جو ذی عقل اور ہوش سنبھالا کرتے ہین وہ نیک و بد مین تمیز کرنے کا مادہ رکھتے ہین ۔ ان مین نیک و بد تمیز کرنے کی قوت کا ہونا اس امر واقعی کی شہادت ہے ۔ کہ وہ اس کے ذمہ دار ہین ۔ دنیا آزمائش کی جگہ ہے ۔ گو سوشیل انتظام قائم رکھنے کے لئے یہان بھی قانون بنے ہوئے ہین اور ان کی خلاف ورزی سے سزائین ملتی ہین اور ان پر عمل کرنے سے بہت اوقات انعامات بھی ملتے ہین مگر اس کا فیصلہ کون کر سکتا ہے کہ وہ قانون حقیقی ہین اور وہ سزائین حقیقی ہین اور پھر جو در پردہ بدیان اور شرارتین ہوتی ہین ۔ ان کا انسداد کچھ نہین وہ واضعان قانون کے علم مین نہین آتے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ دنیا تو ایک فریب کی ٹٹی ہے اور حقیقت ضرور کسی اور وقت کھلے گی اور وہ موت کے بعد کا وقت ہے پس ضرور یہان کے افعال کی پرسش موت کے بعد ہوگی اور ان کے مطابق انسان جزا اور سزا بھگتے گا اور یہ سچ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حیات اور موت اسی لئے پیدا کی ہے تاکہ دیکھے کہ نیک اعمال کون بجا لاتا ہے ۔

سینے پیشتر بیان کیا ہے ۔ کہ ایک موت ہے ، جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندگی ہے ۔ پس عقلمند انسان کو یہی موت حاصل کرنی چاہیئے ۔ وہ شہادت کی موت ہے ۔ یعنے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر موت ہو ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو ۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو ۔ جب وہ تمہین اس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہین زندگی بخشے ۔ یہ روحانی زندگی ہے ۔ اس مین جب تم مر بھی جاؤ گے ۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک زندہ ہو گے ۔ ثواب پاؤ گے طرح طرح کی نعمتین پاؤ گے ۔ خوش و خورم رہو گے اور کبھی بھی اس حالت سے نہین گرو گے ۔ وہ رسول جس کو یہ خطاب کیا گیا ہے ۔ دنیا مین بجسم عنصری موجود نہین ۔ مگر وہ زندہ رسول ہے ۔ کیونکہ اس کے انوار و برکات قیامت تک قائم رہنے والے ہین ۔ اس کی تعلیم پر چل کر جو اللہ تعالیٰ سے حاصل کرکے اس نے دنیا مین قائم کی ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے خلیفے مبعوث ہوتے رہین گے ۔ وہ اس کا بروز ہین اور اسی تعلیم کو پھیلاتے ہوئے ہین اور ایک عنوان مین ان کی تعلیم اس رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اس وقت بھی ایسا ہی ایک خلیفہ موجود ہے ۔ جو بروز

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ۔اس کی تعلیم گویا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے ۔پس اگر حیات ابدی چاہتے ہو ۔ وہ حیات چاہتے ہو ۔کہ جس مین خیر ہی خیر ہے اور شر کا نام نہین اور وہ حیات چاہتے ہو ۔جو کبھی منقطع ہونے والی نہین ۔ تو اس حکم خداوندی کے ماتحت ہو جاؤ ۔ اس کی آواز کو سنو اسکی تعلیم پر کاربند ہو جاؤ ۔ باقی سب رستے نجات کے بند ہین ۔

میرا مضمون ختم ہو چکا اور مین امید کرتا ہون کہ مختصر اً مین نے موت کے سب پہلوؤن پر بحث کر دی ہے ۔ مگر ایک بات اور عرض کرنی چاہتا ہون ۔ وہ یہ کہ مضمون نویسی اور اس کے سننے سے صرف یہ مدعا مد نظر نہین ہونا چاہیئے ۔کہ ایک نے سنا یا اور دوسرے نے سن لیا اور بس ۔ بلکہ اپنے خیالات مین اور اعمال مین ترقی کرنی چاہیئے ۔ ہر بات قدم آگے بڑھانا چاہیئے ۔ محض یہ خیال کرنا اور کہدینا کافی نہین ۔کہ مین جس لائق ہون ۔ وہ کر رہا ہون ۔ بلکہ ہمیشہ زیادہ لائق بننے اور زیادت لیاقت کے کام کرنے کے سعی کرنی چاہیئے ۔ یہ کوئی شخص خیال نہین کر سکتا ۔کہ اب سعی کی حد اس کے واسطے ہو چکی ۔بلکہ جو شخص نیکی کے پہلو کو اختیار کرے ۔ اس کو لازم ہے کہ نظر اوپر کی جانب رکھے اور ترقی مین کوشان رہے ۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے ۔ ولا تدع مع اللہ الٰھاً اٰخر ۔ لا الٰہ الا ھو ۔ کل شیٔ ھالکٌ الا وجھہٗ ۔ لہ الحکم والیہ ترجعون ۔ القصص ۔ رکوع ۹ ۔

اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر ۔ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہین ۔اس کی ذات کے سوا سب چیزین ہلاک ہونیوالی ہین ۔ حکم اسی کا ہے ۔ اور اسی کی طرف تم نے لوٹنا ہے ۔ عبادت کے لائق وہی ذات پاک ہے ۔ اس کے سوائے سب چیزین ہلاک ہونے والی ہین ۔ اس لئے وہ عبادت کے لائق نہین ۔پس اور کسی پر بھروسہ نہ کرو ۔ اپنی خواہشات کو چھوڑ دو ۔ اور ہر حالت مین اسکی رضا کو مقدم کرو ۔ اللہ تعالےٰ ہمین توفیق دے ۔کہ ہم اس کی رضا پر چلنے والے ہون ۔

مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محرم کا مہینہ ہے اور مرثیے بہت پڑھے جا رہے ہین
یہ مرثیہ بھی موجب ملال ہیں ناظرین ہوگا ۔

جب حضرت عیسیٰ نے کیا کوچ جہان سے ۔
اور داخل جنت ہوئے وہ عزت و شان سے
ممتاز ہوئے رحمت و انعام نہان سے
جاری تھی یہ آواز فرشتون کی زبان سے
حق اپنی رسالت کا ادا کر گئے عیسیٰ
تبلیغ کو پورا کیا اور مر گئے عیسیٰ

مریم کا پسر عیسیٰ نبی صاحب انجیل
مامور خدا راہ نما مہبط جبریل
مشغول شب و روز بہ تسبیح و بہ تہلیل
مبعوث ہوئے حق سے پئے قوم اسرائیل
افسوس کہ اس قوم سے دو فرزند بد نے
از حد دی رنج اس کو عدوان احد نے

توریت مین لکھا ہے جو لکڑی پہ مریگا
ملعون ہے فاسق وہ جہنم مین گریگا
اور جھوٹا نبی قتل کی تکلیف سہیگا ۔
ابد اور سے داخل جنت نہ کریگا
ملعون کو فاسق کو کبھی رنج نہ ہوگا
دوزخ کا عذاب اور سے کبھی دفع نہ ہوگا

کم بختون نے اس زعم سے عیسیٰ کو ستایا
مظلوم پہ الزام بغاوت کا لگایا
منصوبے کئے رنج دئے قید کرایا
مظلوم نے بصد عجز سخن لب پہ یہ لایا
مولا تو مجھے موت صلیبی سے بچانا
نبیون کی طرح اپنی طرف مجھ کو اٹھانا

آئی یہ ندا اے میرے پیارے میرے عیسیٰ
ان سے تو نہ کچھ فکر تو اصلا
یعنے تو نہ مردودون کے مارے سے مریگا
ہم خود طبعی موت سے مارین تو ہے زیبا
پر تجھ سے ابھی کام بہت لینگے پیارے
جب مارینگے تب رفع کرینگے تجھے پیارے

جب کان مین آئی یہ ندا دلکش و پیاری
بس سنتے ہی خوش ہو گیا وہ عاشق باری
اور عجز سے سجدہ مین جھکا وہ [illegible] باری
بارے [illegible] جمع ہوئے پھر قہ ناری
جس وقت کہ مظلوم کو زندان سے نکالا
وہ ظلم کئے جس سے زمین تھی تہ و بالا

مردودون نے مظلوم کو بیکس کو ستایا
ملعون کہا جبر کیا رحم نہ کھایا
بے رحم مردودون نے بے رحمی سے لکڑی پہ چڑھایا
خالق نے مگر موت صلیبی سے بچایا
گو زخمون سے تنِ خاص تو چور کیا تھا
رحمن نے لاگو قتل سے دور کیا تھا

القصہ بفضل و کرم خالق یکتا
کفار کے حملون سے بچے حضرت عیسیٰ
زخمون پہ لگایا جو گیا مرہم عیسیٰ
اچھے ہوئے سب زخم تو پھر حکم یہ پہنچا
کشمیر مین اب جاؤ کرو حکم خدا کا
اس فرقہ کی ان راہ تیری تکتے ہین پیارے
تم جاؤ کہ وہ یان نہین آسکتے ہین پیارے

یہ سنتے ہی باندھی کمر ہمت مردان
ہمراہ لیا ماں کو کیا سفر کا سامان
اللہ کی عنایات سے با عزت و با شان
کشمیر مین آئے پئے تبلیغ نمایان
پہونچا کے احکام خدا خرفہ دس تک
زندہ رہے بس ایک سو بیس برس تک

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

۱۲۶ عقیقہ کی نسبت سوال ہوا ۔کہ کس دن کرنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ ساتوین دن ۔ اگر نہ ہو سکے تو پھر جب خدا توفیق دے ۔ایک روایت مین ہے ۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ چالیس سال کی عمر مین کیا تھا ۔ایسی روایات کو نیک ظن سے دیکھنا چاہیئے جب تک قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہون

۱۲۷ پل پایون کے بیچ مین کھڑے ہونے کا ذکر تھا ۔کہ بعض احباب ایسا کرتے ہین ۔ فرمایا اضطراری حالت مین تو سب جائز ہے ۔ ایسی باتون کا چندان خیال نہین کرنا چاہیئے ۔ اصل بات تو یہ ہے ۔کہ خدا کی رضا مندی کے موافق خلوص دل کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے ۔ ان باتون کی طرف کوئی خیال نہین کرتا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدی قوم کی خاص توجہ کے قابل

(وتعاونوا علی البر والتقوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

مکرم بندہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مدرسہ کی عمارت کے لئے سنہ ء کے جلسہ سالانہ اور پھر سنہ ء کے سالانہ جلسہ میں تحریک کی گئی مگر اثنائے سال گذشتہ میں کوئی تحریک منجانب منتظمین بعض وجوہات کے سبب سے نہیں ہو سکی جس میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی ۔ کہ تعمیر مسجد کا کام مقدم تھا جو احباب گذشتہ [illegible] میں کانفرنس انجمن ہائے احمدیہ میں تشریف رکھتے تھے [illegible] وضاحت کے ساتھ یہ ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ اب [illegible] کا جلدی باہر شروع ہو جانا از بس ضروری ہے چنانچہ سب [illegible] اس ضرورت کو محسوس کیا تھا کیونکہ بہت سی احمدی انجمن [illegible] پریذیڈنٹ و سیکرٹری صاحبان اس کانفرنس میں شامل [illegible] لہذا ان وجوہات سے اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں [illegible] کر دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مجلس معتمدین نے انہی وجوہات کی بنا پر اس امر کو ضروری کہا ہے ۔ کہ عمارت کا کام مارچ میں شروع ہو جانا چاہیئے اور مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں مجلس کی طرف سے جناب کی خدمت میں چندہ کے لئے چند تجاویز پیش کروں اور اسی مجلس کی طرف سے جس کو حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ان کاموں کے سرانجام دینے کے لئے مقرر کیا ہے یہ عرض کروں کہ آپ اپنی پوری ہمت اور مستعدی سے ان امور پر خود توجہ کریں اور اپنے احباب کو توجہ دلائیں اور ان کو بہت جلد عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

بذریعہ بجٹ اخراجات یہ بات جناب کے علم میں آچکی ہے کہ اس سال کے لئے مجلس معتمدین نے پینتیس ہزار روپیہ عمارت مدرسہ بورڈنگ ہوس پر خرچ کرنا منظور کیا ہے ۔ اور اس قدر میں اب عرض کر دیتا ہوں ۔ کہ اس پینتیس ہزار میں سے مجلس کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ساری رقم جمع کرنی ہے اور اس کے لئے مجلس خدا کے فضل پر بھروسہ کرتی ہے اور آپ صاحبان کی ہمت اور دین کے لئے جوش اور سرگرمی کو دیکھ کر یقین واثق رکھتی ہے ۔ کہ اس رقم کا جمع ہو جانا کچھ بھی مشکل امر نہیں ہے ۔ اگر انجمنوں کا پورا نظم ہوتا اور کل ممبران کے نام باقاعدہ رجسٹرات میں آگئے ہوتے ۔ تو میں اس وقت پنجاب میں ہی پینتیس ہزار نہیں مدد لاکھ کے لئے تحریک کرتا مگر چونکہ ابھی تک یہ انتظام ناقص ہے اس لئے ابھی تک انہی چند احباب تک یہ تجاویز محدود رہینگی ۔ جن کا ہمیں علم ہے مگر جہاں تک میرا تجربہ بتاتا ہے ایسے احباب کی تعداد بھی تھوڑی نہیں اور اسی تعداد کو مدنظر رکھ کر میں ساری جماعت میں چالیس ہزار روپیہ چندہ کے لئے تحریک کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں جنکو اس سلسلہ سے تعلق ہے یہ اپیل کرتا ہوں کہ میری ان تجاویز پر پوری توجہ فرمائیں کہ اس روپیہ کو اختتام سال سے پہلے پہلے [illegible] سے [illegible] فراہم کریں ۔

[illegible] اگر یہ تجویز پیش کرتا کہ ہمارے تمام احباب ایک [illegible] آمد یا تنخواہ اس چندہ میں دیدیں تو مناسب نہ ہوتا [illegible] بھی جو محض قومیت کے لئے اور دنیوی بہبودی [illegible] اور اغراض کو مدنظر رکھ کر جوش کام کرتے ہیں ۔ اس قسم کے مطالبات مزدوروں کی [illegible] سے کئے جاتے ہیں اور وہ پورے بھی [illegible] پیش [illegible] مطالبہ اس قوم سے کیا جاوے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور جو اپنے مولیٰ کی رضا اور اپنے [illegible] خوشنودی کے لئے مال ہی نہیں بلکہ جان بھی قربان [illegible] کو تیار ہے مگر میں جانتا ہوں ۔ کہ اکثر حصہ اس جماعت کا جیسا کہ الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ سے چلا آیا غرباء میں سے ہے اور علاوہ بریں مستقل طور پر جس قدر چندہ خدمت دین کے مختلف پہلوؤں میں ہماری قوم دیتی ہے اسکی نظیر دوسری قوموں میں کم ہے اور چونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مستقل [illegible] چندوں میں کسی قسم کا فرق نہ آوے اسلئے بھی میں اس مطالبہ کو کسی قدر ہلکا کر کے پیش کرتا ہوں ۔ میری درخواست جس کو میں آپ صاحبان کی خدمت میں غور کے لئے اور عمل میں لانے کے لئے پیش کرنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ جو احباب پچاس روپے ماہوار یا اس سے زیادہ آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کا نصف اور جو اس سے کم آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کی ایک تہائی تعمیر مدرسہ کے لئے دیں اور اس رقم کو بھی اس طرح ہلکا کیا جا سکتا ہے ۔ کہ جو احباب کافی گنجائش یا وسعت نہیں رکھتے وہ اس رقم کو دو قسطوں میں یا تین قسطوں یا زیادہ سے زیادہ چار قسطوں میں ادا کر دیں اور اس طرح اگر پہلی قسط فروری کے اخیر یا مارچ کے شروع میں وصول ہو جائے ۔ تو کل روپیہ جون تک یعنی پہلی ششماہی کے اندر اندر وصول ہو سکتا ہے میں نے یہ اندازہ کیا ہے کہ کم از کم بارہ ہزار آدمی ہمارے اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ [illegible] کا سبیل رکھنے والا [illegible] جن تک ہماری یہ تحریک پہنچ سکتی ہے اور اگر ان بارہ ہزار کی اوسط آمد دس روپے ماہوار بھی لی جاوے اور یقیناً اس سے کم اوسط نہیں ہو سکتی تو کل آمد کی ایک تہائی چالیس ہزار روپیہ ہوتی ہے اسی بنا پر میں نے چالیس ہزار روپے کے لئے یہ تحریک کی ہے گو میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس تحریک پر پورا عمل ہو تو اس سے بہت زیادہ روپیہ آسکتا ہے جو محل نہیں بلکہ کالج کی عمارت اور کالج کے اخراجات کے چلانے کے لئے بھی کافی ہو۔

اس تجویز کے علاوہ میں ایک اور تجویز بھی پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ جسکی غرض یہ ہے کہ اس وقت جس قدر زیادہ چندہ وصول ہو سکے اسی قدر سہولت اور کم خرچی عمارت کے بنانے میں ہو گی وہ تجویز یہ ہے ۔ کہ جو احباب اپنا کچھ روپیہ جمع رکھتے ہیں وہ مدرسہ کی زمین پر اپنے اپنے خرچ سے ایک یا ایک سے زیادہ جیسی استطاعت ہو کمرہ بنوائیں اور یہ تمام کمرے مدرسہ کے پاس کرایہ پر میں پھر جب خدا تعالیٰ اس قدر روپیہ اس فنڈ میں بہم پہنچا دے کہ اصل لاگت ان کمروں کی مالکوں کو واپس دے دیجاوے اسوقت مدرسہ کی ملکیت میں آجاویں ۔ اس کے لئے میں اسوقت کوئی صحیح تخمینہ نہیں کر سکتا کہ کس قدر خرچ ایک کمرہ پر ہو گا مگر غالباً چھوٹے کمروں پر فی کمرہ بارہ سو روپیہ اور بڑے کمروں پر فی کمرہ [illegible] ہزار روپیہ خرچ ہو گا جن کا کرایہ علی الترتیب چھ روپیہ اور دس روپیہ ماہوار ہو گا ۔ اگر خرچ کم یا زیادہ ہوا تو اسی نسبت سے کرایہ بھی کم یا زیادہ ہو گا ۔ جو احباب چاہیں [illegible] کمرہ بھی اختیار کر کے دو یا تین دوست ملکر ایک کمرہ بنوا دیں چونکہ یہ انجمن ایک [illegible] ہے اس لئے ہر قسم کا باقاعدہ معاہدہ ایسے معاملات میں [illegible] سکتی ہے اور جو احباب اسطرح روپیہ صرف کریں گے [illegible] منفعت حاصل ہو نیکے یہ فائدہ ہو گا کہ ایک دینی کام میں مدد ہو گی اور وہ مستحق ثواب ہوں گے اور ان کا روپیہ ایک [illegible] کی جگہ جمع بھی پڑا رہیگا جسکو انشاء اللہ تعالیٰ اسی قسم کا [illegible] ہے جو احباب ایسے طور پر اپنے سرمایہ کو لگانا چاہیں [illegible] خط و کتابت کریں اور اگر کوئی شرائط اپنی طرف سے پیش کرنا چاہیں ۔ تو وہ بھی تحریر فرماویں مجلس ایسی شرائط پر [illegible] غور کرنے کو اور اس تجویز سے فائدہ اٹھانے اور اپنے [illegible] کو فائدہ پہنچانے کو طیار ہے ۔

اس تحریک سے پہلے بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جماعت غریب اور کمزور ہے اس لئے زیادہ روپیہ کی تحریک نہیں ہونی چاہیئے اور دوسری طرف قحط بھی ہے ۔ میں نے [illegible] تحریک کرنے میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھا ہے

اس لئے ایک طرف اس بات کو مدنظر رکھ کر کہ جن احباب کی معاش زمینداره پر ہے وہ شائد فی الفور کچھ نہ دیں لیکن یہ تجویز کی ہے کہ ادائیگی اقساط سے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور جون تک بہر حال فصل نکل آئیگی دوسری طرف جماعت کی عام غربت اور مالی کمزوری کو مدنظر رکھ کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ تھوڑی آمدنی والوں سے صرف ماہوار آمد کی ایک تہائی لی جاوے جو سال کی آمد کا قریباً چالیسواں حصہ ہوتی ہے اور یہ بوجھ ایک ایسی قوم کے لئے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے کچھ زیادہ نہیں ہے مثلاً ایک شخص اگر تیس روپے ماہوار آمد رکھتا ہے تو اس نے صرف دس روپے ادا کرنے ہیں اور وہ بھی اسے اختیار ہو کہ دو یا تین ماہوار قسطوں میں ادا کرے۔ میں نہیں کہتا کہ کوئی شخص بلا تکلیف اٹھانے کے یہ کام کر سکتا ہے مگر کیا آپ لوگ خیال کرتے ہیں کہ دین کے کام بغیر تکلیف اٹھانے کے ہو جایا کرتے ہیں جس دین نے کامیابی حاصل کی ہے وہ اپنے پہلے پیرودں کی تکالیف سے حاصل کی ہے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی راہ میں اپنے پیارے وطن اور گھر نہیں چھوڑے تھے؟ املاک اور جائیداد کو الوداع نہیں کہا تھا؟ دوستوں اور رشتہ داروں سے الگ نہیں ہو گئے تھے؟ اور سب سے بڑھکر اپنی جانیں اس راہ میں قربان نہیں کر دی تھیں؟ پھر کیا ایک قوم کے لئے جو "آخرین منہم" کا مصداق اپنے آپکو یقین کرتی ہے یہ شرم کا مقام نہ ہوگا کہ ادنیٰ سی مالی خدمت سے بھی جھجکے؟ جس طرح اللہ تعالےٰ کا صحابہؓ سے وعدہ تھا کہ میں تم کو غالب کرونگا اسی طرح یہاں بھی وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پس جس طرح ان مقدسوں نے دین کی راہ میں تکالیف اٹھائیں تاکہ خدا کا وعدہ پورا ہو گیا اسی طرح اس قوم کو تکالیف اٹھانی ضروری نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے؟ اس میں شک نہیں کہ تلوار کے جہاد کو موقوف کیا گیا ہے۔ مگر محض جہاد جو دین کی راہ میں کوشش کا نام ہے قیامت تک رہیگا کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہوگا کہ دوسری قومیں تو دنیا کے لئے بڑے بڑے جہاد کریں اور ہماری قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے بعد دین میں اس قدر کوشش بھی نہ کرے؟ میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپکا دین لوگوں کی دنیا پر غالب آوے تو اپنے دین کے لئے اس سے بڑھکر کوشش کرو جس قدر لوگ دنیا کے لئے کر رہے ہیں آپ تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں مگر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تھوڑی سی کوشش میں اس قدر برکت ڈالیگا۔ کہ آپکے دین کو دنیا پر پھیلا دیگا۔ مگر پھر وہ تھوڑی کوشش بھی تو ہونی چاہیئے۔

میں نے جو مطالبہ آپ سے کیا ہے میں یہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں اور شائد اللہ تعالیٰ کے علم میں ایسا وقت بھی ہو۔ جب آپ سے اس سے بڑھ بڑھ کر مطالبے کئے جاویں کیونکہ دین کا پھیلنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مگر یہ تھوڑی خدمت آپ کو بڑی بڑی خدمات کے لئے تیار کر دیگی ایک مہینہ کی آمدنی کا تیسرا یا نصف حصہ۔ وہ بھی اقساط سے کیا چیز ہے؟ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا گذارہ اس طرح نہیں چلیگا؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے بہت سی مصیبتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور انسان ان کو چار و ناچار طوعاً و کرہاً برداشت کرتا ہی ہے قحط پڑتا ہے بیماریاں آتی ہیں۔ انسان مقدموں میں مبتلا ہو جاتا ہے ان سب حالات کے نیچے آخر گذارہ چلتا ہی ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی مصیبت کو خدا کے لئے اپنے اوپر آپ وارد کر لیا جاوے تو کونسی مشکل ہے۔ ہاں اگر مشکل ہے تو اس بات کا سمجھ میں آنا مشکل ہے کہ خدا کے لئے کوئی کام کس طرح کیا جا سکتا ہے سو خدا کے فضل سے میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی قوم نے اس کو سمجھ لیا ہے اور مجھے اس بات پر زور دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے صرف میں اتنا عرض کرونگا کہ جب خدا کی بھیجی ہوئی ہزارہا تکالیف انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں اور جب انسان انکو صبر سے برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ کا وعدہ دیتا ہے۔ تو یہ کس قدر اس کی خوشنودی کا موجب ہوگا کہ ایک اس کا بندہ اس پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے وعدوں کو سچا جانتا ہوا ایک تکلیف کو اپنے اوپر محض اس لئے وارد کرے کہ وہ اسی کی راہ میں ہے یہی فعل تو صحابہؓ کا تھا جس پر انکو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی پاک سند عطا ہوئی ورنہ کیا لڑائیوں میں ہزاروں انسان مارے نہیں جاتے؟ گھروں سے نکالے نہیں جاتے ایک دوسرے کے ہاتھ سے دکھ اور ایذائیں نہیں اٹھاتے؟ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر خوش قسمت ہے وہ جو خدا کی راہ میں خود تکالیف کو برداشت کرے اور محض اس لئے کہ خدا کا جلال دنیا پر ظاہر ہو دیکھو بعض وقت انسان محض اپنی خوشی کے لئے ہی یا اپنے چند دوستوں کی خوشی کیلئے بھی بہت سا روپیہ خرچ کر دیتا ہے جیسے بیاہ شادی یا اور خوشی کے موقعوں پر پھر کیا خدا کی خوشنودی کیلئے یہ تھوڑا سا مال خرچ کرنے میں دریغ کروگے؟ میں ہرگز ایسا خیال نہیں کرتا۔ انسان اپنی دنیا کے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا ہے۔ پس کیا تم اپنی عاقبت کے لئے ایک چھوٹی سی رقم بچانے کے لئے تیار نہ ہوگے؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ تیار ہوں گے۔ اور اس کام کو اولوالعزمی اور ہمت سے کر دکھائیں گے انسان اپنی رہائش کے لئے یا اپنی اولاد یا بیوی کی آسائش کے لئے کتنا روپیہ مکانوں پر خرچ کر دیتا ہے اور پاس نہ ہو تو قرض لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے بلکہ بعض وقت اپنے آپ کو مضطر قرار دیکر سود پر روپیہ لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا دین کے لئے ابھی مضطر ہونے کا وقت نہیں آیا؟ اور اگر یہ وقت امامؑ کی موجودگی میں نہ آیا تو کب آئیگا؟ میں نہیں کہتا کہ تم اس قدر مضطر ہو جاؤ کہ سود پر روپیہ لیکر دو مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اس قدر مضطر ہونا ضروری ہے کہ اپنے اوپر تھوڑی سی تکلیف وارد کرکے اور اپنی آمد میں سے ایک حصہ بچا کر خدا کی راہ میں کچھ دیں۔

ایک بات میں اور کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شائد کسی دوست کے دل میں یہ خیال آوے۔ کہ مدرسہ کی عمارت کا بنوانا کوئی دینی امر نہیں۔ سو اے میرے دوستو! اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدائے تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنے دین کی اشاعت کے ذریعے پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا مدرسہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی تحریک خود بخود ہمارے پاک امام کے دل میں پیدا ہوئی اور اسی نے اس مدرسہ کو اپنے سلسلہ کی ایک بڑی بھاری اور ضروری شاخ قرار دیا اس سے بڑھکر آپ لوگوں کو کسی دلیل کی حاجت نہیں ہو سکتی کہ واقعی جو کچھ مدرسہ پر خرچ ہو رہا ہے یا ہوگا۔ یہ بھی منشائے الٰہی اسی کے دین کی اشاعت کے لئے ہے۔ خدا نے اس وقت انہی ذرائع کو پسند کیا ہے سو من انصاری الی اللّٰہ کی ندا کے جواب میں تم ان راہوں میں مدد کرتے جاؤ۔ جو خدا کے امور نے تمہارے لئے تجویز کی ہیں اور اس بات پر یقین رکھو۔ کہ یہی ذرائع اس سلسلہ کے پھیلنے کے ہو جاویں گے۔ علاوہ بریں ہر ایک دانشمند اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ بڑی چیز جو انسان کی زندگی پر اثر ڈالنے والی ہے وہ اس کی ابتدائی تربیت ہے۔ پس یہ مدرسہ جو تمہارے بچوں کو دین اور دنیا دونوں کے لئے تیار کرتا ہے اس سلسلہ کیلئے اس کا قیام اور اس کی ترقی نہائیت ضروری امور ہو گئے ہیں توسیع مکان کی ضرورت کو آپ سب صاحبان محسوس کر چکے ہیں۔ اور خود وحی الٰہی وسّع مکانک اسی کی متقاضی ہے مدرسہ کے باہر جانے سے موجودہ مکانات مدرسہ مہمانوں

کی ضروریات کے لئے فارغ ہو جائیگا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ منتظمین نے ہر طرح سے سخت ضرورتوں کو محسوس کر کے آخر یہ اپیل آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کی ہے۔

بالآخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں یہ تحریک انجمنوں کی خدمت میں پہونچے وہاں ذمہ وار عہدہ داران فی الفور نہائیت ضروری طور پر اپنی اپنی انجمنوں کو ایسے وقت اور موقعہ پر جمع کریں۔ جہاں حتے الوسع سب احباب شامل ہو سکیں اور خاص طور پر سب احباب کی خدمت میں شمولیت کے لئے عرض کریں اور اس تجویز کو پڑھ کر سنا دیں اور اولوالعزم احباب خود بھی تحریک کریں اور نمونہ قائم کریں تاکہ دوسرے احباب میں بھی دین کے لئے وہی ہمت اور جوش پیدا ہو۔ اور اس کام کو اس قدر ضبط کے ساتھ اور پابندی سے کریں اور آخر تک نبھائیں کہ دوبارہ یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو۔ جہاں انجمنیں نہ ہوں وہاں جس دوست کی خدمت میں یہ تحریک پہونچے۔ وہ دوسرے دوستوں کو اکٹھا کریں اور ان تجاویز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں سب انجمنیں اور دوست خوب غور کریں اور جو تجاویز ان کی رائے میں اس رقم کے فراہم کرنے کے لئے ضروری ہوں اُنپر عمل کریں۔ اور اگر کوئی نئی تجویز کسی انجمن یا کسی دوست کی رائے میں مفید ہو تو اس سے خاکسار راقم کو بھی مطلع کریں تاکہ اس کا عام اعلان کر کے دیگر احباب اور انجمنوں کو بھی اطلاع دیجاوے۔

میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس کام کو بہت جلدی شروع کیا جاوے اور کوشش کی جاوے کہ آخر فروری یا شروع مارچ میں پہلی قسط چندہ کی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام پہنچ جاوے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں وہ سچا جوش اور ہمدردی پیدا کرے جو برکت کا موجب ہو۔ اور اُن کے دلوں میں اسبات کو ڈالے کہ سلسلہ کی جو تکلیفات ہیں۔ وہ اسی طرح رفع ہو سکتی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد اس تکلیف کو بحصہ رسدی اپنے اُوپر بانٹ لیں۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء

بحری سیر و سفر انڈیا کے گرد

بہتر ہوگا کہ انڈیا کا ایک بڑا نقشہ اپنے سامنے رکھ کر ایک خیالی بحری سفر انڈیا کا اس طرح کا کرو کہ باسٹھویں نصف النہار سے اپنا سفر شروع کرو اور تقریباً چار سو میل بلوچستان کے ریگستانی مکران کے کنارہ پر سفر کر کے دریائے سندھ کے دہانے پر آئینگے۔ تو ہم برٹش انڈیا کی سرحد پر پہونچیں گے اور کیپ مونز ندوس سے گذر کر ہم کراچی کے محاذی رہینگے۔ جو ملک سندھ کا بندرگاہ ہے اور یہیں سے یورپ کو پنجاب کا بہت غلہ جاتا ہے۔ دریائے سندھ کے دہانوں کو چھوڑ کر کچھ اور کاٹھیاوار کے جزیرہ نمائیوں کے گرد ہوتے ہوئے خلیج کمبی کے دہانہ پر پہونچیں گے اور انڈیا کی بڑی چوکھٹ پر آئیں گے یعنی بمبئی کے شاہانہ شہر میں ساحل پر بہت سی چھوٹی چھوٹی خلیجیں ملیں گی۔ اب ٹھیک جنوب کیطرف پھریں گے اور گوا میں پرتگیزوں کا پھریرا پھرتے ہوئے دیکھیں گے جو اب تک انڈیا میں ایک پرگنہ کے برابر حکمرانی کرتے ہیں پھر یہاں سے ہمارا سفر ساحل مالابار پر شروع ہوگا جسکے والے ابھی تھوڑا زمانہ گذرا کہ بحری قزاقوں کی سمندر اور بحر عرب میں کمین گاہ تھے۔ ساحل ٹراونکور پر سے گذر کر جو ایک ہندوستانی ریاست ہے راس کومرن میں پہنچنگے یہ انڈیا کا منتہا جنوب ہے۔ اب ہم خط استوا سے ۹ درجہ کے اندر ہیں اور جب سے سفر شروع کیا ہے ۱۶ درجہ عرض بلد کے طے کئے ہیں اب شمال مشرق کیطرف خلیج منار میں چلتے ہیں اور لنکا (سیلون) یا سراندیپ چھوڑ جاتے ہیں اور اکساؤ پاک سے بحر ہند میں داخل ہوتے ہیں اور ساحل کورومنڈل پر اپنا سفر شروع کرتے ہیں۔ پونڈیچری سے جہاں اب تک ڈیوپلے کی یادگاریں موجود ہیں مدراس میں آتے ہیں جو ایشیا میں اہل یورپ کی سلطنت کی پرورش گاہ ہے۔ پھر کسلی پٹم کے مقابل خلیج بنگالہ میں داخل ہوتے ہیں اور مدراس کی پریسیڈنسی کو چھوڑتے ہیں اور گنگا کے دہانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ یہاں سے کلکتہ میں آتے ہیں جو انگریزوں کی ایک تعجب خیز تجارتگاہ اور حیرت انگیز دارالسلطنت ہے

یہ بیان تو خاص انڈیا کا یعنے ہندوستان کا ہوا جسکی حدود ابوالفضل کی لکھی ہوئی اوپر بیان ہوئی ہیں۔ اب ہم پھر جہاز میں بیٹھ کر جنوب مشرق کی جانب خلیج اراکان سے گذرتے ہوئے راس نگرس تک چلے۔ اور گوشہ مشرق سے گذر کر خلیج مرتبان میں داخل ہوئے اور نیچے تناسرم کے کنارہ پر چلکر پوائنٹ وکٹوریا تک پہونچے۔ بس یہاں ہمارا بحری سفر ختم ہوا۔ اس سفر میں ہمنے ساحل بحری ۵ ہزار میل طے کیا ہم منطقہ حارہ سے باہر سفر شروع کیا اور خط استوا کے حلقہ میں پہونچے اور شمال کیطرف چلکر پھر منطقہ حارہ کی سرحد بوسی کرنے لگے۔ اور خط استوا کے جنوب میں دس درجہ سفر کیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بحری سفر سے کل انڈین ایمپائر یعنی انڈیا کی سلطنت عظیم کا ہے بلکہ یہ سفر مکران سے پوائنٹ وکٹوریا تک برٹش ایمپائر کا نصف طواف ہے۔

بری سرحد

اب بری سرحد پر سفر کرو پہلے بحری لمبا سفر منطقہ حارہ کے عرض بلد پر محدود تھا۔ یہ بری سفر منطقہ استوا کے کنارہ سے منطقہ معتدلہ میں خط استوا کے شمالی دس درجوں سے شروع ہوگا اگر نہائیت جنوب سے بری سرحد کے نشانوں پر تناسرم کے مقام سے چلیں تو ہم کو معلوم ہوگا۔ کہ سیام کے متصل سات سو میل سفر کریں تو ایک ہار اینگا جو شان کی ریاستوں کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ اور فرنچ انڈو چین (فرانسیسی انڈیا چینی) کی سرحد سے ملتا ہے۔ اور برہما کو چینی اضلاع یون ٹن سے جدا کرتا ہے اور زرا ادہر ون کی ریاست تبت کی سرحدوں پر پھرتا ہے اور چھوٹی سی پہاڑی ریاست سکم کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اور نیپال کی جنوبی مغربی سرحد متعین کرتا ہے۔ اب یہاں سے پہاڑ پر چڑھ کر کوہستان ہمالیہ میں داخل ہو اور کشمیر کے شمالی مشرقی گوشہ سے نکل کر شمالی مغربی سرحد میں داخل ہو بس یہاں انڈیا کی سرحد ختم ہوتی ہے۔ اس شمال مغربی سرحد کے بہت سے واقعات تاریخوں میں مندرج ہیں اور اخباروں میں ان کا ذکر اکثر ہوتا ہے۔ اور اس کا ایک نیا صوبہ بنا ہے اس کا حال اب تم کو سناتے ہیں۔

شمالی مغربی سرحد

اس کو کشمیر کے شمال سے دیکھنا شروع کرو۔ تو ایک بیقاعدہ مستطیل گھیرے کے گرد کھینچنا پڑیگا۔ یہ کشمیر کا نہائیت دور کا مقام ہے۔ ٹھیک اس کے مغرب میں چترال ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر یہ دو مقام ایسے ہیں جہاں سے ہندوکش کے دروں کی نگرانی ہوتی ہے۔ آگے جنوب میں مالکنڈا اور چکدرہ ہیں یہ دونو مقام شمالی مغربی سرحد کے بڑے محافظ ہیں جہاں سے وادی سوات کی قوموں کو انگریز ڈراتے اور دھمکاتے رہتے ہیں۔ اس سرحد میں درہ خیبر داخل ہے۔ جو بذریعہ ریل کلکتہ سے ملتا ہے۔ جمرود اس ریل کا سرا ہے۔ اور وادی قرم اور گومل بھی دو بڑے مقام بکار آمد ہیں جہاں سے افغانستان میں رسائی ہو سکتی ہے یہ بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ گومل سے

جنوب کی طرف سرحد بل کھاتی ہوئی دریائے سندھ کے تقریباً متوازی چل کر اس کے منہ پر سمندر سے جا ملتی ہے پس یہ انڈیا شمالی مغربی سرحد کے نشانات نہایت کشمیر سے بحر عرب تک ہیں۔ اب اس کے آگے مغرب میں ایک اور سرحد ہے اس میں کوہستان ہیں جن میں وحشی قومیں آباد ہیں جسکو ہم شمالی مغربی سرحد کہتے ہیں۔

منطقہ سرحد

یہ سرحد کوئی خط نہیں ہے کہ نقشہ میں کھینچا ہوا ہو وہ ایک منطقہ ہے جسمیں قومیں آباد ہیں۔ درہ خیبر کے طول پر بلوچستان کے گرد اس کا عرض بدلتا جاتا ہے یہ بیرونی سرحد انڈیا کی چترو افغانستان سے ہندوکش سے لے کر برٹش بلوچستان تک لگی ہوئی ہے اور خیبر اور قرم اور گومل پر قبضہ بمنزلہ زنجیروں کے ہے جو سرحدی انہاؤں کو قدیمی سرحدوں پر جکڑے رہتے ہیں۔ برٹش بلوچستان ایک جزیرہ کی مانند ہے کہ تین طرف سے جنگی اقوام کے ملکوں سے گھرا ہوا ہے جسپر انگریزوں کا قبضہ ہے اور چوتھی طرف قندھار ضلع افغانستان ہے جسکی طرف سکھر کی ریل جاتی ہے۔

انڈیا کا اندرونی جغرافیہ

ہم نے انڈیا کے توابع عدن اور جزائر انڈمان کو چھوڑ کر برٹش انڈیا کی سرحدوں کا پورا بیان لکھدیا ہے اس کو بحری سفر میں مکران سے بحر ہند کے اندر تک اور بری سفر میں تناسرم کے نخلستان سے تمام دنیا کی برفین دروں تک بیان کیا ہے۔ خود انڈیا بھی ایک عجیب سلطنت ہے اگر کوئی شخص بیلون میں بیٹھ کر بلندی پر چڑھے تو وہ انڈیا میں ساری چیزیں دیکھیگا جو ساری دنیا میں دیکھ سکتا ہے اسمیں وہ بلند پہاڑ نظر آئیں گے جو کہیں دنیا میں نہیں اس میں وہ دریا بہتے ہوئے نظر آئیں گے جن سے بڑے دریا دنیا میں کمتر ہوں گے کوئی حصہ ایسا نظر آئیگا کہ اس میں صدہا دیہات تاڑ اور کھوپرے اور کھجور کے درختوں میں ایسے چھپے ہوں گے کہ دکھائی نہ دیں گے کہیں ریگستان ایسے معلوم ہوں گے جن میں سبزہ کا پتہ نہ ہوگا کسی حصہ میں سردی ایسی ہوگی کہ بدن کانپتا ہی ہوگا کسی حصہ میں گرمی ایسی ہے کہ بدن پھکا جاتا ہے۔ نباتات وجمادات اور حیوانات اس میں سب قسم کے موجود ہوں گے۔ اس کے قدرتی تین حصے ہیں اول کوہستان ہمالیہ کا خطہ ہے جو شمال مغرب سے آسام کی سرحد سے ہندوکش تک پھیلتا ہے دوم کالی ہندکی میدان ہیں جن کے اندر مغرب میں دریائے سندھ اور اس کے معاونین اور شرق میں گنگا اور اس کے معاونین بہتے ہیں تیسرا حصہ جنوب میں جزیرہ نما ہے جسکو پہلے ہندوکش کہتے تھے مگر اب دکن کا اطلاق اس جزیرہ نما کے وسطی مرتفع زمینوں پر ہوتا ہے میں جانتا ہوں۔ کہ میرے ہموطن تھوڑے ہی ایسے ہوں گے جن کو اس مضمون کا پڑھنا اور سمجھنا اور سوچنا پسند ہوگا اس لئے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ذکاء اللہ دہلوی۔ (المجدد)

برقی طاقت کے کرشمے

فرانس میں ایک ماہر علم برق نے حال میں ایک عالیشان مکان اس قسم کا بنایا ہے۔ جس میں گھر کے تمام کام بغیر خدمتگاروں کے برقی آلات سے لیے جاتے ہیں انہیں ایام میں امریکہ کا ایک اخبار نویس اس مکان کے دیکھنے کو گیا اس نے اس مکان کی سیر کا حال ایک انگریزی اخبار میں یوں لکھا ہے۔

شام کا وقت تھا جب ہم اس مکان کے دروازے پر پہونچے گھنٹی کے بٹن کو دبایا۔ اس کو ہاتھ لگاتے ہی ایک سوراخ میں سے چمکدار روشنی نکلی وہ تیز ہوتی گئی۔ مکان کے اندر سے آواز آئی۔ ٹھہرئیے۔ میں نے آپ کو دیکھ لیا ہے ابھی دروازہ کھولتی ہوں۔

یہ گھر کی بی بی کی آواز تھی۔ وہ مکان کے کسی دوسرے کمرے میں بیٹھی تھی اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک بٹن کو دبایا۔ بٹن کا دبانا تھا۔ کہ جھٹ سے دروازہ خود بخود کھل گیا۔ میں دروازے سے گذر کر دو چار ہی قدم گیا تھا۔ کہ میرے پاؤں کے نیچے کوئی چیز رگڑ کھاتی معلوم ہوئی۔ یہ بوٹ صاف کرنے کا برش تھا۔ یہ بالکل زمین کے ہموار تھا اور پاؤں رکھتے ہی خود بخود برقی طاقت سے بوٹ کے تلے کو صاف کرنے لگا۔

کھانے کی میز خوب سجی ہوئی تھی۔ کئی کرسیاں اس کے گرد لگی ہوئی تھیں۔ ہر کرسی کے سامنے میز پر ایک گلاس اور ایک دھات کا بیلن رکھا ہوا تھا۔ نشست کے قریب داہنے ہاتھ کی طرف چند مختلف رنگ کے بٹن لگے تھے۔ ایک بٹن کو ہاتھ لگاتے ہی رنگ برنگ کی شعاعیں میز پر پھیل گئیں۔ اور میز کا سامان جگمگا اٹھا بیلن سے کمرہ گرم کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق اس قسم کا سامان تھا۔ کہ فرش پر پاؤں کو گرم کرنے تک کے آلات موجود تھے۔ ایک فیتہ لگا ہوا تھا۔ اس کو دبانے سے گرمی کم یا زیادہ ہو سکتی تھی۔ میں کھانے کی میز کے پاس بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد میزبان کے سامنے خود بخود میز کا ایک خانہ کھلا اور اس میں سے گرما گرم ایک شوربے کی رکابی نکلی اور وہ خانہ گھومتا ہوا میزبان اور ان کی بی بی کے سامنے گیا سب کے سامنے اسی طرح رکابیاں رکھی گئیں سب نے شوربا پیا۔ پھر جب رکابیاں خالی ہوئیں تو خالی خانے میں رکھدی گئیں۔ اسی طرح قسم قسم کے کھانے باری باری سے ہمارے سامنے آتے تھے۔ کوئی خدمتگار یا خانساماں وہاں نظر نہ آتا تھا۔

اس مکان میں سب سے زیادہ قابل دید چیز اس کا باورچی خانہ تھا سب برتن المونیم دھات کے تھے۔ ہر ایک کھانے کے تیار ہونیکا وقت معلوم کرنے کیلئے باورچی خانہ میں ایک آلہ لگا ہوا تھا باورچی برقی مشین کی سوئی کو ہلا دیتا تھا۔ کھانا خود بخود پکنے لگتا۔ جب اس کا مقررہ وقت ختم ہوجاتا تو ایک گھنٹی بجتی جو اس بات کی اطلاع ہوتی۔ کہ کھانا تیار ہو گیا ہے۔

برقی قوت سے ہی برتن دھلتے تھے ایک منٹ میں سو کابیاں دھل کر خشک ہو جاتی تھیں۔

"بدر ٹھیک وقت پر نکالا جاتا ہے"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "بدر" کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ دوسرے اخبارات کے بھی وقت پر شائع کیا جاتا ہے اور اس کے ٹھیک تاریخ پر نکل جانے کا یقین اس درجہ تک پہونچ چکا ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ کبھی خریداروں کو دیر سے پہونچے۔ تو دفتر میں بہت سے خطوط شکایت کے پہونچ جاتے ہیں۔ شروع سال سے ٹھیک وقت پر شائع کرنے کے متعلق ہم نے تو کوئی تساہل نہیں کیا مگر بعض واقعات ایسے پیش آئے ہیں کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنا پڑا ہے ایک دن ایسا ہوا کہ ہمنے ڈاکخانہ میں ڈاک کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اخبار پہونچا دیا مگر وہاں سے روانہ نہ کیا گیا۔ عذر یہ تھا کہ ہم چھاپ نہیں سکے۔ اس کے بعد پچھلے پرچے کی نسبت یہ بات ہمارے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ اخبار جمعرات شام کی گاڑی میں روانہ نہیں ہوا بلکہ شام ہی پڑا رہا وجہ یہ کہ تیکہ والا وقت پر ڈاک نہ لایا اور اس کے قبل بھی چند بار ایسا ہوا ہے یہ باتیں محکمہ ڈاک کے افسروں اور تیکہ کے ٹھیکیدار کی توجہ کے قابل ہیں جنکے متعلق اگر یہی حال رہا تو ہمیں تفصیل سے لکھنا پڑیگا کیونکہ اس سے کارخانے کو بہت بھاری نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے علاوہ اسکے ہمیں کچھ قصور نہیں۔

انتخاب الاخبار

دو ہفتوں کی اخبار وہی..

۱ ۔ شاہ پرتگال معہ ولیعہد قتل کیا گیا۔ قتل شاہ کی تفصیلات نہائت جگرخراش ہیں۔ جس کھلی گاڑی پر سوار تھے اس کے ساتھ اردل کی حفاظت تھی۔ عین چوک میں گاڑی گذر تی تھی۔ جبکہ ایک جوان دفعتاً لپکا۔ پشت گاڑی کے پائدان پر چڑھ کر فیر کیا۔ اس شخص نے ریوالور اس طرح سر کی کہ شاہ ڈان کارلو کے پہلو میں گولی لگی۔ ملکہ کھڑی ہو کر چیخ پڑیں۔ ملکہ کے ہاتھ مین گلدستہ تھا وہی قاتل کے چہرے پر دے مارا۔ ولیعہد نے بھی ہاتھ کی چھڑی سے ضرب لگائی۔ لیکن قاتل باز نہ آیا۔ غضب کا ہٹ دھرم نکلا۔ اس نے شاہ کی پشت مین ایک اور فیر ریوالور کا کر دیا۔ تب بازاری تماشائیون نے اس ملعون قاتل کو کھینچکر نیچے اُتار لیا۔ ایک پولیسمین نے بندوق سے مار ڈالا۔ اِدھر ایک اور آدمی نکلا۔ باران کوٹ مین کر متواتر فیر کرنے والی قرابین نکال کر علی التواتر دو فیر کئے یہ دونون فیر بلا تحاشا ولی عہد کی طرف تھے۔ وہ تیسرا فیر بھی کرنا چاہتا تھا۔ کہ ایک افسر نے تلوار سے کاٹ ڈالا۔ اس وقت غریب ملکہ کی حالت دردناک تھی۔ کبھی خاوند کو دیکھتی کبھی وارث کو۔ دیوانہ وار چیخین مارین۔ ملکہ رات بھر بیٹھی رہین ایک طرف خاوند مُردہ تھا۔ ایک طرف لخت جگر جان توڑتا تھا غضب مجسّم۔

شاہ کا ایک قاتل لزبن کے مدرسہ کا ایک ٹیچر تھا رسالہ مین سارجنٹ بھی رہ چکا تھا۔ قتل کیا گیا۔ ہمارے حضور شاہ قیصر نے اور نیز شاہ اٹلی نے ایک ایک ماہ ماتم رکھنے کا حکم دیدیا ہے بطور ہمدردی قیصر جرمن نے تین ہفتہ کے لئے درباری ماتم کا حکم دیا۔ پرتگال مین نیا انتظام زیر تعمیل ہے۔

۲۔ انبوہ بیکاران نے لارڈ شیر کو پکڑ کر ایک ستون سے باندھدیا اور خوب بید مارے۔

۳۔ جنوب کے ساحل رامیشورم سے سیلون تک جہازی نہر بنانا گورنمنٹ انڈیا نے منظور نہین کیا۔

۴۔ ناسک مین ترمبوک دروازہ کے متصل سخت آتش زدگی سے کئی دکانین جل گئین۔ ۲۵۔۳۰ ہزار نقصان

۵ ۔ ولائت مین سانپون کا زہر بڑے شوق سے خریدا جاتا ہے۔ جو زندہ اور زہریلے ناگون سے بمشکل نکالا جاتا ہے۔ ڈیڑھ رتی کے لئے بیس روپے قیمت لی جاتی ہے۔

۶۔ لاہور میونسپلٹی نے ہوس ٹیکس کی تجویز تو منسوخ کی مگر اس کی بجائے ایک عجیب تجویز پیش کی گئی۔ وہ یہ کہ جتنے مسافر لاہور سے ریلوے سفر کرین۔ ان پر ۴؍ ۔ ۳؍ ۔ ۲؍ ۔ ۱؍ ٹیکس لگایا جاویگا۔ وہ کیون ؟ کہ وہ بھی عمدہ پانی سڑکون نفیس بازارون صاف روشنی۔ مصفا پانی اور ایسے فوائد سے متمتع ہون گے؟ (اچھی مہمان نوازی ہے)

۷۔ جو مقدمے ٹرنسوال مین ہندیون پر چلائے گئے تھے ان سے گورنمنٹ دست بردار ہوگئی ہے اور جن ہندیون نے نام درج رجسٹر کرانے سے انکار کیا تھا انہین تین ماہ کی مہلت دیگئی ہے۔ پہلے سب کا انگوٹھے کا نشان لگایا جاتا تھا مگر اب خواندہ آدمی اس سے مستثنٰی کئے گئے (مسٹر گاندھی۔ عبدالغنی کی کوشش مبارک ہولی)

۸۔ مسٹر فورنیز کی رائے مین ہر ایک ذرہ ایک مکمل نظام ہے۔ جسپر ہزارہا بستیان بہت ہی چھوٹے جاندارون کی آباد ہین۔ ہمارا سکنڈ ذرہ کی دنیا کے لئے ۷۰ سال کے برابر ہے۔ سچ ہے۔ ؎

اہلِ بینش چو بچشم دل بینا بینند
مہر از ذرہ و از قطرۂ دریا بینند

۹ ۔ کابل مین سخت چیچک اور خسرہ نمودار ہوا۔ سردار نصر اللہ خان کے تین بچے ضائع ہو گئے۔

۱۰۔ پارلیمنٹ کھلنے پر حضور ملک معظم بالقابہ نے فرمایا نہائت افسوس کا مقام ہے۔ کہ اکثر حصص ہندوستان مین پچھلے سال بارش نہ ہونے کیوجہ سے قحط اور بیماری عام طور پر پھیل رہی ہے۔ مناسب امداد کی تدابیر غور و خوض کے بعد تجویز کی گئی ہین۔ رعایا اور حکام مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہین۔

۱۱ ۔ ۲۰ جنوری کی شب کو پشاور مین نہائت معرکہ کا ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو شب کی تاریکی مین شہر کے اندر گھس گئے ایک متمول ساہوکار کے مکان کو توڑ کر ۲ لاکھ کا زر و جواہر لیکر چمپت ہوئے۔ مکان پر پہرہ کے لئے جو آدمی متعین تھے۔ انہین سے دو نشانہ بندوق اور دو مجروح ہوئے پولیس کے دو سپاہی بھی ہلاک ہوئے۔

۱۲۔ اب کے سال غیر معمولی جاڑون سے لہریا سرائے دربھنگہ مین بیشمار پرندے درختون پر ہی مر گئے۔

۱۳۔ انجمن حمایت اسلام پر مختلف اعتراض ہو رہے ہین۔ یہ اعتراض خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ ہر ممبر کے لئے لازم ہے کہ چار آنے چندہ ادا کرے مگر کئی ممبر ایسے ہین جنکے ذمے سالہا سال کا بقایا ہے۔ پس انجمن کی کارروائیان خلاف قانون ہین۔ کہ ہر ایک اجلاس مین جو ممبران شریک ہوتے رہے وہ قانون کے مطابق ممبر شمار ہونے یا رائے دینے کے حقدار نہ تھے۔

۱۴۔ چندوی (جہلم) مین ایک شخص نے تین آدمیون کو چھُری سے زخم لگا کر ہلاک کر دیا۔

۱۵۔ ۱۱ جنوری ایر پور و چھاونی) دس بجے کے قریب روشنی دکھائی دی۔ جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی۔ پرندے بھڑک کر اُڑنے لگے۔ اڑہائی منٹ تک یہ نظارہ رہا۔ (شہاب ثاقب)

۱۶۔ تم کیا مانگتا۔ یہ دو لفظ وہ انسپکٹر تھے جن سے ایک لڑکے نے کہے۔ ہتک کی وجہ سے ۱۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔ ڈیفنس کیطرف سے کہا گیا کہ کہنے والے کا مطلب یہ تھا۔ تمہین کیا مطلوب ہے (ذرا آج کل کے جنٹلمین جو اپنی زبان بگاڑ کر بولتے ہین۔ وہ بھی محتاط رہین)

۱۷۔ یکم مارچ سے ریاست اندور مین ڈاک کا انتظام برٹش محکمہ ڈاک کی تحت مین لایا گیا۔

۱۸ ۔ مہاراجہ سر جوتیندر و موہن ٹیگور کی جدی جائداد کا مالک جسکی آمدنی ۵ لاکھ سالانہ ہے انگریز ہوا وجہ یہ کہ مہاراجہ کا بھائی عیسائی تھا۔ میم سے شادی کی۔ اولاد نہ ہوئی۔ ایک انگریز کو متبنےٰ بنایا۔

۱۹۔ شاہ کابل کے جلال آباد آنے مسٹر تیلک کا پتلا جلایا جانے ناگر باری کے دخانی جہاز کے الٹ جانے کی خبرین غلط ہین

۲۰۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر ۳۰ مارچ شملہ مین کھلینگے۔

۲۱۔ ہند مین قحط زدون کی تعداد ۵ لاکھ ۷۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

۲۲۔ آئندہ ڈاک کے پارسل کی تعداد بجائے چھ سیر کے دس سیر کرنے کی تجویز ہے

۲۳۔ ایک کل ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ ۵۵ فیٹ گہرے کنوئیں مین سے ایک بیل ۲۲۲ چاٹیاں (جھلاری مینڈین) بآسانی نکال سکتا ہے۔ ایک سَو روپیہ قیمت۔

۲۴۔ ایک نقشہ پیش کیا گیا ہے جنمین مسلمانون کی تعطیلین صرف آٹھ بتائی گئی ہین اور ہندؤن کی بیس۔ اور پھر راقم نے عرض کیا ہے کہ عید و محرم کی تعطیلین دوچند کر دی جاوین۔ عید کے متعلق جو صلاح دیگئی ہے وہ نہائت عمدہ ہے۔ مگر کیا مسلمانون کو جمعہ کی تعطیل کی ضرورت نہین۔ خواہ دو دن ہی کیون نہ ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا الحکم سے خرید و

درثمین | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور لیتھو طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ ہو سکین گی۔
قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدین باقی ہین۔
قیمت فی جلد ۱/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور تائید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور سلسلہ کے دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین لکھائین۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء | سلیم لوائف رلیجنز کے متعلق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کا مفاد مین براے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۸/

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے لئے روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ۱/

البرہان الصحیح فی تائید المسیح

غیرت کی جولانی | مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ہر دو جلد ۹/

نظم ستمنو | ستمنت کے بعد پر۔ قیمت ۸/

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۸/

کامن احمدی | مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم۔ قیمت ۸/

آنڈ ڈکشنری | طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہر۔ قیمت ۱/

کامن احمدی | الاواد واسے۔ قیمت ۸/

سراج الحق | مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف لکھی ہین قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱/

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴/

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی ترتیب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ مین عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت عہ/۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجین گے اُن سے صرف ایکروپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتے کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اسلئے یہ گران رعایت گوارا کی گئی ہے اسصورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سرپرست ہی ایکروپیہ کی قیمت کی کتابین بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف عہ/ مین ملیگی۔ سات عدد کتابین انعام جو اسی ایکروپیہ لینے پر روانہ کیجاوینگی۔ وہ یہ ہین۔ سلاسل التعلیم۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف۔ قرآن کریم کی دعائین منظوم۔ احمدی کامن۔ چٹھی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی عہ/ اور کمیشن ۱/ لگیگا۔ کتابون پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائین گے۔ کتابین مفت روانہ ہونگی ایکروپیہ ان کا بطور پیشگی جمع رہیگا۔ نٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سرپرست دوسو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہوجاوے گی۔

المشتہر۔ سید محمد عبدالحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

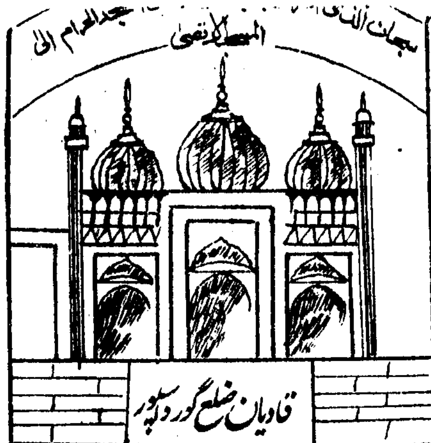
ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا۔ طبیعت بن ملال معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ پر یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا۔ یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا مینے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مقوی اور دوائی نہین آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مین۔ مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ اونہون نے مجھے ایسی دوائی دی
راقم۔ محبوب عالم ممبر ال کونسل دربار ٹونک دماچیوتانہ سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور
ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی تمام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہون انشاءاللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یاد رہے کہ ہرقسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے
قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ۔ بیس گولی عہ/ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی وظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین ازان جملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ رطوبت آنکھون سے پانی جاری رہنا اور ہیچ پن اور ضعیف ہونا کیلئے بینظیر ہے۔ فی تولہ ۱/ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس ۱/ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۱/ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بیچین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس عہ/
پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل، عمر، نام اور پتہ لکھنا درج ہو۔ محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار
المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

(بدر پریس قادیان مین میان معراجدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔)



BADR — QADIAN



جلد ۷

قیمت از معاونین صہ
قادیان میں ہے
فی پرچہ ۲/

اے جہان منتظر خوش باش کا مد لستان
مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام
سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸
بروز جمعرات
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
مینیجر میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر
اسسٹنٹ محمد ظہور الدین صاحب اکمل
آنریری عافاہ اللہ وایدہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
مطابق ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء
دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از غربا و طلبا
گورنمنٹ ۲۰ ...
نمبر ۷
افریقہ صہ

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ظفرا کم اللہ ظفراً مبینا

مبارک ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء ۔ بروز سہ شنبہ بعد از نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بڑی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا عقد نکاح حضرت نواب محمد علی خان کے ساتھ ہوا ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا ۔ جس میں آپ نے اول عربی زبان میں حمد الٰہی کے بعد چند آیات قرآنی پڑھیں اور پھر عربی زبان کی ضرورت اور خوبیوں پر مختصر ریمارکس کرتے ہوئے عربی عبارت کی تفسیر اور تشریح کی ۔ اور نکاح کی ضرورت اور اس کے فوائد پر بحث کی ۔ اور اخیر میں حق مہر کے متعلق فرمایا ۔ کہ ہر ایک کا مہر اس کے حالات اور اسکی قوم اور ملک کے حالات کے مطابق ہوتا ہے ۔ ایک غریب شخص کا نکاح صرف اتنے پر ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو چند آیات قرآنی پڑھا دیں (قادیان میں ہی ایک نکاح اس قسم کا ہوا تھا ۔ اس واسطے نواب صاحب کے خاندان کی رسم کے مطابق تو حق مہر کئی کئی لاکھ روپیہ ہوتا ہے ۔ مگر حضرت نے اس کو پسند نہ فرمایا ۔ چونکہ اخبار کا اکثر حصہ طیار ہو چکا تھا اسواسطے خطبہ انشاء اللہ آئندہ درج ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تعلق کو جانبین کے واسطے اپنی رحمتوں اور برکتوں کا موجب کرے ۔ آمین

ضرورت مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کہ عربی دینیات اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو ۔ ہائی اور مڈل کی جماعتوں کو تعلیم دے سکتا ہو ۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ۔ تمام درخواستیں بمعہ سندات بنام ہیڈ ماسٹر صاحب آنی چاہئیں ۔

شیر علی عفی عنہ ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شکریہ مسجد مبارک میں ایک کلاک کیواسطے جو تحریک اخبار بدر میں کی گئی تھی ۔ اس کے جواب میں محبی ابو سعید عرب صاحب رنگون سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ مسجد کے لئے ایک کلاک وہاں سے روانہ کیا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ عرب صاحب کو بصحت و عافیت رکھے اور نیک ارادوں میں برکت دے اور ان کو اور جماعت رنگون کو جزائے خیر دے ۔ جنھوں نے اس کار خیر میں حصہ لینے میں ایسی سبقت کی ۔

حقیقۃ الوحی کتاب حقیقۃ الوحی کی خریداری کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے ۔ یہ حضرت اقدس کی جامع معارف کتاب ہے ۔ اور اس میں دو سو آٹھ نشان مفصل درج ہیں اور اسکی جلد فروخت ہونے سے دیگر تصانیف کے لئے سرمایہ بہم پہنچیگا ۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	۳۰
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار	للعمر
مابعد	صہ
فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجائے گی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکے گا ۔ رسید اخبار میں دی جائے گی ۔ علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی ۔ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو خط و کتابت کے واسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے ۔ خریدار اپنے خط میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ۔ اور نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں ۔

مینیجر

ہمارے شاعر نازک خیال خواجہ کمال (ایڈیٹر ہائیکورٹ لاہور) بھی ہیں جنہوں نے آج ۱۰ / ۱۸ فروری کو مدینۃ الامام میں آتے ہوئے حضور پرنور ایک نظم کو اردو کا لباس پہنا دیا ہے یہ جدت اور پھر یہ طلاقت۔ ع ۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

بده از چشم خود آبے درختان محبت را — مگر روزے دہندت میوه ہائے پرحلاوت را
مسلمان در باطن حقیقتہا ہے دارد — کجا باشد خبر زاں مرگرفتاران صورت را
من از دیدار آمدم تا خلق را این ماه بنمایم — گر امروزم نے بینی - ببینی روز حسرت را
گر از چشم تو پنہان ست شانم دم مزن بارے — کہ بدپرہیز بیمارے نہ بیند روئے صحت را
چه چشم حق شناس و نور عرفانت ببخشیدند — نہادی نام کافر لاجرم عشاق ملت را
کجا از آستان مصطفیٰ اے ابله بگریزیم — نمی یابیم درجائے دگر این جاه و دولت را
بحمد الله که خود قطع تعلق کرد این قومے — خدا از رحمت و احسان میسر کرد خلوت را
چه دوزخها که میدیدم بدیدار چنین روہا — بنازم دلبر خود را که بازم داد جنت را
چه میسوزی ازان قربے که با دلدار میدارم — اگر زوریست در دستت بگردان رزق قسمت را
بنخوتها نمی آید بدست آن دامن پاکش — کسے عزت از و یابد که سوزد رخت عزت را
اگر خواہی ره مولیٰ زلاف علم خالی شو — که ره نه دهند در کویش اسیر کبر و نخوت را
منه دل در تنعمهائے دنیا گر خدا خواہی — که میخواہد نگار من تہیدستان عشرت را
مصفا قطرۂ باید که تا گوہر شود پیدا — کجا بیند دل ناپاک روئے پاک حضرت را
نمے یابد مرا یک ذره عزتہائے این دنیا — منه از بہر ما کرسی که ماموریم خدمت را
ہمه خلق و جہان خواہد برائے نفس خود عزت — خلاف من که میخواہم براه یار ذلت را
ہمه در دور این عالم امان و عافیت خواہند — چه افتاد این سرما را که میخواہد مصیبت را
مرا ہر جا که مے بینم رخ جانان نظر آید — درخشد در خور و در ماه بنماید ملاحت را
حریص غربت و عجزم ازاں روزے که دانستم — که جا در خاطرش باشد دل مجروح غربت را
من آن شاخ خودی و خود روی از بیخ برکندم — که می آرد زناپاکی بر نفرین و لعنت را
مگر از روضۂ جان و دل من پرده بردارند — ببینی اندران آن دلبر پاکیزه طلعت را
فروغ نور عشق او ز بام و قصر ما روشن — نگر بیند کسے آنرا که میدارد بصیرت را
نگاه رحمت جانان عنایتہا بمن کرد است — وگرنه چون منے کے یابد آن رشد و سعادت را
نظر بازان عالم ظاہر اندر علم خود نازند — ز دست خود فگنده معنی و مغز حقیقت را
ہمه فہم و نظر در پرده ہائے کبر پوشیدند — چنان خواہند این خمرے که پاکان جام قربت را

. . . .

خدا خود قصۂ شیطان بیان کرد است تا دانند — که این نخوت کند ابلیس ہر اہل عبادت را
بلفاظی بسر کردند عمر خود بلا حاصل — دمے از بہر معنی ہا نمی یابند فرصت را
گزاف و لاف شان از ظاہر شرع ست ہم باطل — که غافل از حقائق کے نکو دانند شریعت را
مسیح ناصری را تا قیامت زنده مے فہمند — مگر مدفون یثرب را ندانند این فضیلت را
زبوئے نافۂ عرفان چو محروم ازل بودند — پسندیدند در شان شہ خلق این مذلت را
ہمه درہائے قرآن را چو خاشاکے بیفگندند — زعلم ناتمام شان چہا گم گشت ملت را
ہمه عیسائیان را از مقال خود مدد دادند — دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را
درین ہنگام پر آتش بخواب خوش چسان خسپیم — زمان فریاد میدارد که بشتابید نصرت را
شب تاریک و بیم دزد و قوم ما چنین غافل — کجا زین غم روم یارب نما خود دست قدرت را
سپاک انگیزی شان بر ضیائے خود نمی ترسم — نہاں کے ماند آن نورے که حق بخشید فطرت را
کجا غوغائے شان بر خاطر من وحشتے آرد — که صادق بُرنشے نبود دگر بیند قیامت را

دیا کر آنکھ سے پانی درختان محبت کو — کہ تا اک دن تو پاوے میوہائے پرحلاوت کو
مسلمان باطن میں عجب رکہتا حقیقت ہے — خبر اس چاند کی کیا ہو گرفتاران صورت کو
میں آیا یار سے تا خلق کو وہ چاند دکہلاؤں — نہ دیکھا مجکو جس نے آج وہ دیکھے گا حسرت کو
تری آنکھوں سے گر پنہاں ہے میری شان - تعجب کیا — کہ بدپرہیز جو ہوگا نہ دیکھے گا وہ صحت کو
ملیں آنکھیں نہ تم کو حق شناسی کی نہ عرفان ہی — تو آخر تم نے کافر کہدیا عشاق ملت کو
کہاں میں آستان مصطفیٰ سے جاؤں اے احمق — کسی جا پر نہیں پاتا میں جب اس جاہ و دولت کو
بحمد الله کیا قطع تعلق قوم نے خود ہی — خدا نے رحمت و احسان سے یوں بخشا ہے خلوت کو
مجھے تو ان کی صورت دیکھنا از قسم دوزخ تہا — مجھے ہے ناز دلبر پر دیا پھر جس نے جنت کو
تو کیوں جلتا ہے میرے قرب سے جو مجکو حق سے ہے — اگر کچھ زور ہے تیرا بدل دے رزق قسمت کو
کہاں نخوت سے ہاتھ آتا ہے دامن پاک مولا کا — ملے عزت اسی کو جو جلائے رخت عزت کو
تو لاف علم سے باز آ اگر چاہے رہ مولا — کہ اس کوچہ میں راہ ملتا نہیں پابند نخوت کو
خدا کو چاہتا ہے تو تنعم سے ہٹا دل کو — کہ دلبر چاہتا ہے بس تہیدستان عشرت کو
مصفا قطرہ چاہیے ہو تو گوہر اس سے پیدا ہو — کہاں دیکھے دل ناپاک روئے پاک حضرت کو
میں اک ذرہ بھی اس دنیا کی عزت کا نہیں خواہاں — نہ رکھ کرسی مری خاطر میں ہوں ماموز خدمت کو
سبھی مخلوق اپنے واسطے عزت کی خواہاں ہے — مگر میں ہوں رہ حق میں طلبگار ہوں ذلت کو
ہر اک اس دور عالم میں امان و عافیت چاہے — مرے سر کو ہوا کیا چاہتا ہے جو مصیبت کو
جدہر میں دیکھتا ہوں روئے جاناں ہے نظر آتا — چمکتا مہر میں - ہے مہ میں دکھلاتا ملاحت کو
میں طالب عجز و غربت کا ہوا اس دن سے جب سمجھا — کہ میرا یار چاہتا ہے دل مجروح غربت کو
خودی و خود روی کی شاخ جڑ سے کاٹ دی میں نے — کہ اس ناپاک کو پیدا کیا بڑہانے لعنت کو
اٹھا ہے گر کوئی پردہ ہمارے روضۂ دل سے — تو دیکھیگا وہاں اوس دلربا پاکیزہ طلعت کو
ہوا ہے نور عشق اس کا ہمارے بام سے روشن — مگر دیکھے وہی اس کو جو رکھتا ہو بصیرت کو
یہ اس کی چشم رحمت ہے جو کرتی یوں عنایت ہے — وگرنہ مجھ سا پا سکتا ہے کب اس رشد و سعادت کو
میں اپنے علم پر نازاں یہ علم ظاہری والے — مگر پھینکا ہے اپنے ہاتھ سے مغز حقیقت کو

. . . .

خدا نے قصہ شیطان بیان کرکے یہ سمجھایا — بنا تا کبر ہے ابلیس ہر اہل عبادت کو
یوں ہی لفاظیوں میں عمر اپنی کر کیا ضائع — مگر معنی کی خاطر یہ نہیں پاتے ہیں فرصت کو
جو علم ظاہری میں لاف تھی انکو وہ تھی باطل — جو غافل ہو حقیقت سے وہ کب جانے شریعت کو
مسیح ناصری کو تا قیامت زندہ یہ سمجھیں — مگر مدفون یثرب کا نہ پائے اس فضیلت کو
ازل سے ہی جو تھے محروم عرفان تو ان سب نے — روا رکھا ہے شان مصطفیٰ میں اس مذلت کو
جو تھے قرآن کے موتی سمجھ کر خاک سب پھینکے — اور اپنے علم ناقص سے کیا گم دین و ملت کو
مدد دی اپنے ہی اقوال سے عیسیٰ پرستوں کو — ہوئی جرأت عجب ان سے پرستاران میت کو
میں اس ہنگام پر آتش میں میٹھی نیند کیا سوؤں — زمانہ کہہ رہا ہے اٹھو پاؤ جلد نصرت کو
اندھیری رات خطرہ چور کا اور قوم یوں غافل — کہاں جاؤں میں اس غم سے دکھا یا رب تو قدرت کو
مجھے کیا ڈر ہے گر نور پر ہیں ڈالتے مٹی — تو پھر وہ روشنی کیسے جو حق نے بخشی فطرت کو
مرے دل پر ہو کیا وحشت تمہارے شور و غوغا سے — کہ صادق کب ہو بُزدل دیکھ لے گر چہ قیامت کو

کلام المہدی

۲۶ ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضور نے اپنی تقریر جلسہ ۲۷ دسمبر میں فرمایا تھا۔ کہ قیامت آنیوالی ہے اور اس کا وقت قریب ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ کچھ سالوں کی بات ہے فرمایا کہ قرآن میں بھی ہے۔ اقتربت الساعۃ اور ایسی دیگر آیات پس سمجھ سکتے ہو کہ قریب کے کیا معنے ہیں۔ قرب الساعۃ کے جو نشانات تھے۔ وہ تو ظاہر ہو چکے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ آخری زمانہ ہے آنحضرت صلعم جب کوئی ہولناک واقعہ پیش آتا۔ تو فرماتے کہ قیامت آگئی (۲) ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضور کا الہام تھا ستائیس کو خوشیاں منائینگے۔ سو ۲۷ ماہ لوہ کو بارش ہو گئی اور لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ فرمایا یہ تکلفات ہیں جو ہم نہیں چاہتے خدا کا وہ نشان ہوتا ہے۔ جو دل بول اٹھیں کہ دشمن بھی کہدیں کہ یہ بات ہو گئی گو دشمن کا اقرار زبان سے محال ہے۔ مگر تاہم نشان وہ ہوتا ہے جو اپنی عظمت سے رعب ڈال دے

فرمایا۔ جو خط آتا ہے۔ میں اسے پڑھکر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جبتک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ ملے۔ یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہوئے ہیں خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی ایک شدت توجہ سے اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اسکے لئے خود ہی دعا کرنیکو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے۔ اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کیلئے میسر نہیں آتی یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

فرمایا جب انسان مکر کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ خدا بھی مکر کرتا ہے۔ مکر کا مقابلہ مکر کرے جب ہی بات بنتی ہے۔ نادان مکر کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ اس میں کوئی بری بات نہیں مکر اس باریک تدبیر کو کہتے ہیں۔ جو خبیث آدمی کے دفع کیلئے کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام خیر الماکرین رکھا۔

دعا دو قسم ہے ایک تو معمولی طور سے دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہونچا دیتا ہے۔ بس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا کے کیا ارادے میں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرتا رہا جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے۔ کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو۔ تو اس اثر وقت میں کام آتی ہے۔

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں خدا سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کر کے آتے ہیں۔ تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ بت پرستی انسان پرستی۔ مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں بدمعاشیوں ظلم و تعدی۔ غفلت اور اہل حق کو ستانے و دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دیجاتی ہے۔ نوح کیوقت جو عذاب آیا اگر خدا کے رسول کو نہ ستاتے۔ تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے۔ کہ " ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو۔ تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔ اب جو دنیا میں عذاب آیا۔ تو اسی لئے کہ دلیری شوخی شرارت حد سے بڑھ گئی۔ ایسی کہ گویا خدا ہے ہی نہیں۔ طاعون نے اس قدر سخت بربادی کی۔ مگر ابھی ان کے دلوں نے کچھ محسوس نہیں کیا۔ پوچھو تو ہنسی ٹھٹھے میں گذار دیتے ہیں بعض کہتے ہیں۔ معمولی بیماری ہے۔ گویا خدا کے قضا و قدر سے منکر ہیں۔ بے شک یہ بیماری ہے۔ مگر انہی بیماریوں سے عذاب آیا کرتا ہے۔ یہودیوں پر جب یہ وبا پڑی تو خدا نے اسے عذاب فرمایا۔ یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے۔ انہی بیماریوں کو شدت و کثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بے یقینی کی یہ علامت ہے۔ کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا رحیم ہے۔ سزا دینے میں دھیما ہے۔ مگر یہ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جب تک وہ وقت نہ آئے گا۔ کہ پکار اٹھیں "اب ہم سمجھے" یہ عذاب ہٹنے کا نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جو ہم بارہا دفعہ بتا چکے ہیں یعنے تضرع و انابت الی اللہ

۳ر فروری ۱۹۰۶ء۔ خدا کے ماموں پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا و ھم لا یفتنون۔ (کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے کر ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔

گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دئیے ان کے اموال پر بھی ابتلا آئے۔ جانوں پر بھی۔ خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے۔ کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ کہ مومن پر ابتلا نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے۔ تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دیدیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا، پس جب ہمارے مقتدا و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلا جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ابتلا اسی واسطے آتے ہیں۔ کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے۔ مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔

بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مرگیا یا بیوی مرگئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلا تھا۔ جس میں پورے نکلتے۔ تو انہیں ان سے بڑھ کر دیا جاتا۔ اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن متقی کا کام شیوہ نہیں۔ یہ جو پراگندہ روزی پراگندہ دل کہتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اور اول تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنالیا۔ دیکھو حضرت ابوبکر تاجر تھے بڑے معزز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر سب کو دشمن بنالیا۔ کاروبار میں بھی فرق آگیا یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے یہ بات خوب یاد رکھو کہ یہی تقوے ایسی چیز ہے۔ جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالے پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے۔ کہ اللہ تعالے سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے تو یہ اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا۔ صحیح طور سے مومن معلوم کرنا مشکل ہے۔

[illegible] کہہ سکتا ہے۔ میں صالح ہوں زاہد ہوں مگر خدا کے نزدیک [illegible] گنہگار ہوتا ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی [illegible] لوگوں میں بُرے سمجھے ہیں۔ مگر خدا کے نزدیک [illegible] ہوا۔ ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] سمجھا۔ مگر اللہ کے نزدیک آپ سرور کائنات تھے [illegible] نے پر یقین تھا۔ کہ اس نے مباہلہ [illegible] اور کہا۔ اللّٰھم من کان افسد للقوم [illegible]

[illegible] ہے۔ اسے پکا یقین تھا جبھی تو یہ کلمات [illegible] ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے فعلی رنگ [illegible] کر دیا۔ کہ صادق اور پاکباز کون ہے اور کاذب اور [illegible]

[illegible] فرماتا ہے۔ لو کنا نسمع او نعقل [illegible] اصحٰب السعیر۔ علم صحیح اور عقل سلیم یہ بھی [illegible] انسان ہے جس میں شقاوت ہو۔ اسکی مت [illegible] نیک کو بد اور بد کو نیک سمجھتا ہے

[illegible] بدر کی خدمات

[illegible] سراج الدین عمر پروپرائٹر کی ایک درخواست

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جن [illegible] اور نقصانات کا اخبار بدر مجھے [illegible] کرتا رہا ہے وہ میرے مکرم احباب سے پوشیدہ نہیں [illegible] تمام نقصانوں کو آجتک ثابت قدمی اور [illegible] برداشت کیا ہے۔ اگرچہ عام تجارتی [illegible] کہ جہاں نقصان ہوتا دیکھا جائے [illegible] اور تھوڑے نقصان [illegible] کر لی جاوے۔ لیکن میرے ملحوظ عام تجارتی [illegible] بڑی بات تو یہ ہے۔ کہ بدر کے اجراء سے اور اس کے قیام سے ہزار گوں خدمات اسلام [illegible]

ہو رہی ہیں اور جن کا اعتراف ہر ایک صاحب نظر کو ہے اور دوسری بات یہ کہ اس کا مالی معاملہ ایک ایسی شاکر اور قدرشناس قوم کے ساتھ تھا اور ہے جو آج دنیا بھر کی قوموں میں سے منتخب حق شناس قوم ہے میں ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہوں۔ کہ جب کبھی میری قوم اس طرف توجہ کریگی اوسیوقت ان سارے نقصانات کی تلافی ہو جائے گی۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ میرا یہ سمجھنا غلط ثابت نہیں ہوگا۔ آج سے پہلے میں نے کبھی اپنی پیاری قوم کو اسطرف متوجہ کرنے کیلئے جرأت نہیں کی۔ کیونکہ یہ خیال میرے دل میں پختہ طور پر متمکن ہے۔ کہ میرے احباب خود ہی اس کے فکر میں ہوں گے اور آپ ہی اس طرف متوجہ ہوں گے۔ جو خدمتگار وفاداری اور عمدگی کے ساتھ خدمت بجا لاتا رہتا ہے۔ ضرور ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک دن آقا کی نظر لطف اوس کی طرف پڑتی ہے اور وہ آپ ہی اس کی قدر افزائی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اوسوقت بھی میرا ارادہ نہ تھا۔ کہ میں اس بارے میں کچھ لکھوں اور اپنے بھائیوں کو کہوں کہ وہ اب بدر کی اعانت کے لئے ذرا اپنی کوششوں کے دائرہ کو وسیع کریں۔ کیونکہ بدر کی اخلاص سے بھری خدمتیں اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول رہی ہیں اور خدا کے فضل سے اور برکتوں کو جذب کر رہی ہیں لیکن چونکہ کثیر التعداد احباب کے استفساروں اور درخواستوں نے مجھے مجبور کیا ہے۔ اس لئے میں یہ چند سطریں اپنے بھائیوں کی خدمت میں لکھتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ میری گذارش قبولیت سے دیکھی جائے گی۔ اور ثمر لائے گی۔

تھوڑے دن گذرے ہیں کہ مجھے برادرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر و مینجر بدر کی ایک چٹھی موصول ہوئی۔ جس میں اونہوں نے "بدر" کا نتیجہ لکھا اس میں ادنہوں نے دکھایا ہے۔ گویا للعہ۵۸۴ کا سال ۱۹۰۸ء میں نقصان ہے۔ اس کے علاوہ کئی [illegible] گذشتہ سالوں میں میری کتابوں کی فروخت سے [illegible] ہؤا جو وہ بھی خرچ ہوگیا اور مجھے ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا۔ اس حساب سے قریب کئی ہزار روپیہ کا [illegible] سال ۱۹۰۸ء تک بدر کو ہوا۔ میرے مکرم احباب اس سے واقف ہیں۔ کہ گذشتہ سالوں کی [illegible] سال ۱۹۰۸ء بدر کے لئے بہت اچھا اور

معقول فتوحات کا سال گذرا ہے۔ اس سال میں جب کہ یہ حال رہا ہے۔ تو سالہائے گذشتہ کا اندازہ آپ ہی لگ سکتا ہے۔

میں اپنے بھائیوں کا شکوہ نہیں کرتا۔ بلکہ میں صدق دل سے اپنی جماعت کا شکر گذار ہوں۔ کہ اونہوں نے بدر کو قبولیت کا شرف بخشا۔ بے شمار حمد اور تعریف اوس خدا کی ہے۔ جس نے بدر کو ایسی عزت عطا کی ہے۔ کہ آج وہ اوس کے پیارے امام اور اس کے بزرگ صحابیوں کی نگاہ میں ایک خاص امتیاز اور قبولیت رکھتا ہے۔ دراصل میرے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے میں دل سے خدا کے فضلوں کا معترف اور ہزار جان سے اسپر قربان ہوں۔

بعض بھائیوں نے مجھے پوچھا ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ بدر کی اتنی بڑی ہوئی خریداری ہوتی ہے اور قیمت بھی اس کی زیادہ ہوگئی ہے۔ تو پھر بھی آپ کو نقصان ہوتا ہے۔ نقصان کی وجہ تو یہ ہے۔ کہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور آمدنی ابھی خرچ کے مقابلہ میں کم ہے۔ اسلئے لازمی نتیجہ نقصان ہوتا ہے۔ خرچ کی زیادتی کی وجہ سے کوئی اسراف اور تبذیر نہیں۔ جہاں تک منتظمان کی سمجھ ہے خرچ کرنے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

چونکہ بدر کے لئے یہ اصول ہمیشہ مدنظر رکھا جاتا ہے کہ اپنی قوم کے ارادہ اور خیالات کے سانچے میں اپنے آپکو ڈہالنا چاہیئے۔ اور اُن کے لئے مفید بننا چاہیئے اس لئے حساب کتاب کے پہلو میں بدر طیار ہے کہ ہمارے احباب میں سے جو صاحب چاہیں ملاحظہ فرمائیں اور آمد و خرچ کے متعلق جو نیک تجاویز پیش کریں اون پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں۔

بدر کی قیمت کی زیادتی کبھی ہم اپنے خیال و قیاس سے نہیں کرتے۔ بدر کی پالیسی کو اپنے احباب کی اقتضاء رائے پر رکھا ہوا ہے۔ جو امر احباب کثرت رائے یا اتفاق سے اس کیلئے تجویز کرتے ہیں۔ اوسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حال میں جب ایک کثیر التعداد جماعت نے یہ درخواست کی۔ کہ دنیاوی خبروں کے صفحات بدر میں بڑھا دئے جاویں۔ تو وہ بڑھا دئے گئے اور ایک جزو قیمت زائد کی گئی۔ لیکن اس ایزادی قیمت کا فایدہ تو جماعت کو پہونچا ہے نہ کہ کارخانہ کو۔ کیونکہ کارخانہ نے قیمت بقدر اپنے اخراجات کے بڑہائی ہے۔ میں اس بات کو زیادہ لمبا نہیں کرنا چاہتا یا یہی اوس

گذارش کی طرف آپ کی توجہ کو مبذول کرانا چاہتا ہون جسکے لئے مین نے یہ سطرین لکھی ہین اور وہ یہ ہے۔

مین آپ لوگون کا ایک ناچیز بھائی ہون۔ آجتک مینے بہت نقصان خاموشی سے برداشت کیا ہے۔ اب معاملہ برداشت کی حد سے تجاوز کر رہا ہے۔ اس لئے آپ سب احباب اس قومی کام مین میرا ہاتھ بٹائین۔ مین آپ سے نہ تو کوئی چندہ طلب کرتا ہون اور نہ قرض کا خواستگار ہون۔ ایک بات چاہتا ہون۔ کہ آپ تمام خریداران بدر کم ازکم ایک ایک خریدار بہت جلد بہم پہونچادین۔ اور اون کی قیمتین بھجوادین۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ بعض احباب ایسے صاحب اثر ہین کہ اون کی ذراسی کوشش سے بیس بیس خریدارون کا بھی بہم پہونچانا مشکل نہین اور امید رکھتا ہون۔ کہ ایسے باثر بزرگ ضرور اپنی ہمت و کوشش کے دائرہ کو وسیع کر کے صرف ایک ہی خریدار دینے پر قناعت نہ کرین گے۔ بلکہ جہان تک اون سے ہوسکیگا دریغ نہ کرین گے۔ لیکن میتنے کم ازکم حد ادنیٰ ایسی رکھی ہے جو ہر ایک طبقہ کا بزرگ آسانی سے کرسکتا ہے۔

میرے مولا! میرے مکرم احباب کو ہمت عطا کر کہ وہ میری اس عرضداشت کی طرف توجہ فرماوین۔ اور میری گذارش کو قبول کرین۔ آمین۔ والسلام

خاکسار معراج الدین

محررہ بالا سطور مخدومی مکرمی محسنی میان معراج الدین عمر صاحب (معراج منزل۔ لاہور) نے دفتر بدر مین تشریف لاکر بعد معائینہ حساب کتاب تحریر فرمائی ہین۔ واقعی اُن کی اپیل اس قابل ہے۔ کہ قوم اس کیطرف غیر معمولی توجہ کرے اخراجات کے متعلق مین اپنی ذاتی واقفیت سے (کیونکہ مین خود اس دفتر مین ڈیڑھ سال سے کام کر رہا ہون) یہ شہادت دے سکتا ہون۔ کہ وہ آمدنی سے بہت زیادہ ہین۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو ایڈیٹر صاحب ایک معقول تنخواہ پر تھے۔ پھر اب اخبار کے حجم کے بڑھنے اور دیگر وجوہات سے ایک اسسٹنٹ کو رکھنا پڑا۔ پھر اخبار کی کثرت اشاعت نے مجبور کیا۔ کہ ہم ایک اور پریس سے کام لین جسکے اخراجات تقریباً ۔۔ ماہوار بڑھ گئے علاوہ ازین ایک اور کاتب کی خدمات بھی لی گئین ہین یہان تک ہی نہین بلکہ اخبار چونکہ بدھ کی شام تک ہی تیار ہو سکتا ہے اور اس سے پہلے اس کی کاپیون کا لکھا جانا بوجہ تازہ وحی و تازہ خبرون کے مناسب نہین اسلئے اخبار کی شکل اُٹھانے اور اس کو بند صفحے اور پیشین لگانے کا کام ڈبل اُجرت پر رات ہی کو کرانا پڑتا ہے تاکہ صبح ٹھیک وقت پر روانہ ہوسکے۔ ٹھیک تاریخ پر نکالنے کے لئے بعض اوقات ہمین ڈبل اجرت سے بعض کاپیان چھپنی پڑتی ہین۔ ایسے حالات مین آپ اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہین۔ کہ "بدر" کیون ہیم نقصان پر نقصان اُٹھا رہا ہے۔ اگر جملہ خریداران بدر ہمت کر کے ایک ایک نیا پیشگی قیمت دینے والا مہیا کردین۔ تو بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے۔ کہ آئندہ سال قیمت سالانہ مین بھی تخفیف ہوسکیگی۔ (اکمل)

بدر کے قلمی معاونون کی خدمت مین ایک ضروری گذارش

بعض دوست ہمارے پاس ایک ایسا مضمون چھپنے کیلئے ارسال کرتے ہین جو اونہون نے دوسرے اخبار مین بھی ارسال کردیا ہوتا ہے یہ ایک ایسی کارروائی ہے کہ جس سے خریداران اخبار عموماً ناپسند ہوتی ہے جو مضمون ایک دفعہ ایک اخبار مین شائع ہوجاتا ہے وہی اگر دوسری اخبار مین چھپے تو اس کا پڑھنا ناظرین پر دوبھر ہوجاتا ہے اور اکثر احباب دونون اخبارون کے مشترک خریدار ہین اسلئے نامہ نگارونکو مطلع کیا جاتا ہے جیسا کہ پہلے بھی کیا جاچکا ہے۔ کہ آئندہ وہ ایسے مضامین ہمارے پاس ارسال نہ کرین جسکو وہ دوسرے اخبار مین بھی ارسال کرچکے ہون یا کرینگے ارادہ رکھتے ہون ہم آئندہ صرف اون مضمون کو چھاپنے کیلئے مجبور ہونگے جسکے نیچے صاحب راقم نے صفائی سے لکھدیا ہو یہ مضمون خاص بدر کیلئے لکھا گیا ہے اور اس کو کسی دوسرے اخبار مین نہین بھیجا اور نہ بھیجنے کا ارادہ رکھتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نغمہ

ہمارا قرآن

احمدؐ پاک پہ اُترا ہے ہمارا قرآن ۔ منہ سے اللہ کے نکلا ہے ہمارا قرآن
سینکڑون سال کے مُردون کو کیا ہے زندہ ۔ اس مین کیا شک کہ مسیحا ہے ہمارا قرآن
ظُلمتین کفر کی سب دُور ہوئین عالم سے ۔ رشک صد نیّر بیضا ہے ہمارا قرآن
نقص و ایمان مین فقرات کیا ہے اس نے ۔ ایک تفسیر فتحناؔ ہے ہمارا قرآن
اختلافات رہین تو بالکل ہی نہین ہے ممکن ۔ اُفق وحی سے چمکا ہے ہمارا قرآن
جبکہ فیہا کتب قیمہ صاف آیا ہے ۔ سب کتابون کا خلاصہ ہے ہمارا قرآن
اگلی پچھلی سبھی باتین ہین نمایان اس مین ۔ لوح محفوظ کا نقشہ ہے ہمارا قرآن
نقد جان دے کے بھی گر ہاتھ ہمارے آئے ۔ ہم تو جانینگے کہ سستا ہے ہمارا قرآن
سامنے اس کے نہین چلتا عصائے موسٰے ۔ غیرت صد ید بیضا ہے ہمارا قرآن
پڑھیے جون جون اسے کچھ اور ہی ملتا ہے مزا ۔ سننے والے سنین کیسا ہے ہمارا قرآن
دل کی آنکھون سے ... ۔ اوج معنی مین ثریا ہے ہمارا قرآن
آؤ بخشونگا شفا مین ہو شفاء الناس ۔ کل مریضون کو بلاتا ہے ہمارا قرآن
انبیاء کی جو شریعت تھی ہوئی اس پر ختم ۔ خاتم ادیان خدا کا ہے ہمارا قرآن
دل سے کیے سینے سے لگائے نہ کہین ہم کیونکر ۔ جب ہمارا ہے ہمارا ہے ہمارا قرآن

جو ضروری تھا وہ سب اس مین مہیا پایا!
اس کے فیضان سے ہم سب نے یہ پایا پایا!

مست الست مجھ کو ساقی بنا رہا ہے ٭ کیف شراب اُلفت آنکھون مین آرہا ہے
چمن چمن کے فردوس کا پھیلا ہے سب جہان مین ٭ پردہ مین بیٹھ کر وہ جلوہ دکھا رہا ہے
ہر رنگ مین نہان ہے ہر شکل مین عیان ہے ٭ آنکھون مین بس رہا ہے دل مین سما رہا ہے (توفیق)

مسیح موعودؑ پر ایمان خواب کے ذریعہ

حدیث میں آیا ہے۔ کہ مہدی کیلئے ندائے آسمانی آئے گی۔ کہ یہ خلیفۃ اللہ مہدی ہے۔ نادانوں نے اس کا مطلب نہیں سمجھا اور یہی خیال کرتے رہے کہ بادل میں سے کوئی ایسی آواز دیگا۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ خواب میں ملائکہ سعید روحوں کو ہدایت کریں گے۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال یہ خط ہے۔ جو جناب رسالتمآب میں پہونچا ہے۔ واقعی جو شخص خدا ترسی کو کام میں لیکر اللہ کے حضور حق و باطل کے امتیاز کی دعا کرتا ہے۔ وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مرشدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راقم عاجز موضع دوالمیال ضلع جہلم کا باشندہ ہے۔ جہاں ایک شخص فقیر مرزا نام حضور سے مباہلہ کرکے طاعون سے ہلاک ہو چکا۔ ہمارے گاؤں میں بہت مدت سے جناب کے دعویٰ کی نسبت بحث تکرار شروع ہے۔ راقم عاجز بھی اس بارہ میں مولوی کرم داد اور حافظ شہباز صاحب احمدی سے جھگڑتا رہا کہ پہلے تم لوگوں نے دوسرے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی سمجھ کر ہمیں اہل حدیث کے زمرہ میں داخل کیا جس سے ہمارے خویش اقارب میں ہل چل پڑ گئی ابھی ہم اس لڑائی جھگڑائی سے اچھی طرح فارغ بھی نہیں ہو چکے تھے جو آپ نے گاؤں میں ایک اور فساد کھڑا کر دیا اور اب اہلحدیث کو بھی شرک میں مبتلا کر کر مرزائی ہو گئے چونکہ عاجز اکثر اوقات احمدی بھائیوں کی مجلس میں شریک ہو کر حضور کی تصانیف کو سنتا رہا۔ اس لئے خاکسار کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جھوٹے شخص کے کلام میں ایسی تاثیر نہیں ہوتی۔ اور نہ جناب مولوی نورالدین صاحب جیسے متقی انسان کا جھوٹے سلسلہ میں داخل ہونا ممکن ہے۔ مگر جب کتاب احوال الآخرۃ وغیرہ کو پڑھتا۔ تو شک میں پڑ جاتا۔ کہ مہدی تو عرب میں پیدا ہوگا۔ الغرض اسی حالت میں میں نے رات کو اٹھ کر نماز تہجد میں دعائیں مانگنی شروع کیں کہ یا الٰہی تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز پر حق ظاہر فرما۔ اگر مرزا صاحب تیری طرف سے مامور ہو کر آئے ہیں۔ تو مجھ گنہگار کو اپنے امام برحق کی بیعت میں شامل فرما۔ ایسا نہ ہو کہ میں تیرے فرستادہ کی مخالفت کرکے ہلاک ہو جاؤں۔ جہاں تک ہو سکا میں نہایت عاجزی اور خشوع کے ساتھ سجدہ میں پڑ کر یہ دعا

مانگتا رہا۔ جب اسی طرح کئی روز گذر گئے اور میرے دل کا قلق و اضطراب بڑھتا گیا۔ تو آخر ۲ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے میری دعا قبول فرمائی اور خواب یعنی رؤیا کے ذریعہ سے حضور کی صداقت اس عاجز پر کھولی گئی۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں سچ سچ لکھتا ہوں۔ میں نے ایک حرف بھی اپنی طرف سے نہیں ملایا۔ کیا میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چھوٹا سا تالاب ہے جو لبالب پانی سے بھرا ہے۔ میں نے اس میں بیٹھکر وضو کیا۔ جب وضو کر کے اٹھا تو جنوب کیطرف سفید رنگ کا بادل نظر آیا۔ میں اس خیال میں کہ بادل برسنے شروع ہو جاویں وہاں سے چل پڑا اور اپنے آپ کو ایک ایسی سڑک پر پایا۔ جسکی دونوں طرف بید کے درخت ہیں۔ اور وہ بہت ہی گھنے اور جھکے ہوئے ہیں۔ اس سڑک کی ایک طرف میں اور دوسری طرف مولوی کرمداد صاحب اور حاجی غلام محمد احمدی جا رہے ہیں اور سامنے ایک شہر کا دروازہ نظر آ رہا ہے۔ اور سڑک کے درمیان اس دروازہ کیطرف سے بہت سی اونٹوں کی قطاریں نکل کر چلی آ رہی ہیں۔ جن پر سفید رنگ کی بوریاں لدی ہوئی ہیں۔ مجھے کوئی چیز جو دکھائی نہیں دیتی سڑک پر چلنے سے روکتی اور پیچھے ہٹاتی ہے اور میں بڑی مشکل سے قدم اٹھاتا ہوں۔ جیسے کوئی دلدل کے چھکڑ میں چلا نہیں جاتا۔ جب ہم دروازے کے قریب پہونچے۔ تو حاجی غلام محمد بھی میری طرف آگیا اور ہم دونوں بڑے زور سے سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے ہوئے دروازہ سے شہر میں داخل ہوئے جس بازار میں ہم جا رہے تھے۔ اس کی دونوں طرف تین پائیاں ہیں اور ان کے اوپر بڑے خوش نما پھول رکھے ہیں۔ جہاں بازار ختم ہوا وہاں ایک زرد رنگ کا اونچا مینار ہے۔ جس کے اوپر ہم نے چڑھنا ہے۔ جب میں مینار کے نیچے جاکر کھڑا ہوا۔ تو دل میں سوچنے لگا۔ کہ بغیر زینہ کو ہم کیونکر اوپر چڑھ سکتے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مینار کے ساتھ پاؤں رکھنے کی ایک جگہ بن گئی ہے میں نے اس میں اپنا پاؤں رکھا۔ پھر دوسرے پاؤں کے لئے اوپر جگہ بن گئی۔ اسی طرح ادھر سے میں قدم اٹھاتا تھا ادھر ساتھ ساتھ جگہ بنتی جاتی تھی۔ مولوی کرمداد صاحب بھی میرے ساتھ بغیر کسی سہارے کے ہوا

میں چڑھتے گئے جنکو دیکھ کر میں حیران ہوا۔ جب ہم مینار کے اوپر پہونچے۔ تو وہاں ایک مکان دکھائی دیا۔ جس میں حضور سوئے پڑے ہیں اور حاجی غلام محمد پاس کھڑا کہہ رہا ہے کہ اوہو حضرت صاحب کو دھوپ آگئی اور اب تک کسی نے ان کو جگایا نہیں۔ میں نے حاجی صاحب کو پوچھا نہیں دیکھا۔ کہ وہ آپکے پاس کیونکر پہونچے اتنے میں حضور نے مولوی صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ مولوی جی کیوں اس غریب کو میرے لئے مار لائے یا مار کر لائے ان لفظوں میں مجھے شک ہے۔ اس کے بعد میں نے آپکے ہاتھ چومنے شروع کئے جن سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آتی تھی بلکہ صبح کیوقت بیداری کی حالت میں بھی مجھے یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ خوشبو آ رہی ہے۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا حضرت میرے لئے دعا فرمائیں آپ دیر تک دعا مانگتے رہے اور حضور کے سر مبارک سے مثل شعاع آفتاب کے چمکار نکلتے تھے۔ بعد دعا کے آپنے شمال کی طرف ہاتھ مبارک پھیلایا تو اوپر سے آواز آئی۔ کہ اس شخص کیواسطے اور بھی دعا فرمائیے۔ آپنے پھر دعا مانگی اور اپنے دونوں پاؤں مبارک میری جھولی میں دراز فرما دئیے۔ میں مٹھی بھرنے لگا اور مجھے جناب کے قدم مثل روئی کے نرم معلوم ہوتے تھے۔ اسی حالت میں خاکسار بیدار ہو کر بیٹھ گیا اس وقت میرے سینہ سے یہ آواز نکل رہی تھی "یہی ہے مہدی یہی ہے مہدی"۔

اس حالت کو دیکھ کر میرا دل کانپ گیا۔ میں اپنے کلمات ناروا اور الزامات بیجا کو یاد کرکے بہت ہی شرمندہ ہوں۔ اے خدا کے برگزیدہ رسول جو کچھ اس ناکارہ اور نالائق نے بوجہ غلطی کے حضور کے حق میں بے ہودہ گوئی کی ہے۔ معاف فرما دیں۔ اب میں سچے دل سے آپ پر ایمان لایا۔ میری بیعت منظور فرمائی جاوے اور پوری توجہ سے مجھ گنہگار کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میری طبیعت کو استقامت بخشے۔ اور میں شکوک و شبہات سے محفوظ رہوں۔ میرے اس خط کو اخبار میں بھی درج فرمایا جاوے۔ شائد کوئی سعید روح اس سے فائدہ حاصل کرے۔

الراقم

حاجی کریم بخش از دوالمیال ضلع جہلم

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شیخصاحب صفحہ ۵ - اتمام البرہان مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت نے فرمایا - جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام مین یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے - یعنی دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین کھلی نہ چھپی - سو وہ نہایت گمراہی ہے - اور اس کا نام بدعت ہے "

شیخصاحب کی اس تحریر سے ہم کو بکلی اتفاق ہے - مگر ساتھ ہی ہم اس قدر عرض کردینا ضروری سمجھتے ہین کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم مین کوئی ایسی بات نہین دکھلا سکے نہ آئیندہ دکھلا سکتے ہین جسکی نسبت یہ کہنا جایز ہو کہ شرع شریف مین اسکی کچھ اصل نہین نہ کھلی نہ چھپی - پس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم سے متعلق جو کچھ انہون نے بدزبانی اور گندہ دہانی کے جوہر دکھا کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے - اس کی زد حقیقت مین شریعت محمدیہ پر پڑتی ہے - اور یہ ایک ایسا افسوسناک امر ہے کہ کوئی مومن اسکو روا نہین رکھ سکتا -

صفحہ ۹ مین شیخصاحب نے آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے استدلال کرکے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ٹھہرے - تو پھر آئیندہ نبی یا مثیل نبی کی امید کیون کر جبکہ اصل نبوت کا ہی خاتمہ ہوچکا - تو مثیل نبی کس غرض اور کس مذہب سے برآمد ہوا کیا خاتم نبی کا نام مجسم نہین ہوا جو ایسا دعوی سنتے - کہ اسکا ثبوت قرآنی ہے یا کہ ان کی گھڑی ہوئی کہانی ہے - قرآن مین تو کہین اس کا پتہ و نشان نہین -

اس اعتراض کا جواب یہ ہے - کہ آپ یا وہ گو بیت الطبع مقلد پیشہ کو قرآن دانی سے کیا تعلق - جناب شیخصاحب جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آئیندہ نبی یا مثیل نبی کی امید نہین ہوسکتی تو حضرت عیسی نبی اللہ کی آمد کی امید کیونکر ہوسکتی ہے - جو کچھ آپ نے اس کا جواب سوچا ہو وہی ہماری طرف سے سمجھ لین - خاتم النبیین کی بحث پر عرصہ ہوا کہ ہم نے ایک مضمون لکھا تھا - مناسب مقام سمجھ کر ہم اس کا خلاصہ یہان درج کرتے ہین اور وہ یہ ہے -

خاتم النبیین

مسلمانون کا یہ عقیدہ بلا اختلاف چلا آتا ہے کہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین مگر خاتم النبیین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہین اور اسی وجہ سے اس مراد کے سمجھنے مین اختلاف چلا آتا ہے لہذا مین مناسب سمجھتا ہون - کہ مسلمان بھائیون کی خدمت مین یہ چند سطور پیش کردون - بس واضح ہو کہ -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جب صاحبزادے فوت ہوگئے تو کافرون نے آپ کو ابتر کہنا شروع کیا - عرب کے محاورہ مین ابتر اس کو کہتے ہین جسکی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوجائے - خداوند جلشانہ نے اپنے حبیب پاک کیطرف سے کفار کو دو جواب دئے - ایک تو ان شانئک ھو الابتر - یعنے اے پیغمبر تیرا دشمن ہی ابتر ہے اور دوسرا جواب یہ دیا کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ مردون مین سے کسی کے باپ نہین یعنی آپ کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہین - مگر کچھ مضائقہ نہین کیونکہ وہ روحانی بیٹون کا باپ یعنی رسول اللہ ہے - اور رسول اللہ بھی کیسا خاتم النبیین یعنی تمام اگلے پچھلے نبیون کا خاتم ہے - واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیت مین فتح تائے فوقانیہ کے ساتھ آیا ہے - اور خاتم کے معنے ہین - مُہر اور النبیین مین الف لام استغراق کا ہے اور مقصود لفظ خاتم النبیین سے کفار کو ایسا جواب دینا ہے جس سے ان کا یہ اعتراض رفع ہو - کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسل ذکور منقطع ہوگیا ہے اس لئے معاذ اللہ ابتر ہین - پس ان وجوہ پر نظر ڈالکر خاتم النبیین کے ایسے معنے کرنے لازم ہونگے جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل روحانی کا سلسلہ آئیندہ تا قیامت جاری رہنا ثابت ہو - ورنہ آپ کو صرف گذشتہ نبیون کا خاتم ماننے سے کفار کے اس طعن کا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہین کیونکہ ان کی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوگیا - کچھ بھی جواب نہین ہوتا - بلکہ تردید کی بجائے کفار کے طعن کی اور الٹی تائید ہوتی ہے -

اس قرآنی استدلال کے جواب مین بعض لوگ ایک حدیث پیش کرتے ہین جسکے الفاظ یہ ہین لا نبی بعدی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا - اس حدیث پر بعد میں کہا جاتا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین آسکتا - پس اگر اس حدیث کے یہی معنی لئے جاوین - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہین آسکتا - تو اول تو یہ حدیث آیہ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے معارض ہوگی - اس لئے پایۂ اعتبار سے ساقط ہوجائیگی - ثانیاً احادیث ذیل بھی اس کے معارض ہون گی اور وہ احادیث یہ ہین - (۱) بخاری وغیرہ مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ میری امت مین محدَّث اور مکلم ہون گے اور محدث بفتح دال من وجہ نبی ہوتا ہے - کیونکہ فرشتے اوس سے ہمکلام ہوتے اور وحی اس پر نازل ہوتی ہے - بلکہ اوسکی وحی بھی نبیون کی وحی کی طرح دخل شیطانی سے محفوظ رکھی جاتی ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - لم یبق من النبوۃ الا المبشرات یعنے جنس نبوت سے ایک نوع مبشرات کی باقی ہے اور اس نوع مین مبشرات اور منذرات اور امور غیبیہ اور لطائف قرآنیہ اور علوم لدنیہ داخل ہین - پس جب مبشرات جزو نبوت تامہ ہوئے - تو صاحب مبشرات صاحب نبوت جزوی ٹھیرا - چونکہ اس کلام مین نفی نبوت کے بعد مبشرات کا استثنا کیا گیا ہے اور مستثنی منہ مذکور ہے اور وہ جنس نبوت ہے - پس بموجب ان صحیح قواعد کے مبشرات کا جزو نبوت ہونا صریح منطوق کلام نبوی سے ثابت ہوا - اور جب نبوت جزوی کا باقی رہنا ثابت ہوگیا - تو جزوی نبی کا آنا بھی ثابت ہوگیا - اس لئے حدیث لا نبی بعدی کی تعمیم غلط قرار پائی اور یہ معنے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہین آسکتا - جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین داخل ہونے کا شرف حاصل نہ ہو - نہ کوئی ایسا نبی آسکتا ہے - جو صاحب شریعت جدیدہ یا صاحب نبوت تامہ ہو -

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - رویا المومن ستۃ واربعین جزء من اجزاء النبوۃ یعنی مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسوان جزو ہے - اس حدیث سے بھی معلوم ہوا - وہ جزوی نبی ہوا - پس حدیث لا نبی بعدی کا عموم ہرگز قائم نہین رہا -

۴ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بھی یہی مذہب ہے

[illegible] چنانچہ شیخ [illegible] ہے۔ قولہ انا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ یہ تو کہو کہ آپ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ام المومنین کے اس قول کی تطبیق حدیث لا نبی بعدی وغیرہ سے اس تکملہ مجمع البحار میں یوں کی ہے۔ لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئیگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

۵۔ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی تحقیق بھی اس مذہب کی تائید کرتی ہے۔ دیکھو الجزء الثانی من الفتوحات المکیۃ الباب الثالث والسبعون صفحہ ۳۔ فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی شرعہ حکما آخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی فلا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لا مقام النبوۃ۔ یعنے نبوت جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے منقطع ہو گئی۔ وہ نبوت تشریعی ہے۔ مقام نبوت منقطع نہیں ہوا۔ [illegible] کوئی شرع ایسی نہیں ہوسکتی۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شرع کو منسوخ کرے۔ نہ شریعت محمدیہ میں کوئی حکم بڑھا سکتا ہے اور یہی معنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ رسالت و نبوۃ منقطع ہو گئی۔ پس کوئی رسول یا نبی میرے بعد نہ ہوگا یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو میری شریعت کے خلاف شریعت پر ہو۔ بلکہ جب کوئی نبی یا رسول ہوگا۔ تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔ اب کوئی رسول ایسا نہیں آئیگا۔ جو خلق اللہ کو غیر شریعت کی طرف بلائے پس یہ امر منقطع ہو گیا۔ اور اسی کا دروازہ بند ہوا ہے۔ مقام نبوت منقطع نہیں ہوا۔

۶۔ متواترات [illegible] ایسے مسلمان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں [illegible] ایسے لوگ ہوں گے جو شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے اس سے ثابت ہوا کہ [illegible] سے خود مسلم [illegible] ہے کہ باوجود حدیث لا نبی بعدی کے سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی آ سکتا ہے۔ جو تابع شریعت محمدیہ ہو۔

۷۔ جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ خداوند کریم اپنے برگزیدہ اولیاء اور اتقیاء بندوں کو غیب کی خبریں بتلا دیتا ہے اور وہ خداوند کریم سے خبر پا کر پیشگوئیاں کیا کرتے ہیں اب خداوند تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فلا یظھر علے غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ یعنے اللہ تعالے اپنے غیب پر ان لوگوں کو مطلع کرتا ہے جنکو وہ چن لیتا ہے۔ رسولوں میں سے اس آیۃ کریمہ میں خداوند تعالے نے اس شخص کو جسکو غیب کی خبریں دی جاویں رسولوں میں شمار کیا ہے۔ پس مطابق آیۃ کریمہ و عقیدہ مذکورہ بالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں رسول آسکتا ہے اور جب رسول آسکتا ہے تو نبی ضرور آسکتا ہے۔ کیونکہ ہر رسول اللہ نبی ہوتا ہے۔

۸۔ لفظ نبی نبا سے مشتق ہے نبا کے معنے ہیں خبر۔ نبی کے معنے ہیں خبر دینے والا۔ جب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ کے افراد کو [illegible] اللہ مطلع ہو کر خلق اللہ کو غیبی خبریں پہونچاتے ہیں۔ تو وہی غیبی خبریں پہونچانے والے لوگ بلاشبہ نبی ہوئے۔

۹۔ یہ امر مسلم ہے کہ امت محمدیہ امم سابقہ سے بہتر ہے آیۃ کریمہ کنتم خیر امۃ اس پر ناطق ہے اور حضرت موسے علیہ السلام کے خلفاء نبی ہوئے ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مثیل موسے ہیں اور [illegible] سے افضل ہیں۔ تو آپکے خلفاء میں نبی کیوں نہ ہوں۔

۱۰۔ سورہ استخلاف کے مطابق سلسلہ خلافت محمدیہ سلسلہ خلافت موسویہ کا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ حضرت موسے علیہ السلام کے خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ نبی ہوئے۔ پس حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الخلفاء کا بھی نبی ہونا ضروری ہے۔

دلائل مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی و رسول آسکتے ہیں۔ مگر وہ شریعت محمدیہ کے تابع اور امت محمدیہ میں داخل یعنی صاحب جزوی نبوت و رسالت ہوں گے۔ لہذا خاتم النبیین کے صحیح معنے یہ ہیں۔ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر [illegible] اب کوئی [illegible] ہو اور جو نبوت کے [illegible] حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم اور عقیدہ [illegible] ہے۔ چنانچہ آپ توضیح مرام کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

اگر یہ اعتراض پیش کیا جاوے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کریگا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خداتعالیٰ کیطرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خداتعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اسپر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جاویں۔

اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اسپر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے۔ بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہے گا نبوت تامہ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کے اقتدا سے ملتی ہے۔ جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے۔ یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔ واما

النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی
فقد امرنا بانقطاعہا من یوم نزل فیہ ما کان محمد
ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین"

ترجمہ عبارت عربی - وہ نبوت تامہ کاملہ جو جامع جمیع کمالات وحی ہے ہم اس کے انقطاع پر اس روز سے [illegible] جب [illegible] قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی [illegible]

[illegible] تحریر فرمایا [illegible] مولانا اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی [illegible] نے خلیفہ راشد کی نسبت جو لفظ نبی حکمی تحریر فرمایا ہے [illegible] شیعہ صاحب [illegible] پھر فرط تعصب کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کی تحریر پر اعتراض کرتے ہیں - اور مولانا اسمٰعیل صاحب کی تحریر پر ایمان لاتے ہیں - بہرحال ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم اس جگہ مولانا اسمٰعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی وہ تحریر نقل کرتے ہیں -

مولانا صاحب موصوف اپنی کتاب منصب امامت کے [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں -

"خلیفہ راشد [illegible] رب العالمین است [illegible] انبیاء مرسلین کہ سرمایہ ترقی دین است [illegible] ملائکہ مقربین - مرکز دائرہ امکان و مفخر جمیع انسان [illegible] ارباب عرفان است سر دفتر افراد انسان [illegible] است وسیلہ او دریائے رحمت بیکران - اقبال او پرتو جلال یزدانی است ومقبولیت او عکس جمال ربانی - قہر او تیغ قضا است - و [illegible] منبع عطا معارضہ او معارضہ تقدیر است و مخالفت او مخالفت رب قدیر - ہر کمالیکہ در خدمت گذاری او [illegible] گردید خیالیست بہ اختلال و ہر شئے کہ در بیان اعظام و اکرام او بکار [illegible] سراسر باطل و محال - ہر صاحب کمال کہ معارضت فرود با او [illegible] راہ مشارکت حق سے پوید و علامت اہل کمال ہمین است کہ در خدمت او مشغول باشند و در اطاعت او [illegible] از ادعائے مساوات او دست بردارند - و او را بجائے رسول بشمارند"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۶۴ نکتہ ثالث میں تحریر فرماتے ہیں

"خلیفہ راشد نبی حکمی است - ہر چند فی الحقیقت بپایہ رسالت [illegible] منصب خلافت [illegible] از احکام انبیاء اللہ [illegible] گردانیدہ"

اور اسی کتاب کے صفحہ [illegible] فرماتے ہیں -

"ازآنجا کہ تحصیل نجات اخروی [illegible] بطاعت انبیاء [illegible] چنانکہ اگر کسے ہزار وجہ و معرفت الٰہیہ و تہذیب نفس جہد و جہد تمام [illegible] بالا کلام بجا آورد - وقتیکہ ایمان بالرسل ندارد ہرگز نجات اخروی بدست نخواہد آورد و خلاص [illegible] غضب جبار و [illegible] نار نخواہد یافت ہمچنین ہر چند [illegible] شرعیہ [illegible] آسد و جہد و جہد تمام در امتثال احکام اسلام [illegible] تا وقتیکہ در طاعت امام وقت [illegible] اقرار بامامت او نکند - ہرگز عبادات مذکورہ [illegible] نیست - واز دار و گیر رب قدیر خلاص [illegible] من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ"

حضرت مولانا مرحوم علیہ الرحمۃ [illegible] امت [illegible] نبی کا آنا مسلم [illegible] اور اس کو نبی الوقت لکھتے ہیں چنانچہ [illegible] فرماتے ہیں -

[illegible] است [illegible]

[illegible] نبی آمد [illegible]

الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ - (ترغیب مثنوی مولوی معنوی مطبوعہ [illegible] صفحہ ۱۴۰)

اب شیعہ صاحب - خدا سے ڈر کر خود فیصلہ کریں کہ قرآن و حدیث سے آیندہ بھی ظل نبی کی امید ہوسکتی ہے یا نہیں - اور ہوسکتی ہے تو کس طرز پر -

(باقی آیندہ - انشاء اللہ تعالےٰ)

مومنو اشک بہاؤ کہ محرم آیا
سید بیکس و مظلوم کا ماتم آیا

یہ کسی شیعہ صاحب کا شعر ہے جس میں محرم شریف کی آمد آمد پر رونے اور ماتم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ اس شعر کے پڑھنے سے سارے کا سارا تعزیہ داری اور رقت اور سوز و گداز اور مجالس و محافل محرم شریف کا فوٹو ہو بہو نظر آجاتا ہے - اور چونکہ یہ ناچیز عرصہ [illegible] اس بلا میں مبتلا اور گرفتار رہ چکا ہے [illegible] سے جو جو [illegible] روتے ہوئے [illegible] ہو جاتے ہیں اور دل پر سخت چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں میں آنسو امڈ آتے ہیں - کہ سبحان اللہ انسان کی پیدائش کی غرض تو ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون [illegible] کے لحاظ سے محض عبادت [illegible] عبادت کے بھی کئی اقسام [illegible] صلوات - طیبات - وغیرہ جیسے حقوق اللہ اور حقوق العباد وغیرہ سب کچھ آجاتا ہے ان کی تفصیل اور تشریح قرآن مجید میں ہے - جو بحکم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ایک محفوظ اور معصوم کتاب ہے - اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ محرم شریف کا رونا پیٹنا - چیخنا چلانا وغیرہ وغیرہ عبادت کی کونسی قسم میں داخل ہے - آؤ - کلام مجید ہی میں تلاش کریں - کہ کہیں بھی باقی فرائض کی طرح کسی شخص کی موت و مرگ یا مصیبت پر صف ماتم بچھا کر رونے پیٹنے یا [illegible] کرنے اور خواہ مخواہ فرض و واجب کی طرح اوقات مقررہ پر ان کے حالات و مصائب کو دردانگیز لہجے میں بیان کرکے رونا رلانا موجب اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے یا نہ - سب سے پہلے سورہ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے منعم علیہ گروہ کا طریق طلب کرنے اور مغضوب علیہم اور ضالین کی راستے بچنے کے لئے دعا سکھلائی ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کا نہایت ہی ضروری حکم ہے اور منعم علیہ لوگوں کی تشریح دوسری جگہ فرمادی ہے کہ وہ نبیین - صدیقین - شہداء - صالحین ہیں اور مغضوب علیہم یہود اور ضالین نصاریٰ ہیں - اب ایک ایک کرکے دیکھتے جاویں - نبیین یہ وہ گروہ ہے جنکو اللہ تعالےٰ نے برگزیدہ کرکے خاص اپنے لئے چن لیا ہے اور تمام مخلوق کیواسطے نمونہ اور اسوہ بنا کر ان کی اتباع اور تابعداری فرض و واجب کرکے ان کی پیروی کا نام سنت [illegible] ان سے انحراف کرنے کا نام کفر و بدعت [illegible] ان کے تابعداروں کے لئے جنت کا وعدہ اور ان کے منکرین و مخالفین کیواسطے دوزخ کی وعید فرمائی ہے - پھر اسی سردار اور معزز اور پاک گروہ پر جس قدر ابتلا اور مصائب صادر ہوتے ہیں وہ کسی دوسرے پر وارد اور نازل ہوں - تو جیتا ہی مر جاوے مگر وہ خدا کے بندے تکالیف شرعیہ اور مصائب آسمانی [illegible] بطیب خاطر کیسے خوشی خوشی سے جھیلتے ہیں - کہ دیکھنے والے حیران اور ششدر رہ

رہ جاتے ہیں وجہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کی تکمیل اور درستی کے لئے مثلاً لکڑی یا لوہے اور سونے چاندی وغیرہ کی درستی اور تکمیل کے لئے اس پر اوزار ودن ہتھیاروں کو طرح طرح سے حملے کئے جاتے ہیں۔ نہ اس لئے کہ انکو خراب وخستہ کیا جائے۔ بلکہ اس واسطے تراشا اور چھیلا اور کلا یا اور کوٹا جاتا ہے کہ وہ اپنے کمال تک پہونچ کر ایک قیمتی اور قابل قدر چیز بن جاوین۔ اسی طرح انسان کی تکمیل کے لئے بھی تکلیفات شرعیہ یعنے نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ مقرر کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ حضرت انسان اس میں طرح طرح کے حیلے حوالے نکال کر ٹال مٹول کر کے کما حقہ روحانیت اور طمانیت حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اس لئے مجبوراً دوسرے ہتھیاروں یعنے دنیاوی مصائب اور تکالیف قضا و قدر سے اسکی بھی طرح خبر لی جاتی ہے۔ پھر تو خوب ہی سیدھا ہو جاتا ہے یہ کوئی ظلم اور زیادتی نہیں۔ بلکہ قانون قدرت ہی اسی طرح چلا آتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کی تکمیل اور درستی کے لئے خواہ مخواہ طرح طرح کے الٹ پھیر مزدوری کرنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح یہ گروہ ہمارے جہان کے لئے نمونہ اور اسوہ بنایا گیا ہے۔ جس کو یون نہ پورا پورا درست اور ٹھیک کر کے دکھا یا جاوے۔ اس میں ظلم کیا اور زیادتی کی بات کون سی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولٰئک ہم المہتدون۔ یعنے ہم ضرور ہی انسان کو طرح طرح کی بلاؤن اور قسم قسم کی آفتون اور انواع و اقسام کے نقصانون اور تکلیفون میں پھنسا کر اور مصیبتون اور سختیون میں مبتلا اور گرفتار کر کے اس کا امتحان لیا کرتے ہین۔ مگر جو لوگ صبر و ضبط اور رضا بقضا سے کام لے کر امتحان میں پورے نکلین اور اُن تک نا شکری اور ناگواری کا کلمہ نہ آوے تو صرف تسلیم و رضا سے کام لے کر یہی الفاظ کہین۔ سب اللہ تعالیٰ کی چیز تھا مال ہے اور اسی کے پاس آخر کو جانا بھی ہوا ہے اور ایسی قسم کے لوگون پر درود۔ رحمت۔ شاباش۔ مرحبا وغیرہ وغیرہ اور ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ گروہ کہے جا سکتے ہین۔ اور جس شخص نے ایسے امتحان کے وقت بے صبری و جزع فزع کیا اور شکوہ شکایت

سے لب کشائی کی۔ تو مصائب اور تکالیف کے علاوہ ناراضگی مولا مزید برآں۔ اب اس قطعی حکم کے ہوتے ہوئے کے بعد بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ نبیون اور رسولون کے پاک گروہ نے اس امتحان میں پورے پورے نمبر حاصل نہیں کئے۔ یا کبھی بھی کسی قسم کی بے صبری یا شکوہ شکایت کی ہو حاشا وکلا۔ میرا بلکہ ہر ایک خدا سے ڈرنے والے مومن کا نور قلب شرح صدر سے گواہی دیتا ہے کہ نبیون اور رسولون کے گروہ نے ضرور ضرور اعلیٰ درجہ کی صبر کی بھی ہوئی بلاؤن اور صادر و نازل کی ہوئی مصیبتون اور وارد کئے ہوئے امتحانون میں تعریف کے ساتھ پورے پورے نمبر حاصل کر کے درگاہ الٰہی سے سارٹیفکٹ اور ڈپلومے حاصل کئے ہین۔ اگر رونا پیٹنا اور صف ماتم بچھانا ہی کوئی ضروری امر ہوتا تو خواہ مخواہ نبیون اور رسولون کا گروہ مقدس ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا علی ہذا القیاس اپنے سے پہلے بزرگ نبی اور رسول کی مصیبتون اور تکلیفون اور دکھون اور دردون اور بلاؤن کو یاد کر کے ہم تعزیت اور عزا داری بوجہ احسن بجا لا کر اس سنت کو دنیا میں قائم کرنے کو اپنا فخر سمجھتا۔ خصوصاً ہماری سرکار خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی تعزیہ داری بلکہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کے بموجب تو بے شمار اور لاتعداد گروہ کی تعزیت اور عزاداری کی بجا لانی پڑتی۔ اور اگر ایسا ہوتا تو کسی کا دین اور ایمان کا اسلام اور جنگ وجہاد وغیرہ پھر تب تیرہ اور تب گذاری میں ساری کی ساری بھول جاتیں۔ ایک منٹ بھی رونے پیٹنے اور صف ماتم بچھانے اور نام بنام ہر ایک بزرگ نبی اور رسول کا تاریخ وار تعزیہ بنا کر گذشتہ حالات کی پوری پوری نقل کرنے سے فرصت نہ ملتی پر نہ ملتی مگر نہیں انہون نے تسلیم و رضا اور صبر و شکر سے ہر ایک سب ماتون اور مومنون کے لئے نمونہ قائم کر دیا ہے جب نبیون اور رسولون کے گروہ کا یہ عمل ہے۔ تو صدیق۔ شہدا۔ صالحین۔ جو انہی کے پیرو اور جانشین درحقیقت ہوش میں وہ کس طرح ان سے انحراف کر سکتے ہین۔ بعض لوگ کہا کرتے ہین۔ کہ یہی ایک محبت کا نشان ہے کہ ہم لوگ حق کے غم سے غمگین اور ان کی خوشی سے خوش ہوتے ہین۔ اس بات کا جواب صرف اسی قدر کافی ہے۔ کہ ماتم سے زیادہ چاہیے جا بجا گئی

کہلاتے بعض فرمایا کرتے ہین۔ کہ جس قدر ظلم اور ستم اور زیادتی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی ہے وہ اور کسی نبی یا رسول پر وارد اور صادر نہین ہوئی اور دوسرا پہلو رسولون اور نبیون کو تکلیف ہو ہوا کر آخرکار دشمنون پر فتح اور غلبہ اور نصرت نصیب ہو گئی تھی۔ مگر اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری دم تک تا دم مرگ مصیبت ہی مصیبت اور تنگی ہی تنگی اور ظلم ہی ظلم اور زیادتی پر زیادتی اور جفا پر جفا ہوتا رہا۔ یہان تک کہ شہید ہو کر قبرون میں دفن بھی ہو گئے۔ اول تو یہ ان کا فرمانا ہی بے جا ہے۔ کیونکہ اس میں قاعدہ کلیہ۔ العاقبۃ للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات مان بھی لین۔ تب بھی اگر موجودہ حالت پر عین اس وقت جبکہ مصیبت اور تنگی نازل اور صادر ہو رہی تھی بہ اقتضائے بشریت ہم بھی غمگین اور غمناک ہو کر بے ساختہ آنسو بہانے لگتے۔ تو بحکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا قابل معافی سمجھے۔ نہ کہ لائق اجر و ثواب۔ لیکن اس عاجز کا تو یہ سوال ہے۔ کہ جن بزرگ شہداء کے غم سے ہم رو رہے ہین یا رونے کی تیاری کر رہے ہین یا اگر رونا نہ آوے تو رونی شکل ہی بنا کر حاصل ثواب ہونا چاہتے ہین۔ وہ مقدس گروہ اس وقت سے کہان۔ آیا کسی تکلیف یا مصیبت میں مبتلا و گرفتار اور دشمنون کے تیر و تفنگ کا نشانہ بن رہے ہین یا۔ عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ اور ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون کا خلعت حاصل کر کے عیش و آرام۔ خوشی و فرحت میں ہمیشہ کے لئے ایسے زندہ ہو چکے ہیں۔ کہ اب موت اور ہلاکت ان کے پاس بھی تو نہیں پھٹک سکتی۔ تو اب اس وقت رونا کیوں اور کس لئے۔ اب بھی ماتم واجب ہو گیا ہے۔ کہ شیعہ صاحبان کا رونا پیٹنا، چیخنا چلانا، منہ علیٰ رونے سے کسی طرح پر کچھ بھی نگا نہیں کھاتا۔ اب باقی رہ گئے مقلد بے صبر اور ضالین سو اپنی طرف سے کچھ کہنا تو بے سود ہے۔ وہ خود ہی خدا کے خوف کو دل میں جگہ دے کر سوچین کہ کہیں خدانخواستہ تقوے طہارت اور خشیت اللہ کو چھوڑ کر صرف تبرا اور لعنت اور گالی گلوچ بدزبانی پر ضرور رہے کہ مسلمان ہو کر ایسے اپنی معاملت نہ کریون یا صرف نماز روزہ شریعت کو عفنتی قرار دیکر صرف خدا اور نبی کا فدائی بن کر تکفیر تکفیر گناہان مقرر

کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی شرعی اور عباداتی اور دینی طرز و طریق کو چھوڑ چھاڑ کر صرف ایسی ایک بات پہ زور دیتے رہیں۔ کہ حضرت امام حسینؓ کے غم والم میں رونے پیٹنے سے گناہ سب کے سب بخشے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنا سر مبارک محض اپنے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بخشوانے کیواسطے کٹوایا ہے اور بس۔ بھلا جن چھوٹے چھوٹے بچوں یا عمر رسیدہ جاہلوں کو سال بسال یا ہمیشہ ہمیشہ مجلسوں محفلوں میں جمع کر کے بار بار یہی اور صرف یہی سنایا اور سمجھایا جاوے تو وہ تقوے و طہارت کی کٹھن منزلوں کے طے کرنے کی تکلیف کیوں گوارا کرنے لگے۔ میرے پیارے بھائیو پچھلے بزرگوں کے لئے غم والم کرنے کی جگہ دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ان کے رتبے اور مرتبے زیادہ سے زیادہ بڑھائے۔ اور ان کی تعلیموں اور تلقینوں کو جو افراط تفریط سے بالکل پاک و صاف ہیں حاصل کرنے کی سعی کرو اور اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاؤ۔ کہ اُسی نے آپ کے اس زمانہ کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک ہی بزرگ انسان کو اپنے الہام و وحی و مکالمہ و مخاطبہ سے مستفیض اور مستفید فرما کر محض اصلاح خلق اللہ کے لئے مبعوث فرمایا۔ شیعہ ہو کر بھی اس امام مہدی کی ناقدری کرو تو قابل افسوس ہے۔ اس بزرگ ہادی کی تعلیم و تلقین کا خلاصہ دس شرائط بیعت میں بدر کے پہلے ہی صفحہ پر آپ کو ملیگا انپر عمل درآمد کر کے بھی اگر آپ کو پورا پورا اطمینان قلب اور سکینت دل حاصل نہ ہو جاوے تو اس عاجز کے حق میں جو کچھ بھی چاہیں کہہ لیں۔

گلاب الدین احمدی رہتاسی

الجہاد ماض الی یوم القیامۃ

پرلے درجے کی حماقت ہے۔ اگر اس کے یہ معنے سمجھے جائیں۔ کہ بس قیامت تک زبردستی دین منوانے کے لئے تلوار مارتے ہو۔ اس کا صحیح مطلب تو یہ ہے۔ کہ دین کے لئے مناسب وقت و حالات جد و جہد تو قیامت تک چلی جائے گی۔ ایک وہ وقت تھا۔ جب اسلام کا مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا تو اس وقت بطور مدافعت و خود حفاظتی ضروری تھا کہ مسلمان بھی تلوار اٹھاویں۔ اب یہ وقت ہے۔ کہ دین کے لئے کوئی جنگ نہیں کرتا۔ پس کوئی ضرورت نہیں۔ کہ اس کے لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ ہاں قلم و زبان کے زور سے مذہب اسلام پر بہت حملے ہو رہے ہیں۔ پس اس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی قلم ہی سے باطل کا قلع قمع ہونا چاہیئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ موجود ہے۔ کہ جب ان کے زمانہ میں تلوار کا جہاد تھا۔ تو انہوں نے کس طرح اپنے سر کٹوا دیئے اور اُف تک نہ کی اور ان میں سے ہر ایک بچے سے لیکر بوڑھے تک یہی سمجھتا کہ یہ حکم خاص مجھی پر اُترا ہے۔ اسی لئے ہر ایک اپنا فرض سمجھ کر نہ کسی پر احسان رکھ کر یہ کام کرتا۔ بس اسی طرح ہماری جماعت کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم بھی آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے مطابق ہی صحابیوں کا آخری گروہ ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک جہاد ہے۔ (بدقسمتی سے جہاد کا لفظ کچھ ایسے ایک طرفہ معنوں میں لیا گیا ہے۔ کہ جب لکھا جاوے تو اس کے ساتھ تشریح کرنی پڑتی ہے۔ کہ ہماری مراد صرف دین کے لئے مناسب وقت و حالات جائز ذرائع سے۔ جد و جہد کرتا ہے) وہ کیا جو کچھ خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اس میں سے خدا کی راہ میں دین کی اشاعت میں خرچ کرنا۔ پس جن کو اللہ نے مال دیا ہے۔ اور اپنی اس نعمت سے متمتع کیا ہے۔ وہ اس سے خدا کا حصہ نکالیں اور جنہیں قلم و زبان کی زبان شمشیر دی ہو وہ انہیں باطل کے لئے مناسب طور سے چلائیں۔

الغرض کہ ولے ذرے سے لیکر ہر ایک طرح دین اللہ کی اشاعت میں اپنی ہستی کو مٹا دیں یہاں تک کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا۔ غرض ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون محض اللہ تعالےٰ کے جلال و عظمت کے اظہار کے لئے وقف نہ ہو جائے اور یہ خیال نہ کریں کہ فلاں جو یہ کام کر رہا ہے۔ اس کے پاکر چکا ہے اب ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنے نفس کی نسبت سوال کیا جائیگا۔

نیک نمونہ

سب بھائیوں کے لئے یہ نیک نمونہ قابل تقلید ہے۔ کہ گولیکی ضلع گجرات میں احمدی جماعت کے ممبر نماز فجر کے بعد پہلے تو ایک رکوع قرآن مجید کا سنتے ہیں اور حسب آیت ان قران الفجر کان مشہودا۔ تمام فجر قرآن کے سننے میں گذارتے ہیں۔ پھر صحیح بخاری سنتے ہیں واقعی ہر مومن کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو موجب فلاح دارین سمجھتا ہے۔ قرآن کریم اور صحیح بخاری کا پڑھنا یا سننا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مخدومی مولوی امام الدین صاحب کو سلامت باکرامت رکھے۔ جن کے ذریعے سے دین کی یہ خدمت ہو رہی ہے۔

نشان

ناظرین بدر ہفتہ وار خبروں کے صفحات کو بغور پڑھتے رہے ہیں یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ ارض حجاز میں ہیضہ کی اموات پانسو روزانہ تک پہنچیں۔ اور اس تعداد کی کئی اخباروں نے تصدیق بھی کی اس واقعہ کے ساتھ جب ہم یکم اگست ۱۹۰۵ء کے الہام ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے۔ پڑھتے ہیں۔ تو بے اختیار منہ سے نکلتا ہے۔ فلا یظہر علےٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ اور یہ بھی بعید نہیں۔ کہ خود اسی ملک میں بھی معترضین کو یہ نظارہ نظر آجاوے اصل میں خاتم الخلفاء کے زیر تبلیغ تمام جہان ہے اور جہاں جہاں اس کی دعوت پہونچ چکی ہے۔ وہاں اگر کوئی عذاب آتا ہے تو وہ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے۔ یا بطور سزا۔ مبارک وہ۔ جو تضرع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول پر ایمان لاتے ہیں (الحکم)

کونوا انصار اللہ

برادرم منشی فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہماری انجمن کا اجلاس زیر صدارت چودہری رستم علی صاحب ۸ فروری کو ہوا۔ اور مولانا محمد علی صاحب کی چٹھی سنائی گئی۔ اور ساتھ ہی میگزین کے لئے امداد کی درخواست کی گئی۔ یہ تجویز مقبول ہوئی۔ کہ للعامہ ادا کرنے کے وعدے ہوئے اور ۲۶ رسالوں کی قیمت۔ یہ کارروائی نہایت قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ جزا ئے خیر دے۔

وداع حبیب

برادرم علی احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن یہاں دو تین مہینے رہے ہم لوگوں سے ایسی نیک خلقی سے پیش آئے کہ سب کے دلوں میں ان کا گھر ہو گیا۔ تبدیلی کی خبر سن کر انہیں ایک ریونگ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب الاخبار

بہت سے معزز ناظرین بدر کی تحریک اور اکثر احباب کی منظوری سے دنیوی اخبار کے دو ورق ایزاد کئے گئے تھے اور اسکے معاوضہ مین صرف ایک روپیہ قیمت مین ضرورۃً اضافہ کیا گیا۔ جو ان مصارف کے مقابلہ مین کچھ بھی نہیں۔ جو ان دو ورقون کی تیاری مین کرنے پڑتے ہین۔

چنانچہ اس ایزادی کیلئے بعض اخبارات کو قیمتاً منگوانا بعلہ بدر بڑھانا اور اخبار کو وقت پر نکالنے کیلئے۔ اب بجائے ایک پریس کے دو پریسون کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑا۔ پھر جو کچھ ان دو ورقون مین ہوتا ہے وہ آپکے پیش نظر ہے۔ تاہم اتنا جتادینا خلاف موقعہ نہ ہوگا۔ کہ پچاس ساٹھ اردو اخبارات اور مصر کے عربی اخبار اور بعض انگریزی اخبارون کو صرف اسی لئے نہایت غور سے پڑہا جاتا ہے اور جو بات انمین دلچسپ اور قابل ذکر ہوتی ہے اسکو نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ اس محنت وجگر کاوی و دماغ سوزی سے یہ مجموعہ تیار ہوتا ہے جسکو ایک خاص ترتیب سے مختلف عنوانون کی ماتحت ایڈیٹوریل نوٹ کے ساتھ شایع کیا جاتا ہے گویا ناظرین کو جو باتین قریباً دو سو روپیہ سالانہ خرچ کرنے سے حاصل ہوسکتی ہین وہ صرف ایک روپیہ مین دیجاتی ہین اور دقت و دماغی محنت سے بچانا جو ہے وہ الگ۔ اسپر بھی اگر ناظرین بدر اسکو ناپسند فرمائین تو ہم اس سلسلہ کو بند کر دینے پر بھی تیار ہین لیکن جو لوگ یہ کہین کہ ہمین دنیوی خبرون کی ضرورت نہین۔ ان کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ دنیا مین تو رہتے ہین مگر دنیاوی خبرون کی ضرورت نہین۔ یہ کیا بات ہوئی۔ اسلام نے تو دین و دنیا دونون کو لیا ہے۔ پس ایک جانب سے کنارہ کشی اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مومن اپنی دنیا کو بھی دین کے رنگ مین کر لیتا ہے۔ ہم انتخاب ایسے طریقے سے دیتے ہین کہ ایک طرف خدا کی قدرتون کا نقشہ پیش نظر ہوتا ہے۔ دوسری طرف حوادث زمانہ سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائینگے۔ اگر وہ کچھ تبدیلی چاہتے ہین تو وہ بھی فرما دین۔

اشتہار بازی بھی ایک فن ہوگیا

کسی شخص نے ایک اشتہار دیا۔ ایک روپیہ آنیپر لاکھ روپیہ کمانیکا طریقہ بتایا جائیگا۔ ایک لاکھ درخواست آچکی تو سب کو جواب لکھدیا بس اسی طرح (۲) دوسرا اشتہار دیتا ہے۔ دولت دوچند کس طرح ہوسکتی ہے؟ ایک روپیہ فیس لیکر بتایا جائیگا۔ بہت سا روپیہ جمع کرکے سب کو جواب دیا اپنے زرنقد کے نوٹ خرید کر دہرے کو لوبس دوچند۔ (۳) ایک اشتہار چھپا اتنے روپے مین بارہ ایسی چیزین دیجائینگی جو امیر غریب کے یکسان کام آئین۔ وی پی وصول ہوا تو بارہ سوئیان نکلین۔ (۴) اشتہار دیا گیا بلا سیاہی و قلم کے کیونکر لکھ سکتے ہین۔ یہ بتایا جائیگا اگر اتنے روپے دو۔ روپیہ ادا کرنے پر جواب ملا کہ پنسل سے لکھو (۵) ایک تاجر نے ہم گھڑی کا اشتہار دیا کئی سادہ لوحون نے منگوائی کہولنے پر معلوم ہوا کہ وہ گھڑی جھوٹی ہے جواب طلب کیا گیا تو مشتہر نے لکھ بھیجا کہ مین نے کب کہا تہا وہ گھڑی چلتی بھی ہے۔

غرض اشتہارون کی عبارت سے دہوکہ مین نہ آؤ۔

ہمارے ہمعصر | جیون تت دہرم اخبار مین خدا کے رحیم ہونیپر اعتراض کئے گئے ہین۔ اور اللہ کے حضور نہایت بے ادبی و گستاخی کیگئی ہے (بس صاحب ابھی اسکے رحیم ہونے کا ثبوت ہے کہ تمہارے ستونر اپنا اخبار نکال رہے ہین)۔

وکیل | کے لیڈر مین لکھا ہے۔ وبائی تنزل سے ہمارا کوئی گہ محفوظ نہین۔ امراض روز بروز بڑہ رہے ہیں۔ مزید بدستور جاری۔ طبیب مفقود مریض ازالہ مرض سے غافل۔ (حضرت طبیب تو مفقود نہین وہ آپکا ہر مرض ہون نے اسکی قدر نہ کی)

کمرہ گرم کرنیکی آسان ترکیب | ایک چراغ کو جلا کر اسپر تانبہ الٹی کرکے رکھ دین۔ تھوڑی دیر مین وہ تانبہ گرم ہوکر تمام کمرے کو گرم کر دیگی۔ اور سردی کی شکایت دور ہو جائیگی۔ (کا جل مفت مین)

وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ | ایک سادہو کے مفصلہ ذیل حالات چھپے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسلام کے اصول خود بخود لوگون کے دلون مین گھر کرین اور وہ ان پر چلنے پر زمانہ کی روش سے مجبور ہون۔

"ہری سنگھ تمہاری کیا غرض ہے۔ ہری سنگھ نے کہا کہ مجھکو خدا کیطرف سے یہ حکم ہے کہ دنیا سے اس گناہ کو مٹانیکی کوشش کرون۔ جو بیوہ عورتون کے نکاح نہ کرنیسے آئے دن وقوع مین آرہے ہیں۔ بیوہ عورتین مجبور ہوکر غیر مردون سے منہ کالا کرکے اپنے خاندان کی عزت برباد کرتی ہین۔ اور حمل حرام کرائے جاتے ہین۔ اور ولد الحرام بچے ہلاک کئے جاتے ہین۔ صاحب بہادر مسکرا کر۔ ہری سنگھ ہم کیا کرین سادہو آپ بادشاہ ہین۔ اور بادشاہ کا فرض ہے کہ دنیا سے ایسے گناہ کو مٹادے۔ صاحب بہادر۔ کیا بادشاہ کسی کے مذہب مین مداخلت کرسکتا ہے۔ سادہو۔ مذہب تو راستی کا نام ہے جب ظاہر ہے کہ بیوہ عورتون کا نکاح نہ کرنا انکی قباحتون کا باعث ہوتا ہے۔ تو بیوگان کے نکاح کا مانع مذہب نہین ہوسکتا۔ صاحب بہادر ہم عورتون کے منشا کے خلاف ان کو مجبور نہین کرسکتے۔ تم یہ بتاؤ کہ اگر عورتین تمہارا کہنا نہ مانین تو کیا یہ سچ ہے۔ کہ تم پیاسا ہی جلکر مر جاؤگے سادہو۔ جی ہان مجھے خدا کا حکم ہے کہ اگر لوگ یہ حکم خدا نہ مانین۔ تو ایسے پاپیون مین تمہین نہیں رہنا چاہیے بلکہ تمہین پیاسا ہی جلکر ضرور مر جانا چاہئے۔ صاحب بہادر۔ تم جانتے ہو کہ خودکشی جرم ہے۔ سادہو۔ جرم تو ہے مگر جب تک اس امر کا انتظام نہ ہو مین مرنے سے باز نہین آؤنگا۔ صاحب بہادر تمہین جیلخانہ مین جانا پڑیگا۔ سادہو بہت بہتر۔ (خودکشی کرنیپر تیار ہوجانا حد درجہ کا زنادقہ پن ہے۔ اور اہل حق کا یہ کام نہین ہوتا۔ بدر)

(۶)

جرائم پیشہ قوموں کے حالات

مارواڑ کے شمال مشرق اور اجمیر مین مینا لوگ ڈاکے ڈالتے اور لوٹ مار کرتے ہین۔ اکتوبر سے جون تک مارواڑ اور رہزنی کا کام کرتے ہین عموماً ۵۔۵۰ آدمیون کی ٹولیان بنا کر ادہر ادہر پہرتے رہتے ہین۔ ان کے ساتھ عورتین اور بچے نہین ہوتے ہین۔ یہ لوگ تمام ہندوستان مین خانہ بدوشی کرتے پہرتے ہین۔ ممالک متوسط اور احاطہ بمبئی ان لوگون کے مسکن ہین۔ یہ لوگ چاند کے گہٹاؤ بڑہاؤ کے مطابق اپنی راتونکو "نصف روشن حصہ" اور "نصف تاریک حصہ" مین تقسیم کرتے ہین۔ چاندنی راتون کو یہ لوگ آسودہ حال لوگون کے ہان بہیک مانگتے پہرتے ہین۔ روٹی اور دیگر چیزین مانگ لاتے ہین۔ اس طرح متمول گہرانے دیکہہ بہال لیتے ہین۔ جب اندہیری راتین شروع ہوتی ہین۔ تو لوٹ مار شروع کرتے ہین۔ چاندنی راتون مین چالیس ۔ ۵۰ ۔ ۵۰ میل تک چلتے ہین۔ اور لوٹ مار کرکے اندہیرے حصہ مین واپس آتے ہین۔ روز روشن مین بہی مینا لوگ لوگون کو لوٹ لیتے ہین۔ موسم گرما مین بہت غضب ڈہاتے ہین۔ کیونکہ لوگ مکانون کے باہر سوتے ہین مال مسروقہ جو فروخت نہین کیا جاتا ہے۔ اپنے قیام گاہ سے ایک میل آگے گاڑ دیتے ہین۔ ایک آدمی ان کی نگہبانی کرتا ہے۔ یہ شخص عموماً نہانے یا کہانا پکانے مین مصروف رہتا ہے۔ تاکہ کسی کو اس پر شبہ نہ ہو مینا چور کئی قسم کے رنگ بدلتے ہین۔ مگر سب سے مقبول پسند جاتریون کا بہیس ہے کبہی برہمن بن جاتے ہین جب بہت مال ہاتہہ لگ جاتا ہے۔ تو وہ مارواڑی بنجاتے ہین چہرا لی ہوئے زیورات پہن لیتے ہین۔ متمول ہندوستانی مینا لوگون سے چوکیداری کا کام لیتے ہین اپنے آقاؤن کی وفاداری اور ایمانداری سے خدمت کرتے ہین۔ اپنے قوم کے لٹیرون کو اپنے آقا کا مال و دولت لوٹنے سے باز رکہتے ہین۔ جیسا کہ مدراس پریسیڈنسی کے جنوبی اضلاع کے کلار لوگ کرتے ہین۔

ایک اور گروہ باوریا لوگون کا ہے۔ جو کئی چہوٹے قبیلون مین منقسم ہے۔ یہ لوگ کبہی شکار پیشہ ہوتے تہے۔ مگر لوٹ مار کرتے جعلی سکے بناتے اور نقب لگاتے ہین۔ وہ اس بات پر فخر کرتے ہین کہ ان کا سلسلہ نسب پرانا ہے۔ اور یہ کہتے ہین کہ بادشاہ ہم سے جلادی کا کام لیتے ہین ان کا یہ دعوی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ جوبل سنگون کی مالا پہنتے ہین۔ بعض قبائل اپنے سامنے کے دانتون مین سونے کی سوئی لگا لیتے ہین۔ باوریا لوگون کی سات جماعتین گگلوٹ۔ پروارہ اور راہٹور نامون سے مشہور ہین یہ لوگ جعلی سکے بنانےمین کمال رکہتے ہین۔ ان کے آلات بہت ہی نفیس اور عمدہ قسم کے ہوتے ہین۔ جب راستہ سے کوئی قبیلہ گزرتا ہے۔ درختون پر عجیب قسم کے نشان لگا دیتے ہین۔ یا پتہرون کا ڈہیر عجیب طریقہ سے لگا دیتے ہین۔ تاکہ ان کے ہمراہی اس سے ہدایت پذیر ہو سکین۔ بدک قبیلہ باوریون کی ایک شاخ ہے۔ ان کے رسم و رواج و اطوار ان سے بہت ملتے جلتے ہین۔

بدک لوگ بیراگیون اور کنجرون کا بہیس بدل کر پہرتے ہین۔ مگر سخت ضرورت کے وقت اور بہیس بہی بدلتے ہین۔ اور ٹولیون مین منقسم ہوکر کام کرتے ہین۔ کبہی پرندے فروخت کرتے ہین کبہی رمال بن جاتے ہین۔ اپنے بزرگون کی روحون کو اپنی امداد کیلئے عجیب طریقہ سے بلاتے ہین۔ یہ عمل بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بدک لوگ نقب لگانے اور سرقہ کے فن مین ماہر ہوتے ہین۔ روپیہ یا زیورات یا قیمتی چیزین چراتے ہین جو باسانی اٹہائی جا سکتی ہین ان کی بائین کلائی پر تین نشان ہوتے ہین۔ جو بچپن مین گرم لوہے سے لگائے جاتے ہین۔ بدک لوگون کا یہی نشان ہے۔ اسی شناخت سے وہ باسانی شناخت کئے جا سکتے ہین۔ تیار خدہ خاصکر کپہون بہی ریل وغیرہ کی غرض ہی اپنے پاس رکہتے ہین۔ جب ہی یہ لوگ پہچانے جاتے ہین۔ بدک لوگ مسروقہ مال کو چہپانے مین بہت ہوشیار ہوتے ہین۔ طلائی زیورات اور جواہرات اپنے حلقون کے اندر رکہ لیتے ہین۔ کبہی اپنے آنتڑیون کے اندر رکہ لیتے ہین۔ کبہی کہیل بالس کی لاٹہیون مین بہر لیتے ہین جسے وہ ہاتہہ مین لئے ادہر ادہر پہرتے ہین

کاپی نویس بنو

آج کل ہمارا بچا مطبعون کا اتفاق اس بات کی بہت کچہہ ضرورت ثابت کر رہا ہے کہ خوشخط لکہنے والے کاتب ہون۔ افسوس کہ مسلمانون کو اس فن کی طرف بہت کم توجہ ہے جو لوگ عمر کا بہت بڑا قیمتی حصہ صرف و نحو و منطق کی معمولی کتابون مین خرچ کر دیتے ہین۔ اور پہر اس منزل مقصود تک ہی نہین پہنچتے جس کے لئے یہ محنت کیجاتی ہے۔ ہم نے بہت کم سنا ہے کہ کسی طالب علم نے اپنے صرف و نحو پڑہنے کا یہ مقصد قرار دیا ہو کہ ہم قرآن و حدیث کو صحیح پڑہ سکین۔ پس کیا یہ ضروری نہین کہ بعض طالب علم فن کتابت مین کمال پیدا کرین۔ پچہلے دنون ہمین ایک کاتب کی ضرورت تہی۔ اور یہ معلوم کرکر کہ کسی احمدی بہائی کی درخواست نہین آئی بہت افسوس ہوا۔ کہ ایسے شریف فن کی طرف بہت کم خیال ہے جو ایک معمولی توجہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اڈیٹر زمیندار

نے مفصلہ ذیل سطور درد دل سے لکہی ہین اور خوب لکہی ہین۔

بیوگان کے ازدواج ثانی کی ممانعت ستی کا رواج گوسالہ پرستی درختون کی پرستش پیر پرستی قبر پرستی اور تعزیہ داری، وید قرآن مجید۔ اور گرنتہ صاحب کی تعلیم مین داخل نہین۔ مگر ہم نے ان سب کو اور ایسی بہت سی باتون کو شامل مذہب کر لیا ہے۔ مذہب کے فرائض ترک ہو جائین خدا یا پرمیشر کا انکار کر لیا جائے جہوٹ بولا جائے زناکاری کا ارتکاب ہو بیگانہ حقوق غصب کئے جائین اور رشوتین لیجائین کوئی نہین پوچہتا لیکن ان جدید الاشاعت ورخارج از مذہب رسوم کا مخالف ایسا مجرم ہے کہ کبہی قابل معافی نہین ہو سکتا۔

تقویم کعبی

ایک جنتری ہے جو نہایت نفیس عمدہ کاغذ پر چہپی ہوئی ہمارے پاس پہنچی ہے۔ اسمین سلامی تاریخ دوسری تاریخون سے پہلے لکہنے کا التزام کیا گیا ہے جو نہایت عمدہ بات ہے۔ علاوہ ازین ہر تاریخ کے سامنے کسی نہ کسی اسلامی واقعہ کا ذکر ہے اور بہت سی معلومات ناظرین کیلئے

ضرورت مُصلح

مسٹر میر مشرف الحق ایم۔ اے۔ ایس۔ سے منفصلہ ذیل اشعار بیسوین صدی کی حالت کے بارے مین لکھے ہین اور پھر جس نتیجہ پر پہونچے وہ بالکل صحیح ہے۔ ہم میر صاحب کو مبارکباد دیتے ہین۔ کہ وہ جس مسیحا کو بُلاتے ہین وہ نازل ہوچکا ہے۔ اب آپکا فرض ہے۔ کہ اس کے انصار مین داخل ہون۔

سدا رہتی جاتی صدی بیسوین ہے
اسی طرح دو صدیان سر سے گذرین
وہ یون متفق گویا شیر کا دل تھی
ہے کچھ زیر فرمان روس و فرنگی
شیعہ سنی دونون کا دل ایک دین ایک
بہت چھن گیا اب بھی جو کچھ ہے باقی
تمہین نا امیدی اُسے کامیابی
پڑے مین کھنڈر کے کھنڈر لاکھون ایسے
محل اور مساجد مین ایک ہو کا عالم
جو اسلام پوچھو تو پاؤ کتب مین
نہ تیمور و بابر نہ اکبر نہ نادر
مگر اب انہین یاد کرنے سے حاصل
نہ پلّے ٹکا اور نہ آمد کی صورت
دل نا ندکو ہے جلا کی ضرورت
چمن مین خزان آئی بلبل سے بالکل
بشرہ سا دل ہم بھی رکھتے ہین لیکن
ہوئی حد تنزل کی اس سد سے گذرو
چلا آیا ہوتا ازل سے زمانہ
زمانہ کی رفتار پہ تم بھی ہولو
کوئی کام دنیا مین مشکل سے مشکل
اگر کچھ کروگے تو تم دیکھ لوگے

مگر قوم اپنی جہان تھی وہین ہے
ابھی خواب غفلت سے چونکی نہین ہے
پر اب منفرق کچھ کہین کچھ کہین ہے
بہت تحت انگریز و محکوم چین ہے
پر آپس مین بیفائدہ ضد و کین ہے
تو اس کے لئے دشمن اندکین ہے
تمہاری نظر اُس سے کم بیش بین ہے
جہان وحشی شہباز و شیر کمین ہے
نہ آواز دون اور نہ اذکار دین ہے
مسلمان کو ڈھونڈھو تو زیر زمین ہے
نہ سبکتگین ہے نہ البتگین ہے
کہ خود اُن کے پوتونکی گت بدترین ہے
نہ اُن پاس کوئی لباس زرین ہے
نظر آتا بے روپ عکس حسین ہے
گئی چھٹ نوا سنج اور بہر دین ہے
کروڑون کا خوش ہے پر اپنا حزین ہے
کہ آخر یہی ایک منزل اولین ہے
بدلتا سدا گہ چنان گہ چنین ہے
کہ اب تو یہی مصلحت کے قرین ہے
اگر دل لگاؤ تو آسان ترین ہے
کہ اس کی جزا یہین ہے یہین ہے

مدد اے مسیحا دکھا اپنی صورت
کہ اسلام کا بس دم واپسین ہے

ضروری گذارش

جملہ خریداران خط و کتابت کرنے وقت اگر جواب منگوانا چاہین۔ تو جوابی کارڈ تحریر کرنا چاہیے یا ٹکٹ ساتھ بھیجنا چاہیے اور نیز نمبر خریداری بھی۔

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ برادرم مکرم محترم جناب مفتی صاحب سلمہ ربکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ افسوس کہ آپنے بدر خواتین کے کالم کو جلدی بند کر دیا اور اس غریب فرقہ پر نظر عنایت نہ رکھی۔ مین بھی چند در چند مجبوریون کے باعث مضمون لکھنے سے معذور رہی ہون جسکی معافی چاہتی ہون۔

کل ۲۸- دسمبر کو چار بجے رات کے سخت زلزلہ آیا۔ جو چار اپریل والے زلزلہ سے شاید ہی کچھ کم ہوگا ان دلون دنیا مین عجیب اندھیر مچا ہوا ہے اور خدا کے پیارے سچے مسیح کی صداقت کی شہادت زمین و آسمان بڑے زور و شور سے دے رہے ہین۔ قحط سالی نے تباہ برباد کر دیا ہے۔ لوگ گھرون سے بیخانمان ہوکر نکل گئے ہین۔ ہزارون آدمی بھوکون مر رہے ہین۔ کوئی پرسان حال نہین۔ اس بیدردی کی یہ شدت کہ الامان شان ایزدی کہ قحط ایسے وقت مین پڑا۔ کہ نہ لوگون کو پیٹ بھرنے کو روٹی ملتی ہے نہ تن ڈھکنے کو کپڑا۔ سال کا عرصہ گذر گیا کہ بارش کی بوند نہین گری۔ زمین جل گئی چارہ نایاب ہوگیا۔ مواشی سخت تنگ ہو رہے ہین۔ حضرت اقدس کے ثلج والے الہام کو اس قحط نے اچھی طرح منور و روشن کر دیا۔ ثلج کے دونون معنے کیسے پورے ہوئے۔ اے مخالفو آؤ اور آنکھین کھولو اور دیکھو کہ اس برگزیدہ کی باتین کس طرح خدا پوری کرتا ہے۔ بہت سی خلقت کو طاعون نے نوش جان کیا اب جو باقی بچی۔ اوسے قحط نگل رہا ہے۔ پھر کل والے زلزلہ نے خدا عزوجل کی ہیبت جبروت اور جلالت کا نقشہ پیش نظر کر دیا۔ اور بتلا دیا کہ مین ایسا غنی اور بے پرواہ ہون۔ اگر چاہون تو دنیا کو ایک پل مین نیست و نابود کر دون ان عذابون کا آنا ہی اس وقت ضروری تھا۔ کیونکہ دنیا کو گناہ نے سیاہ کر دیا اور مسلمانون کا پیارا اسلام تو صرف زبانون تک ہی محدود رہ گیا۔ بے تحاشا سود کو جائز قرار دے لیا۔ بر سر عام سازون مین تخفیف مانگی۔ شراب کو جب تک نشہ نہ دے حلال تصور کر لیا۔ عہد شکنی عام ہوگئی۔ دغا مکر فریب اور رشوت ستانی سے روپیہ اکٹھا ہونے لگا۔ بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے اس پر طرہ یہ کہ سب باتین تہذیب اور شائستگی خیال کی جانے لگین۔ اے لوگو! انصاف سے کہدو کہ اب اس ملک کی حالت عرب کی اس حالت سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر تھی۔ کچھ بھی کم ہے؟ اگر اس پُر آشوب زمانہ مین مسیح نہ آتا۔ تو پھر کونسا وقت اس کے آنے کا تھا۔ اسلام کی نازک حالت کا مولانا حالی نے اس طرح خاکہ کھینچا ہے۔ ؎

جہان زہر کا کام کرتا ہے باران ✽ جہان آکے رو دیتا ہے ابر نیسان
نہین تازگی کا کہین نام جس پر ✽ ہری ٹہنیان جھڑ گئیں جسکی جل کر
نہین پھول پہل جسمین آنے کے قابل ✽ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم یہان آرہی ہے ✽ کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہے

یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب موسم خزان بوٹون کو جلا دیتی ہے۔ تو پھر جلدی ہی موسم بہار کو ان کے سرسبز کرنے کا حکم ہو جاتا ہے۔ جو کہ ان مین از سر نو روح پھونک دیتی ہے۔

جبکہ خدا کا پیارا دین ایسی نزع کی حالت پر تھا تو ضروری تھا کہ غیرت خداوندی کا دریائے رحمت جوش مارتا۔ اور کسی اپنے نیک بندہ کے ذریعے اس کی دستگیری کرتا۔ جیساکہ وہ ہمیشہ مذہبون کو کفر شرک اور نافرمانی کی گندگیون اور آلائشون سے پاک کرتا آیا ہے۔

غور کا مقام ہے۔ کہ اگر مولانا حالی صاحب کو یہ خبر ہوتی۔ کہ مرزا غلام احمد خان صاحب مسیح بھی ہین۔ تو کبھی اُن کی قلم سے ایسے دردناک الفاظ نہ نکلتے۔ کیونکہ جب انہین قطعاً مایوسی ہوئی تو یہ کہا کہ ؎

نہین پھول پھل جسمین آنے کے قابل ✽ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

مگر چونکہ سید احمد خان مرسل نہین تھے۔ اور نہ ان کے ساتھ تائید ربانی تھی وہ دنیا کی بہتری

کی بابا جو پیرین لے رہے ہے۔ اور ساری عمر میں ایک بھی ایسا سچا جان نثار دین کا خادم نہ تیار کر سکے جیسا کہ اس فرستادہ خدا نے تھوڑے ہی عرصہ میں چار لاکھ بنا دیا ہے۔ ان خانقاہوں کے سجادہ نشینوں پر جو کہ لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کا مرکز کہی جا سکتی ہیں۔ مورخہ ۲۱۔ دسمبر کے وکیل میں کسی منصف مزاج نے کچھ ریمارک کئے ہیں جن کا یہاں درج کرنا ضروری جانتی ہوں

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ہندوستان میں زیادہ فیوض پھیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔ جن کی روحانیت اور حقانیت کا جھنڈا سب سے پہلے ہندوستان میں آیا۔ آج ان کی اولاد کو دیکھئے۔ اپنے جد بزرگوار کے فرائض سے کوسوں دور بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہیں اولادیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب کو شاید ہی خبر ہوگی۔ کہ ہمارے دادا صاحب وضو کیوں کر کرتے تھے۔ اشغال خاص کا تو کیا ذکر بیچارے رات دن ان گاؤں کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر ان کو کم از کم صرف فقراء اور مشائخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر سکتے تھے اب رہے متولی صاحب اور خدام وہ سب سے زیادہ نوراً علےٰ نور ہیں۔ متولی صاحب کی خانگی پیچیدگیاں اور خدام کی ذاتی خواہشیں اس حد تک ناگوار ہو گئی ہیں کہ ایک ہندو مینیجر مقرر ہو گیا۔

یہ وہ خانقاہیں ہیں جو کہ کعبہ ہند کہی جا سکتی ہیں۔

یہ تو جسمانی اولاد کا حال ہوا۔ اب روحانی اولاد کو لیجئے حضرت خواجہ کے جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہوئے۔ ان کی درگاہ جائیے اور خدام کی حالت ملاحظہ فرمائیے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس بزرگ کے خادم ہیں۔ جو کہ صبر اور توکل میں اعلےٰ درجہ رکھتے تھے۔ ممکن نہیں کہ کوئی زائر صحیح سالم زیارت کر سکے۔ خواجہ قطب کے جانشین حضرت بابا فریدالدین گنج شکر ہیں کا مزار پاک پٹن میں ہے۔ خانقاہ میں گاؤں جاگیر سب کچھ ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ مسلمانوں یا فقراء کی دینی یا دنیاوی ضرورتوں میں کام آوے بلکہ غالباً اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین بہت سے گھوڑے پالیں بندوقیں خریدیں۔ غریب جانوروں کا روز شکار کریں۔ حضرت بابا صاحب تو جنگل کی گھاس پر گذارہ کرتے رہے۔ اولاد جنگل کے پیارے پیارے جانوروں کو فنا کر کے دل خوش کرتی ہے۔

بابا صاحب کے تین خلیفے بڑے مشہور ہوئے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی۔ حضرت قطب جلال الدین ہانسوی۔ حضرت علاؤ الدین صابر کلیری

اول بزرگ کی درگاہ پر جائیے۔ پس وہی عالم ترک درویشی کا نظر آئے گا۔ میاں حسن نظامی نے کچھ پڑھ لکھ لیا ہے۔ وہ تو رات دن علی گڑھ پارٹی میں مستغرق ہیں۔ جو کام ان کے کرنے کا تھا اس سے کوسوں دور۔

دوسری درگاہ ہانسی میں ہے۔ سجادہ نشین عبدالحکیم صاحب سب جاگیر ہندوؤں کو عنایت فرما چکے۔ اب بیچارے خود حیران اور پریشان ہیں مسلمانوں کی کیا خاک خدمت کریں گے۔

تیسرے صابر صاحب ہیں۔ ان کے جانشین دنیا سے نرالی طبیعت رکھتے ہیں۔ اپنے مشائخ پر اگر اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذرگذار بن جاویں۔ اور بس۔ ایسے عظیم الشان فرض کی تکمیل میں مجبور ہیں۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہیں ملتی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے نظامیہ سلسلہ کو آخر تک دیکھ جائیے۔ اس وقت اچھی گدیاں صرف پنجاب میں ہیں۔ جو بہت مشہور ہیں۔ مہاراں علاقہ بہاول پور۔ تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ چاچڑاں علاقہ بہاول پور۔ گولڑہ ضلع راول پنڈی۔ سیال ضلع شاہ پور۔

تونسہ کا یہ عالم ہے۔ کہ چچا بھتیجے میں صرف اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مصلے پر کون بیٹھے اور نماز پہلے کون پڑھے۔ کچہریاں گرمائی جاتی ہیں اور حضور قدوۃ السالکین مولانا شاہ . . . ڈپٹی کمشنر صاحب اور صاحب کمشنر بہادر اور لفٹنٹ گورنر صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانوں سے کچھ فیض ملا۔ تو عجب نہیں۔ کہ مسلمانوں کو بھی کچھ دیا جاوے۔ چاچڑاں میں ایک لاکھ کی جاگیر ہے اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہیں۔ یاد الٰہی میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں۔

سنا ہے کہ سولہ آدمی کھانا پکانے کے [illegible] نوکر ہیں اس پر بھی کم بخت رات کاٹے نہیں کٹتی۔ [illegible]

صورت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو سوجھ آگئی۔ تو شاید مسلمانوں کا بیڑا پار ہو جاوے

مہاراں کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ نیک ہیں

گولڑہ والے پیر مہر علی شاہ بھی بہت لائق بہت مفید اور بہت ہی کارآمد ہیں۔ ایک محدود دائرہ میں چلتے ہیں تاہم کچھ کرتے ہیں۔ رہ گئے سیال والے میاں محمد الدین صاحب سو وہ بیچارے چپ چاپ آدمی ہیں۔ پھر بھی قابل تقلید۔ کاش! اپنے سینکڑوں عالم مریدین کو خدمت اسلام کے لئے مقرر کریں۔

صابریہ سلسلہ کے صوفی بڑے نعیم تمیم پیر ہیں۔ کہتے ہیں لاکھوں روپیہ جمع ہے اور ہوتا جاتا ہے۔ مگر نہ دین کے لئے نہ دنیا کے لئے۔ بلکہ اپنا جی خوش کرنے کے لئے۔

بریلی میں نظامیہ سلسلہ کے پیر ننھے میاں صاحب ہیں جو حقیقت میں علوم ظاہر باطن میں لاثانی ہیں۔ مگر کام کا اثر کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو سیر و شکار میں اوقات بسری ہوتی ہے۔

سلون میں بھی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے اور دستور زمانہ کے مطابق مقدمہ بازی کی بلا میں سب گرفتار ہیں۔

اورنگ آباد دکن میں نظامیوں کی ایک مشہور خانقاہ ہے۔ ہزارہا روپے کی جاگیر ہے۔ مگر خانقاہ میں خاک اڑتی ہے۔ مسجد میں کتے لوٹتے ہیں اور غلیظ کرتے ہیں۔ خاص درگاہ کی پرورش کو دیکھئے۔ تو نفرت آتی مگر پیرزادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت تکلف ساز وسامان ہیں اور وہ محض اس لئے کہ رنڈی نے شاہ صاحب کی بڑی دلداری کی تھی۔ درگاہ و مسجد سے کیا فائدہ ان کو پہنچا جو ان کی خدمت کرتے صرف اتنا احسان ہے کہ اس کی طفیل چند ہزار روپے سالانہ مل جاتے ہیں۔

انہی حضرات کا ذکر ہے۔ کہ ایک بار پنجاب میں تشریف لے گئے۔ رنڈیاں ہمراہ تھیں۔ مریدین کو حکم ہوا کہ انکی ڈولیاں کندھوں پر اٹھاؤ۔ بیچارے عقیدت کے مارے مرید حکم بجا لائے۔ اور پیر جی نے رنڈیوں کو اپنی عظمت کا اثر دکھایا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

ظہور المسیح | یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے

جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد الدین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا ہے مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری میں جمع کرنے کی ممکن نہیں۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہیں جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہونچیگا۔ میری دل آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیہ الطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کیلئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور ضروری آزمائش لوں کیلئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم۔

نوٹ: میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم۔

یہ کتاب ۷ ر قیمت علاوہ محصول ڈاک پر دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

درثمین | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور اسی طرح سے چھاپی گئی ہیں کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدی عقائد و نماز روزہ کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۵ جلدیں باقی ہیں قیمت فی جلد ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہے یا امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین اور مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سابق نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اپنے کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کر کے اس میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح | [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ہر دو جلد ۹ر

نظم مستورات | مستورات کے لئے بہ قیمت ۱ر

شام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۱ر

کاسر احمدی | مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی | اللہ داد والے قیمت ۱ر

سراج الحق | مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۴ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب ملوی ان نشانات کا ذکر جو مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

رسید زر

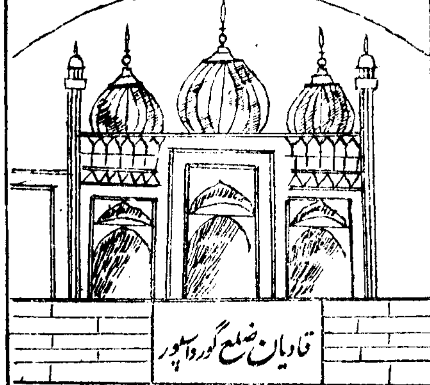
نمبر ۴۲۶۱۱ منشی عبد الحی خانصاحب	عما
نمبر ۷۱۵۵ منشی عبد الحمید خانصاحب	عما
نمبر ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	للعہ
منشی محمد ارورا	سے
ڈاکٹر فیض قادر صاحب بحساب فضل قادر	عہ
نمبر ۶۱۶ منشی ولی محمد صاحب	عما
نمبر ۲۰ شیخ محمد اسمعیل صاحب	صہ
نمبر ۱۱۳ منشی عبد الرحیم محمد اسمعیل صاحب	للعہ
نمبر ۴۵۸ چودہری نذر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۵۷۵ ملک غلام محمد صاحب	عما
نمبر ۷۹ بابو برکت علی صاحب	للعہ
نمبر ۲۲ مولوی محمد فضل صاحب	عما
نمبر ۱۵۱۳ اکبر علیخان صاحب	عما
نمبر ۱۳۱۲ مولوی عبد العزیز خانصاحب	عما
نمبر ۱۵۶ عمر الدین صاحب کمپونڈر	عما
نمبر ۸۲۸۱ حید رعلی صاحب	عما
نمبر ۴۲۷ کلن خانصاحب	للعہ
نمبر ۱۳۱۴ منشی عبد المجید صاحب	للعہ
نمبر ۱۹۰ مولوی فضل احمد صاحب	للعہ
نمبر ۲۶۱۱ احمد علی خانصاحب	عہ
نمبر ۹۶۴ شیخ عبد المجید صاحب	عما
نمبر ۱۸۶۴ سید وارث شاہ صاحب	عما
نمبر ۲۱۸۷ شمس الدین صاحب	عما
نمبر ۱۶۰۹ عبد الحق صاحب	للعہ
نمبر ۴۰۸ ڈاکٹر محمد الدین صاحب	عما
نمبر ۱۴۱۸ مولوی کرم دین صاحب	عما
نمبر ۴۹۶ عمر الدین وغیرہ	عما
نمبر سید محمد عمر صاحب	عما
نمبر ۱۴ سید رجب شاہ صاحب	عما
نمبر ۳۱۰۷ حکیم مفتی محمد بخش صاحب	عما
نمبر ۳۴۱۷ منشی محمد الدین صاحب	عما
نمبر ۳۱۷۶ میران بخش صاحب	عما
نمبر ۵۳۵ میاں دو بار وسے خانصاحب	عما
نمبر ۱۰۲۰ عطاء اللہ صاحب	للعہ
نمبر ۶۸۷ محمد ابراہیم صاحب	عما

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپکر شایع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



بدر

BADR — QADIAN



قیمت از طلباء و غرباء و غیر مذاہب ہے ۔ گورنمنٹ للعہ

نمبر ۸

افریقہ للعہ

آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

دارالسلام ۔ مطابق ۲۷ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۸ء

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

پبلشر میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر

اسسٹنٹ محمد ظہورالدین اکمل آف گولیکی عفا اللہ والدیہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

مورخہ ۲۵ ۔ محرم سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا

قیمت از معاونین قادیان میں ہے صمہ

جلد ۷

فی پرچہ ۲ ؍

ضروری اطلاع

ناظرین ۔ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے ۔ کہ یکم مارچ ۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینجر اخبار بھی مین ہی تھا ۔ یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کی تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھیں جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا ۔ لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کیطرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقعہ ہونے لگا ۔ الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اسوقت سردست پروپرائیٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینجر کے وہ تمام انتظام اخبار کا کرینگے ۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑہا دیگا جو شاید سردست مناسب ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اصلاح اخبار کے لحاظ سے جہاں اور بہت سے خرچ اوٹھائے ہین بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ـــ ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینجر بدر** لکھنے چاہئین ۔ ہان جو مضامین اخبار مین چھپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین ۔ لیکن ایسے خطون پر بھی میرا یا کسی کا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین بنام **ایڈیٹر بدر** ۔

امید ہے ۔ کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائینگے ۔ تاکہ آئندہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے ۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

مُبارک

گذشتہ ہفتہ مین مختصراً نواب محمدؐ علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا نکاح صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ ۱۷ فروری کو ہوناذکر کیا گیاتہا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح مین کیا خوب فرمایاتھا کہ ایک وقت تھا۔ جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک مورث اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح مین دی تہی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر ہمارے دوست نواب محمدؐ علی خان صاحب اس سے زیادہ خوش قسمتی مین۔ کہ اون کے نکاح مین ایک **نبی اللہ** کی لڑکی آئی ہے۔ نواب صاحب موصوف کے خاندان مین حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکھ روپے مقرر کیا جاتا ہے اور انہون نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بہی یہی کہا تہا مگر حضرت اقدسؑ نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے

چھپن ہزار روپے حق مہر موجل

مقرر ہوا جسپر ایجاب وقبول مسجد اقصےٰ مین ہوُا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خداتعالےٰ کے مسیح کی دعاؤن سے بیش از بیش فیض اٹہائین گے اور خداتعالیٰ کے ان انعام واکرام سے حصہ لین گے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے موعود مامور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہین کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تہے جو اخبارون مین شائع نہین ہوئے۔ انہین سے صرف سنہ ۱۹۰۱ء مین ایک الہام اس بارے مین اخبار الحکم مین شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تہی۔ اور نواب محمدؐ علی خانصاحب کی پہلی بیوی صحیح وسالم اون کے گہر مین آباد تہی۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب — مبارکہ بیگم** ۔ یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہین۔ ایک (**نواب**) دوسرا فقرہ (**مبارکہ بیگم**) اس الہام مین دونون فقرون کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تہی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان مین بیاہی جائیگی اس الہام کو شائع کئے چار برس ہو گئے اور یہ پیشگوئی نہائیت صاف اور واضح ہے اور دونون نام بالمقابل بیان کرنے سے جو اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسا اشارہ ہے۔ جو اس سے بڑہکر باوجود اجمال کے طریق کے توضیح اور زیادہ نہین ہوسکتا۔

مبارکہ بیگم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ان الہامات کو حضرت نے اپنی ایک نظم مین بہی اشارہ فرمایا تھا۔ جو کہ سنہ ۱۹۰۱ء مین چھپی تہی چنانچہ اون مین سے چند اشعار اسجگہ نقل کئے جاتے ہین۔

خدایا۔ اے میرے پیارے خدایا ۔۔۔ یہ کیسے ہین تیرے مجھ پہ عطایا
کہ تو نے پہر مجھے یہ دن دکھایا ۔۔۔ کہ بیٹا دوسرا بہی پڑھ کے آیا
بشیر احمد جسے تو نے پڑہایا ۔۔۔ شفا دی آنکھہ کو بینا بنایا
شریف احمدؐ کو بہی یہ پھل کھلایا ۔۔۔ کہ اوس کو تو نے خود فرقان سکھایا
یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا ۔۔۔ کلام حق کو ہے فر فر سنایا
برس مین ساتوین جب پیر آیا ۔۔۔ تو سر پر تاج قرآن کا سجایا
ترے احسان ہین اے ربّ البرایا ۔۔۔ مبارک کو بہی تو نے پہر جلایا
جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا ۔۔۔ تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا
غمون کا ایک دن اور چار شادی ۔۔۔ فسبحان الّذی اخزی الاعادی
اوران کے ساتھ کی ہے ایک دُختر ۔۔۔ ہے کچھہ کم پانچ کی وہ نیک اختر
کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر فر ۔۔۔ خدا کا فضل اور رحمت سراسر
ہوا اک خواب مین مجھ پر یہ اظہر ۔۔۔ کہ اس کو بھی ملیگا بخت برتر
لقب عزّت کا پاوے وہ مقرر ۔۔۔ یہی روز ازل سے ہے مقدر
خدا نے چار لڑکے اور یہ دُختر ۔۔۔ عطا کی پس یہ احساں ہے سراسر

اس تقریب سعید کی شمولیت کے لئے لاہور سے معزز دوست شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب۔ خلیفہ رجب الدین صاحب۔ میان چراغدین صاحب۔ (ناظر محاسبہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ)۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب۔ مستری محمد موسیٰ صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو خطون کے جواب

(مرقومہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب)

حضرت مولوی صاحب کی خدمت مین دو خط آئے تھے جن مین کچھ استفسار تھے حضرت مولوی صاحب نے ان کے جواب لکھے ہین جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہین۔ چونکہ خط لکھنے والے صاحبان کے ایڈریس محفوظ نہین رہنے اس واسطے گذارش ہے کہ وہ صاحبان بھی اخبار مین ہی جواب پڑھ لیوین۔ ایڈیٹر

پہلا خط

آج آپ کا کرنامہ لے کر بیٹھا ہون (رب زدنی علما) یرید الله لیذهب عنکم الرجس کی آیت کریمہ مین ماقبل اور مابعد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیۂ کریمہ مین سب بیبیان مراد ہین۔ سو بعض بے بیان تو پہلے بیوہ تھین جیسے حضرت صفیہ رض اور بعض مسیحی تھین جیسے حضرت ماریہ رض اور بعض مشرکہ تھین۔ جیسے جویریہ رض اس یہ ظاہری کفر کی نجاست دور ہو گئی اور وہ اللہ کے فضل سے امہات المومنین بن گئین۔

اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب علی مرتضے۔ اور بتول زہرا اور حسنین بھی داخل ہین سو ان کا ازالہ رجس اور تطہیر مع حضرات امہات المومنین کے اس طرح ہوا۔ جو تہمتین اور برائیان ان کی نسبت روافض اور خوارج نے اور جو کچھ مورخون اور قصہ خوانون نے تہمتین لگائین۔ مثلاً شیعہ نے تہمت لگائی۔ کہ مولی علی خلافت چاہتے تھے۔ اور امام حسین خلافت کے لئے لڑے۔ عائشہ وحفصہ بری عورتین (معاذ اللہ وحاشا للہ) سو اللہ تعالیٰ نے سب کے الزام قرآن و نبی کریم کی زبان سے دور کرا دئے اور ہمیشہ مجددون اور ائمہ اور اولیاء کے ذرائع سے وہ برائیان دور کردین۔ اس آیۂ کریمہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے مقصہ نے کھول دیا ہے۔ جہان فرمایا۔ ومطهرك من الذین کفروا۔ حضرت مسیح کو شریرون سیکارون نے ولد الزنا کہا۔ لعنۃ اللہ علیہم اور مریم صدیقہ کو بہتان لگائے۔ اللہ تعالےٰ نے وہ الزام حضرت نبی کریم کے ذریعہ اور خود مسیح علیہ السلام کے اعجازون سے دور کر دئے۔ چونکہ بی بیون کے باعث ان کے رشتہ دار نبی اکثر اسلام کے گرویدہ ہو گئے اور اہل کا لفظ عموم کو شامل ہے۔ اس لئے کر قی کا لفظ استعمال نہین فرمایا ہے۔

۲ میرے علم مین یہی ہے۔ کہ جس جنت مین آدم ع تھے۔ وہ جنت دنیا ہی مین تہا۔

۳ اونٹ کی گردن مشکل سے ذبح کی جاتی ہے اور کھڑے کھڑے اس کے نحر مین گھوپ دین۔ تو جلدی اور آسانی سے جانور کی جان نکل جاتی ہے۔

تیز سی ہی تلوار یا برچھی نحر مین چبھو دیتے ہین

۴ پاؤن قبلہ کی طرف کر کے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب۔ اور تعامل اسلام مین ہم کسی کو نہین پاتے۔ کہ قبلہ کی طرف پاؤن کرے۔

۵ میرا اپنا اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضرت فاطمۃ الزہراء بتول نے یہ دعوی صرف امتحان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تہا۔ کہ میرے والد کے قائم مقام ہو کر لحاظ داری کرتا ہے یا نہین۔ جب اپنے لحاظ نہ کیا تو غضب کر کے ڈرایا جب آپ پکے رہے۔ تو دعوی کا ذکر ہی ترک کر دیا۔

۶ مذاہب اربعہ عقائد مین قریباً سب کے سب ایک ہی ہین۔ سب اللہ پر اللہ کے صفات پر اللہ کے افعال پر ایمان متحد ہین۔ اللہ کے عبادات اور صفات مین شریک نہ کرنے پر متفق ہین۔

۷ نمازین پانچ ان کے رکعات اور سنن مین اتفاق روزون۔ زکوۃ اور حج کے ضروری امور مین ان کا اتحاد ہے۔ بہت تھوڑا اختلاف ائمہ مین ہے۔ سو وہ بھی دو قسم کا ہے۔ یا تو ایسے مسائل کہ اس مین نص نہین۔ اس واسطے ہر مجتہد مصیب اور اجر پانے والا ہے یا نص کے معانی مین دو پہلو ہین اور دونون صحیح معلوم ہوتے ہین اس واسطے ہر مجتہد ماجور ہے۔ البتہ ایسے مسائل بھی ہین۔ جن مین نص بعض ائمہ کے پاس ہوتی ہے اور دوسرا صرف ضرورۃ پر قیاس کرتا ہے ایسی صورت مین ہم کو اگر نص صحیح مل جاوے تو نص پر عمل کرین اور اس مجتہد کا قول چھوڑ دین۔ اور اس مجتہد کو معذور یقین کرین کہ اسے نص نہین پہنچی یا صحیح طریق سے نہین پہنچی۔ پھر جس ملک مین صلحاء کی کتب صحیحہ آسانی سے مل جاوین۔ اوس کو غنیمت سمجھین۔

۸ امام ابوحنیفہ امام مالک۔ امام ابو یوسف۔ امام محمد امام شافعی۔ امام احمد۔ یہ بڑے عظیم الشان لوگ ہین ان کو کسی بادشاہ نے امام نہین بنایا اور نہ کسی وقت کسی نے کہا کہ ان کے مذاہب پر چلو۔ قدرت اللہ تعالے نے خود ایسے اسباب مہیا کر دئے۔ کہ ان کے مذاہب مشہور ہو گئے۔ اسحق بن راہویہ۔ داؤد الظاہری۔ ابن جریر اوزاعی وغیرہ امام بھی ہوئے۔ مگر ان کے مذہب آہستہ آہستہ گم ہو گئے۔ پھر بعض مسائل مین حق دائر ہے اور بعض مین سب حق پر ہین۔ چار صدی ہجرت کے بعد کچھ ایسے مقدمات ہوئے جن سے چار مصلون کی بنا پڑی

۹ ولا اراکم فاعلین۔ اس لئے فرمایا۔ کہ آپ کو معلوم تہا۔ کہ علی رض کی خلافت ظاہری بلا فصل نہ ہوگی۔

الذبح بین الحلق واللبۃ کی حدیث مجھے ہرگز نہین ملی۔ آپ نے کہان دیکھی ہے۔

ان قال قلت یا رسول الله اما تکون الذكاة الا فی الحلق واللبة۔ قال لو طعنت فی فخذها لاجزأ عنك۔ قال یزید بن هارون هذا فی الضرورة قال ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حماد بن سلمة۔ ولا نعرف لابی العشراء عن ابیه غير هذا الحديث

صفحہ ۲۸۰ ترمذی طبع مصر

نورالدین

دوسرا خط

جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب استفسار عرض ہے۔ (دیکھی شیعہ کی)

احمد بن الحسن عن الحسين عن فضالة عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابى جعفر عليه السلام قال كان ابى ينادى فى بيته بالصلوة خير من النوم (تهذيب الاحكام)

اور ابوبکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام حی علی خیر العمل کی روایت کے بعد لکھا ہے۔

الصلوة خير من النوم کو تقیہ پر محمول کیا ہے (من لا يحضره الفقيه) کلینی مین کوئی تفصیل نہین

بہرحال اگر امام حسین یا علی بن حسین علیہما السلام اور عبد اللہ بن عمر سے حی علی خیر العمل ثابت ہے۔ تو آپ اس روایت کا ہمین پتہ دین۔ اگر استاد نہ ملے

یا اسناد صحیح نہ ہو۔ تو کیون کر عمل کیا جاوے۔

ہم نے کتب اربعہ شیعہ کافی۔ استبصار۔ تہذیب

من لا یحضرہ الفقیہ مین دیکھا ہے۔ ہمین کوئی روایت

مرفوع متصل صحیح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

نہین [illegible] جب تک ایسی روایت نہ ملے۔ حی علی خیر العمل

کے جواز کا فتویٰ کیون کر دین۔ کتب اربعہ مین ایسی

روایات موجود ہین۔

ان علیا ولی اللہ ان علیا امیر المومنین حقا

اور ان محمد و آلہ صلواۃ اللہ خیر البریہ بھی

مفوضہ نے اذان مین بڑہا دیا ہے۔ اور وہ لوگ ملعون

ہین۔ لانہم زادوا ونقصوا فی الاذان

پس ایسے خطرات مین کیون پڑین۔ عبد اللہ بن عمر

اور علی بن الحسین رضوان اللہ علیہما بے ریب ثقہ مین

تمگران سے کس نے روایت کیا۔ اور انہون نے

حضرت نبی کریم سے کس طرح روایت کیا۔ کیونکہ یہ خود

تو شارع نہین ہین۔

ایک تعجب انگیز امر شیعہ مین ہے کہ پوری

روایت پر اول تو توجہ نہین کرتے۔ اور ان کے

یہان روایت کا عجیب حال ہے۔

[illegible] گروہ عظیم تو ظالمون۔ غاصبون۔ کافرون

مرتدون اور منافقون کا ہے۔ ان کی روایت کیون

معتبر ہونے لگی۔ اور دوسرا گروہ ایسا ہے۔ کہ اگر

ان کی روایت موافق مل گئی بہتر۔ ورنہ کہدیا یہ تقیہ

کے باعث فرمایا ہے۔ غور کرو اب روایت سے

کیا فائدہ ہوا۔ قرآن کریم خود امام غائب کے پاس ہے

اب دوسرے مسالہ پر عرض ہے۔ قیام رمضان کا چونکہ

تاکیدی حکم ہے اور تہجد ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اسلئے

بعض صحابہ کرام کا اجتہاد ہوا۔ کہ اکتالیس رکعت تراویح

ہو اور بعض کا اجتہاد بیس کا۔ ہم لوگ گیارہ ہی پڑھتے ہین

خدا بہ کیوقت دو رکعت نماز پڑھنا ہم لوگون مین مروج ہو

اور اس کو مسنون یقین کرتے ہین۔ نورالدین

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

شیخصاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۹ مین تحریر فرماتے

ہین۔ کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کہ سلسلہ اسلام وہی

اون سے مستحکم ہو جاوے۔ ان کی خبر قرآن مین صاف دیکھ

قولہ تعالیٰ۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و

عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف

الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ

لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی

لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذلک فاولئک

ہم الفاسقون۔ یعنے وعدہ کیا اللہ تعالے نے

بعضے اون لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے

اور اچھے اچھے عمل کئے۔ اس بات کا کہ اون کو زمین کا

خلیفہ اور بادشاہ بناوے گا۔ جیسا ان سے پہلون کو

اور ان کے لئے اس دین کو جو اون کے لئے چھانٹ

رکھا ہے۔ اور پسند کر رکھا ہے۔ خوب جما دیگا اور

ان کو بعد اس کے کہ اندیشہ و خوف رہا کرتا تھا۔ امن

دیگا۔ کہ وہ پھر میری عبادت ہی کیا کرین گے اور کسی کو

ذرہ برابر عبادت مین میرا شریک نہ کرین گے۔ اور جو

لوگ بعد اس نعمت کے کفران نعمت نہ کرین یعنی صحابہ

سے۔ کیونکہ الذین کے بعد منکم بھی بڑہایا ہے۔ جس کا

حاصل یہ ہوا۔ کہ یہ اونہین سے وعدہ ہے۔ کہ تمہارے

زمانہ کے پچھلے مومنین کو اس لفظ کے ذکر کرنے

سے اس وعدہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ پس جب

اللہ تعالے نے جو دین چھانٹ رکھا تھا اور پسند کر رکھا

تھا۔ اس کو اوس پر خوب جما دیا۔ جو آجتک برابر چلا جاتا

ہے۔ اب کوئی شخص نبی یا مثل نبی بن کر خلاف اون

کے ایک جدی راہ نکالے۔ تو تم ہی کہو کہ وہ مردود ہے

یا نہین کیونکہ وہ اس آیۃ کا منکر ہے گویا اس کے نزدیک

ابھی تک وہ دین ہی نہین جمایا گیا۔ یہ کسی عاقل کی سمجھ

مین آسکتا ہے ہرگز نہین۔"

اس تحریر پر شیخصاحب کو بڑا ناز ہے اور یہ ناز

اون کا بجا ہے خود ہے کیونکہ اونہون نے جو یہ قاعدہ

ایجاد فرمایا ہے۔ کہ اس آیۃ مین چونکہ الذین کے بعد منکم

موجود ہے اسلئے اس آیت کے مخاطب صرف صحابہ

ہین۔ اور کوئی مومن وعدہ مندرجہ آیۃ الاستخلاف کا

مخاطب نہین ہو سکتا۔ یہ ایسا قاعدہ ہے۔ کہ کسی نحوی

[illegible] اور اس قاعدہ کو کہ خدا کو ان نہیں سوجھا کیونکہ اس قاعدہ

کے استعمال سے کلام اللہ شریف کا بہت بڑا حصہ بیکار

ہوا جاتا ہے۔ پس اگر یہ قاعدہ خدا کو معلوم ہوتا۔ تو اسکی

خلاف ورزی سے اپنے کلام کے بڑے حصہ کو

بیکار نہ بنا لیتا۔ چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر چند آیات ذیل

مین نقل کرتے ہین۔

(۱) یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما

کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاماً

معدودات۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر

فعدۃ من ایام اخر۔ الایہ۔ سورہ بقر

(۲) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً

یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشراً۔ فاذا

بلغن اجلہن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی

انفسہن بالمعروف واللہ بما تعملون خبیر

الایہ سورہ بقر۔

(۳) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً

وصیۃ لازواجہم متاعاً الی الحول غیر اخراج

الایہ۔ سورہ بقر

(۴) یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا

تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ

جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم

اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً

وکنتم علی شفا حفرۃ من النار۔ فانقذکم منہا

کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تہتدون۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون

بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

سورہ آل عمران

(۵) ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح

مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔

ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شہداء

واللہ لا یحب الظلمین ولیمحص اللہ الذین آمنوا

ویمحق الکفرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ

ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم و

یعلم الصبرین۔ آل عمران

(۶) یا ایہا الذین آمنوا۔۔ لا تاکلوا اموالکم

بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم

سورہ النساء۔

(۲) یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ـ سورہ مجادلہ

اب چونکہ (نعوذ باللہ منہا) خدا تعالیٰ کو یہ قاعدہ معلوم نہ تھا جو شیخ صاحب نے تحریر فرمایا ـ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں سے معلوم ہو سکتا تھا ـ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کو صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص فرمایا ـ بلکہ صحابہ کے بعد بھی خلافت کے سلسلہ کے جاری رہنے کی مختلف پیرایوں میں صراحت فرمادی ـ چنانچہ آپ نے فرمایا ـ

ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا ـ رواہ ابوداؤد ھکذا فی المشکوۃ فی الکتاب العلم ورواہ الحاکم فی المستدرک ـ

کہ تحقیق اللہ بھیجتا ہے اس اُمت کے انتفاع کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایسے شخص کو کہ تازہ کر دیتا ہے اس کے لئے اس کے دین اسلام کو ـ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اسی طرح ہے مشکوۃ شریف میں ـ بیچ کتاب العلم کے اور روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں ـ

مگر غالباً اس وجہ سے کہ کوئی غبی آدمی ان مجددین اُمت کو خلافت راشدہ سے خارج سمجھے اور خلافت راشدہ کو صرف صحابہ میں محدود سمجھ لے اسلئے آپ نے اپنی صدی کو چھوڑ کر آئندہ بارہ صدیوں کے بارہ مجددین کی جلالت شان ظاہر کرنے کیلئے فرمایا ـ کہ میری اُمت میں بارہ خلیفے قریشی پیدا ہوں گے ـ چنانچہ بخاری اور مسلم نے باتفاق جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً ـ الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش متفق علیہ ـ کہ سنتے ہوئے سنا ہے ـ کہ اسلام بارہ خلفاء تک جو قریش سے ہوں گے غالب رہیگا ـ

اور چونکہ بارہ صدیوں کے بعد قریش سے روحانی حکومت سلب ہو کر ایک نیا روحانی دور شروع ہونے والا تھا ـ اسلئے فرمایا ـ یسلب الملک من قریش ـ یعنی تیرھویں صدی میں قریش کی ... حکومت ختم ہو جائے گی ـ

جب تیرہ صدیوں کے خلفاء کا اس طرح ذکر ہو چکا تو اس خیال سے کہ کوئی نادان خلافت راشدہ کو مذکورہ بالا خلفاء میں محدود نہ سمجھ کر چودھویں صدی کے عظیم الشان مسیح دوران مہدی زمان مجدد یعنے خاتم الخلفاء سلسلۂ محمدیہ مثیل خاتم الخلفاء سلسلۂ موسویہ مصداق کامل کما استخلف الذین من قبلہم کے عالی مرتبت سے انکار نہ کر بیٹھے اسلئے اس مجدد اعظم محدث اکمل کا خصوصیت کے ساتھ جداگانہ ذکر فرمایا ـ

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی اٰخر اُمتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم

حضرت جابر سے روایت ہے ـ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ـ ہوویگا آخر زمانہ میں خلیفہ کہ تقسیم کریگا مال کو اور شمار نہ کرے گا یعنی حساب کتاب نہ رکھے گا اور دوسری روایت میں ہے ـ ہوگا میری اُمت کے اخیر میں ایک خلیفہ جو مال کو مٹھی بھر بھر کر دیگا اور شمار نہ کریگا اس کو حساب کتاب کر کے روایت کیا اسکو مسلم نے ـ

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۱۶ میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے جو حدیث مندرجہ بالا کی گویا مفسر ہے اسلئے ذیل میں نقل کیجاتی ہے ـ

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علےٰ منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکاً عاضاً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالےٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت کذا فی المشکوۃ

اس حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن خانصاحب نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۲۷۶ ـ ۲۷۷ میں اس طرح لکھا ہے "رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اُٹھا لیگا اوس کو اللہ تعالیٰ پھر ہو گی خلافت نبوۃ کی راہ پر جبتک خدا چاہے پھر اس کو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگا ملک کاٹنے والا ـ جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اُٹھا لیگا پھر ہو گی جبر کی حکومت ـ جب تک خدا چاہے پھر اوس کو اٹھا لیگا پھر ہو گی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہو گئے ـ

باوجود ان تصریحات کے پھر اس خوف سے کہ ان تمام خلفاء بالخصوص خلیفہ قرآن آخر الزمان مسیح دوران کے اولوالامر واجب الاطاعت و ہادی و مہدی ہونے سے انکار کر کے کوئی زاہد خشک یا سطحی ملا کافر نعمت بنکر فاولٰئک ہم الفاسقون کا مصداق نہ ہو جائے تاکیداً فرمایا کہ

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین

یعنی اے مومنو! تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سُنت کی پیروی لازم ہے ـ

پھر اس خیال سے کہ شائد مسیح موعود کو بھی کوئی شخص مطابق حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین ـ مہدی مان لے اور یہ بھی عقیدہ رکھے ـ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں امام مہدی علیحدہ ہوں گے کہ جنکی ماتحتی میں مسیح موعود کام کرینگے اسلئے کئی پہلو اس عقدہ کو بھی حل فرمادیا ـ

اولاً ـ فرمایا ـ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری) اور کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم (مسلم)

یعنے اے مسلمانو! اخیر زمانہ میں جو ابن مریم ہونیوالا ہے وہ تمہارا ایک امام تمہیں میں سے ہوگا ـ بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اسوقت زمانہ میں وہی امام ہوگا ـ کوئی اور نہیں ـ

ثانیاً فرمایا ـ لن تہلک اُمۃ انا فی اولہا وعیسی ابن مریم فی اٰخرہا والمہدی فی اوسطہا رواہ ابو نعیم فی اخبار المہدی عن ابن عباس والحاکم فی تاریخہ وابن عساکر عن ابن عباس ـ

ترجمہ ـ ابونعیم اخبار مہدی میں اور حاکم اپنی تاریخ میں اور ابن عساکر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـ کہ یہ اُمت ہرگز ہلاک نہ ہو گی جسکی ابتدا میں میں خود ہوں اور آخر زمانہ میں عیسٰے بن مریم اور درمیان میں مہدی ہے ـ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ ـ

واضح ہو کہ فقرہ والمہدی فی اوسطہا کے لفظ المہدی کی وحدت از قسم وحدت صنفی ہے ـ اس وجہ سے لفظ المہدی میں بارہ صدیوں کے تمام مہدی قریشی داخل ہیں ـ خواہ وہ بنی فاطمہ ہوں یا غیر بنی فاطمہ ـ

ثالثاً ـ فرمایا ـ لا المہدی الا عیسی بن مریم ـ رواہ

ابن ماجہ والحاکم۔ حاشیہ ابن ماجہ مین اس حدیث کے یہ معنے لکھے ہین کہ ایسا مہدی کامل جسکو پورا حق مہدویت حاصل ہو وہ سوائے عیسے ابن مریم موعود کے اور کوئی نہین ہے۔ مگر مین کہتا ہون کہ معنی مندرجہ حاشیہ ابن ماجہ کو مسلم رکہکر اس حدیث کے یہ معنی بھی ہین۔ کہ عیسٰی بن مریم امام موعود کے زمانہ مین کوئی اور امام مہدی علیحدہ نہین ہون گے اور مکذبین مسیح موعود کا منہ بند کرنے کے لئے اس حدیث مین لفظ مہدی سے اس بات کی طرف بہی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ عیسٰی بن مریم موعود کے زمانہ مین ان کے سوائے کوئی اور شخص مہدی نہ ہوگا۔ کیونکہ لوگ اوس وقت یا تو مسیح موعود کے مصدق ہون گے یا مکذب مصدق تو مسیح موعود کے وجود مین داخل ہوکر مہدی ہوئے۔ مکذب مہدی ہونہین سکتے۔

اسلئے یہ بات صاف ظاہر ہوگئی۔ کہ عیسٰی بن مریم موعود کے سوائے زمانہ موعود مین کوئی اور مہدی نہ ہوگا۔ اور مسیح موعود کو بہ نسبت اور مہدیون کے مہدویت کا درجہ علے وجہ الکمال حاصل ہوگا جیساکہ حاشیہ ابن ماجہ سے معلوم ہؤا۔ کیونکہ چودہوین صدی کا مجدد عیسویت ومہدویت دونون شانون کا جامع اور دراصل بروز محمدی ہے۔

پھر اون لوگون کی تنبیہ کے لیے جو محض استخوان فروشی وظاہر پرستی کو لب شریعت سمجہکر قرآن کریم واحادیث نبی رؤف ورحیم کو معارف ولطائف خفیہ ودقائق وحقائق نامتناہیہ سے محروم قرار دیکر امام الزمان کی ضرورت سے انکار کر بیٹھین اور شیخصاحب کیطرح اسکی آمد کو لغو اور فضول کہین فرمایا۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت سے مرا۔

دلائل مندرجہ بالا پر غور کرنیکے بعد ناظرین پر بخوبی ظاہر ہوجائیگا۔ کہ میرٹھی شیخصاحب نے ایک قاعدہ جدیدہ وخود تراشیدہ کی بنا پر جو یہ خیال ظاہر فرمایا تہا کہ آیت الاستخلاف کے مخاطب صرف صحابہ ہوسکتے ہین۔ اور کوئی نہین۔ یہ خیال ان کا نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کے مخالف ہے۔ لیکن شیخصاحب کی تسلی مین ابہی کچھہ کسر رہ گئی ہو۔ اسلئے ہم ایک دوسرے پہلو سے ان کی مزید تسلی وتشفی کیلئے دلائل مذکرہ بالا پر کچھہ اور اضافہ کرنا چاہتے ہین۔

خداوند جلشانہ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ سورہ الصف

ترجمہ۔ چاہتے ہین کہ بجھا دین اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ پوری کرنیوالا ہے اپنی روشنی اگرچہ برا مانتے رہین کافر۔ اللہ وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو تمام دینون پر غالب کرے خواہ یہ بات مشرکون کو کیسی ہی بری کیون نہ معلوم ہو۔

اس آیۃ کے متعلق مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب منصب امامت مین تحریر فرماتے ہین۔

"از انجملہ ایفائے بعض مواعید است کہ حق جل وعلا رسول خدا خود را بآن موعود فرمودہ بعضے ازان را بدست پیغمبر برتبہ ایفا رسانیدہ وبعضے دیگر را از دست نائبان او تمام گردانیدہ۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الایہ۔ وظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر علیہ السلام بوقوع آمدہ واتمام آن از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید۔"

ترجمہ۔ اور ازانجملہ بعض وعدون کا پورا کرنا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک رسول سے فرمائے ہین بعض کو ان مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ پر پورا کیا اور بعض کو آپکے نائبون کے ہاتہ سے پورا کیا جیساکہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ الایہ مین اور ظاہر ہے۔ کہ ابتدا ظہور دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہؤا اور اتمام اس کا حضرت مہدی کے ہاتہ سے ہوگا۔

اس آیۃ کی تفسیر مین تفسیر کبیر وتفسیر حسینی وغیرہ مین بہی وہی لکھا ہے۔ جو مولانا اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے بلکہ مفسرین نے اس آیۃ کی تفسیر ایک حدیث سے بہی کی ہے۔ جو ابوداؤد مین حضرت ابوہریرہ سے باین الفاظ مروی ہے۔ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون۔ ترجمہ۔ اور ہلاک کریگا اللہ تعالےٰ اس کے زمانہ مین تمام ملتون کو سوا اسلام کے اور ہلاک کریگا مسیح دجال کو۔ پھر ٹہریگا۔ مسیح بن مریم زمین مین چالیس برس تک۔ پھر وفات پائیگا اور نماز جنازہ پڑہینگے اسپر مسلمان۔

پس آیت وحدیث وتحقیق علمائے اسلام سے ثابت ہؤا کہ دین اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر عہد رسالت سے شروع ہوکر حضرت مہدی آخر الزمان مسیح دوران کے زمانہ مین کمال کو پہنچ جائیگا مگر میرٹھی شیخصاحب کی تحریر محولہ بالا ونیز تحریرات مندرجہ صفحہ ۱۵ - ۲۹ اتمام البرہان کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھہ ہونا تہا وہ صحابہ کے زمانہ مین ہوچکا آیندہ کچھہ ہونا نہین۔ اس لئے شیخصاحب کی تحریر آیت وحدیث وتحقیق علمائے اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل تسلیم نہین بلکہ قطعی غیر مقبول ومردود ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ شیخصاحب کو تکمیل ہدایت وتکمیل اشاعت کا فرق معلوم نہین اسلئے وہ دہوکا دیتے یا دہوکا کہاتے ہین اس مین کچھہ شک نہین کہ تکمیل ہدایت اسی وقت ہوچکی جب آیۃ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی۔ مگر اس کامل دین کی اشاعت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ کیلئے مقدر تھی۔ چنانچہ وہ اب بفضلہ تعالےٰ وقوع مین آرہی ہے۔ فالله الحمد

شیخصاحب کے قاعدہ جدیدہ کا ابطال ہم دو طرح پر تو دکہلا چکے۔ اب تیسری طرح پر دکھلا کر اس بحث کو ختم کرتے ہین اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام کی سورہ الجمعہ مین فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔ واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑہون مین ایک رسول انہین مین کا پڑہتا ان پاس اوس کی آیتین اور ان کو سنوارتا اور سکہاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے صریح بھلاوے مین اور ایک اورون کے واسطے اوہنین مین سے جو ابھی نہین ملے ان مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

پس یہ آیت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ وقت نزول آیۃ مذکورہ جو صحابہ موجود تہے ان کے علاوہ آخر اور لوگ بھی ایسے پیدا ہون گے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاکر اصحاب رسول صلعم مین ملحق ہوجائین گے اور یہ بات خدا تعالےٰ سے بعید نہین۔ کیونکہ وہ عزت والا ہے جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین۔

بخاری نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے۔ کہ

کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ اور آیۃ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم اتری۔ تو میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین چار بار عرض کیا گیا۔ اور اس وقت ہم میں سلمان فارسی موجود تھے۔ رسول نے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا گیا ہوگا تو ان میں سے بعض شخص یا ایک شخص اُتار کر لائیگا۔ دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی پریس صفحہ ۷۲۷

ایہا الناظرین! شیخصاحب کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ آیۃ الاستخلاف میں خلافت کا وعدہ صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر خدا اور رسول کے کلام سے ثابت ہوا۔ کہ اخیر زمانہ میں بھی صحابہ موجود ہوں گے۔ پس شیخصاحب کے قاعدہ کے مطابق بھی اخیر زمانہ میں خلافت موعود ثابت و محقق ہوگئی اور کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ اب شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت سے توبہ کر کے اپنی ضد سے باز آجاویں۔ ورنہ وھیداللہ ھم الفاسقون کو منصب العین فرمائیں۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

پیارے خواتین

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب ہمارے پیران کو یہ عیش نصیب ہیں تو انکو کیا پرواہ کہ وہ مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ سنبھالیں یا اندیشہ کریں۔ آہ غریب آفت کے ستائے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی تجلی ان بدنام کنندہ ہستیوں کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور ان کے بعد رحمت کا خاص ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر ناظر سمجھ کر اور حضور سرور کائنات کی روح کو صاحب ادراک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکھا گیا ہے۔ اگر ناحق کے حامیٔ حق کا مقابلہ کریں گے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس کے دوسری کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کریں۔ اور دیکھیں کہ ان بزرگوں نے جو دولت سینکڑوں برس کی محنت سے اسلام کے خزانہ میں جمع کی تھی اب غیراسے کو لوٹ رہے ہیں ؎

فریاد اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

انصاف پسند نامہ نگار نے ان لوگوں کی اصل حالت کا فوٹو کھینچا ہے۔ جو کہ اپنے تئیں مزکی۔ مصلح۔ رہبر اور پیشرو کہلانے کے مستحق سمجھتے ہیں۔ بتلاؤ جب پیروں کی یہ حالت ہوئی۔ تو مریدوں کا اللہ بیلی۔ کیا وہ وقت نہیں آگیا۔ کہ مسیح موعود دنیا کو قعر ضلالت سے نکال کر انسانوں کو باخدا انسان بنا دے۔ تو پھر جب دنیا نے اُسے قبول نہ کیا تو پھر اس کی تائید میں طرح طرح کے عذابوں نے آگھیرا۔ جیساکہ ہر ایک نبی کیوقت آتے رہے ہیں مثلاً حضرت نوح کی قوم پر طوفان۔ حضرت ہود کی قوم پر قحط اور جھکڑ۔ حضرت لوط کی قوم پر ژالہ باری۔ حضرت شعیب کی قوم پر شدید زلزلہ۔ اسی طرح اس برگزیدہ خدا کی انکار کی بدولت پے در پے عذاب آرہے ہیں اور آتے رہیں گے۔ خطوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ترکستان کے علاقہ سمرقند اور بخارا میں اگلے دن ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس سے قریب سات ہزار کے آدمی مر گئے اکثر مکانات گر گئے۔ لوگوں کے اوسان خطا ہو رہے ہیں۔ کیا اب بھی علم ہیئت کے ماہر کہہ سکیں گے۔ کہ خدائی قانون کو ہم نے بدل دیا۔ اور زلزلے آنے ہی موقوف ہو گئے۔

اے متعصب قوم! اب بھی آنکھوں سے جہالت کی پٹی کھولدے اور دیکھ کر اس فرستادہ خدا کے الہامات کس سرعت سے پورے ہو رہے ہیں اور وہ گمنام آدمی جسکو کبھی دفعہ قتل کی دھمکیاں دیگئیں اور خون کے مقدمے بنائے گئے اور اس وقت اس کا بجز خدا کوئی حامی نہ تھا نہ مددگار نہ پاس مال نہ دولت صرف محبوب ازلی کا آسرا تھا۔ جس نے قرآن کریم کی یہ آیت اتار کی۔ ”ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب“ یعنے کیا گمان کیا تم نے کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں تمکو حالت ان لوگوں کی جو گذرے پہلے تم سے پہنچی ان کو فقیری اور بیماری اور ہلائے گئے یہاں تک کہ بول اٹھے پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے کب ہوگی مدد اللہ تعالےٰ کی خبردار ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی قریب ہے“ پھر جب خدا کی مدد آن پہونچی۔ تو تمام دنیا میں اس کی صداقت اور مسیحیت کا ڈنکا بجگیا یورپ امریکہ تک خبریں پہونچ گئیں۔ دُکھ دینے والے خود بخود سرنگون اور ہلاک ہوئے جنہوں نے نہ صرف مشن کو بند کرنے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں بلکہ ان کی تخریب اور استیصال میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تن من دھن سب کچھ اس کارخیر میں لگا دیا۔

یہ سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی خلیفہ مامور ہوا تو شیطانی لشکر بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ کھڑا ہوا جہاں تک ہو سکا۔ اس خلیفہ برحق کی مخالفت اور معاندت میں سعی کی۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کے نور ہوتے ہیں کوئی ان کو بجھا نہیں سکتا۔ چونکہ خدا کی قوت سے معمور ہوتے ہیں کسی کے ہٹانے سے ہٹ نہیں سکتے بلکہ دن بدن برابر چمکتے چلے جاتے ہیں اور آخر کار اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے اعلیٰ درجہ کی عزت اور رفعت کے تخت پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ خاصان خدا کو ابتلا پیش آتے رہے ہمیشہ ان کی قوم ہی نے ان کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت میں یہ سرّ ہوتا ہے کہ اہل بصیرت کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کسی زمینی بھروسے سے کامیاب نہیں ہوئے بلکہ صرف الٰہی تائید اور آسمانی ہتھیاروں سے۔

زمین والوں نے بہتری ان کی ہلاکت اور استیصال میں سعی کی۔ بہتیرا زور لگایا۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تو پھر اس صادق نے بھی پہلے صادقوں کی مانند کہدیا۔ کہ کیدونی جمیعا ثم لا تنظرون۔ تم سب کے سب مل کر ہماری مخالفت کرو۔ پھر ایک دم بھی ہمیں مہلت نہ لینے دو لیکن چونکہ مرسلوں کے ساتھ امداد ربانی ہوتی ہے۔ اور ملائکہ آسمانی اور قوائے طبعی ان کی تائید میں ہوتے ہیں اس لئے آخر کار ان کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرتا ہے۔ خدا کی رضامندی کا تاج پہن کر عزت اور رفعت کے تخت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور دشمن حسد کی آگ میں جل بھن کر کوئلہ ہو جاتے ہیں۔

اے اندھے مخالفو! تم نے کہاں تک مخالفت کی لیکھرام کے غیبی قتل کو سازش قرار دیا اور قاتل کو ڈھونڈنے کے واسطے بہترین ٹکریں ماریں ساب بتلاؤ ڈوئی کی موت امریکہ میں پادری آتھم کی موت۔ چراغ الدین اور سعداللہ کے خاتمے نے یہ ظاہر نہیں کر دیا۔ کہ فرستادہ خدا کے پاس دعا کا ایک ہتھیار ہے۔ کہ جو ہزاروں تیغوں سے تیز اور بران ہے اور واصل جہنم کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

دشمن علی کے واسطے ایک بہاری بہرکم پتھر ہے۔ کہ جو اس کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ مگر وہ چکنا چور ہو جاتا ہے دوستوں کے واسطے ایسا آئینہ ہے کہ جو اس کے ساتھ چھوتا ہے سونا ہو جاتا ہے۔ افسوس اے دشمنو ! تم نے چشم بصیرت سے نہ دیکھا اور ہمیشہ نکتہ چینی اور عیب جوئی پر ہی نظر رکھی جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ جا بجا منتشر ہو گئے۔ اے نادان دشمنو ابھی وقت ہے کہ تم ضرور ایک دن کہنے لگو گے۔ کہ آگے تو مرزا صاحب آدمیوں سے سازش کرتا تھا مگر اب اس نے خدا سے بھی سازش کر دی ہے جو کہ اس کے الہام اور پیشگوئیاں پوری کر دیتا ہے اور جس سے ہمیں ہمیشہ شرمندہ اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔

اے مخالفو آؤ اور دیکھو کہ اسی بے کس اور بے بس مرزا صاحب کے ساتھ قریباً چار لاکھ ایسا جان نثار ہے جو کہ اپنی عزیز سے عزیز چیز کو اس پر قربان کرنے کو حاضر اور طیار ہے۔ اور وہ وقت بھی انشاء اللہ قریب آنے والا ہے کہ جب اس کے دامن سے بادشاہ برکت ڈھونڈینگے مبارک ہیں وہ آدمی جو اس بدر کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ اور خوش نصیب ہیں وہ روحیں جو اس کی سایۂ عاطفت میں پرورش پا رہی ہیں۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس قیمتی وقت کو رائگان کھو رہے ہیں۔ وہ اس وقت کو یاد کر کے ضرور پچھتائیں گے اور سر پیٹیں گے:

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہ رہی ہے گنگا

کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں

اے قوم ! اے غافل قوم ! اب اٹھ بہتیرا سو چکی نیند سے آنکھیں کھول اور دیکھ کہ اس خدائی آفتاب کی کرنیں دنیا کے ہر ایک گوشہ میں پہونچ چکی ہیں اور نیند کے متوالے اٹھ رہے ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مذہب از سر نو زندہ کیا گیا۔ تمام جھوٹے مذہب شمشیر قلم سے کاٹ ڈالے۔ یہ وہی خدا کا پہلوان چودھویں (صدی) کا چاند ہے جس کا انتظار کرتے کرتے ایک دنیا کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ آؤ اس کو نبوت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو۔ ورنہ ضرور پشیمان ہو گے۔ مثل مشہور ہے کہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

اخیر میں دعا ہے۔ کہ اے خداوند ارحم و سب کو اس امام برحق کی شناخت عطا فرما اور راہ مستقیم پہ چلا والسلام۔

اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۳۰ جنوری سنہ ۰۸ء

(۲) تائید ایزدی اور نصرت الٰہیہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا۔ اور اہل بصیرت کے لئے اس کی شناخت کا یہ ایک بڑا معیار ہوتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ یہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی و اضل سبیلا۔ جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہو گا بلکہ اس سے بھی بدتر یعنے جو شخص حق کے پانے سے اس جہان میں محروم رہا۔ اور جہالت اور دل کے اندھا پن کی ہی اس جہان سے گذر گیا وہ عاقبت میں بھی محروم ہی رہیگا۔ بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہو گا۔ یعنے آخرت میں اس کے لئے سوائے حسرت اور عذاب جہنم کے اور کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کریگا وہ جہالت کی موت مریگا یعنے وہ حق اور صداقت کے پانے سے محروم رہا اور اسی آیت من کان فی ھذہ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی کا مصداق بنکر دنیا سے بحالت نامرادی چلا گیا۔ اب یہ نہائیت درجہ ڈرنے اور غور کا مقام تھا مگر بہت سے لوگوں نے جنکو اپنے علوم پہ بڑا ناز اور گھمنڈ اور اپنی ناوانی وجاہت پہ بڑا فخر تھا۔ ان وعید کے امور کی طرف کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور بوجہ اپنی خودبینی۔ تکبر۔ حب دنیا اور فخر خاندانی ایسی اہم اور ضروری صداقت کے پانے سے بکلی محروم رہے اور جو لوگ سیدھے سادے پاک باطن نیک طینت اور خودبینی اور تکبر سے خالی تھے وہ اس صداقت حقہ کو پاکر فائز المرام ہو گئے اور سابقوں میں داخل ہو گئے۔ گویا خود خدا تعالےٰ نے ان کو صاف باطن اور عجز و نیاز سے پر دیکھ کر ان کی دستگیری کی اور اپنے کنار عاطفت میں لیکر ان کو زندگی کے آب حیات تک جو وجود امام پاک ہے۔ پہونچا دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ انکار اور تکبر دو ایسے امراض ہیں۔ کہ وہ بالضرور انسان کی روحانی موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ شیطان بھی اپنی دو باتوں کی وجہ سے راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔ اور جو شخص ان دو شیطانی اوصاف سے متصف ہو گا۔ اس کا بھی وہی حال ہو گا جو اس ملعون کا ہوا۔ سو ہر ایک مومن کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ یہ دو شیطانی اوصاف اس میں پیدا نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

پھر میں اپنے اصل مضمون کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرستادہ کی ہر امر میں تائید کرتا ہے۔ اور ہر میدان اور ہر مقابلہ میں اپنی نصرت اس کے شامل حال کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی اور بدیہی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی کا کسی غرض کے سرانجام کیلئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کی بڑی تائید اور نصرت و امداد کرتا اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بے عزت کیا جاوے۔ یا اس کام کے سرانجام میں ناکام رہے۔ جس کے لئے وہ بھیجا گیا ہو کیونکہ اس کی تذلیل اور ناکامی میں خود بھیجنے والے کی ذلت اور ناکامی ہوتی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالےٰ احکم الحاکمین اور قادر مطلق توانا۔ اور حی و قیوم خدا ہے۔ جسکی قہاری اور جباری کے آگے کسی کو چون و چرا کرنے یا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ جو چاہے۔ تو ایک آن واحد میں سب کو فنا کر دے اور ایک پل میں نئی دنیا پیدا کر دے وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مامور جس کو اپنی مرضی فی الارض پورا کرنے کے لئے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور ان کو کفر و شرک اور ہر ایک قسم کی بدراہی اور معصیت سے بچانے کے لئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے نجات دائمی حاصل کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے ذلیل کیا جاوے۔ یا اپنی رسالت کے کام کی تکمیل میں ناکام رہے۔ نہیں بلکہ ہر طرح کی عزت اور سرخروئی اس کو بخشتا ہے۔ اور ہر امر اور ہر مقابلہ اس کو فتح نمایاں ہوتی ہے گو بظاہر ایسی باتیں گاہ بگاہ واقع ہوتی ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں بسبب انہیں کی کوتاہ نظری کے اس کی ناکامی کی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ترقی اور قبولیت عامہ کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اور پھر وہ باتیں اہل بصیرت کیلئے آیات اللہ ہوتی ہیں۔ جن سے مامورمن اللہ

کی شناخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص جو خدا کی [illegible] دور ایسے مصائب اور دل شکن امور میں مبتلا ہو تو وہ ہرگز انہیں اٹھا نہیں سکے گا۔ اور ان کے نیچے کچل کر حالت یاس میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیگا جیسا کہ [illegible] ایسے لوگوں کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ جو معرفت الٰہی میں سچے اور قوت ایمانی کے درجہ سے گرے ہوئے ہوتے ہیں مگر مامورین اللہ کو ہر طرح کا استقلال صبر شجاعت اور دنیا ومافیہا سے کلی استغنا وغیرہ صفات کاملہ بخشی جاتی ہیں اور ایک نہیں ہزاروں مصائب کے پہاڑ ان پر گریں تو وہ بعونہ تعالےٰ گھبراتے نہیں اور صحیح سلامت بامراد ان سے باہر آتے ہیں۔ سچے مدعیوں اور جھوٹے ریفارمروں میں ایک یہ امر بھی مابہ الامتیاز ہوتا ہے کہ جھوٹے ریفارمر کسی صورت میں بھی ہمت نہیں ہارتے اور نہ مایوس ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بناوٹی اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں وہ کامل استقلال ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ذرا ذرا ناکامیوں کے آنے سے ہمت ہار دیتے ہیں اور تھک کر رہ جاتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ہی دیکھئے۔ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بدطرح اور بدقسمت لوگوں نے از راہ حسد و عداوت کس قدر زور لگایا۔ مقدمات بنائے۔ حکام میں ان کے پھنسانے کے لئے ان کے برخلاف ترکیبیں کیں۔ لوگوں کو ان کے پاس آنے سے روکا۔ گالیاں دیں۔ لوگوں میں جھوٹی باتیں ان کی نسبت کیں۔ غرض طرح طرح کے حیلے اور مکر کئے۔ تاکہ وہ ذلیل اور بدنام ہوں اور ان کی ترقی بند ہو اور دنیا میں (نعوذ باللہ) وہ جھوٹے ثابت ہوں۔ غرض شیطنت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر کیا وہ لوگ اپنے ایسے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مخالفت کے منصوبہ میں دشمنوں کو ناکام اور نامراد رکھا اور حضرت امام الوقت کی ایسی تائید کی کہ جو صادقوں کے سوا کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ خداوند تعالےٰ نے روز بروز ان کی جماعت میں ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج لاکھوں تک آپ کے مریدین کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ کیا کسی کاذب کو یہ خارق عادت ترقی نصیب ہو سکتی ہے۔ انگریزی میں بھی ایک مثل ہے۔

* [illegible] یعنی جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ کیا معنے کہ جھوٹ سرسبز نہیں ہو سکتا۔ یعنے جھوٹے کا جھوٹ جلدی طشت از بام ہو جاتا ہے اور اس کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھئے کہ زمین و آسمان سے حضرت امام الوقت کی تائید میں بہت سے نشانات دکھائے مثلاً ایک ہی رمضان میں بموجب پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف خسوف کا ہونا۔ امام الوقت کی بعثت کے وقت جس کو تقریباً پچیس سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ آسمان پر کثرت سے شہاب ثاقب گرنا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ملکوت السمٰوات میں انوار مسرت اور خوشی ہو رہی تھی بہرحال [illegible] مقامات میں عجیب وغریب شہاب ہونا گرنا اور گولوں کا پڑنا وغیرہ۔ پھر زمینی نشانات کا جن کا ذکر قرآن و احادیث میں [illegible] آنا۔ مثلاً طاعون کا پھیلنا ریل وموٹر کار کا زور شور سے زمین پر چلنا۔ [illegible] میں ریل کا بننا اور اس وجہ سے اونٹوں کا بیکار رہنا اور دیگر اور بہت سے نشانات جن سب کا بیان کرنا موجب طوالت ہوگا ظہور میں آئے۔ مگر افسوس مخالفوں نے اون سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روحانی اندھا بن کر پورا ثبوت دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہدایت اللہ احمدی گجرات

حالت زمانہ بالطبع ایک مصلح ربانی کو چاہتی ہے

شان ایزدی ہے۔ کہ آجکل دنیا تقلید کی مسلمانوں میں گویا پڑ ہے۔ جو اصل اسلام سے محض ناواقف ہیں۔ اون کا نماز روزہ و دیگر احکام شریعت صرف رسم کے رنگ میں رہ گئے ہیں اور بہت سے مسلمان تو ایسے ہیں۔ جو احکام شریعت کی فرمانبرداری ظاہری اور رسمی طور پر بھی کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور اون کی تعداد کے مقابلہ میں صرف ایک قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف تقلیدی طور پر نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے کے عادی ہیں اور اون میں سے بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن شریف ہرگز پڑھ نہیں سکتے اور معدودے چند جو قرآن شریف پڑھتے بھی ہیں وہ اس کے معانی سے بالکل بے خبر اور گویا طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور کبھی اون کو یہ خیال نہیں کہ اس کلام پاک کا مطلب سمجھیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بعض سادہ لوح مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ قرآن شریف کے معانی سمجھنے کی عوام الناس کو کچھ ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس سے دلوں میں شبہات اٹھتے ہیں اور عام مسلمانوں کی نماز کا یہ حال ہے۔ کہ جھٹ پٹ وضو کیا اور چند منٹوں میں ٹھونگیں مار کر نماز ادا کرلی۔ گویا یہ ایک بوجھ ہے جو سر پر سے فوراً پھینک دیا جاتا ہے اگر کہا جاوے۔ کہ آہستہ سے تعدیل ارکان کے ساتھ خشوع اور خضوع اور حضور دل سے معانی پر نظر رکھ کر نماز ادا کرو۔ تو یہ اون کے لئے سخت مشکل کا کام ہے جس سے عہدہ برآ ہونا اون کے لئے تقریباً محال ہے اون کا ایسی جلدی سے نماز ادا کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں اون کو کوئی لذت نہیں اور خشوع خضوع پیدا نہیں ہوتا صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس احکم الحاکمین جس کی رو برو وہ کھڑے ہوتے اور رکوع اور سجود کرتے ہیں۔ کوئی عظمت اون کے دل میں نہیں ورنہ اگر یقین ہو۔ کہ وہ سمیع بصیر اور علیم ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اون کے دل پر اوس کا جلال اور عظمت مستولی نہ ہو ایک مومن کے واسطے سب سے ضروری بات یہی ہے۔ کہ وہ نماز پنجگانہ خشوع خضوع اور حضور دل سے ادا کرے۔ اور ایسے ادا کرے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور جب اسکی نماز ایسی ہوگی۔ تو پھر اس سے تمام بدعملیاں۔ جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا۔ بددیانتی اور بدنظری وغیرہ دور ہو جاویں اور کامل مومنین کی سی صفات اس میں جلوہ گر ہو جاوینگی۔ کیونکہ حقیقی نماز کا یہی خاصہ ہے۔ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انّ الصّلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر اور اگر ایک شخص باوجود نماز ادا کرنے کے نیک نہیں بنتا تو اوسکی نماز نماز نہیں وہ صرف ٹکریں ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں یعنے اصل مفہوم نماز سے نابلد ہیں اور حضور دل سے ادا نہیں کرتے۔ صرف زبان ہلاتے ہیں اور دل غفلت کے پردوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ سو ہر ایک مومن کو اپنی نماز ایسی بنانی چاہیئے جس سے وہ مطلب حاصل ہو جو نماز کا اصل مدعا ہے

پھر عام طور پر اون لوگوں نے جو علمائے کرام اور مشائخ عظام

کہلاتے ہیں اپنے اصلی کام یعنی امر معروف اور نہی عن المنکر کو بالکل ترک کر دیا ہے وہ دنیائے دون کی محبت میں گرفتار ہو گئے ایک شخص ہزار بدعات اور خلاف شریعت رسومات کرے انکو اُسے منع کرنے سے کوئی غرض نہیں انکی خوشی صرف اسی میں ہے کہ انکی آمدنی میں فرق نہ آوے بلکہ بعض علماء تو میں نے ایسے دیکھے ہیں کہ دنیاوی لالچ کی خاطر جھوٹے نکاح پڑھنے سے دریغ نہیں کرتے اور جھوٹی گواہیاں دینے سے بھی خدا سے نہیں ڈرتے۔ درس تدریس علماء کا کام تھا مگر وہ بھی ان لوگوں نے ترک کر دیا۔ سوا دینی تعلیم کی بجائے مدارس میں صرف دنیاوی تعلیم دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے غرض مسلمانی صرف برائے نام رہگئی۔ بعض مسلمان ایسے ہیں کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک صحیح پڑھنا نہیں جانتے۔ اور پھر انکے خیالات معاملات وغیرہ ایسے ہیں کہ مومنوں کی شان سے بہت ہی بعید ہیں۔ اور عام طور پر لوگ دنیاوی معاملات اور کاروبار میں ایسے منہمک اور محو ہیں کہ گویا دنیا پرستی اور دنیا طلبی ہی انکا اصل مدعا ہے اور جانتے بھی نہیں کہ دین کیا ہے۔ اور زبان حال سے بتلا رہے ہیں کہ آخرت پر انکا ایمان نہیں ورنہ وہ دین سے ایسے لاپرواہ اور خدا سے ایسے بیخوف کیوں ہوتے۔ کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ میں ایک سوداگر کی دوکان پر گیا۔ اثنائے گفتگو میں میں نے اُس سے پوچھا کہ آپ نماز بھی پڑھا کرتے ہیں تو اُسنے کہا پڑھتا ہوں۔ مگر پانچوقت نہیں۔ میں نے کہا کہ پانچ وقت کیوں نہیں پڑھتے اُسنے کہا کہ دوکان کا اس قدر کام ہوتا ہے کہ بالکل فرصت نہیں ہوتی اور نہ وقت ہی ملتا ہے۔ سو یہ حال ہے عام مسلمانوں کا۔ اور باوجود ایسا دنیا پرست اور دنیا کا کیڑا ہونیکے پاک لوگوں پر بھی طعنہ زنی کرتے ہیں اور انکی بدزبانی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ میرے ایک احمدی بھائی نے ذکر کیا کہ اسکے بھائی سے (جو ابھی احمدی نہیں مگر خیالات نیک رکھتا ہے) ایک مخالف نے کہا کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب ہے۔ سو اُسنے جواب میں کہا کہ کاذب کس کو کہتے ہیں اسنے کہا۔ جو جھوٹا ہو اور حق کو چھپاوے اسنے کہا اچھا میں تم سے چند ایک سوال کرتا ہوں سنو اور انکا جواب دو۔ اول یہ بتاؤ کہ جب کوئی شخص شادی پر ناچ کرائے تو کیا تمہارے علماء اسکو اس فعل سے منع کرتے ہیں اور اگر وہ باز نہ آوے تو کیا اس سے اظہار خفگی کرتے ہیں؟ اس نے جواب میں کہا نہیں پھر اُسنے کہا کہ شادیوں پر جو خلاف شرع امور مثلاً گانا بجانا باندھنا وغیرہ کئے جاتے ہیں تو کیا تمہارے علماء ان لوگوں کو ایسی ممنوعات سے روکتے ہیں اور اگر وہ نہ رکیں تو کیا ان سے بیزاری ظاہر کر کے کہتے ہیں کہ ہم تم سے تعلق قطع کر دینگے؟ اور تمہارے گھر کا کھانا پینا چھوڑ دینگے؟۔ اُسنے کہا نہیں۔ پھر اسنے کہا کہ کیا وہ بے نمازوں۔ زانیوں۔ شرابیوں کو کہتے ہیں۔ کہ بدکرداریاں ترک کر کے نماز پڑھا کرو۔ ورنہ ہم تمہارا جنازہ نہیں پڑھینگے۔ اسنے کہا نہیں۔ پھر اسنے کہا کہ اب حضرت مرزا صاحب کا حال سنیئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو نماز نہیں ادا کرتا وہ ہماری جماعت میں نہیں۔ جو فسق و فجور نہیں چھوڑتا اس سے ہم بیزار ہیں۔ جو دنیاوی رسومات میں مبتلا ہے وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ جو بری صحبت ترک نہیں کرتا اور خیانت اور رشوت کھاتا ہے غرض جو کسی قسم کا فساد اپنی طبیعت میں رکھتا ہے اور خدا اور رسول کے حکموں پر کاربند ہو کر پورا مومن نہیں اور پاک تبدیلی اپنے وجود میں نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ایسے شخص سے خواہ وہ ہمارا کیسا ہی قریبی رشتہ دار ہو ہمارا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہمکو اسکے روپیہ کی کچھ پرواہ ہے۔ ہماری جماعت میں صرف وہی داخل ہے جو خدا اور رسول کا پورا فرمانبردار ہے اور تبلیغ اسلام اور اسلامی غیرت کا پورا جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کاذب اور حق کو چھپانیوالا کون ہے۔ آیا مرزا صاحب یا تمہارے علماء۔ واقعی تمہارے علماء کاذب اور حضرت مرزا صاحب صادق ہیں۔

الغرض دنیا کے مسلمانوں پر نگاہ غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انمیں پرلے درجہ کی گمراہی پھیل گئی اسلام کے اصلی مفہوم سے جاہل مطلق ہو گئے اور دنیا طلبی اور زرپرستی میں غرق ہو گئے۔ تو گویا کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف جہان سے اوٹھ گیا اور ایمان ثریا پر چلا گیا۔ تو اب بتلایئے کہ جب زمانہ کی ایسی حالت ہو جائے۔ یعنے ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ قائم ہو گیا ہو سنت اللہ کے موافق کوئی شخص خدا کی طرف سے ایسا مبعوث نہیں ہونا چاہیئے جو گم گشتہ ایمان کو از سر نو تازہ کرے۔ اور اسلام کا حامی ہو کر اسکو دنیا میں از سر نو قائم کرے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس کا نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ جاوے اور شرک اور کفر اسکی جگہ پھیل جاوے اور کوئی خدائے واحد لاشریک کا پرستار نہ رہے۔ اسکی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہیں کر سکتی۔ وہ غیور خدا ہے۔ بڑی طاقت اور حکمت والا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسباب میں بھی یہ ظاہری قانون رکھا ہوا ہے کہ جب امساک باران ہو کر بانہایت درجہ کو گرمی پہنچکر زمین کی روئیدگی جلجاتی ہے تو آخر اسکی رحمت جوش مار کر مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور تازہ کرنیکے لئے بارش بھیجتی ہے۔ ایسے ہی جب روحانیت لوگوں میں نہیں رہتی اور لوگ دین الہی پر عمل کرنا چھوڑ کر طرح طرح کی گمراہیوں اور شرارتوں اور نہایت درجہ کی بدینی میں پڑ کر دولت ایمان کو بکلی ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اسی اپنے قدیم قانون کے مطابق دنیا میں ایک مصلح کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے۔ (باقی آئندہ)

خادم حضرت حجۃ اللہ فی الارض ہدایت اللہ از گجرات

مبارک

برادر فخر الدین صاحب ساکن میانی حال ملازم چھاؤنی لاہور کے ہاں خدا تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکا نام برادر موصوف نے بشارت اللہ کے مطابق محمد یعقوب رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو نیک بنا وے اور لمبی عمر صحت و عافیت کے ساتھ عطا کرے۔

آمین

مسلمان یہہ کہتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللّٰہم صل علیٰ محمد وآل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَأۡمُرُکُمۡ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ط۔

بخدمت مخدومی و مکرمی حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ صاحب الرئیس اخبار عام کے ایک سوال کے جواب مین مینے یہ مضمون لکہا تہا جسکو صاف بہی نہین کیا گیا اگر پسند خاطر ہو اور اس قابل ہو کہ مقدس اخبار بدر مین میرے بیان کو جگہہ مل سکے تو اسکو درست فرما کر جگہہ دیوین۔

پرچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء جسمین یہ سرخی بطور استفسار دیکر "مسلمان کیا کہتے ہین" مضمون ذیل درج ہے "مولانا لیاقت حسین پر جو جو پٹیالہ مین مقدمہ دائر ہے وہ اسلئے ہے کہ انہون نے قرآن مجید کی آیتین جمع کرکے ایک اشتہار چہاپکر تقسیم کیا تہا جس سے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا سمجہا گیا ہے۔ انہین متنازعہ آیتون کی نسبت لاہور کے ایک روزانہ اسلامی صحیفہ سلطان الاخبار کے ایڈیٹر مولوی عبد المجید صاحب فرخ نے بیان کیا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل ٹہیک ہے اور اشتہار قرآن شریف کے مطابق ہے" پیشتر اس سے کہ صاحب ایڈیٹر اخبار عام کے اس سوال کا جواب دیا جاوے "مسلمان کیا کہتے ہین" یہ سوال اہل ہنود سے قابل دریافت معلوم ہوتا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے قرآن کی آیتین جمع کرکے اونکی بناء پر اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا لیکن برخلاف اونکی اس کوشش کے اہل اسلام تو اونکے ورغلانے مین نہ آئے۔ مگر ہندو لوگ اسکے ورغلانے مین کسطرح آئے۔ کیونکہ واقعات ظاہر کر رہے ہیں۔ کسی مسلمان کو مولوی لیاقت حسین کے ساتہہ اسوجہ سے کہ وہ اسکے خیالات باغیانہ کو گورنمنٹ کے برخلاف تصور کرکے اسکو باغی اور خدا و رسول کے فرمودہ کے برخلاف سمجہتے اور یقین کرتے ہین۔ ہمدردی نہین ہے۔ مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اہل ہنود کو اسکے ساتہہ اسقدر ہمدردی کیون ہے کہ وہی اسکے معاملات مین پیروی کرتے اور وہی اپنی ضمانتون پر اُسکو چہوڑتے ہین (کیا ہندؤن کیطرف سے یہ جوش ہمدردی بغیر بعض ناواقف مسلمانون کے جنہون نے قرآن شریف و حدیث کی تعلیم کے خلاف شورش موجودہ مین حصہ لیا ہے کسی اور مسلمان کے ساتہہ بہی دکہلایا ہے۔ اس بارہ مین ہندو کیا کہتے ہین) اور یہ بہی معلوم نہین ہوا کہ جبکہ مولانا لیاقت حسین پر پٹیالہ مین مقدمہ اس بناء پر دائر ہوا ہے کہ اُسنے قرآن مجید کی آیتون سے بذریعہ ایک اشتہار مطبوعہ کے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا تو پہر مولوی عبد المجید فرخ جنہون نے اُس اشتہار کو قرآن شریف کے مطابق بیان کرکے اُس سعی کم حصہ مسلمانون کے ورغلانے اور جوش دلانے مین نہین لیا وہ کیون گورنمنٹ کی گرفت سے بچا ہوا ہے بلکہ ارتکاب جرم مین دونون برابر ہین۔ خیر اس سے تو ہمین کچہ غرض نہین جو کریگا وہ بہریگا مثل مشہور ہے چونکہ صاحب اڈیٹر اخبار عام اسپر خوشی سے بغلین بجا کر اور مولانا لیاقت حسین کی ان آیات جمع کردہ قرآن شریف کو جنمین گویا گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف ہونیکا اہل اسلام کو حکم دیا گیا ہے اور جنکے ترجمہ کے صحیح اور راست ہونیکے لئے مولوی عبد المجید صاحب فرخ کی تصدیق بہی درج کی ہے۔ اپنے نزدیک یہ لاجواب سوال کیا ہے۔ کہ "مسلمان کیا کہتے ہین" سو اسکے جواب مین عرض ہے کہ مسلمان یہ کہتے ہین کہ اگر وہ آیات کریمہ قرآن کریم کی آپ اپنے مضمون مین درج کر دیتے تو پہر دکہلایا جاتا کہ مولانا لیاقت حسین نے اپنی عدم لیاقت سے محض شکم پروری کی خاطر آپ لوگون کو خوش کرنیکے لئے ایک دجل اختیار کیا ہے۔ نیز مسلمان یہ کہتے ہین کہ قرآن کریم مین اللہ جل شانہٗ نے اونکو یہ تعلیم دی ہے کہ یہود اور مشرکین یعنی بت پرست اہل ہنود وغیرہ تمہارے دشمن ہین۔ مگر انگریز لوگ تمہارے دوست ہین پس تم انگریزون کو اپنے دل سے دوست رکہنا چاہئے قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ اسپر بصراحت دلالت کرتی ہے۔ قرآن کریم۔

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیہود والذین اشرکوا ولتجدن اقربہم مودۃ للذین اٰمنوا۔ قالوا انا نصٰری ذالک بان منہم قسیسین ورہبانا وانہم لایستکبرون

سورۃ مائدہ رکوع ۱۱ پارہ ۷ - یعنی (اے پیغمبر) مسلمانون کے ساتہہ دشمنی کے اعتبار سے یہود اور مشرکین (یعنی ہندون کو تم سب لوگون مین بڑا سخت پاؤگے اور مسلمانون کے ساتہہ دوستی کے اعتبار سے سب لوگون مین اونکو قریب تر پاؤگے جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین اور نصاریٰ کا اتنا میلان اس سبب سے ہے کہ اونمین علماء اور مشائخ ہین اور نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہین کرتے۔

اب اس حکم خداوندی سے یہ بخوبی ہویدا ہے کہ انگریز چونکہ باعلم ہین جسکا نتیجہ ہے کہ وہ متعصب اور متکبر نہین۔ کیونکہ تعصب اور عداوت اور تکبر نتیجہ جہل کا ہے۔ اسلئے مشرکین یعنی بت پرست اپنی جہل کیوجہ سے تکبر اختیار کرتے ہین جیسا کہ ہنود اہل اسلام اور انگریزون کو خواہ وہ کیسا ہی شرافت اور وجاہت خاندانی رکہتا ہو۔ مگر پہر بہی اپنے سوا سبکو ہیچ کہتے ہیں اور یہ شرفا ہین باوجودیکہ نیوگ جیسے ناپاک حیا سوز اور شرافت کش مسئلہ کے عامل اور قائل ہین لیکن پہر بہی اس سخت بیحیائی کے اختیار کرنے سے جو کمینہ سے کمینہ قوم جوہڑے تک بہی پسند نہین رکہتی کہ اونکی بیاہتا بیوی اونکے روبرو اولاد حاصل کرنیکے واسطے کسی غیر سے ہمبستری کرے پہر بہی نہ انکی شرافت جاوے نہ حیا و عزت پر داغ لگے حالانکہ ملیچھ قوم وہی ہو سکتی ہے جس سے کہلی بیحیائی سرزد ہو اور اپنے مالک حقیقی سے جسنے اوسکو پیدا کیا رزق دیا اور اسکی پرورش کی پہر اپنی بد طینتی اور محسن کشی کی راہ سے اسکا احسان نہ مانے اور اسکا شریک ٹہرائے۔ اسیواسطے قرآن کریم نے اِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فرما کر ان ملیچھون سے نفرت دلائی ہے پس ایسے نام کے مسلمان جو ایسے لوگون کے ساتہہ جنکو نجس جتلایا گیا ہے ہان مین ہان ملا کر اور تعلیم خداوندی کو پس پشت ڈالکر جو انکا ساتہہ اختیار کرتے ہین۔ وہ کوئی مولوی ہو یا ملا وہ ہرگز مسلمان نہین کہلا سکتا۔ حضرت جبکہ مسلمانون کو خداوند کریم نے اپنے پاک کلام قرآن مجید مین یہی ہدایت فرمائی ہے کہ قوم انگریز ہی ہے جو تمکو دوست رکہیگی اور دوستی پہ

تمہارے سخت دشمن ہیں چنانچہ واقعات نے اس امر کی شہادت دیدی ہے ۔ کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جان و مال کے محافظ انگریز ہی ہیں ۔ جن کے پُرامن ظل حمایت مین اہل اسلام نہائیت آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو سرانجام دیتے ہیں اور ہندو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہین ۔ خداوند کریم کا اہل اسلام پر یہ ایک خاص فضل ہے جو اس نے ان لوگون کو حکومت نہین دی ورنہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے ۔ زمانہ سکھا شاہی مین جب اون کو ثروت ۔ اور حکومت حاصل تھی ۔ تو مسلمانوں پر کس قدر ظلم و ستم کئے گئے تھے ۔ نماز کے لئے اذان دینے پر مسلمانوں کو سخت سخت سزائین دی جاتی تھین ۔ اگر کسی سے مادہ گاؤ کے کوئی ضرب اتفاقیہ اور نادانستہ بھی لگ جاتی تھی ۔ تو پھر کیا ان بیچارون کو قتل کیا جاتا تھا ۔ اب بھی اس پُرامن حکومت مین جس صیغہ مین ہندو افسر ہین اور مسلمان ماتحت جو کچھ اون کا حال اُن افسران ہندو کے ہاتھوں سے ہوتا ہے وہ اخباری دنیا پر پوشیدہ نہین ہے پس جبکہ انگریز مسلمانون کو دوست رکھتے ہین ۔ بموجب فرمودہ قرآن کریم کے ۔ تو پھر کیا مسلمانون کا فرض نہین ہے کہ اون کو دوست رکھین اور پھر جبکہ خوش قسمتی سے بھی انگریز شہنشاہ ہون ۔ تو پھر اون کی اطاعت اور محبت اور بھی مسلمانون پر فرض ہوئی ۔ اور قرآن کریم مین یہ بھی تعلیم دیگئی ہے ۔ کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے بدلہ احسان کا احسان ہی ہے ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو انسان کا شکرگزار نہین وہ خدا کا بھی شکرادا نہین کر سکتا ۔ یہ تو ایڈیٹر صاحب کے سوال کا جواب ہے جو قرآن کریم نے خود اون کو دیا ہے ۔ اور قرآن کریم نے قومیت کے بیہودہ فخر و تعلق کو مٹایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم ۔ یعنے تم مین قابل عزت و فخر و بلالحاظ قوم و وجاہت خاندانی کے وہ ہے جو اللہ جل شانہٗ کے نزدیک پرہیزگار ہے اور قرآن کریم نے ہی منجملہ سخت گناہون کے سخت تر گناہ جو خدا کے غضب کو بھڑکانیوالا ہے بغاوت قرار دیا ہے بغاوت خواہ خدا کے ساتھ اختیار کی جاوے یا بادشاہ وقت کے ساتھ ۔ کیونکہ بادشاہ وقت کو ظل اللہ بنا کر اس کی اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا ہے ۔ اور جس طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے امور دینی مین بادشاہ وقت کی اطاعت کو منجملہ فرائض مذہبی ایک فرض اہل اسلام کے لئے قرار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ قرآن کریم مین ہے ۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔ یعنے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو ۔ اور اپنے حاکمون کی جو تم مین ہون ۔ غرض کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی متمم اور مکمل اور خاتم الکتب منجانب اللہ کتاب ہے ۔ جو انسان کی تمام ضروریات زندگی کے لئے خواہ دینی ہون یا دنیاوی ۔ سب پر حاوی اور سب کی متکفل ہے ۔ دنیا مین اور کوئی مذہب ایسا نہین ہے اور وید تو اس بارہ مین بالکل ناقص اور عاجز ہے ۔

مسلمانون کو جہان اور تعلیم خداداری اور پاکیزگی نفس اور ہمدردی عام بنی نوع و نوع کی یعنی حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت رکھنی کی دی ہے ۔ وہان پولیٹکل تعلیم بھی ایسی دی ہے ۔ کہ اگر وہ اس پر چلین ۔ تو کبھی کسی نوع کا نقصان نہین اوٹھا سکتے ۔ وید مین تو حق اللہ اور حق العباد کی تعلیم تو کیا پہلے انہین حقوق پر جس پر انسان کی فلاح و بہبودی دنیوی و اخروی موقوف ہے ہاتھ صاف کیا گیا ہے ۔ حق اللہ سے گردانی اور انکار تو اس سے ظاہر ہی ہے ۔ کہ اوس خالق الکل رب العلمین کو اپنے ذرہ ذرہ وجود کی خالقیت سے جواب دیا گیا ہے کہ وہ ہمارا خالق ہی نہین ۔ اور حق العباد کی حق تلفی کے لئے نیوگ جیسا مسئلہ رکھا گیا ہے ۔ پس جو قوم اپنے خالق اور رب کو جو احکم الحاکمین ہے ۔ اپنے وجود کا خالق نہ سمجھے ۔ اور جیسی کہ وہ ہستی قدیم سے ہے ۔ اپنے آپکو بھی اس کی مانند قدیم سے ہی جانے ۔ پھر وہ اپنی بڑی احسان فراموشی اختیار کرکے بادشاہ وقت کے احسانات اور مربیانہ شفقتون کے کب دلدادہ ہو سکتی ہے ۔ وہ کسی قدر معذور بھی ہین ۔ کیونکہ اون کو مذہبی تعلیم ایسی نہین دی گئی جو حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت کو روا رکھین ۔ ہر ایک مذہب مین بجز اسلام کے واقعات آیندہ کے بتلانے اور ان مہمات پر جو کسی زمانہ مین آیندہ پیش آنے والے ہون ۔ اس مین اس طریق کے بتلانے مین جس سے کہ اون پیش آمدہ مصیبتون کا نشانہ نہ بنے ۔ اور خوشحالی کے ساتھ پر امن زندگی بسر کرے ۔ ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہین ہے بلکہ ایسے تمام مذاہب جو اسلام کے خلاف ہین اس سے عاجز ہے اور بالکل ساکت ہین جس سے وہ ایک مردہ بے جان کی مانند ہین اور قابل اس کی ہین ۔ کہ اون کو زمین مین دفن کیا جائے ۔ کیونکہ مُردہ نعش جس مین زندگی کی روح نہ ہو وہ بنی نوع انسان کو کیا فائدہ اور فیض بخش سکتی ہے ۔ ہان اسلام ہی اور بے شک اسلام ہی ایک ایسا پاک و صاف اور کامل و مکمل و سچا مذہب ہے ۔ جو زندگی روح اپنے اندر رکھتا ہے ۔ جس مین ہر زمانہ کے لئے ہدایات اور اوس کے مفاسد اور خرابیون کا اظہار کرکے اس کے نجات یابی کا قانون بتلایا گیا ہے ۔ اس لئے مین ضروری سمجھتا ہون کہ کتاب ترمذی شریف سے جو احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معتبر کتاب ہے ۔ ایک دو حدیث ابواب الفتن سے نقل کرکے دکھلاؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح آخر زمانہ مین اوس شورش موجودہ کی خبر دیکر مسلمانون کو اس سے باز رہنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے ۔ چنانچہ وہ احادیث شریفہ یہ ہین ۔

حدیث شریف

عن عبد اللّٰہ عن النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم قال انکم سترون بعدی اثرۃً وامورا تنکرونھا قالوا فما تامرنا قال اَدّوا الیھم حقھم واسالوا اللّٰہ الذی لکم ۔

یعنی روائیت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہین تم بُرا جانو گے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہین ۔ آپ ہم کو اس وقت مین فرمایا ۔ آپ نے دو تم حق اون کا (حاکمون کا) اون کے تئین اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے قولہ ۔ دو تم حق اون کا یعنے حکام کا جو حق ہے مطلب یہ کہ اون سے کسی حال مین سرکشی نہ کرنا ۔ اگرچہ وہ تمہارا حق تم کو نہ بھی دین پھر بھی ان کی اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کے لئے اون سے جھگڑا نہ کرنا ۔ بلکہ صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا ۔

حدیث شریف

عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ورجلٌ یسالہ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حُمّلوا وعلیکم ما حُمّلتم ۔ یعنی روایت ہے وائل بن حجر سے ۔ کہ کہا اونہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک مرد آپ سے پوچھتا ہون ۔ پھر کہا اوس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہودین ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیوین ہمارا حق اور طلب کرین ہم سے اپنا حق تو مین کیا کرون ۔ فرمایا آپ نے

سنو تم اون کی بات اور اطاعت کرو ان کی کہ ان پر ہے جو کچھہ اونہون نے اوٹھایا یعنے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اوٹھایا۔ غرض یہ ہے۔ کہ اگر وہ تمہارا حق بہی نہ دین۔ تو اس حالت مین بہی تم اون کی اطاعت کرنا اور ان پر خروج مت کرو۔

علاوہ اس کے جیساکہ اس پُرفتن زمانہ مین عام طور پر رویہ اکثر ہندو اخبارات کا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف ایسی حالتون مین (جبکہ باغیون کو سزائین دی جاتی ہین اور ان کی ایسی بےجا درخواستون کو جو یہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے کرتے ہین بمقتضائے مصلحت و حکمت رد کیا جاتا ہے) تو وہ زبان لعن طعن کی کہولتے اور توہین آمیز فقرات کا استعمال کرتے ہین۔ مگر مسلمانون کو اون کے ہادی کامل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی سبہوں پر حکمت جاری ہے یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے بادشاہ وقت کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کریگا دیکہو یہ ہے راہ سلامتی اور نجات کی۔ چنانچہ فرمایا حدیث شریف

عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب علیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ۔ یعنے روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے۔ کہا کہ تہا مین ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تہا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو بلال نے دیکہو ہمارے امیر کو پہنتا ہے لباس فاسقون کا۔ سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اللہ اوسکو۔ چنانچہ اہل اسلام مین اس پر ہمیشہ عملدرآمد رکہنے کے لئے آٹھوین دن ہر جمعہ کے خطبہ مین مسلمانون کو یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ جو بادشاہ وقت کی توہین کریگا گویا کہ اوس نے خدا کی توہین کی اور خدا اوس کو ذلیل کریگا۔ پس مولوی لیاقت حسین ہو یا حیدر رضا وغیرہ۔ جو اس حکم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کریگا اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف (جو ہماری محسن اور مربی ہے اور جسکی نسبت اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے کہ وہ مسلمانون کو دوست رکہتی ہے۔) زبان لعن طعن کی کہولتا ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہے۔ کیونکہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ فرمایا ہے۔ کہ جو خلاف کریگا اللہ کے رسول کا وہ جہنمی ہے اور جہنمی کافر کو کہا گیا ہے اور وہ آیۃ کریمہ یہ ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساءت مصیرا اب جو لوگ مسلمانون مین سے خدا کے رسول کی ہدایت کے خلاف دوسرا راہ مشرکین کا اختیار کرتے ہین۔ وہ مسلمان نہین ہین۔ اور یہ بہی قرآن کریم مین آیا ہے۔ کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کریگا خدا اوس کو سختی مین ڈالدیگا۔

اب حاصل کلام یہ ہے۔ کہ یہ احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہے ہین۔ احادیث کی کتابون مین ابواب الفتن مین درج ہوئی ہین۔ جن مین آخر زمانہ کے متعلق پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ ایسا ایسا وقوع مین آئیگا اور اوس وقت یہ راہ نجات کا ہے کہ نہ ایسی شورش مین شامل ہو۔ جو گورنمنٹ وقت کے برخلاف ہو اور نہ اون لوگون کے ساتہہ شامل ہونا جو گورنمنٹ کی توہین روا رکہین۔ کیونکہ قانون آلہی ہے کہ ایسے لوگون کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے۔ دیکہو یہ پیشگوئیان اس زمانہ مین کیسی کہلی کہلی واقعہ ہوئی ہین اور جن لوگون نے توہین گورنمنٹ کی راہ اختیار کی اون کو خدا نے کیسا ذلیل کیا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ آخر زمانہ مین پیش ہونے والا تہا اس لئے مسلمانون کو ایسے امور سے جو اون کی ذلت اور تباہی کا باعث ہو پہلے سے بتلا کر روکا گیا ہے۔

اب جمیع مسلمانون کی خدمت مین (احادیث رسول مقبول صلعم کی سنا کر جو اون کے لئے مدار نجات ایمان ہے) عرض کرتا ہون۔ کہ فرقہ احمدیہ یعنی خادمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے ایسے ہر ایک جلسہ سے خواہ کانگریس کے ہون یا کانفرنس کے یا حقوق طلبی کے سخت متنفر ہین اور ایسا کوئی احمدی نہین جو کسی جلسہ مین شمولیت رکہتا ہو۔ اور دیگر مسلمانان ہند بہی خدا کے فضل سے ایسے جلسون مین جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتے ہین۔ جب سے کہ سرسید مرحوم نے مسلمانون کو اون کے لیسے مضامین پر (جنہین حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کو گلیڈسٹون وغیرہ کے نام سے نامزد کر کے اپنی بنا پر ان کو گالیان دی گئی تہین۔ کہ یہ شخص گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور محبت کو سلطان روم پر فضیلت دیتا ہے) تنبیہ کر کے رہبری کی تہی کہ اس بارہ مین تمام مسلمانونکو حضرت مرزا صاحب کی پیروی اختیار کرنی چاہیئے۔ اپنی شمولیت روا نہین رکھتے ہین لیکن بہت سے مسلمان ابہی ایسے ہین کہ وہ اپنے حقوق کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے رہتے ہین اور ایسے جلسے کرتے ہین جس مین بغاوت کو تو بالکل راہ نہین ہے بلکہ عجز اور انکساری سے اپنے مقاصد اور حقوق کی طرف گورنمنٹ کو مائل کرنا مدنظر ہوتا ہے۔

اس لئے پہر بہی مین اون کی خدمت مین نہایت ادب سے ملتمس ہون۔ کہ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکام سے کہ جو صرف اپنا ہی حق ہر حالت مین لین اور رعایا کا نہ دین روکا ہے۔ کہ اون سے اپنے حقوق طلب نہ کرو اور اون کا حق دو۔ اور ہر حال مین اون کی اطاعت کرو۔ تو پہر ایسی مہربان گورنمنٹ سے جو ہر طرح سے ہمارے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ہماری فلاح و بہبودی کے لئے ہم کو ہر قسم کی آزادی دی رکہی ہے اور محض اہل ہند کے مفاد کے لئے ہزار زر کثیر سے تعلیم گاہین مقرر کی ہین۔ اور ہر ایک علم کے حاصل کرنے مین ہم کو کوئی روک نہین ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اپنی جیب خاص سے وظائف تک حصول علوم کے لئے دینے مین کوتاہی نہین کرتی ہے تو پہر ایسی مربی و محسن گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق طلبی کے لئے صدائین بلند کیون ہون۔ ہمکو وہ لیاقت اور قابلیت اختیار کرنی چاہیئے۔ جو گورنمنٹ کی توجہ کو خود اپنی طرف جذب کرے۔ جب تک یہ نہین۔ تو پہر چیخنا چلانا بالکل بےسود اور ایک بےادبی کا طریق ہے۔ جس سے ہم کو ہمارے ہادی کامل نے روکا ہے۔

نہایت ہی افسوس اور درد بہرے دل سے یہ ظاہر کئے بغیر نہین رہا جاتا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو اپنی فیاضی اور مراحم خسروانہ اور نہایت مہربانی سے جو آزادی اہل ہند کو اون کی بہبودی اور فلاح کے لئے عطا فرمائی تہی وہ اہل ہند کو ہضم نہ ہوسکی۔ کیون ہضم نہ ہوسکی ہا واقعات نے اسپر شہادت دی ہے۔ کہ ابہی وہ اوس کے اہل نہ تھے۔ کیونکہ ان مین وہ تمیز اور قابلیت پیدا نہین ہوئی تہی۔ کہ اوس کو کسی موقعہ اور محل پر استعمال کرین۔

سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے
آہ آہ ہماری ہندو بھائیوں کو اہل ہند کی بہبودی کیلئے جو جوش طوفان کی صورت میں اونکے دماغوں میں موجزن ہوا تو اس صورت میں کہ جس سے کشتی قوم کو ایک ہی ہوا ہی طمانچہ سے غرق آب کر دیا اور اب بھی اس غرق شدہ کشتی کے نکالنے کا فکر نہیں ہے بلکہ اسکے ساتھ ہمدردی کی راہ سوجھی ہے تو ایسی کہ جو باقیماندہ قوم ہے وہ بھی اس گرداب بے تمیزی میں پڑ کر قعر دریا میں جا پڑے کیونکہ سطح غرق شدہ قوم سے ملنا تو نصیب ہو جائیگا۔ بس اگر ان بہی خواہان قوم کی یہی توجہ مبذول رہی تو آج نہیں کل یہ ساری کی ساری بیڑا غرق ہو نیکو ہے۔ کاش یہ لوگ سوچیں اور ملک پر رحم کریں۔

پہلا رسالہ میں "ہندو کیا کہتے ہیں" کہ الیسی پاک تعلیم جسپر چلکر انسان بے لوث زندگی ہر زمانہ میں امن اور چین کے ساتھ بسر کر سکے اونکو اونکے مذہب نے دی ہے۔ اگر وہی ہے تو پھر یہ کانگریس کا فضول جھگڑا جو ایسی پاک تعلیم کے مخالف ہے۔ قابل احتراز و اجتناب کیوں نہیں سمجھا جاتا جسمیں قوم کا لاکھوں کا روپیہ بھی برباد جا رہا ہے اور اب تک باوجود بربادی قوم کے روپیہ کا اسکا مفاد قوم کیلئے اس سے زیادہ ثابت نہیں ہوا کہ اسنے ملک میں مختلف صورتوں اور لباسوں میں بغاوت کی آگ کو بھڑکا کر اہل ہند اور حکام وقت کو دقتوں میں ڈالدیا ہے اور اس پر امن و امان ملک میں بدامنی کو پھیلا دیا ہے۔ حکام وقت سے عجز اور انکساری کے ساتھ ایک مدت تک اپنے حقوق مانگنے بجائے تھے لیکن ان حقوق کو نمرود وار طور پر دھکیان دیکر اور سرکشی اختیار کرکے امید حصول کی رکھنا یہ اسی کانگریس کا ہی کام اور فہم و ذکا ہے۔ ہاں اسوقت صاحب ایڈیٹر اخبار رام سے ایک سوال کرنیکی اور جرأت ہوئی ہے۔ اسی رسالہ میں "ہندو کیا کہتے ہیں" کہ یہ شورش موجودہ اور اس قسم کے خیالات جو گورنمنٹ برطانیہ کیلئے پسندیدہ خاطر نہیں ہیں بلکہ اونکے دفع کرنیکے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو ایک فکر دامنگیر ہو گیا ہے انکا وجود اس کانگریس کے بننے سے پہلے بھی اس ملک میں موجود تھا یا اس کانگریس کے بعد ہی (جو ملک ہند کے بہبودی اور فلاح کیلئے قایم ہوئی ہے) اسکا وجود ظہور پذیر ہوا ہے

اور "ہندو کیا کہتے ہیں" جبکہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کو ایسے خیر خواہ اور فرمانبردار ہیں تو پھر ان باغیوں کی سزا پر جنکو بعد ثبوت سزائیں دیجاتی ہیں (بجائے خوشی کے کہ ایسے شریر لوگ سزائیں پاکر دوسرے اس قسم کے خیالات رکھنے والوں کیلئے موجب عبرت ہوں تاکہ وہ ان خیالات سے باز آجائیں تو ملک میں پھر دوبارہ امن قایم ہو) اور رنجیدہ ہو کر گورنمنٹ کے مظالم کا ذکر اور باغیوں کی اس مردانہ روش کیلئے جلسہ کیوں کرتے ہیں اور اونکی امداد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کا بھی نہیں کیا جاتا۔ اس کا مقصد یہ کیا یہی ہے کہ جو لوگ ایسے شر انگیز خیالات رکھتے ہیں اور ابھی کسقدر پردہ میں مخفی ہیں وہ بھی مرد میدان بنکر ظاہر ہوں تاکہ یہ عزت کا تاج انکے سر پر بھی مزین فرمایا جاوے۔

"ہندو کیا کہتے ہیں" جن باغیوں کو بعد تحقیقات کامل حکام ابحلا نے عبرتناک سزائیں دی تھیں اور پھر بنظر ترحم خسروانہ موقعہ سالگرہ مبارک شہنشاہ بر جبکہ قدر بہت سے رستہ ہے کہ کچھ قیدی رہا کئے جاتے ہیں۔ اور یہ رہائی اونکی مجرمیت کے وجہ کو نہیں دہو تی ہے تو پھر اس قسم کے رہاشدہ قیدیوں اگر اہل کانگریس نے جو تاج رکھا ہے وہ کن حسن خدمات کے عوض میں ہے کیا یہی خدمت ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ کا خوب مقابلہ کیا ہے کیونکہ شکست و فتح نصیبوں سے ہے۔
وے لے سے میرے مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔

خاکسار ایک احمدی

رسید زر

نمبر ۲۴۳۸ شیخ محمد الدین صاحب	عما
نمبر ۲۴۲ بابو عبد العزیز صاحب	للعہ
نمبر ۲۴۹ بابو حیدر علی صاحب	صہ
نمبر ۱۶۸ منشی مہر الدین صاحب	عما
نمبر ۷۶ میاں عنوان الدین صاحب	عما
نمبر ۱۵۶ میاں فضل الدین صاحب	للعہ
نمبر ۱۵۲۳ چودھری حسن علی صاحب	عما
نمبر ۵۵۲ بابو شاہ دین صاحب	صہ
نمبر ۲۵۵ میر اکبر صاحب	صہ
نمبر ۵۶ پیر بخش صاحب	للعہ
نمبر ۱۵۱۱ چوہدری غلام سرور صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۱۴ نصیر خان صاحب	للعہ
نمبر ۱۲۰۳ مرزا غلام حسنین صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۷۰۰ منشی احمد علی صاحب	عما
نمبر ۵۸۹ منشی محمد الدین	عما
نمبر ۱۸۲۲ بابو علی حسن صاحب	عر
نمبر ۹۰۸ مولوی امام علی خانصاحب	عما
نمبر ۱۶۹ شیخ محمد افضل صاحب	عما
نمبر ۱۰۷۹ شیخ نیاز محمد صاحب	عما
نمبر ۵۹۱ صالح محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۵۱۴ ابو محمد عبد اللہ صاحب	عما
نمبر ۱۲۸۷ قاضی حامد دین صاحب	عما
نمبر ۷۶۰ شیخ سخاوت علی صاحب	عما
نمبر ۱۵۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب	للعہ
نمبر ۱۷۰ حکیم غلام محی الدین صاحب	للعہ
نمبر ۶۰۵ منشی محمد عثمان صاحب	عما
نمبر ۱۳۵۰ غلام مرتضی خانصاحب	للعہ
نمبر ۱۱۶۹ غلام رسول صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب	للعہ
نمبر ۱۸۵۵ منشی عبد الرحیم صاحب	۸ر
نمبر ۱۳۲۴ عبد العزیز صاحب	للعہ
نمبر ۱۹۰۷ میاں اللہ دتا صاحب	للعہ
نمبر ۱۷۸۵ بابو غلام رسول صاحب	عما
نمبر ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب	للعہ
نمبر ۷۴۲ چوہدری محمد حسین صاحب	للعہ
نمبر ۸۹۴۱ برکت علی صاحب	للعہ
نمبر ۲۹۰ وزیر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۱۱۱ منشی غلام رسول صاحب	عما
نمبر ۳۹ میاں حبیب الرحمن صاحب	صہ
نمبر ۸۲۲ عبد الرحمن صاحب	للعہ
نمبر ۲۴۴ منشی فیاض علی صاحب	عما
نمبر ۵۷ منشی عبد العزیز صاحب	عما
نمبر ۱۵۲۴ حبیب اللہ صاحب	عما
نمبر ۲۱۹ محمد دین طفیل صاحب خیمہ دوز	

پہلا احمدیہ وفد

صدر مقام سلسلہ احمدیہ کی اہم بڑہتی ہوئی ذمہ واریوں اور ضرورتوں مین سے مدرسہ کے واسطے نئی خرید کردہ زمین پر ایک عمارت بنانے کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی چھٹی مین کر چکے ہین۔ جو کہ ۱۳ فروری ۱۹۱۳ء کے اخبار بدر مین شائع ہوئی تہی۔ اس کے جواب مین سب سے اوّل جماعت احمدیہ انبالہ اور پہر جماعتہائے فیروز پور کپورتہلہ نے بڑی مستعدی کے ساتھہ فوراً چندہ کی فہرست کہولی انبالہ کی جماعت کے افراد نے ایک ایک ماہ کی آمدنی اس مد مین دی ہے سوائے ایک دوست کے جس نے نصف دیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قابل قدر نمونہ ہے۔ لاہور کی جماعۃ نے بھی قریب دو ہزار روپے کے چندہ جمع کر لیا ہے اور ہنوز ساری جماعت مین چندہ کی فہرست نہین پھری اُمید ہے۔ کہ اسی طرح دوسری جماعتین بہی اس اہم قومی ضرورۃ کے واسطے روپے جمع کرنے مین مصروف ہون گی۔ لیکن جس قدر کثیر روپیہ عمارت کے واسطے درکار ہے اوسکو مدنظر رکھہ کر قوم کے بعض بزرگ دوستون نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ چند ایک دوست ایک ڈیپوٹیشن کیصورت مین باہر نکلین اور چندہ جمع کرین اس ڈیپوٹیشن کیواسطے جو نام تجویز کئے گئے ہین وہ خود ایسے ہین کہ قوم اون کے واسطے کیا کچھہ کرنے کو طیار ہے یا ہو سکتی ہے۔ اس کے لکھنے کی مجھے ضرورت نہین۔ وہ اسمائے مبارک یہ ہین۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز
خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ۔ وکیل قوم
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب " "
میان چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
میان معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور

اس وفد کا پروگرام سردست یہ تجویز ہوا

پروگرام

یہ وفد ۲۸ فروری ۱۹۱۳ء کی شام کو سات بجے امرتسر پہونچیگا۔ اور ۲۹ فروری کی دوپہر کو روانہ ہوکر کرتار پور سٹیشن سے ۲۹ ہی کو کپورتہلہ پہونچکر کام کریگا۔ یکم مارچ تک وہان قیام ہوگا۔ یکم کو وہان سے واپس ہوگا

۸ مارچ ۱۹۱۳ء کو لائلپور۔ ۱۴ مارچ کی شام کو گجرانوالہ۔ ۱۵ مارچ کی صبح کو راولپنڈی۔ راولپنڈی سے اسی روز شام کو روانہ ہوکر ۱۶ مارچ صبح مردان اور پھر اسی رات کو پشاور پہونچیگا۔

درخواست دُعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مکرمی مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کے طلبا احمدی جماعت سے درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ ان کیلئے دُعا کرے کہ اللہ تعالے ان سب کو اپنے فضل و کرم سے امتحان مین کامیاب کرے۔ اور ایسے ہی دین کے امتحان مین بہی اپنی رحمانیت سے مفلح کرے۔ اور دین کا سچا خادم و حامی بنادے۔ والسّلام

طلباء کے نام یہ ہین

فضل الدین۔ عبدالرحمن خواجہ۔ ولی اللہ شاہ۔ گوہر الدین عبدالعلی۔ فیض احمد۔ عبدالحق۔ عبدالحمید فخرالدین۔ غلام حسین۔ محمد امجد حسین۔ محمد صادق عبدالرحمان امرتسری۔ عطاء محمد۔ عبدالرحمن بھیروی محمد جمیل۔

طلباء مدرسہ

تلاش فرزند

محمد مسعود ولد مستری حسن الدین ساکن سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ گھر سے بھاگ گیا ہے عمر ۱۷ برس۔ گندمی رنگ۔ ناک لمبی۔ قد آور جوان جو صاحب پائین مستری کو آگاہ کرین۔ اوس کی والدہ سخت پریشان ہے۔

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے

جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین آپکے سکول تعلیم الاسلام کے طلبائے فسٹ سیکنڈ اور تھرڈ مڈل سے التجا کرتا ہون کہ وہ اس شعر پر اپنے اپنے جواب مضمون لکھکر میری طرف ارسال فرماوین جس طالب علم کا مضمون اچھا ہوگا اور اتفاق رائے سے دلچسپ ہوگا۔ مین اوسکو ایک نفیس کتاب اور ایک روپیہ نقد انعام دونگا۔

شعر یہ ہے۔ ؎

لکھا ہے بو علی سینا نے زر سے۔
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے

عبدالمجید احمدی۔ سٹونگ روڈ۔ بلوچستان

ایڈیٹر مرقع

مطلع رہین۔ کہ فروری کے مرقع متعلق حل چیستان کا جواب شمس نمبر ۲ مین چھپا ہے۔ ذرا صبر کرین۔ ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت۔
وای غریم فی التقاضی غریمہا۔

بشارت احمد

اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور اپنے گوہر بے بہا اخبار بدر مین درج فرماکر مشکور فرماوین۔

ہمارے شہر مین ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تشریف آوری پر اس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمام جماعت احمدی ایک جگہ جمعہ پڑہتی ہے اور جمعہ مسجد معماران مین پڑہایا جاتا ہے۔ یعنے حضرت حکیم الامۃ کی مسجد مین۔ اور نماز مین تین چار صفون سے زیادہ احمدی بہائی ہوتے ہین اور ایک ایک صف مین بیس پچیس آدمی آتے ہین کوئی قریباً ایکصد کے آدمی آکر نماز پڑہتے ہین اور خدا کے فضل و کرم سے ایک بڑی رونق ہے۔ جو آج تک کبھی بہی اس مسجد مین اس قدر آدمی نماز جمعہ مین شامل نہین ہوئے اور جمعہ ڈاکٹر صاحب پڑہاتے ہین۔ جو عجیب معارف قرآنکریم کے بیان فرماتے ہین۔ نیز اُنکے وعظ سے بہی زیادہ بیعتے احمدی جماعت کے ہو چکے ہین۔ جس مین سوائے احمدی جماعت کے غیر احمدی بہی کچھہ نہ کچھہ شامل ہوتے ہین اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب کو ہمارے بھیرہ کی جماعت کیواسطے بشارت ہی کرکے بھیجا ہے اور واقعی ہماری جماعت احمدی بھیرہ کیواسطے بشارتِ احمد ہوئے۔ غرضکہ اسم بامسمی ہوئے مین ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون اور سچے دل سے ان کیواسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اون کو دین و دنیا مین مالامال کرے اور دن بدن اون کی عزت افزائی ہو۔ یہ بہی عرض کردینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے تشریف لانے پر مریضوں کی تعداد پہلے سے قریباً دوگنی شفاخانہ مین ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک مریض کیساتھہ بہت نرمی سے پیش آتے ہین اور مرض کی بہت اچھی طرح سے تفتیش کرتے ہین بلکہ مریضون کیواسطے بہی بشارت ہے دن بدن مریضون کا رجوع بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت اور مرضی کی تفتیش کرنے مین ہر ایک آدمی اون کا ثنا خوان ہے خدا نے ہمارے شہر کی بہبودی کے لئے ہر ایک طرح سے بشارت کر کے بھیجا ہے خدا تعالیٰ اونکو ہمیشہ اسم بامسمی رکھے اور دین دنیا مین ترقی بخشے۔ آمین [illegible]



اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

خریدار نمبر ۵۴۳ ۔ قادیان

D. G. Khan

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا ایجنسی سے خرید فرماوین

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے ۔ اور مخالف کتابون مثل سیف چشتیائی و رد و رائی کو زیر نظر رکھا گیا ہے ۔ اور بطور ضمیمہ دعا "الذین هو مسلکم" پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس مین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے ۔ یہ کتاب مجھے حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضے اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے کہ مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا ۔ مجھے خوب یاد ہے قرآن پڑھتے پڑھتے مل کے ترا جعہ اور تراقیض کو ضبط نہین کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو اسی صورت سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہ تھی بہت سے مضامین نئے بھی ہین ۔ جو مؤلف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہین میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا ۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے ۔ خدا تعالی ہمارے عزیز القدر قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر تحفہ سے مرہون منت کیا ہے ۔ بلکہ اپنی ناگزیر اور مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے ۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

نوٹ ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین ۔ عبد الکریم

یہ کتاب ۸ قیمت علاوہ محصولڈاک پر دفتر بدر سے ملسکتی ہے

در ثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور اسے طریق سے چھاپی گئی ہے ۔ کہ آئندہ جو نظمین جمع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین ۔ قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی ۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے ۔ صرف ۵۰ جلدین باقی ہین ۔ قیمت فی جلد ۱

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔ قیمت ۲

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ قیمت ۔ غلامی ۳ ۔ عصمت انبیاء ۲

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے ۔ اس کے لئے تو روپیہ کو بھی گران نہین ۔ قیمت ۱

البرہان الصریح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب ۔ مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت فی جلد ۱

نظم مستوراۃ — مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۱

جہام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱

کاسر احمدی — الاوادوالے ۔ قیمت ۱

آئینہ و کشری — طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۱

کاسر احمدی — غلام رسول والے ۔ قیمت ۲

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت کم اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائین طرف کے کم ہوتے جاتے ہین ۔ انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کیے گئے سوائے عارضی فائدہ ہوا ۔ آخر کار حکیم حاذق محمد دین صاحب کی حبوب مقوی استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ۔ ان گولیون سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئین میرے تجربہ مین الز زیادہ مقوی اور د رائی نہین آئی ۔ میری تحریک پر بہت سے م نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی

راقم ۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک ۔ ریٹائرڈ اسسٹنٹ پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے ۔ یہ گولیان تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہون ۔ انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاوے گی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت بالکل اور ہی نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے ۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ بیس گولی عہر ۔ علاوہ برین اور بھی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مفید ادویہ مل سکتی ہین ۔ از انجملہ سرمہ عجیب ۔ جو ہمیشہ اللہ تعالی کے فضل سے ... دھند ۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور پیچ پن اور خفیف سا ... کیلئے بے نظیر ہے ۔ قیمت فی تولہ عہر ۔ دوائی جونداک کہنہ یعنی قدیمی فلکس ... سفوف جریان ۔ دو ہفتہ کے لئے عہر ۔ سفوف مفرح اعظم ... جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ بگاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل و بے چین اور کاہل رہتی ہو ۔ پشت پہلو اور قم معدہ مین گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو ۔ اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔

پتہ ۔ خط و کتابت مع حالات مفصل و عمر و نام اور پتہ واضح درج ہون ۔ محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی

موضع ... گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کیلئے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ



جلد ۷ ـ قیمت از معدنین ... قادیان مین ... فی پرچہ ...

ای جہان منتظر خوش باش کا ہندوستان

مورخہ ... ۱۳۲۶ھ

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ ـ بروز جمعرات

ایڈیٹر ـ محمد صادق عفی اللہ عنہ

مینجر ـ میان معراج الدین عمر پروپرائٹر

اسسٹنٹ ـ محمد ظہور الدین اکمل

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

والسلام مطابق ۵ ـ مارچ ۱۹۰۸ء

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۹ ـ قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب ... گورنمنٹ ... ۲ ... فی پرچہ ...

ضروری اطلاع دوبارہ

ناظرین ـ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات مین زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے ـ کہ کم مارچ ۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے ـ ابتک تو یہ تہا ـ کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینجری بھی مین ہی تھا یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھین جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری مین حرج واقعہ ہونے لگا الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سر دست پروپرائیٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینجر کے وہ تمام کام انتظام اخبار کا کرین گے اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا جو شاید سر دست مناسب نہ ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی اصلاح کی خاطر جہان اور بہت سے خرچ اوٹھانے ہوئے ہین بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ـ اس خرچ کو برداشت کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ـــ ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے ـ

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینجر بدر** لکھنے چاہئین ـ ہان جو مضمون اخبار مین چھپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین لیکن ایسے خطون پر بھی میرا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین ـ بنام **ایڈیٹر بدر**

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائین گے تاکہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی ہو سکے ـ **محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان**

ڈائری

القول الطیّب

ایک مخلص بھائی نے اپنا قصہ سنایا۔ کہ ایک نواب ریاست نے جو شیعہ ہے ان سے آپکے بارے مین چند سوال کئے اور ان کے مین نے یہ جواب دئے۔

مرزا صاحب کا آل نبی کے بارے مین کیا عقیدہ ہے ہم سنتے ہین کہ وہ اون کی توہین کرتے ہین۔

اونہون نے جواب دیا۔ کہ اون کا ایک شعر ہے ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

دوم یہ کہ یزید کے بارے مین اون کی کیا رائے ہے اونہون نے یہ شعر پڑھا ؎

ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جب اس طرح کوئی اعتراض کا موقعہ نہ پایا۔ تو پوچھا۔ کہ تم ان کے ماننے والون کو کیا سمجھتے ہو اونہون نے کہا کہ جو مہدی موعود کے مخالفین کو سمجھنا چاہیئے اور جو کچھ اہل سنت و شیعہ سمجھتے ہین پوچھا کہ رسالت کے مدعی ہین۔ اونہون نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے۔ ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہان ملہم استم و ز خداوند منذرم

اسپر دوسرے روز فرمایا۔ کہ اس کی تشریح کر دینا تہا۔ کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہے دیکہو جو امور سماوی ہوتے ہین اون کے بیان کرنے مین ڈرنا نہین چاہیئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہین صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو وہ بادشاہون کے دربارون مین گئے اور جو کچہ ان کا عقیدہ تہا وہ صاف صاف کہدیا اور حق کہنے سے ذرا نہین جھجکے جبھی تو لا یخافون لومة لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہین۔ اصل مین یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالے جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسرون سے بہت بڑھ کر ہو اور اس مین پیشگوئیان بہی کثرت سے ہون اوسے نبی کہتے ہین اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہین۔ ہان یہ نبوت تشریعی نہین۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہین۔ بنی اسرائیل مین کئی ایسے نبی ہوئے ہین جن پر کوئی کتاب نازل نہین ہوئی۔ صرف خدا کیطرف سے پیشگوئیان کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلہ مین ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائین تو اوس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہمون سے ممتاز کرے دیکہو اور لوگون کو بہی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہین بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بہی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ جو سچ نکل آتا ہے یہ اسلئے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کر سکین کہ ہم کو یہ حواس نہین دئے گئے۔ پس ہم سمجھ نہین سکتے کہ یہ کس بات کا دعوے کرتے ہین۔

آپکو سمجہانا تو یہ چاہیئے تہا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہین۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین مین نبوۃ کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیون عیسائیون۔ ہندؤن کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہین تو اسی لئے کہ ان مین اب کوئی نبی نہین ہوتا۔ اگر اسلام کا بہی یہی حال ہوتا۔ تو پہر ہم بہی قصہ گو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینون سے بڑھ کر کہتے ہین۔ آخر کوئی امتیاز بہی ہونا چاہیئے۔ صرف سچے خوابون کا آنا تو کافی نہین۔ کہ یہ تو چوہڑے چمارون کو بہی آجاتے ہین۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے اور وہ بہی ایسا کہ جس مین پیشگوئیان ہون اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرع تو شاعر نہین ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابون یا الہامون سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جہوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالون سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہین اسی لئے ہم نبی ہین۔ امر حق کے پہونچانے مین کسی قسم کا اخفا نہ رکہنا چاہیئے۔

فرمایا۔ آریہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ آنحضرت صلعم کی زندگی پوتر نہین تہی۔ یہ اون لوگون کی سخت غلطی ہے کیونکہ پاک ناپاک ہونا بہت کچھ دل سے تعلق رکہتا ہے اور اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہین۔ پس پاک وہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔ دیکہو ابو جہل نے مباہلہ کیا تہا۔ کہ جو ہم مین افسد للقوم اور اقطع الرحم ہو۔ اوسے ہلاک کر۔ وہ اسی روز ہلاک ہو گیا ایسا ہی خسرو پرویز۔ وہ تو خدا کی بات ہے خود اوس کے گہر مین ایک شخص نے آنحضرت صلعم کے ایک غلام سے مباہلہ کیا۔ مدت مقررہ کے اندر مر کر گواہی دے گیا۔

پہر اوسی آریہ نے لکہا ہے۔ کہ الہامی کتاب وہ ہے جس سے اللہ کے اعلےٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہون۔

فرمایا۔ یہ سچ ہے اور اس مین بہی اسلام ہی کی فتح ہے یہ آریہ اللہ کے رحیم و غفور ہونے کے قائل ہین۔ حالانکہ ان مین سے کوئی مقدمہ مین پہنس جائے۔ تو یہ دل سے چاہتا ہے کہ خواہ مینے قصور کیا مجہے حاکم بخشدے جس پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی فطرت چاہتی ہے۔ کہ اس کا حاکم غفور رحیم ہے پہر باوجود اس کے اسکی اسی صفت سے انکار ایک ہٹ دہرمی ہے۔

مدینة المہدی

یہ بات اب مسلّم ہو چکی ہے۔ کہ دنیا مین اگر کوئی مقام دارالامان کہلانے کا مستحق ہے تو وہ میرے سید و مولیٰ مسیح مطاع کا مکان ہے جہان خدا کی رحمت کے فرشتے ہر وقت نازل ہوتے رہتے ہین۔ پس اس کے متعلق جو خبر ہو گی وہ بہت اثر ہو گی۔

مخدومی مولانا احسن امروہہ مین ایک ماہ کے لئے تشریف لے گئے ہین امید ہے وہان بہی مولویصاحب تبلیغ و اشاعت دین متین مین مصروف ہون گے۔

اس ہفتہ حاجی فضل حسین صاحب شاہجہان پوری جو یہان قریباً دس سال سے مقیم تہے۔ وفات پا گئے۔ اچہے صالح بزرگ تہے مقبرہ بہشتی مین جگہ پائی۔

۳۔ مارچ بوقت عصر فرمایا۔ کوئی تحریری بیعت کرے یا ہاتہ پر۔ اس مین چندان فرق نہین۔ بلکہ اکثر حصہ ہماری جماعت کا وہی ہے جس نے تحریر کے ذریعہ بیعت کی ہے مطلب تو یہ ہے۔ کہ جو اقرار کیا ہے۔ اس پر ثابت قدم رہین صاحبزادہ عبد اللطیف کابلی کی مثال موجود ہے۔ کہ جان دیدی۔ مگر اپنی بات کے پکے رہے دوسری طرف بعض ملان ہین جو ہمین لکہتے ہین۔ کہ ہماری مسجد چہینی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک معمولی بات ہے۔ ارض اللہ واسعة اللہ تعالیٰ کو رزاق سمجہین۔ تو پہر کوئی مشکل نہین پیش آتی۔

خطبہ نکاح

(رقم زدہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

جو حضرت حکیم الامت نے صاحبزادی صاحبہ مبارکہ بیگم کے نکاح کی تقریب پر ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء ۵۶ ہزار مہر پر نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ سے پڑھا مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ

و

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(خطبہ مسنونہ کی آیات پڑھیں)

نکاح۔ نام ہے اوس تقریب کا جب کسی عورت یا لڑکی کا کسی مرد کے ساتھ رشتہ یا عقد کیا جاتا ہے اس میں اوّلاً اللہ تعالیٰ کی رضامندی دیکھ لی جاتی ہے۔ کہ اوس میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے اجازت ہے یا نہیں؟ پھر یہ دیکھ لیا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضابطہ اور عملدرآمد کے موافق ہے یا نہیں؟ پھر لڑکیوں کے ولی کی رضامندی ضروری ہے اگر ولی رضامند نہ ہوں اور پھر کوئی نکاح ہو تو ایسے نکاح بدیوں میں ڈالتے ہیں اور اون کے نتائج خراب اور ناگوار ہوتے ہیں ایسا ہی لڑکوں اور لڑکیوں کی رضامندی بھی ضروری ہے ان پانچ رضامندیوں کے بعد گویا نکاح ہوتا ہے اور اگر ان میں کسی ایک کی بھی نارضامندی اور مخالفت ہو تو پھر اوس میں مشکلات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ پانچ رضامندیاں کیا ہیں گویا حق سبحانہ تعالیٰ کی اجازت (یعنے ان رشتوں میں نہ ہو جنکی ممانعت کی گئی ہے) آپکے مہبط وحی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل درآمد۔ والیوں اور طرفین کی رضامندی کے بعد جب ایک فریق منظور کرتا ہے اور دوسرا اوس کو قبول کرتا ہے تو یہ نکاح ہوتا ہے۔

قسم قسم کی بدیوں اور شرارتوں کو روکنے کے لئے اعلان اور خطبہ نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی اعلان نکاح میں دوست دشمن کو خبر ہو جاتی ہے اور اوس سے بہت ایک دوسرے کی غلطیوں سے آگاہی ہو جاتی ہے دعووں و رشتوں اور جائیدادوں کے جھگڑوں میں کوئی دقت پیدا نہیں ہوتی۔ اور خطبہ کے کئی اغراض ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ عربی زبان کی حفاظت ہو یہ زبان ایسی زبان ہے جس کے ساتھ دین اور رسول و قوم رسول کا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب اسی زبان میں ہے۔ اس کتاب کی حفاظت کے مختلف سامان اور ذریعے ہیں ان میں سے ایک اس زبان کی حفاظت بھی ہے اسلئے بلکہ مسلمانوں کے تمام عظیم الشان کاموں سے تعلق ہے اون کے دینی تعلیمات نماز، اقرار باللسان حج، روزہ، زکوٰۃ میں۔ خصوصاً معاملات میں نکاح سب سے بڑا کام ہے۔ تمدنی امور میں تجارت اور زراعت بھی اعلیٰ کام ہیں۔ ان سب امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ دین اور اولیاء امت۔ سلف صالحین اور حضرت امام الزمان نے کچھ نہ کچھ الفاظ عربی زبان کے لازمی قرار دئے ہیں مثلاً اقرار باللسان میں **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ**۔

امام صاحب جب بیعت لیتے ہیں تو بہت سے عربی الفاظ بیان فرماتے اور معاہدہ لیتے ہیں۔ عربی کے الفاظ کی سنت متوارثہ کو مجدد الوقت نے بیعت کے الفاظ اور معاہدات میں لازم رکھا ہے۔ عورتوں کی بیعت میں بھی میں نے سنا ہے ایسا ہی کرتے ہیں اور مردوں کی بیعت میں تو دیکھا ہے۔ اقرار باللسان کے بعد اعلیٰ شان کی چیز نماز ہے۔ اگر کسی نے ضائع کی تو اوس نے اپنا دین ضائع کیا اور سچ تو یہ ہے کہ کفر اور اسلام کا تفرقہ اسی میں واقع ہوا ہے اس کا سارا ہی حصہ دیکھ لو سوائے اس حصہ کے جو انسانی ضرورتوں اور حاجتوں اور مشکلات کے لئے دعاؤں کا ہے اس کے لئے امام نے اجازت دی ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں مانگا کرو اور اوس سے پہلے امام **ابو حنیفہ** نے بھی اجازت دی ہے مگر پھر بھی اگرچہ ضرورتاً اپنی زبان میں دعاؤں کی اجازت تو دی ہے لیکن مسنون دعاؤں کے ساتھ عربی کو منسوخ نہیں۔ یہ اجازت نہیں دی کہ

نماز اپنی زبان میں پڑھو

ایسا ہی حج میں لبیک اللہم لبیک۔ لا شریک لک وغیرہ کلمات عربی میں ہیں۔ جمعہ کے خطبے عیدین کے خطبے تم نے سنے ہیں۔ ایک حصہ عربی میں ہوتا ہے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ کے متعلق جو دعائیں ہیں وہ عربی میں ہیں اسی طرح ہر ایک کام میں یہاں تک کہ بول و براز کے وقت کے لئے بھی ایک حصہ عربی کا رکھا ہے۔ ایسا ہی خطبہ نکاح جو جوانوں بڈھوں کے لئے لازمی ہے اوس میں بھی عربی کا ایک حصہ رکھا ہے۔ بنو امیہ نے عربی زبان کی وسعت اور حفاظت میں بڑی کوشش کی کہ اونہوں نے اپنی سلطنت میں اس کو مادری زبان بنا دیا۔ یہاں تک کہ الجزائر، مراکش اور فاس میں اس کو مادری زبان ہی بنا دیا۔ مشرق میں البتہ یہ وقت رہی کہ درباری زبان فارسی کو بڑھاتے بڑھاتے اصلی زبان کو درس تدریس مشرق سے مفقود ہو گیا۔ میں نے بارہا کوشش کی ہے کہ اگر عام مسلمان اور خاص کر ہماری امام کی جماعت روزمرہ کے کاموں کے عربی الفاظ یاد کرے۔ تو اوسے قرآن شریف کا ایک حصہ یاد ہو جاوے۔ لیکن افسوس کہ کہا جاتا ہے کہ اس طرف بہت کم توجہ ہے اور جو یہاں رہتے ہیں وہ بھی پوری توجہ نہیں کرتے۔ **لغات القرآن** جو یہاں چھپی ہے ایک مفید اور عمدہ کتاب ہے جو بڑی محنت سے لکھی گئی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ حضرت امام نے بھی اوس کی تعریف کی ہے لیکن اوس کی طرف توجہ نہیں کی گئی اس کتاب سے فایدہ اٹھایا جاوے تو قرآن شریف کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

غرض

قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ذریعہ عربی زبان کی حفاظت بھی ہے اور اس کیطرف مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیئے اور خصوصاً ہماری جماعت کو بہت متوجہ ہونا چاہیئے۔

میں نے اس نکاح کی تقریب پر اسی سنت متوارثہ پر عمل کرنے کے لئے عربی زبان میں خطبہ پڑھا ہے مگر بعض ہی ایسے ہیں کہ نہ خطبہ سننے کی ضرورت۔ نہ کہنے کا موقعہ۔ ایک طرف حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اون کو ہم سنانے نہیں آئے بلکہ

آپ ہی سے سننے آئے ہیں

پس اگر میں نصیحت کروں تو میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے ان جو کچھ میں عرض کروں گا یا کہا ہے یہ محض

حضرت امام کے حکم کی تعمیل ہے

عربی زبان کی تائید میں اس لئے کہا ہے کہ اس متوارث سنت کو تمہارے کانوں تک پہنچاؤں جس سے رسول کی زبان

محفوظ رہے اور ہم قرآن کریم کی ارفع اطیب زبان میں ترقی کرو

اب اس کے بعد میں ان کلمات کا آسان ترجمہ سناتا ہوں جو ابھی میں نے پڑھے ہیں۔

اللہ جلشانہ چونکہ رب ہے اور بے ملکے اوس نے نعمتیں دی ہیں۔ اور پھر مقدرت قوت اور استطاعت بھی اوس نے دی ہے اور اس امکان ہے جو لیکن [illegible] اس نیت سے جو پاک نتیجہ تر تب ہوں اس کے فضل سے ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں اوس کی ربوبیت [illegible] رحم [illegible] چلا مبادلہ ہے۔ اور وہ رحم [illegible] سے ان سب نوازشوں اور مہربانیوں پر نگاہ کر کے [illegible] دل سے [illegible]

الحمد للہ

یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے [illegible] ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے کہ [illegible] اس کے کہ اوسکو پیدا کیا ہے اور یہ ایک عظیم الشان انعام انسان پر ہے کیونکہ ساری خوبیاں اور خوشحالیاں اس کے [illegible] پیدا ہو پھر پیدا ہی اپنے رب [illegible] کمالات تک پہونچا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اظہار کرتے ہیں [illegible] ٹھیرا [illegible] ہو جلد [illegible] محبت کرتے ہیں [illegible] [illegible]

[illegible] الکفرین [illegible]

فی الحقیقت [illegible] نفوس کی حیاتی بھی [illegible] ہے کہ ان کا [illegible] جہان [illegible] کرنے کے باوجود [illegible] کا ایک [illegible] ہے جس سے ایک [illegible] میں ان تعلقات کی بنا پر رشتہ [illegible] پیدا ہوتا ہے۔

[illegible] کو داماد سے متواسبہ یا فرزند [illegible]

تعلقات داماد [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتے یہی بات ہے کہ .... [illegible] اور داماد کے ساتھ ہو سکتا ہے [illegible] سارا جہان بھی شریک نہیں ہو سکتا مگر اللہ تعالیٰ ہے

شعوب اور قبائل

بنائے ہیں۔ اور قوم [illegible] محبت کے تعلق [illegible] وسیع کر دیا [illegible] کرتے اعادہ [illegible] ان کے تعلقات [illegible] قوم پہنچ [illegible] جاتے [illegible] جاتا ہے [illegible] تعلقات [illegible] ہیں اور اس [illegible] وسیع [illegible] بیج [illegible] [illegible] اختیار [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] ہوتے ہیں [illegible] اوران [illegible] سے حضرت امام کے علم سے موقع ملتا ہے

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

کردن اس [illegible] پر ہی حمد الٰہی کرتا ہوں میں [illegible] تو عجیب [illegible] کرتا ہوں مگر اس وقت [illegible] سے بیان کی ہو [illegible] نہیں ہے [illegible] توفیق اور فضل اللہ ہی کی مدد سے ملتا ہے۔ اسلئے

استعینہ

ہم اسی کی مدد چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی مدد ہی شامل حال ہو تو [illegible] دنیا طلبی پیدا ہو سکتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر عاجز مخلوق کو اپنا معبود اور محبوب بنا لیتا ہے جب اوس کے دل میں مخلوق سے اپنے کلام اور وعظ کی داد کی خواہش پیدا ہو۔ وعظ کے لئے یہ امر [illegible] مہلک [illegible] میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اسی سے [illegible] کہ اس [illegible] اپنے فضل [illegible] محض مخلوق سے [illegible]

یہ بات بھی یاد رکھنی [illegible] تعالیٰ [illegible] سے [illegible] ایک وقت [illegible] نیکی اور بدی کی میزان [illegible] کثرت [illegible]

نیکیاں [illegible] بدیاں زیادہ ہوں [illegible] چونکہ بدی سے [illegible] اپنے پہلے سے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] بدیاں [illegible] استغفار اس سے [illegible]

استغفر اللہ

اللہ تعالیٰ [illegible] قانون اور [illegible] اس قسم کے ہیں کہ انسان [illegible] اور کمزوریوں کی وجہ سے [illegible] فضل [illegible] جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے۔ اور خدا [illegible] کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی [illegible] روک ہو جاتی ہے اور [illegible] فضل اور انعام سے محروم کیا جاتا ہے اسلئے [illegible] لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے [illegible] استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ رکھا ہے۔ ہمارے امام کی تعلیمات میں [illegible] ہیں۔ استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔ استغفار [illegible] کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض ما قدم وما اخر یعنی کرنے کا کام [illegible] اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے۔ اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضامندیوں کو ما علم وما لا اعلم کے نیچے رکھ کر اور آیندہ کے لئے غلط کاریوں کے بد نتائج اور بد اثر سے مجھے محفوظ رکھ اور آیندہ کیلئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرما یہ ہیں مختصر معنے استغفار کے پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے حضرت امامؑ نے اس

زمانہ نوح سے کہ حافظ سے [illegible] حضرت نوح نے جب اپنی قوم کو وعظ کی اور خدا تعالیٰ [illegible] سے بچایا تو کیا کہا۔ استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا۔

استغفار کے برکت اور [illegible] حضرت نوح علیہ السلام نے انسانی ضروریات کی جہت بیان فرمائے میں [illegible] دیکھو کیا ان [illegible] کی ضرورت دنیا میں نہیں ہے [illegible]

استغفار [illegible]

امن کے زمانہ میں چیزوں میں گرانی ہوتی ہے اور یہ امن کے لئے لازمی امر ہے۔ نادان کہتا ہے۔ ایک وقت روپیہ کا من بھر گیہوں ہوتا تھا۔ اب پانچ سیر بھی مگر وہ نہیں سمجھتا کہ وہ زمانہ امن کا نہ تھا اس لئے تبادلہ تجارت کے لئے لوگ گھر سے مال نکال نہ سکتے تھے۔ اور جب امن ہوتا ہے۔ تو تبادلہ اشیاء کی وجہ سے اموال بڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی خصوصیات بھی بڑھتی ہیں۔ غرض استغفار ایسی چیز ہے جو انسان کی تمام مشکلات کے حل کے [illegible] بطور کلید ہے اسلئے خدا کی حمد اور اس کی استعانت کے لئے

استغفار کرو

مگر استغفار بھی اس وقت ہوتا جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو اسلئے فرمایا

ونؤمن بہ

اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ جمیع محامد کاملہ سے موصوف اور تمام برائیوں سے منزہ ہے۔ وہ اپنی ذات میں اپنے صفات میں اسماء الحسنیٰ اور افعال میں واحد لاشریک ہے۔ وہ اپنی ذات میں یکتا صفات میں بے ہمتا اور افعال میں لیس کمثلہ شیء [illegible] اور ہم یہ بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی رضامندی اور نارضامندی کی راہوں کو ظاہر کرتا رہا ہے اور ملائکہ کے ذریعہ اپنا کلام اپنے نبیوں اور رسولوں کو پہنچاتا رہا ہے اور اس کی بھیجی ہوئی کتابوں میں آخری کتاب قرآن شریف ہے جس کا نام فضل اور شفاء، رحمت اور نور ہے۔ اور آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں اور اب کوئی نبی اور رسول آپ کے سوا نہیں ہو سکتا اس وقت ہی جو آیا وہ آپ کا غلام ہو کر آیا ہے

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا پہلا خلاصہ ہے۔ ایمان باللہ جب کامل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو اس لئے یہ [illegible]

ونتوکل علیہ

اور ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں [illegible] ثمرات اور نتائج ضرور [illegible] بد نتائج [illegible] نقصان بڑی غلطی [illegible] کھا جاتا ہے جب وہ اس اصل کو بھول جاتا ہے اعمال اور اس کے نتائج کو ہرگز ہرگز [illegible] سعی اور کوشش کو ترک نہیں کرنا [illegible] مگر اصل بات یہ ہے کہ انسان چونکہ ان راہوں پر پوری اطلاع نہیں رکھتا اور اندرونی بدیوں میں ایسا مبتلا ہو جاتا ہے [illegible] اصل مقصد سے دور جا پڑتا ہے۔ شیطان انسان کو عجیب عجیب راہوں سے گمراہ کرتا ہے اور نفس ایسے دھوکے دیتا ہے اسلئے یہ تعلیم دی۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ یعنے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ بڑی پناہ اور اعلیٰ اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے۔ جو ساری قوتوں اور قدرتوں کا مالک ہے اور ہر نقص سے پاک اور ہر کمال [illegible] موصوف ہے

[illegible] پناہ چاہتے ہیں۔ من شرور انفسنا [illegible] انسان کی اندرونی بدیاں اور شرارتیں اس کو ہلاک کرتی ہیں [illegible] بدنظری اور بدکاری کا مرتکب ہو جاتا ہے رحم کو چھوڑتا ہے اور غضب کو اختیار کرتا ہے [illegible] چھوڑ کر رسم و رواج کا پابند ہوتا ہے۔ غرض یہ نفس کا شر عجیب قسم کا شر ہے۔ اس کے پیچھے میں گرفتار ہو کر انسان [illegible] اور ہر شخص کو اس کے [illegible] رنگ میں اور [illegible] جیسے انسان کو اپنے رنگ میں غرض عجیب عجیب امتحان ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ [illegible] ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تعوذ پر ختم فرمایا ہے اسلئے کبھی اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

نفس کا شر اور اعمال کا شر دونوں کے بد نتائج ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان نہ آ جاوے۔ تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور پھر کوئی اسے بامراد نہیں کر سکتا اور نہ [illegible] سکتا ہے۔ اسی طرح اخلاص اور نیکی کے ثمرات [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ایسے شخص کو جب وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے کوئی ہلاک نہیں کر سکتا اس لئے فرمایا۔

من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ [illegible]

ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

یہ کلمہ در اصل عظیم الشان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اپنا [illegible] و محبوب اور مطاع نہ بنا [illegible] کان۔ ہاتھ۔ پاؤں [illegible] کی فرمانبرداری [illegible] خوف اور امید مخلوق سے نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بنیں اس کے حکم کے مقابل کسی اور کے حکم کی پروا نہ کریں۔ فرمانبرداری کا اثر اور امتحان کے مقابلہ کے وقت ہوتا ہے۔ ایک طرف قوم اور رسم و رواج بلاتا ہے۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اگر قوم اور رسم و رواج کی پروا کرتا ہے اور کسی بات کی پروا [illegible] کرتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتا ہے اور اس کا فرمانبردار ہے۔

[illegible]

اور یہی ہے عبودیت [illegible]

قرآن مجید نے اسلام کی یہی تعریف کی ہے۔

من اسلم وجہہ للہ وھو محسن

یعنی فرمانبرداری یہی ہے کہ انسان کا اپنا کچھ نہ رہے اس کی آرزوئیں اور امیدیں اس کے خیالات اور افعال [illegible] اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور فرمانبرداری کے نیچے ہوں [illegible] کہنا چاہئے [illegible] سلمان [illegible] خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مکالمہ الٰہیہ کے ذریعہ الٰہی رضامندی کی خبر [illegible] اگر کسی کو ہو بھی تو اس کی وہ حفاظت اور [illegible] نہیں ہوتی جو خدا تعالیٰ کے مامورین اور مرسلوں کی وحی کی ہوتی ہے

اور خصوصاً سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے دائیں بائیں آگے پیچھے ہزاروں ہزار ملائکہ فرشتے بیٹھے ہوتے ہیں اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہیں اور وہی مقتدا اور [illegible] جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نیچے ہو اسکو [illegible] آیتیں پڑھی ہیں ان میں عام لوگوں کو نصیحت ہے کہ نکاح کیوں ہوتے ہیں اور نکاح کرنیوالوں کو کن امور کا لحاظ رکھنا چاہئے مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے معدوم سے بنایا ہے اور یہ شان ربوبیت ہے نکاح بھی ربوبیت کا ایک مظہر ہے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ یہ آیت سورۃ کا ابتدا ہے اس سورۃ میں معاشرت کے اصولوں اور میاں بیوی کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے یہ آیتیں نکاح کے خطبوں میں پڑھی جاتی ہیں اور غرض یہی ہوتی ہے کہ تا ان حقوق کو مدنظر رکھا جاوے اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے یایھا الناس سے شروع کیا ہے الناس جو انس سے تعلق رکھتا ہے تو میاں بیوی کا تعلق اور نکاح کا تعلق بھی ایک انس ہی کو چاہتا ہے تاکہ وہ ایک وجود متحد فی الارادۃ ہو جائیں غرض فرمایا۔ لوگو! تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے رب سے ڈرو وہ رب جس نے تم کو ایک جی سے بنایا ہے اور اسی جنس سے تمہاری بیوی بنائی اور پھر دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں۔

خلق منہا زوجہا سے یہ مراد ہے کہ اسی جنس کی بیوی بنائی اس آیت میں اتقوا ربکم جو فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی اصل غرض تقویٰ ہونی چاہئے اور قرآن مجید سے یہی بات ثابت ہے نکاح تو اس لئے ہے کہ انسان احصان اور عفت کے برکات کو حاصل کرے مگر عام طور پر لوگ اس غرض کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ وہ دولتمندی حسن وجمال اور جاہ وجلال کو دیکھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیک بذات الدین بہت سے لوگ خط وخال میں محو ہوتے ہیں جن میں جلد تر تغیر واقع ہوجاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے قول کے موافق تو سات سال کے بعد وہ گوشت پوست ہی نہیں رہتا مگر عام طور پر لوگ جانتے ہیں کہ عمر اور حوادث کے ماتحت خط و خال میں تغیر ہوتا رہتا ہے اسلئے یہ ایسی چیز نہیں جس پر انسان محو ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی اصل غرض تقویٰ بیان فرمائی ہے۔ دیندار ماں باپ کی اولاد ہو دیندار ہو پس تقویٰ کرو اور رحم کے فرائض کو پورا کرو میں تمہارے لئے نصیحت کرتا ہوں یہ تعلق بڑی ذمہ داری کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے نکاح جو اغراض حسب پر ہوتے ہیں ان سے جو اولاد ہوتی ہے وہ ایسی نہیں ہوتی جو اس کی روح اور زندگی کو بہشت کر کے دکھلائے ان ساری خوشیوں کے حصول کی جڑ تقویٰ ہے اور تقویٰ [illegible] نگہبان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رقیب ہونے پر ایمان ہو چنانچہ فرمایا۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ جب تم یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی و بدکاری کی راہ سے جو تقویٰ کی راہ سے پھینکدیتی ہے بچو گے۔

دوسری آیت یہ ہے۔ یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا [illegible] ہے اور ساتھ ہی حکم دیتا ہے کہ پکی باتیں [illegible] بھی ایک عجیب چیز ہے جو کام ہم کرتے [illegible] معتبر بھی بنا دیتی ہے اور بے اعتبار بھی کر دیتی ہے اسلئے حکم ہوتا ہے کہ ہر قول کو مضبوطی سے نکالو خصوصاً نکاحوں کے معاملہ میں اس معاملہ میں پوری سچ چاہئے اور راستبازوں کا کام ہو اور پھر مضبوطی کر اسے عمل میں لاؤ جب تم پوری کوشش کروگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ یصلح لکم اعمالکم۔ تمہارے سارے کام اصلاح پذیر ہو جائیں گے تمہاری غلطی کو جناب الٰہی معاف کر دیں گے کیونکہ جب تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے اور اگر نافرمانی ہو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ ان معاملات نکاح میں عجیب عجیب کہانیاں سنائی جاتی ہیں اور دھوکہ دیا جاتا ہے خدا تعالیٰ ہی کا فضل ہو تو کچھ آرام ملتا ہے ورنہ چالاکی سے کام کیا ہو اور دنیا میں بہشت نہ ہو۔ پھر فرمایا ہے بہت لوگ [illegible] کے لئے تڑپتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اصل بات تو یہ ہے کہ جو اللہ اور رسول کا مطیع ہوتا ہے وہ [illegible] حقیقی [illegible] پھر اس معاملہ میں تیسری آیت ہے۔ یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد [illegible] اس آیت میں بھی تقویٰ کی تاکید ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو اور ہر ایک جی کو چاہئے کہ بڑی توجہ سے دیکھے کہ کل کیلئے کیا کیا ہے جو کام ہم کرتے ہیں ان کے نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں اسلئے جو کام اللہ کیلئے نہ ہو گا تو وہ سخت نقصان کا باعث ہو گا لیکن جو اللہ کیلئے ہے تو وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا ہے اسکو مفید اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دیتا ہے یہ سب باتیں تقویٰ سے حاصل ہوتی ہیں اسوقت جو مجمع ہے میں اس کی خوشی کا اظہار کروں تو بعض نادان بدظنی کرینگے مگر بدظنیاں تو ہوتی ہی ہیں مجھے ان کی پرواہ نہیں اور میں کسی رنگ میں مخلوق کی پرواہ کرنا اپنے ایمان کے خلاف یقین کرتا ہوں یہ امر اخلاص و اسلام کے خلاف ہے پس میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ اس تقریب کیوجہ سے مجھے بہت ہی خوشی ہے اور کئی رنگوں میں خوشی ہے نواب محمد علی خاں میرے دوست ہیں یہ نہ سمجھو کہ اس وجہ سے دوست ہیں کہ وہ خان صاحب یا نواب صاحب یا رئیس ہیں میں کسی دنیوی غرض کیلئے ایک تنکہ [illegible] وہ خوب جانتے ہیں اور موجود ہیں مجھے ان سے [illegible] کبھی بھی ظاہری طور پر [illegible] ایک زمانہ گذرا ہے [illegible] اور اب کوئی غرض [illegible] ان کا رشتہ کا تعلق [illegible] سعادت اور فخر انکی خوش قسمتی ہے [illegible] انکو ایک بزرگ شیخ [illegible] علیہ الرحمۃ ایک [illegible] کے فضل کا نتیجہ [illegible] کہ آج [illegible] کو سلطان دین نے اپنی لڑکی دی ہے [illegible] زیادہ خوش قسمت ہیں۔ میرا علم [illegible] اور ایمان بتاتا ہے کہ وہ حضرت سید جہان سے زیادہ خوش قسمت ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میرا کون قوم سے مگر میرا علم بتاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد ہوں حضرت عمر میرے جد امجد بڑے مہروں کو پسند نہیں کرتے تھے مگر ایک مرتبہ جب ایک عورت نے کہا قناطیر المقنطرہ بھی ہو تو خدا نہیں روکتا تو عمر کون روکنے والا ہے۔ اسپر حضرت عمر نے فرمایا کہ عمر سے تو مدینہ کی عورتیں بھی افقہ ہیں۔ پس ایک فاروقی کے منہ کر اس وقت ۲۵ ہزار کے مہر کو خفیف سمجھنا ضرور قابل غور ہے کیا میرے جیسے آدمی کا مہر اتنا باندھا جاسکتا ہے جسے آیا تو کھا لیا کپڑا مل گیا تو پہن لیا [illegible] مہر تو اسی حیثیت کا ہو جیسا کہ آنحضرت صلعم نے ایک موقع پر ایک صحابی کو کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے اس نے جواب دیا نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ [illegible] لوہے کی انگوٹھی ہی سے [illegible] جب اس نے اس سے بھی انکار کیا اور کہا کہ صرف [illegible] تو اس کا مہر [illegible] بما معک من القرآن۔ فرمایا۔ فقہاء نے اس پر اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تیری قرآن دانی کے بدلے اور بعض کہتے ہیں قرآن کی تعلیم دینے کیلئے بہرحال مہروں کا اندازہ انسان کے حالات پر ہوتا ہے۔ چار سو درہم یا دو سو درہم یا پانسو تک سلطانی یہ کوئی شرعی حدود یا قیود نہیں ہیں پس جو لوگ کل کی بات کو غور سے سوچتے ہیں ان کو اللہ بھی مشکلات [illegible] ہوتے ہیں۔ بہرحال حضرت صاحب نے تمام امور کو مدنظر رکھکر ۲۵ ہزار مہر تجویز فرمایا ہے۔ اور میری اپنی سمجھ میں یہ مہر ان حالات کے ماتحت جو خوانین کے ہاں پیش آتے ہیں کچھ بھی نہیں اور بہت تھوڑی رقم ہے تاہم حضرت صاحب نے بڑی رضامندی سے اس مہر پر مبارکہ بیگم کا نکاح کر دینا قبول فرمایا۔ اس سے یہ اجتہاد نہیں ہوسکتا کہ نور دین جیسے کا بھی یہی مہر ہو۔ مہر حالات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایجاب و قبول ہوا اور حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔

مسجدیں ہیں یا کہ شوالے؟

اللہ تعالےٰ نے کسی ملک اور قوم کو اس نعمت سے خالی نہیں چھوڑا۔ کہ اس میں اوس کا کوئی رسول آیا ہوا ور اوس نے اپنا پیغام توحید پہونچایا ہو۔ لیکن انسان کی عادت ہی کچھ ایسی ہے کہ جب ایک فرستادہ خدا کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تو اوس سے ہدایت یافتہ قوم رفتہ رفتہ اس ہدایت سے دور جاتی ہوئی راہ مستقیم سے بالکل الگ ہوکر خود اپنے ہادی کی تصویر بھی ایسی بُری کھینچنے لگتی ہے۔ کہ دوسروں کے واسطے بجائے رغبت کے تنفر کا موجب ہو۔ یہ حال اہل ہنود کا اس وقت تہا۔ جب کہ ہدائیت کا سورج اور نوروں کا نور سرزمین عرب میں چمکا اور اپنی ہدائیت کی پرزور کرنوں سے تمام جہان کو روشن کردیا۔ اوس وقت ہندوستان کا ملک ایک بت خانہ تہا۔ یا بُت خانوں کا عجائب گہر تہا جدہر جاؤ۔ اور جس شہر میں نظر ڈالو۔ کوئی جگہ عبادت الٰہی کے واسطے نظر نہ آتی تہی۔ ہر طرف پتھروں کے بُت اور ان کے پجاری نظر آتے تھے۔ خانہ ہائے بتان نے ایسا ہجوم کیا کہ خانہ خدا کے واسطے کوئی جگہ ہی خالی نہ رہی تہی۔ اور اہل ہند کے دل و دماغ میں بتوں کی تعظیم اس درجہ تک گہر کر گئی تھی۔ کہ مصلحان زمانہ نے سوائے بت شکنی اور بت خانوں کے مسمار کرنے کے ان کی درستگی کا کوئی اور علاج نہ دیکہا۔ بُت پرست ایک موحد کے سامنے بول ہی کیا سکتا ہے۔ اور اگر بولے۔ تو پہلے ہی قدم میں اس کے واسطے شکست فاش ہے۔ اس بات کو دیکھ کر ہند کے پجاریوں نے یہ سوچا۔ کہ اگر ہماری قوم نے مسلمانوں کے ساتھ خلط ملط کیا۔ تو ہمارا کام سب خراب ہوجائیگا۔ توحید کے دلائل قوی اور زبردست ہیں اون کے سامنے ٹھہرنا مشکل۔ برہمنوں اور پوجا پاٹھ کرانے والوں کی روزی بند ہو جائے گی بھوکے مریں گے۔ مشرکوں کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوتے ہیں۔ خدا پر توکل کہاں لگے تدابیر کرنے کہ جس طرح سے ہو ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ میل جول سے اور مذہبی بات چیت کرنے سے ہٹاؤ۔ ایسی تجاویز کرو۔ کہ مسلمانوں کو معلوم ہی نہ ہونے پائے۔ کہ ہم کیا عبادت کرتے ہیں اور کس طرح کرتے ہیں یہ سوچ سمجھ کر انہوں نے چھوت چھات کا۔۔ مسئلہ بنایا۔ مسلمان کے کپڑے سے کپڑا نہ لگنے پائے ورنہ تمام کپڑے ناپاک اور اشنان واجب۔ مسلمان جس کھانے کو ہاتھ لگائے وہ کہانا حرام۔ بت خانے کے صحن میں مسلمان کا قدم پڑے تو تمام زمین اور مکان بھرشٹ۔ اگر کوئی برہمن کسی مسلمان کے سامنے وید کو پڑھے تو وہ سیدہا نرگ کو جائے۔ غرض ہر طرح سے اپنے مذہب کو اور مذہبی خیالات کو پوشیدہ رکھنے کی تدابیر کی گئیں تاکہ نہ اون پر کوئی روشنی پڑے اور نہ اون کی بدشکلی کا دوسروں پر اظہار ہو باوجود اس کوشش کے ہزاروں لاکھوں۔ ہندو مسلمان ہوئے۔ اور اب تک ہو رہے ہیں۔ اور دن بدن اسلام ترقی پر ہے۔ اور ہندو مذہب تنزل میں ہے۔

یہ حالت صرف اہل ہنود پر واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر ایک قوم جب کہ وہ خراب حالت میں پڑتی ہے اور اوسکو تنزل شروع ہوتا ہے۔ تو اوسے ایسی ہی باتوں پر سہارا لینا پڑتا ہے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مگر تنکا کیا خاک سہارا دیگا۔ جس نے تنکے کا سہارا لیا وہ خود بھی ڈوبا۔ اور بیچارے تنکے کو بھی ساتھ لے ڈوبا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد خلقت نے دین عیسوی کی طرف رجوع کیا تو اوسوقت یہودیوں کے علماء نے بھی یہی چال اختیار کی تہی۔ کہ کوئی عیسیٰ کے پاس نہ جائے کوئی عیسائیوں سے ملاقات نہ کرے۔ عیسائیوں کو اپنے عبادت خانوں میں نہ آنے دو۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ نتیجہ کیا ہوا۔ یہودی دن بدن ذلیل و خوار ہوتے گئے اور عیسائی دن بدن ترقی کرتے گئے۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کی تعداد کروڑوں تک پہونچ گئی اور یہود تہوڑے سے ذلیل اور پست حالت میں رہ گئے جیسا کہ آج تک دکھائی دیتے ہیں۔

آج اس زمانہ میں جبکہ پھر حکمت الٰہیہ کا تقاضا ہوا کہ نور توحید زور سے زمین پر چمکے اور سب طرف خدا کے بندے اس کی عبادت میں مصروف ہوں اور خدا تعالیٰ نے انوار احمدیہ کا سورج سرزمین پنجاب سے چڑہایا۔ اور اس کی شعاعیں نہائیت تیزی کے ساتھ ہر چہار طرف پھیلیں تو ہر قسم کے مشرکین کو اپنے آبار و اجداد کیطرح پیٹ کی فکر پڑی۔ اور مسلمانوں کے علماء نے بھی ہنود اور یہود کی پیروی کے سوائے کسی اور بات میں اپنے لئے راہ نجات نہیں دیکھی۔ جب اونہوں نے دیکھا کہ احمدیوں کے دلائل ایسے سچے اور زبردست ہیں کہ جب انسان سنتا ہے تو اوسے ضرور ماننے ہی پڑتے ہیں اور اس طرح سے تو سب لوگ احمدی بن جائینگے پھر ہماری بیہودہ باتوں کو کون سُنیگا تو پہلے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جب دیکھا کہ اس سے بھی کام نہیں چلتا۔ اور احمدی جماعت دن بدن بڑہتی جاتی ہے اور غیر احمدی کم ہوتے چلے جاتے ہیں تو اب گھبرا کر اور جھنجھلا کر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ احمدیوں کو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دو۔ ان کو یہاں نماز نہ پڑھنے دو۔ یہ کافر ہیں اور کافر بھی ایسے زبردست کہ اگر ان کا پاؤں مسجد میں پڑ جائے تو مسجد کی صفیں بھی کافر ہو جاتی ہیں اور جلانے کے قابل ہو جاتی ہیں اور اگر اون کا ہاتھ لوٹے کو لگ جائے تو لوٹا بھی کافر ہوجاتا ہے اور توڑ دینے کے قابل ہوجاتا ہے کیا زبردست کُفر ہے اور کیسا طاقتور ہے اور کیسی تاثیر اسکو عطا کی گئی ہے۔ کہ جہاں ہمیشہ سے مسلمان نماز پڑھتے تھے اور صدہا سال سے جو مسجد مسلمانوں کے مبارک قدوم سے متبرک ہو رہی تہی اوس سارے تبرک کو ایک کافر نے اپنا پاؤں چھوکر مٹا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عیسائی آئے تھے بطور مہمان۔ آپنے ان کو اپنے ہاں جگہ دی کھانا کھلایا۔ ہر طرح سے اون کی خاطر کی۔ اور لوازمات میزبانی کے بجالائے۔ جب اون کا گرجا کرنے کا دن آیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم ہماری مسجد میں گرجا کرو۔ اسی جگہ اپنی عبادت بجا لاؤ۔ ایک وقت تو وہ تہا کہ عیسائی مسلمانوں کی مسجد میں۔ اور مسجد بھی نبوی اپنی عبادت کرے تو مسجد کا کچھ بگڑتا نہیں اور ایک وقت یہ ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی جو کلمہ گو ہے قبلہ کیطرف موہنہ کرکے نماز پڑہتا ہے۔ نماز بھی وہی پڑہتا ہے جو باقی سب مسلمان پڑھتے ہیں دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دین کی اشاعت میں مصروف ہے۔ مسلمانوں کے سردار احمدؐ کیطرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ اگر وہ اون کی مسجد میں داخل ہوجائے۔ تو مسجد ناپاک ہوجاتی ہے۔ ؎

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

مگر بات یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا دین پختہ تھا۔ عیسائی کیا عیسائی کا باپ بھی ہوتا تو آنحضرت صلعم کے سامنے مسلمان ہوجاتے اور محمدی احمدی بننے کا سوائے اوس کو چارہ نہ تہا۔ چہ جائیکہ وہ مسلمانوں پر کچھ اپنا اثر ڈال سکتا۔ لیکن اب ان مسلمانوں کے پاس وہ پُر زور اسلام نہیں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ ہندوؤں کی طرح ان کا مذہب بھی اب ایک کچا تاگا رہ گیا ہے۔ جو کہ احمدی کی شکل دیکھنے سے ٹوٹ

دُہت دیا جاتا ہے۔

حال میں ہمارے عزیز دوست داروغہ عبدالمجید خان صاحب انسپکٹر مظفر نگر معہ اپنے رفقاء مولوی عبدالخالق صاحب وکلن خان صاحب و محمد سلیمان صاحب بحضرت کی زیارت کے واسطے تشریف لاتے ہوئے راستہ میں ... بازار میں ٹھہرے تھے۔ وہ وہان کا واقعہ سناتے ہیں ... کہ اڈے کے پاس جو مسجد میں نماز کے واسطے گئے۔ تو وہان کے ملان یا اس کے جانشین ... نہ تھا۔ فرمایا کہ تم مسجد کے انہات گھسو اور ... لوٹے کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ باہر بورڈ لگا ہے۔ قادیانی جانے والون کو یہان نماز پڑھنے کی اجازت نہین ... دوستون نے وہان نماز نہ پڑھی کسی اور ... پڑھ لی۔ اس تذکرہ مین داروغہ صاحب نے کیا خوب فرمایا کہ ... احمدی لوگ ان لوگون کے نزدیک کافر ہین تعجب ... ایک کافر نماز پڑھنے کو آتا ہے۔ تو وہ اسے ... کہتے ہین کہ تو نماز نہ پڑھ۔ کافر اگر مسجد کی طرف متوجہ ہو اور نماز پڑھنا چاہے۔ تو مسلمانون کے واسطے ایک خوشی کا مقام ہونا چاہیئے۔ کہ کافر ہو کر نماز پڑھتا ہے خدا کے آگے سجدہ کرتا ہے نہ کہ اوس کے ساتھ لڑنے کو آمادہ ہو جائین۔ کہ تو وضو کیون کرتا ہے۔ نماز کیون پڑھتا ہے۔ مسجد کے اندر کیون آتا ہے۔ ہمارے پانی کے برتن کو کیون ہاتھ لگاتا ہے۔ حیف ہے اون لوگون کی حالت پر جو حضرت امام مسیح موعود کی مخالفت کے خیال سے خود اسلام کو ترک کر رہے ہین۔

سُنا کرتے تھے۔ کہ ولی اللہ کا دشمن رفتہ رفتہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب اس کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی۔ کہ وہ خارج ہو تا کس طرح سے ہے ظاہر بات یہ ہے۔ کہ ولی اللہ کی تمام باتین صدق اور راستی پر مبنی ہوتی ہین اور اوس کے مخالف مخالفت کے غلو میں اوس کی ہر ایک بات میں اوس کے برخلاف کرتے ہین اور کچھ نہیں سوچتے۔ کہ یہ بات اچھی ہے یا بُری۔ جو بات ولی اللہ نے کہی اوسی کے مخالف ہو گئے اس طرح ... حق کی مخالفت کی عادت ہو کر تمام راستی کی باتین ... چلی جاتی ہین۔ اور بالآخر ایمان نکل ... جاتا ہے

کوئی پندرہ سال کی بات ہے۔ ... اسلامیہ کالج مین ایک عربی کے مدرس تھے۔ ... سلسلہ حقہ کے مخالف۔ وہان ایک طالب علم احمدی تھا اوس نے اپنے ان عربی کے اُستاد صاحب کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود کے تازہ الہامات جو زبان عربی میں تھے سُنانے شروع کئے جب اوس طالب علم نے ایک الہام سُنایا۔ تو مدرس صاحب جھٹ بول پڑے۔ کہ عربی غلط ہے تب اوس نے دوسرا الہام سنایا۔ اوس پر مدرس صاحب بول اٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ پھر طالب علم نے حضرت کا تیسرا الہام سُنایا۔ اور وہ بھی عربی مین تھا۔ اس پر بھی مدرس صاحب فوراً بول اوٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ اتفاق حسنہ سے وہ تیسرا فقرہ الہامی قرآن شریف کی ایک آیت تھی۔ اور سنانے والا طالب علم حافظ قرآن تھا۔ اوس نے بادب عرض کی۔ استاد صاحب آپ کیا فرماتے ہین یہ تو قرآن شریف مین بھی اسی طرح سے آیا ہے۔ تب مدرس صاحب بہت ہچکچائے۔ اور کھسیانے سے ہو کر فرمانے لگے کہ پھر قرآن مین کچھ سیاق وسباق اور ہوگا۔ بندۂ خدا وہان سیاق سباق اور ہوگا۔ تو یہان بھی آپ پوچھ لیتے کہ سیاق وسباق کیا ہے۔ الغرض ان لوگون کا یہ حال ہے کہ خواہ مخواہ ہر امر مین مرزا صاحب اور اون کے مریدین کی مخالفت کرنا اون کے واسطے فرض ہو گیا ہے خواہ وہ بات حق کی ہو اور خواہ عین اسلام ہو مگر چونکہ ایک احمدی کے مونہہ سے نکلی ہے یا اوس کے طریق عمل مین آئی ہے اس واسطے یہ اوس کی مخالفت کرین گے اور ضرور کرین گے۔ ہماری تو سمجھ مین نہین آتا۔ کہ مرزا صاحب سے یہ ایسے کیون بگڑے وہ کون سی بُری بات ہے جو مرزا صاحب ان کو کہتے ہین۔ مرزا صاحب تو یہی کہتے ہین۔ کہ شریعت اسلام کی پیروی کرو۔ مطابق قرآن وحدیث اپنے اعمال بجا لاؤ۔ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو خدا کی عبادت کرو۔ اسلام کی اشاعت کرو۔ ہان وہ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے اور قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے اور خدا کی شہادت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو شب معراج مین مُردون کے درمیان دیکھا انجیل گواہ ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ خواہ مخواہ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے سے عیسیٰ پرست عیسائیون کے شریک کار اور ملتی ہے بس اتنی بات پر ... ہوئے اور کفر کے فتوے دیئے اور اینٹ روڑا پھینکنے۔ افسوس ان مسلمانون کی تو وہ حالت ہے۔ کہ کوئی شخص قاضی کے پاس فریاد کر گیا تھا کہ فلان شخص مجھے کہتا ہے۔ کہ گوہ کھو۔ قاضی نے کہا وہ یونہی کہتا ہے تم اس کی پرواہ نہ کرو اور بے شک کھاؤ۔ سو اگر ہمارے مسلمان بھائی نہین ملنے تو وہ خواہ مخواہ ناراض نہ ہون۔ عیسیٰ پرستی کی امداد ہی اون کو پسند خاطر ہے۔ تو بے شک کرین اور اوس کا مزا چکھین۔ اگلے مشرکین اور اون کے معاونین کے ساتھ جو گذری وہ یہ بھی دیکھ لین گے۔ ہم نے خیرخواہی سے بات کہدی ہے۔ ماننا نہ ماننا اون کا اختیار۔

مکتوب حسن

ایک عرب کا خط حضرت کی خدمت مین آیا تھا جس مین حضور مسیح موعود کے دعاوی کے دلائل طلب کئے تھے۔ اس خط کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے عربی مین تحریر فرمایا تھا اور عربی خط کے مضمون کو فائدہ عام کیواسطے حضرت مولوی صاحب موصوف نے اُردو مین بھی تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فائدہ عام کے واسطے عربی خط اور اوس کا اُردو مضمون ہر دو درج اخبار کئے جاتے ہین۔ ایڈیٹر۔

عربی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایّھا الحبیب قد بلغ کتابک الی الحضرۃ الاقدس والجناب المقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء المسیح الموعود والمہدی المسعود۔ وھو یشتہی ان یکتب الکتاب فی العربی فامرنی ان اجیب کما ھویت ایھا الحبیب مرحبک محمد یوسف وغیرہ من احبابک ان یطالع الرسائل التی صنفھا الامام الہمام فی العربی المبین و بلغ فیھا ما امرہ اللہ ان یبلغ تبلیغا للعالمین لان فیھا شفاءٌ لما فی الصدور و رحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارًا ولا یسع ھذا القرطاس المختصر ان اکتب فیہ مضامینھا اللطیفۃ ونحا ریھا الشریفۃ ولکن بحکم المثل المشہور اعنی ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اکتب لک بعضا منھا کالقطرۃ من البحر انظر الی ما قال اللہ تعالیٰ فی آیۃ الاستخلاف وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الآیۃ

دلت هذه الاية الشريفة على ان الاستخلاف فى الامة المحمدية يكون كالاستخلاف الذى مضى فى بنى اسرائيل ويكون الخليفة منكم لا من اليهود والنصارى فانظر الى اول السلسلة الموسوية انه بقى الدين الموسوى على الحالة الاصلية الى القرن الثالث كذلك الدين المحمدى بقى على حالة الاصلية وما فشى الكذب فيه كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق خير القرون قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم وقال ثم يفشو الكذب. وهكذا انظر الى اخر السلسلة الموسوية جاء المسيح بن مريم فى القرن الرابع بعد الالف وهو خاتم سلسلة الموسوية فكذلك يجب ان ياتى خاتم الخلفاء السلسلة المحمدية ويكون يماثل السلسلتان كما هو مقتضى لفظ كما. وهو يكون المسيح من الامة المحمدية كما يقتضى لفظ منكم فى الاية والحديث الصحيح امامكم منكم ويجيئ فى وقت يقارب الوقت الذى جاء فيه عيسى بن مريم ليتم المشابهة التى يقتضيها لفظ كما ثم انظر الى تطابق مضمون الاية للواقعات لان المسيح الموعودؑ ادعى على راس القرن الرابع بعد الالف وبرهن على دعواه بالايات البينات التى ظهرت فى الافاق من الارضيات والسماويات ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

والتى ظهرت الايات الكثيرة على يديه كما تدل الكتب المصنفة عليه. فتصديق دعواه تصديق لاية الاستخلاف وتكذيبها تكذيب لاية الاستخلاف كما يكذب بها فرقة الشيعة والخوارج من اول السلسلة الى اخرها. ومن الايات الارضية الطاعون والزلازل وغيرها. كما جاءت فى علامات المسيح الموعودؑ و من الايات السماوية الخسوف والكسوف انظر كيف جمع بها الله فى شهر رمضان ١٣١٢ هجرية كما فى حديث الدارقطنى وغيره الفاظه من كتب الحديث ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض تنخسف القمر فى اول ليلة من رمضان. يعنى فى اول ليلة من الليالى التى يكون فيها الخسوف وتنكسف الشمس فى النصف منه يعنى فى نصف الايام التى تنكسف الشمس فيها وما يوردنا لمخالفون على هذا الحديث من ايرادات فهى باطلة. بعضهم يقولون ان اسناد هذا الحديث ضعيف ولا يفهمون اصطلاح اصول الحديث ان من ضعف الاسناد لا يلزم عدم صحة مضمون الحديث لان الحديث وان كان من حيث الاسناد ضعيفاً ولكن ان صححه الواقعات او التجارب الصحيحة او الالهامات الصادقة او الكشوف المصدقة فيكون صحيحاً قوياً. بل يكون اصح من الاقوى احاديث الصحيحة التى صحت بحسب الاسناد فهذا الحديث شهد على صدقه الشمس والقمر بجريانها والسموات السبع بدورانها فاين المفر. وبعضهم يعترض عليه ان اجتماع الخسوف والكسوف ليس مختصا بزمان المسيح الموعودؑ. بل كان فى الازمنة السابقة ايضاً مرارا كثيرة ولا يفهم هذا الجاهل ان ضمير لم تكونا يرجع الى الايتين من حيث انهما تكونان ايتين لصدق دعواه الصادقة فليبين المعترض الجاهل ان الخسوف والكسوف باجتماعهما فى رمضان سنة ١٣١٢ھ بالحيثية الكذائية التى اشتهرت فى الاخبار المعتبرة المشهورة الانكليزية متى وقعا اى شخص ادعى انهما ايتان لصدق دعواى واما اجتماع الخسوف والكسوف فى رمضان سنة ١٣١٢ھ فقد وقعا بالحيثية الكذائية التى اندرجت فى الحديث المذكور وادعى المهدى الموعود انهما ايتان لصدق دعواى لم يبلغ احد من المامورين السابقين انهما ايتان لدعواهما و ان وقعا فى زمانهم لصدق المخبر الصادق انهما لم تكونا منذ خلق السموات والارض بالحيثية الكذائية ولولا الاعتبارات لبطلت الحكمة. الحديث. فتصديق دعواه عين تصديق الحديث وتكذيبها تكذيب كلام النبوة. ايضاً قال الله تعالى. واذا العشار عطلت وفسر هذه الاية فى حديث مسلم اورده فى ذكر المسيح الموعود ويترك القلاص فلا يسعى عليها. فانظروا الى تعطل العشار والقلاص فى هذا الزمان باجراء البوابير البرية فى سكك الحديد حتى انها جرى فى ملك الحجاز ايضاً وستتم فتمت كلمة ربك صدقا وعدلا فانظروا كيف يسعى فى اجرائه ملك الروم وجملة اهل الاسلام. فان يعتذر احد من المخالفين فليسمع لانسلم ذلك لان اجراءه موجب لتعطيل العشار [illegible] دعواه كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق فالخلاصة ان تكذيب دعواه تكذيب الكتاب والسنة واوضحت دلائل الشرعية على دعواه لجاورت عدد من الالف نعطيكم بمطالعة الكتب والرسائل التى طبعت واشيعت فى الافاق كتبه محمد احسن خادم المسيح الموعود والمهدى المعهود عليه الف صلوة من الرب الودود الذى اظهر شان الربوبية للدين المحمدية فى زمن هذا الفتن واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

۹۔ فروری ۱۹۰۲ء

عربی خط کا مضمون اُردو میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے میرے حبیب آپکا خط محبت نمط حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود ومہدی معہود کی خدمت بابرکت میں پہونچا ہر آپنے چاہا ہے۔ کہ خط اگر عربی میں لکھا جاوے۔ تو بہتر ہے۔ کہ یہاں کے احباب کی زبان تامل ہے ان عربی زبان کو بہی بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا حضرت اقدس نے خاکسار سے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آپکو خط عربی میں لکھوں تو الا آپکی خدمت میں واضح ہو۔ کہ ایک مختصر خط میں مطالب کا آنا اور پہر اوس کے جملہ دلائل کا بیان ہونا کیونکر ہوسکتا ہے۔ اس لئے آپ اپنے دوست محمد یوسف وغیرہ سے فرمائیے کہ کتب اور رسائل مصنفہ حضرت امام ہمام علیہ السلام کا مطالعہ ضرور کریں۔ جو عربی فصیح میں متعدیانہ بکثرت تصنیف کی گئی ہیں۔ جیسا کہ حمامۃ البشری اعجاز المسیح فتوے سندھ حقیقۃ الوحی وغیرہ وغیرہ ان کتابوں میں حضرت ماموریں اللہ نے وہ حقائق ومعارف اور مطالب اور اون کے دلائل اور دیگر نشانات ارضی و سماوی تحریر فرمائے ہیں۔ جو دلوں کی بیماریوں کے لئے شفاء کامل ہیں اور مومن کے لئے عین رحمۃ الٰہی ہیں اور نا انصاف ظالم لوگوں کے لئے تو بجز خسارہ اور ضرر کے اور کیا متصور ہوسکتا ہے ؎

اگر صد باب حکمت پیش نادان
بخوانند آیدش بازیچہ درگوش

اسلئے یہ کاغذ مختصر اُن اون مضامین لطیفہ اور مطالب نفیسہ کے

منسوخ ہونے کی کب گنجائش رکھتا ہے۔ مگر بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے بمنزلہ ایک قطرہ کی دریاء زخار سے لکھتا ہوں۔ اوّل آیۃ استخلاف پر ہی غور کرو جو سورہ نور میں موجود ہے جس کا حاصل ترجمہ تفسیری یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے۔ ان مومنوں سے جو تم میں سے ہیں یعنی امت محمدیہ میں سے اور نیکوکار بھی ہیں۔ کہ آئندہ بعد حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ان کے جانشین پیدا کرتا رہے گا۔ جس طرح سے کہ پہلے ان کے یعنے بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ کے بعد جانشین اور خلفاء بناتا رہا ہے۔ آخر تک اس آیت اور اوس کے ترجمہ کو آخر تک خوب غور سے دیکھو۔ بعد تھوڑے سے غور کے تم کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ وعدہ الاستخلاف کا امت محمدیہ میں جو بعد نبی کریمؐ کے آئندہ زمانوں میں واقع ہوگا وہ دو صورتوں میں ہوگا۔ اوّل صورت تو یہ کہ جانشین نبی کریمؐ کے اسی امت محمدیہ میں سے ہوں گے۔ بنی اسرائیل یعنے یہود و نصاریٰ میں سے کوئی شخص جانشین ہمارے نبی کریمؐ کا نہیں آویگا۔ خواہ کوئی پیغمبر ہو یا غیر پیغمبر دوسری قید یہ ہے کہ البتہ یہ سلسلہ استخلاف کا مانند سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ ہی کے ہوگا۔ گویا سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ کا بمنزلہ ایک توطیہ اور تمہید کے تھا واسطے سلسلہ استخلاف محمدی کے اب ہم دونوں سلسلوں کی اوّل اور آخر پر غور کرتے ہیں اور درمیانی سلسلوں کو کتب مطولات کے حوالہ پر چھوڑتے ہیں تو ہم تواریخ بائبل سے پاتے ہیں۔ کہ سلسلہ استخلاف موسوی میں قرنوں تک بہ لحاظ دین موسوی کے بحالت اصل باقی رہا۔ اور کسی طرح کی تحریف وتبدیل دین موسوی میں واقع نہیں ہوئی۔ جو کچھ بدعات اور تحریفات واقع ہوئیں وہ بعد تین قرنوں کے ہی واقع ہوئیں۔ پھر جو ہم دین اسلام کے اوائل پر نظر کرتے ہیں۔ تو بہ تواتر پاتے ہیں۔ کہ تین قرنوں تک دین اسلام بھی اپنی حالت اصلی پر بڑے زور وشور کے ساتھ ترقی پذیر رہا۔ اور جو کچھ دینی خرابیاں اور بدعات جاری ہوئیں وہ بھی تین صدی کے بعد ہی واقع ہوئیں۔ جیسا کہ دین موسوی میں واقع ہوئی تھیں۔ اور مخبر صادق کی وہ پیشگوئی بھی کامل طور پر پوری ہوئی۔ جو کلام نبوت میں وارد ہوئی تھی۔ کہ سب قرنوں سے افضل قرن تو مرا قرن ہے اور اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا۔ اور پھر اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا اور پھر اس کے بعد کذب یعنے بدعات اور خرابیاں دین اسلام میں شائع ہوجاوینگی اور ایسا ہی واقع ہوا۔ فصدق رسولہ الکریم۔

اب ہم دونوں سلسلوں کی آخر پر بھی نظر کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے بعد قریباً چودہویں صدی میں جبکہ تحریفات اور بدعات کا زمانہ بڑے زور وشور پر تھا۔ حضرت عیسےٰ ابن مریم واسطے اصلاح امت موسوی کے مبعوث ہوئے اور وہی خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ کے بھی ہوئے ہیں۔ پس حسب مقتضاء لفظ کما کے ضروری ہوا کہ خاتم خلفاء سلسلہ محمدیہ کا بھی بنام مسیح ابن مریم تقریباً چودہویں صدی ہجریہ میں امت محمدیہ میں سے ہی مبعوث ہوئے تاکہ دونوں سلسلوں میں تماثل اور تشابہ پیدا ہو جاوے اور لفظ کما کا نعوذ باللہ عبث اور لغو نہ ہو۔ الحمد للہ کہ ایسا ہی واقع ہوا اور واقعات نے شہادت دیدی ہے کہ دونوں سلسلوں میں ایسا ہی تطابق ہے جیسا کہ لفظ کما کا مقتضاء ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے راس صدی چہاردہم ہی پر دعوی مجددیت ومسیحائی ومہدویت دنیا میں شائع کیا اور ان کے اس دعوے پر علاوہ ادلہ شرعیہ کتاب وسنت کے نشانات آسمانی وزمینی سے بھی منجانب اللہ شہادت حاصل ہوگی۔ جو تمام دنیا میں شہرۂ آفاق ہے ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

الحاصل تصدیق آپ کے دعوے کی تصدیق آیات الٰہیہ کی ہے۔ اور تکذیب آپ کے دعوے کی تکذیب آیات الٰہیہ کی ہے۔ خواہ آیات قرآنیہ ہوں یا نصوص حدیثیہ یا نشانات آسمانی ہوں یا نشانات زمینی۔ جن کی پیشگوئی آنحضرت صلعم مخبر صادق نے کی تھی اور وہ اوس حدیث میں موجود ہے اب فرمائیے کہ ایسے اربعہ متناسبہ کون کودن تسلیم نہ کرے گا جن کا تناسب واقعات نے ثابت کر دیا۔ مثلاً نشانات ارضیہ میں سے طاعون اور زلازل ہیں جو احادیث میں ذیل علامات مسیح موعود میں مذکور کی گئی ہیں۔ اور پھر بڑے زور وشور کے ساتھ زمانہ مسیح موعود میں وہ واقع ہو چکی۔ اور آیات سماویہ میں سے کسوف وخسوف ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ وسنہ ۱۳۱۲ ہجریہ جمع فرمایا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ جو دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں مذکور ہے۔

ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض تنخسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان یعنے فی اوّل لیلۃ من اللیالی التی یقع فیھا الخسوف وتنکسف الشمس فی النصف منہ یعنے فی نصف الایام التی تنکسف الشمس فیھا انتھیٰ۔

بعض جہلا اس حدیث پر چند اعتراض کرتے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراض بالکل باطل اور لغو وفاسد ہیں ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ یہ حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہے۔ یہ معترض اصول حدیث کے قاعدہ کو بھی بالکل نہیں سمجھتا۔ جو ایسا واہی اعتراض کرتا ہے۔ کیونکہ سلمنا کہ اسناد ضعیف ہے۔ مگر قاعدہ اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہو۔ جو ایک اصطلاح حدیث کی ہے۔ تو ضعف اسناد سے لازم نہیں آتا۔ کہ وہ حدیث بھی غلط ہو جاوے۔ مثلاً اگر واقعات اوس کی تصحیح کردیویں۔ تو پھر وہ حدیث تو اُس حدیث سے بھی اصح اور قوی ہو جاوے گی جو من حیث الاسناد تو صحیح ہوں۔ لیکن واقعات اوس کے مصدق نہ ہوئے ہوں اس لئے یہ حدیث تو نہائت درجہ پر صحیح اور قوی ہے کیونکہ اوس کی صحت اور قوت پر زمین وآسمان نے منجانب اللہ شہادت دے دی ہے۔ فصار الاعتراض ھباءً منثورا۔ اور بعض کم فہم یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ زمانہ سابقہ میں بھی چند بار ایسا اجتماع کسوف اور خسوف کا واقع ہوا ہے۔ یہ جاہل معترض نہیں سمجھتا۔ کہ ضمیر لم تکونا کی طرف راجع ہے۔ جو بمعنی دو نشانوں کے ہے اور ظاہر ہے۔ کہ کسی شخص نے زمانہ سابقہ میں کسوف اور خسوف کا اپنے دعوے کی تصدیق کے لئے نشان ہونے کا دعوے ہرگز ہرگز نہیں کیا بخلاف مانحن فیہ کے کہ حضرت مسیح موعود نے ہزارہا رسائل اور کتب اور اشتہارات میں اون کے نشان ہونے کا دعوے تمام دنیا میں شائع کیا ہے۔ پس مخبر صادق کی پیشگوئی تو یہ تھی۔ کہ یہ اجتماع کسوف وخسوف ہمارے سچے مہدی کے لئے دو نشان ہوویں گے۔ سو یہ پیشگوئی واقع ہوگئی۔ اب پھر یہ کہنا کہ ایسے واقعات تو ہمیشہ ہی ہوا کرتے ہیں کیسی حماقت ہے۔ جس سے تمام نشانہائے مندرجہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے۔ کیونکہ جملہ انبیاء کے لئے جو نشانات من جانب اللہ دئے گئے ہیں۔ وہ دنیا میں واقع تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پس معترض پر اون سب کی تکذیب

لازم آیگی جیسے کہ فرعون اور آل فرعون کا غرق ہونا ہی کوئی نشان صداقت موسوی کے لئے نہیں ہوسکے گا کیونکہ اکثر جہاز و در کشتیاں غرق ہوتی رہتی ہیں۔ الحاصل دارومدار کسی واقعہ کے نشان صداقت مامور من اللہ کے لئے ہونے کا پیشگوئی ہوا کرتی ہے۔ جو ویسے ہی واقع ہو جیسا کہ مامور من اللہ نے اوسکی خبر دی ہے۔ یہ اجتماع خسوف و کسوف دونشان تصدیق مسیح موعود کے لئے ایسے ہی واقع ہوئے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور قیامت تک آپکا نشان ہونا زبان خلق پر جاری رہیگا۔ فصدق المخبر الصادق فی اخبارہ انہما لم تکونا منذ خلق السموات والارض۔ پس تصدیق آپکے دعوے کی عین تصدیق کلام نبوت کی ہے اور تکذیب اوس کی عین تکذیب کلام نبوۃ کی ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو اس وقت کو کہ اونٹنیاں معطل کی جاوینگی۔ اس آیتہ کی تفسیر خود کلام نبوۃ میں مذکور ہے۔ جو صحیح مسلم میں باب مسیح بن مریم میں مندرج ہے۔ کہ یترک القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ کہ جوان اونٹنیاں متروک کی جاوینگی۔ اور اون پر دوڑ نہ کیجاوے گی۔ یعنے سواری نہ کی جاوے گی۔ اب دیکھو کہ ہندوستان میں سب سر اونٹنیوں کی سواری بمقابلہ ریل کے متروک ہو ہی گئی ہے۔ لیکن عرب میں بھی حجاز ریلوے کے سبب سواری اونٹنیوں کی متروک ہوتی جاتی ہے۔ اور قریب تر بالکل مسافات بعیدہ تک متروک ہوجاوے گی۔ اب غور کرو کہ اس نشان کے پورا کرنے کے لئے اول تو گورنمنٹ انگلشیہ نے کیسی جان توڑ کوششیں کی ہیں اور لاکھوں روپیہ اوس کی طیاری میں صرف کیا اور الحال گورنمنٹ رومیہ معہ جملہ اہل اسلام کے حجاز ریلوے وغیرہ کی طیاری میں کیسی مساعی جمیلہ عمل میں لاتے ہیں۔ اب ہمارے مخالفین کو چاہیئے۔ کہ اس نشان آلہی کو جسکی خبر قرآن مجید اور حدیث صحیح دونوں میں موجود ہے پورا نہ ہونے دویں تاکہ اونٹنیاں معطل اور بیکار نہ ہوویں جس سے تصدیق مسیح موعود کی لازم آتی ہے۔ اور اس ریل کی سواری کی خبر متعدد جگہ پر قرآن مجید میں موجود ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ و یخلق ما لا تعلمون۔ وحملنا ذریتھم فی الفلک المشحون وخلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون۔ اب فرمایئے۔ کہ ما لا تعلمون سے بجز سواری ریلوے کے اور کیا مراد ہوسکتی ہے۔ پس لفظ ما سے مراد بقرینہ سباق آیتہ والخیل والبغال والحمیر کے بجز سواری کے اور کیا ہوگی اور مثل جہاز کے جو دریائی سواری ہے بجز ریلوے کے جو بری سواری ہے اور کیا ہے۔

اگر اس مختصر خط میں نشانات اور دلائل مشرح کی تفصیل کیجاوے تو براہین کا شمار عدد ہزار سے بھی متجاوز ہوجاوے۔ اسلئے آپ صاحبوں کو لازم ہے کہ کتب مصنفہ اور رسائل حضرت صاحب کو مطالعہ کرو۔ وبس۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

حضرت جنید بغدادی

اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کل یا پرسوں رات کو یعنی ۲۵ فروری ۱۹۰۸ء کے آس پاس ایک عجیب نکتہ معلوم ہوا۔ میں ایک وقت معمولی تک پڑھا کرتا ہوں۔ اتفاق سے کتاب ختم ہوگئی اور پانچ منٹ باقی رہ گئے۔ میں نے کہا۔ کہ اور کوئی اور کتاب بھی پڑھ ڈالو۔ تو ایک کتاب متعلق جنید بغدادی کی ہاتھ میں آگئی اور جو صفحہ کہ کھولا تو وہ ۸۸ نکلا۔ نظر زیادہ تر صفحہ کے شروع پر ہی پڑا کرتی ہے۔ مگر میری نظر متن کے بالکل وسط میں پڑی۔ تو یہ عبارت تھی۔ "کسی نے پوچھا (جنید بغدادی سے) اوس شخص کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ جو ہدائت کرہا ہے۔ مگر گانا سن کر اوس کی حالت متغیر ہو گی۔ فرمایا مخلوق سے عہد اولین لیتے وقت جب اللہ جل شانہ نے فرمایا تہا الست بربکم۔ اوس وقت اس کلام کی شیرینی نے روحوں کو ایک چوٹ لگادی تھی جب گانا سنتے ہیں تو وہی چوٹ پھر یاد آجاتی ہے۔ نیز فرمایا۔ کرتے تھے۔ تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص تھیں۔ (۱) سخاوت جو حضرت ابراہیم کا حصہ تھی (۲) رضا جو حضرت اسحٰق کے ساتھ مخصوص تھی" (۳) صبر جس کا حق حضرت ایوب نے ادا کیا (۴) اشارہ جو حضرت ذکریا کے لئے خاص تہا (۵) غریب الوطنی جو حضرت یحییٰ کے لئے تھی (۷) سیاحی جو حضرت عیسیٰ کے خصائص میں سے تھی۔ (۸) یہ نقل مطابق اصل اوس کتاب کی ہے اس میں نمبر ۶ غائب ہے۔ شاید وہ خصلت اب دنیا میں نہیں ہے۔ یا گمکسی فلک پر ہو۔ اور ان باتوں کا ماخذ طبقات الکبریٰ ہے۔

ہمارے لئے اس میں بہت سے امور بڑے عبرت ہیں مگر یہ ساتویں خصلت جو حضرت عیسیٰ کے ہے۔ یہ قابل غور ہے۔ غیر احمدی مسلمان مصر ہیں کہ نہیں حضرت عیسیٰ ؑ بجسد عنصری آسمان پر تشریف لے گئے اور اس حساب سے ان کی عمر صرف تینتیس برس کی رہ جاتی ہے جس میں فی زمانہ نبوت محض تین برس کا رہ جاتا ہے۔ اس مدت میں اونہوں نے کونسا عظیم الشان سفر کیا جس سے سیاحی کی صفت کے وہ مرکز بن گئے۔

یوں تو ہم بھی لکھنؤ اور جے پور آتے جاتے ہیں مگر سیاح نہ کہلائے۔ پنجاب میں ایک آدمی ہے۔ عبدالرحمٰن مصر ہو آیا ہے۔ اوس کو لوگ سیاح کہتے ہیں۔ لفظ سیاح کے ساتھ ایک چھپے ہوئے معنے بھی ہیں۔ کہ بیدل سفر کیا ہو۔ ابن بطوطہ سیاح کہلاتا۔ وہ چلا افریقہ سے۔ اور نہ معلوم کہاں کہاں گیا مگر وہ شخص کس طرح سیاح ہوگیا۔ جو ناصرہ سے بیت المقدس گیا یا بڑا تیر مارا ہوگا۔ تو ملک شام کے دو چار شہر اور دیکھ لئے ہوں گے۔ جس سے زیادہ شہر میں نے ہندوستان کے دیکھے ہوں گے۔ لہذا غیر احمدی مسلمان جواب دیں کہ جنید نے حضرت مسیح کو سیاح کیونکر بنادیا۔ لازمی طور سے انہوں نے کوئی بڑا سفر کیا اور شام سے کشمیر تک۔ واقعی ایک لمبا سفر ہے۔ اور اکسو بیس یا اکسو پچیس برس کی عمر ایسی ہے۔ جس میں انسان اوس زمانہ میں شناخت کرسکتا تہا۔ اور لاکھوں آدمی اوس کی سیاحی کے گواہ ہوسکتے تھے اور ہوتے تھے اور ہوئے پس حضرت جنید بغدادی کا احسان ہے۔ کہ حضرت کو ایک صفت سے موسوم کرکے ہمارے لئے ایک شہادت پیدا کردی اور مولوی شیر علی نے پبلک میں پیش کرکے ہم تک یہ بات پہونچادی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اون کی قبر کا پتہ بذریعہ الہام یا خواب ہوا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہام یا خواب یا مراقبہ غلط سمجھا جاوے۔ اور محمد شمس الدین قدس سرہٗ کے مکاشفے درباره قبر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کالوحی من السماء سمجھا جائے۔ (یہ وہ بزرگ ہیں جو یزید کے ہمراہ بزمانہ حضرت معاویہ قسطنطنیہ فتح کرنے گئے تھے۔ اور صلح ہوگی۔ مگر لشکر ہنوز واپس نہیں ہوا تھا کہ آپکا انتقال ہوگیا۔ یہ لشکر ۴۶ھ مطابق ۶۶۵ عیسوی

لیا تھا) ہان ایک بات رہی - وہی مردہ پرستی کا مادہ شمس الدین اب دنیا میں نہیں بلکہ اونہون سے وفات پائی (تعزیت) میں - مین لکھنے والا تھا کہ مر گئے - مگر بے ادبی ہوتی تھی - مگر لفظ وفات سے بھی - ڈرتا ہون - کہ کہین لوگ نہ سمجھ جاوین - کہ وہ آسمان پر چلے گئے خیال رہے کہ فلان مر گیا - اسی کا مہذب طریقہ کہنے کا یہ ہے - کہ فلان نے وفات پائی - اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ مین متوفیک وفات کے عزیزون مین سے ہین - اور اون سے مرادو بھی مرنا ہے -

محمد عمر جذب - لکھنوی مقیم حال لاہور

یہ حسن ظنی بھی ایک بدظنی ہے

جب سے عربی زبان کا علم مسلمانون سے اُٹھ گیا ہے - وہ حسن اخلاق حسن ظن کے معنے بالکل نہین سمجھتے - عام طور سے جو میٹھی زبان مین گفتگو کرے ہر ایک سے جا و بے جا بہ لطف و مدارات پیش آئے اسے کہتے ہین - یہ صاحب حسن اخلاق ہے حالانکہ یہ سخت غلطی ہے - خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے قویٰ کو مناسب محل و موقعہ پر استعمال کرنے کا نام حسن اخلاق ہے پس اگر کوئی شخص نرمی کے موقعہ پر سختی یا سختی کے محل پر نرمی کرتا ہے - تو اوسے کبھی صاحب حسن اخلاق نہ کہنا چاہیئے ایسا ہی جب کہا جاتا ہے - کہ حسن ظن سے کام لو - تو اوس کے یہ معنے نہین - کہ سب کو نیک ہی سمجھو - حتّٰے کہ چور اور کیسہ بر کو بھی بھلا آدمی ہی باور کرتے رہو بلکہ ظن کو مناسب موقعہ و محل اور ایسے طور سے استعمال کرنے کا نام (جس سے نیک نتیجہ مرتب ہو) حسن ظن ہے - مین امید کرتا ہون - کہ اس نکتہ کو میرے بھائی یاد رکھین گے - ورنہ حسن ظن جن عام معنون مین لیا جاتا ہے - اس اعتبار سے تو یہ حسن ظن بھی ایک بدظنی ہے یعنی ظن کا بُرے رنگ مین استعمال ہوا کمل،

مجمع الاخوان

۲۳ - فروری کو راجہ دہیان سنگھ کی حویلی مین احمدی طلبار کا جلسہ ہوا جس مین مرزا یعقوب بیگ صاحب کا مضمون بہت دلچسپی سے سنا گیا - وہ قریباً ۲½ گھنٹہ تک ہوتا رہا - اس قدر دل چسپ اور پُر حقائق تھا - کہ حاضرین نے تو گھبراہٹ دکھائی اور نہ کسی قسم کی بے چینی بڑے آرام سے سنتے رہے ایسا ہی مولوی صدرالدین صاحب کا مضمون تھا اپنے حضرت محمد صلعم کی کامیابی اور حضرت یوسف کی کامیابی کو بیان کرتے کرتے حضور کی کامیابی کا موازنہ کیا اور ناظرین پر خوب روشن کر دیا - کہ اس قدر کامیابی خدا ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے - بغیر اس کے ناممکن ہے

طلبا پر اس قدر اثر ہوا - کہ بعض ایک ہندو لڑکے سے جو گورنمنٹ کالج مین بی - اے کلاس مین پڑھتا ہے پوچھا کہ تم نے جلسہ سے کیا فائدہ حاصل کیا اوس نے جواب دیا - کہ مین پیشتر اس کے مذہب کو فضول خیال کرتا تھا اب مجھے کچھ سمجھ آگئی - کہ مذہب بھی ایک خوش کن چیز ہے - حاضرین کی تعداد کا آٹھ نو سو تک تخمینہ کیا جاتا ہے -

---

ایک اور زلزلہ

برادرم غلام دستگیر صاحب اسپیشل اسسٹنٹ لمائین ہنگ پایوسٹ سے اطلاع دیتے ہین - کہ یہان ۹ اور ۱۰ فروری کی درمیانی شب کو بوقت ½ ۱۲ بجے اچھا خاصہ زلزلہ آیا - سپاہیون کی پٹیان جو دیوارون کے ساتھ لٹکائی ہوئی تہین - گر پڑین - اور جو کوئی جاگتا تھا - بہت گھبرا گیا - اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے -

زلزلے پہ زلزلہ آ رہا ہے - مگر غافل خواب غفلت سے بیدار نہین ہوتے - اُتر - دکن - پورب - پچھم کے رہنے والے کان کھول کر سن رکھین - کہ خدا تعالےٰ اپنی قہری تجلیون سے اپنی ہستی منوا کے چھوڑیگا (اکمل)

دونون مین سے ایک بات ضرور ہو

یا تو عمل بالاسلام کا گم شدہ ہیرا پھر ہمین مل جائے اور یا ہم مین سے وہ پوری نسل ہلاک ہو جاوے جنکی شرمناک حرکتین اسلام کے لئے مایۂ ذلت ہین - مایوسی اور حسرت کا اس سے بھی بڑھکر کوئی ہولناک سین ہو سکتا ہے - جو آج پیروان اسلام کو گھیرے ہوئے ہے - وہ قوم کیسے سدھرے گی جس مین لاکھون کی تعداد سے زیادہ انسان جہل و وحشت کے کال پتلے ہین - وہ جماعت کیونکر شائستگی سے قریب ہو گی جس کے دو ثلث سے زیادہ افراد اب تک سیاہی اور سفیدی مین فرق کرنا سیکھے ہین ؟ محرم کی ابتدائی تاریخون مین اسلام کی کیا صورت نظر آتی ہے ؟ یہ کہ مُل ایجنز کا ایک مذہب جو تمام تر توہم اور جہل و نادانی کا مجموعہ ہے جسمین روشنی نام کو نہین جسے شائستگی اور آدمیت سے مس نہین جو بالکل اس سے مجبور ہے کہ اپنے دوستون مین کوئی عمدہ خصلت پیدا کرے - جو بیسوین صدی مین جہالت کا ایک نمونہ دیوے - انتہا طاقت کہ نئے تمدن سے بھی تربیت نہ کہا سکا وہ ایک ایسا گروہ ہے پیدا کرنے کے سوا کچھ نہین کر سکتا - جو پتھر کی جگہ کپڑون ' کاغذون '' اور کھپچیون کے غیر حیوانی شکل کے بُت بنا کر پوجے اور فرضی جنازہ اور جلوس نکال کر ایک مضحکہ انگیز تماشہ دکھلا دیا کرے - بس اب ہمارے لئے اسکے سوا اور کیا کام باقی رہ گیا ہے - کہ جہان تک ہوش و حواس کام دیں روئین اور جہان تک ساتھ دے در و دیوار سے سر ٹکرائین - (وکیل)

فرعون کی لاش

جو لوگ مصر کی قدیمی چیزون کا سراغ لگانے مین مصروف رہتے ہین - ان کو فرعون کی لاش بھی مل گئی ہے - جو حنوط کی ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس کی شکل نہائت مکروہ تہی - جسم فربہ تھا - قد پانچ فٹ ساڑھے آٹھ انچ کا تھا سر پر بال کم تھے ناک پتلی تہی - دانتون کی قطار مین دو داڑھین کھوکھلی تھین جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ کھانے پینے کے وقت فرعون کے دانتون مین سخت درد ہوتا تھا - اور درد کی شدت سے وہ بالکل دیوانہ ہو جاتا تھا - اسی دیوانگی حالت مین وہ بنی اسرائیل کی نسبت نہائت سخت ظالمانہ احکام جاری کرتا تھا ان ظلمون کا خاتمہ بحر احمر کی موجون نے کیا جس مین وہ غرق ہوا - پھر اوس کی لاش نکال کر حنوط کی گئی

یہودی اس ظلم کے پنجے سے نجات پانے کی عید منانے ہین جس کو عید فصح کہتے ہین - ایک ظریف کہتا ہے کہ اگر فرعون کے زمانے مین دانتون کا علاج کرنیوالے طبیب مصر مین موجود ہوتے تو یہودیون کو عید فصح منانے کا کبھی موقعہ نہ ملتا

سرحدیون کی شرارت

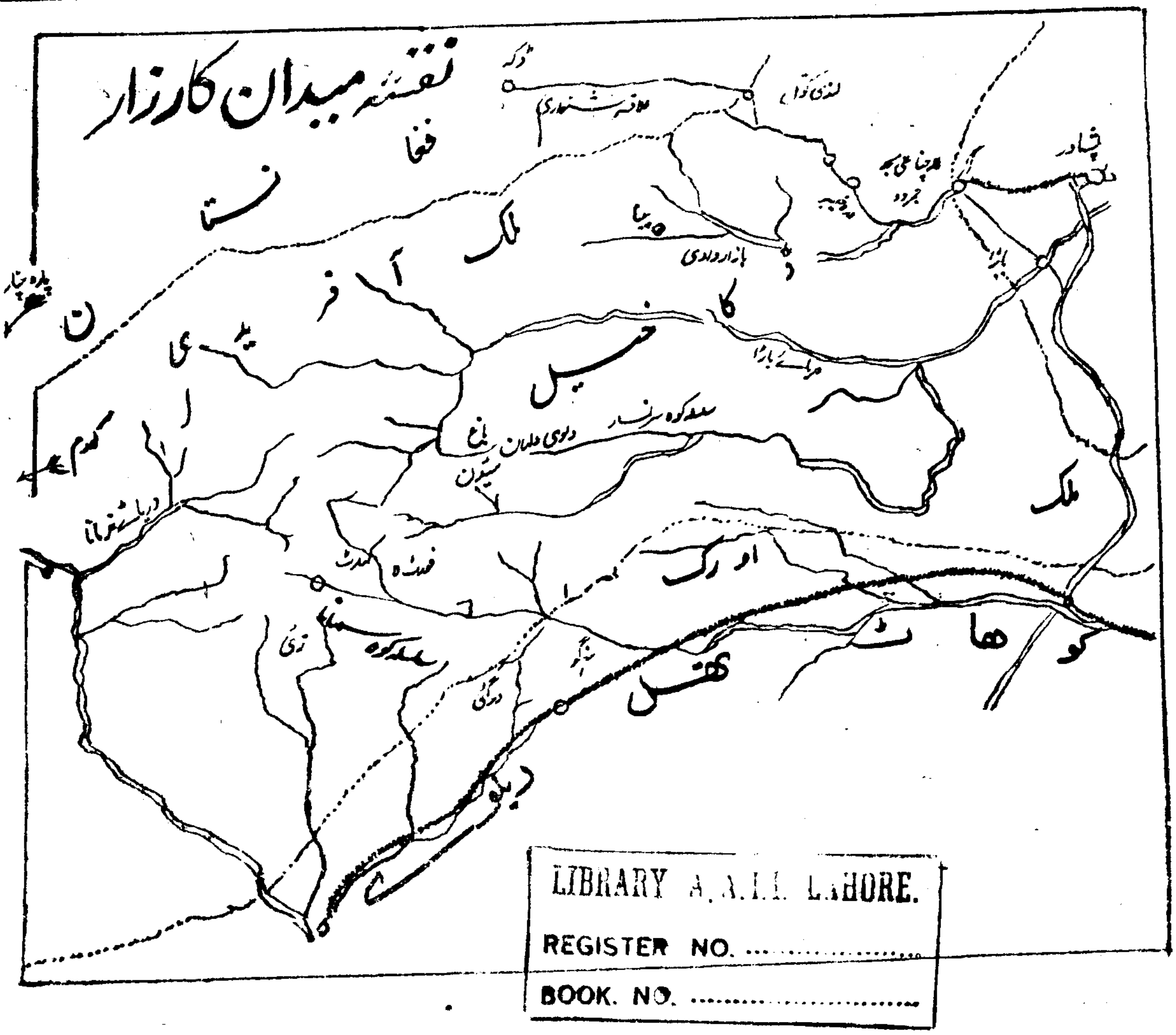
پشاور سے خبر آئی ہے کہ ۱۱ مارچ کی شب کو پشاور اور جمرود کے درمیان ایک ٹرین کو پٹڑی سے اتارنے

کی کوشش کی گئی۔ سڑک پر بڑے بڑے پتھر اور شہتیر رکھدیئے گئے۔ مگر ٹرین کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ صرف انجن کو نقصان پہونچا ہے۔ یہ شرارت یقیناً ڈاکا خیلیوں کی ہے اور ممکن ہے۔ وہ پھر بھی ایسی شرارتیں کریں۔

تازہ ایجاد ایک امریکن موجد مسٹر تیسلہ نے بغیر تار کے برقی لہرون کو حیرت انگیز فاصلہ تک بھیجنے کی تجویز نکالی ہے۔ اس ترکیب سے مسٹر موصوف کو ۱۰ کروڑ گھوڑون کی طاقت حاصل ہو جائے گی۔ اس کو یقین ہے کہ اب مریخ کے باشندے اس کی باتون کا جو برقی لہرون کے ذریعہ سے کی جائین گی۔ آسانی کے ساتھ جواب دے سکین گے۔ اس کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ اہل مریخ اعلیٰ درجہ کے روشن خیال اور ذہین لوگ ہین۔ امریکہ کے مشہور ہیئت دانوں کی ایک جماعت کا بھی یہی خیال ہے اور گذشتہ چند سالون سے سائنس دانون کو اس انکشاف کے متعلق بہت کچھ نئی شہادت مل چکی ہے۔ پروفیسر جی سی سلیبر متعلق کلگ شاف ابزرویٹری ایری زونا بیان کرتا ہے۔ کہ مریخ کے متعلق میرے جدید مشاہدات کے نتائج پروفیسر لوول کی تھیوری سے بالکل مطابق ہین۔ مریخ مین جو نہرین پہلے دریافت ہو چکی ہین۔ اون کے علاوہ کئی اور نہرین دریافت ہوئی ہین۔ بہت سی دوسری نہرین نظر آئی ہین۔ جن کی تعمیر اور استعمال سے وہان کے باشندون کی ذہانت کا پتہ ملتا ہے۔

ملک فرانس مین گھوڑوں اور گدھون کا گوشت بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر سال تین ہزار گھوڑے وہان کے باشندون کی شکم پروری کے لئے ذبح کئے جاتے ہین۔ یہی حال جرمنی مین ہے حال مین ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ سے مچھلیان بغیر پانی کے زندہ رہ سکتی ہین چونکہ مچھلیون کی زندگی کے لئے آکسیجن ضروری ہے اس لئے آلہ سے آکسیجن پہونچانے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

چوری لاہور کے کوچہ بابیان مین رات کے آٹھ نو بجے ایک واقعہ ہوا۔ جسے چوری۔ اور سینہ زوری اور قتل سب کچھ کہنا بجا ہے رات کے نو بجے کے قریب ایک شخص مشتبہ شکل کا بغل مین کچھ دبائے ہوئے گلی سے نکل رہا تھا کہ کسی نے اس پر دیکھ کر اس پر شک کیا اس سے پوچھا گیا کہ کون ہے اور کہان سے آتا ہے۔ کچھ جواب دیکر وہ تیز چل پڑا اور دوسرے شخص نے چور چور پکارنا شروع کیا اور اس کے پیچھے دوڑا۔ چور اپنی ٹوپی اور کچھ اور چیز پھینک کر بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر تک اس کا تعاقب ہوا۔ لیکن پیچھا کرنیوالے ٹھہر گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس نے ایک گھر مین گھس کر جہان ایک عورت اور دو ننھے بچے رہتے تھے۔ عورت کے کئی زخم لگائے اور اس کا منہ بند کر کے سب مال واسباب لوٹ لیا۔ لاہور جیسے شہر کے ایک کوچہ مین آٹھ نو بجے ایسا واقعہ ہو جانا افسوس اور شرم کی بات ہے۔



قابل توجہ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل

اس وقت اگر کسی محکمہ مین پبلک دبیین کی کچھ پرواہ کی جاتی ہے تو وہ ڈاکخانہ ہے اور اسی امید پر اگر ہم پبلک کی تکلیفات کا اظہار کرین۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ نئے دی پی سسٹم کے برخلاف اس وقت چارون طرف سے آواز اٹھ رہی ہے۔ تاجر بیوپاری اخبارون کے مینیجر اور دیگر ایجنسیون کے کلرک سب اپنی اپنی جگہ پر نالان ہین جب تک یہ نیا سسٹم جاری نہ ہوا تھا۔ امید کی جاتی تھی کہ اس نئے طریق سے بہت سی تکالیف رفع ہو جاوین گی لیکن اس کے اجرا پر سب امیدون پر پانی پھر گیا بلکہ یہ الٹا وبال جان ثابت ہوا۔ ڈاکخانہ والون نے اپنے خیال مین کام ہلکا کیا لیکن برخلاف اس کے کام دوچند بلکہ سہ چند بڑھ گیا۔ جب دی پی وصول ہوکر آتے ہین اس وقت سخت مشکل کا سامنا پیش آتا ہے۔ منی آرڈر کے کوپن پر نہ تو صاف حروف مین نام ہی لکھا ہوتا ہے نہ مفصل پتہ اور نہ ہی بھیجنے والے کے رجسٹر کا نمبر اور بعض کوپنون پر تو تعداد روپیہ بھی درج نہین ہوتی۔ الیسی حالت مین یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ کس کا روپیہ آیا ہے اور کس مد مین روپیہ آیا ہے جن لوگون کے تھوڑے دی پی جاتے ہین۔ اون کے لئے تو شاید نیا سسٹم اس قدر تکلیف دہ نہین ہوگا۔ جس قدر اون کارخانون کے لئے جن کے ایک ہی جگہ سے کئی قسم کے روپیہ کی وصولی کے لئے دی پی کئے جاتے ہین۔ رقم وصول ہونے پر کچھ پتہ نہین لگتا ہے کہ کس مد کا روپیہ وصول ہوکر آیا ہے۔ یہ تو ہین بیوپاری لوگون کی تکلیفات۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نئے سسٹم سے ڈاکخانہ کے سٹاف یا ڈاکخانہ کو کسی قسم کا فائدہ ہوا۔ واقعات کی بنا پر اس کا جواب بھی نفی مین ملتا ہے ڈاکخانہ کے کلرکون کا کام دگنا ہو گیا ہے۔ فارمون کی چھپوائی کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ پھر سمجھ مین نہین آتا کہ کس مصلحت پر یہ سسٹم جاری کیا گیا ہے۔

ہم بڑے ادب سے گزارش کے ساتھ پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ اس طریقہ پر پھر غور فرماویں اور اگر وہ اس سے بہتر کوئی فارم مرتب نہ کر سکتے ہون۔ تو وہی پرانا فارم اجرا کر کے پبلک کو اس عذاب سے رہائی دیکر مشکور فرماوین۔ ایڈیٹر

سڈیشن کا انسداد

سندھیا کے پرنٹر اور پبلشر کو دو سال کی قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور اگر جرمانہ ادا نہ ہو۔ تو ۶ ماہ کی مزید قید۔ نوشکتی اخبار کے پرنٹر اور پبلشر مسٹر منموہن گھوش کو ۶ ماہ قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا آپ نے تجویز کی۔ دونون مجرمون نے وکیل کے ذریعہ درخواست کی کہ آئندہ کے لئے ان کو اخبار کا پرنٹر اور پبلشر نہ سمجھا جاوے۔ مراد یہ تھی کہ دوسرے آدمی ان کی جگہ لے سکین۔

روسی جرنیل

روسی جرنیل نے پورٹ آرتھر کا قلعہ بہادر جاپانیون کے سپرد کر دیا تھا اس کا نام سٹوسل تھا۔ ناظرین حیران ہون گے کہ ایسے بودے آدمی کو ہم نے بہادر کا خطاب کیون دیا۔ اس کی وجہ بھی ہم بتائے دیتے ہین۔ یہ فہرست بہت دیر ہوئی کہ درج اخبار ہو چکی ہے۔ کہ سٹوسل کے جرم کی سزا تجویز کرنے کو روسی گورنمنٹ نے ایک کورٹ مارشل بٹھایا تھا۔ جنرل سٹوسل نے کورٹ مارشل کے سامنے آخری تقریر کرتے ہوئے پورٹ آرتھر کے جاپانیون کے حوالہ کر دینے کی ساری ذمہ واری اپنے سر پر لے لی اور کہا کہ اگر اس جرم کی تلافی میرے خون سے ہو سکتی ہے۔ تو مین پھانسی چڑھ جانے کو تیار ہون۔

ملاہدی کی کشتی

لندن سے خبر آئی ہے۔ کہ ملاہدا برٹش کے خلاف جہاد کرنے پر آمادہ ہے چنانچہ اس نے اپنی طرف سے کھلم کھلا جہاد کی تلقین کی۔ مگر دیگر سرحدی قومین اس کی تقریرون کی پرواہ نہین کرتین انہون نے صاف کہدیا ہے۔ کہ ہم بادشاہ کے حکم سے جہاد کرینگے۔ نہ کہ تم ایسے ایک ملا کے کہنے سے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

احاطہ } ڈاکخانہ ملتان کے اندر ایک کنواں ہے، اوس مین سے قریب ایکسو چٹھیون کا بنڈل نکالا گیا۔ جو مختلف لوگون کے نام کی باہر سے آئی تھین اور بلا تقسیم کرنے کے چاہ مین ڈالی گئی تھین ڈاکخانہ کے ملازم کہتے ہین۔ کہ اونہون نے یہ چٹھیان ہرکارہ ڈاک کے حوالہ کی تھین۔ اوسی نے کام کے بچنے کے خیال سے ڈال دی ہون گی۔ لیکن ہرکارہ ڈاک کان کو ہاتھ لگا کر کہتا ہے۔ کہ ہرگز یہ چٹھیان اس کو نہین ملین ورنہ کیون ڈاکخانہ کے کنوئین مین ڈالدیتا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

محکمہ جنگلات | سال زیر رپورٹ مین محکمہ جنگلات کی آمدنی ۱۵۶۵۰۰۰ روپے ہوئی۔ جس مین ۱۲ فیصدی کی کمی نمایان ہے یہ کمی زیادہ تر قلت پیداوار کے باعث واقع ہوئی۔ اور اس کے ساتھ خرچ بھی گذشتہ سال سے ۹ فیصدی گھٹ کر صرف ۱۱۵۷۴۲۹ روپے رہا۔ تاہم منافع صرف ۴۰۷۵۷۰ روپے یعنی ۱۹۰۶ء کے مقابلہ مین ۱۳۱۳۱۰ روپے کم ہوا۔ صاحب کنسرویٹر کا خیال ہے۔ کہ ابھی اور چند سال تک چوب عمارتی کی فروخت سے آمدنی کم ہوگی۔ کیونکہ آسٹریلیا کی لکڑی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور ادنے قسم کی لکڑی بے ایمانی سے دیودار بناکر بیچی جارہی ہے۔ لیکن اس موقع پر یہ سوال بے اختیار پیدا ہوتا ہے۔ کہ آسٹریلیا ہزارہا میل کے فاصلہ سے لکڑی روانہ کرنے اور جہاز و ریلوے کا محصول دینے کے باوجود اگر اپنی عمارتی لکڑی ارزان فروخت کر سکتا ہے۔ تو محکمہ جنگلات پنجاب خاص موقع پر موجود اور جہاز و ریل کے خرچ سے بری ہونے پر کیون کر ایسا نہین کر سکتا۔ اور جو ادنے قسم کی لکڑی دیوار مین مل جاتی ہے۔ اس کی پیداوار کیا صرف آسٹریلیا کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے ساتھ ہی لوگون کو بھی متنبہ رہنا چاہیئے۔ کہ آسٹریلیا کی ادنے قسم کی لکڑی کو دیودار سمجھ کر نہ خریدین۔ اور "ارزان بعلت و گران بحکمت" کے اصول پر نظر رکھ کر اپنی دیسی لکڑی کی قدر کرین۔

دلچسپ رباعی |

مرد تمام آنکہ نہ گفت و بکرد
آں کہ بگفت و بکند نیم مرد
واں کہ بگفت و نکند زن بود
نیم زن است آنکہ نہ گفت و نہ کرد

مراکو | مولائے حفیظ نے الجزیرہ کانفرنس کے معاہدے پر دستخط کرنے والی یورپین حکومتون کو لکھا ہے کہ اب میرے سلطان ہونے کو تسلیم کرو۔ فرانس انگلستان اور سپین کو تو یہ پیام قبول کرنے مین تامل ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خوف بھی ہے۔ کہ انکار کرین تو جرمنی کب انکار کرنے دیگی۔ کیونکہ اوس نے مولائے حفیظ کا پیام مان لیا۔ تو نئی مشکلات پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

مقدمہ گاؤکشی۔ جوائنٹ مجسٹریٹ الہ آباد کی عدالت مین دس ہندو اس جرم مین ماخوذ ہین کہ بقرعید کے موقعہ پر انہون نے گاؤکشی کی ممانعت کے لئے ایک شریف مسلمان کے گھر پر حملہ کیا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور

لاہور کی انجمن حمایت اسلام کے متعلق بعض اخبارون

مین اور بالخصوص پیسہ اخبار مین بہت کچھہ شور مچ رہا ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے ۔ کہ انجمن کی موجودہ کل چار پانچ آدمیون کے ہاتھ مین ہے جو خود غرض ہین اور اسلامی پبلک کا مال جو ان کے ہاتھ مین ہے اس کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہین ۔ یا اوس سے ناجائز ذاتی فائدہ اوٹھایا جاتا ہے اور اگر نہین تو انجمن اپنا حساب کتاب دکہلائے معترض پارٹی کے سرگرم ممبر پیسہ اخبار والے صاحبان ۔ میان محمد شفیع صاحب اور اون کے ہم مشرب ہین ۔ اس مین شک نہین ۔ کہ انجمن کے موجودہ کارکن اس کی بنا کے ایام سے یا اس کے قریب سے اس کی خدمت مین مصروف ہین اور آج تک اونہون نے جو کچھہ کام کیا ہے ۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے ۔ کہ اس وقت پنجاب مین ایک اسلامیہ کالج موجود ہے اور یہ سب کچھہ انہین کی محنت کا نتیجہ ہے جسکی داد ضرور دینی چاہیئے ۔ گو اس وقت ہمارے واسطے یہ دونون فریق برابر ہین ۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھہ فریق ثانی معترض کا یا انجمن کے کارکنان کا جو سلوک ہے وہ عیان ہے ۔ تاہم بقول حضرت مسیح موعود ۔ ع ۔

کافر کنند دعوے حب پیمبرم

ہم پسند نہین کر سکتے ۔ کہ کوئی ایسی کارروائی ہو ۔ جس سے کالج کو اور انجمن کے دیگر کاروبار کو نقصان پہونچے ۔ اور اس مین بھی شک نہین ۔ کہ انجمن کے ممبر معترضین کی نسبت شعار اسلام کے زیادہ پابند ہین اور اس مخالفت مین معترضین کا رویہ کسی صورت مین پسندیدہ نہین کہا جا سکتا ہان انجمن کے کارکنون کیواسطے موزون یہ تھا اور ہے گا کہ وہ باقاعدہ حساب کتاب کی پڑتال کرنے دین صبح شام دو دو گھنٹون کے واسطے کتابون کو کسی نمائش کے واسطے رکھنا اور اس کے واسطے ایک نیا کلرک ملازم رکھنا جو نہ کچھہ سمجھا سکے اور نہ کسی کا شبہ دور کر سکے معترضین کے نزدیک انجمن کو صفائی حساب کا سارٹیفکیٹ نہین دلا سکیگا ۔ کیونکہ حساب کی پڑتال ہر شخص کا کام نہین ۔ اس کا انتظام بہتر یہی ہو سکتا ہے ۔ کہ ایسے لوگون مین سے جو انجمن یا معترضین کے ساتھہ خاص تعلق طرف داری کا نہ رکھتے ہون ۔ چار آڈیٹر مقرر کئے جائین یا ایسا ہو کہ انجمن دو آڈیٹر جو حساب کے کام سے واقف ہون اپنی طرف سے دے ۔ اور دو فریق مخالف کے پیش کردہ آدمیون مین سے

ہے وہ چار دن مل کر کتابون کی پڑتال کر کے ایک رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کر دین ۔ اس سے بہتر تشفی آمیز کوئی طریقہ درست نہین ۔ البتہ پڑتال حساب کے متعلق اتنا کہدینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ بڑے بڑے سرکاری حسابون کی پڑتال مین بھی کچھہ نہ کچھہ غلطیان نکل ہی آتی ہین اور اتنے بڑے کام مین جو انجمن کے سپرد ہے ممکن ہے بلکہ ضرور ہے ۔ کہ کوئی انتظامی غلطی بھی ہو یا ضروریات وقت نے کبھی کوئی بظاہر اسراف کرایا ہو یا کسی عامل کی لغزش پر چشم پوشی کرائی ہو ۔ سو ایسی باتین اخذ کرنے کے قابل نہین ہوتین ۔ بلکہ وسعت حوصلہ کے ساتھہ اس اہم ذمہ واری کی طرف نگاہ کر کے جو انجمن کے سر پر ہے ایسی باتون سے پڑتال کنندون کو بھی چشم پوشی کرنی چاہیئے ۔ اور اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیئے ۔ کہ اس انجمن نے کس قدر خدمت قوم کی ادا کی ہے ۔ اور اس کے بالمقابل ایسی غلطیان قابل فروگذاشت ہین یا نہین ۔ ہان کوئی بات حد سے بڑھتی ہو ۔ تو اس کا نوٹس لینا ضروری ہے ۔

انجمن کے ارکین پر ان اخبارات مین کچھہ ذاتی حملے بھی کئے گئے ہین ۔ ہم ان ارکین کے ذاتی حالات سے اچھی طرح واقف نہین اس واسطے ان کے متعلق کچھہ بہت رائے زنی نہین کر سکتے ۔ سوائے اس کے کہ انجمن کے سابق فنانشل سکرٹری منشی نظام الدین صاحب (حال ملازم پنچھ) کے ساتھہ بہت عرصہ تک ایک دفتر مین کام کرنے کا ہم کو اتفاق ہوا ہے جس تندہی نیک نیتی اور دیانتداری سے منشی صاحب موصوف کو انجمن کا کام کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے ۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ موجودہ ابتلا سے خدا تعالے نے منشی صاحب معہ موف کو باہر رکھا ہے ۔ دوسرا ہم کسی قدر انجمن کے سکرٹری حاجی شمس الدین صاحب کو جانتے ہین ۔ حاجی صاحب انجمن کے سچے دلدادہ ہین ۔ انہون نے انجمن کی خاطر اپنی ملازمت چھوڑی تھی ۔ اور اس طرح ایک بڑا مالی نقصان اوٹھایا اور صرف یہی نہین ۔ بلکہ انجمن کی خاطر اونہون نے اپنے معتقدات پر بھی بہت کچھہ اثر ڈالا اور خالص انجمن کو ہو رہے اور اب اگر انجمن سے ذرا کچھہ تنخواہ بحیثیت واعظ پاتے ہین ۔ تو اوس کے عوض مین بہت سا روپیہ انجمن کے واسطے جمع بھی کرتے ہین ۔ حاجی صاحب کے علاوہ

ہم کو ایک مولوی کریم بخش مالک مطبع اسلامیہ کو دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا تھا ۔ آگے پیچھے کی تو خبر نہین ۔ مگر اس وقت وہ یقیناً متانت سے گرا ہوا اور سنجیدگی سے کوسون دور ایک انسان تھا اور ہمین آجتک تعجب ہے کہ وہ بھی حمایت اسلام کا ایک کارکن بلکہ جائنٹ سکرٹری ہے اس شخص کے متعلق یہ بھی الزام شائع ہوا ہے ۔ کہ اس نے انجمن کی کتابون کے چھاپنے مین زیادہ چارج دگایا ہے ۔ ہمارے خیال مین اس کا علاج آسان ہے ۔ کہ اس کے بل دیکھہ کر عام نرخ سے مقابلہ کر لیا جاوے اور آئندہ کیواسطے یہ قانون بنایا جاوے ۔ کہ انجمن کا چھپائی کا کام اس سے نہ کرایا جایا کرے ۔

ایسی خرابیون کے روکنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے اور کریم بخش کے حامی اسلام ہونیکا ثبوت تو اس سے بھی ملتا ہے ۔ کہ اس نے چند پیسون کی لالچ پر اس زمانہ کے مدعی خدائی کسی بچی کی کوئی ۰۰ ۸ صفحہ کی کتاب قرآن کو اپنے مطبع مین چھاپا تھا ۔ اگر ایسے ایک آدہ کو انجمن کے ارکین خود ہی خارج کر دین ۔ اور معترضین ضد سے بڑھی ہوئی نکتہ چینی کو چھوڑ دین ۔ تو ممکن ہے ۔ کہ باہم صفائی ہو کر معاملہ رفع دفع ہو جاوے ۔ ورنہ انجام تو ظاہر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت مین جس کسی نے کچھہ حصہ لیا ہے ۔ وہ اپنے حصہ رسدی کے مطابق آخر ایک دن " بخزون ہو تم بادیہم کے مصداق ہو رہین گے ۔ (اگر ضرورت سمجھی گئی تو باقی آئندہ)

خبرین

نارتھہ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ایک کارخانہ کی نو تعمیر عمارت کی دیوار گرنے سے ۹ - ۱۰ آدمی دب مرے ۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے پانچہزار ۲ ۰ ۵ آدمی ہلاک ہوئے واردادتین ۶۸۴۲ ہین ۔

پنجاب مین طاعون سے پچھلے ہفتے ۰ ۸ مرے صوبجات متحدہ مین ۱۲۴۹ ۔ راجپوتانہ مین ۰ ۶ ۴

کلکتہ کے جگن نتھ گھاٹ پر ایک کشتی مال کی بہ گئی جسپر ۱۵ ہزار من جوٹ اور ۳۰۰ من کپاس لدی ہوئی تھی ۔

مصنفین کی کتب جو بذریعہ ایجنسی خرید ہو

ظہور المسیح | یہ کتاب ... صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ "الذین امنوا منکم" پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے کہ میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور ترا[قص] کو ضبط نہیں کر سکتا۔ اور ہمارے سلسلے کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی تلاری میں جمع کرنے کی ممکن نہیں۔ [illegible] ہیں۔ جو مولف کی جودت طبع اور ذہانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک ہماری بھائیوں کو ایسی جامع کتاب ... وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جماعت احمد ایک ہاتھ سے لے حجت ٹھہرا دے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرما دے۔ ... صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس منظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مردانہ سفر ... کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

... میرے ... مخدوم ... مولوی نور الدین صاحب میری اس سے متفق ہیں ... عبد الکریم۔

یہ کتاب ... قیمت پر ... دفتر بدر سے مل سکتی ہے

درثمین | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی تمام نظمیں اس نہایت مفید اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں جمع ہوں وہ اس کے ساتھ شامل ہو سکیں۔
قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

طریقہ احمدیہ | مصنف اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم رسالہ میں تمام احمدیہ عقاید و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۵۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ا؍

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمتہ ۸؍

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲؍

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت غلامی ۲؍ عصمت انبیاء ۲؍

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب ... اردو میں۔ سورہ یٰسین سے ... کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ا؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح | [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید۔ قیمت ہر دو جلد ۹؍

نظم مستورات | مستورات کے لئے ہیں۔ قیمت ا؍

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ا؍

کامن احمدی | الا ... والے۔ قیمت ا؍

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہو۔ قیمت ا؍

کامن احمدی | غلام رسول ... قیمت ا؍

مجموعہ فتاوی احمدیہ یعنی فقہ احمدی

عبادات کا بطریق نبوی ادا کرنا اور اس طریق کی یادداشت احمدی احباب اور ان کے موجودہ اور آئندہ نسلوں میں قائم رکھنے کا کتاب مجموعہ فتاوے احمدیہ بڑا ذریعہ ہے۔ یہ کتاب ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت فی نسخہ کامل ہر دو حصہ ۱۲؍ اور محصول ۲؍ ہے۔ چار دوست مل کر چار نسخہ کامل منگوائیں گے تو محصول ہمارے ذمہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔
مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

ہمیرا

میرے پاس اصلی ہمیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ ... کر اسے یہاں بزرگان قادیان نے اس ہمیرے کو دیکھا اور خریدا ہے ... اپنے بھائیوں کو اطلاع ثانی پانچ روپیہ تولہ کے حساب ... دونگا۔ اگر کوئی ثابت کردے کہ یہ ہمیرا نہیں تو قیمت بھی واپس ... دونگا ... اسی کے قدردان اسے خریدیں میرے پاس پشاوری لنگی ... ہر قسم بھی ہے۔
احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء		نمبر ...	...	محمد دین صاحب
۱۸	״	״	۱۵۰۰	غلام مصطفےٰ خان صاحب
۱۸	״	״	...	خواجہ کمال الدین صاحب
۱۸	״	״	۲۲۲	میاں امام احمد صاحب
۱۸	״	״	۷۹۲	عبد الرشید صاحب
۱۸	״	״	...	منشی ... الدین صاحب
۱۸	״	״	۹۹	چودہری حاکم علی صاحب
۱۸	״	״	۸۸۹	شیخ عبد الرشید صاحب
۱۸	״	״	۹۲۲	... الدین صاحب
۱۸	״	״	۶۱۹	میاں صاحبدین صاحب
۱۸	״	״	۱۷۷۷	باقر شاہ صاحب
۱۸	״	״	۲۱	سید محمد علی شاہ صاحب

بدر پریس قادیان میں معرفت ... کے لئے چھاپا گیا۔



BADR — QADIAN



قیمت از طلبہ و غرباء	آگیا موعود سب جہان کا آخر زمان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۵ بروز جمعرات	سے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان	قیمت از حاضرین
نمبر ۱۰	مطابق ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۸ء	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	مورخہ ۹ صفر سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام	جلد ۷
	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا	منیجر میاں معراج الدین عمر	سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا	

ضروری اطلاع بابت

ناظرین۔ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہم نے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا ہے۔ ابتدا سے یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے سپرد تھا اور منیجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ اپنے مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھی جس کو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن ہر دو کام کے کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آ گیا اور اگر انتظام کی طرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقع ہونے لگا۔ الحمد للہ۔ یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سرپرست و پرائیٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود بطور منیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور ہمارا ایک اسسٹنٹ منیجر کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا ہو شاید سرپرست صاحب کو گراں گزرے لیکن بنام ہو پرائیٹر صاحب نے اصلاح اخبار کی خاطر جہاں اور بہت سے خرچ اٹھائے ہیں۔ بقول شخصے

این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو اطلاع دی جاتی ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ایڈیٹر کے) نام نہیں ہونی چاہئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ منیجر بدر لکھنے چاہئیں۔ ان جو مضامین اخبار میں چھپنے کے لئے ہوں وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئیں لیکن ایسے خطوں پر بھی میرا یا کسی کا نام نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ یہ صرف الفاظ ہونے چاہئیں بنام **ایڈیٹر بدر**

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ آیندہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

(۱) خدا کی تازہ وحی ۔ رسید زر ۔ مدینۃ المہدی (۳) ہم ذکر سے منع نہیں کرتے ۔ ردّ الموددو صفحہ (۴) ڈائری رنغمہ اکمل ۔
(۵ و ۶) درس قرآن شریف ۔ (۷ ۔ ۸) تحریف بائبل
(۹ و ۱۰) استفسار اور اس کے جواب ۔ (۱۱) آریہ گزٹ
(۱۲ ۔ ۱۳) نیوٹن کے حالات ۔ پاسبان پرندہ ۔ قسطنطنیہ
(۱۴) انصار بدر ۔ (۱۵) انتخاب الاخبار ۔ (۱۶) اشتہارات

خدا کی تازہ وحی

۷ مارچ ۱۹۰۸ء ۔ ماتم کدہ

فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے
پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے

مدینۃ المہدی

حضور رسالتمآب کی صحت اچھی ہے آپ صبح و شام سیر کو تشریف لیجاتی ہیں مسجد مبارک میں سید سرور شاہ صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی ۔ آپ نے فرمایا کہ نبی ایسے وقت آتے ہیں جب قوم کے علماء و امراء و اہل قلم اور دین کے محتاج ہو جاتے ہیں اور بوجہ دنیا پرستی کے نہ حق ظاہر کر سکتے ہیں نہ حق کی مدد ۔ بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلئے مخالفت میں حصہ لیتے ہیں پہلے معمولی نشان دکھائے جاتے ہیں جب نہیں مانتے تو پھر قہری نشانوں کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے ۔ آخر ہلاک کیے جاتے ہیں ۔ علامہ نور الدین صاحب نے اپنے وعظ میں اذان کی فلاسفی بتائی کہ دوسری قوموں کے سب معنی [illegible] ان سے اس میں کیا کیا حکمتیں ہیں ۔ پھر الحمد للہ کے متعلق کئی نکات فرمائے ۔ [illegible] صاحب نے بھی بوجہ کفارہ [illegible] [illegible] صلوات [illegible] الحمد للہ کہتا ہے ۔ [illegible]

رسید زر

۱۸ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

۳۹۵ ۔ قاضی رکن الدین صاحب عار
۱۰۲۲ ۔ منشی فضل دین صاحب للعہ
۲۵۱ ۔ چوہدری غلام حیدر صاحب عہ
۴۹ ۔ میاں نور بخش صاحب للعہ
۱۳۲۵ ۔ میاں محمد دین صاحب للعہ
۱۸۴۱ ۔ چوہدری سرفراز خان صاحب سے
۱۳۸ ۔ شاہ محمد صاحب عار
۴۳۶ ۔ میاں اعظم صاحب للعہ
۷۴۸ ۔ منظفر الدین صاحب للعہ
۱۷۶۵ ۔ جان محمد صاحب عار
۱۰۵ ۔ مرزا محمود بیگ صاحب عار
۴۴ ۔ نواب خان صاحب تحصیلدار صہ
۱۷۱۸ ۔ مولوی حیدر الدین صاحب للعہ
۱۰۴۹ ۔ مہربان علی صاحب عار

۲۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

۳۱۲ ۔ خلیفہ رشید الدین صاحب معہ
۱۴۲۱ ۔ مفتی فضل احمد صاحب عہ
۱۳۵۲ ۔ محمد سلیمان صاحب عہ
۱۸۵۱ ۔ ملک محمد مبارک صاحب للعہ
۱۵۵۱ ۔ بابو نور محمد صاحب للعہ
۱۶۰ ۔ بابو عطاء محمد صاحب للعہ
۸۸۵ ۔ عبد الحکیم خانصاحب للعہ
۱۱۱۹ ۔ محمد رشید صاحب للعہ
۴۲ ۔ احمد علی صاحب للعہ
۶۹۲ ۔ فضل الدین صاحب للعہ
۱۴۱۷ ۔ سید امیر علی شاہ صاحب للعہ
۸۵۳ ۔ فرمان علی صاحب للعہ
۱۳۴۸ ۔ سردار امام بخش صاحب للعہ
۹۶۷ ۔ ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب للعہ
۳۶۵ ۔ ایس ایم یوسف للعہ
۱۴۲۹ ۔ نبی بخش صاحب للعہ
۳۶۶ ۔ میاں عبد اللہ صاحب للعہ
۱۴۱۰ ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ

۲۱۱ ۔ حکیم شاہ نواز صاحب صہ
۶۲ ۔ بابو فخر الدین صاحب صہ
عار
۲۲ ۔ حافظ غلام حسین صاحب عار
۹۱۵ ۔ غلام رسول صاحب عار
۶۶۳ ۔ حسین بخش صاحب للعہ
۷۰۶ ۔ شیخ خدا بخش صاحب صہ
۸۲۳ ۔ قاضی محبوب عالم صاحب صہ
۱۶۹ ۔ مولوی منظفر احمد صاحب عار
۱۱۱۹ ۔ بابو الٰہی بخش صاحب عار
۱۱۷۸ ۔ چوہدری خان محمد صاحب عار
۹۶ ۔ مستری الٰہی بخش صاحب عار
۱۱۷ ۔ محمد شاہ صاحب عار
۱۳۲۶ ۔ مولوی احمد علی شاہ صاحب عار
۳۶۰ ۔ میاں غلام محمد صاحب عار
۱۵۴۹ ۔ قاضی میر حسین صاحب ناعہ
۱۳۹۷ ۔ اخوندزادہ عطا محمد صاحب عار
۱۶۵۳ ۔ خداداد صاحب عار
۵۸۶ ۔ محمد دین درزی صاحب للعہ
۱۶۹۰ ۔ مرزا محمود بیگ صاحب عار
۱۰۳۲ ۔ محمد اشرف صاحب عار
۱۹۲۲ ۔ محمد دین صاحب عار
۱۱۶۱ ۔ مصری خان صاحب عار
۱۷۶۴ ۔ محمد افضل خانصاحب عار
۵۲ ۔ سید شاہ نواز صاحب عار
۵۴۳ ۔ میاں عبد اللہ صاحب عار
۹۲۳ ۔ محمد حیات خانصاحب عار
۱۱۰۰ ۔ عطاء الٰہی صاحب عار
۱۴۵۱ ۔ اللہ یار خان صاحب عار
۱۲۹۴ ۔ دولت خان صاحب عار
۷۶۹ ۔ ولی محمد صاحب عار
۲۳۵ ۔ شیخ خدا بخش صاحب عار
۱۶۱۰ ۔ سیٹھ ہارون محمد صاحب عار
۱۶۹۰ ۔ مسٹر عبد الغنی صاحب عار
۱۴۸۳ ۔ اقبال علی صاحب عار
۱۶۸۴ ۔ اللہ دتا صاحب عار
۱۶۲۳ ۔ برکت علی بیگ صاحب عار

۳۶ ۔ مولوی عمر الدین صاحب عار
۱۱۳۰ ۔ سید ارشاد علی صاحب عار
۲۱۲ ۔ منشی کالو خان صاحب عار
۹۶۹ ۔ احمد علی صاحب للعہ
۔ ۔ غلام حسین صاحب للعہ

۲۱ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۷۵۹ ۔ میاں احمد نور صاحب عار
۵۴۵ ۔ مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عار
۱۹۴ ۔ منشی فضل الٰہی صاحب عار
۱۳۰۴ ۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب للعہ
۶۴ ۔ حافظ نور احمد صاحب صہ
۱۴۱۴ ۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ
۶۱۵ ۔ منشی عبد الخالق صاحب للعہ
۱۷۳۰ ۔ غلام محی الدین صاحب عار
۱۲۸ ۔ مولوی عبد الحمید صاحب للعہ
۱۳۰۸ ۔ محمد افضل صاحب للعہ
۹۵۷ ۔ محمد اشفاق صاحب للعہ
۸۶۵ ۔ محمد مقبول صاحب عار
۶۶۲ ۔ مولوی غلام رسول صاحب عار
۱۴۱۴ ۔ منشی شمس الدین صاحب للعہ
۳۴۷ ۔ منشی صدر الدین صاحب للعہ
۱۳۴۸ ۔ جان محمد صاحب عار
۔ ۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۔ ۔ حکیم الطاف حسین صاحب عار
۔ ۔ نبی بخش صاحب رفوگر للعہ

۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۳۳۰ ۔ بوصاحبہ از مکان نواب سکندر علی خان صاحب مرحوم سے
۴۶۷ ۔ بوٹے خانصاحب عار
۲۷۲ ۔ مولوی محمد احسن صاحب للعہ
۱۶۸۲ ۔ محمد بخش صاحب عار
۸۳۹ ۔ حافظ نور محمد صاحب للعہ
۳۰۲ ۔ شیخ محمد حسین صاحب للعہ
۱۴۱۷ ۔ علی محمد خانصاحب عار
۱۵۲۴ ۔ چوہدری غلام حسین صاحب للعہ
۳۱۳ ۔ راجہ شیر محمد صاحب صہ
۱۰۵۷ ۔ منشی عبد الغفور صاحب للعہ

ہم ذکر اللہ سے منع نہیں کرتے

سراج الاخبار میں ہم پر افترا کیا گیا ہے۔ کہ ہم اللہ کے ذکر سے منع کرتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ ہم ذکر اللہ تو فرض جانتے ہیں۔ ہاں اس ذکر کے جو قواعد نقشبندی وغیرہ فرقوں میں رائج ہیں۔ اون کی سند ہم مانگتے ہیں کہ ہمیں بتلائیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اپنے صحابہ کو اس طریق سے ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ہمارا مطالبہ تھا۔ جو ہم بارہا کر چکے ہیں۔ اس کا جواب تا حال ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اور نہ کوئی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بدعتی طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنا ایک افترا ہے۔ جس کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنی تائید میں جو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ معترض اون کے معنے ہی نہیں سمجھتا۔ ہمیں اس بات کا ثبوت ملنا چاہیئے۔ کہ جب حضور رسالتمآب کو یہ ارشاد باری تعالے ہوا۔

واذکر اسم ربک

تو آپ نے اس کی تعمیل کس طرح فرمائی۔ کیا اس طرح جیسے نقشبندی کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیات کے متعلق ہمارا جواب ہے۔ مثلاً

فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً

اب اس سے یہ تخصیص کہاں سے ثابت ہے کہ اس سے مراد زبان یا دل کے ساتھ صرف اللہ اللہ کرنا ہے جس کا کچھ ماحصل معلوم نہیں ہوتا۔ کیا مصری مصری کہنے سے موتہہ میٹھا ہو جایا کرتا ہے۔ اجی اس کا تو مطلب یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت و فعل و سکون میں خیال کرو کہ یہ خدا تعالے کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ پھر ذکر اللہ میں داخل ہے نماز۔ تلاوت قرآن اور ہر ایک ایسی بات جس میں خدا تعالے کی عظمت اور جلال کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اولیاء اللہ کے حالات سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔

پس یہ بہت سخت غلطی ہے کہ ہمیں ذکر اللہ کا مخالف سمجھا جاوے۔ ہاں ان جوگیانہ طریقوں کے مخالف ہیں جو خصوصاً خاص فرقوں میں رائج ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ ہماری اس تحریر کا جواب کوئی صاحب ... نہیں پیچ کہتا ہوں کہ میں نے اب تک وہ جواب نہیں دیکھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ رسالہ مل جاوے۔ چنانچہ صاحبزادہ عبد الرسول سلمہ اللہ اس کی شہادت دینگے۔ کہ میں نے اون سے بھی اس رسالہ کا مطالبہ کیا تھا۔ وی پی کے لئے بھی کہا گیا۔ مگر مصنف صاحب نہیں بھیجتے ہم بذریعہ اس اخبار کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ نامہ نگار جو بزدلی سے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرتا۔ ہمیں وہ کتاب بذریعہ وی۔ پی بھجوا دے تو ہم جواب دینگے۔ (اکمل)

رد المردود

ہمارے دوست مولوی فضل الدین صاحب خاکسار مرقع کے اعتراضات کا رد کر چکے ہیں۔ اب خصم کی مزید مخاصمت پر آپ نے پھر اس کا رد لکھا ہے۔ دوسرا جو ہم نے رد المردود ...

اعتراض یہ تھا۔ کہ میرے آقا نے لکھا ہے کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک ۴۷۳۹ برس گذرے اور مسیح موعود نے ہزار ششم میں پیدا ہونا تھا۔ اب معترض زمانہ بعثت کا مطلب نبوت کا ابتدائی سال سمجھ کر ہزار ششم کو ۱۲۷۴ میں ختم کر دیتا ہے حالانکہ حضور کی پیدائش ۱۲۵۰ء میں ہوئی۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طرز اختیار کی ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کی صحیح عبارت پیش کر دی جو یہ ہے۔

"خدا تعالے نے مجھے ایک کشف کے ذریعے سے اطلاع دی۔ کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنے تیئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداء دنیا سے آنحضرت کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔ اب

تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے معترض کا کوئی حق نہیں کہ ازالہ اوہام کی عبارت پر اعتراض کرے کیونکہ اسی مجمل اور مختصر بلکہ ذو محمل عبارت کی تفسیر خود مصنف علیہ الصلوۃ والسلام نے دوسرے مقام پر کر دی۔ پھر اسی کے متعلق خطبہ الہامیہ کی عبارت معترض نے پیش کی ہے کہ وہ ہزار ششم میں مبعوث ہونا لکھا ہے۔ تو مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ وہ صحیح حدیث کا منشا کہ جس کے معنے خود معترض نے پیدائش کے تسلیم کئے ہیں اس سے یہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بتایا ہے کہ اس کے معنی مصداق ہزار ششم ہونے کے ہونا۔ حضرت مصنف نے ظاہر کیا ہے اسی سے

کذلک بعث فی آخر الالف السادس

رقم فرمایا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ آپ ۱۳۰۰ھ میں اپنا مامور ہو کر آنا لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ چودہویں صدی کے سر پر اس کے جواب میں وہ عبارت نقل کر کے بتا دیا گیا کہ یہ محض مغالطہ ہے آپ تو

وانا علی ذھاب بہ لقادرون

کے اعداد کو وہ زمانہ قرار دیتے ہیں جب علم قرآن زمین سے اوٹھ جائیگا۔ اور یہ زمانہ اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں سے مشابہ ہے پس اس میں بدر کا طلوع سمجھنا سخت غلطی ہے۔

تیسرا اعتراض معترض نے یہ دکھلانے کی کوشش کی تھی۔ کہ ازالہ صفحہ ۱۹۲ کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود ۱۲۰۰ھ میں آنا چاہیئے۔ مولوی صاحب نے اصل عبارت پیش کی ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ "یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسےٰ کے وقت اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسےٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔" اس پر یہ اعتراض باوجود اس تسلیم کے کہ اگر انیس کی نسبت کہا جاوے۔ کہ قریب قریب بیس کے ہیں۔ تو یہ کلام صحیح ہے۔ پیچ پیچ حماقت ہے۔ کیونکہ جب تیرہ۔ چودہ۔ اٹھارہ۔ بیس دہاکوں میں قریب قریب ہیں۔ تو تیرہ چودہ سو صدیوں میں کیوں قریب قریب نہ سمجھے جاویں ... نے جستہ جستہ عام فہم مقامات سے خلاصہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان جوابوں کے ضمن میں کئی دلچسپ علمی بحثیں ہیں۔ ناظرین ... تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲ بابت ماہ فروری و مارچ منگا کر پڑھیں۔ اللہ اس کی مفید ... اشاعت کریں۔ تاکہ فریق مخالف کی ... کا اندازہ ہو سکے۔

ڈائری

القول الطیب

۱۰- فروری ۱۹۰۸ء - ظہر

فرمایا: شیعوں نے مبالغہ کی حد کر دی۔ ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ تمام انبیاء حتےٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ حضرت علی پر وحی آئی تھی مگر جبرئیل بھول گیا اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آنحضرت جب معراج کو گئے۔ تو آگے علی موجود تھے۔ اور ایک شخص حضرت علی کو خدا کہتا تو کہا کہ اچھا لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی۔ گویا حضرت علی کو خدا بنا دیا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک صحابی ہے۔ جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا۔ معلوم نہیں کہ لوگ شیعہ میں کون سا اسلام پاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو سوائے دو چار کے یہ مرتد کہتے ہیں۔ امہات المومنین پر سخت اعتراض کرتے ہیں۔ قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے ہیں۔ جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اس کا مذہب ہی کیا ہوا۔ کیا گالیاں دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہوؤں پر تبرے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ پھر تقیہ جس سے بڑی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ یعنے جس سے دب گئے۔ یا جہاں کوئی اپنا مطلب جاتا دیکھا وہاں اپنے عقیدہ سے انکار کر دیا۔ پھر بتائیں۔ کہ ان کی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام الٰہیہ سے واقف ہیں۔ ہم نے تو جو تفسیر دیکھی اس میں ہر ایک آیۃ کے یہی معنے دیکھے۔ کہ یہ علی کے حق میں ہے۔ مقطعات میں بھی یہی خبط رہا ہے۔ کہیعص۔ ک سے مراد کربلا ہے۔ پھر توحید جو مذہب اسلام کی روح ہے۔ اس کا یہ حال کہ آریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان سے اچھے ہیں۔ جو ہزارہا بتوں کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے بت پرستی کو از سر نو جاری کر دیا۔ ابھی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو۔ ایک ہی بات ہے۔

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں۔ ہم منع نہیں کرتے اور جس حد تک انبیاء کرام کی تکذیب لازم نہ آئے۔ اور راستبازوں کی ہتک نہ ہو ہم ماننے کو طیار ہیں۔ مگر یہ تو نہیں۔ کہ انہیں خدا بنا لیں۔ اگر واقعی ان کو امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت ہے۔ تو ان کی پیروی کریں۔ جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے رنگین ہونا چاہتا ہے۔ اور اس سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ اتنے پیغمبر گذرے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے کہا ہے۔ کہ میری بندگی کرو۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دور دور سے گمراہوں کا جو اسلام میں ہو کر اس درجہ تک پہونچے۔ ہدایت پانا نسبتاً مشکل ہے۔ امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ مسجد سے ایک شخص چلا آرہا ہے۔ اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا ابو عبد اللہ الحسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔

ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہیئے۔ کہ بات کرے۔ تو پوری کرے ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھے کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے۔ تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ۔ تاکہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں ہیں۔ یا اعتراض یا چپ رہنا۔ یہ تیسرا طریق نفاق ہے۔ کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے خفا کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔

نظم اکمل

"ہماری بخاری"

دکھاتی ہے راہ ہدایت بخاری — سکھاتی ہے طرز عبادت بخاری
نبی کے جو شیدا ہیں دیکھیں اسے وہ — کہ بتلاتی ہے اصل سنت بخاری
جو سنت ہوا سکو تو کرتی ہے رائج — اٹھاتی ہے دنیا سے بدعت بخاری
صحابہ کا طرز عمل تو بتائے — جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت بخاری
میں واللہ باللہ یہ سچ کہہ رہا ہوں — کہ ہے بس کلام نبوت بخاری
مسلمان ہیں لیکن فقط نام کے ہیں — جو کرتے ہیں تیری اہانت بخاری
تو میرے نبی پیارے کی پیاری باتیں — سنائے تو آتی ہے لذت بخاری
کلام الٰہی کے پڑھنے کے پیچھے — مجھے ہے تمہاری محبت بخاری
خدا جانتا ہے میں کس شوق دل سے — کروں روز تیری زیارت بخاری
جو تیرے مخالف میں شیطان ہیں وہ — ہوئی آخر ان سب کو ذلت بخاری
کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا — نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت بخاری
خدا آپ ہو جائیگا اجر اس کا — اٹھائی جو تو نے مصیبت بخاری
جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہر — عجب تو نے پائی ہے جرأت بخاری
یہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا — ہو اللہ کی تجھ پہ رحمت بخاری
عقیدہ مرا پوچھتے ہو جو اکمل — تو ہے راہ دار جنت بخاری
وہ مرے ہے کبک میں وہ گل ہوں میں بلبل — میں پروانہ شمع رسالت بخاری

انسان کو چاہیئے۔ کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی ما بہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے۔ اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ متقی وہی ہیں۔ کہ خدا سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا ومافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔ ایمان کا پتہ مقابلے کے وقت لگتا ہے۔

بدر منور

۸ - صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ - مارچ ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۴ - ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء)

تشریح و معانی الفاظ

لایلاف - اُلفت دلانے کے لئے
اس گھر کے ربّ کے ساتھ اُلفت دلانے کے لئے

اصحاب الفیل کو اس واسطے قتل کیا گیا اور شکست دیگئی اور خائب و خاسر واپس کیا گیا ہے۔ کہ قریش اور اہل عرب کا یقین تازہ ہو کر اس گھر کی حفاظت اللہ تعالےٰ خود کرتا ہے اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی خالص عبادت میں مشغول ہوں۔ اور قریش جو موسم سرما و گرما میں سفر پر جاتے تھے اور تمام بلاد کے بادشاہ اور تجار ان کی عزت کرتے تھے۔ اس تجارت اور سفر میں فرق نہ آوے بلکہ اون کی عزت اور بھی زیادہ ہو۔

الفھم - ان کو اُلفت دلانے کے لئے۔

رحلۃ الشتاء والصیف - سردی اور گرمی کے سفر میں قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے موسم سرما میں افریقہ - ہند - یمن کیطرف جاتے تھے۔ اور موسم گرما میں شام ایران کیطرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے اور ہدیئے اور تحفے دیتے تھے اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحب فیل کو تباہ کر کے اللہ تعالےٰ نے ان کی عزت کو اور بھی بڑھایا اور پہلے سے بھی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ سفر ان کے واسطے اور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے

فلیعبدوا - پس چاہیئے کہ عبادت کریں۔
رب ھذا البیت - اس گھر کے پروردگار کی۔
الذی - جس نے
اطعمھم - ان کو کھانا کھلایا۔
من جوع - بھوک سے۔
و اٰمنھم - اور ان کو دیا۔
من خوف - خوف سے۔

مسلمان ہر وقت اور ہر جگہ خدا کی عبادت کر رہے ہیں

بعض جاہل آریہ اور عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان چونکہ عبادت کے وقت خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرتے ہیں اس واسطے یہ بھی ایک شرک ہے اور اس گھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کا رد کر دیا ہے - فلیعبدوا ربّ ھذا البیت - عبادت اس گھر کے ربّ کی کی جاتی ہے۔ نہ کہ اس گھر کی۔ اور یہ گھر بطور ایک نشان کے ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی برتر اور قادر اور عالم الغیب ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں بڑے بڑے گھر لوگوں نے بنائے۔ اور بڑی بڑی قومیں ان کی امداد میں کھڑی ہوئیں لیکن وہ تباہ ہو گئے اور اون کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہ گھر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق قائم ہے۔ اور اس کے ارد گرد رہنے والے ہر طرح کے خطرات سے محفوظ ہیں۔ عبادت کے وقت آخر کسی نہ کسی طرف تو انسان مونہہ کرتا ہے۔ وحدت کے واسطے سب نے ایک طرف مونہہ کیا۔ اور ایک ایسی طرف مونہہ کیا۔ جسطرف سے خدا تعالیٰ کا پاک کلام اون تک پہونچا۔ اور اون کے واسطے موجب ہدایت ہوا۔ علاوہ اس کے اس میں ایک اور حکمت ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جیسا کہ زمین کے گول ہونے کے سبب ذرات کے ہر ایک حصہ میں مسلمان خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں کیونکہ ایک ہی سیکنڈ میں کہیں عصر ہے کہیں مغرب کہیں عشاء کہیں فجر اور کہیں ظہر - ان کے علاوہ تہجد اور اشراق اور دوسری نمازیں جدا ہیں۔ غرض کوئی بھی ایسا وقت نہیں ہوتا جس میں روئے زمین پر کسی نہ کسی جگہ مسلمان خدا کی عبادت نہ کر رہے ہوں۔ گویا مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے۔ جس پر خدا تعالےٰ کی عبادت کے انوار کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ ایسا ہی عبادت کے وقت ایک خاص سمت کا مقرر کرنا ایک عجیب حکمت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرنے کے سبب اہل ہند کا مونہہ عبادت کیوقت مغرب کیطرف ہوتا ہے۔ اہل شام کا جنوب کیطرف اور اہل یمن کا شمال کیطرف۔ اہل مغرب کا مشرق کیطرف ہوتا ہے اور ان سمتوں کے درمیان میں جو مقام ہے۔ ان کا مونہہ کم و بیش درجات کے ساتھ ان سمتوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ الغرض کیا سمت کا کوئی ایسا طرف نہیں جسطرف مونہہ کر کے مسلمان خدا کی عبادت نہیں کرتے۔ گویا تمام روئے زمین پر اسلامی توحید کی شہادت کی لکیریں اس کثرت کے ساتھ ہر سمت کو گذرتی ہیں اور ہر وقت گذرتی ہیں کہ تمام روئے زمین ہر وقت مسلمانوں کیطرف سے خدا تعالےٰ کی توحید اور تحمید اور تسبیح سے پر رہتی ہے۔ کوئی اور مذہب دنیا میں ہے۔ جو اس قدر خدا کی عبادت کرنیوالا ہو؟

خانہ کعبہ کا جائے امن ہونا ایک نشان

خدا کے کام بھی عجیب ہیں کسی کو اپنا برگزیدہ بندہ بنانا چاہتا ہے۔ تو ایک غریب کو لیتا ہے۔ جو غیر مشہور ہو اور ظاہری علوم سے دنیا کی نظر میں ناواقف ہو۔ اور کچھ طاقت نہ رکھتا ہو۔ نہ کوئی جتھا اس کے ساتھ ہو۔ پھر اسے مامور بنا دیتا ہے۔ چار دانگ عالم میں اس کی قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ تمام عالموں سے بڑھ کر اُسے عالم بنا دیتا ہے۔ اسے طاقتور بنا دیتا ہے۔ اور اس کو ایک بڑی قوم کا امام بنا دیتا ہے۔

ایسا ہی اس نے جب ایک گھر کو اپنی طاقتور ہستی کے ثبوت میں نشان بنانا چاہا۔ تو کہاں بنایا۔ عرب کے میدان میں جہاں پانی نہ ملے نہ چارہ نہ خوراک نہ سبزی۔ نہ کوئی بستی نہ کوئی آبادی نہ کوئی حفاظت کی جگہ۔ پھر اسے آباد کیا تو ایسا کہ ساری دنیا اس کی طرف دوڑی چلی جاتی ہے۔ تمام جہان کی دولت وہاں پہونچتی ہے۔ ہر ملک و ملت کا آدمی وہاں پایا جاتا ہے۔ ہر زبان وہاں سمجھی جاتی ہے۔ حفاظت کا یہ حال ہے۔ کہ فوجی لحاظ سے کوئی حفاظت کا سامان نہیں۔ پھر بھی سکندر رومی یونان سے نکلا ہند تک فتح کیا۔ واپسی پر عرب کی فتح کا ارادہ تھا۔ راستہ میں ہی ہلاک ہو گیا۔ خود اس زمانہ میں دجال یورپ سے نکلا اور ہند تک پہونچ گیا۔ مگر وہی بیت اللہ اس سے محفوظ رہا۔ نبی کریم نے دجال کو دیکھا تھا کہ

خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے وہ طواف بھی ایک تو یون ہو گیا کہ بحیرہ قلزم بحیرہ عرب۔ عدن سے ہو کر خلیج فارس میں وہاں گھوم رہا ہے اور اس سے آگے جو ہو گا وہ بھی ظاہر ہو جاویگا۔

اسمعیل حیاتہ النساء چونکہ اہل عرب کے واسطے مقدر تھا کہ جب نور محمدی اون کے درمیان سے طلوع کرے تو وہ اس سے منور ہو کر مشرق و مغرب میں پھیلیں۔ قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے وارث بنیں ایران اور شام کو فتح کریں مصر و الجیریا۔ مراکو کو مسلمان بناتے ہوئے اسپانیہ میں جا گھسیں۔ دوسری طرف ترکستان افغانستان ہند کے ملک فتح کریں چین کے لوگوں کو جا کر مسلمان بنائیں اس واسطے پہلے سے اللہ تعالے نے اون کے طبائع ایسے بنائی ہوئے تھے کہ وہ سفر کو پسند کرتے تھے اور کیا گرمی اور کیا سردی ہر دو موسموں میں سفر کیا کرتے تھے پھر اس میں ایک پیشگوئی بھی مخفی ہے کہ اے قریش خدا تعالے نے تمہارے واسطے بڑے بڑے سفر مقدر رکھے ہیں وہ سفر ایسے نہ ہونگے کہ تم جس موسم میں جاؤ۔ اوسی میں تم واپس آسکو بلکہ وہ لمبے سفر ہونگے جنمیں تمکو سردیاں بھی گذارنی پڑینگی اور گرمیاں بھی گذارنی ہونگی۔

خدا تعالے کی قدرت اور طاقت کیا وسیع ہے کہ اوس نے عرب کی قوم کو مان اوس پتھر کو جسے معماروں نے رد کر دیا تھا کہ یہ کام کا نہیں اوسے ہی کونے پر لگایا۔ وہی قوم تمام دنیا کی سردار بنتی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مہذب بنانے والی ہوئی مغرب و مشرق میں اوس نے علوم کا چراغ روشن کر دیا۔ آج تک تمام اعلےٰ علوم اونہیں کی کتابوں سے اخذ کئے جاتے ہیں ایک ایک مسلمان نے وہ شاندار کتاب لکھی ہے جسکے برابر آج بڑی بڑی جماعتیں لگ کر اور لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر کے نہیں لکھ سکتیں۔ کیسا ہی طاقتور۔ قادر۔ توانا آئندہ کی خبروں سے واقف خدا اوس گھر کا ہے جو تیراں سو سال سے اسی طاقت سے چلا رہا ہے۔ وہ گھر جسے ابراہیم علیہ السلام والد کا ہے ہے نے جنگل میں بنایا۔ جنگل بھی وہ جس کے گرد و گرد پہاڑوں کے سوا کوئی آبادی نہ تھی اس گھر میں خدا کی عبادت کے واسطے اپنی بیوی اور بچے کو تنہا چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ کیسا وہ ایمان تھا جو حضرت ابراہیم کے سینہ اور دل میں تھا۔ کیسا ہی توکل اور ایمان والی وہ بیوی تھی جس نے اپنے فرزند کو گود کر جب خدا

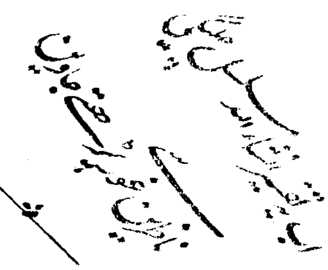
سکا حکم ہے تو اب تو جا۔ تیری اور نہ کسی اور کی ہمکو پرواہ ہے۔ کیا ہی پیارا وہ بچہ تھا۔ جس کی خاطر جنگل بیابان میں چشمہ جاری ہوا اور ایسا جاری ہوا کہ آج تک تمام جہان کے لوگ اوس کا پانی پیتے ہیں خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں تجھ پر اے خدا کے خلیل اے نبیوں کے باپ ابراہیم اور ہزاروں ہزار برکتیں اور رحمتیں تجھ پر ہوں۔ اے عورتوں میں بے نظیر ایک عورت مصر کی شاہزادی اور ابراہیم کی بیوی اور اسمعیل کی ماں۔ کیا ہی خدا رسیدہ تیرا دل تھا کہ تو نے خدا کے حکم کی تابعداری میں اپنے بڑے بھاری امتحان کو اپنے سر پر قبول کیا کہ اگر وہ امتحان پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ اوس کے بوجھ سے شق ہو جاتا۔ بے شک تو ہی اس قابل تھی کہ تیری اولاد میں سے نبیوں کا سردار محمد ﷺ پیدا ہوتا تیری اضطرابانہ دوڑ کی یادگار میں آجتک لاکھوں انسان مختلف بلاد سے آکر تیرے قدم بقدم دوڑتے اور خدا کی حمد کرتے ہیں۔ ایک ابراہیم کے اس گھرانے کی تاریخ خدا تعالے کے دلدادہ اور مقبول بندوں کی شان میں ایسی پر درد ہے کہ دلوں کی کثافت کو دور کرتی اور انسان کو خدا کے نزدیک لا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راہ میں اس طرح کی قربانی کرنیوالے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے

چون شود بخشائش حق بر کسے
دل ہنے باند بدنیائش بسے
خوشترش آید بیابان تپان
تا درو نالد ز بہر دلستان
پیش از مردان بہرد حق شناس
زانکہ محکم نیست دنیا را اساس
ہوش کن این جائیگاہ بے وفاست
بخدا اے بشر چون آخر خداست
زہر قاتل گر بدست خود خوری
من چسان دانم کہ تو دانشوری
بین کہ ترین عبد اللطیف پاک مرد
چون پئے حق خویشتن برباد کرد
جان بصدق آن دلستان خود داد است
تاکنون در سنگہا افتادہ است

این بود رسم رہ صدق و وفا
این بود مردان حق را انتہا
از پئے آن زندہ از خود فانی اند
جان فشان بر مسلک ربانی اند
فارغ افتادہ ز نام و عزّ و جاہ
دل ز کف وز فرق افتادہ کلاہ
دور تر از خود بہ یار آمیختہ
آبرو از بہر روئے ریختہ
ذکر شان ہمے دہد یاد از خدا
صدق ورزان در جناب کبریا
گر بجوئی این چنین، ایمان بود
کار بر جویندگان آسان بود
لیک تو افتادہ در دنیا اسیر
تا نمیری کے رہی زین داروگیر
تا نمیری اے سگ دنیاپرست
دامن آن یار کے آید بدست
نیست شو تا بر تو فیضانے رسد
جان بیفشان تا دگر جانے رسد
تو گذاری عمر خود را کبر و کین
چشم بستہ اندرہ صدق و یقین
نیک دل با نیکوان دارد سرے
بد گہر تف مے زند بد گوہرے
ہست دین تخم فنا را کاشتن
واز سر ہستی قدم برداشتن
چون بیفتی با دو صد درد و نفیر
کس نمے خیزد کہ گردد دستگیر
باخبر را دل تپد بر بے خبر
رحم بر کورے کند اہل بصر
ہمچنین قانون قدرت اوفتاد
مر ضعیفان را قوی آرد بباد

(باقی آئندہ)



تحریف بائبل

غریب دیسی عیسائی

غریب دیسی عیسائی۔ بیچارے دیسی عیسائی۔ قابل رحم دیسی عیسائی مظلوم دیسی عیسائی۔ مین کن الفاظ مین دیسی عیسائیون کی اس ذلیل اور پست اور تاریک حالت کا اظہار کرون جو گورے پادریون نے اس ملک مین کر رکہی ہے۔ ملکی معاملات مین جو کچھہ سبقت یا فوقیت انگریزون کی قوم ہم پر چاہتی ہے یا چاہے وہ سب اس کے واسطے جائز اور بجا ہے۔ کیونکہ وہ فاتح قوم ہے اور فاتح اور مفتوح یکسان نہین ہو سکتے۔ اس معاملہ مین دیسی اخبارات کی شورش کوئی مفید نتیجہ نہین نکال سکتی اور نہ اس طرز اور رویہ کو اختیار کرنا ان کے واسطے جائز ہو سکتا ہے لیکن مین نہین سمجھہ سکتا۔ کہ ولائتی اور امریکن پادریون کو سرکار کیطرف سے کوئی ایسے حقوق دئے گئے ہون۔ کہ وہ ہند کے باشندون کو عیسائی بنائین اور عیسائی بھی نہائیت تنگ خیال اور محدود علم کا۔ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق پادری لاکھون روپے کے اخراجات اور ہزار ہا میل کے سفر سے جو باتین انجیل اور دیگر صحائف کے متعلق پیدا کر رہے ہین اور اپنے گرجون مین وعظ کر رہے ہین وہ باتین دیسی عیسائیون سے کیون پوشیدہ رکہی جاتی ہین اور ان بیچارون کو ان باتون سے کیون بے خبر چھوڑا جاتا ہے۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے جواب شافی سے مشکور فرماوین گے؟

ولائیت کے محقق کیا فرماتے ہین

جرمنی۔ فرانس۔ انگلستان یونائیٹڈ اسٹیٹس و دیگر ممالک یورپ و امریکہ کے محقق رات دن اس تحقیقات مین لگے ہوئے ہین کہ موجودہ بائبل کی اصلیت کیا ہے اور یہ بات اونہون نے بپایہ ثبوت پہونچا دی ہے۔ کہ موجودہ بائبل کی کوئی کتاب ان نبیون یا حواریون کی لکھی ہوئی نہین جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہین اور یہ امر بھی یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ابتدا مین جس طرح یہ کتابین لکھی گئی تھین۔ اون الفاظ مین اور اس صورت و حالت مین قائم نہین رہین بلکہ ان مین بہت کچھہ تغیر تبدل ہو گیا ہے۔ ان امور کو جو صاحبان بالتفصیل پڑھنا چاہین۔ وہ مفصلہ ذیل کتب کو مطالعہ فرماوین۔

انسکلو پیڈیا برٹانیکا

انسکلو پیڈیا ببلی کا

جیواش انسکلو پیڈیا

ببلی کل دکشنری۔ ہیسٹنگز

خلاصہ ان تمام تحقیقاتون کا یہ ہے۔ کہ حضرت عیسٰی نے کبھی کوئی کتاب نہین لکھی نہ لکھائی نہ آپ کے زمانہ مین کوئی کتاب لکھی گئی۔ بلکہ متی۔ مرقس۔ لوقا یوحنا کی طرف بھی جو انجیلین منسوب ہین وہ متی۔ مرقس اور لوقا و یوحنا نے نہ لکھین اور نہ لکھائین۔ بلکہ اون کے بعد کسی اور شخص نے لکہین اور اون کیطرف منسوب کین۔ اگر وہ تمام انجیلیں جمع کی جائین جو اب تک دستیاب ہوئی ہین یا جنکا ذکر عیسائی کتب مین موجود ہے تو اون کی تعداد ایک سو تک پہنچتی ہے اون مین سے یہ چند جن کو بعض کی تحقیقات کے مطابق بطور قرعہ اندازی کے الگ کر کے یہ چند کتابین بائبل مین شامل کر لی گئی ہین۔ پھر ان مین سے بعض ایسی ہین۔ کہ بعض عیسائی فرقے اون کو نہین مانتے اور بعض عیسائی فرقے ایسے ہین۔ کہ اون کے سوا اور بھی چند ایک کتابون کو شامل کرتے ہین یہی حال پرانے عہد نامہ کی کتابون کا ہے اور اس حیثیت سے جمع ہوئی تمام کتابون کو جب ایک مجلد مین جلد کرا لیا جائے تو اس کا نام بائبل ہے۔

دیسی عیسائی آنکھین کھولین

باوجود اس پراگندگی اور بے اعتباری کے جو بائبل کے لاحق حال ہے ہمارے دیسی عیسائی اپنے اسلامی آبا و اجداد یا ہم وطنون (کیونکہ دیسی عیسائی یا تو اسلام سے مرتد ہین یا ہندو ازم سے نکلنے والے ہین اور ہندو مسلمانون کے ہم وطن ہونے کے سبب ان کے عقائد سے آگاہ ہین) سے سُنے ہوئے عقائد کے مطابق یہ یقین اور ایمان رکھتے ہین۔ کہ بائبل لفظاً خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اونہون نے مسلمانون سے سنا ہوتا ہے۔ کہ توریت خدا کا کلام ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے اور توریت حضرت موسٰی پر نازل ہوئی تھی۔ اور انجیل کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا۔ وہی پرانا عقیدہ مسلمانون والا ساتھہ لے کر وہ عیسائی بنتے ہین اور یہ نہین سوچتے۔ کہ خود عیسائی عقیدہ کے مطابق توریت اور انجیل کیا شے ہین۔ اور یہ بھی نہین سوچتے۔ کہ موجودہ کتابین جو پادری صاحب نے ہمارے ہاتھہ مین دی ہین آیا یہ وہی توریت اور انجیل ہین جن کا ذکر اسلامی اعتقاد سے سنا تھا یا کہ یہ کوئی اور شے ہین۔ پادری صاحبان بھی ہمارے دیسیون کو تاریکیون کے بحر ظلمات مین غوطے کہانے کے لیے چھوڑ دیتے ہین اور اون کو اس امر سے باخبر نہین کرتے کہ خود اون کے اپنے عقاید ان کتابون کے متعلق جو ان کے ہاتھہ مین ہین۔ کیا ہین۔ عیسائیون کا ماہوار رسالہ تجلی جب کہ پہلے پہل نکلنا شروع ہوا تھا۔ تو اوس وقت بائبل کی حقیقت کو کسی قدر کہولنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور صاف الفاظ مین اظہار کیا گیا تھا۔ کہ ہم بائبل کو لفظاً کلام الٰہی نہین مانتے اور اس مین تغیر و تبدل کے قائل ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت جلد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا۔ غالباً پادری صاحبان نے تجلی کے ان مضامین کو اردو مین لکھنے والے یا لکھنے کی تحریک کرنے والے (مسٹر فضل) پر خفگی کا اظہار کیا ہوگا۔ جو وہ جلدی دب گیا۔ اور بیٹھہ گیا بلکہ بیچارہ مر ہی گیا۔

آسان فیصلہ

موجودہ بائبل کا فیصلہ تو آسان ہے اگر عیسائی صاحبان ذرا بھی غور کرین تو کبھی اس بات کا نام نہ لین۔ کہ یہ انجیل اور توریت وہی انجیل اور توریت ہے جسکو اسلامی دنیا مانتی ہے بات بہت مختصر اور آسان ہے۔

اسلامی عقائد کے مطابق توریت خدا کا کلام ہے جو حضرت موسٰی پر نازل ہوا تھا اس وقت جو توریت عیسائی پیش کرتے ہین اوس مین لکھا ہے کہ پھر موسٰی مر گیا اور مواب کی وادی مین گاڑا گیا۔ پھر آج کے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا۔۔۔۔۔ اور اب تک بنی اسرائیل مین موسٰی کی مانند کوئی نبی نہین اُٹھا (الفاظ "آج کے دن تک" اور "اب تک" قابل غور ہین۔ کیا یہ سب موسٰی پر نازل ہوئے تھے!!!) ایسا ہی اسلامی عقائد کے مطابق انجیل جو کچھہ بھی تھی اوس کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا۔ حضرت عیسٰی کے متعلق عیسائی عقیدہ ہے کہ وہ خود خدا

کہ جا اسپر کیا نازل ہونا تہا اور یہ انجیل جو پیش کی جاتی ہے یہ نہ حضرت عیسیٰ نے لکہی نہ لکہائی اور نہ اون کے زمانہ میں لکہی گئی خود اوس کے سر پر لکہا ہُوا ہوتا ہے۔ کہ متی کی انجیل اور مرقس کی انجیل وغیرہ۔

پس فیصلہ بہت آسان ہے۔ کہ خود عیسائی عقایدُ کے مطابق بہی۔ یہ انجیل اور توریت جو بائبل کے بہیس مین عیسائی منادوں کے ہاتہہ مین ہے یہ وہ کتب ہین جنکو اسلامی عقایدُ نے خدا کا کلام مانا ہے۔

نور افشان صاحب توجہ کرین

باوجود اس وضاحت کے عیسائی اخبار ہمیشہ وہی بے سُرا راگ گائے چلے جاتے ہین۔ کہ مسلمانون کے عقائد کے مطابق توریت انجیل محرف مبدل نہین ہوئی دیکہو قرآن کریم مین لکھا ہے لا تبدیل بکلمات اللہ اللہ کی باتین نہین بدلتین۔ پہر توریت انجیل کے الفاظ کیون کر بدل گئے۔ پس ثابت ہُوا کہ توریت انجیل اپنی اصلی حالت مین موجود ہے اور رہی ہے۔ جو پادریصاحبان کے ہاتہ مین ہے۔ حال مین عیسائی اخبار نور افشان ؔنے نئے سرے سے اس مضمون کو چہیڑا ہے اور ۲۰ فروری کے پرچے مین کسی قدر نور افشانی کرکے باقی کو آئندہ پر رکہا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بروقت اون کو کچھ سمجہایا جاوے۔

عیسائیون کو احتیاط کرنی چاہیئے

سب سے اوّل عیسائی صاحبان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے اور اسلامی مسائل سے بے خبر ہونے کے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کرنے بیٹھ جانا اون کے واسطے مناسب نہ تہا۔ کوئی عقلمند آدمی قرآن شریف کی آیتہ لا تبدیل بکلمات اللہ کے یہ معنے نہین کر سکتا۔ کہ کلام الٰہی کے الفاظ مین کوئی تغیر و تبدل یا اس کے لکہنے مین عمداً یا سہواً کوئی غلطی انسان کر ہی نہین سکتا۔ اگر یون ہو تو قرآن شریف چہاپے پر چھپنے مین ہزارہا مین کاتب کی غلطیان اور مطبع والون کی غلطیان صاف دکہائی دیتی ہین۔ اور بائبل کا تو جو حال ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ اوس کو چہوڑ کر بہی اس وقت جو بائبلین مختلف فرقہائے عیسویت و یہودیت کے پاس ہین ان مین بہت سے الفاظ بلکہ فقرات بلکہ صفحوں کے صفحون کا فرق نمایان ظاہر ہے۔ پس سمجہنا چاہیئے کہ اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین جو عیسائی صاحبان نے خیال کئے ہین۔ بلکہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو کلمہ نازل ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی حکم ہو یا پیشگوئی ہو۔ وہ بہرحال صحیح اور پوری ہونیوالی ہے اوس کو کوئی طاقت روک نہین سکتی اور نہ اس مین کوئی شخص کچہہ تبدیلی کر سکتا ہے۔ کہ یہ حکم اس طرح نہین اس طرح ہونا چاہیئے یا یہ پیشگوئی اس طرح پوری نہین ہوگی۔ بلکہ اس طرح ہوگی۔ مثلاً قرآن شریف مین خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ نازل ہوا تہا جس کا یہ مطلب تہا۔ کہ مسلمان دجلہ فرات اور سیحون جیحون سے سیراب ہونیوالی زمینون کے فاتح ہون گے۔ اور یہ کلمہ ایسے وقت مین نازل ہوا تہا جب کہ مسلمان بہت ہی کمزور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور موعودہ ممالک بڑی زبردست سلطنتوں کے قبضے مین تھے۔ مگر خدا کا یہ کلمہ پورا ہو کر رہا اور کسی قیصر یا کسریٰ یا فوج کی مخالفت اس کلمہ کو بدل نہ سکی۔ یا مثلاً خدا تعالےٰ کا ایک کلمہ قرآن شریف مین ہے جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے ساتھی ہمیشہ اپنے مخالفون پر غالب آتے ہین۔ سو اس کلمہ کو کوئی بدل نہین سکتا ہمیشہ سے ایسا ہُوا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہمیشہ ایسا ہوتا رہیگا بہ الفاظ دیگر یہ آیت قرآن شریف کی ایک دوسری آیتہ کے ہم معنے ہے جو اس طرح سے ہے۔ کہ لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اللہ تعالیٰ کی سنتہ مین کوئی تبدیلی نہین۔

حفاظت قرآنی

الغرض اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین۔ جو عیسائیون زبان عربی سے ناواقف ہونے کے سبب سمجھے ہین اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ توریت انجیل مین کوئی تحریف تبدیل نہین ہوئی یا نہین ہو سکتی ہان قرآن شریف مین ایک اور کلمہ ہے۔ جو حفاظت کلام الٰہی کے متعلق ہے مگر وہ صرف قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق ہے اور اس کے متعلق انشاء اللہ اگلے اخبار مین لکھا جائیگا۔

استفسار اور اس کے جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط مجھے مولانا المکرم مولویصاحب نے بنابر جواب لکھنے کے دیا ہے۔ ہر ایک سوال نمبر وار لکھ کر جواب عرض ہے۔ بحول اللہ وقوتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ

سوال نمبر ۱۔ خدا پاک کا ارشاد ہے۔ کہ ہم بے خبر کو معذب نہین کرتے۔ اور ارسال رسل بعد منحرف کو پکڑتے ہین۔ اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ طاقت پر بوجہ ہے پہر ایک مسئلہ مین کتنے ہی نصوص وارد ہو کر کہان تک نوبت پہونچی۔ کفر وغیرہ کے فتوے ظہور پا رہے ہین۔

جواب۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بے خبر کو سزا نہین دیتا اور نہ طاقت سے زیادہ مکلف کرتا ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ ایک مسئلہ مین نصوص متخالفہ وارد ہین۔ اس کی کوئی نظیر آپنے نہین دی۔ آپ یقین کرین۔ کہ نصوص متخالفہ ہرگز نہین ہوتے۔ فتوے کفر تخالف نصوص سے نہین بلکہ نادانی اور نفس پرستی سے ہوتا ہے

سوال نمبر ۲۔ ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔

جواب۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ مگر اس پر آپ کا کیا سوال ہے۔ آپنے بیان نہین فرمایا۔

سوال نمبر ۳۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہ۔

جواب۔ اس آیتہ شریف کے معنے ہین تمام اہل کتاب حضرۃ مسیح کے قتل کر دینے پر قبل اپنی اپنی موت کے یقین رکھتے ہین اور یہی سچ ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ تمام یہود کہتے ہین۔ کہ ہمنے قتل کیا اور تمام مسیحی کہتے ہین۔ کہ ہان مسیح قتل ہوئے اللہ تعالیٰ دونون کی تکذیب کرتا ہے

سوال نمبر ۴۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔

جواب۔ اس پیشگوئی کو ہم نے بچشم خود پہلے مسیح کے تابعین کے حق مین پورا ہوتے دیکہہ لیا ہے۔ کہ مسلمان و عیسائی دونون یہود پر جو منکر ہین۔ غالب و فوق ہین دوسرا مسیح بھی آگیا ہے۔ اس کا انجام دنیا دیکہہ لیگی۔

سوال نمبر ۵۔ اور کتفت ملکین پر شرقی منارہ دمشق پر اُترکر امامت مین گفتگو کرنا۔

جواب۔ نزول تو کتف ملکین پر ہُوا مگر ملائک عام طور پر نظر نہین آیا کرتے۔ منارہ قادیان ٹھیک شرقی جانب دمشق واقعہ ہے جہان نزول مسیح ہُوا۔ پھر کیا اعتراض ہُوا۔ امامت مین گفتگو کرنا کسی صحیح حدیث مین نہین آیا۔

سوال نمبر ۶۔ اور بعد وفات کے رسول خدا کی قبر کے پاس قبر کا ہونا۔

جواب۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ ابھی مسیح اسوقت زندہ ہے۔

سوال نمبر ۷۔ یہ سب نصوص بعث رسول کا ظہور ہے۔ پھر کفر کا فتوے لگانے والون کو من دعا رجلا بالکفر لیس کذلک الاحار علیہ۔ کیا جوابدیتا ہے۔

جواب۔ اصل سوال آپ کا سمجھ مین نہین آیا۔ نصوص کا جوابدیا گیا کہ متخالف نہین ہوتے۔ فتوے کفر لگانے والون پر کفر کا فتوے بے شک عائد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ اور عدم الصلوٰۃ خلف الاخر کے مدعی کو صلوا خلف کل بر وفاجر کیا ارشاد سناتا ہے۔

جواب۔ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فتوے کفر لگا کر حسب حدیث محولہ سوال نمبر ۷ لوگون نے خود اپنے اُوپر کفر کا فتوے دیا۔ تو خود اون کے پیچھے نماز جائز نہ رہی۔ اور حدیث مین خلف کل کا فقرہ نہین آیا۔

سوال نمبر ۹۔ اور انما المومنون اخوۃ الایۃ اور لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کیون بھول گیا۔

جواب۔ ہرگز نہین بھولا بلکہ وہ خود حضرت امام پر فتوی کفر لگا کر اپنے منہ سے برادری کا رشتہ توڑ بیٹھے۔ تو بھائی ہی نہ رہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ قرآن مجید احکام توحید نماز روزہ حج زکوٰۃ اخلاق کے بیان کرنے مین بہت ہی آسان ہے۔ دوسرا ہر ایک درجہ کی مومن کے لئے اس کے علمی مذاق کے انداز پر ہی آسان ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ پھر ہم سواد اعظم مامور ہین۔

جواب۔ عوام کالانعام سواد اعظم نہین بلکہ سواد اعظم اعلیٰ درجہ کا متقی گروہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اعلے درجہ کے ایک متقی کو بھی گروہ فرماتا ہے۔ دیکھو ان ابراہیم کان امۃ ۱۶/۱۶ (ابراہیم ہی ایک گروہ تھا) تمام انبیاء و رسل مامور اپنے اپنے زمانہ مین پہلے پہل اکیلے ہی ہوتے ہین اور عوام ان کے مقابل پر بکثرت۔ تو اللہ تعالے اون کو ہی گروہ قرار دیتا ہے اور بالآخر گروہ بنا کر دکھا بھی دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ پس قائلین لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ کو قل اتخذتم عند اللہ عھدا کیا جوابدیتا ہے۔

جواب۔ بعینہ یہی حال آجکل بھی ہو رہا ہے۔ حضرت امام پر کفر کا فتوے لگانے والون کا۔ کہ وہ ایک مامور کی مخالفت مین اپنے آپ کو جنتی اور مامور اور اس کے اتباع کو کافر جہنمی قرار دیتے ہین۔ یہی مدعی لن تمسنا النار ہین۔

سوال نمبر ۱۳۔ پھر موسے کو انک لن تستطیع معی صبرا کیا ارشاد کرتا ہے۔

جواب۔ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی نے جب اتباع اپنے معلم کا (جسکو اللہ تعالے نے علمناہ من لدنا علما فرمایا تھا) نہ کیا۔ تو سزا اسے ہذا فراق بینی و بینک سے خالی نہ رہا۔ تو دوسرون کو اس واقعہ سے ضرور عبرت پکڑنی چاہیئے ورنہ وہ بھی سزا سے نہین بچین گے۔

سوال نمبر ۱۴۔ پس جب ارسال رسل سے ورثۃ الانبیاء کو یہ رہنمائی ہوئی۔ کہ ایکدوسرے پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ تو کون سا معیار ہے۔ کہ ہم کو حق معلوم ہو۔

جواب۔ فتوی کفر ورثۃ الانبیاء کا کام نہین بلکہ ایک نفس پرست کا کام ہے۔ ہان حق پہچاننے کے لئے چند معیار مین لکھتا ہون۔ جس سے سچا جھوٹے سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اول اللہ تعالے سے مومن کامل کو اکثر بشارتین ملتی ہین۔ کیا معنے پیش از وقوع خوشخبریان جو اس کے مرادات یا اس کے دوستون کے مطلوبات ہین اس کو تبلائے جاتے ہین۔ دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھولے جاتے ہین۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اوس کے واسطہ دارون کے متعلق ہون بلکہ جو کچھ دنیا مین قضا و قدر نازل ہونے والے ہین یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہین ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے سوم یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین اور اکثر ان دعاؤن کی قبولیت کی پیش از وقوع اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہین۔ سوا اس کے اور بھی بہت معیار قرآن مجید مین مذکور ہین۔

سوال نمبر ۱۵۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء عوام الناس کسی پر کفر کی جرأت نہین کرسکتے۔ یہ ورثۃ الانبیاء نے ہی اپنا ورثہ کر لیا ہے۔

جواب۔ علماء کا لفظ فی الواقع انہین بزرگان دین پر بولا جاتا ہے۔ جن کو خشیت الٰہی ہو اور وہ اکثر کسی کی تکفیر پر دلیر نہین ہوتے۔

سوال نمبر ۱۶۔ اگر فرض کر لیا جاوے کہ اس وقت کے علماء جان کر کجرو ہو گئے تو دیدہ و دانستہ کون دوزخ اختیار کرتا ہے۔

جواب۔ ہر ایک نبی رسل مامور کے مقابل پر مخالفین دیدہ و دانستہ شرارت کیا کرتے ہین۔ دیکھو وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا ۱۹/۱۴ وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون ۲/۱ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۱/۵ یہ اللہ تعالے کی شہادتین بہ نسبت علمائے اہل کتاب کے ہین۔

سوال نمبر ۱۷۔ اگر بہت نصوص ظاہر سے ماؤل ہین تو ولقد یسرنا القرآن سے کیا تیسر ہُوا۔

جواب۔ فصیح کلام مین استعارات و تشبیہات بکثرت ہوتے ہین مگر وہ تیسیر سے کلام کو نہین روکتے۔ مثلاً من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی ۱۵/۸ صم بکم عمی ۱/۲ کون نہین جانتا کہ ان الفاظ سے ظاہری اعضا کے اندھے بوُلے بہرے مراد نہین۔ کیا اس سے تیسیر مین کچھ فرق آگیا کچھ نہین آیا۔ معمولی خواندہ آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ محاورہ ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر لن تستطیع معی صبرا ہی مآل ہے۔ تو ظاہر نصوص سے چشم پوشی کرنی پڑیگی اور حتی نبعث رسولا کا غایۃ مغیا کیون کر ہوگا۔

جواب۔ یہ بالکل صاف بات ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا ۱۵/۲ ہم کسی کو عذاب نہین کرتے جب تک رسول نہ بھیجین اور رسول کا ادب اور عزت یہ ہے کہ اس کی فرمان برداری اور عزت کی جاوے اور اوسکے قول و فعل کو صبر کے ساتھ دیکھا جاوے۔ موسے جیسے اولوالعزم نے بھی جب صبر اپنے معلم کا نہ کیا تو ہذا فراق بینی و بینک کا مزہ چکھنا پڑا۔ تو دوسرون کو

... ادری مقام ... یوحہ ام مرسل اللہ تعالی سے سیکہہ کر بتلاتا ہے۔ لہذا وہ حکماً عدلاً ہوتا ہے۔ اور حکم عدل کی بات ماننی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱۹۔ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ مین ہذا کا مشارٌ الیہ کون ہوا

جواب۔ ابتدائے رکوع مین ہے۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ۱ کہہ آؤ۔ پڑہ سناؤن مین جو واجب کہا ہے تمہارے رب نے تم پر) ما حرم اس کا مشارٌ الیہ ہے کیا معنے ان واجبات پر عمل کرنا صراط مستقیم ہے

سوال نمبر ۲۰۔ کلہم فی النار الا فرقۃ واحدۃ کون فرقہ ہوا۔

جواب اسی حدیث مین ہے صحابہ نے سوال پر فرمایا ما انا علیہ واصحابی۔

سوال نمبر ۲۱۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ آیۃ اور ما۔ ہر دو ملکر ۔ ۔ ۔ ۔ رسول پر القائے شیطانی کے مدعی ہو کر قطعیت نصوص مین کلام کر رہے ہین۔

جواب۔ مابعد اس آیۃ کا یہ ہے۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ۔ ساری آیۃ شریف کے یہ معنے ہین۔ تجہ سے پہلے جس قدر رسل وانبیاء آئے۔ شیطان اون کے ارادوں مین اپنا دخل دیتا رہا۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت کرتا رہا تاکہ یہ سلسلہ نیست ونابود ہو جاوے۔ سو اللہ تعالیٰ القائے شیطان کو دور کر دیتا اور اپنے احکام کو ثابت کر دیتا اور یہ ہر زمانہ مین ہوتا رہتا ہے۔ جیسے موسے کے وقت فرعون مسیح کے وقت یافا کاہن اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت ابوجہل اور آجکل مسیح موعود کیوقت آپ کے مخالف ڈوئی۔ چراغ الدین جمونی وغیرہ ان کی رکاوٹون کو ہمیشہ تعالیٰ نے دور کر دیا۔ اور یہ سلسلہ روز افزون ترقی کر رہا ہے۔

سوال نمبر ۲۲۔ ایک عالم نے لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا سے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو لوگ نیاز غیر اللہ دیتے اور قبر پرستی کرتے ہین ان سب کا مال چوری کہانا حلال ہے

جواب۔ کسی کے مال کہانے کی نسبت حکم ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض (کسی نبی کو بہی جائز نہین۔ کہ سوائے خونریزی کے کسی کو قید کرے۔ جب نبی بہی سوائے جنگ کے کسی کا مال نہین لے سکتا۔ تو دوسرے کو کب جائز ہے اور وہ جنگ اس وقت تک جائز نہین جب تک ساری شرائط جنگ پوری نہ ہوجاوین۔ جیسے امام کا ہونا یا کسی کا ابتدا ابتدا بجنگ کرنا یا امام پر چڑہائی کر کرانا وغیرہ۔ چوری کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاءً بما کسبا نکالا من اللہ ع (چور مرد ہو یا عورت اون کے ہاتہ چوری کی سزا مین کاٹ ڈالو) یہان مذہب کا ذکر نہین کہ صاحب مال کس مذہب کا ہو۔ پہر فرمایا۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ۵/۲ (کسی کا مال باطل طریق سے نہ کہاؤ مگر تجارۃ کے طور پر مگر اس مین بہی رضامندی فریقین شرط ہے) جب تجارت مین بہی بلا رضامندی مال لینا جائز نہین۔ تو چوری کس طرح جائز ہے اور تجارت مین بھی مذہب کی شرط نہین لگائی۔ پھر فرمایا۔ ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل .... فبشرہم بعذاب الیم ۱۰/۱۱ اہل کتاب کے مولوی اور درویش لوگون کا مال باطل طریق سے کہاتے ہین ...... سو اون کو عذاب الیم کی خبر دیدی۔ غرض کسی کا مال چوری زوری کسی طرح بہی سوائے جائز طریقون کے جائز نہین۔ سخت حرام اور ظلم ہے

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

فضل دین حکیم از قادیان

آریہ گزٹ پنجاب لاہور

کی ایک تازہ اشاعت مین بیچارے سادہ لوح اڈیٹر نے ایک ایسا ہی بے ڈہنگا مضمون لکھا ہے جیسا کہ آریہ گزٹ لاہور کا بے ڈہنگم نام۔ اس مضمون کے پہلے حصہ کا بہتر سے بہتر الفاظ مین یہ خلاصہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا درست نہین ہے کہ طاعون خدا کا قہر ہے اور گناہون کے سبب سے ملک مبتلائے طاعون ہوا ہے۔ جب تک لوگ گناہ نہ چہوڑین گے۔ طاعون سے نجات نہ پائین گے اگر مرزا صاحب کا یہ قول صحیح ہے۔ تو دس پندرہ برس پہلے کیا گنہگار لوگ ہندوستان مین نہین تھے۔ اور پہر اب بہی امیر لوگ جو قواعد حفظ صحت کی پابندی کا خیال رکھتے ہین۔ محفوظ رہتے ہین۔ اور غریب لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہین طاعون کا سبب گناہ نہین۔ بلکہ چوہے ہین" آریہ دوستون کی یہ ادا گہائل کئے دیتی ہے۔ کہ وہ ایک بات کا جواب ہزار بار سنکر بہی خاموش نہین ہوتے۔ مین تو یہی سمجہتا تہا۔ کہ ہمارے ملک کے پوری کچوری بیچنے والے دہوتی پرشاد حلوائیون سے بڑہ کر بے حیائی کی کوئی مثال نہین ملسکتی۔ مگر اب تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ ہمارے آریہ بہائی کئی نمبر بڑہے ہوئے ہین کیونکہ کسی کے منہ کے چبائے ہوئے لقمہ کو خود بار بار چبانا ایک ایسی گھنونی بات ہے کہ جسکے تصور سے جی متلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس اعتراض کا جواب متعدد مرتبہ مل چکا ہو۔ اوسی کو دیدہ دلیری سے پہر پیش کرنا کسی کے موہنہ کا لقمہ چبانے سے بہی زیادہ گہنونا کام ہے۔ مین سخت حیران ہون کہ کیا تمام زمانہ کی پاک بے حیائی ان آریون ہی کے حصہ مین آگئی ہے۔ پادری فنڈر۔ اور اندرمن وغیرہ کے باسی اور سڑے ہوئے پرانے اعتراضات آجتک سینکڑون طریقون اور سینکڑون کتابون واخبارون کے ذریعہ سے پیش کرتے۔ اور پانچوین سوارون مین داخل ہو کر ہمیشہ ڈنگرے نیست بنتے ہین۔ بہلا کوئی ان سورماؤن سے اتنا تو پوچھے۔ کہ تمنے ان اعتراضون کے وہ تمام جوابات جو صدہا مرتبہ پہلے اسلام کی جانب سے کافی وشافی دئے جا چکے ہین۔ دیکہ لئے ہین یا نہین۔ اور اب اہل اسلام کے جوابات کو پیش نظر رکہتے ہوئے یہ اعتراضات لکہتے ہو یا ویسے ہی انگلی کاٹ کر شہیدون مین داخل ہونے کا شوق ہے مثلاً مجنون آریہ نے ترک اسلام مین سینکڑون اعتراضات جہک مار کر لکہ مارے لیکن مین علی وجہ البصیرت کہتا ہون کہ اگر وہ صرف مولوی محمد قاسم صاحب کی تصانیف ہی (جو اندرمن وغیرہ کے جواب مین لکہی گئی ہے) دیکہ لیتا۔ تو اوسکو اپنے اعتراضات کا بہت بڑا حصہ کم کر دینا پڑتا اور اندرمن کے آگے کی بچی ہوئی ہڈیان نہ چچوڑنی پڑتین پہر جب اس مجنون آریہ کے زینت دئے ہوئے باطل کا سر کچلنے کے لئے ہمارے مقتدا نور الدین رضی اللہ عنہ کا رسالہ نکلا۔ اور اوس نے دہرمپال یا پیٹ پال وغیرہ کے خرمن ضلالت پر بجلی کا کام کیا اور نور اسلام سے ظلمت کفر کو کافور کر دیا۔ تو اب غیرت ومردمی کا مقتضا یہ تہا کہ اوسی طرز سے صبر وسکون کے ساتہ جب تک نور الدین کے تمام وکمال جواب الجواب سے سبکدوش ہو جاتے

اس وقت تک ہمارے سامنے آنکھ نہ اُٹھاتے یا تصدیق براہین احمدیہ کے بعد تکذیب کا نام بھی زبان پر نہ للتے۔ مگر ہمارے باحمیت آریہ دوست تکذیب تزک اسلام وغیرہ کتابوں کا نام لے لے کر برابر فخر کئے جاتے اور مونچھوں کو تاؤ دیئے جاتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے بہادر ایڈیٹر نے اپنی قومی وجبلی عادت کے موافق اسی قسم کا یہ مضمون لکھا ہے۔ میرا جہاں تک خیال ہے اور رسالوں کو چھوڑ کر صرف اخبار الحکم اور بدر ہی میں ہمارے امام علیہ السلام کے کلمات طیبات کے ذیل میں سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مرتبہ اس خدشہ یا مغالطہ کا جواب چھپ چکا ہے۔ باغیرت اور باحمیت ایڈیٹر کے مضمون کا دوسرا حصہ آواگون کے متعلق ہے (یعنی دس بارہ ہی برس سے ایسے گنہگاروں کا نمبر آ گیا ہے جن کو پرمیشر طاعون کی سزا دیتا ہے۔ اہاہ۔ ہوں نہ ہوں یہ سب جنگ کریمیا کے روسی مقتول ہیں جنہوں نے اتفاق کر کے یہاں ہندوستان میں جنم لیا ہے اور طاعون کی سزا بھگت رہے ہیں لیکن یہ تو صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ پرمیشر صاحب کی عادت ہے کہ وہ سزا پانے والے کو اُس کی خطا کبھی نہیں بتایا کرتے کہ مبادا وہ پھر اس خطا کو چھوڑ نہ دے اور اس طرح آواگون کا سلسلہ ہی منقطع نہ ہو جائے) اگر ایڈیٹر صاحب ایک مرتبہ رسالہ رد تناسخ دیکھ لیتے تو پھر شاید اس حصہ مضمون کے لکھنے کی بے شرمی ہرگز گوارا نہ فرماتے۔

میں اپنی طرف سے جواباً ایک لفظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر صرف اس خیال سے کہ شاید کسی سعید فطرت کو کچھ فائدہ پہونچ جائے اور اس طرح سے مجھکو کچھ ثواب حاصل ہو جائے آریہ ایڈیٹر کے مضمون کے حصہ اول کے متعلق ذیل میں اپنے ایک سرسری خیال کو درج کرتا ہوں:—

طاعون کا آنا نتیجہ ہے اور مامور من اللہ کا انکار سبب۔ یہ بات کہ طاعون کس کس کو پکڑے اور کس کس کو چھوڑ دے۔ ایک جداگانہ امر ہے۔ طاعون کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ منکروں اور گنہگاروں اور گستاخوں کو سزا دیتا ہے اور بعض مومنوں کی لغزشوں کا کفارہ بنا کر طاعون کو اُن کے لئے موجب نجات بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ ہر ایک مامور کے زمانہ میں اُس مامور کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت اور اس کے منکروں کے سزا دہی کے لئے ایک عذاب بھیجتا ہے اور اس عذاب کو اپنے مامور کی کامیابی اور منکروں کی تباہی کا سبب بناتا ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کے منکر طعمۂ نہنگ طوفان ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر لقمۂ اژدہائے رود نیل ہوئے۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیزم آتش شمشیر بنے۔ مخالفین نوحؑ کا آج دُنیا میں کوئی نام لیوا ہے نہ پانی دیوا۔ مخالفین ابراہیم علیہ السلام کا دُنیا میں کہیں اتا پتا بھی باقی نہیں۔ مخالفین لوط علیہ السلام کا آج سوائے ڈیڈ سی (بحیرہ مردار) کے اور کوئی نشان نہیں باقی۔ انہیں کے لئے فرمایا گیا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ مخالفین موسیٰ علیہ السلام کا صرف نام اور نام کے ساتھ لعنت باقی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ مخالفین عیسیٰ کی ذلت۔ ادبار اور تباہی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کے مخالفین کے نام کے سوا دُنیا میں نشان تک بھی باقی نہیں۔ بھلا کوئی ہے جو دُنیا میں ابوجہل اور ابولہب کی نسل کا پتہ و نشان بتا دے؟ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

ہمارے آریہ مہربان ان عبرت خیز باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ تو وہ اپنے ملک یعنی آریہ ورت کے پیغمبروں کے حال پر ہی غور کریں۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام کے احکام سے سرتابی کرنے والوں اور اُن کی جماعت سے . . . . مخالفت کرنے والوں نے کیا پھل پایا؟ آج تک کرشن علیہ السلام اور اُن کی جماعت یعنے پانڈوں کا وقار ہندوستان میں قائم ہے۔ لیکن کوروں کی نسل میں کسی ایک شخص کو بھی تلاش کرنا چاہو تو نہ ملیگا۔ ہاں! اُن کے خون سے رنگین کرکشیتر کی سرخ خاک جا کر دیکھ لو۔ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔ جناب رامچندر رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی جماعت کے کارنامے آجتک آسمان عزت کے ستارے بنے ہوئے چمک رہے ہیں۔ لیکن راون اور اُس کے معاونین کو لعنت کے ساتھ ہی یاد کیا جاتا ہے اور اُن منکران سراندیپ کی اولاد میں ایک چوہے کا بچہ بھی شاید ڈھونڈے سے نہ ملے۔ پس جس طرح مخالفین کرشن علیہ السلام کی وجہ سے میدان کرکشیتر کی آب تیغ کا طوفان اور منکرین رامچندر کی سرکوبی کے لئے جزیرۂ سراندیپ میں آتش جنگ کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کی کرتوتوں اور ناشدنی کوتکوں کے باعث طاعون کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا ہے جس طرح مشرکین عرب کے ساتھ کسیقدر مسلمان اور منکرین کرشن علیہ السلام کے ساتھ کسیقدر مویدین کرشن اور سنگلدیپ کے راکھشسوں اور دیسوؤں کے ساتھ کسیقدر سرشٹ یعنے رام چندر کی جماعت والے بھی مارے گئے۔ اسی طرح طاعون میں منکرین مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی اکا دکا مومن بھی فوت ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض منکرین ابھی تک زندہ کیوں ہیں اور طاعون سے اُن کو کیوں نہیں پکڑا۔ یہ ایک سخت احمقانہ اعتراض ہے۔ ابھی طاعون اور دیگر بلیات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ صبر کرو۔ اور نتیجہ کے منتظر رہو فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ۔ مرد آخر بین مبارک بندہ است وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ

طاعون مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے وجہ سے آئی ہے اور سوائے اس کے اور کوئی سبب اس کے آنے کا نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں یہی بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ آج کوئی شخص دُنیا میں اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اور اُس کا گھر طاعون کی دستبرد سے محفوظ رہیگا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اور جو اُن کے گھر میں ہیں۔ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اس تحدی کو اس بات کا نشان ٹھہرایا ہے کہ طاعون اُن کی مخالفت اور انکار کے سبب سے آئی ہے۔ اب اگر کسی مخالف میں کچھ غیرت اور حمیت کا ذرا بھی مادہ ہے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ طاعون کے کیڑے کسی ترکیب سے مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پھیلا دے۔ یا اگر یہ کام دشوار معلوم ہو۔ تو ہمارے آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر صرف اس بات کا دعویٰ اپنے اخبار میں شایع کر دیں۔ کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا۔ پھر دُنیا دیکھ لیگی۔ کہ آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر کی گردن طاعون جان ہی کے ہاتھ سے مروڑ دی جاتی ہے یا نہیں۔ اس آریہ اڈیٹر کو چونکہ (بقول اس کے) طاعون کے اسباب وعلاج وغیرہ سے خوب واقفیت ہے۔ اور وہ چوہوں وغیرہ کا خوب بندوبست کر سکتا ہے لہٰذا اُس کو چاہیئے کہ وہ چوہوں کا بندوبست کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی طرح طاعون سے محفوظ رہنے کا دعویٰ شائع کر دے۔ اور اپنے پیشرو لیکھرام کی طرح اسلام کی صداقت کی ایک دوسری مہر لگا دے۔

راقم

اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

اطلاع:— چونکہ مجھے بغرض فراہمی چندہ تعمیر بہت دن باہر رہنا پڑا ہے اس لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنس انگریزی وقت پر پورا نہیں ہو سکا۔ [illegible] درازیریل کا نمبر اکٹھا [illegible]

اسحق

اسحق نے اپنی تعلیم کے ابتدائی زمانہ مین کوئی خاص امتیاز حاصل نہین کیا۔ وہ صرف چیزون کے بنانے مین مشہور تھا۔ اوس نے سنجاری اور کاریگری کے اوزار ہتھیار اپنے پاس تہیار رکھے ہتے اور مختلف پیمانون کے آرے خود اپنے ہاتھ سے تیار کئے تھے جن کی مدد سے اوس نے بہت سی عجیب وغریب چیزیں بنائین۔ ان چیزون کو اوس کے ہمسایون نے بڑی حیرت وتعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اوس کی دادی اپنے لڑکے کی ہنرمندی دیکھ کر ایسی باغ باغ تھی کہ ہر آئے گئے سے اوس کی صناعی کا ذکر کرتے ہوئے تھکتی ہی نہ تھی۔ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ اسحق ایک نہ ایک دن کوئی بڑا صناع ہوگا۔ اور دنیا مین اچھی طرح بسر کریگا اور بڑا متمول آدمی ہو گزریگا۔

اسحق کی آیندہ زندگی کے متعلق اس کی دادی اور اوس کے ہمسایون کے خیالات کچھ عجیب اختلاف رکھتے تھے۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ وہ عمدہ قسم کی لکڑیون کا خوبصورت فرنیچر تیار کرنے مین ماہر ہوگا۔ جس کو دولتمند اپنے محلات آراستہ کرنے کے لئے بڑے شوق سے خریدین گے۔ کسی کا خیال تھا کہ وہ ایک باکمال معمار ہوگا جس کے دست ہنر سے ایسے عالیشان مکان اور سربفلک چرچ بنین گے۔ جو انگلستان مین کبھی نہین دیکھے گئے۔

اوس کی دادی کے چند دوستون نے یہ بھی رائے دی تھی۔ کہ اسحق کو گھڑیال سازی کی تعلیم دیجائے کیونکہ کمال صناعی کے علاوہ اس کی طبیعت کو فن ریاضی سے ایک خاص مناسبت ہے، جو اس ہنر کے لئے نہایت مفید اور بکار آمد ہے۔

چنانچہ اسحق نے بعد مین اسی فن کو اختیار کیا اور بہت سی نادر ونایاب گھڑیان بنائین یہ گھڑیان بعینہ ان گھڑیون کی سی تھین جن مین گھنٹے بجنے کے وقت ڈائل پلیٹ پر ناچتی ہوئی پتلیان نمودار ہوتی تھین یا اون گھڑیون سے مشابہ تھین جن کے چہرہ پر جون جون رقاص (گھڑی کا پنڈلم) حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک جہاز دریا کی لہرون پر تیرتا اچھلتا نظر آتا ہے۔

اسحق کی قوت ایجاد نے کچھ دنون بعد ایک ایسی نایاب گھڑی اختراع کی جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تھی۔ یہ گھڑیال چکر اور وزن سے نہین بلکہ صرف پانی کے قطرون کے گرنے سے چلنے لگتی تھی۔ یہ ایک ایسا اعجوبہ تھا جس نے تمام لوگون کو ششدر کردیا۔ کیونکہ کسی کے حاشیہ خیال مین بھی نہ تھا کہ پانی کے ایک ظرف سے وقت بتلایا جاسکیگا

پانی کی گھڑی کے علاوہ اسحق نے ایک دھوپ گھڑی بھی ایجاد کی اور اس طرح سایہ مین پانی کی گھڑی اور دھوپ مین دھوپ گھڑی سے بہ آسانی وقت معلوم ہو جاسکتا تھا کہا جاتا ہے۔ کہ دھوپ گھڑی ولستھارپ مین آج تک اسحق کے گھر کے بار موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس گھڑی نے اس کے زمانہ طفلی کے اوقات کو اوس کی زندگی کے مشہور گھنٹون کو اور حتی کہ اس کی ساعت وفات کو بھی بتلایا ہوگا۔ جب سے کہ اسحق نے اوسکو قائم کیا تھا۔ ابتک وہ ایک ہی حالت مین ہے اور ٹھیک وقت دئے جاتی ہے۔ تاہم یہ نہین کہا جاسکتا کہ یہ گھڑیال اپنے صناع سے زیادہ عرصہ تک باقی رہیگی بلکہ اوس کے بعد بھی زمانہ دراز تک اسحق نیوٹن رہیگا

خدا سے اسحق کو ایک خاص عطیہ یہ ملا تھا۔ کہ وہ مشکل سی مشکل چیزون کو سیدھے سادھے طریقون سے بہ آسانی دریافت کر لیا کرتا تھا۔ مثلاً ہوا کی قوت کا اندازہ معمولی سمجھ کا آدمی شاید ہی کر سکے لیکن اسحق نے جس خوبی سے اس کا اندازہ لگایا ہے اور اس دشوار مسئلہ کو جس خوبی سے حل کیا ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہو نہین سکتا۔ وہ ہوا کے مقابلہ مین کودا اور اپنی جست کے فاصلہ سے اُس نے تیز اور دھیمی ہوا کی قوتون کا حساب لگالیا وہ اپنے بچپن کے کھیل کود مین بھی اسیطرح فطرت کے راز اور خدا کی قدرت کے اسرار دریافت کیا کرتا تھا۔

اس کی دادی کے مکان کے قریب ایک ہوائی گرنی جدید اسلوب پر قائم ہوئی تھی۔ اسحق ہمیشہ وہان جایا کرتا۔ اور اوس کے حیرت خیز حصون کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ جبکہ گرنی بند رہتی تو وہ جانچتا رہتا تھا کہ وہ کیونکر بنی اور اس کی اندرونی ترکیب کیسی ہے۔ جب گرنی کے بڑے بڑے پنکھے ہوا کے ذریعہ سے چلنے لگتے تھے تو وہ ان کو غور سے دیکھا کرتا اور سوچتا تھا کہ وہ کیا طریقہ ہے جس سے گرنی کے پنکھے اطراف پھرتے اور اناج کو جو اس مین ڈالا جاتا ہے پیس کر آٹا کر دیتے ہین بعد ازین وہ اپنے ہتھیار و اوزار کے ساتھ غیر معمولی طور پر مصروف دیکھا گیا۔

کچھ دن نہ گزرے تھے کہ اس نے اپنی دادی اور تمام ہمسایون کے سامنے اپنی صناعی کا ایک اور تازہ ثبوت پیش کیا۔ جس سے انہین معلوم ہو گیا کہ اسحق کس لئے اس قدر گہرے انہماک مین تھا۔ اس نے ہوا کی گرنی کا ایک چھوٹا سا نمونہ تیار کیا تھا۔ گرنی کا ایک ایک حصہ اور تمام کل پرزے کامل طور سے اس مین پائے جاتے تھے

اس کے چھوٹے چھوٹے پنکھے کمال کاریگری سے بنائے گئے تھے اور اس کے اندر نہایت صفائی سے استرکاری کی گئی تھی۔ جب گرنی کے اس چھوٹے نمونہ کو ہوا مین رکھدیا جاتا۔ تو اس کے پنکھے تیزی سے ہلنے لگتے تھے اور جس وقت مٹھی بھر اناج اس مین ڈالا جاتا تو نہایت خوشنمائی سے پس پسا کر سفید آٹا بن جاتا۔

اسحق کے ہمعصر ساتھیون اور دوستون نے ہوا کی اس نئی گرنی کو دیکھ کر بے حد خوشی ظاہر کی۔ اور انہین یقین تھا۔ کہ دنیا بھر مین اس سے بڑھکر خوشنما اور عجیب چیز نہین ہے اس کے دوستون مین سے ایک نے کہا کہ اسحق! ایک چیز تم بھول گئے، جو گرنی مین ضرور ہونی چاہئے۔ اسحق نے حیران ہو کر پوچھا۔ "وہ کیا" ہے کیونکہ وہ گرنی کی ذری ذری سی چیز کو غور سے دیکھ چکا تھا اور کسی شے کو صفحۂ خاطر سے محو نہین کیا تھا۔

اوس کے دوستون نے کہا۔ "بھلا یہ" بتاؤ مالک کارخانہ کہان ہے؟

اسحق نے کہا "ہان بھئی یہ تو ٹھیک کہتے ہو" دیکھو مین اوس کو بھی پیدا کئے دیتا ہون اور غور کرنے لگا کہ اس کسر کو کس طرح پورا کرے

وہ ایک مصنوعی آدمی کی شکل بہ آسانی تیار کر لیتا مگر اس مین جان کیونکر بھرتا اور حرکت کیسے پیدا کرتا جسکی ایک مالک کارخانہ کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے سخت ضرورت تھی۔ بہرکیف جب کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو چوہے دان مین ایک چوہا پکڑا گیا۔ اور اس کو مالک کارخانہ کا عہدہ دیا گیا۔ مسٹر ماؤس (موش) اپنے گہرے خاکی رنگ کے کوٹ مین ایک معزز مالک کارخانہ بنے ہوئے پھدکتے پھرتے تھے لیکن وہ صفت دیانت سے بالکل عاری تھے۔ جب اناج پسنے کے لئے اس چھوٹی گرنی مین ڈالا جاتا۔ تو وہ کبھی کبھی اس مین سے چرا لیا کرتے تھے۔

جوں جوں اسحٰق سن رسیدہ ہوتا گیا اس کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ان امور کی انجام دہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جو ہوا کی گرنی اور کھلونوں کے بنانے سے زیادہ اہم اور قابل اعتنا ہیں تنہائی میں وہ سارا دن یا تو مختلف خیالات میں غرق دیکھا جاتا یا مفید کتابوں کے مطالعہ میں مصروف نظر آتا تھا۔

اسحٰق کا یہ قصہ بہت مشہور ہے۔ کہ وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا حسن اتفاق سے ایک سیب ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس کے گرتے ہی دفعۃً اسحٰق کی طبیعت لڑ گئی اور وہ اس قوت کو پا گیا۔ جس نے اجرام سماوی کو اپنے اپنے مرکز پر برقرار رکھا ہے۔ اس اصول کو معلوم کرنے کے بعد اس کو اس وقت تک چین نہ آیا۔ جب تک اس نے فطرت کے اس قانون کو دریافت نہ کر لیا۔ جس پر ستاروں کا دارومدار ہے۔ اس قانون کی اس نے اس عمدگی سے تحقیق کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود آسمان پر جا کر انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہے۔ وہ لڑکا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہوا کی گرنی کیوں کر بنتی ہے۔ اب اپنے بنی نوع کو عالم کل پرزوں کے اسرار سے واقف کرتا ہے۔

اسحٰق اور اس کے چھوٹے کتے ڈائمنڈ کی کہانی سننے کے قابل ہے۔ اس نے بیس سال تک ایک مشکل مسئلہ پر محنت کی تھی۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ کسی ضرورت سے اپنے کمرہ کے باہر گیا اور اپنے کتے کو آتش دان کے پاس سوتا چھوڑ تا گیا۔ حجرے کے اندر میز پر کاغذات کا تودہ پڑا ہوا تھا۔ جن میں وہ تمام تحقیقات اور تجربات درج تھے جن کو نیوٹن نے اس بیس سال کے عرصہ میں فراہم کیا تھا۔ کتا اپنے مالک کے چلے جانے کے بعد اٹھا اور میز پر اچھل کر شمع کو جو اس پر رکھی جل رہی تھی۔ گرا دیا۔ اس کا گرنا تھا کہ چشم زدن میں تمام کاغذات کو آگ لگ گئی۔

جب وہ جل کر خاکستر ہو گئے۔ تو نیوٹن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور اپنی بست سالہ محنت کو صرف راکھ کا ڈھیر پایا۔ ایک کونے میں ڈائمنڈ بھی کھڑا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا۔ تو اس کتے کو مار ہی ڈالتا۔ مگر نیوٹن کا صبر و تحمل دیکھو کہ اس نے اپنی معتاد مہربانی سے اس کے سر کو تھپکا اور باوجودیکہ شدت حزن و کرب سے اس کا دل پھٹ رہا تھا صرف اس قدر کہا :۔

"ڈائمنڈ۔ تم نہیں جانتے۔ کہ تم نے کیسی بھاری خطا کی۔"

اس مصیبت سے اس کی صحت کو صدمہ پہونچا اور چند دنوں کے لئے اس کی فرحت و بشاشت خاک میں مل گئی باایں ہمہ کتے کے ساتھ اس کا جو سلوک تھا اس سے اس کی شیریں خلقی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے یہ حالات نیوٹن صحیفۂ الہند سے درج اخبار کئے ہیں۔ تا ہمارے بھائی دیکھیں۔ کہ ہونہار لڑکے کس طرح کھیل ہی کھیل میں علمی دریافتیں کرتے اور آخر ایک بڑے آدمی بن جاتے ہیں ایک ہم مسلمانوں کے بچے ہیں۔ کہ سارے جہان کی آوارہ گردی اور دنیا کی تمام بے مصرف کھیلیں اور بے ہودہ مشاغل ان کے حصے میں آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی رحم کرے

(ناکمل)

جاہلیت کی انسانیت

عرب کے مشہور شاعر اور رئیس امرء القیس کا باپ جب قتل کیا گیا تو امرء القیس شاہ روم سے مدد طلب کرنے کے لئے نکلا تو راستے میں مقام تیما پر اس کا گذر ہوا جہاں سموال کا قلعہ موسوم بہ ابلق واقعہ تھا۔ سموال کا ایفائے عہد عرب میں ضرب المثل ہے امرء القیس نے سموال کے پاس چند ہتھیار اور زرہیں امانت رکھیں اور وہاں سے راہی ہوا۔ حارث ابن ظالم کو اس کی خبر لگی اور وہ انہیں چھیننے کے لئے آیا سموال نے دینے سے انکار کیا اور قلعہ بند ہو گیا۔ سموال کا بیٹا باہر شکار کیلئے گیا ہوا تھا۔ حارث نے اسے پکڑ لیا اور سموال کو اسے دکھا کر کہا :۔ یا تو زرہیں حوالے کرو اور بیٹے کی جان بچاؤ یا اس سے ہاتھ دھو لو۔ سموال نے بیٹے کی پروا نہ کی اور زرہیں دینے سے صاف انکار کیا حارث نے اس لڑکے کو اس کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا اور چلا گیا۔ امرء القیس تیما کو واپس نہ لوٹ سکا۔ اور مر گیا۔ لیکن سموال نے اپنی زندگی بھر ان زرہوں کو اپنے پاس حفاظت سے رکھا

پاسبان پرندہ

امریکہ میں مرغی کے برابر ایک پرندہ ہوتا ہے۔ جس کا نام اجامی ہے۔ پاؤں اور گردن مرغی سے ذرا لمبے ہوتے ہیں۔ پر و بال کالے لیکن سینہ کا حصہ گہرا نیلگوں اور زرد ہوتا ہے جو دھوپ میں ایسا چمکتا ہے جیسے کہ مصفا کیا ہوا سونا جگمگاتا ہے۔

اجامی بڑا مانوس پرندہ ہے وہ اپنے مالک کا بڑا خیال رکھتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس کے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ حق حفاظت پورا ادا کرتا ہے۔ صبح دم وہ بطخوں کو ہانکتے اور مرغیوں کو چراتے دیکھا جاتا ہے اگر کوئی مرغی اپنے منڈے سے الگ ہو کر ادھر ادھر جانا چاہتی ہے تو وہ اسے ٹھونگیں مار مار کر واپس لوٹا دیتا ہے جب مرغیاں باڑے میں آتی ہیں تو تب بھی وہ ان کی نگہبانی کرتا ہے اور حفاظت میں کتے سے کم نہیں اگر گلہ کے سامنے کوئی درندہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو اجامی اس کے مقابلہ کو آگے بڑھتا ہے اور لڑ بھڑ کر اور چیخ پکار اور اپنی تیز ٹھونگیں مار مار کر بھگا دیتا ہے۔ درندہ کو سوائے بھاگنے کچھ بن نہیں پڑتا۔

خالی اوقات میں وہ کھانے کے کمرہ میں بیٹھتا ہے اور اپنے مالک کے کھانا کھانے تک پاسبان کا حق ادا کرتا ہے۔ کتے اور بلیاں جو وہاں آنا چاہتے ہیں انہیں مار نکالتا ہے بعد ازاں باہر چلا جاتا ہے۔ (صحیفہ)

قسطنطنیہ

امریکن اخبار الزمان لکھتا ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں ایک لاکھ ۷۶ ہزار آٹھ سو ۶۶ عمارتیں ہیں جن میں ۴۷ ہزار محل سرائیں ہیں اور بلڈنگ ہیں - ۴۴ ہزار ۱۹۶ بنک اور ایجنسیاں اور کارخانوں کے گودام ہیں ۴۷۳ بہار سرائیں - ۱۷۵ حمام ہیں - ۹۴ ایوان وغیرہ ہیں - ۱۷۸ عمارتیں وزارت اور گورنمنٹ کے محکموں کی ہیں ۱۹۰ چھاؤنیاں ہیں اور فوجی گارد ہیں ۴۷۶ جامع مسجدیں ہیں ۵۱۹ اسلامی مدارس اور ۱۴۶ عیسائیوں کے مدرسے ہیں - ۶۵ کتبخانے ہیں ۲۳۱ راہب خانے ہیں اور ۲۷ شفاخانے اور ۱۹ گرجا گھر ہیں -
(البیان)

انتخاب الاخبار

آخر صلح ہو گئی۔ جنرل ولکاکس اور جنرل روس کیپل کیمپ ۸ مارچ کو پشاور میں پہونچ گئے۔ شرائط صلح یہ ہیں۔ آفریدی قبائل کے (۳۲۲) سرغنوں نے جن میں ذکا خیل کے سردار بھی شامل ہیں اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک عرضی جنرل ولکاکس کی خدمت میں پیش کی۔ جس میں ظاہر کیا تھا کہ ہم خود کو گورنمنٹ کے رحم کے سپرد کئے دیتے ہیں۔ جرگہ نے اس بات کی ذمہ داری بھی اوٹھائی۔ کہ وہ سرغناؤں کو سزا دیں گے ساتھ ہی مبلغ ہزار روپے کی بندوقیں بھی ضمانت کے طور پر داخل کیں اور وہ اوس وقت تک واپس نہ دی جاویں گی جب تک درہ خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ کو اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ چوروں کو کافی سزا دی گئی ہے۔ یہ شرائط ۴ مارچ کو ایک عام دربار میں پیش ہوئی تہیں۔ اور جنرل ولکاکس نے انہیں منظور کر کے ہم کو منتشر ہو جانے کا حکم دیدیا۔

قحط کی سختی سے لوگ بہوک کے مر رہے ہیں۔ ۱۲ فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین بچے مرزاپور سے بنارس میں پیٹ بھرنے کی خاطر آ رہے تھے۔ کہ اون کا ایک بچہ بہوک سے بلبلا کر راستہ ہی میں مر گیا۔ یہاں پہونچکر اس نے اپنی عورت اور دو بچوں کو دہرم سالہ میں رکھا اور خود اپنے لخت جگر کو گنگا میں بہانے گیا۔ اور آتی دفعہ کسی دوکان سے کچھ چنے مانگ لایا۔ اور انہیں اوکھلی میں باریک کوٹ کر انہیں کہلانے کو دئیے اور خود بہوکا ہی پڑا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صبح کو وہ بیچارہ بھی مر گیا۔

۶ مارچ کی شام کو بلب سڑک میانمیر ایک کوٹھی اور کچھ دکانوں پر ایک بہاری ڈاکہ پڑا۔ سنا گیا ہے۔ کہ تقریباً پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک جان تلف ہوئی ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ابھی کچھ پتہ نہیں چلا۔

آفریدیوں کی دست درازیاں راولپنڈی تک بڑھ آئی ہیں۔ پچھلے دنوں میں کچھ آفریدیوں نے مہمان بن کر اپنے میزبان اہرادی کے عیال و اطفال کو قتل کیا۔

سب سے بڑی شاہی ٹرین۔ دنیا میں سب سے بڑی شاہی ٹرین قیصر جرمنی کی ہے۔ جو دو سال میں دو لاکھ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ اس کے بارہ شاندار نقش کمرے ہیں۔ جن میں بچوں کی پرورش۔ ورزش، رنگ اور نشست گاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے رکھے گئے ہیں۔ خزانہ کے کمرہ میں دو آہنی صندوق ہیں۔ جن کی ساخت اس کی قسم کی ہے کہ چور اون پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

مسٹر الیفرڈ سندی بیرسٹر سابق ایڈیٹر اخبار ٹریبون چیفکورٹ پنجاب میں بطور ایڈوکیٹ داخل کئے گئے

بلوچستان کے مقام شیرنگ میں جمعرات اور جمعہ گذشتہ کی درمیانی شب کو سخت زلزلہ وقوع میں آیا۔ آٹھ گھنٹے کے عرصہ میں تیرہ دھکے محسوس ہوئے کئی مکانات گر گئے۔ عمارات ریلوے کو بھی نقصان پہونچا۔

اس زلزلے کا اثر مقامات درگئی اور خورست تک نمودار ہوا۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے

پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کاٹنے کی پچاس مشینوں کے لئے حکم دیدیا ہے۔ زیادہ پیداوار والی فصلوں پر استعمال کریں گے۔

کلکتہ کی فلور ملز اپر سرکلر روڈ مملوکہ مسرز بہاندداس دکیشب لال داس آگ سے بالکل جل گئی۔ دو لاکھ کے نقصان کا اندازہ ہے۔ آگ مشین کے باہم پرزوں کے رگڑنے سے لگی تہی۔

یکم جنوری تا ۸ فروری ۱۹۰۸ء۔ ہندی ریلویز کی مجموعی آمدنی بہ نسبت اسی ہفتہ سال گذشتہ ۴۵ لاکھ کم ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر ایڈورڈ ہفتم آجکل شہر پیرس میں مقیم ہیں۔

سرحد پر ایک اور گاؤں لوٹا گیا۔ آج ایک اور تار خبر موصول ہوئی ہے۔ جو کہ عجیب وحشت دلا رہی ہے گورنمنٹ تو بہتیرا انتظام کرتی پہرتی ہے مگر یہ قوم بھی ایسی نامراد ہے کہ باوجود اس قدر سخت برتاؤ کے جو ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مگر پہر بھی اون کو خیال نہیں آتا۔ آج پشاور میں خبر پہونچی ہے۔ کہ بنیری مہمندوں میں کچھ بے چینی پہیل رہی ہے اور اونہوں نے ۲ مارچ کی رات کو شلیگرام لوٹ لیا۔ جو کہ قلعہ شبقدر سے پانچ چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنا ہے کہ سرکار نے ۵۷ ویں رائفل کی ایک کمپنی روانہ کی ہے کہ اونکو کچھ سبق دیوے۔

(پنجاب سماچار)

دلچسپ

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ مسٹر ولیم نیٹ نے ایک کبوتر ایک ریل کے ہمراہ جو ساٹھ میل کا سفر کرنے والی تہی۔ ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر چہوڑا۔ ریل منزل مقصود پر ۱۲ بجے پہونچی۔ مگر کبوتر اس سے پیشتر یعنی ایک بجکر ۴۲ منٹ پر۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر کی رفتار پرواز ریل سے بھی زیادہ ہے۔

ہوائی جہاز۔ ایک اطالین انجنیئر سگنر فورانینی نے ایک فولادی جہاز مچہر کی شکل کا بنایا ہے۔ اس میں مچہر کی سی ٹانگیں اور بازو ہیں۔ جو ہوا میں اس قدر جلد جلد حرکت کرتے ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اس میں ۷۵ گہوڑوں کی طاقت ہے۔ اور یہ ۴۴ میل فی گہنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔

میرے ایک دوست کی چٹھی

شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سفر کو گئے تہے تو آپ نے مجھے اپنے لمبے خطوں سے ممتاز فرمایا تہا۔ اسواسطے میرا جی چاہا کہ میں بھی آپکو ایک خط لکھوں۔ مگر اب لکھوں کیا۔ آپ تو اپنے وعظ اور تبلیغ کے عجیب و غریب ذکر لکھتے تہے میں نہ واعظ اور نہ مبلغ ہو کر یہاں آیا بلکہ ایک مقدمہ میں بلایا ہوا آیا ہوں۔ کوشش میں ہوں کہ جہگڑا آپس میں صلح کریں۔ تو میرا دامن خلاص ہو جاوے۔ آج صبح ایک کتے نے مجھے کاٹ کھایا کتے سے مراد کوئی ملاں نہیں۔ بلکہ سچ مچ کا کتا۔ الحمد للہ کہ دیوانہ نہ تہا لیکن سیانہ بھی نہ تہا ورنہ بے تعلق مجھے کیوں کاٹتا۔ خیر زخم خفیف سا ہوا اوپر سے ڈاکٹر صاحب نے کاسٹک جلایا جس سے اور بھی درد ہوا۔ مگر پہلا درد کتے کے دانت کا جب برداشت ہو چکا تہا تو یہ درد تو خود دوست کے ہاتھ سے تہا اسواسطے بجائے رنج کے موجب مسرت ہوا۔ ہاں میں واعظ تو ہو کر نہیں آیا مگر رات کو سب دوست ایک دعوت میں جمع ہو گئے میں بھی مدعو تہا۔ پچاس ساٹھ آدمی تہے اور سب احمدی ایک تقریر کرنے کا فرمان مجھ پر پڑا اور تعوذ کہہ کر مجھے آتا تہا بسم اللہ کر کے بسم اللہ کا وعظ لیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر میں جو منہ پر آیا۔ کہدیا۔ وعظ میں لوگوں کے سر ہلتے تہے اور میرا اون ہلتا تہا اور اندر ہی اندر میرا نفس ملامت کرتا تہا کہ جب تک تو اصلاح نہیں ہوئی اور وعظ

صفحہ ۳ کالم ۲ کے ابتدائی ۳ سطریں ادہر اودہر ہو گئی ہیں۔

ظہور المسیح

یہ کتاب مصنفہ مخدومی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی کی تصنیف کی ہے جس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و رد درانی کو زیر نظر رکھ دیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ و ممّا الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس سے ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے "میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تو جد اور تراقص کو ضبط نہیں کرسکتا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری تک پہنچانے کی ممکن نہیں۔ بہت سے مضامین نے مجھ کو مصنف کی جودت طبع اور درازیِ فہم کی کافی دلیل دی۔ میرے نزدیک نئے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے مطالعہ سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد مطبع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جیلوں کیلئے بہت شہرت پائے خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قادیانی مخلص دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب

وہ صرف احمدی ... کے ... زمانہ ... کیا ہے کہ ... سے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ: میرے مخدوم محسن مولوی نور الدین صاحب بھی اس رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو ... سے بڑی محنت کے ساتھ ... کیا ہے ... بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور خریدا ہے ... اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی بلا مجروح ... کے حساب سے دونگا اگر کوئی ثابت کرے کہ یہ ہیرا اصلی نہیں تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ واضح رہے کہ ... سے ... اور ... پاس پشاوری لنگی اور کلاہ ہر قسم بھی موجود ہے۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ... گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات کا ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے اپنے اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں۔ جو واجبی اجرت پر شائع کئے جاسکیں گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے قیمت ... سالانہ عوام سے اور طلباء سے ... لیجاتی ہے

المشتہر

مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے مجھے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے جسم بھی تھک جاتا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہو گئے میں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں ... ان گولیوں ... زیادہ ... اور ... بھی ... دوستوں کو ان گولیوں کا استعمال کرایا اور ... حکیم محمد دین صاحب ... نے ... ایسی دوائی دی۔

راقم محبوب عالم سپرنٹنڈنٹ ... (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ ... صوبہ پشاور۔ ناظرین ... وہ شہادت جو گورنمنٹ کے ... ایک ... فلاں تجربہ کے بعد

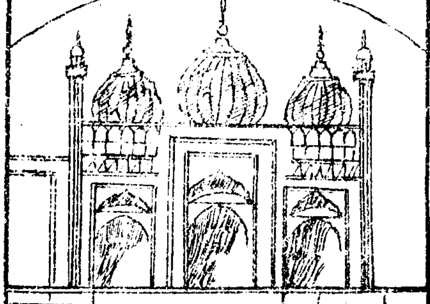
حب مقوی

کے متعلق ... ہے کہ ... تمام نظام عصبی ... احمد ... اثر ... ایک حکیم ... مرض ... تکمیل ... ہو ... اور ... لوگ ... کرتے ہیں ... تھوڑا سا کام کرنے پر ... ان گولیوں کے استعمال سے ... گولیوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہوجاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی ہی حالت ... ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ ... ہر ... اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید دوا ... انسان جملہ سر ... خارش چشم زردی آنکھوں سے پانی جاری رہنا ... اور ضعیف بصارت کے لئے ... دوائی ... سفوف ... جن ... معدہ ... جیسے ترش ڈکار آنے ... طبیعت بیکل اور ... حکیم ... ہے ... بہ عادات مفصل ... نام اور ... محصول ... بذمہ خریدار

المشتہر حکیم محمد دین احمدی ... گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین ۔ قادیان میں للعہ ۔ فی پرچہ ۲

جلد ۷

ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

۱۵ صفر ۱۳۲۶ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

رجسٹرڈ ایل ۲۰۰ ۔ بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

مینیجر میان معراج الدین عمر پروپرائٹر

اسسٹنٹ ۔ محمد ظہور الدین اکمل

آگیا موعود یہی مہدیٔ آخر زمان

مطابق ۱۹ ۔ مارچ ۱۹۰۸ ء

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب سے ۔ گورنمنٹ للعہ ۔ افریقہ للعہ

نمبر ۱۱

ہمارا مذہب

ہمنے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے ۔ جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں ہے ۔ اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں ۔ کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے ۔ ہمارے ہاتھ بجز دعا کے اور کیا ہے ۔ سو ہم دعا کرتے ہیں ۔ کہ خدا تعالےٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اوس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے خدا تعالےٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے ۔ جیسا کہ اوس کا شکر کرنا ۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالےٰ کا شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خدا تعالےٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے ۔ درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں ۔ اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں ۔ کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں ؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اوس سے جہاد کیسا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جسکو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں ۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو ۔ وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے ۔

خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کیلئے بھیجدیا ہے پھر کس قدر بدذاتی ہو گی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاویں اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رگ و جان میں منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ میں اپنی جان دینے کیلئے طیار رہے ۔ (مسیح موعودؑ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - ہمارا مذہب
صفحہ ۲ - مدینۃ الامام خبرین
صفحہ ۳ تا ۶ - قادیان دارالامان کے حالات آج سے آٹھ سال پہلے
صفحہ ۷، ۸ - ابکار اذکار
صفحہ ۹ - احباب اخوان احمدیہ کی خدمت میں ایک عرض
صفحہ ۱۰ - ریویو
صفحہ ۱۱ - قوم کے لئے مژدہ - نظم
صفحہ ۱۲ - ۱۳ - ایڈیٹوریل
صفحہ ۱۴ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۱۵ - رسید زر

مدینۃ الامام

اس ہفتے کوئی الہام نہیں۔ حضور کی صحت اچھی ہے۔

علامہ نور الدین علاوہ معمولی مشاغل کے ترجمہ قرآن میں مصروف۔ اور فاضل احسن کے مراجعت از وطن کا انتظار ہے۔

سید سرور نے د نعلم ماقوسوس بہ نفسہ پر ایک نامکمل خطبہ پڑھا۔ علامہ نور الدین نے التحیات کی تفسیر کی۔ جس میں بتایا کہ عبادت فرمان برداری اور تعظیم کا نام ہے۔ جب یہ تعظیم الفاظ کے ساتھ ادا کی جائے اور اپنے مولا کی تعریف مدح ستائش کی جائے۔ تو اس کا نام ہے۔ تحیۃ۔ جسے قولی عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے صلوٰۃ ان تعظیمات کا نام ہے۔ جن میں زبان۔ دل اور اعضا سب کی شرکت لازمی ہے۔ یہ بدنی عبادت ہے۔ پھر اس سے جوش ترقی کرتا کہ تا جب مال کے خرچ کرنے تک پہونچ جائے۔ تو وہ طیبات مالی عبادۃ ہے۔ پھر جس کے ذریعہ سے یہ پاک تعلیم پہونچی اوس کیلئے سلامتی اور خاص رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی دعا ہے۔ کلمہ شہادت میں توحید کا اقرار اور اوس کی پوری حقیقت واضح کی گئی ہے۔ دنیا کے ادیان کی ان کی قوموں نے پرستش کی اس لئے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد عبدہ ورسولہ ایزاد کی گیا تا عبودیت محمدیہ کا ہر نماز میں اقرار ہوتا رہے۔ اور توحید کا سبق پختہ ہو۔ برکہ عربی میں تالاب کو کہتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے چشمہ کی التجا کی گئی ہے جس سے اون کی اُمت کے تشنہ کام ہمیشہ سیراب ہوتے رہیں چنانچہ اسی دعا کی قبولیت سے ہر صدی میں خدا سے وحی پانے والے لیستخلفنہم کے وعدے کے موافق آتے رہتے ہیں۔

تازہ ڈائری

۱۷ مارچ ۱۹۰۸ء - فرمایا۔ شیعہ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں کچھ کمی بیشی ہے اس اعتراض کی زد میں سب سے پہلے وہی آتے ہیں۔ حضرت علی اسی لئے خلیفہ نہیں ہوئے تھے کہ معاویہ کے ساتھ جنگ کریں بلکہ اون کا فرض تھا کہ قرآن کی حفاظت کریں جو اصل الاصول دین ہے۔ پس وہ اپنی خلافت کے زمانے میں اصل قرآن کو شائع کر جاتے۔ کیا جس قرآن مجید کی اشاعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہزاروں مخالف و موافق لوگوں میں ہوتی رہی اس میں کچھ تغیر ممکن تھا یہ کیسی لغو بات ہے۔ پھر ہم یہ پوچھتے ہیں۔ کہ اپنی خلفاء کے پیچھے حضرت علی نماز بھی پڑھتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تھا تو ایسا کیوں کیا دیکھو ہمارے مرید ہیں وہ دوسروں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے تو کیا حضرت علی اون سے بھی ایمانی حالت میں کمزور تھے جو تقیہ کرتے رہے خدا تعالے نے فرمایا کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو ہجرت کر جاؤ آپ نے یہ بھی نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تھے۔

فرمایا۔ نعم الفقراء من هو على باب الامراء یہ لوگ (اولیاء۔ انبیاء) اللہ تعالے سے بہتری پاتے ہیں۔ پس انہیں امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ان امراء ان کے بہت کچھ محتاج ہیں۔

فرمایا۔ لوگ دین حق اختیار کر کے داعی الی اللہ پر احسان رکھتے ہیں اللہ تعالے نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہیں ہلاکت سے بچا لیا تم بجائے احسان جتانے کے نبی کا شکریہ ادا کرو۔

انتخاب الاخبار

سرکل ٹورنمنٹ امرتسر میں ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم فٹ بال میں جیتی۔ انعام مبارک۔

رنگون کے ایک محرر عبد اللہ کو چار سو اونس کوکین برآمد ہونے پر تین ماہ سخت قید ۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔

برما کے مقام منڈلے کی خبر کہ وہاں سخت زلزلہ کئی سکینڈ تک اس کے دھکے محسوس ہوتے رہے۔

ریلوے سٹیشن کوٹ لکھپت پر جس ڈرائیور کی غفلت سے حادثہ ٹکر ہوا تھا۔ چھ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا

بمبئی کی خبر کہ سر لارنس جنکنس صاحب چیف جسٹس کو گاڑی کی ٹکر سے پیشانی اور چہرہ پر چوٹیں آئیں۔

لنڈن سے خبر آئی۔ کہ حضور ملکہ معظمہ مع شہزادی منٹو صاحبہ بخیریت تمام واپس پہونچ گئیں۔

لنڈن سے خبر آئی کہ کرکٹ کے ایک شوقین اور ماہر نے اس کھیل کا نیا طریق ایجاد کیا۔ اس میں بجائے دو کے تین طرف وکٹین گاڑ کر کھیلنا ہو گا۔ بالکل عجیب ہے۔

لنڈن کے قدیم شاعر ملٹن کی تین یادداشت کی کتابیں حال میں ۴۵ ہزار روپیہ نیلام کی گئی ہیں۔

تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۱۹۰۷ء میں تمام ہندوستان میں ۴۵ لاکھ آدمی فوت ہوئے۔ وجہ بخار

ندوۃ العلماء کے دار العلوم کی عمارت کے لئے بیگم صاحبہ بھوپال نے پچاس ہزار روپیہ دیا۔

بیگم صاحبہ نواب بھوپال کی دادی ہیں۔ اس عطیہ سے عربی تعلیم کو ترقی دیں گے۔ لکھنؤ میں۔

دہلی کے خزانہ میں دو ہزار پونڈ کی دو تھیلیاں گم ہو گئیں۔ مالیتی تیس ہزار روپیہ۔

چوری کے شبہ میں ایک چور پکڑا گیا جس نے نوکری چھوڑ دی تھی۔ عند التلاشی ۲۴ ہزار نقد برآمد ہوا

لنڈن سے خبر آئی کہ ہمارے حضور شاہ قیصر ہند نے بذات خود ایک خط قیصر جرمن کو لکھا ہے۔

لنڈن سے خبر آئی۔ کہ سر ایڈورڈ گرے نے تمام غیر طاقتوں کی خدمت میں ایک تجویز ارسال کی ہے۔

ایک موٹر کار کی ٹکر سے ایک پولیس مین اور دو آدمی مر گئے اور علاوہ اس کے ۱۴ آدمی زخمی ہوئے۔

دارالامان کے حالات آج سے ایک سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر اُدہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اُٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پُرلذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ پیر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی کے صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔ [illegible]

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپ کے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپ کے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل بھی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذراسی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائیٹڈ دوسرے شارٹ سائیٹڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ یہ بھی اسی بیماری میں میرا ساتھی ہے۔ سو کیا ہوا کہ ہم [illegible] [illegible] ہیں آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی [illegible] نہیں ملا۔ پھر [illegible] اور [illegible] ہوں کہ احباب افریقہ کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کر لینے کی صدا آگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبد الرحمٰن خدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمٰن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے۔ ہمارا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا کرتا ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے [illegible] اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر ہمیں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی نیچر میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدھر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمد کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کی غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل به راحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل به خوشی ہو گئے ہمارا ماں اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے۔ خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک سرزمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے [illegible] [illegible] [illegible]۔ تو آج واپس آکر میں نے سوچ کر جو مجھے اس بیمار کے [illegible] [illegible] اپنے جیاہ [illegible] کی دعوت کروں تاکہ کسی کی [illegible] [illegible] کا موجب ہو جاوے لیکن ابھی دوہی دن گذرے تھے کہ میرے مخدومی میر شاہ صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں اونہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامان کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپ کے پاس پہنچوں اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طاعون والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائت مہربانی سے میرے ساتھ ہو لئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت مسجد میں ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپ نے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپ نے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑھی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے ہوئے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے۔ کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور آہ سرد بھرتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کبھی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چارون طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا دل دکھانے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی ترمورتی بنی ہوئی تھی۔ سب سے بڑھکر لیکھرام تھا اور اس کے بعد اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تھا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتابین لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینون سے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی ہین۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھکر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہان تک کہ اپنے گھر مین بلاتکلف اوسکو لیجانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا۔ ان کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا کتاب لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے وقت دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کر نا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار ہی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا۔ یہ سب خدا کے فعل ہین۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کی بعد ایسا پیدا نہین ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ اب اللہ تعالیٰ زمین کو میلے سے پاک رکھیگا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھلائے۔ جیسا کہ سونٹے سے رسی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ کرتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھلاتے ہین کہ مرا ہوا آدمی واپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکھائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری۔ مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا ایسی صورتون مین پڑ ہو اسے اس سے اور کچھ بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دہوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ بازی مین استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تا کسی شخص کو شعبدہ بازی کا شبہ نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھلائے ہین۔ جنمین کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیون قتل کروایا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان ہین اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوا سے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا۔ جیسے ایک عرب نے لکھا ہے۔ کہ سافرت الی روم دا ما شئے جل ماتم۔ مین روم کو روانہ ہوا اور مین ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہین رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی۔ کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ وہ چلا دین اور بیان ظاہر ہین۔ مین انتظار کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ خودبخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین انکو لکھ دون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نصیب نہ ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ لا الٰہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل سے اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الٰہ الا اللہ کے کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جو رات دن مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

دارالامان کے حالات آج سے اٹھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر ادہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اُٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بہر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پُر لذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ میر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپکے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپکے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل بھی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذرا سی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائٹڈ دوسرے شارٹ سائٹڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ یہ بھی اسی مرض میں میرا ہی ساتھی ہے۔ سو کیا ہوا کہ ہم آپ سے جب ... [illegible] میں آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی فارغ ... نہیں ملا۔ بہر حال دل [illegible] ... اور [illegible] ... احباب افریقہ کے قلعوں

کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جُدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کر لینے کی صدا دیگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبد الرحمٰن خدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمٰن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے۔ بارہا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا نکلتی ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے برکات اوسے عطا فرما وے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر میں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بار بار فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی ہجے میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدھر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمد کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ سکھ ... ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بخوشی ہو گئے ہمارا ملنا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آ گئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک ... کی آب ... کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے رفعت کے لئے ... آج واپس آکر میں نے سوچ کر ... اس جماعت کے ... ان کے ... [illegible] ... کی دعوت کروں تاکہ کسی کی دلی ... [illegible] ... کا موجب ہو جائے

لیکن انہی دنوں مکرمی مخدومی میاں ... صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامن کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپکے پاس پہنچوں اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طلب ثبات والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائیت مہربانی سے میرے ساتھ ہو لئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت مسجد میں ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپنے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپنے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہمنے انگریزی نہیں پڑھی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا ... چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ ... کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو ... بادشاہ سلامت ... اور ... کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون وقت شکر گذاری کا ہے۔ کہ خانہ خدا کو آگ لگ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور آہ سرد بھرتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی۔ کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چاروں طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بےنقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا دل دکھانے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی ترتیب تھی جن مین سے سب سے بڑھکر لیکھرام تھا اور اس کے بعد اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تھا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتاب مین لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینون نے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تھین۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے۔ کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھکر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہان تک کہ اپنے گھر مین بلا تکلف اوسکو لیجانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا اُن کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل ہین۔ جو بہت نازک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کو

بعد ایسا پیدا نہین ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ اب اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے۔ جیسا کہ سوٹے سے رسّی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ دکھلاتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھلاتے ہین کہ مرا ہوا آدمی واپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکھائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اُتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر ناحق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا۔ ایسی صورتون مین پھر سوائے اس کے کوئی بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دھوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ بازی مین استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تا کسی شخص کو شبہ شعبدہ بازی کا نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہین۔ جنمین کوئی شک وشبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیون قتل کروایا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان ہین اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا جیسے ایک عرب نے لکھا ہے۔ کہ ساخت الی روم دانا علے جمل ماتم۔ مین روم کو روانہ ہوا اور مین ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہین رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کیا کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ دو چار دن اور یہان ٹھہرین۔ مین استغفار کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ خود بخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین لکھ دون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نہ حاصل ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل کر اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الہ الا اللہ کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جو رات دن مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اس کے سوا سب کے سب اس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اس کو ڈرا نہیں سکتا۔

فرمایا۔ فراست بھی ایک چیز ہے جیسا کہ اس یہودی نے دیکھتے ہی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہدیا۔ کہ میں ان میں نبوت کے نشان پاتا ہوں۔

اور ایسا ہی مباہلہ کے وقت عیسائی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آسکے کیونکہ ان کے بزرگ نے ان کو کہدیا تھا۔ کہ میں ایسے منہ دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کہیں پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے ٹل جا تو وہ ٹل جائیگا۔

فرمایا۔ اگر کسی کے باطن میں کوئی حصہ روحانیت کا ہے تو وہ مجھ کو قبول کریگا۔

فرمایا کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک کتاب تعلیم کی لکھوں اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں۔ اس کتاب کے تین حصے ہوں گے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

فرمایا۔ زمانہ نبوت تو نورٌ علیٰ نور تھا اور ایک آفتاب تھا لیکن اس کے بعد کے اولیاؤں کے جو خوارق و کرامات بتلائے جاتے ہیں وہ اپنے ساتھ انکشاف نہیں رکھتے اور ان کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں لگ سکتا چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے کرامات ان سے دو سو سال بعد لکھے گئے اور علاوہ اس کے ان لوگوں کو یہ موقع مقابلہ دشمن کا نہیں ملا اور نہ ان کو ایسا فتنہ در پیش آیا جیسا کہ ہم کو۔

ایسی ہی باتوں پر سیر کا وقت ختم ہوا اور روحوں کو ایک تازگی حاصل ہوئی۔

اس کے بعد میں مولوی محمد علی صاحب کی تحریک میں اشتہارات انگریزی کے بند کرنے اور ان پر ایڈریس لکھنے میں مصروف ہوا حضرت اقدس پھر دوپہر کے وقت تشریف لائے تو وہی حضرت رسول کریم کی مجلس کا نمونہ کہ جس طرح کی باتیں شروع ہو گئیں جاتی رہیں۔ خانوں کی نفس پرستیوں اور علاوہ اور علاوہ اس منحوس رسم کے متعلق گفتگو ہوتی رہی اور علماء نے زمانہ پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے ان بدیوں کے دور کرنے میں اپنے کارناموں کا تذکرہ کیا جن کو جماعت شوق سے سنتی رہی۔ اس کے بعد حضور اقدس نے ظہر و عصر کی نماز میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے اور مغرب سے عشاء کے پڑھ چکنے تک باہر تشریف فرما رہے اور مغرب کے بعد آپ نے ایک شخص کا ایک خط سنا اور دو اخبار سنیں ایک تو سیالکوٹ کی جنہیں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور اس کو بیں کہ بہت محظوظ ہوئے ہیں امید کرتا ہوں کہ لکھنے والے کا اجر قائم ہو گیا خصوصاً ڈاکٹر لوقا کے لفظ پر بہت خوش ہوئے اور اس کے ڈاکٹر ہونے کے متعلق زیادہ تحقیقات کرنے کے واسطے اس عاجز کو ارشاد صادر فرمایا۔ اور دوسرا اخبار ... آریوں کی جنبانی پر ایک ایڈیٹوریل ہندو ایڈیٹر کا لکھا ہوا تھا۔ غالباً یہ دونوں حصے الحکم میں ہی نکل جائیں گے اور آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے ہر دو قابل پڑھنے کے ہیں۔

اسی وقت حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھی جو کہ انہوں نے اپنے خط میں لکھی تھی اور اس کے ساتھ ایک عزیز کیواسطے دعا کے لئے التجا تھی۔ نظم کو سن کر حضرت اقدس بمعہ جماعت بہت خوش ہوئے اور حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کو کہیں چھپوا دینا چاہیئے۔ لہذا وہ الحکم میں چھپنے کے لئے دیگئی امید ہے کہ آپ پڑھ کر بہت خوش ہونگے اس کے دو تین شعر بھی آپ کو سنا دیتا ہوں۔

ڈنکا بجا جہان میں مسیح کے نام کا
خادم ہے دین پاک رسول انام کا
بنتا ہے قادیان میں زر و مال احمدی
لنگر لگا ہوا ہے وہاں فیض عام کا
نور محمدی سے چمکتا ہے وہ مکان
کچھ رنگ ہی جدا ہے وہاں صبح و شام کا

عشاء کی نماز کے بعد حضور اقدس اندر تشریف لیگئے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب کی اسسٹنٹی میں تھوڑی دیر اشتہاروں کا کام کرکے انہیں کے زیر سایہ بیت السلام میں رات کاٹی۔

نماز فجر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور نماز کے بعد اندر چلے گئے اور اس کے بعد ۹ بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے اور احباب بھی گرد جمع ہو کر ساتھ ہو لئے وہی رات والے مضمون ڈاکٹر لوقا کا ذکر رہا میاں اللہ دیا صاحب اور بابو نبی بخش صاحب بھی اتفاق سے ساتھ تھے انہوں نے بھی تصدیق کی کہ لوقا ڈاکٹر تھا مگر یہ ثابت نہیں ہوتا تھا کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں تھا۔ اس کیواسطے زیادہ تحقیقات کیلئے میاں اللہ دیا کو بھی ارشاد ہوا۔ اسی پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی چلی گئی۔ حضرت نے فرمایا عربی میں لوقا چھینی کو بھی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ انگریزی میں لوقا چاقو کو کہتے ہیں۔ فرمایا چھینی تک نوبت پہنچی ہے۔ امید ہے کہ مرہم تک بھی بات نکل آوے۔ فرمایا کہ انگریزی کتابوں اور تاریخ کلیسا سے اس کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے۔ یہ ایک نئی بات نکلی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ کچھ مشکل امر نہیں ہے اگر ہم چاہیں تو لوقا پر توجہ کریں اور اس سے سب حال دریافت کریں مگر ہماری طبیعت اس امر سے کراہت کرتی ہے کہ ہم اللہ کے سوائے کسی اور کیطرف توجہ کریں۔ خدا تعالیٰ آپ ہمارے سب کام بناتا ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کشف قبور کرتے پھرتے ہیں یہ سب جھوٹ اور لغو اور بیہودہ باتیں اور شرک ہیں سننے میں آیا ہے کہ اسطرف ایک شخص پھرتا ہے اور اس کو بڑا دعویٰ کشف قبور کا ہے اگر اس کا علم سچا ہے۔ تو چاہیئے کہ وہ ہمارے پاس آوے اور ہم اس کو ایسی قبروں پر لے جائینگے جن سے ہم خوب واقف ہیں۔ مگر یہ سب بیہودہ باتیں ہیں اور ان کے پیچھے پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ سعید آدمی کو چاہیئے۔ کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے۔ اور اس طریق کو اختیار کرے جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے صحابہ نے اختیار کیا

اس کے بعد صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ایک اشتہار پڑھا جو کہ ان کے بھائی صاحب نے اپنے سلسلہ کے عرس کیواسطے مشتہر کردیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے کھانوں اور ہر قسم کے کھیل تماشوں اور نیچ رنگوں اور آتشبازیوں کا نقشہ بڑی مقفیٰ عبارتوں اور رنگین فقروں میں کھینچا ہوا تھا۔ اس پر گدی نشینوں کے حالات پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے اپنے مشاہدہ کی چند گدیوں اور ان کی مجلسوں کا نقشہ کھینچکر احباب کو خوش کیا ہو کہ اس میں سرود سے حظ اٹھانے اور سیر و سیاحت کا ذکر تھا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ انسان میں ایک ... حظ کا ہوتا ہے ... سرود سے حظ اٹھاتا ہے۔ اور اس کے نفس کو دھوکہ لگتا ہے۔ کہ میں

اس مضمون سے سرور پارہا ہوں مگر دراصل نفس کو صرف حظ دلکار ہوتا ہے خواہ اس میں شیطان کی تعریف ہو یا خدا کی جب یہ لوگ اس میں گرفتار ہو کر فنا ہو جاتے ہیں تو ان کے واسطے شیطان کی تعریف یا خدا کی سب برابر ہو جاتے ہیں۔

اسیر آج کا سیر ختم ہوا لیکن کل کے سیر میں سے ایک بات رہ گئی تھی جسکو اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا کہ ابھی ہمارے مخالفوں میں سے بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں داخل ہونا مقدر ہے۔ وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہی لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن ملجائیگی۔

پھر کھانے کے وقت حضور اقدس تشریف لائے اور روٹی کھانے کے بعد حضور اقدس نے ایک تقریر فرمائی جو دلوں کے واسطے نور اور ہدایت کے حاصل کرنے کا موجب ہوئی جو کچھ اس میں سے میں ضبط کر سکا وہ سناتا ہوں۔ آپ توجہ سے سنیں اس زمانہ کے فتنہ و فساد کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دور کرنے میں کچھ حصہ لیوے بڑی عبادت یہی ہے کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک حصہ لے اسوقت جو بدزبانیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ساتھ اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اسکو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھا دے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ اگر دنیا میں ہی اجر پا لیا تو کیا حاصل۔ عقبے کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں ہر ایک کو خدا کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا خود خدا کو اپنی توحید کا جوش ہے غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملیگا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں اگر اس وقت میں کوئی کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دے کر جھوٹے کا منہ بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر بے حیائی سے ہمارے نبی پر اتہام لگائے جاوے اور لوگوں کو گمراہ کرتا جاوے تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی بازپرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تم کو حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائیگا۔ مثل مشہور ہے ہر کمالے را زوالے

تیرہویں صدی سے یہ فتنیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جاوے ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔

خدا کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جسکو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا جاتا ہے وہ بھی خدا کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے خدا کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی موید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں جب تک خدا کیلئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہونچتے ایسے تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کیلئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے چلتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں چل سکتا جب تک کیفیت نہ ہو۔ انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو۔ کوئی لذت نہیں دیگا ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا کی عظمت کو مقدم نہ کرلے ولی قریب اور دوست کو کہتے ہیں جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

چاہیئے کہ یہ خدا کے لئے جوش رکھے۔ پھر یہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائیگا۔ خدا کے مقرب لوگوں میں جگہ پائے گا۔ مردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ منہ

کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے اسی طرح شقاوت کے وقت کوئی چیز اچھی ہو اندر نہیں جاتی یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں جب تک کہ صدق دل کیلئے جوش نہ ہو ذاتی جوش نہ ہو جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو ایسا ہو کر خود ہی پتہ لگ جائے کہ یہ جوش میرے میں کیوں ہے بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں۔ مگر سوائے خدا کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا اور جو لوگ اس طرح دینی خدمات میں مصروف ہوتے ہیں وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ خدا پر کوئی احسان نہیں کرتے جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی مفاسد کے دور کرنے کا اب وقت آگیا ہے۔ تثلیث پرستی حد کو پہنچ گئی ہے۔ صادق کی توہین و گستاخی انتہا تک کی گئی ہے رسول اللہ کا قدر کبھی اور زنبور جتنا نہیں کیا گیا زنبور سے بھی آدمی ڈرتا ہے اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے مگر حضرت رسول کریم کو برا کہنے میں کوئی نہیں جھجکا۔ کذبوا بآیتنا کے مصداق ہو رہے ہیں جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سب و شتم کیے اب وہ وقت واقعی آگیا ہے کہ خدا انکا تدارک کرے ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ وہ ایسے آدمی کو پیدا کرتا ہے جو اس کی عظمت و جلال کیلئے بہت ہی جوش رکھتا ہو باطنی مدد کا اس آدمی کو سہارا ہوتا ہے دراصل سب کچھ خدا تعالیٰ آپ کرتا ہے۔ مگر اس کا پیدا کرنا صرف ایک سنت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے خدا نے عیسائیوں کو قرآن کریم میں نصیحت کی تھی کہ اپنے دین میں غلو نہ کریں پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور پہلے وہ صرف ضالین تھے پر اب مضلین بھی بن گئے خدا کے صحف قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بات حد سے گذر جاتی ہے تو آسمان پر طیاری کی جاتی ہے یہی اس کا نشان ہے کہ یہ طیاری کا وقت آگیا ہے یہی رسول مجدد کی بڑی نشانی ہے کہ وہ وقت پر آوے ضرورت کے وقت آوے لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی طیاری ہو۔ مگر یاد رکھو کہ خدا سب کچھ آپ کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جاویں تب بھی کام ہو جاویگا اور دجال کو زوال آویگا۔ تلک الایام نداولہا اس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت ہے اس کا ارتفاع ظاہر کرتا ہے کہ اب یہ نیچا دیکھیگا۔ اس کا [illegible] اس کی بربادی کا نشان ہے۔ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ہے۔ خدا کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

[illegible] کے پاس کوئی [illegible] تبلیغ توحید کی سیلسلہ [illegible]

اس کے بعد مولوی سراج الحق صاحب نے ایک لطیفہ سنایا کہ میں [illegible] کے مسئلہ کا قائل تھا اور شہودیوں کا سخت مخالف۔ جب میں پہلے پہلے حضرت اقدس سے ملا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹوریل

افکار ابکار

(نوشتہ اکمل آف گولیکی)

ایک صوفی بزرگ نے اذا الموؤدۃ سئلت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ افکار ابکار بھی اس میں داخل ہیں۔ ہر ایک مومن کو حسب استعداد و فطرت تنہائی میں کوئی نہ کوئی نکتہ سوجھتا ہے پس اگر وہ اسے ضائع کر دے تو باسی ذنب قتلت کا جواب دہ وہ بھی ہوگا۔ اس لحاظ سے جو کچھ دل میں کبھی آیا اس کا اظہار ضروری ہے۔ دنیا میں سب لوگ ہی زمین دوز اسی کیطرف سے آئے اور اسی کیطرف جا رہے ہیں۔ منہ المبدء و الیہ المعاد ہر ایک انسان آخرت کی طرف طوعاً و کرہاً حرکت کر رہا ہے گو یہ حرکت نہ معلوم ہو۔ جیسے زمین کی حرکت مگر آثار سے ظاہر ہے کہ ایسا ضرور ہو رہا ہے۔ اس سفر کے لئے لوگوں نے اپنے اپنے مذاق یا حالات کے مطابق رستے اختیار کر لئے۔ بس انہیں مذاہب کہئے۔ مگر ان سب میں سے بآرام وہ ہیں اور رہیں گے اور وہی جلد منزل مقصود کو پہونچیں گے۔ جنہوں نے سیدھی راہ اس وہ شاہراہ اختیار کی جسمیں کوئی خطر نہیں اور جو خاص سرکاری انتظام سے بنوائی گئی ہے۔ بس اسی سیدھی صاف اور کھلی راہ کا نام "سچا مذہب" ہے۔ اس راہ میں میلوں کے نشان لگے ہیں دم لینے کے لئے سایہ دار درخت اور پانی پینے کے لئے کنوئیں موجود۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اوٹھائیں۔ روشنی کے لئے لالٹینیں بھی ہیں ہم دوسرے لفظوں میں انہیں انبیاء خلفاء اور اولیاء اللہ اور ان کے نشانات کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمیں پتہ دیتے ہیں کہ واقعی ہم سیدھی شاہراہ پر چل رہے ہیں اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ اب تک کتنا سفر کر چکے ہیں۔ اور اب ہم کس مقام پر ہیں۔ قرآن شریف کی ایک ایک آیت بمنزلہ ایسے نشان کے ہے جو سڑک پر آجکل لگے ہوتے ہیں۔ ہم ان سے اپنے سفر اور اپنی حالتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہم کہاں ہیں اور کدھر جا رہے ہیں اور کہاں تک آ گئے ہیں اور کتنا سفر باقی ہے۔ پھر جیسے عام رستوں میں ڈاکے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ذریت شیطانی اس منزل ہستی کے مسافروں پر حملے کرتی ہے اور انہیں رستہ بھلا کر کسی جنگل میں مار دینے کی فکر میں ہے ہوشیار رہو جو اس کے دام میں نہ آئیں۔ اور سیدھے اپنی راہ پر چلے جاتے ہیں۔ ما شکہ بہت کئی مسافروں کو غلطی لگ جاتی ہیں اور بعض کچھ دیکھ بھی لیتے ہیں جنہیں حق یا الہام سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر وہ ان کے خیالات ہی کی مجسم تصویر ہو یا کسی جادو گر کی کارستانی ہو۔ ایسا ہی بعض شاہراہ سے الگ ہو کر چلنے والوں کو غیبی آوازیں آتی اور کشوف ہوتے ہیں۔ مگر وہ متنبہ رہیں۔ کہ یہ شیطانی دھوکے ہیں شیطان انہیں صراط مستقیم سے ہٹا کر بادیہ ضلالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ پھر جیسے دنیا میں مسافروں کی چال اور ذریعہ سفر میں فرق ہے ایسے ہی اس روحانی سڑک کا حال ہے۔ کوئی ریل پر کوئی موٹر کار پر کوئی بگھی پر کوئی گھوڑے پر۔ کوئی پاپیادہ کوئی لنگڑاتے ہوئے کوئی کسی کے کندھوں پر سب اپنے اپنے وقت پر منزل مقصود تک پہونچ جائیں گے۔ انہی مسافروں سے وہ حضرات بھی ہیں۔ جو ایک جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور کاہلی و سستی سے آنکھیں بند کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم وہاں پہونچ گئے اور اسی خیال میں سرمست ہیں۔ حالانکہ ایک قدم بھی آگے نہیں چلے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ میرا اشارہ ان آجکل کے فقراء کیطرف ہے جو کپڑا اوپر اوڑھ کر زانوؤں میں سر دے کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں۔ کہ آج ہم عرش تک پہونچ گئے۔ آج ہماری منزل فلاں مقام پر ہے آج فلاں پر۔ حالانکہ ان کی عملی حالت یہ بتاتی ہے۔ کہ وہ ایک انچ بھی آگے نہیں سرکے۔ کوئی کہتا ہے میں فنا فی الرسول کی منزل پر ہوں کوئی دعوے کرتا ہے۔ کہ میں فنا فی اللہ میں ہوں۔ لیکن بدعات میں گرفتاری اور دنیا پرستی صاف بتلاتی ہے۔ کہ وہ کولہو کے بیل کیطرح ایک ہی دائرہ میں گردش کر رہے ہیں۔

پل صراط کیا ہے یہی مذہب جو خدا کیطرف سے ہے اور جسے صراط مستقیم کہہ سکتے ہیں آخرت میں متشکل ہو کر پل صراط بن جائے گا اس کے بال سے باریک ہونے میں یہ اشارہ ہے۔ کہ بڑا نازک مقام ہے۔ اگر ذرا بھی ادھر ادھر توجہ کی۔ تو فوراً دوزخ میں گر پڑو گے۔ بازی گر کو آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ بانس سے رسی باندھ کر رسے پر کس خوبی سے چلتا ہے۔ اس کے نہ گرنے کا راز کیا ہے۔ وہ ادھر نہیں ہٹاتا۔ اس کی آنکھیں ایک خاص نشان پر لگی رہتی ہیں۔ کسی دوسرے کیطرف نہیں دیکھتا۔ اسی طرح یہ مومن مسلم دنیا میں اسی حبل اللہ کے ذریعہ سے سفر کرتا ہے۔ اگر وہ لغزش سے نیچے گر جانے سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہئے کہ سر کو عبودیت الہی سے نہ ہٹائے۔ نفسانی ہوا کے تھپیڑے اور خود اس کی اپنی کمزوری اسے ادھر ادھر حرکت دے اور وہ خود ہی اپنا مرکز قائم کرنے کے لئے ایسا کرے۔ مگر وہ اپنے سر تسلیم کو اپنی آنکھوں کو نہ ہلائے نہ ہٹائے۔ غالباً اسی حالت کا نام ہے "وما زاغ البصر وما طغی"۔ جب انسان کا مقصود اس کا مطلوب اس کا محبوب ایک اللہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ نہیں گرتا۔

خود پسندی سیئات میں یہ خیال کسی پچھلے پرچہ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ ہر ایک قوت جو خدا تعالے نے انسان کو دی ہے۔ حد مناسب تک اس کا استعمال برا نہیں۔ اور ہر ایک ایسی طاقت میں جو بظاہر بری ہی سمجھی جاتی ہو۔ کوئی نہ کوئی منفعت ضرور ہے۔ خود پسندی کو بہت مکروہ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ اگر انسان میں یہ بات نہ ہوتی تو وہ کبھی کا غم سے ہلاک ہو گیا ہوتا۔ ہر ایک شخص اپنے تئیں خوبصورت خیال کرتا ہے۔ اپنی رائے کو ایک خاص وقعت دیتا ہے اور اسے ایک وقت تک صحیح سمجھتا ہے۔ اگر یہ مادہ نہ ہو اور ایک بدصورت انسان اپنی بھونڈی شکل کا کماحقہ احساس کر سکے تو وہ اس غم سے ہلاک ہو جائے یہ دیکھ کر اللہ تعالے کی حکمت بالغہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خود پسندی کو حد اعتدال تک استعمال کرنے کا نام ہم خود داری یا سیلف ریسپکٹ رکھیں گے۔ جو ہر مومن میں ہونی چاہیئے۔

حسن کیا چیز ہے دنیا میں جنگوں نے بھی بہت خون کئے ہوں گے۔ مگر اس حسن کے خیال نے بھی کم خونریزی نہیں کی۔ میں پوچھتا ہوں

کہ ظاہری حسن پر مرتے ہیں۔ لے دے حسن اگر کہتے ہیں ایک تو ہمارے شاعرون کا معشوق ہے جسکی شکل اشعار کے لحاظ سے ایک زندہ دل نے بنائی تہی۔ تو وہ ایک بہوت نظر آتا تہا اور واقعی جس کے چہرے پر بجائے آبرون کے دو خنجر۔ ن سنا اور کمر ندارد ہو اور بال پاؤن سے بہی نیچے گر رہے ہیں۔ اسے ڈائن نہ کہین۔ تو اور کیا کہین پہر حسن کا معیار بہی کوئی نہین۔ ایک جگہ اگر سفید دانت خوبصورتی کی علامت ہین۔ تو دوسرے مقام پر انہین خوبصورتی کے لئے سیاہ کیا جاتا ہے کہین گورا رنگ دلربا ہے۔ تو دوسری جگہ سیاہ مسرت افزا ہے ایک حبشی کے مذاق کے موافق موٹے ہونٹ ہی حسن کی روح ہین۔ غرضیکہ ہر ایک کا قبلۂ حسن جدا ہے جس کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس حسن پر لوگ مرتے ہین وہ ایک ظاہری چیز ہے۔ کیونکہ اس محبوب لم یزلی سے دل لگایا جائے جسکا حسن بے مثال اور لازوال ہے۔

وجعلوا القرآن عضین | قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ایک

مطلب تو یہ ہے۔ کہ لیس کمثلہ شئ پر ایمان رکہتے ہوئے ساتہہ ہی یہ بہی مانا جائے۔ کہ کوئی انسان بہی ایک حالت پر لایزال ولایحول۔ زندہ آسمان پر موجود ہو وہ عالم الغیب ہے۔ اور مردون کو زندہ کرنے والا۔ دنم یہ جو مین نے ایک کتب فروشی کی دوکان پر چند گہنٹے بیٹہ کر دیکہا یا سنا۔ ایک شخص آیا جو ملّان تہا اس نے بغل سے ایک قرآن نکالا اور اوس کی قیمت پر جہگڑا شروع کیا۔ یہ ایک معمولی بات تہی۔ آخری مشتری کے مونہہ سے نکلا۔ ابہی یہ ہے بہی تو استقاطی قرآن یہ فقرہ مین کر مین چونکا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ لوگ استقاط کرانے کے لئے اسی دکان سے قرآن مجید لے جاتے ہین۔ اور پہر ملّان لوگ آکر اسے نصف یا تہائی قیمت پر فروخت کر جاتے ہین اور ایسے قرآنون کا نام استقاطی قرآن ہے۔ مسلمانون کی اس گری ہوئی حالت کو دیکہہ کر مین دیر تک سر بزانو رہا۔ کہ پہلے استقاط کو دیکہو جو سراسر دہوکہ ہے اور پہر کہ بہی کس سے اس علیم بذات الصدور سے۔ پہر یہ قرآن کی فروخت کا حال دیکہو۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

قوم کا مذاق | پہر بیٹہے کئی گہنٹے قوم کا مذاق دریافت کرنے کے لئے دیکہا

کہ کس قسم کی کتابین خریدتے ہین۔ بس ایک آیا۔ تو اوس نے کہا مجہے جم جم شاہ کا قصہ چاہیئے۔ دوسرا آیا۔ تو کہا کہ مجہے سوہنی مہینوال دے دو۔ تیسرا آیا تو کہا کہ بڈہی مائی کی مدح چاہیئے غرض پیر پرستی اور بے ہودہ قصون اور کہانیون کی مانگ تہی۔ صرف دن بہر مین دو شخصون نے قرآن کا سودا کیا۔ وہ بہی استقاط کرانے کے لئے۔ مسلمانون کی الٹی چال پر رہ رہ کے افسوس آتا ہے جو کسی کا ملازم ہو۔ اور اس کی بیٹی کو اغوا کر لیجائے یا لے جانا چاہیئے یا برات آچکی ہو اور دلہن کو نکال لینے کا مرتکب ہو تو وہ چہٹا ہوا بدمعاش اور شہدا سمجہا جاتا ہے۔ مگر ہم مین سے وہ ہین جو ایسے لوگون کو ولی مانتے اون کی قبرون پر ستے چڑہاتے (؟) اور اونہین مائی (مان) کے لقب سے یاد کرتے ہین۔ ع

ایک ہی رونا نہین جو خون رلوائے مجہے

گناہ موجب نجات | اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثم ننجی الذین اتقوا سنجات

کی شرط تقویٰ ہے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ پر جو عنوان مین نے لکہا ہے یہ بہی میری تشریح کے مطابق انبیاء کی ذات کو مستثنےٰ کرکے غلط نہین۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو دعاؤن مین یہ سوز یہ تڑپ یہ گداز پیدا ہو ہی نہ سکتا ہر ایک مومن اپنے نفس کی حالت پر غور کرکے کہہ سکتا ہے۔ کہ جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور پہر اس پر نادم ہوکر انسان اپنے مولا کریم سے معافی مانگتا ہے۔ تو اس مین کیا لذت آتی ہے کیسی انابت حاصل ہوتی ہے۔ کیا تبتل تام ہوتا ہے۔

دل من داند و من دانم داند دل من۔

اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو انسان متکبر ہو جاتا۔ تضرع وانکسار اس مین پیدا نہ ہوتا جو ایمان کی روح ہے نہ استغفار کی تحریک ہوتی۔ اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ گناہ بہی موجب نجات ہے۔

مومن کون ہے | یون تو جس کلمہ گو سے لو وہ کہنے کو تیار ہے۔ مین مومن ہون۔ مین

ہون۔ مگر دیکہنا یہ ہے۔ کہ خدا کی کتاب کس کو مومن ٹہراتی ہے۔ فرماتا ہے۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم ایمانا و علیٰ ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰہم ینفقون۔ یعنی زبانی جمع خرچ کرنیوالون کو مومن نہین کہا جائیگا جیسے گورنمنٹ انگلشیہ کے ملک مین ہو کر کوئی حضور ملک معظم کو تو مانے مگر نہ مالگذاری ادا کرے اور نہ قوانین حکومت کی پروا کرے نہ اس کے مقرر کردہ نائبون کی مانے تو اسے باغی کہا جائیگا۔ اور اس حیلہ سے معذور سمجہا جائیگا کہ مین ملک معظم کو مانتا ہون بلکہ اگر معمولی گوشمالی سے وہ سیدہا نہ ہو۔ تو آخر ملک بدر کیا جائیگا۔ اسی طرح کلمہ پڑہنے سے محمدی روحانی گورنمنٹ مین داخل تو ہو گئے لیکن اگر اس کے قوانین کی خلاف ورزی ہوگی تو ضرور باز پرس کیجائیگی۔ پہر اوس کے خلفاء کی روحانی حکومت کا جُوا اپنے کندہون پر نہ لیگا تو بہی سرکش ہی سمجہا جائیگا اگر اسکی مخالفت کریگا تو پہر ہلاک ہوگا یا کم از کم اس روحانی مبارک کشور سے نکال دیا جائیگا۔

منافق کون ہے | مسلمانون مین قرآن پڑہنے والون کی بہی کئی قسمین ہین ایک تو وہ حضرات ہین۔

جنہون نے ایک پارہ یا ایک منزل روز پڑہنے کی قسم کہائی ہوئی ہے اور ان کا فخر اسی بات پر ہوتا ہے۔ کہ دیکہو ہم اتنی جلدی اتنا قرآن شریف پڑہ لیا ایک وہ جو کسی خاص دنیوی غرض سے پڑہتے ہین چنانچہ اس مطلب کے لئے خاص سورتین منتخب کر رکہی ہین ایک وہ بہی ہین جو عمر بہر مسلمان کہلاتے ہے مگر قرآن شریف اگر اٹہایا ہے تو قسم کے لئے رکہتا ہے تو نیچے سے سوئی گذارنے کے لئے کہولا ہے تو فال دیکہنے کیلئے کسی کو دیا ہے تو استقاط کیلئے۔ ایک وہ جو قرآن مجید پڑہتے ہین اور پہر بامعنی پڑہتے ہین مگر جب کسی کافر یا منافق کا ذکر آیا تو اس کا مصداق عرب کے رہنے والے مشرکین یا یہود و نصارےٰ کو سمجہ لیا۔ پہر ایک خدا کے وہ پاک بندے بہی ہین۔ جو ہر آیۃ کو پڑہتے ہوئے تدبر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ کہین مین ہی تو اس کا مصداق نہین۔ سورہ توبہ مین ایک آیۃ ہے۔ ولا یاتون الصلوٰۃ الا وہم کسالیٰ۔ ولا ینفقون الا وہم کارہون ○ دوسری جگہ فرمایا۔ واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللّٰہ الا قلیلا۔ یعنی بعض لوگ ایسے بہی ہین جو اس بات کا علم رکہتے ہوئے کہ نماز کا وقت ہوگیا دیدہ ودانستہ [illegible]

اور مسجد مین جانے سے سستی اختیار کرتے اور مزے سے اپنے کام مین لگے رہتے ہین یہان تک کہ آخری وقت آ جاتا ہے بلکہ بعض اوقات وقت گذر جاتا ہے۔ پہر وہ بددلی سے نماز پڑہتے اور جلد جلد نیچے اوپر ہوکر دو چار ٹہونگین مار لیتے۔ انکا مقصود گویا گردن کا دکہانا ہوتا ہے۔ [illegible]

کرتے ہین چندہ دیتے ہین۔ مگر خوشدلی سے نہین بلکہ ایک چٹی سمجہہ کر۔ ہر مسلمان بہائی کو اپنے مونہہ گریبان مین مونہہ ڈالکر غور کرلینا چاہیئے۔ کہ مجہہ مین کوئی منافقیت کا رنگ تو نہین۔ اعاذنا اللّٰہ منہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احباب و اخوان احمدیہ کی خدمت میں

ایک عرض

(از حضرت حکیم الامت رضی اللہ عنہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک رات اپنی عمر اور بہت بڑی عمر جو عمر امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری حد پر پہنچنے کو ہے۔ سوچتے سوچتے بہت گھبرا گیا کہ کیا کیا۔ بعد المدت نتائج پر غور کرتا ہوا التحیات کے اسرار کیطرف [illegible] مشتری کے ٹوٹنے والی کہانی کی طرف جا پہنچا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طوطے نے اپنے تاجر کو کہا کہ ہندوستان کے طوطیوں کو میرا اسلام پہنچا دینا تو نشان دیا تھا کہ ایک طوطا بھی اس قید سے نجات پاوے۔ تو ان طوطیوں سے [illegible] ایک قسم کی موت سے اوپر نکالا ہے تو [illegible] کمال ہے۔

میں طوطیوں کی [illegible] شہداء اللہ کی طرف جو جوت [illegible] عرش سے متعلق میں انتقال کر گیا اور السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین پر تدبر کرتے کرتے جوش سے [illegible] الٰہی کو تاجر بنایا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلہ میں ان کو جنت دینے کا وعدہ دیا پس اسی لئے ہر ایک مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جان اور مال کو بجز رضامندی الٰہی کے خرچ نہ کیا کرے کیونکہ اس نے تو اپنی جان اور مال کو خدا کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نام مشتری تاجر کہا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و برکات وسلام پڑھنے شروع کئے۔ آخر اس شغل کے بعد مجھے خیال پیدا ہوا کہ میں اپنے

احباب بناؤں گا۔ نسبح اللہ کثیرا و نذکرک کثیرا۔ اور ان کے لئے کوئی امتیازی نشان قائم کروں۔ والحمد للہ کہ شرک و بدعت سے متنفر اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے والوں میں سچے اور پکے سنۃ جماعت فرقہ احمدیہ جو سنت متوارثہ پر عمل کرنے والی اور امام کے ماتحت ہو کر جماعت میں۔ ان میں سے میں نے حسن ظن۔ استقلال صحیح و مرنجان حالت والے دعاؤں کے قائل لوگوں کو بقدر اپنے فہم و عہد و معاملہ کے دوست بنایا اس میں چند اغراض تھے۔ اول یہ کہ میرے لئے میرے ایمان کے شہداء اللہ فی الارض ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جن کی نسبت اچھی گواہی دیں وہ جنتی ہوتا ہے اور جس کی نسبت بری گواہی دیں وہ ناری اور دوزخی ہوتا ہے۔ میں شہداء اللہ فی الارض کی شہادت سے میں انشاء اللہ [illegible]

دوم۔ [illegible] باہم تعاون علی البر والتقویٰ کے مصداق بنجاویں اور [illegible]

سوم۔ [illegible] فضل الٰہی ہوتے ہیں جو [illegible] اتفاق اور اتحاد اور [illegible] نہیں مٹتے [illegible] ایک مجمع احباب بنایا ہے تاکہ باہمی دوستانہ تعلقات سے کوئی فیضان الٰہی خاص طور پر نازل ہو جس سے [illegible] اور میں خادم اسلام و مسلمین [illegible]

چہارم۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کے دن سبعۃ یظلہم اللہ یوم لا ظل الا ظلہ۔ سات قسم کے لوگ ہونگے۔ جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے منجملہ ان کے دو ایسے آدمی بھی ہوں گے۔ جو اللہ ہی کے لئے محبت کا رشتہ باندھتے ہیں۔ جب وہ ملتے ہیں۔ تو اسی پر ملتے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں۔ تو اسی محبت الٰہیہ پر الگ ہوتے ہیں سو میں نے چاہا کہ تحابا فی اللہ والے لوگوں میں شامل ہو کر ہم سایۂ عرش عظیم کے نیچے آسودگی حاصل کریں۔ عرش کا سایہ اس جہان اور اس جہان۔ دنیا و آخرت ہر دو جگہ میں ظہور پا سکتا ہے۔

پنجم۔ کوئی تدبیر ایسی نکل آوے کہ عربی زبان باہم خصوصاً احمدیوں میں اور عام طور سے تمام مسلمانوں میں رائج ہو جاوے۔ کیونکہ صرف یہی ذریعہ ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمان خواہ وہ کسی ملک کے باشندے ہوں باہم سلسلہ اتحاد اور اتفاق کو ترقی دے سکتے ہیں۔ دوسرے صرف عربی ہی پر فہم قرآنی اور احادیث رسول ربانی منحصر ہے اسپر کسی خاص صورت میں ملکہ پیدا ہو جاوے۔ جس طرح جسمانی لوگوں نے سکۃ الحدید کے ذریعہ طی الارض کیا ہے اور وہ مانزل لہ الا بقدر [illegible] سے صاف واضح ہوتا ہے۔

ششم۔ جہاں احباب احمدیہ میں باہمی رنج و کدورت ہو یہ احباب صلح کا موجب ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصلحوا ذات بینکم اور اصلحوا بین اخویکم والصلح خیر۔

ہفتم۔ ہر عسر و یسر میں باہمی مشوروں اور دعاؤں سے کام لیں۔ مگر مسلمانوں کی کاہلی ہے کہ اب تک قادیان کے احباب نے بھی ان امور میں کسی قدر کسل سے کام لیا ہے اور دوسروں پر کیا شکایت ہو سکتی ہے جو اعتراض جمع ہوتے ہیں ان کے جوابات کی نقل جہاں جہاں بھیجی گئی تھی اون میں سے صرف سیالکوٹ اور پشاور نے ہی اپنے مفید مشورہ سے امداد دی ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ لاہور سے کوئی جواب نہیں آیا۔

اس کے علاوہ میں نے دوسرے صاحب الرائے کو خطوط لکھے ہیں۔ کہ کس طرح عربی تعلیم اور ارشاد کیا جس سے وعظ کرنے اور تقریر و تحریر کرنے میں ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکندریہ اور مصر تک خط بھیجے ہیں کہ ایسے ایک مشوروں سے کوئی کام نکل آوے۔ نیز کوشش کی جاوے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ جن میں تائید اسلام کی جاوے اور ان اعتراضوں کا جواب دیا جاوے۔ جو جماعت پر غیر مذاہب کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور جس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض سے کسی قدر سبکدوش ہوں۔ اور سوء ظن کے آفات سے احباب کو آگاہ کیا جاوے اور یہ تحریک سردست الحکم۔ بدر اور تشحیذ الاذہان میں شائع کی جاتی ہے۔ احباب اور اخوان احمدی اپنے پاک مشوروں سے ہماری نصرت کے لئے کوشش کریں

ضروری گذارش

۱۔ ہر خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

۲۔ مضامین بنام ایڈیٹر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کے نام [illegible]

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

مہدی آخر الزمان

گذشتہ بحث میں ہم دکھلا چکے ہیں۔ کہ چودہویں صدی کا مجدد مسیح دوران و مہدی زمان ہوگا اور اوس کی خلافت منہاج نبوت پر ہوگی مگر اس بحث کی تکمیل کے لئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام مہدی نہوں گے۔ ذیل کا مضمون خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے۔ لفظ مہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ۔ حدیث میں آیا ہے۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو تم پر میری سنت کی پیروی اور جو میرے خلفاء مہدی اور راشد ہوں۔ اون کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے خلیفہ راشد پیدا ہوں گے اور وہ سب کے سب مہدی ہوں گے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں بہت سے مہدی پیدا ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مہدی سے مراد نیک اور صالح آدمی ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے معنے بھی خود اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور روایت مندرجہ ذیل بھی اسی امر کی موید ہے۔ ابو نعیم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ

قال لمحمد بن الحنفیۃ المھدی من یھدی ویصلح بہ الناس کما یقال الرجل الصالح اذا کان الرجل صالحاً قیل لہ المھدی۔

انہوں نے محمد بن حنفیہ کو کہا کہ مہدی وہ ہے جو ہدایت یافتہ ہو اور لوگوں کی اوس سے اصلاح ہوتی ہو جیسے کہ کسی نیک آدمی کی نسبت جبکہ وہ فی الحقیقت صالح ہو۔ مہدی کہا جاتا ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا کی نظر میں نیک اور صالح ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق مہدی ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بہت سے نیک اور صالح آدمیوں کا جن کے ہاتھ سے کوئی دینی خدمت خاص طور پر انجام پانے والی تھی۔ بطور پیشگوئی ذکر فرمایا ہے۔ مگر چونکہ امت صالح اور نیک آدمیوں کو بعض اوقات مہدی کے خطاب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اسلئے بعض لوگوں نے جو احادیث نبوی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کیوجہ سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ میں صرف ایک مہدی اخیر زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے اون تمام احادیث کو جنمیں مختلف مہدیوں اور اون کے مختلف واقعات کا ذکر ہے ایک مہدی اور ایک ہی زمانہ کے متعلق قرار دے کر دین اسلام میں عجیب گڑبڑ ڈال رکھی ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صفات کے لحاظ سے ایک ہی شخص کو کئی خطابوں سے یاد فرمایا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے اون مختلف خطابوں کیوجہ سے پیشگوئی کا مصداق بجائے ایک شخص کے کئی شخصوں کو سمجھ لیا ہے۔ اس وجہ سے بھی مسلمانوں میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔

بہت سے راویوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مفہوم کو روایت بالمعنی کے طور پر اپنے لفظوں میں ادا کیا ہے۔ اور اصل مفہوم کے ادا کرنے میں اون سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے احادیث میں باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

یہ بھی ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بعض پولیٹکل مدبروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو مدنظر رکھکر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹی حدیثیں بھی بنائی ہیں۔

پس ان تمام خرابیوں کے موجود ہوتے ہوئے ایک سمجھدار آدمی کو چاہیئے۔ کہ تمام احادیث پر مجموعی نظر ڈال کر صحیح و موضوع و قوی و ضعیف میں تمیز کر کے ایک صحیح رائے قائم کرے۔

ابو داؤد اور مسلم میں ایک مہدی کا ذکر اس طرح پر آیا ہے۔

المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مہدی میری عترت یعنے فاطمہؓ کی اولاد سے ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اخیر زمانہ یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں ایک امام اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا اور مسیح موعود اوس کی ماتحتی میں کام کریں گے۔ مگر حدیث کے الفاظ سے یہ بات نہیں نکلتی۔ اس لئے اس حدیث کا مطلب صرف اوسی قدر سمجھنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ فاطمہ کی اولاد سے بھی ایک عظیم الشان صالح آدمی پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی وسط کے زمانہ میں پوری بھی ہوگئی سیدنا عبد القادر جیلانی رح کا وجود باجود اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک کے سوائے کوئی اور مہدی اولاد فاطمہ سے یا کسی اور قوم سے پیدا نہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث مندرجہ ذیل ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ ...... ثم قال یا عم اما شعرت ان المھدی من ولدک

حج الکرامہ صفحہ ۳۵۶

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا .... پھر فرمایا۔ کہ اے چچا کیا تم نہیں جانتے۔ کہ مہدی تمہاری اولاد سے پیدا ہوگا۔

اب اگر پہلی حدیث کے یہ معنے لئے جاویں۔ کہ مہدی صرف اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ تو یہ دوسری حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے چچا مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔ موضوع حدیث قرار پاتی ہے۔ علاوہ بریں حدیث "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین کی صحت میں کچھ کلام نہیں۔

پس حدیث المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ کے وہی معنے صحیح ہیں جو ہم نے بیان کئے۔ اور جو معنے ہم نے بیان کئے ہیں۔ اون کے لحاظ سے۔

یہ منقول حدیثیں صحیح قرار پاتی ہیں اور وقوع کے لحاظ سے بھی ان کی صحت یقین کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے۔

پھر جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلفائے راشدین اور مہدیین ہونے میں کسی سنی کو شک نہیں ہو سکتا پس سنی و شیعہ دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ مہدی ہونا صرف اولاد فاطمہ رض میں منحصر نہیں۔

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود خود امام ہوں گے۔ ان کے زمانہ میں کسی اور شخص کا مہدی ہونا کسی متفق علیہ حدیث سے پایا نہیں جاتا۔ اخیر زمانہ کے مصلح و ہادی کیلئے جو اور مذاہب مثلاً عیسائی یہودی اور ہنود کی مذاہب میں جو پیشگوئیاں مشہور چلی آتی ہیں ان سے بھی اخیر زمانہ میں ایک ہی مصلح و ہادی کا آنا ثابت ہوتا ہے اسلئے یہ خیال کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود کے علاوہ ایک امام مہدی علیحدہ ہوں گے محض لغو و بیہودہ خیال ہے۔

مسیح موعود کے ہدایت یافتہ یعنے مہدی ہونے سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پس یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو گئی کہ مسیح موعود ہی مہدی آخر الزمان ہونگے اب مسیح موعود کی نسبت جمہور اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے نہ ہونگے پس نتیجہ یہ نکلا کہ مہدی آخر الزمان بنی فاطمہ سے نہ ہوں گے۔

مسیح موعود کا امام مہدی ہونا ذیل کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

طبرانی معجم کبیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یلبث الدجال فیکم ماشاء اللہ ثم ینزل عیسے بن مریم مصدقا بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم علے ملتہ اماماً مهدیاً وحکما عدلا فیقتل الدجال

پس مسیح موعود کو امام مہدی مان لینے میں اب کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

قوم کیلئے مژدہ

یہ خبر اطمینان سے پڑھی جاویگی کہ ترجمہ قرآن کیطرف جسکی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے اور جس کیلئے ناچیز اکمل کئی دفعہ کئی رنگ میں اخبار میں اور پرائیویٹ طور سے کوشش کر چکا ہے اور کر رہا تھا۔ علامہ نور الدین نے غیر معمولی توجہ فرمائی ہے کیونکہ میرے آقا (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے بھی مفصلہ ذیل خط آپ کیطرف لکھا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ اور زندگی کا اعتبار نہیں اور درحقیقت یہ ضرورت ہے اگر آپ سے انجام پذیر ہو تو بہت ثواب کا کام ہے بلکہ میرے نزدیک ایسی خدمت سے عمر بھی بڑھتی ہے جب حدیث کے خادموں کی طول عمر کی نسبت بہت کچھ ثابت ہوتا ہے تو پھر قرآن شریف کے خادم کے بارے میں قوی یقین ہے کہ خدا اس کی عمر میں برکت دیگا۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

اس ترجمہ کا ایک پارہ نمونتہً شائع بھی ہو چکا ہے اسپر بعض لوگوں نے کچھ اعتراض بھی کئے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ نے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ط پر حاشیہ نہیں دیا اس کے جواب میں علامہ موصوف نے کیا اچھا فرمایا کہ سارے قرآن مجید کی تفسیر تو خود اللہ تعالے نے خود بھی نہ روح الامین جبرئیل نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ نہ حضرت ابوبکر صدیق نے۔ نہ حضرت عثمان نے نہ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے نہ امام بخاری و مسلم نے نہ سید عبد القادر و خواجہ معین الدین چشتی نے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر یہ بزرگ تفسیر کر دیتے تو پھر تدبر کا دروازہ بند ہو جاتا۔ پھر یہ نہایت تقویٰ کی بات ہے کہ جس تفسیر پر شرح صدر ہوا سے پبلک پر ظاہر کرکے انہیں ابتلا میں نہ ڈالا جاوے۔ ایسا ہی بعض جگہ آپ نے ترجمہ کو ذو محمل رکھا ہے یہ بھی اسلئے کہ عربی زبان اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک مراد کو معین کرنے کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

یہ نظم میرے والد بزرگوار مولوی امام الدین صاحب فیض رحمۃ اللہ نے کئی مہینے ہوئے موزوں کی تھی مگر یہی غفلت سے چھپ سکی۔

چو دور خسروی آغاز کردند — مسلمان را مسلمان باز کردند
شہ ما آمد از ابنائے فارس — بنام خسروش ممتاز کردند
سلیمانے است کز سلمانیان است — پئے اسلام سرافراز کردند
درخشان آفتابے ظل احمد — بہ انوار نبوت ساز کردند
چو خورشید اسلام حقیقی — بنور چہرہ اش ابراز کردند
چو باز آورد قرآن از ثریا — بایمان معرفت ہمراز کردند
خدا ناترس ترسایان بہ تثلیث — مسیحا را بحق انباز کردند
پئے کسر صلیب و قتل خنزیر — مسیح احمدی ممتاز کردند
مسیحے از یسوع ناصرت بہ — بکار ملت و اعجاز کردند
بحجت قتل دجال شقی کرد — مسیح ما چہ قدر انداز کردند
ملائک بہر تعریفش زبا ملن — بگوش عارفان آواز کردند
ندائے غیب چون حسنش عیان کرد — بدیدارش دل و جان آز کردند
رخ پر نور او عشاق دیدہ — چو پروانہ سویش پرواز کردند
بروحانیت اسے روح قدسی — کمالات ہمہ احراز کردند
تی بارنگ و بوئے ہر گلے — بتاج احمدیت اعزاز کردند
گلستان نبوت در وجودت — پس از ختم الرسل ایجاز کردند
منم آن بلبل گلزار فیضت — کہ در راز عشق بروے باز کردند
منم خواہان اسلامے کہ بادے — مسلمان را مسلمان باز کردند
بگلستان احمد بر لب جو — تا پرورده سر و ناز کردند
مراجون تمرے کوکو نوازے — بمدحت گوئیت شہناز کردند
بخوان الحمد اکمل پیش مہدی — کہ پابوست چو پا افراز کردند

ایڈیٹوریل از خاکسار اکمل

ہم تجارت میں کیوں کامیاب نہیں ہوتے

ایک وہ زمانہ تھا جب دنیا کی تجارت کا ایک عظیم حصہ مسلمانوں کے قبضے میں تھا۔ چنانچہ انسٹیوٹ گزٹ میں اس کے متعلق ایک مضمون چھپا ہے۔ جسمیں عباسیوں کے زمانہ میں ممالک اسلامیہ کی تجارت کا نقشہ دکھایا گیا ہے وہ لکھتا ہے۔

" بغداد اور بصرہ اور ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے شہروں میں بہت سی تجارتی کوٹھیاں پائی جاتی تھیں دار الخلافہ میں جو تجارتی چیزیں مختلف ملکوں اور شہروں سے لائی جاتی تھیں۔ ان کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے۔

یاقوت اور ہیرے ہندوستان سے۔ موتی بحرین سے۔ عقیق اور ہاتھی دانت حبش سے۔ تیل اور عطر نیشاپور سے۔ کتان کے کپڑے تنیس سے۔ ہلکے اونی کپڑے اور منقش ریشمی پردے فسا سے۔ فرش اور جانمازیں جہرم سے۔ نرم و گرم گدے رشت سے اعلیٰ درجہ کے گدے جو قرمزی رنگ کی اون سے بنائے جاتے تھے آرمینیا سے۔ نرم و نازک کپڑے اصفہان سے۔ چمکدار کپڑے خراسان سے۔ عمدہ ریشم کے لچھے اور لکڑی کے برتن طبرستان سے اور نیشاپور سے۔ پوستین اور سمور روس سے۔ خاص قسم کے کپڑے بلخ سے۔ کاغذ اور نوشادر اور سمور اور سنجاب ماوراءالنہر سے۔ مشک تبت سے۔ اونی جانمازیں اور پشمینے کے کپڑے بخارا سے۔ مصری ریشمی کپڑے تنیس اور دمیاط سے۔ مصری فرش اور پردے بہنسا سے۔ اعلیٰ درجہ کے طیلسانیں کرمان سے۔ کاغذ مصر سے۔ قیمتی منقش سندیل تونس سے۔ (ایک ایک سندیل کی قیمت دو دو ہزار درہم تک ہوتی تھی) ریشمی نقاب اور برقعے جرجان اور سوس سے۔ چمکدار چادریں اور منقش کنگھے خراسان سے۔ جرابیں قزوین سے۔ موزے ہمدان سے۔ شیشے اور مٹی کے برتن بصرہ سے۔ چٹائیاں عبادان سے۔ بورے تستر سے۔ رنگا ہوا چمڑا حبش سے۔ مشک اور کافور اور عود چین سے۔

خشکی پر تاجروں کے قافلے اونٹوں پر لاد کر لے جاتے تھے۔ اور سمندر میں تجارتی کشتیاں اور جہاز اس غرض کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ مسلمانوں کے علاوہ اس زمانہ میں یہودی بھی تجارت میں بہت سرگرم تھے۔ اور وہ مختلف زبانوں سے واقف تھے بحری تجارت میں سیراف کے باشندے بہت مشہور تھے۔ جو جواہرات ہاتھی دانت۔ آبنوس۔ فلفل۔ صندل۔ عود۔ عنبر۔ کافور اور ہر قسم کی خوشبودار چیزیں اور دوائیں ہندوستان۔ چین۔ سواحل افریقہ یمن اور بحر ہند کے جزائر سے اول بصرہ میں لاتے تھے اور پھر بغداد پہنچاتے تھے " انتہیٰ کلامہ

یا اب یہ زمانہ ہے۔ کہ ایک مسلمان معمولی دوکان کو بھی فروغ نہیں دے سکتا۔ بہت کم ایسی دکانیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جو کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں۔ میںنے بہت غور کی ہے۔ کہ اس بات کا کیا سبب ہے۔ کہ مسلمانوں کی تجارت ایسی گری ہوئی حالت میں ہے۔ معمولی دوکانداری (جسے تجارت کہنا بھی ایک قسم کی غلطی ہے) میں زیادہ تر معمولی دوکانداری کو پیش نظر رکھکر گفتگو کرونگا۔ اس لئے نہیں چلتی۔ اول تو ہم میں استقلال نہیں۔ اور استقلال کامیابی کی رُوح ہے۔ بڑے شوق سے ایک دوکان کھول جاتی ہے۔ لیکن پندرہ سولہ دن بھی گذرنے نہیں پاتے۔ کہ ہمارا تاجر بھائی ہمت ہار بیٹھتا ہے اور کہتاہے کہ اس میں تو کچھ نفع نہیں۔ حالانکہ کم ازکم دو سال تو اپنا اعتبار و وقار قائم کرنے کے چاہئیں پھر دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے پر اعتبار نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسے دیکھکر رونا آتا ہے۔ میںنے اکثر اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اگر کوئی چیز لینا چاہیں گے۔ تو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر ہندو دوکاندار سے لیں گے۔ اس میں میں کسی ایک فریق کو قصوروار نہیں ٹھہراتا۔ بلکہ ایک طرف قدردانی کی ضرورت ہے۔ تو دوسری طرف چیز کو عمدہ سپلائی کرنے کی۔ تیسرے بات یہ ہے۔ جو میں خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے زیادہ نفع کی امید پر گران فروشی کی جاتی ہے۔ حالانکہ زیادہ نفع لینے کا یہ طریق نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ مال کو مناسب نفع کے ساتھ سستا لگانا اور چیز کا عمدہ ہونا کامیابی کا راز ہے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ ہم میں تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ اسی نامراد اندھا دھند تقلید نے ہمارے دین کا ستیاناس کیا اور پھر اسی نے ہمارے دنیادی حالات میں بھی خسارہ پہونچایا۔ دکان کھولتے وقت ضرورت اور اپنے مذاق طبع کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ اگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے فلاں قسم کی تجارت شروع کی ہے۔ اور اس میں قدرے قلیل نفع حاصل کیا ہے۔ تو ہم بھی ویسی دکان کھول دیتے ہیں۔ حالانکہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ بھی اس موقعہ و مقام پر ایک دکان کی گنجائش بھی بمشکل ہوتی ہے۔ اسی طرح پر نہ صرف خود خسارہ میں رہتے ہیں بلکہ دوسرے کا بھی نقصان کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ پہلے دیکھے کہ آجکل کس چیز کی یہاں مانگ ہے۔ اور پھر یہ دیکھے۔ کہ آیا کوئی اور کارخانہ یا دکان تو نہیں۔ جو کافی طور سے ان ضرورتوں کو مہیا کررہا ہے۔ پھر یہ سوچے۔ کہ آیا مجھ میں یہ کام کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ جب تمام مرحلے طے ہو جاویں۔ تو پھر استخارہ کرکے اس کام کو استقلال کے ساتھ بسم اللہ کرکے شروع کردے۔ اپنا اعتبار اپنی خوش معاملگی اور عمدہ مال کو ارزاں فروخت کرنے سے جمائے۔ ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنے کے لئے طیار رہے۔ اور اپنے نقصوں کی اصلاح کرنا اپنا فرض خیال کرے۔

ایک مفید مشورہ

پیسہ اخبار میں بہاری پوری نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان حضرات کو جو مسلمانوں کی حالت کے درست ہونے کا انحصار سود لینے پر کرتے ہیں۔ حساب دکھا کر نادم کیا ہے۔ کہ ہماری تجارت کا بہت سا حصہ فریق مخالف کے ہاتھوں میں ہے اس کی فکر نہیں اور ایک جائز ذریعے کو ہاتھ سے دینے کا کچھ ملال نہیں اور ایک ناجائز ذریعہ آمد کو (جس کا انجام سوائے خسر الدنیا والآخرۃ کے کچھ بھی نہیں) عملدرآمد میں لانے کے لئے یہ زور و شور۔ اف لکم ولما تعلمون

مسلمانوں کے نقصان کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔

پہلے تخمینہ سود میں مسلمانان ہند کے اعلےٰ طبقہ کی اوّل درجہ کی آمدنی کا اوسط ۶۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دیگئی ہے جس سے ۴۹ لاکھ کی آمدنی ۲۹ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اگر دوسرے درجہ کی آمدنی کا اوسط ۳۰۰ روپیہ ماہوار اور ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ اور تیسرے درجہ کی ۱۲۵ روپیہ ماہوار یا ۱۵۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دی جائے اور دوسرے طبقہ کی فی کس ۵۰ روپیہ ماہوار سالانہ رکھی جائے۔

تو ۲۶۰۰×۳×۵۶۲ لاکھ = ۱۲ ارب ۶۷ کروڑ روپیہ سالانہ - ۱۵۰۰× ایک کروڑ ۵ لاکھ = ۱۵ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ - ۶۰۰×۲ کروڑ ۱۰ لاکھ = ۱۲ ارب ۶۰ کروڑ روپیہ - اور تیسرے طبقے کی ۱۰۰ روپیہ سالانہ فی کس کے حساب سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ کی ۲ ارب ۸۰ کروڑ ہوتی ہے - لہذا کل رقم آمدنی ۸۰ ارب ۱۷ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اس میں سے ۲ ارب ۱ کروڑ روپیہ بچت نکال دیا جاوے - تو باقی ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتے ہیں - جو ہنود کی جیبوں میں بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے جا پڑتی ہے - اور اس قدر مسلمانوں کا نقصان سمجھنا چاہیئے جو ہنود کی طرح ان سے پرہیز نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

اس ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ کے مقابلہ میں ۲ ارب ۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم جس پر مسلمان مسلمانوں سے سود لے سکتے ہیں - کچھ حقیقت نہیں - چہ جائیکہ اس کا سود جو کل ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہوتا ہے - افسوس اس ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ کا افسوس کبھی لیڈران قوم نے نہیں کیا - نہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے - بلکہ دوسروں کے کہنے اور سعی کی درخواست کرنے پر بھی شاید اس بارہ میں سعی کرنا منظور نہ کریں - ہنود کے لحاظ و ناراضی کے خوف سے جو بڑی قابل افسوس اور لائق شرم بات ہے۔

ان ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ کے آگے ان چند کروڑ یا زیادہ سے زیادہ ایک ارب روپیہ کی بھی کچھ حیثیت نہیں جو جواز سود کے خواہشمند و ساعی لوگوں نے زیادہ سے زیادہ تعداد رقم مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلکر ہنود کی جیبوں میں سود کے ذریعہ جانے والی بتائی ہے - البتہ یہ ایک ارب کی رقم سود - اس رقم سود سے زیادہ اور بہت زیادہ ہے جو مسلمان مسلمانوں سے لے سکتے ہیں - جسکی کل تعداد ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہے - اس لئے اسی نسبت سے لیڈران قوم کو بہ نسبت مسلمانوں سے سود لینے کی سعی کے مسلمانوں کو سود کا لین دین بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ مسلمانوں کا ایک ارب روپیہ جو سود کے ذریعہ ہنود کو ہر سال نظر کرنا پڑتا ہے - خود مسلمانوں کے پاس رہے۔

اس کوشش چھوڑکر خود مسلمانوں سے سود لینے کی سعی کرنا سخت غلطی اور سراسر نادانی ہے - اس حالت میں ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ چھوڑکر ۹۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ مسلمانوں کو پھر بھی ہنود کی بھینٹ چڑھانا پڑیگا - جو بڑی مضرت کا سبب ہے - اصل سود کے عام رواج کی کوشش کرنا مسلمانوں کی کامل تباہی کا موجب ہے - اس کو مفید اور ترقی قومی قرار دینا بڑی غلطی ہے - ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

سود کو چھوڑکر چھوت کی سعی کرنی چاہیئے اور سرگرمی اور ستعدی - ثابت قدمی - ہمت اور کامل توجہ و احتیاط کے ساتھ متفقہ اور پوری کوشش کرنی چاہیئے - تا کہ ... ... ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ مسلمانوں کا مسلمانوں کے پاس رہے ہنود کے پاس نہ جانے پائے - غریب مسلمان اس سے اپنی کاربرآری کریں عسرت سے نکل کر ثروت حاصل کریں اور رفتہ رفتہ مسلمان بھی ہنود کی طرح آباد و خوش آباد و خوش حال ہو جائیں - اگر درد قوم اور خیر خواہی مسلمانوں کی ہے تو اس ضروری و مفید ترین کام کی سعی کرنی چاہیئے - ورنہ درد قوم کا نام نہ لینا چاہیئے - یہی بے احتیاطی و بدپرہیزی مسلمانان ہند کی قومی تباہی و ذلت کا باعث ہے۔

یہی تنزل و ادبار کا ذریعہ ہے - جس مفلس قوم سے ہر سال ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ نکل جائے - وہ نادار و محتاج کیوں کر نہ ہو - جس قوم کے پاس اپنی کمائی کے علاوہ دوسری قوم کی کمائی کا ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ ہر سال آتا ہے - وہ کیوں نہ مالدار اور فارغ البال ہو

صنعتی تعلیم

اللہ اکبر وہ دن بھی تھے جب کسی نئی ایجاد کا تصور آتے ہی ساتھ ہی یہ خیال بھی آجانا ضرور تھا کہ یہ کسی مسلمان کی ذہانت کا نتیجہ ہوگا - یا اب یہ دن ہیں کہ ایک معمولی سی معمولی چیز کے لئے بھی ہمارے بھائی .. .... فریق ثانی کے دست نگر ہیں ہر چند کہ حمیت و غیرت کا یہ تقاضا نہیں ہونا چاہیے کہ معمولی کھانے کی چیز اور ہم اس کے لینے کیلئے ایسی دکان پر جائیں - جو کتے کو تو اپنے پاس بٹھائے ہوئے ہو - اور مسلمان کو دو تین گز کے فاصلہ پر کھڑا ہونا پڑے - کیونکہ مس کرنے سے ان سب اشیاء کے بھرشٹ ہو جانے کا وہم ہے - جسے اپنے گاڑھے خون کی کمائی دے کر خریدنے کے لئے وہاں اس ذلت کے ساتھ کھڑے ہونا پڑے نظر برین حالات میں دوسرے مسلمانوں کو چھوڑ کر صرف اپنی احمدی قوم کو اس بات کیطرف توجہ دلاتا ہوں - کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے - کہ ہم بھی ایک قوم کہلائیں - اور قوم بھی متمدن - ہماری تمدنی ضرورتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں - یہ ضروری نہیں - کہ سب ہی دینی علوم کے معراج کمال تک پہنچیں - جیساکہ قرآن مجید میں ہے - تو یہ کب ضروری ہے یا مناسب ہے - کہ سارے ہی مدرسہ میں تعلیم پائیں - بلکہ چاہیئے کہ ہمارے نوجوان دنیا کے ہر شعبہ میں اپنے اپنے رحجان طبیعت کے موافق دخل دیں - اگر بعض پڑھتے ہیں - تو بعض تجارت کرنا سیکھیں - جس کے لئے میرے خیال میں باقاعدہ تعلیم پانے کی ضرورت ہے اور بعض کوئی صنعت کاری سیکھیں - تاکہ کم از کم قوم کی تمدنی ضرورتوں کو پورا کر سکیں - اب وہ وقت آگیا ہے - کہ اس بات کی زور سے اپیل کی جائے - کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ساتھ ایک کلاس صنعت کے متعلق کھولی جائے - اور اس میں ہونہار نوجوانوں کو کام سکھایا جاوے - ایک ستری خانہ جو آج کل معمولی کام کر رہا ہے - ایک بنیاد ہے ایسے سکول کی - پس اس کو ذرا وسیع پیمانہ میں کر دیا جائے - امید ہے - کہ ہماری گذارش قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی۔

نونیکیاں کونسی ہیں

اس کا جواب ایک چینی مصلح نے یہ دیا ہے -

۱ - مروت وقار کے ساتھ ملی ہوئی -
۲ - حلم استقلال کے ساتھ ملا ہوا
۳ - ترقی ذہنی ادب کے ساتھ ملی ہوئی
۴ - حکمرانی کی قابلیت تکریم کے ساتھ ملی ہوئی
۵ - تربیت پذیری شجاعت کے ساتھ ملی ہوئی
۶ - راستبازی شرافت کے ساتھ ملی ہوئی -
۷ - تن آسانی تمیز کے ساتھ ملی ہوئی -
۸ - طاقت صداقت کے ساتھ ملی ہوئی -
۹ - دلیری نیکوکاری کے ساتھ ملی ہوئی -

انعام

مندرجہ ذیل شعر پر عمدہ جواب مضمون لکھنے والے صاحب علم کے لئے ایک بھائی نے ایک بیش بہا اور نفیس کتاب انعام نذر بدین بھیجا ہے۔ ؎

کہا سب نے بوعلی سینا نے زر سے
کہ مسے سے ساز کو خطرہ ہے۔

جو طالب علم چاہے اپنا مضمون لکھ کر ہمارے پاس بھیجے بعد انتخاب انعام دیا جائیگا۔

توجہ کے ساتھ پڑھکر عمل کرنیوالی بات

اگر آپ کوئی مضمون بھیجیں یا کسی مضمون کی نسبت کچھ لکھیں تو اس پتہ پر بھیجیں ایڈیٹر بدر قادیان اور اگر اخبار جاری یا بند کرانے یا پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت یا حساب چندہ کے متعلق کچھ ارشاد کرنا ہو تو یہ پتہ لکھیں۔ مینیجر بدر قادیان۔ ہرگز کسی خاص شخص کا نام نہ لکھا جائے اسی طرح ترسیل زر بنام پرنٹر و مینیجر چاہیئے۔ کیونکہ خاص شخص کا نام لکھنے سے تعمیل میں حرج ہوتا ہے۔ دیکھئے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایک ضرورت سے وطن تشریف لے گئے ہوئے ہیں سو جس قدر لفافے ان کے نام آئے ہیں ان کی تعمیل ان کے آنے پر موقوف ہے کیونکہ کسی کا خط کھولنا یا پڑھنا شرعاً و عرفاً منع ہے۔

رسید زر

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ہمارے مرسلہ مبلغات کی رسید تا حال نہیں چھپی جواب میں عرض ہے کہ آہستہ آہستہ سب بھیجنے والوں کے نام شائع ہو جاویں گے۔ گھبرائیے نہیں۔

سونے والو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے

مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۹ء قریباً ۱۲ بجے رات کے شدید زلزلہ ہوا جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد کے تمام زلزلوں سے شدید تھا۔ نقصان کچھ نہیں ہوا۔ خداوند کریم کا فضل رہا۔ پھر قریباً ۴ بجے صبح کے دوبارہ زلزلہ ہوا۔ اور پھر صبح ۱۲ ۹ بجے کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ ہوا۔ اس سے پہلے بھی تین دفعہ زلزلہ ہو چکا تھا۔ گویا ماہ مارچ میں ۱۰ تاریخ تک چھ دفعہ زلزلہ ہو چکا ہے۔

اور برادرم عامل شاہ صاحب ترنگ زئی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آج رات کو شب جمعہ ۱۲ ماہ حال کو ایک سخت جھٹکا زلزلے کا محسوس ہوا۔ جو نہایت زور سے تھا مدتوں سے ہم کہتے ہیں کہ یہ سب ہماری شامت اعمال اور مسیح موعود کی صداقت۔

اور سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے۔ ۵۔۶ مارچ کی درمیانی شب کے نو سے ۵ بجے تک شارغ بلوچستان میں زلزلے کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے بازار کے بہت سے مکانات گر پڑے اور ریلوے عمارات کو بھی مزید صدمہ پہونچا جھٹکے درگئی اور خوست میں بھی محسوس ہوئے۔

اور آریہ گزٹ میں مسطور ہے۔ ۱۲ ماہ حال کو درگئی اور خوست ملک بلوچستان میں نو بجے بڑا سخت بھونچال آیا کچی مکانات اور عالی شان عمارتیں گر کر مسمار ہو گئیں اور ریلوے اسٹیشن پر بھی بہت نقصان ہوا۔

(ربنا فلا تجعلنا فی القوم الظالمین)

جنگ اور جان و مال کا نقصان

نام جنگ	سنہ	نقصان جان
کریمیا	۵۵-۱۸۵۴ء	۷۵۰۰۰
امریکہ کا سول وار	۶۵-۱۸۶۱ء	۸۰۰۰۰۰
فرانس و جرمنی	۷۱-۱۸۷۰ء	۲۲۵۰۰۰
آسٹریا، اٹلی اور پرشیا	۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰
فرانس اور اٹلی		۴۰۰۰۰
میکسیکو، کوچین وغیرہ کے جنگوں میں		۷۰۰۰۰
بلگیریا اور آرمینیا کے گشت و خون ۷۶-۱۸۷۶ء		۱۹۵۰۰۰۰

گویا کہ ایک ربع صدی کے جنگوں میں قریباً ۲۰ لاکھ آدمی یا بالفاظ دیگر شہر لندن کی نصف آبادی کے برابر بندگان خدا طعمہ جنگ اجل ہوئے۔

نام جنگ	اخراجات
جنگ کریمیا	۳۴ کروڑ پونڈ
فرانس و اٹلی	۶۰ کروڑ پونڈ
آسٹریا و پرشیا کی جنگ	۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ
امریکہ کا سول وار	۴۰ لاکھ پونڈ
" " شمالی	۴۹ کروڑ پونڈ
" " جنوبی	۴۶ کروڑ پونڈ
فرانس و جرمنی کا جنگ	۵۰ کروڑ پونڈ
میکسیکو وغیرہ کے جنگ	۱۴ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ
	میزان ۱۶۱ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ

غارتگری کی وارداتیں بند کرنے اور حفظ و امن قائم رکھنے کے لئے اگر تدابیر ذیل عمل میں لائی جائیں تو کامیابی دست بستہ حاضر ہو جائے اور یاغستان بھر میں ایسا شاہانہ رعب چھا جائے کہ دشمن اپنے افعال ناشائستہ پر پشیمان ہوں اور قرار واقعی حلقہ بگوش ہو جاویں (۱) وادی بازار سے لیکر درہ خیبر تک پختہ فوجی سڑک بنا دی جائے (۲) درہ خیبر کے علاوہ تمام چھوٹی چھوٹی رہگذریں اور پگڈنڈیاں جہاں سے آدمی کا گذرنا ممکن ہو۔ فوجی چوکیوں سے محفوظ کر دی جائیں (۳) پشاور میں فوجی پولیس بڑھائی جائے اور شہر کے چاروں طرف قریب قریب چوکیاں قائم کر کے تمام چھوٹے بڑے راستے جہاں سے شہر میں داخل ہونا ممکن ہو محفوظ اور سرحد پار والوں کیلئے بند کر دئے جاویں (۴) کوئی بھی یاغستان کا رہنے والا خواہ کسی فرقہ سے ہو۔ انگریزی سرحد میں داخل نہ ہونے پائے (۵) داخلہ صرف پاس یا سارٹیفکیٹ کے ذریعے ہو تو گذرنیوالے کو لازم ہے کہ انگریزی سرحد قدم رکھنے سے پیشتر افسر ضلع سے حاصل کرے اور افسر چوکی کے سامنے پیش کرے (۶) گورنمنٹ کے آفریدی دوست ملک اور پنشن خوار لوگ جو سرحد باہر کے رہنے والے ہیں وہ بھی یا سوائے مستثنے نہ کئے جاویں اور تمام ملازم اور تاجر اور کاروباری لوگ جنکو انگریزی سرحد میں داخل ہونے کی ضرورت ہو۔ پہلے اپنی نیک چلنی اور خوش معاشی کا ثبوت افسر کے پاس حاصل کریں (۷) پاس افسران ضلع سے صرف ان لوگوں کو عطا کئے جاویں جو اپنی ضرورت اور نیک چلنی کی شہادت یا ضمانت داخل کر سکیں اور داخلہ صرف روز روشن میں ہو۔ بعد از شام کوئی آنے جانے نہ پائے (۸) جو یاغستانی پشاور میں یا اس کے گرد و نواح میں مستقل سکونت رکھتے ہیں ان کی خاص نگرانی عمل میں لائی جائے کیونکہ یہ اور وہ سب ایک ہیں کیا تعجب ہے۔ کہ وہی لوگ جو دن میں ہم کو شریف اور وضعدار معلوم ہوتے ہیں۔ رات کے وقت ڈاکوؤں کے مددگار، معاون مخبر یا خود ڈاکو بن جاتے ہوں جنکی تمیز مشکل سے ہو سکتی ہے (۹) اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے ڈیٹکٹو مقرر کئے جاویں جو سرحد والوں کی حرکات و سکنات کو ہمیشہ زیر نظر رکھیں۔ صرف یہی تدابیر ہیں جنکو عملی صورت دکھانے سے سرحدی پیچیدگیوں کا مسئلہ ہمیشہ کیلئے حل ہو سکتا ہے۔ (عامل)

رسید زر

۲۲ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۹۹۵ قاضی عبدالرحیم صاحب عا/
۲۲ " " نمبر ۱۷۵۰ منشی غلام محی الدین صاحب عا/
۲۲ " " نمبر ۲۲۱ میاں کریم بخش صاحب عا/
۲۲ " " نمبر ۵۳۶ چودہری ملا صاحب عا/
۲۲ " " نمبر ۱۷۲۶ بابو نظام الدین صاحب عا/
۲۲ " " نمبر ۲۴ دلاور خان صاحب عا/
۲۲ " " نمبر ۲۵۷ منشی عنایت اللہ صاحب عا/
۲۲ " " نمبر ۹۲۳ چودہری خدا بخش صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۴۳۴ ۔ منشی فتح الدین صاحب ے/
۲۳ " " نمبر ۱۲۶۱ ۔ محمد صادق صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۱۸۵ ۔ محمد بخش صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۱۶۶۵ ۔ نور علی صاحب عا/
۲۳ " " الف ۹ ۔ منشی بدر الدین صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۱۰۴۶ ۔ مولوی عبداللہ صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۵۳۹ ۔ محمد عمر صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۱۴۲۹ ۔ محمد موسیٰ صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۷۵ ۔ شیخ حسین بخش صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۱۱۶۹ ۔ غلام حیدر صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۵۱۴۰ ۔ منشی رحمت اللہ صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۹۶۴ ۔ احمد دین صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۹۴۷ ۔ وزیر خان صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۸۵۹ ۔ انجمن خادم الاسلام عا/
۲۳ " " نمبر ۱۲۱۲ ۔ میاں شادی صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۱۳۱۲ ۔ بشیر الدین صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۱۶۲۵ نادر خان صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۱۱۸۴ ۔ بابو امام الدین صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۱۲۵۶ ۔ عمر الدین صاحب للعہ/
۲۳ " " نمبر ۱۲۴۰ ۔ منشی غلام رسول صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۱۱۶۳ ۔ سید علی حسین صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۱۶۳۸ ۔ مولوی سید عمر صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۱۱۰۰ مستری احمد دین صاحب عا/
۲۳ " " نمبر ۱۲۵ ۔ حکیم محمد حسین قریشی للعہ/
۲۳ " " نمبر ۳۴۸ ۔ اسمٰعیل صاحب عا/

۲۴ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۳۳۵ بابو اکبر علی صاحب صہ/
۲۴ " " نمبر ۹۱۰ منشی علی گوہر صاحب للعہ/
۲۴ " " نمبر ۱۸۶۶ محمد اعظم خان صاحب ے/
۲۴ " " نمبر ۱۳۹ ۔ سید مظہر علی صاحب صہ/
۲۴ " " نمبر ۱۸۸۱ ۔ عبدالرحیم صاحب عا/
۲۴ " " نمبر ۵۳۲ ذوالفقار علی خان صاحب للعہ/
۲۴ " " الف ۹۰ فتح دین صاحب عا/
۲۴ " " نمبر ۸۵ چودہری فتح محمد خان صاحب عا/
۲۴ " " نمبر ۱۶۲۷ ۔ سید محمد سرور شاہ صاحب للعہ/
۲۴ " " نمبر ۵۶۳ ۔ محمد امیر صاحب للعہ/
۲۴ " " نمبر ۲۵۸ ۔ حافظ محمد الدین صاحب للعہ/
۲۵ " " نمبر ۹۹۲ ۔ محمد صدیق صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۱۹۶ ۔ قاضی فضل الٰہی صاحب صہ/
۲۵ " " نمبر ۱۸۶۷ ۔ غلام غوث صاحب للعہ/
۲۵ " " نمبر ۲۵۰ حکیم سرفراز خان صاحب للعہ/
۲۵ " " نمبر ۱۴۵۴ ۔ امام الدین صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۱۶۹۸ مرزا عزیز بیگ صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۸۳۶ عمر الدین صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۲۲۵ مرزا عبدالکریم صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۱۳۹۹ پیر محمد صاحب عہ/
۲۵ " " نمبر ۱۳۹۴ ۔ محمد اسحٰق صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۶۶۷ سید محمد عبدالواحد صاحب للعہ/
۲۵ " " نمبر ۹۶۹ ۔ محمد سعید الدین صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۱۴۵۴ ۔ مولوی غلام امام صاحب للعہ/
۲۵ " " نمبر ۱۶۸۰ ۔ منشی جلال الدین صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۱۵۴۹ عبدالعزیز صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۱۴۹۲ محمد اسمٰعیل صاحب للعہ/
۲۵ " " نمبر ۱۶۵۷ ۔ مولوی اللہ دتا صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۵۸۲ ۔ سید عظیم الدین صاحب صہ/
۲۵ " " نمبر ۱۳۱۴ ۔ محمد شریف صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۱۶۶۲ ۔ شیخ محمد صاحب عا/
۲۵ " " نمبر ۵۹۲ ۔ اسداللہ صاحب للعہ/
۲۵ " " نمبر ۱۳۵۹ ۔ احمد نور افغان عہ/
۲۷ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۲۹۵ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۵۴۷ ۔ میاں امام الدین صاحب عہ/
۲۷ " " نمبر ۱۱۹۵ ۔ میاں نیاز اللہ صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۱۳۰۰ ۔ محمد حسین صاحب للعہ/

۲۷ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۵۹۰ ۔ محمد حیات صاحب عا/
۲۷ " " نمبر ۱۲۲۳ میاں شاہ دین صاحب عہ/
۲۷ " " نمبر ۵۷۵ سردار فضل حق صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۹ ۔ بابو اصغر علی صاحب صہ/
۲۷ " " نمبر ۱۴۴۲ بابو محمد حسین صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۱۳۱۵ شیر باز خان صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۱۶۶۹ ۔ مہتر دیسراج صاحب عا/
۲۷ " " الف ۱۹ سید محمد شاہ صاحب عا/
۲۸ " " نمبر ۱۱۱۲ ۔ ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب صہ/
۲۷ " " نمبر ۱۴۹۷ ۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۱۴۹۱ ۔ محمد اکبر خان صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۹۸۰ بابو غلام حسین صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۱۵۹۲ ۔ سرفراز خان صاحب عہ/
۲۷ " " نمبر ۱۵۸۲ نواب علی صاحب عا/
۲۷ " " نمبر ۷۳۵ گلاب الدین صاحب ۱۲/ ۵/
۲۷ " " نمبر ۵۴۷ ۔ میاں امام صاحب عا/
۲۸ " " نمبر ۱۸۰۶ ۔ سید محمد مسعود صاحب للعہ/
۲۸ " " نمبر ۱۰۳۲ ۔ عبدالمجید صاحب عکہ/
۲۸ " " نمبر ۸۵۰ ۔ عبدالرزاق صاحب عا/
۲۸ " " الف ۱۷۹ ۔ مبارک شاہ بخاری عا/
۲۸ " " نمبر ۱۱۴۳ قاضی سلطان احمد صاحب للعہ/
۲۹ " " نمبر ۱۱۰۴ ۔ منشی کریم بخش صاحب گرداور عا/
۲۹ " " نمبر ۹۴۵ ۔ چودہری علم الدین صاحب عا/
۲۹ " " الف ۳۳ منشی بوٹے خان صاحب عا/
۲۹ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۹۱۳ ۔ امیر اللہ خان صاحب عا/
۲۹ " " نمبر ۱۱۳۱ ۔ عبدالقادر صاحب عکہ/
۲۹ " " نمبر ۸۲۲ ۔ عبداللہ خان صاحب عا/
۲۹ " " نمبر ۱۹۱۵ ۔ منشی محمد حیات صاحب عہ/
۳۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۴۰۷ ۔ منشی اللہ دتہ صاحب عا/
۳۰ " " نمبر ۲۱۵ ۔ بابو محمد صاحب للعہ/
۳۰ " " نمبر ۱۱۹۱ ۔ شیخ رحمت علی صاحب عا/
۳۰ " " نمبر ۲۴۷ ۔ ملک مولا بخش صاحب صہ/
۳۰ " " نمبر ۲۰ ۔ میاں غلام احمد صاحب صہ/
۳۰ " " نمبر ۱۶۹۹ ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب عا/
۳۰ " " نمبر ۱۰۱ ۔ شیخ نور احمد صاحب صہ/
۳۱ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۰۵ ۔ چودہری کریم بخش صاحب للعہ/
۳۱ " " نمبر ۱۵۴۹ ۔ ملک مقرب خان صاحب صہ/

ممیرا

میرے پاس اصلی ممیرا ہے جو مین نے پہاڑی علاقون سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہان بزرگان ملت نے اس ممیرے کو دیکھا اور خریدا ہی ہے اپنے بھائیون کو اطلاع کہ پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دون گا اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ ممیرا نہین۔ تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ راستی کر قدردان اسے خریدین۔

احمد نور - مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

بدر مین اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتون کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کرین جو واجبی اُجرت پر شائع کئے جا سکین گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری مین نکلتا ہے۔ قیمت عا سالانہ عوام سے اور طلباء سے ۱۲ آنے

المشتہر

مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان

رسید زر

۔۔ بدری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۲۰۱ محمد الدین صاحب	عا/
یکم فروری ۱۹۰۸ء نمبر ۱۹۱۶ - غلام احمد صاحب	عا/
۱۴ ۔ ۔ ۲۴ - غلام محی الدین صاحب	للعہ/
۱۶ ۔ ۔ ۱۵۰۱ - پیر بخش صاحب انسپکٹر	للعہ/
۱۸ ۔ ۔ ۱۹۵۲ - السعد تہ صاحب ولد کریم بخش صاحب	عا/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس مین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون شمس بازغہ وغیرہ کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تزاوفض کو ضبط نہین کرسکا۔ اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو ایسے طرز سے ایک جگہ جمع کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہین۔ بہت سے مضامین نئے ہی ہین۔ جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہین۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے۔ کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہوکر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالے ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرماوے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مردآزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کرلیا ہے والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو۔

در ثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین مندرج مین۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین گی۔

قیمت مجلد ۸ ر غیر مجلد ۶ ر

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ا ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور مرید ان کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲ ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین بکنے کو ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ ر غلامی اور عصمت انبیاء ۲ ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ا ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت فی جلد ا

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ ر

کامن احمدی — اللہ داد والے۔ قیمت ۱ ر

آئینہ کشتی — طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ا ر

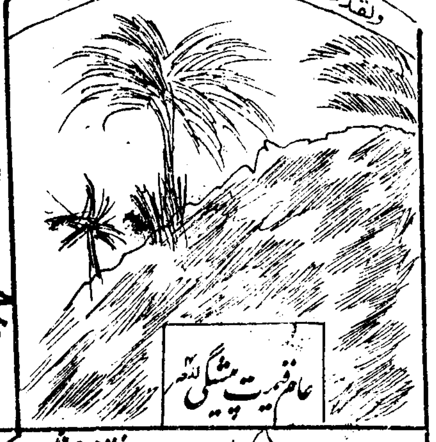
کامن احمدی — غلام رسول والے۔ قیمت ۲ ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بدر

BADR — QADIAN



قیمت از معاونین صمہ — قادیان میں ہے

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب — گورنمنٹ ...

جلد ۷ — ۲۲ صفر ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء — نمبر ۱۲

فی پرچہ ۲ — سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا — از افریقہ صمہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر (میاں معراجدین عمر صاحب) نے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے اب تک تو یہ تھا۔ کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ لیکن اس وقت سر دست پروپرائٹر صاحب میاں معراجدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کرینگے۔ اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہین ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے۔ اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینیجر بدر** لکھنے چاہئین۔ ہان جو مضامین اخبار مین چھاپنے کے لئے ہون وہ ایڈیٹر کے نام آنے چاہئین۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موںہہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑہائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

دورہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

مقام قادیان جیسا کہ پہلے سے احباب کو اطلاع ہے صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کے دورہ [illegible] میں ایک مقام قادیان بھی تھا جس [illegible] ماہ مارچ [illegible] بروز شنبہ کو صبح [illegible] بجے [illegible] صاحب فنانشل کمشنر بہادر ہمراہی [illegible] صاحب ہیڈ [illegible] وہائوس سیکرٹری [illegible] ساتھ [illegible] گورداسپور و تحصیلدار صاحب بٹالہ [illegible] مقام [illegible] کو تمام صاحبان [illegible] گئے۔

[illegible] کوئی [illegible] حضرت [illegible] دوروں [illegible] میں [illegible] سے چونکہ [illegible] مثلاً صدر انجمن احمدیہ مدرسہ اخبارات وغیرہ کے قیام کے ایام سے کبھی ایسا موقعہ قادیان کو حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ اب اس گاؤں کی آبادی بھی کچھ ہی ہے اس کی اہمیت سلسلہ احمدیہ کے افراد و حکام جانتے ہی ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوا کہ پنجاب کے ایک ممتاز افسر کی مہمان نوازی اور پیشوائی کے سامان ہماری طرف سے مہیا کئے جاتیں۔ چنانچہ مدرسہ کے واسطے [illegible] اور [illegible] ڈیروں کے واسطے [illegible] اور [illegible] کے گرد اگرد ایک دروازہ بنایا گیا جس پر [illegible] لکھا گیا۔ دروازہ کے اندر سڑک پر خیمہ تک [illegible] کے گملے رکھے گئے اور خیمہ کے آگے ایک چبوترہ تیار کیا گیا جس پر سلسلہ احمدیہ کے بزرگ ممبر صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بیٹھے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری صاحب خواجہ کمال الدین۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور شیخ [illegible] صاحب [illegible] ریاست جموں و کشمیر گھوڑوں پر سوار ہو کر صبح کے وقت ایک دو میل کے فاصلہ تک پیشوائی کے واسطے آگے گئے۔ جہاں صاحب بہادر نہایت خلق اور محبت کے ساتھ ان سے ملاقی ہو کر علاقہ کے حالات کے پرسان رہے اور پھر سب اکٹھے سوار ہو کر قادیان آئے۔ ڈیرے کے باہر مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء بدر رویہ اپنا جھنڈا لئے کھڑے تھے۔ طلباء کی صفوں کے سرے پر مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے صاحب بہادر کا استقبال کیا جہاں صاحب بہادر ٹھہر گئے اور ہیڈ ماسٹر صاحب سے مدرسہ کا حال دریافت کرتے رہے اس کے بعد جب صاحب بہادر ڈیرے کے قریب پہونچے جس کے باہر چبوترے پر جماعت احمدیہ کے ممبران تھے تو وہاں آپ ٹھہر گئے اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز سے ہاتھ ملایا پھر مولوی صاحب معروف نے دیگر ممبران کو صاحب بہادر کے لئے معین نام بنام پیش کیا جو دونوں طرف انکی صف میں کھڑے تھے۔ صاحب بہادر نے ہر ایک کا سلام کشادہ پیشانی سے قبول کیا۔ [illegible] کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس لاہور۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور۔ چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ۔ سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس جلال آباد۔ چوہدری عنایت اللہ خان صاحب سب انسپکٹر پولیس بھاندگوندل علاقہ شاہ پور۔ منشی کرم الٰہی صاحب انسپکٹر پولیس ریاست پٹیالہ۔ محمد ذوالفقار علی خان صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری ریاست رام پور۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ ملک شیر محمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ پولیٹیکل منسٹر کشمیر دربار۔ بابو محمد شریف صاحب بی۔ اے ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور۔ خان غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اورین سکول سیالکوٹ۔ مولوی محمد احمد صاحب بی۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ علاقہ بہاولپور۔ ابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک پولیٹیکل ایجنسی آفس گلگت۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن بھیرہ۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب انچارج شفا خانہ امرتسر۔ خان امیر اللہ صاحب نمبردار و معافیدار و رئیس اسمعیلیہ علاقہ صدر۔ عادل شاہ صاحب نمبردار و معافیدار علاقہ ترنگزئی علاقہ صدر۔ شلن مدار شاہ صاحب رئیس علاقہ صدر۔ مولوی محمد حسین [illegible] صاحب آف [illegible] راجہ رحمت اللہ خان صاحب جاگیردار مظفر آباد ریاست کشمیر۔ ملک مولا بخش صاحب رئیس گوجرانوالہ۔ گوجرانوالہ۔ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر و رئیس بھیرہ۔ چوہدری حاکم علی صاحب پہلوال ضلع شاہ پور۔ چوہدری محمد سرفراز خان صاحب سفید پوش و ممبر لوکل بورڈ ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب رئیس تدولہی ضلع سیالکوٹ۔ منشی عبد المجید خان صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ۔ منشی محمد اروڑا صاحب ملازم ریاست کپورتھلہ۔ حافظ فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے آفس لاہور۔ بابو غلام محمد صاحب فورمین گورنمنٹ ریلوے پریس لاہور۔ بابو جمال الدین صاحب ٹرائنگ کنوئیسران ڈبلیو ریلوے۔ شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر چرم وزیر آباد۔ حافظ غلام رسول صاحب پروپرائیٹر میڈیکل ہال وزیر آباد۔ شیخ محمد جان صاحب جنرل کانٹریکٹر وزیر آباد۔ شیخ محمد جان آف غلام قادر اینڈ سنز سیالکوٹ چھاونی۔ خلیفہ رجب الدین صاحب سوداگر لاہور۔ خلیفہ نور الدین صاحب جموں مرچنٹ۔ شیخ علی محمد صاحب جنرل مرچنٹ کشمیر۔ مستری موسیٰ پروپرائیٹر بائیسکل ہوس لاہور۔ حاجی الٰہی بخش صاحب سوداگر گجرات۔ امیر احمد خان صاحب مالگذار ہوتی مردان وغیرہ۔ منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان۔ منشی احمد الدین صاحب رئیس گجرانوالہ۔ مرزا خدا بخش صاحب حکیم لاہور۔ میاں نبی بخش صاحب سوداگر شال امرتسر۔ بابو محمد شفیع صاحب پوسٹ ماسٹر ڈیرہ اسمعیل خان۔ منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متھرا۔ منشی محمد نواب خان صاحب نائب جاگیردار مالیر کوٹلہ۔ منشی اللہ دتا صاحب منیجر آفت یورپ سیالکوٹ۔ حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حکیم محمد حسین صاحب رئیس مبارک گڑھ۔ حکیم الطاف حسین دہلی۔

اس ملاقات کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے بیان کیا کہ یہ سب یہاں دوست صرف آپکے استقبال کیواسطے جمع ہوئے ہیں اور سلسلہ احمدیہ کو ای پریزنٹ کرتے ہیں اسکے سوا اور کوئی مطلب ان کا نہیں اس پر صاحب بہادر نے شکریہ ادا کیا ان صاحبان نے انکی خاطر اس قدر تکلیف اٹھائی اسکے بعد خواجہ صاحب نے حضرت اقدس اور آپکی جماعت کیطرف صاحب بہادر کو شام کے کھانے کی دعوت قبول فرمانے کے واسطے عرض کی جسکو صاحب بہادر نے بالآخر قبول کیا اور اس کے مطابق شام کا کھانا تمام صاحبان کا خیموں میں پہنچایا گیا۔

معائینہ مدرسہ بارہ بجے کے قریب ڈپٹی کمشنر صاحب مدرسہ کے معائینہ کے واسطے تشریف لائے۔ دروازہ مدرسہ پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے صاحب بہادر کا استقبال کیا صاحب بہادر نے تمام مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا اور نہایت خوشنودی کا اظہار کیا اور دفتر مدرسہ میں بیٹھ کر دیگر حالات مدرسہ اور نقشہ جات حاضری و اساتذہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر جاتے ہوئے پھر خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ صاحب فنانشل کمشنر بہادر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی سے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم آلہی صاحب بھیرہ ضلعدار و رئیس)

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ تارخ کا فرو دیندار کا

جب جمال بی بی نے حیات و ممات مسیح پر گفتگو کرنیکا از حد اشتیاق ظاہر کیا اور پیام پر پیام آنے لگے میں نے بھی اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنے سید و مولا کے حکم کے بموجب تبلیغ کا حق ادا کرنے کا اہتمام بحث کو چل پڑی۔ خدا شاہد ہے کہ میں بحث مباحثہ کو ہرگز پسند نہیں کرتی اور نہ مجھے شہرت حاصل کرنے کی خواہش ہی خیال تھا تو صرف یہ تھا کہ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہونچ جاوے الغرض میں مع ہمراہ مدال کو جمال بی بی کے ہاں پہونچی تو راست کا مجمع کثیر اور جم غفیر تھا جا پہونچی۔ مخالفت اور جہالت کا یہ عالم تھا۔ کہ کوئی حق اور تحقیق کی پیاسی نظر نہیں آتی تھی۔ ہر ایک کے دل میں صرف ایک ہی دھن لگی ہوئی تھی۔ کہ کسی طرح بیوی کو فتح ہو کوئی اس کے منہ پر چھو کرتی کوئی اس کی پیٹھ پر دم کرتی اور پھونکین مارتی۔ غرض ایک عجیب منظر کا میدان نظر آتا تھا۔

میں نے سب سے اول اس سحر کو توڑنے کیلئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ پڑھا اور بعد ازاں حضرت اقدس کی نظم۔

ابن مریم مرگیا حق کی قسم۔ داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقان سر بسر۔ اسکے مرجانے کی دیتا ہے خبر
کوئی نہیں رہا با ہر اموات سے۔ ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے

بآواز بلند پڑھی (سوال) بیوی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ تصور کرتی ہو یا مرا ہوا (جواب) زندہ۔ (سوال) کوئی آیت دکھاؤ (جواب الجواب) میں نے کہا بہن اس کو غور سے پڑھو اور تدبر کرو۔ اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے اس الزام سے کہ وہ قتل کیا گیا اور پھانسی دیا گیا اور لعنتی موت مرا بری کیا ہے درحقیقت یہودیوں نے مسیح ابن مریم کو قتل نہیں کیا اور نہ پھانسی دیا بلکہ یہ خیال اون کے دل میں شبہ کے طور پر ہے اور اون کے پاس کوئی یقینی اور قطعی دلیل نہیں صرف ایک ظن کی پیروی کر رہے ہیں۔ یقینی امر یہ ہے کہ وہ فوت ہوگئے اور اپنی طبعی موت سے مرے۔ اور خدا تعالے نے اون کو اپنے راستباز بندوں کیطرح اپنی طرف اٹھا لیا۔ پھر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب دیا جانا اور اس سے خدا کے حکم کے ساتھ زندہ سلامت اتارا جانا۔ حواریوں کا اوٹھا لے جانا مرہم عیسیٰ بنانا اور اون کے زخموں پر لگانا۔ اپنی والدہ کو ساتھ لے کر کشمیر کی جانب ہجرت کرنا وہاں جا کر بنی اسرائیل کی بکھری ہوئی بھیڑوں کو پیغام آلہی پہونچانا۔ اپنے تبلیغ یوز آسف یا شہزادہ نبی کے نام سے مشہور ہونا اور بعد ازاں وہاں ہی وفات پا جانا۔ اور اپنی قبر کو بنی اسرائیل کی قبروں کیطرح بنوانے کی ہدایت کر جانا سب مفصل بیان کیا۔ سنتے ہی بیوی کا رنگ زرد ہو گیا ہونٹ خشک ہونے لگے پانی مانگنا شروع کیا۔ مگر مجھ عاجزہ کی طبیعت میں سچائی کا وہ جوش تھا کہ الامان اگر مجھے ہار جیت کی ضرورت ہوتی تو میں پہلی دلیل میں ہی میدان جیت چکی تھی اور وہ سخت شرمندہ اور نادم ہو رہی تھی۔ میں نے کہا گھبراؤ نہیں مجھے خواہ آٹھ دن تقریر کرنی پڑے۔ میں تیری زبان سے تجھے وفات مسیح کی قائل کراؤنگی۔ اور نیز یہ آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک۔ اے عیسیٰ پہلے تجھے موت دونگا اور بعد ازاں رفع دونگا یعنی اپنی طرف اٹھاونگا۔ گویا کہ متوفیک رافعک کی پہلی شرط ہے اگر وہ پوری ہو تب ہی دوسری پوری ہو سکتی ہے جیسے کہ کوئی اعلے حاکم کسی کو کہے۔ کہ اگر تم بی۔ اے پاس کروگے تو تمہیں تحصیلداری دی جاوے گی۔ تو پھر جب اسے تحصیلداری کے عہدہ پر دیکھیں۔ تو ضرور ماننا پڑیگا۔ کہ اس نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرلی ہے تو بعد ازاں یہ عہدہ ملا ہے۔ لطف یہ کہ بل رفعہ اللہ چھیویں سیپارہ میں ہے اور متوفیک تیسرے میں تو اس سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ پہلے وہ فوت ہوئے اور بعد ازاں رفع دیگئی رفع ہمیشہ روحانی ہوتی ہے۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رفعنی والی دعا پڑھا کرتے تھے۔ اگر رفع کے معنے بجسد عنصری اٹھایا جانا ہوتا تو وہ بھی ضرور اٹھائے جاتے مگر رفع کے معنے ہی ہیں جسم کو بیکار چھوڑ دینا اور روح کو اٹھا لینا (جواب) چپ۔ (سوال) میں نے حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ اے میری بزرگو! تمام نبیوں سے کس کا رتبہ بڑا ہے (جواب) سب نے متفق ہو کر کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (جواب الجواب) میں نے کہا کہ پھر کیوں آپ کی آنکھوں پر جہل کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ جو تمہیں دکھائی سجھائی نہیں دیتا۔ کہ وہ خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین زیر زمین جا گزین ہوں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل ذرہ اور [illegible] کا مصداق ہیں۔ خدا کے پاس [illegible] بیٹھے کے سنہ انیس سو برس تک بیٹھے رہیں لطف یہ کہ ان کی عمر میں بھی فرق نہ آوے۔ پھر آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انہوں نے مردے بھی زندہ کئے کوڑھی چنگے بہروں کا چھا کیا۔ پرندوں کو پیدا کیا۔ تو پھر اون کو خدا کا شریک ہونے میں کون سی کسر رہ گئی۔ تو پھر کیا وجہ کہ انہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہ مانا جائے جبکہ وہ خدا لایزال کی طرح ہی قیوم اور سب سے بڑھکر یہ کہ خالق بھی ہیں تو اے لوگو! خدا کے غضب سے ڈرو۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء کا ترجمہ سر پیٹکر اسے۔ تحقیق اللہ تعالے نہیں بخشیگا جو کوئی شرک کرے سوائے اس کے بخشدیگا جسکو چاہیگا دیکھو خداوند کریم کو شرک کیا نا منظور ہے آپ لوگوں نے تو پھر کمال ہی کیا کہ خداوند عزّ و علا کی تمام صفتیں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیدیں۔ بیوی کو کہا کہ آپ ان باتوں کا مفہوم سمجھا دیجئے۔ کہ یہ سنتے ہی بیوی نے جھٹ مترجم قرآن مجید نکالا اور کہا کہ یہ دیکھو عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کی چڑیاں بنائیں اور ان میں پھونک ماری تو وہ زندہ ہوگئیں۔ میں نے کہا کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کی اور خداوند کریم کی چڑیوں میں امتیاز کر سکتی ہو اس نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میں ان کا جواب علیحدہ علیحدہ دونگی۔ (سوال) کیا اونہوں نے مردے زندہ کئے۔ (جواب) کہا ہاں (سوال) کوئی ثبوت (جواب) کوئی نہیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

استفسار اور اُن کے جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالات کے جواب بطور قول کے ذیل میں عرض ہیں۔ بحول اللہ وقوتہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

قولہ سماع موتی کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ ابتدا کا نہ انتہا ۔۔۔ کسی قدر زیادہ عرصہ کا۔ میں نے جو الحکم نمبر ۱۳ جلد ۱ میں حضرت عائشہ صدیقہ کا قول پیش کیا تھا اوس کا ماحصل یہی تھا کہ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ راوی نے مطلب غلط ظاہر کیا ہے۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب نہ کیا تھا بلکہ زندوں کی نصیحت کے لئے یہ کلام کی تھی۔

اقول۔ حدیث قلیب بدر میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سائل ایک عظیم الشان فقیہ آدمی ہے۔ معمولی آدمی نہیں یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خود موقعہ پر موجود ہے۔ حضرت صدیقہ بدر میں موجود نہ تھیں اور پھر یہ روایت متفق علیہ امام بخاری ومسلم کی ہے۔ رویت کی شہادت کے مقابل صرف سماع یا قیاس کیا کام دے سکتا ہے۔ میں اس حدیث کو دوبارہ احتیاطاً لکھتا ہوں۔ آپ دوبارہ غور کریں۔

فی الصحیحین ان رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم لما ظہر علے اھل بدر اقام ھناک ثلاثا ثم امر براحلتہ فشدت بعد ثلاث من اٰخر اللیل فرکبھا۔ ثم سار حتی وقف علی القلیب قلیب بدر فجعل یقول یا اباجہل بن ھشام یا عتبۃ بن ربیعۃ یا شیبۃ بن ربیعۃ۔ بخاری میں ہے۔ ینادیھم باسمائھم واسماء اٰبائھم۔ یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان۔ ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی قد وجدت ما وعدنی ربی حقا فقال لہ عمر یا رسول اللّٰہ ما تکلم من اقوام قد جیفوا۔ بخاری میں ہے۔ من اجساد لا ارواح لھا اور منثور میں ہے۔ الیسوا امواتا یا رسول اللّٰہ فقال انھم یسمعون کما تسمعون فقال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکن لا یجیبون۔ وفی السیرۃ انہ علیہ السلام قال بئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم کذبتمونی وصدقنی الناس واخرجتمونی واٰوانی الناس وقاتلتمونی ونصرنی الناس فبئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۱۷

اس حدیث سے صاف اور کئی طرح کی اطلاع قسم کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول موکد بقسم کے مقابل حضرت صدیقہ یا کسی دوسرے کا قیاس کیا وقعت رکھتا ہے۔ پھر حدیث بھی اعلے طبقہ کی ہے۔ جس پر امام بخاری ومسلم کا اتفاق ہے بلکہ اس حدیث سے بڑھ کر خود قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ اول قال یقوم لقد ابلغتکم رسالۃ ربی ونصحت لکم ولکن لا تحبون النصحین ۸/۱۲ دوم قال یقوم لقد ابلغتکم رسالات ربی ونصحت لکم فکیف اٰسی علے قوم کافرین ۹/۱۔ ان دونوں آیات تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ کہ ہلاک شدہ قوم کی توبیخ وتقریع کے لئے حضرت صالح وحضرت شعیب نے فرمایا۔ آپ ان آیات واحادیث پر غور کریں کیسا صریح ثبوت اس بات کا ہے۔ کہ مخاطب موتی ہی تھے۔

۱۔ ابوجہل وغیرہ کو ان کے اور ان کے آبا کے نام لے کر پکارا۔

۲۔ ما وعد ربکم ان کی شکست اور بعد اس کے عذاب کا پانا مقصود ہے۔ جو ہلاک شدہ کفار پا چکے اور زندہ فتحیاب تھے اور ما وعد ربی سے اپنی کامیابی بیان فرمائی۔

۳۔ پھر سوال حضرت عمر جیسے عظیم الشان فقیہ کا جو اپنے کان سے سن کر سوال کر رہا ہے اور حقیقی سماع سمجھ کر سوال کرتا ہے۔ کیا ایسا عظیم الشان فقیہ انسان بشرہ اور لہجہ سے سمجھ نہیں سکتا تھا کہ مقصود بالذات تو ہم ہی ہیں۔ موتی نہیں ہیں۔

۴۔ جب حضرت عمر نے سوال کیا اور سوال کو قد جیفوا (گل سڑ گئے) اور اجساد لا ارواح لھا اور الیسوا امواتا سے موکد بھی کیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کیساتھ موکد کر کر فرمایا۔ کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہیں۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ کیا اوس وقت زندے بھی جواب نہیں دے سکتے تھے۔

۶۔ بئس عشیرۃ النبی کا خطاب زندوں کو نہ تھا مردوں کو تھا

۷۔ کذبتمونی اخرجتمونی قاتلتمونی کے تین خطاب بھی مردوں کے لئے ہی تھے جو رشتہ دار اور قبیلہ کے لوگ تھے۔

۸۔ پہلی آیت میں حضرت صالح ہلاک شدہ قوم کو فرماتے ہیں ولکن لا تحبون النصحین۔ تم خیرخواہوں کے دوست نہیں بنا کرتے۔ کیا موجودہ زندے نجات یافتہ مومن اس کے مصداق ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو تحبون النصحین ۔۔ تھے۔

۹۔ دوسری آیت میں حضرت شعیب نے اپنی ہلاک شدہ قوم کو فرمایا۔ فکیف اٰسی علے قوم کافرین۔ میں اب تمہاری ہلاکت پر کس طرح غم کروں کیا یہ غم زندوں کے لئے تھا۔ ہرگز نہیں

۱۰۔ علیٰ قوم کافرین نے تو قطعاً فیصلہ کر دیا کہ کافر قوم ہلاک شدہ ہے۔ مخاطب بھی زندہ نجات یافتہ مومن مراد نہیں۔ حضرت صالح وحضرت شعیب کے اس خطاب قوم ہلاک شدہ کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے مومن قوم کا موجود ہونا بیان نہیں فرمایا۔ کہ زندوں کو سنانے کا شک بھی نہ ہو وے بلکہ پایا جاتا ہے۔ کہ صرف حضرت صالح وحضرت شعیب ہی اکیلے تشریف لے گئے تھے

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فوجدوا ھم ... کی تعمیل فرما کر مقتول کفار کو مخاطب فرمایا۔

۱۲۔ اگر وہ سنتے نہ تھے تو یہ فعل انبیاء کا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ جو معمولی مومن کو بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ اگر وہ سنتے نہ تھے۔ تو حضرت اتقی الاتقیا اصفی الاصفیا خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر تشریف لیجانا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ اب ان تمام آیات واحادیث سے صاف اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ یہی ہلاک شدہ کفار مخاطب تھے اور سنتے تھے۔

قولہ۔ ہاں یہ بات تو ماننے کے قابل ہو سکتی ہے۔ کہ اصل میں قلیب بدر والے مر نہ گئے ہوں کسی قدر اون میں جان ہو اور اس حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو خطاب کیا ہو یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندے دکھائی دیے ہوں اور دوسروں کا گمان اون کے مرنے پر ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطاب کرنے پر اور پھر اون کے سوال کرنے پر آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر کیا ہو۔ کہ ابھی کسی قدر ان

ین جان ہے۔ یعنے ان الفاظ کا کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہین یہ مطلب ہو تو زین قیاس ہو سکتا ہے جو قرآن کے مطابق ہو۔

اقول۔ عجیب قیاس ہے۔ قرآن مجید کے خلاف احادیث کے خلاف۔ عقل کے خلاف واقعات کے خلاف۔

۱۔ بخاری کتاب المغازی مین ہے۔ عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال استقبل النبی صلے اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فدعا علی نفر من قریش علے شیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ و ابی جھل بن ھشام فاشھد باللہ لقد رأیتھم صرعی قد غیرتھم الشمس وکان یوما حاراً

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین۔ کہ شیبہ عتبہ ولید ابوجہل پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین بددعا کی تہی۔ سو مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ مین نے اون کو پڑے ہوئے دیکہا۔ جو بہ سبب گرمی دہوپ موسم گرما کے گل سڑ گئے تہے۔

۲۔ قد جیفوا اجسادا لا ارواح لھا الیسوا امواتاً مین حضرت عمر کا خصوصاً یہی تعجب تہا۔ کہ کیا مرے ہوئے گلے سڑے ہوئے بہی سنتے ہین کیونکہ اون کو خیال ہوا کہ سماع تو روح مع الجسم کا کام ہے۔ اب یہ صرف جسم ہے وہ بہی گلا سڑا۔ کیونکہ جب تک روح جسم مین ہو۔ وہ سڑتا نہین اور وہ مردے سڑنے کے بعد پہینکے گئے تہے جیسے حدیث عبد اللہ بن مسعود سے ہی ثابت ہے۔ بلکہ گہسیٹ کر پہینکے گئے جس سے اون کے بعض اعضاء علیحدہ بہی ہو گئے تہے۔

۳۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تین روز بعد فتح تشریف لیگئے جس سے اون کا جیفہ ہونا ثابت ہے۔ خصوصاً جبکہ اون پر مٹی بہی ڈالی گئی ہو تہی۔ کوئی زندہ آدمی مٹی مین دفن کرنے سے تین روز کیا تین منٹ بہی زندہ نہین رہ سکتا۔

۵۔ زندہ کافر کو زندہ گاڑنے کا حکم نہین۔ دیکہو و اذا الموؤدۃ سئلت۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ مستوجب سزائے قتل تہے تو قتل کیا جاتا ہے۔

۶۔ ان مردون مین اول المخاطبین ابوجہل عتبہ شیبہ ولید ہین جن کا گل سڑ جانا قسم کے ساتہہ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہین۔ اور عبد اللہ بن مسعود وہ ہے جس نے خود ابوجہل کا سر الگ کیا تہا۔

قرآن مجید مین جو حضرت صالح و شعیب نے جس طرح ہلاک شدہ قوم کو پکارا۔ اوس کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ

کان لم یغنوا فیھا ۱۲ و ۷۔ ایسے عذاب سے ملیامیٹ ہوئے۔ کہ گویا وہان کبہی تہے ہی نہین اور اس کے بعد آتا ہے۔ قال یقوم لقد ابلغتکم۔ تو یہ پکار اون کے ملیامیٹ ہونے کے بعد تہی جس سے اون کا مردہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پس قرآن مجید حدیث عقل و نقل واقعات سے ہلاک شدہ قوم کا مر جانا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ وہ اس وقت زندہ تہے۔

قولہ۔ آپ نے میرے مطلب و منشا کو خبط کر دیا ہے۔

اقول۔ سینے آپ کے مطلب کو خبط نہین کیا بلکہ آپ نے آیات قرآنی و احادیث صحیحہ پر پانی پہیر دیا ہے

قولہ۔ ..... آپ سماع موتی کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین۔ کہ سنتے ہین اور جناب صدیقہ قرآن کے مطابق اس کی نفی کرتی ہین اور تجربہ صحیحہ بہی حضرت صدیقہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مین صاف ہے وما انت بمسمع من فی القبور و انک لا تسمع الموتی۔ جس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ نہ تو قبر مین مرے ہوئے مردے سنتے ہین اور نہ باہر پڑے ہوئے۔ اور دوسری طرف ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا پس بتلائیے کہ ہم سماع موتی کے کیسے قائل ہو سکتے ہین

اقول۔ تجربہ صحیحہ کی تو آپ نے کوئی نظیر نہین دی۔ دوسرا آپ کو قائل کرنا میرا کام نہین۔ اللہ تعالے کے اختیار مین ہے۔ صرف سچ کا بیان کر دینا ہمارا کام ہے۔ تیسرا قرآن کریم سے چند جگہ صریح الفاظ سماع موتے ثابت ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی تفسیر اپنے قول و فعل سے مؤکد بقسم ہی کر دین۔ پہر چند جگہ انکار سماع موتی بہی قرآن مجید مین ہی پایا جاوے۔ یہ ہرگز ہرگز ممکن نہین بلکہ قرآن مجید کی منجانب اللہ ہونے کا ایک بڑا ثبوت عدم اختلاف بہی ہے۔ پہر کیونکر اختلاف ممکن ہے۔ بلکہ آیت شریف جس سے آپ عدم سماع موتی ثابت کرتے ہین اس طرح ہے۔ ان اللہ یسمع من یشاء و ما انت بمسمع من فی القبور ان انت الا نذیرا ۲۲

سماع دو طرح ہوتا ہے۔ ایک ظاہری کان سے سننا دوسرا قبول کرنا یا دوسرے لفظون مین ظاہری و باطنی جیسے دیگر حواس کے متعلق بہی یہی حال قرآن مجید مین بیان ہے۔ چنانچہ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی۔ ۱۵ ان تدعھم الی الھدی لا یسمعوا و تریھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون ۹

صم بکم عمی ۲ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون .... و لو علم اللہ فیھم خیرا لاسمعھم و لو اسمعھم لتولوا وھم معرضون ۹ ختم اللہ علے قلوبھم و علی سمعھم ۱ غرضکہ تمام قرآن مجید مین جہان جہان کفار کی نسبت سمع بصر کے نقصان یا بطلان کا ذکر ہے۔ اس سے عموماً یہی باطنی آنکہہ کان مراد ہین نہ ظاہری۔ اسی طرح یہان بہی وہی قبولیت والے سمع یا دوسرے لفظون مین باطنی سمع مراد ہے۔ اور اسی آیت شریف کا مطلع ان اللہ یسمع من یشاء اور اسی آیت کا مقطع ان انت الا نذیر میرے اس بیان کے دو گواہ ہین کیا ظاہری بات انسان انسان کو نہین سنا سکتا یعنے اس کے کان تک آواز نہین پہونچا سکتا ضرور سنا سکتا ہے۔ ان نذیر کا بہی صرف سنا دینا تبلیغ کرنا ہی کام ہے کسی کا ... قائل کر دینا نذیر کا کام نہین۔

اب قرآن مجید مین دیکہو لیکن نذیر کے مقابل پر احیاء۔ اموات۔ صم بکم عمی کے کیا معنے ہوتے ہین۔ اگر آپ اس جگہ ظاہری سماع کان کا سماع مراد لین۔ تو آپ کو کیا عذر ہے کہ اذ تخرج الموتی باذنی ۷ و احی الموتی باذن اللہ ۳ اذا دعاکم لما یحییکم ۹ او من کان میتا فاحییناہ ۸ فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ۲ وغیرہ ہر قسم آیات مین بہی ظاہری معنے نہ لین۔ مگر وہان ظاہری معنے لینے سے پہر وہی اختلاف فی القرآن لازم آتا ہے جیسے یہان آتا ہے۔ کیونکہ کوئی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا مین نہین آسکتا اور یہ قرآن مجید مین بہت سی آیات سے ثابت ہے۔ دوسری آیت حوالہ جناب پوری اس طرح ہے۔ انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما انت بھادی العمی عن ضلالتھم ان تسمع الا من یؤمن بایتنا ۲۰

اس آیت شریف مین بہی دو گواہ میرے بیان کے موجود ہین۔ جو اخیر آیت مین بطور تفسیر مطلع آیت کے واقع ہوئے ہین۔ اول وما انت بھادی العمی کیا مطلب یہان اندہا ظاہری آنکہون کا مراد نہین بلکہ باطنی ہی مراد ہے۔ دوم۔ ان تسمع الا من یؤمن اس گواہ نے تو حد ہی کر دی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا مؤمنون کے کسی کو قرآن نہین سنایا کرتے تہے اور سنانے کیسے تہے ... جو بیہودہ شرارتین بہی کیا کرتے۔ یہ آیت شریف بعینہ اسی طرح ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

[illegible]

انک لا تھدی من احببت ولکن اللّٰہ یھدی من یشاء ﷺ حالانکہ اوس کے مقابل پر انک لتھدی الی صراط مستقیم ﷺ بھی موجود ہے۔ غرض پہلی آیت سے قبولیت ہدایت وایصال الی المطلوب مراد ہے اور دوسری آیت میں صرف راستہ دکھا دینا بتلا دینا مراد ہے حالانکہ لفظ ایک ہی ہے۔ غرض سماع موتے سے ان آیات میں قبولیت وعظ و ہدایت ہے۔ نہ کہ لوگوں کا سننا اور من فی القبور اور موتیٰ سے مراد جن کے دل مر گئے ہیں۔

قول۔ اس کے علاوہ جو لوگ اولیاء اللہ کی قبر پر جاتے ہیں۔ ان میں ایسے حضرات بھی پائے گئے ہیں کہ وہ صرف دعا کرنے کے لئے عرض معروض کرتے ہیں تو وہ بھی سماع موتیٰ کے قائل ہیں۔ تو اس طرح کی عرض معروض اولیاء اللہ سے کہ ہمارا کام کر دو اس جہان فانی سے گذر چکے ہیں۔ ہرگز بجا نہ ہوگا۔ کیونکہ قرآن مجید ایسے فعل کرنے کی ہرگز ہدایت نہیں کرتا اور وھم عن دعائھم غافلون کا فیصلہ کرتا ہے۔

اقول۔ دعا غیر اللہ سے نہ قرآن مجید سے ثابت نہ حدیث سے نہ صحابہ سے۔ بلکہ قرآن مجید سے منع ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مگر چونکہ آپ اس منع دعا کو خود مانتے ہیں اس لئے اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آپ نے میرے پہلے خط کے جواب میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ موتیٰ ابتداءً سنتے ہیں۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ﷺ میں اللہ تعالیٰ نے موتے کے متعلق دو وقت بیان فرمائے ہیں۔ ایک سننے کا اور ایک نہ سننے کا جس میں وہ لوگوں کی پکار سے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں جیسے دوسری جگہ فرمایا۔ وھم عن دعائھم غافلون ﷺ سننے کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح و حضرت شعیب کے پکارنے والی آیتوں میں جنکو میں نے جواب سوال اول میں لکھا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قلیب بدر والی میں اپنے قول اور فعل سے بیان فرمایا ہے۔ بلکہ ولکن لا یجیبون فرما کر اس آیت شریف کا حوالہ بھی دیدیا ہے جس میں ما استجابوا لکم کا لفظ موجود ہے تو اب صاف ثابت ہوگیا۔ کہ موتے کا ایک زمانہ وہ ہے جس میں وہ سنتے تو ہیں۔ مگر جواب نہیں دے سکتے دوسرا زمانہ وہ ہے جس میں نہیں سنتے اور پکارنے والی کی آواز سے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ ولا نعبد الا ایاہ

فضل دین حکیم از قادیان

رسید زر

۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء	نمبر ۱۲۰۱	منشی فضل کریم صاحب	۱۲/
۳۱ " " "	نمبر ۱۸۲۲	عمر حیات صاحب	۸ر
۳۱ " " "	نمبر ۱۳۶۲	زمان شاہ صاحب	للعہ
۳۱ " " "	نمبر ۹۳۶	محمد امیر صاحب	للعہ
۳۱ " " "	نمبر ۱۷۹۴	محمد حسین صاحب	عار
۳۱ " " "	نمبر ۱۴۶۰	حکیم ناظم حسین صاحب	عار
۳۱ " " "	نمبر ۱۴۹۵	عبد القادر صاحب	صر
۳۱ " " "	نمبر ۱۲۴۷	غلام محی الدین صاحب	عار
۳۱ " " "	نمبر ۱۶۹۳	غلام محمد صاحب	عار
۳۱ " " "	نمبر ۵۵	رحیم بخش صاحب	عہ
۳۱ " " "	نمبر ۱۹۰۹	منشی سمیع اللہ صاحب	عہ
۳۱ " " "	نمبر ۱۶۹۳	بہادر خان صاحب	عار
۳۱ " " "	نمبر ۱۳۵۲	محمد عجب خان صاحب	معہ
۳۱ " " "	نمبر ۱۶۱۷	ترکی شاہ صاحب	عہر
۳۱ " " "	نمبر ۹۹۴	محمد دین صاحب	عار
۳۱ " " "	نمبر ۱۳۹۹	پیر محمد صاحب	عہ
یکم فروری ۱۹۰۸ء	نمبر ۸۰	غلام رسول صاحب	عار
" "	نمبر ۱۲۹۶	عبد اللہ صاحب	عار
" "	نمبر ۱۱۹۱	سید یامین صاحب	عار
" "	نمبر ۳۸۶	قطب الدین صاحب	للعہ
" "	نمبر ۱۹۱۲	مولوی غلام سرور صاحب	عار
" "	نمبر ۱۰۱۰	میاں وکی داد صاحب	للعہ
" "	نمبر ۱۰۲۹	چودہری سلطان علی صاحب	للعہ
۳ " "	نمبر ۴۲۵	چراغ دین صاحب	عہر
۳ " "	نمبر ۶۰۳	عبد العظیم صاحب	عار
۳ " "	نمبر ۵۵۸	محمد عبد اللہ صاحب	عا
۳ " "	نمبر ۱۲۷۲	شیخ شبراتی صاحب	عا
۳ " "	نمبر ۸۸۶	ڈاکٹر علم الدین صاحب	صمر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت ہی کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایکروپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

وطن مین ایک بے وطن

ملک سلیمان از حُبِ وطن خوشتر

ایک مثل مشہور ہے۔ کہ حُبِ وطن از ملک سلیمان خوشتر وطن کے دلدادون کے واسطے یہ مثل سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہے لیکن اگر حضرت سلیمان پیغمبر ہتے اور ضرور ہتے۔ اور اگر کوئی قوم ان کے اصحاب مین داخل ہو کر دور و نزدیک سے سفر کر کے ان کے پاس سکونت پذیر ہو رہی تھی اور ضرور ایسی قوم تہی کیونکہ ہر نبی کے ساتہہ کچھہ مہاجر ہوتے ہین اور کچھہ انصار تو ضرور یہ مثل ان کی روحون کو تکلیف دہ ہو گی۔ کیونکہ نبی کے ساتہی مہاجرین اپنے وطن کو ترک کر کے جبکہ اپنے محبوب کے کوچہ مین جا ڈیرے لگاتے ہین تو پہر ان کو اس گلی سے اچھی کوئی جگہ دنیا مین نظر نہین آتی اور وہ حضرت اکمل کی طرح رات دن یہی گیت گاتے ہین۔ ع

پیارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

دنیا اور اس کے دنیادار اس بات کو سمجہین یا نہ سمجہین پر مین جو یہ بات کہہ رہا ہون تو صاحبان حال کو دیکھہ کر کہہ رہا ہون جو میرے مشاہدہ کی بات ہے اور نہ صرف مشاہدے کی ہے بلکہ تجربہ کی ہے کیونکہ اس وقت بہی ایک سلمان[1] دنیا مین موجود ہے اور اپنے پرانے وطنون کو خیرباد کہہ کر اوس کے قرب وجوار مین اپنے ڈیرے لگانیوالے بہی اس وقت موجود ہین جن کو اپنے سلمان کی مجلس کی حاشیہ نشینی ایسی محبوب ہے۔ کہ ان کی حالتِ عشق مذکورہ بالا مثل کے موجد پر ہتک کا مقدمہ دائر کر دے۔ تو کچھہ تعجب نہین۔

میری مسافرت کا سبب

اوس پر تو مقدمہ ہو گا یا نہ ہو گا پر اس وقت مجھہ پر ایک مقدمہ بن گیا اور آج (۱۰۔ مارچ ۱۹۰۶ء) جو بات مجھہ سے یہ مضمون لکھوا رہی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک دنیادار نے جو میرے قدیمی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور کا رہنے والا ہے جہان بیٹھہ کر مین نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہے۔ مجھہ پر بسبب ایک بدظنی کے جو دنیادارون کا خاصہ ہے ایک دعوے دیوانی دائر کیا تہا جس کا سمن مجھے اپنے عزیز وطن قادیان دارالامان سے نکال کر کھینچ کھانچ یہان لایا ہے جہان میرا مولد ہے۔ لوگ کہتے ہین کہ یہ تیرا وطن ہے تیرا گھر ہے۔ تیرے باپ دادے کی جگہ ہے یہان رہنا چاہیئے اور کچھہ عرصہ رہنا چاہیئے وہ تو یہ کہتے ہین۔ اور محبت بھرے دل سے کہتے ہین۔ پر مین حیران و سرگردان ہون کہ یا الٰہی مین کہان آ گیا کس گناہ کی شامت ہے۔ جو مین چند روز کیواسطے مسیح کے قدمون سے دور پھینکا گیا ہون۔ اے خدا میرے گناہ بخش اور مجھہ پر رحم فرما کہ تو غفور الرحیم ہے اور تیرے سوا کوئی نہین۔ جو گناہون کو بخشے۔

مقدمہ مین میرا کچھہ بہت حصہ نہ تہا مگر میرے ساتہہ اصلی مدعی علیہ ایک اور صاحب ہین اور فریقین کے درمیان مصالحت کی خاطر مجھے تاریخ مقدمہ سے کچھہ پہلے آنا پڑا اور کچھہ پیچھے ٹہرنا پڑا۔ اور اس طرح چند روز کیواسطے مین بالکل مسافر بن گیا۔

نیکون کی باتین

دنیا مین نیکون کی باتین ہی نرالی ہین۔ دنیادار ان کو کیا سمجہین لکھا ہے۔ کہ جب ملک مصر مسلمانون نے فتح کیا اور مصر اون کے قبضہ مین آ گیا۔ تو خلیفہ وقت نے ایک گورنر مصر کے واسطے مقرر کیا۔ وہ صاحب مصریون کے حال پر بہت مہربانی کرتے۔ یہان تک کہ اہل مصر بہت سی ناشائستہ حرکات بہی کرتے تب بہی وہ اون سے درگذر کرتے اور اون کے ساتہہ نرمی کا سلوک کرتے جس پر کسی نے اون سے دریافت کیا کہ ایسے شریرون کے ساتہہ اس قدر نیک سلوک کا کیا مطلب تو انہون نے فرمایا۔ کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کی پیروی کا اثر ہے جو انہون نے فرمایا تہا کہ جب تم مصر کے فاتح ہو گے تو اہل مصر کے ساتہہ نیک سلوک کرنا کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہین۔ میری ماں ہاجرہ حضرت ابراہیم کی بیوی مصر کی شاہزادی تہین اللہ اللہ ہزارہا سالون کی گذری ہوئی بات کو یاد رکھنے والے اور اس قدر دور کی رشتہ داری کا لحاظ کرنے والے اور اس قدر نیک سلوک کی تاکید کرنیوالے مقدس وجود سچ ہے اگر کوئی دنیا مین سید ولد آدم بننے کے لائق انسان ہو سکتا ہے تو وہ محمدؐ ہی تہا۔ صلے اللہ علیہ وسلم کیا کوئی تہا یا ہے یا ہو گا۔ جس کے اخلاق ایسے ہی وسیع ہون ہان اوس کے طفیل ایسا اعلے اخلاق مین آ سکتے ہین لینے والے اب بہی ہین اور ہمیشہ موجود رہین گے۔ [illegible] بزرگ کا مین ذکر کرنا

چاہتا ہون وہ [illegible] حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب ہین جو خلق [illegible] اسلام کے نور کے واسطے ایک [illegible] کی زندگی ہین اور اون کی دینی خدمات [illegible] اور اس وقت جس اعلیٰ دینی خدمت [illegible] وہ مصروف ہین اس کی انجام دہی مین اپنی خاص بلاغت اور تائید کے ساتہہ اون کی دستگیری کرے۔ تاکہ نور قرآن نور دین کے ذریعہ سے دنیا پر چمک کر تمام جہان کو منور کر دے۔ آمین ثم آمین

جب مین قادیان سے بھیرہ کی طرف چلا اور جیسے بعد حصول اجازت از حضرت امام علیہ السلام حضرت ابی الحکم مولوی صاحب موصوف کی خدمت مین عرض کی۔ کہ مین بھیرہ جاتا ہون۔ تو آپ نے چند ایک یادداشتین لکھہ کر دین جن مین سے سب سے پہلی یادداشت یہ تہی کہ ڈاکٹر بشارت احمد سے کہنا کہ اہل بھیرہ کے ساتہہ خاص توجہ اور مہربانی کا سلوک کرین کیونکہ وہ میرا مولد ہے۔ سبحان اللہ اس سلوک کے واسطے آپ نے کوئی شرط نہین لگائی۔ کہ یہ توجہ خاص احمدیون پر ہو یا مسلمانون پر ہو یا اون لوگون پر ہو جو آپ کے رشتہ دار ہین یا اون پر ہو جو آپ کے واقف ہون بلکہ اوس کو عام کیا اس ہر ایک کے واسطے جو بھیرہ مین رہتا ہے کیونکہ یہ آپ کا مولد ہے خدا رسیدہ لوگون کے من جانب اللہ ہونے کا یہ بہی ایک ثبوت ہوتا ہے۔ کہ اون کی ہمدردی عام خلق اللہ سے ہوتی ہے وہ کسی کو اپنی ہمدردی سے باہر نہین رکھتے اگر شریرون کا قتل بہی وہ چاہتے ہین تو اس واسطے نہین کہ ان کی ذات کے وہ دشمن ہوتے ہین بلکہ اس واسطے کہ نیکوکاران کی شرارتون سے محفوظ رہین۔ جب لیکھرام مطابق پیشگوئی اور اپنے مباہلہ کے مطابق میعاد کے اندر ہلاک ہوا تو حضرت نے لکہا کہ ہمین موقع ملتا۔ تو بلحاظ انسانی ہمدردی کے ہم اس کی جان بچانے کی ضرور کوشش کرتے لیکن اس کی موت کی خوشی ہم کو اس واسطے ہے۔ کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور لوگون کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوئی۔ شرائط بیعت کے درمیان حضرت اقدس نے ایک شرط یہ لکھی ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک وحی الٰہی کے مطابق سلمان ہین۔ سلمان اور سلیمان ایک ہی لفظ ہے عبرانی زبان مین سلمان [illegible] کہتے ہین اور اسی کو عربی زبان مین سلیمان کہتے ہین۔ سلمان کے معنے ہین۔ دو صلحے۔

اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچا سکیگا۔ غرض اہل وطن کی اس خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر عاجز نے بھی ایام قیام بھیرہ میں اپنے دوستوں کی فرمائش کے مطابق چند ایک وعظ پند و نصائح کے بھیرہ میں کئے جس میں سے چند باتیں فائدہ کیواسطے اختصاراً یہاں لکھی جاتی ہیں۔

بشارت احمدؐ

سب سے اول اس امر کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ ان ایام میں مقام بھیرہ کو ایک خاص نعمت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کے وجود میں عطا ہوئی ہے۔ جو کہ اپنے تقوی اور طہارت اور اخلاص اور خلق خدا کی ہمدردی کے سبب احمدیت کے واسطے آئی ڈیل اور سچ مچ بشارت احمدؐ ہیں۔ ان کی ہمدردی سب کے واسطے عام ہے۔ اور ان کے تقوے کا اس قدر شہرہ شہر میں ہے کہ کل (۱۱ مارچ کو) میں ایک مجسٹریٹ صاحب کے پاس اتفاق سے بیٹھا تھا۔ وہاں ایک شخص آیا جو کسی سے لڑائی کر چکا تھا۔ اور اس کا تمام چہرہ اور کپڑے خون آلودہ ہو رہے تھے۔ اوس نے اس امر کا کچھ خوف ظاہر کیا۔ کہ فریق ثانی بھی ڈاکٹر کے پاس مشاہدہ کے واسطے گیا ہوا ہے۔ معلوم نہیں کیا ہو۔ مجسٹریٹ صاحب کے مونہہ سے بے ساختہ اور بے تکلف فوراً یہ کلمات نکلے۔ کہ آج کل یہاں کے ڈاکٹر صاحب ایسے ہیں کہ وہ سچ کے بغیر ہرگز کچھ نہ لکھیں گے۔ خواہ کوئی کچھ ہی کرے۔ جو اصلی اور صحیح حالت مجروح کی ہے وہ تو بعینہ وہی لکھیں گے۔ تمام مخلوق ڈاکٹر صاحب کے حسن سلوک اور بے لالچ محنت اور غریبوں پر رحم کے سبب سے نہایت ہی خوش ہے مگر احمدیوں کے واسطے ان کا وجود بالخصوص ایک نعمت ہے کیونکہ وہ ان کو روزانہ درس قرآن شریف کا دیتے ہیں سب ایک جگہ جمع پڑھتے ہیں اور جب سے وہ یہاں آئے ہیں۔ جماعت میں ایک خاص رونق اور ترقی ہے ان کے واسطے اللہ تعالے اون کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔ جیسا کہ میں اوپر اشارہ کر آیا ہوں۔ میرے بھیرہ میں وارد ہونے پر احباب نے تجویز کی کہ سب دوست ایک جگہ پر جمع ہوں اور عاجز راقم کچھ وعظ کرے۔ چنانچہ اسی دن ملک سمند خان صاحب نے جو انجمن احمدیہ بھیرہ کے سکرٹری ہیں تجویز کی کہ آج شام کو اون کے مکان پر مابین مغرب وعشاء جلسہ ہو اور سب دوست وہاں جمع ہوں۔ تا کہ حضرت مسیح کے ایک غلام سے کچھ باتیں سنیں۔ اس جلسہ کی تقریب کا ایک یہ سبب بھی ہوا کہ ملک صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ملک کرم الٰہی صاحب حال میں امتحان تحصیلداری میں کامیاب ہوئے ہیں اور وہ اس خوشی میں بھی دوستوں کو دعوت دینا چاہتے تھے دنیادار تو ایسی دعوتوں کے وقت میں راگ اور ناچ کا تماشا دیکھتے ہیں اور انہوں نے قدرت الٰہی کے وعظ کا تماشا دیکھا۔ جو حاضرین کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوا۔

بسم اللہ

یہ پہلی تقریر تھی۔ جو کہ میں نے بھیرہ میں کی اور اس کا مضمون تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلاصہ اس تقریر کا یہ تھا۔ کہ قرآن شریف ایسی عجیب نعمت ہے۔ کہ بڑے عالم اور بھاری عارف عمروں کی عمریں گذار دیں۔ تو معارف قرآنی کا سمندر کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور ایک کم فرصت اور بے علم ایک ہی آیۃ کو لیکر اس پر علم و عمل حاصل کرے تو اوس کے واسطے وہی معجزہ نما ہو جاتی ہے۔ بسم اللہ کی آیۃ بجائے خود سارے قرآن شریف کا خلاصہ مطلب ہے، اور اگر کوئی اس ایک آیت کا عمل کمائے تو وہ اسی سے نہ صرف نجات یافتہ بلکہ اعلے درجہ کا متقی اور صالح آدمی بن سکتا ہے مگر عمل کے یہ معنے نہیں کہ کوئی شخص دانہائے تسبیح ہاتھ میں لے کر ہزار بار بے سمجھے سوچے بسم اللہ بسم اللہ کہے بلکہ عمل کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس کے تمام حرکات اور سکنات افعال اقوال خیالات چلنا۔ پھرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا سب بسم اللہ کے ساتھ ہوں یعنے اللہ تعالے کی رضا کے لئے اللہ تعالے کی فرمانبرداری کے ماتحت اللہ تعالے کے احکام کے نیچے ہوں۔ صبح اوٹھے تو بسم اللہ کر کے اٹھے کہ اے اللہ تعالے تیرا نام لے کر میں اٹھتا ہوں یعنے میں اپنے تمام کاموں میں تیرے نام کا خیال رکھوں گا اور کوئی کام میں ایسا نہ کرونگا جو تیرے حکم یا تیری رضامندی کے برخلاف ہو۔ رات کو سوئے تو بسم اللہ کہکے سوئے کہ اے خدا میں تیرے نام پر اپنے دینی و دنیوی کام و کاج اور بیداری کے اشغال کو ختم کر کے عالم خواب میں جاتا ہوں۔ غرض اس طرح اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ کے ماتحت رکھے۔ تب وہ خدا تعالے کے صفات رحمانیت اور رحیمیت سے فائدہ حاصل کریگا خدا تعالی اس پر رحم کریگا۔ اوس کے ہر ایک کام میں برکت دیگا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ بسم اللہ کے ان مطالب پر غور کرتے ہوئے اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ سے شروع کرتا رہے۔ یہاں تک وہ رفتہ رفتہ بسم اللہ کا عامل بنجائے

درس قرآن شریف

دوسرے دن (۱۰۔مارچ) کو میں درس قرآن شریف میں شامل ہوا۔ جب سے ڈاکٹر صاحب یہاں تشریف لائے ہیں اون کی تحریک سے احباب نے درس قرآن شریف کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ روزانہ بعد از نماز عصر حکیم فضل الدین صاحب کی حویلی میں چند دوست جمع ہوتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب قریباً ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہیں اوس دن ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر مقررہ رکوع عاجز نے سنایا میرے خیال میں یہ بہت ہی عمدہ نمونہ ہے اور ہر جگہ کی جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اس طرز کو اختیار کریں۔ کہ جس طرح حضرت مولوی نور الدین صاحب موصوف روزانہ ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہیں۔ اسی طرح ہر شہر کے احمدی برادران اس بات کا التزام کریں کہ ان میں سے ایک صاحب روز دوسروں کو کچھ حصہ قرآن شریف کا بمعہ ترجمہ سنا دیا کریں حصول علم اور حصول تقوے کیواسطے یہ ایک بہت ہی مفید اور ضروری راہ ہے۔

توریت وانجیل میں حضرت سید الرسل اور مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں

مذکورہ بالا رکوع کے درس میں اہل کتاب کا ذکر تھا۔ اس تحریک کے سبب اس شب احباب نے جو مجلس وعظ کی مسجد واقع محلہ معماراں میں قائم کی۔ اس میں بعض دوستوں کی خواہش کے مطابق عاجز نے توریت اور انجیل کی وہ پیشگوئیاں سنائیں۔ جو کہ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس موجودہ بائیبل میں باوجود ان تغیرات کے جو اس کے لاحق حال ہمیشہ رہے اب تک پائی جاتی ہیں اس کے ضمن میں سب سے اول میں وہ واقعات بیان کئے جن کے سبب سے مجھے بموجب حکم

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کتب سماوی کی اصلی زبان یعنے عبرانی پڑھی تھی۔ اور اوس کو میںنے کس طرح سے پڑھا۔ پادریوں نے عموماً مجھے پڑھانے سے انکار کیا اور بالآخر خدا کے فضل سے میں نے خود ہی اوسے پڑھا۔ یہاں تک کہ بی۔ اے کے امتحان میں میںنے عبرانی زبان لی اور اس میں پاس ہوگیا (میں بی۔ اے پاس نہیں ہوں کیونکہ انگریزی میں فیل ہوگیا تھا لیکن رجسٹرار نے مجھے اطلاع دی تھی کہ تم زبانہائے عربی و عبرانی میں پاس ہو) پھر ایک یہودی اوستاد سے میںنے تلفظ زبان عبرانی کو صاف کیا اور بالآخر وہ یہودی مسلمان ہوگیا پھر میںنے عبرانی توریت میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کا نام محمدؐ بجنسہٖ پایا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں مبعوث ہونا اور بتوں کا توڑنا اور آپ کے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود کا پیدا ہونا یہ سب کچھ توریت میں بصراحت موجود ہونا میںنے دیکھا۔ پھر میں نے اس پیشگوئی کی صراحت عبرانی انجیل کی مدد سے پائی۔ کہ مسیح موعود کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ یہ سب باتیں پورے طور سے کھول کر اس وعظ میں بیان کی گئیں۔ جس کی تفصیل اخبار میں نہیں ہوسکتی۔ انشاء اللہ کسی الگ رسالہ میں ان پیشگوئیوں کو بمعہ عبرانی عبارتوں اور ان کے تراجم کے کسی وقت خدا تعالے نے توفیق دی تو لکھا جائیگا۔

مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیوں ضروری ہے

اس سے دوسرے روز احباب مسجد احمدیاں واقع لوہاران موری میں جمع ہوئے اور بعض دوستوں کی تحریک سے اِس بات پر میںنے تقریر کی کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیوں ضروری ہے۔ یہ تقریر لمبی تھی مگر خلاصہ اس کا یہ تھا۔ کہ اس وقت اگر حالت زمانہ کو دیکھا جائے اور مسلمانوں پر جس قدر مصائب ظاہری اور باطنی وارد ہو رہے ہیں اون پر غور کیا جاوے اور پھر اسکے ساتھ خدا تعالے کے وعدے کو جو قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ کہ ایسے وقت میں کوئی امام۔ مجدّد پیدا ہوگا اوس پر غور کیا جاوے اور پھر اس حدیث کو بھی ساتھ ہی رکھا جاوے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد اسلام میں آتا ہے۔ تو یہ سب باتیں مل ملا کر ہم کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ اگر اسلام اور قرآن اور حدیث سچ اور صحیح ہے۔ اور ضرور ہے تو یہ بھی ضرور ہے۔ کہ اس وقت کوئی ملہم ربانی قوم کا تزکیہ کرنیوالا اور مخالفین کے حملوں سے اسلام کو بچانے والا روئے زمین پر موجود ہو۔ ورنہ ایسے وقت میں اگر کوئی نہ آیا۔ تو نعوذ باللہ تمام وعدے قرآن و حدیث کے جھوٹے ہو جائیں گے۔ غرض ہم مجبور ہیں کہ اسلام کی صداقت کو قایم رکھنے کے واسطے اس وقت کسی امام ربانی کی تلاش کریں۔ سو جب ہم اس تلاش میں نکلتے ہیں تو بجز حضرت مرزا صاحب کے ہم کو کوئی اور آدمی ایسا نہیں ملتا جو مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور اوس نے ایک جماعت بنائی ہو اس لحاظ سے خود زمانہ کی حالت ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب میں کوئی عیب دیکھتے ہیں کہ آیا یہ شخص ہم کو کوئی ایسی بات تو نہیں سکھاتا جو شریعت اسلام اور قرآن وحدیث کے مخالف ہو تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی تمام باتیں شریعت اسلام کے مطابق ہیں وہی قرآن وہی حدیث وہی قبلہ وہی نماز وہی روزہ۔ تو ہمیں اور بھی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اگر ہم اس وقت کسی کو مجدد نہ مانتے تو قرآن و حدیث کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑتا ہے اور اب ہم کو مجدد مل گیا تو ایسا ہے کہ اوس کے ماننے سے کم از کم ہمارا کوئی نقصان نہیں کیونکہ اس کی سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں۔ اب ہمیں ایک شخص مدعی مجددیت مل گیا اور وہ شریعت کے مطابق بھی ہے اب آگے دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ خدا رسیدہ ہے یا نہیں اس کے واسطے آسان راہ یہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص مثلاً کہے کہ میری بادشاہ تک رسائی ہے اور بادشاہ کے حضور میں میری سنی جاتی ہے اور بادشاہ نے مجھے اس شہر کا حاکم مقرر کردیا ہے اور ایک دوسرا شخص اُٹھے اور وہ بھی ایسا ہی کہے اور اس پہلے شخص کی مخالفت کرے تو چاہیئے۔ کہ ہر دو کیطرف سے ایک درخواست بادشاہ کے حضور میں بھیجائی جاوے اور درخواست کنندے اپنے مخالفین کے حق میں بادشاہ کے حضور فریاد کریں۔ پھر جو صادق ہوگا اور فی الواقع بادشاہ کیطرف سے ہوگا اوس کی بادشاہ امداد کریگا۔ اور جھوٹے کیواسطے وہ قتل کا حکم دیگا۔ کیونکہ بادشاہ کی طرف سے وہ جھوٹا حاکم بنا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی یہاں بھی ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے مقابل میں ڈوئی کاذب نبی کھڑا ہوا تھا وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر صرف وہی نہیں بلکہ ہر ایک شخص جس نے آپ کے برخلاف دعویٰ کیا وہ ہلاک ہوا اور حضرت کی جماعت کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا۔ مولوی قصوری۔ مولوی اسماعیل علی گڑھی۔ چراغ دین جمونی۔ الٰہی بخش لاہوری۔ فقیر مرزا دوالمیالی لیکھرام آریہ کس کس کو گنیں۔ ہر ایک جو مدعی الہام کا اور خدا رسیدہ ہونے کا بن کر حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں کھڑا ہوا۔ ذلیل ہوا نامراد ہوا۔ تباہ ہوا۔ ہلاک ہوا۔ فنا ہوا اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالے کا راستباز اور صادق بندہ کون ہے فقرہ یہ امر سوچنے اور غور کرنے کے لائق ہے۔ کہ یہ کیا سبب ہے کہ جو شخص اوس کے مقابل میں آتا ہے وہی ہلاک ہوتا ہے اور یہ ہر میدان کامیاب ہوتا ہے ان تمام امور سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص فی الواقع خدا رسیدہ ہے اس کی ضرورت بھی ہے۔ اسلام کی شریعت کے مطابق بھی ہے۔ خدا رسیدہ ہے جو کوئی اوس کی مخالفت کرے وہ خود ہلاک ہوجاتا ہے اور یہ دن بدن ترقی پکڑتا ہے۔ کسوف خسوف والی پیشگوئی بھی اس کے زمانہ میں پوری ہوگئی۔ مسیح موعود کے زمانہ کے جو نشانات مثلاً طاعون۔ زلازل اور قحط اور اونٹ کا بیکار ہو جانا اور نہروں کا جاری ہونا اور باہمی میل جول کا کثرت سے بڑھنا یہ سب باتیں اس کے زمانہ میں پوری ہوگئیں ان سب نشانات کے ہوتے ہوئے اگر ہم اوس کو مان نہ لیں تو پھر ہم کیا کریں۔ اب تو خدا تعالے پر ایمان لانے والا سوائے اس کے کوئی ہو نہیں سکتا۔ جو اس کو ماننے والا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص صادق نہیں۔ تو پھر وہ قانون کہاں گیا۔ کہ مفتری علے اللہ جلد ہلاک ہوتا ہے اس کلام کو کیا ہوا جس میں لکھا ہے۔ کہ خدا صرف صادق کی نصرت کرتا ہے پس اس شخص کا انکار تو صاف خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اوس کی کتاب اور تمام انبیاء کا انکار ہے۔

انجمن مستورات احمدیہ بھیرہ

اوس سے دوسرے روز ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء کی شام کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مکان پر ایک تقریر ہوئی۔ جس کے سننے کے واسطے بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تھیں جن کیواسطے پردے والی جگہ کا خاص انتظام ڈاکٹر صاحب موصوف

ے کر لیا تہا۔ اس تقریر مین سورۂ اخلاص کی تفسیر کی گئی اور شرک وبدعت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور شادی ان کی سستی اور شرک وبدعت کی باتین جو خوشی یا غمی کیوقت عموماً عورتون سے سرزد ہوتی ہین اون سے بچنے کیطرف خاص طور پر وعظ کیا گیا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھیرہ مین اہلیہ جناب **ملک کرم آلہی صاحب** امیدوار ضلعدار کی محنت اور کوشش اور دُعا کے نتیجہ مین مستورات کے درمیان سلسلہ احمدیہ کی محبت اور اخلاص ایک خاص رنگ پکڑے ہوئے ہے۔ سب عورتین نماز جمعہ کے واسطے مسجد معماران کے متصل حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مکان پر جمع ہوتی ہین۔ جہان کہ پردے کا خاص انتظام کیا گیا ہے اور نیز انجمن مستورات بہی اس جگہ قائم ہوگئی ہے جس مین اہلیہ ملک صاحب موصوف نے ایک وعظ بہی کیا تہا جس کا خلاصہ اونہون نے چھاپنے کے واسطے مجھے دیا ہے اور انشاء اللہ بدر خواتین کے کالمون مین اسکو چھاپا جاوے گا۔ اہلیہ ملک صاحب موصوف ہمارے مکرم دوست ملک مولابخش صاحب رئیس گورالی کی دختر ہین ملک صاحب نے اون کو بہت عمدہ تعلیم دلائی ہے اور سلسلہ حقہ کی کتب کا انہون نے خوب مطالعہ کیا ہے اور دین کی محبت مین وہ بالکل محو ہین۔ یہ نیک خاتون بھیرہ کی احمدیہ خاتونون کیواسطے ایک خاص نمونہ ہے اور مین امید کرتا ہون۔ کہ اوس کی توجہ صحبت اور اتہک دُعا سے یہان عورتون کے درمیان بہت ہی اصلاح ہوجاوے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ یہی مبارک خاتون دراصل اپنے خاوند اور خسر اور اون کے تمام گھرانے کے واسطے سلسلہ احمدیہ مین شامل ہونے کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے۔ کہین مردون کے ذریعہ سے عورتین ہدایت پاتی ہین اور کہین عورتین مردون کے واسطے ہدایت کی محرک ہوجاتی ہین جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بہی میرے ساتہہ ذکر کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین حاضر ہونے کے واسطے ان کے لئے بہی محرک اول اون کی نیک بیوی ہوئی تہی جس نے کہین اتفاق سے برکات الدعا پڑہی تہی اور وہ پھر ڈاکٹر صاحب کو دکھائی اور اون کو دعا کرانے کے لئے قادیان جانے کی تحریک کی۔ اللہ تعالےٰ اون سب کو جزائے خیر دے۔

برکاتِ درود شریف

جمعہ کے روز محلہ مسجد معماران مین درود شریف کے برکات پر مینے خطبہ پڑہا جس کا خلاصہ مطلب یہ تہا کہ درود شریف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایک دُعا ہے اور صلوٰۃ اور سلام سے یہ مراد ہے کہ آپکے دین مین ترقی ہو اور آپکے فیض حاصل کرنیوالی قوم بڑھے اور پہولے اور پھلے۔ قرآن شریف کی عزت دنیا مین قائم ہو۔ اور دین اسلام کا بول بالا ہو۔ درود شریف مین آل سے مراد صرف وہ لوگ نہین جو کہ حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد مین سے ہین بلکہ آل رسول سے مراد وہ تمام لوگ ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار اور آپکے نورفیض سے منور ہوکر اسلام کے چمکتے ہوئے نمونے ہین۔ تمام اولیاء اللہ اور مجددان ابدال اور قطب اور علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل مین شامل ہین۔ درود شریف مین حضرت ابراہیم پر خدا تعالےٰ کی صلوٰۃ اور سلام کا جو ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت ابراہیم کی اولاد مین پہلے لوگ نبی اور پیغمبر۔ اور حکماء اور شہداء اور منعم علیہ ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ سے مخاطبہ مکالمہ حاصل کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہین ایسا ہی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت مین بہی ہون اور جیسا کہ پہلے آخری حالت خراب کیواسطے ان کے درمیان ایک مسیح پیدا ہوا تہا۔ ایسا ہی اون کے درمیان بہی ایک مسیح پیدا ہو۔ لکہا ہے۔ کہ جس دعا کے آگے پیچھے درود شریف پڑہا جاوے وہ دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ درود شریف خود ایک دعا ہے۔ جو ضرور قبول ہونے والی ہے کیونکہ خداوند کریم اور اس کے فرشتے بہی آنحضرت صلعم پر درود بھیجتے ہین۔ تو جس صورت مین دو دعائین آگے پیچھے قبول ہونے والی ہون گی اون کے درمیان کی دعا بہی انشاء اللہ قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی لیکن درود شریف کا پڑہنا صرف زبان سے نہین ہونا چاہیئے بلکہ سچے دل کے ساتہہ اور اوس کا عمل مومن کو کمانا چاہیئے۔ درود شریف کا عمل کمانا اس طرح سے ہے۔ کہ جیسا کہ منہہ سے اس دُعا کو مانگتا ہے ایسا ہی اپنی بدنی اور مالی کوششون کے ساتہہ مومن آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت اور ترقی مین دل وجان کے ساتہہ ہر وقت کوشان رہے پہلے اپنی اصلاح کرے اور پہر ساتہہ ہی دوسرون کی اصلاح کیطرف متوجہ ہوجائے اور مخلوق آلہی کو دین محمدی پر قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور دین محمدی کے واسطے اس قدر دردِدل سے دعائین کرے کہ خدا تعالیٰ سے

پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

کا آوازہ سُن لے۔

انجمن احمدیہ ضلع شاہ پور

اس کے بعد مین جلد قادیان جانے کو طیار تہا کہ قادیان سے عرب صاحب عبدالحیی کے خط سے مجھے محسوس ہوا کہ لنگر کے واسطے کچھ چندہ کرنے کی ضرورت ہے اس واسطے مین نے بھیرہ مین احباب کے درمیان لنگر کے واسطے کچھ خاص وقتی چندہ کرنے کی تحریک کی اور اس کے ساتہہ ہی دوستون کے مشورہ سے یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ میانی اور سرگودہ مین بہی چند گھنٹون کے واسطے جانا چاہیے۔ ان مقامات مین جانے کی ضرورت اس واسطے بہی تہی۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے انجمن احمدیہ بھیرہ کو **انجمن ضلع** قرار دیا ہے اور اس کے ماتحت میانی اور سرگودہ مین شاخہائے انجمن کا قائم کرنا اور نیز ان مقامات مین مدرسہ کی عمارت کے واسطے چندہ کی تحریک کا کرنا ضروری تہا۔ چنانچہ عاجز راقم بہمراہی **ملک کرم آلہی صاحب** (جو کہ اس جگہ ایک پرجوش اور مخلص دوست ہین اور رات دن سلسلہ کی خدمات مین دل وجان سے **مصروف** رہتے ہین۔ اللہ تعالےٰ اون کو جزائے خیر دے اور دین ودنیا مین اون کو حسنات عطاء فرماوے اور جلد تر انہین کسی معزز عہدہ پر ممتاز فرماوے۔) شام کی گاڑی مین روانہ ہوکر رات کو ہم میانی مین رہے۔ برادرم حکیم محمد جمیل صاحب اور ایک اور بزرگ دوست بہی میانی تک ہمارے ساتہہ ہتے اوس سے آگے سرگودہ کو مین اور ملک صاحب گئے چند گھنٹے سرگودہ مین قیام رہا۔ اور پہر رات کو واپس بھیرہ مین آگئے میانی مین جماعت کے آدمی بہت ہی تھوڑے ہین۔

آیۃ الکرسی

ہم ہر ہمارس شیخ غلام رسول صاحب کے مکان پر ٹہرے شیخ صاحب موصوف نے بہت محبت اور اخلاص کے ساتہہ ہماری خاطرداری کی۔ قریب کے گاؤن سے مخدوم محمد صدیق صاحب اور

دو بھائی ٹھوکھیاٹ سے بھی تشریف لائے جن میں ایک صاحب نے نہائیت لطیف پیرایہ میں ایک نیوگ نامہ بھی لکھا ہے۔ میانی میں شاخ انجمن احمدیہ بھی بنائی گئی۔ جس کے پریزیڈنٹ شیخ غلام رسول صاحب اور سکرٹری مخدوم محمد صدیق صاحب مقرر ہوئے۔ اور حسب درخواست احباب عاجز نے ایک آئیت قرآن شریف کی پڑھی۔ جس کا نام آیۃ الکرسی ہے۔ اور اُس کا ترجمہ اور تفسیر سنائی۔ جو اختصاراً انشاء اللہ لگلے اخبار میں درج کی جائیگی۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مہدی آخر الزمان

شیخ صاحب موصوف اتمام البرہان کے صفحہ ۱۱ میں مصنف دعوۃ اللہ تعالیٰ کی کاسہ لیسی فرماکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ "قادیانی صاحب نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت قرآن کریم کے الہامی ہونے کے ثبوت پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ الہام کو مرادف وحی قرار دے کر اپنے آپ کو الہام کی لَون متعدد صورتوں کے ساتھ مورد وحی ہونا قرار دیا ہے اور آیات قرآنی کو اپنی نسبت منسوب کیا ہے۔"

شیخ صاحب نے اس اعتراض میں درحقیقت تین اعتراضات کو جمع کر دیا ہے:۔

(۱) الہام و وحی کو مترادف المعنی قرار دینا ناجائز ہے۔
(۲) وحی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے اس لئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شخص مورد وحی نہیں ہوسکتا۔
(۳) وحی یا الہام کے طور پر کسی شخص پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیات قرآنی نازل نہیں ہوسکتیں۔

اب شیخ صاحب نے اعتراضات تو پیش کر دیئے مگر اپنے بیان کی تائید میں قرآن و حدیث سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ وحی و الہام کی تعریف لکھی۔ البتہ علامہ شعرانی کی میزان کبرے کے حوالہ سے کشف و الہام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں ایک معیار پیش کیا ہے اور وہ معیار یہ ہے:۔

"اہل کشف پر واجب کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے کشفی علم کو قبل از عمل کتاب و سنت کے مطابق کرے۔ اگر موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہو۔ تو عمل کے قابل ہے۔ ورنہ اس پر عمل کرنا حرام ہے۔"

معزز ناظرین وحی الہام کی بحث میں شیخ صاحب نے کشف کے متعلق یہ معیار پیش کیا ہے۔ اور اسی پر قناعت کی ہے۔ پس شیخ صاحب کے طرز عمل سے ثابت ہوگیا۔ کہ خود بدولت وحی و الہام و کشف ان تینوں چیزوں کو مترادف المعنی سمجھتے ہیں۔

اور ان سب کے لئے ایک ہی معیار یعنی مطابقت کتاب و سنت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ کوئی وحی و الہام و کشف جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو۔ ہرگز ماننے اور عمل کرنے کے قابل نہیں۔ لہذا شیخ صاحب کے اعتراضات خود شیخ صاحب کی تحریر سے ہی مردود ثابت ہوگئے۔

مگر چونکہ شیخ صاحب نے اس بحث میں اپنی سخن فہمی و دقیقہ سنجی نازک خیالی۔ شیریں مقالی کے عجیب و غریب حیرت انگیز و ندرت خیز جو ہر دکھلائے ہیں۔ اس لئے ہم معزز ناظرین سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اتمام البرہان کے اس مبحث کو ضرور ملاحظہ فرماکر شیخ صاحب کی قدردانی فرمائیں اور بیٹھے بٹھونک کر اُن کی ہمت بڑھائیں۔ کہ احمدیوں کو شکست دینے کے زعم میں انہوں نے حقائق و معارف کا وہ لازوال خزانہ جو اُن کے مرشدان باطنی کے مقدس سینوں میں مخفی و محفوظ چلا آتا تھا۔ کمال فیاضی و دریادلی کے ساتھ پبلک کے لئے وقف کر دیا۔ لیکن شائد نفاست طبع نکتہ رس ناظرین میں سے کوئی بزرگ اس سفارش کو قبول فرمانے سے پہلے اُن معارف و حقائق کا کوئی نمونہ ملاحظہ فرمانا چاہیں۔ تو شیخ صاحب علیہ الرحمتہ کے اُس گنج شائگان سے چند جواہر الطبع نمونہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں:۔

نمونہ اول۔ شیخ صاحب کا خیال۔ وحی شیطانی مطابق آیہ کریمہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم قیامت تک باقی رہینگی۔ مگر وحی ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم ہوگئی۔ پس شیخ صاحب کے مسلک پر اولیاء الشیطین تو قیامت تک مورد وحی شیطانی ہوتے رہینگے۔ مگر اولیاء الرحمن مورد وحی ربانی ہو نہیں سکتے۔

ہمارا استفسار۔ حضرت شیخ صاحب! یہ تو فرمائیے کہ وحی شیطانی کے قیامت تک قائم رہنے اور وحی ربانی کے موقوف ہو جانے کی وجہ کیا ہے۔ کیا توبہ توبہ خدا کو اپنی عاجز مخلوق کا گمراہی میں ڈالنا خود پسند آگیا ہے۔ وحی رسالت کے منقطع ہو جانے کے لئے تو بیشک یہ وجہ موجود ہے۔ کہ تکمیل شریعت کے بعد عقلاً اُس کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر اسرار شریعت سمجھنے کیلئے وحی ولائیت کس بنا پر منقطع مانی جائے۔ کیا اس کے لئے کوئی عقلی یا نقلی دلیل آپ کے پاس ہے۔ نہیں تو جب باوجود دائمی ضرورت وحی ولائیت کے خداوند تعالیٰ نے وحی ولائیت کے سلسلہ کو منقطع فرمایا۔ اور وحی شیطانی کے سلسلہ کو منقطع نہ فرمایا۔ تو اس سے بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ معاذ اللہ اب خدا کو اپنی مخلوق کا گمراہ کرنا خود پسند آگیا ہے۔

نمونہ دوم۔ شیخ صاحب میزان کبرے کے حوالہ سے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ غیر معصوم کا کشف سوائے حضرت ابوبکر صدیق کبھی قطعی نہیں ہوتا۔ اور صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ غیر معصوم کا کشف و الہام کبھی قطعی

ولقین کا افادہ نہیں دے سکتا۔"

پھر اُس کی تردید اسی صفحہ ۱۲ میں شیخ صاحب اپنے ہی قلم مبارک سے اس طرح فرماتے ہیں:-

"اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے قول سے صریح ظاہر ہے۔ کہ علماء شریعت کا پلّہ صوفیہ کے پلّہ سے ہمیشہ غالب رہا۔ اور اُن کی نظر صوفیہ کی نظر سے ہمیشہ بلند رہی۔ کیونکہ علوم الہامی کا علوم ظاہری شریعت سے اس طرح پر موافق رہنا کہ کسی چھوٹے اور ادنیٰ امر میں بھی مخالف نہ ہو۔ یہ فقط اُنہیں افراد کے علوم میں ہے۔ جو کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام صدیقیت سے مشرف ہوئے۔ اور صدیقیت کے مقام سے ہر مقام تحتانی میں ایک قسم کا سکر متحقق ہے۔ جس میں خطا کا آنا بالکل بجا ہے۔ اور جب تک کہ شریعت منقولہ کے مطابق نہ ہو۔ غیر صدیق کا الہام کبھی مقطوع الافادہ نہیں ہو سکتا۔"

معزز ناظرین! شیخ صاحب اپنے پہلے قول میں حضرت ابوبکر صدیق کے سوائے کسی اور شخص کے کشف یا الہام کو قطعی قرار نہیں دیتے اور دوسرے قول میں جو امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ ان تمام افراد اُمّت کے کشف والہام کو جو کشف کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں۔ قطعی قرار دیتے ہیں۔ اور اس صریح اور بیّن تناقض کی جو ایک ہی جگہ اُن کی تحریر میں موجود ہے۔ کچھ بھی خبر نہیں رکھتے۔ اور باینہمہ لطف یہ کہ اپنی کتاب کو لاجواب سمجھتے ہیں۔ شرم! شرم!! شرم!!!

ساتھ ہی شیخ صاحب اس بات پر بھی غور نہیں فرماتے کہ چودھویں صدی کا مجدد جب کثرت مکالمات ومخاطبات کی وجہ سے مجازاً نبی کا خطاب بارگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پا چکا ہے اور نبی کا مرتبہ صدیق سے افضل ہوتا ہے۔ تو پھر اس صدی کے مجدد کے الہامات قطعی کیوں نہیں۔

نمونہ سوم۔ شیخ صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب آیہ کریمہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ** کا مصداق کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اس اعتراض کی تائید میں شیخ صاحب نے شیخ چلی کی طرح بہت سے خیالی پلاؤ پکائے ہیں۔ مگر اُن سب کی تردید میں صرف ایک مختصر جواب مندرجہ ذیل کافی ہے:-

جواب۔ جس طرح آپ کے خیالی مہدی اس آیہ کریمہ کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ اُسی طرح حضرت مرزا صاحب ہو سکتے ہیں **فما ھو جوابکم فھو جوابنا**۔

نمونہ چہارم۔ شیخ صاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر یہ مان لیا جاوے کہ قادیانی پر یہ آیتیں (**ھو الذی ارسل رسولہ** وغیرہ) اب اُتری ہیں۔ تو ظاہر انکار آیات بیّنات قرآنی ثابت ہوتا ہے۔ جو صریح کفر ہے اور نیز قادیانی صاحب کا سرقہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ اُس کا خدا بھی خود مرتکب اس سرقہ کا ثابت ہوتا ہے۔ کیا اس معنی کے اور الفاظ یاد نہ تھے۔ جو کتاب رسول اللہ صلعم سے سرقہ کرنا پڑا۔ اور بلزوم سرقہ الفاظ وعبارت فرقان مجید کے ثابت ہوئے۔ کیا کوئی اور زبان نہیں آتی تھی۔ تم پر تو زبان پنجابی میں ضرور ہی اتارنا تھا۔ کہ کچھ قرین قیاس بھی ہوتا۔ کیونکہ سابق انبیاء بھی اپنے ملک اور اُسی قوم کی زبان میں مشرف بہ ارشادات ہوئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** الآیۃ۔ قادیانی صاحب کا خدا اس جگہ چوک گیا۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ ہوتی۔"

جواب۔ کتاب مقامات امام ربّانی مجدد الف ثانی مطبوعہ مطبوعہ مطبع جیون پرکاش کے صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے "سب سے چھوٹے فرزند حضرت مجدد الف ثانی کے حضرت شاہ محمد یحییٰ ہیں۔ ان کی ولادت باسعادت سنہ ۱۰۲۴ھ میں ہوئی اور وفات سنہ ۱۰۹۶ھ میں۔ ان کے تولد سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کو الہام ہوا تھا۔ **انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ**۔ اور اسی رعایت سے اُس کا نام محمد یحییٰ رکھا۔

ناظرین! یہ الہام حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا قرآنی آیت ہے۔ جو پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۱۳ میں اس طرح آئی ہے "**یٰزکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ**" اے ذکریا۔ ہم تجھے خوشی سناتے ہیں۔ ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کو میر ٹھی شیخ صاحب نے امام ربّانی مانا ہے۔ اور اتمام البرہان کے صفحہ ۱۲ میں اُن کے قول سے استدلال کیا ہے پس اگر کوئی معترض شیخ صاحب کے مسلم امام ربّانی کے مقابلہ میں اعتراض کی وہی عبارت لفظ قادیانی کے بجائے مجدد الف ثانی لکھ کر پیش کرے۔ تو شیخ صاحب اُس کا کیا جواب دیں گے۔ جو کچھ جواب اس اعتراض کا شیخ صاحب تجویز فرمائیں)۔ وہی حضرت مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے بھی قبول فرمائیں۔

علاوہ بریں ٹھنڈے دل سے ذرا اس بات پر بھی غور کر لیں کہ حسب اعتقاد جناب جب حضرت مسیح ابن مریم اسرائیلی آسمان سے نازل ہونگے۔ تو اُن پر وحی کس زبان میں نازل ہو گی۔ اگر کہا جائے کہ عبرانی زبان میں جو اُن کی مادری اور قومی زبان تھی۔ تو ظاہر ہے کہ عبرانی ایک مردہ زبان ہے۔ اُس میں وحی کا نزول اس غرض سے فضول ہے۔ اور اگر کہو کہ عربی زبان میں وحی نازل ہو گی تو کہو **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** کا کیا جواب۔ یاد رکھئے ہم اس بات کو تو مانتے ہیں۔ کہ جو رسول آیا۔ اُس نے رسالت کو اپنی قومی زبان میں ادا کیا۔ مگر اس بات کو ہم نہیں مانتے۔ کہ وحی کا نزول رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی قومی زبان میں ممنوع ہے۔ کیونکہ نہ ایسا کوئی الٰہی وعدہ ہے۔ نہ اس سے کوئی خداوند پاک کی شان میں کوئی عیب لگتا ہے پس **ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر** کے مطابق رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں وحی کا نزول بلاشبہ جائز ہے۔

نمونہ پنجم۔ شیخ صاحب صفحہ ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"علاوہ ازیں اس پر اور بھی یہ طرّہ بوجی ظاہر ہوا ہے۔ کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۰ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک** **ترجمہ**۔ اے قادیانی جو تو چاہے سو کر۔ بیشک ہم نے تجھے بخش دیا۔ ناظرین غور فرمائیں۔ کیوں نہ سادہ لوح اس طرف راغب ہوں مفت اور بے مشقّت کی دولت بٹ رہی ہے۔ الی قولہ پس شراب خوری وحرام کاری وخنزیر خواری کی کچھ روک ٹوک نہیں رہی۔ جو چاہیں کریں اور گویا مثل بیان نصاریٰ کہ عیسیٰ مسیح صلیب پاکر تمام مخلوق کے گناہوں کا کفارہ ہوئے۔ اس لئے اُن کو آزادی حاصل ہو گئی۔ ایسے ہی گویا معتقدان مسیح قادیانی صاحب کے گھر تو عید ہو گئی۔ اور جو چاہیں کریں۔"

جواب۔ تعصب انسان کو اندھا بنا دیتا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ شیخ کوفی کو براہین احمدیہ میں الہام **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک** تو نظر پڑ گیا۔ مگر اسی الہام کے نیچے جو تشریح براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے اور جس سے شیخ صاحب کے تمام اوہام کا ازالہ کامل طور پر

ہو جاتے ہیں۔ وہ انہیں سطر نہ آئی۔ لہذا ہم اس تشریح کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ انصاف پسند ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کورانہ تقلید اور سفیہانہ و خائنانہ نکتہ چینیوں میں کس حد کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ تشریح معہ ترجمہ الہام یہ ہے :۔

"جو کچھ تو چاہے کر کہ میں نے تجھے بخشا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔ اس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیات شرعیہ تجھے حلال ہیں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تیری نظر میں منہیات کروہ کئے گئے ہیں۔ اور اعمال صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے۔ وہ بندے کی مرضی بنائی گئی ہے اور سب ایمانیات اس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئی ہیں"

ہمارے نزدیک یہ حرکت ناشائستہ کہ کسی کلام کا مطلب دیدہ و دانستہ متکلم کے مقصود کے خلاف فرض کر لیا جائے اور اس غرض کی بنا پر متکلم کو اعتراض کا نشانہ بنایا جائے سخت بد دیانتی و حماقت بلکہ خباثت میں داخل ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ اکثر مخالفین سلسلہ احمدیہ اسے بھی شیر مادر سمجھتے ہیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

"مجاہدہ"

پیاری بہنو! میں معافی مانگتی ہوں کہ (بوجہ چند در چند مصائب کے جو زمانہ کی گردش سے مجھ پر عائد ہوئیں میں آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل نہیں کر سکی۔ پہلے تو سب بہنیں میرے لئے استقامت کی دعا مانگیں۔ کہ میں بذریعہ مضامین آپ کی کچھ خدمت کر سکوں۔ آج کچھ پریشان خیالات لکھتی ہوں۔ اگرچہ کئی سہو ہیں۔ مگر آپ کی اسلامی عادت سے امید کہ معاف فرمائی جاؤں گی۔

آج میں حقوق نسوان ایک کتاب دیکھ رہی تھی اور پھر ایک مضمون زبردست حمایت مستورات میں دیکھا۔ جو نہایت پسندیدہ ہوا۔ یکدم میری نظر ایک مضمون پر جا پڑی۔ کہ ایک لڑکی طالب علم سے دریافت کیا گیا کہ اپنی دانست میں تم مردوں کو کیا سمجھتی ہو۔ تو اس نے بڑے غور و تامل سے جواب لکھا "اگر میرے اختیار ہوتا۔ تو سارے جہان کی لڑکیوں کو تو لڑکے بناتی۔ اور سارے جہان کے لڑکے اُن کے کھیلنے کی گڑیاں" خوب اور بہت خوب لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خیالات انگریزیت میں محو ہونے کے واسطے ہیں۔ اسلام میں اگرچہ عورتوں کو بہت سے حقوق کی وارث کیا گیا ہے۔ مگر ایسی آزادی تو جائز نہیں رکھی۔ اس لئے کہ عورتیں مجاہدہ کی عادات سیکھیں۔ اور یہی ان کی نجات کا باعث اور اعلیٰ وصف مانا گیا ہے۔ عورتوں کو خدا نے اپنی خاص ذات سے بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً اپنی خاص رحمانیت سے ان کو رحمدلی (جو خاص ہمارا حصہ ہے) بخشی۔ اپنی پاک بے لوث ذات سے پاکدامنی عطا کی (اور یہی عصمت و عفت ہی ایک ایسا جوہر ہے جس سے ہمیں ہمچو من دیگرے نیست) میں مسرور رکھا ہوا ہے۔ اپنے بے مانند جمال سے ہمیں جمال عطا فرمایا۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

مجاہدہ کا نام ثابت قدمی استقلال سے کبھی نہایت اعلیٰ درجہ ہے۔ مردوں کا مجاہدہ تو کبھی کئی برس تک سخت مشقتیں اور مصائب اٹھا کر کہیں پورا ہوتا ہے وہ بھی کچھ قسمت سے حاصل ہو گیا تو بہتر ورنہ دیوانہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمیں ہر وقت مجاہدہ سے سابقہ پڑا رہتا ہے۔ جو مصائب جو سختیاں ہم پر آتی ہیں۔ اگر ہماری نیت محض للہ ہو۔ اور بقول حضرت اقدس سلمہ اللہ تعالیٰ ہر ایک قول و فعل میں اپنے مولا کریم کی جانب ہی خیال ہو۔ تو بخدا ہمیں ولیوں کا مرتبہ مل جائے۔ دیکھو! حضرت نبی کریم صلعم (فداہٗ ابی و امی) کی بیٹی اور وہ بیٹی جو سب جہان سے پیاری اور جسے زندگی میں ہی جنت میں سردار نسوان کا خطاب اللہ تعالیٰ سے ملا۔ اور جو پاک تن میں سے تھی۔ اگر اُن کے حالات پڑھو۔ تو معلوم ہو کہ مجاہدہ کسے کہتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت نبی کریم صلعم کے پاس مال غنیمت ایک لونڈی آئی۔ حضور علیہ السلام کے گھر میں حضرت خاتون جنت تشریف لائیں۔ کہ ابا جان سے یہ خادمہ مانگوں۔ نبی کریم صلعم تو گھر میں نہ تھے۔ جب آئے تو حضرت صدیقہ علیہا السلام نے بتایا۔ کہ بتول علیہا السلام آئی تھیں۔ فرماتی تھیں۔ کہ لونڈی خدمت کے لئے مجھے عطا ہو جاوے۔ نبی کریم خود خاتون جنت کے گھر تشریف لے گئے۔ فرمایا۔ کہ فاطمہ! مت گمان کر۔ کہ میرا باپ پیغمبر ہے مجھے کوئی ضرورت عبادات کی نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنے کام کاج کر اور عبادات میں و مجاہدات میں نہایت محنت کر۔ اور ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ و الحمد للہ پڑھ۔ کہ تو جنت عورتوں کی سردار ہوگی۔ پھر دیکھو! حضرت رابعہ بصری کی نسبت لکھا ہے۔ کہ رابعہ ایک یتیم بچہ تھی۔ کہ ایک سوداگر گھر لے گیا۔ دن کو تو اس کے گھر کے کام کاج کرتی بچوں کو کھلاتی تھی مگر جب رات کو وہ سو جاتے تھے۔ تو وضو کر کے تمام رات اپنے مولا کریم کی عبادت میں بسر کرتی۔ ایک رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے نماز میں دعا مانگ رہی تھیں۔ کہ اے میرے مولا کریم۔ اب اتنی مشقت میرا عاجز اور کمزور دل نہیں جھیل سکتا۔ اگر مجھ سے یہ دنیا کے کام چھٹ جائے۔ تو سارا دن تیری یاد میں گزاروں۔ (دیکھو! خدا تعالیٰ سمیع و بصیر نے کسقدر جلد دعا سن لی) سوداگر سن رہا تھا۔ اپنی بیوی سے کہا کہ یہ لڑکی تو کوئی خدا رسیدہ بزرگ خاتون ہے صبح اس ولیہ کو ہرگز کوئی کام نہ بتانا۔ صبح جب حسب معمول رابعہ اُٹھ کر جھاڑو دینے لگی۔ تو سوداگر کی بی بی نے کہا۔ کہ توبہ اے بزرگ پاکدامن بی بی! ہمیں معاف کر۔ تیرا رتبہ ہم نے نہیں جانا تھا۔ لو وہ حجرہ صرف تیرے واسطے ہے اس میں رہ ہم کھانا وہاں ہی پہنچا دینگے۔ اپنے خدا کی یاد کیا کر! دیکھو! حضرت مریم صدیقہ۔ حضرت آسیہ فرعون کی بیوی وغیرہ نے اپنے مجاہدات کے بدلے کتنا رتبہ پایا۔ آہ افسوس! ایک ہم ہیں کہ سسرال کی سختی بچوں کی مصائب۔ دنیا کے مختلف افکار سے۔ کسی غم کے حادثہ سے۔ خاوند کی بے مہری سے۔ اپنی خاطر و مدارات میں ذرا بھر فرق آ جانے سے کس قدر بد دل ہو جاتی ہیں۔ میری بہنو! یہ بھی نبوت والا زمانہ ہے۔ تم استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ آؤ مل جل کر سختیاں دین کے واسطے جھیلیں۔ اگر تم کسی دشمن احمد کے گھر گئی ہو۔ تو اپنے دین کے لئے ثابت قدم مستقل مزاج رہو۔ ان کی گالیاں کھاؤ۔ مگر بد دل مت ہو۔ تا تم مریم صدیقہ اور خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی پاک مجلس میں بیٹھنے کے لائق ہو۔ کوئی ہزار کوسے۔ مگر تم ایک حرف شکائت زبان پر نہ لاؤ۔ ہمت کرو۔ اور اس زمانہ میں اگلوں کے لئے نمونہ قائم کرو۔ سب مصائب صبر سے برداشت کرو۔ اور صبر سے ہی تمہیں وہ وہ نعمتیں ملینگی جن کی تمہیں آرزو ہوگی اور تمہیں دین و دنیا میں راحت دہ ہونگی۔ والسلام خیر الختام خدا ایسا ہی کرے۔

(باقی انشاء اللہ پھر کبھی)

رقیمہ نیاز احمدی خاتون
انگولیکی ضلع گجرات۔ پنجاب
۱۳-۳-۸
۹ بجے رات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظم

(از خاکسار عبد الخالق احمدی سوداگر مظفر نگر)

ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خلاقِ جہاں دیکھا
تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا

ترے فضل وکرم سے مہدی آخر زماں دیکھا
گلستانِ محمدؐ کا اُسی کو باغباں دیکھا

میں قرباں تجھ پہ اے مہدی مسیح قوم تجھ پہ آپ لے
ہمہ اوصاف میں یکتا تجھے جانِ جہاں دیکھا

تو ہی اسلام کا ہمدرد اور غمخوارِ امت ہے
سوا ماں باپ سے تجھکو شفیق ومہرباں دیکھا

سراپا نورِ حق اور رحمتِ عالم تجھے پایا
تیری ذاتِ مقدس کو امیں یکساں دیکھا

ملائک تیرے در پر رات دن کرتے ہیں دربانی
سلامی کے لئے حاضر گروہ قدسیاں دیکھا

ترے احباب کو خوش وقت پایا تجھکو خوش خرم
شکست ویاس وحرماں کو نصیبِ دشمناں دیکھا

خبر تھی جس کی آمد کی تو وہ موعود عیسیٰ ہے
بخاری میں ترا حلیہ ملا کر ہم نے ہاں دیکھا

بجایا تو نے ڈنکا دینِ احمدؐ کا زمانے میں
کیا پامال جس جا کفر کا نام ونشاں دیکھا

ہزاروں دشمنِ اسلام کو دم میں کیا غارت
جری تجھ سا نظر آیا نہ تجھسا پہلواں دیکھا

کہاں آتھم کہاں ڈوئی کہاں لیکھو بتا دے تو
ہوئے فی النار کیونکر آپ نے اے مہرباں دیکھا

ہوا ارضِ مقدس قادیاں اُس فخرِ عیسیٰ سے
زمینِ ہند کی قسمت کو تو نے آسماں دیکھا

حیاتِ ابنِ مریم پر مرے جاتے ہو کیوں لوگو!
اُسے کس بات میں بڑھکر غلام احمدؐ سے ہاں دیکھا

کہاں مریم کا بیٹا اور کہاں احمدؐ کا شہزادہ
کرو انصاف گر ہے ناصرہ اور قادیاں دیکھا

نشاں سب ہو گئے پورے جو تھے مہدی کی آمد کے
مگر پھر بھی نہ تم نے حیف۔ قوم منکراں دیکھا

وفاتِ حضرتِ عیسیٰ میں کیا شک رہ گیا باقی
نشاں جب اُس کی تربت کا محلہ خانیار دیکھا

عبث تم منتظر عیسیٰ کے ہو جب آج تک کوئی
نہ آیا آسماں سے اور نہ جاتا آسماں دیکھا

بیاں کیا ہو جو اس فرط خوشی سے حال تھا میرا
کہ میں نے قادیاں میں بھائی اکبر شاہ خاں دیکھا

خدایا شکر ہے تیرا کہ عاجز عبد خالق نے
ترے فضل وکرم سے مہدی آخر زماں دیکھا

ہمیں کیسی تعلیم مفید ہو سکتی ہے؟

شب تاریک وبیمِ موج وگردابے چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحل ہا

یہ شعر کیسا لطیف ہے۔ کیسے دردناک رنگ میں حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ میں جب کبھی اسے پڑھتی ہوں۔ اپنے ہی حسب حال سمجھتی ہوں۔ یہ جو چاردانگ عالم میں تعلیم نسواں تعلیم نسواں کا شور مچ رہا ہے۔ مگر کوئی خدا کا بندہ یہ نہیں بتاتا کہ آیا کس قسم کی تعلیم عورتوں کو دینی چاہئے اور مذاہب مثلاً عیسائی۔ آریہ۔ بنگالی وغیرہ تو کہاں رہے ذکر انہوں نے کبھی فی الحال خاطر خواہ کوئی تعلیم حاصل نہیں کی سوائے چند ایک کہ بی اے کی ڈگری حاصل کر لے۔ مگر میں اپنے ہی اسلامی بھائیوں سے مخاطب ہوتی ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے جو اسقدر اور اتنی مدت سے شور مچایا ہوا ہے۔ کہ تعلیم نسواں ضروری ہے۔ تو آپ نے مستورات کی حسبِ حال کیا مفید تعلیم شروع کی۔ ہماری سب سے اعلیٰ قومی دعوے کرنے والی اور تعلیم نسواں کی حامی پارٹی علیگڈھ ہی نے کچھ تعلیم مستورات دینی شروع کی۔ مگر افسوس کہ غیر قوموں کی ملکاور انکی ریس کر کے جیسے اپنی مٹی خراب کی ایسے ہی اپنی مستورات کو اسلامی شعائر چھڑا کر تباہ کیا۔ مثلاً نماز روزہ سے بے پروائی۔ قرآن کریم۔ حدیث شریف مسائل علمیہ دینی محبت سے قطعی جواب دلوایا۔ پردہ کے مسائل میں اسقدر ملاوٹ کی۔ کہ انگلش لیڈیوں کی طرح ہندوستانی اور خاص کر اسلامی بہنوں نے اپنی تصاویر اخبارات میں چھپوادیں۔ اور پورے طور پر یورپین اتباع۔ کا مصداق بن گئیں۔ حیف!

صد حیف!! اے بڑے بڑے القابوں والے مولویو! اور عالم ہونے اور مصلح قوم ہونے کا دعوے کرنیوالو! ذرا اپنے گریبانوں میں مُنہ ڈال کر دیکھو تو سہی کہ کیا کر رہے ہو۔ ادھر تو خدا کے پاک کلام فرقان حمید کی صریح مخالفت کر رہے ہو۔ ادھر تمہیں دعوے ہے کہ ہم سنت نبی کریم سے باہر نہیں۔ میں اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ کہ خیر ابھی تک تو آپ لوگ کسی شمار وقطار میں نہیں مگر آپ لوگوں کو چاہئے کہ اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مفید زندگی سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور جو کچھ کروگے جیسا اب مفید ثابت ہوگا۔ پھر ایسا کبھی نہیں ہونے کا۔ مطلب یہ کہ اپنی بہو بیٹیوں کو دینی اسلامی علم پڑھانے کی کوشش کرکے پڑھاؤ۔ اور نہیں تو وہ قرآن حمید کے مطالب سمجھ لیں۔ نماز پڑھ لیں۔ اپنی اولاد کو ہوش میں آتے ہی نیک تعلیم دے سکیں۔ بس فی الحال تو ہمارے مقدر میں ہی زیادہ تعلیم مفید نہیں۔ ہم نے زیادہ تعلیم یافتہ ہو کر کرنا ہی کیا ہے یہی کہ زیادہ مصیبت ہو گی اور کیا یعنی اگر ہم اپنا کام سُبرا جاننے لگ گئیں۔ تو پھر مردوں کی زندگی بھی عذاب جان ہو جاوے گی۔ اب یہ تو بیشک جس کا سبق عمدہ پڑھا ہوا ہے۔ وہ روز ازل کا جس کی قسمت میں کسی کی تابع رہنا اور سخت مشکل کام۔ خانہ داری کے فرائض۔ اولاد کی مصیبت لکھی ہوئی ہے۔ ان سے تو ہرگز شایستہ نہیں ہونے کی اگرچہ علیگڈھ کالج کیا ولایت پڑھنے جاویں۔ مگر کیا اچھا ہو۔ اگر پہلے والدین دینی علم سکھاویں۔ اصل میں ہمیں اب ان کتابوں کی سخت ضرورت ہے!

قرآن مجید کے عمدہ ترجمہ کی۔ کتب حدیث بخاری۔ مسلم وغیرہ کے آسان مسائل اردو میں لکھے ہوں۔ طب کی ایک جامع کتاب جس میں بچّوں کے امراض کے آسان آسان نسخے۔ عورتوں کی امراض کے آسان آسان مگر مختصر نسخے درج ہوں۔ مگر افسوس کہ کون ادھر توجہ کرے۔ حالانکہ سامان سارا جمع ہے۔ یعنی مسائل ہمارے پاس امام الزمان کے ہوتے کچھ مشکل نہیں۔ اگر کوئی مفید نسواں جمع کر دے اور طب کے نسخے مولانا حکیم الامت کے ہوتے یا بہت سے ڈاکٹر ہمارے سلسلہ میں ہیں انکے ہوتے اگر کوئی حوصلہ سے کام لے تو ہرگز کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر کاش! ادھر کسی کو توجہ ہو۔ ہمارے شیخ صاحب مکرم ایڈیٹر الحکم نے کئی ایک رسالے (جن کا سلسلہ بھی انہوں نے سلک مروارید سے شروع کیا تھا) لکھنے کا وعدہ کیا تھا

مگر ہماری قسمت کہ جب سلسلہ شروع کرکے بس کردی
اور ہماری بہن الہیہ بابو کرم الہی صاحب فرماتی ہیں۔ کہ
آؤ۔ احمدی مستورات کا جلسہ کریں امداد دہولن کے
تحریک ایک دفعہ الحکم مین کی بہی تہی جن کا جواب مجہ سے
چاہا۔ مگر کچہہ تو مین اپنے مصائب مین پہنسی رہی اور کچہہ خیال
ہی کرنا جنون اور سوال دکونی دیتا تہا۔ خدا اپنے ہی تیر کہیا اب
دیکھو۔ کہ جس سے بدخواہن کا کام کہو لاگیا۔ کس کی ہیں
پاکس خداترس دہائی نے ہی مضمون لکہا ہو۔ محترمہ مخدومہ
الہیہ صاحبہ مولانا مولوی نورالدین صاحب نے ایک دفعہ ایک
مضمون شروع کرکے چہوڑ دیا گویا اسے پورا ہی نہ کیا بہت
منشی غلام محمد صاحب پہلوری نے کچہہ لکہنا شروع کیا تہا
اب وہ بہی ایسی کہان گم ہوگئین۔ کہ پردہ نشین کے شوق
مین تیر کو بہلا دیا۔ اہلیہ مسٹر عبدالغنی کنجاہی نے ایک تحریر
لکہدی اور بس۔ خدا بہلا کرے ہماری بہن اہلیہ بابو
کرم الہی صاحب کا جنہیں خدا نے کچہہ مادہ فلاح مستورات
عطا کیا ہے جب کبہی خانہ برداری کے بکہیڑون اور
بال بچہ کے جہمیلون سے فراغت ملتی ہے تو کچہہ لکہہ
دیتی ہیں کاش اکہ ہمارے بہائی ہماری ضروریات کی کتابین
تو مہیا کرین۔ ورنہ ہم ہیں اور آپ بیرونی مستورات کے رسالہ ہم
ہیں۔ اور ایک ہی تصویر کا سبق پڑہ لینا ... اور ...
شعر پڑہ پڑہ جینگے ۔ ع

ہمزار باغ بیان سے چراغ ... گے
سے پر پروانہ سوز ... جلنے
بس یہ ہمارے حسب حال ہی کہا گیا تہا۔ فقط
احمدی خاتون گجرات کی ضلع گجرات

انعام عبدالغنی صاحب احمدی افسر وزیرآباد ریاست
پٹیالہ کو گورنمنٹ کی طرف سے بصلہ عمدہ خدمت
در ایام سفر امیر صاحب ایک لنگی اور ایک سند خاص عطا ہوئی
ہے۔

انتخاب الاخبار

نارتہ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن دیوبند کے متصل
ایک مسافر گاڑی پٹڑی سے گر پڑی۔ کوئی مسافر زخمی نہین ہوا
کلکتہ کے فنڈ امداد قحط زدگان سے ... حضور

صلاح ... سے ... ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے
چین سے ... ہندوستان مین طاعون سے کل
۸۴ کیس اور ۹۱۰ ... فوتیان ہوئین۔
جرمنی نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اپنی
تجارت کو خوب ترقی اور نشوونما دے ... ہے اور
بغداد ریلوے ... تیار ہو رہی ہے ...
ضرورت ہے پہلے جرمنی کے ... یہ ریلوے کمل
کی جاویگی۔
ترکی ... سے تعلق ... نے ...
کو ... ترکی نوجوان ... اور ...
ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ ... شکایات ...
بدن ... اور ... کے ...
بینک بند ہوگئے۔
جاپانی جہاز ... کیا ... سے قل
... سے ...
... سے نہر ... کی ...
مین ریل بنانا منظور کرلیا ہے ... اگست ... لاکہ ...

حضرت مولوی محمد احسن صاحب ... عافیت
واپسی واپس دارالامان میں پہنچ گئے ہیں۔
خوشی کی بات ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی
شیلڈ ... فٹ بال ٹیم ... شیلڈ ...
مین تمام ... مقابلہ ... میں ...
کے سپرنٹنڈنٹ ماسٹر عبدالرحیم صاحب کی ...
محنت کا نتیجہ ہے۔ فٹ بال ٹیم کے طلبا مفصلہ ذیل
ہیں۔ ... کپتان۔ خواجہ عبدالرحمن۔ غلام ...
عبدالغنی۔ فضل دین۔ عبدالرحمن ... محمد ...
منظور علی شاکر۔ محمد اسمعیل صاحب۔ سید ... شاہ
عبدالسمیع۔ ٹیم کے ہر ایک ممبر کو ایک ایک تمغہ
انعام دیا گیا ہے۔

کلکتہ میں حال کے فنڈ امداد قحط زدگان کے سوقہ
... ہزار روپیہ عام چندون سے جمع ہوا ہے۔
مسٹر ... صاحب گورنمنٹ پلیڈر حال سے
مقدمات ... کی پیروی کے لئے ... کو روانہ ہونے
والے ہیں۔ بحکم گورنمنٹ
ضلع ... میں تعزیری پولیس کا خرچ چار ہزار روپیہ

... سوار ... ہوں ...
جاویگا۔
زلزلون کی خبر کرجنوبی ... کے مقام
باگمانی مین سخت واردات آخر ہوگئی ہے عظیم نقصان
ہوا۔
[illegible]
بائیسکورد ... کا مال ... غائب ہوگیا ہے۔
پولیس تحقیقات کررہی ہے اور امید واثق ہے کہ ملزم اپنے
کئے کی سزا پائیگا۔ آجکل ایسا زمانہ آرہا ہے کہ کوئی شخص
کسی دوسرے پر اعتبار نہین کرسکتا خوش قسمتی کی بات ہے
کہ مہاجن مکان پر موجود نہ تہا ورنہ وہ بہی ذبح کیا جاتا۔

رسید زر

[illegible] ۱۹۰۸ء

[illegible]

۱۲ [illegible] شاہ صاحب للعہ

[illegible] سکرٹری جماعت احمدیہ للعہ

[illegible] حسن [illegible] صاحب معہ

[illegible] حسین خانصاحب ۔ے

[illegible] صاحب عمہ

۱۹۰۹ سردار [illegible] خان عمہ

[illegible] حسین صاحب ۵

۳ فروری ۱۹۰۸ء

۱۵۱۱ محمد اکرام خان صاحب

۱۱۹۰ فیض الدین احمد صاحب ۵

۵ فروری ۱۹۰۸ء

۱۱۲۳ مولوی محمد علی صاحب

۱۴۹۳ غلام احمد صاحب ۔ے

۲۰۹ میان عبداللہ صاحب للعہ

۴۱۳ بابو نورالدین صاحب للعہ

۶ فروری ۱۹۰۸ء

۲۶۸ مرزا سلطان احمد صاحب عمہ

۱۷۷۵ خیرالدین صاحب

۱۱ فروری ۱۹۰۸ء

۱۲۱۳ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عمہ

۳۱۳ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب للعہ

۱۵۱۶ فضل رحمٰن صاحب عاہ

۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

عبدالرشید صاحب للعہ

[illegible] اللہ دتہ صاحب عہ

[illegible] عبداللہ صاحب

[illegible] بہادر علی صاحب

۱۱ شیخ کرم [illegible] صاحب

۹ غلام دستگیر صاحب للعہ

۱۷ آرام عبدالقادر صاحب عہ

۸۸ غلام محمد صاحب عاہ

۱۰۳ شیخ الٰہ دین صاحب ۔ے

۱۵۳۱ رئیس الدین صاحب للعہ

[illegible] شاہ صاحب عاہ

[illegible]

۱۲ فروری ۱۹۰۸ء

۱۰۹۱ چودہری غلام یٰسین صاحب عاہ

۱۱۳۹ جعفر خان صاحب عمہ

۱۵۰۹ منشی ودیا بخش صاحب عاہ

۲۴۳ غلام محی الدین صاحب للعہ

۱۲۲۸ ایس این احمد صاحب للعہ

۱۵ فروری ۱۹۰۸ء

۱۴۰۵ یار محمد صاحب للعہ

۱۴۴۳ جمال الدین صاحب عاہ

۱۱۲۲ بشارت احمد صاحب عاہ

[illegible] عیسیٰ خان صاحب للعہ

۱۷ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۳ چودہری غلام علی صاحب ۵

۹۸۶ سلطان علی صاحب ۔ے

۱۱۸۳ نذیر محمد صاحب ۵

۵۵۹ خواجہ محمد راجو صاحب للعہ

۴۱۶ مولوی عبدالرحمٰن صاحب عاہ

۹۴۵ مرزا رحیم بیگ صاحب عمہ

۱۵۶۸ نظام الدین صاحب عمہ

۱۸ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۵ حافظ محمد امین غلام نبی صاحب عمہ

۱۹۵۹ چودہری رحمت اللہ صاحب عمہ

۱۹ فروری ۱۹۰۸ء

۵۱۰ محمد یار صاحب پٹواری للعہ

۵۹۷ خدا بخش صاحب عہ

۱۲۴۷ محمد علی صاحب ۔ے

۱۸۴۳ مرزا رحمت اللہ بیگ للعہ

[illegible] قدرت اللہ صاحب للعہ

۲۰ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۲۹ الف [illegible] غلام رسول صاحب عمہ

۲۱ فروری ۱۹۰۸ء

[illegible] سید اسمٰعیل آدم صاحب للعہ

[illegible] بابو محمد [illegible] صاحب عاہ

۲۳ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۶۰ شیخ عبدالعلی صاحب للعہ

۱۰۹۶ سید نیاز حسین صاحب ۵

۱۲۱۴ قادر بخش صاحب للعہ

۲۵ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۴۲ شیخ غازی الدین صاحب عمہ

۱۹۴۲ غلام محی الدین صاحب للعہ

۱۱ نواب خان صاحب ۵

۱۹۲۱ خدا بخش صاحب عاہ

۱۹۰۷ منشی جلال الدین صاحب [illegible]

۲۷ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۴۵ منشی نور محمد صاحب للعہ

۱۹۱۶ ملک [illegible] صاحب [illegible]

۶۳۹ راجہ یار [illegible] صاحب للعہ

۲۱۴ فضل محمد صاحب عہ

۲۹ فروری ۱۹۰۸ء

۱۹۱۳ حاجی [illegible] بخش صاحب للعہ

۱۲۶۱ [illegible] ۱۲۶۱ عہ

۱۹۸۷ نواب [illegible] خان صاحب للعہ

۲۸۴۳ رسول بخش صاحب للعہ

۹۱۰ احمد حسن صاحب عہ

۱۹۶۵ منشی غلام رسول صاحب [illegible]

یکم مارچ ۱۹۰۸ء

۱۴۲۹ غلام رسول صاحب عمہ

۱۸۶۹ میران علی صاحب [illegible]

۳ مارچ ۱۹۰۸ء

حافظ [illegible] صاحب ۵

۱۴۵ [illegible] الدین [illegible] ۵

۴ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۵۱۲ بابو [illegible] الدین صاحب عاہ

۵ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۴۵۶ [illegible] صاحب للعہ

۶ مارچ ۱۹۰۸ء

۳۲۲ سید صادق حسین صاحب [illegible]

۱۹۶۳ شیخ عبدالغنی صاحب [illegible]

۷ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۷۶ بابو محمد طالب صاحب للعہ

۹ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۱۸ سید محبوب عالم صاحب عاہ

۱۱ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۷۹ غلام نبی صاحب للعہ

۶۳۹ نواب الدین صاحب ۔ے

۱۹۱۱ عبدالکریم صاحب عہ

۱۹۵۷ مولوی عبدالواحد صاحب عاہ

۱۹۲۹ عبدالعزیز صاحب ۔ے

۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء

۷۰۶ پیر محمد حمید اللہ صاحب عاہ

۲۳۴ محمد عبداللہ صاحب عمہ

۱۸۰۳ شمس الدین صاحب ۵

۱۹۶۱ [illegible] صدیق صاحب للعہ

۱۸۸۶ محمد سلیمان صاحب للعہ

۴۲۶ نادر خان صاحب عمہ

۱۹۵۵ منشی غلام نبی صاحب [illegible]

۱۸ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۱۹۵ ملک حسن محمد صاحب ۔ے

۳۰۶ منشی محمد دین صاحب للعہ

۱۸۱۳ محمد حسن صاحب عہ

۱۹۰۷ قاضی محمد علی صاحب عہ

۱۷۹۹ معراج الدین صاحب [illegible]

۱۸۳ عبدالرحمٰن صاحب [illegible]

۱۹۸۲ نعمت علی شاہ صاحب ۔ے

۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۲۴۹ میان شمس الدین صاحب ۔ے

۱۱۴۹ حسن موسیٰ صاحب عہ

[illegible] عبدالوحید صاحب عہ

۵۹۲ عبدالرحمٰن صاحب عہ

۷۴۵ خیرالدین صاحب للعہ

۱۹۹۳ مرزا عبدالغنی صاحب [illegible]

۱۰۹۰ امیر اللہ صاحب ۔ے

۱۱۱ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب عاہ

[illegible] نذیر الدین صاحب عمہ

۱۱۲۸ غلام رسول صاحب عمہ

۲۹۳ محمد یوسف صاحب عاہ

۲۱ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۹۲ عباس علی صاحب للعہ

۹۱۶ علی احمد صاحب للعہ

۱۰۱۱ عزیز الدین صاحب للعہ

۲۲ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۴۶۳ مولوی [illegible] الدین صاحب

دہرم کوٹ

[illegible] امیر اللہ صاحب ۵

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پنسال ہونے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی نظام میں فرق آنے سے کوئی طبیعت میں نقصان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجبوری ہی تھی کیا کہ میری [illegible] کمزور ہوئے چاہے تھے میں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے ۔ مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کیا ۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی ہیں آئی میری تحریک سے اور بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں ۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی ۔ راقم **محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک** (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب پولیٹیکل افسر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حب مقوی** کے متعلق دے رہا ہے ۔ یہ گولیاں تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور [illegible] دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جو لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہیں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لیے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاوے گی ۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے ۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپے ۔ [illegible] گولی عمہ ۔ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ۔ ازان جملہ سرمہ عمہ و ہند ۔ جالا ۔ سبل ۔ فارش چشم ۔ رمد ۔ آنکھوں سے پانی جاری اور [illegible] اور خفیف ہو جانے کے لیے بے نظیر ہے ۔ نی تولہ عمہ سا جریان ۔ مفید [illegible] ۔ [illegible] جس میں زرش [illegible] کار کرتے اور گا محسوس ہوتا ہو ۔ طبیعت بے کل اور بے چین رہتی ہو پیشت نم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح آتی ہو ان تمام شکایات کے لیے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ خوشخط ، مع حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاک خانہ درج و جوابی ٹکٹ ، نیم خریدار

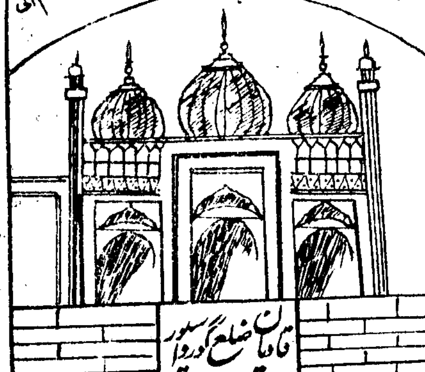
المشتہر

حکیم محمد دین احمدی ۔ دروازہ [illegible] سنگھ ۔ گوجرانوالہ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ



قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN



عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین صہ

قادیان میں ہے

لے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ ایل ۲۹۸

آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر الزمان

قیمت از طلبا و غربا و غیر مذاہب سے

گورنمنٹ ملنہ

جلد (۷)

۲۹ - صفر ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

نمبر (۱۳)

فی پرچہ ۲ ر

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

از فقیہ عمہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائیٹر (میاں معراج الدین صاحب عمر) نے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جائے۔ اب تک تو یہ تھا۔ کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام ہی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ لیکن اس وقت سردست پروپرائیٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے۔ اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے۔

آئندہ کوئی رسید زر یا خط وکتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط وکتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں ہاں جو مضامین اخبار میں چھاپنے کیلئے ہوں۔ وہ صرف ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
بر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست - سنہ ۵ ۔ عام قیمت پیشگی .. .. للعہ مابعد .. .. صہ - - فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے اُن سے بحساب مابعد لیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچا اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی ادا قیمت کریں اونکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور جنمیں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے...

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بدر مسیح

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

غالباً ۲۵ - مارچ ۱۹۰۸ء

۱ - امثال الرحمۃ - اول الذکر و آخر الذکر

ترجمہ - رحمت کی مثالیں - پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا -

۲ - حٰم - تلک آیات الکتاب المبین

ترجمہ - کھولکر بیان کرنیوالی کتاب کے یہ نشانات ہیں -

۳ - لا تنذ ددہ جادیۃ

۴ - کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے

شب درمیانی ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء

۱ - احسن اللہ امرک

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا

۲ - احسن اللہ امری

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا

۳ - یاتین من کل فج عمیق

ترجمہ - میرے پاس تحائف آئینگے ہر دور کی راہ سے

۴ - امید سے بڑھکر

۵ - رعایا میں سے ایک شخص کی متواتر (۶) فتح

نشان بہت ہیں پر امتحان کرنیوالے کیواسطے کچھ نہیں

۳۱ - مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر ایک شخص نے اپنے گناہوں سے مکدر ہونیکا ذکر کرتے ہوئے عرض کی کہ جسطرح اور لوگوں نے نشانات دیکھے ہیں مجھ کو بھی نشان دکھایا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیشک جواد کریم اور رحیم ہے لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے - کہ لیس للانسان الا ما سعی اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا آجکل بدقسمت لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب کرامت صرف ایک پھونک مارنے سے کسیکو قطب بنا دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے برخلاف ہے انبیاء سے بڑھکر کون ہے دیکھو انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے راہ میں کسقدر مصائب اٹھائے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انسانوں سے افضل و تمام رسولوں سے افضل ہیں آپ نے کس قدر عبادت اللہ تعالیٰ کی نمایں کی اور اسی کے لیے کیسے مصائب اٹھائے انسان مرہی رہتا ہے تب خدا اسکی طرف توجہ کرتا ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مجاہدین قاعدین پر بڑا درجہ رکھتے ہیں سنت اللہ کے مطابق صحیح راہ پر صدق اور اخلاص کے ساتھ جو شخص کوشش کرتا ہے وہی کچھ درجہ حاصل کر سکتا ہے - اول سے آخر تک تمام انبیاء کا یہی حال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم صرف اتنے پر راضی ہو جاویں کہ وہ مونہہ سے کہدیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش ابھی نہیں کیگئی - دیکھو صحابہ نے کس طرح درجات حاصل کئے اپنی جانیں پانی کیطرح بہا دیں - شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اور باوا فرید سب خدا کی راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کرنیوالے تھے تب ان کو یہ انعام حاصل ہوئے - ممکن نہیں کہ کسی پر خدا کا فضل نازل ہو جبتک کہ وہ اس سعی کے نلکے سے نہ گذرے جس سے تمام اولیاء گذرتے ہیں دیکھو دانہ جب خاک ہو جاتا ہے تب وہ اُگتا ہے ہر ایک شخص جو کوشش کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مدّ مقرر نہیں کرتا کہ اتنے عرصہ میں یہ ہو جاوے - وہ ایک دن خدا کا فضل دیکھتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا غنی ہے -

باقی نشانات تو بہت ہیں مگر نشان مانگنے والا ہمیشہ نامراد رہتا ہے - کیونکہ وہ خدا کی آزمائش کرنا چاہتا ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کفار نے نشان مانگے تھے - کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جا اور پڑھ کر اور وہ کر - آپ نے جواب میں ان کے نشان کو پورا نہیں کیا - بلکہ یہی کہا کہ نشان خدا کے پاس بہت ہیں لور نشان دکھلائے جاتے ہیں - مگر خدا کو کسی کی پروا نہیں کہ وہ انسان کی خواہش کی پیروی کرے اسجگہ بھی بیشمار نشان ظاہر ہو چکے ہیں وہ کتابوں میں درج ہیں - آپ ان کو پڑھ لیں وہ نشان بوسیدہ نہیں ہو گئے پرانے نہیں ہو گئے آجکل کی باتیں ہیں اور ان کو دیکھنے والے یہاں موجود ہیں ایسا سوال کرنا کہ ہم کو نشان دکھایا جاوے - قرآن شریف کی تعلیم کی مخالفت کرنا ہے قرآن کو پڑھو - خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ تم ایسے نشان مانگو ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سائل کا سوال خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے کسی کے دل میں تحریک ڈالدیتا ہے لیکن مومنوں کیواسطے جائز نہیں کہ وہ نشان مانگے اور ایسا سوال کرنیوالے کے واسطے ہمارا وہی جواب ہے جو تمام انبیاء ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں

چندہ تعمیر مدرسہ

چونکہ مدرسہ کا کام شروع ہے اور روپیہ کی ضرورت [illegible] لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ تعمیر مدرسہ کا جسقدر فراہم ہو چکا ہے وہ بہت جلد روانہ کر دیں تاکہ کام میں حرج اور نقصان نہ ہو نیز وعدوں کا روپیہ جلدی وصول کرنیکی کوشش کی جاوے۔ محمد علی

زمینداروں کے واسطے ایک نیک نمونہ

چودہری حاکم علی صاحب احمدی نمبردار چک پنیار اور بابو غلام حسن صاحب احمدی ساکن ادیر یوالہ متصل وزیر آباد حال اسٹیشن ماسٹر اپنے علاقہ کے معزز زمینداروں میں چودہری صاحب کے لڑکے غلام مصطفےٰ کی نسبت بابو صاحب کی لڑکی مسماۃ زینب بی بی سے پہلے ہو چکی تھی - چنانچہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو مسجد مبارک میں قبل نماز ظہر جس وقت کہ جماعت احمدیہ حاضر تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے یہ نکاح مبلغ پانصد روپیہ پر حضرت مولوی نورالدین نے پڑھا اور سنت نبویہ کے طریق پر بعد نکاح چھوہارے اور شیرینی تقسیم کیگئی - لڑکی کیطرف سے بابو صاحب کے خط بلکہ خود لڑکی کی تحریری اجازت کیساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب خود وکیل تھے اور لڑکا اور اس کا باپ موجود تھے اس میں خاص طور پر خوشی کی ایک بات یہ ہے کہ زمینداروں کی قوم میں جسقدر قبیح رسمیں اور فضول خرچیاں ہوتی ہیں اور ان کو بیجا طور پر ایک فخر سمجھا جاتا ہے ان کی بیخکنی کیواسطے ہر دو صاحبان نے ایک نمونہ دکھلایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے بعد نکاح حضرت اقدس نے دعا کی ہم ہر دو صاحبان کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو موجب اپنی رحمت اور برکت کا بنائے - آمین -

متوفی کو ثواب پہنچانے کی ایک عمدہ راہ

برادر بابو عبدالرحمان صاحب کلرک اوریقہ نے اپنے عزیز فرزند عبدالعزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ایک

ڈائری

القول الطیب

رازِ نصرت ۲۵ مارچ ۱۹۰۶ء - صبح سیر

اودھ اور دیگر مقامات کے اسلامی شاہزادوں کا ذکر تھا۔ کہ جب اونہوں نے غدر میں حصہ لیا اور گورنمنٹ کی بغاوت کی۔ تو گورنمنٹ نے ان کے محلوں کو گرا کر وہاں ہل چلا دیا۔ فرمایا۔ یہ ان لوگوں کو اپنی بدعملیوں کی سزا ملی ہے۔ چغتائی سلطنت کا آخری دنوں میں یہی حال تھا۔ کہ سوائے فسق و فجور کے اور بدعات کے ان میں کوئی بات نہ تھی۔ اسلامی شعار بالکل پائے نہ جاتے تھے۔

خدا تو مسلمانوں کی نصرت کرتا ہے پر کسی میں

اسلام بھی ہو۔ جب انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اوسے سنبھال لیتا ہے۔ خدا کی نصرت اور تائید کے بغیر انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی مدد ساتھ نہ تھی۔ تو بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ کے ہوتے ہوئے شکست پائی (اس واقعہ کو اس جگہ توریت سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔

" اور جب ہم نے حورب سے کوچ کیا۔ تو جیسا خداوند ہمارے خدا نے ہمیں فرمایا تھا۔ اس بڑے اور ہولناک بیابان میں گئے جسے تم نے اموریوں کے پہاڑ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر قادس برنیع میں آئے۔ تب میں نے تمہیں کہا۔ کہ تم اموریوں کے پہاڑ تک پہونچے ہو۔ جو خداوند ہمارا خدا ہمیں دیتا ہے دیکھو خداوند تیرے خدا نے یہ زمین جو تیرے آگے ہے تجھے عنایت کی ہے۔ چڑھ اور اس کا وارث ہو۔ جیسا خداوند تمہارے باپ دادوں کے خدا نے فرمایا ہے۔ تو مت ڈر اور بے دل نہ ہو۔

تب تم سب مجھ پاس آئے اور بولے کہ ہم اپنے جانے سے آگے لوگ بھیجیں گے۔ وے جاکے اس زمین کی ہمارے لئے جاسوسی کریں اور ہم کو خبر دیں کہ کس راہ سے وہاں چڑھ جائیں۔ اور کون سے شہروں میں داخل ہوویں۔ سو وہ بات مجھ کو خوش آئی۔ اور میں نے تم میں سے فرقے [illegible] آدمی کر کے بارہ آدمی لئے۔ اور وے روانہ ہوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور وادی اسکال میں آئے اور اوس کی جاسوسی کی۔ اور وے اس زمین کے میوؤں میں سے اپنے ہاتھوں میں لیکے ہم پاس اتر آئے۔ اور ہمیں خبر پہنچائی۔ اور بولے۔ یہ جو خداوند ہمارا خدا ہم کو دیتا ہے۔ اچھی زمین ہے۔ تو بھی تم چڑھنے پر راضی نہ ہوئے۔ بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے سرکشی کی اور تم نے اپنے خیموں میں کڑکڑا کے کہا۔ ازبسکہ خداوند ہمارا کینہ رکھتا ہے۔ اس لئے ہم کو مصر کی زمین میں سے نکال لایا تاکہ ہمیں اموریوں کے ہاتھ میں گرفتار کرا دے اور وے ہمیں ہلاک کریں۔ ہم کہاں جاویں - ہمارے بھائیوں نے تو یوں کہکر ہمیں بے دل کر دیا۔ کہ وے لوگ تو ہم سے بڑے اور لمبے ہیں اور اون کے شہر بھی بڑے اور اون کی دیواریں آسمان تک ہیں اور ہم نے بنی عناق کو وہاں دیکھا۔ تب میں نے تمہیں کہا۔ ہراساں نہ ہو اور اون سے ہرگز مت ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کریگا اور اس سارے کام کے مطابق جو اوس نے تمہارے لئے مصر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے کیا اور بیابان میں بھی جہاں تم نے دیکھا۔ کہ کیونکر خداوند تمہارے خدا نے جیسا مرد اپنے لڑکوں کو لئے پھرتا ہے تم کو اوس سارے راستے میں جس میں تم چلے آئے۔ اوٹھایا گیا۔ یہاں تک کہ تم اس جگہ آپہونچے۔ تب بھی اس بات میں تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے۔ جو راہ میں تم سے آگے جاتا تھا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہاں تم اپنے خیمے کھڑے کرو۔ رات کو آگ میں ہوکے تاکہ تمہیں وہ راہ روشن کرے۔ جس میں تم چلو۔ اور دن کو بدلی میں ہو کے۔ تب خداوند نے تمہاری باتیں سنیں اور غصے ہوا اور قسم کھا کے۔ یوں بولا کہ یقیناً اس شریر پشت کے لوگوں میں سے ایک بھی اس اچھی زمین کو جسکے دینے کا وعدہ میں نے ان کے باپ دادوں سے قسم کھا کے کیا ہے نہ دیکھیگا۔ مگر یفنہ کا بیٹا کالب اوسے دیکھیگا۔ اور میں یہ زمین جس پر اوس نے قدم مارا ہے۔ اوسے اور اس کی نسل کو دوں گا اسلئے کہ اوس نے خداوند کی پوری تابعداری کی اور تمہارے باعث سے خداوند مجھ پر بھی غصے ہوا اور بولا تو بھی اوس میں داخل نہ ہو دیگا۔ لیکن نون کا بیٹا یشوع۔ جو تیری خدمت میں کھڑا ہے اوس میں داخل ہوگا۔ تو اوس کی قوت بڑھا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو اون کی میراث میں لے جائیگا۔ اور تمہارے بچے جنہیں تم نے کہا کہ شکار ہو جاوینگے۔ تمہارے لڑکے جنہیں اس دن نیک و بد کا امتیاز نہیں تھا۔ وہاں داخل ہوں گے اور میں وہ اونہیں دونگا۔ اور وے اوس کے وارث ہوں گے۔ پر تم جو ہو سو لوٹ جاؤ اور دریائے قلزم کی راہ بیابان میں کوچ کرو۔ تب تم نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔ سو ہم مطابق اوس سب کے جو خداوند ہمارے خدا نے فرمایا ہے چڑھ جائیں گے اور جنگ کریں گے پھر تم سب کے سب ہتھیار باندھ کے طیار ہوئے کہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو اونہیں کہہ کہ اوپر مت چڑھو اور جنگ نہ کرو کیونکہ میں تمہارے درمیان نہیں ہوں تا نہ ہو کہ تم اپنے دشمنوں کے آگے مارے پڑو۔ سو میں نے تمہیں وہ کہدیا پر تم نے نہ سنا بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کی اور گستاخی سے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تب اموریوں نے جو اوس کوہ پر رہتے تھے۔ تمہارا سامنا کیا اور شہد کی مکھی کی مانند تمہیں رگیدا اور شعیر میں حرمہ تک تمہیں مارا۔ تب تم پھرے۔ اور خداوند کے آگے روئے پر خداوند نے تمہاری آواز نہ سنی نہ تمہاری طرف کان رکھا۔ تب تم بہت دن تک قادس میں رہے۔ اون دنوں کے مطابق کہ اس جگہ ٹھہرے۔" ایڈیٹر)

دیکھو صلاح الدین مسلمانوں کے درمیان ایک نیک بخت آدمی تھا۔ تمام یورپ کے مسلمانوں نے کیسے کیسے سخت حملے اس پر کئے۔ مگر وہ سب میں فتحیاب ہوا۔ کیونکہ اوس نے صلاح و تقوے کو اختیار کیا تھا اور خدا تعالےٰ کی طرف اوس کا رجوع تھا۔ (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب کا کچھ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اڈیٹر)

صلاح الدین علیہ الرحمۃ بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی میں تمام عیسائی سلطنتیں ایکا کر کے مسلمانوں کے برخلاف جہاد کیواسطے اوٹھی تہیں چونکہ یہ اون کا مذہبی جدال تھا۔ اور دین کی خاطر اونہوں نے یہ کشت و خون روا رکھا تھا۔ اس واسطے اوس کو وہ صلیبی جنگوں کے نام سے تعبیر کرتے ہیں عیسائیوں کی غرض اس جنگ سے یہ تھی کہ شام کو مقدس ملک جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ توریت میں تھا کہ یہ ملک ہمیشہ خدا تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کے قبضہ میں رہیگا اس

ملک کو مسلمانون کے ہاتھون سے ظالمانہ تلوار کے زور سے چھین لین۔ اس قدر عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی طاقت کچھ ہستی نہین رکھتی تہی۔ مگر چونکہ اسلامیون مین روحانیت موجود تہی اس واسطے باوجود تھوڑا ہونے کے مسلمان عیسائیون پر فتحیاب ہوئے عیسائیون کی مہربانی سے ان جنگون مین طرفین کے ساٹھ لاکھ جان ہلاک ہوئے تہے ان خوفناک جنگون کے وقت جن مسلمان بادشاہون نے عیسائیون کا مقابلہ کیا۔ ان مین سے ایک بزرگ اور نیکوکار

صلاح الدین ہی تہا جس نے تیسرے صلیبی جنگ مین عیسائیون کا نہایت زور سے مقابلہ کیا۔ اور عیسائیون سے سب سے بڑے مدعا بیت المقدس کو جو پہلی جنگون مین عیسائیون کے قبضہ مین آچکا تہا۔ عیسائیون کے ہاتھون سے پھر چھین لیا۔ اور شہنشاہ جرمنی و فرانس و آسٹریا و انگلستان اور تمام یورپ کو اپنی یار مین اپنے مقابلہ کیواسطے بلالیا۔ مگر یروشلم کو نہ چھوڑا تمام عیسائی سلطنتین اوس کے مقابلہ مین عاجز آگئین

ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم

۵۳۲ ہجری مین قلعہ تکریت مین پیدا ہوا

تہا۔ ابتداء مین دمشق کا کوتوال اور دیوان کا والی مقرر کیا گیا تہا۔ اس کے بعد نورالدین بادشاہ کے خواص مین داخل ہوا۔ صلاح الدین کی نوجوانی کا ایک مشہور واقعہ جو محفوظ ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ جہان مین ایک جگہ سویا ہوا تہا۔ جہان اوس کے پاس صرف ایک غلام ابن نام سویا ہوا تہا۔ اس جگہ ایسا سخت زلزلہ آیا کہ تمام شہر گر گیا مگر قدرت الٰہی سے وہ مکان محفوظ رہا کیون نہ ہو۔ خدا نے اوس سے ایک عظیم الشان کام لینا تہا۔ جب صلاح الدین کے چچا شیرکوہ نے مصر مین تہوڑی سی فوج کے ساتھ عیسائیون کو شکست دی اوس وقت صلاح الدین فوج کے قلب کا سردار تھا۔ عیسائیون کی فوج کی کثرت کے سبب بعض مسلمان سردار گھبرا گئے تھے۔ اور انہون نے رائے دی تہی کہ ہم تھوڑے ہین جنگ نہ کی جائے۔ اس واسطے جن دو تین سردارون نے بہر حال جنگ پر آمادگی ظاہر کی اون مین سے ایک صلاح الدین تہا۔ خلیفہ عاضد نے اپنے وزیر شیرکوہ کے مرنے کے بعد صلاح الدین

کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اوس وقت خلیفہ عاضد نے جو حکم نامہ وزارت کا صلاح الدین کے نام لکھا تہا اوس مین صلاح الدین کی نسبت ایک عجیب پیشگوئی کی تہی اس عبارت کا ترجمہ مفصلہ ذیل ہے۔

”اے صلاح الدین تو جہاد کے شیر کا رفیع ہے اور اوس کے گہر کا پروردہ ہے۔ گہوڑون کی پیٹھین تمہارا وطن ہے۔ اور خیمون کے سائے تمہارے مسکن ہین۔ جہاد کے غبارون کے اندہیرون مین تمہاری خوبیون کے ستارے چمکین گے اور اوس کے مصائب کے کہوجون مین تیرے مناقب پڑہینگے۔ نیزون سے اون کے غلاف اتار اور تلوارون کی دہارون مین غوطہ کہا۔ اس کے دین کو جمع کرنے کے لیے عطیات کی گرہون کو کہول۔ دشمنون کے خون کے نالے بہا دے اور اون کے سرتلیون پر کہڑے کر دے یہان تک کہ خداتعالے وہ فتح نصیب کرے جسکی نسبت امیرالمومنین کا خیال ہے۔ کہ وہ تیرے دنون کیواسطے ذخیرہ رکہی گئی ہے۔ اور یہ فتح تیرے لئے ایک شہادت ہے“

زمانہ وزارت مین صلاح الدین نے دمیاط اور عسقلان اور رملہ اور دیگر مقامات مقامات مین عیسائیون کو شکست دی ۵۶۷ھ مین خلیفہ عاضد کے مرنے پر صلاح الدین مصر کا حاکم ہوگیا۔ شام کے بادشاہ ملک صالح کے مرنے کے بعد تھوڑے سے بہت جھگڑے فساد کے پیچہے صلاح الدین شام کا بہی بادشاہ ہوگیا۔ اس عرصہ مین عیسائی صلیبی جنگون کے درمیان بیت المقدس کو فتح کر چکے ہوئے تہے۔ اس واسطے سلطان صلاح الدین بیت المقدس کی فتح کرنے اور اوس کو واپس اسلامی سلطنت مین داخل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور ۵ روز کے محاصرہ کے بعد جمعہ کے دن ۲۷ رجب ۵۸۳ھ کے ان کو آزاد کر دیا۔ حالانکہ عیسائیون نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو پوپ کے پاس ان الفاظ مین رپورٹ کی تہی۔ ”اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ان دشمنون کیساتھ جن کو ہم نے شہر مین پایا کیا کیا تو تم کو بتایا جاتا ہے کہ رواق سلیمان اور گرجا مین ہمارے گہوڑے گھٹنون تک مسلمانون کے ناپاک خون مین چلتے رہے۔“ اس جگہ اخلاق محمدی اور اخلاق عیسوی کا نمونہ دیکھنا چاہیئے اس کے بعد یورپ کے تمام بڑے بڑے بادشاہ

بیت المقدس پر چڑھ چڑھ کر آئے۔ کہ اس کو فتح کرین لیکن خداتعالے نے صلاح الدین کی ایسی نصرت کی کہ سب شکستین کھا کھا کر بیرنگ واپس گئے۔ ایڈیٹر)

افیون اور حقہ چھوٹ گیا

۲۵۔ مارچ صبح۔ حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت کے حضور مین حاضر تھے اونہون نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تہی۔ بیعت کے بعد مین شرمندہ ہوا کہ ابتک مجھ مین ایسی عادتین پائی جاتی ہین۔ تب مین جنگل مین جاکر خدا کے آگے رویا اور بہت دعا کی اور پہر یکدفعہ دونون چیزون کو چھوڑ دیا نہ مجھ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ فرمایا۔ یہ خداتعالیٰ کا فضل ہے۔

جہنم دائمی نہین

۲۵۔ مارچ صبح۔ قبل ظہر۔ فرمایا بہشت کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ عطاءً غیر مجذوذ۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا انقطاع نہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان ہی مومنون کو کھٹکا رہتا کہ کہین نکال نہ جاوین لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہین بلکہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہونگے۔ خداتعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی ہے آخر انسان خدا کی مخلوق ہے خداتعالیٰ اس کی کمزوریون کو دور کر دیگا اور اس کو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشیگا۔

نظم

اکمل صاحب نے اپنا ایک دوست کیطرف سے درج اخبار ہونے کیواسطے مجھے دی ہے ایسی لطیف نظم لکھنے والے کو خدا خوش رکھے کیونکہ بلاغت۔ فصاحت۔ صداقت اور اخلاص سے پر ہے۔ ایڈیٹر)

تجھے پہچانتے ہین ہم حبیب کبریا تو ہے
مسیح مجتبےٰ تو ہے بروز مصطفےٰ تو ہے
بدی سے پاک کر ہم کو شفا دو دست قدرت سے
تو ہم مُردون کو زندہ کر کہ عیسےٰ سے سوا تو ہے
ترا ثانی زمانے مین کوئی ہم نے نہین پایا
زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد باخدا تو ہے
بروز حضرت عیسےٰؑ بروز حضرت موسےٰؑ
غرض کس کس کو گنواؤن بروز انبیاء تو ہے
خدا سے ہمکلامی کا شرف تجھ کو ہی حاصل ہے
ہماری کشتی اُمت کا واللہ نا خدا تو ہے
اندہیری رات گر سمجھین زمانے کو تصور مین
تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ اب بدرالدجیٰ تو ہے
گنہگارون کو تو نے اک نظر مین غوث کر ڈالا
اثر تیرا ہے ایسا اور ایسا باصفا تو ہے۔

بدرِ منوّر

مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۰-۱۱ - مارچ ۱۹۰۸ء)

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ اس گھر کے رب کی عبادت کرو۔ اس میں اس گھر کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کی خاص ربوبیت کے نشانات ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔ اس قسم کا محاورہ توریت میں بھی ہے مثلاً ابراہیم کے خدا کی عبادت کرو۔ اسحٰق کے خدا کی عبادت کرو۔ تم اپنے باپ دادوں کے خدا کی عبادت کرو۔ جو کہ تمہیں ملک مصر میں سے نکال لایا۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطہ بھی سرسبز، شاداب و سیراب نہروں اور نباتات کیساتھ ہو جائیگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اس کی عبادت میں مصروف ہونے اور توکل سے فائدہ اُٹھا کر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالیں فرداً فرداً تو جہاں میں ہوئیں۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب میں اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کیواسطے خاص ہوئی۔ تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتوں سے متمتع ہو گئی۔ حدیثوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے نفس میں تونگری رکھ دیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اسے کفایت کرتا ہے مگر جسنے غافل ہو کر دنیا کے اہتمام میں شغل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اسے کفایت نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اس گھر کیواسطے کی تھی۔ کہ ربّ اجعل هذا بلدًا آمنًا وارزق اهله من الثمرات۔ وہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن شریف میں جو پیشگوئی کی ہے کہ اولم یروا انا جعلنا حرمًا آمنًا ویتخطف الناس من حولهم۔ یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے۔

ایک مفسر لکھتے ہیں۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے تھے۔ اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلائے۔ آمنهم بالاسلام فقد كانوا فی الكفر اطعمهم من جوع الجهل بطعام الوحی۔ کافر تھے۔ خدا نے ان کو مسلمان بنا دیا۔ جہالت میں بھوکے تھے خدا نے طعام وحی سے مالا مال کر دیا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ پر چڑھائی کی تھی اور اس کو فتح کیا تھا اور آپ کے بعد بعض دیگر خلفاء کو بھی ایسا کرنا پڑا۔ اور سب کو فتح حاصل ہوئی۔ اور اہل مکہ نے شکست کھائی۔ کیونکہ یہ صاحبان بیت اللہ کی تخریب کے واسطے حملہ آور نہیں ہوئے تھے۔ مگر اس کی حرمت کو قائم کرنے کیواسطے اور فساد کو مٹانے کیواسطے انہیں ایسا کرنا پڑا تھا اس سے ایک نکتۂ معرفت حاصل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو کسی خاص جگہ کسی خاص قوم کے ساتھ کوئی ایسا تعلق نہیں۔ کہ وہ جو چاہیں سو کریں۔ بہرحال ان کی ہی رعایت ہوگی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو اپنی توحید پیاری ہے اور وہ متقی اور صالح لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ خواہ وہ کہیں ہوں۔

اہل مکہ کے نام اہل مکہ عرب والے اور گرد و نواح کے لوگ بسبب بیت اللہ کی عزت کے جیران بیت اللہ کہلاتے تھے اور اسی سبب سے ان کے نام سکان حرمہ۔ خدا تعالیٰ کی حرم میں رہنے والے۔ ولاة الکعبۃ، کعبہ کے والی اور اہل اللہ بھی تھے۔

تفسیر سورہ قریش ختم ہوئی۔ اور اب انشاء اللہ تفسیر سورہ فیل لکھی جائے گی۔

مشکلات تفسیر جب سے اخبار بدر میں سلسلہ تفسیر القرآن آخری پارہ سے بالترتیب شروع ہوا ہے۔ تب سے آج تک سورہائے۔ الناس۔ الفلق۔ الاخلاص۔ لہب۔ نصر۔ کافرون۔ کوثر۔ ماعون اور قریش۔ نو سورتوں کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے۔ اور الحمد للہ قوم نے اس کو بہت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دوست بسبب دوسرے اخباروں کے خریدار ہونے کے اور اتنی وسعت نہ رکھنے کے کہ دو اخباریں خرید کریں۔ تفسیر کی خاطر بدر کو خریدتے رہے ہیں اور اب تک کرتے ہیں۔ بمبئی سے بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں خاص عرضی بھیجکر اجازت حاصل کی تھی۔ کہ بعض سورتوں کی اس تفسیر کو جو بدر میں چھپی ہے۔ دوبارہ بصورت رسالہ چھاپ کر کثرت سے شائع کریں۔ ایسا ہی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے بعض سورتوں کی اس تفسیر کو اپنی کتاب حقیقت نماز میں درج فرمایا ہے میرا ان باتوں کو ذکر کرنا اس واسطے ہے۔ کہ باوجود اس کم علمی اور کم عملی کے جو میرے شامل حال ہے تفسیر کے متعلق جو تھوڑی بہت محنت میں نے کی ہے اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بارآور فرمایا ہے۔ اور اس کے رحم پر بھروسہ کر کے میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ ثواب بدر کے واسطے انشاء اللہ جاری رہے۔

تفسیر کا لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ میں اپنے اندر کوئی لیاقت۔ کوئی علم۔ کوئی عمل۔ کوئی استعداد اس قابل نہیں دیکھتا کہ میں تفسیر لکھوں۔ صرف اخبار بدر کی ایڈیٹری کے فرائض مجھے مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں کچھ نہ کچھ تفسیر لکھوں کیونکہ جب سے یہ اخبار برادر محمد افضل صاحب مرحوم (اللهم اغفره وارحمه) نے جاری کیا تھا۔ اس کے اندر تفسیر کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہا ہے۔ اس جگہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء کے اخبار سے اس عبارت کا نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جو گذشتہ سال کے ابتدا میں میں نے سورہ کافرون کی تفسیر سے پہلے لکھی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔

اور پھر ایک یہ امر پیش آیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجھے خائف کیا۔ کہ تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے اور میں اپنے میں اس کام کیواسطے نہ علمی لیاقت رکھتا ہوں۔ اور نہ عملی طاقت مذکورہ بالا سورتوں کی جسقدر میں نے تفسیر لکھی ہے۔ اس کے

واسطے معلومات کا ذخیرہ میں نے اسی طرح سے بہم پہنچایا۔ اول کتب احادیث کے اس حصہ کو دیکھنا جس میں آیات قرآنی کی تفسیر ہو۔ دوم۔ پرانی عربی تفاسیر کو پڑھنا۔ مثلاً تفسیر کبیر فخر رازی۔ تفسیر روح المعانی۔ تفسیر کشاف۔ سوم بعض اردو تفاسیر کا مطالعہ کرنا۔ جیسے کہ تفسیر [illegible] البیان اور اعظم التفاسیر۔ چہارم۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے لکھی ہوئی اور سنی ہوئی یادداشتوں سے فائدہ حاصل کرنا۔ پنجم۔ خود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر ان آیات کے متعلق کبھی کچھ لکھا یا فرمایا ہو اور معلوم ہو تو اس کو شامل کرنا۔ اس کے علاوہ خود بہت دعا اور تدبر کے بعد میں یہ تفسیر لکھتا رہا ہوں اور لکھنے کے بعد سورہ الناس حضرت مولوی نورالدین صاحب کو دکھا دی گئی تھی۔ مگر باقی سورتوں میں یہ التزام نہیں ہو سکا۔ باوجود اس قدر احتیاط کے پھر بھی بہت ڈرا اور دعا کی۔ بعد میں میں نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سے اس معاملہ میں مشورہ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ تفسیر لکھنی چاہیئے اور چھپنے سے پہلے مضمون مجھے دکھا لیا کرو۔ اس کے بعد زیادہ تشفی کے واسطے میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھا جس میں اپنی علمی اور عملی کمزوریوں کا ذکر کیا اور تفسیر کے متعلق خریداروں کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ میں حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا۔ حضور نے اس عریضہ کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم۔ بہت بہتر ہے اس سے لوگوں کو نفع پہونچتا ہے مگر ضروری ہے کہ مولوی صاحب کو دکھلا لیا کریں تا کہ غلطی نہ ہو جاوے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اس طرح حضرت اقدس کی اجازت کے بعد میں نے پھر یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ میری کمزوریوں کو دور کرے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے پاک کلام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرمائے اور اس تفسیر کو قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس کو لکھنے والے اور پڑھنے والوں کے واسطے اپنی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنا اور ان کے علم اور معرفت اور عمل صالح میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہند میں ایڈیٹری

گذشتہ سالوں میں جس قدر تفسیر اخبار میں درج کی گئی ہے وہ ناظرین کی امید سے بہت ہی تھوڑی ہے جس کی وجہ ایک تو وہی میری کم مائیگی ہے جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس قدر تفسیروں کا پڑھنا۔ ان میں سے خلاصہ نکالنا۔ پھر اس کو زمانہ کی ضروریات کے مطابق کرنا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس سے فوائد کا اس میں درج کرنا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال کا اس کے متعلق تلاش کرنا۔ پھر خود بھی تدبر کرنا۔ دعا کرنا۔ یہ سب کچھ کوئی تھوڑا کام نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر تفسیر کے لئے اس کا حق پورے طور سے ادا کرنا ہو۔ تو اس کام کے واسطے بذریعہ ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایک ایڈیٹر صرف اس کام کیواسطے خاص ہونا چاہیئے۔ جسے اور کسی طرف فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ہندوستان میں ایڈیٹری کی قسمت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ کسی خاص مضمون کے واسطے ایک الگ ایڈیٹر رکھا جاوے اکثر اخباروں کا یہ حال ہے۔ کہ ایڈیٹر کو علاوہ اخبار کی ایڈیٹری کے اس کی مینجری بھی خود ہی کرنی پڑتی ہے۔ اب ایک جان خریداروں سے خط و کتابت کرے۔ نئے خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ مال کی قیمتوں کا حساب کتاب رکھے۔ روزانہ آمد و خرچ لکھا جائے۔ اخبار کے فنڈ کے بڑھانے کی کوشش کرے اور فنڈ تھوڑا ہو جاوے تو اس کی فکر کرے۔ اخبار کو وقت پر نکالنے کا انتظام کرے۔ پریسمین اور [illegible] کے ساتھ شور و سرکھپائی کو بھگتے۔ سارے دھندے بھی کرے۔ پھر اس کے ساتھ چالیس پچاس اخبار میں پڑھے۔ خبروں کا انتخاب کرے۔ نامہ نگاروں کے مضمون پڑھے۔ ان میں سے اچھے برے کا امتیاز کرے۔ ایڈیٹوریل بھی لکھے۔ یہ سب کچھ کر کرا کے پھر قرآن شریف کا مفسر بھی بنے۔ اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ وہ مفسری کے فرائض کس عمدگی سے ادا کر سکیگا خصوصاً جب کہ اس کا انسان ہونا۔ کھانے پینے سونے اور زندگی کے دیگر لوازمات کا اس کے لاحق حال ہونا۔ صاحب اہل و عیال ہونا بھی نگاہ میں رکھ لیا جاوے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرض کر لیا جائے۔ کہ وہ مسلمان بھی ہے۔ پنج وقتہ نماز بھی پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے اور دیگر لوازمات اسلامی کا بجا لانا بھی اس کیلئے ضروری ہے۔

غرض ایڈیٹری کے بہت سے مشکلات ہیں اور بالخصوص تفسیر نویسی میں اور بھی بڑھ کر۔ یہ تمام وجوہات اس امر کی مانع ہوتی رہیں کہ اخبار بدر میں تفسیر باقاعدہ نکلتی رہے لیکن اب چونکہ پروپرائٹر صاحب نے اخبار کی حالت میں اصلاح کی خاطر یہ انتظام کیا کہ تمام انتظامی کام کو ایڈیٹری کے کام سے الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے خود منیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور اپنے تحت ایک اسسٹنٹ منیجر رکھا ہے اور عاجز کو ایڈیٹری کے کام کیواسطے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اسواسطے امید ہے کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر کا کام متواتر ہوتا چلا جائیگا اور ہر ایک اخبار میں دو صفحے اخبار کیواسطے الگ ہوتے رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

حضرت مولوی نورالدین صاحب اور درس قرآن شریف

بالآخر اس بات کا اظہار بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اگرچہ اس تفسیر کے لکھنے میں عاجز دوسری تفاسیر سے بھی مدد لیتا ہے مگر دراصل یہ سب کچھ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن کی برکت اور فیض ہے کہ میں اتنا کچھ لکھ سکتا ہوں اور مجھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ہے کہ میں اس کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت کرتا ہوں۔ درس قرآن شریف جو روزانہ حضرت مولوی صاحب موصوف مسجد اقصیٰ میں دیا کرتے ہیں۔ اس کی ابتدا کچھ قادیان میں نہیں ہوئی۔ بلکہ مدت سے حضرت مولوی صاحب موصوف قرآن شریف کی اس خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ میں چھوٹا سا تھا جب کہ میں نے یہ درس جموں و کشمیر میں سننا شروع کیا تھا اور یہی درس ہے جس نے مجھے مسلمان کیا اور پھر یہی درس ہے۔ جس نے مجھے احمدی بنایا۔ اور میں اس درس کو اس قدر متبرک پاتا ہوں کہ باوجود اتنا عرصہ سننے کے پھر بھی میں ہمیشہ اس کو اپنے واسطے نئے برکات کا موجب پاتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب کے درس میں ہی یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور جوان بھی اور بوڑھے بھی۔ بے علم بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے اور عالم بھی اپنے علم میں ترقی کرتا ہے۔ قادیان کی رہائش میں جو عظیم الشان نعمتیں ہم لوگوں کو حاصل ہیں ان میں سے ایک درس قرآن شریف بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم رکھے تا کہ ہم پر اس کی برکتیں اور رحمتیں اس کے ذریعہ سے نازل ہوتی رہیں۔

آمین ثم آمین

بدر
۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء
ایڈیٹوریل

وطن مین ایک بے وطن

نمبر ۲

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر آیۃ الکرسی گذشتہ اخبار مین اپنا سفرنامہ بصرہ مین یہان تک لکھ چکا ہون کہ بیان مین چند دستون کے ساتھ مین گیا۔ جہان کہ ایک مختصر سا وعظ آیۃ الکرسی کے ترجمہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ اس آیت شریف مین اللہ تعالے کی صفات حی و قیوم کا اول ذکر کیا گیا ہے خدا تعالیٰ زندہ ہے۔ یعنی حقیقی زندگی اسی کی ہے اور وہی سب کی زندگی کا سرچشمہ ہے اور اوسی سے دوسرون کی زندگی قائم ہے۔ وہ قیوم ہے۔ اوس کے فضل سے ہم لوگ زندہ ہین اور اوسی کے سہارے سے ہماری زندگیون کا قیام ہے۔ اگر اس کا حکم اور اذن اور فضل نہ ہو تو کوئی شخص دنیا مین زندہ یا اپنی زندگی پر قائم نہین رہ سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ ان لوگون کو جو کوئی وظیفہ یا دعا پوچھتے ہین۔ فرمایا کرتے ہین۔ کہ نماز کے اندر سجدہ مین پڑھا کرو۔ یاحی یاقیوم برحمتک استغیث جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے خدا مین تو ایک عاجز انسان ہوں اور بالکل مُردہ ہون۔ ہان تو زندہ اور زندگی بخش میرا رب ہے۔ کیونکہ تو حی خدا ہے تو ہی ہمکو زندگی بخشتا ہے اور تجہی سے پہر زندگی کا قیام ہے۔ ظاہری اور جسمانی زندگانی کا بخشنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا بہی تو ہی میرا رب ہے۔ اور روحانی زندگی کا دینے والا اور اوس کو قائم رکھنے والا بہی تو ہی ہے۔ مین عاجز ہون۔ گنہگار ہون۔ اپنے گناہون کے سبب مردہ ہون۔ تو مجھے روحانی زندگی عطا فرما۔ اور جب مجھے روحانی زندگی مل جائے تو پہر اوسے قائم رکھ کیونکہ تو قیوم خدا ہے۔ مین تو کمزور ہون پہر گناہ کیطرف جھکون گا۔ اور اگر تیرا فضل نہ ہوا۔ تو پہر گناہ کی غفلت مین گر کر مر جاؤن گا۔ پس برحمتک استغیث تیری رحمت کے آگے فریادی ہوتا ہون۔ اے حی اے قیوم اے زندہ اور زندگی بخش خدا۔ اپنی رحمت سے میری دستگیری کر۔ میری فریادرس ہو اور شیطان سے مجھے بچا۔ کہ وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ کی دو صفات لاتاخذہ سنۃ ولا نوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہمارا رب وہ ہے جسکو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند انسان جب تک وقت کام کاج اور بیداری مین گذار چکتا ہے تو پہر اوسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ اونگھنے لگتا ہے یا سو جاتا ہے یہ ہر دو حالتین ایسی ہین کہ انسان کو اپنے جسم کی بہی کوئی خبر نہین رہتی یہ بہی ایک قسم کی موت ہے ایسے وقت مین انسان کا محافظ سوائے خدا تعالے کے اور کوئی نہین ہوسکتا کیونکہ خدا ہی ہے جسپر نہ اونگھ کا غلبہ ہے اور نہ نیند کا۔ وہی ہمارا محافظ اور ناصر ہے۔ اسی واسطے آیۃ الکرسی کا سونے کے وقت پڑھنا بہت موزون ہے حدیث شریف سے بہی ثابت ہے۔ کہ اس آیت شریف کا پڑہنا موجب برکات ہے دیگر۔ جیسا کہ جسمانی طور پر انسان پر اونگھ اور نیند وارد ہوتی ہے ایسا ہی روحانی حالت بہی بعض اوقات ایک غفلت مین گر جاتی ہے اور ایک وقت جو انسان روحانی حالت مین چستی اور پہرتی اپنے اندر پاتا ہے وہ دوسرے وقت نہین دیکھتا اسکی طرف بہی اشارہ کر کے انسان کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالے کی ان صفات سے پناہ پکڑے کہ اے خدا ہم تو عاجز ہین اور کمزور ہین ہماری روحانی حالت بسا اوقات گر جاتی ہے ایک اونگھ اسپر وارد ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ خواب کی سی بیہوشی آجاتی ہے۔ پس ایسے وقت مین تو ہی حافظ اور ناصر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ تو ان کمزوریون سے بالکل پاک خدا ہے۔

اس سے آگے خدا تعالیٰ کی سلطنت کا ذکر ہے کہ لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ آسمان اور زمین مین جو کچھ ہے۔ سب خدا کا ہے اور سب جگہ خدا تعالیٰ کی حکومت اور سلطنت ہے۔ عیسائیون کیطرح ہمارا یہ عقیدہ نہین۔ کہ خدا کی بادشاہت صرف آسمان پر ہے اور زمین پر نہین بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ زمین اور آسمان ہر دو پر خدا تعالے کی سلطنت بہ کلی قائم ہے سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت مین ہے وہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا مالک ہے۔ اسی واسطے ہم کسی دعا کے مانگنے کے وقت اوس کے حضور مین شرمندہ نہین ہین کیونکہ زمین اور آسمان مین کوئی شے اس کی حکومت سے باہر نہین۔ پس اسی کیطرف اپنی التجا کا لے جانا جائز بلکہ ضروری ہے۔ وہ اپنے بندون کی دعاؤن کو قبول کرتا ہے نہ صرف ان کے حق مین بلکہ اون کے واسطے بہی جن کے لئے اس کے بندے سفارش کرین وہ عقدہ کشائی کرنے والا خدا ہے لیکن فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اوس کے اذن کے سوائے اوس کے حضور کسی کو شفاعت کا اختیار نہین اور اس مین راز یہ ہے کہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم۔ وہی جانتا ہے کہ ان لوگون کے اگلے اور پچھلے اعمال کیسے ہین وہ جو اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اوس کے حق مین شفاعت قبول کی جاوے اسی کے واسطے شفاعت کا اذن دیا جاتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہین کہ دعا بہی اپنے اختیار مین نہین جب تک کہ خدا تعالے دعا کے واسطے توفیق نہ دیوے۔ جسکے حق مین دعا قبول ہونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے دعا کرنے کی توفیق بہی مل جاتی ہے اور جس کے واسطے دعا کا موقعہ ہاتھ سے نکل گیا ہوتا ہے اوس کیلئے ہزار کوشش کیجاوے دعا کی توفیق ہی کسی نیک بندے کو حاصل نہین ہوتی بارہا ایسا بہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ولی اللہ جب دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو ایک شخص کا نام دعا مین اوس کی زبان پر جاری کر دیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کیطرف پہلے سے اوس کی توجہ نہین ہوتی اس مین بہی یہی راز ہے۔ کہ اوس شخص کے حق مین جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیکی مقدر ہوتی ہے تو ایک مستجاب الدعوات انسان پر جب دعا کا دروازہ کہولا جاتا ہے تو اس دروازے سے اوسے بہی گذار لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی سب کے اعمال اور افعال سے آگاہ ہے۔ کہ وہ بصیر و نظیر خدا ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور خدا کے علم پر کوئی احاطہ نہین کر سکتا۔ خدا جتنا چاہتا ہے کسی کو اپنے علم مین سے کچھ عطا فرماتا ہے جیسا کہ انبیاء کو علم غیب مین سے کچھ اطلاع دی جاتی ہے تاکہ اون کے منجانب اللہ ہونے پر ایک نشان ہو اور خدا تعالے کی برتر ہستی کا ثبوت دنیا پہ ظاہر ہو۔

وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم۔ اس کی کرسی آسمانوں پر اور زمین پر وسیع ہے اور ان ہر دو کی حفاظت اوسے تھکا نہیں دیتی اور وہ علی اور عظیم ہے۔ اس جگہ کرسی سے یہ مراد نہیں کہ خدا کسی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جیسا کہ انسان بیٹھا کرتا ہے [illegible] اس کی سلطنت اس کی حکومت اور [illegible] وسیع ہے کہ ہر چیز پر وہ [illegible] ہے [illegible] اس کی حکومت جاری ہے جیسا کہ ایک [illegible] کہ وائسرائے کی کرسی تمام برٹش انڈیا پر وسیع ہے اور لفٹنٹ گورنر کی کرسی علاقہ پنجاب پر وسیع ہے تو اس سے یہ مطلب کوئی دانا نہیں سمجھ سکتا ہے کہ ایسی لکڑی کی کرسی بنائی گئی ہے جس [illegible] ایک [illegible] اور ایک [illegible] ہے [illegible] بیٹھا ہوا حکومت کر رہا ہے بلکہ [illegible] اور [illegible] اور [illegible] الفاظ [illegible] انسان کے [illegible] سمجھ [illegible] کی کیفیت کو صرف [illegible] لوگ کچھ سمجھ سکتے ہیں

[illegible] اے انسانو! ایسے خدا کی عبادت کرو جو ایسی وسیع طاقت والا ہے تاکہ تم اپنی مرادوں میں کامیاب ہو جاؤ۔ (میانی میں بہت کوشش کے بعد [illegible])

سرگودہ اس سے دوسرے روز میں اور [illegible] صاحب سرگودہ کو گئے۔ وہاں تھوڑی سی جماعت ہے مگر باہمت۔ اس جگہ شاخ انجمن احمدیہ قائم کی گئی جس کے سکرٹری مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد مقرر ہوئے اور پریزیڈنٹ جناب [illegible] صاحب احمدی بی۔ اے (ملنگ) مقرر ہوئے اور [illegible] حاجی عبد اللہ صاحب مقرر ہوئے اور [illegible] کی عمارت کے واسطے چندہ کی تجویز کی گئی۔ اور حضرت صاحب کے واسطے بھی دوستوں نے چندہ جمع کر کے دیا۔

مسجد احمدیہ سرگودہ سرگودہ میں ایک بڑی خوشی ہم کو اس وجہ سے ہوئی کہ وہاں کی جماعت نے ہمت کر کے ایک مسجد احمدیہ طیار کر لی ہے جو اگرچہ وسعت میں چھوٹی سی ہے مگر سرگودہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے واسطے ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ جس قوم نے خدا کا گھر بنایا اور خدا کی عبادت کے واسطے ایک جگہ مقرر کی۔ خدا تعالیٰ ضرور اون کو برکت دیگا اور اون کا حامی اور ناصر ہوگا۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے واسطے مساجد بنائیں جو لوگ خدا کے گھر کو آباد کرتے ہیں خدا اون کے گھروں کو آباد کریگا۔

آبادی سرگودہ سرگودہ کی آبادی بہت کشادہ اور [illegible] [illegible] بازار [illegible] اور گلیاں بھی [illegible] بہت [illegible] آباد [illegible] اور وہاں [illegible] ایک [illegible] قریباً سب [illegible] بہت [illegible] اور [illegible] عمارت بالخصوص [illegible] بہت [illegible]

[illegible]

[illegible] بات کہا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہماری [illegible] [illegible] اور [illegible] نہ کوئی [illegible] [illegible] آمین۔

چندہ لنگر [illegible] میانی اور سرگودہ سے [illegible] لنگر کے واسطے چندہ [illegible] دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزا دے۔ خیر سے اون کے اسماء [illegible] ذیل ہیں۔

بھیرہ بابو غلام محمد صاحب سنہ ر۔ مخدوم محمد اعظم صاحب سنہ ر۔ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب ملک [illegible] خان صاحب [illegible] شیخ غلام نبی صاحب عہ مستری فضل احمد ولد اللہ دیا صاحب عہ۔ بابو فضل الٰہی ولد بابو محمد امین صاحب عہ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب [illegible] ۸ ر۔ میاں حسن محمد صاحب کمہار ۸ ر۔ ملاں اللہ دتہ صاحب عہ ر۔ مستری کرم الٰہی ولد الٰہی بخش صاحب ۸ ر۔ مستری [illegible] صاحب ولد الٰہی بخش صاحب عہ ر۔ مستری [illegible] الدین ولد امام دین صاحب عہ۔ مستری قمر الدین ولد [illegible] صاحب [illegible] مستری فضل دین ولد [illegible] الدین صاحب ۸ ر۔ مستری فضل دین ولد شمس الدین صاحب ۸ ر۔ شیخ عبد اللہ صاحب ار۔ مستری محمد اسمٰعیل ولد [illegible] الدین صاحب عہ ر۔ مستری نیک محمد ولد فتح الدین صاحب ۸ ر۔ مستری عبد الغفور صاحب عہ ر۔ مستری حاجی احمد ولد میاں [illegible] ۸ ر۔ [illegible] مستری دین محمد [illegible] مستری محمد صدیق ولد خدا بخش صاحب عہ ر۔ مستری محمد عظیم ولد فتح الدین صاحب ۸ ر۔ مستری احمد ولد غلام محمد صاحب [illegible] مستری محمد دین [illegible] الدین صاحب ۴ ر۔ مستری غلام الٰہی صاحب [illegible] مستری نور محمد صاحب ولد میاں عبد اللہ صاحب ۴ ر۔ [illegible] بذریعہ معرفت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ بھیرہ ہر۔ ماجدہ بشارت احمد صاحب عہ۔ [illegible] بشارت احمد صاحب عہ ر۔ والدہ بشارت احمد صاحب [illegible] [illegible] بشارت احمد صاحب ۸ ر

میانی شیخ غلام رسول صاحب عہ۔ مخدوم محمد صدیق صاحب عہ مولوی سردار محمد صاحب عہ ر۔ میاں عبد اللہ صاحب [illegible] [illegible] صاحب ۸ ر

سرگودہ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب عہ ر۔ بابو احمد الدین صاحب عہ ر۔ مولوی فضل الٰہی صاحب عہ ر۔ منشی عبد اللہ خان صاحب اہل مد عہ ر۔ مستری محمد دین صاحب عہ۔ مستری [illegible] خان صاحب عہ ر۔ منشی شمس الدین صاحب عہ ر۔ چودھری [illegible] صاحب عہ۔ اہلیہ منشی عبد اللہ خان صاحب عہ ر

ڈاکچی واپسی پر آتے ہوئے راستہ میں ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عبد اللہ صاحب گرداور و فضل محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر کی ملاقات ہوئی۔ ہر دو صاحبان دو تین گھنٹہ تک جو گاڑی کے پہنچنے میں وقفہ تھا میرے پاس رہے اور کلام الٰہی کے معارف کی باتیں بڑے شوق سے سنتے رہے جب میں واپس قادیان میں پہنچا اور حضرت کی خدمت میں احباب کا سلام پہنچایا۔ تو آپ نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے متعلق فرمایا کہ بڑے مخلص اور بہت ہی قابل تعریف آدمی ہیں۔ جب کتے کے کاٹنے کی خبر کہیں حضرت کو بھی پہونچی تھی۔ اوس کے متعلق دریافت فرمایا میں نے عرض کی کہ خفیف سا زخم تھا جو اچھا ہو گیا۔ فرمایا چھوٹی عمر میں ایک دفعہ مجھے بھی ایسے ہی کتے نے کاٹا تھا (غالباً یہ اس امر کے اظہار میں تھا کہ جب آپ اصلاح پر مامور ہوں گے۔ تو بہت سے کتے آپ کو کاٹنے دوڑیں گے۔ مگر سب نامراد اور ناکامی کے سبب دیوانے ہو کر ہلاک کئے جاوینگے (ایڈیٹر)

ضرورت واعظین قادیان سے باہر جانا اور رہنا یہاں کے مہاجرین کو جسقدر ناگوار خاطر ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ باوجود یکہ

کا باہر جانا اور ۔۔۔ خبروں کو ۔۔۔ اطراف سے آگاہ کرنا بہت ہی مفید ۔۔۔ کشمیر میں اگرچہ میں چند روز رہا۔ تاہم لوگوں پر بہت اثر ہوا کئی ۔۔۔ بیعت کے واسطے طیار ہو گئیں۔ ایک معزز آدمی نے مجھے کہا کہ اگر آپ ایک ماہ ۔۔۔ میں رہیں اور اسی قدر وعظ کریں۔ تو آدھا کشمیر مسلمان ہو جاوے۔ ممکن ہے کہ یہ اون کی اس محبت کا نتیجہ ہے جو اون کو میرے ساتھ ہے کہ یہ الفاظ اون کے منہ سے نکلے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ باہر جانے والے واعظین کی بہت ضرورت ہے۔ گو میری اپنی حالت ۔۔۔ رہی ۔۔۔ میں سے ۔۔۔ کشمیر سے ۔۔۔ الفاظ ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

شکریہ | [illegible] ملازم ۔۔۔ [illegible] رفاقت کا اور حکیم عبد الجلیل صاحب ۔۔۔ کا نام ۔۔۔ آرٹیکل میں ۔۔۔ لکھ دیا ہے ۔۔۔ اور مستری احمد دین ۔۔۔ اور ابو الفضل ۔۔۔ صاحب اور مولوی فضل الٰہی صاحب اور دیگر دوستوں کا شکر گذار ہوں۔ جو اکثر اوقات میری تیمارداری میں میرے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا میں حسنات عطا کرے اور ایسا ہی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا شکریہ ہے کہ اونہوں نے میری عدم موجودگی میں تمام کام اخبار کا پورا کیا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مراسلات

سلام علیکم طبتم

حال | یہ خاصی ۔۔۔ پانچ سال سے حضور اقدس کی مخالفت پر زور ۔۔۔ اور ۔۔۔ حیدر آباد دکن کا ۔۔۔ ایک امر کیوجہ سے اپنی زشتی کا رروائیوں سے اپنی علماء کو ۔۔۔ لیکن ۔۔۔ سے ۔۔۔ اپنی ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

اس میں شک نہیں کہ ایک طرف تو اہل سنت ۔۔۔ مسیح کے منتظر ہیں اور دوسری طرف حضرات شیعہ ایک آخری امام کی راہ تک رہے ہیں پس ان دونوں ۔۔۔ کا باوجود سخت باہمی اختلاف کے ایک بات پر متفق ہو جانا اس امر کا ثبوت ہے کہ اس بات کی کچھ اصلیت ضرور ہے

اگر ۔۔۔ دونوں فرقوں ۔۔۔ کو خدمت ۔۔۔ بعد ۔۔۔ والسلام ۔۔۔ ظہور کی خبر دی ۔۔۔ صورت ۔۔۔ صدوق نے اس آخری امام ۔۔۔ آپ ہی شیعہ دونوں ۔۔۔ وہ ایسی قوی ۔۔۔ ہے ۔۔۔ قبول ۔۔۔ انکار نہیں ۔۔۔ یا واجب القبول ۔۔۔ پیشگوئی پر مشتمل ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

۔۔۔ مسیح موعود ۔۔۔ میں نزول فرما دیں گے۔

۔۔۔ نشان تسلیم کرتے ۔۔۔ کتاب اکمال الدین میں ۔۔۔ مستند ۔۔۔ روایتیں ۔۔۔ متعلق ۔۔۔ سوانح ظاہر ہو سکتے ۔۔۔ کیونکہ یہی لوگ سب سے زیادہ حضرت امام کے منتظر ۔۔۔ اون کے ظہور کے ۔۔۔

دعائیں مانگتے تھے۔ مگر ہم کو بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شیعوں نے تو بالکل ان نشانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا اور امام قائم الزمان (حضور اقدس) سے بجمیع الوجوہ منہ پھیر لیا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ شیعوں کے پاس اب کیا عذر باقی رہگیا ہے اور وہ کیوں اس قدوس کو قبول نہیں کرتے جس نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا اور خدا تعالے نے اس کی صداقت کیلئے مخبر صادق کی پیشگوئی کیموافق ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں کسوف وخسوف کا نشان بھی کر دیا۔

میں حیران ہوں کہ کب تک حضرات شیعہ غار کی طرف اور نصرانی اور جاہل مسلمان آسمان کی طرف دیکھتے رہیں گے آنے والا آگیا اور آسمان نے کسوف خسوف سے اوس کے حق پر گواہی دیدی۔ اور خدا کے فضل سے یہ دونوں نشان پورے ہوگئے۔

مگر افسوس کہ بہت سے بدقسمتوں نے آسمانی نشانوں سے منہ پھیر لیا اور تکذیب اور افترا پردازی میں وہ وہ باتیں بنائیں جو یہود کی گستاخیوں کو یاد دلاتی ہیں۔

نظم

در چمن ہائے جہان باد بہاران آمد
بلبلان مژدہ کہ فصل گل و خندان آمد

این چہ شوریست کہ جنبش ہمہ سوال بلند
اینکہ دوریست کہ با عیسیٰ دوران آمد

آن فدا ایکہ و بہر رخ و رگ و خون روان
دوش در گوش زدہ عیسیٰ دوران آمد

حیرتے گشت کہ آن مہد موعود کجاست
دل نداد او بہوش باش کہ شادان آمد

ملک پنجاب ز اقدام سعادت سعدست
قادیان جائے سکونت زیز دان آمد

مصحف روشنے صفائش بہ تلاوت دارید
مژدہ اے اہل طن مظہر قرآن آمد

ظلمت کفر جہان از کرم خویش زدود
بیخ و بنیاد کن بدعت و عصیان آمد

مقبلان رقص کنا نند کہ از پردہ غیب
ہادی دین نبیؐ فخر سلیمان آمد

استقامت بہ پذیرای دل خواہند نفس
ہاں یقین دار کہ آن صاحب ایقان آمد

روشنی چون نہ شود در رہ تاریک دلان
بہر انوار جہان یوسف کنعان آمد

لم یزل نور ز پیشانی انور پیداست
تاج بر فرق نہادہ شہ شاہان آمد

ظلمت کفر جہان چون نہ منور گردد
چشم را روشنی مشعل عرفان آمد

خلق چون گفت ترا خاطی و کاذب نساد
بیرون از چشم زمانہ در غلطان آمد

گفت در گوش جہان نعرۂ ناقوس حسام
شاد باشید کنون مسلم ایمان آمد

خاکسار مرزا حسام الدین طالب علم۔ فیض آباد محلہ مغلپورہ
بردولت سرائے محمود عالم صاحب سب ایجنٹ۔

سلک گہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی حضرت ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس زمانہ میں اسلام کے برخلاف جس قدر زور سے قلم اٹھایا گیا ہے اس کے ثبوت میں یہی کہنا بس کرتا ہے کہ اسلام کے محافظ حقیقی نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو (یا لی انت وامی) سلطان القلم بنا کر بھیجا ہے جسکے خادموں کی قلم تاریکی کے فرزند الدجال کے مقابل ذوالفقار حیدری اور شمشیر خالدی کے جوہر دکھارہی ہیں۔

اقتضائے وقت کیساتھ جب وہ جہاد فرض تھا۔ تو اس جہاد کی فرضیت میں بھی کیا کلام ہو سکتا ہے۔ صرف یہی ادائے فرض کا خیال ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو خدمت سامی میں بھیجنے کا محرک ہوا ہے۔

میں اپنی کلام کے رتبے سے بےخبر نہیں لوگوں کو ہنسنے دیں۔ کیا یوسف علیہ السلام کی خریدار بڑھیا کو اپنی متاع کی قدر و قیمت معلوم نہ تھی۔ تاہم اللہ ضرور تھی۔ پیر کیا اپنے خیالات نے اس کے جوش اور ولولوں کو دھیما کر دیا

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا۔ ولکن ینالہ التقوے منکم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خاکسار غلام مرتضےٰ خان تمیم احمدی۔ جونڈلہ
کرنال

قطعہ

کل مجھے اک مولوی نے یوں کہا ۔ احمدیت تو کیوں ٹلتا نہیں
آگیا ہے افترا کے پھیر میں ۔ پھر کف افسوس کیوں ملتا نہیں
سن کے یہ میں نے کہا اے بےخبر ۔ یہ فسوں مجھ پہ ترا چلتا نہیں
ہے یہ سب تیرا ہی کذب و افترا ۔ کاٹھ کا ہرگز دیا جلتا نہیں
کامیابی ہے صداقت کی دلیل ۔ جھوٹ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں

سلکِ گہر

سے مٹے راہ کے سب خطر دیکھ لو
وہ آیا امیر راہبر دیکھ لو
خدا نے تو اب دست بر لی خبر
چلا تھا بگڑ خشک و تر دیکھ لو
ہے لاریب اللہ کا پہلوان
چلو وہ یلِ نامور دیکھ لو
جہاں وار ہوتا ہے اسلام پر
مقابل میں باندھے ہے کمر دیکھ لو
میاں! جا رہی ہے صدی چودہویں
تم اس چودہویں کا قمر دیکھ لو
ارادوں میں اس کے ظفر دیکھ لو
دعاؤں میں اس کے اثر دیکھ لو
درختے کہ دیروز اوسے نشاند
وہ اب دے رہا ہے ثمر دیکھ لو
ملی ہاد تین سے صف آفرین
ہوئی اب وہ پوری خبر دیکھ لو
وہ شیرِ خدا مہدیٔ دین پناہ
تمہارے ہی پیشِ نظر دیکھ لو
پڑی آج تک کس پہ رجز خلاف
جواب ہی ہے کچھ زرد و زرد دیکھ لو
مسلط ہے عالم پہ طاعون و قحط
شرارت کا سود و ضرر دیکھ لو
یہ فائز ہے تسبیح خوانِ امام
لئے ہاتھ سلک گہر دیکھ لو۔

ضرورت

مخدومی اخویم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ کے ہاں ایک خادمہ کی ضرورت ہے، چونکہ یہ ایک نیک اور با اخلاق خاندان ہے اسلئے جو خادمہ ان کے ہاں رہیگی وہ امید ہے [illegible]

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاپڑہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار رئیس بھیرہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوال - جب آپکا یہ اعتقاد کہ اونہوں نے یہ کام کئے تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا فضیلت حاصل ہوئی جنھوں نے نہ تو کوئی مردہ زندہ کیا اور نہ مادرزاد اندھوں وغیرہ کو اچھا کیا اور نہ چڑیاں بنائیں اور نہ ہی زندہ آسمان پر جا سکے۔

جواب - چُپ۔

(۱) میں نے کہا کہ سن اچھی طرح کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی ہی چڑیاں بنائیں جیسی کہ آجکل ان کے پیروگل کے کھلونے بناتے ہیں جو کہ چلتے پھرتے بولتے اُڑتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ برس نجاری کا کام بھی کیا ہے کوئی تعجب نہیں ہے کہ وہ چڑیاں بنا لیتے ہوں یا عمل الترب کے ذریعہ یہ عجائبات دکھلائے ہوں۔ ورنہ زندہ جانور بنانا سوائے خدا کے کسی کے اختیار میں نہیں اور خداوند کریم اپنی کلام پاک میں بار بار فرماتا ہے کہ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا یعنی وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سارا۔ اور کوئی شخص ایک مکھی کی ٹانگ نہیں بنا سکتا اور نہ کسی کو طاقت ہے (۲) مردے زندہ کرنا۔ سو یہ بھی بالکل ناممکن ہے کیونکہ مرے ہوئے ہرگز واپس نہیں آسکتے۔ اور اگر کوئی مرا ہوا واپس آتا تو ضرور تھا کہ وہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی ساری دنیا میں منادی کرتا کہ میں نے اون کو نہیں مانا۔ تو مجھے یہ سزا ملی وہ تکلیف پہونچی تم اب انہیں مان جاؤ۔ مگر ایسا بھی نہیں ہُوا ہے

کوئی بھی مر کر تو پھر آیا نہیں ٭ یہ تو فرقان نے بھی بتلایا نہیں

البتہ انہوں نے کچھ روحانی مردے زندہ کئے مادرزاد اندھوں سے مراد ہی وہی شخص ہیں جو کہ شروع سے ہی غافل اور دنیا پرست ہو گئے۔ دین کی طرف کچھ بھی خیال نہ کیا۔ ایسے ہی کوڑھی جن کے دلوں پر بے دینی کے باعث بدنما دھبے اور داغ پڑ گئے تھے۔ کفر شرک سے صاف کرکے شفا دی۔ مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے۔ بلاد وحشیوں درندوں سے انسان اور انسانوں سے باخدا انسان بنا دئے جسکی نظیر کوئی دوسرا پیغمبر پیش ہی نہیں کر سکتا (بیوی چپ) میں نے کہا بیوی صاحب جو چیز کہ بنائی گئی ہے وہ ضرور ٹوٹتی ہے اور جو ذی روح پیدا ہوا وہ ضرور مرتا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ پھر میں نے کہا کہ اے میری بزرگو! ان کے قدم بہ قدم نہ چلو (یعنی چپ) جنھوں نے ایلیا نبی کا انتظار قادر نہیں مانی۔ میں نے کہا کہ قادر تو ضرور مانتی ہوں مگر یہ بھی اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ خلاف اپنی سنت کے بات نہیں کرتا۔ فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اگر کوئی شخص روز روکر دن کو دعا مانگے کہ اسیوقت رات ہو جاوے۔ تو کیا قادر خدا اپنی سنت کے خلاف رات کر دیگا نہیں ہرگز نہیں۔ وہ اپنے قوانین نہیں بدلتا (بیوی چپ) پھر آگے دیکھو قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت کا خود اقبال کر رہے ہیں۔ فلما توفیتنی - یعنی جب تک میں ان میں زندہ رہا گواہ ہوں۔ کہ اونہوں نے مجھ کو اور میری والدہ کو خدا نہیں بنایا میں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کہ جنوں فوت کے معنے کیا ہیں سب نے کہا مرنا۔ میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر تو ہی ان کا نگران اور محافظ تھا۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ع اس دارفانی سے چل بسے اور وہ پھر واپس بھی نہیں آسکتے (جواب) نہیں وہ آسمان سے اُتریں گے (سوال) بالفرض آپ کے کہنے کے موجب کسی (بیلون) غبارہ کے ذریعہ سے جو کہ اون کے پرستار بناتے ہیں نازل ہو آئیں تو پھر کیا ہزارہا بندگان خدا کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا نہ ہی نہ بنیں گے (جواب) ان کے آتے ہی سب خلقت مسلمان ہو جائیگی۔

سوال - اول یہ تو ناممکن ہے کہ تمام جہان کے لوگ مومن ہو جاویں گے کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی اس خاتم المرسلین کے عہد میں ہی ساری دنیا چھوڑ سارا عرب بھی مسلمان نہ ہو سکا (کئی ابوجہل کی خدمت والے رہے) جسکی روحانی طاقت سب پیغمبران و تیز اور بالاتر تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کس گنتی میں جنھوں نے عمر بھر میں صدہا جید

حم کرتے کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صلیب دیدیا اور مغضوب علیہم کا خطاب پالیا - (جواب) کیا تم خدا کو مرید بنا سکے سو ایسے کہ بھرے دامن پہنچ دیا - تو دوسرے نے سامنے منہ پر لعنت کی۔ اگر تھوڑی دیر کے واسطے ہم مان بھی لیویں کہ وہ سن ۱۹ء عربرس کی جمع کی ہوئی طاقت سے ساری دنیا کو مسلمان کر دیں۔ تو پھر ایک اور مشکل کا سامنا پڑا ہے اور یہ آئیت نعوذ باللہ غلط ٹھہرتی ہے۔ جاعل الذین اتبعوک ...... الی یوم القیامۃ۔ اے عیسیٰ تیرے ماننے والوں کو تیرے نافرمانوں پر قیامت تک غلبہ دئے رکھونگا اب بتلاؤ۔ کیا کیا جاوے۔ یہ آئتیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راستہ میں سد سکندری بن گئیں۔

جواب - جھنجھلا کر بولی کہ قرآن کریم بعض آیات ہی منسوخ شدہ ہیں۔ (جواب الجواب) میں نے کہا استغفار کرو ورنہ کافر ہو جائیگی۔ وہ قرآن کریم جسکا خود خدا تعالےٰ محافظ ہے اور جسمیں کوئی آجتک نقطہ زبر زیر نہیں بڑھا گھٹا سکا۔ اور جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ فاتو بسورۃ من مثلہ الخ مگر مخالف آجتک کوئی صورت ایسی نہیں لا سکے اور نہ لاسکیں گے

جواب - قرآن شریف میں پہلے شراب حلال لکھی ہے اس آئیت کو منسوخ کرکے دوسری میں حرام کردی۔

سوال - آئیت نکال کر دکھاؤ کہاں شراب کے حلال ہونیکا ذکر ہے مگر نہ دکھا سکی۔ سخت خیرہ اور ششدر ہوئی۔ اس وقت مجھے حضرت اقدس کا وہ الہام یاد آگیا کہ جو شخص تیری اہانت کرتا ہے اوس کی میں خود اہانت کرتا ہوں۔ (س) آگے سنو۔ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ مانگا کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کتاب لا اور اتر تو اونہوں نے فرمایا۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ پاک ہے اللہ میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری مقیم ہوئے۔ تو کیوں حضرت رسول کریم اوس وقت آسمان پر نہ چڑھ سکے۔ اور جواب دیا۔ میں اوس کا رسول اور بندہ ہوں۔ آسمان پہ کیسے جا سکوں اور اگر کفار مکہ کو یہ خبر ہوتی۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پہ موجود ہیں تو وہ ضرور کہتے کہ دیکھو فلانا نبی اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے۔ تم کیوں نہیں جاتے۔ مگر اونہوں نے نہیں کہا کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ بیشک انسان آسمان پر نہیں جا سکتا۔ ہوا اوس کی سخت مخالف ہو جاتی ہے۔

(ج) کیا محمد مصطفےٰ معراج میں آسمان پہ نہیں گئے آپ اسکے منکر ہیں میں نے کہا ہم معراج کے ہرگز منکر نہیں رسول کریم کا معراج عین بیداری کی حالت میں نہایت اعلیٰ کشف تھا جس میں اونہوں نے حضرت یحییٰ ع اور حضرت عیسیٰ ع کو اکٹھے دیکھا کیا زندہ اور مردے ایک جگہ ٹھہر سکتے ہیں اور اگر اکٹھے رہ سکتے ہیں تو امتیاز کیا ہوا - (باقی آئندہ)

مساوی حقوق

جیسا کہ آپ کی طرح ہوں میں بھی سوز پالیٹکس
از رہِ جانبانی میں ہوں ایسا ہی باخبر
کہہ نہیں سکتا ہوں ان دونوں میں تفریق کچھ
سلطنت کو میری اس سے تقویت پہنچیگا ضرر
ایسے کو ہم پلہ دوسرے کے کس طرح ترجیح دوں
ہم ہندوستاں ہو جب کہ ان دونوں کا گھر
سلطنت میں کیوں نہ دونوں کے مساوی حقوق
ملک کی خدمت ہو جب دونوں نے یکساں کی ہو گر
میری شان معدلت سے یہ بہت ہوگا بعید
ایک سے ہو التفات تنفر دوسرے سے ہو اگر
سلطنت کو میری ان دونوں کے دم سے ہے قیام
مملکت کو ہے بقا میری انہی سے سربسر
ہے انہی دونوں سے وابستہ حکومت میری تمام
یہ نہیں تو پھر کہاں یہ تخت اور یہ تاج سر (باقی)

قحط سالی

سرکاری تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں شمالی ہند اور برما میں کہیں کہیں بارش ہوئی۔ پنجاب میں اس کی ضرورت شدت سے پائی جاتی ہے۔ صوبجات متحدہ کے اضلاع میں بارش اچھی ہوئی ہے لیکن بعض اضلاع میں ضرورت سے زیادہ برس گیا ہے۔ مگر تاہم ابھی تک بارش کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کیونکہ جو فصل بعد میں بوئی گئی تھی اوس کیلئے ضرورت بدستور پائی جاتی ہے۔ ان اضلاع میں اناج پک رہی ہے لیکن قحط زدگان کی تعداد بدستور ترقی پر پائی جاتی ہے ان صوبجات میں دس لاکھ آدمی امدادی کاموں پر لگائے گئے ہیں اور ۳ لاکھ ۵۴ ہزار مفت خوراک پاتے ہیں۔ علاوہ ازیں الہ آباد کے تعلقہ میں ۳۵۹۲۹ آدمی گھٹ گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں بد دلی پھیل رہی ہے۔ اور اسی باعث جرائم کی تعداد ترقی پر پائی جاتی ہے۔ پنجاب میں امدادی کاموں سے ۱۲۱۵ آدمی گھٹ گئے ہیں۔ وسط ہند میں زیادہ تباہی ہو رہی ہے۔ چنانچہ چھوٹا ناگپور ایجنسی میں ۳۴۵۰۰ امدادی کاموں پر لگائے گئے اور ۲۰۵۰۰ مفت خوراک پاتے ہیں۔ اب اندور میں بھی مفت خوراک دیجاتی ہے۔ قحط زدگان کی حالت اچھی بیان کی جاتی ہے اور پیداوار بھی خاطر خواہ حالت میں ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بنگال میں امدادی کام کرنے والوں کی تعداد گھٹ کر ۹۲۹۳ ہو گئی ہے اور مفت خوراک پانیوالے ۱۶۰۰۰ آدمی ہیں۔ مدراس کے وسطی میں قحط ابھی ہو رہا ہے جس کے باعث امدادی کام کرنیوالے گھٹ کر [illegible] رہ گئے ہیں۔ خاص امدادی کام [illegible] لوگوں کو دیا گیا ہے۔ اور مفت خوراک پانیوالے ۱۰۵۰۰۰ پائے جاتے ہیں۔ بمبئی میں ۱۹۰۰۰ آدمی امدادی کاموں پر لگائے گئے اور [illegible] کام جاری رکھے گئے ہیں۔ (عام)

چین جاپان

چین جو کشمکش جاپان کی زیادتی سے تھا وہ اچانک بغیر فیصلہ ہو گیا۔ چین نے جاپانیوں کے تمام ملازمان نکال دئیے اور جہاز [illegible] کو چھوڑ دیا۔ جس وقت [illegible] سے اپنا نشان اتار لیا تو سب شہر والے چینی جنگی جہازوں سے سلامی سر ہوئی۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ [illegible] اس واقعہ پر بہت شور مچ گیا تھا اور لوگ چین جاپان اور جاپانی مال کو بائیکاٹ کر دینے پر تل گئے ہیں۔ خدا ہی خیر کرے۔

شرمناک

پنجابی اخبار میں ہم نے یہ پڑھ کر ازحد رنج ہوا ہے کہ پچھلے انٹرنس کے موقعہ پر ایک شخص میاں عبدالکریم بی اے نامی نے بہت شرمناک کارروائی کی۔ وہ انٹرنس کے امتحان میں نگرانی کر رہا تھا اور اوس کا بھتیجا بھائی امتحان میں شامل تھا۔ اوس شخص نے ایک لڑکے کی جواب کی کاپیوں پر نمبر بدل کر اپنے بھائی کا نمبر لکھنا شروع کر دیا۔ آخر سپرنٹنڈنٹ نے تاڑ لیا۔ یہ شخص مشن سکول گجرات میں ملازم تھا وہاں سے فوراً موقوف کر دیا گیا۔ یونیورسٹی کے پاس رپورٹ ہوئی ہے کہ اوس سے بی اے کی ڈگری چھین لی جائے۔

ہمیں یہ معاملہ سنکر سخت رنج پہونچا ہے جب استادوں خصوصاً گریجوایٹ استادوں کی طرف سے یہ کارروائی ہونے لگی تو خدا ہی محافظ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان صاحب کا نام اکسٹرا اسسٹنٹی کے امتحان میں بھی درج تھا۔ شکر ہے کہ راز پہلے کھل گیا ورنہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بن کر نہ معلوم کتنے لوگوں کے

سکے پر تحریر کی پھرتی۔ اور کتنی خبر بڑھتی۔

الہ آباد

الہ آباد کے ایک کنویں سے تین لاشیں برآمد ہوئی تھیں جن کی نسبت کہا جاتا تھا خودکشی کا باعث پولیس کی سختی ہوئی ہے انسپکٹر جنرل پولیس نے خود تحقیقات فرمائی اور سب انسپکٹر کرامت حسین کی نسبت تین الزام قائم کئے۔ (۱) اوس نے عورت کا زیور بغیر کسی وجہ کے زبردستی اتروا لیا۔ (۲) وہ اون کے ساتھ سختی سے پیش آیا جسکی وجہ سے کل خاندان نے خودکشی کی۔ جب لاشیں برآمد ہوئیں تو اوس نے شناخت کی کوشش نہیں کی اور ارادۃً لاشوں کو پوشیدہ رکھا اور خود کو محفوظ رکھنے کے لئے غلط روزنامچہ مرتب کیا۔ سب انسپکٹر مذکور برخاست کر دیا گیا ہے۔ مگر وہ اپیل کرنا چاہتا ہے۔ آزاد

تصحیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر مورخہ ۱۲ مارچ میں آپ کے نامہ نگار [illegible] نے اسٹیشن پھگواڑہ کے متعلق خبر تو ٹھیک دی ہے لیکن اس قدر غلطی ضرور ہے کہ اس بڑا فعل کا مرتکب اسسٹنٹ بکنگ کلرک ہوا ہے جو ہندو ہے۔ بکنگ کلرک مسلمان ہے اور نہایت درجہ خلیق اور نیک آدمی ہے اور بہت احتیاط سے کام کرنے والا ہے عرصہ سے اس اسٹیشن پر تعینات ہے اور کبھی کسی قسم کی شکایت نہیں سنی گئی۔ عوام اوس سے خوش ہیں۔ براہ مہربانی آپ اپنے اخبار میں اس کی تردید فرما کر بجائے بکنگ کلرک کے اسسٹنٹ بکنگ کلرک لکھدیں۔ فقط

یہ بھی کہدینا ضروری ہے کہ پہلے اس اسٹیشن پر بابو جیون خان صاحب سٹیشن ماسٹر تھے جو بڑے خلیق اور مسافران کو آرام دینے والے تھے اب وہ یہاں سے جھالہ کو تبدیل ہو گئے۔ اور جو امن اور آسائش مسافرین کو اون کی ذات سے تھا وہ اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ پھر یہاں تبدیل ہوں۔ افسران ریلوے ضرور اس طرف توجہ فرما دیں۔

الراقم حبیب الرحمن۔ از موضع حاجی پور متصل پھگواڑہ

بنکوں کا دیوالہ

پیرس میں چند بنکوں کا دیوالہ نکل گیا ہے جس سے بہت سے چھوٹے تاجر فرانس۔ بورڈو اور

مارسیلز میں تباہ ہو گئے۔ ان بنکوں پر نہایت دردناک نظارے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنا روپیہ واپس طلب کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ بعض اسپنش کارخانے بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

چوری

ہندوستان کی تمام ریلوے لائنوں پر چلتی گاڑیوں میں چوری کی وارداتوں کی غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ حال میں بی۔ این۔ ریلوے پر چار مسافر جو تدبہ آگرہ کو جا رہے تھے۔ ان کا سامان چار مسلح آدمی چرا کر سکو پا کے اسٹیشن پر کود پڑے۔

زلزلہ - مانڈلے میں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ حرکت شمال سے جنوب کی جانب تھی۔ ایسا زلزلہ مدت سے یہاں نہیں آیا تھا۔

ٹرنسوال میں ہندوستانیوں کی جدوجہد کے متعلق لارڈ کرزن کا رائے

لارڈ کرزن نے دارالامراء میں اس مضمون پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا مجھ کو کہ اندیشہ ہے اس کی وجہ سے ہندوستانی معاملات کی نسبت واقفیت ہے اسلئے میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ ہندوستانی قلیوں اور ادن کے علاوہ تعلیمیافتہ شخصوں میں بھی (جو دراصل اس ساری تحریک کی بنا ہیں) یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ خود انہیں ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ترغیب دیتی ہے ہم انہیں نوآبادیوں میں بھیجتے ہیں جہاں وہ اپنی محنت سے پیسہ کمانے ہیں لیکن اس جگہ کے لوگ خواہ مخواہ ہاتھ دھو کر ادن کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ادن سے کیسا سلوک کرتے ہیں۔ ان پر بعض ادن کی خوبیوں کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے اور نہ ادن میں سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں ہے کہ وہ کفائیت شعار محنتی اور پرہیزگار ہوں۔ یہ حالت دیکھ کر انہیں یاد آتا ہے۔ کہ ہم اس سرکار انگریزی کی ہیں جن کی خاطر ہم نے جنوبی افریقہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور ناٹال کو دشمنوں کے جنگل میں آنے سے چھڑا لیا۔ شاید آپ نے بلیو بک میں ایک عرضداشت دیکھی ہوگی۔ جو جنوبی افریقہ کے بعض ہندوستانی سپاہیوں نے روانہ کی تھی۔ یہ ایک نہائیت دردناک اپیل ہے

سب سے پڑھ کر ہر شخص کا دل ہمدردی سے اچھل رہا ہے۔ میں اس بارے میں اگر زیادہ بحث کروں تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہندوستانی ایک انگلش شہری کے تمام حقوق طلب کرتے ہیں۔ اس میں ادن کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ یہ ہماری تحریروں اور تقریروں اور کتابوں کا نتیجہ ہے ہندوستانیوں کے دلوں میں اب اس آزادی اور مساوات کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ جیسے ہر ایک انگریز اپنا پیدائشی حق خیال کرتا ہے۔ یہ خواہش واقعی قابل تعریف ہے میرے خیال میں ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ ادن کی ان خواہشات کے راستے میں حائل ہوں کیونکہ اپنی ہندوستانی آبادی کی وفاداری کا انحصار ہے۔ اس سے زیادہ میرے خیال میں ہے اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

یا للعجب

لندن ٹائمز کے ضمیمہ اشاعت کتب نے حال میں ایک بسیط اور مکمل سلسلہ تواریخ عالم کا شائع کیا ہے اور اپنے نزدیک بہت کچھ ورق تحقیق دی ہے۔ ہم اس وقت کتاب پر تقریظ یا انتقاد کی نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق محققین یورپ کی تحقیقات و معلومات کا کیا پایہ ہے اور کس طرح ادن کا دعوی ہمہ دانی اس بارہ خاص میں غلط اور سراسر ہیچ ثابت ہوتا ہے۔

فاضل محققین (اس لئے کہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں بلکہ بہت سے اچھے تاریخ دانوں کا ہے) نے اسپین اور حکومت اسلامیہ اندلس کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک نمونہ عربی خط کا بھی دیا ہے۔ جو اپنی نفاست و خوشنمائی کے لحاظ سے فی الواقع بہت اعلے ہے لیکن اوس کے تحت میں جو تفصیل نمونہ کے ماخذ کی بتائی ہے اسے پڑھکر ہم بے اختیار ہنس پڑے اور فاضل مورخ کی معلومات تاریخ اسلام کا یہیں سے ہم نے اندازہ کر لیا۔ عبارت نمونہ کی حسب ذیل ہے۔

ولن يقوت الغنى منه يدا تربت ان الغنا

جز متقلا لو خط ملو [illegible]

منقول۔ Specimen of Arabic writing (from an old manuscript of the Koran)!!

اس نمونہ کی عبارت میں جسکو لائق مورخ قرآن کے ایک قدیمی نسخہ سے منقول بتاتے ہیں۔ پہلی سطر مشہور قصیدہ بردہ کا ایک ناتمام شعر ہے اور دوسری سطر بھی کسی عربی قصیدہ (غالباً قصیدہ غوثیہ رض) کا ایک کامل شعر ہے۔ یہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہرگز نہیں۔ مسلمان اس پر طبعاً یہ نتیجہ نکالنے پر معذور ہوں گے کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کی بابت یورپ کے اکثر مسیحی مصنفین کی تصانیف ہرگز قابل اعتبار اور وثوق کے سزاوار نہیں ہو سکتیں۔ (وطن)

پچھلے سال کے فائل

بدر میں جیسے قیمتی مفید اور علمی مضامین پچھلے سالوں میں چھپتے رہے ہیں اور جس التزام سے خدا کی تازہ وحی کا اندراج ہوتا رہا ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ ہمارے پاس چند فائل موجود ہیں۔ جو اصحاب اپنے معلومات میں اضافہ یا اپنی لائبریری کی الماری کو زینت دینا چاہتے ہیں۔ وہ خرید لیں ورنہ یہ قیمتی ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جانیوالا ہے قیمت تین روپے مکمل فائل کی لی جائے گی محصولڈاک علاوہ۔ منیجر "بدر" قادیان

ایک رعایت

جو صاحب دو دو خریدار پیشگی قیمت والے دیں گے ہم انہیں اور ادن کے دئے ہوئے خریداروں کو سے سالانہ میں ۱۶ صفحہ کا اخبار دیں گے۔

یہ صرف اسلئے رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ میں روپے کی سخت ضرورت ہے انصار بدر اپنی مثمر کوششوں سے عند اللہ ماجور ہوں اور عندی مشکور

منیجر "بدر"

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

بدر کے جن ہمدرد مہربان (حقوق العباد کی نگہداشت رکھنے والے دوستوں نے ۹ جنوری کے وی پی واپس کر دئے تھے۔ ان کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں انہ براہ مہربانی جواب سے ضرور ممتاز کریں اور اپنا حساب صاف کر کے انصار بدر میں شامل ہوں۔ منیجر بدر"

بلاد اسلامی

افغانستان مین ترقی کے آثار

ہمعصر آبزرور لاہور مین کابل کے ایک نامہ نگار کی چٹھی چھپی ہے جس سے افغانستان کی جدید ترقیات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ

جب سے ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان سیاحت ہند کر کے واپس کابل تشریف لائے ہین۔ افغانستان مین اصلاحات کے اجرا کی کوشش نہایت سرگرمی سے کر رہے ہین۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اس سیاحت سے ہز میجسٹی کو گورنمنٹ ہند سے صرف رشتہ اتحاد ہی مستحکم کرنا مقصود نہ تھا۔ بلکہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے انگریزی نظم و نسق کی خوبیون کو بغور ملاحظہ فرمانا چاہتے تھے۔ کابل پہونچ کر سب سے پہلے ہز میجسٹی نے ایک زنانہ ہسپتال قائم کیا۔ اس کے بعد شہر کی تنگ اور خام سڑکون کو فراخ اور پختہ بنوایا۔ بجلی کی روشنی کی گئی اور حفظان صحت کی طرف توجہ فرمائی لیکن ان تمام اصلاحات کے لئے امیر صاحب کو روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ امرا و ارکان دربار جو شہر کے خراب اور تنگ و تاریک محلون مین سکونت رکھتے تھے اب شاہی محلون کے نواح مین سکونتی مکان تعمیر کرا رہے ہین۔ حبیبیہ کالج مین طلبا کی تعداد ۱۵۰۔ اور مدرسین کی ۲۱ تک پہونچ گئی ہے مولوی نجف علی خان دیگر فرائض کے علاوہ انسپکٹر محکمہ تعلیم کا کام بھی سرانجام دیتے ہین اور تین کابلی اسسٹنٹ انسپکٹر ان کے ماتحت ہین۔ ڈاکٹر عبدالغنی خان بی۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے زیر اہتمام و نگرانی ایک ترجمہ کا محکمہ قائم ہونیوالا ہے اور اوس کے لئے چند ہندوستانی عنقریب کابل پہونچنے والے ہین۔ ہز میجسٹی کو انجنیرنگ کیلج کا بھی خیال ہے۔ ایک یورپین ماہر فن کی زیر نگرانی کانون کی کھدائی کا انتظام ہو رہا ہے اور چند کابلی نوجوان کان کنی کی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ بھاپ سے چلنے والے کئی چھاپے خانے قائم کئے گئے ہین اور ایک سرکاری مطبع ایک ہندوستانی کے زیر اہتمام قابل اطمینان کام کر رہا ہے۔ آٹا پیسنے کی دیسی چکیات جن مین ہر روز ہزار من آٹا پیستا ہے۔ کابل مین بکثرت پائی جاتی ہین۔ اون کو صاف کرنے اور رنگنے کے لئے کارخانے بھی قائم کئے گئے ہین جن مین کلون سے کام لیا جاتا ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ اہل کابل جاپان کی ساختہ اشیا کو بہت پسند کرتے ہین۔ اور بازارون مین جاپانی مال کی بہت بکری ہے اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ ہز میجسٹی اور ارکان دربار جاپان کے ملکی معاملات رسوم و رواج۔ مذہبی معتقدات اور طرز حکومت سے نہایت دلچسپی رکھتے ہین۔ کابل کا کارخانہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور وہان بہت عمدہ قسم کے آلات حرب طیار ہوتے ہین ہز میجسٹی اکثر بذات خود ان اسلحہ کا امتحان لیتے ہین جسکی وجہ سے یہ یورپ کے جدید ترین نمونون سے کسی طرح کم نہین ہوتے۔ ہز میجسٹی نے سیاحت ہند سے واپس آکر قلمرو افغانستان کا جو طویل دورہ کیا اور جسمین آٹھ ماہ صرف ہوئے وہ خصوصاً ذکر کے قابل ہے۔

ہز میجسٹی کابل سے روانہ ہوکر پہلے قندھار پہونچے جہان کئی روز قیام رہا اور صوبہ کے نظم و نسق مین کئی ضروری اصلاحین عمل مین آئین۔ پھر ہرات کو تشریف لے گئے وہان کے مشہور قلعہ کی قلعہ بندیون کا ملاحظہ کیا اور بہترین آلات حرب مہیا کرنے اور نہایت جری سپاہی متعین کرنے کا حکم دیا۔ اور روسی سرحد پر جس قدر قلعے ہین ان سب کے متعلق اسی قسم کے احکام نافذ فرمائے صرف اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ روسی سرحد پر کئی نئے قلعے تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ افغانستان کی مدافعانہ طاقت اور بھی مستحکم ہو جائے ہز میجسٹی جہان کہین تشریف لیگئے۔ وہان کی رعایا نے اون کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ اور اونہون نے بھی اکثر مقامات پر اون کی شکایات سنکر اصلاح و انسداد کی کوشش کی۔ خصوصاً کاشتکارون کے فائدہ کی غرض سے بعض ضروری موقعون پر نہرین ہونے اور بعض دیگر زراعتی سہولتین پیدا کرنے کا حکم دیا۔ غرضکہ ہز میجسٹی جہان جہان تشریف لے گئے وہان لوگون پر اس دورہ کا اثر بہت اچھا پڑا۔ فقیر سید افتخار الدین اور حافظ احمد الدین بی۔ اے بھی ہز میجسٹی کے ہمراہ تھے (ادبل)

حوادث

برہما کے مقام پیوماننین ۱۸۔ مارچ کو سخت آتشزدگی ہوئی۔ ساٹھ مکان جل کر تباہ ہو گئے۔ دفتر ٹیلیگرافات بمشکل آگ کی زد سے محفوظ رہا۔

۱۷۔ مارچ کو مانڈلے مین ایک برہمی کے مکان مین آگ لگ گئی۔ ۳۶ ملحقہ مکانات جل کر راکھ ہو گئے پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ بروقت فرو کر دی گئی۔ ورنہ جابل کے تین عظیم کارخانے جل کر تباہ ہو جاتے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ مارچ کے اندر کل ہندوستان مین ۶۷۳۹ طاعون اموات ہوئین۔ تفصیل حسب ذیل ہے پنجاب ۱۶۵۹ بمبئی ۱۴۲۷۔ صوبجات متحدہ ۱۲۹۰۔ بنگال ۹۳۴۔ راجپوتانہ ۷۶۰۔ برہما ۲۴۶۔ میسور ۲۰۰۔ مدراس ۱۴۳۔ ممالک متوسط ۱۳۔ وسط ہند ۴۲۔ ریاست حیدرآباد ۷۔

۱۹۔ مارچ کی صبح کو سٹیشن دیوبند کے قریب نمبر ۲۸ ڈاون پسنجر ٹرین کی چھ گاڑیان معہ انجن بالکل پٹری سے اتر گئین مگر خیریت گذری۔ کہ کسی مسافر کو نقصان نہ پہونچا۔ وجہ یہ تھی کہ کسی نے شرارت یا نقصان پہونچانے کی غرض سے ایک ریل نکال ڈالی تھی۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

شہر جے پور مین طاعونی اموات کی اوسط آجکل ہفتہ وار چار سو کے قریب پہونچ گئی ہے

برہما مین جنوبی ریاستہائے شان کے مقام پانگھو مین ۲۔ مارچ سہ پہر کو سخت آگ لگی۔ بعض عالیشان محل ۵ مندر ایک عارضی ہسپتال اور ۲۷۰ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ۸½ لاکھ کے روپیہ کا نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تازہ رپورٹ کے مطابق آجکل تمام ہندوستان مین قحط کے امداد یافتگان کی تعداد ۱۵ لاکھ ۵۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ صوبجات متحدہ مین ۵۰ ہزار ۳ سو کی بیشی اور ریاستہائے وسط ہند مین ۱۹½ ہزار کی کمی واقع ہوئی ہے۔

صوبجات متحدہ مین آجکل ۲۵ ہزار مربع میل رقبہ اور ایک کروڑ پینتالیس لاکھ باشندگان پر سختی قحط کا اثر نمودار ہے۔

شور و شر

تانجور علاقہ مدراس مین اس مضمون کے مطبوعہ اعلان شایع کئے گئے ہین کہ بم ڈائنامیٹ سے ہندوستانیون کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور انگریزون کو مار ڈالنا چاہیئے پولیس اس شرارت کے بانیون کی تلاش مین ہے۔

مدراس گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ مین اعلان ہوا ہے کہ مقامات ٹوٹی کورن اور تنادلی کے باشندون کی بدعنوانی کی وجہ سے وہان چھ ماہ کیلئے تعزیری پولیس متعین کی گئی ہے ..... جسمین ۳۰۰ سپاہی ہون گے۔ ٹوٹی کورن اور تنادلی کے باشندے اسپر ناراضی کا اظہار کر رہے ہین۔

بخدمت ڈاکٹران و اطباء سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انعقاد مجلس اطباء و ڈاکٹران جماعت احمدیہ

صدر احمدیہ ڈسپنسری قادیان دارالامان اگرچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت سے ہے۔ مگر جیسے کہ سلسلہ میں گذشتہ دس سال میں ترقی ہوئی ہے۔ ڈسپنسری ابھی اسی حالت میں ہے جیسے کہ شروع میں تھی۔ ادویہ ابھی بہت تھوڑی میسر کی جا سکتی ہیں۔ جو کہ صرف مدرسہ کے بیمار طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کے لئے علاج کے لئے مشکل سے مکتفی ہوتی ہیں۔ اور اوزار اور دیگر ضروری سامان معمولی اپریشن کے لئے بھی مہیا نہیں۔ انڈور مریضوں کے رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ مریض طالب علم بھی علیحدہ نہیں رکھے جا سکتے ہیں۔ متعدی بیماروں کے علیحدہ رکھنے کا کوئی سامان نہیں۔ کوئی اپریشن روم نہیں۔ موجودہ ڈسپنسری کا کمرہ بہت تنگ ہے جس میں نہ شفاخانہ کا سامان آسائش سے رکھا جا سکتا ہے۔ نہ مریض کے دیکھنے کے لئے کافی جگہ ہے۔ ہمارے سلسلہ کے بہت سے ڈاکٹر لمبی رخصتیں لے کر قادیان میں آکے رہتے ہیں۔ اگر ڈسپنسری میں اپریشن کے لئے کافی سامان ہو۔ تو وہ بہت سے غریب مریضوں کی دستگیری کر سکیں۔ جو کہ دور دراز کے شفاخانوں میں علاج کے لئے جانے کی وسعت نہیں رکھتے اور اگر ادویہ کے لئے زیادہ روپیہ مہیا ہو سکے۔ تو علاوہ طالب علمان سکول و ملازمان صدر انجمن احمدیہ دوسرے احمدی احباب جو کہ قادیان میں رہتے ہیں اس ڈسپنسری سے علاج کرا سکیں۔ بلکہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ جیسے قادیان میں کل اطراف عالم سے لوگ روحانی امراض دور کرانے کیلئے جوق در جوق آتے ہیں ایسے ہی جسمانی علاج کے لئے بھی دور سے لوگ قادیان کے احمدی ہسپتال میں آئیں اور شفا پا کر جائیں۔ چونکہ صرف سکول کی ڈسپنسری رہنے کے بجائے اب یہ ڈسپنسری صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری ہو گئی ہے۔ اس لئے شروع جنوری ۱۹۱۰ء سے شفاخانہ کی مد بجٹ میں دوسری مدات سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی دوسری مدات مثلاً اشاعت اسلام۔ مدرسہ۔ یتامیٰ و مساکین۔ مقبرہ بہشتی وغیرہ میں پہلے سے ہی اخراجات کی زیادتی ہے اور ہر ایک مد کی آمد کے وسائل جدا ہیں۔ اب تک صیغہ شفاخانہ کی آمد کی کوئی سبیل نہیں۔ اور اس کو شروع جنوری سے چھ ماہ تک امتحاناً صیغہ صدقات کے ساتھ لگا یا گیا ہے۔ یعنے جب تک کہ شفاخانہ کی مستقل آمد کی صورت پیدا نہ ہو۔ بطور قرضہ صدقات سے اس مد میں روپیہ دیا جاوے۔ جو کہ بعد میں اس مد سے واجب الادا ہوگا۔ اس صورت میں اگر شفاخانہ کی آمدنی کو مستقل کرنے کے لئے کوئی تجویز نہ ہو۔ تو ڈسپنسری میں ترقی تو درکنار اس سال نہ اوزار آ سکتے ہیں اور نہ آئندہ سال میں دوائی آ سکتی ہے اس لئے نہایت ضروری تھا کہ ڈسپنسری کیلئے خاص چندہ کی تحریک کی جاوے اور اس تحریک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ڈاکٹر اور طبیب حصہ لیں تا کہ ان کی امداد سے ڈسپنسری جو نہایت ضروری جزو اس سلسلہ کا ہے ترقی پکڑے۔ کیونکہ ڈسپنسری اس سلسلہ کی اشاعت کا بہت موجب ہو سکتی ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز ملکوں میں تالیف قلوب کے لئے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاخانے بناتے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کیلئے اگر سر دست شہر بشہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے رہائشی مقام یعنے قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بنا دیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سر دست مفصلہ ذیل اغراض ہیں جن کے لئے مستقل چندہ کی ضرورت ہے (۱) ادویات کے لئے (۲) اوزاروں کیلئے (۳) توسیع شفاخانہ کے لئے۔ جس کے لئے ضروری ہوگا کہ ہسپتال کو باہر سکول کے پاس بنایا جاوے اور اس میں اپریشن روم اور انڈور مریضوں کے لئے کمرے بھی ایزاد کئے جاویں متعدی مریضوں کے لئے کمرہ وغیرہ۔ ان ہی اغراض کیلئے قادیان میں چھوٹی مسجد میں ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء کو ایک جلسہ کیا گیا جس کی روئیداد ارسال خدمت ہے جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اس جلسہ میں موجود تھے۔ سب نے ان تجاویز سے اتفاق رائے کیا۔ جو اس میں مندرج ہیں حضرت مولوی نورالدین صاحب اگرچہ جلسہ میں موجود نہ تھے۔ مگر جلسہ کے بعد اسی روز جب ان کو روئیداد جلسہ دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ عہ روپیہ بطور عطیہ کے دینے کا وعدہ فرمایا اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ ہم شفاخانہ کی عمارت بنانے کا ایک دو اور احباب کو شریک کرکے اپنے گرہ سے بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین! امید ہے کہ دیگر صاحبان بھی ان تجاویز کو پسند فرماویں گے اور عمل کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے اس لئے التماس ہے کہ ہر ایک فرد ڈاکٹران و حکیم صاحبان سے اس عرضداشت کو پڑھ کر ان تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور خاکسار کو اطلاع دیں کہ وہ ان تجاویز پر کاربند ہوگا تا کہ اس کا نام درج رجسٹر کیا جاوے زر عطیہ اور پہلی تاریخ کی پرائیویٹ پریکٹس کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں۔

مرزا یعقوب بیگ۔ آنریری افسر شفاخانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

روئیداد جلسہ ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء

حاضرین ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب۔ ڈاکٹر فیض قادر صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ

اس جلسہ کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقرر ہوئے باتفاق رائے منظور ہوا۔

۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تجویز پر باتفاق رائے منظور ہوا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیب اس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہر ماہ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کے لئے دیا کرے۔

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس ڈسپنسری کو بتدریج خوب ترقی دی جاوے۔ انڈور مریضوں کے لئے علیحدہ کمرے اور اپریشن روم وغیرہ کی ضروری ایزادی کی جاوے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو تو بیرونجات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دی جاوے تا کہ یہ ڈسپنسری اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔

۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہرا کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش روپیہ کی نہیں ہے اس لئے تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست دی جاوے کہ جو مکان رہائشی انہوں نے قادیان میں اپنی مدد میں بنانا ہے وہ ابھی بنا دیویں اور جب تک ہسپتال کمیٹی تیار نہ ہو وہ کرایہ پر دیدیویں تا کہ اس کا خرچ میں لگایا جاوے۔

۴۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کی علیحدہ مد شروع سال سے مقرر کی گئی ہے اور شفاخانہ کی مد میں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب سے اس سال اوزاروں کا انڈنٹ جو کمیٹی میں پیش کیا گیا تھا۔ منظور نہیں ہو سکا اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر اور طبیب احباب سے وصول نہیں ہو سکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے لئے بطور عطیہ کے سب اطباء جماعت احمدیہ عطا فرماویں یعنے اسسٹنٹ سرجن صاحبان دس روپیہ فی کس و ہسپتال اسسٹنٹ صاحبان پانچ روپیہ فی کس و حکیم صاحبان دو روپیہ یا کم و بیش حسب استطاعت عنایت فرماویں۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے جو چندہ دیا

مولوی حکیم نوردین صاحب	عسہ	(وعدہ)
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	عسہ	″
″ خلیفہ رشید الدین صاحب	عسہ	″
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	عسہ	″
″ مرزا یعقوب بیگ صاحب	عسہ	″
″ فیض قادر صاحب	عہ	وصول
″ قاضی کرم الٰہی صاحب	صہ	وعدہ
″ سید ستار شاہ صاحب	صہ	″
حکیم محمد حسین صاحب قریشی	عہ	وصول
حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ	عہ	″

(Rupees Eighty one)

ممیرا

ـــے پاس اصلی ممیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں سے
نشت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس
سے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ ایک ہزار کی ملاقات کرتا اطلاع تاہم
پیہ فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی ثابت کر دے
را نہیں تو قیمت بھی واپس دیدوں گا۔ راستی کے قدردان
خریدیں۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے
بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتوں
کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے
متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں جو واجبی اجرت
پر شائع ہوتے ہیں۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۱۵	۳	۸	۴	۲½	ایک
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۶ ۱۳ جنوری و
بدر مورخہ ۱۶ جنوری میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے
قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر لیکن ملکر چار نسخہ
کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہو اور چند نسخہ کامل کے خریداروں
کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار
کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔
مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان
ضلع راولپنڈی پنجاب۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ
کی طرف سے صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی
ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت عام رسالانہ عوام سے
اور طلبا ر عہ لیجاتی ہے۔

المشتہر

مینیجر۔ تشحیذ الاذہان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین
صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف
کی ہے۔ جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی
صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور
مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ درائی کو زیر نظر رکھ
لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم کی لطیف
تفسیر بھی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔
قیمت ۸ر۔ جلد منگائیے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ
والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں
اس میں مندرج ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے
کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو
سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب
باطلہ پر تمام حجت کر دی۔ اسکے دلائل توڑنے
پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب
کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ
اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا
ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر بہت عمدہ خوشخط
چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد صہ ۱۲ غیر مجلد صہ

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی
رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ
کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف پچیس جلدیں باقی
ہیں۔ قیمت صرف ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے
امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا
[illegible] ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق
مضامین کرم شیخ احمد الدین صاحب
پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ
قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت
ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجا [illegible]
سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت ۲ر غلامی۔ اور عصمت انبیاء [illegible]

سیر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب
امروہوی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی
کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رئیس اعظم
کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف
کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔
قیمت صرف ایک آنہ (۱ر)

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب
شاعر۔ حضرت اقدس کی
تائید میں۔ قیمت ۲ر

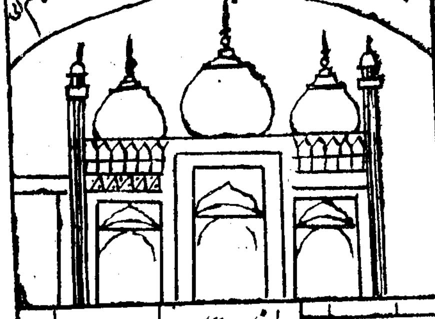
رسید زر

۲۳۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۴۴۳۔ محمد اکبر صاحب عہ
۱۱۱۱۔ غلام رسول صاحب ۶ر
۹۷۱۔ نتھو خان صاحب للعہ
۲۴۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۹۲۔ چودھری غلام محمد صاحب للعہ
۲۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۲۳۔ فقیر علی صاحب ۶ر
"۔ ہدایت اللہ صاحب ے
۹۱۰۔ محمد یوسف صاحب عہ
۲۶۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۹۰۔ مسل محمد خان صاحب للعہ
۱۹۰۹۔ چودھری محمد رشید صاحب للعہ
۵۹۵۔ مستری محمد موسیٰ صاحب للعہ
۲۷۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۲۳۔ گوہر علی صاحب للعہ
۱۹۲۶۔ محمد اشرف الدین صاحب صر
۳۰۸۔ عبد الرحمن صاحب صر
"۔ " صاحب ے
۱۹۹۷۔ منشی نور محمد صاحب صر
۲۸۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۷۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۵ر
۲۹۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۱۵۔ ابوبکر صاحب ے
۱۸۱۷۔ تاج الدین صاحب عہ
۱۴۵۱۔ احمد نور صاحب ۴ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائیٹر کے اہتمام سے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



قادیان ضلع گورداسپور

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



عام قیمت پیشگی للعہ

بدر

BADR – QADIAN

قیمت از سعادتمندان عہ | اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۴ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان | قیمت از غربا و طلبا وغیرہ فی ماہ

قادیان میں ہے | جلد ۷ | ۵ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ اپریل ۱۹۰۸ء بروز جمعرات | گورنمنٹ سے | نمبر ۱۴

فی پرچہ ۲ر | سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | از نقیہ ۵ر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موُنہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُسپر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد ... اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم / ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن / جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود / آن نہ از خود از ہمان جا میبود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست / ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است / منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست / منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازان عالیجناب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست .. .. .. [illegible]
عام قیمت پیشگی .. .. [illegible]
مابعد .. .. .. [illegible]
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ۔ ان سے بحساب مابعد لی جاوےگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد مین نہین مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے ۔ مینجر ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج مین احمدؑ کے ہاتھ پران تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرین ۔

یاتون من کل فج عمیق

آج مورخہ ۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح مین دو انگریز اور ایک لیڈی ½ ۹ بجے کے قریب آئے اون مین سے ایک بوڑہا جس کے بشرہ سے جہاندیدہ ہونا معلوم ہوتا تہا شکاگو (امریکہ) کا رہنے والا تہا۔ اس کا نام مسٹر جارج ٹرنز اور لیڈی کا نام مس بورڈون تھا اور تیسرا اسلامیہ کالج لاہور کا مسٹر بانشر تھا۔ مقبرہ بہشتی کے دفتر مین مفتی محمد صادق صاحب نے انکو ریسیو کیا اور پہلے مختلف امور پر دوستانہ گفتگو ہوتی رہی۔ چونکہ اکثر اصحاب نے میڈم کے ساتہ شیک ہینڈ (مصافحہ) نہ کیا بلکہ غض بصر بھی۔ اسلئے اسے حیرت ہوئی تو مفتی صاحب نے یہ بتلاکر کہ یہ ہمارے مذہبی احکام سے ہے۔ اسکی حیرت کو دور کر دیا۔

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے مکرمی علی احمد صاحب ایم۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان بنے۔ صاحب پوچھا کہ آپنے ڈوئی کو چیلنج دیا تہا کیا یہ صحیح ہے فرمایا صحیح ہے۔ صاحب کس بات پر چیلنج دیا گیا تہا۔ حضور وہ کہتا تہا کہ مین نبی ہون اور اپنی نبوت کی بنا پر ظاہر کرتا تہا کہ مسیح خدا کا بیٹا تہا۔ یون تو عام عیسائی بہی اس کے قایل ہین۔ مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کہلا کر بطور اس کے پیغامبر کے یہ ظاہر کرتا تہا اسلئے ہمین ناگوار معلوم ہوا کہ یہ بڑا بہاری افترا ہے۔ منقولات کی بنا پر کوئی جو کچہ اعتقاد رکہے اس سے تو چشم پوشی ہوسکتی ہے مگر یہ خدا کیطرف سے مدعی ہوکر بیان کرنا فتنہ کی راہ تہا جس کا روکنا ہمارا فرض تہا۔ صاحب ڈاکٹر ڈوئی نے جہوٹا دعوے کیا تہا ہم مانتے ہین کہ اسے ناکامی ہوئی۔ وہ ہلاک ہوگیا۔ اس کے پیرو متفرق ہوگئے مگر انجیل مین لکہا ہے۔ کہ آخر زمانے مین جہوٹے نبی اُٹہین گے بس ہم یہ پوچہنے کی جرأت کرتے ہین کہ آپکے صادق نبی ہونے کی کیا دلیل ہے۔ حضور بے شک جہوٹے نبی ہوئے تہے۔ مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سب جہوٹے ہی چلے جاوین گے۔ اور ان مین کوئی بہی سچا نہ ہوگا۔ صاحب۔ نہین ایک کا سچا ہونا تو ضرور ہے مسیح نے مردون کو زندہ کیا چنانچہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے بعد کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا پس ثابت ہوا کہ وہی مسیح ہی ایک خدا تہا کیونکہ یہ طاقت کسی اور مین نہین کیا آپ مین یہ طاقت ہے۔ حضور فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نقلاً کسی صورت مین نہین مان سکتے کہ مسیح نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول کریم نے مردون کو زندہ کیا تہا مگر اس کے اور معنے ہین۔ بالفرض ہم مان بہی لین تو بہی یہ امر مسیح کی خدائی کی دلیل نہین ہوسکتا کیونکہ مسیح سے پہلے اور نبیون نے بہی آپ لوگون کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے۔ چنانچہ ایلیا نے ایسا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا سانپ بنایا۔ اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑہکر تہا۔ کیونکہ مردہ مین تو پہر کچہ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک نباتی شے کو زندگی کے ساتہ کیا تعلق پہر توریت مین لکہا ہے کہ ایک نبی کی ہڈیون کے چہونے سے مردے زندہ ہوئے۔ سو اگر یہ باتین کسی کے خدا ہونیکی دلیل ہوسکتی ہین۔ تو موسیٰ ایلیا یسعیاہ بطریق اولیٰ خدا ہونگے یاد رکہو کہ نبیون مین دوسرے انسانون سے مابہ الامتیاز ضرور ہوتا ہے مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہین بلکہ جو معجزہ وقت کے مناسب حال ہو وہ اُسے دیا جاتا ہے۔ صاحب بیشک مسیح سے پہلے جو نبی آئے ان کو خدا ایسی طاقتین دیتا رہا مگر مسیح خود خدا تہا وہ شروع سے خدا تہا اور اب تک دا ہنے ہاتہ پر بیٹہا ہے۔ حضور یہ ایک دعویٰ پر دعویٰ ہے۔ دعوے کے ساتہ کوئی ثبوت چاہیئے ہم اُنہین خدا نہین مانتے۔ صرف اس حد تک مانتے ہین کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ اور یون ہر ایک کا اختیار ہے کہ جو چاہے اعتقاد رکھے آپ مسیح مین کسی ایسی طاقت کا ثبوت دین جو پہلون مین نہ تہی۔ تاکہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو۔ اگر وہ فی الواقع مردون کو زندہ کرتے تہے تو اون کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکہاؤ مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہین کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کرسکیگا۔ بخلاف اس کے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے نشانون کے دکہلانے کو حاضر ہین جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئے انسان بوجہ انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کرسکتا ہے جو اس کی انسانیت کے شایان ہو۔ خدا نہین ہوسکتا۔ مسیح بہی ایک انسان تہا۔ پس اس سے ایسی صفتین کیون منسوب کی جاوین جو اس مین نہین ہوسکتین۔ صاحب آپ اپنے نبی ہونے کا ثبوت دین۔ حضور ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہین۔ جو توریت مین مذکور ہین مین کوئی نیا نبی نہین پہلے بہی کئی نبی گذرے ہین جنہین تم لوگ سچا مانتے ہو پس ان کو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو ہمین بتاؤ تا ہم اپنے مین وہ بیان کرسکین کیونکہ ممکن ہے ہمارے بیان کردہ نشانون کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور اس طرح بات لمبی ہوجائیگی۔ صاحب آپ خود ہی بیان کیجیے حضور۔ ہمارے ہاتہ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہین کہ ان کو گننا بہی مشکل ہے اور بنی اسرائیل مین تو ایسے نبی ہوئے ہین۔ جنہون نے صرف ایک ہی نشان دکہایا۔ اچہا سنو۔ خدا کے نبی دشمنون کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہین اس کیلئے صرف ڈوئی جہوٹے نبی کی نظیر کافی ہے۔ جسکو آپ خود تسلیم کرتے ہین جب اس نے خدا کیطرف سے ہونیکا دعویٰ کیا اور میرا بہی دعوے تہا اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے بالکل جدا تہی وہ خدا کی ایک عاجز مخلوق کو خدا ٹہراتا تو مین نے دعا کی کہ اے خدا اگر مین تیری طرف سے ہون تو اسے میری آنکہون کے سامنے ہلاک کر چنانچہ ایسا ہی ہوا پہر دوسرا نشان یہ ہے کہ آپ لوگ خود میری صداقت کا نشان ہین۔ چھبیس برس پہلے جبکہ اس گاؤن مین مین ایک غیر مشہور انسان تہا۔ اور کوئی ذریعہ اشاعت وشہرت کا نہ رکہتا تہا۔ خدا نے میری زبان پر ظاہر کیا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق۔ دور دور کی راہون سے لوگ تیرے پاس چل کر آئین گے۔ اب دیکہو آپ لوگون کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہین اور پہر بہی آپ اسے پورا کر نیوالے ٹہرے شاید اگر آپ کو معلوم ہوتا تو . . . اس کے پورا کرنے مین تامل کرتے مگر خدا کو جو کچہ کرانا منظور تہا وہ کرا دیا۔ امریکہ سے دور کونسا ملک ہوسکتا ہے جہان سے چل کر لوگ میرے پاس آتے اور پہر ایسی جگہ جہان کوئی بہی دلچسپی کا سامان نہین اگر غور کرو تو یہ بات مردہ زندہ کرنے سے بڑہکر ہے۔ مردے زندہ کرنا تو ایک قصہ کہانی ہوگئے اور یہ کل کی بات ہے۔ پیشگوئی پہلے شائع ہوچکی ہے اور اس کی صداقت آپنے اپنی آنکہون سے دیکہ لی۔ حضور۔ ہم تو اس بات کو پیش کر رہے ہین جو تمام نبی اپنی صداقت مین پیش کرتے رہے یعنی پیشگوئی اور اس وقت مین جبکہ ظاہری سامان کے لحاظ سے اس کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا ہو اور پہر دیکہو کہ اس پر تباہی آئی اس وقت شروع ہوئی جب ہمارے مقابل مین آیا اس سے پہلے وہ ہر طرح مامون ومحفوظ اور زور دن پر تہا۔ پہر ایسا ہی دوسری پیشگوئی لوگون کے دور دور سے آنے کے متعلق ہی ایسی ہے۔ (مفتی صاحب کے لڑکے عبد السلام کو پیش کر کے) جیسے یہ لڑکا کہدے کہ مین ۷۰ سال کی عمر پاؤنگا اور ایسے ایسے مراتب تک پہنچونگا۔

(باقی دیکہو صفحہ ۱۵ کالم ۳)

المفتی

زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے ایک دوست کا ایک خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا جسمیں لکھا تھا۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

مارچ ۱۹۰۱ء میں مَیں نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ ہیں کہ اس تاریخ سے تامرگ میں ۶۰ سالانہ بطور چندہ کے ادا کرتا رہوں گا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملیگا اور زندگی میں یہ روپیہ لینے کا حقدار نہ ہوں گا۔ اب تک میں نے تقریباً مبلغ چھ سو روپیہ کے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے اب اگر میں اس بیمہ کو توڑ دوں تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصہ کا حقدار ہوں یعنے دو صد روپیہ ملیگا اور باقی چار صد روپیہ ضائع جائیگا۔ مگر چونکہ میں نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بعیت کی ہوئی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے میں ایسی حرکت کا مرتکب ہونا نہیں چاہتا۔ جو خدا اور اوس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہو اور آپ حَکَم اور عدل ہیں۔ اس واسطے نہایت عجز سے ملتجی ہوں کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جاوے تاکہ اوس کی تعمیل کی جاوے۔

اِس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اوس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ یہ ایک قماربازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہیں لیکن اگر وہ جاری رکھیں گے تو یہ روپیہ اون سے اور بھی زیادہ گناہ کرائیگا۔ اون کو چاہیئے۔ کہ آئندہ زندگی گناہ سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیویں۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لیں۔

(امید ہے کہ میرے مکرم دوست گذشتہ روپیہ کو اس طرح چھوڑ دیں گے۔ جس طرح صحابہ نے حرمت شراب کا حکم سن کر مٹکے کے مٹکے جن پر سینکڑوں روپے خرچ ہو چکے ہوں گے۔ گلیوں میں گرا دئے تھے۔ ایڈیٹر)

قبولیت دُعا ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میرے واسطے آپ ایسی دعا کریں۔ جو ضرور قبول ہو۔ اور اس اور اوس معاملہ میں ہو حضرت نے فرمایا۔ اس کو جواب لکھدیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہیں ہُوا۔ ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتی ہیں۔ خدا کے معاملہ میں کسی کا زور نہیں۔

اشاعت سلسلہ احمدیہ اب تک سلسلہ احمدیہ کی دیگر ممالک کیا خود ہندوستان میں ہی اشاعت کیواسطے کوئی ایسا باقاعدہ انتظام نہیں کہ واعظین مقرر کئے گئے ہوں اور وہ جگہ بجگہ پھرتے ہوں اور مخلوق الٰہی کو اس سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے ہوں باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف ہند میں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی سلسلہ احمدیہ کی تعداد دن بدن بڑہتی جاتی اور کثرت سے ایسے خطوط آنے شروع ہوئے ہیں جو کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی ذریعہ خدا ہی کیطرف سے ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہونے لگ جاتے ہیں۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ جب کوئی مامور خدا کیطرف سے آتا ہے تو اوس کے ساتھ آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جو سب اول اوس کے انصار ہوتے ہیں اور وہ ہر جگہ مستعد دلوں کو اس پاک سلسلہ میں داخل ہونے کے واسطے تحریک اور ترغیب دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم دو خط پیش کرتے ہیں جن میں سے ایک محررا واقعہ ملک ایران سے آیا ہے اور ایک جزیرہ لنکا سے آیا ہے۔ محرر اوّل صاحب اُردو نہیں جانتے اس واسطے ناظرین اون کی عبارت کیطرف خیال نہ کریں بلکہ نفس مطلب کیطرف توجہ کریں۔

ایران شیخ غازی الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰة والسلام۔

خاکسار۔ غلام۔ کمترین شیخ غازی الدین بعد آداب تسلیمات کے عرض کرتا ہوں کہ جناب محمد صادق صاحب کیطرف سے کتابیں وغیرہ پہونچیں۔ جناب محمد صادق صاحب سے اور بھی کچھ خواہش کتابوں کی کرتا ہوں۔ آپ جناب نے میرے خواب کی تعبیر لکھی۔ بندہ از حد خوش ہُوا خداوند عالم کا شکر بجا لایا۔ خالق نے مجھ سے ناچیز انسان کو وہ نعمت سے سرفراز کیا۔ میں کس زبان سے اس عالم الغیب کی تعریف لکھوں اس رزاق کی توصیف بیان کروں۔ خیر۔ دیگر عرض کرتا ہوں کہ میں نے اس محمرہ میں جو عربستان میں ہے اور ایران کے تابع حکم وزیر ہے درمیان آپ جناب لوگوں سے کے ظہور ہونے کے بارے تقریر شروع کی۔ یہاں تمام شیعہ ہیں۔ اہل سنت ہم فقط پانچ چھ ہیں جو نوکری دھندے کے سبب سے بسے ہیں۔ ہم تمام کراچی بمبئی کے رہنے والے ہیں۔ میں نے شیعہ لوگوں میں دو میرے احمدین صاحب نے تقریریں کرنی اختیار کی ہیں۔ تمام محمرہ میں آپ کا چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک بات قبول کر جاتے ہیں تو دوسرے انکار کرتے ہیں تیسرے قبول کرتے ہیں تو چوتھے انکار کر جاتے ہیں۔ چند مشہور و عالم شیعوں نے ہم سے آپ کی کتاب جو فی الحال ہمارے پاس حقیقة الوحی ہے۔ دیکھنے مانگی تھی۔ لیکن وہ اردو ہے۔ اون کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ شکر اوس کارساز کا کہ میں نے پیشتر خواہش کی ہوئی چند کتابیں عربی اشتہار و اردو اشتہار اس میل میں مجھے آپہونچے ہیں اس عربی آپکے اشتہارات کو ان عالم شیعہ میں جو دعدہ اپنی سچائی کا کہتے ہیں۔ تقسیم کیں۔ خیر شکر خداوند عالم کا کہ ان لوگوں کو آپ کی خبر پہونچی اور یہاں کے علماء آپ ڈہونڈنے ٹٹولنے میں مشغول ہوئے۔ چند علماء کا خیال ہے کہ آپ سے خط وکتابت کریں اور لوگوں نے مجھے عرب عجم میں مجھ کہا کہ جناب مرزا صاحب سے خط وکتابت کریں گے اور نشان اور کرامت۔ غیب دان وغیرہ کے بارے میں سوال کریں گے۔ میں کہا بسم اللہ شروع کرینگا اور اگر وہ لوگ چاہیں۔ تو رسال کا خرچ مجھ پہ رکھا جائے۔ دیکھیں خداوند عالم اون کو کیا ہدایت دیتا ہے بے شک آپ سچ کہتے ہو۔ کہ دجال کی خبر ہم کو خبر آنے کی کی تھی۔ سو تمام آچکے۔ کارروائی کر لی۔ باقی اب اون کی کارروائی میں کچھ نہ رہا۔

اب جناب سے دوسری عرض کرتا ہوں۔ کہ میں شب و روز فکر میں ہوں۔ کہ خداوند عالم مجھے جلد قادیان میں لاکر آپ کی زیارت نصیب کرے آپ سے خواہش کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند عالم میری روزی و رزق میں ترقی دیوے

... مالت کو کشادہ کرے ۔ میری اور میری اولاد
... کو خداوند کریم کسی کا محتاج نہ کرے ہمیں ایمان
... اور ہمکو ہر دم و ہر پل نیک ہدایت دیوے اور
... اور شیطان کے پھندی
... سے بچاوے اور دل میں ہم لوگوں کے نہائت
... امید ہے کہ خداوند ہم کو تناہی دیوے کہ ہم حج
... رسول مقبول ہمارے آخرت کے وسیلہ
... دین جو بے شک سچا و پاک و صاف دین ہو
... ہیں جن پر ہمارے جان و دل صد بار فدا ہے
... کی زیارت کروا دے ۔ ہماری اندر ... کہ
... فرمادیں ۔ ہم اس کعبہ کی زیارت فرمادیں ۔ جسکی بنا
... ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے ہوئی ہو
... کر بوسہ دیدیں اور ہماری تمنا نہیں اور دوسرے
... نہیں ۔ آداب قدمبوس شیخ غازی الدین تحریر

جزیرہ لنکا سے منشی حیدر خان صاحب
جزیرہ لنکا تحریر فرماتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اقدس

... از تقدیم مراتب تسلیم عرض خدمت اینکہ فدوی اس
... سیلون یعنے لنکا میں قریب ایک سال سے وارد ہو
... حال میں یہاں سے ایک مقام کنڈی شہر جانے
... اتفاق ہوا تھا ۔ اثنائے گفتگو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
... حالات سنے وہاں چند مسلمان کچھ کچھ دریافت کرتے
... ہے ۔ حتے کہ وہاں کے ایک مشہور خیاط محمد اکبر نامی کو
... اس شہر میں اے ۔ ایس ۔ ایم ۔ فوث ... ...
... کہلاتے ہیں ۔ اون کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ بیعت
... تحریری آں جناب داخل کرادیا ہے ۔ اب وہ صاحب
... سلسلہ تعالے وہاں معزز مسلمانوں میں ہمیشہ حضور
... سے تعلق کے ذکر خیر کیا کرتے ہیں ۔ مگر عرض خدمت یہ
... ہے ۔ کہ اس مشہور کلمبو میں ایک مسلمانوں کا انجمن
... مندرجہ بالا نام سے مشہور ہے ۔ جس کے جملہ افراد
... منتوب معزز تجارت پیشہ مسلمان ہیں ۔ جن میں
سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہمیشہ ذکر خیر ہوا کرتا ہے ۔ اس
انجمن کے جملہ افراد قریب ۲۰۰ سو آدمیوں کے ہیں
بلکہ زیادہ ہوں گے ۔ یہ اس ملک کے اعلیٰ درجہ کے
اقبال مند لوگ ہیں ۔ جنہیں تعلیم و تادیب کا مرجا ہت
ہے ۔ مذہبی مقدمات میں تحقیق حق کا خوش ہے

اس زمرہ کے سربرآوردہ اصحاب جو کہ فدوی سے
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات تحقیق کرتے ہیں ۔ آج
بصد صدق دلی ملتجی ہیں کہ اون کے نام سلسلہ عالیہ احمدیہ
میں داخل فرمائیے اور اون کی بیعت بالفعل تحریری ہی
قبول فرمائی جاوے ۔ اور اس شرف اور امتیاز کی
سرسری طور پر اون کو اطلاع بجائے ۔ حتے کہ ان کی
مشورت اور کوشش سے ۔ کہ بہت جلد یہ لوگ بذاتِ
خود حضور کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہو کر شرف
ملازمت باریابی سے مشرف ہوں گے ۔ مگر اس ملک
میں مسلمان اردو تحریر اور تقریر سے بالکل نابلد ہیں زبان
تامل بولی جاتی ہے ۔ فدوی اون کو بذریعہ انگریزی زبان
کے سلسلہ عالیہ کے حالات سے کچھ تفہیم کراتا ہے

اور پرچہ ریویو آف ریلیجنز ... ...
سے کچھ مطالب نکالتے ہیں ۔ طرفہ یہ ہے کہ اس انجمن
کے اکثر افراد انگریزی جاننے میں ماہر ہیں کی معلومات
انگریزی یا عربی جو پرچہ جات مطبوعہ عالیہ یہاں کہیں کبھی
کبھی اون کو دستیاب ہوتے ہیں ان کے ذریعہ حضور انور
کے سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم کر لیتے ہیں ۔ اور
چاہتے ہیں کہ ہمیشہ اس انجمن کو انگریزی پرچہ جات جو کچھ
حضور کے مشن میں شائع ہوا کرتے ہیں ... اس انجمن
کے پریذیڈنٹ عبدالعزیز اور مولوی یوسف بن اسمٰعیل
سکرٹری ہیں ۔ جن کے ذریعہ ایک پرچہ اخبار انگریزی
شائع ہوتا ہے ۔ جس میں سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا کرتا ہے
چنانچہ وہ بھی ہمیشہ حضور کی خدمت میں پہونچے گا ۔

یہاں فہرست اسماء بیعت کنندگان دی گئی ہے

اور اس داخلہ بیعت کی اطلاع پریسیڈنٹ عبدالعزیز صاحب کو
ذریعہ اور اصحاب کو ملے ۔ اور اون کے بارہ میں دعا
مانگی جاوے ۔ اور فدوی خادم قدیم سلسلہ عالیہ احمدیہ
منشی محمد حیدر خان ۔ کلمبو سیلون

کس صدی میں مسیح کا انتظار تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناکساں را پیر کامل کاملاں را راہ نما

جناب مہدی مسعود صاحب قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ بندہ کو عرصہ سے شوق تھا کہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حال سے آگاہ ہوئے تو جہاں تک حنفیہ مذہب کی کتب سے ثابت ہوتا رہا ہے یہ تھا کہ تیرھویں صدی کے اخیر میں نازل ہوں گے جیسا کہ انوار میں درج ہے ۔

اوپر ایک ہزار گذرے تین سو سال
حضرت عیسیٰ آ دسی کرسی عمل کمال

لیکن ہم کو تلاش پر قرآن مجید سے حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات کی بابت کافی ثبوت مل گیا ہے ۔ (توفی کے لفظ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو ظاہر کیا اور یہی لفظ حضرت عیسے پر وارد ہے ۔)

۲ ۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔ اور ایسا ہی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔

اب قرآن شریف سے صفائی ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی بابت جس کا ایمان کلام الٰہی پر ہے ہرگز بھی شک نہیں رکھتا ۔ اب باقی رہا امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ۔ سو حنفیہ مذہب کی کتابوں سے یوں ثابت ہے کہ امام مہدی کا ظہور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیشتر ہے ۔ جس کے ظہور ہونے کی وقت کی شہادت نجات المومنین سے ملتی ہے اور آسمانی شہادت ہے

یعنی تیرھویں میں ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضان ایہ لکھیا اک روایت والے

اور باقی تمام اور بھی حدیثیں ہیں جہاں تک پیشگوئیاں ملتی ہیں ۔ تیرہ سو سال تک کی ملتی ہیں ۔ کسی شخص نے ایسی ہمت نہیں کی کہ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا لیویں ۔ عجب حیرانگی کی بات ہے کہ اس زور اور قوت لگانے سے جو فتوی کفر .. منجانب اللہ کے دعوے والے پر لگایا گیا ہے ۔ نہایت آسان تھا ۔ جو ذرا سے قلم ہلانے سے ہو سکتا ہے ۔ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا کر چھپ کر رہتے اور اپنے ہمنشین مسلمانوں کو سنا دیتے ۔ کہ دیکھو ابھی مہدی کے ظہور میں دو تین سو سال باقی ہے اور وہ بچارے آجکل کے مسلمان جو کبھی پر مکھی مارتے ہیں ۔ جن کو شناخت نہیں آتا ضرور مان لیتے ۔ شاید یہ بات خیال میں نہ آئی ہو

طریقہ تو آسان تھا۔ جس صورت میں ہماری مذہبی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہدی معہود کے ظہور کا وقت تیرہ سو سال سے بڑھکر نہیں ہو سکتا بلکہ اندر یا تیک کے لفظ سے ظاہر ہے۔ تو پھر ہٹ دھرمی کرنی مناسب نہیں بلکہ وقت مقررہ پر جس نے دعوے من جانب اللہ کیا واجب ہے اوس پر ایمان لانا اور پھر ایسے وقت پر کہ دار و مدار ایمان کی تمام چیزیں شہادت دی رہی ہیں۔ کہ اب وہ وقت ٹھیک ہے۔ ہم تو اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں اور خدا پر چھوڑتے ہیں۔ ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ و ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ برائے مہربانی بندہ کا نام بیعت شدوں میں درج فرمایا جاوے زیادہ حد آداب۔ والسلام

خاکسار فضل احمد ولد محمد بخش احمدی متصل جہلم گجرات

بہ بذل مال در راہش سگے مفلس نے گردد
خدا میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اپیل

بخدمت جملہ احمدی اسپتال اسسٹنٹ صاحبان

بزرگان و برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

[illegible] اخبار بدر کا پرچہ ۳۔ مارچ کو ملا اس [illegible] مولوی [illegible] صاحب کا مضمون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] موجب ترغیب [illegible] [illegible] برادران! [illegible] مولوی صاحب [illegible] ضرورت عبارت بیان فرمائی ہے وہ بالکل بجا ہے اور میری لیاقت بھی اس قدر ہے اور نہ میں اس کی کوئی ضرورت سمجھتا ہوں کہ میں مولوی صاحب موصوف کے مضمون کے شائع ہونے کے بعد کوئی اور لمبی چوڑی عبارت لکھکر آپ کو متوجہ کروں۔ کیونکہ جو قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کر چکی ہو۔ اس کو ان ذمہ دار بزرگوں کے احکام کی بجا آوری میں سعادت ہونی چاہیئے۔ اور ان کو ان انکار رستے فارغ البال کر کے کسی اور اہم اور ضروری امور دین میں متوجہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور نیز میرا اپیل ایسے احباب کیخدمت میں ہے۔ جو کہ بغیر تنگی اور تکلیف کے ایسی دینی ضرورتوں کے وقت سب سے آگے بڑھکر لبیک کہہ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے تو ماہواری آمدنی کا تیسرا حصہ سب کے واسطے لکھا ہے۔ مگر میں آپ کیخدمت میں اس شریف اور نافع الناس پیشہ یعنے میڈیکل پروفیشن کی عزت کا واسطہ دیکر اپیل کرتا ہوں۔ کہ لا تنسوا الفضل بینکم کو یاد کر کے ہمیں پوری پوری تنخواہ یعنے ماہوار آمدنی بڑی خوشی سے دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمات کو جب دیکھا جاتا ہے۔ تو ان کے مقابلہ پر ہماری دینی خدمات ہمارا جوش اشاعت اسلام۔ ہمارا تقوی و طہارت پر پشہ کے برابر بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ شرم آتی ہے کہ ہم مصداق تو نہیں۔ آیت کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کے اور عملی طور پر ایسے نفس پرست ثابت ہوں۔ کہ ایک ماہ کی آمدنی بھی خوشی سے نہ دے سکیں میرا تو یقین ہے۔ کہ ہمارے پیشہ ور بھائیوں میں ایسا کوئی نہیں ہوگا اور اس موقعہ پر دیگر احباب سلسلہ احمدیہ کو پتہ لگ جاوے گا کہ جیسا کہ کثرت تعداد میں ڈاکٹر احمدی زیادہ ہیں۔ ویسے ہی خدمات دینیہ بھی وہ بڑھکر جدت سے لیتے ہیں۔ میں تو ایک غریب سا آدمی ہوں [illegible] [illegible] ہوں۔ مگر [illegible] [illegible] اور [illegible] ڈاکٹر [illegible] [illegible] صاحب [illegible] اسسٹنٹ [illegible] [illegible] گذارش کرتا ہوں [illegible] کہ ایک ایک ماہ کی آمدنی (تنخواہ نہیں) اس تحریک میں مرحمت فرماویں۔ اور نیز اس جگہ خاص کر اپنے شفیق و مشفق دوستان مفتی حسن علی صاحب بابو محمد دین صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔ قاضی عبد الکریم صاحب بابو محمد یوسف صاحب پسر مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ یہ میرے کلاس فیلو رہ چکے ہیں اور ان پر میرا خاص حق ہے اور امید ہے کہ وہ میری اس اپیل کو رد نہیں فرماویں گے۔ میں اب اپیل کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا اور بسم اللہ کر کے اپنی ناچیز اور حقیر جیسی رقم یعنے مبلغ پچھتر روپے کو جو کہ میری تنخواہ مع الاونس ہے۔ مولوی صاحب کیخدمت میں پیش کرتا ہوں اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی فوراً جون سے پہلے پہلے مولوی صاحب کو اپنے چندہ سے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ربنا تقبل منا۔ انک انت السمیع العلیم۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط والسلام

آپ کا ناچیز دوست اور مسیح موعود کا ایک ناکارہ غلام
غلام دستگیر احمدی۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ انگیا
اوٹ پوسٹ۔ ڈاکخانہ کمائین ضلع میچینا برما۔
محررہ یکم صفر المظفر ۱۳۲۶ ہجری۔

ایک ضروری اور مفید عرض

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد ورزی احمدی بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس بات کے لکھنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ جب کوئی شخص اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اکثر اس کو برادری کی طرف سے طرح طرح کے مشکلات پیش آتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم سے کم ضلع لاہور اور ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور گجرات کے درزی بھائی اپنے اپنے شہروں اور گاؤں کی احمدی باشندوں کا مفصل حال لکھکر دار الامان میں بھیجدیں اور ایک جگہ بدر میں چھپ جائے۔ تو بہت سی آسانیاں ہو جاویں گی۔ مثل ناطہ وغیرہ جو ایک شدید مشکل احمدی جماعت میں ہو رہی ہے۔ ازانجملہ یہ بھی کوئی چھوٹی سی بات نہیں کہ آپس میں دینی اور دنیاوی بھائیوں کی ملاقات کا راستہ کھل جائیگا۔

زیادہ السلام علیکم

قمر الدین بقلم خود سکنہ اکبر ایان ضلع سیالکوٹ
میراں بخش درزی سکنہ گجرانوالہ بقلم خود

غلام رسول درزی سکنہ گوجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سوال)

امتحان قبر مین کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی

(جواب)

احمدی ہی اس امتحان مین پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ داوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنة الدجال فاما المومن او المسلم لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا فیقال نم صالحا علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) ووحی کردہ شد بسوئے من کہ بتحقیق مبتلا کردہ مے شوید در قبر ہا نزدیک از ابتلائے دجال چنانکہ اشارت بآن کردہ اما مومن یا مسلم نمے دانم کدام ازین گفتہ است اسماء در وقتیکہ مے پرسند منکر و نکیر کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمد است آمد مارا بدلائل و معجزات پس اجابت کردیم وایمان آوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکوکاری دانستیم کہ بتحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کا فتنہ یہی ہوگا کہ وہ ان دلائل اور معجزات کی تردید مین کوشش کریگا جن سے آنجناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زورون پر ہے۔ اور پادریون کی طرف سے طرح طرح کے پیرایون مین حضرت سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہو رہے ہین مگر افسوس کہ مسلمانون مین بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہین۔ بہرحال مین اس دجالی گروہ کے ساتھ ہو کر اپنے پیغمبر کی بے عزتی کر رہے ہین۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح بہی دوسرے نبیون کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرند پیدا کیا نہ کسی حقیقی مُردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہونے مین اوسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بہی اس کی طرح مس شیطان سے پاک ہین اور نہ ہی مسیح کا دنیا مین دوبارہ نبی یا اُمتی ہوکر آنا ٹہیک ہے تو جھٹ ہمارے بہولے بہائی کافر کہنے کو تیار ہو جاتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسی باتون کا ماننا اپنے موہنہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنة الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر مین ملائکہ کی طرف سے اوسکو " انک موقن " کا سارٹیفکٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول مین داخل ہوکر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا۔ لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ آج دنیا مین احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکہایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوة والتحیہ نے اس راز کو کہولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچ رہنا حجت و براہین سے ہوگا نہ سیف و سنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی آلہی جسکا ذکر حدیث مین ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اوس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانون کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہین دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کر دیا اور سمجھا دیا کہ دلائل و بینات پر غور کرکے جناب رسول خدا افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہین دجالی فتنہ کیوقت کام آوین کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وآمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت ہی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہذا ہمارے مسلمان بہائیون کو چاہیئے۔ کہ اس عقل اور امن کے زمانہ مین وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کرین۔ قصے کہانیون یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نکرین قصے کہانیون یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پہیلا نہین سکتے۔ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہوکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور نشان کو بڑہا رہے ہین یہی لوگ دنیا قبر آخرت مین کامیاب ہونگے اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانون کو بہی اس پاک گروہ مین شامل فرماوے آمین

کرم داد احمدی دوالمیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیون نازل ہونگے

پہلے تو ہمنے یہ سنا ہوا تہا۔ کہ حضرت عیسے محض دجال کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہون گے اور میرا خیال تہا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک ان کے اترنے مین سواے اسکے اور کوئی حکمت نہین لیکن آج فتح الاسلام شرح بخاری مین حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹہیک نہین کیونکہ شرح حدیث مین لکہا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر وے از انبیاء رد بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند و بردار کشیدہ اند اورا یا برائے نزدیک بودن اجل او تا دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ نمے سزد مرہیچ آفریدہ خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہوگیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانون کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تہا کہ ہماری تمام کتابون مین بالاتفاق یہی لکہا ہے۔ کہ اُمت محمدیہ مین نہ کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کرسکے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فی الحال آسمان پر بیٹہا ہے سو ان بچارون کو یہ خوشی بہی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول نے (جو انکی معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کر دیا کہ حضرت عیسے کو جنگ دجال سے کیا واسطہ اور تعلق۔ وہ تو یہودیون کو شرمندہ کرنے کے لئے کہ دیکہو مین زندہ تہا اترین گے اگرچہ عیسائیون کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور زندہ ہی اترا۔ اس لئے وہ خدا ہے اور یا زمین مین دفن کرنے کے لئے اتارے جاوین گے احمدیون کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان مین نہین رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ پس بموجب اس قول کے حضرت عیسی کے رفع جسم سے یہی فائدہ ہوا کہ ناحق فرشتون کو ایک لاش کے اٹہانے اور اتارنے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ جہان آسمان مین اتنی مدت تک کہانے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہوتا رہا وہان وہا تو قبر کے واسطے جگہ نہ تہی کوئی عیسیٰ پرست ہمین سوچکر بتا دے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو غیر خاک مین مرنا لائق نہین تو غیر خاک مین زندہ رہنا کب مناسب ہے فتدبروا اقرء۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔

کرم داد از دوالمیال

ایڈیٹوریل

سلطنت اور مذہب

جب کہ ہم تاریخ دنیا مین بہت دور سے چلے جاتے ہین تو تمدن کا ابتدا اس طرح سے نظر آتا ہے۔ کہ ایک خاندان کے درمیان جو سب سے بڑا بوڑھا بزرگ ہوتا تہا وہی اوس خاندان کا دنیوی حکمران اور وہی اون کا مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ یہ ایسے زمانہ کی بات ہے جبکہ ایک خاندان دوسرے خاندان سے جدا اور ہرایک قبیلہ کی الگ حکومت ہوتی تہی۔ ایسے وقت آپسمین لڑائیون جہگڑون اور ہنگاموں کی کثرت ہوا کرتی تہی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ طرز حکومت کا یہ ہوا کہ اون حاکمون مین سے کوئی ایسا زبردست نکلا۔ کہ اوس نے دوسرے طوائف اور قبائل کے احکام کو بزور شمشیر اپنے قابو مین کیا اور خود سب پر حاکم بن گیا اور باقی سب خواہ وہ اوس کے خاندان اور قبیلہ کے تہے خواہ الگ الگ تہے اوس کے ماتحت ہوئے اور ایک سلطنت قائم ہوئی جس کا وہ ایک زبردست شخص امیر یا شاہ یا سلطان یا کنگ یا ایمپرر کہلایا۔ اور اس طرح شاہی حکومت کی ایک بنیاد پڑی۔ ابتدائی وقتون مین یہ بادشاہ نہ صرف ظاہری اور دنیوی حکومت کے بادشاہ اور امیر کہلائے بلکہ اون کی حکومت مذہب پر بہی ہوا کرتی تہی اور دینی طور پر بھی وہی سب سے بڑے مذہبی پیشوا کہلاتے تہے۔ چنانچہ اسی کے مطابق آج تک چینی بادشاہ ایسے ہی متبرک مانے جاتے ہین اور اس کے آثار یورپ کے بادشاہون مین بہی پائے جاتے ہین۔ جیسا کہ شاہ انگلستان چرچ آف انگلینڈ کے سب سے اعلے افسر اور حاکم مانے جاتے ہین۔ ایسے وقت مین ملک کا مذہب عموماً بادشاہ کا مذہب ہوا کرتا ہے۔ اور پہلے زمانون مین یہ بات ایسی ضروری تہی کہ ملک کی اصلاح کیواسطے جب کبہی خداتعالے نے کوئی نبی بھیجا تو حالت زمانہ کا تقاضا یہی ہوا کہ نبی وقت بہی اپنی ابتدائی یا انتہائی اصلاح کیوقت بالآخر بالکل ناممکن تہی کیونکہ ملک ہمیشہ شاہی مذہب کو اختیار کرتا تہا۔ اور شاہ وقت کا زور اور رعب اس قدر ہوتا تھا کہ اوس کے مذہب کو چہوڑنے مین بڑی ہلاکت کا مونہہ دیکہنا ہوتا۔ لہذا مصلحت الٰہی کا تقاضا یہی ہوتا رہا کہ نبی سلطان بہی ہو۔ جو لوگ بغیر اس کے سچے دین پر نہین آسکتے اون کیواسطے بہی ہدایت کے راہون پر آزادی سے قدم مارنے کے واسطے دروازے کہولے جاوین۔

لیکن رفتہ رفتہ جب زمانہ کی حالت مین تغیر آنا شروع ہوا تو مذہبی معاملات سلطنت سے جدا ہونے لگے سلطنت نے رعایا کے مذہبی امور مین مداخلت کرنا ناجائز سمجھا۔ ہندوستان جب ملکہ وکٹوریہ کے قبضہ مین آیا۔ تو اعلان شاہی مین اس امر کی وضاحت کیگئی۔ کہ کسی کے مذہب مین کوئی مداخلت نہ کیجائیگی ہندو سنکھ بجائین عیسائی گھنٹہ بجائین مسلمان کلمہ توحید کا نعرہ بلند کرین۔ کوئی کسی کی روکاوٹ نہ کرے گا۔ کوئی کسی کا مزاحم نہ ہوگا۔ فرانس اور یورپ کی بعض دیگر سلطنتون نے اس سے بڑھکر ایک قدم آگے رکہا کہ جب مذہب کو سلطنت کے ساتہہ کوئی تعلق نہین۔ تو گرجون اور پادریون کو جو امداد سرکار کی طرف سے ملتی ہے وہ سب ضبط کی جائے مذہب اگر اپنے پاؤن پر کھڑا ہوسکتا ہے تو ہو ورنہ سلطنت کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ اوسے سنبھالتی پھرے۔

پوپ اور اوس کے چیلے بہت چلائے چیخے حکومت فرانس پر کفر کے فتوے جڑے بہت کچھ ڈرایا دہمکایا مگر وہ زمانہ گیا جبکہ پوپ کی بات خدا کی بات مانی جاتی تہی اب تو پوپ کے خداوند یسوع کی اور خداوند کی ماں کو بھی بے نقط سنانے والے یورپ مین پیدا ہو سکے ہین جب خدا ہی کو منظور نہین کہ عیسائیت کا بت دنیا مین قائم رہے تو پھر پوپ کی کون سنتا ہے فرانس مین قانون پاس ہوگیا سرکاری اسباب کی میز کرسی تک جو کبھی دی گئی تہی گرجون سے واپس لے لی گئی۔ ابہی ہمارے حکام سلطنت انگلشیہ نے یہان تک ترقی نہین کی کہ سلطنت کو عیسویت سے بالکل جدا کرتے۔ گو ہند مین قریباً ایسا ہے۔ مگر انگلستان مین مذہب کو حکومت کی طرف سے بہت امداد ملتی لوگون کی ایک انجمن قائم ہوگئی ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ سلطنت کو مذہبی امور سے بالکل جدا کر دیا جائے حکومت وقت مذہب عیسوی کو اور اوس کے پادریوں کو کسی قسم کی کوئی امداد نہ کرے۔ اور جو کچھ اس وقت ملک کے لوگون کے خیالات مین اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجمن ضرور ایک دن کامیاب ہوکر رہیگی یہ سب کچھ تو اپنے وقت پر ہوگا۔ لیکن اس مین کچھ شک و شبہ نہین کہ اب منشائے ایزدی ہی اسی طرح سے ہے۔ کہ حکومت کو مذہب کے ساتہ کچھ سروکار نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ مین خداتعالے نے **جو نبی بھیجا ہے اوس کو یہی حکم ہوا ہے کہ براہین اور کرامات و معجزات کے ساتہ دنیا پر اسلام کو پھیلاوے اور سلطنت اور اس کی حکومت کے ساتہ کوئی سروکار نہ رکہے اوس کا ہتھیار اوس کی قبول ہونیوالی دعا۔ اوس کا پُر تاثیر کلام اور اُس کا پُرزور قلم ہے اور وہ تلوار کے ساتہ کچھ سروکار نہین رکہتا اوس کا ایک پیارا مُرید نہایت بے رحمی کے ساتہ افغانستان مین قتل کیا گیا مگر اوس نے اپنے مریدون کو جو اب تک افغانستان مین موجود ہین پھر بہی صبر کا حکم دیا اور کہا کہ مین مذہبی جنگون کو مٹانے کے واسطے آیا ہون نہ کہ اون کو اٹھانے کے واسطے۔ بلکہ اس سے** بہی بڑھ کر اوس نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر اس زمانہ مین کوئی شخص مذہبی جہاد کے واسطے تلوار اٹھائے تو وہ بجائے فتح کے شکست پائیگا۔ کیونکہ یہ امر منشائے ایزدی کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہین ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوٰے فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبیؐ کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفٰےؐ
عیسٰی مسیح جنگون کا کردیگا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگون کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اسلامیون کی حالت تو خود ہی کمزور ہے نہ دینی سپرٹ ہے اور نہ دنیا اون کو حاصل۔ عیسائی ممالک مین اگر مذہب کو حکومت سے جدا کر دیا گیا ہے تو یہ بھی اسلام ہی کے فائدہ کے لئے ہے کیونکہ ایسی کمزوری کی حالت مین خدا نے نہ چاہا کہ عیسائیون کے ظلم اور زبر سے اسلام ذلیل ہو۔ پس ان کے درمیان ایسی رائے قائم ہو گئی۔

غرض اس وقت تمام دنیا مین یہی میلان ہے کہ حکومت کو مذہب سے کوئی سروکار نہ ہو اور یہ اس پیشگوئی کیمطابق ہے جو پہلے سے کتب مقدسہ مین موجود تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ مین ایسا ہوگا کوئی ہے جو اسے سوچے اور اس سے فائدہ اٹھائے؟

بے حُبِّ اہلِ بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

شیعہ صاحبان! تو اس شعر کو جس موقعہ اور محل پر بولا کرتے ہین اوس کو تو مین آگے چل کر بیان کرونگا ہی۔ لیکن اس کے اصلی معنے جو خاکسار کی رائے ناقص مین آتے ہین بیان کرون۔ شاعر کی مراد اس سے ایسی ہی پائی جاتی ہے۔ جیسے فارسی کا بھی ایک شعر ہے

خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید۔ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اور کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ۔ اور کہ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ الخ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اِنّما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من اٰیٰت اللّٰہ والحکمۃ ان اللّٰہ کان لطیفاً خبیراً۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تمکو ایسا پاک صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور تمہارے گھرون مین جو خدا کی آیتین اور دانائی کی باتین پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہین۔ ان کو یاد رکھو۔ کیونکہ اللہ اللہ سب کا رازدان اور سب کے حال سے واقف ہے۔ اسمین بظاہر تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مخاطب ہین مگر ضمناً معناً تمام مومنین اور مسلمین بلکہ عام مخلوق الٰہی کو حکم ہو رہا ہے جیسے کمیٹیون اور انجمنون مین قیل وقال تو ارا کین اور حاضرین سے ہوتی ہے مگر دراصل تمام رعایا برایا کا نفع ونقصان مدنظر ہوا کرتا ہے بلکہ سب کمیٹیان اور انجمنین اسی مرض کی تو دوا ہین کہ تمام مخلوق الٰہی کا بھلا ہو۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سب کو فلاح اور کامیابی نصیب ہو۔ البتہ مقتدی ومقتدا یا تابع یا متبوع کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ایک تو امام اور پیشوا اور ہادی ہوتے ہین اور دوسرے اون کے پیرو اور تابع اور غلام ہوتے ہین ورنہ جانا سب کو ایک ہی طرف ہوتا ہے اور ایک ہی منزل کے راہی اور ایک ہی مکان کے عازم ہوتے ہین اللہ تعالےٰ چونکہ بےنمون بےچگون۔ لامکان۔ لیس کمثلہ شئی ہے اس لئے اوس کی شناخت اور پہچان اور فرمانبرداری محض اوس کے پیارے بندون ہی کی معرفت جنمین اس کے صفات منعکس ہون حاصل ہوسکتی ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سب رسول علیہم السلام اطیعون فرماتے رہے ہین۔ اسی کا نام سنت نبوی ہے۔ اسمین افراط یا تفریط یا کمی بیشی کرنے ہی کا نام بدعت ہے۔ جسپر مین پہلے مضمون مین مفصل بحث کر چکا ہون۔ اور اس آیت شریف کی عمومیت پر اگلی آیت بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنات۔ والقانتین والقانتٰت والصدقین والصدقات والصّٰبرین والصّٰبرات والخٰشعین والخٰشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصّائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللّٰہ کثیراً والذاکرات اعد اللّٰہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما۔ ترجمہ۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور راستگو مرد اور راستگو عورتین اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتین اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتین۔ اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتین۔ ان سب کے لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے کئے کا صلہ یعنے گناہون کی معافی تیار کر رکھی ہے اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر۔ اب اس سے تو صاف پایا جاتا ہے کہ مولاکریم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت کو مخاطب فرما کر تمام جہان کے لوگون کے واسطے عام طور پر فرماتا ہے کہ ہمارا ایسا ایسا ارادہ ہے کہ تم کو ایسا پاک وصاف اور ستھرا بنادین جیسا پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے تم لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور دانائی کی باتون کو اچھی طرح یاد کرو اور اون پر عمل کرو۔ اب شاعر کا یہ مطلب اور مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس گھر مین قرآن مجید نازل ہوا ہے جب تک اون سے محبت اونس اور پیار نہ ہو اور اون کے نمونہ اور اسوہ کے بموجب پوری پوری پیروی اور اتباع سے آیات اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھکر ان پر عملدرآمد نہ کیا جاوے کسی قسم کا زہد اور ریاضت بدعتی طور پر اللہ تعالےٰ کے ہان قابل پذیرائی نہین ہے۔ پوجاپاٹ ہو یا پُن دان۔ نذر ونیاز ہو یا صدقہ وخیرات۔ ورد وظیفہ ہو یا چلہ کشیان وغیرہ وغیرہ۔ جبتک وہ خالص للہ اور موافق سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت اور جانشینون اور تابعدارون کے نہ ہو ہرگز ہرگز منظور اور قبول نہ ہوگا پرنہ ہوگا۔ دوسرے لفظون مین خاتم النبین کی مہر کے بغیر اب کوئی سکہ چل ہی نہین سکتا۔ مگر شیعہ صاحبان صرف اپنے

ہوا اور رسالہ
ہر ایک
نفوت

تین محب اہل بیت اور مومن تصور فرما کر باقی سب لوگوں کو دشمن آل رسول اور منکر خیال کرتے ہین اور اکثر عام طور پر مجلسوں محفلوں مین رونے رلانے کے سوائے اسبات پر بہت ہی زور دیا جاتا ہے۔ کہ اہل بیت کی محبت اور مودت فرض و واجب ہے۔ جو شخص اس مودت اور محبت سے خالی ہے وہ نجات سے محروم رہے گا۔ اور محبت کا نشان اور تمغہ کیا خوبصورت مقرر کیا ہے۔ کہ دور سے تو چمک دمک کرتا نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جا کر غور سے دیکھین تو نرا ہی ملمع اور کھوٹا اصلیت اور کھرائی نام کو بھی تو نہین بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا غل غپاڑہ اور شور کہکا ر ابہت مگر روحانیت کا کہین نام و نشان بھی نہین۔ ہر سال محرم شریف کے پہلے عشرہ مین خصوصاً شہدائے کربلا کے حالات کچھ ایسے پیرائے اور لباس اور لہجے مین بیان کئے جاتے ہین کہ جنہین ان بزرگون اور مقدس لوگون کی نہایت ہی درجہ کی ذلت اور حقارت اور ناتوانی اور کمزوری بے کسی اور بے بسی ظاہر ہوتی ہے اور یزیدی لشکر کی تمکنت اور جلالت اور عظمت اور شان و شوکت پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔ ہم نے کبھی کوئی ایسا مرثیہ خوان یا کتاب خوان آجتک نہین دیکھا۔ جس نے جرنیلی قاعدے یعنے العاقبۃ للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ کے مطابق سر اجلاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے عقلی اور نقلی دلائل سے آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظفر و منصور اور غالب اور فتحمند ہونا بیان کیا ہو اور دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار۔ ناکام اور نامراد اور خراب و خستہ ہونا ظاہر کیا ہو بلکہ جس قدر زیادہ تنگی ترشی اور خراب خستہ حالی کا نقشہ کھینچکر اہل بیت رسول کی مجبوریان اور لاچاریان اور اون کے دشمنون کی زیادتیان اور زور آوریان بیان کی جاوین۔ اسی قدر پڑھنے والے کی عمدگی اور خوبی اور تعریف سمجھی جاتی ہے۔ اور جو شخص مجلس ماتم مین شامل نہ ہو سکے۔ خواہ وہ توحید۔ رسالت امامت۔ قیامت وغیرہ وغیرہ عقائد صحیحہ کا بخوبی قائل ہی نہ ہو بلکہ اس کے اعمال سے بھی نیکی اور صلاحیت ٹپک رہی ہو۔ قرآن خوان ہمہ وقت درود شریف پڑھنے والا صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ تہجد اور اشراق تک کو بھی قضا نہ ہونے دے۔ متقی۔ پرہیزگار۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا غرض ہمہ صفت موصوف ہو۔ جسپر مومن

مسلمان کا لفظ اچھی طرح صادق آسکے اور صرف چند در چند اشغال دینی کے باعث اور محض خدا کے خوف سے لغویات سے بچنے کے لئے ہی وہان حاضر ہونے سے معذور ہو تو فوراً اس کا نام خارجی لعنتی۔ دشمن اہل بیت بلکہ یزید و شمر تک کا لقب دیتے ہوئے بآواز بلند پڑھ دین گے۔

بے حُبِّ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیعہ صاحبان اول تو قرآن مجید کو پڑھتے ہی نہین صرف آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ آیت مودت وغیرہ وغیرہ جن مین بزعم خود وہ ایک طرح اپنے خیالات کی تائید پاتے ہین۔ وہ بھی محض لوگون کو قائل کرنے کے واسطے پڑھ لیا کرتے ہین۔ اور اگر سارا قرآن شریف پڑھنے کا اتفاق بھی ہو جائے۔ تو غور و فکر۔ خوض سے مطلق کام نہین رورنہ کم از کم حد سے بڑھی ہوئی بدعتون سے تو باز آجاتے۔ اب مین شیعہ صاحبان سے دو دو باتین کرکے چند روز کے لئے رخصت ہوتا ہون کہ محبت کا اصل مستحق تو اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور اگر بعض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اوس کی مرضی غیر مرضی دریافت کرنے کی خاطر اس کے پاک بندون سے بھی انس اور پیار بڑھا کر کونوا مع الصادقین پر عمل کیا جاوے تو باعث نجات اور موجب فلاح دارین ہے۔ مگر یہ بات صرف لفظ محبت کے زبان پر لانے سے ہی تو حاصل نہین ہو سکتی۔

ہیچ نامے بے حقیقت دیدہ
یا ز گاف و لاف گل۔ گلچیدہ

عملی حالت بغیر صرف لاف و گزاف سے کیا ہو سکتا ہے آپ کو ضرور قرآن مجید پڑھنا پڑیگا اور اوس پر عمل کرنا ہوگا۔ مگر اس کے سمجھنے کے واسطے متقی ہونا لازمی ہو اور لایمسہ الا المطہرون کی شرط ضروری رکھی گئی ہے جسکو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت مین حاضر ہوئے بغیر حاصل نہین کر سکتے۔ اور اگر باوجود اس قدر سمجھانے اور خیر خواہی کرنے کے بھی آپنے اپنی اصلاح نہ فرمائی اور صرف بے سر و پا اور بے سند بدعتون ہی کو رواج دیکر اس دین کو نقصان ہی پہنچایا

تو ہمکو بھی شعر مندرجہ عنوان کے جواب مین ایک شعر ہی پڑھ کر پیچھا چھڑانا پڑیگا۔ شعر

آل نبی کی جسمین حقارت تمام ہے
اے شیعہ ایسے پیار کو میرا اسلام ہے

خاکسار گلاب الدین احمدی رہتاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بدر ۶ تمبر ۱۹۰۸ء

منجملہ اون امتیازی نشانات کے جو اللہ تعالےٰ مامور من اللہ کو بخشتا ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ مامور من اللہ کی پیشگوئیان سب پوری ہوتی ہین کیونکہ جو امور واقع ہونیوالے ہوتے ہین وہ اون کا علم خدا تعالےٰ سے حاصل کرکے کہتا ہے اور اوس کی پیشگوئیون مین ایک شوکت اور عظمت ہوتی ہے۔ جو اون پیشگوئیون مین ہرگز نہین ہوتی جو بعض اشخاص اپنے علم کے رو سے یا بعض قرائن سے یا قدرتی اسباب یا علامات کو دیکھ کر اپنے تجربہ کی بنا پر کرتے ہین اور ان مین وہ تحدی اور زور نہین ہوتا جو مامور من اللہ کی پیشگوئیون مین ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے فلان امر کی خبر دی ہے۔ اور وہ ضرور ہی واقع ہوگا اور اوس کا یقین ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ باوجود ظاہری اسباب کے جو اوس پیشگوئی کے پورا ہونے مین عوام الناس کی نظر مین بعض اوقات ایک رکاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ وہ کبھی ایک ذرا سا وسوسہ بھی دل مین نہین لاتا اور بار بار دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ میرے رب کی باتین جو اوس نے مجھ پر ظاہر کین ضرور بالضرور پوری ہو کر رہینگی۔ گویا اون کا کسی آئندہ وقت پر پورا ہونا اوس کو نظر آرہا ہے اور وہ صفائی سے مشاہدہ کر رہا ہے جسکو دنیا نہین دیکھتی۔ برخلاف اس کے دوسرے لوگ جو اٹکل یا کسی حساب وغیرہ کے رو سے کوئی پیشگوئی کرتے ہین۔ اس مین ہرگز زور نہین ہوتا اور نہ وہ پر زور دعوے سے کہتے ہین۔ کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ وہ صرف اپنے قیاس یا کسی علم کے

لوگون کی پیشگوئیان صحیح معنون مین پیشگوئیان نہین ہین۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے جو انسانی علم اور طاقت سے بالاتر ہو۔ اور ایسی پیشگوئیان صرف وہی شخص کر سکتا ہے جسکو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف سے علم بخشے۔ مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی کی طرف خیال کرو۔ جو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کے وقوع سے بہت عرصہ پہلے کی تھی آپنے فرمایا کہ ایک ایسا زلزلہ آنیوالا ہے جس سے پہاڑ پھٹ جاوینگے مکانات کا نام ونشان نہ رہیگا اور وہ ایسا ہوگا کہ اوس کی نظیر پہلے زمانون مین بہت ہی کم ملیگی اور پھر اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔ کانگڑہ کا پہاڑ پھٹ گیا مکانات کا نام ونشان نہ رہا۔ ہزارون آدمی زندہ درگور ہوئے۔ اور ہزارہا بے خانمان ہوگئے اور یہ ایک ایسا زلزلہ تہا۔ کہ جسکی نظیر برٹش انڈیا کی تاریخ مین یا اس سے پہلے کسی زمانہ مین نہین ملتی۔ ہندؤن کا معبد یا بُت خانہ جو ہزارہا سال سے چلا آتا تہا تہ وبالا ہوکر ملیا میٹ ہوگیا۔ اب کیا کوئی شخص اپنی اٹکل یا علم کے رو سے ایسی تحدی کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ایسا واقعہ آنے والا ہے؟ ہرگز نہین۔ ایک مشہور جی آگوجسٹ (ماہر طبقات الارض) جاپان سے اس زلزلہ کی تباہی کو دیکھنے آیا اور اوس نے مقامات تباہ شدہ کا ملاحظہ کرکے اپنے علم کے رو سے پیشگوئی کی کہ اب یہان کے لوگون کو کوئی خطرہ نہین کیونکہ دو سو سال تک اب کوئی زلزلہ نہین آئیگا مگر کیا اوس کی پیشگوئی پوری ہوئی؟ ہرگز نہین۔ تہوڑے عرصہ کے بعد ہی ایک اور زلزلہ حضرت اقدس ؑ کی پیشگوئی کے مطابق آیا جس مین یہ بتایا گیا تہا کہ جو مکانات لوگ پہر بنائینگے اللہ تعالےٰ اون کو بھی منہدم کردیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنے لوگون کے نو تعمیر کردہ مکانات زلزلے سے گر گئے۔ اب ایک اور پیشگوئی کیطرف خیال کرو۔ حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق براہین احمدیہ مین لکھا کہ ایک ایسی بیماری آنیوالی ہے جو دنیا مین بہت تباہی کریگی اور وہ اس لئے آئیگی کہ لوگ میری تکذیب کرینگے دُکھ دینگے۔ گالیان دینگے۔ کافر الکفر دجال وغیرہ نامون سے پکارینگے۔ اور شوخی وشرارت سے باز نہین آوینگے اور

کرنے کے لئے ہوگی۔ چنانچہ وہ بیماری آئی اور اوس نے ایک خوفناک تباہی ملک مین کی مگر شریرون اور دل کے اندہون نے عبرت نہ پکڑی۔ پہر پنجاب مین طاعون آنے سے پہلے آنحضرت ؑ نے اپنا ایک رویا مشتہر کیا اور لوگون کو توبہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپنے فرمایا کہ طاعون پنجاب مین آنیوالی ہے۔ چنانچہ تہوڑا ہی عرصہ اس کے بعد طاعون بڑے زور وشور کے ساتھ ملک پنجاب مین پڑی اور لاکھون آدمی اوس کا شکار ہوئے۔ اب کوئی تبلائے کہ کیا انسان اپنے علم سے ایسی غیب کی باتین قبل از وقت کہہ سکتا ہے؟ مخالفین کو لازم ہے۔ کہ سوچین اور غور کرین۔ اب مین ایک اور پیشگوئی کیطرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکھرام کی استدعا پر اس کی نسبت اس کی موت سے کئی سال پہلے فرمایا کہ بسبب اون ہتک آمیز اور بے ادبانہ الفاظ کے جو وہ بزرگان دین اور خدا کے پاک انبیاء علیہم السلام خصوصاً ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کے حق مین استعمال کرتا ہے ایک خارق عادت عذاب کی موت کا مزہ چکہکر ہ اویہ مین چہ سال کے اندر گرایا جاویگا اور اوسی اشتہار مین یہ تحدیانہ الفاظ تہے کہ ضرور اوس پر عذاب آویگا اور اگر نہ آوے تو مین خدا تعالیٰ کیطرف سے نہین اور جو کچھ سزا مجھہ کو دی جائے مین بخوشی اوس کو قبول کرونگا اور اوس کے ساتھ بطور نوٹ یہ بھی لکھدیا کہ اب آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ سب ملکر اپنے پرمیشر سے دُعا کرین کہ یہ عذاب اون کے وکیل کے سر سے ٹل جائے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا تہا۔ کہ حضرت اقدس آنیوالے عذاب کو دیکھ رہے تہے اور یقین تام سے فرماتے تہے کہ وہ وارد ہوچکا اور ہرگز نہین ٹلیگا چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔ مگر افسوس مخالفون اور دل کے اعمیٰ لوگون نے اسے قبول نہ کیا۔ چاہیئے تو یہ تہا کہ اس سے اون کے دلون پر ایک سخت چوٹ لگتی اور وہ امام کے قدمون مین جا گرتے اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے۔ کہ اتنا بڑا نشان ظاہر ہوا اور اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر برعکس اس کے انہون نے کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور امام علیہ السلام کی مخالفت پر ویسے

اس مامور من اللہ نے کین جو اپنے اپنے وقتون پر پوری ہوئین۔ مگر مخالفون کے نزدیک گویا ایک بھی پوری نہین ہوئی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے پہلے نبیون کیوقت اور جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین منکرون کو نشان پر نشان دکہائے جاتے تہے۔ مگر وہ یہی کہتے تہے۔ کہ کوئی نشان نہین دکہایا جاتا۔ گویا وہ خدا کے نشانون کو نشان ہی نہین گردانتے تہے اور ایسا ہی حال اس زمانہ مین ہو رہا ہے۔ خود مسلمان بڑے بڑے عالم اور صوفی کہلانے والے سنت اللہ سے ناواقف ثابت ہوئے اور منکران پیشین ہی کے زمرہ مین داخل ہوئے۔ افسوس! خدا تعالیٰ مخلوقات پر رحم کرے اور اون کو راہ راست پر لاوے۔ آمین

اب رہی یہ بات کہ اگر مامور من اللہ کی سب پیشگوئیان صحیح ہوتی ہین۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ اون کے پورا ہونے کے قائل نہین ہوتے اور نہ اون پر ایمان لاتے ہین سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قدیم سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے اور خدا تعالیٰ کو یونہی منظور ہے کہ اس علم مین جو وہ اپنے مامور کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خفا کا بھی ہوتا کہ اہل بصیرت اور نظر تعمق اور غور سے دیکھنے والون کو اور وہ سرون مین ایک کھلا امتیاز ہو چنانچہ اہل بصیرت اون پر ایمان لاکر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہین اور جو لوگ غور نہین کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہین وہ اپنی کجی اور بے بصیرتی کی وجہ سے خفا کے پہلو کو نہ سمجھکر اس سے ٹہوکر کہاتے ہین اور بدظنی مین پڑکر انکار جیسی بلا مین گرفتار ہو جاتے ہین اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین مومنون کی ایک یہ صفت بھی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب پر ایمان لانے والے ہوتے ہین جیسے فرمایا ”یومنون بالغیب“ سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر حکمت باتون پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان مشابہ بالکفار ہوگئے جو یہ چاہتے ہین۔ کہ کسی امر کو ایمان بالغیب کے رنگ مین نہ مانین یعنے صرف اس صورت مین مانین کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہو جائے جیسے کہ سورج یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر اون کو یہ معلوم نہین کہ جو بات عیان اور آشکار ہو جاویگی اس کے ماننے مین کوئی ثواب حاصل نہین ہوسکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنے مین کافر مومن اور مشرک سب برابر ہونگے۔ اللہ تعالےٰ کی اسمین کہ غیب

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میری بات ٹال کر نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آسمانون پر ہی گئے ہین۔ اچھا گئے سہی مگر دو تین گھنٹہ مین ہی واپس آ گئے وہان حضرت عیسے کیطرح تو کوئی جائے سکونت نہ اختیار کر لی اور نہ ہی خداوند کریم نے ایک دو دن ٹھیرا رکھا بلکہ چند گھنٹون کے بعد واپس زمین پر بھیج دیا۔ مگر حضرت عیسے علیہ السلام کے ساتھ خداوند تعالے کو نہایت درجہ کی اُلفت ہے جن کو استے سو برس سے زندہ اپنے پاس اس واسطے بٹھا رکھا ہے کہ وہ آخری زمانہ مین میرے محبوب کی امت سے جو خیر امت کا خطاب چھین لین اور اپنی پیغمبری سے معزول ہون واہ صاحب کیسے عقل کی بات ہے۔ (بیوی صاحب خاموش حیران) مین نے کہا کہ دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما جعلناہم جسداً لا یاکلون الطعام مین نے کوئی ایسا جسم نہین بنایا۔ جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ جب تک زندہ تھے کھانا کھایا کرتے تھے۔ سو اب اگر آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکونت اختیار کی ہے۔ تو ان کے کھانے کا کیا بندوبست ہے کوئی باورچی بہشتی وغیرہ بھی ساتھ ضرور ہی ہوگا۔ جو کہ ان کی زندگی کے لوازمات پورے کرتا ہو۔

(جواب) وہ کھانے پینے کے محتاج نہین ان کا جسم ایسا ہی ہے جیسا کہ فرشتون کا۔

(جواب الجواب) مین نے کہا بالکل ٹھیک یہ تو مین پہلے ہی مان چکی ہون کہ نیک لوگون کو بعد از موت لطیف جسم ملتا ہے۔ جو کہ فرشتون کے جسم کی طرح ہوتا ہے اور وہی جسم جنت مین جاتا ہے۔

(سوال) مین نے کہا بالفرض عیسیٰ علیہ السلام فرشتون کے جسم مین اترین تو آپ انہین کیسے دیکھین گے کیونکہ فرشتے سوائے پیغمبرون کے دکھائی نہین دیتے۔

(جواب) وہ دنیا مین اگر انسان بن جاوین گے اور ان کے ساتھ غیب سے یہ ندا آوے گی کہ یہ مسیح ہے۔ قبول کرلو ورنہ پچھتاؤ گے۔

(سوال) کاش کہ یہ سناو فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیا جاتا تو وہ صلیب سے بچ رہتے ان کی قوم ان کی قدر عزت کرتی بعد ازان اگر حضرت عیسیٰ السلام نے فرشتہ بن کر آنا ہے تو یہ سمجھو کہ آ گیا اور انسانی جامہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لے لیا۔

(جواب) چلا انہی کہ وہ مہدویت کا بھی دعوے کرتے ہین۔ مہدی کی مان کا نام آمنہ باپ کا نام عبد اللہ تو مسیح عیسیٰ کی مان کا نام مریم ہونا یہ کیسے جننے لگے۔ مینے کہا کہ جب تم ایک سیڑھی وفات مسیح والی چڑھ جاؤ گی تو پھر تمہین ان کے دعاوی بتلاؤن گی۔ ابھی کچھ مختصر سا سمجھا دیتی ہون۔ اول یہ حدیث ہے۔ کہ لا مہدی الا عیسے۔ اور پھر دوسری اماماکم منکم یہ صاف ظاہر کر رہی ہین کہ وہ ایک ہی شخص ہے اور ہوگا بھی تم ہی مین سے۔ سو جو آنیوالا شخص تھا وہ تو آ گیا مگر آپ لوگون کی آنکھون پر پردے پڑے ہوئے ہین اگرچہ خداوند جل شانہ کسی کو گمراہ نہین کرتا۔ مگر جب انسان ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مقابل ایک خدا کا فعل ہو جاتا ہے۔ جب مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاوین تو خداوند کریم اپنی سورج کی روشنی کو اندر نہین آنے دیتے جو شخص کچھ مدت اپنے ہاتھ کو بیکار رکھ ڈارے وہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا ہی آپ لوگون کا حال ہو گیا ہے آپ نہین سمجھتے کہ ان باتون مین استعارے ہوتے ہین۔ اگر کسی کو کہا جاوے کہ وہ بشر ہے تو کیا اس کے پنجے منہ وغیرہ سب بشر کی مانند ہی ہو جائیگا نہین بلکہ اس مین ایک بہادری کی صفت پائی جاتی ہے۔ جس کیواسطے بشر کہا گیا اگر کسی پہلوان کو رستم کہا جاوے تو کیا وہ سچ مچ ہی رستم آ گیا۔ جسکو سینکڑے برس مرے ہوئے گذر گئے بلکہ اس مین صرف ایک جوانمردی رستم والی پائی جاتی تھی۔ ایسا ہی ہمارے حضرت اقدس مین عیسے علیہ السلام والی صفتین پائی جاتی ہین۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام یہودیون کو راہ راست دکھانے آئے تھے ویسا ہی یہ مسیح موعود یہودی صفت مولویون کو راہ راست پر لانے آئے مین نہ ہی یہودی اصلی یہودی ہین پس یہ مسیح بھی مثیل مسیح ہین اس واسطے ان نامون کو حقیقت پر محمول کرنا سراسر جہل اور نادانی ہے۔ جیسا کہ مسیح کا کام قتل الخنزیر اور کسر الصلیب لکھا گیا ہے سو اگر ظاہری معنے لئے جاؤ تو بتلاؤ کہ اگر حضرت مسیح نے دیوانہ وار پانچ دس صلیبین توڑ دین تو کیا فائدہ ہوا۔ پادری لوگ اور بنا لین گے اور اگر نازل ہوتے ہی سؤر مارنے شروع کر دئے تو انگریزون نے کھلے رہ بھی ان کو ہی نفع پہنچ گیا یا چوہڑے چمار خوش ہوئے جنکو عیسے علیہ السلام نے آ کر شکار مار دیا۔ ہمین ان کے آنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا (بیوی لاجواب) مینے کہا کہ میری بات کانون کی کھڑکیان کھول کر سُن کہ کسر الصلیب سے مراد عیسائی دین کا توڑنا تھا۔ جو کہ مسیح کیوقت زور دن پر ہوگا۔ اور قتل خنزیر سے بد آدمیون کو بذر قسلم مارنا ہے۔ سنتے ہی بیوی کے اوسان خطا ہو گئے۔ مجنونانہ سوال کیا۔ مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہین۔

(جواب) مین نے کہا افسوس تم عقل سے کوسون دور ہو اگر کچھ بھی خداداد لیاقت ہوتی تو ایسا سوال نہ کرتی مین تو پہلے تمہین کہہ چکی ہون کہ جب تم مسیح ناصری کو قبر مین سُلا لو گی تو پھر سب یہ باتین سمجھاؤن گی۔ مگر لو خاتم النبیین کی حقیقت بھی سمجھائے دیتی ہون۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہین کہ کوئی نبی یا مرسل ان کی مہر تصدیق یا کامل اتباع کے بغیر مبعوث نہین ہو سکتا اور یہ بھی خوب واضح رہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہین آ سکتا۔ جیسا کہ گذشتہ زمانون مین پے در پے پیغمبر آتے رہے اور اگلے رسولون کی شریعتین تخفیف ترمیم ہوتی رہین۔ ہمارے سرور کائنات فخر موجودات گویا کہ رحمت اور انوار الٰہیہ اور برکات یزدانیہ کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہین جن کا منبع خود خداوند عالم ہے۔ اس سمندر سے وقتاً فوقتاً جب ظلمت تاریکی اور روحانی خشک سالی کا دور آتا ہے تو حسب مقتضائے وقت دنسلات ندی اور نالے نکلتے رہے جو کہ باغ احمد کو سرسبز و شاداب کرتے رہے اب اس وقت چونکہ ظلمت و بربریت جہالت و جاہلیت ضلالت کا عالمگیر شور اور شر اور فتنہ برپا ہو گیا تھا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اخبارات کی رائے اور انپر ریویو

نور افشان گورنمنٹ پر معترض ہے

عیسائیوں کا اخبار نور افشان ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچے میں رقمطراز ہے جاپانیوں کی ترقی کا ایک سبب یہ ہے۔ کہ اس نے یوروپ اور امریکہ کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر اپنے لوگوں کی ضرورت کے پورا کرنے کا ہی خاطر خواہ انتظام کر دیا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم دونوں ملکوں کی تعلیمی حالت کا مقابلہ کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ کی ہے۔ جاپان کا رقبہ صوبہ مدراس کے برابر اور آبادی اضلاع متوسط کے لگ بھگ ہے۔ لیکن برٹش انڈیا کی آبادی ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے۔ جاپان اپنے لوگوں کی تعلیم کے لئے پبلک فنڈ میں سے پچاس لاکھ پونڈ سے کچھ اوپر خرچ کرتا ہے مگر برٹش انڈیا میں ۲۵ لاکھ پونڈ سے کچھ کم خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ رقم جو ہماری گورنمنٹ تعلیم کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جاپانیوں کے برابر کی جاوے تو گورنمنٹ کو موجودہ رقم سے اٹھارہ گنا یعنے دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہماری گورنمنٹ کا موجودہ تعلیمی خرچ جاپان کے اس خرچ سے بھی کم ہے جو جاپان میں تعلیم کے علاوہ محض عمارتوں میں ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ جاپان میں فی کس تعلیم پر [illegible] برٹش انڈیا میں [illegible] خرچ کئے جاتے ہیں۔ بڑودہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ مگر اس میں فی کس [illegible] سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ جرمنی [illegible]۔ فرانس میں [illegible] انگلستان [illegible] سپین [illegible]۔ اٹلی [illegible] فی کس تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ جاپان گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے وسیلے کامل۔ مضبوط اور آزاد طبیعت انسان پیدا کرے مگر ہماری سرکار کی غرض یہ ہے کہ اس کو ایسے شخص مل سکیں جن سے گورنمنٹ اس ملک کے انتظام میں مدد لے سکے۔

بدر۔ اگرچہ اپنی اس رائے کے اخیر میں نور افشان نے یہی لکھا ہے کہ ہمیں صبر سے انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ اب اس پر لگ گئی ہے اور وہ ہماری تعلیمی حالت کو سدھارنے اور اس کو جاپان وغیرہ دیگر ممالک کے پیمانے پر لانے کی کوشش میں مشغول ہے۔ تاہم جس پیرایہ میں غیر ممالک کے اخراجات تعلیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ پادری صاحبان کو اس لحاظ سے مفید پڑے کہ معترضانہ خیالات کے آریہ ہندو یہ سمجھ لیں کہ عیسائی ہمارے ہم خیال ہیں لیکن ایسی غلط فہمیوں سے مناسب نہیں کہ پادری صاحبان عیسائیت کی تائید خاش کریں اور جس گورنمنٹ کا نمک کھا رہے ہیں اسی کی مخالفت میں نادان لوگوں کو جوش میں آنے کا موقع دیں۔

کیا میونسپل اکونٹ کوڈ میں اصلاح کی ضرورت ہے

اخبار میونسپل گزٹ صدا لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۰۸ء لکھتا ہے کہ میونسپل کوڈ میں بہت سی باتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے اور ان دقتوں کی رفع داد کیلئے ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جس میں ہر میونسپل کمیٹی کی طرف سے وائس پریزیڈنٹ سکرٹری اور سپرنٹنڈنٹ چنگی کو شامل کر کے رائے لی جائے بلکہ اصل نقائص تو اس طریق پر معلوم ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص تعداد ممبروں کی بھی بلائی جائے۔ جس سے اصل دقتیں دریافت کر کر ان پر غور کیا جائے۔ صرف یہی طریق ایسا ہے"۔

بدر۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک قانون تجربہ کے بعد کچھ نہ کچھ اصلاح کا محتاج نظر آیا ہے۔ لیکن اس کے واسطے گورنمنٹ ہمیشہ خود اصلاحی پرچیاں کتابوں کے اندر لگاتی رہتی ہے۔ میونسپل اکونٹ کوڈ کو بنے ہوئے بمشکل تین سال گذرے ہوں گے اور اسے بہت غور و خوض کے بعد منظور کیا گیا تھا۔ اب اتنی جلدی اس کے بدلنے کی تجویز کرنا مناسب نہ ہوگا۔ البتہ نئے ایڈیشن کے وقت کارکنان کمیٹہائے وتجار کی رائے لینا بہتر ہوگا اور امید ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا ہی کریگی۔

حکومت انگریزی کی ضرورت

اخبار وکیل ہندؤں اور آریوں کے اس ظالمانہ سلوک کی طرف اشارہ کر کے جو وہ مسلمانوں پر دفاتر سرکاری اور اخبارات کے آرٹیکلوں میں کر رہے ہے۔ لکھتا ہے ہمارے بلند پایہ ہمسایوں کا یہی طرز عمل ہے جسے دیکھتے ہوئے نہایت زور سے اس امر کی تائید کرنی پڑتی ہے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت نہ صرف انگریزوں کے لئے مفید ہے بلکہ خود ہندوستان جیسے ملک میں اس بات کی سخت ضرورت اور از بس احتیاج ہے کہ انگریزوں جیسی نصفت شعار۔ روشن ضمیر اور اعلےٰ تعلیمیافتہ قوم یہاں کے ایوان حکومت پر قابض رہے۔

بدر۔ بہت درست رائے ہے۔

ذخیرہ معلومات

۱۔ اگر کوئی شخص بدون آرام لئے رات دن برابر چلتا رہے تو اس کو تمام دنیا کے گرد گھوم آنے کے لئے ۴۲۵ دن لگیں گے
۲۔ زمین سے سات میل کی بلندی پر انسان کو تنفس لینا سخت دشوار ہے۔
۳۔ گلاب کا درخت سب سے پہلے سنہ ۱۳۰۶ء میں انگلستان میں لایا گیا۔ پہلے دمشق دار الملک شام سے کروسیڈس فرنگستان لے گیا۔
۴۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تمام دن کی جسمانی محنت اور تین گھنٹہ کی تعلیمی محنت سے جسم انسان کو بہت ضرر پہونچتا ہے۔
۵۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ پاگلوں میں فی تین ہزار سولہ نفر عشق و محبت کی وجہ سے دیوانے ہوتے ہیں۔
۶۔ انگلینڈ میں فی ہفتہ تخمیناً بیس ہزار سے زائد مریض ہسپتالوں سے دوائی لیتے ہیں۔
۷۔ شتر مرغ کے ایک انڈے کا وزن تخمیناً چار پونڈ ہوتا ہے۔
۸۔ ریل بجلی فی گھنٹہ ۱۰۰ سے ۱۲۰ میل جاتی ہے۔
۹۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ڈاکخانہ میں داخل ہوئی چٹھیات سے فی دس لاکھ صرف بیس چٹھیاں (ان ڈلیورڈ) یعنی بدون تقسیم کئے رہ جاتی ہیں۔
۱۰۔ تمام دنیا میں صرف تین جگہ پر سبز برف دستیاب ہوتا ہے جزیرہ آئسلینڈ میں ماؤنٹ ہیکلا پر۔ دریائے اوبی کے منبع کے مقام پر اور امریکہ شمالی میں ایک جگہ ہے۔

ذہانت کا بدا استعمال

ایک انگریزی مُصنف کا قول ہے کہ" جرائم پیشہ بالطبع ذہین ہوتے ہیں۔ ہرچند وہ اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کرتے ہیں" ذہانت کا بدترین یا بہترین استعمال ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کسی صورت میں اس (دانائی) کی موجودگی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ہلا سٹر ہیرم میکسم نے اپنی ذہانت کا بہترین استعمال کیا ہے؟ گویہ دوسری بات ہے۔ کہ ہم اپنی (زعم کی) ڈکشنری میں جس کام کو چاہیں۔ اچھا قرار دیں۔ جسے چاہیں بُرا۔ مگر نگاہ تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو میکسم گن موجد کا کام بھی قابل نفریں ہے۔ خیر! یہ جملہ معترضہ تھا۔ تو جرائم پیشہ کی تاریخ بھی اصحاب فطرت کے لئے ایک عجیب تاریخ کا منصب رکھتی ہے۔ اس تاریخ کا مطالعہ عقل بڑھاتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشرف المخلوقات انسان کی جنس میں۔ کوئی ممبر سوسائٹی کے فوائد کے لئے ریل یا تار ایجاد کرتا ہے۔ تو اوس کے مقابلہ میں خود غرض انسان ذاتی فوائد کے خیال سے جرائم کی نوعیت میں ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ حیرت خیز ایجادیں کرتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں سے ہم اپنے اس مضمون کی تصدیق واضح طور پر کرینگے۔ بعض مکار اپنی توجہ کا جولان گاہ ریل کے سفر کو مقرر کرتے ہیں (جیسے حال ہی میں روسی چور) کچھ مدت گذری۔ ایک ٹرین جب برڈ سٹریٹ سے چاک فارم کو جارہی تھی۔ ایک شخص شریفانہ لباس پہنے ہوئے (جو آکی علم [illegible] ہو گئی ہے) تیسرے درجے کے ایک کمرے میں (جس میں شہر کے کاروباری آدمی سوار تھے) داخل ہوا۔ ٹھیک جس وقت ٹرین شارڈ برج سے روانہ ہوئی۔ تو وہ نیچے کو جھک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے فرش کے تختے سے کوئی چیز اُٹھائی ہے۔ ایسی چیزیں قسمت ہی سے ملتی ہیں۔ اوس نے اپنے ہاتھ میں ایک پونڈ (سکہ) دکھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ایک ہی لمحہ میں تمام مسافروں کے ہاتھ اپنی جیبوں میں تھے۔ کہ کہیں ہمارا پونڈ تو نہیں گر گیا۔ دو آدمیوں نے کہا کہ ہمارے پونڈ گم ہوئے ہیں۔ مگر ایک بوڑھے آدمی نے تو قسم ہی کھالی کہ ٹھیک میرا پونڈ اس وقت گرا ہے جبکہ یہ آدمی گاڑی میں داخل ہوا تھا اوس بوڑھے نے اُٹھانیوالے سے مطالبہ کیا۔ آخر طول طویل بحث کے بعد مسافروں کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ اس پونڈ کو نصفا نصف بوڑھا اور شریف آدمی تقسیم کر لیں۔ اگر تم مجھے دس شلنگ دیدو تو میں پونڈ تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔ جنٹلمین نے کہا۔

بیچارے بوڑھے کے پاس دس شلنگ تو موجود نہیں تھے۔ صرف دو شلنگ ۱/۲ ۶ پنس (قریباً پونے دو روپے) اس کے پاس تھے۔ لیکن جنٹلمین نے ہنسی کے طور پر وہی نقدی لے کر پونڈ اوس کے حوالے کر دیا وہ جنٹلمین تو خدا معلوم کہاں اُترا مگر ٹرین کے ڈلسٹن پہونچنے پر بوڑھے آدمی سودا کرنے والے نے یہ پونڈ خوشی خوشی ایک صراف کو دیا۔ کہ اس کی ریزگاریاں دیدو لیکن صراف نے پونڈ کو ہاتھ میں لیتے ہی یہ کہہ کر پھینکدیا کہ اوہو یہ تو جعلی ہے۔ تم یہ خراب سکہ کہاں سے لائے اس طرح وہ عیار پونے دو روپے مفت اُڑا لے گیا لیکن بڈھا واقعی اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ کوئی پونڈ اوس کا ریل میں نہیں گرا تھا اور یا اوس نے لالچ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جعلی پونڈ کا مالک ظاہر کیا تھا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ بلکہ ابھی خیر گذری۔ کہ آپ کو عدالتوں میں گھسیٹنا نہ پڑا۔

پندرہ سال کا عرصہ ہُوا کہ بلفاسٹ (آئرلینڈ) میں ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ اور اثنائے تفتیش میں معلوم ہوا۔ کہ متوفی اپنی بیوی سے ناراض رہتا تھا۔ اس سے شبہ پیدا ہوا کہ اس کی بیوی نے اسے زہر دیکر مار ڈالا ہے۔ لاش امتحان کے لئے ڈاکٹروں کے سامنے لائی گئی جنہوں نے بڑے بحث مباحثہ کے بعد قرار دیا۔ کہ متوفی کا زہر سے مرنا غلب ہے لیکن یقینی امر نہیں اور نہ تحقیق ہو سکتا ہے کہ وہ کون سے زہر سے ہلاک ہُوا۔ معاملہ چونکہ مشکوک تھا اسلئے ملزمہ کو شک کا فائدہ دیکر بری کیا گیا مگر اس کے فیصلہ کے دو دن بعد ہی ملزمہ غائب ہو گئی۔ ایک ماہ بعد وہ مکان ایک وکیل نے کرایہ پر لیا۔ نئے کرایہ دار کو یہاں پندرہ دن ہوئے تھے۔ کہ ایک دن اس کا کتا اسی کمرے میں مُردہ پایا گیا۔ اب شبہ پیدا ہُوا کہ ضرور کتا بھی متوفی شخص کی طرح مسموم ہے۔ تحقیقات شروع ہوئی اور بڑی کوشش سے آخرکار یہ راز کھلا کہ اس مکان کے متصل ایک اور مکان میں چونہ کی بھٹی ہے۔ جہاں سے زہریلے بخارات ایک سوراخ کی راہ سے اس کمرے میں آتے ہیں۔ یہ بخارات اس وقت میں زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ جب کمرے کا دروازہ ایک دو دن بند رکھا جاوے۔ آخرکار شہادتوں اور واقعات سے فیصلہ ہو گیا۔ کہ متوفی آدمی کی بیوی اس راز سے واقف تھی اور اس نے دیدہ دانستہ اپنے شوہر کو اس کمرے میں سُلایا تھا جہاں وہ صبح کو مردہ پا گیا۔

قتل کے عجیب و غریب واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جو کہ چند سال ہوئے آسٹریا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ ایک دکاندار رات کے وقت اپنی دوکان میں سوتے ہوئے کسی سبب سے جاگ پڑا کیا دیکھتا ہے کہ دوکان میں رات کے وقت ایک سوراخ ہو رہا ہے اور ایک چور اوس کی راہ سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔ کہ دکاندار نے جھٹ کر کے اس کے دونوں پیر مضبوط تھام لئے چور کے ہمراہی بھی باہر نقب کے پاس ہی کھڑے تھے۔ جانبین میں جد و جہد شروع ہوئی۔ چور کے ساتھی چاہتے تھے۔ کہ اُسے کھینچکر باہر نکال لیں اور دکاندار اسپر تلا ہوا تھا۔ کہ اسے سوراخ سے باہر نکلنے نہ دے اور ساتھ ہی چور چور کے آوازے اڑا رہا تھا۔ چوروں نے اب وہاں زیادہ ٹھیرنا مناسب نہ سمجھا بھاگ گئے اور دوکاندار نے بڑی آسانی سے چور کو اندر کھینچ لیا مگر اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ تھی۔ جب دوکاندار نے دیکھا کہ چور کے ہمراہی بڑی بیدردی سے اپنے ساتھی کا سر کاٹ کر لے گئے تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس خاندان یا معرکے کا چور ہے اور دوکاندار صاحب مدتوں تک عدالت میں مارے مارے پھرا کئے اور اپنی بریت ثابت کرتے رہتے۔

بالکل ایسا ہی ایک سرد مہری و سفاکی کا ایک واقعہ فرجاڈ نامی ایک شخص کی نسبت سنا گیا ہے کسی بات پر وہ اپنی بہنوئی (حقیقی) سے ناراض ہو گیا اور دل میں انتقام کی ٹھیرائی۔ اس غرض سے اس نے دو بلڈاگ (کتے) پالنے شروع کئے اور انہیں ایسا سدھایا کہ جب فرجاڈ ان کے سامنے سیٹی بجاتا تو وہ جھٹ اس شخص پر جو پاس کھڑا ہوتا حملہ کر دیتے ایک دفعہ ظالم نے انہیں تین دن تک کمرہ میں بھوکا بند رکھا اور رات کو ایسے وقت نکالا جب اس کا بہنوئی سامنے گلی میں آرہا تھا اندھیرے میں فرجاڈ نے کتوں کو گلی میں چھوڑ کر سیٹی بجائی اور انہوں نے بیچارے راہرو کو چار منٹ میں چیر پھاڑ کر ہڈیاں پرے رکھدیں قابل اطمینان بات یہ ہے کہ سنگدل مجرم گرفتار ہو کر کیفرکردا[illegible]

عزیز

اسلامی دنیا

معاملات مقدونیہ اور جرمنی

وزیر اعظم جرمنی نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مقدونیہ کی بابت بیان کیا کہ جرمنی کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ انتظام حکومت بحال رہے اور طاقتوں کا اتفاق قائم رہے لیکن ناقابل عملدر آمد اور خطرناک تجاویز پر عمل کرنا محال ہے ایسی نادر تجویزیں ہیں جن سے سلطان کی حکومت مختل ہو جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ترکی کو اشتعال اور ناراضی پیدا ہوگی اور مسلمان آبادی مخالفت پر آمادہ ہو جائے گی۔ یہ اشارہ غالباً انگلستان کی مجوزہ سکیم کی طرف ہے۔

مسجد کا افتتاح

اخبار سول ملٹری گزٹ کے مطبع کے احاطے میں ایک دلچسپ رسم ادا ہوئی یعنے اس اخبار کے پروپرائیٹروں نے مطبع مذکور کے مسلمان ملازموں کے نماز پڑھنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی ہے اس میں پہلی مرتبہ نماز ہوئی۔ ایڈیٹر و مینیجر کے اہل عملہ اور مطبع کے بہت سے نوکر موجود تھے۔ شیخ حکیم علی قریشی نے مسلمان عملہ کے لوگوں کی طرف سے تقریر کی اور مسٹر ای ڈبلیو میٹ مینیجر پریس کو اور سر جیمس ایل اوا کرسی۔ آئی۔ ای کی خدمت میں ایک ایک ایڈریس پیش کیا۔

ان دونوں جنٹلمینوں نے ایڈریسوں کا مختصر طور سے جواب دیا۔ اور سر جیمس وا کرنے دروازہ مسجد کا پردہ اٹھا کر کہا کہ یہ مسجد افتتاح ہوئی اس وقت تعریف کے نعرے بلند کئے گئے۔ مسٹر ناصر علی نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں یورپین مہمان رخصت ہوئے

شور و شر

آیس۔ ابن علی مالک و ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد کو ایک مقدمہ ازالۂ حیثیت عرفی میں ۳ ماہ قید و جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل میں عدالت سشن نے صرف ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کافی سمجھا امید ہے۔ کہ ہائیکورٹ سے شاید یہ بھی معاف ہو جائے۔

تناولی میں تمام لائیسنسداروں کے ہتھیار واپس لے لئے گئے ہیں۔ اس اندیشہ سے کہ کہیں شورش انگیز لوگ چرا کر نہ لے جاویں۔ اور بلوہ میں استعمال نہ کریں۔

زار کی حالت

روس میں شاہی خاندان کے تباہ کرنے کی کوشش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے مگر تقدیر سے بچ جاتے ہیں۔ گذشتہ فروری میں ایک بڑی تدبیر زار اور زارینہ اور ولی عہد کی ہلاکت کی گئی تھی۔ جس وقت شہنشاہ بیگم اپنے بچے کو کمرے میں لیکر آئیں۔ بستر پر ایک کاغذ پایا جس میں جلی حرفوں کی یہ عبارت پڑھی گئی۔

آج سے کل تک زار اور ولی عہد ہلاک کر دئے جاویں گے۔ زارینہ بچے کو لیکر دو میل تک بھاگی چلی گئیں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایوان شاہی کے ارد گرد سرنگ لگا کر بارود بچھا دی گئی۔ اور بجلی کا تار بھی لگا دیا گیا ہے۔ صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر ہے ایک منٹ میں محل اڑ جاتا۔

چین میں ناراضی

چینیوں نے جو ایک جاپانی جہاز جس پر آلات حرب لدے ہوئے تھے گرفتار کر لیا تھا اس پر جاپان نے بڑا زور شور دکھایا اور جنگ کی دھمکی دے کر تاوان وصول کیا اور معافی منگوائی۔ اس بات سے چین کی رعایا اپنے فارن آفس پر بہت ناراض ہوئی ہے۔

کانٹن میں چینیوں کے متعدد جلسے ہوئے ہیں ایک جلسہ میں ۵۰ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ بڑی پُر جوش تقریریں کیں۔ گورنر جنرل یوان شکیائی کو جس نے جاپانیوں کا مطالبہ منظور کیا۔ ملامت کئے جانے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

جاپانیوں کے خلاف اس قدر جوش جلسہ میں ظاہر کیا گیا۔ کہ ہر ایک جاپانی چیز کو بائیکاٹ کرنے کی قسم کھائی گئی اور جلسہ میں جس قدر آدمی جاپانی ساخت کے کپڑے۔ ٹوپیاں یا رومال رکھتے تھے۔ سب نے اتار پھینکے۔ اور ایک جگہ ڈھیر لگا کر جلا دئے۔ اگر چینیوں میں قومی عزت کا احساس اس درجہ ہے۔ تو بہت جلد وہ جاپانیوں کے ہم سر ہو جاویں گے۔ مگر جاپانیوں سے دشمنی پیدا کرنا ابھی ان کے قبل از وقت ہے۔

حوادث زمانہ

ہولناک آتشزدگی

جنوبی شان سٹیٹ کے مقام یانگوی میں ۱۰ اپریل کو بڑی بھاری آگ لگی۔ رات کے پونے دو بجے سے آگ شروع ہو کر آناً فاناً آدھے شہر میں پھیل گئی۔ بڑی بڑی عمارتیں جن میں وہاں کے راجہ کا محل اور بدھ مذہب کی پانچ چھ خانقاہیں ایک شفاخانہ اور ۲۰۰ مکانات شامل تھے خاکستر ہو گئیں۔ ۲ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دو آدمی جل گئے۔ خیریت سے شہر اس وقت خالی تھا کیونکہ اکثر لوگ راجہ کی پیشوائی کو گئے ہوئے تھے۔ جو کلکتہ سے واپس آ رہا تھا۔

جہاز پر جانوں کا نقصان

کلکتہ پورٹ ٹرسٹ پر ۲۷ مارچ کو ایک افسوسناک حادثہ ہوا ہے۔ جس وقت جہاز جانے کو تھا۔ تو تکمیل سامان معائنہ کے لئے مسٹر میتھیو چیف انجینئر مع خلاصی مستری کے بورڈ پر گئے۔ دو بجے کے قریب ایک سخت گونج کی آواز سنائی دی جس پر فوراً جہازی پولیس کی کشتیاں بغرض تفتیش حالات چھوڑ دی گئیں۔ معلوم ہوا کہ میتھیو اور خلاصی مشین انجن کے جھپٹ میں آ کر راہی ملک عدم ہو گئے اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ ان کی لاش کا بھی نام و نشان نہیں ملا۔ محض چند گوشت کے لوتھڑے ملے اور بس۔ مسٹر میتھیو کی شادی بھی ابھی حال ہی میں ہوئی تھی۔

دیوبند کے سٹیشن کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے نمبر ۲۰ ڈاؤن مسافر ٹرین کا انجن اور ۲ گاڑیاں گذشتہ جمعرات کو پٹڑی سے اتر گیا لیکن جانوں کی خیریت رہی۔

انتخاب الاخبار

ہرات کے متصل ایک روسی جاسوس پکڑا گیا وہ ملّا کے بھیس میں تھا۔ نزالکوف نام کابل میں قید ہے۔

ہندوستان میں جو کرنسی نوٹ تمام آبادی میں مروج ہیں ۴۳ کروڑ ۴۸ لاکھ ۷۰ ہزار کے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی ٹی بعد ایسٹر کی تعطیلوں میں لیں گے۔ اسی طرح قانونی امتحان بھی۔

پشاور کے تھانہ جھنگی کے موضع مزا ڈھیر کو سرحدی لٹیروں نے خوب دل کھول کر لوٹا ہے۔ کئی مکان بھی نذر آتش کئے قریب ۳۰ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ ایک ہندو کو قید کر کے بھی لے گئے ہیں۔

رلدو رام داروغہ آبکاری جالندھر کو بجرم رشوت ستانی پانچسال قید سخت ہوئی جرمانہ بھی ۵۰۰۔

لالہ فقیر چند جوہریان دہلی نے ۸ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ خود لالہ صاحب روپوش ہیں۔

آسیکے متصل کے محلّہ اوپومین سخت آتش زدگی سے قریب ۱۵۰ گھر جل گئے۔ نقصان ۴ لاکھ۔

لکھنؤ کے ۴۰۰ شیعوں نے کمشنر سے فریاد کی کہ محرم پر سنی لوگ چار یاری کے جھنڈے نہ نکالیں۔

ٹنٹسن کی جدید چینی ریلوے کے لئے ۱ کروڑ روپیہ کا قرض ضرورت سے زیادہ پیش کیا گیا ہے۔

ساحل کاسبلانکر سے ۸۰۰۰ فرنچ فوج علاقہ مذاکرہ سر کرنے کو بھیجی گئی۔ مورا کو میں ہے۔

شرقی بنگالہ و آسام کی پراونشل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آیندہ اجلاس ۱۸ و ۱۹ اپریل کو میمن سنگھ میں ہوگا۔

کلکتہ پولیس نے ۲۵۰ اشخاص پر بہ ایام ہولی فحش گیت گانے اور راہ چلتوں پر کیچڑ پھینکنے کے لئے مقدمہ چلایا۔ ان اشخاص میں سے اکثر نے جرم سے اقبال کر لیا عدالت نے انہیں ۸ آنے تا تین روپیہ جرمانہ کیا۔

کلکتہ میں ہیضہ کا سخت زور ہے۔ پچھلے ہفتے اس بیماری سے ۳۰۴ فوتیاں ہوئیں۔ ضروری احتیاط لازم۔

روسی گورنمنٹ تمام سکولوں میں جاپانی زبان سکھانے کے لئے کمربستہ ہے۔ ایک مستقل کمیٹی اس کام کے لئے قائم ہوئی ہے۔

روسی حکام منچوریا کی شمالی ریلوے کے متعلق نئے نئے قوانین اور ریگولیشن شائع کر رہے ہیں جن سے مقصد چین کی تباہی ہے۔

دوسری طرف جاپان پوسٹل کنونشن کی تجویزیں کر رہا ہے روس و جاپان مل کر شاید منچوریا کو ہضم کر جاویں گے۔

ڈاک کا انتظام جاپان اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتا ہے روس ریلوے کو تیار کرنا چاہتا ہے درمیان میں چین پس گیا۔

نٹال گورنمنٹ آیندہ اجلاس میں ایک اور خوفناک اور سخ دہ قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ جس سے ہندیوں کا داخلہ بند ہوگا۔

اس قانون سے ہندیوں کی اچھی طرح جکڑ بندی کی جاویگی۔ کل ہندیوں کو قابو رکھا جاویگا۔ بعد اور مشکلات کچھ عرصہ بعد ہندیوں کا نٹال میں داخلہ ہی ناجائز تصور ہوگا۔ عرب کے تجار پیشہ کو بھی تنگ کرنے لگے۔

مانچسٹر کی مس ریلنڈز نے ۲۹۶۸ ۳۴۴ پونڈ سٹرلنگ برائے خیرات چھوڑا۔ ہند کے پیپٹ زنانہ ورک کے لئے ۵۰۰۰۔

تحصیلداران پنجاب کا سالانہ امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۷ اپریل سے لیا جاویگا۔

مسٹر ایچ ٹی ٹولنٹن صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی چنے گئے رائے صاحب تھا پر ریٹائر ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے نے چار انگریزی اخباروں کو ہتک عزت کی نالش کا نوٹس دیا ورنہ معافی مانگیں۔ اس کی نالش ہائیکورٹ کلکتہ میں کی جاویگی۔ دو اخبار ہندوستان کے ہیں اور دو لندن کے اخبار ہیں۔

لاہور میں ڈی سنٹرلائزیشن کمیشن ۱۱ اپریل کو آویگی ۱۲ تا ۱۸ اپریل شہادتیں لیگی۔

تار کے ڈیفرڈ پیغامات لاہور سے آگرہ بمبئی کو ڈاک میں بھیجتے ہیں۔ کام کی بھرمار ہے۔

وادی زود کے دستہ فوج پر سلیمان خیل نے حملہ کیا لیکن تین لٹیرے قتل ہوئے۔ تین رائفلیں چھن گئیں۔

نوشہرہ درگائی کی ریلوے بجائے تنگ کو فراخ پٹڑی پر بنائیں گے۔ اس کو چکدرہ تک توسیع کریں گے۔

رنگون کی خبر ٹونگو میں دخانی کارخانہ کا بائلر پھٹ گیا۔ پانچ آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ...)

حالانکہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی ابھی شک میں ہے بیٹے جس وقت یہ پیشگوئی کی قوم کے لوگوں نے سخت مخالفت کی اور باوجود مخالفت شدید کے یہ بات پوری ہوئی۔ اگر آپ اسکی تکذیب کرتے ہیں تو ایسی نظیری کی مثال دیں جس نے اس کروفر کے ساتھ اتنے برس پہلے پیشگوئی کی ہو۔ اور باوجود ہر طرح کی مخالفت کے پھر پوری ہوگئی ہو۔ صاحب۔ ہمنے مانا کہ پیشگوئی آپ کی نبوت کا نشان ہے کوئی اور۔ حضور۔ عبدالحی (مولوی نورالدین صاحب کے لڑکے کو پیش کر کے) یہ ہماری دعا سے پیدا ہوا ہے۔ ایک مخالف نے جب مولوی صاحب کا لڑکا مر گیا اعتراض کیا تو ہمنے دعا کی جو خدا نے سن لی اور بشارت دی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکی پشت پر دنبل کا نشان ہوگا چنانچہ دیکھو یہ نشان۔ میڈم نے دریافت کیا کہ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے کہ مسیح دوبارہ آئیگا کیا آپ ہی مسیح ہے اور پھر خدا مجسم ہوا ہے۔ مفتی صاحب نے اسے سمجھایا کہ خدا کا مجسم ہو کر آنا غلط ہے ان انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے اور آمد ثانی کا یہ سوال مسیح کے وقت اس کے سامنے سٹیل (فیصلہ) ہو چکا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری تھا تو اس نے بتایا کہ وہ یوحنا ہے جس سے ثابت ہوا کہ کسی کی آمد ثانی کا مطلب اسکی روح و قوت میں آنا ہے۔ صاحب۔ آپکے آنیکا مقصد کیا ہے۔ حضور۔ مخلوق کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح۔ اور ہم اور قوموں کا ذکر نہیں کرتے عیسائیوں ہی کو لو۔ مسیح بیشک ایک برگزیدہ انسان تھا مگر وہ اسے خدا کہتے ہیں۔ کیا لامحدود طاقتوں والے خدا کے پاس ایک ہی نمونہ تھا کہ وہ اس کی مثل نہ بنا سکا پھر ان لوگوں نے اپنی کتاب پر عمل چھوڑ دیا۔ محرمات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسے تسلیم کیا کہ بیشک) یہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر انسان ہے رسول اس لئے آتے ہیں کہ لوگ اس کی پیروی کریں اس کا نمونہ اختیار کریں بھلا ایک خدا کے دنیا میں آنے سے دنیا کو کیا فائدہ۔ کیونکہ انسان نے انسان ہی رہنا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ پس پیروی اور نمونہ کیلئے رسول آنا چاہیئے نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو الٰہی تجلیات کا مظہر جاننا تو اس کی ہتک کرنا ہے یہ تو ایسا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اس کی رعیت میں سے ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں بھی نبی آئے یورپ و امریکہ میں بھی۔ ہم خدا کے فیض کو عام قرار دیتے ہیں بندپانی ہی گندہ ہو جاتا ہے جیسا وہ تمام ملکوں کا خدا ہے ایسا ہی تمام ملکوں میں اس کا فیض جاری ہے، وہ ہمیشہ اپنے بندے خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا تم لوگ عیسیٰ سے محبت کرتے ہو تو کرو۔ ان کی تعظیم کرو۔ مگر اس حد تک جہاں تک کہ مناسب ہے۔ آپ اپنی گھر ہی کے اختلاف کو دیکھیں خود قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیوں کے کئی ایسے فرقے تھے اور اب بھی ہیں جو مسیح کو خدا نہیں مانتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ ان میں سے ... راہ اختیار کرے جو خطاء ... [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

کتاب ... صفحے حجم کی نامی تحفۃ الملوک الدین جناب آکل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے ... وفات اور مسیح موعود کی صداقت سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں ... رائی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ... مسئلہ پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس ... بھی نکال دیا ہے۔ قیمت عہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... حضرت اقدس کی آج تک ... نظمین اس میں ... اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہیں کہ آئندہ جو نظمیں ... ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

مہر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فی نفس امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی ... صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ (ار)

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب ... سابق ہیڈ نقشہ نویس نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت ... غلامی اور عصمت انبیاء ...

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف تین جلدیں باقی ہیں۔ قیمت صرف ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح

هیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ سب بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں۔ تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ راستی کے قدر دان اسے خریدیں۔

احمد نور۔ مہاجر کابل ... قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری سنہ ... و بدر مورخہ ۳۰ جنوری میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس پہنچنی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد عہ/ اور محصول ... تین مل کر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی پنجاب

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸ء
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ عہ
۲۔ اپریل ۱۹۰۸ء
محمد ایوب خان صاحب ۱۵۶۱ صہ
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۹۳ للعہ
۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء
علی بخش صاحب ۱۱۹۰ سے
جان محمد صاحب ۸۵۴ عہ

۵ و ۶ اپریل ۱۹۰۸ء
عبد العزیز صاحب ۱۲۲۳ عہ
فضل الٰہی صاحب ۲۲۴ للعہ
محبوب عالم صاحب ۱۵۱ للعہ
میاں عبد اللہ صاحب ۱۵۲۴ عہ
ملک غلام احمد صاحب ۱۹۶ للعہ
چودہری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸ سے

بقایا دار حساب صاف کریں۔

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے ... سال ہوئے کہ میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے بھی شک ہو گیا تھا کہ میری باتیں ... کل اعضاء کمزور ہوتے چلے ... انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کئے گئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا ... فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم حبیب عالم ممبر کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ... کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کی متعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیاں تمام ... بے اندازہ مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ وغیرہ میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرتے گھبرا جاتے ہوں۔ انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاوے گی۔ یاد رہے۔ کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ بیس گولی عہ۔ علاوہ بریں اور کئی امراض بہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازاں جملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ سدہ۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور ... اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے۔ فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی ... فی بکس عار سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عمہ

سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ سنجار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل و بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس عہ

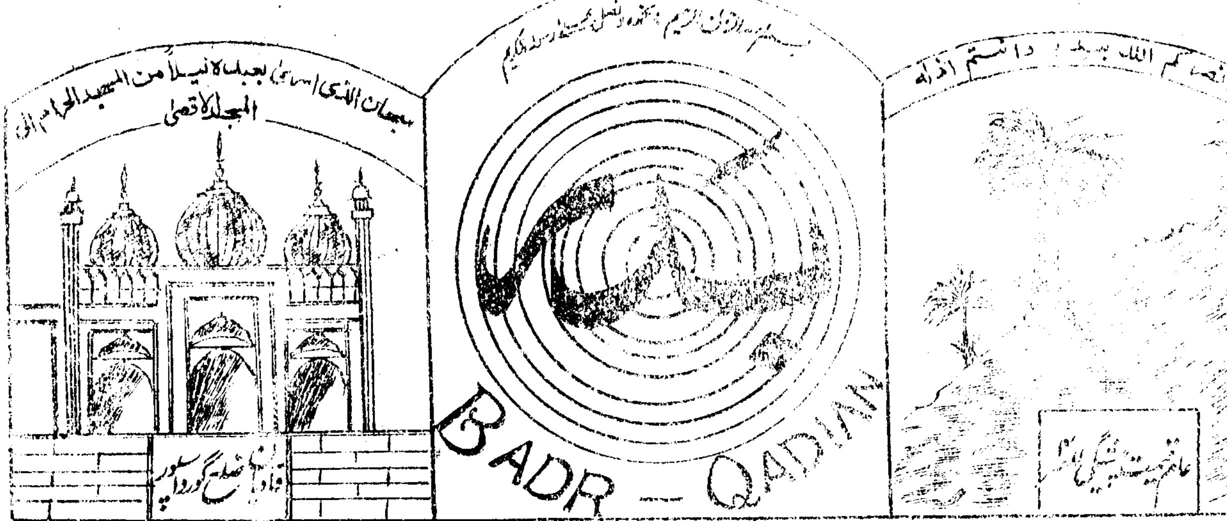
پتہ۔ خوشخط بمع حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔

محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ ... سنگہ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے چھپا۔



اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

جلد ۷ — نمبر ۱۵

۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ عیسےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ ر

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ما ست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان دل ایمان ما ست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست .. .. سنگ
عام قیمت پیشگی .. .. للعہ
مابعد .. .. عہ
فی پرچہ .. .. ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید زر اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام مینیجر معراج الدین عمر یا ایڈیٹر کے نام ہونی چاہیئے۔ مینیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور جو بیعت کرنے والے کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ دہرانے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ - ۳ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب ...

بدر مسیح

خدا کی تازہ وحی

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں رہتے ہیں) مرض سل سے بیمار ہے۔ حضرت کو اس کی نسبت الہام ہوا۔

۱۔ حٰم۔ تلک آیات الکتٰب المبین

ترجمہ۔ لفظ حٰم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مشتہر ہیں

۲۔ بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے

۳۔ ماتم کدہ

۴۔ انی احافظ کلمن فی الدار من ھٰذہ المرض الذی ھو ساری

ترجمہ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

من ہٰذہ المرض یعنے من ہٰذہ الافت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔

پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ

۵۔ امید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔

۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ منسوخ شدہ زندگی

۸۔ انی بری من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

۹۔ کتب اللہ علی نفسہ الرحمۃ

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔

۱۰۔ حق علینا نصر المومنین

ترجمہ۔ ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱۔ اتانی الرحمۃ فی اول الذکر و آخر الذکر

یعنے وہ شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی

۱۲۔ رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام

دورہ وفد

تیسرے وفد کے دورہ کے متعلق حسب ذیل اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے اور بذریعہ خط بھی جماعتہائے متعلقہ کو اطلاع دی گئی ہے۔

۱۶۔اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے روانہ ہوکر ۱۷۔اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۷۔اپریل ۳ بجے شام روانہ ہوکر گجرات ۱۷۔اپریل ساڑھے سات بجے شام کے گجرات سے ۱۸۔اپریل ۱۰ بجے صبح کے روانہ ہوکر وزیرآباد ۱۸۔اپریل گیارہ بجے۔ وزیرآباد ۱۸۔اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہوکر جموں ۹ بجے رات کے جموں سے نو بجے رات کے ۱۹۔اپریل چلکر سیالکوٹ ۱۰ بجے رات کے اور سیالکوٹ سے ۲۰۔اپریل چھ بجے شام کے چلکر واپس لاہور*

ڈاک ولایت

عیسائیت و اسلام

پرسٹن میں پادری ایف بی میر نے یہ بیان کیا ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں گرجا گھروں کی آمدنی اس قدر کم ہوگئی ہے کہ ناچ و تماشوں سے سرمایہ جمع کرنا پڑتا ہے واقعی اگر خدا (تثلیث والا) ایسا ہی دیوالیہ ہوگیا ہے کہ اس کے گرجا گھر کی آمدنی میں کھیل تماشوں سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر تمام بکھیڑا ایک قلم کیوں نہ موقوف کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب ڈگمگا رہا ہے جب عبادتگاہوں میں آدمیوں کو پھسلا کر بلایا جائے اور مذہبی معاملات کیطرف توجہ دلانے کے لئے بھیتری صورتیں اختیار کی جاویں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ مذہب کہاں تک وسیع ہوگا جنمیں ایسی باتوں کی اجازت دیگئی ہے۔

اخبار کرسچن ورلڈ لکھتا ہے۔ کہ حیوانیت لندن میں تو اپنی تکمیل کو پہونچگئی ہے اس کا علم ادب وسیع اور عالمگیر ہے ہر گلی کے نکڑ پر پبلک مکانات موجود ہیں جہاں کا دستور العمل کچھ اور ہی ہے۔ وہاں کی پبلک کی رائے بھی علیحدہ ہے اور جہاں کے باشندے اپنی حالت پر مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔ اس شہر میں جہاں کفر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو وہاں اس بات کے خیال سے جسم میں تھرتھری پیدا ہوجاتی ہے کہ ہزار ہا لڑکے سال بسال اپنا وطن چھوڑ کر دیگر اضلاع سے وہاں آئیں۔ شراب نوشی ان سب خباثت کی جڑ نہ ہی۔ لیکن ان سب بدتہذیبیوں اور بے شرمیوں سے شراب کی پکی دوستی ہے"۔ افسوس ہے کہ اخبار کرسچن ورلڈ نے ان الفاظ کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ انگلستان میں جو اخلاقی بدتہذیبیاں پھیلی ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ اسلام کے قوانین فطرت کے بالکل مطابق اور موافق ہیں سوآج لندن میں جو خرابیاں ہیں اور جن کی برائیاں آج پادریوں کو محسوس ہو رہی ہیں۔ وہ شریعت اسلام کے مذہبی قوانین سے بالکل ممنوع ہیں۔ شراب نوشی کا دفعیہ کسی پارلیمنٹ کے قانون سے نہ تو ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے۔ کہ یہ امر ذہن نشین کر دیا جائے کہ شراب نوشی خدا کے احکام کے بالکل خلاف ہے مذہب اسلام نے شراب نوشی۔ قمار بازی۔ اور عیاشی کی جن صاف اور زبردست لفظوں میں ممانعت کی ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ان خرابیوں سے مسلمان نہ صرف بطور سوسائٹی کے پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ مذہبی طور پر اس سے نفرت کلی رکھتے ہیں۔ جس کی نظیر تمام اسلامی ممالک میں مل سکتی ہے اگر انگلستان اپنے اخلاق کو سدھار سکتا ہے تو اس کے لئے یہی ترکیب ہے۔ کہ وہ اسلام کے عمدہ اصولوں کو اختیار کرے اور پھر انگلستان سے شراب خوری۔ قمار بازی۔ سود خوری۔ زنا۔ فحش وغیرہ خرابیاں جلد نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور انگریزی نسل کی تنزلی کا کچھ بھی اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، جسے ہر قوم و ملت کا آدمی بلا تکلف قبول کر سکتا ہے۔ نیچر کا یہ ہی منشا ہے کہ انسان اسلام ہی کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسلام انسان کی بہتری کو۔ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ ابتدائے تخلیق عالم سے یہ مذہب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مذہب اسلام کے فطری مذہب ہونے پر انسانی عقل ہمیشہ ساتھ دیتی رہی ہے۔ اسلام کا ہر ایک مسئلہ سائنس کی کسوٹی پر روز اول میں پہلے ہی سے کس لیا گیا ہے۔ ہمعصر انسٹیٹیوٹ مولانا شبلی کے لکچر کا خاصہ اسی بارہ میں درج کرتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے لکچر میں بمقام علی گڈھ یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام ایک فطری مذہب ہے اور دنیا کے تمام مذہبوں سے زیادہ وہ اس قابل ہے کہ اس کو عام آدمی قبول کر سکیں۔ اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوؤں میں برہمنوں چھتریوں ویشوں اور شودروں کے یکسان حقوق نہیں ہیں ان میں کوئی شخص عبادت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ایک پنڈت موجود نہ ہو۔ یعنے خدا تک پہنچنے کے لئے بھی ان میں سے ہر ایک کو اپنے سے اعلےٰ شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ شودر کے کانوں میں اگر ویدوں کی آواز پہونچے تو شاستروں کا حکم ہے کہ اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے عیسائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک کوئی شخص پادری کے سامنے توبہ نہ کرے اور پادری اس کی مغفرت کا وعدہ نہ کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات بھی ان مذہبوں میں نہیں ہے۔ اس بات کو بہت عرصہ نہیں گذرا کہ عیسائی بھی ہندوؤں کیطرح عورتوں کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان میں ایک دفعہ اس سوال پر بحث ہوئی تھی کہ عورتوں میں روح ہے یا نہیں فیصلہ یہ ہوا۔ کہ روح تو ہے۔ مگر وہ مردوں کی غلامی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یورپ میں چند روز پہلے یہ دستور بھی تھا۔ کہ شادی ہوتے ہی بیوی کی جائداد خاوند کے قبضہ میں چلی جاتی تھی۔ برخلاف اس کے اسلام میں سب کے حقوق یکساں ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی برتری بجز نیکی اور پرہیزگاری کے نہیں ہے یہاں ایک کی توبہ دوسرے کے ذریعہ سے قبول نہیں ہوتی۔ اسلام نے صاف اعلان کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق یکساں ہیں اور جو مرد کمائیں وہ اون کا اور جو عورتیں کمائیں وہ ان کا مال ہے۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ۔ غلاموں کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ادنےٰ حالت سے نکلکر امارت اور حکومت کے رتبہ پر پہونچگئے۔ جب کوئی شخص مذہب اسلام قبول کرلیتا ہے خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اس کو فوراً وہی حقوق مل جاتے ہیں جو سب مسلمانوں کو ملے ہوئے ہیں۔ (وطن لاہور)

ہنٹلی پامر بسکٹ

ہز اکسلنسی شیخ عبداللہ کوئیلم بی ۔ اے شیخ الاسلام وکیل لورپول سے اکثر مسلمانوں نے دریافت کیا تھا کہ ہنٹلی پامر کے بسکٹ جو انگلستان میں تیار ہو کر ہندوستان و دیگر مقامات میں کثرت سے فروخت ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے قابل استعمال ہیں یا نہیں چنانچہ شیخ الاسلام نے کمپنی کو لکھا کہ ہم بسکٹ کی تیاری کا کارخانہ اس نیت سے معائنہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی شے مسلمانوں کے مذہب کے خلاف سور کی چربی وغیرہ کے قسم سے تو استعمال نہیں ہوتی۔ اس کا جواب کارخانہ نے یہ دیا کہ ہمارا دستور نہیں کہ ہم باہر کے آدمیوں کو اپنا کارخانہ دکھلائیں یا مال کی بناوٹ کی تحقیقات کرنے دیں بسکٹ میں کون کون سی شے استعمال ہوتی ہے اس کو بھی ہم نہیں بتلا سکتے سوائے اس کے اور کوئی اطمینان نہیں دے سکتے کہ بازار میں جو عمدہ اور خالص چیزیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں سے ہم اپنے بسکٹ تیار کرتے ہیں ہم اپنے تجارتی راز کو جو قیمتی ہے افشا کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس جواب پر شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ہم اس کی سفارش نہیں کر سکتے کہ مسلمان اس کارخانہ کے بسکٹ یا کیک استعمال کریں۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید ساجد حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گزشتہ اشاعت سے آگے

حقیقۃ الوحی

شیخ صاحب نے اتمام البرہان کے صفحہ ۱۵ - ۲۹ میں وحی و الہام کے مترادف لمعنے ہونے نہ ہونے کی بحث چھیڑ کر غیر متعلق مضامین فرسائی شروع کر دی اور اس معرکۃ الآرا بحث کو یونہی ناتمام چھوڑ کر سرسری طور سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا آنا منقطع ہو گیا۔ اور یہ خاموش ہو گئے۔ لہذا ہم اس مضمون میں وحی کے معنے حقیقت وحی اور اس کے بقا و انقطاع پر ذرا بسط کے ساتھ بحث کریں گے اور اسی ضمن میں کشف و الہام کے معنے حقیقت الہام اور وحی و الہام کے مترادف لمعنے ہونے نہ ہونے پر بھی بحث کریں گے پس واضح ہو کہ وحی کے لغوی معنے حسب ذیل ہیں۔

وحی کے لغوی معنی

الوحی - الاشارۃ یقال وحیت الیہ بخبر کذا ای اشرت وصوّت بہ رویداً نقلہ الجوھری وقال الراغب الاشارۃ السریعۃ قلت وعلی ذلک قولہ [illegible] الیہم [illegible] وفی القاموس الوحی الاشارۃ والمکتوب والرسالۃ والالہام والکلام الخفی وکل ما القیتہ الی غیرک اھ وقال ابن الاعرابی یقال اوحی الرجل اذا بعث برسول ثقۃ الی عبد من عبیدہ ثقۃ اھ واللغۃ الفاشیۃ فی القرآن اوحی بالالف والمصدر المجرّد ویجوز فی غیر القرآن وحی الیہ وحیاً والوحی ما یوحیہ اللّٰہ الی انبیاءہ (تاج) قال تعالیٰ - وا وحینا الیک الآیۃ - وقال ابن الانباری سمّی وحیاً لان الملک اسرّہ عن الخلق وخص بہ النبی المبعوث الیہ و[illegible] لا یحاعات [illegible] بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً ھذا اصل الحرف ثم قصر وحاہ علی معنے الالہام۔ وقال ابو اسحق اصل الوحی فی اللغۃ اعلام فی خفاء ولذلک صار الالہام یسمی وحیاً قال الازھری وکذلک الاشارۃ والایماء یسمی وحیاً والکتابۃ تسمّی وحیاً وقولہ عزّ وجل وما کان لبشر ان یکلمہ اللّٰہ الا وحیاً او من وراء حجاب معناہ الا ان یوحی الیہ وحیاً فیعلمہ بما یعلم البشر انہ اعلمہ اما الہاماً او رؤیا واما ان ینزل علیہ کتاباً کما انزل علی موسیٰ او قرآناً یتلی علیہ کما انزلہ علی سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم - وکل ھذا اعلام وان اختلف اسبابھا والکلام فیہا - وقال الراغب اصل الوحی الاشارۃ السریعۃ وذلک یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض ویکون بصوت مجرّد عن الترکیب وباشارۃ ببعض الجوارح وبالکتابۃ وغیر ذلک ویقال للکلمۃ الالٰھیۃ التی تلقی الی انبیاءہ واولیاءہ وحیٌ وذلک اما برسول مشاھد تری ذاتہ ویسمع کلامہ کتبلیغ جبرئیل فی صورۃ معینۃ واما بسماع کلامہ من غیر معاینۃ کسماع موسیٰ کلامہ تعالیٰ واما بالقاء فی الروع کحدیث ان جبرئیل نفث فی روعی واما بالہام نحو واوحینا الی امّ موسیٰ واما بتسخیر نحو واوحیٰ ربک الی النحل -

(تاج) وقولہ تعالیٰ واوحیت الی الحواریین ای القیت فی قلوبہم وقیل امرتہم وقولہ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ ای یامر ومثلہ واوحیٰ فی کل سماء امرھا

لغات القرآن جلد دوم مؤلفہ مولانا عبد الحی الحویزی۔

ترجمہ - وحی اشارہ کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے اشارہ کیا میں نے تیرے لئے ساتھ خبر کے اسی طرح یعنی اشارہ کیا میں نے اور آوازہ دیا میں نے تھوڑا نقل کیا اس کو جوہری نے اور کہا راغب نے اشارہ جلدی سے۔ میں کہتا ہوں اور اوپر اس کے اللہ تعالیٰ کا قول پس اشارہ کیا طرف ان کے یہ کہ تسبیح کریں اور قاموس میں ہے۔ وحی کے معنی اشارہ اور کتابت اور مکتوب اور رسالت اور الہام اور کلام مخفی اور ہر ایک جو ڈالے تو اس کو طرف غیر اپنے کے اھ اور کہا ابن اعرابی نے کہا جاتا ہے - اوحی الرجل جب بھیجتا ہے ساتھ رسول ثقہ کے طرف بندے کے اپنے بندوں مضبوط سے اھ - اور لغت مشہور قرآن میں اوحی ساتھ الف کے اور مصدر مجرد اور جائز غیر قرآن میں وحی الیہ وحیاً وحی کی گئی طرف اس کے وحی کیا جانا اور وحی جو وحی کرتا ہے اللہ طرف اپنے نبیوں کے (تاج) کہا اللہ تعالیٰ نے اور وحی کی ہم نے تیرے - الآیۃ - اور کہا ابن انباری نے نام رکھا گیا وحی اس واسطے کہ فرشتے چھپاتے ہیں اس کو مخلوقات سے اور خاص کرتے ساتھ اوس کے نبی جو بھیجا ہوا ہوتا ہے طرف اس کے اور وحی کا اصل یہ ہے کہ مخفی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے جیسے کہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ہے وحی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے ملمع ساز باتیں دھوکہ دینے کے لئے یہ اصل حرف ہے پھر مقصود ہوا وحی کی اوس کو اوپر معنے کے الہام کیا اس کو اور کہا ابو اسحق نے اصل وحی لغت میں جتانا مخفی سے اور اسلئے یہ ہو گیا الہام نام رکھا جاتا ہے وحی کہا ازہری نے اور اسی طرح اشارہ اور ایما نام رکھا جاتا ہے وحی اور کتابت کا نام رکھا جاتا ہے وحی اور اوس کا قول اور نہیں ہے واسطے بشر کے یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی یا پردے کے پیچھے معنی اس کے مگر یہ کہ وحی کرے طرف اس کے وحی کرنا پس سکھاتا ہے ساتھ اوس کے سکھاتا ہے بشر کو یہ الہام یا رؤیا۔ اور یا یہ کہ اوتارتا ہے اوس پر کتاب جیسے کہ اوتارا اوس نے موسیٰ پر یا قرآن پڑھا جاتا ہے اوس پر جیسے کہ اوتارا اوس نے اوس کو اوپر سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہر ایک اعلام ہیں اور اگرچہ مختلف ہیں اسباب اور ان کے اور کلام اوس میں اور کہا راغب نے اصل ہے معنی اشارہ جلدی سے اور یہ ہوتا ہے ساتھ کلام کے اوپر طریقے رمز اور تعریض کے اور ہوتی ہے ساتھ آواز مجرد کے ترکیب سے اور ساتھ اشارہ کرتے بعض جوارح سے اور ساتھ کتابت کے اور سوا اس کے اور کہا جاتا ہے واسطے کلمہ الٰہیہ کے وہ جو ڈالتا ہے طرف نبیوں اور ولیوں اپنے کے وحی اور یہ بات ساتھ رسول مشاہد کے دیکھتا ہے اوس کی ذات کو اور سنتا ہے اوس کی کلام کو مانند پہنچانے جبرئیل کے بیچ صورت معینہ کے اور یا ساتھ سننے کلام کے بغیر دیکھنے کے مانند سننے کلام اللہ تعالیٰ کے اور یا ساتھ ڈالنے کے دل میں مانند حدیث کے کہ تحقیق جبرئیل نے پھونکا میرے دل میں اور یا ساتھ الہام کے مانند اور وحی کی ہم نے طرف ماں موسیٰ کے اور یا ساتھ قابو کرنے کے مانند اور وحی کی تیرے رب نے طرف شہد کی مکھیوں کے (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا قول اور وحی کی میں نے طرف حواریوں کے یعنی ڈالی

عزیز

من نے بیچ دلوں ان کے کے اور کہا گیا حکم کیا مین نے اون کو ۔ اور اس کا قول جب وحی کرتا ہے تیرا رب طرف فرشتوں کے یعنی حکم کرتا ہے اور مثل اس کے اور وحی کی بیچ ہر ایک آسمان کے اپنی بات کی"

غیاث اللغات مین لکھا ہے ۔ وحی ۔ بالفتح پیغام خدا و سخن رمز ۔

الہام کے معنے مجمع البحار مین لکھا ہے الالہام ان یلقی اللہ فی النفس امرًا یبعثہ علی الفعل او الترک وھو نوع من الوحی یختص اللہ بہ من یشاء من عبادہ ۔ یعنے الہام کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے ڈالدے نفس مین ایک امر کو کہ باعث ہو وہ اس ملہم کو کسی چیز کے فعل پر یا ترک پر ۔ اور وہ الہام ایک قسم ہے وحی کی ۔ خاص کرتا ہے اللہ تعالے ساتھ اوس کے جس شخص کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے ۔

غیاث مین لکھا ہے ۔ الہام بالکسر [illegible] در دل کسے انداختن خدا تعالی [illegible] [illegible] ذنب و [illegible]

کشف کے معنے [illegible]

[illegible]

غیاث مین لکھا ہے [illegible] چیزے و کشف [illegible]

پس لغت اور قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق وحی [illegible] جیسا کہ [illegible] بالا سے ظاہر ہے [illegible] کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز کی طرف اشارہ کرنا یا چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیا جانا ۔ اور جب انسان کو خدا تعالے کی طرف سے کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیا جاوے تو اسلامی اصطلاح کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس پر وحی نازل کی ۔ نزول وحی کی مختلف صورتین ہین جن مین سے بعض کو الہام یا کشف یا رویا سے تعبیر کرتے ہین ۔

اب سوال یہ ہے ۔ کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کلیتًا ومطلقًا وحی الہی کا نزول منقطع ہو گیا یا بدستور سابق باقی ہے اگر بدستور سابق نہین تو وحی الہی کی تمام اقسام مین سے کونسی قسم منقطع ہوگئی ۔ اور کونسی باقی ہے ۔

جواب ۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ ہر قسم کی وحی الہی منقطع ہوگئی نہ ہر قسم کی وحی الہی کا نزول باقی وجاری رکھا گیا بلکہ بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے منقطع ہوگئی اور بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے باقی وجاری رکھی گئی ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شریعت محمدیہ چونکہ قیامت تک قائم رہیگی اور اس مین کسی قسم کی کمی بیشی یا تغیر وتبدیل مطابق آیۃ کریمہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور آیۃ کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور آیۃ کریمہ ان اللہ لا یخلف المیعاد نہین ہو سکتی ۔ اسلئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسی ربانی اطلاع یا وحی کسی شخص پر قیامت تک نازل نہین ہو سکتی جو شریعت جدیدہ لائے یا مخالف وناسخ شریعت محمدیہ ہو ۔ مسلم کی ایک حدیث منقولہ اتمام البرہان [illegible] ۴۲ مین جو یہ مذکور ہے ۔ کہ ام ایمن رض اس بات پہ روئین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد الوحی منقطع ہوگئی ۔ وہ خاص وحی شریعت کے انقطاع کی [illegible] اشارہ ہے ۔

غرض وحی شریعت کے سوائے باقی تمام قسمین وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قیامت تک [illegible] قائم [illegible] و جاری ہین جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین اور نیز اوس سے پہلے قائم وجاری تہین ۔ کیونکہ وجود باریتعالے اور اوس کی صفات خاصہ پر خلق اللہ کو یقین دلانے اور اون کو حقائق ومعارف شریعت سمجہانے اور نیز ایمانی وعرفانی حالت کی ترقی وتکمیل کے لئے اون کو مراتب ثلثہ علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین پر درجہ [illegible] پہنچانے کے لئے ربانی اشارات واعلامات یعنی بقیہ اقسام وحی کی ضرورت جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے تہی ویسے ہی بعد وفات تا قیامت باقی رہی اور رہیگی ۔ تفسیر فتح البیان مین بہی یہی فیصلہ دیا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے ۔ والمتفق علیہ ان المنفی وحی الرسالۃ لا مطلق الوحی ۔ یعنے اسبات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولیاء کو وحی رسالت نہین ہوتی نہ یہ کہ مطلق وحی نہ ہوتی ہو ۔ آیات واحادیث مندرجہ ذیل اس رائے کی موید ہین ۔ خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۔ نحن اولیٰکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم ۔ پارہ ۲۴

تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر اسی پر ٹہہرے رہے اون پر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تہا ۔ ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تم کو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہان ہے جو منگواؤ ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے ۔

اس آیت سے جس کا نفاذ قیامت تک قائم رہیگا ۔ ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالے کو اپنا رب مان لیتے ہین اور پہر اس پر استقامت دکہلاتے ہین اون پر ملائکۃ اللہ نازل ہوتے ہین اور اون کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع دیتے ہین کہ تم نہ خوف کرو نہ غمگین ہو بلکہ اس بہشت کی خوشخبری سے جسکا تم کو وعدہ دیا گیا خوش ہو جاؤ ہم دنیا و آخرت مین تمہارے مددگار ہین ۔ اب ظاہر ہے کہ مستقیم الاحوال مومنون کو فرشتے جو یہ اطلاع دیتے ہین تو صرف اپنی مرضی سے تو ایسا نہین کر سکتے بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل ہی کرتے ہین اور خدا تعالے کا حکم پاکر اوس کی مرضی سے جو مخفی تہی اوس کے خاص بندون کو مطلع کرتے ہین اور پہلے ہم ثابت کر چکے ہین کہ متذکرہ بالا اطلاعین جو خدا کی طرف سے دیجائین وحی الہی کی تعریف مین داخل ہین ۔

قرآن کریم کی ایک دوسری آیت بہی اسی امر کی مصدق ہے اور وہ یہ ہے ۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین اٰمنوا وکانوا یتقون لہم البشرٰی فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمٰت اللہ ذلک ہو الفوز العظیم

پارہ ۱۱ رکوع ۱۲

سن رکہو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اون پر نہ وہ غم کہائین جو لوگ یقین لائے اور ڈر سے پرہیز کرتے اون کو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے جی اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی ۔

اس آیت اور پہلی آیۃ دونون کا ایک ہی مطلب ہے ۔ اولیاء اللہ کو بشارت آمیز اطلاعین دئے جانیکا دونون آیتون مین صراحتًا مذکور ہے ۔ البتہ اس آیۃ مین یہ بات زیادہ ہے ۔ کہ اولیاء اللہ کے لئے جو نصرت اور بشارت

(باقی آئندہ)

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب رئیس و ضلعدار بھیرہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور مخالف مذاہب کی موجیں اسلام کی کشتی غرق کرنے کو تھیں اور ندی نالے خشک ہو جانے کی وجہ سے چمنستان احمدیہ پر خزاں آگئی تھی تو ضروری تھا کہ سمندر سے اس پر آشوب زمانہ میں ایک عظیم الشان دریا نکالا جاتا جسکی تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جس سے گلستان اُمت محمدیہ سابق کی طرح [illegible] پھولتا پھلتا اور بوقلمون غنچے اور شگوفے نکالتا جسکی خوشبودار ہوائیں تمام دنیا کو معطر کرتیں۔ ایسا نہ خدا پیدا کرتا تو اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کنارے پر پہونچانا اگر یہ مانا جائے کہ سلسلہ وحی الہام منقطع ہو گیا اور نبوت کا آب رواں رک گیا اور ختم ہو گیا تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ اسلام کا باغ ویران ہو گیا اب کوئی کتنا ہی مجاہدہ اور ریاضت کرے اس کی کوئی شنوائی نہیں اور کوئی چشمہ ہدایت سے لبالب ہو کر کھیتوں اور باغوں کو سیراب نہیں کر سکتا اور نیز (نعوذ باللہ) آیت صراط الذین انعمت علیہم کا ہر ایک نماز میں سکھایا جانا عبث دکھائی دیتا ہے۔ خدا سے انبیا صدیق شہید کے درجات کا خواستگار ہونا ایک لغو امر ٹھہرتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ نبوت سے مراد یہ نہیں ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پہ کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا کوئی نئی شریعت لائے ہیں بلکہ یہاں نبوت سے مراد کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے نصیب ہوتی ہے۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اور اس کثرت مکالمہ اور مخاطبہ کا نام گویا کہ دوسرے لفظوں میں نبوت ہے۔ مگر یہ ایمان رکھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری آسمان سے اتر کر خلق خدا کو آخری زمانہ میں ہدایت پہنچائینگے سراسر مہر نبوت کو توڑنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سخت گستاخی اور بے ادبی کرنا اور خدا کے پاک کلام کو جھٹلانا ہے (بیوی خاموش) پھر بیوی سے پوچھا کہ وفات مسیح کے قائل ہوئے یا نہیں پھر بھی اسی ہٹ دھرمی اور [illegible] کا اظہار کیا میں نے کہا چلیے آگے سنو ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ...... میرا تمہارا [illegible] والی آیت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کرۂ زمین سے کہیں آگے پیچھے نہیں جانے دیتی کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ [illegible] تمہاری زندگی [illegible] یہاں ہی ہوگی اور یہاں ہی مرو گے اور یہاں ہی سے نکالے جاؤ گے قریب تھا کہ بیوی کی آنکھوں سے آنسو نکل آویں مجلس سے نکل کر دوڑی دوڑی اپنے باپ مولوی چاوہ تھا کے پاس گئی [illegible] اور کہ [illegible] پڑھائی کہ پھر آیۃ [illegible] پیش کر کہ [illegible] اسے اٹھا لیا میں نے کہا اٹھا تو لیا [illegible] کو وہاں گیا [illegible] اپنے پاس [illegible] خدا کا کوئی جسم ہے جواب ملا نہیں میں نے کہا کہ کوئی جگہ ہے کہ جہاں خدا نہیں جہاں تین آدمی ہوں وہاں چوتھا خدا ہے جہاں چار ہوں وہاں پانچواں خدا ہے۔ غرضیکہ ہر جگہ خدا حاضر ناظر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جو کہ مجسم ہیں کہیں خدا کے ساتھ نظر نہیں آتے۔ میں نے کہا بیوی صاحبہ اگر آپ مجھے قرآن کریم سے عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا نکال دیں تو میں مبلغ پانسو روپیہ نقد انعام دینے کو تیار ہوں بیوی صاحبہ نے کیا اظہار عقلمندی کیا۔ کہ قرآن کریم کا حاشیہ مجھے دکھلانے لگی کہ دیکھو یہ آسمان کا لفظ لکھا ہوا ہے میں نے کہا خدا کا کہا ہوا عربی لفظ دکھاؤ جس کے معنے آسمان کے ہوں (جواب ندارد) میں نے کہا اب بھی آپ وفات کے قائل ہوئے یا نہیں مگر وہی ڈھاک کے تین پات۔ بعد ازاں میں نے کہا کہ خداوند کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے عیسیٰ جب تک تم زندہ رہو نماز پڑھتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنی ماں کی خدمت کرتے رہو۔ مگر اس کی ماں تو بیچاری یہاں جیتی جاگتی زیر زمین ہو گئی اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جا براجے کیا خداوند کریم اپنے وعدے کے خلاف کارروائی کرتا ہے ہرگز نہیں بس ہرگز نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عین حیات میں بالکل اپنی والدہ سے علیحدہ نہیں ہوئے بلکہ ایک فرمانبردار بچے کی طرح ان کی خدمت بجا لاتے رہے۔ میں نے کہا کہ بیوی صاحبہ اچھا یہ تو بتایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی خزانہ بھی ساتھ لے گئے اگر لے گئے تو پھر وہاں زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں پھر وہی چپ۔ پھر میں نے اس کو وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد کی آیت کی طرف توجہ دلائی اور اس کا مفہوم بتلایا اور بعد ازاں یہ بات بتائی کہ جب رسول خدا فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ہاتھ میں تلوار پکڑ کر کہا کہ جو کوئی کہے کہ رسول فوت ہو گیا میں اس کی گردن اڑا دونگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر یہ آیۃ کریمہ پڑھی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ محمد اللہ کے رسول ہیں تحقیق ان سے پہلے سب رسول گذر چکے ہیں اگر یہ مر جائیں یا قتل کئے جاویں تو کیا تم اپنے پاؤں پھر جاؤ گے اگر اس وقت صحابہ اکرام کا یہ مذہب ایمان یا خیال ہوتا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر موجود ہیں تو حضرت عمرؓ فوراً بول اٹھتے کہ عیسیٰ علیہ السلام کیوں ابتک آسمان پر زندہ ہیں [illegible] نشانی کی۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض [illegible] میں نے کہا واہ صاحب واہ آپ اپنے رسول صلعم پر حضرت عیسیٰ کو فضیلت دے رہے ہیں یہ ہیں عقل و دانش [illegible] جب کسی طرف سے کوئی جواب نہیں بن پڑا اور [illegible] گھیر لیا تو باقی [illegible] لیکر [illegible] فرقوت سے یہ مولویانہ حجت [illegible] کہ اب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں نفس مضمون کو چھوڑ نماز کے فرائض پوچھنے لگی کہ آپ نے بھی بے موقعہ بے محل سوال کیا میں نے کہا کہ اس کٹ حجتی کو چھوڑ دو جب میں بفضلہ تعالیٰ تیرے دل پر وفات مسیح کو جما دوں گی اور تو مسیح موعود کو مان کر میرے عقیدہ پر آ جائے گی تو پھر تجھے نماز کے فرض وغیرہ سب کچھ بتا دوں گی بیوی صاحبہ نے جھنجھلا کر اور اپنے ہوش و حواس کو خیرباد کہہ کر یوں یاوہ گوئی اور اپنی جھلاہٹ اور کم مائگی کا اظہار کیا کہ میں تمہارے عقیدہ اور مذہب کو سو جوتے مارتی ہوں۔ جسکا میری طرف سے یہی جواب تھا کہ جواب جاہلاں باشد خاموشی

آخیر میں میں یہ اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ میرا مدعا کسی قسم کی شہرت یا ہار جیت حاصل کرنیکا نہیں تھا بلکہ صرف اپنے آپ کو فرض تبلیغ سے سبکدوش کرنے اور مستورات پر اتمام حجت کرنیکا تھا۔

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ تبلیغ کا بیج جو محض للہ بویا گیا ہے ضرور اُگیگا پھلیگا اور پھولیگا الٰہی اس قوم کو ہدایت اور نور ایمان عطا کر تا مسیح موعود کو پہچانیں اور انکو ضلالت اور جہالت کے گڑھے سے نکال تا کہ فلاح پائیں تو بڑا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے آمین ثم آمین

الراقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

السلام علیکم بوجہ سوءِ مزاج معدہ وضعف دماغ کھانا کھانے کے بعد میرے سر مین اکثر درد رہتا ہے بعض اوقات طبیعت بہت بیقرار ہوجاتی ہے ۔ پرسون شام کو بہی یہی حالت تہی ایسے وقت مین ایک بے یار وغمگسار مسافر دعا کے سوا کیا کرسکتا اور یہی ہر مومن کا ہتیار ہے ۔ خود تو دعا کی ساتہ ہی خیال آیا اپنے بہائیون کی امداد بہی اس مین شامل ہو ۔ تو مراد دل حاصل ہوجاوے ۔ چنانچہ مین باہر بیٹھ گیا ۔ اب جو بہائی گذرتے ہین السلام علیکم کہتے ہین جس کے معنے میرے مناسب حال یہی ہتے ۔ کہ تیرا سر درد جاتا رہے اور ہر آنیوالی بلا سے سلامت رہے ۔ یہ کلمہ مین پہلے بہی سنا کرتا تہا ۔ مگر جو لطف مجھے اس وقت آیا اللہ جانتا ہے ۔ کبہی کسی چیز مین نہین آیا بے اختیار پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود پڑہنے کو جی چاہا ۔ جس نے ہمارے لئے ہمدردی و محبت ودعا کا ایسا ذریعہ بنایا ۔ کہ دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے آتے ہی تہ دل سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہین ۔ اور یہ بات کسی قوم کو حاصل نہین ۔ اگر واقعی یہ دعا سوز دل کے ساتہ بہ تمام خلوص کی جائے تو اس قبر پرستی پیر پرستی اور تعویذ پرستی کا نام ونشان باقی نہ رہے ۔ لیکن افسوس آجکل اول تو مسلمانون سے یہ رسم ہی اٹہ گئی ہے انگریزی پڑھے ہوئے تو انگلی کو اٹہانا یا اسے پیشانی تک لے جانا کافی سمجھتے ہین بعض اوقات چھڑی کا اٹہانا ہی کافی سمجہا جاتا ہے اور بعض اوقات آداب یا ایسے الفاظ ہی سلام کا قائمقام ہو جاتے ہین اور فلان لوگون نے یہ امتیاز کر رکہا ہے ۔ کہ چھوٹے انہین اور اپنے جیسے بڑون کو بہی سلام "کہین اور وہ جیسا رہ کہدین اور فلان یا کوئی بڑا آدمی کیا مجال ہے ۔ جو چھوٹے کو سلام علیکم کہہ جائے کیونکہ اس کی اس مین ہتک ہو اور عورتون کو السلام علیکم کہنا کفر کی حد تک سمجہتے ہین حالانکہ قرآن مجید مین صاف حکم ہے کہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ مگر ہمارے مسلمان کہتے ہین لوجی اب ہم اپنی عورتون کو جب آئین تو سلام کرین ۔ یہ ہم سے نہین ہوسکتا ۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے ۔ کہ قرآن مجید پر عمل تو مسلمان سے چھوٹ گیا مگر سب سے زیادہ سورۃ نور کو ان لوگون نے پس پشت ڈالدیا ۔ نبذوا کتاب اللہ وراء ظہورھم مین اسی حالت کی پیشگوئی تہی ۔ مگر ظاہر پرستی کے ایسے متوالے ہین ۔ کہ اس کے معنے یہین تک سمجھے ہین ۔ کہ قرآن مجید کی طرف پیٹھ نہین کرنی چاہیئے ۔ پہر جو السلام علیکم کہنے کے عادی ہین ۔ ان مین یہ نقص ہے ۔ کہ وہ عادۃً کہے جاتے ہین چنانچہ بعض السلا کہہ کر آگے گذر جاتے ہین بعض اختصار پسند صرف "سا" کہنا ہی کافی سمجھتے ہین ۔ حقیقی طور سے اس شخص کے لئے جسے سلام کہا ۔ دعا کی تڑپ نہین ہوتی حالانکہ چاہیئے یون کہ یہ لفظ زبان سے نہین بلکہ دل سے نکلے ۔ (راکمل)

اظہار الحق ۲۶ ۔ مارچ کے بدر مین دو مضمون ایسے چہپے تہے ۔ جنپر مین کچھ لکہنا چاہتا تہا ۔ مگر مجھے موقعہ نہ ملا ۔ پہلا مضمون تو حکیم فضل دین صاحب کا ہے ۔ حکیم صاحب موصوف بوجہ اپنی قابلیت کے ہر طرح قابل تعظیم ہین مگر ان کے تعظیم کے یہ معنے نہین ہو سکتے ۔ کہ جو کچھ وہ کہین ہم بلاچون وچرا تسلیم کرلین ۔ میری اسلامی حمیت مجھے مجبور کرتی ہے ۔ کہ مین حکیم صاحب کو اللہ تعالےٰ کا جو حی ۔ قیوم ۔ سمیع بصیر واحد لاشریک ہے اور پہر رسول کریم کا جو کمالات نبوت مین واحد لاشریک ہے واسطہ دے کر التجا کرون کہ قبر پرستی پیر پرستی بہت کچھ مسلمانون کا بیڑا غرق کرچکی ہے اب آپ اس کو قعر ظلمات مین نہ دھکیلیئے ۔ میرے خیال مین سماع موتی ہی اس کی بنیاد ہے ۔ اگر کسر صلیب مسیح کی موت کے اثبات پر موقوف ہے تو یقیناً پیر پرستی کی شرک کی بیخ کنی اسبات پر موقوف ہے کہ مردے نہین سنتے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے ۔ وھم عن دعاءھم غافلون اس مین پہلے سننے اور پہر سننے کی کوئی تفریق نہین اور ما انت بمسمع من فی القبور مین من فی القبور سے مراد کفار سہی ۔ مگر برائے خدا یہ تو سوچو کہ وجہ شبہ کیا ہے اور جو کچھ آپ مشبہ مین ثابت کرتے ہین وہ مشبہ بہ مین بطریق اولیٰ پایا جانا چاہیئے یا نہین ۔ باقی رہا ۔ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ ہلاک شدگان سے مخاطب ہے ۔ دوم ۔ یہ انسانی فطرت کے تقاضے ہین ۔ انسان غم یا خوشی یا افسوس کی حالت مین کسی کو مخاطب کرلیتا ہے مگر نہ اوس کو سنانا مقصود ہوتا ہے اور نہ یہ اعتقاد کہ وہ سنتا ہے بلکہ محض اپنے درد دل کا اظہار ہوتا ہے ۔ انبیاء بہی بشر ہوتے ہین تقاضائے بشریت سے الگ نہین ہوسکتے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر پکارنا بہی اسی قسم مین داخل ہے اور یسمعون کا تسمعون کی سند قوی دکہانا ضروری ہے ۔

پہر اعتراض تو سائل کا یہ تہا کہ جب مردے سنتے ہین تو جیسا ہم اولیاء اللہ کی زندگی مین ان سے عرض کرتے ہین ۔ کہ ہمارے لئے خدا کی جناب مین یہ دعا کرو ۔ بعد الموت بہی ان سے استدعا کرسکتے ہین ۔ پہر تو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑہنا بہی جائز بلکہ عین ثواب ہوگیا ۔ لا الٰہ الا اللہ ۔ دوسرا مضمون خاتون عصمت کا گویکی سے ہے ۔ اس مین کچھ ایسے فقرے تہے ۔ جو انتہا درمایوسی مین نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین ۔

"ہم نے زیادہ تعلیمیافتہ ہوکر کرنا ہی کیا ہے ۔ یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا ۔ یعنے اگر ہم اپنا بھلا برا جاننے لگ گئین ۔ تو پھر مردون کی زندگی بہی عذاب جان ہوجائیگی اب تو یہ ہے ۔ کہ صبر کا سبق عمدہ پڑہا ہوا ہے ۔ وہ روز اول کا جسکی قسمت مین کسی کے تابع رہنا اور سخت مشکل کام خانہ داری کے فرائض اولاد کی مصیبت لکہی ہوئی ہو ان سے تو ہرگز نجات نہین ہونے کی ۔ اگرچہ ولائیت پڑھنے جائین" ۔ ایک اعتبار سے تو یہ جو کچھ لکہا ہے ۔ بالکل ٹھیک ہے مگر عورتون کے تعلیمیافتہ ہونے سے مردون کی زندگی وبال جان ہوجائے ۔ یہ ٹھیک بات نہین بلکہ ایسی صورت مین وہ مردون کے لئے زیادہ مودت ورحمت کا موجب ہوسکین گے ۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ مردان کی حق تلفی کرتے ہین ۔ تو یہ الزام عورتون پر بہی عائد ہوسکتا ہے ۔ ہم معزز خاتون کو یقین دلاتے ہین ۔ کہ عورتین ہی مشکل کام نہین کرتین بلکہ مرد ان سے بڑھ کر مشکلات مین پڑتے اور اپنی اولاد کے لئے اپنی زندگی تلخ کرتے ہین ۔ تابع رہنا بصورت غلامی بے شک تکلیف دہ ہے مگر مودت ومحبت کے رنگ مین یہ مسرت افزا ہے (اکمل)

ایک نئی بدعت اس عنوان سے رسالہ المجدد مین ایک صاحب نے یہ رونا رویا ہے کہ آجکل اکثر دلن کے پاس فوٹو کی تصویرین بزرگان سلسلہ عالیہ چشتیہ کی دی گئی ہین ۔ مثلاً حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب و پیر حیدر شاہ صاحب جلال پوری ۔ اور پہر لکہا ہے کہ وہی شاہ سلیمان تونسوی ۔ خواجہ اللہ بخش اور خلیفہ محمد حسن (رحمۃ اللہ علیہم) کی مطبوعہ تصویرین عجب انداز سے کھینچی ہوئی شامل کی گئی ہین ۔ میرے خیال مین ایک شخص نقشبندی کو کوئی حق حاصل نہین کہ وہ اس بارہ مین کسی چشتی پر معترض ہو ۔ بندۂ خدا ! اپنے منہہ مین گریبان ڈالکر دیکھ ان کے پاس تو تصویرین ہین اور تمہارے دلون مین یہ بت ہین ۔ مین جہوٹ نہین

استفسار اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط بنابر جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا ہے چونکہ آپ کا خط بہت طویل ہے اور بعض سوال بار بار آجاتے ہیں اس لئے آپ کے سوال قولہ کے ساتھ لکھ کر جواب دیا جائیگا وباللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

قولہ عامہ مسلمان اصول اسلام کو تسلیم کرتے ہیں احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ اگر اختلاف ہے تو جزئیات میں نہ احکامات وارشادات قرآن مجید میں جزئیات بھی وہ جو کہ بشارات یا کہ پیشگوئی کی صورت میں ہیں۔

اقول۔ اختلاف صرف جزئیات میں نہیں بلکہ اصول میں ہے اور اصول اسلام کو ہمارے مخالفین کب تسلیم کرتے ہیں کیا رسول کا ماننا جزو اسلام یا رکن اسلام یا شرط نہیں یا اصول اسلام سے نہیں۔ کیا یہ ایک جزئی مسئلہ ہے؟ پھر انبیاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور اُن کے بعد والے سب شامل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یؤمنون بما اُنزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون ؎ (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اس پر ایمان لاویں اور جو پچھلی کسی گھڑی میں اُتارا جائیگا اس پر بھی یقین رکھیں) پھر انکار رسول تو بجائے خود رسولوں میں تفرقہ کرنے کو بھی سخت کفر اور کرنے والے کو پکا کافر فرمایا ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا والذین آمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یؤتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما ؎ (بے شک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں ہم مانتے ہیں بعض کو اور انکار کرتے ہیں ہم بعض کا اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ بنالیں وہ سچ مچ اور پکے کافر ہیں۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے عذاب دردناک۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق نہیں ڈالتے درمیان ایک کے بھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کا اجر ضرور دے گا اور اگر اُن سے کوئی غلطی بھی ہوجاوے تو معاف کردیگا کہ غفور الرحیم ہے) اس آیت شریف میں اصول ایمان کا بیان ہے۔ کیونکہ اُن کے انکار پر کفر بلکہ اصرار پر عذاب کا وعید بھی ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ دوم کُل انبیاء و رُسل پر ایمان۔ سوئم اُن کا باہم تفرقہ نہ کرنا۔ کیا معنے کسی کو ماننے کسی کو نہ ماننے یا کسی کے لئے سلسلہ رسل سے کوئی علیحدہ تخصیص کرے جیسے مسیح ابن اللہ کہنا یا مسیح کو بخلاف کل رسل بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر پرچڑھانا اور آسمان پر رہنا کھانے پینے پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج نفسانی کے خدا تعالیٰ کی طرح زندہ ماننا اسی طرح عالم الغیب وخالق ومحی الموتی ماننا یا اُس کو دوبارہ بعد زمانہ دراز مبعوث ہونے والا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون تفرقہ بین الرسل نہ کرنا اور جگہ بھی آیا ہے۔ یہ خط متحمل نہیں کہ تمام آیات ۔۔۔۔۔ مع ترجمہ لکھوں اس لئے اُن کا حوالہ ہی دیا گیا۔ اوّل پارہ اوّل رکوع ۱۶ وہاں عیسائیوں کا ذکر بھی ہے۔ دوسرا سورۃ بقرہ کا آخری رکوع۔ تیسرا تیسرا پارہ آخری رکوع آپ ان مقامات میں دیکھیں کس قدر تاکید عدم تفرقہ کے لئے ہے اور پھر ان آیات کے اول آخر کو دیکھو۔ یہ اصول اسلام سے ہیں یا جزوی معمولی۔ بلکہ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس کی بابت تمام رسل اپنی اُمت کو ڈراتے آئے یعنے دجال اور اس کا قاتل مسیح نبی اللہ کا آنا سوائے اس کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بہت کثرت کے ساتھ پیشگویاں کیں۔ کیا اس کو کوئی جزوی اختلاف کہہ سکتا ہے۔

غرض اول تو یہ جزوی اختلاف نہیں۔ بلکہ اصول اسلام میں سے ہے۔ جس کے مُنکر کو اللہ تعالیٰ نے کافر کہا ہے دوسرا یہ اختلاف احکامات وارشادات قرآن مجید میں اختلاف ہے۔ تیسرا بشارات کے اختلاف پر بھی منکرین انبیاء کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اُن پر عذاب نازل ہوا بلکہ صرف تفرقہ پر بھی عذاب الیم کا وعید فرمایا۔ اوّل خود مسیح کو ہی دیکھو۔ اس کے ساتھ اختلاف بشارات میں ہے تھا۔ فریسی فقیہوں کو خود حضرت مسیح موسیٰ علیہ السلام کی گدّی کا مالک قرار دیتے ہیں اور خود ہی اُن کو سور اور سور کے بچے اور ریا اور حرامکار بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں اُن کو ملعون کہا گیا:۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسی بن مریم ؎ (ملعون ہوئے بنی اسرائیل کے منکر حضرت داؤد اور حضرت مسیح کی زبان پر) وہاں بھی تو بعینہٖ اختلاف بشارات تھا کہ یہود حضرت ایلیا کو بجسدہ العنصری نازل کرلتے اور حضرت مسیح بروزی طور پر۔ حضرت بشارات کا اختلاف جزوی اختلاف نہیں ہوتا۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ بلکہ بغاوت ہوتی ہے ونیز جیسے حضرت مسیح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفاء تھے۔ اسی طرح حضرت امام بھی شریعت محمدؐی کے خاتم الخلفاء ہیں۔ یہود کو اُن کے اختلاف کے سبب قرآن میں کافر کہا گیا۔ پھر کیا وجہ کہ اس خاتم الخلفاء کے مُنکر کو بعینہٖ اسی شکل میں کافر نہ سمجھا جاوے

ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا کہ قرآن مجید موجود احادیث موجود۔ جن سے دیکھ کر انسان عملدرآمد کرسکتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کافر ہوجاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب نے کوئی دعوی کسی نئی شریعت کا نہیں کیا۔ میں نے کہا حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے (اور وہ بائیبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسوی تھے۔ ان کے پاس تورات طالمود وغیرہ کتابیں موجود تھیں اُن کے علم کے خود حضرت مسیح ایسے قایل تھے کہ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ فقیہہ اور فریسی حضرت موسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں ان کا کہا مانو۔ باوجود اس کے ان کے منکرین کو آپ کافر کہتے ہیں۔ آپ ہی فرماویں کہ یہود میں اور آپ میں کیا فرق ہے کہ آپ کو کافر نہ کہا جاوے۔

اس موقعہ پر اس بات کی ضرورت تھی کہ میں حضرت امام کی نبوّت ورسالت وماموریت کا ثبوت دیتا مگر چونکہ آپ کو حضرت امام پر اُن کے تمام دعاوی میں ایمان ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے اس خط میں لکھ بھی دیا ہے اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اختلاف بشارات پر ہے یہود تمام عرب سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ وہ بھائیوں میں سے کے معنی بنی اسرائیل میں آنا سمجھتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسماعیل میں سے آئے حالانکہ ان کو قبل بعثت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حضور پر ایمان تھا کہ اپنے اصلی وطن بیت المقدس کو چھوڑ کر اُسے خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کی طرف ہجرت کرکے آئے تھے۔ اُن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ؎ (دعائیں مانگتے اور فتح چاہتے کفار پر مگر جب

عزیز

وہ پہنچانا ہوا آگیا تو منکر ہوگئے۔ سو لعنت اللہ تعالیٰ کی ایسے کافروں پر) دیکھو یہ ہے نتیجہ اختلاف بشارات کا۔ حضرت مسیح کی زبان پر ملعون۔ پھر حضرت نبی کریم صلعم کی زبان پر ملعون و مغضوب ہوئے جس اختلاف کا نتیجہ لعنت و غضب الٰہی ہو کیا وہ اختلاف معمولی یا جزوی ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قولہ احکامات اور بشارات کے اختلاف سے ایک دوسرے کو کافر کہہ دینا سمجھ میں نہیں آتا اقول و باللہ التوفیق۔ آپکو اب تو انشاء اللہ تعالیٰ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اختلاف بشارات معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ سارا کارخانہ ارسال رسل کا دارومدار اسی پر ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں والا رسول تو پیشگوئیوں کی تصدیق سے مانا جاتا ہے اور جس اصلاح کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے وہ اصلاح سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ وہ رسول مانا جاوے جیسے کوئی مثلاً تحصیلدار جب تک تحصیلدار نہ مانا جاوے کوئی انتظام تحصیل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال باوجود اس کے ہم نے کسی پر فتویٰ کفر کا ابتداءً نہیں دیا۔ بلکہ خود مخالفین نے حضرت امام پر فتویٰ کفر لگا کر اپنے پر وہ فتویٰ عائد کیا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ ہو تو کفر اسی پر رجوع کرتا ہے۔ پھر ایسی حالت میں اُن کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں۔ قولہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ دیا اس وجہ سے کفر کا مستحق وہی ہے ... امام یا مسلمان کو کافر کہا ہو نہ عام مسلمان۔ اقول و باللہ التوفیق۔ ہم بھی سب کو کافر نہیں کہتے اور نہ کافر سمجھتے ہیں۔ ہاں اکثر ایسا ہے کہ مسلمان یا علماء یا فقراء مشائخ کے زیر اثر ہوتے ہیں یا دونوں ... سادات کبراء کے زیر اثر ہوتے ہیں جیسے انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ۳۳ (ہم سادات اور امراء کے تابع ہوگئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اس راہ سے بہکا دیا۔) جو فتویٰ علماء نے لگایا جو طریق رؤساء ہو ... اُن کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا ۱۹ (کیا تو گمان کرتا ہے کہ عوام لوگ سن لینگے یا سمجھ لینگے وہ تو بالکل ایسے چارپائے ہیں جو گھروں میں لوگوں کی نعمت کھا کر پرورش پاتے ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے) کیا معنے خانہ زاد حیوانوں کی طرح یہ بھی اپنے آقا افسر مالک کے ماتحت رہتے ہیں۔ انعام سے گئے گزرے اس لئے کہ انہوں نے اپنے اصلی مالک اور اصلی منعم کو نہیں پہچانا۔ مگر باوجود اس کے کیا سبب بے علمی یا کمی یہ کسی سزا سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے

کہ جب قیامت کو عوام سزایاب ہوں گے تو امراء کو کہینگے لولا انتم لکنا مومنین ۲۲ (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہو جاتے) دُنیا میں ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے ظالم نہیں مگر یہ عوام بھی عذاب الٰہی میں گرفتار رہے ہیں یا نہیں پس یہ لوگ بھی معذور نہیں وما یومنون اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون پر آپ غور کریں۔ قولہ ہزارہا ایسے لوگ ہیں جو کہ حضرت اقدس کو مہدی یا مسیح تو نہیں مانتے مگر نیک انسان تسلیم کرتے ہیں اور بعضے سکوت کی حالت میں ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی نسبت کیا کہا جاوے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپ تجربہ کر لیں۔ یہ لوگ مداہن یا تقیہ باز یا منافق یا نہایت بودے و کمزور دین سے بے خبر ہیں اصل میں ان کا دل انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے اکثرھم للحق کارھون ۱۸ (عوام اس سچ کو ناپسند کرتے ہیں) جب آپ ان لوگوں سے گفتگو کریں۔ تو آپ کو پتہ لگے کہ ساکت لوگ اندر سے کیسے بغض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک شخص میرے ... میرے پاس درس قرآن مجید سننے کے لئے آیا کرتا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا اور حضرت امام کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ اتفاقاً میرا حقیقی بھائی ... نہیں پڑھا۔ میں نے ... کئی بار تعریف کرتا تھا ... سچا جانتا ہو۔ اُس کا جنازہ ... کہا اگر ... اس کے زمانے میں مامور ... سچا سمجھا ... کے گواہ ... دعویٰ کس طرح سچا مانا جاوے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے ... کے ساتھ عملوا الصالحات شرط رکھی ہے ... اُس کے منہ سے نکلا کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر ہیں پھر وہ اسی جوش میں کہہ اٹھا کہ ہم کو تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ آریہ کہتے ہیں کہ شیطان خدا سے بھاگا پھرتا ہے۔ اُس کو پکڑ نہیں سکتا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا اور پھر کبھی نہ آیا۔ غرض یہ ساکت لوگ عجیب عجیب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو چھیڑنے سے ان کی نیک دانی و سکوت کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرا ساکت لوگ معذور بھی نہیں۔ کیونکہ مامور کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں پر ہی منقسم

کیا ہے ایک حصہ مامور مع رفقاء دوسرا حصہ اس کے مکذب۔ ساکت کا حصہ اس سے الگ نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ ساکت لوگ بھی مکذبین کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ دیکھو فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ ۲۴ (کون بڑا ظالم ہے اس سے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولے یا سچ کو جھٹلاوے جب اُس کے پاس آ جاوے۔ قولہ کوئی بھی ہو کسی کو اصول اسلام سے انکار نہیں۔ رہا عمل سو عملاً جیسے غیر احمدی غافل و سُست ہیں ویسے ہی احمدی بھی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگرچہ وہ پابند صوم و صلوٰۃ ہو نماز منع ہے اقول و باللہ التوفیق۔ اصول اسلام کا ذکر تو پہلے ہی ہو چکا حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر۔ اس واسطے احمدی کے پیچھے جائز ہے صلوا خلف کل کافر نہیں آیا۔ اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں۔ برہمو بھی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور انبیاء کو نیک جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ایک کی خوبی ہم لے لیتے ہیں کیا کسی مسلمان احمدی یا غیر احمدی کے نزدیک ان کے پیچھے نماز جائز ہے ... بعض انبیاء کو نہیں مانتے اور سوائے رسالت باقی اصول ان کے اسلام سے قریب قریب ہی ہیں کیا ان کے پیچھے نماز ... احکامات میں جتنی نسبت قرآن شریف میں ... دیا گیا اور نہ کرنے پر وعید ... اگر احمدی غیر احمدی ... نہیں دیتے تو کیا صرف بشارات ... کے انکار ... جبراً اس قدر ... کر لیا ہے۔ اقول اس کا ... جواب ہو چکا۔ آپ فرماتے ہیں۔ ایک گورنر کا انکار اور ایک قانون غلطی کیا دونوں کی سزا یکساں ہو سکتی ہے وہ تو بغاوت کی سزا ہوگی اور ... قولہ نماز اور تمام مسلمانوں کا کفر بہت ہی نازک خیال ہے اقول و باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کافر کہنے سے نہیں رکتا اگر وہ کفر کرے خواہ وہ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور اسی طرح اس کے رسول بھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل بنی اسرائیل کتنے لاکھ تھے کیا سب کو بد اور حرامکار اور سور اور سور کا بچہ نہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف تمام دنیا تھی کیا وہ اُن کو کافر کہنے سے رک گئے خصوصاً مکی زمانہ کیسا نازک بیکسی اور بے بسی کا زمانہ تھا۔ ہاں قوی الایمان مومن کبھی نہیں ڈرتا۔ جیسے صحابہ نے بادشاہوں کے دربار میں جا کر اُن کو تبلیغ کی۔ قولہ جہاں کہیں ایک آدھ احمدی ہو۔ وہاں پر قریب قریب غیر ممکن ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے خصوصاً جبر کا حکام

ہم ذکر اللہ کے مخالف نہیں

سراج الاخبار میں پھر ایک تنکے کی آڑمیں شکار

کھیلنے والے پردہ نشین نامہ نگار نے ہمارے خلاف کچھ لکھا ہے گر میں نہیں سمجھتا کہ ان لمبی لمبی بے مقصد تحریروں سے کیا مقصود ہے۔ نہ میرے دعوے کو سمجھتے ہیں اور نہ جو کچھ میں پوچھتا ہوں اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ مصری کی مثال دینے سے میری یہ غرض تھی کہ جیسے مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی محض زبان سے اللہ اللہ رٹنے پر وہ نتائج مرتب نہیں ہو سکتے جو احکام اللہ کی فرمانبرداری پر ہونے چاہئیں:۔

(۲) اگر مسلمان یونہی زبان سے اللہ اللہ کہتے جانا اور تسبیح کے منکوں کو پھیرتے جانا۔ ذکر اللہ سمجھتے ہیں تو وہ غلطی کرتے ہیں۔

(۳) قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن کا شان نزول دیکھو تاکہ تمہیں معلوم ہو اس سے کیا مراد ہے۔ اگر کوئی شخص یا اللہ یا رحمٰن کہکر دعا کرتا ہے تو اسے کون منع کرتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دعا کرنا نہ اس ... بیٹھ جانا اور پھر زبان ہلاتے جانا اس کے کیا معنے ہوئے

(۴) میں لعنتی سمجھتا ہوں اس کو جو کہ زبان یا دل سے خدا کے نام لینے کو عبث گردانتا ہو لیکن ... نام لینا ان طریقوں سے ہو جو میرے سید و مولا نبی کریم صلعم نے فرمائے ... ہندو برہمن۔ جوگی بھی اس کا نام اپنے خیال کے مطابق جپتے ہیں مگر ... ایمان سے کہو کیا ان کی یہ عبادت مقبول ہے ... ایک مومن مسلم کے منہ سے اس کا یہی جواب نکلیگا کہ "ہرگز نہیں" کیوں؟ سنت نبوی ... نہیں تھا۔ صحابہ بھی ذکر اللہ کرتے تھے مگر مجھے دکھاؤ کہ وہ سب الوؤں میں ... ہاتھ پاؤں توڑے بیٹھے رہتے تھے اور تسبیح گردانی کرتے رہتے تھے انہوں نے اپنے مالوں اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا اور توحید کے ذکر سے ساری سرزمین عرب کو گونجا دیا پس لے میرے دوستو ... ذکر اللہ۔

(۵) بیشک میں نے کہا کہ جو آیات پیش کرتے ہو۔ ان کے معنے تم نہیں سمجھتے مگر یہ افترا ہے کہ صحابہ یا رسول خدا ان کے معنے نہیں سمجھے تم مجھے کہیں نبی اکرم صلعم کے طرز عمل یا قول صحیح سے دکھا دو کہ وہ بھی اللہ کے ذکر کی مراد ... ان کرتے جو ان نقشبندیوں کے معمولات سے ہے۔

(۶) کتنا بڑا بہتان ہے اور کیسا افترا۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر ایک دن تو اس کے حضور میں حاضر کیا جائیگا کیا فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً کے معنے جو پہلے بیان کئے "کہ اپنی ہر حرکت و سکون میں خیال کر لو کہ یہ خدا کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں" اس سے میری یہ مراد ظاہر ہوتی ہے کہ صلوۃ چھوڑ دو بھنگ کا پیالہ نوش کرو۔ غافل انسان سن اور ... میرا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کام کے کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں اور پھر اسے کر مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ مجاہدہ اور سب مجاہدوں سے مشکل اور یہی حقیقی اسلام ہے زبان سے اللہ اللہ کرنا قلب پر ضربیں لگا لگا کر اس میں اختلاج و خفقان کا مرض پیدا کرنا اور ایسے یہ سمجھنا کہ ہمارا دل ذکر کر رہا ہے بہت ہی سہل۔ مگر یہ بہت ہی مشکل کہ ہر ایک حرکت و سکون بلکہ دل کا خیال تک بھی اللہ کے احکام کے خلاف نہ ہو علامہ نورالدین اپنے ایک مرشد کا ذکر کیا کرتے ہیں کہ یہ منازل تو میں سب چھ ماہ میں طے کر گیا مگر حضرت امام نے جب سمجھ میں آیا ایک ہی بات بتائی ابھی تک اس کی مشق ٹھیک نہ ہوئی۔ میں پوچھتا ہوں کتنے انسان ہیں جو پانی پینے سے پہلے یہ غور کر لیتے ہیں کہ ہم و امثالنا کی تعمیل میں یہ پانی پینے لگے ہیں یا پیاس کتے کو بھی لگتی ہے اور انسان کو بھی دونوں پانی سے بجھاتے ہیں مگر انسان اور کتے میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ لاریب وہ میں ہی ہوں جس نے کہا ذکر کثیر نماز کے سوا کبھی ممکن ہی نہیں" اگر تم کوئی ایسی ترکیب بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسا نہ کر سکو گے نماز سوا دیگر اذکار پر بالکلیہ ذکر کثیر کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور میں کیوں نماز کو ذکر اللہ نہ کہوں۔ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر۔

(۷) مجھے اس پاک نام اللہ کے ساتھ ضد نہیں یہ تو میرا دین و ایمان ہے ضد تو اُن کو ہے جو اللہ تعالیٰ ایسے رب العالمین رحمٰن۔ رحیم خیرالرازقین۔ اقرب من حبل الورید کے ہوتے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ رٹتے ہیں آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے نام سے کن کو ضد ہے حقیقی مردے زندہ کرنے والا کون ہے؟ میں شرح صدر سے جواب دونگا کہ اللہ اگر تمہارا دل تمہیں ایسا کہنے سے ملامت کریگا کیونکہ بقول تمہارے عیسیٰ نے بھی مردے زندہ کئے تمام اشیاء کا خالق کون ہے میں ایک انشراح کے ساتھ جواب دینے پر تیار ہوں کہ اللہ مگر وہ دل کس کا ہے جو ایسا کہنے سے روکیگا کیونکہ کچھ طیور عیسیٰ نے بھی بنائے الٰہی عالم الغیب ہونا۔ لایزال و لایموت وغیرہ صفات جو محض خاصہ الوہیت ہیں تم لوگوں نے ایک عاجز انسان کو دے رکھی ہیں۔

(۸) میں نے کب کہا کہ زبان سے کوئی ذکر مفید نہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کے لئے تو ہمارے پاس نبی اکرم صلعم سے سندیں موجود ہیں۔ بلا تدبر اللہ اللہ کرنے یا قواعد مقررہ کے ساتھ دل میں پڑھنے کی کوئی سند تلائی ہوتی پھر سبحان اللہ وبحمدہ سبح بحمد ربک کی اور سبحان اللہ العظیم سبح باسم ربک العظیم کی تعمیل ہے اور یہ ایک دعا ہے جس میں اس تمام عیوب و نقائص سے پاک ہستی کے سامنے اپنی خطا کاریوں کمزوریوں کا اقرار اور اس سے امداد کی درخواست ہے دوسری حدیث "اذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی" میں نہیں خیال کر سکتا کہ اس سے تم نے کیا سمجھ لیا ایک مومن انسان ہر وقت اپنے مولا کریم کو یاد رکھتا ہے مگر یاد کرنے کے معنے خدا جانے الٹی سمجھ والے کیا سمجھتے ہیں ایک آقا کے دو غلام ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جسے کچھ کام بتایا گیا۔ اب وہ اسی کی ڈیوڑھی پر بیٹھ کر اپنے آقا کا نام جپنے لگ جاتا ہے اور صبح سے شام تک سلطان سلطان سلطان رٹے جاتا ہے دوسرا وہ ہے جو اس کے حکم کی تعمیل میں چلا گیا اور صبح سے شام تک اپنے کام میں لگا رہا اور دل سے اپنے مولیٰ کو نہیں بھولا۔ اسے یاد ہے کہ میرا ایک آقا ہے اور ہر حرکت و سکون میں وہ یہ غور کر لیتا ہے کہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ بتاؤ ان دونوں میں کون اچھا۔ ایمان والے بے ساختہ بول اٹھینگے وہ دوسرا۔ میں حیران ہوں کہ میرا ذکر کرنے سے یہ کہاں سے تم نے سمجھ لیا کہ گلا پھاڑ پھاڑ کر اللہ اللہ چلانا یا اللہ تعالیٰ کے انعام اور اس کی قدرتوں کا ذکر کرنا اس کا ذکر نہیں کیا قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا اور بامعنی سنانا اللہ کا ذکر نہیں کیا ذکر یہی ہے جو حلقہ میں بیٹھ کر کیا جائے۔

(۹) واذکر اسم ربک کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں حضرت! اس سے مراد ہے اپنے رب کی عظمت اور اس کی رفعت و جلال کا ذکر کرو یعنی توحید الٰہی کا وعظ۔ اور پھر اس میں مخلوق الٰہی کی کچھ مطلق پرواہ نہ کرو اسی لئے وذرنی والمکذبین فرمایا۔

(۱۰) فاذا قضیتم الصلوۃ کے یہ معنی بھی ہیں اور ہم تمہیں تفسیروں سے بھی دکھا سکتے ہیں کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو۔ تو اس کا ذکر بحالت قیام و قعود کرو کس طرح؟ کما ھدا کم جس طرح تمہیں ہدایت دیگئی اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد فرمایا کہ کاروبار میں بے شک لگ جاؤ۔ یہودیوں کی طرح دن بھر کام نہ کرنا یہ کوئی حکم الٰہی نہیں بلکہ بیشک کسب معاش جائز طریق سے کرو مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نہ بھولے ہر وقت یہی خیال رہے کہ میرا مولا ہے اور علیم بذات الصدور ہے وہ میرے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے پس ایسے وسوسوں کا سلسلہ کبھی نہ شروع ہونے دے جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں وہ سمیع ہے پس جو بات میرے منہ سے نکلیگی اسے وہ سنتا ہے خواہ سات پردوں میں کی جائے اور جو فعل مجھ سے سرزد ہوگا اسے دیکھتا ہے خواہ کتنے پردوں میں ہو۔ جب یہ یقین درجہ کمال کو پہنچ جائے تو انسان گناہوں سے پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک ہونے کا۔ ظاہر پرستوں نے ان باتوں کو سمجھا نہیں ان کے خیالات ان کے اقوال اُن کے افعال مرضیات الٰہی کے خلاف ہوتے ہیں مگر وہ اللہ اللہ کئے جاتے ہیں اختلاج قلب کو دل کا ذکر سمجھتے ہیں یکسوئی کے ثمرات جو کافر و مومن کے لئے یکساں ہیں کشوف اور سیر الی اللہ اور الی اللہ خیال کرتے ہیں رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ سے بھی یہی مراد ہے۔ تجارت میں مصروفیت اور دنیوی طمع اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے مگر میرا خدا فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں ایک دم بھی میں نہیں بھولتا وہ نہ سودا کرتے ہوئے راستبازی کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں اور نہ اس میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز وغیرہ ہی نہ پڑھیں یا وقت کے آخری حصہ میں پڑھیں کیا و تفسیری نہیں ہوتی ہو جو تم اقام الصلوۃ کو ذکر اللہ سے الگ بنا رہے ہو اور ہم نے تو دوسری توجیہ کے مطابق بھی معنے کر دیئے ہیں اور پھر یہ کہنا کس دلیل سے ہے کہ نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ تو بیٹھ کر اللہ اللہ بھی حسب قواعد نقشبندیہ کرو۔ درمنثور کی جو عبارت واذکروا اللہ ذکراً کثیراً کی تفسیر میں پیش کی ہے وہ بالکل ہماری تائید میں ہے۔ دیکھو وہ لکھتا ہے کہ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید یہاں یہ تو نہیں لکھا کہ اللہ اللہ زبان سے کرتے رہنا یا دل میں اختلاج پیدا کرنے کے لئے خاص شرائط خود ساختہ کے ساتھ۔ اور تفسیر ابن عباس میں کثیراً علیٰ کل حال اور روح البیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مامورمن اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر۱۴ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

مامورمن اللہ کا علم لدنی ہوتا ہے یعنی وہ کسبی نہین وہبی ہوتا ہے اور وہ تمام لوگون کے علوم پر غالب ہوتا ہے کوئی شخص علم مین اوس کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ اللہ تعالےٰ اس پر وہ اسرار اور حقائق و دقائق اشیار کہولتا ہے کہ دوسرون پر ہرگز نہین کھلتے۔ دیکھو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونے کے ایسی فصیح وبلیغ کلام کرتے تہو کہ عرب کے شعرار وفصحار دنگ ہوگئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنا کلام قرآن کریم اون پر نازل فرمایا کہ جسکی ایک آیت کے مقابلہ پر بہی کوئی اس کی نظیر نہ بنا سکا اور قیامت تک اس کا یہ معجزہ قائم رہے گا غور کرنیوالے اور پاک دل لوگون کے لیئے یہ اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بڑی بہاری دلیل ہے۔ مگر کج فہم اور مغرور لوگ ہرگز سمجھ نہین سکتے۔ پہر دیکھیئے اس زمانہ مین ہمارے حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود ہین۔ یہ بہی امی ہین حضور نے علم قرآن۔ فقہ وحدیث وغیرہ کی ہرگز باقاعدہ تعلیم حاصل نہین کی تاہم اللہ تعالےٰ نے حضور کو ان کا ایسا علم دیا ہے اور ایسی سمجھ اور ملکہ عطار فرمایا ہے کہ دوسرے اون کے مقابلہ سے عاجز ہین وہ لوگ جنھون نے تحصیل علم مین عمرین گذار دین اور مختلف مقامات دنیا مین سفر کرکے بڑے بڑے جید اور مشہور علمار وفضلار سے تعلیم علوم دینی وغیرہ حاصل کی وہ آج اوس کے قدمون مین بیٹھے ہین اور اوس سے روحانی فیوض و دینی علوم کے فیوض ونکات وحقائق سے اپنے آپ کو بہرہ اندوز کر رہے ہین۔ کیا اون کے منجانب اللہ ہونے کی یہ کچھ کم دلیل ہے نہین بلکہ بڑی بہاری دلیل ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کیطرف سے اون کو یہ علوم اور اسرار عطار نہین ہوئے تو اور کس کی طرف سے ہین۔ کیا مکارون اور دنیا دارون کو بہی ایسے معارف اور حقائق اور رموز علم الٰہیات حاصل ہوتے ہین؟ اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ لایمسہ الا المطہرون یعنے قرآن کریم کے معارف ونکات صرف پاک لوگون پر ہی کھلتے ہین۔ مگر بے سمجھ۔ متعصب اور متکبر لوگ ایسے پاک لوگون کو بہی مکار اور دنیادار کا لقب دیتے ہین جن کا کوئی شخص بہی معارف قرآنی اور علوم الٰہیات مین مقابلہ نہین کرسکتا۔ اگر یہ لوگ ذرا بہی ہٹ دہرمی۔ ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر خیال کرین کہ کیا کاذبون اور مکارون پر معارف و دقائق ایسے کھلا کرتے ہین اور خدا تعالےٰ کیطرف سے ایسے فیوض اور برکات نازل ہوتے ہین اور کلام الٰہی کا ایسا باریک اور صحیح فہم بخشا جاتا ہے تو ضرور ان کو کچھ سمجھ آجائے اور خدا کے برگزیدہ کی شناخت حاصل ہوجائے مگر افسوس ضد۔ تعصب اور جہالت اور تکبر نے ان کی سمجھ صحیح اور روحانیت کی بالکل ستیاناس کردی اور جہالت اور کج فہمی نے ان کے دلون کو ایسے اندر سے کہالیا جیسے آہن زنگ خوردہ کہ جو ہرگز صیقل ہوکر شیشہ نہین بنایا جاسکتا۔ مینے کئی جاہلون کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو یا بحث مباحثہ نہین کرتے صرف کاغذ لکھنے مین مصروف رہتے ہین۔ کسی عالم کے سامنے ہوکر کلام تو کرتے ہی نہین ایسے جاہلون کو معلوم نہین کہ اگر اون کے علمار کچھ علمی لیاقت رکھتے ہین تو کبھی تو وہ بہی حضور علیہ السلام کی کسی کتاب کا جواب لکھتے یا اس کے مقابل پر کچھ تحریر کرتے اور اس طرح دنیا مین اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکھاتے مگر انہون نے کبھی کچھ بالمقابل نہ لکھا جس سے اپنے بے علمی اور کم مائگی کا پورا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس نے بعض اوقات بڑے غیرت دلانے والے الفاظ مین اون کو کہا کہ کچھ مقابلہ مین لکھو۔ مگر کبھی کسی نے کچھ نہ لکھا۔ دیکھو سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی مین لکھنے کے لیئے کیسے جوش دلانے والے الفاظ مین حضرت اقدسؑ نے پیر گولڑوی کو دعوت کی اور یہان تک کہا کہ تم گھر مین بیٹھ کر ہی لکھو اور دوسرون سے امداد بہی لے لو بلکہ چاہو تو عرب کے علمار بہی اپنے شامل کرلو اور ہمارے مقابلہ تفسیر سورۃ فاتحہ لکھو۔ مگر افسوس اوس نے اور نہ کسی اور نے دنیا مین اون کے مقابلہ مین تفسیر لکھی اب مخالف لوگ غور کرین کہ جن کو اتنا بہی علمی مادہ نہین کہ کوئی ایک رسالہ مقابلہ مین نکالین۔ وہ زبانی بحث مباحثہ کی کیا لیاقت رکھتے ہین ایسا کہنے سے کہ مرزا صاحب کسی سے بالمشافہ گفتگو نہین کرتے اون کی مراد صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ عوام کالانعام کو خوش کیا جاوے اور زبانی مباحثات جو کسی قواعد کے ماتحت نہین ہوتے اور اون سے حق طلبی مقصود نہین ہوتی اور صرف ہارجیت مراد ہوتی ہے اون سے کوئی نیک نتیجہ مترتب نہین ہوتا اور نہ کوئی فیصلہ ہوسکتا ہے اور اون کا یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو نہین کرتے بلکہ وہ تو ہر وقت طالب حق کی تسلی وتشفی کرنے کو تیار ہین اور یہی خدا تعالیٰ کیطرف سے اون کو خدمت سپرد ہے کوئی جتنے سوال کرے حضرت جواب دیتے جاتے ہین۔ جب تک طالب حق کی تسلی نہ ہو۔ اور اگر کوئی طالب حق ہی نہ ہو تو اس کی تسلی کیونکر ہوسکتی ہے۔ فتدبر۔

علاوہ ازین اور کئی کتابین اور رسالجات حضرت اقدس کیطرف سے شائع ہوئے مگر مخالف علمار سے کبھی کوئی تحریر بالمقابل نہ نکلی۔ اور اگر کوئی نکلے تو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر کے آگے ایک قطرہ۔ اور وہ بہی غلیظ اور غیر مصفا۔

اس جگہ یہ جتلا دینا بہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوائل مین حضرت اقدس نے بالمشافہ بہی کئی مباحثات کیئے ہین۔ چنانچہ امرتسر مین عیسائیون کے ساتھ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ و اور کئی آریون سے مباحثے ہوئے۔ اور مسلمان علمار سے بہی دہلی وغیرہ مقامات مین گفتگوئین ہوئین۔ مگر سب مین حضرت اقدس نے مخالفون کو ساکت اور لاجواب کیا اور پہر جو کتابین آریہ وغیرہ کی تردید مین لکھین وہ بے نظیر تالیفات ثابت ہوئین جن کے جواب مخالفون سے کبھی کچھ بن نہ آوے اب مخالفون کا یہ کہنا کہ وہ گفتگو نہین کرتے کس قدر امانت و دیانت سے بعید ہے۔ حضرت دنیا پر ہر طرح سے اتمام حجت کرچکے۔ مگر دل کے اندہون نے نہ کچھ دیکھا اور نہ سنا اور نہ سمجھا۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ

خادم حضرت مسیح موعود ومہدی معہود
خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات

زلزلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بتاریخ ۲۸ - مارچ ۱۹۰۸ء مین مکان کے پچھلے حصہ مین بباعث گرمی بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص اور بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جھٹکہ یعنے دھکہ لگا ہم تینون نے محسوس کیا پھر دوسرا دھکہ لگا پھر تیسرا - گھڑی دیکھی تو پونے چھ بجے شام کے تھے -

ابو سعید عربی مدرسہ - ۱۲۷ اسٹریٹ رنگون

بارش

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج روز شہر سندھ مین قریباً ۳۰ منٹ خوب بارش ہوئی - ابھی تک آسمان ابر آلود ہے - اطلاعاً تحریر ہے - زیادہ و نیاز

شیخ عبد الرحیم محمد اسمعیل سوداگر چرم شہر سندہ ضلع لاڑکانہ

قحط سالی

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب دام عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پرسون سے ابر باران شروع ہو کر شب گذشتہ خاطر خواہ بارش ہوئی ہے جس سے فصل آیندہ کو نفع ہوگا - آرد گندم ۵ ثار چاول ۵ ثار - اب آرد گندم قسم ناقص ۹ ثار ہوا ہے آیندہ بارش شروع ہے - اطلاعاً عرض ہے -

فتح الدین - از پالم پور

برٹش وزیر اعظم کا استعفا

برٹش وزیر اعظم سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب کے مستعفی ہونے کی خبر صحیح نکلی اس کی وجہ علالت طبع ہے اس باعث سر ہنری موصوف اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض انجام نہین دے سکتے ہین - ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ ان دنون یورپ کی سیر فرما رہے ہین وہ مقام بیارٹز مین فروکش ہین اور وزیر اعظم بہادر کا استعفا حضور ممدوح کی خدمت مین بذریعہ ڈاک نہین بھیجا گیا بلکہ ایک خاص [illegible] از قسم کورئیر استعفی کا لفافہ لیکر بیارٹز مین پہونچا - حضور شاہ قیصر نے بہت افسوس سے اون کا استعفا منظور فرمایا ہے آپنے سر ہنری کی خدمات کا صدق دل سے اعتراف فرمایا اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کو جلدی آرام ہو - اس کے بعد یقین ہے کہ سر ہنری ممدوح ہوس آف لارڈز کو منتقل کئے جائینگے - وہان لبرل پارٹی کی بہتر خدمت انجام دینگے آپ کی جگہ یعنے مدار المہام کا عہدہ مسٹر ایسکویتھ صاحب بہادر وزیر خزانہ کو عطا کرین گے - چنانچہ حضور شاہ قیصر نے مسٹر ایسکویتھ کو اسی عہدہ کے لئے بیارٹز مین طلب فرمایا ہے اور وہ لندن سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے ہین آپ بھی مثل مستعفی وزیر اعظم کے مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کے شاگرد رشید ہین آپنے وزیر خزانہ کی حیثیت مین وہ اعلے قابلیت ظاہر کی کہ برٹش قوم دل سے قائل ہے اور یہ آپ ہی کی قابلیت کا اثر ہے کہ پچھلے سال برٹش کے قومی قرضے مین ۵۲ کروڑ روپیہ کی تخفیف فرمائی - اتنی عظیم تخفیف آج تک کسی وزیر خزانہ نے ایک سال کے اندر نہین کی تھی - وزیر اعظم کے تبادلے سے امید ہے کہ لبرل پارٹی کی طاقت کو صدمہ نہین پہنچیگا اس سے لبرل پارٹی اور بھی مضبوط ہوگی -

دختر وائسرائے کی شادی

سنیچر گذشتہ یعنے ۴ - اپریل کو لندن کے گرجہ سینٹ مارگریٹ مین ہمارے حضور وائسرائے کی دختر نیک اختر یعنے لیڈی روبی الیٹ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی وائکونٹ ارنگٹن صاحب کے ساتھ کی گئی ہے جو کہ لارڈ کرامر صاحب بہادر کے فرزند اکبر ہین اسی مبارک تقریب کے لئے حضور لیڈی منٹو صاحبہ لندن مین رونق افروز ہین - کنیادان کی رسم دلہن کے برادر عزیز وائکونٹ ملگنڈ صاحب نے ادا کی - گرجہ مین حاضرین کی تعداد نہایت چیدہ تھی اور دلہن صاحبہ نہایت قیمتی لباس مین پری سی معلوم ہوتی تھین - دولہا دلہن کے جلیل القدر دوستون کی طرف سے اس موقعہ پر جو قیمتی تحائف پیش کش کئے گئے اون کی تعداد بے شمار تھی اور منجملہ دیگر کے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ و حضور ملکہ قیصرہ انگلینڈ و شہنشاہ بیگم روس اور سپین کی ملکہ شاہزادہ حضور پرنس و پرنسس آف ویلز حضور ڈیوک و ڈچز آف کناٹ - لارڈ کچنر - لارڈ کرامر وغیرہ صاحبان کیطرف سے بھی عالیشان تحائف پیش کئے گئے تھے جن کی تفصیل کیلئے کئی کالم اخبار کے درکار ہونگے ایک نہایت قیمتی اور قابل قدر تحفہ حضور وائسرائے کی کونسل کے ممبران جلیل القدر کیطرف سے بھی پیشکش کیا گیا یہ قیمتی موتیون اور اعلے ذات کے جواہرات کی مالا کی صورت مین تھا جسکی بڑی تعریف کی گئی ہے - نکاح کے رجسٹر پر دولہا دلہن کے دستخط ایجاب قبولیت ثبت کئے گئے اور گواہون کے طور پر دستخط کرنے والے ایسے جلیل القدر صاحبان تھے یعنے حضور ملکہ قیصرہ انگلینڈ اور شہنشاہ بیگم یعنے والدہ زار روس اور پرنسس وکٹوریہ - ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ یہ مبارک تعلق نکاح کا دونو خاندانون کے حق مین مفید اور مبارک ثابت ہو - اور یہ جلیل القدر جوڑی اپنے بزرگان ذیشان کے سایہ عاطفت مین پھولے اور پھلے اور حضور وائسرائے اور جنابہ لیڈی منٹو صاحبہ اور ایسے ہی لارڈ و لیڈی کرامر صاحبان کو نیک مرادین دیکھنا نصیب ہو - آمین - (عام)

ایک لیڈی اور چور

رنگون - ۳۰ - مارچ کی شب کو ایک چینی چور نے محکمہ آرڈنینس کے مسٹر کلارک کے گھر سے کئی چیزین چرائین - بعد ازان چپکے کو رائل انڈین محکمہ کے کپتان بشی کی زوجہ کے کمرے مین گیا جب مسز بشی نے اپنی سنگھار میز کے پاس ایک شخص کو کھڑے دیکھا - تو انہون نے اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے سے ریوالور کھینچ نکال کر تین فیر کئے ایک گولی چور کے کلیجہ مین ہوتی ہوئی داہنی طرف پشت سے نکل گئی یہ زمین پر گر پڑا اس کے بہت خون نکلا اس کے پاس سے چوری کی کئی چیزین بھی نکلین -

ہندوستان اور انگلستان کے ریلوے

ولایت کے اخبار مین عجیب کیفیت دیگئی ہے کہ ہندوستان مین ۳۰ ہزار میل سے زیادہ ریلوے جاری ہے اور برطانیہ اعظم (انگلستان و سکاٹلینڈ) مین ۲۳ ہزار ۴۷ میل ہے - یہان ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھ مسافر سالانہ سفر کرنے والے تھے اور وہان ایک اب ۲۴ کروڑ - یہان ۵ کروڑ ۹ لاکھ ٹن مالی سال مین ڈھویا وہان انگلستان یا برطانیہ مین ۴۸ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن - یہان ریلون پر ۲۵ کروڑ ۱۲ پونڈ سرمایہ خرچ ہوا ہے - یہان سالانہ خرچ ایک کروڑ ۴۳ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ ہے وہان سات کروڑ ۲۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے - یہان خالص بچت ایک کروڑ ۴۳ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے وہان ۴ کروڑ ۴۳ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ بچت سالانہ ہے یہان ہندوستان مین فی میل مربع مین اوسط آبادی ۳۹۰ ہے ان اعداد سے ظاہر ہے - کہ ہندوستان مین ابھی توسیع ریلوے کی بے حد گنجائش باقی ہے - ہندوستان مین مزدوری بہت سستی اور کام ارزانی سے ہوتا ہے لیکن وہان ولایت مین دونون چیزین بہت مہنگی ہین -

مثلاً وہاں اوسط خرچ فی میل ریلوے کا ۵۶ ہزار پونڈ ہے اور یہاں صرف ۸۶۰۰ پونڈ اوسط فی میل خرچ پڑتا ہے سررشتہ ریلوے کی بدولت ہندوستان میں لاکھوں آدمی گذارہ پاتے ہیں۔ لیکن بعض اہل الرائے کے نزدیک ریلوے کی نسبت انہار آبپاشی مفید تر ہے۔

تارک الوطن امریکہ

گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل رزولیوشن شائع کیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ برٹش ہند سے جو لوگ تارک الوطنی اختیار کرکے یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ میں جلتے ہیں۔ وہاں کے کام کی حالت اون کے مفید ہے پس تمام لوکل گورنمنٹوں اور منتظموں سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ امریکہ میں جانے کا قصد رکھتے ہیں وہ ان میں مذکورہ بالا خبر کو مشہور کردیں۔ (تفریح)

یورپ میں انارکسٹ فرقہ کی طاقت

ایک تاربرقی مظہر ہے کہ شہنشاہ اسپین کی سیاحت بارسلونا میں بم کے گولے جابجا دستیاب ہوئے تھے اون کی نسبت تحقیقات کیگئی تو ثابت ہوا کہ بارسلونا کے گورنر بعض ذی اثر انارکسٹوں کو بڑی بڑی رقمیں دیتے رہتے تھے کہ اپنے خونی ارادوں سے باز رہیں ان رقموں کے دینے میں جب کبھی دیر ہوتی تھی تو معاً بم کے گولے گرنے شروع ہوجاتے تھے۔ یورپ کے اخبارات اس سے استدلال کرتے ہیں کہ انارکسٹ جماعت کا مقصد اصلی حب زر اور دولتمندی کے خلاف حاسدانہ اور ظالمانہ کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس بیان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے میں ہم جلدی نہیں کرسکتے کیونکہ راوی نول پسند گروہ کے افراد ہی ہمارے سامنے ہیں لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انارکسٹوں کی کوششیں کیسی ترقی پذیر اور مستحکم ہیں کہ اون کے خلاف انتہائی سختی برتتے ہوئے قرنیں گذر گئیں مگر اب تک پوری طاقت میں موجود ہیں۔ با اختیار گورنروں کو ڈرا اور دھمکا کر رقموں کا وصول کرلینا کسی خفیہ طاقت کے لئے انتہائی عروج ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یورپ کی متمول پرستی۔ غربا کشی اور سفاکانہ نازرسی کا جب تک استیصال نہ ہوگا۔ انارکسٹ فرقہ کی ترقی لازوال رہے گی مزدوروں اور اہل حرفہ کے ساتھ متمولین کا ظالمانہ برتاؤ خود بخود وہ اسباب مہیا کرتا ہے جن سے ایک ہی وقت میں سینکڑوں انارکسٹ پیدا ہوجاتے ہیں۔ (وکیل)

منارۃ البیضاء

حق کو باطل کے ساتھ سخت مخالفت ہے جب یسوع مسیح کی بھیڑیں بعض برائے نام مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتی ہیں۔ تو لوگ ابتلا میں پڑجاتے ہیں ان عیسائیوں کی جو تحریریں سلسلہ احمدیہ کے خلاف نکلتی ہیں ان کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انہ لکم عدو مبین کیوں فرمایا گیا۔ منارۃ البیضاء ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس پر ایک دہریہ اخبار کی رائے ہم لکھتے ہیں تا معلوم ہو کہ ایسا شخص جس کو فریقین سے کوئی تعلق نہیں اس کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے واقعی ان ملیم بیمن کے لئے یلبسون جلوہ الفشان نبی اکرم صلعم نے سچ فرمایا تھا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف کسی جھگڑالو اور غیر ذمہ دار عیسائی کی لکھی ہوئی کتاب بکر کر جو پنجاب رلیجس بک سوسائٹی نے شائع کرکے ہمارے پاس ریویو کے لئے بھیجی ہے۔ جس بہت خراب سپرٹ میں یہ کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کی جگہ ردی کاغذوں کی ٹوکری میں ہونی چاہیئے نہ کہ کسی ایڈیٹر کی میز پر ریویو کے لئے۔

... ہمیں حیرانی ہے۔ کہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی کے ذمہ دار منتظموں نے اپنے ان سے اس قسم کے بُرے مذاق کی کتاب کیوں کر شائع ہونے دی۔ ہمیں مرزا صاحب کے مذہبی عقائد اور دعووں سے نہ صرف یہ کہ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ ہم خدا اور اوس کے الہام اور الہامی کتب کے غلط اور نقصان دہ عقائد کے سخت مخالف ہونے کے باعث ان کی ان امور میں تعلیم کے سخت مخالف ہیں۔ مگر مذہبی عقائد کی مدلل اور پرزور مخالفت کرنا اور چیز ہے اور شرافت کو چھوڑ کر مخالفوں کو گالیاں دینا اعمال کے متعلق پھکڑ بازی کرنا اور شے ہے۔ ہم اس کتاب کی تحریر کا ایک نمونہ ذیل میں دیکر اس کتاب کو ردی سپرد کرتے ہیں۔ مرزائیت کی نسبت یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ گروہ مسلمانوں کے درمیان ایک فرقہ کی صورت اختیار کررہی ہے۔ چار سطر کے بعد ہی اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔

"ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اس کے دعووں میں کاذب جانتے ہیں اور مفتری علے اللہ دجال کا پیشرو یا دجالوں میں سے کوئی ایک اسی طرح تمام عیسائی بھی اوس کو جھوٹا مسیح اور فریبی جانتے ہیں یعنے ہر دو گروہ متفق ہیں کہ وہ شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے اور گویا گلی کے روڑے بھی پکار رہے ہیں .. .. .. اس کی ذات میں بھلمنسیت کا اصل مادہ بھی مفقود ہوگیا۔ خدا ترس اور راستباز لوگ بھی بلا الزام شیطان کو لعین اور مردود اور رجیم کہنے کے مجاز ہیں"

اس اقتباس میں اس کے راقم نے راستبازی منطق اور شرافت تینوں باتوں کا جس طرح پر خون کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے تجربہ کے موافق اس قسم کی تحریریں آریہ بھلے مانسوں کے ہاتھوں سے زیادہ زیب دیتی ہیں۔ عیسائیوں کو اس پیشہ سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دراصل ایسی تحریریں اون کے لکھنے والوں کی جماعت کے لئے جس قدر شرم کا موجب ہوتی ہیں اس قدر اُن کی مخالفت کا نشانہ لوگوں کے لئے نہیں۔

سارے مسلمانوں اور تمام عیسائیوں کی فہرست اور اون کا ڈیکلریشن اس کتاب کے مصنف کے پاس موجود ہوگا۔ ا۔ ج۔ ت۔

دوستانہ شکایت

۱۔ جن احباب نے وی۔ پی واپس کردیئے تھے ان سب کے نام مطالبہ چندہ کے خطوط لکھے گئے تھے مگر تاحال دو سوا کا ان خطوط کے جواب نہیں آئے امید ہے کہ سب صاحبان جواب سے مینجر بدر کو مشکور فرمائیں گے ہر ایک کو اپنا نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر ضرور لکھنا چاہیئے صرف تھوڑی سی بے پروائی کیوجہ سے دفتر کا بہت سا اوقات ان کے ناموں کی تلاش میں گذر جاتا ہے۔

۲۔ جو صاحب بدر خریدار قیمت پیشگی دا دے دیں گے ہم اونکو سیتے اخبار دے سکیں گے۔

مسلمانون کی تعداد دنیا مین

دی محمدن ورلڈ آف ٹوڈے کے قابل ایڈیٹرون نے جن مین پادری زویمر و پادری بارٹن صاحب کے علاوہ لدھیانہ کے نامور پادری ویری صاحب بہی شامل ہین اپنی کتاب کے آخری باب مین مسلمانان عالم کی تعداد پر بحث کرتے ہوئے اسبارہ مین یوروپ کی مستند کتابون کے بیانات بہی بجنسہٖ نقل کر دئے ہین جن کا دریافت کرنا اہل اسلام کے لئے یقیناً دلچسپ ہوگا۔ یہ بیانات حسب ذیل ہین۔

مشٹیسمینز ایربک ۱۸۹۰ء ۲۰ کروڑ ۳ لاکہ

بردکہا صاحب کی کالونس ینیکیکن ۱۸۹۸ء ۱۷ کروڑ ۸۰ لاکہ

ہینوبرٹ جانسن صاحب کی دربٹنیگ دی اسلام ۱۹۰۱ء ۲۵ کروڑ ۹۷ لاکہ

پادری زویمر کا مشنری ریویو ۱۸۹۸ء ۱۹ کروڑ ۶۵ لاکہ

ایلچمین مشنزنٹیشرنٹ ۱۹۰۶ء ۱۷ کروڑ ۵۰ لاکہ

وچمین صاحب کا سٹس ہارچمین اٹلیس ۱۹۰۳ء ۲۴ کروڑ

ولیم کرٹس صاحب کی سیریا دیلیسٹائن ۱۹۰۳ء ۳۰ کروڑ

انسکلوپیڈیا آف مشنز ۱۹۰۴ء ۱۹ کروڑ ۳ لاکہ

جدید میزان ۲۳ کروڑ ۲۳ لاکہ

مندرجہ صدر تخمینون مین سب سے زیادہ تعداد (۳۰ کروڑ) مسٹر ولیم کرٹس صاحب نے اپنی کتاب "شام وفلسطین" مین درج کی ہے۔ جو حقیقت سے بہت زیادہ دور نہین رہی۔ کیونکہ ترکی علمار نے حال مین کامل تحقیقات کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ دنیا بہر کے مسلمانون کی تعداد ۳۵ کروڑ سے کچہ اوپر کہا تا ہے۔ (پیسہ)

ایجاد نو

ریاست ملیسور کے ایک کاریگر نے ایسی بندوق ایجاد کی ہے۔ جو خود بخود چلتی ہے اوس سے کتنے ہی فائر کرلو گرم نہین ہوتی۔ اس بندوق مین اول تو یہ خوبی ہے کہ جب ایک مرتبہ چلادی جائے۔ تو جب تک بند نہ کی جائے برابر چلتی رہتی ہے۔ یہ بندوق فی منٹ دوسو فائر کرتی ہے۔ دوسری صفت یہ ہے۔ کہ ایک آدمی جتنی بندوقین اوٹھا سکتا ہے اتنی ہی سے کام لے سکتا ہے۔ چند بندوقون کے لئے ایک آدمی کافی ہے۔ صرف یہ خرابی ہے۔ کہ عام بندوقون سے جو

فوجون مین مستعمل ہوتی ہین کسیقدر وزنی ہے۔ (پیسہ اخبار)

معلومات محکمہ تار

تار دینے والون کی آسانی کیواسطے محکمہ تار نے ٹکٹ دار فارم تیار کئے ہین۔ ان فارمون پر چار آنہ اور ایک روپیہ اور دو روپے کے ٹکٹ چہپے ہوئے ہون گے اور اس طرح نقد اجرت ارسال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ ۱۵۔ اپریل سے ان فارمون کی فروخت شروع ہوگی اور لاہور۔ کرانچی الہ آباد اور رنگون سے فارمین مل سکین گی مگر یہ فارم بیس اکہٹے کتاب کیصورت مین مل سکینگے۔

؟

کلکتہ کی خبر ہے کہ علی پور کی ٹریم گاڑی مین بعض بنگالی جوانون نے ایک یوروپین مسافر پر حملہ کرکے اس کو زدوکوب کیا اور اوس سے ایک چہہ نالی پستول چہین کر رفوچکر ہو گئے۔ یوروپین مذکور درجہ اول کی ٹریم مین سوار تھا اوس کے ساتہہ چند بنگالی نوجوان بہی بیٹھے تہے۔ فرنگی نے اپنی ٹانگ پہیلائی اور اپنا پاؤن سامنے کی نشست پر رکہا اور اس پر بنگالی جوان بگڑ گئے اور اونہون نے لاٹہیون سے زدوکوب کیا اور ایک نے خنجر نکال کر اس کا وار کرنا چاہا۔ اسپر یوروپین نے اپنی جیب سے چہہ نالی ریوالور نکالی۔ لیکن بنگالی نوجوانون نے وہ ریوالور بہی چہین لی۔ اور اس کے بعد تمام بنگالی وہان سے اس طرح چپت ہو گئے کہ کسی کا پتہ نہین نکال سکے دوران ہنگامہ مین یوروپین نے ٹریم کے ملازمون سے مدد چاہی۔ لیکن اونہون نے دخل نہین دیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ لیکن ابہی کچہہ پتہ نہین لگا سکی ہے۔ (عام)

زلزلہ کے آثار

لاہور کے قریب جدید عمارات کے لئے زمین کہودتے ہوئے سطح زمین سے ۱۲ فیٹ نیچے ایک عورت کا ڈہانچہ نکلا جو نشست کی حالت مین تہی اور وہان کوٹتی ہوئی معلوم ہوتی تہی اوسی کے پاس عمارت کا ایک ستون بہی برآمد ہوا۔ عورت کا تمام جسم بجز دانتون کے مٹی ہوگیا تہا۔ ہاتہہ لگنے سے بہر کر مٹی ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شدید زلزلہ کے سبب مع مکان کے اسی حالت مین زمین کے اندر گڑگئی تہی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

کپاس کے کیڑون سے بچاؤ

گورنمنٹ کے سائنس دالون نے تحقیق کیا ہے کہ کپاس مین جو کیڑا لگتا ہے وہ اوس تخم مین ساتہہ آتا ہے جو ممالک مصر وغیرہ سے منگوایا جاتا ہے اسواسطے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ بیرونی تخم کو پہلے بمبئی مین بائی سلفیٹ آف کاربن وغیرہ کی دہونی دے کر کیڑون کو ہلاک کر دیا جائے پہر فروخت کے واسطے ہندوستان مین بہیجا جاوے۔ اس محنت کے واسطے گورنمنٹ قابل شکریہ ہے۔

انڈیا کونسل کے ممبر مسٹر گپتا لکہتے ہین کہ باشندگان بنگالہ جن کی تعداد ۴ کروڑ کے قریب ہے۔ اسّی فیصدی مچہلی پر گذارہ کرتے ہین۔ کہتری۔ برہمن۔ ویش سب مچہلی خوار ہین۔

ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے سکرٹری تہاپر صاحب پنشنر ہوئے۔ ان کی جگہ مسٹر نولٹن مقرر ہوئے۔

زلزلہ۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو سوا دو بجے دن کے کلکتہ۔ سلہٹ اور شیلانگ مین زلزلہ محسوس ہوا۔

مسلمان بہی گروکل بنائین

واقعات زمانہ پر ہر طرف دلچسپی سے نگاہ ڈالنے والے نوجوان جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اس سال گروکل کے جلسہ مین شریک ہوئے تہے۔ جس کی رپورٹ اونہون نے انجمن ہدایت اسلام دہلی کے سالانہ جلسہ مین پڑہی ہے گروکل مین کیسی پود طیار ہو رہی ہے۔ اسپر خواجہ صاحب لکہتے ہین۔

"شاید آپ کو خیال ؏ ... کیا امید ہو سکتی ہے" اس کے بعد خواجہ صاحب تجویز کرتے ہین کہ مسلمان بہی اس نمونہ کی کوئی درس گاہ بنائین۔ جس کے متعلم ان زبردست آریون کا کامیابی سے مقابلہ کر سکین ہم اس امر کے قائل نہین کہ اس کیواسطے ہمین آریون کی تقلید کی ضرورت ہے۔ آریہ اور عیسائی کیسے ہی زبردست کیون نہ ہون۔ احمدیّہ دارالامان کے مقابلہ مین ان کی شکست دنیا مان چکی ہے۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہوگی اگر مسلمان غیرت کہا کر کچہہ کرنے کیطرف متوجہ ہون اور خواجہ صاحب کی جاسوسانہ محنت کی قدر کرتے ہوئے کچہہ بناہی ڈالین جسکی ہمکو امید نہین۔

؏ شاید آپ کو خیال ہوگا۔ کہ یہ آریہ درویش بہی ہندو فقرا کی طرح ایک صلح کل گروہ ثابت ہونگے۔ مگر آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے ان کو ہندو درویشون کی پاک طینتی سے کچہہ واسطہ نہین نہ ان؟

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں نے جو تحریک چندہ تعمیر مدرسہ کیلئے کی تھی اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی۔ جو با جازت انجمن درج کی گئی تھی کہ اگر کوئی احباب اپنے سرمایہ کو تجارتی طور پر لگانا چاہیں۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے خرچ سے کمرے بنوا دیں اور اس کا کرایہ انجمن سے لیتے رہیں اور پھر جب انجمن کے پاس کافی روپیہ ہو۔ تو انجمن ان سے یہ کمرے واپس خرید کر سکیگی۔ اب بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست جو کہ اس طرح پر کمرے بنوا دینے کیلئے تیار ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چندہ میں جو نصف یا تہائی آمدنی ہے۔ شریک ہونیکی ضرورت نہیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ نصف یا تہائی آمد کا چندہ لئے بھی جبتک کل احباب اس میں شامل نہ ہونگے۔ تجویز بر کامیابی سے عملدرآمد نہیں ہو سکتا اگرچہ جو احباب کرایہ کیلئے کمرے بنوا دیں۔ انکی طرف سے بھی ایک قسم کی مدد اس وقت انجمن کو پہونچتی ہے مگر یہ مدد چندہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کوئی دوست محض للہ کوئی کمرہ بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا چند دوست ملکر ایسا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو وہ الگ صورت ہے۔ امید ہے کہ یہ چند سطریں اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے کافی ہونگی

ضروری نوٹ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بھٹہ کا کام شروع ہو گیا ہے اور روپیہ جلد پہونچنا چاہیے ورنہ کام میں ہرج واقع ہوگا اندیشہ ہے۔

محمد علی از قادیان

نمونہ ہمدردی دعا اور دوا شیخ محمد نصیب صاحب کی لڑکی مرض خسرہ سے ۹ اپریل کو فوت ہو گئی تھی۔ جس پر بالخصوص ان کی بیوی کو بہت صدمہ ہوا کیونکہ پہلے بھی ان کے دو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ بیوی کو اس کے میکے بھیج دیں تا کہ غم غلط ہو جانیکا ذریعہ ہو۔ اس کے متعلق اور آئندہ معالجہ کے متعلق انہوں نے حضرت کی خدمت میں دو خط لکھے۔ جن کا جواب فائدہ عام کیواسطے شائع کرنیکے لئے انہوں نے مجھے دکھائے ہیں

پہلا خط۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میں نے خط پڑھ لیا ہے انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرماوے مگر صبر شرط ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو اپنے ثواب کو کھو دیتا ہے۔ والدین کے گھر میں جانیکا مضائقہ نہیں مگر عورت کیلئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ چند روز کیلئے اگر چلی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زیادہ ٹھیرنا مناسب نہیں۔ اس غم میں آپ اور وہ دونو شریک ہیں۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے کہ آپ کو اس غم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر چلی جائے اور ہماری شریعت کے رو سے زیادہ غم آئندہ ملنے والے درجہ سے محروم کراتا ہے۔ یہ سب خدا کی ابتلا ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ حد سے زیادہ غم کرنا مبارک نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا مقابلہ ہے۔ اور ایمان کے برخلاف ہے۔ زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے تو میں دعا کروں گا مجھے شک ہے یہ اٹھرا کی بیماری ہے۔ اس میں بڑی دوائی جو تجربہ میں آچکی ہے یہ ہے کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں .... تب انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائیگی اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی دیجاوینگی والسلام۔ میرزا غلام احمد

دوسرا خط السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ دوائی میرے تجربہ کے رو سے یہ ہے کہ ایک حصہ مشک خالص مثلاً چھ ماشہ زرنبی خالص ۲ ماشہ۔ فولاد قلعی ۳ ماشہ یہ دوا خوب پیسکر اور باہم ملا کر دو روز اسی شام کیوقت ہر روز کھا لیا کریں۔ فکر اور غم سے جہانتک ممکن ہو اپنے تئیں بچا دیں کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر اور خدا تعالیٰ سے لگی۔ نماز میں بہر وقت دعا کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے کہ فعال لما یرید کی جگہ لڑکا دیدے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں انشاء اللہ دعا کرتا ہونگا۔ ہمیشہ یاد دلاتے رہیں۔
والسلام۔ میرزا غلام احمد

تبلیغ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ سلسلہ ربانی کے متعلق اپنی طاقت اور اپنی علم کے مطابق تبلیغ کرنے کے واسطے چھ ماہ کے لئے سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا "بہت بہتر ہے۔ بعد استخارہ کے بیشک سفر کریں۔ خدا مبارک کرے آمین۔ چونکہ شیخ صاحب کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے اور پہلے بھی وہ اکثر مختلف علاقوں میں پھر کر وعظ کرنے کے عادی ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے کام میں برکت دیگا سر دست ان کا ارادہ جہلم، راولپنڈی کی طرف جانیکا ہے۔

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸ء

اللہ دتہ صاحب	۵۹۸	۶
محمد ایوب خان	۵۶۱	صہ
منشی غلام محمد	۱۶۸۴	للعہ

۴ اپریل ۱۹۰۸ء

۲۱	حافظ محمد صاحب	سے
۸۵۲	جان محمد صاحب	[illegible]

۶ و ۵ اپریل ۱۹۰۸ء

۱۳۴۳	عبدالعزیز صاحب	[illegible]
۲۴۴	فضل الٰہی صاحب	للعہ
۱۵۱۲	محبوب عالم صاحب	للعہ
۱۹۴۵	میاں عبداللہ صاحب	عہ

حل طلب معمہ انعامی سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئیے جاویں گے بشرطیکہ وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے:

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو وہ ہر قاتل کے معنے نکالتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ — حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵- مئی ۱۹۰۸ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر پہنچ جانے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ ویلیو پیڈ پارسل روانہ کر دیا جاویگا۔ اور انعام دو سو روپیہ دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زاید اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا۔ ... کی کثرت ... پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک ... پاکٹ کیس وصول نہ ہو کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا +

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو ... ثابت کر دے۔ اگر (خدا نخواستہ) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

سابقہ انعامات حل معمہ جات جوہر

ذیل کے اصحاب کو دئیے گئے:

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار ... سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری

سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور +

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر ... شان سٹیٹ ملک برہما +

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری



(بادشاہ) انگلستان، سلطنت شہنشاہ ہندوستان و مصر و والیان ریاست و نوابان و راجگان و عمائدین ... و حکام یورپ و عہدہ داران ... و امراء و اخبار نویسان مصدقہ

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس کو ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان پھر کسی اور نسخہ کا ترد نہ کرنا پڑیگا جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی بہترین دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آ جاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جوہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں

امراض } امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ۔ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ کھانسی۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد زہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ ... قبض۔ رکاوٹ۔ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس + (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (۸/۲) محصول ۵/ - خورد پانچ روپیہ (۵) محصول ۸/ - کلاں دس روپیہ (۱۰) محصول ۱۱/

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرت سر (پنجاب)

بلمبر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



بدر

BADR - QADIAN



قیمت از مساکین عہ
قادیان میں ہے
جلد ۷
افریقہ عہ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوے قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰

آگیا موعود عیسی مہدی آخر زمان

۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء

(بروز جمعرات)

کہ سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

گورنمنٹ عہ
نمبر ۱۶
فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھہ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں خدا تعالے کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھہ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے اوس سے موہنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلے درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرآبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا مے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکرانش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکرانش مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ... سنتہ

عام قیمت پیشگی ... ... للعہ

مابعد ... ... صمہ

فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے - اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں ملسکیگا - رسید نہ اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہونچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر کے نام ہونی چاہیئے۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں - ہاتھہ میں ہاتھہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھہ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت ہے سمجھ ہے آئندہ ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین ثم آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی کا جواب

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ سے پیوستہ

کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتا اس فقرہ میں ان لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اولیاء اللہ کو نصرت و بشارت کی وحی ملنے سے منکر ہیں۔

صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق نواس بن سمعان سے مروی ہے اور جس کے یہ الفاظ ہیں۔ فبینما ھو کذلک اذا اوحی اللہ الی عیسیٰ انی قد اخرجت عباداً لی لا یدان لاحد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور۔ ترجمہ مسیح اسی حال میں ہوں گے کہ ناگاہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ کو وحی بھیجیگا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں سو میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لے جا کر محفوظ رکھو۔

اب میرٹھی شیخ صاحب کو چاہیئے کہ اس مقام پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ جب صحیح مسلم کی ایک حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ام ایمن رضی نے رو کر یہ کہا کہ وحی منقطع ہو گئی اور اسی صحیح مسلم کی حدیث مندرجہ بالا سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ عیسےٰ پر وحی بھیجیگا۔ تو اب عام ایمن رضی کی سمجھ کو حجت قرار دیکر یہ مانا جاوے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل منقطع ہو گیا۔ یا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن واجب الاذعان کے مطابق اس بات پر ایمان لایا جاوے کہ وحی کا نزول بالکل منقطع نہیں ہوا اور صحیح مسلم کی دونوں حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لئے یہ مسلک اختیار کیا جاوے کہ وحی تشریعی کا نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو گیا اور وحی غیر تشریعی کا نزول باقی ہے فافہم وانصف ولاتکن من المجادلین۔

وحی غیر تشریعی کے باقی رہنے پر اہل السنت کی شہادتیں

سید ناو امامنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح اپنی کتاب فتوح الغیب کے سولہویں مقالہ میں تحریر فرماتے ہیں۔"

ثم اذا قوی علمك و یقینك و شرح صدرك و نور قلبك و ازداد قربك من مولاك و مكانك لدیہ و امانتك عندہ و اصلیت لحفظ الاسرار علمت متی یاتیك قسمك کرامة لك و اجلالا لحرمتك و فضلا منہ و منة و ھدایة قال اللہ تعالیٰ وجعلنا منہم ائمة یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیتنا یوقنون ۔ وقال والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وقال اللہ عز وجل واتقوا اللہ و یعلمکم اللہ ثم یرد علیك التکوین فتکون بالاذن الصریح الذی لا غبار علیہ والدلالات الصریحة کالشمس وبکلام لذیذ الذ من کل لذیذ والہام صدق من غیر تلبیس مصفی من ھواجس النفس ووساوس الشیطان اللعین قال اللہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا اقول للشیٔ کن فیکون اطعنی اجعلك تقول للشیٔ کن فیکون وقد فعل ذلك بکثیر من انبیاءہ واولیاءہ وخواصہ من بنی آدم۔

ترجمہ ۔ پھر جب تیرا علم اور یقین خدا کی رزاقیت کے ساتھ پختہ ہوا اور تیرے سینہ کی کشادگی قوی ہوئی اور تیرے دل کا نور مضبوط ہوا اور تیرے خدا کے ساتھ قرب زیادہ ہوا اور زیادہ ہوا مرتبہ تیرا اوس کے نزدیک اور تیری امانت اوس کے پاس اور تیرا لائق ہونا اسرار کے نگاہ رکھنے کے لئے ۔ معلوم کرایا جائیگا ۔ تو کہ کب آتا ہے تیرے پاس نصیب تیرا اس کے آنے سے پہلے تیری عزت کے لئے اور تیری عزت زیادہ کرنے کے لئے اور اوس کے فضل اور احسان اور ہدایت سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کئے ہم نے بنی اسرائیل سے امام جو راہ دکھاتے تہے ہمارے حکم سے جب اونہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تہے اور فرمایا اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ان کو ہم اپنی راہیں دکھاوینگے اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے پھر سپرد کیا جاوے گا ۔ تجہ پر ظاہر کرنا پھر ظاہر کریگا تو صریح اذن کے ساتھ جس پر کوئی غبار نہیں اور دلالت روشن کے ساتھ مثل آفتاب روشن کے ساتھ اور کلام لذیذ کے ساتھ جو سب لذتوں سے زیادہ لذیذ ہے اور سچے الہام کے ساتھ جس میں کوئی شبہ نہیں اور نفس کے خیالات اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک اور صاف فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں ۔ اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں کہتا ہوں کسی چیز کو ہو وہ ہو جاتی ہے ۔ میری فرمان برداری کر ۔ میں تجہ میں یہ وصف ڈالونگا تو کسی چیز کو کہیگا ہو وہ ہو جاوے گی ۔ اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت پیغمبروں اور دوستوں اور بنی آدم سے بعض خاصوں کو۔

فتوح الغیب مترجم مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۲۸ - ۲۳۴

حضرت مجدد الف ثانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں جسکی یہ عبارت ہے۔

اعلم ایھا الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاھا و ذلك الافراد من انبیاء و قد یکون ذالك لبعض الکمل من متابعیہم واذا کثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منہم سمی محدثا و ھذا غیر الالہام و غیر الالقاء فی الروع و غیر الکلام الذی مع الملك انما یخاطب بھذا الکلام الانسان الکامل واللہ یختص برحمتہ من یشاء"

ترجمہ ۔ یعنے اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جل شانہ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں ۔ وہ خواص انبیاء میں سے ہیں اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں ۔ اور جو شخص کثرت سے ہمکلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں اور یہ مکالمہ آلہی از قسم الہام نہیں بلکہ غیر الہام ہے اور یہ القاء فی الروع بھی نہیں ہے اور نہ اس قسم کا کلام ہے ۔ جو فرشتہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کلام سے وہ شخص مخاطب کیا جاتا ہے جو انسان کامل ہو اور خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے"

منقول از ازالہ اوہام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی نسبت صراط مستقیم میں فرماتے ہیں۔

" حضرت مارا دمی شد "

یعنے ہمارے پیرو مرشد کو وحی ہوئی۔

اب آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و اقوال اعاظم و اکابر اُمت محمدیہ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ خداوند کریم کامل افراد امت محمدیہ کو اپنی ہمکلامی کا شرف عطا فرماتا رہا ہے اور فرماتا رہے گا اور لغات عرب اور اصطلاح قرآن کریم میں اسی ہمکلامی کو وحی کہتے ہیں۔ پس روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ وحی غیر تشریعی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔

عجیب بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال ایک طرف تو یہ عقیدہ رکھتے ہین۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل موقوف ہوگیا اور دوسری طرف یہ عقیدہ بھی رکھتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہون گے تو اوس پر وحی آیا کرے گی۔

اور اس سے بھی زیادہ عجیب اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال اس بات کے قائل تو ہین۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اولیاء اللہ کو الہام و کشف و رویا کے ذریعہ سے من جانب اللہ امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ عقیدہ [illegible] رکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ بالکل منقطع ہوگیا۔ اس کا سبب تعصب ہے یا جہالت۔ ہر دو صورتون مین ہماری دعا یہ ہے کہ خداوند کریم اون کے حال پر رحم فرمائے اور اون کی آنکھین کھولے۔

اس مضمون کی تکمیل [illegible] ناظرین کی توجہ البراہین الاحمدیہ جلد چہارم کی ایک عبارت [illegible] مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہون۔ جو ذیل مین نقل کی جاتی ہے۔ [illegible] ماسوا اس کے مین پوچھتا ہون۔ کہ کیا [illegible] کا قرآن شریف مین اس بارے مین شہادت دینا تسلی بخش امر نہین ہے کہ اوس نے قرآن شریف کے بار صحابہ کرام کے حق مین نہین فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

پھر جس حالت مین خداتعالے نے اپنے نبی کریم کے اصحاب کو امم سابقہ سے جمیع کمالات مین بہتر اور بزرگتر ٹھہرایا ہے اور دوسری طرف بطور مشتے نمونہ از خروارے۔ پہلی اُمتون کے کاملین کا حال بیان کرکے کہتا ہے کہ مریم صدیقہ والدہ عیسیٰ ؑ اور ایسا ہی والدہ حضرت موسیٰ اور نیز حضرت مسیح کے حواری اور نیز خضر جن مین سے کوئی بھی نبی نہ تھا یہ سب ملہم من اللہ تھے اور بذریعہ وحی اعلام اسرار غیبیہ سے مطلع کئے جاتے تھے تو اب سوچنا چاہئے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے کیا اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ امت محمدیہ کے کامل متبعین ان لوگون کی نسبت بوجہ اولی ملہم و محدث ہونے چاہئین۔ کیونکہ وہ حسب تصریح قرآن شریف خیر الامم ہین۔ آپ لوگ کیون قرآن شریف مین غور نہین کرتے اور کیون سوچنے کے وقت غلطی کھا جاتے ہین کیا آپ صاحبون کو خبر نہین کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے لئے بشارت دے چکے ہین۔ کہ اس امت مین بھی پہلی امتون کی طرح محدث پیدا ہون گے اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہین جن سے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہوتے ہین اور آپ کو معلوم ہے کہ ابن عباس کی قرأت مین آیا ہے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث الا اذا تمنى القى الشيطان فى امنيته فينسخ الله ما يلقى الشيطان ثم يحكم الله اياته۔

پس اس آیت کی رو سے بھی جیسا کہ بخاری نے بھی [illegible] ہے۔ محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے جس مین دخل شیطان کا قائم نہین رہ سکتا اور خود ظاہر ہے کہ [illegible] کی بالدہ کا الہام صرف مشکوک اور شبہات کا ذخیرہ تھا اور قطعی اور یقینی نہ تھا۔ تو اون کو کب جائز تھا کہ وہ کسی بے گناہ کی جان کو خطرہ مین ڈالتے یا ہلاکت تک پہنچاتے یا کوئی دوسرا ایسا کام کرتے جو شرعاً و عقلاً جائز نہین ہے۔ [illegible] ظاہر ہی ہے [illegible] کہ باعث [illegible] وہ کام [illegible] اور وہ اعداء ان کے لئے [illegible] اس لئے ہرگز واجبین [illegible] [illegible] چاہیئے۔ کوئی امر مشہود [illegible] ثابت ہوتا ہے صرف ظنی خیالات سے مستلزم نہین ہوسکتا۔

انّ الظّنّ لا یغنی من الحق شیئاً

سو اس عاجز کے الہامات مین کوئی ایسا امر نہین ہے جو زیر پردہ اور مخفی ہو۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ جو صدہا امتحانون کے بوتہ مین داخل ہوکر سلامت نکلی ہے اور خداوند کریم نے بڑے بڑے تنازعات مین فتح نمایان بخشی ہے۔

اب مین وحی کی بحث یہان ختم کرکے شیخصاحب کی خدمت مین ملتمس ہون کہ اگر اون کو اس مسئلہ کے متعلق مزید تسلی و تشفی مطلوب ہو تو وہ براہ مہربانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ [illegible] میگزین دارالامان قادیان سے طلب فرماکر ملاحظہ فرمائین۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۲ ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنیمین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی [illegible] جدا [illegible] کے [illegible] کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری کے [illegible] اس کے لئے مد اجرت اشتہار کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار تھوڑے تھوڑے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

ڈائری

القول الطیب

ایک مندرو‌ی معترض کا ذکر ہوا۔ کہ وہ احمد بیگ والی پیشگوئی کی نسبت کہتا ہے پوری نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ یہ شخص ہمیں چھپا ہوا نیم مرتد معلوم ہوتا ہے۔ ہزار ہا روشن نشانات دیکھنے کے بعد بھی ابھی اسے تاریکی ہی نظر آتی ہے۔ یہ اوس کی آنکھ دن کا قصور ہے۔ اگر وہ اس قسم کے شبہات کرنے لگا تو قریب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اس کا ایمان نہ رہے۔ حدیبیہ کا واقعہ ہمارے سامنے موجود ہے وہ اس کی نسبت کیا کہتا ہے پھر ابوجہل کی نسبت دیکھا گیا۔ کہ بہشتی انگور کا خوشہ اس کو ملا ہے مگر وہ مسلمان نہ ہوا۔ حضرت عیسے نے اپنے بارہ حواریوں سے بارہ تختوں کا وعدہ کیا تھا۔ حالانکہ ایک نے ان میں سے چھوڑ دیا۔ دوسروں نے لعنت کی اور عین مشکل کے وقت بھاگ گئے۔ حضرت موسیٰ سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا کہ اس ارض کے تم مالک ہو گے۔ اور اس میں کئی برس گذر گئے۔ غرض ایسا اعتراض کرنا جسکی زد میں تمام انبیاء آ جائیں۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے سلسلہ نبوت سے انکار کرنا ہے۔ ہمیں ایسے لوگوں کے ایمان کا خطرہ ہے۔ یونس کی قوم کا واقعہ سب کو معلوم ہے۔ کوئی شرط نہ تھی۔ مگر پھر بھی توبہ استغفار سے وہ عذاب ٹل گیا۔ ایسا ہی یہاں تو صاف تو لی تولی فان البلاء علیٰ عقبک آ گیا جس سے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ سب باتیں ٹل جاویں گی اور اس کی موت سے جو خوف ان پر چھا گیا اس نے پیشگوئی کے ایک حصہ کو ٹال دیا۔ اصل بات یہ ہے خدا ہزارہا نشان دکھا کر بعض نشان ایسی حالت میں بھی رکھ دیتا ہے جو منافقین وغیرہ کے امتیاز کا موجب ہوں۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی و ولی سے بعض وعدے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ منسوخ کئے جاتے ہیں تا اس سے بڑھ کر دئے جاویں۔ محکمات کے ساتھ متشابہات ضروری ہیں اس سے مومنوں کے ایمان کا کمال دکھانا مقصود ہوتا ہے اور جو منافق وغیرہ ناپاک لوگ ہوتے ہیں وہ پاک جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے لوکنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک [?] ... ایسے شخص پر بہت آنا معلوم ہوتا ہے جسے تو سمجھ نہیں ہے کہ ہماری بات سنتے اور نہ فہم سلیم ملا ہوتا کہ واقعات پر کچھ غور کر سکے۔ پس انجام اچھا نہیں معلوم ہوتا

ہمارے لئے خدا کے فضل سے اس قدر شواہد موجود ہیں کہ اگر لاکھ نبی جدا جدا بھی رسدی اپنے ثبوت میں پیش کرے تو سب کے لئے کافی ہیں کیونکہ ہمارے لئے اللہ نے ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں اور پھر دشمن بھی اپنے تمام ہتھیار پہن کر نکلا ہے اسلئے ضرور تھا۔ کہ خدا کا مامور بھی ہر طرح کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آتا۔

اور چونکہ عام لوگ شریک ہوتے ہیں جو طرح طرح کے گندوں سے آلودہ ہوتے ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کچھ ایسی باتیں اپنی حکمت کاملہ سے رکھ دیتا ہے۔ جن سے ایسے ناپاک لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اس سلسلہ سے جدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو اگر تمام نشانات یکساں روشن اور بین اور حسب خواہش ہوتے۔ تو ابو جہل بھی ایمان لے ہی آتا۔ مگر وہ خبیث النفس تھا۔ خدا نے نہ چاہا کہ ایسی پلید جماعت میں شامل ہو۔

ابوبکر ایک پاک انسان تھا اوس نے کوئی معجزہ بھی نہ مانگا اور مسلمان ہو گیا۔ پس ہر معترض سے جو باوجود سمجھانے کے پھر بھی اعتراض کرتا چلا جاتے نرمی کا برتاؤ ٹھیک نہیں صرف مومنین کے ساتھ خاص طور سے تواضع کرنیکا حکم ہے جیسا کہ فرمایا۔ واخفض جناحک للمومنین اور کفار کے لئے ارشاد ہے۔ واغلظ علیہم۔ خدا تعالےٰ کی دو صفتیں ہیں۔ جلال اور جمال۔ دونوں ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ صاعقہ (بجلی) ایسی خوفناک چیز ہے کہ جس پر پڑتی ہے جلا دیتی ہے۔ ہمیں بھی ایک الہام ہوا تھا انی انا الصاعقۃ۔ خدا تعالےٰ کے ماموروں کے غضب سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ کسی پر غضب میں نہیں آتے۔ جب تک اللہ تعالےٰ غضب میں نہ آئے یہ لوگ نئے نئے نشان مانگتے ہیں۔ حالانکہ خود ہمارا وجود ایک نشان ہے کیونکہ اس زمانہ دراز تک کامیابی کے ساتھ ایک مفتری کا زندہ رہنا سنۃ اللہ کے بالکل خلاف ہے۔

لوگوں کو چاہیئے کہ صدیقی المشرب ہوں بغیر کسی طلب نشان کے ایمان لائیں۔ پھر انہیں اس قدر نشان دکھائے جائینگے۔ کہ وہ خود حیران رہ جائیں گے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے حق اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ جس نے خلیفہ ہونا ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کی وفات پر ایک زلزلہ سا آتا ہے جس سے بڑے بڑے لوگوں کا سر پھر جاتا ہے حضرت ابوبکر نے اس وقت نہایت استقلال و جرأت سے کام لیا۔ اور پھر ایسے ایسے کام کئے جو نبیوں سے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے جس مسئلہ کا فیصلہ کیا وہ وفات مسیح تھا حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے بوڑھے مردوں میں ایمان لانے والا ابوبکر تھا اور مسیح موعود کی تائید کرنے والا اور اس کے دعوے کی صداقت کا بنیادی پتھر رکھنے والا بھی وہی تھا جس کا نام صدیق اکبر ہے رضی اللہ عنہ (الحکم) بعض لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیوں خلیفہ نہ مقرر کر دیا۔ یہ اصل میں ان کی غلطی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تو اس میں دنیاداری پائی جاتی۔ یہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لیستخلفنہم فی الارض انی جاعل فی الارض خلیفہ

ہمارے اسلام میں شیخ کا لفظ بھی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمیں شیخین سے ایک خاص نسبت ہے۔

یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لایضیع وقتہ کمثلک دکا یضاع اس سے ظاہر ہے کہ ہمیں ضرور کامیابی حاصل ہوگی اور ہم جو وقت اپنے فرض منصبی میں خرچ کرتے ہیں وہ بالکل ضائع نہ جائیگا بعض لوگ لکھ بھیجتے ہیں۔ ہم اکیلے ہیں مجھے تو یہ خط پڑھتے ہی ان کے ایمان کے ضعف کا اندیشہ پڑ جاتا ہے مومن تو نام ہے جماعت کا۔ آنحضرت صلعم کو رسل فرمایا گیا اور حضرت ابراہیم کو ان ابراہیم کان امۃ۔ مومن کبھی اکیلا نہیں رہتا۔ اسمیں ایک خاص جذب ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کی نسبت ذکر ہوا جو نہ مکفر ہیں نہ مکذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ (با مسلمان اللہ اللہ۔ با برہمن رام رام) تو وہ اشتہار دیدیں کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر۔ (بلکہ بزرگ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں) اور مکفرین کو اسلئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کافر جانتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔

نرمی کے موقع پر نرمی اور سختی کے موقع پر سختی کرنی چاہیئے فرعون میں ایک قسم کا رشد تھا۔ اور اسی رشد کا نتیجہ تھا کہ اس کے مونہہ سے وہ کلمہ نکلا۔ جو صدہا ڈوبنے والے کفار کے منہہ سے نہ نکلا یعنی آمنت بالذی لا الہ الا ہو۔ اس کے ساتھ نرمی کا حکم ہوا۔ قولا لہ قولا لینا اور دوسری طرف نبی کریم کو فرمایا۔ واغلظ علیہم معلوم ہوتا ہے ان لوگوں میں بالکل رشد نہ تھا۔ پس ایسے معترضین کیساتھ صاف صاف بات کرنی چاہیئے تاکہ ان کے دل میں جو گند وخبث پوشیدہ ہے نکل آئے اور شامل جماعت نہ ہوں۔

ستارہ ذوالسنین

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۸ء قبل نماز ظہر۔ مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے نے کتاب انسائیکلوپیڈیا سے نکال کر ستارہ ذوالسنین کی تصدیق پیش کی جو کہ پہلے بھی حضرت عیسےٰ کے وقت نمودار ہوا تھا اور دوبارہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں نمودار ہوا۔ اس کی تصویر کتاب میں اس طرح سے دی ہوئی ہے۔



(اس جگہ ستارہ ذوالسنین کے متعلق مناسب ہوگا کہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی کتاب مسک العارف میں سے مفصل بیان فائدہ عام کیواسطے نقل کر دیا جائے۔ ایڈیٹر)

وھو ھذا۔

حدیث بست و چہارم اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے کہ علامت ظہور مہدی موعود کی نکلنا قرن ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا کہ اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق القرن ذوالسنین وکان اول ما طلع بھلاک قوم نوح اغرقھم اللہ وطلع فی زمن ابراھیم حین القی فی النار وحین اھلک اللہ تعالیٰ قوم فرعون ومن معہ وحین قتل یحیی بن ذکریا فاذا رأیتم ذلک فاستعیذوا باللہ من شر الفتن ویکون طلوعہ بعد انکساف الشمس والقمر ثم لا یلبثون حتی یظھر الابقع بمصر۔ ۱۱ نعیم بن حماد۔ جبکہ پہنچیں گے بنی عباس خراسان میں نکلیگا مشرق میں ستارہ دندانہ دار اور اول جو وہ نکلا تھا۔ تو ہلاک قوم نوح کیوقت میں نکلا تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے غرق کیا اور پھر نکلا تھا کہ جسوقت میں کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تھے اور جس وقت کہ فرعون کو اور اس کے ساتھ والوں کو . . . . اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا تھا اور جس وقت حضرت یحییٰ بن ذکریا کے قتل کئے گئے (اور یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کا تھا) پس جبکہ دیکھو تم اوس ستارہ کو نکلا ہوا تو پناہ چاہو۔ تم ساتھ اللہ تعالیٰ کے فتنوں کے شر سے اور ہوتا ہے طلوع اس کا بعد سورج گرہن اور چاند گرہن کے پھر نہ ٹھہریں گے وہ یہاں تک کہ ظاہر ہوگا ایک شخص ابقع مصر میں ... بعد پہونچنے بنی عباس کے خراسان میں یہ ابقع ... ہوا ہو۔ یا زمانہ آخر مہدی میں یہ کوئی شخص خروج کرے واللہ اعلم بالصواب۔ ف طلوع قرن ذوالسنین یعنے شلخ دو دندانہ کو کتب آثار محشرین بھی علامات ... موعود سے قرار دیا ہے۔ حجج الکرامہ میں لکھا ... در روایت نعیم بن کعب آمدہ کہ طلوع میکند ستارہ از مشرق قبل خروج مہدی و میباشد او را دنبالہ روشن انتہی ... مجدد الف ثانی در مکتوب شصت و ہفتم از ... شرف الدین حسین نوشتہ اند کہ در خبر آمدہ است حضرت مہدی کہ در جانب مشرق ستارہ طلوع کند کہ ... ذنب باشد الی قولہ این طلوع در ایں ... کہ وقت قدوم حضرت مہدی حادث خواہد شد ... او علیہ الرضوان بر سر پا خواہد بود۔ انتہی۔ موضح ... واضح ہو کہ یہ ستارہ فذو ذنب مختلف طور پر کیا ... ہے کبھی تو صرف ایک دنبالہ دراز کی صورت ... ذو ذنب کہتے ہیں اور کبھی بصورت دو دنبالہ دراز ... دیتا ہے اوس کو قرن ذوالسنین کہتے ہیں کیونکہ ... بہ تشدید نون بمعنے دانت کے ہے چونکہ ... بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے لہذا اوس کو ... کہتے ہیں اور زیادہ تر اسے ہی دیکھا جاتا ... ذوالاذناب کہتے ہیں اور علم نجوم و ہیئت میں بعض ستاروں کے نام جو حسب تشکلات مختلف ... ہیں ذوالزنح ہوتے و ذو اللحیہ وغیرہ بھی کہتے ہیں ... میں ترجمہ حدیث بالا کا فصل علامات مہدی میں ... لکھا ہے و از انجملہ است طلوع قرن ذوال... امام محمد باقر بن علی بن حسین گفتہ چون بر سد ... خراسان طلوع کند قرن ذی السنین در مشرق ... کردہ بود برائے ہلاک قوم نوح کردہ بود و ... شد ند کشان در طوفان و ہم طلوع شدہ بود ... چون او را در آتش انداختند و نیز کرہ ... زکریا علیہ السلام۔ و چون این آیت بہ بینید پناہ ...

... ... فتن و طلوع او بعد خسوف شمس و قمر شود باز مدتے ... مردم تا آنکہ ظاہر شود ابقع نام مردے در مصر اخرجہ نعیم ... یہ ستارہ دنبالہ دار یعنے قرن ذوالسنین حسب پیشگوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہو چکا ... مشرق ہی میں طلوع ہوا۔ تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اس کا غل ... مچا تھا۔ یہاں پر بنابر اختصار کی عبارت صرف ایک اخبار کی جو منعتر اس ستارہ کے ہے نقل کی جاتی ہے ... وھو ھذا۔

اخبار جریدہ روزگار مطبوعہ طبع حیدری واقع رائے پیٹھ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵ شمارہ ۳۹۔ ۱۶۔ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق ۳۰۔ دسمبر ۱۸۸۲ء۔ ۵

ز حال گوشۂ ابروئے یار مے ترسم
ازیں ستارۂ دنبالہ دار مے ترسم

شہر مدراس مینواساس میں قبل طلوع آفتاب ایک ستارہ دنبالہ دار جس کی دم مانند مور چھل کی ہے نمودار ہوا ہے جسکو عام لوگ نہایت منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ستارہ کے طلوع سے خونریزی قحط و باطاعون سیلاب وغیرہ وغیرہ کا اندیشہ ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے جو اپنے کو صاحب ادراک تصور کرتے ہیں وہ بھی جاہلانہ اوس سے ڈرتے ہیں۔ ہماری پاک شریعت سے اس کی نحوست کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور جو اس ستارہ کو منحوس تبلاتے ہیں اون کا قول کسی طرح پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتا پس دونوں فرقے سچے یا جھوٹے ہیں اس لئے اون لوگوں کا بیان جو ستارہ دنبالہ دار کے نمود ہونے پر اسی طرح کی اندازی سمجھتے ہیں محض غلط و بے بنیاد ہے۔ انتہی۔ اس اخبار میں متعدد جگہ پر اس ستارہ کا طلوع بیان کیا ہے چنانچہ دوسری جگہ لکھتا ہے۔ اسکل اف اور مسٹر تاسرت۔ جو فرانس کے رصد خانہ کے علماء سے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۳ء کے وسط میں ستارہ دنبالہ دار طلوع ہوگا۔ اڈمرل موچس و تیر کر ایزر ویٹی پارس نے متعدد رصد خانوں اور نجومیوں کو ایک نوٹس دیا تھا کہ تم سب کو ضرور ہے کہ اگست ۱۸۸۲ء آخر اکتوبر تک آسمان پر ڈھونڈیں۔ اور کس صورت و ہیئت کے ستارے طلوع ہوئے ہیں دیکھیں اور فوراً اطلاع دیں پس بموجب اس نوٹس کے مسٹر ... مدراس کے رصد خانے میں نے اڈمرل موچس کو اطلاع دی کہ چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک مدراس کے مشرق کی جانب ستارہ دنبالہ دار صاف نظر آتا ہے اور یہ کہ

چند روز بسبب افق پر ابر ہونے کے صاف نظر نہ آیا اب بالکل صاف نمایان ہوتا ہے صدی دوربین کے ذریعہ سے اوس کے ستر سال سے قبل طلوع ہوا تہا۔ اور بعینہ ایسا ہی تھا ہمارے دفتر مین اس تارے کے باب مین متعدد اضلاع سے جو خطوط آئے اور سب کے سب نے پانچ بجے طلوع لکھا ہے اور جانب جنوب اس کی دم کا رخ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔

اقول۔ واضح ہو کہ جو کچھ صاحب جریدہ نے بابت نحوست اور سعادت کے اس ستارہ کی نسبت لکھا ہے وہ سب درست ہے ان البتہ بحکم آیۃ وبالنجم ھم یھتدون کے ہدایت جسمانی و روحانی ان ستارون کے طلوع سے ہو سکتی ہے چنانچہ حدیث مذکور مین ہی اس کی صراحت کیگئی عاجز کے دوست میان غلام دستگیر صاحب مدراسی مجھہ کو ایک خط مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ ستارہ مذکور سنہ ۱۲۹۹ھ مین بہت روز دیکھا گیا یہ ستارہ مشرق سے جنوب۔ جنوب سے مغرب مغرب سے شمال کیطرف متوجہ ہوا اور سمت زرلینڈ تک سیر کرتا ہوا چلا گیا۔ انتہی۔ انجیل متی سے بھی یہی ثابت ہے کہ یہ ستارہ وقت ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طالع ہوا تھا اور وقت قتل حضرت یحییٰ کے جو عین زمانہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا ہے خود حدیث مذکورہ سے طلوع ہونا اس کا ثابت ہوا۔ دیکھو وحین قتل یحیی جن ذکہا یا کو دیگر رسائل آثار محشر مثل کشف الغطا وغیرہ مین ہی طلوع قرن ذی السنین کو علامات مہدی سے قرار دیا ہے۔ نقل جملات کو موجب ملالت سمجھہ کر اسی پر اختصار کیا گیا۔

کمیاب ڈائری یہ ڈائری رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل مین سے نقل کی جاتی ہے جو کہ اپنے وقت پر شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ مین حقانیت اسلام کا مضمون جو پادری وائٹ بریخٹ کے جواب مین ہے بالخصوص پڑہنے کے قابل ہے رسالہ تشحیذ الاذہان کا تیسرا جلد جنوری کے مہینہ سے چہوٹی تختی مگر زیادہ حجم اور بہتر کاغذ پر رسالہ ریویو کی طرح چھپنا شروع ہوا ہے۔ ہماری جماعت کے کم از کم نوجوانون مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین یہ رسالہ ہونا چاہیئے۔

امراء فرمایا کہ آجکل کے نواب اور امراء عیاشی مین پڑے ہوئے ہین۔ دین کیطرف بالکل توجہ نہین ہر قسم کے عیش و عشرت کے کامون مین مصروف ہین مگر دین سے بالکل غافل ہین۔ اور دوسرے آدمی بھی جب اون کو کوئی بڑا عہدہ ملتا ہے یا کسی اعلےٰ جگہ پر مقرر ہوتے ہین۔ تو پھر غافل ہو جاتے ہین اور بالکل مخلوق کی بہتری کا خیال نہین رہتا دنیا مین عام طور پر دیکہا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصہ مین بہت کچھہ نیک کام کر سکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچا سکتا ہے خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اگر تم میرا شکر ادا کرو تو مین اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہون اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ پس جبکہ انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہون تو اوس کو چاہیئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانون کی بہتری کا خیال رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالےٰ اوس سے وہ نعمتین چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے آجکل نواب اور راجہ بالکل بھولے ہین اور پھر اپنے عیش و آرام مین پڑے ہوئے ہین دوسرے لوگون کو چاہیئے کہ ایسے کامون مین مخلوق کی بہلائی کا خیال رکہین اور ان باتون کو بہولین نہین جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پاکر ان خدا کو بہول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھہ جائے بلکہ چاہیئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے اور چاہیئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگون سے خواہ امیر ہون یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے کیونکہ اس مین نہ صرف ان لوگون کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے آجکل کے رؤسا اور اون کے اہلکارون کو ان باتون کا خیال رکہنا چاہیئے۔ والسلام۔ ایڈیٹر)

اپنا آپ سنبھالو ظہر۔ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء ایک شخص کا خط حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ فلان شخص نماز نہین پڑہتا روزے نہین رکہتا۔ یہ ہے وہ ہے اوس کو کافر کہنا چاہیئے یا نہین وہ احمدی ہے یا نہین۔ فرمایا۔ اس کو کہنا چاہیئے کہ تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کرو ہر شخص کا معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھہ الگ ہے تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگون کے اعمال پڑتال کرتے پھرو۔ اور اون پر کفر یا ایمان کا فتوے لگاتے پھرو۔ مومن کا کام نہین کہ بے فائدہ لوگون کے پیچھے پڑا رہے۔ فقط۔

مشورہ ضروری ہے ایک صاحب نے ایک خوفناک جگہ پر مکان بنوانے اور بسبب کمی روپیہ تعمیر مکان کو پورا نہ کر سکنے کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہین کر لیتے مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسرون کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکید ہو سکتا ہے آجکل لوگون کا یہ حال ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے ہین یا پوچھتے ہین تو پھر مانتے نہین حضرت نے فرمایا کہ پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہین ایسون کے حالات سے زیادہ تر دوسرے لوگ اب فائدہ اٹھا سکتے ہین۔ جو عبرت حاصل کرین۔

زلزلہ آج گیارہ بجے رات کے بڑا سخت زلزلہ آیا جو کچھہ دیر تک محسوس ہوتا رہا۔ دوسرے جھٹکے نے دل کو ہلا دیا اور کچھہ دیر تک محسوس ہوتا رہا اور خداوند کریم کا شکر صد شکر ہے کہ اس سے کچھہ نقصان نہ ہوا۔ دیگر کل روز سے بیماری ہیضہ کی شکایت ہے۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار فضل الٰہی پراچہ ولد محمد امین پراچہ از بھیرہ

ضروری اطلاع

نامہ نگار صاحبان اپنے مضامین کے خود ذمہ وار ہین کسی کا مضمون اخبار مین چھپ جائے تو اس کا یہ مطلب نہین کہ ایڈیٹر کو بہر حال اسکے ساتھ اتفاق رائے ہو ایسا ہی مشتہرین اپنے اشتہارات کے آپ ذمہ وار ہین کارخانہ بدر کو ان کے کسی فقرہ کیواسطے ذمہ وار نہین ہے۔

ایڈیٹر

انتخاب الاخبار

نتیجہ امتحان انٹرنس

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان والا مان کے ۱۶ طلبا رین سے جو اس سال امتحان انٹرنس مین شامل ہوئے تھے ۷ طالب العلم یعنی عبد العلی۔ ولی اللہ شاہ۔ عبد الرحمن امرتسری محمد صادق امجد حسین بٹالوی۔ عطا محمد پاس ہین اور تین لڑکے یعنی گوہر دین۔ خواجہ عبد الرحمن کشمیری اور میان فیض احمد زیر تجویز ہین۔ ان تینون لڑکون کی تمام احمدی احباب کی خدمت مین ... التجا ہے کہ اون کے حق مین دعا کیجاوے کہ اللہ تعالے ان کو کامیاب کرے۔ سنا گیا ہے کہ قریباً ۱۷ فیصدی طلبا اس سال اس امتحان مین کامیاب ہوئے ہین اس لحاظ سے ہمارا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے۔

فراق نامہ اکمل

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل تین چار روز کے واسطے لاہور گئے ہین وہان سے انہون نے ایک نظم ارسال فرمائی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

نظم

اب سہا جاتا نہین اکمل فراق قادیان
کب نظر آئیگا مجھ کو پھر رواق قادیان

جان کب ہوگی مری مہدی کے قدمون پر نثار
ہائے کب آئیگا وہ یوم تلاق قادیان

مین یہان ہون۔ دل وہان ہر وقت یہان جان وہان
کس عبارت مین ہو ظاہر اشتیاق قادیان

مجھ کو اس لاہور مین کچھ بھی نظر آتا نہین
ہائے وہ شان وشکوہ وطمطراق قادیان

مجھ کو معراج ترقی ہے وہی دل سے پسند
جو کراتا ہے مجھے علمی براق قادیان

اے پرندو! ایکدن کیواسطے دو پر تو دو
اُڑ کے جا پہونچون۔ نہین تاب فراق قادیان

چیر دون وہ دل نہین جسمین محبت جاگزین
توڑ دون وہ سر۔ نہین جسمین مذاق قادیان

یہ عروس کامرانی ہو چکی میرے لئے
نقد جان ودل دیا مینے صداق قادیان

ایکدن ڈنکا بجیگا بس اسی کے نام کا
چپکے چپکے کہہ رہے ہے یہ سیاق قادیان[1]

ضرورت استاد

مخدومی ومعظمی جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مین آپ کو بحیثیت ایڈیٹری کے تکلیف نہین دیتا بلکہ آپکے واقعی صدق اور دار الامان ہونے کو بہروسہ پر تکلف ہون۔ کہ للہ میری اس تکلیف دہی کو معاف فرما کر احسان فرمادینگے۔ مجھے اپنے نو عمر تین بچون کے ابتدائی تعلیم کیواسطے ایک استاد کی ضرورت ہے جو لائق دیندار اور احمدی ہو اور ابتدا ہی سے دینیات انگریزی اور اردو کے شروع کرانے کا ارادہ ہے اس واسطے اس کا انتخاب اور بہم رسانی کا آپ بہت عمدہ ذریعہ ہین۔ سردست مین علاوہ کہانے اور مکان کے ۱۵ روپیہ ماہوار تک دینے پر طیار ہون اور اگر کوئی ایسا احمدی جناب کی نظر مین ہو تو اوسے آمادہ فرما کر نیازمند کو ایما فرما دین ورنہ مناسب الفاظ مین اشتہار مرتب فرما کر بدر مین شائع کرادین۔ اور جس قدر خرچ ہو اسے نیازمند کو ایما فرمادین ارسال خدمت ہوگا۔ زیادہ نیاز

بندہ غلام رسول تمیم احمدی اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس باگہا پرانہ ضلع فیروز پور

انسداد میخواری

اخبار الیو نیگا سپیچ ناقل ہے کہ چند روز ہوئے شہر کے دیسی حصہ مین ضلع پونہ کو جلسہ کانفرنس ہوا تہا اس زمانہ سے انسداد میخواری کی کوشش ہو رہی ہے اور میفروشون کی دکانون پر پکیٹ تعینات کئے جاتے ہین۔ نوجوان برہمنون کا ایک غول پانچ چہہ دن سے ہر روز شام کو آکے شراب کی دکانون کے سرافیلو مین ٹھہرتا ہے اس غول نے اپنا فرض سمجھا ہے کہ جو لوگ میخواری کے لئے میخانون مین آئین اونہین ایسی پند ونصیحت کرین کہ مے نوشی ترک کر دین اس خیال سے کہ اگر کہین ان نوجوانون برہمنون نے حد سے زیادہ تنگ دوڑ کی تو فساد برپا ہو جائیگا پولیس اون کی نگران رہتی ہے مگر ابھی تک کوئی نامناسب بات نہین ہوئی ہے۔ یہ والنٹیر فقط میفروشون کو سمجھاتے بجھاتے ہین اور جب وہ نہین مانتے تو انہین چھوڑ دیتے ہین ساڑھے پانچ بجے شام کو جس وقت میخوار میخانون مین آنے کے خوگر ہین دکانین پر پکیٹ تعینات ہوتے ہین اور ساڑھے نو بجے رات تک جس وقت دکانین بند ہوتی ہین۔ رہتے ہین ان نوجوانون نے اپنی قدم جن دکانون کو انتخاب کیا ہے اونکی بکری بہت کم ہو گئی ہے۔

یونیورسٹی پنجاب

لیکن یہ عجب علطی سے ہے کہ اوس بعض جماعتون کے نصاب تعلیم مین ایسی کتابین داخل کی ہوئی ہین جن مین مذہب اسلام کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہین جن سے مسلمانون کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہونچتا ہے۔ امتحان الف۔ اے کے پرچہ B (بی) مین ممتحن نے جو سوال دیا تہا اس سے اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ وہ فقرہ

"Hughs Alfred the Great ..."

الفرڈ اعظم سے جو کورس مین داخل ہے لیا گیا تہا پچھلے دنون مسلمان اخبارون کے اعتراضی آوازون پر ہم خوش ہین کہ سنڈیکیٹ نے اس سوال کو امتحان سے خارج کر دیا مگر دیکہنا یہ ہے کہ اس سے اون کی طبیعتون کو سکون ہو سکتا ہے۔

ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے طیار ہین کہ اسی کتاب مین بعض مفید مقامات بہی موجود ہین مگر یہ کیا ضرور ہے کہ اون کے ساتھ ایسے جملے اور مطالب بہی رکہے جاوین جو مذہبی نقطہ خیال سے طبیعتون کو برہم کرنیوالے ہون یا ایسی تمثیلین دی جاوین جو دلون کو زخمی کرنیوالی ہون۔ ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ الفرڈ اعظم کے ذکر مین شارلمین کے حملون کو رسول عربی کے غزوات سے تشبیہہ دینا اور موخر الذکر کو سفاکانہ اور ظالمانہ قرار دینا مذہبی تعصب اور دیوانگی کے سوائے کسی اور امر پر بہی مبنی ہو سکتا ہے یونیورسٹیون کا جو بعض ہندو مسلمانون کی تعلیم کی غرض سے ہندوستان مین قائم کی گئی ہین یہ اولین فرض ہونا چاہئیے کہ کوئی ایسی کتاب داخل نصاب نہ کی جاوے جسمین اشارۃً یا کنایۃً اون کے مذہب وعقائد پر حملہ ہو۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی عنایت

لاہور ریلوے ورکشاپ کی توسیع کے لئے موضع مہر پورہ کا کچھ رقبہ حاصل کیا گیا تہا جسمین اسلامی زمانہ کے دو مقبرے موجود تھے سکھون کے زمانہ مین ان قبرون کو وہان سے اوٹھا دیا گیا اونمین سے ایک عمارت جو نصرت خان کے مقبرہ کے نام سے مشہور تہی۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مشہور فرانسیسی افسر ایکورٹ کا قیام گاہ تہا اور دوسرا بہادر خان کا مقبرہ میانیر گیرین بطور تھیئٹر استعمال کرتا تہا۔ مسلم پبلک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اس عنایت کو شکریہ اور مسرت سے دیکھیگی کہ اب اوس نے دونون قبرین اٹھوا منگائی ہین اور منیجر صاحب نے انتظام کیا ہے کہ اونکی مرمت کیجاوے اور آئیندہ نقصان سے اونکو محفوظ رکہا جاوے۔ (وکیل)

[1] یعنی ایک نبی اللہ کا مسکن ہونے کے سبب تمام عالم مین مشہور ہو جائیگا۔ جیسا کہ گذشتہ سالون کی ترقی سے ظاہر ہے۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۹ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۳ - اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

چونکہ گذشتہ اخبار میں جو الہامات لکھے گئے تھے اون میں کچھ کتابت کی غلطی ہو گئی تھی اس واسطے اونکو تازہ الہامات کے ساتھ دوبارہ نقل کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں ہی رہتی ہیں) مرض سے بیمار ہو گئی تو حضرت کو اُنکی نسبت الہام ہوا

۱ - حٰمٓ - تلک ایات الکتاب المبین -

ترجمہ - لفظ حٰمٓ میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں -

۲ - بیمار بہت ہی جنجھیں ہوتا ہے -

۳ - ماتم کدہ

۴ - اِنّی احافظ کلّ من فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو ساری -

ترجمہ - میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے - من ھذہ المرض یعنے من ھذہ الافت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالےٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں -

پھر حضرت کو بیمار کیواسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ -

۵ - اُمید سے بڑھکر فائدہ ہوا - ۶ - دوبارہ زندگی

۷ - منسوخ شدہ زندگی -

۸ - اِنّی براء من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے -)

۹ - کتب اللہ علےٰ نفسہ الرحمۃ -

ترجمہ - خدا تعالےٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے

۱۰ - حق علینا نصر المومنین

ترجمہ - ہم مومنوں کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱ - امثال الرحمۃ فی اوّل الذکر و اخر الذکر -

یعنے دو شخص جو بیمار تھے - اون کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالےٰ کی رحمت ہوئی -

۱۲ - رحمت اور فضل کا کلام - شکر کا کلام

(مذکورہ بالا تمام الہامات گذشتہ اخبار میں ہی چھپ چکے ہیں - ایڈیٹر)

۱۸ - اپریل ۱۹۰۸ء

۱ - زلزلۃ الارض

۲ - نحق العذاب - تدلّی

۳ - بشریٰ

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور -

تازہ اخبار

(منقول از اخبار عام)

سنا گیا ہے کہ انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر اب کے سال قریب ۲۴ ہزار روپیہ چندہ وصول کیا گیا ہے۔

رنگ محل کالج لاہور کا جلسہ تقسیم انعامات ۳۰- اپریل کو ۸ بجے صبح منعقد کریں گے بصدارت حضور لاٹ صاحب۔

لالہ لاجپت رائے نے ہتک عزت کی جو نالش دو اخبارات پر کی۔ ہائیکورٹ کلکتہ میں سماعت ہوگی۔

لالہ پنڈیداس کے والد لالہ ایشرداس کی جائیداد پولیس نے ضبط کی تھی بحکم عدالت اس کو واپس کی گئی ہے۔

گوجرانوالہ کا مسٹر شیفن جس پر رشوت وغیرہ کا الزام تھا اس کو مستعفی ہونے کی اجازت دیگئی ہے۔

حیران ہیں حضور امیر کابل برٹش روسی معاہدہ کی شرائط پر اتنی دیر سے خاموش کیوں ہیں اس میں معمہ کیا ہے۔

حیدرآباد کے ریزیڈنٹ مسٹر بلی صاحب شرقی بنگال کے قائم مقام لفٹنٹ گورنر مقرر ہوں گے۔

مسٹر اوڈوائر صاحب قائم مقام ریزیڈنٹ حیدرآباد مقرر ہوئے ہیں۔ جو سرحدی صوبہ کے ریونیو کمشنر ہیں۔

لفٹنٹ کرنل مکڈانلڈ صاحب ریاست نیپال کے قائم مقام ریزیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

پشاور کے سرحدی علاقے میں بدمعاشوں کی لوٹ مار بے طرح بڑھتی جاتی ہے۔ رعایا کا خدا حافظ

ولایت کی ریلوے کمیٹی نے سفارش کی کہ ہندوستان کا ریلوے بورڈ ضرور برقرار رکھنا چاہیئے۔

سرحد پر موہمندی قوم برٹش قلمرو میں چھاپے مارتی ہے ان کے دس ہزار آدمی فوج کشی کے لئے جمع ہیں اور مسلح انگریزی فوجیں ان کی سرکوبی کے لئے پشاور سے منگوائی گئیں حالت ابتر ہے رعایا خوف زدہ۔ پریشان

ملتان میں ایک مکان کے اندر چار مارواڑی مردہ پائے گئے افواہ ہے کہ انکو زہر دیا گیا۔ حیرت ہے۔

پونا میں حکم ہوا ہے کہ کوئی شراب کی دکان پر لوگوں کو نہ روکے اس کی بابت کئی معززین گرفتار کئے گئے۔

کلکتہ کے اخبار سندھیا کا پرنٹر اس الزام میں ماخوذ ہے کہ نقشے میں اپنا نام غلط ظاہر کیا تھا۔

پونا میں مسٹر جسٹس راناڈے صاحب کی یادگار کا چندہ ایک لاکھ سے بڑھ گیا۔ وظائف قائم کریں گے۔

اس سے ایک ٹیکنیکل لیباریٹری بھی قائم ہوگی۔ بیاج کے سردار صاحب اس کے لئے اور ۴۰ ہزار روپیہ دینگے۔

اب کے نمائش بمبئی میں ۶۳۰۹ تصاویر تھیں فیسوں سے ۷۰ ۲۵ روپیہ آیا۔ قیمت تصاویر سے ۴ہزار روپیہ۔

بازار رنگون کے ہنگامہ حال میں ایک مصری علی نام اور ایک عرب مسمی اسمعیل کو ایک ایک ماہ قید سخت ہوئی۔

تجارت تبت کی بابت کلکتہ میں چینی سفیر کے ساتھ بات چیت طے پائی۔ تبتی ممبران سفارت جلد چلے ہیں۔

تبت پر چینی سرپرستی تسلیم کی گئی وہاں کے پایہ تخت لاسہ میں بھی سررشتہ آبرسانی جاری کریں گے۔

سررشتہ تار کے سگنلروں کی شکایات کی تحقیقات پر سررشتہ ڈاک کے ڈائرکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔

مضافات لاہور میں جو گروہ خونخوار ڈاکوؤں کا پکڑا گیا تھا اس کو قرار واقعی سزائیں پھانسی حبس دوام اور دس دس سال قید سخت کی دیگئیں۔

جہلم میں ہولی کے روز جس دکاندار نے لوگوں پر تیزاب چھڑکا تھا۔ تین ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔

برٹش روسی معاہدہ اتحاد کی بابت صاحب امیر کابل نے ابتک اپنی منظوری نہیں بھیجی۔ خموشی معنے خیز ہے۔

کمانڈر انچیف آئرلینڈ نے حکم دیا کہ کوئی فوج سگرٹ نوشی نہ کرے کہ شدت سے مخرب صحت و مضر قابلیت ہیں۔

ملک ایران میں بدامنی ترقی پر ہے صوبہ آذربیجان میں سخت فساد ہوئے۔ قافلوں کی آمد و رفت بند ہوگئی۔

سرحد ایران کی روسی چوکی بیلیہ سوور پر ایرانی لٹیروں نے حملہ کیا روس نے باضابطہ شکایت کی ہے۔

اس ناگہانی حملے میں چار روسی مع ایک کپتان کے قتل کئے گئے باکو وغیرہ سے روسی کمک روانہ کی گئی ہے۔

روس کے اعلےٰ ترین حکام نے مشورہ کر کے قرار دیا تمام بحری و بری فوجیں ایک افسر اعظم کے ماتحت رہیں۔

اس اعلےٰ منصب کا نام جنرل سموہ کمین ہوگا اور گرینڈ ڈیوک نکولاس کو یہ منصب عطا کیا جاویگا۔

برٹش وار آفس نے جاپانی قسم کی ۵۵ ہزار نئی سنگینوں کے بنانے کی فرمائش دی ہے۔ وہ بہتر کارآمد ہیں یہ سنگین بہ نسبت پہلی کے تین انچ لمبی ہے جنگی کونسل نے امتحان کے بعد اس کو پسند کیا ہے۔ پہلی موقوف کی گئی۔

برٹش نوآبادیوں میں ایشیائیوں کے داخلہ کا سوال اور دربار کا شاہی مسئلہ تسلیم کیا گیا کہ طے کیا جائے۔

قادیان نوٹیفائڈ ایریا میں شامل کیا گیا

اخبار سیول گزٹ صدائے ہند

لاہور بحوالہ پنجاب گزٹ مورخہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۸ء لکھتا ہے کہ اشتہار نمبر ۲۰۲ مورخہ یکم اپریل کے مطابق ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب میونسپل ایکٹ کی دفعات کو مشتہرہ رقبہ کمیٹی قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے متعلق فرماتے ہیں اور اشتہار نمبر ۲۰۳ میں ہوس ٹیکس کی مندرجہ ذیل شرحوں کو بھی قادیان میں نافذ فرماتے ہیں۔ عہ - ۳ - ۲ - للعہ ۱ عا - عہ ۸ اور ۸ فی سال جیسی کہ صورت ہو تشخیص ٹیکس تحصیلدار صاحب و مقامی کمیٹی بشرط منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر کرے گی۔

نمبر ۲۰۴ کے مطابق قادیان کے عائد شدہ محصول و دیگر آمدنی کی وصولی و خرچ کے انتظام و حسابات تیار کرنے اور لکھنے کیلئے مندرجہ ذیل کمیٹی مقرر کی ہے۔

۱- مرزا نظام الدین - ۲- مولوی محمد علی ایم۔ اے۔ وارسٹ امید ہے کہ یہ انتظام قادیان کی لوکیلٹی کیواسطے مفید ثابت ہوگا اور پبلک کو لائق کارکنان کمیٹی ہر طرح سے فائدہ پہونچانے کی کوشش کریں گے۔ سب سے اول صفائی کا انتظام غالباً بہت ضروری ہوگا۔ کیونکہ آجکل گاؤں کے اردگرد بہت سا کوڑا جمع کیا جاتا ہے جو موجب تعفن ہے۔

لارڈ ملنل نے اخبار ٹائمز میں بزور لکھا کہ یہ اہم مسئلہ ایک عالمگیر شاہی کانفرنس کا سخت محتاج ہے

ہمارے حضور شاہ قیصر بفضل خدا خوب تندرست ہیں۔ تبدیل آب و ہوا مفید نکلی اس پر کمال خوشی و تسلی ہے

حضور ممدوح نے محل بکنگہم میں پریوی کونسل کا اجلاس فرمایا۔ جدید ممبران وزارت کو شرف ملاقات بخشا ہے

حضور پرنس آف ویلز نے بدمواروکو سرہنری کیمبل بنرمین سابق وزیر اعظم کے ہاں جا کر مزاج پرسی فرمائی۔

جمعرات کی شب سرہنری ممدوح نے بے چینی سے کاٹی وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہیں۔ علاج میں کسر نہیں ہے۔

امریکن جنگی بیڑہ بحر الکاہل کو آتا ہے وہ ساحل کیلیفورنیہ پر پہونچا۔ یہاں گورنر نے سرگرم استقبال کیا ہے۔

ٹائمز بیمار ہو گیا

ولایت کے مختلف اخبارات نے بوجوہات چند در چند اس پر طمانیت کا اظہار کیا ہے مگر زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کا شاگرد رشید اور لبرل اور پرائیوٹ کا معتقد جنیفت الیمری میں نیک دل مسٹر مورلے کے پسندیدہ خطاب برقرار نہ رہا۔ مسٹر سعد سے نے اپنے دماغ کے راستے دہشت نگاری کو مٹانا کر میں کام لینے اور عمدہ کی کام اور راستہ دہشت گرد ان کی خدمت ایک دفعہ پھر بغیر ان کہ اس راستے مجبوراً انڈیا آفس سے علیحدگی باہوس آدمی کہ منز ہے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

فیاضی

ہمعصر اودھ اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر لی سی مکرجی نے پچاس ہزار روپیہ اس غرض سے دیا ہے کہ ڈیرہ دون میں ایک خیراتی شفاخانہ کھولا جائے اور مریضوں کا علاج ہو نیز تشکیک طریقے سے ہو۔ مسٹر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ دون نے ایک بار ان جلسہ میں اس کا افتتاح فرمایا۔ ڈیرہ دون کے تمام معزز لیڈر ہندو اور مسلمان شریک جلسہ تھے۔ مسٹر موصوف الصدر کی یہ فیاضی قابل تعریف ہے جنہوں نے صرف فائدہ رسانی عوام کے خیال سے اتنی بڑی رقم عطا کی۔

اخبار جگانتر پر سڈیشن

کلکتہ کا اخبار جگانتر مقدمہ سڈیشن کی آفت میں پھر گردانا گیا۔ ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی (ڈسپاٹزم) کے عنوان سے نکالا گیا ہے وہ سراسر بدخواہانہ (سڈیشن) سمجھا جاتا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ الیس نے پولیس کورٹ میں درخواست کی کہ اخبار ہذا کے پرنٹر بابو پھنی ندر کے نام وارنٹ نکالا جائے اور ایک وارنٹ دفتر کی خانہ تلاشی کیلئے بھی حاصل کیا۔ سنیچر گذشتہ کو بوقت ۵ بجے بعد دوپہر۔ دفتر کی تلاشی لی گئی اور بہت سے کاغذات نوشتہ جات جو اخبار کے متعلق تھے ضبط کئے گئے۔ دفتر کے باہر تماشائی نوجوانوں کی کثیر جمع تھی۔ وہ پولیس افسروں کی طرف سے منہ چڑھاتے اور شور مچاتے تھے۔ جو کاغذات ضبط کر کے لے گئے ہیں ان میں رجسٹر دستاویزات۔ پروف اور خطوط بھی ڈھیر سے ہیں۔ ستمبر ماہ اگلے روز پیش ہونیوالا تھا اور خبر ہے کہ اخبار کا پبلشر موقعہ کی بھنک پاتے ہی روپوش ہو گیا

اس باعث گرفتار نہیں ہوسکا ہے۔ ابھی دقت ہے۔ (عام)

سور کی پرستش

خدا کی شان ہے کہ جس چیز کو بہت سے لوگ بُرا کہتے اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بعض آدمی اس کو اچھا سمجھتے اور پوجتے ہیں۔ بورنیو کے مذہبی پیشوا سور کی پرستش کرتے ہیں اور مختلف موقعوں پر اوس سے مدد طلب کرتے ہیں چنانچہ جب کبھی کوئی شخص بیمار ہوتا ہے یا اوس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اوس کی درخواست پر مذہبی پیشوا ایک سور لاکر اوسے نہلاتا ہے پھر اوس کی ٹانگوں کو لکڑی سے باندھ کر ایک جلتی مشعل اوس کے منہ کے سامنے لاکر ادھر ادھر ہلاتا ہے۔ اور مشعل کی روشنی میں جس طرح سور اپنے چہرہ کو ہلاتا اور آنکھیں چھپاتا ہے اسی طرح وہ شخص اوس سے نتائج نکالتا ہے پھر دعا مانگ کر اور گھر والوں سے نذرانے لے کر سور کو لیکر چلا جاتا ہے۔ (پنجاب سماچار)

تردید

۲۔ اپریل کے پرچہ میں اخبار پیجابی سے حوالہ پہ جو کچھ گجرات کے ایک مسلمان عبدالکریم صاحب نامی کے متعلق لکھا گیا تھا۔ وہ ایک قابل اعتبار خط سے معلوم ہوا کہ بالکل غلط تھا اور بے بنیاد سنا گیا ہے کہ اخبار پیجابی نے بھی خود ہی اس کی تردید کر دی ہے ہمیں افسوس ہے کہ ایسی غلط خبر اخبار میں لکھی گئی اور نہایت افسوس پیجابی پر ہے جو ایسی بے بنیاد خبر کا بانی ہوا کیونکہ ہم نے بعض اور اردو اخبارات میں بھی اس کی نقل دیکھی ہے امید ہے کہ جس کسی ہمعصر نے وہ خبر لکھی ہے وہ خود ہی تردید بھی کر دینگے۔

ڈاکہ

سب پور میں اوس روز ۲ بجے رات کے بابو گھمد دری لال سین کے گھر میں بارہ مسلح ڈاکو آ گھسے صحن میں مشعلیں روشن کیں۔ مالک مکان صحن کے دالان میں سوتا تھا اس کی چھاتی پر چڑھ کر تلوار گردن پر رکھی مال اور اسباب کا پتہ چاہا مستورات اندر سوتی تھیں ان کو پیٹ کر تمام مال و زیور سے خالی کیا کئی بکس جو پائے ان کو بھی توڑ پھوڑ ڈالا تمام ڈاکوؤں کے چہرے رنگین تھے۔ فرضی داڑھیاں لگا لے

کئی ہزاروں کا مال و زیور لے گئے۔ شور ہونے پر جوں ہی ہمسائے آئے۔ ڈاکو خبردار ہو کر گم ہو گئے اس قسم کی پہلی خوفناک ڈکیتی ہے۔ جو کہ سب پور میں واقعہ ہوئی ہے۔

مولوی

لیاقت حسین اور ڈاکٹر عبدالغفور کو الزام سڈیشن کے لئے سشن جج باری سال نے بھاری قید کی سخت سزائیں دی ہیں۔ اب حال میں ان دونوں کی طرف سے ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل کی گئی ہے۔ مسٹر جسٹس گیڈٹ اور مسٹر جسٹس وڈراف صاحبان نے اپیل کی سماعت فرما کر منظور کی ہے اور تا فیصلہ اپیل کے دونوں کو ضمانت پر چھوڑ دیا ہے۔

ٹائمز

ٹائمز دلول [illegible] دریا پور کے متصل حضور لفٹننٹ گورنر بنگال کی ٹرین کے اڑا دینے کی ناکام کوشش کی گئی تھی اس الزام میں سات آدمی ماخوذ تھے۔ یہ ادنے حیثیت کے قلی ہیں انہوں نے اپنے رفیقوں پر آفت لانے کی غرض سے یہ کام کیا تھا۔ بکرک السڈ کا گولہ استعمال کیا گیا تھا۔ عدالت سشن نے ایک ملزم کو بے قصور پا کر بری کیا۔ سرغنہ کو دس اور باقی پانچوں کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ جو واقعی عبرت بخش ہے۔

مصطفےٰ کامل پاشا کا مجسمہ قائم کرنے کی غرض سے مصر میں اب تک ۳۰۰۶۷ پونڈ سے زائد رقم جمع ہو چکی ہے پاشا ئے مرحوم کا چہلم مصر میں ۲۰۔ مارچ کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔

آغاز سال آئندہ میں آسٹریا کے پایۂ تخت بوڈاپسٹ میں جو بین الاقوامی طبی مجلس قائم ہونیوالی ہے۔ اس میں مصر کی طرف سے بارہ ڈاکٹر بطور قائم مقام شریک ہونگے۔

دولت عثمانیہ اور رومانیہ کے مابین عنقریب ایک تجارتی اور سفارتی عہدنامہ ہونیوالا ہے۔

لندن کی خبر ہے کہ اصلاحات مقدونیہ کے متعلق پارلیمنٹ نے سرکاری کاغذات شائع کئے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے نے روسی تجاویز کیساتھ اس شرط پر اتفاق کیا ہے کہ انگلستان کی طرف سے اسبارہ میں جو مزید تجاویز پیش کیجاویں ان کو منظور کیا جاوے اس کو حلمی پاشا کے تقرر پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے اور اس کی رائے میں ترکی فوج میں تخفیف کرنیکی بجائے بہتر ہے کہ مقدونیہ کے مالیہ میں سے انتظامی ضروریات کیلئے اخراجات وضع کر کے باقی بالبائی

[illegible]

پچھلے جمعہ مولانا مولوی محمد احسن مدظلہ تعالےٰ وطن سے مراجعت فرمائے مدینۃ المسیح ہوئے۔ آپ نے خطبہ افمن کان علےٰ بینۃ من ربہٖ و یتلوہ شاھد منہ پڑھا۔ مولوی صاحب کے پُر جوش وعظ میں ایک نیا ایک نکتہ ایسا ہوتا ہے جس پر طبیعت پھڑک اٹھتی ہے چنانچہ حسب معمول ان آیات کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ شاہد کی تنوین عظمت کی ہے اور واحد حقیقی معنون میں ہو سکتا ہے جس سے وہ سب حالات خود دیکھے ہوں۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والا عظیم الشان شاہد جس کی نسبت لکھا ہے کہ "یتلوہ" پیچھے آنے والا ہے یہی۔ مسیح موعود ہی ہو سکتا ہے۔ حالات نبوت سے بوجہ مورد وحی و الہام ہونے کے خوب آگاہ اور اس لحاظ سے سچا گواہ ہے۔ پھر من یکفر من الاحزاب سے بتایا کہ اس وقت کے بارے میں پیشگوئی ہے کہ بہت سے مذاہب موجود ہوں گے جو آزادی سے اپنے اپنے معتقدات کا اظہار کرتے ہوں گے۔ اس سے آگے اللہ کی طرف سے آنیوالوں اور اللہ پر افترا کرنے والوں کے نشان بتلائے۔

علامہ نورالدین نے اس جمعہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ دعا پر جو نماز میں پڑھی جاتی ہے خطبہ پڑھا اور بتایا کہ انسان کے دل میں بوجہ طول امل کئی کئی طرح کے ولولے اٹھتے ہیں اور وہ ہموم و غموم میں پڑ کر اپنی زندگی کو تلخ کر لیتا ہے اس سے پناہ مانگی گئی ہے اور بعض اوقات پہلی مصیبتوں کو یاد کر کے دل ہی دل میں کڑھتا ہے یہ بھی اچھی بات نہیں۔ پھر اسباب مہیا نہ کرنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ سے کام نہیں لیتا کسل۔ اس کمزوری کے لئے بھی جناب ایزدی میں پناہ طلب کرنی چاہیئے تا کہ بزدلی اور بخل سے بچے رہیں۔ متقی بے شک متوکل ہوتا ہے مگر اس کی مثال حدیث میں تغدوا خماصاً و تروح بطاناً پرندے کی طرح ہے۔ تغدوا خماصاً و تروح بطاناً اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا پرندہ اپنے آشیانہ میں بیٹھا رہتا ہے اور اس کی چونچ میں کوئی ڈال جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ مقدور بھر محنت کرتا اور اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ مومن جب ایسا توکل کرتا ہے تو وہ قرض وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے اور وہ دلیر رہ کر لوگوں کے دباؤ میں نہیں آتا۔ حق کے اظہار سے مطلق نہیں جھجکتا۔

پھگواڑہ۔ حضرت منشی صاحب معظم بندہ سلامت

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ شب درمیان ۹-۱۰ اپریل کو رات کی ہی گاڑی سے پھگواڑہ ریلوے اسٹیشن سے قریب دو میل کے فاصلہ پر بجانب شمال ایک لاش جلی ہوئی پائی گئی۔ جس کی کھوپری ٹھوڈی اور گردن تک نشانہ تھی بدن کا اوپر کا حصہ مردار خوار جانوروں نے کر کے الگ کیا ہوا تھا۔ ٹانگیں الگ الگ اور ٹکڑے ٹکڑے کہیں کہیں سے ملی۔ ابھی تک کھوپری کا بالکل پتہ نہیں چلا۔ ریلوے پولیس تحقیقات میں ہے۔ مسافر پنڈی ہاٹن میں تھا اور ایک کپڑے میں جو کچھ اوسے دستیاب ہوا تھوڑی سی افیم اور کچھ خوردنی اشیاء تھیں۔ آدمی بڈھا اور معتبر وضع سے معلوم ہوتا ہے۔ خدا جانے کون ہے ابھی تک پتہ نہیں لگا

قریب ایک ہفتہ سے بادلوں کی آمد و شد ہے اور تین چار یوم سے تھوڑی تھوڑی سی بارش بھی ہوئی تھی رات سب سے زیادہ بارش ہوئی جو ۱۲ بجے تھی کل ۲۰ منٹ تھے کہ ژالہ باری بڑے زور سے آئی مگر خیر گذری۔ فصلیں ابھی تک تو جو کچھ ہیں اچھی ہیں آئندہ جو اللہ کو منظور ہے ہم کو بسر و چشم منظور۔

محب الرحمٰن از حاجی پور۔

ایک دریافت طلب امر

ان تمام سابق ممبران مجمع الاخوان لاہور کی خدمت میں جو لاہور سے باہر جہاں کہیں بھی ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے بہت جلد اپنے اپنے پورے پتے سے مطلع فرما دیں کیونکہ ہم نے اپنے گذشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ چھپوائی ہے۔ جس میں کل اسمائے ممبران درج ہوں گے اس لئے ہمیں آپ کے نام و ایڈریس کی اشد ضرورت ہے نیز بعض اوقات ہمیں آپ سے خط و کتابت کرنی ہوتی ہے جس میں بوجہ نہ معلوم ہونے آپ کے ایڈریس کے سخت تکلیف ہوتی ہے امید ہے کہ آپ اس عرض کو قبول فرما کر ہمیں دوبارہ یاد دہانی کے لئے تکلیف نہ دیں گے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر اطلاع فرما دیں۔

محمد ضیاء الدین طالب علم بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور

اسسٹنٹ سیکرٹری مجمع الاخوان۔ لاہور۔

بزم خواتین

قحط کیا ہے؟

قحط کیا ہے؟ ہماری اپنی بدکرداریوں کی پاداش ہے۔ قدرت کاملہ کا یہ خاصہ ہے کہ جب کبھی کوئی قوم حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور خدا ذوالکریم کے فرمودوں کو بھول جاتی ہے آسمانی کتابوں کو پس پشت ڈال دیتی ہے تو وہ لوگ جو مامور من اللہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں اپنی سچائی کے لئے آلہی نشانات اور بین دلائل بیان کرتے ظاہر طور پر معجزات دکھلاتے اور لوگوں کو احکامات سناتے اور اوس ملک کو عذاب سے ڈراتے ہیں۔ مگر لوگ انکار کرتے ہیں اور اون کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں اور ملکوان قوم کی سرپرستی اور عنایات کو فراموش کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کی فرمانبرداری شکرگزار ہوں کرین الٹی اس کے برخلاف سازشیں کرنے بلوہ اٹھانے شروع کر دیتے ہیں۔ تو غضب آلہی جوش میں آتا ہے اور دنیا میں عذاب کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ گذشتہ کئی ایک سال سے ہمارا ہند مختلف وباؤں مثلاً طاعون۔ ہیضہ چیچک۔ زلزلہ۔ قحط وغیرہ کی سیرگاہ بن رہا ہے۔ آہ ایکہی ایک دفعہ بھاری زلازل سے ملکوں کے ملک غرق ہو گئے عالی شان عمارات۔ کھنڈرات میں بدل گئیں۔ بلند منزلوں کے مکانات میں بسر کرنیوالوں کے پاس بسر اوقات کے لئے ایک جھونپڑا تک نہ رہا۔ چند سال بارشوں نے وہ زور پکڑا کہ لوگ الامان الامان کر اوٹھے گھروں میں بیٹھے بیٹھے اکتا گئے اور لاریب قدرت کے طلسمات کو مان گئے۔ پھر پرسال موسم سرما میں اس قدر خنکی ہوئی۔ کہ زمانہ کے فلاسفر اور سائنس دان بول اوٹھے۔ کہ آفتاب میں سیاہ دھبہ ہو گیا یعنی اس کا کچھ حصہ جل کر سیاہ ہو گیا ہے اور اوس کی کرنوں میں پہلی سی تپش اور گرمی نہیں رہی اور عنقریب وہ زمانہ آئیگا جبکہ حرارت نام کو بھی باقی نہیں رہیگی۔

پھر گذشتہ سال میں سخت خشک سالی کا دور دورہ شروع ہوا اور وہ اس لئے کہ باران رحمت کے دروازے ہماری شامت اعمال کے باعث بند ہو گئے بلفظ دیگر

شامت اعمال ما صورت قحط گرفت

اب ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے دن بدن قحط سالی

روبہ ترقی ہے۔ فصل خریف کی تو پہلے بربادی ہو چکی ہے اور فصل ربیع کے آثار نمایاں ہیں۔ بارشوں کا موسم گذر چکا ہے خشک سالی کے سبب زمین کا بہت سا حصہ ویران و بنجر پڑا ہے اور جو فصلیں تیار ہو رہی ہیں ان کا بھی خدا حافظ ہے پانی کی قلت کے سبب فصلوں کا زیریں حصہ سوکھتا جاتا ہے اور جڑیں خشک ہوتی جاتی ہیں ہمارے پاک قرآن شریف و فرقان حمید میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

فی السماء رزقکم وما توعدون ط

بیشک اب یہ امر صاف طور پر عیاں ہے کیا عیسائی کیا ہندو کیا مسلمان کیا پارسی۔ غرض کہ ہر قوم اس بات کو تسلیم کر گئی ہے کہ بے شک رزق آسمان سے نازل ہوتا ہے کیونکہ بروقت برسنے والے مینہ کا ہر ایک قطرہ اناج کا ایک ایک دانہ ہوتا ہے اب میں آپ کی توجہ اس حیرتناک نظارہ کی جانب منتقل کرنی چاہتی ہوں۔ جو حال ہی میں وکیل اور آریہ گزٹ میں شائع ہوا ہے۔

قحط کا نظارہ

شہروں میں جہاں موٹر کاریں دوڑتی ہیں بائسکل چاروں طرف گھومتے ہیں۔ بگھیاں اور چوکڑیاں چل رہی ہیں۔ گیس یا بجلی کی روشنی سے رات کا دن بنا ہوا ہے۔ سوداگروں کی دوکانوں میں لاکھوں کا سامان بھرا ہے۔ خوش پوش صاحب تن و توش جنٹلمین چلتے پھرتے نظر آتے ہیں یہ محسوس کرنا مشکل ہے کہ آجکل ہولناک قحط نے ملک کی کیا حالت بنا رکھی ہے۔ ہندوستان اصل میں لاہور۔ دہلی۔ لکھنو بنارس نہیں ہے۔ اصلی ہندوستان وہ ہے جہاں آبادی کا ۹۰ فیصدی حصہ کچے مکانوں اور متفرق دیہات میں بروقت بارش نہ ہونے سے موت نما زندگی بسر کر رہا ہے۔

لالہ لاجپت رائے آجکل جابجا قحط زدوں کی دستگیری کے لئے فنڈ کرتے اور درماندہ حال فاقہ مستوں کی امداد کرتے پھرتے ہیں انہوں نے کچھ حال نواح آگرہ کی دیہات کا بیان کیا ہے چونکہ صوبہ مذکور میں گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے کام لیکر زرتقاوی دل کھول کر دیا ہے اور نواب لفٹنٹ گورنر نے قحط فنڈ بھی قائم کیا ہے اسلئے حالت ایسی خراب نہ ہونے پائی جیسی کہ دوسری صورت میں ہوتی۔ تاہم ہر فاقہ مست آدمی کی گورنمنٹ کہاں تک خبر لے سکتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے آگرہ کے قریب ضلع سکندرہ کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں لوگ سرکار کی غربا نوازی کے مداح پائے گئے۔ تاہم گاؤں اجڑا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو فاقوں کی ماری ہوئی تھی اوس کا لہنگا تار تار ہو رہا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سرکار سے اس کو ایک کمبل ملا ہے ہم نے اس کو ایک لہنگا اور ایک چادر دیئے جانے کا حکم دیا دوسرے روز قردلی میں ریلیف ورکس کا معائنہ کیا اکثر کام کرنیوالے چمار تھے مگر ایک جاٹ لڑکا بھی یہاں کام کر رہا تھا ان مزدوروں کو دو آنے سے لیکر ۲ آنے تک روزانہ ملتا ہے آگے چلکر ایک بڑا گاؤں نظر پڑا یہاں بعض عورتوں اور بڈھوں کی حالت خراب تھی یہاں کچھ روپیہ ہم نے تقسیم کیا۔ قردلی کے قحط ریلیف ورک پر ۸۰۰ آدمی مٹی کھودنے اور سڑک بنانے کے کام پر لگے ہوئے تھے یہ ایک افسوسناک نظارہ تھا ادھیڑ مرد اور عورتوں کی حالت خاصی تھی مگر بڈھے اور جوانوں کی نازک حالت تھی اکثر آدمیوں کے پیٹ پسلیوں میں گھسے پڑے ہوئے اور ٹانگیں دبلی ہو گئی ہیں بعض بڈھے ٹوکریاں اپنا بوجھ بڑی مشکل سے اٹھا سکتے ہیں کوئی صاحب دل ان بڈھوں اور لڑکیوں کو دیکھ کر رحم کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کو تقدیر نے اس حالت میں مجبور کیا ہے اور ہر صاحب مقدور شکر کریگا کہ اس کے بچے اس مصیبت کی زندگی سے محفوظ ہیں۔ ریلیف ورک پر ہر قوم کے آدمی جاٹ برہمن۔ راجپوت۔ چمار۔ وغیرہ وغیرہ بعض عورتوں کے ساتھ شیرخوار بچے بھی ہیں ان کو دو تین پیسے روزانہ یا زیادہ ملتے ہیں کام کرنیوالے بچوں کو تین سے پانچ پیسے تک عمر کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ قلیوں کے ایک گروہ کو جن میں ایک کھودنے والا اور دو مٹی اٹھانے والے شامل ہوتے ہیں ۱۰۰ فٹ × ۱۳ فٹ زمین کھودنی پڑتی ہے اگر شام تک کام پورا نہ ہوا تو کھودنیوالے کی مزدوری کاٹ لیجاتی ہے جونہی کہ ان مزدوروں کو ہماری آمد کا حال معلوم ہوا وہ خیرات مانگنے کے لئے ہمارے گرد جمع ہو گئے ہم نے چند روپیہ منتظم افسروں کے حوالہ کئے کہ مزدوری کے ساتھ ایک ایک دو دو پیسے ان کو دیدئے جاویں۔

ایک بہشتی نظارہ

اس تمام مصیبت کے درمیان میں نے ایک نظارہ دیکھا جس نے بالکل دوسری قسم کا اثر میرے دل پر کیا ایک دس بارہ برس کی لڑکی سر پاؤں برہنہ بجز ایک چیتھڑی کے جو اس کے کمر کے گرد ستر پوشی کے لئے لپٹا ہوا تھا مٹی کا ایک ٹوکرا اٹھائے ہوئے لیجا رہی تھی اور برابر مسکراتی جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی روح تمام دنیا پر ہنس رہی ہے یعنی اس بیہودہ دنیا پر جہاں تمیز اور تفریق کا دور دورہ ہے جہاں عارضی چیزوں کے لئے بیحد مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں اور اپنی طبیعت کی طرف سے بے پرواہ ہونے پر خوش ہے۔ جونہی کہ میری نظر اس معصوم فرشتہ پر پڑی میں کھڑا کا کھڑا رہ گیا میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور وہ بھی مسکرائی میں نے آگے بڑھکر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا وہ بیچاری اپنی ٹوکری لئے چلی گئی کاش کہ میرے پاس کیمرہ ہوتا کہ میں اوس کا فوٹو لیتا غور کرنے سے یہ خیال دل میں آئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہندو مذہب کا یہ اصول کہ ہر حالت میں قانع و شاکر رہنا چاہیئے ہماری پولیٹیکل غلامی کا سبب عظیم ہے۔

المناک نظارے

قردلی کو جاتے ہوئے ہمیں راستہ میں چند مسلمان عورتیں مع بچوں کے ملیں ان کو ہم نے کچھ نقدی دی خیرات کرنے میں ہم نے ہندو اور مسلمان کی کبھی تمیز نہیں کی۔ قردلی میں کچھ روپیہ اور کپڑا بانٹتے ہوئے فتحپور سیکری کو گئے راستہ کے گاؤں میں موت کا سناٹا تھا یہاں شاہی محلات دیکھے ان عمارتوں سے کیسا عبرتناک سبق ملتا ہے ان کو دیکھ کر تمام دنیوی شان و شوکت اور حکومت اور اختیارات کی بے اعتباری اور بے ثباتی دل پر نقش ہوتی ہے وہ ہم کو زمانہ سابق میں لیجاتی ہیں اور آئندہ کے لئے خبردار کرتی ہیں۔ یہ ایک مٹی ہوئی سلطنت کی یادگاریں ہیں بہرحال صوبہ جات متحدہ میں قحط ریلیف کا سرکاری انتظام قابل تعریف ہے۔ اگر پرائیویٹ لوگ زیادہ دلچسپی لیں تو زیادہ فائدہ ہو۔"

ایسے ایسے ہولناک نظاروں کو دیکھ کر بھی اگر کسی کا دل نرم نہ ہو تو اس سے خدا سمجھے۔ اے لوگو! اب تو بستر ناز سے سر اٹھاؤ اور دیکھو سورج نکلے بہت دیر ہو گئی اور تمہیں اب تک خبر نہیں افسوس

روز روشن ہو گیا اٹھتے گئے سونیوالے
آفریں اے میرے بیدار نہ ہونیوالے

چونک خواب ناز سے دل میں نہ لا کچھ پیچ و تاب
قافلہ تیار ہے آتی ہے آواز جرس

اب آفتاب اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ اس کی کرنیں روئے زمین کے ہر ایک گوشہ پر اپنا تسلط بٹھا چکی ہیں اور اس کی تمازت سے باطل مذہب جل جل کر خاک ہو رہے ہیں۔

وہ کونسا آفتاب اور کونسی اسکی تمازت ہے وہی جس کا انتظار مدت سے چلا آتا تھا جو قادیان دارالامان جنت نشان میں ظہور پذیر ہوا ہے جس کا نام حضرت سید المرسل مسیح موعود مہدی دوران جناب مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن ہے جس کی تائید میں زمینی اور آسمانی نشان پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں جس کی شمشیر قلم کا لوہا کل زمانہ مان چکا ہے جس سے دشمنان دین کے سر کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ اور اس کے آگے بڑے بڑے اہل قلم سر تسلیم خم کرتے ہیں آؤ اس کی تعلیم کو سنو اور دیکھو کہ خدا کے وعدے کس طرح پورے ہو رہے ہیں

ہوشیار اے مرد غافل خواب غفلت کب تلک
وقت جاتا ہے قیام اس کو نہیں زیر فلک

(راقمہ احمدی خاتون پہلودی از شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسیح کیوں آیا؟

جب اسلام کو کوئی ضعف لاحق ہوتا یا کوئی بیماری لگتی رہی تو اللہ تعالیٰ قادر مطلق چھوٹے چھوٹے طبیب بھیجتا رہا جیسا کہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب معمولی خفیف سا بخار یا سر درد ہو تو چھوٹے حکیموں کو ہاتھ دکھا کر دوائی استعمال کر لیا جاتی ہے اور اکثر اوقات بیماری کے آغاز میں ہی علاج کرنے سے افاقہ بھی ہو جاتا ہے مگر جب وہی بخار تپ دق اور تپ محرقہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کے پاس جانے کی نوبت آجاتی ہے کیونکہ اس بیماری نے گھر پکڑ لیا۔ اب اس کو نکالنے اور دور کرنے کے لئے ایک طبیب حاذق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام کی ایسی حالت کو فیج اعوج زمانہ سے تعبیر کیا گیا ہے اس زمانہ میں اسلام کو ایک بیماری نہیں بلکہ ہزاروں بیماریاں گھن کے کیڑے کی طرح لگی ہوئی تھیں [illegible] دنیا کا زور ہو جانا [illegible] خوارق کا موقوف ہو جانا [illegible] ایک [illegible] قرآن کریم پڑھنا [illegible] [illegible] تو دو لفظ [illegible] بھی والوں [illegible] نازک حالت پر رحم آیا تو یہ الہام بیعت لیا کر [illegible] ہو کر نوحہ خوانی کرکے اشعار اور نظمیں [illegible] سے اس کو کچھ بھی نہ [illegible] پہنچا۔ تو حضور مذہب اسلام نے پکار پکار کر کہا ؎

ابن مریم ہوا کرے کوئی ۔ میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

تو قدیر خداوند نے اسلام کی پریشان حالت پر رحم کھایا۔ اس قریب المرگ کو بچانے کیلئے اپنا ایک خاص بندہ مسیح موعود کر کے بھیجا۔ ؎

مسیحا آیا یا حقاق آیا برمحل آیا ۔ بساط کہنہ کا تقدیر سے نعم البدل آیا

اس فرستادہ خدا نے اس مریض کی غذا اور دوا کی ایسی احتیاط کی کہ چند روز میں تندرست توانا ہو گیا اور پھر اسلام کا وہی تندرست صحیح چہرہ کندن کی طرح چمکتا ہوا نظر آنے لگا جیسا کہ آج سے تیرہ سو برس پہلے سرور الانبیاء علیہ الثنا کے زمانہ میں دکھائی دیا تھا۔ دنیا پرستوں نے اس خلیفہ برحق کی مخالفت کر کے علیحدہ شفا خانے (یعنی انجمنیں) قائم کرنے چاہے کاسہ گدائی ہاتھ میں لیکر غریب مسلمانوں کو خوب لوٹا (جن کی آگے ہی یہ حالت تھی شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا) ان عاجزوں کو لوٹا جو کہ مسیح کی آگے ہی مخالفتوں کے باعث نیم مردہ ہو گئے تھے جنکو کہیں طاعون نے الرسنا لیا ہے تو کہیں زلزلہ آگھیرتا ہے۔ الہام تلج کو پورا کرنے کے لئے قحط ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا ہے۔ الغرض بھیک مانگ کے خالی از علاج ہسپتالوں کی شاندار عمارتیں بنوائیں اور یہ بزرگ نسخہ (دنیا درست کر دین خود بخود ہو جاویگا) استعمال کرنے کی ہدایت کی جس نے زہر ہلاہل کا اثر کیا۔ اس نسخہ کے استعمال کرنیوالوں نے جانا کہ ہمارے کام روپیہ پیدا کرنے (خواہ کسی ذریعہ سے ہو) آرام سے سونے اور کھانے پینے کے اور کچھ نہیں جب بزرگوں نے دیکھا کہ یہ تمنائیں رائیگان گئیں تو پکار پکار کر دعائیں مانگیں۔ ؎

[illegible]

[illegible] الفوائد [illegible] اور برکات [illegible] [illegible] نبوت [illegible] سب اولیا و انبیاء [illegible] خوش نصیب اور سعید [illegible] اور [illegible] نبوت [illegible] مخالفت [illegible] سے موثر [illegible] پرانی رسم رسوم بدعات منقطع ہو گئے اور [illegible] نے خود اصلاح کرنے لگے۔ جیسا کہ سنا گیا ہے کہ اگلے دنوں [illegible] میں قوم خواجگان نے ایک انجمن قائم کرنی [illegible] شادی غمی کے رسم رسوم میں ترمیم تخفیف کرنے [illegible] ہوا۔ چونکہ ان سب باتونی پہلواوں کے پیٹ روحانیت سے خالی تھے اون کے لیکچروں اور لکچراروں نے سامعین پر ایسا اثر کیا تو تو اور مَیں مَیں میں سخت ہنگامہ ہو گیا۔

نوبت باینجا رسید کہ ایک دوسرے کو اسلام کہلا کا ذکر کیا گیا بلکہ کسی ایک صاحب نے یہاں تک زبان درازی کی کہ ہم سے شریعت کا بار نہیں اٹھ سکتا۔ کاش کہ انہیں خبر ہوتی۔ کہ خدا کا پیارا کلام سب سے پہلے فرماتا ہے۔ ذلک الکتاب لاریب فیہ یہ وہ کتاب ہے نہیں شک اس میں اور نہیں ہلاکت اس میں بلکہ جو شخص اس کی نصیحتوں پر عمل کرتا ہے اوس کو تو یہ کتاب حیات جاودانی عطا فرما دیتی ہے۔ [illegible] کہ اون کو خدا پر یقین ہوتا کہ وہ خیر الرازقین ہے مگر خدا پر اعتبار کرنے کی راہیں سوائے فرستادہ خدا کے اور کون دکھا سکتا ہے وہ تو اپنی عقلوں کے ذریعہ اصلاحیں کرتے انہیں معلوم نہیں کہ اصلاحیں سچے مصلح کے بغیر نہیں ہو سکتیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ۔ کیں رہ کہ تو میروی بترکستانست

اونہوں نے صراط مستقیم والی سیدھی سڑک ہی چھوڑ دی اب اصلاحیں کیسی ہوں۔

جب ہماری انجمن خواجگان علیحدہ (جو کہ ظاہری انجمن تھی) اور اپنی انجمن احمدیہ کا مقابلہ کیا تو بڑی فرحت آئی کہ سبحان اللہ کیسی باقاعدگی سے جلسے کئے جاتے ہیں کوئی کسی قسم کا شور و غوغا نہیں ہوتا کلام الٰہی سنائی جاتی ہے۔ مرد تو علیحدہ رہے مستورات کی انجمن کی حالت بھی عمدہ ہے ہر جمعہ کو عورتیں باقاعدہ نماز جمعہ ادا کرتی ہیں بعد ازاں احکام الٰہی کی بجا آوری کی تاکید کی جاتی ہے جسکو بے چون و چرا قبول کرتی ہیں کوئی غل غپاڑہ نہیں ہوتا۔ مگر یہ سب برکتیں اس مسیح الزمان کی ہیں جس نے احمدیوں میں نئی روح ڈالدی۔ ؎

ہوا ہے مدعا تیرا [illegible] اے قادیان والے

[illegible] تو نے [illegible] اے دار الامان والے

یہ بات بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی [illegible] تشریف فرما تھے [illegible] وعظ تھا۔ حافظ صاحب نے [illegible] کی نہایت [illegible] شرک سے مجتنب رہنے پر بڑا زور دیا [illegible] سے جامع تقریر کی مستورات بھی آئی ہوئیں تھیں بڑی [illegible] ہوئیں مولوی صاحب نے قرآن کریم ایسا [illegible] یاد ہے کہ بات بات پر [illegible] پڑھتے ہیں خداوند کریم جزائے خیر دے۔ آج حافظ صاحب نے جمعہ بھی پڑھایا پابندی نماز اور صدقہ و خیرات پر وعظ کی اور سمجھایا کہ حضرت اقدس کسی ذاتی غرض کیواسطے چندہ نہیں لیتے بلکہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کے واسطے کرتے ہیں (خداوند کریم کا اپنے رسول کو حکم ہے کہ تم لوگوں کے مال سے کچھ حصہ لیکر ان کو پاک کر دو) تمہاری اصلاح اور تزکیہ نفس کیواسطے کرتے ہیں حافظ صاحب کا وعظ بڑا ہی مؤثر تھا پھر کبھی انشاء اللہ مفصل لکھونگی۔

اس امر کا بیان کرنا بھی موجب ازدیاد ایمان ہوگا کہ اگلے دن میری پھوپھی صاحبہ کو (والدہ ملک صاحب) جب استغفار پڑھتی پڑھتی غنودگی آگئی تو کیا دیکھتی ہیں کہ ہمارے حضرت اقدس سر برہنہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک ہاتھ اون کے سر پر دکھائی دیتا ہے جس کا جسم کوئی نہیں نظر آتا اور بار بار اس ہاتھ سے یہی آواز نکلتی ہے کہ یہی غلام احمد یہی غلام احمد ہے میں سوچ میں پڑ گئی کہ کس کی آواز ہے تو پتہ لگا کہ خداوند جل شانہ کی آواز ہے دل ہی دل میں کہنے لگی کہ یہ تو ہمارے حضرت اقدس مسیح موعود ہیں (چونکہ ہم بوجہ ادب حضرت اقدس کا نام نہیں لیتے

ایک کامل غزل

اِنتزا ہے یہ محمدؐ سے ... الذین — لیکن احمدؑ کے لئے اس کی سزا کچھ بھی نہیں
ابن مریم عرش پر ہے اور محمدؐ زیر خاک — خاک بدہان - پھر کہو یہ ماجرا کچھ بھی نہیں
جان بلب ہیں اور اس پر ہیں مسیحا سے نفور — ایسے بیماروں کی اُمید شفا کچھ بھی نہیں
قوم کے دل میں ہوا ہے جاگزیں کو اعتقاد — یہ مرض وہ ہے کہ بس اسکی دوا کچھ بھی نہیں
قوم نے مانا ہے جب دجال کو بھی ذی حیات — ابن مریم کے لئے ان سے گلا کچھ بھی نہیں
قوم جو خیر الامم تھی کل تلک - وا حسرتا — آج اس میں خیر و برکت کا پتا کچھ بھی نہیں
یُوں تو عالم بھی ہیں لیکن بے عمل و بدعمل — یُوں تو صوفی بھی ہیں پر انمیں صفا کچھ بھی نہیں
اغنیا عشرت کدوں میں اور غربا مبتلا ہیں — کوئی کل اس کی بھی ہے سیدھی بھلا کچھ بھی نہیں
قادیان میں ... مبا فائز کہے چلیں ضرور — ایک مشت خاک ہے - اس کے سوا کچھ بھی نہیں

ایک لطیف مکالمہ

کل ایک جا پہ سنا - منعقد تھی مجلس وعظ — اور ایک احمدی واعظ تھے زینت منبر
سنا نے رود رہ مدسرا اوا کر کے — بیان کیا یہ پس حمد خالق اکبر
کہ آج یہ کیا ہوگیا زمانے کو — سمجھ پر اون کے ہیں کیسے یہ پڑگئے پتھر
... اون کو نہ آر کیوں حدیث لا مہدی — کہ آفتاب سے بھی یہ خبر ہی روشن تر
رسول پاک تیا بن مسیح کو حکما — تراشتے ہیں یہ ان کے لئے بھی اک لیڈر
حدیث میں تو ہے وارد اماکم منکم — مگر یہ رکھتے ہیں یعقوبؑ وآسمان پہ نظر
وفا ئے عہد لیستخلفنھم سے نہ الارض — جو ہو - نہ آئے مسیح محمدی کیوں کر
سو آگیا ہے وہ اللہ کا جری - دیکھو — خرام ناز میں حلل پیمبری در بر
... امت اوس نے کھڑی کی ہو دیکھو لوگ مین — عیان ہوئے ہیں سب اعجاز عیسوی کے اثر
... کا ... تھا خاکساری سے — بنی تھیں مُورتیں مٹی کی تب کہیں جاکر
... مورتیں کہ ... اب باذن قدیر — ہیں اوس کے نفخ سے مرغان قدس کرم پر
... جن میں تھا کل آگ اور پانی کا — ملاپ اون میں ہوا آج مثل شیر و شکر
... میں جو کلہڑے ... وہ دوش بدوش — تو قعدوں میں کہیں وہ بیٹھتے ہیں مل مل کر
... ہے کہ اتر ... آسمان سے — میسر آئے نہ ہرگز نہ ہرن لعل و گہر

... وہاں نیچری ... نکالا — بھڑک اُٹھا وہ بھبھو کا سا یہ بیان سنکر
کہ ... — سوائے اوس کے ہیں سب باؤزن زنا ہی راہبر
... — رہے مبارک او نہیں ان کی رجعت قہقر

غریب قوم ہے بیدری تفرقوں سے نڈھال — نمک چھڑکتے ہیں اس پہ لگا کے زخم جگر
اُوسی نے کی ہے جو کی نیشنلٹی قائم — وگر نہ پیشتر اس کے کسے تھی اس کی خبر
سٹیج پر بھی یہی اس نے راگنی گائی — یہی پلیٹ تھی اس کی مدام پلیٹ پر
سب اس کے نعرۂ قومی کی رہن منت ہیں — سکول کتب و ممبر ہو یا کہ تھیٹر

یہ سنکے حضرت واعظ نے یوں خطاب کیا — دروغ ہے یہ ترا سفسطہ زپا تا سر
یہ فصل وہ ہے جسے ہیں وصل کہتے ہیں — کہ اندمال جراحت ہے بزش نشتر
یہی تھا باعث تنزیل انّ اکرمکم — اسی سے رحم کے قاطع کہے گئے سرور
یہ گل رہ ہے کہ سرسبد جاہلیت تھا — بنایا اوس کو عروس خیال کا جھومر
مناسل رہ تقضے کر رہی ہیں اور کہیں — غضب تو یہ ہے کہ اس پہ ہے نابلد سر
نہ ہوگی بندۂ نیشن سے طاعت خالق — میسر آئے کہاں اتباع پیغمبر
یہ راستہ ہے سیدھی جان - بال سے باریک — ہر ایک گام پہ اس کے ہے راہرو کو حذر
سو اب تو پکے یہ راستہ ہی چھوڑ دیا — رہا چور کا کھٹکا نہ راہزن کا خطر

سگار منہ میں لیا نیچری نے یہ سنکے — گھمایا کہیں - تو کی وسل - چلتے آئے نظر
لطیفہ تھی یہ حکایت سو اوس کو فائز نے — کیا ہے ہدیۂ احباب نظم میں لا کر

۱ - ... مہدی ... - ۲ ... سے منتظر ہیں اور ... ۳ ... ۵ ... اعتراض ... - ... منھم لما یلحقوا بھم

۱ - قومیت بلا تقوے یعنے حمیت الجاہلیت۔ ۲ - تماشہ گاہ کا وہ مقام جہاں ایکٹر کھڑا ہوکر تماشہ کرتا ہے۔ سید صاحب نے بھی بہ تقلید یورپ ایک تھیٹر کھڑا کیا تھا۔ ۳ - تقریر ۴ - لکچرار کے کھڑے ہونے کی جگہ ۵ - تماشہ گاہ ۶ - بدر کے درمیان میں ابو جہل کی دعا کیطرف اشارہ ہے کہ جو فریقین میں سے اقطع الرحم اور قوم میں پھوٹ ڈالنے والا ہے وہ یہاں ذبح ہو۔ ۸ - نیچری کیا خامہ انجمن ہے کہ آگ - دھوآں - لائٹ کلیئر - وسل - کسی بات کی کمی نہیں۔

تین روپیہ کی کتابیں ایک روپیہ میں

خریدار دوڑو دوڑو

ایک ماہ کیواسطے رعایت یعنی اپریل کا مہینا ۱۹۰۸ء

ایسی مفید اور عمدہ کتابیں متعلق سلسلہ احمدیہ جو زر کثیر خرچ کرکے چھاپی گئی ہیں الیسی ارزاں قیمت پر کبھی دیجا نہ سکتی تھیں لیکن چونکہ میں قادیان میں اپنا مکان بنوا رہا ہوں اور نیز کتاب ... کی چھپوائی کا انتظام کرنا ہے اور ہر دو کام روپیہ ... کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے لہذا مندرجہ ذیل کتابیں صرف ایک ماہ کیواسطے تہائی قیمت پر دیجاوینگی یعنی تین روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں - ایک روپیہ سے کم کی کتابیں فروخت نہ ہونگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا - شائقین جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ ایسا موقع پھر نہ آئیگا -

رسالہ فضائل - یہ رسالہ عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اسمیں فضائل جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اور حضرت مسیح موعود کے فضائل ہیں - قیمت ۱ر

رسائل التعلیم - عربی زبان کے سیکھنے کے لئے عمدہ رسالہ ہے جسمیں پچاس تصویریں اسی غرض سے دیگئی ہیں قیمت ۱ر

تعلیم القرآن - قاعدہ یسرنا القرآن بہت مختصر ہے جو بچوں کیواسطے بہت فائدہ مند ہے جس سے بہت جلد

رسید زر

۵-۶ اپریل ۱۹۰۸ء

میاں عبداللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ

ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ

چوہدری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸ ہے

۷-۸ اپریل ۱۹۰۸ء

عطاء الٰہی صاحب ۸۰۷ سے

صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ ۶

آغا محمد جعفر خان صاحب ۱۹۱۹ للعہ

محمد الٰہی صاحب ۱۳۱۴ للعہ

بابو محمد شفیع صاحب ۴۲۰ سے

فقیر علی صاحب ۱۶۲۳ ۴

۹- اپریل ۱۹۰۸ء

محمد بخش صاحب ۱۰۱۵ سے

محمد اسد علی خان صاحب ۲۰۱۳ للعہ

نور الدین صاحب ۲۰۱۰ للعہ

چوہدری حسن محمد صاحب ۱۹۰۲ للعہ

محمد حسین صاحب ۱۵۰۶ للعہ

امام الدین صاحب پٹواری ۱۹۱۲ ۶

سید اشفاق حسین صاحب ۲۰۰۶ للعہ

منشی عمر حیات صاحب ۱۹۹۱ للعہ

امام الدین صاحب ۱۶۹۳ عہ

۱۳- اپریل ۱۹۰۸ء

محمد بخش صاحب ۱۶۱ سے

محمد اسحٰق صاحب ۲۰۰۳ سے

مولوی نور محمد صاحب ۱۹۴۷ ۶

محمد حسین صاحب ۱۲۴۲ ۶

رحیم بخش صاحب ۱۳۴۷ سے

۱۴- اپریل ۱۹۰۸ء

ماسٹر ضیاء اللہ صاحب ۱۳۴۲ ا

نبی بخش صاحب ۱۶۰۵ ۶

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپے فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں تو میں قیمت بھی واپس دے دوں گا۔ راستی کے قدردان اسے خرید فرماویں میرے پاس شاہی

احمد نور۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ ۱ اور محصول ۳ ہے۔ لیکن یکدم چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چہارم نسخہ کامل سے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرمائیں

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۱ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ قیمت ۸ بہت جلد منگائیے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۷ر

شری نہہ کلنک درشن کلکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بہ دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم ۱۲ صفحے قیمت ۸ر۔ احباب جلد منگوائیں۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال سے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھ پر یہی خشک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال شروع کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میری تجربہ میں ان گولیوں کے استعمال سے زیادہ مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک سے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا از حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب یا دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ للعہ ۲۰ گولی ایک روپیہ عہ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ انکی جیلہ سرمہ عجیب سد بند۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ رتوند آنکھوں سے جاری رہنا۔ سرخی اور ضعف بینائی کیلئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص مکس عا سفوف جریان و رہ مفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ۸/ مم۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہو تا طبیعت بیکل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور مقام معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عہ۔ پتہ خوش خط مع حالات و مفصل نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔ ... خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی ... دروازہ ... (گوجرانوالہ)

۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء

اخبار بدر قادیان ضلع گ[illegible]

خریدار نمبر ۲۸ [illegible]

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ (۲۰۰)

چیف اڈیٹر صاحب اخبار لاہور [illegible] جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام ملنے والا ہے [illegible] بشرطیکہ [illegible]

[illegible] اشتہار [illegible] جس کو صحیح [illegible] تو سو روپیہ [illegible] اور اگر [illegible] حرف [illegible]

[illegible] اور [illegible] اشتہار میں کس جگہ [illegible]

نوٹ — [illegible] ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس [illegible] بذریعہ منی آرڈر [illegible]

[illegible] وصول ہونے پر پاکٹ کیس اور پاکٹ [illegible] پارسل روانہ کر دیا جاوے گا [illegible] انعام [illegible]

دیا جاوے گا۔ اور اگر [illegible] صاحبان نے صحیح جواب [illegible] انعام [illegible] بذریعہ [illegible]

کی کثرت رائے [illegible] حل معمہ کے ساتھ ہی [illegible] وصول [illegible] کوئی شخص

انعام کا مستحق [illegible]



اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

یعنی پاکٹ کیس ادویات جیبی

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان [illegible] کا ترود [illegible] کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی بہتر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ دوا تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کیلئے گویا بالفعل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں۔

امراض — امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ سفیدہ۔ بندش حیض۔ [illegible]۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ [illegible] بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد گردہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس۔ (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت ماربل کلاتھ کا بنا ہوا جیسے سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت — پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عـ۸/) محصول ۵/ — خورد پانچ روپیہ (صـ۵) محصول ۸/ — کلاں دس روپیہ (عـ۱۰) محصول ۱۱/

سلطان [illegible] (انگلستان) و ڈاکٹر [illegible] ہندوستان و نوابان و راجگان [illegible] و عہدہ داران [illegible] و اخبارات [illegible]

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ ازیں [illegible] دیا جاوے گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (خدانخواستہ) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت [illegible] کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسمت آزمائی کرنی چاہئے یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس کی ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئیے گئے:-

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار [illegible] سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری
سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ [illegible] داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور۔

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر [illegible] سٹیٹ ملک برہما۔

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فیزیشن امرتسر (پنجاب)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر سے چھپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ... المسجد الاقصیٰ



BADR — QADIAN



ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت از معاونین صہ — قادیان میں ہے

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آگیا موعود و عیسیٰ مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا و ...

جلد ۔ فی پرچہ ۲ر

۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۱۷

افریقہ صہ ر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر بابے کہ ہست	زو شدہ سیراب ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست	ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است	منکر آن [illegible]
معجزات انبیائے سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ... [illegible]
عام قیمت پیشگی ... ... للعہ
مابعد ... ... صہ
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسکے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد ازان نہین مل سکیگا۔ رسید نہ اخبار مین دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین اونکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہونچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی قادیانی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مشنری طرز تہذیب | ولایت کے رسالہ انٹرنیشنل اب ٹو ڈیٹ (؟) میں ایک صاحب مسٹر گیش نامی اس طرز کو بالآخر کے مضمون میں ظاہر کر دیا ہے۔ جو کہ عیسائی تو جنوبی افریقہ کے دیسیوں کو مہذب بنانے کے واسطے طیار کرتی ہیں۔ وہ صاحب لکھتے ہیں۔

دیسی رسومات میں تعدد ازدواج کی اجازت ہے لہذا مذہب اور اخلاق ... ان پر حملہ آور ہونا چاہیئے پھر دیسی طرز زمینداری ... آسان کر دیتا ہے کہ لوگ مزدوری کرنے پر مجبور نہیں کئے جا سکتے۔ لہذا اقتصاد کی خاطر ان پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ پھر دیسی محکمجات قوم کے استحکام کا باعث ہو سکتے ہیں ... سے گوری قوم کی سلامتی کو خطرہ ہے لہذا پولیٹکل ... ان پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ چونکہ دیسی لوگ جن ... کے ماننے والے ہوتے ہیں اس واسطے ... مذہب کی خاطر ان پر حملہ آور ہونا چاہیئے اور ہم ان دیسیوں کے سامنے اپنی سلطنت میں ایک اعلے مقام اور اپنے اخلاقی حالت اور مذہب عیسوی پیش کرتے ہیں دیسیوں کو مہذب بنانے کی جو کوشش ہماری طرف سے ہے اوس کا نتیجہ جنوبی افریقہ کے دیسی باشندوں (عیسائی) کی رہائش میں دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ رہائش کیسی ہے۔ ایک خراب حال کوٹھڑی جس میں گندگی اور ہوس کی بہت پڑی ہوئی ہے صحت کے لئے مضر ... مفلسی کے باعث ٹوٹی پھوٹی اور بد اخلاقی میں گری ہوئی ... جبکہ افریقہ میں گوروں کو کام کی ضرورت ہو تو انہیں بجائے غیر مہذب دیسی عورت کے ایک مشن کی لڑکی مل جاتی ہے۔"

نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب ہم پر بہت خفا ہوئے ... دیسی عیسائیوں کو قابل رحم غریب اور بیچارے کیوں کہا ... ہوگی۔ مگر مذکورہ بالا بیان تو ایک ... اس واسطے امید ہے کہ وہ اس کو ... ہم ... پر خود ہی رحم کھائیں گے۔ مذکورہ بالا ... ثابت ہوتا ہے کہ پادریوں کی ... عیسائی ... بے خبر نہیں۔ وہ صرف اس امر کے خواہشمند ہیں کہ وقت ضرورت مشن کیونڈ میں سے مہذب مسٹرس مل جائے۔ اے خدا! تو دیسیوں پر رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول کہ وہ تیرے حقیقی نور کو پہچانیں۔ آمین۔

پولیٹکل بھیڑیئے مشنری بھیڑوں کے بھیس میں | پادری سیسل صاحب ملک چین سے واپس ولایت پہنچ گئے ہیں۔ لیورپول کی ایک مجلس میں انہوں نے بیان فرمایا کہ اگر چین مادیت کی طرف بڑھا تو ہماری تجارت کیواسطے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جاویگا۔ اس پر اخبار فری تھنکر (مورخہ ۸ مارچ) لکھتا ہے کہ پادری صاحب تو چاہتے ہیں کہ چینی عیسائی بن جاویں کیونکہ ان کو فتح کرنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔

مشنری لوگ جو بظاہر دین اور تہذیب پھیلانے کیواسطے ملکوں کو جاتے ہیں اندر ہی اندر ایسی پولیٹکل پیچیدگیاں پیدا کر دیتے ہیں کہ جس ملک میں جا گزین ہوتے ہیں وہاں کی سلطنت کو تباہ کر کے ہی چھوڑتے ہیں جیسا کہ قدیم زمانہ میں فری میسن لوگ خفیہ کمیٹیاں کر کے سلطنتوں کو برباد کر دیتے تھے ایسا ہی ان مشنریوں کو بھی ایک رنگ کا فری میسن کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک اجنبی علاقے میں چلے جاتے ہیں خود پہلے لوگوں کو چھیڑتے ہیں وہاں کی قوم کے بزرگوں کے برخلاف دریدہ دہنی کر کے قوم میں ایک مخالفانہ جوش پیدا کر دیتے ہیں جس سے دیسی لوگ تنگ آ کر آمادہ بہ جنگ ہو جاتے ہیں اور جب ایک آدھ مشنری اپنی کرتوتوں کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے تو یورپ کے عیسائی بادشاہ ان کے دیسی حاکم کا گلا دبانے کے واسطے آموجود ہوتے ہیں افسوس ہے اس مذہب پر جس کے پھیلانے کیواسطے ایسے ناجائز طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

چین پر حملہ کرنے کیواسطے دس ہزار اشرفی درکار ہے | لندن کا ہفتہ وار اخبار فری تھنکر اپنے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ہمیں پادریوں کا ایک پرائیویٹ اشتہار ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر دس ہزار اشرفی مل جائے تو چین مسیح کا بن جائے۔ پادری لوگوں نے کوئی تجویز نکالی ہے جس سے چین کو عیسائی بنانے کی راہ پیدا ہوئی ہے اور اوس کیواسطے دس ہزار اشرفی چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ اشتہار غالباً اس واسطے شائع کیا ہوگا کہ نادان عورتیں اور جاہل مرد جو چندہ دینے والے ہوں وہ پڑھے لکھے لوگوں کے سمجھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر پادریوں کو ان کے منصوبہ میں نامراد نہ کریں۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ″	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ ″	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ ″	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کر کے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحے کے برابر ہو۔ اگر وہ پہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے ... اجرت اشتہار کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایکدفعہ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

الٰہی تو خدائے دو جہاں ہے
خدائی تیری عالم میں عیاں ہے

پرندے ہیں چرندے ہیں بشر ہیں
چمن ہے بلبلِ خوش داستاں ہے

بہارِ باغ ہے نرگس ہے گل ہے
نسیمِ صبح ہے اور بوستاں ہے

طرحداریٔ معشوقاں دل جو
رخِ زیبائے خوبانِ جہاں ہے

شبِ دیجور و شام انتظاری
دلِ بیتاب ہے آہ و فغاں ہے

سحر ہے شام ہے اور روز و شب ہے
ہوا ہے ابر ہے برقِ تپاں ہے

بیاباں اور سمومِ آتش افشاں
شجر ہیں اور دریائے رواں ہے

قمر ہے مہر ہے اور مشتری ہے
عطارد ہے زحل ہے کہکشاں ہے

غرض تیرے سوا جو کوئی بھی ہے
زمیں ہے آسماں ہے لامکاں ہے

زبانِ حال سے سب کہہ رہے ہیں
کہ تو ہی خالقِ کون و مکاں ہے

تری قدرت کا [illegible] جلوے [illegible]
نہاں تو ہے اور سب میں عیاں ہے

[illegible] ہوا [illegible]
بھلا میں کیا ہوں میرا حوصلہ کیا

ہر اک تعریف کے قابل خدا ہے
[illegible]

محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہے
خدا [illegible]

محمدؐ وہ ہے جس کا نام نامی
ہر اک درد و مصیبت کی دوا ہے

نہ ہے اور نہ ہوگا اوس کا ہمسر
وہ افسر سب کا محبوبِ خدا ہے

مری آنکھیں ہوں اور پائے محمدؐ
دلِ بیتاب کا یہ مدعا ہے

[illegible]
[illegible] کفش پا ہے

جو اوس کے دوست ہیں [illegible] ہر اک
مرا ہادی ہے میرا پیشوا ہے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
ہر اک اُنمیں سے میرا مقتدا ہے

محمدؐ کا ہے خادم مسیحِ آقا
مسیحا اور ختم الاولیا ہے

غلامِ احمدؐ ہے اوس کا نام نامی
وہ مشہورِ خلائق مسیح زماں ہے

مسیحائے زمان مہدیٔ دوران
انیسِ بیکسان و خستہ حالان

یہ سب فیضِ مسیحائے زمن ہے
میسر اب جو لطفِ انجمن ہے

یہ ہے وہ انجمن تشحیذِ اذہان
ثنا خواں جس کا ہر شیریں سخن ہے

کھلے کیا کیا ہیں گلہائے معانی
یہ علم و فیض کا گویا چمن ہے

اراکین اس کے سب خوش خلق و خوشخو
نہ ابرو خم نہ ماتھا پُر شکن ہے

بناوٹ ہے نہ ہے ان میں تکلف
ہر اک کی بات میں اک سادہ پن ہے

وہ[1] ہے رشکِ فلاطوں رشکِ لقماں
جو اس مجلس کا صدرِ انجمن ہے

[1] حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ

میاں[1] صاحب کی ہر اک بات گویا
شکر ہے پھول ہے دُرِ عدن ہے

یہاں باقی ہے راحت روحِ انساں
یہاں ہر بات رشکِ نسترن ہے

یہاں موجود ہیں اس وقت جو جو
ہر اک پہ فضلِ ربِ ذوالمنن ہے

ذرا ہشیار اے اربابِ مجلس
تمہیں سے اب مرا روئے سخن ہے

بہت ڈرتا ہوں میں کہتا ہوا بھی
کہ سچی بات کا سننا کٹھن ہے

ذرا بتلاؤ تو اے نوجوانو!
مرے اے بھائیو اے مہربانو!

کہ کیا کیا تم نے تبدیلی دکھائی
جہاں میں کس سے کیا کیا کی بھلائی

بتاؤ تو سہی راہِ خدا میں
مصیبت تم میں کس کس نے اٹھائی

کبھی تبلیغ بھی کی دوستوں کو
کوئی حق بات بھی اون کو بتائی

بتاؤ کس قدر کی خرچ تم نے
خدا کی راہ میں اپنی کمائی

مقدم دین کو دنیا پہ رکھ کر
متاعِ حرص و نسب بھی لٹائی

بجائے خود ہر اک اب دل میں سوچے
کہ دل میں اس کے ہے کتنی صفائی

ہوا و حرص و خود رائی و نخوت
تن آسانی و غیظ و کبریائی

بُری سب عادتیں مٹ بھی گئی ہیں
کبھی کچھ غیرتِ دینی بھی دکھائی

تعجب ہے بہت ان غفلتوں پہ
کہیں کرنا نہ اپنی جگ ہنسائی

بھلا کب چین آسکتا ہے اوس کو
مخالف جس کی ہو ساری خدائی

بس اب اُٹھو ذرا ہمت دکھاؤ
بہت کچھ ہو چکی بے اعتنائی

نہ ایسا وقت ہرگز پاؤ گے تم
اسے کھو یا تو پھر پچھتاؤ گے تم

جو سے سکتے ہیں کام اپنی زباں سے
اثر جو ڈال سکتے ہیں بیاں سے

وہ اٹھیں واسطے تبلیغِ دیں کے
اجازت لے کے مہدیٔ زماں سے

ذرا مردانگی کی داد دیں کچھ
دعائیں مانگ کر اللہ میاں سے

مقابل ہو تو لیں شیطان کے سر کی
خبر لاحول کے گرزِ گراں سے

پھر توبہ کی استغفار کا خود
زمیں چوکس دلائل کی سناں سے

دعا ہو ساتھ اوس کے دردِ دل ہو
مسلح ہوں وہ اس تیر و کماں سے

نہ جھجکیں اور کر دیں بے تامل
جدا باطل کا سر تیغِ زباں سے

جنیؤ کا لگائیں ہاتھ ایسا
اُڑے گردن گریبانِ بیاں سے

جو ہیں اس پہلوانی میں اناڑی
تو آ کر سیکھ جائیں وہ یہاں سے

غلامانِ مسیحا میں اک اُستاد
یہاں پڑھ رہے رستمِ پہلواں سے

لرزتے نام سے اس کے ہیں دشمن
ہیں اوس کی طاقتیں باہر بیاں سے

اوسی کا نام نامی نورِ دیں ہے
نظیر اوس کا زمانہ میں نہیں ہے

یہ بے پروائی و غفلت کہاں تک
کرو جو ہو سکے کوشش جہاں تک

مزا تو جب ہے کہ وہ ہمت دکھاؤ
کرے تحسین مسیحائے زماں تک

اٹھاؤ چند روزہ رنج و سختی
پہنچنا ہے جو عیشِ جاوداں تک

[1] حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

کرو جی توڑ کر کوشش تم ایسی
چھٹی کا دودھ آجائے زبان تک
دکھا دو ہمت مردانہ اپنی
مٹا دو کفر کا نام و نشان تک
مصیبت مین دکھاؤ ضبط ایسا
نہ آئے اُف بھی اک دل سے زبان تک
قلم بھی اور قدم بھی اور درم بھی
لگا دو بلکہ دین پر اپنی جان تک
نمونہ تم ہو اصحاب نبی کا
نہ آئے بزدلی وہم و گمان تک
دعاؤن کی بھی کچھ طاقت دکھاؤ
ہلا ڈالو زمین کیا آسمان تک
سُنا دو غیر کو بھی بات حق کی
نہ رکھو اپنے ہی صحن مکان تک
تعجب ہے تمہاری کوششین گر
ہین محدود بزم دوستان تک

جہان مین ہو تمہارا خلق ایسا
کہ تم پہ دل عدو بھی دل سے شیدا

بُری کوئی نہ ہو عادت تمہاری
بُرون سے تم کرو ہرگز نہ یاری
ہر اک سے خندہ رو ہو کر ملو تم
تمہارا خلق ہو بادِ بہاری
بچو اس سے بُری ہے بدگمانی
نہ سب سے چاہیئے بے اعتباری
یہی ہے مقتضائے احمدیت
مزاجون مین ہو اکثر انکساری
سوار اس کو ذرا اپنا کہین تم
بناؤ نفس کو اپنی سواری
نہ رو داری مین بڑھ جاؤ زیادہ
نہ گہری فاسقون سے رکھو یاری
ڈرو دنیا کے کتون سے نہ ہرگز
بلا سے ہو کوئی گر ہفت ہزاری
رہو ثابت کہ ہر دم مستقل تم
دکھاؤ سختیون مین استواری
بہت سی ہین بلائین آنے والی
طلب ہر دم کرو امداد باری
کہے دیتا ہون پچھتاؤ گے دیکھو
اگر اس وقت ہمت تم نے ہاری

تن آسانی کو اب رخصت کرو تم
ذرا کچھ دین کی خدمت کرو تم

امین تم مین جس قدر اب مال والے
وہ سارے چھوڑ دین حیلے حوالے
یہ ہے ہمت دکھانے کا زمانہ
جو چاہے حوصلے اپنے نکالے
کرے جو خرچ اب راہ خدا مین
خدا ہی ہے وہ بس اوس کی جزا لے
نہ کچھ احسان رکھے بھائیون پر
ریا سے ہر عمل اپنا بچالے
تمہین اے منعمو! کچھ بھی خبر ہے
غریبون کو پڑے فاقون سے پالے
ذرا کچھ بھائیون کا غم بھی کھاؤ
یہ اپنے چھوڑ دو اب تر نوالے
ابھی تک تم کو فکر لعل و زر ہے
یہان تو پڑ گئے جانون کے لالے
نہین ہے بھائیون کے پاس گُدڑی
مزے سے اوڑھتے ہو تم دوشالے
ذرا طول امل پہ خاک ڈالو
نکالو دل سے سب مکڑی کے جالے
دعاؤن سے نہ اب غافل رہو تم
کرو کچھ درد دل سے آہ و نالے
بلائین آنیوالی آبہین جو جو
خدا ان سب سے ہم سبکو بچالے

خدا محفوظ رکھے ہمکو شر سے
ہر اک رنج و مصیبت سے ضرر سے

زیادہ طول دے اب تو نہ اکبر
یہ اپنی شعر خوانی مختصر کر
کہان تک یہ پریشان گوئی آخر
خدا کا خوف بھی مرد خدا کر

دعائین مانگنے کا وقت ہے یہ
اٹھا کر ہاتھ اب یون التجا کر
خداوندا ہمین دونون جہانین
فلاح و نصرت و عزت عطا کر
گناہون کے نہ چھٹکین پاس بھی ہم
سمازون مین ہمین لذت عطا کر
ہمین بے خوف کر خوف عدو سے
اگر ہو ڈر تو ہو دل مین ترا ڈر
بچانے آنیوالے زلزلے سے
جو ہوگا زلزلون مین سب سے بڑھکر
وبائین اور غلہ کی گرانی
نتائج ہین گناہون کے مقرر
تو اپنی شان غفاری دکھا دے
گناہون سے ہمارے در گذر کر
عزیز و اقربا مین جو ہمارے
تو اون پر رحم کر اے رب اکبر
نہین تیرے سوا ملجاؤ ماوا
بتا اب اور جائین کس کے در پر

الٰہی ہر بلا سے تو بچا لے
کہین آمین سارے سننے والے

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

مذکورہ بالا نظم برادرم اکبر نجیب آبادی نے انجمن تشحیذ الاذہان کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی۔ جزاہ اللہ جزاءً حسناً

نعت

(مرسلہ خاتون عصمت اگوکی)

آہ ! نومبر ۱۹۰۳ء نہین بھولتا۔ کیا خوشگوار زمانہ تھا۔ کیا نیک سمان تھا جبکہ ابھی امور خانہ داری کے یہ جھمیلے نہ تھے اور اس قدر تعشق دین سے تھا کہ سجدہ آشپ ترپ کر دن اور رات گذرتے دل چاہتا کہ کسی طرح زیارت نبی کریم خواب مین ہو! اس زمانہ مین دل مین اس قدر درد پیدا ہو چلا تھا کہ مجھے کھانے کی بھی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ اسی پیارے زمانہ کا ذکر ہے کہ مجھ ہر روز نہایت عمدہ خواب آتے رہتے اور سب دعائین مقبول ہوا کرین۔ انہین دنون مین یہ شعر کہے تھے جو یونہی پڑے رہے۔ آج خیال آگیا اسلئے بھیجتی ہون۔ والسلام۔

مین مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہون
مین مشتاق انوار نور خدا ہون
دکھاؤ جمال اپنا مجھ کو خدارا
یہی عرض کرتی مین دل سے سدا ہون
مدینے مین مجھ کو بلا لیجئے گا
دل و جان سے آپ پر مین فدا ہون
مرا دل ہے بیزار پنجاب سے اب
ترے در پہ آئی مین شکل گدا ہون
جگر نار ہجرت سے جل بل گیا ہے
شب و روز کرتی مین آہ و بکا ہون
کہے ہیم احمد کا عالم مین آکر
خدا کی مین رحمت کا چشمہ بنا ہون
قیامت کے دن آپ فرمائین گے یون
ادھر آؤ سب کو بچانے کھڑا ہون
ترے در پہ آئی ہے خاتون عصمت
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

بقایا داران جلد حساب صاف کرین فنڈ طبع مین روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

ال م اور اوم میں عدم اتحاد کا ثبوت

جس طرح ہندوستان میں اہل ہنود کی تعلیم یافتہ ایک جماعت کو اسبات کا خبط ہو گیا ہے۔ کہ اپنی قومی سلطنت قائم کریں اور اوس کے لئے کئی مصنوعی بادشاہ اور اون کے مصنوعی تاج اور سلطنتیں تجویز کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح آریہ سماج کی جوشیلی جماعت کو اس بات کا جنون ہو گیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی خوبیوں کا منبع خواہ نخواہ وید کو ثابت کریں۔ اس لئے جہاں کسی غیر زبان یا غیر کتاب کی کوئی خوبی اون کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فوراً اوسے وید سے نکال لینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ وہ وید جو اس سے پیشتر تمام مخلوق پرستیوں اور فواحشات کا مجموعہ تسلیم ہوتا رہا ہے اور جس کی یادگاریں باوجود جدوجہد کے مٹ نہ سکیں۔ آریہ اسے توحید اور معرفت کا تنور اور تمام علوم سے معمور ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس عظیم الشان ادعا کے لئے نہ تو کسی دلیل کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ ہی حق پسندوں کی طرح تحقیقات اور کوشش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف دعوی سے ہی کوئی امر پایہ ثبوت کو نہیں پہونچ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک دوسرے کی اشیاء پر دست تصرف بڑھا کر چھین لینے کی کوشش کرتا۔ یہ داستان طویل ہے اور یہاں صرف یہ دکھانا منظور ہے۔ کہ آجکل جو آریہ لیکچرار الم کو اوم سے نکلا ہوا بتا رہے ہیں۔ وہ کیسے ہوائی قلعے تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ متشابہات اور استعارہ کی آڑ میں اپنا الو سیدھا کرنے لگ جاتے ہیں اور عام لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

اس کے لئے ضمناً ایک مرتبہ بدریں کچھ عرض کر چکا ہوں لیکن علم اللسان کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ زبانوں کے تغیر و تبدل کے قواعد جو محققین نے کمال جانفشانی سے بہم پہونچائے ہیں۔ درج کر کے دکھا دیا جاوے کہ آریوں کا یہ دعوے مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

محققین فرماتے ہیں۔ کہ زبانوں کے بعض لفظوں میں حروف و حرکات کا اتفاقی اتفاق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت میں ایکدوسرے سے اصلا تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے پہلا قدم تحقیق کا یہ ہے۔ کہ جب دو لفظ دریافت طلب سامنے آویں تو ان کی ملتی ہوئی آواز اور یکساں شکل و تشبہات پر نہ بہولو۔ ہر ایک کے جوڑ بند کو کہولو۔ اور اون کی اصل کو ٹٹولو۔ اگر دونوں ایک اصل پر جا پہونچیں۔ تو جانو کہ ایک نسل ہے اور اگر جدا جدا ہیں تو جانو کہ کچھ رشتہ نہیں۔ فقط شباہت نے شبہ ڈالا تھا۔

اسبارہ میں پروفیسر آزاد نے ایک لطیفہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں کوکان میں چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ایک بڈھے نے کہا کہ تمہارے ملک میں بادشاہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ بادشاہ اپنے ایک نائب کو بھیجتا ہے اوس نے کہا کہ آخر اوچہ نام دارد۔ میں نے کہا۔ کہ بعد چند سال عوض مے شود۔ البتہ بہ اعتبار عہدہ او را لاٹ میگویند ایک ترک نے کہا لاٹ چہ معنی دارد دوسرے نے کہا ہماں لات و منات است۔ یہ تو غیر ملک کے بے ہودہ گوؤں کا حال ہے لیکن ناظرین آریاؤں کی … کا نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مہاتما منشی رام جی گورنر گورکل اپنی کتاب صبح امید میں ایک لطیفہ لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ایک دوست سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے پر لکچر دے رہے تھے ایک مسلمان نے کہا کہ عربی سنسکرت سے نہیں نکلی اونہوں نے کہا کہ عربی میں ماں کو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا کہ اُم۔ آریہ مہاشے نے کہا کہ سنسکرت میں ماں کو ماتا کہتے ہیں۔ تا دور کیا اور ما کو الٹ دیا۔ تو اُم بن گیا۔

اس سے معلوم ہوتا گیا ہے کہ اگرچہ جہاں میں اوندہی … ہوں گے لیکن آریہ مہاشے سب کو سبقت لیگئے ہیں۔ اصول کی بحث سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ان مدعیوں کے پاس اپنے کسی بزرگ کی کوئی کتاب موجود ہے یا کچھ۔ قواعد پائے جاتے ہیں جن سے اس امر پر روشنی پڑ سکے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اسبارہ میں کوئی کتاب یا کوئی اصول اون کے ہاتھ میں نہیں اس کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر ان کے پاس اپنے کوئی اصول نہیں تو کیا دوسرے محققین کے تیار کردہ اصول و قواعد ہی ان کے ادعا کی تائید کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرماویں۔

۱۔ محققین نے کمال محنت سے تمام زبانوں کو تین شجروں پر بانٹا ہے اور ہر ایک کی نسل جداگانہ ثابت کی ہے۔

(ا) ایرین۔ اس کی شاخیں۔ سنسکرت۔ فارسی یونانی لاطینی۔ فرنچ۔ جرمن۔ روسی وغیرہ ہیں۔

(ب) سٹیمنک۔ اس کی شاخیں۔ عربی۔ عبرانی کلدانی وغیرہ ہیں۔

(ج) تیورنین۔ اس کی شاخیں تاتاری سیام۔ برما۔ پیگو وغیرہ کی بے علم اور بے قاعدہ زبانیں ہیں۔

اس تقسیم سے یہ ثابت ہوا کہ جب عربی اور سنسکرت کی نوعیت میں ہی مغایرت ہے۔ تو پہر کسی لفظ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا کیسا فعل عبث ہے۔

(۲) جن زبانوں میں تغیر الفاظ ثابت ہوا ہے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اختلاف آب و ہوا نے لب و لہجہ میں تفاوت پیدا کیا اس لئے قریب المخارج حروف باہم بدل گئے جنکی جدول یہ ہے۔

۱۔ مخرج اول۔ ع ہ ۔ گلے کے نیچے سے نکلتے ہیں۔
مخرج دوم (ب) خ غ۔ ان سے ذرا اوپر کوّے کے پاس سے۔
مخرج سوم (ج) ق ک گ۔ کوّے کے اوپر سے۔
مخرج چہارم۔ (د) ش ج چ ی سے۔ وسط زبان اور تالو سے
مخرج پنجم۔ (ہ) ل ن ر ڑ۔ نوک زبان اور اوپر کے سامنے کے دانتوں سے ملکر۔
مخرج ششم (س) ت ٹ ڈ د۔ نوک زبان اور اوپر والے دانتوں کی جڑ سے مل کر۔
مخرج ہفتم۔ (ص) س ز۔ نوک زبان اور نیچے والے دانتوں سے مل کر۔
مخرج ہشتم۔ (ط) ب پ ف م و۔ دونوں ہونٹوں سے ملکر نکلتے ہیں۔

۳۔ لام اور واؤ کی باہم تبدیلی نہیں ہو سکتی کیونکہ قریب المخارج نہیں ہیں۔ لام زبان کی نوک اور تالو سے ادا ہوتا ہے اور واؤ ہونٹوں سے۔

۴۔ جب عربی زبان میں حرف واؤ موجود ہے تو اس تغیر و تبدل کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

۵۔ لام کی تبدیلی جن جن حروف سے ہو سکتی ہے اون کی فہرست میں واؤ داخل نہیں ہے۔

۶۔ واؤ کی تبدیلی ان حروف سے ہو سکتی ہے ب ف سے اس سے بھی ثابت ہے کہ واؤ لام سے نہیں بدلتا۔

۷۔ الم اور اوم میں اختلاف حرکات کے قواعد کے بموجب بھی تغیر نہیں ہو سکتا۔ صاف ظاہر ہے۔

۸۔ الم اور اوم میں اتحاد معنوی بھی نہیں۔ الم انا اللہ اعلم کا مخفف ہے جس کے معنے ہیں میں اللہ بہت جاننے والا ہوں لیکن اوم کے معنے خواہ قدیم تفاسیر کے مطابق اس سے * تین دیوتا مراد لئے جاویں خواہ اہنی رشیوں کے قول کے

مطابق معنی کی ابتدائی سرقرار دیں اور خواہ جدت پسند ہوں کی گہر شد کے مطابق اکار دکار مکار مراد لیں بہر حال الم سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور یہ باری بیان دونوں کی مغایرت کی ہے۔

۹۔ عربی کے الفاظ مفرد ہیں اور سنسکرت کے مرکب۔ اس سے ثابت ہوا کہ عربی اصلی زبان ہے اور سنسکرت فرعی۔

۱۰۔ الم اور اوم کے تلفظ کی نوعیت بھی جدا گانہ ہے۔ الم کے تینوں حروف الگ الگ پکارے جاتے ہیں۔ اور اوم کو ایک لفظ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ عربی میں ایسے مقطعات کا ایک ذخیرہ موجود ہے مثلاً الم۔ الرا۔ حم عسق۔ کھیعص وغیرہ لیکن سنسکرت میں حرف اوم ہی اوم ہے اسلئے قلیل البضاعہ بگدائی کا الزام عائد ہو سکتا ہے نہ کہ اس پر جو کہ مالا مال ہو دولت سے بھرپور ہو

ناظرین۔ ان دلائل سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ الم کو اوم سے نکالنے والے آریہ کیسے بکواسی ہیں۔ یہ آگر دیگیہ ہے لوٹ محققین کی رائے کو بھی نہ مانیں اور اپنے گہر سے ہی قواعد بنانے میں مفلس ثابت ہوں تو پھر ان کی مرضی۔

اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھو ایسکا شد!

خاکسار اللہ دتا احمدی سکنہ [illegible] سر ٹل سکول تعلیم دیدا ینگہ ضلع گوجرانوالہ

حضرت صاحب کو مخاطبہ الٰہیہ کی پیش گوئی

برادرم محمد سلمان صاحب احمدی ڈموڈیانی نے مولوی عبدالغفور صاحب ہری پور سے پوچھا تھا کہ آپکے پاس کوئی کتاب حضرت صاحب کو ظہور الرکی سے پیشتر کی ہے اس کتاب میں مجدد مائۃ حاضرہ کے متعلق کوئی پیشگوئی ہے انہوں نے مفصلہ ذیل خط میں اسکا جواب لکھا ہے جو انشاء اللہ احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب بندہ سلامت۔ واضح باد

کتاب مستطاب جامع عملیات و مجربات ضیا افزائے بصر خدنگ جلیات را بیر المسمی بہ سلک مرفی نظم الدرد

مولفہ ملا سرور شہیر نوہانی عصر المعتصم باللہ ملا صفی اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالے فی حشرہ کرد ... مجالس ... سرج الاثر فی الغیبت والحضر حضرت مولانا و مرشدنا سید امیر صاحب ... باخبر مقتدائے جن و بشر المتوطن تہیہ کوٹھہ شریف علاقہ پشاور رحمہ اللہ تعالے ... فی یوم البعث والنشر نوشتہ ... فاروقی دہلی بہ اہتمام محمد معظم مطبوع ۱۳۰۵ھ گردیدہ است در آخر ورق وصفحہ ۳۳ ... نقل کردم گفتہ اند ... اند کہ مجدد ہر عصر اندار ... علمائے ... شدن مجدد دیگر ملہم گردد۔ بعد آنحضرت ... ... در ین یک ہزار و ... صد ... و چہار اظہار کردہ بود کہ مجدد دیگر پیدا دار آمدہ است ... ... بہ نظر این فقیر شاید کہ آن ... سال بودہ باشد و ... از مجدد صدی چہاردہم ... ... چنانچہ حضرت ایشان ... مجدد صدی ... ... انتہی ... باآن الیقین ... کہ پیشگوئی مذکورہ درباره حضرت امام الزمان حضرت مرزا ... غلام احمد ... وارد شدہ است ... زیرا کہ علامات و صفات کہ متعلق بہ اہل اللہ ... ... بوجود پر جود مبارک ایشان ہویدا و ... است۔ اولاً از آنجملہ وصف علم و عمل است۔ تحمل و ... و زہد و تقویٰ است۔ مجدد دینی ... بہ دیگر معصر ایشان نبودہ باشد۔ چنانچہ در حق ایشان از ملاحظہ مقابلہ و موازنہ ظاہر است۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

دوم آنکہ۔ در آغاز صدی چہاردہم دعوئے امامت و امانت من اللہ کردہ اند مطابق حدیث شریف ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ و الا در ضمن پیشگوئی حدیث شریف توقعت آید چیا کہ ہیچ کسے دیگر تا ہنوز دعوئے تجدید نہ کردہ است کہ مطابق سنت نبوی باشد و بحالات او تفکر کردہ پیروی کردہ آید۔ و آنانکہ پیش نظر ما یان اند غدار اند سارقان جو فروش گندم نمایان بعض مدعیان دروغ گو ندارا ن اند۔ طالب حق نیستند۔ طالب دنیا ہستند۔ طالب عقبیٰ نیستند و طالب مولا ندکہ۔ نزد ایشان خاطر تسلی نگردد۔

---

۱ حضرت صاحب کوٹہ شریف مراد است ۲ مصنف کتاب مراد است۔ ۳ حضرت صاحب کوٹہ شریف مراد است ۴ کاتب الحروف مرا د است۔

تسکین و ذوق حاصل نہ آید۔ لاجرم بر ما یان و بر جملہ مسلمانان لازم و فرض است۔ (من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان) کہ در اتباع و اقتدا حضرت مرزا صاحب کہ متمسک بالقرآن و حدیث اند متمسک شویم۔ تا کہ بحمد اللہ باشیم کہ در حقیقت اتباع و اقتدائے آن سرور کائنات رسالت مآب جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلعم و صحابہ کرام و ائمہ عظام است رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین ... ازین بندہ تحیرت گرفتہ بود و بہ غلطی خویش پیوستہ بے فائدہ در پے تکذیب و تخریب عقائد مصفا ... ایشان می نمودہ خلاف ورزیدہ است۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ استغفر اللہ تعالے من خلاف اولیاء اللہ تعالے۔ استغفر اللہ تعالے ربی من کل ذنب واتوب الیہ واسئلہ التوبہ۔ اللّٰھم اغفر ذنوبی ظاھری و باطنی الاھم نور قلبی ظاھری و باطنی بنور معرفتک برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین والسلام

تابعدار خاکسار مولوی عبد الغفور ساکن ہری پور ضلع ہزارہ

سوانح آنحضرت صلعم

لاہور سے ایک کرم دوست اطلاع دیتے ہیں کہ کل بروز منگل بارہ وفات کی تقریب پر اور بواسطے فائدہ مخلوق خدا باشندگان لاہور بڑی دہوم دہام سے احمدیہ بلڈنگس پر (یعنی جہاں ہمارے خواجہ صاحب کے مکانات ہیں) ایک جلسہ ہوا میدان بہت کہلا تہا اور خوب سامان شامیانہ وغیرہ سے آراستہ تہا۔ اشتہار بہی شہر میں خوب دیدیا گیا تہا حضور کی تصنیف کردہ نعت کو بہائی عبد العزیز ... نے ... صاحب نے اور بہائی غلام محمد صاحب نے پڑہا اور مولوی صدر الدین صاحب نے بڑے جوش سے اور خلوص نیت سے الحمد شریف کی تفسیر کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے حالات بیان کئے اور پہر بہائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بڑے عمدہ طور سے رسول اللہ صلعم کی سوانح کو لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ حاضرین میں ہندو و مسلمان۔ برہمو سب شامل تہے اور جو رئیس لوگ کہ ہو سکتے تہے سب تشریف لائے ہوئے تہے سب نے بڑے آرام سے اور بڑے غور سے ان نئے طرز و طریق پر وعظ کرنیوالے نوجوانوں کے پر اثر تقریروں کو سنا اور عش عش کرتے ہوئے واپس گئے۔

دوسرے اخباروں میں بہی اس جلسہ کا چرچا ہوا ہے اور عام طور سے اسے پسند کیا گیا چنانچہ وطن میں لکہا ہے "لاہور میں اس عظیم الشان یادگار کا معقول انتظام نہ ہونے پر جسقدر افسوس تہا۔ اتنی ہی مسرت اس بات سے ہوئی کہ ۱۲ اپریل مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ نمایاں موقع پر کیا گیا اور لائق اصحاب نے سیرۃ الرسول صلعم اور آپکے فضائل و محامد سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ امید ہے کہ آئندہ اکثر اصحاب ایسی پاک یادگار کو نہایت زور شور کا اہتمام فرمائیں گے۔ خدا نے ہند نے بھی ایسی ہی رادی ہو۔ (ایڈیٹر) واقعی یہ نہایت ضروری ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم کے سوانح و حالات سے عام لوگوں کو پورے طور سے آگاہ کیا جائے۔ غیر مسلموں کا کیا گلہ کیا جائے خود مسلمانوں کا اکثر حصہ ہمارے نبی کے حالات سے بالکل بےخبر ہے۔ ایسے غافلوں کو جب معلوم ہوگا کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کے ہم پر کیا کیا احسان ہیں تو بے اختیار درود پڑھنے کو جی چاہیگا یہی درود کی فلاسفی ہے۔ مگر اس قسم کے جلسوں کے لئے ایک خاص دن مثلاً بارہ وفات ہی ہمیشہ کیلئے مقرر کرنا ہمارے نزدیک ٹھیک نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

۲ خیر و خوبی کا نشان

۳ - میری مرادیں پوری ہونگی

۲۴ - اپریل ۱۹۰۸ء

بوقت چار بجے صبح

۱۔ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

تازہ حالات

جمعہ گذشتہ کو مولانا احسن نے یہب لمن یشاء اناثاً و یہب لمن یشاء الذکور۔ او یزوجھم ذکرانا و اناثاً و یجعل من یشاء عقیماً۔ انہ علیم قدیر پر پڑھا۔ دراصل ایسے خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تاہم خلاصہ میں پیش کر دیا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ایک معنے تو ظاہر ہیں دوسرے بطن قرآنی کے لحاظ سے اشارہ اس طرف بھی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکیاں دیگئیں۔ اور مسیح موعود کو ذکور و اناث دونوں۔ اور پھر محی الدین ابن عربی کے اس مشہور کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جسمیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی توام پیدا ہوگی پھر اس کے بعد عقم کا دور آئیگا۔ یعنی کوئی انسان کامل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کا تیسرا دورہ ایسٹر کی تعطیلات میں بجانب گوجرات۔ وزیرآباد۔ جموں۔ سیالکوٹ ہوا۔ کل چندہ سات ہزار سات سو چھبیس روپے ہوا جسمیں پانچہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۷ - اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لیگئے۔ مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو۔ چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے پسند نہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ کوئی [illegible]

کاتب [illegible] مولوی امام الدین صاحب گولیکی [illegible] حضور [illegible] [illegible] مسیح [illegible] کیا [illegible] ہے کہ [illegible] اس سے خاص [illegible]

یا مسیح الحق عدوانا [illegible] بالالم
انتی من سوء [illegible] یا مرزا [illegible]
نفسی الامارۃ [illegible] بسوء
قلبی [illegible] یعمی عن صراط مستقیم
یک نظر از رحمتے فرما بحال زار من
رستگاری یابم از ہر عادت طبع لئیم
در حضور قادر غفار رحمان العباد
دست بر داری دعا را بہر این عاجز اثیم
ناتوان زادہ نواتائی بہمت [illegible]
تا کہ باشد [illegible] صادق بافضال رحیم
نورے از عشق دل افروزم ہوا سوزم بخش
رحمتے بر ظلمتم اے نیر نور عظیم
مدتے بشتافتم در جستجوئے مرد حق
تا ترا بشناختم مہدی مسیحا کریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نصیحت اس سے بڑھکر اور کیا نصیحت ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو مجھ سے ڈرتے اور میرے احکام پر چلتے ہیں یعنی وہ جو صرف بدی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک کر کے نیک اعمال بھی بجا لاتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراحم اور الطاف اور فیوض الٰہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف چراغ ہو۔ اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر تاریکی میں رہ سکتا ہے۔ مگر تقویٰ شعاری اور نیکوکاری بھی [illegible] ہے۔ درحقیقت ایک موت ہے اور یہ مرتبہ کثرت دعا اور کثرت استغفار سے میسر آ سکتا ہے۔ مگر یہی خدا کا فضل شرط ہے۔ بجز فضل کے نہ دنیا درست ہو سکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل فضل ہر یک توفیق کی جڑھ ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

نمبر ۲۔ حضور کی خدمت میں درخواست کیگئی کہ چند کلمات دعائیہ لکھدیں جو موجب برکت ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں احمد دین بہت استغفار پڑھتے رہیں یعنے اس قدر کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

اور یہ دعا بہت پڑھیں

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

اور اپنی زبان میں بھی گناہوں کی معافی چاہتے رہیں۔

والسلام مرزا غلام احمد

خریداران توجہ کریں

بدر فنڈ کی حالت نہایت نازک ہے۔ ہر خریدار بدر مہربانی سے اپنا اپنا ذمگی یا حسب الادا چندے کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائے۔

جن اصحاب نے وی۔ پی۔ واپس فرمائی ہے وہ بھی از خود قیمت سالانہ بھیجدیں اور جن سے ابھی مطالبہ نہیں ہوا

[illegible] [illegible] صاحب ایکسال کی فرلوپر قادیان میں تشریف فرما ہیں بر خصت انکو اپنی ناسازی طبع کی وجہ سے لینی پڑی جہاں دارالامان کی آب و ہوا ان کی جسمانی روحانی صحت کے لئے

جلسہ انجمن حمایت الاسلام لاہور

ہمیں انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ایک دلچسپی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں سربرآوردہ علماء و فضلاء و امراء و شعراء و فقراء کا مجمع ہو جاتا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان بھی کم و بیش جمع ہو جاتے ہیں اس لئے اسلام کی خاص و عام حالت کے موازنہ کا خوب موقعہ مل جاتا ہے۔ جو لوگ کہا کرتے ہیں ہمارے پاس قرآن مجید ہے احادیث ہیں۔ اقوال فقہا ہیں۔ مرزا صاحب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایسے جلسوں کو اس نکتہ خیال سے دیکھا کریں تا ان کو معلوم ہو۔ کہ آجکل مسلمان قوم علماء و صوفیاء کا مذاق کیا ہے اور عوام الناس کس چیز کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اگر مد گھنٹے بھی وہاں تشریف رکھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ کوئی علمی یا فلسفیانہ مضمون وہاں پڑھا گیا [illegible] کی نشست آ گئی ہو۔ بس کوئی [illegible] تالیوں کی آواز سے اس کو بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ ہاں کوئی خوش آواز ہو۔ تقریر میں تمسخر ہو [illegible] والی باتیں کہہ سکتا ہو تو پھر نعرہ ہائے مسرت اٹھیں گے اگر اس فن میں طاق نہیں تو پھر اپنی عزت کا اسے خود خیال رکھ لینا چاہیئے۔ ان باتوں سے مجبور ہو کر باقتضائے فطرت لکچرار بھی اسی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ایک ہمدرد قوم شخص کے دل کو کیسی چوٹ لگتی ہے کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ خیر یہ تو درد دل کی بات تھی جو بے اختیار منہ سے نکل گئی۔ اب میں اصل مطلب پر آتا ہوں سب سے پہلے دن خوب رونق ہوا کرتی ہے اور پنجابی محاورہ کے لحاظ سے یوں کہئے۔ کہ اس روز جلسہ کا بڑا زور ہوتا ہے۔ لائق لائق لیکچرار اور بڑے بڑے شاعر اسی دن اپنی تقریروں اور نظموں سے چندہ وصول کرتے ہیں۔ اس دفعہ کوئی وہ آدمی نہیں آیا۔ جسے لگا ہیں ڈھونڈا کرتی ہے۔ مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلوی بھی جلسہ کے جزو لاینفک تھے۔ وہ بھی نہیں آئے۔ نواب فتح علی خان صاحب قزلباش بھی تشریف نہ لائے۔ اس کے علاوہ نو تعلیم یافتہ طالب علموں [illegible] کوئی فرد بھی شامل نہ تھا۔ یہ بھی سن گیا۔ بلکہ عملاً اس کا اثر بھی دیکھ لیا۔ کہ بعض لیکچراروں اور شاعروں کو طالب اصلاح پارٹی کے بعض جوشیلے اصحاب نے روک لیا۔ چنانچہ حکیم امین الدین صاحب جن کے تاریخی لکچر سننے کا ہر نکتہ رس کان مشتاق ہوتا ہے اور ایسا ہی احمد حسین خان بی۔ اے بھی روک لئے گئے ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ یہ صاحبان اپنی مرضی سے نہیں آئے یا اون کو نہ آنے پر مجبور کیا گیا بہرحال اگر قول آخر الذکر صحیح ہے۔ تو میرے خیال میں یہ کوئی قابل تعریف کام نہیں بلکہ جیسا کہ وہ جلسہ سے الگ رہے اور کوئی فساد وغیرہ نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ ایسی باتوں سے بھی الگ رہتے۔ تو یہ ہر کوئی مان جاتا کہ واقعی یہ پارٹی اصول کی تابع ہے۔ جلسہ میں غیر معمولی طور سے چند کنسٹیبل بھی نظر آتے تھے۔ جو غالباً [illegible] ماتقدم کے طور پر تھے۔ خیر باوجود اس کے [illegible] سے انجمن کے [illegible] چار [illegible] اور نوبت [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ زندہ معجزہ ہے سرتاج انبیاء کا

[illegible] کتاب جاتی کوئی نہیں دکھا دے

نا تو اپ مثل اس کا تصمیم کیا ہے دعوے

پھر بھی ہو جسکو شکوہ اک سطر ہی سنا دے

اس کے بعد اس کے والد نے نظم پڑھی جو لنگڑے سالون کی طرح موثر تھی۔

مولوی سید علی حائری رئیس شیعہ کا جلسہ میں آنا خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

آپ نے کرسی پر بیٹھ کر کچھ عجب انداز سے اپنا وعظ شروع کیا۔ پہلے ایک عربی خطبہ پڑھا چونکہ شیعہ حضرات کو ایسے خطبے بہت یاد ہوتے ہیں پس اس کے الفاظ پڑھنے والے کے تبحر علمی کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے آپ اس خطبہ میں تبرا بھی کہہ گئے اور لعنت اللہ علی ظالمیھم ومعاندیھم کہتے ہوئے چوٹ کر گئے مگر آہ! مجھے رونا آتا ہے۔ عام اسلامیوں کی حالت پر انہیں سے بعض تو یہ کہہ رہے تھے۔ حائری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض کا خیال تھا صحابہ کرام کی تعریف کر رہے ہیں سچ اس وقت مجھے علامہ نور الدین کے رقت انگیز کلمات جو وہ مسلمانوں میں سے عربی زبان نہ جاننے کے متعلق فرمایا کرتے ہیں یاد آئے اور میں نے کہا یہ جنگ قوم سچ کہتا ہے۔ عربی زبان سے ایسی جہالت کہ قرآن اور غیر قرآن میں تمیز نہ ہو سکے اور پھر کوئی ان پر تبرا کر رہا ہو اور وہ سبحان اللہ کے نعرے بلند کر رہے ہوں۔ ماتم کا مقام ہے اس کے بعد آپ نے درود پڑھنے کا ارشاد کیا اور فرمایا کہ بلند آواز یہاں تک کہ آواز قبر رسول تک پہنچے۔ پھر اس حکم کی فلاسفی سوا اس کے سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ واعظ کو کچھ سوچنے اور دم لینے کا موقع مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات واقعی درد دل سے ہوتی پھر بلند آوازی کی تاکید بے ضرورت کیا اور آپ ہمنوائی سے پہلو تہی کیوں ہو [illegible] دوسروں سے یہ کہنا کہ [illegible] اور خود خاموش [illegible] اور مزے سے چائے یا پانی اڑاتا۔ افسوس [illegible] [illegible] درود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً آیت پڑھی [illegible] [illegible] بیان کروں گا جو کچھ کروں گا [illegible] حدیث ثقلین [illegible]

اور کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] متمسک رہنا اور دوسرا عترت و آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اس طرح [illegible] کی۔ حالانکہ وہ کہ بیان میں موجود تھا اگر دیکھتے تو ان پر کھل جاتا کہ مسلمانوں کا کون فرقہ ہے جو سرے سے کتاب اللہ ہی نہیں رکھتے بلکہ ان کا قرآن مجید غائب بدلوں ہے اور جو ہے اس میں ترتیب و بقول بعض الفاظ کے لحاظ سے بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے۔ اس لئے اسے بیاض عثمانی کہا جاتا ہے۔ پھر آل و عترت نبوی سے اگر یہی تمسک ہے کہ ہر سال ان کو پیٹا جائے۔ اور ان کے ایسے حالات جو کسی شریف برگزیدہ تو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ عام جلسوں میں بیان کئے جائیں۔ تو اس تمسک و اعتصام کو دور ہی سے سلام ہو۔ پھر آیت کی نسبت تفسیر شروع ہوئی اور بڑے دعوے سے کہا کہ میں بتاؤنگا۔ واعتصموا کیا صیغہ ہے۔ امر وجوب کے لئے ہے یا نہیں اور حبل اللہ سے کیا مراد ہے اور حبل کا لفظ کیوں لایا گیا اور پھر اس کے ساتھ جمیعاً کیوں ہے گویا اس قدر باتیں کہیں کہ سننے کو کہ آج ایک شیعہ سے بھی خلاف معمول قرآنی معارف سنے جا سکینگے۔ مگر کہئے کہ یہ سب کچھ کہہ کر جب ان کی تفصیل کا موقعہ آیا۔ تو کہہ دیا کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے گرمی ہے لہذا معذور ہوں وہ

وقت گذار دیا اور پھر دیر تک مسند میں بیٹھے رہے آپ کی زبان سے خلفاء راشدین کا لفظ اہل سنت کو ... بہت کچھ دھوکے میں ڈالتا تھا کیونکہ اوس کے ساتھ طیبین طاہرین جانشین خاتم النبیین کی قید کو خاص لوگ ہی سمجھتے تھے اس کے بعد چند کلمات دعائیہ عربی میں شروع کئے اور حاضرین کو آمین کی تاکید کی - اس وقت لڑکوں کی مہارنی سب مجھے یاد آگئی - افسوس مسلمان دعا کے معنے بھی بھول گئے - دعا ایک درد مند دل کی عاجزانہ درخواست کا نام ہے جس کے لئے مقفٰی لفظ غیر موزون ہوتے ہین پھر اس تمسخر آمیز ترتیب سے انہیں ادا کرنا نہائت قبیح

انجمن اگر مختلف فرقہائے اسلام کے علماء کو بلانے ہی پر ... - اور سید علی حائری کا بلانا نواب صاحب کی مہربانی حاصل کرنے کے لئے نہیں تھا - تو اسے چاہیئے - کہ آئندہ سال کسی احمدی عالم کو بھی وعظ کا موقعہ دے تا اسلامی دنیا کو دکھایا جا سکے - کہ قرآنی معارف و حقائق کسے کہتے ہین -

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کی نسبت بعد میں مجھے معلوم ہوا - کہ لاہور کے مولوی فضل العزیز ہین - اونہوں نے واعظانہ رنگ اختیار کیا اور دو قصے بیان کئے ہیں جون جون ان کو سنتا جاتا تھا سن ہوتا جاتا اور بار بار اون کے منہ کیطرف دیکھتا کہ آدمی تو معقول ہین مگر یہ کیا میرے کان مین آواز پہونچ رہی ہے - پہلے تو میرا خیال تھا کہ شائد آجکل کے واعظوں کا حال بیان کر رہے ہین مگر بعد مین معلوم ہوا - کہ نہیں وہ خود کہتے ہین - بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی - آرد وگوشت کم تھا - بڑے بھائی نے چھوٹے کو ذبح کیا (اس کے متعلق دو خیال ہین - ایک تو بکری کو ذبح کرتے دیکھ کر نادانی - دوم بطور دعوت) اور پھر دوسرا کوٹھے سے گر کر مر گیا - دونون کو نیک بخت بیوی نے چادر مین لپیٹ دیا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کہاں ہین ہم ان کے بغیر روٹی کھائینگے ماں نے کہا وہ کھیلنے گئے ہین (جھوٹ بولا؟) آخر باپ کے اصرار سے ماں نے کہا - اندر جا کر دیکھو تو انہیں مردہ پایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردون کو زندہ کیا - دوم ایک یہودی کی اندھی آنکھ مین خاک قدم نبوی ڈالی گئی - تو وہ بینا بن گیا - بعد مین جب معلوم ہوا - کہ یہ تو اس نبی کے قدمون کی مٹی ہے تو نکلے بیٹھے - مگر کچھ اثر نہ ہوتا - برابر بیمار رہا - کیونکہ اس تمنا نبی کے قدمون کی خاک پڑ چکی تھی -

کیا ہر ایک ناممکن بات کا معجزے کے بہلانے سے ذکر کر دینا جائز ہے اور اسلام مین یہی خوبی ہے جو مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے - کہ چند مضحکہ خیز روایات پیش کر دی جاوین - اور کوئی ایسا مسلم تاریخی واقعہ نہین رہا - جو پیش کیا جا سکے -

پروفیسر دل محمد نے ایک نظم پڑھی - ان کی نظم اچھی ہوتی ہے مگر اس دفعہ تیاری کا موقعہ نہ ملنے سے وہ کچھ ایسی پسندیدہ نہین کہی جا سکتی - طالب اصلاح پارٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہین

یارب یہ ہوا کیا ہے کہ دو دل نہین ملتے
اک دوسرے سے جوں لب ساحل نہین ملتے
ملتے بھی ہین گر پھول سے کھل کھل نہین ملتے
ایسی ہے ہوا گل سے عنادل نہین ملتے
ان راہنماؤن سے تو ملت تنگ ہے ہوئی
آپس ہی مین جب ان سے بڑی جنگ ہوئی

ایک اور شعر ہے - ؎

یہ خود غرضی باعث ذلت تو نہین ہے
ہر لب پہ ہے نفسی یہ قیامت تو نہین ہے

خواجہ عبد الصمد ککڑو اپنے ذوق مین محو ہونا اور سامعین کا اون پر ہنسنا اکثر حاضرین کے لئے لطف خیز اور میرے لئے رقت انگیز نظارہ تھا - نماز عصر سب کو بھول گئی اور جلسے کے وقت مقررہ کے ۶ بجے کے قریب پڑھی گئی - یہ بھی اسلئے کہ احکام شرعی جو جمع وغیرہ کے متعلق ہین اون کی پروا نہین کی جاتی -

عبد الرحمٰن شمس امرتسری نے پردہ پر نظم پڑھی - نظم اچھی تھی - مگر مضمون پردہ اس جلسے کے کب مناسب حال تھا - یہ عروس معنی ابھی تک پردہ ہی مین ہے -

---

تفسیر القرآن

بدر کے کسی گذشتہ پرچہ مین ہم نے معزز احباب کو اس تفسیر کی طرف توجہ دلائی تھی - جو ہمارے مکرم حقائق آگاہ مولانا سید محمد سرور شاہ ایدہ اللہ لکھ رہے ہین - اور جو اب سہ ماہی بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتی ہے - آج کے اخبار مین پھر اس کے متعلق تحریک کی جاتی ہے - کہ اے تشنہ کامان آب حیات قرآنی جلد دوڑو - اور جلد اپنے تئین سیراب کرو مجھے رہ رہ کر تعجب آتا ہے - کہ احمدی جو قرآنی معارف سننے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے ہین - اس تفسیر کے ساتھ کیوں دلچسپی نہین دکھلاتے زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے - کہ کئی حضرات اس کے شائع ہونے سے اب تک بے خبر ہین مین بڑے زور کے ساتھ اپنے ہر ایک بھائی اور بدر کے خریدار کی خدمت مین درخواست کرتا ہون - کہ وہ ضرور ضمیمہ ریویو اپنے نام جاری کرائے تا اسے معلوم ہو کہ قرآنی مضامین کس قدر لطیف ہوتے ہین میرے لئے تو (سچ کہتا ہون اور سچے دل سے کہتا ہون) تمام جہانون کی لذتون سے بڑھ کر اگر کوئی لذت ہے - تو اس تفسیر مین ہے - واللہ زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لائق مفسر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زندگی مین اس تفسیر کو ختم کر سکین - مین امید ہون - کہ اگر اس ضمیمہ کے آٹھ سو خریدار بھی مستقل طور سے ہو جاوین تو مین مینیجر صاحب ریویو کو مجبور کر دون کہ وہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اس کو علیحدہ نکالین اور اس طرح یہ بے نظیر تفسیر جلد شائع ہو سکیگی - اس گذارش کی طرف احباب کی فوری و پُر جوش توجہ درکار ہے - کیونکہ موجودہ صورت طبع تفسیر نے تو مفسر کا گلا گھونٹ دیا ہے اور یہ مجھے (خیر مین تو کسی گنتی مین نہین ہون) کسی صاحب ذوق سلیم کو پسند نہین - مین ایک دفعہ پھر اس تفسیر کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوا رخصت ہوتا ہون اور منتظر ہون - کہ میرے بھائی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتے ہین - ہم مخدومی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت مبارک مین بھی عرض کرنے کی جرأت کرتے ہین - کہ وہ اس تفسیر کو عام ہاتھوں مین پہنچانے اور وسیع پیمانے پر زیادہ حجم کے ساتھ چھپوانے اور جلد شائع کروانے کے تدابیر کیطرف اپنے ملکی و قیمتی وقت کا کچھ حصہ خرچ کرین -

---

خط وکتابت کرتے وقت جوابی کارڈ معہ نمبر خریداری آنا چاہیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف - اور جن کے ذمہ بدر کی قیمت واجب الادا ہے -

انتخاب اخبارات

علی گڑھ کالج میں ارل منٹو کے نام پر نیا بورڈنگ ہوس بنے گا۔ راجہ محمود آباد نے دس ہزار روپیہ دیا۔

[illegible] میں سخت آتش زدگی سے ۵ ہزار مکانات جل گئے۔ ۴۰ لاکھ کا عظیم نقصان ہوا۔

تین بچے بھی ضائع ہو گئے۔ جینگ [illegible] کے [illegible] میں قصبہ پر بھی عظیم آتش زدگی ہوئی۔

بنگالہ میں چلتی ٹرین پر چوریاں بڑھتی جاتی ہیں ایک صندوق [illegible] نقد [illegible] لے گئے۔

[illegible] میں [illegible] کی [illegible] مکانات مٹ گئیں تمام [illegible] گئے ۵۰۰ [illegible] تھے۔

[illegible] کی حفاظت کے لئے گیانٹسی میں پچاس برٹش سپاہی رہیں گے یہ سال دو سال کیلئے۔

سر ہنری کیمبل بینرمین صاحب افسوس کہ فوت ہوگئے [illegible] عہدہ [illegible] سے مستعفی ہوئے تھے۔ [illegible] صبح کو مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا [illegible] بیہوش تھے۔ ڈاکٹر برنٹ اور آپ کی برادرزادی اوس وقت پاس تھیں۔ دل کی حرکت دفعتاً رک گئی تھی۔ آپ بلمونٹ (سکاٹلینڈ) میں اپنی اہلیہ کے پاس دفن کئے جائینگے یہی اون کی خواہش تھی۔ تمام لندن کے پولیٹیکل حلقوں میں ماتمی ہمدردی عالمگیر ہے۔ بیشمار جھنڈے سرنگون پائے گئے۔

[illegible] کے روسی وائسرائے نے دو [illegible] ڈویژن فوج کو سرحد ایران پر جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔

آسٹریلیا کے حادثہ ریلوے میں ۱۴۰ مسافر زخمی ہوئے [illegible] نظر آتا ہے۔

روس میں گذشتہ ماہ کے عرصہ میں ایک لاکھ ۴۰ ہزار ریوالور [illegible] لوگوں سے ضبط کی گئیں

مس [illegible] پہلی لیڈی ہیں جنکو شہر لندن کی آزادی کا اعزاز ملنے والا ہے

امریکہ میں [illegible] ۳۰۰ میل کی گھوڑدوڑ ہوئی [illegible] واشنگٹن سے [illegible] تک [illegible] ۵۰ لاکھ ڈالر کا [illegible] کو بھیجا [illegible] ہے۔

کابل کی خبر ہے کہ حضور امیر صاحب بہت بیمار ہیں۔ حتی کہ انتظامی کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتے۔

ان تمام نواحوں میں طاعون کے دعظ ہو رہے ہیں انگریزی فوجوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

کارخانہ کابل کی بہت رائفلیں اور کارتوس جلال آباد میں سر عام فروخت کئے جاتے ہیں اور خریدی جاتی ہیں۔

افغانی فوج کے کئی ایک سپاہی بھی اپنے ہتھیار وغیرہ ساتھ لیکر چلے جاتے ہیں کہ مومندیوں کی مدد کریں۔

مومندی لشکر لی مشفورڈ اور مارٹینی رائفلوں سے مسلح ہیں برٹش فوج کے ساتھ دو تین مقابلے بھی پیش آئے

اخبار جگانتر کلکتہ کے پرنٹر کا مقدمہ ۲۰ اپریل کو پیش ہوگا۔ پانچہزار کی ضمانت ہے۔

لاہور میں ریلوے بوکنگ آفس میں ایک جعلی سا درٹ پائی گئی نقل مطابق اصل ہے۔

خلیج فارس میں متصل ساحل میکران ایک دیسی کشتی پر ۱۰۰ ناجائز رائفلیں ضبط کی گئیں۔

ترملگری میں ایک فوجی گورہ نے خودکشی کی کلکتہ میں دو فوجی گورے بجرم چوری پکڑے گئے۔

امریکن مجلس سینٹ نے اوس معاہدہ پنچایتی پر دستخط کردئے جو برطانیہ اور سپین کے ساتھ کیا گیا۔

[illegible] نام برٹش دخانی جہاز جو ۱۹۰۵ء میں غرق کیا گیا تھا روس نے اوس کا معاوضہ دینا منظور کیا۔ ٹیرک نام روسی جنگی جہاز نے اس کو غرق کیا تھا۔ ایک لاکھ ۳۱ ہزار ۴۰۰ پونڈ بطور معاوضہ دینگے۔

سڈنی میں چینی لوگ امریکن کیطرح جاپانی جہازوں کیبھی بزور بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

[illegible] نام جاپانی جہاز [illegible] سے روانہ ہوا [illegible] کوئی چینی مسافر یا مال [illegible] نہیں ہوا۔

موضع [illegible] میں [illegible] ماہ مقدمہ متعلق اذان چلنے کے بعد فیصلہ ہوا کہ مسجد میں پانچوقت حسب منشا [illegible] اذان دو۔

زلزلہ۔ [illegible] بہت خطوط دفتر میں وصول ہوئے ہیں۔ شب جمعہ درمیان ۱۶ و ۱۷ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء بوقت [illegible] رات کے زلزلہ دیر تک رہا۔

تصبہ [illegible] علاقہ [illegible] میں ۲۰ اپریل کو آتش بازی سے پچاس آدمی زخمی ہوئے [illegible] کے قریب قریب [illegible]

ہے۔

یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو بروز بدھ موضع منگھیال شریف علاقہ ریاست بہاولپور میں تیس گھر آگ سے جلکر راکھ ہو گئے اور ایک عورت بھی آگ کی نذر ہوئی میرے ایک دوست نے جو اسموقعہ پر موجود تھا اس طرح بیان کیا کہ ایک عورت نے کڑاہی میں تیل ڈالکر چولہے پر رکھا جسوقت تیل جل گیا تو عورت نے ایک ٹکڑا تیل میں تلنے کے لئے ڈالا۔ ٹکڑا بہت گیلا تھا تیل بھڑک اٹھا عورت نے جھٹ پانی کا چھینٹا دیا۔ تیل سے آگ نکلکر چھپر کو لگ گئی۔

۱۰ اپریل کو علاقہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ ایک ایک اولے کا وزن ۹ چھٹانک سے ۱۸ چھٹانک تک تھا بہت سے آدمی اور جانور زخمی ہوئے۔ فصل کو سخت نقصان ہوا۔

واتقوا اللہ۔ ہمارے قریب کٹاس میں ہر سال بساکھی پر ہندوں کا میلہ ہوا کرتا ہے۔ اب کی دفعہ ایام میلہ میں پہلے تو چندروز لگاتار بارش ہوتی رہی۔ پھر ۱۴ اپریل کی رات کو ہیضہ شروع ہوگیا۔ چنانچہ آج قریب تیس پینتیس لاشوں کے ایک جگہ جلائی گئیں۔ جو ایک خوفناک نظارہ ہے گرد و نواح کے دیہات میں بھی کٹاس سے آئے ہوئے آدمی مر رہے ہیں اور کئی راستوں میں بیمار دیکھے اور سنے گئے ہمارے گاؤں میں آٹھ آدمی ایکدن میں مر گئے۔ اور کچھ بیمار پڑے ہیں۔ دعا فرمادیں۔ اللہ تعالی ہم احمدیوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔ کرمداد انددر المیال

جو لوگ لاہور سے بذریعہ ریلوے باہر جائیں گے اون پر خاص ٹیکس لگائیں گے جو کرایہ ریلوے کے ساتھ وصول کریں گے۔

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی ڈیپوٹیشن کی مشاورت کو ایک خاص کمیٹی محمدن ہال لاہور میں ۳ مئی کو کریں گے۔

جناب [illegible] کی [illegible] سے قریب ۲ چیدہ بزرگوار بلوائے گئے ہیں جبکہ دونوں پارٹیوں کے عذر سنے جائینگے۔

انجمن [illegible] باہمی ناسفاہم ہوگئے طرفین [illegible] ممبر پانچ ہوں گے اور کمیٹی میں [illegible] قطعی ہوگی۔

لاہور میں میونسپل خاکروبوں کی تنخواہ میں بجائے ایک روپیہ کے دو روپے بڑھائے گئے تاکہ صفائی کا کام بخوبی کریں

مومندیوں کی سرکشی کے جواب میں عظیم فوج مہیا کی گئی تمام دیسی سپاہی رخصتوں سے بلوائے گئے۔

دشمن نے شب قدر دیہات کی تار دوبارہ کاٹ دی۔ لیکن پھر درست کی گئی ہے۔ [illegible]

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تاروں سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہاں پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولیٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریپلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکھا کر لوگوں کو حیران کردیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جو بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تھی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجھ صرف سر اور پاؤں پر تھا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اون کی چھاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکھ کر دو آدمیوں سے پھوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤں اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے لیٹ کر اپنی چھاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکھ لیا اور پھر اون کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکھ کر اسے دو آدمیوں سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑوں کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چھاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیاں کیا ہیں لوہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پھر مصیبت میں پھنسا ہے اس سے پہلے اس کے مدیر حشر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو بھپندر ناتھ کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اسی دن بعد دوپہر یوگانتر کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ بھپندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ کر یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتری ٹکریں

جو ہی ماہرین سنگ اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی مسٹر پھنڈر سرکس کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبیون کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چھاونی سے گذر رہی تھی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنوں کے درمیان پہونچی اوس نے ۴ انچ لمبا چھرا نکال کر خوف زدہ مستورات کو دکھایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیور اتار دیں ورنہ قتل کردیجائیں گی اس پر عورتوں نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سبکو باندھ لیا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہو کر پھر بھاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو یورپین خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائیدانوں سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافروں کے پاس پہونچی اور وہاں آکر چلانا شروع کیا کہ چور چھرا لئے پھرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یورپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانوں پر چلتا ہوا دیکھ لیا اور ٹرین کو ٹھہرانا چاہا مگر ٹرین ٹھہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تھی۔ پھر ایک ریل اور ہاتھ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک اوس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور پھر زیوروں کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹھہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تھی۔ رستے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کرکے زدوکوب کی ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشوں کے باعث زخم ہو رہے ہیں ظاہر تھا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کرکے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضا کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تھا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے نیویوں میں کام کرتا تھا جبھی اوسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تھی۔ وہ چھرا بھی برآمد کیا گیا جس کی دھمکی سے زنانہ مسافروں کو لوٹا تھا۔ وہ وردی بھی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گھس آیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکھے تھے۔ یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتھ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگذاری کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکھ روپے کے جواہرات تھے ایسے ہی دو پارسل ولایت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تھے۔ کلارک کمپنی کے نام تھے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تھا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہیں لگا۔ سخت پریشان ہیں ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا۔ گم شدہ پارسل بھی بیمہ شدہ تھا۔ ایسے ہی سولہ رجسٹر شدہ پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بھیجے گئے ہیں اور ان میں بھی قیمتی جواہرات تھے۔ تفتیش جاری ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں جو کتب نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ مروجہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بیجا بوجھ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بھاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈائرکٹر صاحب بہادر اس کے پریذیڈنٹ ہونگے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظر ثانی کرینگے مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کے دماغ پر بے فائدہ طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہ ہو جو کچھ پڑھیں وہ ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اب دیکھئے گی کہ نصاب مفید اور لڑکوں کی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تھا کہ لندن میں دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہیں رکھا جا سکتا کہ مسلمانوں میں پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ میں جو دوسرے سلاطین کے دربار میں رہتا ہے اس کیلئے تقریب پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم میں شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن میں کوئی محفل و مجلس ایسی نہیں ہوتی جس میں عورتیں اور مرد دونوں شریک نہ ہوں۔ پس جبکہ سرکاری جلسوں اور بڑی بڑی دعوتوں میں اور درباروں میں مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تھا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن میں اپنا مسلمان نائب مقرر رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگوں میں عجب عجیب خیال پیدا ہو رہے ہیں لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن میں ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہو گیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن میں نہ رکھ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباروں میں شریک نہ ہونا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک میں بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر ہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہیں اور بے تکلف دعوتوں اور جلسوں میں شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہیں۔ پس ان کے لندن میں عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بھی مرگیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل میں یہ ایک نئی دلیل اضافہ کر دی ہے۔ (المؤید)

حاجیوں سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز میں وبا ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے امسال مجلس سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیوں پر جو بحیرہ اسود اور ڈاردنلز میں ہوکر گذرتے تھے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تھا روسی جہاز ران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازوں کا کرایہ بڑھا دیا اور خدیوی جہاز ران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بھی کرلیا کہ وہ بھی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیکدل تاجر محمد آفندی سعیدی کو ملی جن کا کاروبار شہر بیروت میں بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ تو انہوں نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ میں جاکر وہاں کی جہاز ران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹھیکہ پر لے لئے اور پھر انہوں نے روسی جہاز ران کمپنی کی مقرر کردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیوں کو سفر میں آسانی بہم پہنچا دی۔ چھ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لیا۔ اس میں اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہنچا اور وہاں سے پھر اوڈیسہ واپس لانا مع مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تھا۔ اور جبکہ جدہ میں بھی وبا پھیلی۔ تو اکثر جہازوں نے حاجیوں کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بھی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیوں کے حق میں فرشتہ رحمت بنا اور مراکش۔ سوڈان میں اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہاں سے ان کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیوں کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالوں میں پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیوں ہمسایوں کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہیں اور اپنی بیش قیمت جائدادیں چھوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکھوں کی تعداد میں بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہو چکے ہیں اور سینکڑوں آدمی ہر سہ ماہی میں پہونچتے رہتے ہیں۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹھ مسلمان کنبوں نے جنمیں تین سو نفوس شامل ہیں۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کرلی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ میں جانیوالے ہیں سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات الطنہ۔ قونیہ۔ حلب وانقرہ میں جہاں چاہیں آباد ہوجاویں۔ بلاد عثمانیہ میں مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہوکر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑ کر اور قیمتی جائداد اور اسباب چھوڑ کر دوسری عملداری میں نقل مکان کریں۔ (پیسہ)

موہمندوں کی شرارت

اخبار پاینیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے کہ جو انگریزی سپاہ موہمندوں کے اجتماع کی خبر پاکر ان کی شرارتوں کا انسداد کرنے کیلئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ میں گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستہ میں ذرا سا وقت بھی ضائع نہیں کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچ گئی افواہ ہی کہ کشتیوں کا پل موہمندوں نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کر گئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۲۱ - اپریل کی شب کو بھی مخالفوں نے گولیاں چلائیں نائتھ لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیوں پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیوں کے زخم بھی لگے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے ۔ ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت میں تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کر دی ہے۔ پٹڑیاں اور گاڑیاں جن چیزوں کی حاجت ہے جلد تر آجاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بھی بنالیا ہے اس حصہ میں کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک ۱۰ آنے کے

اٹلی اور ترکی مین ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تارون سے یہ دریافت کر کے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی مین گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہین۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہین۔ کہ بحیرہ ایجین مین کسی جزیرے پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی مین سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہان پانچ اٹالین بوٹ آفس کھولنے کی اجازت نہین دی تہی مگر اٹالین پولیٹیکل حلقون مین افواہ ہے کہ طرابلس مین ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵- اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ مین پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکہا کر لوگون کو حیران کردیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جسکے بیچ مین سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تہی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجہہ صرف سر اور پاؤن پر تہا اور باقی جسم ہوا مین لیٹا ہوا تہا۔ ایسی حالت مین اون کی چہاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکہہ کر ودہ لوہے سے پہوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤن اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازان انہون نے لیٹ کر اپنی چہاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکہہ لیا اور پھر اون کے شاگردون نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکہہ کر اسے ہتھوڑون سے پہوڑ ڈالا۔ آخر مین دو چھکڑون کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیون کو بٹھا دیا اور خود چھکڑون کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چہاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیان کیا ہین لوہے کی سلاخین ہین۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پہ مصیبت مین پہنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل مین جا چکے ہین۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴- اپریل کی اشاعت مین ایک مضمون انگریزون کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو پھنندر ناتھ متر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر "یوگانتر" کے دفتر پر دہاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ پھنندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ کر یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتیری ٹکرین بہی مارین مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر پھنندر کرتب کے کامون مین بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبون کے نامہ نگار سفر جلتی ہوئی گاڑی مین وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکہہ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچہہ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چہاونی سے گذر رہی تہی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی مین داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنون کے درمیان پہونچی اوس نے ۱۴ انچ لمبا چہرا نکالا اور خوف زدہ مستورات کو دکہایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیور اتار دیں ورنہ قتل کر دی جائینگی اسپر عورتون نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ مین داخل ہو کر پھر بہاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو پورین خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیون کے پائیدانون سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافرون کے پاس پہونچی اور واں آکر چلانا شروع کیا کہ چور خبردار ہے۔ پہرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یوروپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانون پر چلتا ہوا دیکہہ لیا اور ٹرین کو ٹھہرانا چاہا مگر ٹرین ٹھہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اتنی تیزی سے چل رہی تہی مگر ایک ریوالور ہاتھ لگ گئی جس سے مجرم پر علاوہ نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہین کہ اون مین سے ایک اوس کی ٹانگ مین لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور پھر زیورون کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تہی۔ رستہ مین اٹاری کے گاؤن مین مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زبردستون نے حملہ کر کے زدوکوب کیا ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشون کے باعث زخم ہو رہے ہین ظاہر تہا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تہا اس بدمعاش کو گرفتار کر کے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تہا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے ٹہیکیدارون مین کام کرتا تہا جبہی اوسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تہی۔ وہ خنجر بہی برآمد کیا گیا جس کی دہمکی سے زنانہ مسافرون کو لوٹا تہا سوہ وردی بہی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی مین گہس آیا تہا۔ اتنا ہی نہین بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بہی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکہے تہے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤن کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات مین صدق دل سے پولیس کا ہاتھ بٹایا اور پولیس والون کی کارگذاری کی جہان تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس مین سوا لاکھ روپے کے جواہرات تہے یہ بہی دو پارسل ولائت سے بذریعہ ڈاک بہیجے گئے تہے۔ کلرن کمپنی کے نام تہے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط مین دو کا حوالہ تہا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہین لگا۔ سخت پریشان ہین ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بہی بیمہ شدہ تہا ایسے ہی سوا دو جٹر ... دو پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بہیجے گئے ہین اور ان مین بہی قیمتی جواہرات تہے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولون مین جو کتب نصاب پڑہائی جاتی ہین۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ موجودہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے موزون نہین ہے۔ اس سے بچون کے دماغ پر بیجا بوجہہ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات مین ترقی ہوتی ہے۔ اس بہاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریزیڈنٹ ہونگے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظرثانی کرینگے مطلب یہ ہے کہ لڑکون کے دماغ پر ایسی باتین طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہو جو کچھ پڑہین اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائین یہ کمیٹی لاہور مین اجلاس کریگی۔ اور دیکھے گی کہ نصاب مفید اور لڑکون کی ضرورتون کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان مین ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تہا کہ لندن مین دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہین رکھا جاسکتا کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے۔ چونکہ اپنے تقرر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل مجلس ایسی نہین ہوتی۔ جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہون۔ پس جبکہ سرکاری جلسون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباردن مین سلطان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان نائب مقرر رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہورہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہوگیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکھ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اوس کی حرم کا دربارون مین شریک نہونا ہی قرار دیا جاتا تہا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کردیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر بہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصہ سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہین۔ پس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بہی مرگیا اور لاٹہی بہی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کردی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین وبا ہیضہ چہوٹ پڑنے کی وجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو جہیرہ اسود اور ڈاردنالز مین ہوکر گذرتے تہے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑہادیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ ہی کرلیا کہ وہ بہی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیکدل تاجر محمد آفندی سعیدی کو جس کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جاکر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹہیکہ پر لے لئے اور پہر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقررکردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہونچادی۔ ساڑہے پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لیئے اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہونچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا مع مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین بہی وبا پہیلی۔ تو اکثر جہازون نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بہی نیکدل اور سہدردی ذوق تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت بنا اور مراکش۔ سوڈان مین اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسائیون کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چہوڑ کر اس اُمید پر سلطنت کے ساتہ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکہون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہوچکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سہ ماہی مین پہونچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹہہ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کرلی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جانیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات المنہ۔ قونیہ۔ حلب۔ وانقرہ مین جہان چاہین آباد ہوجاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی وقومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اسے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہوکر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکہے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے مونہہ موڑ کر اور قیمتی جائداد اور اسباب چہوڑ کر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پائینیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پاکر ان کی شرارتون کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی وخشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹہانی پڑی۔ لیکن راستے مین ذرا سا وقت بہی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح وسلامت منزل مقصود پر پہونچگئی افواہ تہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بآسانی دریا کو عبور کرگئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۲۱ - اپریل کی شب کو بہی مخالفون نے گولیان چلائین نائٹ ہمپشائر لینڈ فیوزیلیئر کی چوکیون پہ زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بہی کئے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے - ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کردی ہے۔ پٹڑیان اور گاڑیان جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آجاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بہی بنالیا ہے اس حصہ مین کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک ۱۰ آنے کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

اخویم جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلامت ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور و ممنون فرماویں ۔

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاؤنی

میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیے

کہنے کو تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے مگر جب اس پر کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھائی جاوے تو بات کا بتنگڑ بن جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ ہمارے ملک کے میاں بیوی کچھ ایسے انوکھے قسم کے ہیں کہ انہوں نے اپنی چال ڈھال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دراصل یا تو وہ لوگ میاں بیوی کے تعلقات کا منشا معلوم نہیں اور جان بوجھ کر وہ بات کرتے کہ جو نہ تو ان کا حق تھا اور نہ ان کو ضروری و واجبی تھی ۔ اس میں شک نہیں کہ جو جو کارروائیاں بھولی بھالی بیویاں اپنے خاوندوں سے کرتی ہیں یا چلتے پرزے میاں اپنی بیویوں سے کرتے ہیں ان کی داستان چھوٹی سی داستان نہیں ہے اور نہ ایسی ہے کہ وہ مبالغہ آمیز ہو ۔ راستی سے دور و مہجور دروغ بیفروغ سے بھرپور ہے ۔ مگر ان پر ضرور ہے کہ وہ قصہ لمبا ہونے کے سبب ناظرین کا زیادہ وقت ضرور لیگا مگر ایسا تو نہیں ہے کہ ایسے سنتے ہوئے لطف ہو یا نکتہ رس کے لئے تازیانہ ہو آئندہ نہ ہو اور اس کو اپنی حالت کے سنبھالنے کیلئے عقل یا سمجھ [illegible] دینے والا ہو لیکن یہ [illegible] سچ ہے کہ سب کی طبیعتیں عقلیں ایک جیسی نہیں ہوتیں اور نہ وہ زیادہ محنت یا وقت اخبار بینی میں دینے کے شائق ہوتے ہیں اور ہماری [illegible] جماعت میں تو پھر ایسی بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ ہے ۔ وجہ یہ کہ جماعت کے کل دو اخبار ہیں یعنے الحکم و بدر ۔ جنہیں سے اول الذکر تو ہفتہ میں دو بار ہے اور موخر الذکر صرف ہفتہ وار باوجودیکہ جماعت سو لاکھ سے زیادہ ہے مگر پھر بھی ان قومی جریدوں کی ترقی بہبودی بہتری کا خیال بہت ہی کم ہے ۔ حالانکہ جماعت اگر ترقی کرتی تو کوئی بات نہ تھی اگر صرف ایک ایک لاکھ پرچہ ہی ان اخبارات کا شائع ہونا شروع ہو جاتا ۔ تو بہت کچھ امید ہو جاتی مگر کچھ خیال نہیں کیا جاتا ۔ ایڈیٹر مینیجر شور کرتے ہیں ہشیار کرتے ہیں مگر بہت کم اس شور کو سن جاتا ہے اور تو اور ریویو آف ریلیجنز جو ایک اہتماری رسالہ ہے جس کا انگریزی

حصہ یورپ و امریکہ کو بھی جاتا ہے باوجود سخت کوشش کے اب تک دس ہزار تک نہ پہنچا ۔ یہ تمام امور کیوں پیش آتے ہیں ؟ محض اسلئے کہ ابھی ہماری جماعت میں اخبار بینی کا مذاق پیدا نہیں ہوا ورنہ بات تو کچھ نہ تھی ۔ پھر بتلائیے کہ لمبا مضمون محض ایک ایسی بات پر جو اگرچہ ہمارے نزدیک چھوٹی نہیں ہے ۔ مگر عنوان سے شاید ناظرین چھوٹی سمجھ لیں) کیسے لکھیں کیونکہ پڑھتے پڑھتے طبیعت اوکتا گئی ۔ تو پھر لکھائی چھپائی کی محنت فضول اور ہمارے یہ تحریر اکارت نہ جاویگی تو اور کیا ہو گی ؟ لہذا حضرت دل نے یہ حکم سنایا ۔ کہ میاں چھوٹا سا مضمون لکھو چند مطلب کی باتیں سنا دو ۔ یہ بات تو ظاہر کہ دو جوڑوں (میاں بیوی) کا تعلق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ایکدوسرے کے لئے وہ سامان آسائش و آرام و سکینت قلبی ہو جیسا کہ خداوند کریم نے بھی دوسرے اغراض و مقاصد کے علاوہ مرد و عورت کا تعلق سکینت قلبی کا موجب بھی ظاہر کیا ہے اب یہ سکینت قلبی کا باعث ایکدوسرے کے لئے ایسے ہو سکتا ہے کہ آپس میں ایکدوسرے کے دل میں محبت و چاہت و الفت ایک دوسرے کی ہو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو ۔ غمخواری ہو اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی دلجوئی کا رضا کا خیال ہو پھر ایک دوسرے کے ساتھ درگذر کرنے اور نرمی اور [illegible] [illegible] سے پیش آنے کا بھی خیال ہو ۔ ایک دوسرے کے مزاج [illegible] کا مادہ نہ ہو [illegible] خود نمائی نہ ہو اور [illegible] ایک دوسرا ایک دوسرے کو [illegible] راحت و آرام و [illegible] نعمت خداوندی تسلیم کرنے والا ہو ۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنے نکتہ چینی کرنے میں جبیں [illegible] ماتھے پر بہت جلد شکن ڈالنے کا مادہ نہ ہو ۔ مزاج میں نہ تو چڑچڑاپن ہو اور نہ بات بات میں بگڑ دل خان کی منحوس عادت ہو ۔ تو ان ہر دو کے تعلقات دن بدن محبت بڑھانے کا ذریعہ ہوں گے اور کبھی بھی کوئی خرابی کی نوبت نہ آویگی اور نہ وہ بات ہوگی کہ جس کا ہونا ان ہر دو تعلقات کے ہوتے ہوئے شرم کی ظلم کی حد کی بات ہے ۔

یہ تو بالکل سچ ہے اور سراسر ایمانداری کی بات ہے کہ جیسا کہ مردوں کا حق عورتوں پر ہے ایسا ہی دستور کے مطابق عورتوں کا حق مردوں پر ہے ہم ایسے ظالم جان پر تو بننا چاہتے نہیں کہ میاں صاحبوں کی ہی طرفداری کریں اور بیوی بیچاریوں کی طرف کی حق کی بات بھی نہ کہیں ہم کو نہ تو مردوں کی طرفداری کرنے کی ہوس ہے اور نہ عورتوں کی حق تلفی کرنے کی اور ہم یہ چاہتے ہی نہیں کہ حق بات سے چشم پوشی کر جاویں ۔ اغماض کر جاویں ۔ بلکہ ہمارے نزدیک کھری بات کہدینے سے پہلوتہی ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے ۔ خواہ کیسی کڑوی کیوں نہ لگے ۔

سو جب ہم ایمان کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ تو یہ ماننا پڑتا ہے ۔ کہ بعض چلتے پرزے میاں اپنے غصہ اتارنے اور ظلم و ستم ڈھانے کا آلہ عورتوں کو ہی سمجھتے ہیں عورت نہ ہوئی مٹی ہوئی کہ دال میں ذرا نمک پھیکا ہو گیا یا زیادہ ہو گیا اور لکڑی سے کر لگے دھوں دھوں پیٹنے ۔ کیا یہ کوئی گدھا ہے یا کولہو کا بیل ہے ؟ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے تھا ۔ ذرا تو غور کرنا چاہیئے تھا خدا کا خوف مد نظر رکھنا چاہیئے تھا ۔ عورت آخر عورت تھی کہ وہ فطرتاً تھی بھول گئی یا غفلت ہو گئی ۔ اس پر ایسی کارروائی کرنا انصاف کا خون تو ضرور کرنا ہے میاں کا عذر یہ ہے کہ عورت ہے ہی کس [illegible] کی دوا کہ جب اس سے ہانڈی روٹی ہی ٹھیک [illegible] سکے ہم سارے دن محنت و مشقت کر کے [illegible] روٹی اچھی نہیں ملتی ۔ سالن میں نمک زیادہ [illegible] عذر ہے ۔ کہ تین چار چھوٹے چھوٹے بچے اوس کے آگے تھے جن میں سے ایک بیمار بھی ہے اور وہ [illegible] چلا آتا تھا ۔ اس لئے میں بار بار اس کے پاس [illegible] جاتی تھی ۔ اور گھر کا کام بھی کرتی تھی ۔ مگر میاں ہیں کہ [illegible] نہیں سنتے اور کہتے ہیں کہ پہلے ہماری خدمت [illegible] پیچھے کسی اور کی ۔ عورت کی جان عجیب آفت میں پڑی ہے ۔ سارے دن دوسرے بچوں سے اور بیمار بچے کو ساری رات کو اگر میاں نے سوتے سے خبر لینی شروع کر دی کیا کرے کدھر جائے عجیب کشمکش کی حالت میں بیچاری پڑ گئی ۔

اب ذرا دوسرے سین پر غور کرو ! یہاں کیا ہو رہا ہے میاں کے آتے ہی بیوی نے بچے کو اٹھا کر زمین پر دھکے دیا کہ موا موذی کام نہیں کرنے دیتا مرتا بھی نہیں ۔ کہ پیچھا چھوٹے جان کے بیرے پیدا ہوئے ایسی اولاد سے بے اولاد بھلی تھی ۔ اور یہ کہہ کر تین چار تماچے جٹ پٹ بچے کے مار دئے میاں نے (جو ابھی چار پانچ کوس کا سفر کر کے آیا تھا پسینہ جھاڑ رہا تھا) یہ کیفیت دیکھی تو چونکہ شریف تھا نیک نہاد جھٹ بچے کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا ۔ موہنہ چوما ۔ پیار کیا جیب میں سے مٹھائی نکال کر دی ۔ صحن میں لیکر ٹہلنے لگا پھرنے تاکہ بچہ بہل جاوے ۔ بیوی اونہیں ۔ اور پیروں کو ٹھکتی ہوئی

اور بڑبڑاتی [illegible] اس نامراد گھر میں آئی ہوں [illegible]
ہی تقسیم ہے۔ [illegible] مانگے سے [illegible]
مزاج نہایت شریف ہے اور میں [illegible]
دھوبی کرنے کی عادت ہے۔ [illegible] مزاج کے
آگے کسی بات کی دال نہیں گلتی۔ غرض کہ بات بات میں
اور کام کاج میں وہ وہ رنگ اختیار کئے کہ کبھی مرد کو
غصہ آجاوے اور وہ خود ہی روٹی پکانے لگے۔ چنانچہ
چنانچہ ایسے ہی ہوا بچہ کو پاس بٹھلا کر بیچارے مرد نے
خود ہی روٹی پکائی۔ اور بیوی صاحبہ دل میں جلتی ہوئی اور
بڑبڑاتی ہوئی الگ بیٹھی رہتی۔

یہ اون حالتوں کے نظارے ہیں کہ جو ایکدوسرے
کے حقوق نہ پہچاننے سے وقوع میں آتے ہیں اور جن کا
نتیجہ آخر کار تلخ [illegible] اور جوت پیزار ہوتا ہے اور اسی
دنیا میں ایسے تعلقات جہنم کے نمونہ ہو جاتے ہیں کیونکہ
ایسی حالت میں میاں بیوی کی شکل سے بیزار ہوتا ہے
اور بیوی میاں کی شکل سے۔ [illegible]
دل [illegible] بجائے [illegible]

اس میں شک نہیں کہ [illegible] سلوک سے جس قدر
کام [illegible] محبت سے جو کچھ [illegible] بگڑے
فساد [illegible] سے نہیں بنتا۔ مردوں کو ذرا ذرا سی بات
پر ناراض ہونا اور بیوی کو مارنا کوٹنا بڑے شرم کی بات
ہے۔ مرد ہو کر عورتوں پر ہاتھ اٹھانا نامناسب ہے جیسا
کہ [illegible]۔ عورتوں کا میاں کو [illegible] کر مردوں کو [illegible] دینا
نہایت نامعقول حرکت ہے۔ ان دونوں کے تعلقات
کا منشاء تو یہ تھا کہ ان دونوں کی آپس میں محبت بڑھتی
اور ایک دوسرے کے ساتھ پوری غمخواری اور ہمدردی
رہتی۔ اور ایسی سچی محبت کا وہ ایکدوسرے کے
دل میں ایکدوسرے کا گھر کر جاتا کہ بغیر ایک دوسرے
کے [illegible] دوسرے کو آرام چین ہی نہ آتا۔ مگر آج کل
کے میاں بیوی کی کچھ ایسی ابتر حالت ہو رہی ہے کہ
بجائے محبت [illegible] کے بغض و نفرت کو ترقی دیجاتی
ہے جس کا نتیجہ آخر کو [illegible] ہے کہ آپس میں نااتفاقی
پیدا ہوتی ہے [illegible]
[illegible] اور بجائے آرام و سکینت کے [illegible]
بربادی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

یہ تمام بداعتدالیوں کا نتیجہ ہے پس اے
پیارے ہموطنو! تم میں سے وہ میاں جو بیوی
والا ہے یا وہ بیوی جو میاں والی ہے [illegible]
لے کر بداعتدالیوں کو چھوڑ دیا اور سلامت روی
اختیار کرلی جاوے۔ آپس میں ایک دوسرے کی [illegible]
کو خوشنودی کو مقدم کرلیا جاوے۔ آپس میں ایک
دوسرے کی عیب جوئی نہ کی جاوے۔ [illegible]
کی عادت اختیار کی جاوے۔ مرد [illegible] چاہئیے کہ وہ
بات بات پر بگڑنے کی عادت کو بالکل چھوڑ دیں اور بیگانی
بیٹیوں کو اپنے غصہ کا اور بہادری [illegible] کا ایسا نمونہ
دکھاویں۔ کہ جو بالکل خلق سے گرا ہوا اور بداخلاقی اور
کج خلقی کا پورا نمونہ ہو۔ ایسا ہی عورتوں کو چاہئیے کہ
بیگانے پوتوں کو اپنا غلام نہ سمجھیں بلکہ آقا سمجھیں اور
اون کی دلداری کرنی اور دل جوئی کرنے اور رضامندی
حاصل کرنے اور خوش کرنے کا ہر وقت اون کے
دل میں خیال ہو۔

مگر میاں بیوی کا آپس میں محبتانہ سلوک ہوگا
ایکدوسرے کی رفتار کا خیال مد نظر ہوگا۔ نہ علاوہ اس
کے کہ وہ گھر بہشت کا نمونہ ہوگا [illegible] اثر
پیدا کریگا۔ جو اون کی اولاد کی تربیت [illegible] کیلئے
اکسیر کا کام دے گا۔ کیونکہ جیسا کہ اولاد پر ان باپ
کے رنگ و روپ کا اثر پڑتا ہے [illegible] افعال
اطوار عادات وغیرہ کا بھی۔ پس میاں بیوی کو چاہئیے
کہ اپنے نیک نمونہ سے اپنی اولاد کی تربیت کا سامان
مہیا کرنے کے علاوہ آپس کا سلوک [illegible] بنا دیں کہ
ایک نظر دیکھنے والا پکار اٹھے کہ ہے

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد [illegible]

اے خدا! تو خود ہمارے ملک کے میاں بیوی کے
تعلقات کو حسن سلوک سے مزین کر دے تاکہ وہ
خانہ جنگیوں اور فسادوں سے [illegible] آمین
ثم آمین!!!

خاکسار محمد حسین [illegible]

لطائف حکمت

[illegible] نوشیروان عادل کی تعریف [illegible] سے نوشتہ [illegible] معلوم [illegible]

وہ کہاں تک صحیح ہے۔ ایک [illegible] بیان کیا
جاتا ہے کہ [illegible] عادل نوشیروان [illegible]
[illegible]
[illegible] بولی مرغی تھی اور ایک [illegible] دانا وزیر ہمراہ تھا
[illegible] نوشیروان نے
[illegible] اللطائف الحیل کر
[illegible] بادشاہ کی بھی بڑھتی جاتی ہے
اور عنقریب عذاب نازل ہوا چاہتا ہے۔ [illegible]
ہو کر کہا۔ [illegible] جانوروں کی بولی سمجھتا ہے۔ وہ
دو الو جو سامنے کے درخت پر بیٹھے ہیں۔ ان میں
ایک نر اور ایک مادہ ہے۔ نر سے مادہ کہہ رہی ہے کہ
پہلے اس جنگل کی جگہ ایک شہر آباد تھا اور اب نوشیروان
کے ظلم سے اجڑ گیا۔ اسے میں نے بڑی لڑکی
کے جہیز میں دیدیا ہے۔ مگر چھوٹی لڑکی کے جہیز میں کیا
دوگی۔ اسی کی فکر ہے۔ نر جواب میں کہہ رہا ہے۔ تو کیوں
فکر کرتی ہے۔ ایسی گھبرانے کی کیا بات ہے۔ پیش از مرگ
واویلا ابھی بات نہیں ہے۔ ابھی تو شادی کو
بہت دن باقی ہیں اور نوشیروان کا شیوہ جفا بدستور
رہتا ہی جائیگا۔ اس کی سلطنت کا [illegible] عنقریب
ویران ہوا چاہتی ہے۔ [illegible] شوق سے
دیدینا۔ یہ سنکر مادہ جوش مسرت سے خندان ہوگئی
[illegible] معاف فرمایئے۔
[illegible] نوشیروان [illegible]
[illegible] ملتوی
کر کے [illegible] کو واپس آیا۔ اور اپنی
گذشتہ [illegible] نادم ہو کر دل میں عہد کر لیا کہ
اب سے انصاف کو اپنا شعار بناؤنگا۔ اور عدالت
گستری کو معیار زندگی قرار دونگا۔ پہلا انصاف
اس کا یہ تھا کہ اپنے ایک نسبتی بھائی کو جو کسی شریف
کی لڑکی کو بھگالا یا تھا۔ کھولتا ہوا سیسہ پلا دیا۔ اس کے
اس انصاف کو دیکھ کر [illegible] نے اپنی اپنی
عرضیاں [illegible] متفق اللسان ہو کر بولے کہ
بادشاہ [illegible] آگیا۔ فریاد کی ضرورت نہیں

بقایا دار صاحبان توجہ فرمائیں

بعض صاحبان نے دی پی واپس کئے تو ان کے نام جو خط لکھے گئے تھے
ان میں سے [illegible] کے جواب نہیں آئے براہ مہربانی جلد جواب
دے [illegible] اخبار میں نام دیکر یاد دہانی کرائی

[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت خان صاحب ۔ شملہ
میاں کرم الدین صاحب ۔ خوشاب ۔ ضلع شاہ پور
میاں حسن خان صاحب ۔ کیرنگ ضلع پوری
محمود بخش صاحب ۔ سرلونیا گاؤں ضلع کٹک
میاں تراب علی صاحب ۔ کیرنگ ضلع پوری
میاں محمد علی صاحب ۔ امرت سر
چودھری پیر محمد صاحب چک ۱۲/۳۱۲ کہنو والی
مستری فتح الدین صاحب 〃 〃 〃
میاں کرم الدین صاحب ۔ لنگان گراں ۔ ضلع جہلم
میاں امام الدین صاحب ۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ہمیرا

میرے پاس اصلی ہمیرا ہے جو پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے ۔ بزرگان ملت نے اس ہمیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید لیا ہے ۔ اپنے بھائیوں کو اطلاع ثانی یا چار روپے فی تولہ کے حساب سے دونگا ۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہمیرا نہیں ۔ تو میں قیمت بھی واپس دیدونگا راستی کے قدر دان اسے خرید فرماویں ۔ میرے پاس پشاوری لنگی و کلاہ بہتر سے بہتر بھی ہے ۔

المشتہر نور محمد ... ارقاویان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ ہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۰ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد ۱۲/ اور محصول ۳/ ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنیوالوں کو محصول معاف ۔ اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی ۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ ۔ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام (چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب ۔)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

ظہور المسیح ۔ یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و رہ درانی کو زیر نظر رکھا گیا ہے اور بطور ضمیمہ ... الذین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے قیمت ۸/ جلد منگا لیجئے ۔

دُرِّ ثمین ۔ مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔

قیمت مجلد ۶/ غیر مجلد ۴/

تعلیم الاسلام اور تہذیب ۔ ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر ... میں ... اسلام ... متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے قیمت ... ۱۰/ ...

نشری سونہ کلنک اوتار ۔ کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن ... نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت پر دلائل و براہین ثابت کئے گئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے ۔ قیمت ۸/ احباب جلد منگا لیویں ۔

سر الشہادتین ۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے لئے ایک روپے کو بھی گراں نہیں ۔ قیمت ۱/

براہین احمدیہ ۔ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے بہت عمدہ نفیس کاغذ خوشخط چھپوائی گئی ہے ۔

قیمت مجلد ۱۲/ ۔ غیر مجلد ۱۰/

طریقہ احمدیہ ۔ مصنفہ اکمل آف گولیکی ۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے ۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں ۔ قیمت ۱/

جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان ... ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸/

البرہان الصریح فی ... المسیح ۔ ...

نظم مستورات ۔ مستورات کے لئے ... ۔ قیمت ۱/

جواہر شہادتین ۔ مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱/

کتاب احمدی ۔ اللہ داد والے ۔ قیمت ۱/

آئینہ کشتی ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱/

کتاب احمدی ۔ غلام رسول والے ۔ قیمت ۱/

سراج الحق ۔ مصنفہ پیر سراج الحق صاحب ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رد سے بہت ہی لطیف و قابل دید ہے (حصہ چہارم و پنجم قیمت ۱/)

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد (۲۰۰) (۲)

دو سو روپیہ نقد دفتر اخبار لاہور میں امانت رکھدئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئے جائیں

وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خرید لے۔ معمہ یہ ہے:

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سو گنا کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو ... کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ: حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک بنام شفاخانہ جوہر امرتسر پہنچ جانے چاہئیں جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ... [illegible] ... حل کنندگان دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی تقسیم ہوگا ... [illegible] ... کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی ... [illegible] ... انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری



[illegible] حضور والی ... شہنشاہ ہندوستان و ... و ڈاکٹران یورپ و ... و حکیمان و ... و امراء و ... اخبار ...

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے لاکھوں بیمار شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو سکتے الامکان زیادہ مریض شفا پاتے ہیں جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا ایک ... حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس ... [illegible]

امراض } امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ سنجر۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ ہر زخم ہر قسم۔ مروڑ۔ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ ہیضہ۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد گردہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ ہالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ خفقان۔ دہشت۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس + (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت ماربل کلاتھ کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ؍) محصول ۵؍ ۔ خورد پانچ روپیہ (صہ؍) محصول ۸؍ ۔ کلاں دس روپیہ (للعہ) محصول ۱۱؍

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس دینے کے اس شخص کو دیا جاوے گا جو ... پاکٹ کیس ادویات کو ... [illegible] ... (خدا نخواستہ) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

سابقہ انعامات حل معمہ جات

جو ذیل کے اصحاب کو دئے گئے:

گرامو فون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار تیجا سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری
سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور +

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گرامو فون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر لنگٹن شان سٹیٹ ملک برہما +

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فیزیشن امرتسر (پنجاب)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بدر
BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



قیمت از معاونین سمہ قادیان میں تہر | ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان | قیمت از طلباء و غربا و غیرہ ماہے گورنمنٹ عہ

جلد ۷ — مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ رمئی ۱۹۰۸ء — نمبر ۱۸

بروز جمعرات

فی پرچہ ۲ر | سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | افریقہ عمہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما است — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	للعہ
عام قیمت پیشگی	للعہ
مابعد	عہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچا ہو سے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ورنہ بعد میں نہیں سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئیے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیے۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھہ میں ہاتھہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے

کاتبہ محمد حسین احمدی قادیانی

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اتمام البرہان کے صفحہ ۲۹ - ۳۰ میں شیخ صاحب نے ازالہ اوہام کی ایک عبارت نقل کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر سخت خفگی کا اظہار فرمایا ہے اور غیظ و غضب کے جوش میں بدزبانی و گندہ دہانی کے وہ جوہر دکھلائے ہیں کہ جنکو دیکھ کر ابوجہل کیا بلکہ ابلیس لعین کی عقل بھی دنگ ہو جاتی ہے آپ پر طرہ یہ کہ جھوٹ کی نجاست پر کمال دلیری سے ساتھ منہ مارنا شیخ صاحب کا وطیرہ معلوم ہوتا ہے اور دین و دیانت و فہم و فطانت و تہذیب و متانت سے تو کچھ بھی آپکے بائیں ہاتھ کا کھیل نظر آتا ہے۔

اب پہلے ہم شیخ صاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں پھر اوس کا جواب لکھیں گے اور وہ عبارت یہ ہے۔

"بیان قادیانی صاحب ! انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر ہمارے نبی کا معجزہ تھا اور خدا تعالے کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت کے ظاہر کرنیکے لئے دکھایا تھا دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اوس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام آلہی سے ملتی ہے۔

(نوٹ) یہ تفصیل خلاف جمہور قادیانی صاحب کہ جو امور آسمان پر وقوع ہوں اور دنیاوی انسان کو نظر ہی آجاویں تو وہ گویا معجزہ نبی کا ہے کہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت حقیقۃ انبیاء کی اظہار عصمت کے لئے دکھایا اور جو زیر آسمان یعنی ہوا یا زمین یا پانی پر یا پانی کے اندر یا زیر زمین ہو وہ معجزہ نہیں وہ معجزہ خوارق عادت عقلی ارضی ہے جو گویا ہر شخص یعنی انسان غیر انسان کا فرمشرک وغیرہ سب سے ظہور پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جملہ انبیاء کے معجزات کا پتہ نشان ہے۔ قادیانی صاحب کی جدید علم دانی نے معجزہ خوارق عادت کے عجیب معنے گھڑے ہیں مگر تعجب ہے کہ سماوی امور میں تو خدا تعالے کی غیر محدود قدرت کیطرف منسوب کر کے معجزہ انبیاء قرار دیا جاوے اور ارضی امور کو عقلی معجزہ جو اوس خارق عقل کے ذریعہ سے ظاہر ہوں خدا تعالے کی غیر محدود قدرت سے خارج کر دیا گویا اون کا بانی اور کوئی ہوگا اور برائے نام الہام آلہی سے ملتی ہے کہ شق جسکی گویا کچھ حقیقت نہیں ہے دیگر وجہ دو عبارت آئندہ سے واضح ہو جاوے گی۔ مگر بڑا تعجب یہ ہے کہ معراج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں انکار ہے جس کا بیان آگے آتا ہے وہ بھی تو ایک سماوی معجزہ ہے۔ فاسئلہ اکثر الہذیانات۔

اما الجواب۔ ازالہ اوہام کی عبارت کے اصل الفاظ یہ ہیں

"معجزہ واضح ہو کہ انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سید و مولے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور خدا تعالے کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز اور کامل نبی کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے اسکو دکھایا تھا۔ (۲) دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اوس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام آلہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جسکو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا"

شیخ جی نے نقل عبارت ازالہ اوہام میں دو خیانتیں کین ایک تو الفاظ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرۃ اقدس مرزا صاحب نے جو الفاظ "ہمارے سید و مولیٰ" تحریر فرمائے تھے وہ شیخ جی نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے کی وجہ سے یا کسی اور غرض ناجائز سے حذف کر دیئے۔ دوسرے حضرت مرزا صاحب نے عقلی معجزہ کے ثبوت کے لئے اپنے دعوے کی تائید میں یہ عبارت یعنی "جیسے حضرت سلیمان کا وہ معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جسکو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا" جو بطور قرآنی دلیل کے پیش کیا تھا اوسے نقل کر نہیں چھوڑ دیا۔ یہ ہے شیخ صاحب کی دیانت و امانت۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب ناظرین میرٹھی شیخ صاحب کی خوش فہمی کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ازالہ اوہام کی عبارت مندرجہ بالا میں سماوی امور کی تشریح فرماتے ہیں کہ جنمیں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے شق القمر۔ مگر ہمارے شیخ صاحب سماوی امور کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اون سے مراد وہ معجزات ہیں جو آسمان پر ہوں۔ زمین پانی ہوا میں یا زیر زمین نہ ہوں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ و نعوذ باللہ من ہذا القول مثل البول۔ اگر شیخ صاحب اس فہم و فراست وعقل و ذکاوت پر سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کرتے ہیں تو کچھ تعجب نہیں مگر یہ شعر یاد رکہیں ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

سند بالا نوٹ میں حضرت شیخ صاحب نے حقایق و معارف توڑ توڑ کر بہر دیئے ہیں مگر بامذاق کے لئے دو گرانقدر و بیش بہا نمونے ایسے پیش کئے ہیں کہ دہلی و لکھنؤ کے نامور اہل زبان کے نزدیک اردو لٹریچر کے لئے بھی سرمایہ افتخار اور مایۂ ناز متاع ہیں جنکا مضمون شروع ہوتا ہے اور وہ دونوں نمونے یہ ہیں۔

(۱) یہ تفصیل خلاف جمہور قادیانی صاحب۔

(۲) قادیانی صاحب کی جدید علم دانی

شیخ صاحب کا دروغ بے فروغ۔ اسی مضمون میں شیخ صاحب نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ جھوٹا الزام بھی لگایا ہے کہ آپ عقلی معجزات کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اون کا ظہور کافر و مشرک وغیرہ سب سے ہو سکتا ہے۔ اور آپ معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکاری ہیں۔ ہم اوس کا جواب بجز اس کے اور کیا لکھیں کہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ ایسے ہی دروغ باف اور افترا پرداز لوگوں کا مونہہ بند کرنے کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا تھا کہ اخبار اظہار الحق کے ٹائٹل پیج پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مذہب آپ ہی کے الفاظ میں بالالتزام شائع کیا کرتے تھے اور بعد ازاں اخبار بدر کے ایڈیٹر صاحب بھی اکثر ایسا ہی کیا کرتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس کی ایک نظم جو اخبار بدر کے ٹائٹل پر اکثر چھپا کرتی ہے وہ شیخ صاحب نے بھی دیکھی ہوگی۔ نہ دیکھی ہو تو اب دیکھ لیں اور خدا اور خلق خدا سے کچھ شرم کہا کر آئندہ جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے باز آدیں۔ اس نظم میں یہ اشعار خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہیں۔ ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
آں سرے کش مقدمت نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را بروشد اختتام
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

بدر
۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۰۸ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

اِنّی اُحافظ کل من فی الدار

معذرت

نیازمند ایڈیٹر نہایت افسوس سے اطلاع دیتا ہے کہ اس ہفتہ صفحہ ۳-۴ و ۱۴-۱۳ نہیں چھپ سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار وجود اشاعت کے لحاظ سے ایک پریس پر نہیں چھپ سکتا۔ اسلئے ہم نے دوسرے پریس سے بھی کام لینا شروع کر دیا تھا مگر پریس کے پتھر توڑ کر بلا اجازت ... چلے جانے سے دو ... [illegible] اور مشین پریس ... سیدنا الموعود کی کتاب کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی نہ چھپوا سکے۔ اس لئے بجز اس کے کوئی صورت نظر نہ آئی کہ جس قدر اخبار ایک پریس چھاپ سکتا ہے وہ چھاپ کر بھیجدیا جائے۔ دوسرے پریس کا اجرا بہت سے اخراجات کو چاہتا ہے۔ **فنڈ کی حالت ایسی نازک ہے** کہ میں آپ کو کیا بتاؤں۔ اس وقت ہر خریدار بدر کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ذمگی واجب الادا چندہ سالانہ کو بھیجدے۔ افسوس تو یہ ہے کہ مطالبہ کے خطوط کے بھی جواب نہیں دئے جاتے اور جو صاحب قیمت دے چکے ہیں۔ وہ اور دوسرے انصار بدر بھی **کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت** دینے والا دیں۔ تاکہ اخبار خطرہ کی حالت سے نکل سکے۔

میں یہ اطلاع بھی دینا اپنا فرض خیال کرتا ہوں اگر احباب اس عرضداشت کیطرف پوری توجہ نہ کرینگے اور اپنے ذمہ کی قیمتیں پیشگی نہ بھجوائینگے۔ تو اخبار پورے حجم کا اور وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔

تصحیح - ٹائیٹل پر بجائے ۳ ربیع الثانی کے ۵ پڑھو۔

حضرت اقدس نے ۲۰ اپریل کو جماعت کو نصیحت کی کہ بیعت کا منشاء پورا کرو اور دو طرح سے متقی بنو ورنہ تم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ... ۲۰ اپریل کو فرمایا کہ حقوق العباد اور تزکیہ نفس پر زور دو ... ایک جگہ حضرت ... میں ٹھہریں گے۔

فراقِ حبیب

صفحۂ ارض پہ زریں ہے نشانِ لاہور
بڑھ گئی چرخ چہارم سے بھی شانِ لاہور
مردہ قوموں کے جلانے کو مسیحا آیا
مژدہ صد مژدہ تمہیں زندہ دلانِ لاہور
اتر آئی مرے مولیٰ کی برہنہ تلوار *
سرنگوں کس لئے ہونگے نہ بتانِ لاہور
شبِ تاریکِ ازل میں وہ بدر کامل
کر رہا خوب ہے تنویر جہانِ لاہور
جان کھلنے کو ہے تیار ہماری تن سے
لے کے اب آئیگا وہ روحِ روانِ لاہور
صبح سے شام ہوئی شام سے پھیلا پہرا
نظر آیا نہ مگر ماہِ زمانِ لاہور
کھا چکے جتنا غم و رنج و الم کھا سکتے
ختم لیکن نہ ہوا قصہ خوانِ لاہور
تیرے مہجور ہماتن ہیں نہایت مضطر
دیکھنا چاہتے ہیں وہ بھی مکانِ لاہور
کوئی اس زخم پہ للّٰہ لگائے مرہم
گڑ گئی ہے مرے سینہ میں سنانِ لاہور
تیر پر تیر جدائی کے چلے آتے ہیں
کھنچ گئی میرے لئے کیسی کمانِ لاہور
کہہ گیا کچھ میں اگر جوش تپ فرقت میں
مجھے معذور رکھیں احمدیانِ لاہور
اپنے اکمل کو بلا لیجئے جلدی حضرت!
ہر گھڑی جس کی زبان پر ہے بیانِ لاہور

* روحانی طور سے مراد

معذرت

اطلاع - ۲۴ اپریل کو مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اپنے اہل بیت کو بھیرہ میں پہنچانے چلے گئے اور اس کے بعد پھر آتے ہی حضور علیہ السلام کا ارشاد پہنچا کہ کچھ دنوں کے لئے خطوط کا جواب دینے کے لئے لاہور چلے آئیے۔ چنانچہ آپ آجکل پھر لاہور میں ہیں اس علاوہ فنڈ کی مشکلات اور دوسرے پریس کے بند ہونے نے مجبور کر دیا ہے کہ شائد اگلا پرچہ نہ چھپ سکے اگر ایسا ہو گیا تو امید ہے کہ احباب ہماری معذوری پر نظر رکھ کر معاف فرمائینگے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

یعقوب نام۔ ابو یوسف کنیت قاضی القضاۃ خطاب ۱۱۳ھ کو پیدا ہوئے ہنوز آغوش مادر میں شیر خوار تھے کہ باپ نے انتقال کیا بیکس ماں چرخہ کات کر اپنی گذران اور اس یتیم کی پرورش کیا کرتی جب کچھ ہوش سنبھالا تو ماں نے ایک ٹھٹیرے کی دوکان پر (ظروف مسی کا بنانا سیکھنے کیلئے) بٹھلایا۔ قریب ہی حضرت امام اعظم کا درس تھا یہ دوکان سے اٹھ کر درس میں جا بیٹھتے۔ دکھیا ماں کو جب دوکاندار سے معلوم ہوتا کہ اوسکا بچہ دوکان سے غائب ہے تو وہ حلقہ درس میں سے اوٹھا کر اونکو لیجاتی۔ امام رحمۃ اللہ علیہ چند بار اسیطرح ملاحظہ فرمایا۔ اور ابو یوسف بھی چند روز تک درس سے غیر حاضر رہے حتیٰ کہ امام نے خود اونکو طلب فرمایا اور غیر حاضری کا سبب پوچھا کہا ماں کی اطاعت اور معاش کی ضرورت مجھے غیر حاضر پر مجبور کرتی ہے اوس وقت امام رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے اونکو بٹھلائے رکھا جب سب چلے گئے تو سو روپیہ اون کے حوالے کئے اور فرمایا کہ درس میں آیا کرو جب یہ خرچ ہو لیں تو پھر مجھ سے کہدینا۔ ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے تو زبان سے کبھی نہ کہا کہ آج روپیہ خرچ ہو گئے لیکن جس روز وہ ختم ہو جاتے۔ خدا کی قدرت اوسی روز امام ملیہ رحمۃ اللہ بھیجتے اور روپیہ دیدیتے غرض امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی شفقت اور ایسی ترتیب کے ساتھ اونکو علمی و جسمانی فوائد و فیوض سے مالا مال بنا دیا کہ عمر کے آخری حصہ میں اونہوں نے دین اور دنیا دونوں سے کافی تمتع اوٹھایا ابو یوسف خود ہی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں مجھے حلقہ درس سے اٹھانے کے واسطے آئی اور جھنجھلا کر امام رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگی کہ لڑکے کو تو خراب کرتا ہے میں کہتی ہوں کہ یہ بے پدر بچہ آنہ دو آنہ کا روز گار سیکھ لے تو اچھا ہے اور تو اسے کتابوں میں لگا لیتا ہے امام نے فرمایا کہ یہ علم پڑھ کر روغن پستہ کے ساتھ فالودہ کھایا کریگا بڑھیا غصہ میں باہر نکل گئی اور گلی میں جا کر کہا کہ یہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے ابو یوسف رحمہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز (قاضی القضاۃ بن جانیکے بعد) ہارون رشید کے پاس بیٹھا ہوا تھا اوس نے کہا یعقوب بیٹھ جاؤ آج ہمارے یہاں ایک چیز تیار ہوئی ہے جو ہمیشہ نہیں ہوتی تم بھی کھا کر جانا۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے کہا روغن پستہ والا فالودہ میں ہنس پڑا رشید نے وجہ پوچھی میں نے ٹالنا چاہا مگر جب اوس نے نہایت اصرار کیا تو میں نے تمام قصہ سنا دیا خلیفہ بھی نہایت متعجب ہوا اور بولا بیشک علم دین اور دنیوی فائدہ دونوں میں بڑھ کر ہے ابو حنیفہ پر رحمت بھیجا کرتے تھے کہ جو کچھ وہ سر کی آنکھوں سے نہ دیکھ سکتے تھے اوسی چشم دانش سے دیکھ لیتے تھے

تنقیح نے خلیفہ ہارون رشید کے پاس ابو یوسف رح کی رسائی ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے انتقال کے بعد کہ زمانہ ابتدا میں ہی اتفاق آیا کہ کسی سردار کو خلیفہ (قسم کا توڑنا) کے متعلق ایک مسئلہ کی ضرورت پڑی۔ انہوں نے فتوے دیا کہ قسم نہیں ٹوٹی اوس نے شکرانہ میں بہت سا روپیہ پیش کیا اور اپنی ہمسائیگی میں رہنے کو مکان دیا۔ ایک روز یہی نوجوان افسر خلیفہ کے پاس گیا۔ دیکھا کہ مغموم بیٹھا ہے۔ وجہ دریافت کی۔ کہا کہ ایک مسئلہ کے متعلق سخت خلش ہو رہی ہے۔ کسی فقیہہ کو لاؤ۔ یہ سردار امام ابو یوسف کو لے گیا۔ خود اون کا بیان ہے کہ جب میں ایوان کے دروازہ میں داخل ہوا تو ایک کمرہ میں ایک حسین نوجوان قید دیکھا اوس نے میرے سامنے گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ پھیلائے مگر میں اوس کا مدعا کچھ نہیں سمجھا۔ اندر گیا تو خلیفہ نے پوچھا کہ بادشاہ کسی زانی پر اپنے ذاتی معائنہ پر حد شرعی جاری کر سکتا ہے میں نے کہا نہیں۔ خلیفہ نے سنتے ہی سجدہ کیا پھر دریافت کیا کہ تم کہاں سے کہتے ہو۔ میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ادرءوا الحدود بالشبہات یعنے جب شبہ ہو جائے تو ملزم پر سزائے شرعی جاری نہ کرو۔ ہارون رشید نے کہا کہ معائنہ کے بعد کیا شبہ رہ سکتا ہے؟ میں نے کہا کہ معائنہ بھی گویا ایک قسم کا علم ہے اور کوئی شخص اپنے ہی علم سے مجرم کو سزا نہیں دے سکتا۔ خلیفہ نے مکرر سجدہ شکر کیا اور انعام کثیر دیکر رخصت کیا خلیفہ نے اوس نوجوان کو آزاد کر دیا اور اوس نے بھی بری ہو کر میرے پاس بہت کچھ بھیجا اس واقعہ کے بعد خلیفہ میرے حال پر مہربان ہوا حتے کہ مجھے قاضی القضاۃ بنا دیا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو یوسف رح ہنوز طالب علم ہی تھے کہ سخت مریض ہو گئے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اون کی عیادت کو گئے۔ ہم بھی ساتھ تھے جب واپس ہو کر اون کے گھر سے نکلے تو امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر یہ جوان مر گیا تو روئے زمین کا عالم تر شخص مرے گا۔

حماد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک روز زفر میرے والد (امام ابو حنیفہ) کے دست چپ اور ابو یوسف رح دست راست پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مسئلہ میں بحث کرنے لگے۔ ابو یوسف رح کی دلیل کو زفر کاٹ دیتے اور زفر کی دلیل کو ابو یوسف رح غلط ٹھہرا دیتے تھے۔ یہاں ظہر کا وقت آگیا جب موذن اذان دی تو امام اعظم نے دونوں کو خاموش کر دیا اور زفر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس شہر میں ابو یوسف رح ہو گا وہاں تم سردار نہیں ہو سکتے۔ مطلب یہ کہ ابو یوسف رح کو ترجیح دی اور [illegible] امام میں ابو یوسف کے بعد زفر کا [illegible]

[illegible] ایک روز [illegible] کے پاس آیا اور دیر تک خاموش بیٹھا رہا [illegible] پوچھا کہ کچھ فرمایئے [illegible] فرمایا کہ [illegible] اگر آفتاب آدمی [illegible] ہنس پڑے [illegible] یہ قطعہ پڑھا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مجھے بیوقوف کی بیہودہ گوئی اور اپنے آپ کو خود زبان سے [illegible] پر اور دانشمند شخص کے خاموش رہنے پر تعجب آتا ہے حالانکہ بیوقوف کے لئے خاموشی ستر پردہ ہے اور دانا کے لئے بولنا ہی سرمایہ دانش ہے۔

شیخ سعدی نے اسی کے قائل مطلب کو اس شعر میں ادا کیا ہے

دو چیز تیرہ عقل است دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

دوسرے شعر میں اسی مطلب کو ایک اور پیرایہ میں ادا کیا ہے۔

کمال است در نفس انسان سخن
تو خود را بہ گفتار ضائع مکن

کتاب الجلیس والانیس میں ہے کہ امام ابو یوسف رح خط لکھ رہے تھے ایک شخص برابر بیٹھا ہوا دزدیدہ نگاہ سے پڑھنے لگا۔ جب خط لکھا جا چکا تو انہوں نے پوچھا کہ کوئی غلطی تو کہیں نہیں رہ گئی اوس نے سادہ لوحی سے کہا نہیں۔ ایک حرف بھی نہیں فرمایا تجھے جزائے خیر دے کہ مجھے پڑھنے کی تکلیف سے بچا دیا۔ یحیی بن عبد الصمد کہتے ہیں کہ خلیفہ نے ایک باغ کا دعوی ابو یوسف کی عدالت میں دائر کیا بظاہر خلیفہ سچا معلوم دیتا تھا مگر درحقیقت مدعا علیہ جو ایک غریب شخص تھا حق پر تھا ایک روز خلیفہ نے کہا کہ آپ نے میرے مقدمہ میں کچھ فیصلہ نہ دیا۔ انہوں نے مصلحتاً یہ کہا کہ مدعا علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعی حلف اوٹھائے کہ اوس کے گواہوں نے صحیح شہادت دی ہے خلیفہ نے کہا کیا مدعی سے ایسا حلف لینے کا قاعدہ ہے؟ ابو یوسف نے کہا ہاں۔ امام ابن ابی لیلی کا یہی مذہب تھا خلیفہ نے کہا کہ مجھے حلف نہ دلاؤ۔ میں دعوی سے دست بردار ہوتا ہوں۔ امام ابو یوسف رح کو معلوم تھا کہ خلیفہ حلف نہ اوٹھائیگا اس لئے غریب مدعا علیہ کو بچانے کے واسطے یہ تقریر کی تھی۔

ایک کتاب کا مصنف لکھتا ہے کہ ہارون رشید کا گذر شہر مبارک (بغداد اور واسط کے درمیان اسی دجلہ ایک شہر کا نام) سے ہوا وہاں کے قاضی نے لوگوں کو کہا کہ خلیفہ اور قاضی القضاۃ کے سامنے میری تعریف کرنا انہوں نے منظور کر دیا۔ یہ قاضی خود ہی لباس بدل کر سر راہ کھڑا ہو گیا جب خلیفہ کی سواری برابر آئی تو کہا اے امیر المومنین ہمارا قاضی بہت ہی اچھا اور بہت ہی سچا ہے [illegible] ہارون رشید [illegible] ابو یوسف کی طرف دیکھ کر کہا کہ جس قاضی کی طرفداری ایک شخص کے سوا کوئی دوسرا نہیں کرتا۔ وہ بیشک اچھا نہ ہوگا ابو یوسف نے کہا کہ حضور کو تعجب ہوگا کہ یہ قاضی خود ہی ہے جو اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہے ہارون رشید ہنس پڑا کہا بیشک اسے کبھی معزول نہ کرنا چاہیئے پھر ابو یوسف رح نے پوچھا کہ کیا تم ایسے لوگوں کا ہی قاضی مقرر کیا کرتے ہو کہا مدت تک امیدوار رہا اور سخت لاچار تھا اس لئے [illegible]

ایک دفعہ ہارون رشید نے پوچھا کہ ہمنے سنا ہے کہ جو لوگ تمہارے سامنے آکر شہادت دیتے ہیں اور تم اون کی شہادت مان بھی لیتے ہو یہ بناوٹی ہوتی ہیں ابو یوسف رح نے کہا کہ ہاں یہ میرا قول ہے۔ رشید نے پوچھا کہ کیونکر۔ کہا جو لوگ مستور الحال یا نامدار ہیں وہ نہ ہم سے واقف اور نہ ہم اون سے واقف۔ اور جن شخصوں کا جھوٹ علانیہ ظاہر ہو چکا ہے وہ نہ ہمارے سامنے آسکتے ہیں اور نہ ہم اون کی شہادت قبول کر سکتے ہیں پس باقی یہ بناوٹی لوگ ہی رہ گئے ہارون رشید بولا سچ ہے۔ اصلیت یہی ہے۔

ہلال بن یحیی کہتے ہیں کہ ابو یوسف تفسیر مغازی اور ایام العرب کے حافظ تھے اور فقہ تو اون کے اقل علوم میں سے تھی۔

طلحہ بن محمد بن جعفر کہتے ہیں۔ ابو یوسف مشہور الامر ظاہر الفضل شخص ہیں اون کے زمانہ میں اون سے بڑھکر فقیہہ اور کوئی نہ تھا علم و حکمت۔ قدر و عظمت میں اعلے درجہ پر پہونچے ہوئے تھے یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فقہ حنفیہ میں اصول تحریر کئے اور مسائل کو لکھ کر پھیلایا۔

عمار بن ابو مالک کہتے ہیں کہ اگر ابو یوسف رح نہ ہوتے تو کوئی شخص ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہما کا نام بھی نہ جانتا انہیں نے دونوں کے اقوال کو پھیلایا اور ان کے مسائل کو شائع کیا۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی۔ فرید آبادی)

ان نوٹون کی اشاعت مین دیر ہو گئی ہے

آنکھون والے دیکھین اور کانون والے سنین

ناگپور مین ایک نیا وبائی مرض نمودار ہوا ہے اور ابتک کئی بنگالی اسکا شکار ہو چکے ہین۔ اس مین پہلے ٹانگین سوج جاتی ہین پھر ابتدا مین ہلکا بخار شروع ہو کر آخر سخت شدت تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور ساتھ ہی زکام اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے اور آخر مین دل کی حرکت بند ہو کر مریض راہی عدم ہوتا ہے"

ناظرین! اسی قسم کی ایک اور خبر پر مین پہلے کسی پرچہ بدر مین ریمارک کر چکا ہون۔ وہ خبر علی پور سے متعلق تھی اور اس مرض کی نوعیت بھی اس سے مختلف تھی توکیا یہ پے در پے اور نت نئی بائین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نشان نہین۔ جنہین خدائے حکیم و علیم مہینون پہلے سے مطلع فرما چکا ہے۔ کہ [illegible] امصار مین نئے نئے امراض [illegible] نمودار ہون گی۔ مگر آہ اسفلی دنیا کے [illegible] بہت کم لوگ [illegible] کی [illegible] کو سمجھ [illegible] طرح طرح کے [illegible] پیرایون مین برابر تنبیہ کر رہا ہے کہ لوگو! ان آنے والے دن کی چھوٹی موٹی [illegible] سے ہی عبرت پکڑو اور اپنی اصلاح کرلو۔ ورنہ زلزلۂ عظیمہ جو بڑی بھاری مصیبت ہوگا اور [illegible] شئے عظیم کہا گیا ہے وہ تو قیامت کا نمونہ ہوگی جسمین رجوع اور توبہ قابل پذیرائی نہین ٹھہر سکتی۔ جیسا کہ غرقابی کے وقت مین فرعون کا تائب ہونا اس کی روح کو کچھ فائدہ نہ پہونچا سکا۔ بجز اس کے کہ اس کا جسم ڈوبنے سے بچ گیا۔ وہ بھی اس لئے کہ تا دوسرون کے لئے موجب عبرت ہو۔

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہین

عید میلاد مسیح کے موقع پر امریکہ کے تمام مدارس مین ایک ترانہ گایا جاتا ہے جسمین مسیح کی بعض فضیلتین بھی بیان

[illegible] منسوخ کر دیا جائے کیونکہ ان مدرسون مین یہودی اور دیگر مذاہب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہین اون کو کیون مجبور کیا جائے۔ کہ مسیح کی منقبت سرائی مین شامل ہون؟ سررشتہ تعلیم کے افسرون نے بھی اس کوشش کو صحیح قرار دیا۔ اس پر تمام پادریون مین جوش پھیل گیا۔ متعدد جلسے بھی ہوئے اور عدم تنسیخ پر حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ نتیجہ ہنوز سننے مین نہین آیا۔ مگر اغلباً وہی ہوگا جو فرانس کی نسبت پہلو دونون اخبار دن مین گشت لگاتا رہا ہے کہ پادریون کو نیچا دیکھنا پڑا اور الوہیت مسیح سے نفور و بیزار منکرون کا بول بالا رہا۔ کیا اب بھی بیہودی صفت ملاّ نے حضرت مخبر صادق کی اس خبر کو مانکر کہ دجال آپ ہی آپ پگھلیگا۔ یہ باور کرنے مین چون و چرا ہی کرتے رہین گے۔ کہ دجال یہی فرقۂ پادری ہے جو مختلف مسیحی ممالک مین یکے بعد دیگرے اپنے ہی ہمقومون سے ذلت اور زک پر زک اٹھا کر گویا مسیح موعود کے دم سے نابود و پاش پاش ہو رہا ہے۔ عیسےٰ علیہ السلام کی گمراہ امت اور ان کے عقائد فاسدہ کو تقویت دینے والے [illegible] فراموش [illegible] اب تو ہوش مین آئین کہ [illegible] الوہیت مسیح کے [illegible] کا سہرا باندھنے واحدانی توحید پھیلانے اور [illegible] کی منشا کے مطابق عقاید دادیان باطلہ سے بیزار ہو کر دین اور [illegible] دین حق کی تائید [illegible] و اشاعت کا [illegible] پاک [illegible] کو [illegible] ضرورت وقت کو پہچان کر خدا کی رضا جوئی کے فکر مین لگو۔

صلیب پرستی کی شکست فاش

امریکہ مین سنا ہے کہ مذہبی حلقہ کے لوگ پریزیڈنٹ کی دست درازیون کے سخت شاکی ہین وہان طلائی و نقرئی سکون پر پہلے یہ جملہ کندہ ہوتا تھا کہ

In God we trust

یعنے ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہین مگر پریزیڈنٹ نے نئے سکون سے اس موٹو کو القط کر دیا کہ یہ بالکل بیمعنی و مہمل ہے۔ سکون سے مذہبی جذبات کو کیا واسطہ؟ اسپر تمام مذہبی جماعتین چیخ اٹھین۔ کہ یہ صریحاً مذہب کی

ہتک شنوائی نہ ہوئی۔ اصل مین پریزیڈنٹ لادہ پلٹ چکے ہین خواہ اونہین اس بات کا علم ہو یا نہ ہو مگر اس مین شک نہین کہ جس خدا پر آگے کبھی دنیا کا بھروسہ تھا وہ اور اس کی خدائی اب مرچکی ہے پھر بھروسہ کس پر کرین؟ اور گو پریزیڈنٹ موصوف کو اوس جھوٹے اور فانی معبود کی موت کا علم ہونا نہ ہونا ایک جدا بات ہو لیکن کم از کم ایمان و عقیدہ تو انہین اس کی خدائی پر یقیناً نہین رہا ورنہ ایمان و عقیدہ کے ہوتے کوئی معمولی آدمی بھی ایسی جسارت نہین کرسکتا کہ قوم کے مزعومہ خدا کا نام مٹا کر اس ناراضی و برہمی کا موجب ہو جس سے ملک و ملت مین نقض امن کا بڑا بھاری اندیشہ ہو سکتا ہے چہ جائیکہ ایک سلطنت جمہوری کا سرتاج ایک ایسی فاش غلطی کھا کر نہ صرف ملک و قوم کی بلکہ اپنی عزت و آبرو اور خیر و عافیت تک کو معرض خطر مین ڈالے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پریزیڈنٹ صاحب اور اون کے ہمخیال عمال حکومت نے پادریون کے مصنوعی خدا کو خوب سوچ سمجھ کر اور علی وجہ البصیرت جواب دیا ہے [illegible] مبارک ہون [illegible] موعود [illegible] یہ روشن فتوحات۔

[illegible] الکابر

برادرم [illegible] صاحب سیالکوٹی [illegible] ایک شخص [illegible]

[illegible] کشف و الہام [illegible] اپنے مرید [illegible] زیر اثر [illegible] اور اس کا خیال ہے کہ [illegible] ایک [illegible] قسم کے [illegible] کا جواب [illegible] صاحب [illegible] ملہم صاحب [illegible] الہام جواب دیتے ہین۔

[illegible] سوال کیا کہ جو اپنے مرشد کی کس طرح پیروی کرنی چاہئے [illegible] ولی اللہ کو آنکھین اوپر نیچے اور کچھ منہ بند کرنے اور توجہ دینے سے الہام ہوا۔ اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول اس سے [illegible] صاحب کا فیصلہ سنایا کہ جو کچھ وہ کہے اس کا [illegible] اس کے پیچھے چلے جاؤ انکار نہ کرو اسپر بندہ کو بہت خوشی ہوئی۔ شام کے وقت پھر ملاقات نصیب ہوئی اور دیکھا کہ کئی مردہ شو اور اہل سنت جماعت اردگرد بیٹھے ہین اور ولی اللہ صاحب ہر ایک کے سوال کا جواب الہام کے ذریعہ دے رہے ہین اور قطب صاحب کا فیصلہ سناتے ہین۔ مینے کہا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہون۔ آپ ملہم ولی اللہ کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسدس

بند اوّل

اے فکر بلند آج گھٹا چرخ کی عظمت | اے ذہن رسا آج [illegible]
اے طبع سوا اس رنگ سے کل مرتری جودت | [illegible] دنیا میں [illegible]

مضمون سے نئے چستی بندش کا مزا ہو
ہر شعر ہو وہ نور کے سانچہ میں ڈھلا ہو

بند دوم

اے طبع دکھا آج [illegible] اپنی روانی | اے نطق سخن آج [illegible] شرح بیانی
اے فکر ہو اظہار کمالات نہانی | دریائے معانی سے [illegible] گہر کانی

انداز جدا سب سے الگ طرز بیان ہو
شیدا جسے سن سن کے ہر اک پیر و جوان ہو

بند سوم

اے طبع روان آج [illegible] ہو | ہمراہ فصاحت کے بلاغت بھی بہم ہو
مضمون ہر اک نادر و [illegible] رقم ہو | [illegible] سے سوا مرتبہ شارح قلم ہو

ہر صفحہ قرطاس پہ ہو نور کا عالم
آنکھوں میں [illegible] شمع سر طور کا عالم

بند چہارم

ہان طبع روان زور طبیعت کا دکھا دے | ہان قلزم مضمون سر قرطاس بہا دے
وہ نظم رقم ہو جو مزا سب کو چکھا دے | [illegible] روح کو لذت اگر آنکھ دکھا دے

نقشہ وہ کھینچے حمد خداوند علا کا
ہر سمت ہو غل [illegible] صل علیٰ کا

بند پنجم

ہر نقطہ ہو غیرت دہ خال رخ خوبان | ہر حرف سے تاب در غلطان ہو پشیمان
ہر لفظ درخشندہ ہو مثل مہ تابان | تابش پہ ہر اک جملہ کے خورشید ہو قربان

ہر مصرع موزون سے نمودار ہو جدت
ہر شعر کے مضمون سے نمودار ہو جدت

بند ششم

خوش فکر کہاں ہیں وہ سخندان ہیں کہاں اب | وہ غیرت خاقانی و حسان ہیں کہاں اب
وہ نکتہ درو نکتہ شناسان ہیں کہاں اب | وہ رشک دہ عرفی و سحبان ہیں کہاں اب

جو وجد میں آجاتے ہیں اشعار کو سنکر
بیہوش ہوں اس نظم گہربار کو سنکر

بند ہفتم

ہیں اب وہ کہاں شوق ہیں جن کے متعالی | وہ لوگ کہاں ہیں جو تعصب سے ہیں خالی
ہیں وہ کہ ہر اصحاب جو ہیں فکر میں عالی | جو سنتے چلے آئے ہیں مضمون خیالی

سمجھے عام [illegible] وہ اس بزم میں آئیں
[illegible] نہیں یہ [illegible] اوٹھائیں

بند ہشتم

سب سے [illegible] | اوصاف ہیں اوس ذات کے سب لا متناہی
اوس [illegible] قدرت [illegible] | زیبا ہے اوسی کیلئے کونین کی شاہی

خالق وہی رازق وہی غفار وہی ہے
معبود ہیں سب [illegible] مختار وہی ہے

بند نہم

وہ ذات [illegible] اوس [illegible] کمالات | انسان میں اوس ذات کو [illegible] حالات
اوس [illegible] تمام [illegible] خیالات | اوس ذات کو روشن [illegible] کمالات

اس کوچہ میں انسان کی [illegible] نہیں ہوتی
[illegible] بیان فکر [illegible] نہیں ہوتی

بند دہم

وہ ذات [illegible] ہے خالی | [illegible] کثرت سے ہو خالی
وہ ذات وہ نور [illegible] خالی | ہے پاک تعلق کی کدورت سے ہو خالی

نور فلک دار حق جو قرآن میں آیا
[illegible] اوسی ذات کی [illegible] میں آیا

بند یازدہم

وہ ذات ہر اک قسم کے نقصان سے ہے پاک | اس ذات کی دریافت میں بیکار ہیں ادراک
انسان کو ہو معرفت اس ذات کی کیا خاک | عاجز ہیں جب اس بات سے سب ساکن افلاک

جز عجز کوئی چارہ بیان ہو نہیں سکتا
اس ذات کا دائرہ بیان ہو نہیں سکتا

بند دوازدہم

کیا کہیے کہ وہ ذات کدھر اور کہاں ہے | پرتو سے اوسی ذات کی معمور جہان ہے
وہ ذات ہر اک ذرۂ عالم میں عیان ہے | لیکن یہ عیان وہ ہے کہ ظاہر میں نہان ہو

ہو چشم بصیرت تو وہ جلوا نظر آئے
ہو اس کی عنایت تو وہ یکتا نظر آئے

بند سیزدہم

لوح و قلم و عرش اُسی نے کیے پیدا | ہے خالق افلاک و مہ و مہر و ثریا
عالم ہوئے سب اوسکی ہی قدرت سے ہویدا | اک لفظ نے کُن کی یہ دکھایا ہے تماشا

مسجود جہان و ازلی و ابدی ہے
واللہ کہ معبود وہ ذات صمدی ہے

بند چہاردہم

ہر چیز کا خالق ہے وہی خالق یکتا | اہل نظر [illegible] ایسین کبھی کہلتے نہین دھوکا
ہو روح کہ ہو مادہ یا اور ہوں اشیا | قائم نہیں بالذات کوئی ایک ہی حاشا

پیدا جو ہوا ہے اُسے اک روز فنا ہے
بس ایک اُسی قادر مطلق کو بقا ہے

بند پانزدہم

[illegible]

باہمیت ما

مسائل

(از جناب فاضل ... نور الدین سلمہ اللہ رب العالمین)

عرصہ گذرا ہے کہ جناب مولانا سے کچھ سوال پوچھے گئے تھے ان کا یہ جواب آپ نے لکھوایا۔ فائدہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

تیمم صرف مٹی سے یا آلودہ بخاک سے ہی جائز ہے۔ فتیمموا صعیدا طیباً۔ (۲) جمع بین الصلوتین ہر ایسے ... سے جو سستی نہ ہو مجبوری کا ہو۔ جائز ہے۔ ترمذی میں ... موجود ہے (۳) سفروہی ہے جسے لغۃً عرفاً سفر کہیں سفر کی نفت ہی کرتی ہے۔ احادیث میں سفر کے حدود تفسیر کے طور نہیں ہیں۔ سفر مجمل نہیں ہے (۴) تم ملن کا ارادہ اقامۃ ہو جائے مقیم ہو جاتا ہے۔ (موطا اور بخاری) (۵) آیات میں سے واقعی یوم اپنا مراد ہے جسکی کیفیت مفصلہ فی سے ہے منکر فی آن واحد نہیں بلکہ زمانہ ممتد میں اپنے ... اوقات میں۔ اور یوم بمعنے مطلق زمانہ اور حسین الف سنۃ ... اور پہر اور آن واحد (کل یوم ھو فی شان) ایکہیں (لکم میعاد یوم) بدر کی جنگ کا وعدہ) حدیث میں ہے۔ ۵ دن ہماری سلطنت رہیگی۔ یہ پیشگوئی خلفائے عباس کے انجام تک رہی۔ ایسے ہی میثاق کا یوم یوماً او بعض یوم میں ۰۰ اسال ہے۔ (۶) پانی کی طہارت کی بابہ شریعت نے فطرت پر چھوڑ دیا ہے۔ جو کہ اپنی اپنی عرف و عادت اور طبائع سے مفہوم ہوتی ہے۔ گمراز لوگ اپنے طبائع کے موافق پانی کو گندہ یا پاک جانتے ہیں۔ اور نفیس تنفس اپنی فطرتوں سے سمجھ لیتے ہیں احادیث میں مقادیر مختلفہ اسی سے لئے ہیں۔ احمدیوں کا عمل عیت و عادت فطرت پر ہونا چاہیئے۔ (۷) نواقض وضو اجماعی من السبیلین بول و براز ہیں اختلافی ہیں یرید اللہ بکم الیسر پر عمل کرنا چاہیئے۔ ہم بلا دلیل کے مقابل مخالف حدیث نہیں آئی اس لئے شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں اسے ناقض سمجھا مبرا فیصلہ یسر۔ (۸) جہر بسم اللہ کا عمل احمدیوں میں ہی مختلف ہے۔ حضور نے کبھی توجہ نہیں فرمائی۔ حکیم الامۃ الحمد سے اول تا سورۃ کے پہلے ہی مولانا کریم الامۃ مرحوم ہر دو میں جہراً۔ کئی سب جگہ مخفا کرتے ہیں۔ ولکل وجہۃ (۹) ظہر پہلی شل میں نہ پڑھے۔ تو دوسرے میں سنن پڑھے اتنی بڑی تدقیق شریعت میں نہیں ہے۔ کہ گھڑی سے یا ظل

سے اور ... اور ... بار یکیوں میں اوقات ضائع کرے قضا، کے ساتھ ہی سنتیں حضرت علیہ الصلوۃ نے نہیں پڑھیں۔ فقس علے ہذا۔

(۱۰) امام کے ساتھ بعد از رکعت اولے یا تیسری رکعت میں توقف۔ دین عیدہ ورسولہ سے آگے پڑھتے جانا کوئی منع نہیں ہے منع کی کوئی سند نہیں ہے اور سلام پھیرنے تک ٹھیرے۔ (۱۱) مسئلہ ترتیب قضا دادا کی کوئی سند نہیں۔ میں اس کا قائل نہیں۔ (۱۲) ولذکر اللہ و ذکر اسم ربہ ان سے وہی ذکر مراد ہے جو بیان رسول اللہ احادیث سے قرآن سے ثابت ہے۔ سفر و ذکر اللہ کسی نبی نے یا کامل ولی نے بطور استمرار نہیں کیا اور نہ یہ ماثور ہے۔ (۱۳) عذاب قبر عالم برزخ میں ہے۔ ثم اماتہ فاقبرہ۔ نبی کریم نے قبر ظاہری پر جاکر اس لئے یوں فرمایا۔ کہ ظاہر کا نشان تحریک تھی جسم ایک جامہ ہے اترجاتا ہے اس میں تجدید ہوتی ہے (۱۴) قیامت کے دن یہی جسم ہوں گے جو عند الموت ان سے الگ ہوتے ہیں۔ من فی القبور وہی اقبر کے اندر میں سارے اجزا یا بعض اجزا کا سوال احاطہ علی علم اللہ ہے (۱۵) سات ہزار سال کو قیامت آئے گی۔ قیامت صغری یا کبرے اور کبرے قیامت آئیگی ضرور حشر اجساد جنت و نار سب ہوں گے۔ احاطہ علے مایعلم اللہ کا سوال بیہودہ ہے (۱۶) فوری کرامات کا اصل توجہ (تصرف بالشاہد فی المشاہدات اسپر دجو لیزم تصرف بالروح فی الارواح والمشاہد والمحسوس ہے۔ مگر اکثر کہانیاں یا مور من اللہ گو درجہ لقا کو پہنچ جائے۔ باذن اللہ کام کرتا ہے اسمیں اور صاحب توجہ میں ایک یہی فرق ہے۔ کہ صاحب توجہ اپنی نسبت کامیابی کا یقین نہیں کرسکتا۔ اکثر ناکام مرتا ہے حضرۃ سے نقل ہے کہ فلاں آدمی گو ایسے ایسے کام کرتا ہے مگر ناکام نامراد مرجائیگا۔ ایسا ہی ہوا۔ سید جمال الدین صاحب عروۃ الوثقیٰ (اخبار مصر) جس کا شاگرد شیخ عبدہ ہے بڑا صاحب قوت روحانی تھا یعنی قدرت اس کی روح میں کمال تھی۔ ہر ایک سلطان کو ماتحت کرلیتا اور دنیا اِدہر سے اُدہر کردیتا تھا آخر ناکام ہی جوانی میں مرگیا کفر و اسلام سے اسے کچھ تعلق نہیں ہے ان خدا سے ان لوگوں کا پایہ ہے گو رضا کی راہ سے ناواقف ہیں (۱۷) عمل تعویذ دم جو واقعی موثر ہیں ان کا گر وہی توجہ ہے ایسے لوگ اپنی الصرت کے متعلق کچھ نہیں کرسکتے۔

دعا والے عجیب طور سے کامیابی پہ کامیابی دیکھتے ہیں (۱۸) قرآن میں دوبارہ آیتیں آنے کی فلاسفی یہ ہے کہ ہر جلسہ میں اپنے اپنے مذاق اور ضرورت اور حالت کیموافق ہر ایک سامع فیضان پائے۔ صرف ایک ہی مضمون سے یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ بعینہ لفظ باربار لانا شعرا کا بھی دستور ہے جو فصاحت کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین فصاحت ہے۔ گو وجوہ اور مواقع الگ الگ ہیں اور بعض الفاظ میں ایک خاصیت اور تاثیر ہوتی ہے۔ جو اس موقع کے موافق اور محل کے مناسب ہوتی ہے وہ دوسرے الفاظ میں نہیں ہوتی۔ مضمون گو ایک ہی ہو تاکید کرنی بھی مطلوب ہوتی ہے جو اسی لفظ سے پیدا ہوتی ہے (۱۹) حضرت مسیح پر وہی آیات نازل ہوں تو معانی اور مراد ہوتے ہیں۔ زیارت النبی تمثل ہے اور یہ تمثل معانی اور اعیان بلکہ ذات اللہ سبحانہ کا بھی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ نے حضرت ختم الرسالۃ کو ▽ پھر △ □ پھر انسانی صورت
(حالت اولیٰ)
پر دیکھ کر حضور سے تعبیر پوچھی۔ تو آپ نے اوپر کا تعلق الہی یاد سیدھے کا تعلق بخلق سمجھا اور پھر حالت ثانیہ عکس اولیٰ اور حالت ثانیہ ہر دو برابر تاویل فرمائی۔ ممکن ہے کہ ... یار میں جسکو دیکھیں وہ بعینہ نہ لے بلکہ اس کا تمثل ہو چنانچہ پوچھیں تو مریٰ انکار کرتا ہے۔ الشیطان لایتمثل بی بعینہ صورت کے متعلق ہے۔ اگر فرضاً بعینہ حضرت کا روح ہے تو بحسب یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیراً اس سے گمراہی پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی مرئی تو وہی روح پاک ہے۔ مگر کلام کا تمثل رائی کے خیال کے مطابق ہوا (۲۰) اگر منت ماننے اور غیر اللہ کا ذکر بطور تعبد کرے یعنے سمجھے کہ اگر نہ دوں تو فقیر ولی مجھے سخت ضرر پہنچائیگا دے دوں تو میری مشکل حل ہو جائیگی تو وہ نذر غیر اللہ ہوئی۔ اور ایسی اشیاء ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہو کر حرام ہیں۔ یعنی میت و خنزیر کے برابر ہے روٹی ہو یا بکرا۔ خواہ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کریں۔ مردار کیطرح حرام ہے۔ تفسیر عزیزی میں اسکی تفصیل ہے پہلا سیپارہ۔

(۲۱) بابی اور اہل بہا دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں سود لینا۔ شراب پینا۔ تو کفار کو حلال جانتے ہیں۔ بسم اللہ سے ان کی ضد ہے۔ صفات الٰہیہ کے منکر۔ غیب الغیب خدا کا نام کوئی نہیں ہے خود خدائی کا دعوے بہاء اللہ کے الفاظ میں موجود ہے۔ وحی کیا پس وہ

عزیز

ذعون تھا۔ الوہیت کے مدعی کو مفتری والی سزا نہیں ملتی۔ محمد علی مدعی ہوا تو جلدی ہی ناکام مرا۔ بہاء اللہ کا دعوی ۴۰ سال ثابت نہیں ہے۔ صداقت کا یہ نشان ہر ایک باطل پرست میں موجود ہے ایسا شخص جو حضرت اقدس کے دعوے مسیح یا مہدی وغیرہ کا منکر ہے گو بزرگ ہے منافق ہے۔

(۲۳) غیر احمدی سے استمداد سماع پر موقوف ہے جو موتی کو پہلے پہلے تو بوجہ تعلق بقیہ بنیا ہوتا ہے اور پھر بعد از مدت بند ہو جاتا ہے۔ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔ احادیث میں سماع موتی پہلی حالت والا ہے۔

(۲۴) نماز عصر میں نوافل پڑھنے میں اختیار ہے

(۲۵) قنوت میں نفخ باطل ہے۔

(۲۶) لانکاح الا بولی وکلیھما فی الصغیرۃ

(۲۷) ملائکہ کا جنگوں وغیرہ مقاموں میں نظر آنا متشل ہے۔

(۲۸) قربانی جس کا مسیح نے حکم دیا وہ صدقہ تھا اس کے صدقے والے احکام ہیں۔

(۲۹) اگر ارذل عمر کی حد نہیں تو حنفی فقہ مفقود کے معاملہ میں غلط ہے۔

(۳۰) اصحاب کہف کو زندہ کہنا غلط ہے قل اللہ اعلم بما لبثوا ... ولبثوا فی کھفھم کا

(۳۱) واذ قتلتم نفسا فادٰرءتم کی تفسیر میں مجھے تامل ہے

(۳۲) انجیل کی نسبت کتاب کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے انجیل کے معنے بشریٰ ہے اس میں صرف بشریٰ ہے اگر کوئی شریعت ہوتی تو اس کا کوئی نشان باقی رہتا۔

(۳۳) وحی یا ... قرآن کا الہام کیوں ہوا۔ جواب۔ غلام احمد ہے اس غلامی کے باعث وہ خاص مکالمہ ایک نقل ہے۔ الہام میں شعراء سابقین اور حکماء کے اقوال بھی آ سکتے ہیں۔

(۳۴) قیامت کے ... اجساد میں عندالموت کے ہی ذات ہوں گے

(۳۵) من نام ... فلیصلہا اذا ذکرھا تذکرہ کے بعد ... ذکر ہے۔

بقایا داران!

بقایا صاف کریں کیونکہ دفتر میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے

قصیدہ

در شان اقدس حضرت خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

اے غلام احمدؐ و عیسیٰ بن مریم را مثال
بل ز عیسیٰ ہم فزون تر در ہمہ فضل و کمال

حجۃ اللہ بر زمین مہدیٔ موعود و کرشن
کاسر صلیبا قاتل دجال ضال

معدن حلم و حیا و مخزن خلق عظیم
کان عرفان الٰہی مصدر علم و کمال

مہبط وحی الٰہی مہبط روح الامین
مظہر انوار ایزد مظہر رب الجلال

رحمۃ للعالمین خورشید گردون ہدیٰ
ماہتاب رشد و تجلی در رایلئے ضلال

چون طلوع مہر تو شد بہر اصلاح امم
از زمین شرق آید کفر و ظلمت را زوال

قرص خورشید و قمر در ... ناشی شدہ
نورافشان شد چو رویت با ہمہ حسن و جمال

لیک بے نوران ہمہ خواہند تا گردد سیاہ
مہر در نصف صیام و ماہ در وقت ہلال

چون رد کج را پسندیدند زان شد آسمان
نارافشان بر سر ہر دشمن دین بدسگال

شامت اعمال شان اندر جہان آورد ہمی
قحط و طاعون و زلازل ہر دو غم رنج و ملال

اے دریغا گر گشادے چشم زین مردم کسی
خود بدیدے تا چہ شد انجام ہر جنگ و جدال

لیکھو و جھوٹی آتھم ڈوئی و سعدی چہ شد
وان محی الدین لکھوکے را چہ شد آخر مآل

این چنین باشد دعائے این چنین باشد سمیع
کز دم پاکش بمیرد کافرے از قیل و قال

زان سبب در گہ پاکش بکرد ما را رجوع
یا مسیح اللہ عدو نا بود ما را مقال

یک نظر از لطف خود کن سوئے ما بیچارگان
الغلش گویان ہمہ خواہیم کاسات الوصال

از بنا ... گر ... ہمہ
... آب زلال

عرض محزون گر قبول افتد زہے عز و شرف
این بود اورا تمنا این بود اورا خیال

العبد قاضی محمد یوسف احمدی محزون از پشاور

انتہائی رعایت

براہین احمدیہ

بے جلد

نہایت خوشخط دیسی کاغذ پر پرانی کاپی کے مطابق چھپی ہوئی

تا اطلاع ثانی بجائے ... کے ... میں ملے گی

۵ نسخے کے خریدار کو ... اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو ... فی نسخہ کے حساب سے دیجائیگی

جنکو ضرورت ہے وہ جلد منگوائیں

دفتر اخبار بدر قادیان سے خریدو

پلیگ اور اوس کے ہولناک نتائج

ہندوستان کی مردم شماری جو انیسوین صدی اور بیسوین صدی کے سن اول کے درمیان ہوئی اوس کا کوئی صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس درمیان میں قحط، طاعون اور محولناک مصائب نے ملکی نظم و نسق اور آبادی کو بہت نقصان پہنچایا۔ طاعون کو ہی دیکھا جائے تو اس میں بہت سی باتیں پیدا ہوئے۔

بیماری اور بخاروں کا ایک خوفناک غیر منقطع سلسلہ جو ستمبر ۱۸۹۶ء میں شہر بمبئی کے حصہ منڈوی سے شروع ہوا جسے پہلے ایک شدید قسم کا بخار سمجھا گیا لیکن اسوقت اس کی تشخیص نہ ہو سکی۔ اگست ۱۸۹۶ء بخار کے ساتھ گلٹیاں شروع ہوئیں۔ مئی سے آگے چلکر پلیگ کی چند ایسی باتیں دیکھنے میں آئیں جنہوں نے ڈاکٹروں کو پریشان کر دیا۔ اگست تک برابر یہی کیفیت رہی اور آخر اگست سے بہت غیر معمولی طور پر تعداد اموات بڑہنی شروع ہوئی۔ آخر ستمبر کو میونسپل کمشنران شہر کو **بیوبانک پلیگ** کی موجودگی کی سرکاری طور پر اطلاع ملی۔ ایک ہفتہ بعد گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دی جس پر موخر الذکر نے مسٹر ہانکن کو روانہ بمبئی ہونے اور بعد تحقیق مفصل رپورٹ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مسٹر موصوف نے بمبئی میں آکر مرض کی تحقیقات کی اور اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض پورے طور پر تصدیق ہو گیا۔

اکتوبر ۱۸۹۶ء سے سرکاری طور پر اموات پلیگ کا اندراج شروع ہوا۔ بمبئی کے باشندے اول اول لاپرواہ رہے مگر مرض کی شدت دیکھ کر ان میں عام سراسیمگی پھیل گئی اور چار لاکھ کے قریب باشندے بمبئی سے باہر نکل گئے۔ بیماری کی زیادتی کے دنوں میں ریلوے سٹیشنوں کا منظر نہایت عجیب تھا۔ ہر مذہب و ملت کے ہندوستانیوں کا گروہ ٹکٹ کے لئے چلا رہا تھا اور گاڑیوں میں گھسنے کی کوشش کرتا تھا۔ سپاہیوں پر سپاہی چھوڑ رہی تھیں۔

۱۸۹۶ء تک بیماری صرف شہر بمبئی تک محدود رہی۔ مگر جنوری ۱۸۹۷ء میں شہر بمبئی سے باہر پریسیڈنسی بمبئی کے مختلف مقامات سے ۱۹۰۸ اموات پلیگ کی رپورٹیں موصول ہوئی۔ ۱۹۰۰ء تک ہندوستان کے صوبجات میں سوائے ایک پنجاب میں۔ ہم صوبجات متوسط چاروں طرف اس کی شدت پھیلی ہوئی تھی۔ ۱۸۹۸ء میں اس کی تعداد اموات ۵۴۰۷ تک پہنچ گئی۔ مگر ۱۸۹۹ء میں یہ تعداد یکبارگی ۸۵۰۶۰ ہو گئی اس تعداد میں صرف بمبئی کا شہر اور پریسیڈنسی بمبئی کی تعداد اموات ۶۴۰۰۰ تھی پس اگرچہ بمبئی پریسیڈنسی کے باہر بھی پلیگ تھا مگر تعداد اموات پلیگ چنداں قابل لحاظ نہ تھی۔ ۱۸۹۹ء میں یہ تعداد دوچند ہو گئی اور کل ملک کی تعداد اموات پلیگ ۱۳۵۹۴۱ پر پہونچ گئی لیکن غالباً پریسیڈنسی ابھی تک فہرست میں نمبر اول تھی کیونکہ تنہا وہان اموات کا نمبر ۱۰۱۶۰۱ تھا۔ اور پنجاب میں ۱۸۷۴۔ میسور میں ۹۱۱۰ ریاست حیدرآباد میں ۲۹۹۶۔ ۱۸۹۹ء میں پلیگ میں اور زیادتی ہوئی اب تعداد اموات ۱۳۴۰۸۸ ہو گئی اسی سال تقریباً ہر صوبہ مبتلائے پلیگ ہو گیا۔

۱۹۰۰ء میں مرض کی شدت میں یکبارگی کمی ہو گئی اور تعداد اموات ۹۳۵۰۵ پر آرہی۔ یہ کمی بمبئی پریسیڈنسی کی اموات پلیگ میں یکبارگی تخفیف کی وجہ سے تھی جہان ۱۸۹۹ء کی ۹۹۰۰۰ اموات کے مقابلہ پر سن ۱۹۰۰ء میں ۲۳۰۰۰ اموات برآمد ہوئیں۔ برخلاف اس کے بنگال کے اعداد بڑہکر ۳۸۵۳۸ اور مدراس کے ۱۳۱۴ پر پہونچ گئے مگر یہ تخفیف عارضی ثابت ہوئی کیونکہ ۱۹۰۱ء میں ملک کی تعداد اموات ناگہان سہ چند ہو گئی اور ۲۷۳۵۵۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ اس میں بڑی تعداد بمبئی پریسیڈنسی و شہر ۱۵۵۲۹۰۔ بنگال ۷۵۲۸۔ پنجاب میں ۱۹۹۴۳۔ مدراس ۱۱۸۳۲ کی تہی۔ اگلے تین برسوں میں اموات پلیگ میں غیر معمولی ترقی ہو گئی اور ۱۹۰۲ء میں ۴۷۷۵۷۴، ۱۹۰۳ء میں ۸۵۱۲۶۳۔ ۱۹۰۴ء میں ۱۰۲۲۲۹۹ تعداد اموات پائی گئی۔ ۱۹۰۵ء میں اگرچہ نمایاں تخفیف ہو گئی ان بارہ مہینوں میں کل تعداد اموات ۹۵۰۸۴۳ برآمد ہوئی۔ یہ کمی باستثنائے صوبجات متحدہ اور پنجاب کے باقی ملک کے ہر ایک حصہ میں محسوس کی گئی کیونکہ صوبجات متحدہ میں ۳۸۳۲۵۸ اور پنجاب میں ۳۶۴۶۲۵ اموات پلیگ واقع ہوئیں یہ کمی ۱۹۰۶ء سے جاری رہی اور اس سال صوبجات متحدہ اور پنجاب تک بہی اس کا اثر پہونچا۔ غرضیکہ اسی ایک سال کے عرصہ میں تعداد اموات میں بمقابلہ سال گذشتہ ۵ لاکھ سے زیادہ کی کمی ہوئی اور تعداد اموات ۳۳۲۱۸۱ پر آرہی۔ امید تہی کہ یہ موذی مرض اپنی قربانی سے کر دور ہو گا مگر یہ توقع غلط نکلی کیونکہ ۱۹۰۷ء میں پہر یکبارگی زیادتی شروع ہوئی اور سرکاری تعداد اموات ۱۳ لاکھ رپورٹ ہوئی۔ درحقیقت سوائے اس کے کہ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی تعداد اموات سے کچھ نسبت نہیں ہے بلکہ ۱۹۰۴ء کے اسی عرصہ کی تعداد اموات سے مشابہ ہے جبکہ کل سال کی تعداد اموات گیارہ لاکھ کے قریب پہنچی تہی اسی نسبت سے اگر اندازہ لگایا جائے تو سال جاریہ ۱۹۰۸ء کی تعداد اموات ایک ربع سے زیادہ نہیں بڑہ سکتی۔

اس عذاب الیم کو ہندوستان پر نازل ہوئے گیارہ برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور بنصف روز سے زیادہ ۷۵ لاکھ کے قریب آدمی اس موذی مرض کا لقمہ ہو چکے ہیں ابھی تک کوئی توقع نہیں کی جا سکتی کہ بدنصیب ہندوستانی اس کی دست برد سے محفوظ رہیں۔ ۷۵ لاکھ کہنے کو تو دو لفظ ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس بارہ برس کے عرصہ میں ہندوستان کو عظیم تمدنی نقصان پہونچا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ (وکیل)

حجاز ریلوے کی مشکلات

اب جبکہ حجاز ریلوے کی کارروائی بڑی سرعت اور کامیابی سے انجام پذیر ہو رہی ہے ایک تازہ مشکل پیدا ہو گئی ہے جو موجب تشویش کا ہے اس کی خبر قاہرہ کے ایک مصری اخبار نے ظاہر کی ہے وہ لکھتا ہے کہ علاقہ حجاز میں بے چینی کا عالم طاری ہے۔ اس صوبہ کے گورنر راطب پاشا نے چند ماہ ہوئے باب عالی کو خبر دی تہی کہ اقوام عرب جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان آباد ہیں مکہ شریف کی ریلوے کی سخت مخالف ہیں اور وہ آمادہ ہیں کہ بزور اسلحہ ریلوے کی توسیع کو روکیں گے۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ریلوے کے بن جانے سے بیشک برباد ہو جائیں گے ان کا گذارہ قدیم زمانہ سے اونٹوں کے کرایہ پر منحصر ہے حالانکہ ریل کے اجراء سے کوئی آدمی اونٹوں کی سواری کا روادار نہ ہو گا۔ قسطنطنیہ میں راطب پاشا کی رپورٹ کو باور نہ کرتے تہے چنانچہ حقیقت حال دریافت کرنے کو ایک دستہ ترکی فوج کا زیر کمان مارشل کاظم پاشا حجاز کو بہیجا گیا اور یہ فوج شرک ریلوے کے رستہ کی دیکھ بہال کرتی تہی جبکہ بدوؤں کی ایک عظیم جماعت نے حملہ کر کے ترکی فوج کو مار بہگایا تب یقین آیا کہ راطب پاشا کی رپورٹ واقعی صحیح تہی لیکن بعد میں شبہ پیدا ہوا کہ بدوؤں کا حملہ راطب پاشا کی انگیخت اور سازش سے کیا گیا تہا اور یہ شبہ یہاں تک غالب آیا کہ راطب پاشا گورنری حجاز سے قسطنطنیہ میں واپس بلایا گیا اور بجائے

اصحاب الاخبار

مشن کالج کی بی۔ اے کلاس کا ایک طالب علم سردار گوپال سنگھ دریائے راوی میں ڈوب مرا۔

کوہ مری کشمیر کی سڑک ٹوٹنے کا بالکل درست کر دئے گئے صرف ایک جگہ خطرہ ہے۔

دالو ایجنسی کے قریب محسود وزیریوں نے فوج ملیشیہ سے مقابلہ کیا ۴ وزیری قتل باقی فرار ہو گئے۔

مہم موہمند کے لئے ڈاک کا انتظام بھی کیا گیا اون کے حملوں کا استقام نہیں لے گے کچھ مر لگائیں گے۔

کانپور میں ایک عورت کو اپنا حقیقی بچہ ہلاک کرنے کے جرم میں پھانسی کی سزا دی۔ اپیل خارج۔

الٰہ آباد کی خبر کہ مقام ہلدوانی میں سخت آگ لگی جس سے ایک سو خاندان بے خانمان ہو گئے۔ افسوس!

ہندوستان کی برٹش قلمرو میں ۱۱ لاکھ ۸۹ ہزار قحط زدہ ہیں دیسی رجواڑوں میں ایک لاکھ ½ ۹۴ ہزار

ہمارے حضور شاہ قیصر اور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ نے شاک ہلم میں کمال سرگرم اعزاز پایا۔

رو ساتھ میں برٹش بارود خانہ کی توسیع کے لئے تین سو ایکڑ اراضی خرید لی گئی ۶ تاریخ کو۔

مسلمان موراکو نے فیض کا فریخ پوسٹ آفس مسمار کر دیا۔ برٹش و جرمن ڈاک خانہ بھی لوٹ لئے۔

یہاں کے حکام نے معافی مانگی۔ کینڈا نے بھی امریکن بیڑہ جہازات کو برٹش کولمبیا میں مدعو کیا۔

جاپان نے کوریا کے علاوہ علاقہ جاپان میں قبضہ کر لیا اس سے چین میں بہت ہیجان اٹھا ہے۔

علاقہ کوریا اور چین کی قلمرو کے درمیان ہے چین نے غیر علاقہ سے زیادہ کی ہے۔

اوناوہ کے متصل ایک پہاڑ اڑ پڑنے سے موضع سالٹی دب گیا۔ ۵۰ آدمی بھی ضائع ہو گئے۔

پونا میں حاجی قاسم و لدھا تاجران کے گودام میں سخت آگ لگی نقصان قریب دو لاکھ ہے۔

اٹلی کے ایک جنگی جہاز کی تخت سے ٹکرا گئی گاڑی کا نقشہ ناپید ہی عادہ سے ڈوب گیا۔

گاڑی کے دونوں لڑکے غرق ہو گئے ایسے موقع سوار ہوتے ہیں متواتر نقصانات منحوس ہیں۔

معلوم ہے کہ صرف سیپی میں سو آدمی مرے اور ایک ہزار زخمی ہوئے سینکڑوں مواضع سے خیموں کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔

انکو میں طوفان۔ انکو میں سخت طوفان آیا اور اس سے بہ نسبت سیلاب کے زیادہ نقصان ہوا ہے کئی اسٹیمر خشکی پر چڑھ گئے اور سینکڑوں کشتیاں غرقاب ہو گئیں۔

شقاق الارض۔ اٹاوہ کے قریب موضع سمہٹ میں شقاق الارض واقع ہوا اور ۲۵ آدمی دب کر مر گئے۔

برطرفی۔ اس دہمکی کے مطابق جو کارخانہ داروں نے مزدوروں کو دی تھی کہ اگر ٹائن کے جہاز سازوں نے ۲۵ اپریل تک کام شروع نہ کر دیا تو برطانیہ عظمیٰ کے تمام کارخانجات جہاز سازی بند کر دئے جاویں گے۔ کارخانہ داروں نے نوٹس دیدیا ہے کہ ۲ مئی کو تمام ملک کے کارخانے جہاز سازی بند کر دئے جاویں گے۔

امیر صاحب کابل کا جواب۔ معاہدہ روس اور انگلستان کے متعلق جو دستاویز ہز مجسٹی امیر کابل کے پاس بھیجی گئی تھی اب خبر نکلی ہے کہ وہ واپس آ گئی ہے اور لکھدیا گیا ہے کہ اگر روس اور انگلستان کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتے تھے تو پہلے مجھ سے استصواب کر لیتے لیکن اب جبکہ مجھ سے کسی قسم کا استصواب نہیں کیا گیا تو میں دستخط ہی نہیں کر سکتا۔ چاد جیجی ہوئی گورنمنٹ آف انڈیا کی مہمان نوازی کا پتھر خالی گیا۔ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل ہندوستان کی ضیافتیں ڈکار کر یوں مونچھوں پر تاؤ دے رہے ہیں۔ (سماچار)

موہمندی لوگ۔ ۱۰ ہزار مسلح ہیں سوموار روز جنرل ولکاکس صاحب بہادر نے ۱۲۰۰ فوج کے ساتھ مہمندوں کی طرف پیش قدمی کی اور معلوم نہیں کہ کارگذاری کیا تھی صرف اتنا ہی سنا ہے کہ ہماری طرف ایک گورہ سپاہی از مرقتل ہوا اور دو وایں زخمی ہوئے۔ موہمندیوں کا بڑا نقصان ہوا

ہندوستان میں حضور شاہ قیصر کی سالگرہ مبارک کی تعطیل ۲۶ جون کو منائی جاویگی۔

پشاور شہر کی ہندو بستی میں ہیضہ پھوٹا۔ تمام مشتبہ پانی کے کنوئیں حکماً بند کئے گئے۔

حکام پشاور نے موہمندیوں کا جرگہ طلب کیا تاکہ آخری نوٹس دیا جائے۔ تعمیل ناممکن ہے۔

کاسی پور میں ٹین جوٹ پریس کے کارخانہ میں ۲۹ کو آگ لگی نقصان قریب دو لاکھ روپیہ ہے۔

پیغمبر اسلام صلعم سے ایک جرمن ڈاکٹر کی عقیدت

اخبار النصیحت کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر کوخ لکھتے ہیں کہ جس وقت سے مجھ کو نوشادر کا داء الکلب کے لئے تیر بہدف علاج ہونا دریافت ہو گیا ہے اس وقت سے میں اس عظیم الشان نبی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاص طور پر قدر و منزلت کرتا ہوں اس انکشاف کی راہ میں مجھ کو اون ہی کے مبارک قول کی شمع نور بیز نے روشنی دکھائی۔ میں نے اون کی وہ حدیث پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس برتن میں کتا موہنہ ڈالے اوس کو سات بار دھو ڈالو۔ چہ مرتبہ پانی سے اور ایک دفعہ مٹی سے۔ یہ حدیث دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ محمد (صلعم) جیسے عظیم الشان پیغمبر کی شان فضول گوئی نہیں ہو سکتی ضرور اس میں کوئی سر پوشیدہ ہے اور میں نے مٹی کے عنصروں کی کیمیاوی تحلیل کر کے ہر ایک عنصر کا داء الکلب میں الگ الگ استعمال شروع کیا۔ اخیر میں نوشادر کے تجربہ کی نوبت آتے ہی مجھ پر منکشف ہو گیا کہ اس مرض کا یہی علاج ہے۔ آن حضرت نے مٹی سے برتن دہونے کی کیوں ہدایت دلائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نوشادر ہمیشہ مٹی میں موجود رہتا ہے اور اگر آپ نے محض نوشادر ہی سے دہونے کی ہدایت فرمائی ہوتی تو بسا اوقات اس کا ملنا ممکن نہ ہوتا۔ اس لئے مٹی جو ہر وقت اور ہر جگہ پائی جاتی ہے تو برتنوں کی صفائی کے لئے بہترین ذریعہ تھی اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث الحمی من فیح جہنم فاطفوا حرّھا بالماء پر اطبا ہنسا کرتے تھے حالانکہ آپ کی غرض اس ارشاد سے یہی تھی کہ صفراوی بخار کا علاج آب سرد سے کرو۔ چنانچہ اب تحقیقات نے واضح کر دیا ہے کہ بخار کا علاج ٹھنڈا پانی ہی نہیں بلکہ دوا ہے۔ غرضیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی حدیثیں فن طب کی جان اور اصل الاصول ہیں اور تحقیق و تفتیش اون کی صداقت کاملہ کا اقرار کرتی ہے۔ میں اس جلیل القدر پیغمبر کا ادب و احترام کرتا اور کہتا ہوں کہ ابتدائے آفرینش آدم سے اب تک کوئی طبیب و حکیم دنیا میں آپ کا ہمپایہ پیدا ہی نہیں ہوا۔

اللّٰھم صل علے محمد و بارک وسلم

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے جو طلبا انٹرنس (دہلی) میں رہ گئے تھے انہیں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خواجہ عبد الرحمٰن اور فیض احمد ہو گئے۔ گویا پچاس فیصدی پاس ہوئے ایک قابل مبارکباد

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید ابھی ہے اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچروپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دیں کہ یہ ہیرا نہیں ہے تو میں قیمت بھی واپس دے دونگا اسی کے قدر دان اسے خریدیں نیز میرے پاس پشاوری لنگی و کلاہ ہر قسم کی بھی ہے۔

احمد نور۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ بڑی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۷ جنوری اور اخبار بدر مورخہ ۳۰۔ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ علاوہ محصول ۳ روپے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خرید نیوالوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دی جاویگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاک خانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان (ضلع راولپنڈی پنجاب)

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالا گیا ہے۔ جلد منگا لیئے قیمت ۶/

تشریح نشان کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے جس میں آپکی صداقت بدلائل و براہین

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ شک بھی ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی مخ استعمال کیا اور اسوقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی دوائی استعمال میں نہیں آئی میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے میں حکیم منشی محمد دین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحد صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے حبوب مقوی کے متعلق دے رہے ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی کمزوری باعث نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ للعہ مس گولی عہ۔ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ ملسکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب۔ دہند جالا۔ پھول خارش چشم۔ رہند۔ پانی آنکھوں سے جاری رہنا۔ ہیچ ہیں اور خفیف پہولا کیلئے بینظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس عہ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم دیرینہ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا طبیعت اداس بیچین اور کاہل رہتی ہو۔ پیٹ پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہوں ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے یہ قیمت فی بکس عہ پتہ۔ خوش خط بمعہ حالات و مفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہوں۔ محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی دروازہ دیسہ سنگہ ضلع گوجرانوالہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین صاحب بڑولی سیالکوٹ
چودہری اللہ دتا صاحب " "
چودہری وردی ؟ " "
علی رضا صاحب بازار کشمی کوہ شمد
میران بخش صاحب بھمبر
اللہ دتا صاحب دہیرکے ؟
ضلع شاہ پور
عطا محمد صاحب دہیر کی ؟ ضلع شاہپور
محمد خان صاحب " "
نذیر احمد صاحب " "
شیخ نبی بخش صاحب ومرکوٹ بگہ
صوبا۔ ٹھٹھو کلان ضلع سیالکوٹ
مستری چراغدین صاحب نظام آباد
محمد دین صاحب کمبوہ باجوہ ضلع لائلپور
مولا بخش صاحب " "
فضل شاہ صاحب " "
ابراہیم کالاخطائی ضلع لاہور
نظام الدین " "
ابرار حسین صاحب ٹاسن پرس مصوری
اللہ دتا صاحب دہارڈالہ گوجرات
خداداد صاحب جلالپور جٹان
ساکن۔ تاروڈال
اہلیہ اسمعیل صاحب پٹواری
کلاس وار ضلع سیالکوٹ
اسلام دین صاحب ڈھپیوال
حال وارد بمبئی۔ شر قپور لاہور
عیسیٰ " "
میاں عبد الغنی صاحب " "
مسماۃ بہاگن اہلیہ عیسیٰ " "
فضل دین صاحب " "
حیات محمد صاحب ٹھٹھو گجرات
میاں جان " "
نواب علی " "
حیدر علی " "

فتح دین صاحب ٹھیکدار اکولہ۔ برار
شاہ محمد صاحب حافظ زیدکا
ضلع سیالکوٹ
شمس الدین صاحب سیڈیکل
سٹور ڈیپو بہاری لاہور
صادق حسین صاحب لائلپور
قدرت اللہ خان صاحب بعداول
ضلع گورداسپور
میاں حاکم صاحب جٹ
کٹھالیاں ضلع سیالکوٹ
میاں مولابخش صاحب بلگہ
اجنالہ ضلع امرتسر
میاں احمد الدین صاحب گجراتی
حال وارد لاہور
میاں چراغدین صاحب ایجنٹ
پٹھان کوٹ
ننھے خان کنسٹبل فیروزپور
میاں فضل احمد صاحب سیلپور
میرزا احمد حمید صاحب
محلہ چڑیماران۔ لاہور
میاں اللہ دتا صاحب مع
اہلیہ چک نمبر ۲۹۵ لائلپور
علی محمد صاحب " "
غلام محمد صاحب " "
امام بخش صاحب " "
مسماۃ حاکم بی بی " "
مسماۃ بیگم بی بی " "
میاں عبد المجید صاحب
سیالکوٹ ضلع جالندھر
نادر خان صاحب ڈھونگہ
ضلع گوجرات
غلام نبی صاحب کمپوزیٹر
گورنمنٹ پریس شملہ

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد ... چیمبر لاہور میں امانت رکھدیا ہے ... جو ذیل کے معمہ کو حل کرنیوالے کو انعام دیئے جائینگے۔ بشرطیکہ وہ کم از کم ایک پاکٹ کیس ادویات بھی خرید لے۔ معمہ یہ ہے:

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سونے کے معنے دیتا ہے اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو ... نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ کونسا لفظ اور اشتہار میں کس جگہ درج ہے؟

... حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۱۵ء تک بنام مینجر شفاخانہ جوہر امرتسر ... کے پتہ پر ... کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کردیا جائیگا اور دو سو روپیہ انعام ... مئی ۱۹۱۵ء کو دیا جائیگا اور اگر ایک سے زیادہ صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی ... حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ... اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

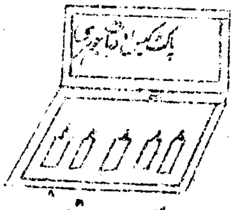
اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ اب تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اس کو حتی الامکان پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں اس کا پرچہ ترکیب استعمال جوہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دیکر ان اشخاص کیلئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں پر رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کیلئے ہیں کو اکثر امراض کی تسکاتیوں کیواسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کیلئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کیلئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں۔

امراض ۔ امراض چشم۔ اسہال۔ کم خشکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت منی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ ہیضہ۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مارگزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مروڑ پیچش۔ طاعون۔ درد سر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ کثھیہ۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ ہچکی۔ زنبور گزیدہ۔ درد زہ۔ درد اعضاء۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ جونک یا سیلی چلنا۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت بادل کلابتہ کا بنایا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد ... محصول ۵ ۔ خورد پانچ روپیہ (صہر) محصول ۸ ۔ کلاں دس روپیہ (۱۰) محصول ۱۱



مصدقہ ... الطب ... حکیم ... ادویات ...

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کردے اگر (خدا نکردہ) ... یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کرسکتا ہے۔ اب آپ کو قسم ہے کہ یا تو انعام کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھاویں۔ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئے گئے۔

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار ... سنگھ صاحب بمقام ڈاری ضلع منٹگمری۔

سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر کنگشن ... سٹیٹ ملک برہما

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل۔ ایم۔ ایس سرجن اینڈ فزیشن ۔ امرتسر پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

قادیان میں ہے — جلد ۷ — مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء — قیمت سالانہ ۵ روپیہ

صفحۂ ارض پہ زریں ہے نشان لاہور	ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفا اللہ عنہ	بڑھ گئی چرخ چہارم سے بھی شان لاہور	نمبر ۱۹-۲۰

فی پرچہ ۲ — از دفتر ...

معذرت

ناظرین! ہفتہ گذشتہ میں اخبار کے شائع نہ ہو سکنے کے سبب جس قدر ہم کو افسوس ہے اتنا ہی [illegible] خوشی کا سبب ہے کہ حضرت اقدس کی تشریف آوری اور عزت افزائی احباب کی ہے جو ان پرجوش خطوط سے ظاہر ہوتی ہے جو اخبار کے وقت پر نہ نکلنے کے سبب ناظرین نے ہم کو لکھے ہیں ایسے وقت میں جبکہ حضرت اقدس لاہور میں آئے ہوئے ہیں اور کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں یہ بہت ہی ضروری تھا۔ کہ اخبار بہت جلد جلد نکلتا اور یہاں اس کے برخلاف ہوا۔ لیکن اب جو تجویز کی گئی ہے وہ ان شاء اللہ اس دیری کا عوض عمدہ طریق میں پورا کر دے گی اور دیر آید درست آید والا معاملہ ان شاء اللہ ہو جائیگا۔

بدر لاہور نکلیگا

اور وہ تجویز یہ ہے۔ کہ بدر اخبار جب تک کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں رونق افروز ہیں۔ ان شاء اللہ اسی جگہ سے نکلا کریگا تاکہ تازہ خبریں دوستوں کو جلدی سے مل سکیں۔ اسی انتظام کے سبب اخبار کسی قدر دیر سے بھی نکلا ہے کیونکہ اخبار بجائے قادیان لاہور سے نکالنے اور چھاپنے کے واسطے سرکاری منظوری اور ڈاک خانہ کی منظوری اور مطبع کا انتظام اور دفتر کے کاغذات اور رجسٹرات کا یہاں لانا ضروری تھا اور ان سب کاموں پر بہت سا وقت اور محنت کا صرف ہونا ضروری تھا۔

بدر ہفتہ میں تین بار

اس کے ساتھ ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ جب تک کہ اخبار لاہور میں نکلتا ہے۔ ہفتہ وار کی بجائے اس کو ہفتہ میں تین بار کر دیا جاوے۔ اس کے واسطے اگرچہ اخراجات بہت بڑھ جائیں گے۔ تاہم خریداروں پر ہم بہت بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے مگر ایک [illegible] اخبار کا بطرح [illegible] معمولی قیمت پر [illegible] خریدار بر سال زیادہ ہیں۔ دفتر اور مطبع کے منتقل کرنے [illegible] دیگر امور پر جس قدر خرچ ہم نے برداشت کیا ہے اس کے بالمقابل یہ رقم کچھ بہت نہیں۔ اگر حضرت اقدس صرف ۱۵ روز یہاں رہے تو پھر صرف ۳ ماہوار فی خریدار زیادہ ہوگا۔ احباب کو اختیار ہوگا۔ کہ یہ رقم بذریعہ ٹکٹوں کے ہم کو روانہ کر دیں یا سال کے آخر میں ان کی قیمت کے ساتھ بڑھائے جائیں۔ یہ صرف عارضی انتظام ہے۔ قادیان واپس پہنچکر اخبار بدستور ہفتہ میں ایک بار شائع ہوتا رہے گا۔ قادیان سے اخبار نکالنے میں اس وقت یہ دقت ہے۔ کہ یہاں سے مضمون وہاں جائے اور پھر وہاں چھاپا جائے تو اس میں دیری ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

تبدیلی انتظام

مارچ میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اخبار کے مینیجر میاں معراج الدین صاحب عمر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ انتظام آزمائشی طور پر تھا۔ اور چونکہ میاں صاحب موصوف کے دیگر مشاغل اور کاروبار اس قدر ہیں کہ وہ اس کام کے واسطے کافی وقت نہیں نکال سکے اس واسطے ۱۱۔ مئی ۱۹۰۸ء انہوں نے مینیجری کا کام پھر میرے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن خط و کتابت بدستور بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔ کسی خاص شخص کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے اور ریویو بہرحال بنام میاں معراج الدین عمر مالک اخبار بدر قادیان ہونی چاہیئے۔ تمام منی آرڈر براہ راست احباب قادیان روانہ کرتے رہیں۔ اس امر کا انتظام [illegible]

روپیہ اس جگہ وصول ہونا ہے۔

تعمیل خطوط چونکہ دفتر اس جگہ لاہور میں عارضی طور پر آیا ہے اس واسطے جو احباب کوئی پرانا پرچہ منگوانا چاہتے ہیں یا اپنے حساب کتاب کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں یا کوئی کتاب منگوانا چاہتے ہوں ان کے خطوط کی تعمیل اس جگہ نہ ہو سکے گی احباب کو چاہئے کہ ایسے خطوط کو ہمارے قادیان پہنچنے تک ملتوی رکھیں۔ ہاں بدر کے متعلق اور قرشین کسی دوست نے منگوانی ہو۔ تو وہ اس جگہ سے بھی روانہ ہو سکے گی۔

لاہور میں پتہ صرف یہ ہے۔

دفتر اخبار بدر۔ احمدیہ بلڈنگ نولکھا

خط کے لفافہ پر لفظ لاہور نہ لکھا جاوے صرف نولکھا لکھا جاوے۔ اس طرح خط جلدی پہونچ جائیگا۔

حضرت اقدس لاہور میں

یہ تو احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت اقدس ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے چل کر ۲۹ کو لاہور میں پہنچ گئے ہوئے تھے اور لاہور میں احمدیہ بلڈنگ میں آپ کا قیام ہے۔ احمدیہ بلڈنگ ریلوے اسٹیشن کے قریب اس سڑک پر جو اسٹیشن سے موچی دروازہ کو جاتی ہے اکبری دروازہ کے قریب برلب سڑک واقع ہے اس سڑک کو نیلون والی سڑک بھی کہتے ہیں ریلوے اسٹیشن سے جو گاڑیاں اور ٹم ٹم موچی یا شاہ عالمی اور لوہاری دروازہ کو جاتی ہیں وہ اس مکان کے پاس سے گذرتی ہیں اور دو پیسہ فی سواری دیکر آدمی اسٹیشن سے اس مکان تک ٹم ٹم پر آسکتے ہیں احمدیہ بلڈنگ میں دو معزز احمدی برادروں کے مکانات ہیں۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیفکورٹ اور حضرت سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر پنجاب ہیں۔ انہیں مکانات میں سفر میں حضرت اور ان کے خدام اور اہل بیت قیام پذیر ہیں۔ اسی جگہ ایک مکان برادر الٰہی بخش صاحب احمدی کا بن رہا ہے۔ جس کا کچھ حصہ طیار ہو چکا ہے اس میں دفتر بدر کو لایا گیا ہے۔ اور اسی کے متصل حضرت جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا مکان بننے والا ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اس جگہ مقیم ہیں۔

آج (۲۰۔ مئی ۱۹۰۸ء) تک جبکہ میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی ایک تقریر ایک عام جلسہ میں ہوئی تھی۔ جس میں شہر کے عمائد اور رؤسا مدعو تھے اور اس کے علاوہ چند ایک تقریریں اتفاقی طور پر مثلاً نماز سے پہلے یا کسی معزز کی ملاقات کے وقت ہوتی رہی ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ مطابق گنجائش مفصل یا مختصر درج اخبار کی جائیں گی۔ اس اثنا میں ایک انگریز سیاح اور ہیئت دان بھی حضرت کی ملاقات کے واسطے دو دفعہ آیا تھا جس نے بہت عمدہ سوالات کئے تھے یہ سوالات بمعہ جوابات انشاء اللہ جلد درج اخبار ہوں گے اس انگریز کا نام پروفیسر ریگ ہے۔ یہ صاحب محض اتفاق سے ریل کے اسٹیشن کے قریب ملے تھے اور بعض نے حضرت کے حالات ان کو سنائے تھے اس واسطے ان کو حضرت مسیح موعود کی ملاقات کی تحریک پیدا ہوئی تھی۔

عام تقریر حضرت اقدس کی ایک عام تقریر انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کے روز ۳۱۔ مئی کو احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں شامیانوں کے نیچے ہوگی۔

شکریہ جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالیٰ اس مہمان نوازی اور خاطر داری کے واسطے جزائے خیر دے جو کہ انہوں نے اس وقت اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے ہر روز وقت کثرت مہمانان سے ایک کثیر خرچ کھانے وغیرہ کا ہوتا ہے اور سواری کا اور لاہور کی جماعت اس سب کو برداشت کر رہی ہے۔

ایک تجویز اگرچہ احباب احمدیہ لاہور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جب تک حضرت یہاں رہیں تمام اخراجات کو وہ برداشت کریں گے اور ان کے اس نیک ارادے اور نیت کا ثواب ان کے واسطے ہر حال ہو چکا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اگر ہمارے دوست اس جگہ نان بائی کی دوکان کی تجویز کردیں جہاں ہی روٹی پکائے اور گوشت اور دال عمدہ طیار رکھے جس کی قیمت وغیرہ حضرات شیار نہ ہوں اور قابل اعتبار آدمی ہو تو کثرت سے آنیوالے مہمان جو اپنا خرچ بآسانی برداشت کرسکتے ہیں وہ خوشی تمام اپنا بوجھ اٹھالیں گے اور احباب لاہور کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا ایسے وسیع لنگر کو دیر تک برداشت کرنا خوف ہے کہ ہمارے عزیز دوستوں کو مشکلات میں ڈالے۔

چشمہ معرفت

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کی تازہ تصنیف جسمیں آپکا وہ لیکچر جو آریوں کے جلسہ میں پڑھا گیا تھا اور ان اعتراضات کے جواب جو بعد میں آریوں نے کئے تھے چھپکر شائع ہو گیا ہے علاوہ آریوں کے جواب کے حضرت کے دعاوی اور دلائل اور طور پر حقانیت اسلام پر لطیف دلائل اور قرآن شریف کی آیات کے معارف اور حقائق کثرت سے اس کتاب میں بیان ہیں یہ ایک ضخیم کتاب ہو گئی ہے اور اسکی جلدیں طیار ہو رہی ہیں لیکن جو صاحب چاہیں کہ جلد کا انتظام اپنے طور پر کریں وہ بے جلد بھی لے سکتے ہیں قیمت کتاب بے جلد عہ ہے اور مجلد کی قیمت عہ ہے کتاب کے واسطے درخواستیں بنام مہتمم کتبخانہ حضرت مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بھیجیں

جو صاحب وی پی منگوانا چاہیں ان کے واسطے مناسب ہوگا کہ محصول کے واسطے کم از کم ٹکٹ پہلے بھیجیں

ڈائری

القول الطیب

فائدہ بخش کلام ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ صبح فرمایا۔ قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبع و ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہو اور یہی اس کے خدا کی طرف سے ہونیکا ثبوت ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی یوں سیکھیں ان کا طرز تقریر بھی ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لیے مفید اور ادنےٰ کے لیے بھی فائدہ رساں ہے۔ اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو۔

وسطی راہ فرمایا۔ خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لیے نمونہ بنایا ہے اسمیں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے جعلنٰکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس

دو قسم کے جواب فرمایا جواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تحقیقی دوسرے الزامی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض جگہ الزامی جوابوں سے کام لیا ہے جسمیں معترض کو اپنے مذہب کی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور دلیل یہ کہ وہ مریم کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ یعنی اگر یہی اس کے بیٹا ہونیکا ثبوت ہے تو آدم بطریق اولیٰ بیٹا ہونا چاہیئے۔

چھوت چھوت وغیرہ دراصل اس بات کا نشان ہے کہ ان کا مذہب کمزور ہے جو ہاتھ لگنے سے ہی جاتا رہتا ہے۔ اسلام کی بنیاد چونکہ قوی ہے اس لئے اس نے ایسی باتوں کو اپنے مذہب میں نہیں رکھا چنانچہ کھانے کے متعلق فرما دیا۔ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً او اشتاتاً

مخلصانہ بیان بیان میں جب تک روحانیت اور تقویٰ و طہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔

وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت و خلوص کے ہے وہ اس پرنالہ کے پانی کی مانند ہے جو موقعہ بے موقعہ جوش سے پڑ جاتا ہے اور جس پر پڑتا ہے اُسے بجائے پاک صاف کرنیکے پلید کر دیتا ہے۔ انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے پھر دوسروں کی اصلاح کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم۔ یعنے اے مومنو پہلے اپنی جان کا فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مفیبات کیا چاہو۔ تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں ہوں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر دکھائی نہ دے۔ ایسے شخص کی مثال اس طرح سے ہے کہ کوئی شخص ہے۔ جو سخت تاریکی میں بیٹھا ہے۔ اب اگر یہی تاریکی ہی لے گیا تو سوا اس کے کہ کسی پر گر پڑے اور کیا ہوگا اسے چراغ بن کر جانا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسرے روشنی پائیں۔

حقیقی علوم جسمانی علوم پر نازاں ہونا سمانت ہے چاہیئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھا کر تم کو نوراں سے مدد دی بلکہ یہ کہ ایدھم بروح منہ یعنی اپنی روح سے مدد دی۔ صحابہ اُمی تھے ان کا نبی (سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی اُمی۔ مگر جو پر حکمت باتیں انہوں نے بیان کی وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں کیونکہ ان پر خدا کی خاص تائید تھی تقویٰ و طہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور پر مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کند و رہتے ہیں ممکن بلکہ اغلب کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں پس ہتھیار وہ چاہیئے جسکا مقابلہ دشمن نہ کر سکے وہ ہتھیار سچی تبدیلی و دل کا تقدس و تطہر ہے۔ جیسے نزول المار ہو وہ دوسروں کے نزول الدار کو کیا مدد دست کریگا۔ صاحب باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر رد بھی کر دی جائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک دخفیہ اثر کرتی ہے۔ سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ہنسی ۱۴ مئی ظہر ہنسی کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ انہ ھو اضحک و ابکیٰ

طریق اصلاح منہ داڑھی کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے جب انسان کا دل پاک ہو جائے۔ تو پھر یہ معمولی اصلاحیں خود بخود ہو جاتی ہیں۔ اگر پہلے ہی ایسی باتوں پر اعتراض کر دیا جائے تو انسان ابتلاء میں آجاتا ہے اور بہت سی بڑی باتوں سے محروم رہ جاتا ہے بعض نومسلم صحابہ پر بھی ایسے اعتراض ہوتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ یوں نہیں چاہیئے۔ جب انسان نے ایک صداقت کو اختیار کر لیا۔ تو آہستہ آہستہ دوسری صداقتوں کے اختیار کی توفیق بھی حاصل ہو جائیگی۔ تدریجی احکام اس لئے نازل ہوتے رہے۔ شراب کی حرمت یکدم نازل نہ ہوئی۔ کہ ابھی طبائع تیار نہ ہوئی تھیں ایسے لغو معترضوں سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ کوئی بھی فائدہ حاصل کریں وہ اگر آنحضرت صلعم کے زمانے میں بھی ہوتے تو ان پر بھی اعتراض کرنے سے نہ رکتے اور آخر مرتد ہو جاتے۔ پیغمبر اور اس کی جماعت پر ایسے اعتراض ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ بعض نادانوں نے کہہ دیا مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق۔ طعام سے مراد اچھا مکلف کھانا ہے جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں اس پر ایک دوست نے ذکر کیا کہ ایک شخص کہتا تھا کہ اگر قرآن سے حضرت کی صداقت کا ثبوت مل جائے تو میں اس قرآن کو بھی نہیں مانتا اگر خدا اپنے نشانوں سے سچا ثابت کر دے۔ تو میں اس خدا پر بھی ایمان نہ لاؤنگا۔ یہ لعنتی قول۔ انتہا درجہ

کی ضمانت تجلی پر دال ہے۔

حضرت عیسیٰؑ پر ایک شخص نے جو ان کا مرید ہی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملوایا اور انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہوتی ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ آج کل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے ایسی کنچنیاں پہلے بہشت میں جائیں گی۔ درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کے اعتبار سے ٹھیک کہا۔

منقول پر چلو

ایک شخص نے مسئلہ پوچھا۔ مرغی کی کلغی آپ ہی اتار کر لیگی۔ مرغی بیمار ہو رہی ہے۔ ذبح کر لی جاسکے۔ فرمایا ہے مسائل میں اصول کے طور پر یاد رکھو۔ کہ دین میں صرف قیاس کرنا سخت منع ہے۔ قیاس وہ جائز ہے جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہو۔

ہمارا دین منقولی طور سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث ثابت ہو جاوے ورنہ کیا ضرورت ہے بیچارے کے لئے ایمان میں خلل ڈالے گی۔

لا تقولوا لما تصف السنتکم ھذا حلال وھذا حرام

آخری زلزلہ کی نسبت سوال ہوا۔

آخری زلزلہ

فرمایا حقیقۃ الوحی پڑھو کہ اللہ نے اس کو حکم میں تو منسوخ بھی فرما دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یؤخرھا الی اجل مسمّی۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے۔ جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحو اللہ ما یشاء۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ رتشی کی طرح نہیں وہ ایک حکم صبح دیتا اور رات کو اس کے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من آیۃ والی آیت اس پر گواہ ہے۔ آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے۔ تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ کہ صدقہ و استغفار سے رد بلا ہوتا ہے بلا کیا ہے یعنی وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادہ میں مقدر ہو چکا ہے۔ اب اس بلا کی اطلاع جب کسی نبی کو دے۔ تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے جو تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل ہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں۔ دیکھو جہاں میں نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے ساتھ ہی توبہ استغفار تضرع و صدقہ کیطرف توجہ دلائی ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ یہ عذاب ٹل سکتی ہے افسوس لوگ ہماری عداوت میں ایسے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اسلام کے مسائل کو بھی بھول گئے ہیں۔ وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون پڑھتے ہیں اور پھر ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ ہدایت کرے۔

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء - ۱۰ بجے

دو معزز پیرزادگان ملاقات کو آئے ان سے مفصلہ ذیل مکالمہ ہوا۔

انشاء اللہ

آپ نے تنبیہ کے متعلق ایک بات کہی کہ ایسا کیا جاویگا مگر ساتھ ہی انشاء اللہ العزیز فرمایا اور بتلایا کہ انشاء اللہ کہنا نہایت ضروری ہے کیونکہ انسان کے تمام معاملات اس کے اپنے اختیار میں نہیں وہ طرح طرح کی مصائب اور مکارہ و موانع میں گھرا ہوا ہے ممکن ہے کہ جو کچھ ارادہ اس نے کیا ہے وہ پورا نہ ہو۔ پس انشاء اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے مدد طلب کی جاتی ہے۔ آجکل کے ناعاقبت اندیش و نادان لوگ اس پر ہنسی اڑاتے ہیں۔

فائدہ مخالفت

مخالفوں کے سب و شتم کا ذکر تھا فرمایا دیکھو۔ کاشتکاری میں سب چیزوں ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ پانی سے بیج ہے۔ مگر یہی اس میں کھاد ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو سخت ناپاک ہوتی ہے پس اس طرح ہمارے سلسلے کے لئے یہی گندہ مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔

نقصان تفرقہ

فرمایا۔ اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے۔ دمبدم تنزل کرتا جاتا ہے اسلئے خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکل کر اس جماعت میں شامل ہوں۔ جو بے ہودہ مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور اس سیدھے رستے پر چل رہی ہے۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔

سعی اتحاد

ہم چاہتے ہیں کہ چند مہذب و شائستہ و منصف مزاج و خدا ترس لوگ جمع ہوں اور ہم انہیں سمجھائیں کہ ہمارا مذہب کیا ہے اور دوسرے گروہ سے ہمارا کس بات میں اور کیوں اختلاف ہے۔ اس وقت میں خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے جبکہ اسلام پر دو طرح سے اشاعت ہے ایک بیرونی طور سے حملہ ہے اور ایک اندرونی طور سے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں ہی میں سے کہتے ہیں کہ اسلام کے احکام کوئی نہیں یہ روزہ و نماز و حج پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ جو کچھ عرب کے وحشیوں کے لئے ہی مفید ہو سکتی تھیں۔ پھر قیامت کے حالات پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

دوم۔ وہ لوگ ہیں جو افراط کی طرف گئے ہیں اور وہ بعض انبیاء کی شان میں غلو کرتے کرتے یہاں تک پہنچے ہیں کہ انہیں خدا تک بنا دیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ ہی کو لو ان کو بعض ایسی صفات کا صاحب گردانا ہے جو خاصہ الوہیت ہیں

حضرت عیسیٰ کے واسطے کیوں خصوصیت

وہ بے شک خدا کے مقربین میں سے تھے اور خدا کا فضل تھا وہ اس کی نبوت سے ممتاز تھے مگر ان کے لئے کوئی ایسی خصوصیت مقرر کرنا جو دوسرے انبیاء میں نہ ہو ٹھیک نہیں سمجھتے ہیں۔ کہ آسمان پر کسی صعود ہی سے بجسد العنصری ممکن ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ ہم ضرور مان لیں گے اگر آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جاویں اس کا جواب جو دیا گیا وہ یہ تھا کہ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ جب اسنے ابتدا سے ایک قانون مقرر کر دیا کہ فیھا تحیون تو پھر اپنی سنت کے خلاف کیوں کرتا۔ اگر یہ عقیدہ (عیسیٰ کے مع جسم آسمان پر چڑھ جانے کا) اس وقت کے مسلمانوں میں ہوتا۔ تو کافروں کا حق تھا کہ آنحضرت کو یہ کہہ کر ملزم کریں کیا وجہ ہے ایک نبی کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہیں اور دوسرے کے لئے نہیں حالانکہ تم اس بات کے بھی قائل ہو۔ کہ آنحضرت صلعم تمام نبیوں سے اور بالخصوص حضرت عیسےٰ سے افضل اور جامع کمالات نبوت ہیں۔ غرض یہ زندہ آسمان پر چڑھ جانے کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ بلکہ قرآن تو اس عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ یہ آیت ہے جو میں نے پڑھی ہے حدیث نہیں کہ اس پر ضعیف یا وضعی ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہو۔ سارا قرآن مجید اول سے آخر تک دیکھ لو۔ عیسیٰ کے اب تک زندہ رہنے کا ثبوت نہ پاؤ گے۔ اگر پاؤ گے تو یہ کہ فلما توفیتنی۔ یا عیسیٰ علیہ السلام رب العزۃ کے حضور عرض کرتے ہیں۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر تو نگران حال تھا میں دوبارہ نہیں آیا اور عیسیٰ پر بعد میں بگڑے ہیں۔ توفی کے معنے موت۔ [illegible]

بلکہ اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ لفظ قرآن مجید میں علاوہ انبیاء کے لئے بھی آیا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف سے کہا کہ توفنی مسلماً اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں او نتوفینک دونوں باب تفعل سے ہیں کسی لغت کی کتاب میں بھی اس کے خلاف معنے نہ پاؤ گے یہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کی شہادت ہوئی۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت کی طرف دیکھو جو آپ کی رؤیت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات عیسیٰ کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ اب اس میں تو کسی مسلمان کو شک نہیں کہ یحییٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں پس فوت شدہ گروہ میں جو بہشت جا چکا ہے۔ کسی کو دیکھنا سوائے اس بات کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ وہ بھی مر چکا ہے۔ غرض یہ دو شہادتیں ہیں۔ آپ خود ہی انصاف کریں کہ ان سے کیا بات ثابت ہوتی ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ عیسیٰ کے لئے خصوصیات پیدا کی جائیں۔ یا وہی عیسیٰ کے خدا ہونے کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ وہ مردے زندہ کرتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ویمسک التی قضی علیہا الموت۔ اب خدا کے کلام میں تناقض نہیں۔ کہ ایک آیت میں کہے مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے اور دوسری میں کہے کہ مردے زندہ ہوتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اس کے ہاتھ پر مردے زندہ ہوتے ہیں۔ لما یحییکم۔ اور سب کو معلوم ہے کہ اس سے مراد روحانی مردوں کا زندہ ہونا ہے پس مسلمان جو پادریوں کی متابعت میں عیسیٰ کے مردے زندہ کرنے کے قائل ہوتے غلطی کرتے ہیں پھر کہتے ہیں۔ کہ جو مس شیطان سے پاک ہے وہ صرف عیسیٰ اور اس کی ماں ہی تھی۔ دیکھو اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر ہتک ہے۔ ایسے ہی اور بہت سی خصوصیتیں ہیں۔ جو مسلمانوں نے عیسیٰ کو دے رکھی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ اور ہم اس بات کو کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ اس سید الرسل سے بڑھ کر کسی کو بنایا جاوے جو سب سے بڑھ کر افضل اور اعلیٰ تھا۔ (اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد)

مکالمات الٰہیہ پھر ان مسلمانوں کا ہم سے اس بات اختلاف ہے کہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ خدا کے مکالمات و مخاطبات اس امت کے لوگوں سے قیامت تک جاری ہیں اور یہ بالکل سچ ہے کیونکہ یہی تمام اولیاء امت کا مذہب رہا ہے۔ یاد رکھو کہ دین اسلام ایسا دین نہیں جس کے کمالات پیچھے رہ گئے ہیں اور آگے کے لئے اس میں کچھ نہیں۔ اگر یہ بات ہو اور اس کا مدار بھی قصوں پر ہی ہو۔ تو پھر بتاؤ کہ اس میں اور دوسرے دینوں میں فرق کیا رہ گیا۔ اسلام میں اگر کوئی چیز مابہ الامتیاز ہے تو یہی کہ اس کے پیرو الٰہی مکالمات و مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں خشک توحید کے قائل تو اور مذاہب بھی ہیں۔ مثلاً یہود پھر برہمو سماج۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ یہی تو فائدہ ہے کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت و پیروی و تصدیق رسالت اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور ان انعامات کا وارث جو اگلے برگزیدہ انبیاء پر ہوئے۔ اسی لئے اس کا نام فرقان رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

یعنی وہ تمہیں ایک فرقان دیگا۔ پس دوسرے مذاہب اس میں ایک مابہ الامتیاز اسی جہان میں ہونا ضروری ہے۔ ہم اپنی بات کا ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے معاملہ کو الگ رکھ کر کوئی ہمیں سمجھائے۔ کہ اگر اسلام بھی خشک توحید ہی لے کر آیا تھا جیسے کہ یہودی رکھتے اور برہمو سماج کے لوگ اس کے قائل ہیں۔ تو اتنا بڑا شریعت کا بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک طرف تو مانتے ہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور دوسری طرف اس میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں بتاتے اور اس کے جو کمالات اور ظہور بیان ہیں۔ وہ بھی مردوں میں بتاتے ہیں۔ گویا زندوں کے لئے کچھ نہیں مصنوع سے صانع کی طرف جانا خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعلیٰ ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا شناسی کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خود انا الموجود کہے۔ پچھلے قصے تو دوسرے مذاہب بھی سناتے ہیں پس اس کے مقابل میں اگر تم بھی دو چار گذشتہ قصے سنا دو۔ تو اس میں بہتری کیا ہوئی۔ اور اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ تو سچ ہے مگر جو دوسرا بیان کرتا ہے کہ ہمارے رہنما نے یہ معجزہ دکھایا۔ وہ غلط ہے دیکھو انجیل میں ایسے معجزوں کا بھی ذکر ہے۔ کہ جب مسیح کو صلیب دیا گیا۔ تو سب مردے قبروں سے نکل آئے۔ ہماری عقل کا تو یہاں آکر خاتمہ ہے کہ ایک شہر میں تمام مردے کس طرح سے نکل گئے اور پھر وہ ان کے نکلنے کے بعد یہودیت نے مسیح کو کیوں نہ مانا پس ایسے قصوں کے مقابلہ میں اگر ہماری طرف سے بھی قصے ہی ہوں تو کسی مخالف پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اس پر ایک صاحب نے پوچھا شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔

پھر معراج کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری ہے۔ تمام معراج کا ذکر کر کے اخیر میں فاستیقظ لکھا ہے۔ اب تم خود سمجھ لو کہ وہ کیا تھا۔ قرآن مجید میں بھی اس کے لئے رؤیا کا لفظ ہے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک۔ پھر ایک اور صاحب نے پوچھا کہ اسلام میں جو اور فرقے ہیں۔ مثلاً حنفی شافعی نقشبندی چشتی۔ قادری۔ کیا جیسا ان کا باہم اختلاف ہے پس ایسا ہی یہ ایک فرقہ ہے یا اس میں کچھ زیادہ ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک تو یہ سب رسمیں موجودہ صورت حالات میں اس تعلیم سے دور ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے متعلق فرمائی۔ یہ طرح طرح کی بدعات میں گرفتار ہیں ایسے ورد وظائف اور ذکر کے طریقے نکال رکھے ہیں جو آنحضرت سے ثابت نہیں۔ ان میں ایک ذکر ارہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی کو سل ہو جاتی ہے بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پھر ولی اللہ کہتے ہیں۔ اسلام میں ایسی پاگل کر دینے والی تعلیمات نہیں [illegible] یہ وصول الی اللہ کا طریق ہے۔ قرآن مجید میں تو یہ فرمایا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ جب انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات کو روک لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ دین و دنیا میں کامیابی اور عزت ہے۔ فلاح دو قسم کی ہے۔ تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کرنے سے آخرکار بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ہوتا ہے۔ گناہ خود ایک مرض ہے دو بیمار ہیں جو گناہ میں لذت پاتے ہیں۔ بدی کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا کہ انہیں نزول الماء ہو گیا۔ مفلوج ہو گئے۔ رعشہ ہو گیا۔ [illegible] سمجھے کہ خدا تعالیٰ جو ایسی بدیوں سے روکتا ہے تو ہمارے ہی بھلے کے لئے۔ جیسے ڈاکٹر اگر کسی بیمار کو پرہیز بتاتا ہے۔ تو اس میں بیمار کا فائدہ ہے نہ کہ ڈاکٹر کا۔ پس فلاح جسمانی و روحانی پانی ہے۔ قرآن شریف نے

[illegible] اللہ تعالی
لملل رحمت ہے۔ وہ کہون سے نہ ہچکچکی یا مبادی اب کرنی اگر ان وکہون سے ان گناہون سے نہ بچے تو اسلام پر اعتراض نہین ہو سکتا۔ حاصل کلام دو قسم کے لوگ ہین ایک وہ جو تعظیم میں حد سے بڑھ گئے ہین۔ قریب ہے کہ وہ دہریہ ہو جاوین۔ اون کے نزدیک ارکان صلوٰۃ ایک لغو حرکت ہے۔ وہ سمجھتے ہین۔ نبی بھی اُمّی صحابہ بھی اُمّی۔ پس انہی کے لائق یہ حکم تھا یہ افراط کا طریق ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو تفریط مین پڑے ہین حقوق اسلام کو کہا گئے۔

نغیر ذرا اس کے طرح طرح کے طریقے نکال بیٹھے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم امۃ وسط ہے۔ پس اعتدال چاہیئے۔ اور درمیانی راہ اختیار کرنی لازم ہے

ہمارے مخالفون نے اپنے آپکو کس طرح کافر بنایا

پھر اس معزز ملاقات کرنیوالے نے (مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا) سے عرض کیا کہ اگر تمام غیر احمدیون کو کافر کہا جائے تو پھر اسلام مین تو کچھ بھی نہین رہتا۔

فرمایا۔ ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہین کہتے جب تک کہ وہ ہمین کافر کہہ کر خود کافر بن جائے۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو جب مینے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے بعد بٹالہ کے محمد حسین مولوی ابوسعید صاحب نے بڑی محنت سے ایک فتوےٰ طیار کیا جسمین لکھا تھا کہ یہ شخص کافر ہے دجال ہے ضال ہے۔ اسکا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ جو ان سے السلام علیکم کرے یا مصافحہ یا انہین مسلمان کہے وہ بھی کافر۔ اب سنو! یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے۔ پس اس مسئلہ سے ہم کس طرح انکار کر سکتے ہین۔ آپ لوگ خود ہی کہدین۔ کہ ان حالات کی ماتحت ہمارے لئے کیا راہ ہے۔ ہم نے ان پر پہلے کوئی فتویٰ نہین دیا۔ اب جو انہین کافر کہا جاتا ہے تو یہ انہی کے کافر بنانے کا نتیجہ ہے۔ ایک شخص نے ہم سے مباہلہ کی درخواست کی۔ ہمنے کہا کہ دو مسلمانون مین مباہلہ جائز نہین اوس نے جواب لکھا کہ ہم تو تجھے پکا کافر سمجھتے ہین۔

اوس شخص نے عرض کیا کہ وہ آپ کو کافر کہتے ہین تو کہین لیکن اگر آپ نہ کہین تو اس مین کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ کہ جو ہمین کافر نہین کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہین کہتے لیکن جو ہمین کافر کہتا ہے اسے کافر نہ سمجھین تو اس مین حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہین ہو سکتا۔

کافر نہ کہتے اگر حدیث نبوی نہ ہوتی

اوس شخص نے کہا کہ جو کافر نہین کہتے اون کے ساتھ نماز پڑھنے مین کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ لا یدخل المومن فی جحر مرتین۔ ہم خوب آزما چکے ہین کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہین۔ ان کا حال ہے۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون

یہ تو سلام کرتے ہین کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہین مگر جب اپنے لوگون سے مخلّی بالطبع ہوتے ہین تو کہتے ہین۔ کہ ہم ان سے استہزاء کر رہے تھے۔ پس جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دین۔ کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگون کو مومن سمجھتے ہین بلکہ اونکو کافر کہنے والون کو کافر سمجھتے ہین۔ تو مین آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیدیتا ہون۔ کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لین۔ ہم سچائی کے پابند ہین۔ آپ ہمین شریعت اسلام سے باہر مجبور نہین کر سکتے۔ جب اس مین یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ تو ہم انہین کس طرح مسلمان کہین۔ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر جانین ... ہم کس طرح سمجھین کہ وہ سچے مسلمان ہین۔ جب ان کے دلون مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی عظمت نہین ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انہون نے فرمایا اُسی کے مطابق عقیدہ رکھے۔

اسپر اس شخص نے پھر مکرر وہی کہا۔ آپ نے پھر بالتفصیل سمجھایا۔ کہ دیکھو پہلے اپنے ملاّن لوگون سے پوچھ تو دیکھین۔ کہ وہ ہمین کیا سمجھتے ہین۔ وہ تو کہتے ہین یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھکر ہے پس جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو جب مخلصی کا پیغام پہونچا تو آپ نے فرمایا پہلے ان سے یہ تو پوچھو کہ میرا قصور کیا ہے سو آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھئے۔ کہ ہم مین کفر کی کون سی بات ہے۔ ہم تو جو کچھ کرتے ہین جو کہتے ہین سب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلال وعزت کا اظہار موجود ہے۔ قرآن مجید مین ہے منہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔ ہم تو تینون طبقون کے لوگون کو مسلمان کہتے ہین مگر ان کو کیا کہین۔ کہ جو مومن کو کافر کہتے ہین۔ جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انہین بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھین گے۔ جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کرین اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھین۔ کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہین ✗

تعلیم نسوان

پھر دوسرے صاحب نے پوچھا کہ تعلیم نسوان کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہین۔ فرمایا حدیث ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ۔ مین پہلے مردون کا ذکر کرتا ہون۔ کہ قبل اس کے جو اسلام کی حقیقت معلوم ہو اور اس کی خوبیان معلوم ہون۔ پہلے ان علوم کی طرف مشغول ہو جانا سخت خطرناک ہے۔ چھوٹے بچون کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدرسہ کی تعلیم دی جائے۔ تو وہی باتین ان کے بدن مین شیر مادر کی طرح پر جائین گی۔ پھر سوا اس کے اور کیا ہے۔ کہ وہ اسلام سے پھر جائین عیسائی تو بہت کم ہون۔ کیونکہ تثلیث وکفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ

ایسا لغو ہے۔ کہ اسے کوئی عقیل وفہیم قبول نہیں کرسکتا۔ البتہ دہریہ ہوجانے کا بہت خطرہ ہے پس ضرور ہے کہ پہلے روز ساتھ ساتھ روحانی فلسفہ پڑھایا جاوے۔ جب آجکل کی تعلیم نے مردوں پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا۔ تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔

ہم تعلیم نسوان کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے۔ مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے تا بیرونی باطل تاثرات سے محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سواء السبیل توبہ۔ تقویٰ وطہارت کی توفیق دے۔

ملازمت کیسی ہو

فرمایا۔ ملازمت اگر نہایت سے روسے تو ایک نعمت ہے جو ہر طرح سے قابل شکریہ ہے اور اگر برخلاف اس کے بدافعال کا مرتکب کرے تو پھر ایک لعنت ہے جس سے بچنا لازم ... تعلق پیدا کرنا ...

بلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہوجاتی ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہو۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی توبہ کرو کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھکر بلائیں ہیں جن لوگوں کا تعلق خدا سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے تعلق بڑی چیز ہے۔ بزیر سلسلہ زلفش طریق عیاری است۔ کوئی انسان نہیں ... جس کے لئے آفات کا حصہ موجود نہیں۔ ان مع العسر یسرا۔ انسان کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

ہر کہ ہان کار دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ نومید ہم مباش۔ کہ رندان بادہ نوش۔ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند۔ امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن وصحت کے ...

اللہ تعالیٰ ظاہر کردیگا کہ راستباز کون ہے۔

دعوی رسالت

فرمایا ہم نے ان معنوں میں کوئی دعویٰ رسالت نہیں کیا جیسا کہ ان لوگوں کو بہکاتے ہیں اللہ جو کچھ ہم اور دعویٰ ہم اللہ منزل ہونے کا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی متابعت کا ہے وہ ہمارا ہمیشہ سے ہے۔

آج کوئی نئی بات نہیں۔ ۲۴ سال سے یہ الہام ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

۲۰۔ مئی ۱۹۰۸ء - مصر۔ صلح سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ جب جنگ موقوف ہوئی تو مسلمانوں کے ساتھ کفار کا میل جول ہوگیا اور انہیں اسلام کی صداقتوں پر نظر کرنے کا موقعہ مل گیا پھر ان میں سے کئی سعید روحیں اسلام کے لئے تیار ہوگئیں۔

خدا کا ہاتھ سب سے بڑھکر طاقتور ہے۔

پنجاب کے مسلمانوں کے لئے انگریزوں کا وجود ایک نعمت ہے۔ اگر انگریز نہ ہوں۔ تو جو کچھ نظارہ ہوتا اس کے تصور سے بھی گھبراتا ہے۔

مسلمانوں کو عیسائیوں سے باوجود اختلاف کے ایکقسم کا اتحاد ہے۔ مگر ہندو تو بالکل الگ ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسٰے علیہ السلام نے انتقام سے کام نہیں لیا۔ کوئی پوچھے کہ کتنے سوسوروں کو ہلاک کردیا۔ پھر کپڑے بیچ کر تلواروں کے مول لینے کا حکم دیا۔

دنیادار

دیکھو کوئی چور ہے۔ اور ایک شخص کا بڑا دوست ہے۔ وہ شخص اس سے احسان ومدارات سے پیش آتا ہے۔ تو وہ چور خواہ کس قدر برا ہے۔ مگر اس شخص کی کبھی بیوفائی نہیں کرے گا اور کبھی اس کے گھر میں نقب نہیں لگائیگا۔ تو کیا خدا چور جیسا بھی نہیں کیا خدا سے وفاداری کا تعلق بے فائدہ جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔

تمام اخلاق حمیدہ اسی کے صفات کے پرتو ہیں۔ جو سچے دل سے اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرقان رکھدیتا ہے۔

خوف الٰہی

صوفی کہتے ہیں جس شخص پر چالیس دن گذر جائیں اور خدا کے خوف سے ایکدفعہ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں۔ تو اس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہوکر مرے۔

اب ایسے بھی بندگان خدا ہیں کہ ۴۰ دن کی بجائے چالیس سال گذر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ بھی نہیں ہوتی۔

دانشمند انسان وہ ہے۔ جو بلا آنے سے پہلے

... سے بہ مصائب رجوع کرتا ہے خدا اس کی تکلیف دبیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچے دل سے تضرع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آور نہیں ہوسکتی۔

ڈاکٹر عبد الحکیم

۱۹۔ مئی ۱۹۰۸ء - عبد الحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ فرمایا۔ ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہوچکیں کتابیں مفصل لکھی جاچکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیوں میں داخل ہے۔

فرمایا ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہوجاتی ہے ہمیں تو سمجھ نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی ۲۰ سال مریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندی گالیاں بول سکتا ہے ہماری تو سمجھ میں نہیں آسکتا مگر ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہوتی ہے۔ عرب صاحب عبد الحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔ عبد الحکیم نے آپکے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ کہ آنیوالی ۲۱ ساون کو آپ کی وفات ہوجائیگی لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کل جعل علی شا کلتہ

خط وکتابت

ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرے بعض لوگ حضرت کی خدمت میں بھی خط لکھتے ہیں اور اپنا پتہ نہیں لکھتے وہ خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے پتہ لکھا تھا تو کاتب خطوط کو یاد ہوگا مگر یہاں اس کثرت سے خط آتے ہیں کہ سب پتے یاد رکھنا ناممکن ہے اس واسطے ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھے ایک صاحب میر ... نام کے ہیں جنکے خطوط حضرت کی خدمت میں آیا کرتے تھے مگر کسی خط پر میر صاحب اپنا پتہ نہ لکھتے تھے جواب تو ہم کچھ ڈھونڈ ... کر لکھتے رہے مگر وہ ناکافی ہونے کے سبب دقت ... رہے اور اس طرح

المفتی

ایک شخص نے جو اپنی جماعت میں داخل ہیں اور پٹواری ہیں بذریعہ خط حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ ہم لوگوں کے واسطے کچھ رسوم گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے لیکن عام رسم ایسی پڑ گئی ہے کہ پٹواری بعض باتوں میں اس سے زیادہ یا اس کے علاوہ بھی لیتے ہیں اور زمیندار بخوشی خاطر خود ہی بغیر مانگنے کے دے جاتے ہیں آیا اس کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں۔ فرمایا۔ اگر ایسے پیسے کی خبر باضابطہ حکام تک بالفرض پہنچ جاوے اور بموجب قانون اس پر فتنہ اُٹھنے کا خوف ہو سکتا ہو۔ تو یہ ناجائز ہے۔

فونوگراف میں نظم

ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا جائز ہے کہ حضور کی نظمیں فونوگراف میں بند کر کے لوگوں کو سنائی جائیں۔ فرمایا اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ تبلیغ کی خاطر اس طرح سے نظم فونوگراف میں سنانا جائز ہے کیونکہ اشعار سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں کو نرمی اور رقت حاصل ہوتی ہے۔

افریقہ میں انجمن احمدیہ کی ضرورت

ہر جگہ سے خبریں آ رہی ہیں کہ انجمن احمدیہ باقاعدہ بن گئی ہے۔ مگر تا حال افریقہ میں پوری چستی کے ساتھ احباب افریقہ کو ایک باضابطہ انجمن میں منسلک کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ہماری رائے میں تمام افریقہ کے واسطے ایک جدا انجمن ہونی چاہیئے جس کا نام انجمن افریقہ ہو۔ اور پھر اس کے ماتحت مختلف شہروں میں انجمن ہونی چاہیئے۔ افریقہ کے معزز دوستوں کو اس کام میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے جو بہت جلد انجمنوں کا انعقاد کرانا چاہیئے۔

ریویو

مقناطیسی قوت

ترجمہ سید عبدالرحمن صاحب آنریری سیکرٹری یونین کلب بیرٹھ

قیمت ۳/ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ جس میں علم مسمریزم کے ابتداء اور ترقی اور اس کے ذریعہ سے امراض کے دور کرنے کا طریقہ عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کتاب اگرچہ چھوٹے چھوٹے پیرے کی ہے مگر اس میں مختلف تجربوں کے ساتھ تمام ضروری امور کا بیان کیا گیا ہے۔ قوت مقناطیسی سے امراض کا علاج بھی طبابت کی ایک شاخ سمجھنا چاہیئے اور اس کے عامل اگر دھوکے سے باز رہیں اور حسن نیت سے کام کریں تو مخلوق الٰہی کو بہت فائدہ پہونچا سکتے ہیں حقیقی علم تو یہ تو وہ ہے جس میں انسان اپنے خدا کی طرف جھکتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان پائیدار اور سچی راحت کا وارث بنتا ہے۔ لیکن دنیوی اور ظاہری ہنر کے رنگ میں جس کا تعلق اخلاق یا مذہب کے ساتھ نہیں علم تو یہ بھی منجملہ مفید علوم کے ہے۔

کرکٹ گائڈ

مصنفہ سید صاحب موصوف مذکورہ بالا

قیمت ا/ اس میں کرکٹ کے متعلق تمام قواعد۔ اصطلاحات وغیرہ کا عمدگی سے ذکر ہے سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ اخیر میں کرکٹ کے متعلق بول چال کے بامحاورہ انگریزی فقرات بمعہ ترجمہ بھی درج ہیں۔ الغرض The Book is small but concise.

تا اطلاع ثانی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے۔

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا

نوٹ۔ لفظ لاہور نہ لکھا جاوے۔ در شہر خط دیر میں آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاہور تشریف آوری کی خوشی و شکریہ میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر بدر نے براہین احمدیہ کی قیمت میں

انتہائی رعایت کی ہے

جو اصل لاگت سے بھی بہت کم ہے۔

براہین احمدیہ

۴ جلد

نہایت خوش خط عمدہ کاغذ پر پرانی براہین کے مطابق چھپی ہوئی تا اطلاع ثانی بجائے ۵ کے ۲/ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو ۲/ اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو ۲/ فی نسخہ کے حساب سے دیجاوے گی

اور مجلد کے لئے ۸/ زائد

درشتین بجائے ۶/ ۴/

مجلد بجائے ۸/ ۶/

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا سے طلب کریں

کھتری سماچار مشین پریس لاہور میں چھپا

ایک انگریز کی حضرت سے ملاقات

دلچسپ اور مفید مکالمہ

(پروفیسر کلیمنٹ ریگ ایک مشہور سیاح ہیئت دان اور لیکچرار ہے۔ اوس کا اصلی وطن انگلستان میں ہے آسٹریلیا میں بہت مدت تک وہ گورنمنٹ کا ملازم افسر صیغہ علم ہیئت رہا۔ سائنس کے ساتھ پروفیسر مذکور کو مذہب سے بھی دلچسپی ہے اور چند کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جبکہ حضرت لاہور میں تشریف لائے۔ تو پروفیسر اوس وقت یہیں تھا اور اوس نے علم ہیئت پر ایک لیکچر ریلوے اسٹیشن کے قریب دیا تھا۔ اور ساتھ میجک لینٹرن کی روشنی سے اجرام فلکی کی تصویریں دکھائی تھیں۔ یہ لیکچر میں نے بھی سنا تھا۔ دوران لیکچر میں پروفیسر کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص اندھا دھند عیسائیت کی پیروی کرنیوالا نہیں بلکہ غیر متعصب اور انصاف پسند ہے اس واسطے میں نے اسے ملا اور حضرت اقدس کے دعوی مسیحیت و مہدویت اور اوس کے دلائل سے اوس کو خبر کی۔ ان باتوں کو سنکر وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ میں ساری دنیا کے گرد گھوما ہوں اور میں تو ایسے ہی آدمی کی تلاش میں ہوں اور حضرت کی ملاقات کا ازحد شوق ظاہر کیا چنانچہ وہ اور اوس کی بیوی دو دفعہ حضرت کی ملاقات کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں آئے اور علمی سوالات کئے۔ اون میں سے پہلی گفتگو درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر)

ابتدائی

انگریز۔ میں اور میری بیوی آپ کی ملاقات کو اپنے لئے موجب فخر سمجھتے ہیں۔

مسیح۔ میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوں۔

انگریز۔ میں ایک سیاح ہوں اور علمی مذاق کا آدمی۔ کائنات عالم پر نظر کرتے ہوئے جب میں دیکھتا ہوں کہ زمین و آسمان میں طرح طرح کے عجائبات بھرے پڑے ہیں اور نظام شمسی کا حال اس قدر وسیع ہے کہ عقل چکر کھا جاتی ہے۔ تو میں یقین نہیں رکھتا کہ ان کا بنانے والا خدا کسی خاص فرقے یا کسی خاص کتاب میں محدود ہو۔ مسلمانوں کا مذہب جو ہے۔ عیسائیوں کا بھی۔ یہودیوں کا بھی۔ میں کسی کی خصوصیت نہیں کرتا۔ میں صداقت کو چاہتا ہوں۔

خدا کسی خاص قوم کا نہیں

مسیح۔ واقعی یہ بات صحیح نہیں کہ ایک خاص فرقے ایک خاص قوم میں خدا اپنا مقام رکھتا ہو۔ صحیح بات یہی ہے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے اور جیسا کہ ظاہری اجسام کے لیے سب کی پرورش کرتا ہے اور اوس نے انسان کے جسمانی آرام کے لئے اجرام سماوی۔ ہوا۔ اناج۔ پانی وغیرہ اشیاء پیدا کیں۔ ایسا ہی وہ روحانی زندگی کے لئے بھی سامان مہیا کرتا رہتا ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی قرآن میں لکھا ہے کہ خدا رب العالمین ہے۔ وہ ہر زمانہ میں ہر قوم کی اصلاح کے لئے اپنے پاک بندے بھیجتا رہا ہے اور بھیجتا رہے گا۔ وہ وقتاً فوقتاً اصلاح کرتا رہا اور کرتا رہیگا ان من امة الا خلا فیها نذیر۔ یعنی کوئی بستی اور قوم نہیں جسمیں خدا کیطرف سے نذیر نہیں آیا۔ کتابوں میں جو اختلاف ہے۔ وہ درحقیقت اختلاف نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں قابل اصلاح امور کی اصلاح ہوتی رہی ہے اس کی مثال طبیب کے نسخے سے دیجاتی ہے جوں جوں بیمار کی حالت بدلتی جاتی ہے۔ نسخہ بھی بدلتا جاتا ہے دنیا میں جب اعمال کا فساد بڑھ جاوے اور لوگوں کی عملی زندگی بالکل خراب ہو جاوے اور اعتقادات میں بھی فساد پڑ جاوے۔ لوگ خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کیطرف مشغول ہو جائیں تو اوس کی عزت تقاضا کرتی ہے کہ کسی مصلح کو پیدا کرے۔ اصلاح خدا کے قانون قدرت سے باہر نہیں جیسے ہم لوگوں کے لئے وہ ہوا [illegible] وہ اناج مفید نہیں۔ جو آدم کے وقت تھا۔ بلکہ تازہ ہوا تازہ برسات تازہ اناج کی ضرورت ہے اور ضرور ہے کہ ہمارے لئے الگ موسمی برسات ہو۔ اسی طرح خدا کی عادت ہے کہ آسمانی سلسلہ کی گذشتہ پرورش ہمارے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی خدا کا منکر ہے تو اوس کے لئے بحث کا الگ طرز ہے اگر کوئی خدا کے وجود کا قائل ہے تو ان دو سلسلوں کو مقابل رکھ کر فائدہ حاصل کرے یعنی ایک جسمانی سلسلہ اور ایک روحانی سلسلہ۔ جیسے وہ خدا موسمی برسات و ہوا سے جسمانی سلسلے کو تازہ کرتا رہتا ہے اسی طرح روحانی سلسلہ کو روحانی بارش سے۔ اگر جسمانی سلسلے کی پرورش کرنے والی اشیاء آب نایید ہو جاویں تو وہ سلسلہ نہیں رہتا اسی طرح اگر کہیں کہ روحانی سلسلے کے لئے جو کچھ تھا (از قسم وحی و الہام و نشانات) وہ پیچھے رہ گیا۔ تو روحانی سلسلہ بھی مردہ ہو گیا سمجھو اور یہ ناممکن ہے۔ پس کیا یہ ضروری نہیں کہ زمانہ میں معارف و تازہ حقائق پیدا ہوں۔

انبیاء کا جو سلسلہ چلا آتا ہے اس کو ایک ہی نقطہ رکھا گیا ہے ایک نہیں۔ جو لوگ اپنے پاس ثبوت رکھتے ہیں اون کو معمولی انسان کہنے سے کہ یہ معمولی آدمی ہوں رد نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا حق ہے تو یہ کہ وہ ثبوت طلب کرے۔ سو ہم بتلاتے ہیں۔ کہ ہمارا ثبوت قصے کہانیوں پر موقوف نہیں بلکہ ہمارے موجودہ وقت موجودہ ہیں۔ بڑے سے بڑا ہیئت دان نظام شمسی پر نظر ڈالنے سے منصف مزاج ہو گا۔ تو یہ کہیگا۔ کہ کوئی اس کا صانع ہونا چاہیئے مگر نبی یہ بتاتا ہے کہ واقعی "خدا" ہے

دنیا کب سے ہے

انگریز۔ یہ ایک چھوٹی سی زمین ہے۔ میں یقین کرتا ہوں اور بھی کئی زمینیں میں اور اور بھی کئی سلسلے ہیں۔ مجھے یہ عقیدہ غلط معلوم ہوتا ہو کہ صرف چند ہزار برس سے دنیا کی پیدائش شروع ہوئی۔ اور خدا نے آدم و حوا کو پیدا کیا۔ پھر ایک پھل کھانے سے اون کی سب اولاد گنہگار ہو گئی۔

مسیح۔ ہم کب کہتے ہیں کہ صرف یہی زمین ہے جسمیں خدا کی خدائی ہے۔ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آیا۔ [illegible] ستارے وغیرہ میں آبادی ہے اور ایسی مخلوق اس [illegible] ہے جو [illegible] کی محتاج ہو۔ تو خدا نے وہاں بھی ضرور ہی پیدا کئے۔ دوسرا عقیدہ بھی غلط ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ ولا تزر وازرة وزر اخرى۔ کوئی کسی کے لئے گنہگار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ہرگز یہ مذہب نہیں۔ کہ اسی چھوٹی سی زمین میں جو کچھ ہے بس یہی ہے اور اسی کے لئے سب سلسلہ ہے۔

حقیقت گناہ

انگریز۔ دو باتیں پوچھنی چاہتا ہوں گناہ کس چیز کو کہتے ہیں۔ ایک ملک کا آدمی ایک چیز کو گناہ قرار دیتا ہے۔ دوسرا اوس کو نیک ثواب علمی طور سے یہ مانا جاتا ہے۔ کہ انسان کیڑے سے ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہونچا ہے اور آخر اس کے لیے یہ امتیاز پیدا ہو گیا۔ اس امتیاز کے ذریعے سے ایک کو اچھا اور ایک کو برا کہتا ہے۔ دوم شیطان کیا چیز ہے اور خدا ایسا وسیع علم والا قادر ہو کر کیوں [illegible] دیتا ہے کہ شیطان اپنی بدی پھیلاوے۔

مسیح۔ [illegible] کو ماننے ہیں۔ اس مذاق پر ہم گفتگو کرتے ہیں۔ انسان کی زندگی اسی دنیا تک محدود

موعود آسمان سے مقتدا اولیاء اللہ ہوئے اور آنیوالا مسیح یا مہدی ... خصوصاً اصغر علی - ان سب کی نسبت یہی سوال ہو سکتا ہے - فما هو جوابکم فهو جوابنا -

(۴) [illegible] ...

بیٹا ... سے مراد گرد و کثیر لیڈیا دون کی علامت کو ہو دہ ... ان تعلیم اکثر ... فی الارض ... ہم کو بیان کرتے ہیں - کہ ... کا اجماع ... سے کے خلاف احمدیوں کا فتویٰ

(۵) اگر ایک پیشگوئی بھی صحیح ہوئی ہو - تو میں ایمان لاؤنگا حضرت! پیشگوئیاں تو ہزارہا پوری ہو چکیں مگر آپ لو لا انزل علیہ آیۃ پکارتے چلے جاتے ہیں - آپ جیسے بڑا اعتراض جب پیشگوئی پر ہے جتنے میں پیش کرتے - انشاء اللہ ایک دن خادم مسیح موعود کا آپ کی تشفی کر دیگا -

(۶) مرزا صاحب کو کیا مست لئے پھرتا ہے - پانچوں تو مرند کرنے میں ہی پاؤں باقی ہیں - چلو میں تمہیں کوئی قریبی جگہ والے کو دکھا دو - اصغر علی صاحب! آپ غور کریں یہ حملہ آپ نے تمام انبیاء کرام اور ہمارے سید و مولے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر کیا ہے یا حضرت مرزا صاحب پر! ایک مدعی علم و فضل کے منہ سے یہ کلمات - مگر میں تو انگشت بدندان رہ گیا - دیکھنا مامورین اللہ سے بعض کو تنبیہ ... کو ... پہنچایا

ایک اور صاحب آئے تھے - آپ نے تالیوں کا ایک لمبا فقرہ یاد کر رکھا تھا - جو ایک دم میں کہہ جاتے تھے آپ نے ایک اشتہار پڑھا - جس میں حضرت اقدس اپنی جماعت کو نصیحت کرتے تھے - کہ تم کامل ایمان پیدا کرو - اور ٹھٹھے کی مجلسوں سے الگ رہو - پھر آپ نے عجب منطق چھانٹی - چنانچہ کہا کہ اس سے ثابت ہوا - کہ مرزائیوں میں ایمان نہیں - جبھی تو کہا گیا کامل ایمان پیدا کرو - اور وہ ٹھٹھے کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں - جبھی اس سے منع کیا - کوئی اس بندہ خدا سے پوچھے - کہ کسی چیز سے نہی اس کے وجود پر دال ہے - تو لا تقربوا الزنا کہتے وقت تمام مخاطب صحابہ اس میں نعوذ باللہ ملوث تھے؟ کیسی بیہودہ دلیل ہے - پھر آپ نے ایک نظم حضرت صاحب کی پڑھی - جب سے

کہ ہیں انبیاء مگر بخدا - ... بڑھکر مقام احمد ہے

پر چسپاں کرنے کو غلط کیا کہ یہاں احمد اپنے تئیں کہتا ہے مولانا عبد اللہ صاحب ٹونکی نے آواز دی - نقل کفر کفر نباشد - یہ ان لوگوں کی سمجھ کا یا نیک نیتی کا نمونہ ہے -

پھر مولوی غلام اللہ قصوری نے اپنے استعارہ کا حال بیان کیا اور اس کے ضمن میں عجیب عجیب باتیں کہیں - جب سے کسی نا واقف کو معلوم ہوتا ہو گا کہ گمان ہوتا تھا - ایک طرف تو کہا کہ نبوت بکلی مسدود ہو چکی ہے - جزوی نبوت کیا چیز ہے - دوسری جانب پھر خود ہی مونہ سے نکل گیا - خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے - آپ اپنے خواب بیان کرتے تھے اور جزوی نبوت کا دعوٰی اپنے لئے منسوب کرتے جاتے تھے - حضرت صاحب کو بری صورت میں دیکھنے کا بار بار ذکر کرتے اور آئینہ خیال کرتے - کہ مومن اللہ کا چہرہ آئینہ کا کام دیتا ہے - پھر ایک طرف تو کہا کہ میں نے طلب حق کے لئے استخارہ کیا - دوسری طرف یہ کہتے تھے مرزا صاحب کو کہا کہ میں تمہارا سخت مخالف ہوں (یعنی استخارہ تو کل خیالات نفسانی سے پاک ہو کر کیا جاتا ہے) ... مخالفت کا خیال ساتھ رکھ کر اور پہلے ہی ایک رائے قائم کر کے - پھر ایک طرف تو کہا - کوئی خدا کا بندہ اور پیر ... طاقت مرزا صاحب سے کراتے - وہ اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کریں - سب سے پہلے ایمان لانے والا میں ہوں - دوسری طرف دو بارہ یہ کہا - کہ اگر مرزا اس جگہ میں ... اس کو اوٹھا کر آسمان پر لے جائے اور پھر آسمان سے نیچے اتار لائے اور کہے یہ ہے غلام احمد تو مجھ پر ایمان لا تو میں ہرگز نہ مانوں - مجھے اس متناقض کلام سے سخت حیرت ہو رہی تھی - پھر مسلمانوں کو بار بار بھڑکایا کہ تم کچھ کرتے نہیں - گورنمنٹ میں مرزا کے خلاف عرضی ہو - ادھر یہ مولوی اصغر علی ... نے ایک کتاب سے عبارت پڑھی اور کسی نو بخشیہ فرقے کا ذکر کیا - اور اون کے ضال و مضل ہونے کی یہ دلیل دی کہ وہ کہتا تھا - میں تمہارے اختلافات اٹھانے آیا ہوں اور عقائد فاسدہ کی اصلاح کرنے اسی طرح مرزا کہتا ہے - پس یہ جھوٹا ہے - کیوں جناب اگر یہ قول کسی کے کذب کی دلیل ہو سکتا ہے - تو امرت لاعدل بینکم - و لا بین لکم بعض الذی تختلفون فیہ - کہنے والے پر بھی یہی فتوٰی لگا دو گے - پھر بیان کیا کہ اس قسم کے لوگوں کو زجر و توبیخ چاہیئے باز نہ آئیں - تو واجب القتل ہیں - مجھے مولوی اصغر علی صاحب کے خوفناک خیالات و عقائد سے

جو وہ احمدیوں کی نسبت رکھتے ہیں ڈر ہے - کہ وہ کہیں اسلامیہ کالج کے بہت سے احمدی لڑکوں کے لئے تکلیف دہ ثابت نہ ہوں کیونکہ جو احمدیوں کو واجب القتل سمجھتا ہے اور اس کو جلسہ میں اعلان کرتا ہے وہ احمدی طلباء کو محبت و شفقت سے کیا پڑھائے گا - کہیں یہ عقیدہ عملی صورت میں رنگ نہ لائے - انجمن حمایت اسلام کی کارکن کمیٹی کی خصوصیت سے توجہ درکار ہے - کیونکہ ہماری جماعت کے بہت سے طالب العلم ان سے پڑھتے ہیں - پھر حمایت الاسلام کا ملازم اور نمک خوار ہو کر اونہوں نے حمایت الاسلام کی تو ہین کی اور خاموش رہے - رجب جعفر زٹلی صاحب بالقابہ نے دو چار بار حمایت اسلام والوں کو اسلام کا مخالف کہا اور بیان کیا کہ اونہوں نے ہمیں وعظ کے لئے اپنے کالج کی زمین نہیں دی - اس کے بعد ایک پنجابی شاعر نے منظومات سے یا ایک نظم پڑھی - اس پر خوب خوب تالیاں بجائی گئیں - یہ سب کچھ علمائے کرام مولوی اصغر علی روحی مولوی فاضل عبد اللہ ٹونکی وغیرہ حضرات کی موجودگی میں ہوا - کیا تالیاں پیٹنا شرعاً جائز ہے اور کیا ان علماء میں سے کسی نے منع کیا - کیا ذاتی حملے اور ایسی فحش گالیاں بک کر احمدیوں کا دل دکھانا شرافت تھا اور پھر یہ کہ اس نظم کو چھاپا جائے - مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں یہ نظم کبھی نہ چھپیگی - فحش نویسی کے جرم میں ماخوذ ہو جانا نہایت ہی یقینی امر ہے -

سب سے اخیر میں ان علماء کی شرافت و متانت و علمیت کی فاتحہ پڑھتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا مولوی نور الدین صاحب درس دیتے ہیں - مگر کیا کوئی غیر احمدی ثابت کر سکتا ہے - کہ کبھی اشارۃً یا کنایۃً چہ جائیکہ صراحتاً مولوی صاحب نے کبھی اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے کسی کو برا بھلا کہا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ اونہوں نے کبھی خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر بھی نہیں کیا - یہ ہے ان کی ... ✕

نوٹ ۱ جو محبت اور اخلاص حضرت الحاج المکرم مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے - کہ آپ باوجود ایک ایسا طبیب ہونے کے جو کسی بڑے شہر میں رہکر کم از کم ایک ہزار روپیہ ماہوار بلا تکلف بغیر کسی اشتہار دینے کے کما سکتے

صفحہ ... پر ۶ دیکھیں

باری تعالےٰ نے ہے اوس نے سورج چاند و دیگر اجرام سماوی کو انسان کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ وہ جب پیٹ میں تیار ہوتا ہے تو اجرام سماوی کی تاثیرات سے فائدہ اوٹھاتا ہے۔ سبعہ سیارہ کا اثر بھی ہے۔ یہ تاثیرات ہماری شریعت کے مخالف نہیں۔ لیکن ہم ایسی بات کو جو ثابت شدہ نہ ہو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ انسان کی ترتیب میں اجرام سماوی کا حصہ بھی ہے۔ جیسے کہ چاند کی روشنی سے پھل پکتے ہیں انار سے پھٹنے اور پھوٹنے کی آواز بھی نکلتی ہے۔

روح کے اقسام

پیرو فیسر۔ کیا جو کچھ مکھیوں میں اور دوسرے پرندوں میں ہے اوس کا نام بھی روح ہے

مسیح موعود۔ روح تین قسم کی ہے۔ روح نباتی حیوانی۔ انسانی۔ حقیقی کمالات کی جامع حقیقی زندگی کی وارث انسان کی روح ہے۔ یہ حیوانات کی روح اس سے کم درجہ نباتات کی اس سے کم۔ نباتات میں بھی ایک قسم کا احساس ہوتا ہے۔ ایک بوٹا ہے جب کسی گھر میں لگا یا جائے جب چھت قریب آ جاتا ہے تو وہ اپنا رخ کسی اور طرف پھیر لیتا ہے۔ چھوئی موئی ایک بوٹی ہے۔ اس میں بھی شعور ہے۔ اب اس سے زیادہ ان معاملات میں پڑنا اور کنہ حقیقت میں پہونچنے کی کوشش فضول ہے

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

انسان قابل عفو

پیرو فیسر۔ جب ہم ایمان رکھتے ہیں کہ انسان خدا کی طرف سے ہے۔ مگر وہ نیکی کیطرف جاتا ہے۔ تو کیا اوس کی غلطی قابل معافی نہیں؟ کیا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ انسان بغیر اس کے نجات نہ پائے گا۔ جبتک اس کے لئے ایک کفارہ نہ ہو۔

مسیح موعود۔ یہ عقیدہ بالکل لغو ہے انسان اپنے اعمال صالحہ سے خدا کے فضل کو جذب کرتا ہے اور اس فضل پر اس کی نجات ہے۔ دنیا میں دیکھ لو کہ انسان تخم ریزی کرتا ہے۔ پھر اس پر محنت کرتا ہے آخر اس کا نتیجہ پاتا ہے۔ کسی کفارہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسیطرح الدنیا مزرعۃ الاخرۃ۔ جو بوؤ گے ویسا پاؤ گے۔ اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے۔ اوس کی رحمت سب پر عام ہے۔

پیرو فیسر۔ واقعی یہ میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ انسان لاکھ نیکی کرے۔ پھر بھی اوس کی نیکی رائیگان جائیگی جب تک کفارہ پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد اوس نے مع اپنی ہم سفر کے کھڑے ہو کر شکریہ ادا کیا۔ اور اس امر کا اظہار کیا کہ مجھے اپنے سوالات کا جواب کافی اور تسلی بخش ملنے سے بہت خوشی ہوئی۔ اور مجھے پورے طور سے کامل اطمینان ہو گیا۔ اور یہ اطمینان دلانا خدا کے نبی کے سوا کسی سے ممکن نہیں۔ (م)

ہمارے مخالفین کس حال میں ہیں

جب سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود لاہور میں آئے ہیں آپ کے مکان سے کچھ فاصلہ پر ایک میدان ہے جس میں چند مولوی بھی روزانہ شام کے وقت جمع ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں شامل ہونے والے لوگ قابل ذکر نہیں۔ جو دھکا ان کو ہوتا ہے اوس کا نمونہ شاید یہی کافی ہو گا۔ کہ ایک دن میں اتفاق سے وہاں گیا۔ چونکہ وہ زمین بر لب سڑک ہے اس واسطے سڑک پر میں چند منٹ کھڑا ہو گیا۔ ایک مولوی صاحب وعظ کر رہے تھے۔ کہ لوگ خلاف قرآن کے ہوتے ہیں۔ قرآن سے کیا ہوتا ہے۔ قرآن تو شیطان نے بھی پڑھا ہے اور یہ عجیب سوءِ ادب قرآن کو پھیر لیا۔ ہم کو کیا۔ بیٹھے رہو اپنے مذہب پر پختہ رہو اور بس۔ یہ ہمارے مولوی صاحب ہیں اور وہ زور دیتا کہ وہ ایسے ہوتے۔ ورنہ مسیح موعود کی آمد کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایک دن اسی میدان میں شہر کے بہت سے مولوی بھی جمع ہوئے تھے۔ جن کی تقریروں کو ہمارے نامہ نگار نے محبوب رب کی خاطر جا کر سنا تھا۔ اور اون کی رپورٹ درج ذیل ہے اس کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہمارے مخالفین کس دکھ کی حالت میں ہیں لیکن بالمقابل حضرت مسیح موعود کا سلسلہ اپنی روزانہ ترقی میں اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ اب آپ کو ایسے بیہودہ امور کیطرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ شاید آپ کو یہ خبر بھی ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ کہ مخالف کیا بکواس کرتے پھرتے ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ ان لوگوں کی مخالفت کی زد سے بہت اونچا نکل گیا ہے بہر حال وہ رپورٹ یہ ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۲ مئی کی شام وہی جمین لاہور کے علماء کی تہذیب کا نمونہ دکھایا جا رہی تھی۔ شرافت۔ متانت۔ علمیت کا جنازہ پڑھ دیا گیا۔ اس قدر مغلظات فاحشہ کہی گئیں لعنت کے لفظ سنائی گئیں۔ کہ میں نہیں خیال کر سکتا اس سے بڑھکر اور کونسا توہین آمیز جگر دوز لفظ تھا جو استعمال کیا جاتا۔ میں مخالف سے مخالف تقریر و تحریر کو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ سننے پڑھنے کے لئے تیار ہوں اور میرے دوست خوب جانتے ہیں۔ کہ سہ

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

کے اصول پر میں کس قدر کار بند ہوں مگر تاہم افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے مغلظات کی مجھے ان علماء سے ہرگز امید نہ تھی۔

مولوی اصغر علی صاحب کو میں عالم سنتا تھا اور میرا خیال تھا کہ معارضہ کی قوت بہ نسبت کے جو دوسروں میں ہے زیادہ اس کو۔ افسوس کہ انہوں نے نہایت رکیک باتوں سے کام لیا جن کی ایسے مدعی علم و فضل سے امید نہیں کی جا سکتی۔ ان سے کچھ جو سنجیدہ پن پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی سے ڈرتے ہیں مبادا اگر کہیں سامنے آ جاوے تو شرمندے ہی ہوں۔

(۱) آپ نے بیان کیا کہ مرزا صاحب نبی کہلا کر اللہ سے انکار کرتے ہیں۔ پھر آپ نے منکر کو جھوٹوں اور کافر کہا۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ آپ نے ... حضرت مرزا صاحب کو کہا ... کا الہام آپ کا انکار ہے ... اور خدا کے کلام کا منکر جھوٹا ہی نہیں کافر بھی ہے۔ پہلے آپ تو صحیح نقل ضروری ہے ... کے انکار سے سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ جو اسے تہمت لگاتا ہے ... کافر ہو جاتا ہے۔ پہلے کسی کو کافر نہیں کہا گیا۔

(۲) یہ ملائکہ کے منکر ہیں۔ معراج کے منکر ہیں حشر اجساد کے منکر ہیں۔ معجزات کے منکر ہیں۔ میں اس کے جواب میں یہی کہوں گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ع

چہ گفتی دلیلش بیار

(۳) کہا۔ میں نے ایک احمدی سے کہا مرزا صاحب جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ میں قرآن و سنت ہے یا غیر۔ عین ہے تو ان کی آمد کی ضرورت باطل۔ اگر غیر ہے تو بھی باطل۔ اس دلیل پر بڑا نخوت و ناز تھا مگر حماقت و جہل مرکب کا پردہ اٹھ جانے سے اس کی کمزوری کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ باقی آئندہ

نہیں۔ بلکہ وہ ایک قسم کی دائمی زندگی رکھتا ہے۔ تمام قسم کی راحت وخوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ جو شخص اس کو چھوڑتا ہے۔ خواہ وہ کسی پہلو سے چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں اسے کہا جاتا ہے کہ اوس نے گناہ کیا۔ پھر خدا نے محض انسانوں کی فطرت پر نظر کرکے جو اعمال ان کے حق میں مضر پڑتے ہیں۔ اون کا نام گناہ رکھدیا اون میں سے بعض مناہی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی نہی کی حکمت تک انسان نہ پہونچ سکے۔ جو شخص چوری کرتا ہے وہ بیشک دوسرے کا نقصان کرتا ہے مگر اس کے ساتھ اپنی پاک زندگانی کا بھی نقصان کرتا ہے۔ اسی طرح جو زنا کرتا ہے۔ وہ بھی دوسرے کے حق میں دست اندازی کرنے کے علاوہ اپنا نقصان بھی کر لیتا ہے۔ پس جس قدر باتیں انسانی پاکیزگی کے خلاف ہیں جن سے انسان خدا سے دور ہو جاویں۔ وہ گناہ ہے بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو عام سمجھ میں نہ آسکیں مگر یقین رکھو کہ خدا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ وہ انسان کے لئے وہی بات تجویز کرتا ہے۔ جو اس کی فطرت کے لئے بہت ضروری ہو۔ جیسے ڈاکٹر بیمار کے لئے کچھ تجویز کرتا ہے۔ اب بیمار اس پر اعتراض کرے تو یہ اوس کی غلطی ہے۔ بیمار کو تو ڈاکٹر کا مشکور ہونا چاہیئے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان میں خدا نے زہرناک مضر اشیاء کی نسبت نہ بتاتا تو وہی اس کا اختیار تھا۔ مگر وہ رب العالمین ہے اس نے اس سے نے بتا دیا۔ جیسے بیماروں کے لئے پرہیز ہیں اور اون کو توڑنا گناہ ہے۔ اسی طرح روحانی سلسلہ میں بھی پرہیز ہیں جن پر کاربند رہنا خود ادمی کے لئے مفید ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ انسان کی سچی پاکیزگی اور سچی راحت اور آرام کا موجب خدا کی محبت اور اس کا وصال ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنے تقدس کی وجہ سے نہیں چاہتا۔ اون کا نہ چھوڑنا گناہ ہے۔ پھر یہ بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہ والی چیزوں کو تقریباً تمام قومیں گناہ مانتی ہیں مثلاً سب مذاہب میں چوری۔ جھوٹ۔ زنا گناہ ہے اور سب کو تسلیم ہے۔ کہ یہ اللہ کے تقدس سے خلاف انسانی فطرت کے مضر ہیں۔ پھر ہر ایک شخص اپنے گناہ کو محسوس کر لیتا ہے ایک شخص کسی کے بچہ کو مارے وہ خود محسوس کر لیتا ہے کہ میں نے برا کیا۔ بچہ ... دے۔ تو سمجھتا ہے۔ کہ نیکی کی۔ پس گناہ کی پہچان مشکل نہیں۔ اور نہ اس کا ثبوت ... ہے

کوئی ایسا اختلاف نہیں۔ شیطان کے بارے میں جیسے کہ میں نے کئی مرتبہ بیان کیا۔ انسان کی سرشت میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں۔ ایک قوت نیکی کیطرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ یہ اس لئے تا اس آزمائش میں پڑکر پاس ہو اور بدی سے رکنے کا ثواب پائے اور الٰہی اطاعت کا انعام حاصل کرے۔ دوسرے لفظوں میں۔ اس بدی کے محرک کو شیطان کہو۔ ہم اکیلے شیطان کے قائل نہیں۔ بلکہ ہم تو شیطان کے ساتھ فرشتہ کے بھی قائل ہیں۔ ہم ان باتوں کے قائل نہیں۔ جیسے عیسائی کہتے ہیں۔ بلکہ ہم داعی خیر کو فرشتہ اور داعی شر کو شیطان سے تعبیر کرتے ہیں

باعث وجود گناہ

انگریز۔ گناہ کا وجود ہی کیوں ہے

مسیح۔ خدا کسی بدی کا ارادہ نہیں کرتا نہ وہ بدی پر راضی ہے۔ مگر اوس نے انسان کو نیکی و بدی کا اختیار دیا۔ تا نیکی پر ثواب کا مستحق ہو۔ کیونکہ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا۔ تو خیر کا بھی نہ ہوتا۔ اس بات کو خوب سمجھ لو۔ کہ اگر گناہ نہ ہو تو خیر بھی نہ ہو۔ نیکی کیا ہے یہی کہ اگر چوری کا موقعہ ہو۔ تو چوری نہ کرے۔ زنا کا موقعہ ہو زنا نہ کرے۔ اب دیکھو۔ چوری و زنا کا وجود تھا۔ جبھی تو اس سے رکنے کا نام نیکی ہوا۔ پس بدی کے پیدا کرنے میں یہ حکمت تھی۔ در اصل یہ بھی نیکی کی خدمت میں لگی ہے۔ دوسرا جواب یہی ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو مانتا اور اوسے علیم وحکیم جانتا ہے۔ اسے اس کے فعلوں پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً کوئی شخص پوچھے۔ سورج اس طرف کیوں جاتا ہے۔ اس طرف کیوں نہیں جاتا۔ تو یہ غلط ہے

اس کے بعد پھر زیادہ تشریح کے طور پر فرمایا۔

ایک شخص چیخنے کے سوا نہیں بول سکتا۔ جو کسی کو پسند نہیں ہے اور دوسرا وہ ہے جسکی آواز ہی نرم ہے تو اب نرم آواز کو ثواب پہلے ہی کو ملیگا۔ ... کہ ایک ہی حالت رکھتا ہل ہی نہ سکتا۔ تو اوس کے لئے کوئی کام نیکی ہو ہی نہ سکتا۔ اصل میں افراط و تفریط کی حالت ہی نیکی بناتی ہے۔ پھر چونکہ اوسے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ہر طرح ہر پہلو میں ترقی کر سکتا ہے۔ اس لئے در اصل بدی نیکی بنانے میں مدد دے رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بدی کی طاقت انسان میں نہ ہوتی۔ تو نیکی کا وجود ہی نہ ہوتا۔ مثلاً پرندے ہیں وہ ایک ہی طرز پر ہیں اب ان کا کوئی کام نیکی کا نہیں سمجھا جاتا۔ جیسا کہ بدی کا نہیں سمجھتے

انسان میں اگر اخلاق ذمیمہ نہ ہوتے۔ تو کس طرح اس کے خلاف کو اخلاق حمیدہ کہتے۔ جب ہم کہتے ہیں فلاں نیک ہے۔ تو بدی کا تصور اوس کے ساتھ ضروری ہے یعنی فلاں بدی کے خلاف اچھے اخلاق میں۔ اگر ایک ہی پہلو پر انسان کو پیدا کیا جاتا۔ تو دوسرے پہلو پر ثواب یا عقاب نہ ہوتا۔ اللہ نے ہر انسان کو دونوں پہلوؤں پر قادر کیا ہے۔ جب ہی نیکی طرف جانے سے انعام ملتا ہے۔ کیونکہ اوس نے نیکی کی۔ مگر اس نیکی کا وجود جب ہی ہوا کہ پہلے اس میں انتقام کی قوت تھی۔ اگر کسی کے ہاتھ نہیں اور وہ کہے کہ میں نے فلاں بے گناہ کو مکہ نہیں مارا۔ تو یہ نیکی نہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کوئی انکار کرسکے۔ کیونکہ بدیہیات محسوسہ مشہودہ کا انکار نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک قوت جو انسان کو دیگئی ہے۔ وہ بذاتہ بری نہیں بلکہ اس کا بد استعمال (خلاف موقعہ ومحل) اوس سے بدی پیدا کراتا ہے۔

اتنا سننے کے بعد انگریز کے دل میں ایک سائنس کا مسئلہ پیدا ہوا۔ کہ دنیا میں دو طاقتیں ہیں۔ مثبت اور منفی۔ مثبت کو استعمال کرتے جائیں۔ تو منفی بڑھتی جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم نیکی کو استعمال کریں گے۔ تو بدی بڑھکر دنیا کو تباہ کر دے گی۔

اس پر اسے سمجھا دیا گیا۔ کہ خدا اور انسان کے درمیان ایک خاص تعلق ہے۔ انسان اللہ کو ملنا چاہتا ہے۔ اس میں جدائی ڈالنے والی چیز گناہ ہے۔ جوں جوں تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک خاص نقطہ پر پہونچکر جھٹ ایکدوسرے سے مل جاتا ہے

نجات عیسوی

انگریز۔ میرے دو سوال ہیں (۱) عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ شیطان سے دنیا گمراہ ہوگئی۔ خدا نے پھر دوبارہ آکر اسے پیدا [illegible]

مسیح۔ ہم تو اس کو لغو سمجھتے ہیں۔ جو اس کے قائل ہیں اون سے پوچھا جائے۔

ترقی ہے یا تنزل

انگریز۔ دنیا کے علم نظارہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسان ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کیطرف ترقی کر رہا ہے مگر عیسائی کہتے ہیں کہ انسان اعلیٰ سے ادنیٰ حالت کو پہونچا۔ پہلے اوس نے آدم کو پیدا کیا اور وہ گناہ سے ادنیٰ حالت کو پہنچا

مسیح۔ ہمارا عیسائیوں سا عقیدہ نہیں بلکہ ہم نتیجہ قول کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آدم کو جو جنت سے اتارا

بقیہ امر سلکاری اور یہ ہے ہمارا حوصلہ و تحمل و بردباری۔ کہ یہ سب کچھ سنکر احمدی جماعت نے کوئی جوش نہیں دکھلایا۔ ان کے سینے چھلنی کر دئے گئے۔ مگر انہوں نے اُف تک نہیں کی۔ یہ امام ہمام کی مقدس تعلیم کا نتیجہ ہے سننے والے سنیں۔ دیکھنے والے دیکھیں۔ غور کرنے والے غور کریں۔

تشحیذ الاذہان

چونکہ رسالہ کی چھپوائی کا انتظام قادیان میں عمدہ طور سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاہور میں چھپوائی کا بندوبست کیا جاوے اس لئے ماہ جون کا رسالہ بروقت شائع نہیں ہو سکیگا احباب مجھے معذور سمجھیں۔ انشاء اللہ جون و جولائی کا پرچہ اکٹھا شائع ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

عبد الرحیم مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۔ ہیں اور باوجود ایک زمیندار جائداد اور دوسرے مکانات کے حضرت مہدی کی خاطر ایک گاؤں میں رہتے ہیں اور ایسے عشق (اگر یہ لفظ بولنا درست ہے) سے رہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ان کو ایک لاکھ روپیہ روزانہ بھی دے تو وہ ایک روز کے واسطے الگ نہیں ہونا چاہتے۔ ان اپنے امام کا حکم ہو تو پھر جان بھی قربان ہے ہر ایک سفر کیا ہر ایک محنت سے سخت تکلیف برداشت کرنے کیواسطے طیار ہیں۔ یہ وہ محبت کا رنگ ہے جو کوئی مرید اپنے مرشد کے لئے نہیں دکھا سکتا۔ لیکن باوجود ایسی محبت کے آپکے وعظ زیادہ تر عظمت الٰہی کے بیان اور تقوے اور صلاحیت کے طریق سکھلانے پر اور حقانیت اسلام کے دلائل پر مشتمل ہوتا ہے اسی ضمن میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر بھی آ جائے تو آ جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے بیان کرنے میں وہ اکثر ایسے محو ہوتے ہیں کہ اپنے امام کے خاص بیان کیطرف بھی کم آتے ہیں چہ جائیکہ مخالفوں کا ذکر چھیڑ بیٹھیں اور ایسے لوگوں کے تذکرے سے اپنا اور سامعین کا وقت ضائع کریں۔ ہاں حضرت مسیح موعود

بدر مسیح لاہور

مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۱۰ء

خدا کی تازہ وحی

۹ مئی ۱۹۱۰ء۔ ۱۔ سرنگ

۲۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۱۰ء۔ ڈر و مت مومنو

۱۷ " " ۔ انی مع الرسول اقوم

بیعت لاہور میں سلسلہ بیعت بہت کثرت سے جاری ہے۔ اور اس قدر مریدین سلسلہ حقہ میں ان تھوڑے سے ایام میں داخل ہوئے۔ کہ ہم سردست ان کے اسماء کو اخبار میں درج کرنے کی گنجائش نہیں دیکھتے۔ لیکن انشاء اللہ کوشش کی جاوے گی۔ کہ وہ سب نام درج ہوں گے۔ باوجود اس مخالفت کے جو بعض ناواں اب تک کر رہے ہیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

احمدیہ ہال باہر سے آنیوالے مہمانوں کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں ایک نان بائی کی دکان کا انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں سے کھانا عمدہ مل سکیگا اور احباب کو انشاء اللہ تکلیف نہ ہوگی۔

تقریر حضرت کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱ مئی کو اتوار کے دن ہوگی۔

درس قرآن حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں ہوتا ہے یہ درس ابتداء قرآن شریف سے شروع کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نا...

اعلان متعلق بورڈ و عمارت مدرسہ تعلیم الاسلام

تمام احباب کو جن کے بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتے ہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہر ایک قسم کا روپیہ متعلق اخراجات خوراک وغیرہ بورڈنگ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ روانہ کیا کریں۔ کیونکہ بحکم صدر انجمن احمدیہ بورڈنگ کا حساب و کتاب دفتر محاسب میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور کسی صاحب کے نام روپیہ اس قسم کا روانہ نہ کیا جاوے

۲۔ جناب سکرٹری سب کمیٹی تعمیر نے درخواست پیش کی تھی۔ کہ عمارت نو مدرسہ و بورڈنگ ہوس جو اب بننے والی ہے خام بنے۔ نیز اس پر حسب ذیل فوائد بیان کئے گئے۔

۱۔ خرچ کم ہوگا۔ جسے موجودہ جماعت بہ آسانی برداشت کر سکے گی اور عمارت بھی اس قدر دیرپا ہوگی۔ کہ بعد میں آنے والی جماعت جسقدر تابعین اپنے سرمایہ اور اپنے زمانہ کے فیشن کے مطابق عمارت پھر بنالے گی۔

۲۔ زلزلوں سے خام مکان نسبتاً محفوظ رہتا ہے۔

۳۔ خام مکان نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خرچ کم ہونے کے باعث حفظان صحت کے قواعد کے مطابق بنوائے جا سکتے ہیں۔

۴۔ اور مکانات مثلاً علیگڈھ وغیرہ میں بھی بورڈنگ خام ہی پسند عام ہے۔ اب یہ عاجز موافق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ احباب احمدی کی خدمت میں ملتمس ہے کہ مفصلہ ذیل امور کی نسبت اپنی رائے سے اس خاکسار کو جلد مطلع فرماویں۔

۱۔ بورڈنگ پختہ بنے یا خام؟ (۲) مدرسہ پختہ ہو یا خام؟ (۳) ایک رائے یہ بھی ہے۔ کہ بورڈنگ غلافی بنے۔ یعنی باہر ایک اینٹ پختہ ہو اور اندر سے کچی ہو۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سکرٹری

رشتہ ناطہ بعض معزز احمدی ۔۔ سنے جو ارائیں قوم ۔۔ ہے۔ کہ وہ اپنی لڑکیوں ۔۔ کے لئے ۔۔ رشتہ کرنا چاہتے ہیں

نہیں استعمال کرتے نہ یہ استعمال کے لائق ہیں کیونکہ محبت کا لفظ سوز و گداز رکھتا ہے۔ غضب کرنے والا تکلیف میں آتا ہے۔ اشتعال دکھ پہنچاتا ہے۔ پس ایسے ناقص لفظ ان ناقص معنوں کے ساتھ استعمال نہیں کرتے۔ (یہاں یہ نکتہ حکیم الامت کا ذرہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے اسماء میں کہیں محب اور غاضب کا لفظ نہیں۔ یہ بعض دلچسپ صیغہ فاعل و صفت مشتبہ نہیں۔ ان فعلی رنگ میں ہے۔ ان اللّٰہ یحب المتقین۔)

پروفیسر نے اس پر زیادہ تشریح چاہی کہ اسے طبقہ کا جانور دینے کو کیوں کہا ہے۔

مسیح موعودؑ۔ ہم نے اسی بنا پر کہا ہے کہ جو اس کا نام ہے یا غضب۔ ہم اس کی ایسی تشریح نہیں کرسکتے۔ جیسا انسانوں کے متعلق کرتے ہیں اس کا وسیع انتظام پر از حکمت ہے۔ اس کے نظام میں اپنی مصلحت زیادہ دست اندازی نہیں کرسکتے انسان اس کی دقیق مصالح میں دخل دے۔ قربانیاں اچھا نتیجہ لانے والی نہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ادنےٰ طبقہ کے جانوروں کے لئے اگر تکالیف کا حصہ ہے تو اوسط کے لئے بھی ہے۔ یہ عالم مختصر اور فانی ہے یہاں سے ایک وسیع عالم ہے جس میں خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک قسم کی خوشحالی دی جائے۔ پس جو یہاں دکھ اٹھاتے ہیں وہ دوسرے جہان میں اس کا عوض پائیگا۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اعلیٰ درجے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ تکلیف سے وہ بھی خالی نہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مگر شیر اور قسم قسم کے درندے اسے کھا جاتے ہیں۔ پس کوئی دکھ سے خالی نہیں۔ کسی کو کسی رنگ میں تکلیف ہے کسی کو کسی میں۔ پس یہ کہنا غلط ہے۔ کہ کیوں ایک خاص گروہ کو تکلیف میں رکھا گیا۔ کیونکہ تمام مخلوقات کسی نہ کسی طرح دکھ اٹھا رہی ہے۔ چڑیا کو کھانے کے لئے باز ہے۔ تو باز کے لئے کوئی اور قسم کی تکلیف ہے۔ انسان اگر حیوان کو ذبح کرتا ہے تو اوس کے لئے اور قسم کی تکلیف ہوگی۔ پس ان دکھوں کے تدارک و تلافی کے لئے دوسرا جہان ہے اس عالم کے بعد جب دوسرا عالم آئے گا تو اس کی تلافی ہوگی۔ یہ دنیا دار الابتلاء ہے۔ اگر کوئی نا کہوں کیا تو جواب ہی کافی ہے۔

کہ وہ مالک ہے اور مالک کو سب اختیار ہے۔

تکلیفیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ انسان کو کئی تکلیفیں شرعی دی گئی ہیں۔ خدا کی راہ میں مجاہدہ۔ مشقت سفر جان دینا۔ اب حیوانوں کو یہ تکلیفیں کہاں ہیں انسان تو دوہری تکلیفیں اٹھاتا ہے۔ ایک قضاء و قدر کی تکلیفیں اور دوسری شرعی تکالیف۔

پھر دیکھو کہ انسان کے حواس میں تیزی بہت ہے وہ دکھ کو جلدی محسوس کرتا ہے حیوانات میں یہ احساس کم ہے۔ جیسے خدا نے حیوانات کو عقل نہیں دی ویسا ہی انہیں مستی کی حالت میں رکھا ہوا ہے۔ وہ جو ذبح کے وقت تڑپتا ہے تو یہ جسمانی خواص کا تقاضا ہے احساس مصائب تو دراصل صرف انسان کے لئے ہے جس کے داغی قوی بہت زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ دیکھو جیسے حس کا دخل ہے۔ جیسے کوئی انگلی ہی لگا دے تو سخت تکلیف ہوتی ہے پس یہ نہ سمجھو کہ دکھ صرف ایک خاص طبقہ کے لئے ہیں بلکہ سب کے لئے ہیں۔ اس لئے خدا کے انصاف پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

پروفیسر۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے ان تکالیف کا عوض ملیگا۔ کیا ادنےٰ جانوروں کو بھی ملیگا۔

مسیح موعودؑ۔ ہاں ہم یقین کرتے ہیں کہ ان کو ملیگا۔

پروفیسر۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ادنیٰ ذرہ کے جانوروں کے روح بھی مرنے کے بعد باقی رہیں

مسیح موعودؑ۔ ہاں کیوں نہ رہینگے۔

انسان کب سے ہے

پروفیسر۔ آدم و حوا جیحون و سیحون کے درمیان پیدا ہوئے تھے۔ کیا امریکہ والے بھی اسی آدم کی اولاد میں جیسا کہ مشہور ہے اور عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ایک آدم کی سب اولاد ہیں

مسیح موعودؑ۔ ہم اس بات کے قائل نہیں کہ ایک ہی آدم تھا۔ کئی آدم ہوئے ہیں۔ انی جاعل فی الارض خلیفة سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کہ آدم کسی کا جانشین تھا ہم تہمت کی پیروی نہیں کرتے کہ اس سے پہلے کچھ نہ تھا۔ جو کچھ ہے اس آدم سے ہے اور نہ ہم اس بات کے قائل ہو سکتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ چند ہزار برس سے ہے۔ بلکہ پہلے سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ امریکہ والے اسی آدم کی اولاد ہیں محی الدین عربی لکھتے ہیں میں نے کشف میں دریافت کیا کیا یہ آدم ہے۔

جواب ملا۔ تو کس آدم کی تلاش کرتا ہے ہزاروں آدم گذر چکے ہیں

ڈاروِن کی تھیوری

پروفیسر۔ کیا حضور مسئلہ ارتقاء کے قائل ہیں اور اگر یہ مانتے ہیں۔ تو پھر روح کب پیدا ہوئی

مسیح موعودؑ۔ ہمارا مذہب یہ نہیں کہ انسان کسی وقت بندر تھا پھر دُم کٹ گئی اور انسان بن گیا یہ تو صرف دعویٰ ہے۔ بار ثبوت مدعی پر ہے۔ ہم قائل ہو سکتے ہیں اگر کوئی ایسا بندر پیش کیا جائے۔ جو رفتہ رفتہ انسان بن گیا ہو ہم ایسے قصوں پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ موجودہ زمانہ کا عام نظارہ جو ہے وہ یہی ہے کہ بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے اور انسان سے انسان۔ پس ہمارا یہ خلاف کہنے وہ قصہ ہے۔ واقعی بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ انسان ہی سے انسان پیدا ہوتا ہے اور پہلے دن آدم ہی بنا تھا۔ روح کے متعلق ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ وہ ایک مخلوق چیز ہے۔ جو اسی عنصری مادہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے لئے ہم نے چشمہ معرفت میں دیدے لکھی ہیں یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے اور یہی ڈاکٹری تجربوں سے معلوم ہوتا ہے۔ وہی نطفہ جو ہوتا ہے۔ اس میں روح ہوتی ہے۔ وہ نشو و نما ترقی پاتی پاتی بڑی ہو جاتی ہے جیسی تو فرمایا۔ ثم انشاناہ خلقا آخر یہ بات بالکل صحیح نہیں۔ کہ روح ابتدا سے چلی آتی ہے ایسے خدا تعالےٰ کی حکمت پر بہت سے اعتراض ہوتے جاتے ہیں۔ پس ہم کسی ثابت شدہ سچائی سے انکار نہیں کرسکتے۔

اسلام سائنس کے مطابق

پروفیسر۔ مجھے بہت خوشی ہے۔ کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے۔

مسیح موعودؑ۔ اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تا ہم دنیا پر ظاہر کریں۔ کہ مذہب کی کوئی بات سچی و ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔

ستاروں میں آبادی

پروفیسر۔ امریکہ میں ہیئت دان ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ مریخ میں ... ہے۔ چاند سے اتری ہے۔ چاند جو پیدا ہوا ہے زمین سے۔ زمین میں زندگی کی کیفیت تھی آپ کی کیا رائے ہے اور وہ کہتے ہیں عقل مشتری سے ہے

مسیح موعودؑ۔ زندگی اور قوی کا سرچشمہ تو

پڑ گیا۔ تو یہ اس کے کمالات کے اظہار اور ان کو بڑھانے کے لئے تھا (بدر)

بعد الموت

انگریز۔ میں آیندہ زندگی کے متعلق آپ کے خیالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

مسیح - جب اس زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو ایک نئی زندگی نئے لوازمہ کے ساتھ شروع ہوتی ہے اگلی زندگی اسی زندگی کا ظل اور اثر ہے۔ جنہوں نے اچھی تخم ریزی کی وہ وہاں اپنے لئے اچھے پھل پائیں گے جنہوں نے بُری تخم ریزی کی وہ پھل بھی بُرا پائیں گے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس زندگی کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی مثال عالم خواب کی ہے۔ جس وقت انسان سو جاتا ہے۔ معاً اس زندگی میں ایک انقلاب آ جاتا ہے پہلی زندگی کا نام نہیں رہتا۔ ہم اس مختصر وقت میں زیادہ تفصیل نہیں دے سکتے۔

روحوں سے ملاقات

اس کے بعد میم نے کچھ پوچھنا چاہا۔ اجازت پر اس نے عرض کیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے گذر چکے ہیں ان سے ہم صحیح پیام و اطلاع حاصل کر سکیں۔

جناب مسیح نے فرمایا کہ انسان کشفی طور سے گذشتہ روحوں سے مل سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ روحانی صفا ہو۔ ایسے لوگ بے شک ان سے مفید مطلب باتیں دریافت کر سکتے ہیں مگر اس کے لئے بہت مجاہدات کی ضرورت ہے۔ جو اس زمانہ کے لوگوں سے نہیں ہو سکتے۔ جبھی وہ ایسی باتوں سے انکار کرتے ہیں میرا مذہب ہے کہ وہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں مردوں سے مل سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح سے میری ملاقات ہو چکی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا ہی اور اہل قبور سے میں نے ملاقات کی۔

یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر ہر ایک کے لئے میسر نہیں۔ انسان کے قلب کی حالت کچھ ایسی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے عجائبات ڈال رکھے ہیں۔ جیسے کنوئیں کو کھودا جائے۔ تو آخر بہت سی محنت کے بعد مصفا پانی نکل آتا ہے۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ پورے طور سے انتہا تک نہ پہنچے صحیح و صاف خبر حاصل نہیں ہو سکتی۔

پروفیسر ریگ کا دوبارہ حضرت کی ملاقات کے واسطے آنا

اور

مشکل مسائل کا حل ہونا

پہلی ملاقات سے پروفیسر کی اس قدر تشفی ہوئی اور اس کے سوالات پر جو جواب حضرت نے دئے ان سے وہ اس قدر خوش ہوا کہ اس نے بہت الحاح کے ساتھ درخواست کی کہ اسے ایک دفعہ پھر حضرت کی ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ حضرت نے کرم سے اس کو اجازت دیدی۔ کہ پیر کے دن شام کے وقت حضور سے ملاقات کرے۔ اس وقت یہ پروفیسر صاحب اور ان کی بیوی اور ان کی بہن کی ملاقات کے واسطے آئے ان کے ساتھ ان کا چھوٹا لڑکا بھی تھا۔ ان دلچسپ مکالمہ کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ اس ملاقات کے وقت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ترجمان تھے اور اس دفعہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے نہ تھے۔

معمولی مزاج پرسی کے بعد سلسلہ کلام یوں شروع ہوا

ذات و صفات باری تعالیٰ

پروفیسر - کیا آپ خدا کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی شخصیت رکھتا ہے اور اس میں جذبات ہیں یا ایسا خدا ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔

مسیح موعود - ہم اللہ تعالیٰ کو لامحدود سمجھتے ہیں۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ ہم اس کی نسبت یہی سمجھتے ہیں کہ جیسا وہ آسمان پر ہے۔ ویسا ہی وہ زمین پر بھی ہے اور اس کے دو قسم کے تعلق پائے جاتے ہیں۔ ایک اس کا عام تعلق جو کل مخلوقات سے ہے۔ دوسرا وہ تعلق اس کا جو خاص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ اپنے نفس کو پاک کر کے اس کی محبت میں ترقی کرتے ہیں۔ تب وہ ان سے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ ان کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ یہ اس میں ایک عجیب بات ہے۔ کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے وہ بہت ہی قریب ہے۔ مگر پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتے جس طرح ایک جسم دوسرے سے قریب ہوتا ہے اور وہ سب کے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور چیز بھی ہے۔ وہ سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان بھی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس کو اس کا پتا ملتا ہے اصل بات یہ ہے کہ وہ جو نہایت درجہ قدوس ہے۔ ہر ناپاکی کی وجہ سے ناپاک کو پسند نہیں کرتا۔ پس وہ رحیم کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلیں جن راہوں میں ان کی ہلاکت ہے۔ اس کے لئے جذبات کا لفظ بولا گیا ہے۔ ایسے جن کی بنا پر یہ مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔

کیا خدا محبت ہے

پروفیسر - اگر خدا بالکل محبت اور انصاف ہی ہے۔ تو پھر کیا وجہ کہ ایسے مخلوق کو کیا کرتا ہے وہ دوسرے کی ہلاکت پر ہے ایک چیز پالو باز گھاس کھاتا ہے پس کیوں بار میں کیفیت پائی جاتی ہے۔ کہ وہ دوسرے کو کھائے۔ جو اس کی محبت و انصاف کا انتہا نہیں ہو سکتا۔

مسیح موعود - جیسے محبت کا لفظ لیا جاتا ہے کہ خدا محبت ہے۔ تو وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو خدا میں ہی محبت کو وہی مفہوم سمجھتے ہیں جو انسان میں سمجھتے ہیں یاد رکھنا کہ انسان میں محبت یا غضب ہے۔ اسی طرح کی محبت یا غضب خدا کی طرف منسوب نہیں کر سکتے انسان جو کبھی کسی سے محبت کرتا ہے۔ تو جب اس کے فراق سے اسے صدمہ پہنچتا ہے۔ ماں بچے سے محبت کرتی ہے۔ اگر وہ مر جائے تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے کسی کا محبوب جدا ہو جائے۔ تو اس کے فراق میں تڑپتا ہے پس کیا خدا کو بھی تکلیف پہنچتی ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جسے کسی پر غضب آتا ہے وہ خود بھی ایک قسم کی سزا پاتا ہے اس کے اندر سوزش سی پیدا ہو جاتی ہے۔ راحت و آرام جسمی تمام اس وقت جاتا رہتا ہے اس لئے ہم ان لفظوں کو ان معنوں کے ساتھ پسند نہیں کرتے۔ یہاں لوگوں کا کلام ہے۔ جو انسان کی حالت پر قیاس کرتے ہیں۔ ہم تو خدا کی ایسی صفات کو ایسا ہی بے مثل قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی ذات میں بے مثل ہے پس ہم صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ جو اس کی رضا کے مطابق چلتا ہے اس پر وہ خوش ہے اور یہ لفظ جو ہیں کہ خدا محبت ہے ...

خبردار چودھری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص مسمی محمد شاہ نامی جو کہ اپنے آپ کو سید اور احمدی بیان کرتا تھا اور اپنا گھر موضع سوہدی پور مدینہ ضلع گجرات بتلاتا تھا۔ میرے بھائی کے پاس گیا اور آکر بیان کیا کہ وہ احمدی ہے اور عرصہ دراز سے احمدی ہے اور اس کی ہمشیرہ جوان ہے اور اب وہ نکاح کے لئے امداد کا سوالی ہے اور ایک صد روپیہ کی امداد طلب کی۔

لیکن چونکہ چودھری غلام حسین ایک پکا مومن مخلص اور متقی احمدی ہے۔ اس کو شک پیدا ہو گیا۔ اور حضرت صاحب کے متعلق چند ایک سوالات کئے جسکا جواب اس سے کوئی نہ بن آیا۔ آخر کار روٹی کھا کر چپکے سے چلا گیا۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

جوان عمر تخمیناً بیس سال۔ داڑھی کتری ہوئی سیاہ فام۔ نیلا تہ بند۔ گلے میں واسکٹ و کرتہ شکل و صورت سے مراسی معلوم ہوتا ہے۔ احباب ایسے دھوکہ دینے والوں کو مطلع رہیں۔

قابل توجہ میونسپل کمیٹی لاہور موچی دروازہ سے جو براندرتھ روڈ نام سڑک ریلوے اسٹیشن [illegible] جاتی ہے۔ اور کیلیانوالی سڑک کے نام سے عام طور [illegible]۔ اس پر جسقدر گاڑیاں وغیرہ چلتی ہیں [illegible] ظاہر ہے۔ کہ شہر کے زیادہ حصہ کی [illegible] مسافران ریلوے و ملازمان مختلف محکمہ جات ریلوے اسی راہ سے ہے۔ دن تو دن رہا رات کو [illegible] ہوتا ہوگا۔ جس وقت یہ سڑک [illegible] گورنمنٹ سے آمد و رفت [illegible] اس پر کافی نہیں۔ چھڑکاؤ [illegible] ہے جس سے سڑک کے [illegible] کرتا ہے اور پانی بھی تھوڑا [illegible] لال ٹین ہی اول تو زیادہ [illegible] سے بعض ٹھیک کام [illegible] کے سامنے جو لالٹین ہے [illegible] ٹمٹمانا شروع ہو جاتی [illegible]۔ مگر اس کی روشنی اس [illegible] کی چار دیواری کے اندر ہی محدود رہتی ہے

ہماری رائے میں میونسپل کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ اس سڑک کا خاص طور پر خیال رکھے اور چھڑکاؤ کا انتظام کافی طور پر کرنا چاہیئے۔ اور ایسا ہی روشنی کا بھی۔ امید ہے۔ کہ اتنا لکھنا توجہ حکام ذمہ دار کیواسطے کافی ہوگا۔

انتخاب الاخبار

سرحد مومہند کے عمرہ قلعہ کی جنگ میں دو لفٹننٹ چند سپاہی قتل ۲۲۔ زخمی ہو گئے ۲۰۰ مئی

سندھ میں پولیس اضافہ کی گئی۔ تمام ہیڈ کنسٹبلوں کی تنخواہوں میں دو دو روپیہ بڑھا دیا۔

شرقی بنگال سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن ماجاعی پر تین قلی کچلے گئے۔ دو ہلاک تیسرا بے حال

اخبار سوراج سیواجی کا اب حکماً بند کر دیا ہے کہ اس میں نگوار پولیٹیکل بو باس ہے۔

ڈینڈ (برما) میں اراکان کمپنی کے گودام وہاں میں آگ سے دس بارہ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

بمبئی احاطہ میں پولیس کی کمترین تنخواہ ۷ روپیہ شہر بمبئی کیلئے ۱۳ روپیہ قرار پائی ہے۔

معلوم ہوا کہ کلکتہ کی انارکسٹ سازش کی رہنمائی عالمگیرد (امریکہ) سے کی جاتی ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر کے ساتھ ملکہ قیصرہ انگلستان و پرنس آف ویلز بھی سیر روس کو جائینگی۔

امریکن کمپنی سکینڈ لر کا ایک افسر جو رم چوری ۱۰ لاکھ ڈالر پکڑا گیا۔ جبھی جلد الشکار ہوا تھا۔

جاپان نے منچوریا ریلوے کے لئے تین کروڑ پونڈ کے نوٹ لندن میں نافذ کئے۔ سکہ پختہ۔

انڈیانہ (امریکہ) کے فارم میں پندرہ انسانی لاشیں ہاتھ آئیں لیکن قاتلوں کا پتہ نہیں۔

بنکیم پور متصل انسٹورپ ایک سخت حادثہ ریل کو لگا تھا دونوں ایک ہی طرف جاتی تھیں۔

پچھلی ٹرین سپیشل تھی ۲۳ مسافر ہلاک ۷۰ زخمی۔ تین مسافر گاڑیوں کے بالکل پرخچے اڑ گئے۔

دختر حضور وائسرائے کی شادی کی تقریب میں ایک عالی شان دعوت شملہ کے وائسریگل لاج میں دی جاوے گی

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام تشریف کمسری کی خوشی و شکریہ میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر بدر براہین احمدیہ کی قیمت میں

انتہائی رعایت کرتے ہیں

جو اصل لاگت سے بھی بہت کم ہے

براہین احمدیہ

بے جلد

نہایت خوشخط دیسی کاغذ پر پرانی جلدیں کیمطابق چھپی ہوئی تا اطلاع ثانی بجائے ۵ کے ۳ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو ۲ اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو ۲ فی نسخہ کے حساب سے ملیگا

اور مجلد کے بجائے [illegible]

دفتر اخبار نولکھ[illegible]

کھتری سماچار مشین پریس لاہور میں چھپا۔

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	چہ گویم با تو گر آئی چہ ہا در قادیان ہیں

قیمت از معاونین صمہ — قادیان میں ہے ۱۲ — فی پرچہ ۲ر

جلد ۷

مورخہ ۴ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ ر جون ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۲

رسالے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا	ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

اطلاع از جانب صدر انجمن

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضرت سیدی ومولائی عالی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ ماہ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے صبح کے بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگ میں اس دار فانی ... سے بعارضہ بیماری اسہال رحلت کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کا جنازہ ... بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا - اور اسٹیشن بٹالہ سے رات کے آخری حصہ میں احباب جنازہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے - اور دار الامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے درمیان بتاریخ ۲۷ ر مئی ۱۹۰۸ء مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقربا حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت ام المؤمنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی - والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی - معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے - مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب - صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب - جناب نواب محمد علی خان صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - مولوی محمد علی صاحب - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب - خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار خواجہ کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی - اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا - تاہم انبالہ - جالندھر - کپورتھلہ - امرتسر - لاہور - گوجرانوالہ - وزیر آباد - جموں - گجرات - بٹالہ - گورداسپور مقامات سے معزز احباب آ گئے - اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا - حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر کل حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے - بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا - یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے - کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں - چندوں کے متعلق سردست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے - محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں - بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں -

خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی سیکرٹری انجمن احمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - تین بار

آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن وسنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا اور اشاعت الاسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشاں رہوں گا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کروں گا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کروں گا - (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - ترجمہ - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

وصالِ حبیب

جلد آ یار سے ساقی اب کچھ نہین ہو باقی
ہے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہو

تار خبر ۲۶ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجے لاہور سے مین نے مختلف شہرون کے دوستون کے نام کارڈ لکھے تھے جو کہ ناظرین پڑھ چکے ہون گے جلدی مین اُس وقت جو خبر ان الفاظ مین لکھی گئی تھی۔ کہ خدا کا مسیح اپنا کام پورا کر کے اور باقی حصہ دوسرون کیواسطے ثواب حاصل کرنے کا موقع پانے کے لئے چھوڑ کر آج اپنے خدا سے ملا" یہ کارڈ بجائے خط تار کے طرز پر لکھے گئے ہتے۔ مگر چند دوستون کے نام ان کے ساتھ تار خبر بھی بھیجی گئی تھی اس خبر اور اس کے نتائج کو کسیقدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے واسطے اس وقت یہ مضمون لکھا جاتا ہے۔

انبیاء کی وفات باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اُس کے سوائے سب فوت ہو جانیوالے ہیں اور سرور انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ مسیح علیہ السلام سب فوت ہو گئے یہی قدیم سے سنۃ اللہ جاری ہے اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تو جبی اصلاح کیواسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس مین یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان ہوتے ہین اور انسان ایک دن مرتے ہین اور ایسا ہی سب نبی فوت ہو گئے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے اسی توحید کو دنیا مین قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے اپنے زمانہ رسالت کا اکثر حصہ اونہون نے اسی مین گذارا۔ آپکی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی اور آپکی آخری تحریر جو (جو عنقریب انشاء اللہ ماہ جون ۱۹۰۸ء مین لاہور مین پڑھی جاوے گی۔) اوس مین بھی وفات مسیح کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر مین ایسی پُر زور تھی۔ کہ یورپ امریکہ مین بھی خود بخود ایک ایسی ہوا چل گئی ہے کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہین۔ اور آخر مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے بھی اس بات کا ثبوت دیدیا۔ کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہو جانیوالا تھا اور فوت ہو گیا۔

ملہ یہ شعر حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" مطبوعہ ۶۔ فروری ۱۹۰۷ء مین لکھا تھا۔

قبل از وقت وفات یہ بھی کچھ حکمت الٰہی ہے۔ کہ انبیاء کے محبین اور خدام پر اون کی لیڈر کی وفات ہمیشہ ایسے وقت مین واقع ہوتی رہتی ہے جبکہ بسبب محبت کے اور بسبب بعض آئندہ ہونیوالے امور کے انتظار کے وہ کبھی اُمید نہ کرتے ہتے۔ کہ اب خدا کا رسول ہمارے درمیان مین سے چلا جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے اس وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا دین گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وعدے کی زمین فتح ہوتی وہ اس دنیا سے چل بسے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو جو حال ہوا اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہین کہ بقول عیسائیون کے تو تین سال کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور درحقیقت اون کا بچ جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی مین گذارنا بھی وہی صورت نا اُمیدی کی رکھتا تھا۔ ہمارے نبی کریم خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی بیوقت اور اچانک سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمر تلوار لیکر کھڑے ہو گئے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا ہے مین اوس کو قتل کر دونگا۔

قبل از وقت کیون سمجھی جاتی انبیاء کی وفات کے عموماً قبل از وقت سمجھا جانیکا یہ سبب ہوا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے بہت سے وعدے جو اس نبی اور اوس کے متبعین کے متعلق ہوتے ہین۔ اون کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہین ہوتی۔ کہ اون مین سے کون کون سے وعدے اوس کی زندگی مین پورے ہو جائین گے اور کون سے اوس کی وفات کے بعد لیکن عام طور پر لوگ یہی خیال کر لیتے ہین کہ یہ سب وعدے اس نبی کی زندگی مین پورے ہونیوالے ہین لہذا پیشتر اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہون اوس نبی کی وفات بہتون کیواسطے موجب حیرانی اور بعض کے لئے موجب تباہی ہو جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے ملکون کے فتح ہو جانے وغیرہ کے جو وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نیز ایک کاذب نبی مسیلمہ نام زندہ موجود تھا اس واسطے سے عرب ایسے سخت ابتلاء مین پڑے کہ فوراً مرتد ہو گئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے لیکن اون کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد سب پورے ہو گئے۔

وفات مسیح موعودؑ قریباً ایسا ہی صدمہ خدا کے اس زمانہ کے رسول اور نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الٰہی کے مطابق چہتر سال تک پہنچی اور خدا تعالیٰ کی موعودہ پیشگوئیان پوری ہوئین اور ہزارہا نشان ظاہر ہو چکے اور لاکہون انسان راہ ہدایت پر آ چکے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینون کی بیخ کنی کرنے کے جس کام کیواسطے ہمارا مسیح آیا تہا وہ پورا کر چکا تہا۔ اور اگرچہ بہت سی پیشگوئیان جن کا آگے ذکر آئے گا۔ یہ ظاہر کرتی تہین۔ کہ اب آپکے وصال کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم مین سے کون چاہتا تہا کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو بھی اپنے دل مین لانا چاہتا تہا۔ وفات سے چھ روز پہلے آپکو الہام ہوا تہا۔ کہ الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔ یعنی اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہان کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔ باوجود ایسے صریح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا کہ اس کے وہ معنے کرے جو بالآخر ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین گذرا تہا اس وقت بھی نادان لوگ بعض پیشگوئیون کے متعلق اعتراض کرین اور جس لوگ سیلاب کی طرح مد ہو کر کھڑے ہوون لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا کی تمام باتین سچی ہین۔ حکم ہمیشہ کثرت پر لگایا جاتا ہے۔ جب ہزارہا نشان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ مین نہ آوین۔ تو اس سے کوئی اعتراض وارد نہین ہو سکتا۔ دیکھو۔ کونین جو ہزارہا تجربہ سے بخار کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہے اگر کسی اندر خارجی سبب سے کسی بیمار پر اس کا اثر ظاہر نہ ہوتا ہوا معلوم ہو تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہوگی۔ کہ کونین بخارون کے واسطے مفید نہین ہے۔

وفات کے متعلق پیشگوئیان آپ کی اس وقت کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیان ہیں جنکی تہین جنمین سے بعض بطور اختصار اس جگہ درج کی جاتی ہین۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے۔ جو آج سے بیس سال زائد عرصہ گذرا جب شائع ہوئی تہی اور جس کے مطابق آپنے قریباً چہتر سال کی عمر مین وفات پائی۔

۲ - لاہور جانے سے پہلے آپکو الہام ہوا تھا۔ کہ

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

اور لاہور میں یہ الہام ہوا تھا۔ مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار

۳ - ۱۶ - اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا۔ **ماتم کدہ** - اور ساتھ ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تھا۔

۴ - لاہور میں وفات سے چند روز پہلے الہام ہوا تھا۔

الرحیل ثم الرحیل - الموت قریب

یعنے کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ اس الہام کا پہلا حصہ اخبار بدر میں حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا تھا۔

۵ - ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تھا۔

ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللّٰہ خیر و ابقیٰ

اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۷ کو یہاں قادیان میں پہونچا اور مقبرہ بہشتی میں آپکو دفن کیا گیا۔ اس الہام کے ساتھ خدا تعالےٰ کا باقی رہنے والا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

۶ - ۱۴ - مارچ ۱۹۰۷ء - کو آپکو الہام ہوا تھا۔ کہ اجیبتم ان تموتوا - ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لانے ہیں چنانچہ ایسے ہی اتفاق واقع ہوئے۔ کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق طیار کیا گیا تھا۔ اور بٹالہ تک آپکو صندوق میں رکھا گیا۔ مگر پھر صندوق سے نکالکر صرف کفن میں لپٹا ہوا آپکو یہاں قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لائے۔

۷ - اسی تاریخ کا الہام ہے - انت الذی اطار الی روحہ تو وہ ہے جس کی روح میری طرف اڑ آئی ہے۔

۸ - ان کے علاوہ رسالہ الوصیت میں جو ۲۰ - جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے صاف لکھا ہے - کہ اب تیری اجل قریب آگئی ہے۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۹ - پھر اس رسالہ الوصیت میں لکھا ہے "خدا نے مجھ میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کرکے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ ...... اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔

۱۰ - ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کو الہام ہوا تھا۔ کہ

خدا نے اُسے لیا

وقت رسید

غرض اِس قسم کے بہت سے الہامات ہیں جنمیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت لکھے گئے ہیں حسب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے جاوینگے۔

تجہیز و تکفین و تدفین آپکا وصال لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ساڑھے دس بجے کے قریب ہوا تھا۔ کوئی اڑہائی بجے تک غسل دینے اور کفن پہنانے سے فراغت ہوگئی تھی تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور اس کے بعد جوق در جوق احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت کیواسطے آتے رہے چار بجے کے قریب آپکا جنازہ احمدی احباب جن کی ایک کثیر جماعت تھی۔ کندھوں پر اٹھا کر ریل پر لائی جہاں کہ پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور پونے چھ بجے کے قریب جو گاڑی لاہور سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موعود اور تمام خدام جنمیں سے بعض کے نام حاشیہ[1] میں درج ہیں بٹالہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں امرتسر سے بہت سے احباب مثلاً میاں نبی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے۔ رات کو دس بجے کے قریب بٹالہ میں اترے۔ جنازہ گاڑی میں رہا جس کے پاس خدام موجود رہے۔ صبح کے دو بجے کے قریب بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ اٹھا کر صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان پہونچگئے۔ آپکا جنازہ باغ میں رکھا گیا اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام مانا اور آپکے ہاتھ پر بیعت کی (اس کا مفصل ذکر آگے آتا ہے) قبل نماز عصر تمام جماعت نے جنازہ پڑھا جنمیں سے بہت دوست سیالکوٹ - وزیرآباد اور کپورتھلہ اور دیگر مقامات سے آکر شامل ہوگئے تھے - جنازہ پڑھنے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک وعظ کیا جسمیں ضرورت امام اور آئندہ ضروریات پر تقریر فرمائی۔ بعد اس کے نماز عصر پڑھی گئی اور نماز کے بعد جنازہ کو باغ کے مکان میں رکھ کر تمام دوستوں کو زیارت کرائی گئی اس وقت قریب بارہ سو کے مرد عورتیں جمع تھے [illegible] سے آپکو قبر میں رکھا گیا۔ اور خدا کے سپرد کیا گیا

دعا اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش ہمیں نیکی کی توفیق دے اس تیرے مسیح نے جو جماعت بنائی ہے۔ اس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کردے اوسکو نیک اور پاکیزہ نمونے بنا اور اس کو روز افزوں ترقی عطا کر اور وہ قوت ہم میں پیدا کر جسکا ہم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور ہم کو اپنے امام کی تعلیم پر اور اوس کے جانشین کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ کہ ہم تیرے کمزور بندے ہیں اور تو قادر توانا اور رحم کرنے والا خدا ہے اور سب ہی کچھ تیرے آگے آسان ہے۔ آمین۔

واقعات وفات احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام قریب ایک ماہ سے لاہور میں مقیم تھے۔ اسی اثنا میں یہ تجویز ہوئی۔ کہ آپکا لاہور میں ایک پبلک لیکچر ہو چنانچہ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ مصروف ہوگئے اور جیسا کہ آپ کی عادت تھی ایسے دینی خدمات میں بالکل الگ بیٹھ کر بہت توجہ اور محنت کے ساتھ مصروف ہوجایا کرتے تھے۔ اس لیکچر کے لکھنے میں آپ ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ ۲۵ - مئی پیر کے دن آپ قریباً سارا دن لیکچر کے لکھنے میں مصروف رہے۔ چنانچہ شام تک اس مضمون کو ختم کیا۔ طبیعت پہلے سے کمزور تھی اس سخت محنت کے

[1] سید عبد الجبار برہمی - پیر منظور محمد - اہل بیت حضرت اقدس بمعہ صاحبزادگان - حضرت میر ناصر نواب - خواجہ کمال الدین ڈاکٹر سید محمد حسین - محمد صادق (راقم) عطاء عبد العزیز مغل - منشی فضل الرحمان بمعہ اہل بیت - عبد الکریم کمپاؤنڈر ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ - حضرت مولوی نور الدین - حضرت مولوی محمد احسن - حافظ احمد [illegible] - حکیم محمد حسین قریشی - [illegible] [illegible] - خلیفہ رشید الدین - شیخ [illegible] - [illegible] حامد علی - میر محمد سعید - نور [illegible] سوداگر - [illegible] - چودہری فتح محمد - بابو عبد الحی - ملک مبارک علی - عرب عبد الحی - چودہری ضیاء الدین - حافظ احمد اللہ - عبد الحمید ظفر اللہ - ولی اللہ - عبد الرحمن وغیرہ طالب علمان - غلام قادر - محمد عارف - نقار محمد - سید محمود عالم - شیخ کریم احمد - سید حبیب شاہ - الٰہی بخش - مرزا خدا بخش - منشی عزیز دین - عبد اللہ نقیب - مرزا عبد الغنی - عبد العلی - محمد رفیع - شادی خان - خلیل احمد - مولوی عبد الستار - احمد نور - نور محمد - محمد حسین کاتب بدر - سید گلزار حسین - قاضی محمد ظہور الدین - عبد الحی طالب علم - محمد صادق طالب علم - مرزا محمد اسمٰعیل - نور احمد - عبد الرحمن - بابو محمد اشرف بی - اے - ماسٹر محمد شریف بی - اے -

بہت سے دوست امرتسر اور بٹالہ سے بھی ساتھ ہوئے۔

سبب آپ پر اسہال کا دورہ ہوا جیسا کہ پہلے بھی ہمیشہ دماغی محنت کے وقت ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ دورہ ایسا سخت تھا کہ طبیعت برداشت نہ کر سکی اور آپ مطابق الہامات اپنے خدا سے جا ملے۔ بیماری کی کیفیت کو جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جن کے گھر میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے اور جن کے مکان میں وفات پائی لکھا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے ہو جایا کرتی تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن **پیغام صلح** کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو واپسی حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور [illegible] پہلے مقوی معدہ استعمال فرما لیے تھے [illegible] تو ہوا کہ بھیجی گئی گماں سے کوئی [illegible] نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام آجاوے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی اور مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے۔ تو مرزا صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔ پھر ساتھ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دوا بھی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لیے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی

یہاں تک کہ [illegible] حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اس عرصہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام [illegible]
[illegible]
پیارے [illegible]
پیارے [illegible]
میں آپ کہتے [illegible] اور جب [illegible] کی اذان کان میں پڑی۔ [illegible]
نا طاقتی اور کمزوری [illegible] نماز کی نیت باندھ لی اور ادا کی۔ یہاں تک کہ آپ [illegible]
[illegible] حضرت ام المؤمنین
[illegible] اس وقت [illegible] حضرت
اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح [illegible]
ہم سب [illegible] حضرت اقدس کی خدمت [illegible]
ام المؤمنین [illegible] حاضر رہیں۔ اور کبھی بھی [illegible] اور بار بار یہی کہتی تھیں کہ اے حی و قیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کے زندہ کرنے والے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے واحد لاشریک خدا اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا۔ میری زندگی بھی ان کو دیدے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی پاک زبان پر تھے۔ کسی قسم کا جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور آخیر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کئی بار یہ کہا اور جب آخیر میں یٰسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی۔ تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسے ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانے والا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوائے حی و قیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔ اس سے میرے اور دیگر حاضرین

[illegible] کہ ایمان کو از حد تقویت [illegible] اخیر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور [illegible] کے درجات کو زیادہ کرے اور ہم پر رحمتوں کے نزول کی جگہ بنا دے۔ فقط

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

اہل بیت کا صبر

شب درمیانی ۲۵ و ۲۶ مئی کے آخری حصہ میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اور وقت بعض خدام کو آپ کے پاس بلایا گیا تھا جن میں یہ عاجز (محمد صادق ایڈیٹر) بھی تھا اور وقت سے لے کر قریب چار بجے تک جب کہ آپ نے اپنے مولا کو پایا یہ عاجز وہاں موجود رہا۔ اس وقت جو صبر و استقامت اہل بیت نے دکھایا۔ وہ از حد قابل تحسین [illegible] حضرت ام المؤمنین نے نہایت ہی صبر [illegible] کو یاد کرنے کے سوائے آپ کے منہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا۔ [illegible] پیارے خدا تو ہم کو نہ چھوڑنا۔ [illegible] تو آخر مرنا ہے اور یہ جدائی تو ایک دن مقدر ہے لیکن خدا ہم پر راضی ہو اور وہ ہم کو نہ چھوڑے تو پھر کوئی پرواہ نہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ محمود احمد نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ آپ کے منہ پر یہی لفظ تھے۔ یا حی یا قیوم دیگر ممبران نے بھی نہایت صبر سے کام لیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب باوجود اس سخت صدمہ کے نہایت استقامت اور استقلال کے ساتھ رہے اور تمام ضروری امور کا انتظام کیا۔

دیگر خدام کا صبر

ایسے سخت صدمہ کے وقت میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ تمام خدام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا صبر عطا کیا۔ کوئی جزع فزع نہیں کی گئی۔ کسی کے منہ سے کوئی شکوہ نکلا۔ بے صبری کا کلمہ نہ نکلا ایسے مصائب کے وقت جس صبر کا نمونہ خود حضرت امام علیہ السلام دکھلایا کرتے تھے۔ وہی سب خدام نے دکھایا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب و دیگر تمام خدام صبر و استقلال کے ساتھ خدمات کی انجام دہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ لاہور کے مخالفین آتے تھے۔ تو حیران ہو کر واپس چلے جاتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے۔ کہ حضرت فوت ہو گئے کیونکہ ان کو چیخیں مار کر روتا ہوا اور آہ و بکاہ میں مصروف کوئی نظر نہ آتا تھا

یاد رہے۔ کہ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم | مسیح ناصری تو مر گیا تھا پر ہمارا مسیح قیامت تک زندہ ہے

خاتم النبیین تھے اور آپ ترسیٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے جا ملے۔ تاہم آپ قیامت تک زندہ ہیں کیونکہ آپکے فیوض اور برکات اور آپ کا دین زندہ ہے۔ وہ کبھی نہ مریگا۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خاتم الاولیاء ہیں اب کوئی شخص ولی نہیں ہوسکتا۔ مگر وہ جو آپ کا سچا متبع اور فرمان بردار اور آپکے انوار سے برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود منور ہوکر خدا تک پہونچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ پس حضرت مرزا صاحب مر نہیں گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

ہمارا مسیح فوت ہوا پر وہ ہلاک نہیں ہوا

یہ امر سوچنے کے قابل ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی حیات جسمانی کا خاتمہ ایک بڑی بھاری کامیابی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب آدمی آپ کا مطیع ہے اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے ماتحت دیکھ لیں۔ پھر سینکڑوں دشمن آپکے سامنے ہلاک ہوئے۔ بہت سے مباہلہ کرنیوالے نامرادی کے ساتھ خائب و خاسر ہو گئے۔ آپنے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور آپکے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم رہی ہے اور یہ سلسلہ خدا کیطرف سے ثابت ہوگیا ہے کیونکہ ایسے [illegible] کیو قت خدا تعالے نے [illegible] اور کسی نے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں گا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قائم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الٰہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا۔ حضرت کی پیشگوئی سے ایسا فنا ہوا کہ اوس کا نام ونشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ اون مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور اون کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

فوت ہونے کو تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو جاتا۔ ہمیشہ سے یہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ سے خدا تعالے دنیا میں ایسے سلسلے قائم کردیتا ہے کہ اون سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہو وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور کبھی نہیں مرتے یہی حال حضرت امامنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہے۔

خلیفۃ المسیح

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالے نے تمام جماعت کو فوراً جمع کردیا ہے اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔ تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپکے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اور کرلی سب اتفاقی واقع نہیں ہوئی سچ تو یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بہت لوگوں کی نظریں اس طرف تھیں [illegible] ہمارے درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہونے [illegible] نورالدین کا [illegible] ہے۔ چند ماہ کی بات ہے [illegible] نورالدین صاحب [illegible] [illegible] حضرت صاحب ہمارے درمیان ہیں [illegible] تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کردینے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آئندہ زندگی اس سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ یہ قوت اللہ تعالے کے فضل سے حضرت مولوی نورالدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالے کسی اور کو دیدیگا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں بھی یہ سلسلہ پورا استحکام رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے اسے کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور فرمایا۔ کہ میرا دل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوکر جو پہلا لفظ بولا وہ یہی تھا۔ کہ آپ **صدیق اکبر** ہیں۔ حضرت کا جنازہ لاتے ہوئے ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف احباب کو دیکھنے کے واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھتا رہا میں نے دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ اور میر محمد سعید صاحب نے تو مجھے اپنی نوٹ بک میں ایک یادداشت دکھائی جس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول رب العالمین عالیجناب مولانا مولوی نورالدین صاحب ایدہ اللہ بروح منہ سے بیعت سنت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میر محمد سعید۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ حافظ محمد اسحٰق صاحب سید عبد [illegible] صاحب۔ شیخ شیرانی صاحب۔ عبد الرحمٰن صاحب مخدوم محمد اشرف صاحب سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا [illegible] خدابخش صاحب۔

خط حضرت مولوی محمد احسن صاحب

قادیان میں آکر حضرت مولانا محمد احسن صاحب نے ایک خط عربی میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ جسمیں آپکی امامت کی تو جیہ کا اقرار [illegible] ان الفاظ میں ہے۔ وہ خط بعینہ ذیل میں درج ہے [illegible] انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً

حضرتنا امیر المومنین جناب حکیم الامۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجیۃ والاخلاص الذی فی سویداء قلبی حکتنی ان اشیع ھذہ السطور فی الجرائد الثلثۃ ببلد دارالحکم وتقریظہ مذا [illegible] العالم وھی ھذہ۔

یا امیر المومنین اعتقادی من اول الامر فی جنابک انک الخلیفۃ المسیح الموعود والنسبۃ بمنزلۃ مرۃ و مشاورۃ انت اخلص الجماعۃ ایمانا و اشدھم یقیناً و اخوفھم للہ۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء واعظمہم غناء و اکثرھم مناقب و ارفعھم درجۃ صدقت المسیح الموعود حین کذبہ الناس فلھذا اعتقدت انک صدیق ثانی۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ والذین جاء

بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسیح الموعود
والمہدی المعہود وجری اللہ فی حلل الانبیاء الذی توفاہ
اللہ حتف انفہ کما المہ فی اول بعثہ یا عیسٰی انی
متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا
وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ
فالآن انت مصداق لقولہ تعالٰی صدق بہ وخلیفتہ الصدیق
فی دین اللہ وامتہ فانا بایعتک لتائید الاسلام بقدر
وسعی وطاقتی بالاخلاص وصدق القلب علٰی
رغم المنافقین وکبت المکذبین ولا تعجب ولا تتردد
من اول الامر فی ہذا الامر ۔ من الحق اللہ المسیح الموعود
بالرفیق الاعلٰی وقلت لک فی ہذا الآن مکرراً انک انت
صدیق وانت صدیقنا ۔ نحن تابعوک نعم ما فہمت
تفسیر بعض الآیات التی تفسر بہا تلک المعانی وہذا
امر ... والناس فیما یختلفون من مذاہب حررت
ہذہ السطور لئلا یہم الناس ان فی قلبی خلاف ہذا التحریر
کلا وحاشا ۔ انت للمومنین ابا رحیما حتی یصیروا لک
عیالاً ... حملت الثقال ما ضعفنا من احد ومن ینقلب
علٰی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین
وانا مطیع لامرک فی دین اللہ ایدک اللہ بنصرہ و
نور اللہ صدرک بانوار الیقین یا نور الدین وانا
ارجو من الجماعۃ ایضاً ۔ ان لا یہمز فیک منہم احد
وانا اشہد ان وفات المسیح الموعود مشابہۃ
بوفات الانبیاء والمرسلین الذین کانوا اولی العزم
والہمۃ وان شاء اللہ تعالٰی ساکتب رسالۃ فی ہذا الباب
لیتضح علی الناس ان وفاتہ من ہذا الشان کان مضاہیاً
مشابہۃ بالانبیاء وکان فی الالہام جری اللہ فی حلل الانبیاء
وغیر ذلک من الالہامات الکثیرۃ فادع لی یا امیر المومنین
ان یوفقنی اللہ فی ذلک التحریر۔
حرر ہذہ السطور یوم الاربعاء سابع وعشرین
من شہر مئی ۱۹۰۸ء العبد محمد احسن

درخواست بیعت حضرت مولوی نورالدین صاحب

جب حضرت بیوی صاحبہ ام المومنین سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ کہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھکر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی اسی پر اتفاق کیا۔ چنانچہ جب جنازہ باغ میں رکھا ہوا تھا اور سب دوست بھی باغ میں جمع تھے۔ تو اوس وقت احباب کے اتفاق سے عاجز راقم (محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر) کھڑے ہو کر مفصلہ ذیل تحریر پڑھی۔ جو حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خاتم النبیین محمد المصطفٰی وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔ اما بعد۔ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور الیقین بودے

سے ظاہر ہے۔ کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آیندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آیندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔[1]

رحمت اللہ (مالک انگلش ویرہوس لاہور) (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سید محمد احسن امروہوی۔ سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور۔ (مولوی) محمد علی (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا خدابخش۔ (شیخ) یعقوب علی (ایڈیٹر الحکم) احمد دین اپیل نویس گجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ (ڈاکٹر) عباد اللہ۔ امرتسری۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی (نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹلہ) سید احمد نور کابلی۔ سید حامد شاہ سیالکوٹ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر) ناصر نواب۔ (جنہوں نے اس موقعہ پر کھڑے ہو کر اس امر کی رقت آمیز اور دردمندانہ الفاظ میں تائید کی۔ کہ ہم میں سے اب مسیح کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت مولوی صاحب موصوف ہی ہیں) حافظ محمد اسحق ڈرائنگ ماسٹر لاہور۔ عبد العزیز ولد میاں چراغدین رئیس لاہور (ملک) مبارک علی تاجر لاہور۔ مولوی عظیم اللہ نابھہ۔ نبی بخش (سوداگر) ... سید قاضی آل محمد امروہوی۔ مفتی فضل احمد جموں۔ خلیفہ نورالدین جموں۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ حاجی الٰہی بخش سوداگر گجرات۔ نورالدین چک نمبر ۲۴۲۔ خواجہ حبیب اللہ ساکن کشمیر حکیم محمد حسین قریشی لاہور۔ بابو غلام محمد فورمین ریکو پریس لاہور (قاضی) محمد ظہور الدین اکمل۔ نواب خان گجرانوالہ۔ سید محمد اشرف بی۔ اے (ساکن پنڈدادنخان) مولوی رحیم بخش تلونڈی جھنگلاں سید عبد الجبار (ساکن برہما) سید مہدی حسین مہاجر مستقل ساکن بنارس۔ چودھری اللہ داد محلانوالہ۔ بابو فخر الدین چھاونی لاہور ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ۔ ڈاکٹر محمد دین گجرات مستری احمد دین بھیرہ۔ مولوی میر محمد سعید حیدرآباد دکن خلیفہ رجب الدین لاہور۔ میاں محمد شریف بی۔ اے مختار (لمبی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے ہیں۔ بیعت اول کیوقت جو باغ میں ہوئی قریباً ۱۲۰۰ آدمی تہا۔)

[1] اس تحریر پر بہت دستخط اسیوقت ہوگئے تھے اور بعض بعد میں ہوئے ان میں سے چند ایک نام بطور نمونہ اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں۔

پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب

مذکورہ بالا تحریر کے پڑھا جانے کے بعد حضرت مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر ایک تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ یہ تہا۔ کہ میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال خواہش یا واہمہ نہیں تہا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ میں چاہتا تہا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میر ناصر نواب صاحب جو حضرت کے واسطے جائے ادب تھے یا نواب محمد علی خان صاحب جو حضرت کی فرزندی میں داخل ہیں یا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جنہوں نے اس قدر تصانیف تائید حضرت میں کیں یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے راہ میں ایسی جانفشانی کی یا سید میر حامد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں ہرگز نہیں چاہتا کہ یہ بوجھ مجھ پر ڈالا جاتا۔ کیونکہ میں اپنے میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جب کہ بلا میری خواہش کے یہ بار میرے گلے میں ڈالا جاتا ہے اور دوست سب مجھے مجبور کرتے ہیں۔ تو اس کو خدا تعالٰی کی طرف سے سمجھ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ اور دوستوں سے دعا کی۔ ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں۔ پس اگر تم طیار ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانو تو میں اسے منظور کرتا ہوں۔ تم پھر بھی سوچ لو۔ اور جن کے نام تم نے

سے لئے ہیں اون میں سے کسی کو اپنا امیر بنالو۔

یہ تقریر (جو انشاء اللہ بالاستیعاب اسی صفحہ اخبار کالم ۳ سے چھپ گئی ہے) شروع ہوتی ہے نہایت ہی رقت آمیز تھی اسپر سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم آپکے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے مسیحؑ کے جانشین ہیں۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور بیعت اول میں قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔

عورتوں کی بیعت

مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کردی ہے اور سب سے اول بیعت کنندہ حضرت ام المومنین بیوی صاحبہ تھیں۔

مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت کے بڑے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی جنازہ پر پہونچ گئے تھے اور نماز جنازہ میں اور تدفین میں شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کرکے عرض کی کہ میری بعض ذاتی غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے میں پیچھے رہا ورنہ میں نے کبھی حضرت کی مخالفت نہیں کی تھی۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض نادان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ میں جائداد وغیرہ کے متعلق نعوذ باللہ کوئی جھگڑا کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔ میں کوئی ایسا ارادہ کبھی نہیں کرتا۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرما دیں۔ کہ میری کمزوریوں کو اللہ تعالےٰ دور فرماوے۔

اللہ تعالےٰ مرزا صاحب موصوف کو اس سعادت کے عوض بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ پر مسیح موعود کا دائمی احسان

گورنمنٹ برطانیہ کو مسلمانوں کی طرف سے ہمیشہ اس بات کا خوف رہا ہے کہ مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ جہاد کرنا جائز سمجھتے ہیں اور نیز ایک ایسے مہدی کے آنے کے انتظار میں ہیں [illegible] تمام [illegible] کو بزور [illegible] سے ہلاک کر دیگا۔ حضرت مرزا صاحب نے لاکھ مسلمانوں کے دلوں میں [illegible] مسلمانوں کے دلوں سے جو آئندہ [illegible] داخل ہوں گے [illegible] اعتقاد کو دور کرکے گورنمنٹ پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جس سے آنا تھا وہ آچکا بلکہ دنیا سے گذر بھی گیا۔ اس کی زندگی میں تو بعض نادان تسکین کو یہ جگہ دیتے تھے کہ مہدی کا دعویٰ کیا ہے شاید کبھی تلوار اٹھائیں مگر جس صلحکاری سے آپکی زندگی کا خاتمہ ہوا ہے اور [illegible] نے گورنمنٹ کو مسلمانوں کی [illegible]

ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی

آخری تقریر

جو ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء عصر کو فرمائی۔

وفات مسیح

میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر وحی والہام نہ بھی ہوتا تو بھی میرا ضمیر قبول نہیں کرتا۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تم خود غور کرکے دیکھ لو کہ دو ایسی سخت مخالف قوموں کا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمن اور خون کی پیاسی ہیں۔) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنے نہیں ہوسکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا پس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کرسکتے ہیں۔ تواتر سے جو بات ثابت ہو اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمولی لوگوں سے بچانے کے لئے آسمان پر چڑھا لے جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت پڑی۔ تو اونہیں غار میں پناہ دی مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسےٰ میں کیا خصوصیت تھی۔ جو اوسے آسمان پر چڑھا لیا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف سنۃ اللہ دعویٰ کرتا ہے۔ بار ثبوت اوسی کے ذمہ ہے ہم تو قرآن شریف یہی پڑھتے ہیں۔ کہ عیسیٰ فوت ہوچکا توفی کے معنے مع جسم عنصری اوٹھایا جانا کہیں بھی نہیں پائے جاتے۔ میں نے تلاش کرکے دیکھا ۳۰۰ مرتبہ صحاح ستہ میں توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے معنے موت کے ہیں۔ اب خدا جانے کہ ان علماء کو کیا ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں [illegible] کوئی طالب ہو تو اوس کے لئے یہی کافی ہے جو شخص بعض قصد سے کام لیتا ہے۔ بجائے اوس کو سکتے ہیں شقاوت کی [illegible] ہے۔ پس ہم بات کو بڑھا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اچھی طرح سُن لو جس بات پر مجھے حق نے قائم کیا ہے اور اپنی متواتر وحی سے اطلاع دی ہے وہ یہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ ایسا گندہ ہے۔ کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہوچکا ابھی ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے فوراً اس کی تردید کی کہ ان مثل عیسےٰ عند اللّٰہ کمثل اٰدم۔ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود رہنے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی تا عیسیٰ کسی بات میں وحدہ لاشریک۔ نہ ٹھہرے۔

تم عیسےٰ کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر اسلام میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں۔ تو اسلام مرگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بعد کلمہ شہادت و استعاذہ آپنے آیت

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون [illegible] پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا۔

سنۃ الٰہی متعلق وفات انبیاء

میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کرچکتا ہے۔ خدا تعالےٰ اوس کو بلا لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام میں نہیں پہونچے تھے۔ کہ رستہ ہی میں فوت ہوگئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر وکسریٰ کی کنجیوں کا ذکر فرمایا۔ کہ مجھ دی گئیں ہیں مگر آپنے وہ کنجیاں (چابیاں) نہ دیکھیں کہ چلے گئے ایسی باتوں میں اللہ تعالےٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے لوگ تعجب کریں گے کہ پیشگوئیاں کی تھیں وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں

پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوا کرتی ہیں

میرے خیال میں یہ اللہ کی سنت ہے۔ کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا ہے کبھی اس سے مراد اس کا مثیل ہی ہوتا ہے۔ پہلے پارہ میں فرمایا۔ کہ تم نے موسےٰ سے پانی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ فرمایا۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ نہ تھے۔ پس خدا کی باتیں رنگ برنگ شکلوں میں پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ بعض مواعید الٰہیہ

نماز جنازہ

سب جگہ احباب حضرت خلیفۃ اللہ کا جنازہ پڑھیں اور آپکی روح کیواسطے اور آپکے قائم کردہ سلسلہ کی ترقی کیواسطے دعائیں کریں۔

رعایت

کسی دوسرے وقت پر ملتوی کئے جاتے ہیں [illegible]
[illegible] بعد [illegible] اس [illegible] الذی [illegible]
کہ اس [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وقت [illegible]

امام بننے کا خواہشمند نہیں

[illegible] مولوی عبدالکریم [illegible] الصلوٰۃ [illegible] ذمہ واری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تو میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے۔ تو [illegible] مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اس فکر میں کئی دن گذارے کہ [illegible] حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہا۔ کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے [illegible] صاحب کے [illegible] اس وقت تین آدمی موجود ہیں۔ اول میاں محمود احمد وہ میرا بھائی [illegible] میرا بیٹا بھی [illegible] اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ [illegible] میر ناصر نواب [illegible] اور حضرت کے [illegible] [illegible] نواب محمد علی خان صاحب ہیں۔ [illegible] نہایت [illegible] دین میں بھی لیسے ایسے کام کئے ہیں کہ میرے جیسا انسان شرمندہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ضعیف العمری میں بہت سی تصانیف حضرت کی تائید میں کیں۔ ایسی خدمت کے جوانی کا حصہ ہے۔ بعد ازاں [illegible] کے مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ جو ایسی خدمات کرتے ہیں جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتیں۔ یہ سب لوگ موجود ہیں باہر کے لوگوں میں سید حامد شاہ اور مولوی غلام حسن ہیں اور بھی کئی اصحاب ہیں۔

یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے [illegible] مامور کا کام ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ایسے دکھوں کے لئے جو پیٹھ توڑ دیں اعصا [illegible] بنائے ہیں۔ موجودہ حالت میں سوچ لو۔ کیسا وقت ہے جو ہم پر آیا ہے۔ [illegible] مردوں بچوں عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کر لو میں تمہارے ساتھ ہوں [illegible] میں خود ضعیف ہوں بیمار رہتا ہوں پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں۔ حضرت صاحب کے [illegible] کام [illegible]۔

[illegible] طبیعت [illegible] [illegible] اسلام [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کام [illegible] اشاعت اسلام [illegible] اہم اور نہایت مشکل ہے اس وقت ہم تربیت کے علاوہ [illegible] اختلاف بھی ہے [illegible] اس جماعت کے اختلافات کے مٹانے کے لئے ہماری جماعت کو منتخب کیا۔ تم آسان سمجھتے ہو مگر بوجھ اٹھانیوالے کے لئے بہت مشکل ہے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن علماء کا نام لیا ہے ان میں کوئی منتخب کر لو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً [illegible] کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے [illegible] [illegible] اب [illegible] بیعت کرنا ایک مشکل امر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس عبودیت کا بوجھ [illegible] اٹھایا جاتا ہے کوئی [illegible] طبائع کے اختلاف پر نظر کر کے [illegible] یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے میں تو حضرت صاحب کے کاموں میں حیران ہوں کہ اول بیماری اس قدر بوجھ۔ نثر نظم تصنیف دیگر ضروری کام ادھر میں حضرت صاحب کے قریب عمر۔ وہاں تائیدات روز افزوں موجود۔ یہاں میری حالت ناگفتہ بہ۔ اسی لئے فرمایا۔ فاصحتم بنعمتہ اخواناً۔ کہ یہ سب کچھ خدا کے فضل پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت

میں ایک بڑا امر پیش کرتا ہوں کہ جناب ابوبکرؓ کے زمانے میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوا مکہ اور مدینہ اور جواثہ کے سخت شور و شر اٹھا۔ مکہ والے بھی فرمنشر ہونے لگے مگر وہ بڑی پاک روح تھی جس نے انہیں کہا کہ اسلام لانے میں تم سب پیچھے ہو [illegible] کیوں پہلے بنتے ہو صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے چکے تھے کہ [illegible] لشکر [illegible] اس کو بھیج دیا۔ اور اپنی قوم کا [illegible] مگر آخر خدا نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا۔

[illegible] الذی تسلیم۔ کا زمانہ آگیا۔

اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ [illegible] تمہارا کلمہ ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلعم کے بعد ابوبکرؓ کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں سب سے پہلا اہم کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے اب موجودہ صورت میں جمع یہ ہے۔ کہ اس پر عملدرآمد کرنے کیطرف خاص توجہ ہو۔

پھر حضرت ابوبکرؓ نے زکوٰۃ کا انتظام کیا۔ یہ بڑا عظیم الشان کام ہے۔ انتظام زکوٰۃ کے لئے اعلیٰ درجے کی فرمانبرداری کی ضرورت [illegible]۔

پھر [illegible] ہے۔ غرض کئی لیسے کام ہیں۔

خلیفہ کا کام

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں۔ تمہیں میرے احکام کی [illegible] [illegible] ہوں۔

[illegible] قائم ہیں اون [illegible] اور زکوٰۃ کا انتظام [illegible] اور اون امور کو جو [illegible] کو شامل کرتا ہوں یہ تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشار کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔

یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں۔ وہ مر چکی۔ فقط۔

اطلاع

حضرت اقدس کی تجہیز تکفین تدفین اور آپکا خلیفہ مقرر کئے جانے کے متعلق ضروری امور مختصر طور پر جلدی احباب تک پہونچانے کی خاطر یہ اخبار تاریخ مقررہ سے دو روز پہلے یعنی منگل کو شائع کیا جاتا ہے اگلا...

[illegible]

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کا پڑھنا اور سنانا سب دوستوں کیواسطے نہایت ضروری ہے اسلئے اسی اخبار کے ساتھ رسالہ الوصیۃ کو بھی نقل کر کے بھیجا جاتا ہے تمام دوست خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی جمع کر کے سنائیں۔ ایڈیٹر

الوصیّت

مطبوعہ جنوری ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امّا بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔

قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئاً۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما [illegible] ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین [illegible]

[illegible] متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے [illegible] تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے [illegible] موقوف کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں [illegible] رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں [illegible] ہیں ان میں سے بعض تجھے دکھا دیں [illegible] تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق [illegible] جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہے لوگوں کے پاس [illegible] کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے [illegible]

اس جگہ یاد رہے [illegible] چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں [illegible] ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور اپنی بد ذاتی سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراضات بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی یہ ہوگا

یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا اور جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا [illegible] میں نے تجھے بھیجا [illegible] نیکو کاروں سے الگ [illegible]

ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور ان کا مقابلہ [illegible] خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخمریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال

۱؎ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ صدی کے سر پر ظاہر ہونا اور رمضان کے قریب [illegible] چودھویں صدی [illegible] احادیث کے مطابق میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں [illegible] بھی [illegible] ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے [illegible] دنیا سے پیار کیا اور انہوں نے مجھ کو قبول نہ کیا۔ منہ ۱۲۔ ۲؎ خدا نے [illegible] منہ

کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جاویں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک کہ وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جاویگی اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو

زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جاوے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور

بقیہ حاشیہ کالم اول مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔

منہ ۱۲

ہ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا

حضرت خلیفہ
بیعت کرنیوالوں کو
سب کو خط لکھے جاویں
عام اطلاع ہو کر اور
حضرت خلیفہ صاحب
جس قدر جلد ممکن ہو
کے واسطے تیار کر دو
خ
محمد صادق

تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے[1] اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ

[1] باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

اطلاع

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ حدیث جس کا پانچوقت نماز میں پڑھنا تسلیم کیا گیا تھا اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھیرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد اُمت کو براہ راست بغیر پیروی نور محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

[illegible] کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدیدہ میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللّٰہ و اماماً منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جاوے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح شہادت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اس پر شاہد ہے جس کی تشریح متعلقہ کے ساتھ یہ ہے کہ خدا قیامت کو حضرت عیسیٰ سے پوچھیگا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو تو وہ جواب دینگے کہ جبتک میں ان میں تھا ان پر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا پر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے کیا خبر تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی [illegible] خدا سے بازپرس [illegible] جب تو نے مجھے مع جسم عنصری آسمان پر اٹھا لیا [illegible] آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے [illegible] سے پہلے دوبارہ دنیا میں آنے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ ایسے جھوٹ کا جو خدا کا ہی [illegible] جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن ایسا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری امت نے یہ مذہب عقیدہ اختیار کیا تھا اور میری ماں کو خدا قرار دیا تھا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہتے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے وہ یہی کہا کہ ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں۔ پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روک رہی ہے ورنہ وہ دروغگو ٹھیرتے ہیں۔ تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور پھر جبکہ صریح اس آیت سے کہ قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اُتر یں گے۔ تو کیا وہ آسمان پر ہی مریں گے اور آسمان میں ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت فیھا تموتون کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزار ہا نشان میں ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہوگیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے۔ دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اسلئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا بھی بہار میں ہی آئیگا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں میں پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن ہیں گے[1]

اور خدا نے فرمایا۔ زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لک نری آیات و نھدم ما یعمرون[2] یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم انکو گراتے جائینگے اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین کو تہ و بالا کر دیا یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتۃ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا اس دن کسیکو بھی خبر نہ ہوگی۔ جیسا کہ لوطؑ کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کیگئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ کو تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا یہ زندگیوں کا خاتمہ اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا ...آیا ان ربک فعال لما یرید انی نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا وکان امرا مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اُتریگا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے۔ جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے اُن سے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ہمیشہ کی نمازوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

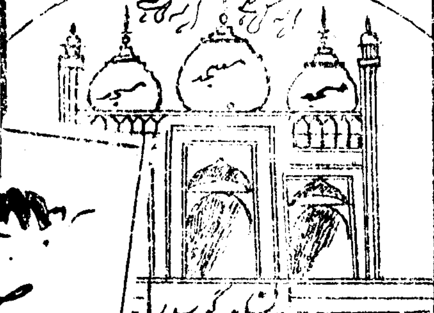
---

[1] مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آئیگا میں اگلی اور تیسری بہار پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے مگر بہار کا وقت ہوگا بہر حال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے [illegible] خدا نے مجھے فرمایا ہے منہ ۱۲ [2] ایک فارسی وحی الہام میں یہی ہے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا منہ ۱۲

مطبوعہ دار الامان قادیان میں میاں معراج الدین عمر ایڈیٹر و پرنٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی



قادیان ضلع گورداسپور

BADR — QADIAN



دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	بجو گوہر از خدا گر آں جہاں در قادیاں بینی

قیمت ازروئے ... قادیان ... عہ ؛ افریقہ صہ

نمبر ۲۳ ؛ جلد ۷

مورخہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ ؍

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں؟

خداتعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ... یہ مضمون لکھا تھا اور جسوقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اسوقت وہ اس واقعہ سے بے خبر اپنا مضمون ... صاف کر رہے تھے ... کے واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر یعنی اصول ضلالت ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں؟

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اگرچہ عادتاً میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا ۔ لیکن کل بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء کسی ... میرے ہاتھ میں اہلحدیث امرتسر کا اخبار ... آیا اور اس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ و علیٰ نبیہ الصلوٰۃ والسلام دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی دیکھا ... گذر گیا ۔ اگرچہ ان دل دکھانیوالی ... مولوی صاحب کے ... ہے مگر قرآن شریف نے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ ... الا الذین ... ذائقۃ الموت ۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے کہ آیا جو خدا کے فرستادوں پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت سے مطلب ... کہ نام و نشان ان کا مٹ جائے اور کوئی نام لیوا نہ رہے ۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے ۔ سو واضح ہو کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے ... ہوگی ۔ ان کا جسم خاکی جو ہر وقت ... میں ہے اور کوئی لمحہ خالی نہیں کہ اس کے اجزاء پر فنا وارد نہ ہو ۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جا ملے گا جس سے اس کے اجزاء ... مگر وہ نورانی جسم جو مقربین ... الٰہی کو عطا ہوتا ہے اس پر کبھی فنا نہیں آتی ۔ وہ حی و قیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسا کہ نص ... ظاہر ہے اور کی نسبت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود ہی ... اور مردہ دل ہیں ۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا ... اب کسی شتر کینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل ... ہم یہیں دیتے ہیں ۔ سو واضح ہو ۔ کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی ہیں ۔ جیسا کہ والنور الذی انزلنا میں ہے ۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے ۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اسپر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے ۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے ۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے ۔ جیسا کہ نوراً ... سے ظاہر ہے ۔ سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا ۔ جیسا کہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے اور پہلوں کے بعد تمام

انبیاء اور رسل کو اس نوبت سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہیگا چنانچہ تیرہوین صدی ہجری مین جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس خلعت نورانی کا کوئی وارث نہ رہا تھا تو اللہ تعالے نے چودہوین صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرمایا۔ اب تلاش کر کے دیکھ لو کہ کل دنیا مین قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہان پر اس کے دقایق اور حقایق بیان کئے جاتے ہین اور کون جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق مین محو ہو رہی ہے اور کہ ... لوگ ... اپنا اثاثہ اسلام مین ہی خرچ کر رہے ہین۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو سوا ئے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت کے اور کسی کو دنیا بھر مین نہ پاسکے گا جس سے ثابت ہوا کہ وہ نورانی جسم جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے ... وہ حضرت مسیح موعود کو عطا ہو گیا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہین ہو سکتی۔ ... کا بیان واضح یون ہے۔ کہ اگر قیامت تک روز ... ایک ہی ایسا شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ چودہوین صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعوی مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ ... حقیقت اسین ... ہی تھا۔ اور مزید برآن اس کے دعوے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے برحق ہے۔ اور ایسے شخص کے پاس ... حضرت اقدس کے ہی موجود ہون اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالے مرزا صاحب قیامت تک بہت رہین گے۔ تو حیات ... حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی ... اپنی ہوا النفس سے کسی کا فر ... کی کوئی ... تو اس سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے ... تو ... تعالے سے بہت سی امیدین ہین اور ہم اسی پر توکل کرتے ہین۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرۃ اقدس مرزا صاحب اب ہرگز فوت نہ ہون گے ... اپنے مجنس ... جا ملیگا ... مرزا صاحب کی روحانیت اور ان کے ارشادات ... رنگ ... مین ... کر گئے ہین۔ اور ... جو ان کے طفیل سے ہم مین پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ ... ہمارے ... تنگے پیچھے چلتا ہے۔ اور وہ تائید روح القدس جو ہر وقت الحمد للہ ہمارے شامل حال ہے۔ اور وہ ... سوز و گداز اور خشوع وخضوع جو نمازون مین ہمین ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم سنتے دیکھتے ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہمنے مشاہدہ کیا ہے اور وہ صداقت نبوت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلون مین منقوش کی طرح ثبت ہو گئی ہے۔ اور وہ مزے درس قرآن شریف کے جو ہم لیتے ہین اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظرون سے گذر چکے ہین اور دیگر وہ آیات بینات حضرۃ مرزا صاحب کی جو ہم دیکھ رہے ہین اور دیکھ چکے ہین جن کی خبر تیس سال قبل دیگئی تھی اور وہ رونق جو قادیان مین یا جہان کہین قدم مبارک حضرت مسیح موعود کا پڑ جاتا ہے ... ہوتی ہے۔ یہ باتین ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی بر تو اب تاریخی ہو چکی ہین۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہین ہے اور نہ آیندہ ہوگا۔ احمدی جماعت انشاء اللہ العزیز قیامت تک قایم رہے گی ان کے ساتھ ساتھ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہینگے ما شاء ... یکمرن ... لم یشاء لم یکن۔

حالانکہ ... اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیوقت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمداً الخ کا کہنے والا ایک شخص تھا تو اب اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت مدت سے یہی بول رہی ہے اور پھر ہر موقع پر لب ... کو رلیا ہے۔ اور پھر تمہین اس وقت دنیا اور آخرت مین رسوائی ہوگی اور سوا دانت پیسنے کے کچھ چارہ نہ ہوگا۔ بقول اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دائماً ابداً

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ نیست مرامش مرام شان
اے مردہ دل مکوش پئے ہجو اہل دل
جہل و قصور تست نہ نقص کلام شان

والسلام علی من اتبع الھدے

خلیفہ رشید الدین - ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء

پیغام صلح لاہور مین جو حضرت اقدس مسیح موعود کا لیکچر پیغام صلح پڑھا جانا ہے وہ ۲۱ جون

کو نہین پڑھا جائیگا۔ اور سر دست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بہی مقرر نہین ہوئی۔ جب ہو گی۔ دوستون کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دین گے۔

ایہا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بہی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہین۔ حضور کے اصل خطوط کو جو آپنے وقتاً فوقتاً نسخے تحریر فرمائے ہین چھپوا کر بہائیون کیخدمت مین تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے اخیر مین وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستون کی بیماریون مین تجویز فرمائے ہین اور مجھے مل سکے ہین۔ بنظر فائدہ عام لکھدئے ہین پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بہائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہون اور وہ چاہین۔ کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاوین۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بہیجدین بعد نقل مین بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہون لیکن اس مین دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بہی لکھدین کہ کن شکایات کیلئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئین

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل - لاہور

براہین احمدیہ اور دوسری کتب کے متعلق خاص رعایت کا اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدر مین ... ایسے مضمون کی ضرورت ہے اور ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ باقی امور بذریعہ خط و کتابت طے ہونے چاہئیں۔

ڈاک خلیفۃ المسیح حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہین لکھ سکتے بعض دوست خطوط مین یہ خواہش ظاہر کرتے ہین کہ حضرت اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھین ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو نگاہ کرنی چاہیئے۔

صادق کا خط

اپنے صادق دوستون کے نام

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مین خط کیون لکھتا ہون

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کے وقت بھی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تھا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اس کے ساتھ ہو میرے سپرد بھی خطوط نویسی کا کام قایم رکھا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطوط سے ظاہر ہوتا تھا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین لکھا کرتے تھے اور مینے ان خطوں کو بھی پڑھا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکھے ہین اور ان پر جوش اور مخلصانہ الفاظ کو بھی دیکھا ہے جنمین تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکھون۔

یہ خط کیا ہے

پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی اور ایسے بھی ہوئے جنھون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکھ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تھا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھ کو نہ دیا تھا۔ اور تجھ سے پانی مانگا تھا پر تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح سے تجھے کھانا کھلاتا اور کس طرح تجھے پانی پلاتا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو سب مجھے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کھلاتا اور پلاتا۔ تو اس کھانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالےٰ اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے خاص بندون اس کے مرسلین اور مامورین کی عیادت کرنا اور ان کو کھانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسکو روٹی کھلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے افسوس ان پر صد ہزار افسوس۔ جنھون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بھیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بھائیو! کہ خدا تعالےٰ نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہاری روحون کو بدیون سے اور بداعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتھیون مین لکھے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تھا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت ہو۔ کیونکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکھ اٹھاکر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بھی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتھ ہوئی تھی کہ آن حضرتؐ جب فوت ہوئے۔ تو بعضے آپ کی وفات کو قبل از وقت سمجھا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تھی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ مین دیجاویگی وہ کہاں ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوے کرتا تھا وہ زندہ تھا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بھی اس وقت کاذب نبی موجود تھا اور وہ زندہ تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تھا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چندروزہ تھی۔ اور تھوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے۔ اور خدا تعالےٰ کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تھی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تھا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا مین پڑین جس قسم کے ابتلا مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تھے۔

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزا کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بھی نادان لوگ کیا کرتے تھے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر بواقعہ وفات مسیح موعودؑ پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپنے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبدالحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبدالحکیم نے جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکھے جائین گے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہوجائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اوس میں یہی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپکی ہوگی - پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ - سو اوس کے مطابق جیسا گذشتہ اخبار میں لکھا جاچکا ہے آپکی عمر ۸۰ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۷۰ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی کہائی ہے - حضرت اقدس کی عادت تہی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تہے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تہے - خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا - ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹہیک نہیں کہہ سکتے - کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تہا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں - پس آپ کی عمر کے متعلق ٹہیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تہا اور نہ آپنے کبہی اس طرف توجہ کی - کہ اس کی ٹہیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں - خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں - آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بہی لکھا ہے - جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو دعوت کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا تہا اوس میں آپنے اپنی عمر چہیاسٹھ سال سے زیادہ لکہی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے - لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تہا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تہی - اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال ۶۵ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑہائے جائیں - تو ۷۵ سال ہوئے - غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا - کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہرحال اسی کے قریب ہیں - لیکن اگر ایسا بہی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی سال کے قریب نہ بہی ہوئی ہوتی - تب بہی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تہی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تہے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہوچکی تہی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تہے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحوا اللہ مایشاء ویثبت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تہا - کہ خدا تعالے نے اب اس کو منسوخ کردیا ہے - چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے -

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بہی تہا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑہا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں - اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑہا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط یہ بہی تہی - جو اسیوقت شائع کی گئی تہی - اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک - پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کردیا - تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑگیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحوا اللہ مایشاء ویثبت نکاح آسمان پر پڑہا گیا یا عرش پر - مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تہی - شیطانی وساوس سے الگ ہوکر اس کو سوچنا چاہیئے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پڑہنے سے کچھ کم تہی - جسمیں بتلایا گیا تہا - کہ آسمان پر فیصلہ ہوچکا ہے - کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا - مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تہی - پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کردیا - کیا اس پر مشکل تہا کہ اس نکاح کو بہی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے"

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تہا کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں - خدا تعالے نے اس کو منسوخ کردیا ہے -

پانچواں لڑکا

پانچویں لڑکے کے متعلق بہی حضرت اقدس خود فیصلہ فرماچکے ہیں - کیونکہ یہ الہام دیر سے تہا - کہ خدا نے مجہے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پہر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تہا - کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بہی لڑکا ہی ہوتا ہے - ایسا ہی اب انشاء اللہ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی -

ثناء اللہ

ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تہی - ہاں آپنے اس کے حق میں دعا* کی تہی سو اللہ تعالی اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہونچے گا - اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکہنا چاہیئے - کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے - کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا - وہ فنا ہوگا - سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے - کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کہڑی ہے - چار لاکہہ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تہا وہ بدستور جاری ہے - ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکہائی تہی - جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا - ڈوئی نے دکہائی - جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مرید کا پیر ہوکر اور کروڑوں روپے کا مالک ہوکر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام ونشان مٹ گیا - الٰہی بخش اکونٹنٹ نے ... مع لواحق رفقاء نے دکہائی - غلام دستگیر قصوری نے دکہائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم ہوں گے - لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے - ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے - وہ قیامت تک زندہ رہیں گے - اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکہہ کر حسد اور بغض میں مرجائیں گے - اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہوجائینگے انشاء اللہ تعالے -

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مردند شد ترکی تمام

المرتد

مرتد ڈاکٹر نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے - کیونکہ یہ بہی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے - اس نے بڑی ... بہتی سے ایک چہوٹا سا رسالہ لکہا ہے - جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے - جسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے - گویا وہ آپ ہی خدا ہے - اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

* [illegible]

اور آپ ہی کہتا ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا۔ کہ حضرت اقدس ۴ ساون مطابق ۴ **اگست "کو" فوت** ہوں گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے۔ کہ عبدالحکیم نے اگر "**تک**" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر **کانے دجال نے** اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے "**تک**" لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک۔ اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی **الفاظ** پر اقتصار کرنے کی بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبدالحکیم ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکّے کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالحکیم کے متعلق تھے۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبدالحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق وکاذب۔ انت تریٰ کل مصلح وصادق"

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبدالحکیم نے پیش گوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اوّل تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جبکہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق پہلے پیشگوئی شائع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ و مہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبدالحکیم نے اوّل تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنی ۴ اگست والے الہام کو خدا تعالےٰ نے شیطانی ثابت کر دیا۔ پس عبدالحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اوس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اوس کی ۴ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ (بقول مخالفین) یہ اسہال ہیضے کے سمجھے جاویں یا پرانی بیماری جو بموجب پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ توفی شہادت ہے مگر اس قتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سیدو مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہیں ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور ادہر اللہ نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں رفع دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی میراں بخش صاحب کے مکان پر فیصلہ آسمانی سنایا۔ پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لیکچر ہوا۔ پھر جو تھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دار السلطنت میں پانچ مقامات میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ مسلمانو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو علانیہ تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ کے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

<u>میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضروری ہے۔ کہ اسے زندہ کہا جائے۔</u> یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزا کے تھے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضاء و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھا لو۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب آلہی دربار کے لئے ہیں۔ جس طرح مولا راضی کریں۔ یہ مصائب یہ دکھ لشکر کی تعب میں ہیں یعنی ما بعد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ۔ آئندہ ہدایت کی راہیں کھولدیگا۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا سکے لا تضلوا بعدہ تو حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھیں ہم آپکے منشا کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے جب آپنے سمجھا کر دوسری ہدائیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلوں میں تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کر دیں تو دو دل نہیں جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ بدر میں عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے۔ تو میں اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہوں۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کر دیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول میں مطلق فرق نہیں آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گوؤں سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمیں مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کر دو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مر چکا۔ اور اب وہ زندہ نہیں۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدوں پر اس درجہ ہوا۔ کہ جان میں سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے چنانچہ جمون کے چراغ دین اور پٹیالہ کے عبد الحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہا ہے پس وہ ہر قل والی بات بالکل ٹھیک نکلی جو آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ "جو مسیح" ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مفید ہے وہ زندگی جسکی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کر دے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہیں اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ میں سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود ان کے وہ لائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر میں تقوے و طہارت خشوع خضوع و انابت الی اللہ و عالمانہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو بطور اعجاز پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب طرح اس بات کے قائل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفے بنائے جاتے۔ تو قوم انہیں بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہیں بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمیں یہ نہیں بتاتا۔ کہ اگر احمد کا غلام اپنی قوم میں یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمد میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرام سے بھی یہی لفظ روائیت کئے گئے ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیوں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اوس نے یہ دوکان نکالی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ جناب خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس انہیں نہ تھی۔ اللہم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر کوئی گفتگو کرے تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہیں۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب میں ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی مذہب نہیں آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا کہ آپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی۔ (میں اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالے بھی انشاءاللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ایک دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی اون میں سے ایسے ہیں کہ جو سوائے معدودے چند جو غریبت من المسلمین کے مصداق تھے اپنے ماننے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنا لیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں کیا ہمیں اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں ہمیں اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت میں آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاویں میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس میں اسبات کو کیا کروں کہ فلاں پیشگوئی معرض التوا میں آگئی۔

(باقی)

٭ یہ کچھ مبالغہ کے رنگ میں نہیں کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور اسمیں ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو نعماء جنت کی طرح ما خطر علی قلب بشر ہو جاتے ہیں تو سوا اس بات کے تسلیم کرنے کے چارہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۲۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالے کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوتا ہے اسے نبی کہا جاتا ہے - خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں - مثنوی میں لکھا ہے - **آن نبی وقت باشد اے مرید** محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو گے - یاد رکھو یہ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گی -

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام میں کوئی نقص نہیں - نماز - قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سر نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے - ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں -

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے -

فرمایا - کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کرینگے وہ سب کافر ہی ہوں گے -

آپ نے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی - فرمایا - دیکھو جیسا کہ بہت زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی - انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن نہیں گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے - ہر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف رسمی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے - ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی - بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنے والے حج جاتے ہیں زکوۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں - پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں - اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں -

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون

یعنی لعنت ہے اون نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا - اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا - اگر میں خدا کی طرف سے ہوں - تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہیں گے -

---

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و علمی کے کامیاب ہونے والے یعنی مولانا نور الدین صاحب -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی - دو محرک ہوئے ہیں کہ ان چند سطور کو میں اخبارات میں شائع کردوں - اور وہ سطور یہ ہیں کہ میرا اعتقاد آپ کی جناب عالی میں اول بعثت و بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھنے والے ہیں گویا کہ مجسم الفت اور اون کے انیس تھے - اکثر مشوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ اون کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں در بارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں - آپکا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالے کا خوف آپ کو سب سے زیادہ تر ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اوس سے خوف کرتے ہیں - معہذا آپکو ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پروائی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اس وقت کی کہ جسوقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ تصدیق ثانی میں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود تھے کہ اللہ تعالے کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالے نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یعیسی انی متوفیک الایۃ یعنے اے عیسی اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوشش کریں گے - مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام اون عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں - میں تجھ کو اون سے پاک صاف رکھونگا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کریں گے - میں اون کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھونگا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو - پس میں نے اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت طاعت

کی ہے اگرچہ بعض ضعیف الایمان اسکے خلاف ہو اور راول بامر میرے قلب کو کوئی تردد اس بات کا واقع نہیں ہوا بجز اس کے کہ بعض آیات کی تفاسیر جواب کرتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آئیں اور فوراً اسی وقت کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالے نے یہاں کے رفیقوں سے علیحدہ کر کر ملا اعلی کی رفاقت میں پہونچاویا میں اسیوقت اگر آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ ہمارے صدیق ہیں اور ہم آپ کی تابع ہیں۔ ہاں آپ جو بعض آیات کی تفسیر ایسی فرماتے ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آئیں یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے۔ جو زمانہ حال کے موافق آپکے مذاق میں تغیر آ جاتا ہے یہ امر دوسرا ہے اور اس سب کے علیحدہ یہ چند سطریں میں نے اس لئے شائع کی ہیں کہ بعض وہمی لوگ میرے قلب کی حالت کو مخالفت اس تحریر سے گمان نہ کریں۔ کلا وحاشا۔

اسلئے اب آپ کو ضروری ہے کہ ہم سب مومنین جماعت کے لئے مثل شفیق باپ کے ہو جاویں تاکہ جملہ مومنین بمنزلہ آپکے عیال کے رہیں کیونکہ آپ نے اس وقت وہ بوجھ اٹھایا ہے جسکے اٹھانے سے ہم سب عاجز ہیں۔ اس پر بھی خدا کی اس بیعت اطاعت سے بہتر ہے گا۔ اللہ تعالے کے دین اور جس بات کو کہ مسیح موعود اسے سمجھتے۔ کچھ ضرر نہیں پہونچا سکیگا اور جو کوئی اس نعمت کا شکریہ ادا کریگا کہ آپنے ایسے بوجھ کو اٹھایا بجالاوے گا اور آپ کی نصرت میں بہمہ تن متوجہ ہو جائیگا۔ اللہ تعالے اوس کو دین و دنیا میں جزائے احسن عطا فرماویگا انشاء اللہ تعالے دین کی تائید میں بحول و قوتہ میں آپ کا فرمانبردار ہوں اللہ تعالے اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے سینہ مبارک کو اپنے انوار سے روشن اور منور کرے اور میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ جماعت میں سے کوئی شخص اس بارہ میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیاء اولوالعزم کی وفات کے مانند ہے مشابہت رکھتی ہے میں انشاء اللہ تعالے ایک رسالہ وفات الانبیاء کے بارہ میں لکھوں گا۔ تاکہ لوگوں پر واضح ہو جاوے کہ جس نشان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع ہوئی ہے (کہ چند امور منتظر الوقوع باقی ہیں) اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح سے اس وفات کا وقوع ہے تاکہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت ہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات

کا آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل ہو جیسا کہ الہامات الوصیۃ ۱۹۰۵ء وغیرہ میں مشرح ہو چکا ہے۔ اور دیکھو جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور سوائے اس کے اور بہت سے الہامات ہیں۔ نیز آپکو اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر میں اللہ تعالے میری تائید کرے۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء روز چارشنبہ

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

برادرم مکرم جناب مفتی صاحب ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے ان خاص فضلوں سے جو عاجز اکمل پر ہیں ایک فضل ہے جو آج رات کو دعا کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی تاریخ وفات میرے دل میں آئی

قل یا عیسی انی متوفیک ورافعک الیّ

اس کے اعداد ۱۳۲۶ھ ہیں۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

عاجز محمد ظہور الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے جس میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مسیح و مہدی موعود مسعود ❊ کہ نور حق و رخشید از جبالش

درین عالم خدا اورا فرستاد ❊ کہ یابد خلق فیضان کمالش

کمر بستہ برائے اسلام ❊ نمود اظہار جبروت و جلالش

چو او ماموری مغفور ہند آمد ❊ شدہ مغفور سال انتقالش

۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے لکھی ہے۔

تو سے مختار اور سے شمار

اسرا سے فقط تو اہمسکر

بخشد سے بہر احمد مختار

قادیانی تفضلہ ہم احمد کو

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود

از مولوی فخر الدین صاحب ملتانی کنجاہ

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولے مرزا غلام احمد خاص ❊ رفت زین جا بعالم نور

تابت دین احمد عربی ❊ ملحے رسمہائے فسق و فجور

رہنمائے اطاعت خالص ❊ کرد تبلیغ قیصر و مغفور

برزبانش دم مسیحائی ❊ حبذا در قلم لوامع طور

در زمان مذاہب شتےٰ ❊ ماند دائم مظفر و منصور

حرب او روز و شب بزور قلم ❊ نے بہ شمشیر و دشنہ و ساطور

اہل دنیا بحلقہ ماتم ❊ مرحبا گفتہ اند اہل قبور

سفلگان را جائے شادمانی نیست ❊ ترک این دار لازم است ضرور

او بہ ہست ہادی کفار ❊ محی دین محمدی زین دور

اے مخالف خمش مکم باشد ❊ خالق الخلق خود بیوم نشور

در دہانت زبان چہ گلگیر است ❊ گل کند بے گمان بشمع شعور

یاد سیکن ورا برحمت حق ❊ زانکہ ہست این طریقہ ماثور

گفت ہاتف بگوش من دو شب

سال ہجری ز رحلتش مغفور

۱۳۲۶

انجمن سرگودہ نے خبر وفات پر کیا کیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام اطاعکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی بمقام مسجد احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور حضرت صاحب کیلئے نماز جنازہ مکرر پڑھی گئی۔

عاجز راقم نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تمام احباب حسب توفیق چندہ دیں۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ عطا فرمایا۔ اور انجمن نے یہی قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں چاہے ... خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔

حافظ عبد العلی صاحب عمہ۔ منشی محمد سعید صاحب الہ آبادی مقیم سرگودہ عہ۔ مولوی عبد اللہ صاحب امین نہر جہلم کوٹ مین عہ۔ مولوی محمد علی صاحب بدو ملی ضلع سیالکوٹ عہ۔ چوہدری غلام حیدر نمبر چک ۳۴ جنوبی عہ۔ چوہدری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار عہ۔ مولوی محمد صدیق صاحب سرگودہ ۸۔ چوہدری راجہ خان صاحب سرگودہ ۔ حاجی عبد اللہ خان صاحب نقل نویس سرگودہ عہ۔ بابو احمد دین صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ عہ

عاجز عبد العلی سیکرٹری مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ

مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے۔ کہ پیشتر اس کے کہ یہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا۔ کہ حضرۃ مولوی صاحب کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالے کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیجتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کیطرف تحریک کریں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق اور متقی موجود ہیں مگر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ اندر باہر سب نے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی حکیم [illegible] صاحب [illegible] بھیرہ سے [illegible] [illegible] آپکو خلیفہ [illegible] [illegible]

۲۔ [illegible] [illegible] حضرت [illegible] اور میرے نزدیک وہ آپ ہیں۔ اس [illegible] آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

۳۔ شیخ نور احمد صاحب نے [illegible] سے لکھا۔ خدا تعالیٰ آپکو [illegible] [illegible] آپ مسیح موعود کی [illegible] [illegible] [illegible]

۴۔ خدا داد صاحب [illegible] سے لکھا۔ [illegible] بیعت بعد امام آخر زمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظور فرماویں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا۔

۵۔ چودہری غلام احمد صاحب نے کریام سے لکھا۔ حاضرین احباب نے متفق ہوکر آپکے ہاتھ پر بیعت کی سب سے پہلے یہ عاجز اور دیگر احمدیان الوصیۃ کے بموجب آپکے ہاتھ پر تحریری بیعت کرتے ہیں"

یہ چند خط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب جگہوں سے بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔

سب خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا

چونکہ بیعت کے خطوط کثرت سے آ رہے ہیں۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستوں کو یقین کرنا چاہیئے کہ اون کی درخواستیں بیعت کی قبول ہو گئی ہیں سب کو چاہیئے کہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں اور اردگرد کی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کرکے ان کو تازہ اخبار اور رسالہ الوصیۃ سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیۃ میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو واقع ہوا لکھدیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ یہ رسالہ الوصیۃ شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود آنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کچھ نہ کچھ فرصت نکالکر ملاقات کے واسطے سب قادیان آویں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

[illegible] پسرور
ضلع سیالکوٹ
[illegible] صاحب [illegible]
پسرور ضلع سیالکوٹ
[illegible] دین [illegible]
[illegible] پولیس [illegible]
اہلیہ شیخ نبی بخش صاحب
[illegible] گڈھ
میاں [illegible] خان [illegible]
[illegible] بازار [illegible]
فروشان۔
میاں غلام محمد خان بہرہ۔
ڈاک [illegible] رام پور کشمیر
سید عمر شاہ صاحب نند کوٹ
[illegible] ضلع گورداسپور
محمد رمضان خان صاحب [illegible]
انعام الدین صاحب [illegible] گنج
[illegible]
اہلیہ [illegible] جگراون
ضلع لودیانہ
میاں عبدالرشید خان صاحب
محلہ [illegible] شاہ جہان پور
[illegible] پسرور سیالکوٹ

دیوان خان صاحب [illegible]
مولوی عبداللہ صاحب مدرس قلعہ [illegible]
گوجرانوالہ
میاں محمد علی صاحب " "
اہلیہ [illegible] صاحب [illegible] جالندھر
عالم خان [illegible] لاہور
دین محمد۔ کاٹھ گڈھ ہوشیارپور
عبداللہ صاحب " " "
قطب الدین صاحب " " "
[illegible] " " "
محمد دین [illegible] گوجرخان
محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹
نہر جہلم شاخ شمالی
احمد علی صاحب۔ کوٹ آغا
تحصیل پسرور حال چک نمبر ۱۱
سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم
حاکم خان " " "
اہلیہ منشی محمد عبدالحق سرور الہ آباد
نانی صاحبہ منشی محبوب علی
پورب سرائے مونگھیر
میاں محمد حسین صاحب
[illegible] علاقہ کشمیر [illegible]
میرپور جموں۔

مسمات کرم بی بی اہلیہ بدرالعزیز
صاحب بھیتی شرقپور۔ لاہور
بدرالدین صاحب " " "
محمد دین صاحب " " "
دین محمد صاحب " " "
محمد علی صاحب " " "
عبدالحق صاحب " " "
احمد الدین صاحب " " "
عیسیٰ صاحب " " "
عبدالغنی صاحب " " "
خوشحال کاٹھ گڈھ
محمد عبداللہ مدرس [illegible] سیالکوٹ
احمد الدین [illegible] کپورتھلہ
بدرالدین۔ سرہند
مہتاب علی چک [illegible] گجرات
[illegible] " " "
[illegible] " " "
[illegible]۔ ملان پور ضلع لائلپور
محمد دین صاحب [illegible]
حاجی " " "
حیدر " " "
جلال " " "
عمر خان کاٹھ گڈھ
[illegible]۔ ضلع جالندھر
فضل داد [illegible]
غلام محمد [illegible] سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حاکم خان صاحب
موضع نمبر ۹۹ سرگودہ
غلام محمد خیاط رسول پور حافظ آباد
نواب دین صاحب [illegible] فیروزپور
حیات بخش سرائے عالمگیر
متصل دریائے جہلم
خوشی محمد [illegible]۔ پونچھ
صابر [illegible] [illegible]
کشمیر
محی الدین [illegible] کشمیر
نورالدین " " "

عبدالحق [illegible] [illegible]
عبدالعلی صاحب۔ [illegible] کشمیر
اہلیہ [illegible] " " "
محمد اسمعیل صاحب اہلیہ جلال پور شاہ پور
مسمات ولائت بی بی والدہ عبدالعزیز
جلال پور۔ شاہ پور
مسمات فاطمہ بھتیجی عبدالعزیز
جلال پور۔ شاہ پور
اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز [illegible]
عبدالرشید [illegible] " " "
عظیم بی بی بنت " " "
عبدالغنی بٹ۔ [illegible] کشمیر
محمد بخش ملازم [illegible] توپخانہ
لکھنو
میاں اللہ دتہ صاحب ملتان
[illegible] کلانوالی [illegible]
[illegible] " " "
خداداد " " "
شاہ محمد " " "
ڈاکٹر محمد عظیم اسسٹنٹ
رسالہ نمبر ۱۷ بنوں
اہلیہ مولوی معین الدین صاحب
کرٹ جھنگڑہ
عبداللہ خان خانساماں
بھٹنڈہ
محمد الدین صاحب [illegible]
[illegible]۔ سیالکوٹ
محمد الدین صاحب [illegible]
میاں عبدالوہاب منٹگمری
کمال ڈیرہ حیدرآباد سندھ
[illegible] چک نمبر ۹۹ سرگودہ
لال دین " " "
اللہ دین " " "
[illegible] ہوشیارپور
نبی بخش صاحب [illegible]
ڈیرہ غازی خان

مسیح موعودؑ کن معنون مین نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام مین ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جس مین اپنے دعوی کی تشریح کی تھی اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام مین چھپنے کے واسطے لے گیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام مین وہ مضمون چھپ گیا تھا اور اس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین۔ اسجگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے جس قدر مجھے اتفاق ملاقات ہوا وہ نہایت شرافت اور اعلیٰ اخلاق سے مجھ سے ملے اور حضرت کے حالات نہایت ادب سے انہون نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق شریفانہ طرز سے سوال کئے اور مین ان کا بہت مشکور ہون دنیوی اخبارون مین سے صرف اخبار عام ہی تھا کہ حضرت اقدس اس کو باقاعدہ دیکھتے تھے اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حضرت مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر مین میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا مین نے جلسہ دعوت مین نبوت سے انکار کیا اس کے جواب مین واضح ہو کہ اس جلسہ مین مین نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ مین ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگون کو اطلاع دیتا رہا ہون اور اب بھی ظاہر کرتا ہون کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مین ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہون جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہین رہتا اور جس کے یہ معنے ہین کہ مین مستقل طور پر اپنے تئین ایسا نبی سمجھتا ہون کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہین رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہون اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہون۔ یہ الزام صحیح نہین ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب مین ہمیشہ مین یہی لکھتا آیا ہون کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہین اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر مین اپنے تئین نبی کہلاتا ہون وہ صرف اس قدر ہے کہ مین خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہون اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتون کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتین میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانون کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہین کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو مین خدا کے حکم کے موافق نبی ہون اور اگر مین اس سے انکار کرون تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت مین خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مین کیونکر انکار کر سکتا ہون مین اس پر قائم ہون اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤن۔ مگر مین ان معنون سے نبی نہین ہون کہ گویا مین اسلام سے اپنے تئین الگ کرتا ہون یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہون۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہین کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو مین صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہون کہ عربی اور عبرانی زبان مین نبی کے یہ معنے ہین کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہین ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہین کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہین اور کر رہا ہے۔ مین خود ستائی سے نہین بلکہ خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہون کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف مین کھڑا کیا جاؤن اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہین تو مجھے اس مقابلہ مین خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ مین خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان مین وہ مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانہ مین کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت مین عام طور پر لوگون کو خوابین بھی آتی ہین بعض کو الہام بھی ہوتا ہے اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے مگر وہ الہام مقدار مین نہایت قلیل ہوتا ہے اور اخبار غیبیہ بھی اس مین نہایت کم ہوتی ہین اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہین تو اس صورت مین عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانون کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تا کہ اس مین اور اس کے غیر مین امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک اعزاز کا خطاب دیا گیا ہے تا کہ ان مین اور مجھ مین فرق ظاہر ہو جائے ان معنون سے مین نبی ہون اور امتی بھی ہون تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا ورنہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کی بارہ مین ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگون کو دامنگیر ہے وہ امتی کیونکر بن سکتے ہین کیا آسمان سے اتر کر نئے سرے مسلمان ہون گے یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہین رہینگے

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

نام خوش خط ہو

بعض دوست حضرت کی ڈاک میں یا بدر کی ڈاک میں ایک نہائت ضروری اور تاکیدی خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل پڑھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس سے جواب لکھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لگتا کہ جواب کہیں تو کس کے نام تو نہائت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے اور اس سے بڑھکر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے سب دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو ہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھ دیا تھا تو بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا ہو گا مگر یہ غلطی ہے یہاں خط و کتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

قطعات تاریخ وفات حضرت مسیح موعود

تو وصالِ حق سے دل [illegible]
یاں دلِ حیرت زدہ [illegible]
اے مسیحِ پاک اور [illegible]
ہم کو مولا کی رضا منظور ہے
الوصیت میں تو جب فرما چکا
تیری رحلت، تب سے ہی مشہور ہے
پیش ازیں تو کر چکا سب انتظام
الوصیت میں یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں ہیں گو اب ہم حزیں
اور دل رقت پہ بس مجبور ہے
پر سمجھنے سے تجھے یاد [illegible]
اس طرف جانے میں تو معذور ہے
خوش ہیں دشمن اور ہیں مغموم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور ہے
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس لئے مغرور ہے
وہ رسولِ پاک ختم المرسلین
جو خدائے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
فوت ہونا سنت ماثور ہے
اس کا خادم تھا مسیحا اور غلام
جس کی کوشش حق کے اِن منظور ہے
[illegible] وہ تو مولیٰ پہ چلا
وہ تو عبد اللہ بس ماجور ہے
حق سے دی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمتیں ہوں حق کی اس پر صد ہزار
قرب حق میں ہم سے بیٹھا دور ہے
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر میں جو مسطور ہے
ہیں مخاطب جس میں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور آنکھوں میں شبیہ پر نور ہے
وہ تو [illegible] جنت الفردوس [illegible]
اور ہم میں ایک [illegible] کا [illegible]
دین حق کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تاریخ [illegible]

خاکسار [illegible]

[illegible] برادر [illegible]۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] حضرت [illegible] اللہ [illegible] الہام ہے

"مسکن [illegible] پائیدار"

۱۳۲۶

خدا تعالیٰ نے اس کے اعداد میں [illegible] سال [illegible] بتایا ہے۔ یہ تفہیم خدا کا دوسرا فضل ہے [illegible] کے عاجز بندے اکمل پر ہوا

محمد ظہور الدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد المحی نے ایک مکان برلب سڑک طرف مشرق قادیان۔ قریب پل ڈھاب بنایا ہے جسکی زمین قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کرہ برآمدہ ڈیوڑھی صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو چکی ہیں صرف چھت باقی ہے۔ بوجہ بے سبب نہ ہونے روپیہ کے اب تک بنوا نہیں سکے۔ اور اب وہ بسبب مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مبلغ [illegible] روپے وہ خرچ کر چکے ہیں۔ زمین قریباً دو صد روپے کی بتلاتے ہیں جو انہوں نے خرید کی تھی۔ لیکن بھرتی پر بہت خرچ ہوا۔ اب وہ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چاہتے ہیں عرب صاحب سے خط و کتابت کریں۔ قرضہ کو جلد ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاگت سے بھی کم پر فروخت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

اطلاع

[illegible] ایڈیٹر صاحب بدر۔ برادر [illegible] صاحب [illegible] بلوچستان قادیان۔ اس [illegible] اپنا مضمون۔ کتاب [illegible] روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ وہ انعام [illegible] طالب علم [illegible] مڈل کو دیدیا گیا۔ اکمل۔

[illegible] زلزلہ [illegible] بجے شام کو آیا دوسرا [illegible]

[illegible] کی سزا۔ [illegible] ہندیوں کے علاقہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مذبذب [illegible] اڑ رہے گئے اور جہاں کہیں دشمن نے مقابلہ کیا اس کو شکست دیگئی بعض قوموں نے یہ خیال کیا کہ فوج دوبارہ ان کے علاقہ میں نہیں آسکے گی اس لئے وہ جرمانہ ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے سے بے پرواہ ہو گئے۔ مگر ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ وہ اپنے [illegible] گاؤں میں پہنچنے نہ پاتے تھے۔ [illegible] نتیجہ یہ ہے کہ کافی سبق دیا گیا ہے [illegible] جرمانے جلدی سے وصول کئے۔ دس ہزار نقد جرمانہ [illegible] میں لایا گیا ہے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پایہ تخت [illegible]

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اِس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی تصنیف

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے ماموریں اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں صداقت مسیح اور مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کے دعاوی کو بمقابلہ دیگر علماء کے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے ... ... و اسے منصف مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ... صفحہ ۲×۲۶ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۴ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح — یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب بھی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

... پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور رقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کی ... ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس سے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو ... برس ... گذرنے کے اندر پورے ہوئے اور ... کی تکمیل ... کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحہ کی ڈبل ... کاغذ پر نہایت خوشخط اسلئے ... کتاب ہے ... پانچ روپے ... تین روپے ... جلد منگوا لو

درثمین — حضرت اقدس کی تمام نظموں کا ... چھوٹی تقطیع کا مجموعہ ... جلد ... بجائے چھ آنے ... چار آنے

شری کرشن کا ... — یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب کی ... مہدی اوتار کے ظہور کے بارے میں ... نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ و پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۶۲ صفحے۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا — ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب دلچسپ جس میں ایک ... کی ... اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ...

سر الشہادتین — مصنف مولانا مولوی محمد احسن صاحب ... امروہی رسولوں سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ... کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف ... اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و متنازعہ مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ ... جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی — مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ ... کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ہے۔ قیمت ۴ر

فتح دین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات — ... قیمت ۱ر

کامن احمدی — (اردو) قیمت ۱ر

آئینہ کشمیری — طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — قیمت ۱ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

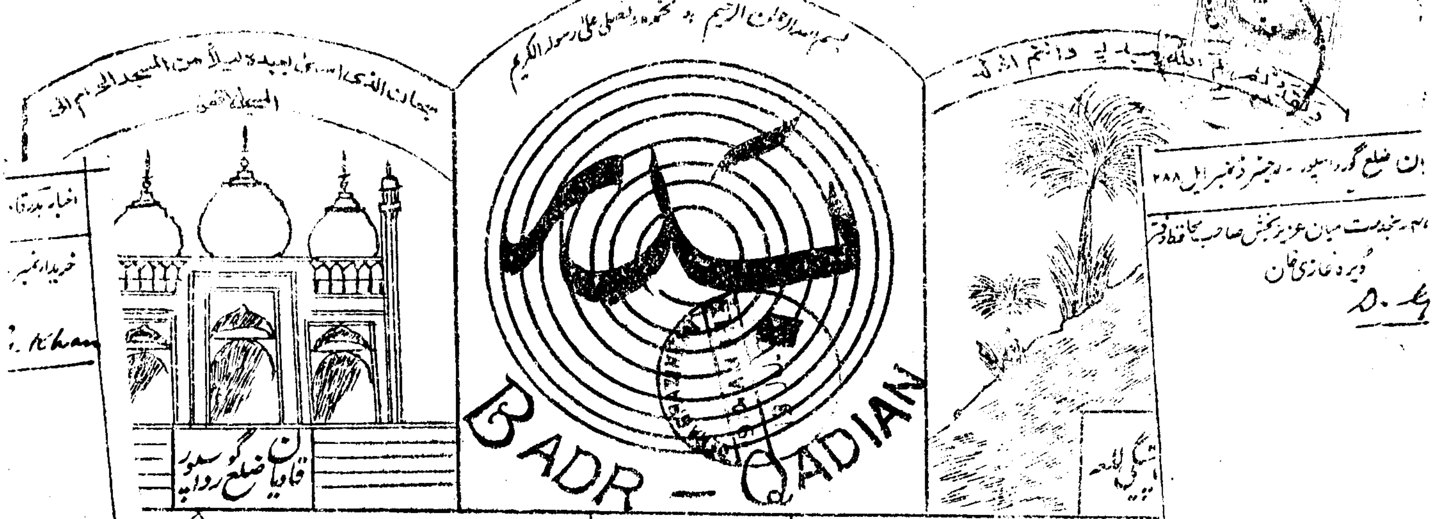
یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان وقلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۲ جنوری و بدر مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد ۱۲ر اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ ومقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب

ممبرا — عمدہ ممبرا احمد نور صاحب کابلی سے ... روپے تولہ کے حساب منگوائیے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔



ہر جگہ ہم ہاتو گرانی چہا در قادیان مینی	رجسٹرڈ نمبر (ایل) ۲۸۸	دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی

جلد ۷ — مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء — نمبر ۲۳

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا	ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں؟

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال سے صرف دو روز پہلے ذیل کا مضمون لکھا تھا اور جسوقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اسوقت وہ اس واقعہ سے بیخبر اپنا مضمون محرر سے صاف کرا رہے تھے اس کا پڑھنا احباب کے واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول ضائع ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں؟

ع ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ٭ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما۔

اگرچہ عادتاً میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا۔ لیکن کل بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کسی نے میرے ہاتھ میں اہلحدیث امرتسر کا اخبار دیدیا۔ اوس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ و علی محمد صلوٰۃ وسلاماً دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی و یکہ انتظار کیا گیا تھا۔ اگرچہ ان دل دکھانیوالی باتوں کا جواب سوا صبر کے اور کچھ نہیں ہے۔ مگر قرآن شریف نے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ یتمنون بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے۔ کہ آیا کبھی خدا کے فرستادوں پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت سے یہ مطلب ہے۔ کہ نام و نشان اون کا مٹ جائے اور کوئی نام لیوا نہ رہے۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے۔ سو واضح ہو۔ کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے پر ہوگی۔ ہاں یہ جسم خاکی جو ہر وقت ہی معرض تغیر و تبدل میں ہے اور کوئی لمحہ خالی نہیں کہ اس کے اجزاء پر فنا وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جا ملے گا جس سے اس کے اجزاء نکلے تھے مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور فرستادگان الٰہی کو عطا ہوتا ہے اسپر کبھی فنا نہیں آتی۔ وہ حی و قیوم خدا اسکے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسا کہ نص بل احیاء سے ظاہر ہے انکی نسبت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود جھوٹے اور مردہ دل ہیں۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا۔ اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اب کسی شتر کینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل ہوگیا ہے ہمیں دیکھنے سے واضح ہو۔ کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی کی ہیں۔ جیسا کہ والنور الذی انزلنا میں ہے۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اسپر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے جیسا کہ نور آیتوں سے ظاہر ہے سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے اور پھر ان کے بعد تمام

انبیاء اور رسل کو اس نور سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہے گا چنانچہ تیرہویں صدی ہجری میں جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس نعمت عظمیٰ کا کوئی وارث نہ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے چودہویں صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا۔ آپ تلاش کرکے دیکھو کہ کل دنیا میں قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہاں پر اس کے دقائق اور حقائق بیان کئے جاتے ہیں اور کہاں جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق میں محو ہو رہی ہے اور کہاں ایسے لوگ ہیں جو سب کچھ اپنا اشاعت اسلام میں ہی خرچ کر رہے ہیں۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت کے کسی کو دنیا بھر میں نہ پائے گا جس سے ثابت ہوا کہ ... جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کو عطا کیا گیا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ اس کا بیان واضح یون ہے کہ اگر قیامت کے روز تک ایک ... شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ چودہویں صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ در حقیقت اسی ... تھا۔ اور مزید برآن اس کے دعوے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے برحق تھے۔ اور ایسے شخص کے پاس مکتوبات حضرت اقدس کے بھی موجود ہوں اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ایسے صاحب قیامت تک بہت ہوں گے۔ تو حیات ابدی حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی نسبت اگر کوئی اپنی ہوا النفس سے کسی کافر نعمت کی کوئی پیشین گوئی شائع کر دے تو اس سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ سے بہت سی امیدیں ہیں اور ہم اسی پر توکل کرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اب ہرگز ہرگز فوت نہ ہوں گے ... خیال سے ... اپنے ... جا ملیگا ... حضرت مرزا صاحب کی روحانیت اور آپ کی ارشادات ... رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی ہیں۔ اور ... جوان کے طفیل ... اور ... جناب ... حضرت اقدس ... الحمد للہ ... شامل حال ...

اور خشوع و خضوع جو نمازوں میں ہمیں ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم سے دیکھا ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہم نے مشاہدہ کیا ہے اور وہ صداقت نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلوں میں مخفون کی طرح ٹھک گئی ہے۔ اور وہ مزے درس قرآن شریف کے جو ہمیں ملتے ہیں اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظروں سے گذر چکے ہیں اور دیگر وہ آیات بینات حضرت مرزا صاحب کی جو ہم دیکھ رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں جن کی خبر تیس سال قبل دیگئی تھی اور وہ رونق جو قادیان میں یا جہاں کہیں قدم مبارک حضرت مسیح موعودؑ کا پڑ جاتا ہے ہوتی ہے۔ یہ باتیں ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی یہ تو اب ابدی ہو چکی ہیں۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ احمدی جماعت انشاء اللہ العزیز قیامت تک قائم رہے گی ان کے ساتھ ساتھ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہینگے ماشاء اللہ یکون و ما لم یشاء لم یکن۔

حالا من الفوا بخوش مست ہو۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمداً الخ کا کہنے والا ایک شخص تھا تو اب اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت ... ہی ہے اور پھر ... ہے۔ اور پھر ... اس وقت دنیا اور آخرت میں رسوائی ہو گی اور سوا ... کے کچھ ... نہ ہو گا ...

اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دائماً ابداً

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
مہر ... مرام شان
اے مردہ دل بکوش ... اہل دل
جہل ... نہ فہمی کلام شان

والسلام علی من اتبع الہدیٰ
خلیفہ رشید الدین۔ ۱۵ مئی ۱۹۱۰ء

پیغام صلح لاہور میں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ... پیغام صلح ... جاتا ہے ...

کو نہیں پڑھا جائیگا۔ اور سرپرست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ جب ہوگی۔ دوستوں کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دیں گے۔

ایہا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں۔ حضور کے اصل خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بھائیوں کی خدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے آخر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں۔ بنظر فائدہ عام لکھ دئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں اور وہ چاہیں کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کرکے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہوں لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کیلئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں

حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل۔ لاہور

براہین احمدیہ اور دوسری کتب کے متعلق خاص رعایت کا اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدر میں ... پریسمین کی ضرورت ہے اور ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ باقی امور بذریعہ خط و کتابت طے ہونے چاہئیں۔

ڈاک خلیفۃ المسیح حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہیں لکھ سکتے بعض دوست خطوط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت اپنے ہاتھ سے خود ان کا جواب لکھیں ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو ... پاس ...

صادق کا خط

اپنے صادق دوستوں کے نام

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

میں خط کیوں لکھتا ہوں

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت میں جبکہ تمہیں اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھوں۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ میں ایک خط نویس ہوں تمہارے پیارے امام کے وقت بھی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تھا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اوس کے ساتھ یہ میرے سپرد ہی خطوط نویسی کا کام قایم رکھا ہے میں تمہارے دلوں کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہوں جو تمہارے اُن خطوں سے ظاہر ہوتا تھا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کرتے تھے اور میں نے ان خطوں کو بھی پڑھا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلوں کے رنج کے اظہار میں لکھے ہیں اور ان پر جوش اور مخلصانہ الفاظ کو بھی دیکھا ہے۔ جنمیں تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ میں آپ کو ایک خط لکھوں۔

یہ خط کیا ہے

پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا میں آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا میں رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتوں نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی اور ایسے بھی ہوئے جنھوں نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکھ دیا اور اس کی ساری عمر میں ان بدقسمتوں نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے میں نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگوں کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم میں مریض ہوا تھا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے نہ دیا میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا پر تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے میں کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجھے کھانا کھلاتا اور کس طرح تجھے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو تب مجھے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلاں بندے کو کھلاتا اور پلاتا۔ تو اس کھانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا معلوم نہیں کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس میں اشارہ کریگا مگر اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندوں اس کے مرسلین اور ماموریں کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش میں اوس کی دعوت کریں اور اسے روٹی کھلائیں لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ میں ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندوں کو دنیا میں بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندوں کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے افسوس انپر صد ہزار افسوس۔ جنھوں نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیوں کے کوئی تحفہ نہ بھیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا میں آیا اور چل دیا پر انھوں نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بھائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ میں تمہاری دستگیری کی اور تمہیں اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحوں کو بدیوں سے اور بداعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتھیوں میں لکھے گئے اور خدا نے تمہیں ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

(حاشیہ: [illegible] کو کہانا اور پانی دینا)

ضرور تھا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت بنو۔ کیونکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنوں سے دکھ اٹھا کر اور ناگوار باتیں سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بھی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتھ ہوئی تھی۔ کہ آن حضرتؐ جب فوت ہوئے۔ تو سب نے آپ کی وفات کو میل از وقت سمجھا اور مخالفوں نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیاں جن کے متعلق پیشگوئی تھی۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ میں دیجائینگی وہ کہاں ہیں۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوے کرتا تھا وہ زندہ تھا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی میں کیوں مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بھی اس وقت کاذب نبی موجود تھا اور وہ زندہ تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پس یہ بات دشمنوں کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہوں نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہو گئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تھا مگر انہوں نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنوں کی خوشی چندروزہ تھی۔ اور تھوڑے عرصہ میں سب ہلاک ہو گئے اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہیں آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تھی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تھا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا میں پڑیں جس قسم کے ابتلا میں اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تھے

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہیں اون میں سے بعض اس قسم کے ہیں جو محض گالیوں اور استہزا کے رنگ میں ہیں ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہیں۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی میں بھی نادان لوگ کیا کرتے تھے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہیں۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہیں جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعودؑ پر کئے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ آپ نے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہیں پائی۔ اور فوت ہو گئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ۳۔ پانچویں لڑکے والی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی میں نہیں مرا۔ ۵۔ عبدالحکیم آپ کی زندگی میں نہیں مرا۔ ۶۔ عبدالحکیم نے جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہو گئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد میں لکھے جائیں گے۔ تاہم میں مختصر طور پر چند باتیں اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اوس میں یہی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ۔ سو اوس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۷۰ سال لکھے ہیں اونہوں نے غلطی کہائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تہی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تہے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تہے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا۔ ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹہیک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکہنے کا کوئی طریق نہ تہا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹہیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تہا اور نہ آپنے کبہی اس طرف توجہ کی۔ کہ اس کی ٹہیک تاریخ نکالنے کے پیچہے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بہی لکہا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۰ سال بنتی ہے اور جو ڈوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا تہا اوس میں آپنے اپنی عمر جیسا ستہ سال سے زیادہ لکہی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تہا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تہی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۷ سال اس صدی کے کل ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑہائے جائیں۔ تو ۸۰ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہر حال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بہی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی سال کے قریب نہ بہی ہوئی ہوتی۔ تب بہی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تہی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تہے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تہی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تہے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بہی تہا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑہا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑہا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بہی تہی جو اسیوقت شائع کی گئی تہی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑہا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کاروائی شرطی تہی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہئے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پڑہنے سے کچھ کم تہی جسمیں بتلایا گیا تہا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تہی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تہا کہ اس نکاح کو بہی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے"

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تہا۔ کہ اب اسکے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا پانچویں لڑکے کے متعلق بہی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تہا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تہا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بہی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی اب انشاء اللہ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تہی۔ ہاں آپنے اس کے حق میں دعا کی تہی* سو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہونچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکہنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکہے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کہڑی ہے۔ چار لاکہ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تہا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکہائی تہی جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکہائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مرید کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ نے دکہائی۔ فقیر مرزا نے دکہائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکہائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبد الحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکہ کر حسد اور بغض میں مر جائیں گے۔ اور حسرت کے ساتہ ہلاک ہو جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

صادقان را نور حق تا بد مدام
کاذبان مُردند شد ترکی تمام

لیکہرام مرتد اکرٹے نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بہی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بیہتی سے ایک چہوٹا سا رسالہ لکہا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

* ثناء اللہ خود اہل حدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکہتا ہے یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ... یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے پس جب اس نے فیصلہ کی یہ راہ منظور نہ کی تو خود ہی جہوٹا ثابت ہو گیا۔

اور آپ ہی ملہم ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا۔ کہ حضرت اقدسؑ ۱۴ ساون مطابق ۴۔ اگست ؁ "کو" فوت ہوں گے چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اسپر نوٹ بھی دیا ہے کہ عبد الحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر **کانے دجال** نے اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے **"تک"** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھکر ایک اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں یہ کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر انحصار کرنے کے بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپنے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبد الحکیم ہو یا ثناء اللہ ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپکے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکّہ کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبد الحکیم کے متعلق ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبد الحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق"

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبد الحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبد الحکیم نے پیش گوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب کہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق سب سے پہلے پیشگوئی شایع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ و مہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبد الحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنے ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالےٰ نے شیطانی ثابت کر دیا۔

پس عبد الحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبد الحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبد الحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اوس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اوس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپنے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید۔ تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سبب سے جاوے یا پرانی بیماری جو سبب پیشگوئی آپکے لاحق حال تھی۔ پس یہ قوی شہادت ہے مگر اس یقتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سیدو مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپنے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے۔ اب صلح وہیں ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپنے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور پھر آپنے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں رخصت دینا چاہتے ہیں۔

آپنے منشی پیران بخش صاحب کے مکان پر فیصلہ آسمانی سنایا۔ پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لکچر ہوا۔ پھر چوتھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دار السلطنت میں پانچ دفعہ ہر ایک طبقہ میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا۔ جو آپکے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اے مومنو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو میں تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ سے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے کہ اسے زندہ کہا جاوے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزا کے تھے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضا و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا غیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھاؤ۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں جس طرح وہ راضی ہو ہم اسے راضی کریں۔

یہ مصائب۔ یہ دکھ لشتی کی تحت میں ہیں یعنے ما بعد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ آئندہ ہدایت کی راہیں کھول دینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللّٰہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

مین کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا سکے لا تضلوا بعدی حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھین ہم آپکے منشا کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہینگے جب آپنے سمجھا کہ وہ میری وصیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلون مین تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کردین تو وہ دل نہین جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتین

یہ سلسلہ بدین عرصہ سے شروع ہے۔ جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل مین آتی ہے۔ تو مین اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہون۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پر ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کر دیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیون کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول مین سلق فرق نہین آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گویون سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمین مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کر دو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مر چکا۔ اور اب وہ زندہ نہین۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدون پر اسقدر ہوا۔ کہ جان مین سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے۔ جیسا کہ چراغ دین اور پٹیالہ کے عبدالحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہے پس یہ ہر قول والی بات بالکل ٹھیک نکلی جس آپ کی قوت قدسیہ اور راستی تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اخیر شہادت دی کہ "جو مسیح" ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مقدس ہے وہ زندگی جس کی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کر دے شیعہ اب تک صدیق اکبر کی خلافت پر معترض ہیں اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہون نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ مین سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھون سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود دان جیسے و دا لائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر مین تقویٰ و طہارت خشوع خضوع محبت الی اللہ و ماشاءاللہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو لطیفاً عمداً نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب ہر طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفہ بنائے جاتے۔ تو قوم انہین بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہین بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمین یہ نہین بتاتا کہ اگر احمد کا غلام اپنی قوم مین یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؑ مین یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرام سے بھی یہی لفظ روائیت کئے گئے ہین جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیون کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہین جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اوس نے یہ دوکان نکالی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد مین سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہین کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہین کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ پاک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس مین نہ تھی۔ اللّٰہم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جاسکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو۔ اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ مین لیکر کوئی گفتگو کرے۔ تو انجیل و ویدوالے بھاگتے نظر آتے ہین۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب مین ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ مین بھی کوئی مذہب نہین آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا کہ آپنے اپنے کام مین اچھی کامیابی حاصل کی۔ (مین اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالہ بھی انشاءاللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیقت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کوئی اون مین کہ ایسے ہین کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غیر بیت من المسلمین کے مصداق ہے تھے اپنے ماننے والے بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنالیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہین کیا ہمین اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہین لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیون پر گفتگو کرتے ہین مگر مین کسی اور ہی عالم مین ہون مین کہتا ہون ہمین اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت مین آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاوین میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس مین اسبات کو کیا کرون کہ فلان پیشگوئی معرض التوا مین آگئی۔

(باقی)

---

* یہ کچھ مبالغہ کے رنگ مین نہین کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور اسمین ایسے نکات بیان کرتے ہین جو فضا رحمت کیطرح ماخطر علی قلب بشر ہو جاتے ہین تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہیں ہوتا کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیّب

(وفات سے قریباً ۱۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء - ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - مین نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہین بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہون یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالے کیطرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوا سے نبی کہا جاتا ہے - خدا کا وجود خدا کے نشانون کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہین - مثنوی مین لکھا ہے - **آن نبی وقت باشد اے مرید** محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو ... یاد رکھو سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا -

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین مین کیا نقص رہ گیا تھا جس کی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام مین کوئی نقص نہین - نماز - قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری مین سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہین تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگون کو از سر نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے - ابھی آپ کے نزدیک کسی کی ضرورت نہین - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہین سنت نبوی سے کچھ غرض نہین اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپ کے نزدیک کسی کی ضرورت نہین -

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائین گے -

فرمایا کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کرین گے وہ سب کافر ہی ہون گے -

آپ نے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی - فرمایا - دیکھو چار لاکھ سے زیادہ آدمیون نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہون اور فاسد عقیدون سے توبہ کی - انسان جب فسق و فجور مین پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن خیر نہین گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہین آتے - ہر امر مین اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف نام ہی نہین جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگون کی توجہ ہے - ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیون کو ہٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورۃ نہ تھی - بلکہ بقول آپ کے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنیوالے حج بجا لاتے ہین زکوٰۃ بھی دیتے ہین روزے بھی رکھتے ہین - پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اس بات کے قائل ہین پس اگر میرے وقت مین ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہین -

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون یعنے لعنت ہے اون نمازیون پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہین - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ مین بہت کم لوگون مین موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریون کو دور کرنے کے لئے مین اپنے وقت پر آیا - اگر مین خدا کیطرف سے نہین تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا - اگر مین خدا کیطرف سے ہون - تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہین گے -

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی مین لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر مین شائع ہو چکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیرنا امام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و علمی دینی سے کام لینے والے مولانا نور الدین صاحب -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی ہر دو محرک ہوئے ہین کہ ان چند سطور کو مین اخبارات مین شائع کردون - اور وہ سطور یہ ہین - کہ میرا اعتقاد آپ کی جناب عالی مین اول بعثت و بیعت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھنے والے ہین گویا کہ مجسم الفت اور ان کے انیس تھے - اکثر مشورون اور دینی معارف اور یقینی اسرار مین بمنزلہ اون کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ مین دربارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہین - آپ کا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالے کا خوف آپ کو سب سے زیادہ تھا ہے جیسا کہ اللہ تعا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندون مین سے جو علماء ربانی ہین وہی زیادہ تر اوس سے خوف کرتے ہین - معہذا آپ کی ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پرواہی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابون مین آپ کے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہین اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق اس وقت مین کی جو وقت تمام آدمیون نے تکذیب کی تھی اس لئے مین اعتقاد رکھتا ہون کہ صدیق ثانی مین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود تھے کہ اللہ تعالے کی طرف سے سچی باتین اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالے نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ مین یہ الہام موجود ہے یعیسیٰ انی متوفیک الآیۃ یعنے اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے مین بہت کوشش کرین گے - مگر مین تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام اون عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہین - مین تجھ کو اون سے پاک صاف رکھون گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کرین گے - مین اون کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھون گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدّق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کے دین اور جماعت احمدیہ مین اس کے نائب ہو - پس مین نے اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپ کے ہاتھ پر بیعت طاعت

کی ہے اگرچہ میں نے ضمیمہ براہین احمدیہ [illegible]
[illegible] تو کوئی تردد اس بات کا [illegible]
اس سے کہ بعض الہامات کی تفاسیر جو آپ نے [illegible]
میں نہیں آئیں اور [illegible] وقت [illegible]
سننے والوں کے رفیقوں سے [illegible] کی
رفاقت میں پہنچا دیا [illegible] آپ کی خدمت میں
عرض کیا تھا کہ آپ [illegible] اور ہم آپ کے [illegible]
[illegible] بعض الہامات کی تعبیر بھی فرماتے ہیں جو
میری سمجھ میں نہیں آئیں [illegible]
حال کے موافق آپ کے مذاق [illegible]
دوسرا [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] قلب کی
حالت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بات کو کہ مسیح موعود [illegible]
[illegible] اس نعمت کا [illegible]
کہ آپ نے [illegible] گا اور [illegible]
[illegible] ہو جائیگا [illegible]
دین دنیا [illegible] احسن [illegible]
دین کی تائید میں [illegible] آپ کی [illegible]
اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے [illegible]
کو اپنے انوار سے روشن اور منور [illegible] یہی
امید رکھتا ہوں کہ جماعت میں سے کوئی شخص [illegible]
میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی [illegible] کرنی [illegible]
وہ مرد ہو یا عورت - اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں
کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیاء کی [illegible]
مشابہت [illegible] ایک [illegible]
[illegible] تاکہ لوگوں پر [illegible]
جس شان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع
ہوئی ہے [illegible] منتظر [illegible]
ہوگئی - اسی [illegible] وفات کا وقوع [illegible] تھا
تاکہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت
رہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات

کہ آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل
ہو جیسا کہ [illegible] الوصیۃ وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے - اور
دیکھو تجری السدی ملل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور
سوائے اس کے اور بہت سے الہامات میں - میں انکو
[illegible] کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر
میں [illegible] تائید کرے [illegible] ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء
روز [illegible]

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود

برادرم مکرم جناب مفتی صاحب ایڈیٹر [illegible] بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خدا تعالی کے ان خاص
[illegible] الملک [illegible] فضل سے جو
[illegible] کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کی تاریخ وفات [illegible] میں آئی

قال یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ

اس کے اعداد [illegible]
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
راقم محمد [illegible] الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد حسین صاحب [illegible] احمد آبادی نے تحریر
فرمایا ہے جس میں سے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں

مسیح و مہدی موعود [illegible] درخشید [illegible]
مدین عالم [illegible] فیضان [illegible]
کمربستہ ہے اسلام ❊ [illegible] وجلالش
چو او [illegible] مغفور سال انتقالش
۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] لکھی ہے

[illegible] ہے غفار اور ہے ستار
[illegible]
[illegible]
قادیانی [illegible] احمد [illegible]
۱۳۲۶

از مولوی [illegible] الدین صاحب [illegible]

تاریخ وفات حضرت مرزا

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible] مرزا غلام احمد خاص ❊ رفت زین جا بعالم نور
[illegible] احمد [illegible] ❊ [illegible] فسق و فجور
[illegible] اطاعت خالص ❊ کہ تبلیغ قیصر و مغفور
[illegible] ❊ حبذا در قلم [illegible] طور
[illegible] ❊ ماند دائم مظفر و منصور
[illegible] ❊ [illegible] شمشیر [illegible] ساطور
اہل دنیا [illegible] ماتم ❊ مرحبا گفتہ اند اہل قبور
سفلگان [illegible] شادمان نیست ❊ ترک این دار لازم است ضرور
[illegible] کفار ❊ محی دین محمدی زین دور
[illegible] ❊ خالق الخلق خود بیوم نشور
[illegible] ❊ [illegible] شعور
[illegible] حق ❊ زانکہ [illegible] طریقہ ماثور
گفت ہاتف [illegible] شب
سال ہجری [illegible] مغفور
۱۳۲۶

انجمن سرگودہ [illegible]

جناب ایڈیٹر صاحب دام لطفہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

[illegible] انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی
بمقام [illegible] احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا - حضرت مرزا صاحب مرحوم و
مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے - اور
حضرت صاحب کے [illegible] پڑھی گئی -

عاجز راقم نے [illegible] کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح
مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ہم احباب حسب توفیق
چندہ [illegible] مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ
[illegible] اور انجمن [illegible] قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں
[illegible] خرچ کرے - فہرست چندہ حسب ذیل ہے -
[illegible] صاحب [illegible] - منشی محمد سعید صاحب [illegible]
سرگودہ [illegible] - مولوی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ضلع سیالکوٹ [illegible] - چودہری
غلام [illegible] - چودہری غلام [illegible] صاحب
[illegible] - مولوی [illegible] صاحب سرگودہ [illegible] چودہری
[illegible] صاحب سرگودہ [illegible] - حاجی [illegible] خان صاحب
نقل نویس سرگودہ [illegible] - [illegible] الدین صاحب [illegible] اسٹیشن
[illegible] - مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ [illegible]

عاجز عبد العلی - صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے کہ پیشتر اس کے کہ یہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا کہ حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالےٰ کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیج دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کی طرف تحریک کریں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق [illegible] موجود ہیں مگر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ انہوں نے بھی حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی حکیم فضل الدین صاحب کا بھیرہ سے [illegible] [illegible] صاحب کو صدیق اکبر [illegible]

۲۔ قاضی حبیب اللہ صاحب [illegible] چونکہ سلسلہ میں کوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا [illegible] اور میرے نزدیک وہ آپ ہیں۔ اس واسطے میں آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔"

۳۔ [illegible] احمد صاحب [illegible] لکھا۔ خدا تعالےٰ آپ کو [illegible] کہ آپ مسیح موعود کی وفات کے بعد [illegible] کے سردار [illegible]

۴۔ خداداد صاحب [illegible] سے لکھا۔ میری رائے [illegible] امام الزمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظور فرماویں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا۔

۵۔ چودہری غلام احمد صاحب [illegible] سے لکھا۔ حاضرین [illegible] متفق ہو کر آپکے ہاتھ پر بیعت کی ہے [illegible] الوصیت [illegible] جب آپکے ہاتھ پر بذریعہ تحریری بیعت کرتے ہیں۔

یہ چند خط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب جگہ سے بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔

سب خطوط کا جواب نہیں دیا جاسکتا

چونکہ بیعت کے خطوط کثرت سے آ رہے ہیں۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستوں کو یقین کرنا چاہیئے کہ اون کی درخواستیں بیعت کی قبول ہو گئی ہیں سب کو چاہیئے کہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو سناویں اور ارد گرد کی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان کو تازہ اخبار اور رسالہ الوصیت سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیت میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو وفات کے متعلق تھا لکھدیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ رسالہ الوصیت شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود آنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کچھ نہ کچھ فرصت نکالکر ملاقات کے واسطے سب قادیان آویں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

[illegible] پسر [illegible] سیالکوٹ

[illegible] سیالکوٹ

[illegible] صاحب [illegible] قادیان

الیہ [illegible] صاحب

[illegible]

[illegible] فروشان

سیان [illegible] خان بھیرہ

[illegible] پور کشمیر

[illegible] صاحب [illegible] کوٹ

[illegible] گوردا سپور

محمد [illegible] خان صاحب [illegible]

[illegible] الدین صاحب گنج مردان

الیہ [illegible] امین [illegible]

[illegible]

میاں عبدالرشید خان صاحب محلہ [illegible] نگر شاہجہان پور

نواب [illegible] سیالکوٹ

دیوان خان صاحب گوندا کمبوہ

مولوی عبدالعزیز صاحب قادیان

گوجرانوالہ

میاں محمد علی صاحب [illegible]

الیہ مولا [illegible] جالندھر

عالم خان [illegible] لاہور

[illegible]

عبدالصمد صاحب " " "

قطب الدین صاحب " "

[illegible] " " "

محمد دین [illegible] گوجرانوالہ

محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹

نہر جہلم ضلع شمالی

احمد علی صاحب کوٹ [illegible]

تحصیل پسرور حال چک نمبر ۹۹

سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم

حاکم خان " "

الیہ منشی محمد عبدالحق [illegible] الہ آباد

نانی صاحب منشی محبوب علی

[illegible] مونگھیر

میاں محمد حسین صاحب

جنگیاں علاقہ کہیری ضلع

میرپور جموں۔

مسمات کرم بی بی الیہ عبدالعزیز صاحب [illegible] لاہور

بدرالدین صاحب " " "

محمد دین صاحب الیہ " "

دین محمد صاحب " " "

محمد علی صاحب " "

عبدالحق صاحب " " "

احمد الدین صاحب " " "

علی صاحب الیہ " "

عبدالغنی صاحب " " "

خوشحال کاٹھ گڑھ

محمد عبداللہ [illegible] سیالکوٹ

احمد الدین [illegible] کپور تھلہ

بدرالدین [illegible]

[illegible] علی [illegible] گجرات

[illegible] " "

[illegible] " "

[illegible] ملتان [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] گجرات

[illegible] " " "

[illegible] " " "

جلال " " "

[illegible] کاٹھ گڑھ

[illegible] جالندھر

فضل داد [illegible]

غلام محمد [illegible] سیالکوٹ

الیہ چودہری حاکم خان صاحب

موضع نمبر ۹۹ سرگودہ

غلام محمد خیاط [illegible] آباد

نواب دین صاحب [illegible] فیروزپور

حیات بخش سرائے عالمگیر

متصل دریائے جہلم

خوشی محمد [illegible] پونچھ

صابر [illegible] الیہ [illegible]

کشمیر

محی الدین [illegible] کشمیر

نورالدین " "

عبدالحق [illegible] چودہریوالہ

عبدالعلی صاحب [illegible] کشمیر

اسد ملک

محمد اسمٰعیل صاحب الیہ جلال پور شاہ پور

مسمات ولایت بی بی والدہ عبدالعزیز

جلال پور شاہ پور

مسمات فاطمہ بھتیجی عبدالعزیز

جلال پور شاہ پور

الیہ ماسٹر عبدالعزیز [illegible]

عبدالرشید [illegible] " " "

عظیم بی بی بنت " " "

عبدالغنی [illegible] کشمیر

محمد بخش ملازم [illegible] توپخانہ

لکھنو

میاں اللہ دتہ صاحب ملتان

[illegible] کلانوالی انبالہ

[illegible] " " "

خداداد " " "

شاہ محمد " " "

ڈاکٹر محمد عظیم [illegible]

رسالہ نمبر ۱۷ [illegible]

الیہ مولوی [illegible] صاحب

کوٹ [illegible]

عبداللہ خان [illegible]

بھٹنڈہ

عمرالدین صاحب [illegible]

[illegible] سیالکوٹ

عمرالدین صاحب [illegible]

میاں عبداللہ [illegible]

کمال ڈیرہ حیدرآباد سندھ

[illegible] چک نمبر ۹۹ سرگودہ

لال دین " " "

الہ دین " " "

[illegible] ہوشیارپور

نبی بخش صاحب [illegible]

ڈیرہ غازی خان

مسیح موعودؑ کن معنوں مین نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام مین ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جس مین اپنے بیان کی تشریح کی تھی اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام مین چھپنے کے واسطے دے آیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام مین وہ مضمون چھپ گیا تھا اوس کی نقل ہم ذیل مین کرتے مین۔ اسجگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے جو کا جو مجھے اتفاق ہوا تو وہ نہائت شرافت اور اچھے اخلاق سے مجھے سے ملے اور حضرت کے حالات نہائت اوب سے انہون نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق تعریفانہ طرز سے سوال کئے اور حق یہ ہے کہ اس حسن سلوک کا مین شکریہ ادا کرون دنیوی اخباروں مین سے صرف اخبار عام کو ہی یہ فخر ہوا تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ خرید کرتے اور پڑھتے اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حضرت مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر مین میری نسبت یہ خبر درج ہے۔ کہ گویا مین نے جلسہ دعوت مین نبوت سے انکار کیا اس کے جواب مین واضح ہو کہ اس جلسہ مین مینے صرف یہ تقریر کی تھی کہ مین ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگون کو اطلاع دیتا رہا ہون اور اب بھی ظاہر کرتا ہون کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مین ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہون جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہین رہتا اور جس کے یہ معنے ہین کہ مین مستقل طور پر اپنے تئین ایسا نبی سمجھتا ہون کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہین رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہون اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہون۔ یہ الزام صحیح نہین ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب مین ہمیشہ مین یہی لکھتا آیا ہون کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہین اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر مین اپنے تئین نبی کہلاتا ہون وہ صرف اس قدر ہے کہ مین خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہون اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتون کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتین میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانون کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہین کھولتا اور انہین امور کی کثرت کی وجہ سے اوس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو مین خدا کے حکم کے موافق نبی ہون۔ اور اگر مین اس سے انکار کرون تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت مین خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مین کیونکر انکار کر سکتا ہون۔ مین اس پر قائم ہون اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤن۔ مگر مین ان معنون سے نبی نہین ہون کہ گویا مین اسلام سے اپنے تئین الگ کرتا ہون۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہون۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہین کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو مین صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہون کہ عربی اور عبرانی زبان مین نبی کے یہ معنے ہین کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہین ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہین کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہین اور کر رہا ہے۔ مین خود ستائی سے نہین بلکہ خدا کے فضل اور اوس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہون کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف مین کھڑا کیا جاؤن اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہین تو مجھے اس مقابلہ مین خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ مین خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان مین مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اس زمانہ مین کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت مین عام طور پر لوگون کو خوابین بھی آتی ہین بعض کو الہام بھی ہوتا ہے۔ اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر وہ الہام مقدار مین نہائت قلیل ہوتا ہے۔ اور اخبار غیبیہ بھی اس مین نہائت کم ہوتی ہین اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہین۔ تو اس صورت مین عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانون کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تاکہ اس مین اور اس کے غیر مین امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھدیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تاکہ ان مین اور مجھ مین فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنون سے مین نبی ہون اور امتی بھی ہون تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسے جن کے دوبارہ آنے کی باری سے ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگون کو دامنگیر ہے۔ وہ امتی کیونکر بن سکتے ہین کیا آسمان سے اتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہون گے یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا نہین رہینگے

والسلام علے من اتبع الھدےٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

نام خوش خط ہو

بعض دوست حضرت کی ڈاک میں یا بدر کی ڈاک میں ایک نہایت ضروری اور تاکیدی خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل پڑھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس سے جواب لکھنے میں بہت دقّت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لگتا کہ جواب کہیں تو کس کے نام تو نہایت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے اور اس سے بڑھکر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے سب دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو ہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھدیا تھا۔ تو بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا ہو گا مگر یہ غلطی ہے یہاں خط وکتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود

تو وصال [illegible] کے ان [illegible]
پاں دل [illegible]
[illegible] ایک اور [illegible]
[illegible] مولا کی رضا منظور ہے
[illegible] میں تو [illegible]
[illegible]
[illegible] تو کر چکا سب [illegible]
[illegible] یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں ہیں گو اب ہم حزین
اور دل رقّت پہ بس مجبور ہے
پر سمجھتے ہیں تجھے یا در رکاب
اس طرف جانے میں تو معذور ہے
خوش ہیں دشمن اور ہیں مغموم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کلّ نفسٍ ذائقة الموت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور ہے
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس لئے مغرور ہے
وہ رسولِ پاک ختم المرسلین
جو خدائے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
فوت ہونا سنت ماثور ہے
اس کا خادم تھا مسیحا اور غلام
جس کی کوشش حق کے ہاں مشکور ہے
اپنے آقا کے وہ قدموں پر چلا
وہ تو عند اللہ بس ماجور ہے
حق نے دی اس کو حیات طیّبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمتیں ہوں حق کی اس پر صد ہزار
قرب حق میں ہم سے بیٹھا دور ہے
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر ہے جو مسطور ہے
ہیں مخاطب اسمیں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور آنکھوں میں رُخ پُر نور ہے
وہ تو سمجھے جنت الفردوس میں
[illegible] ایک ان کا [illegible]
دین حق کی ذات [illegible] ناز
شکر ہے باطل اس کا کیا مقدور ہے
وہ خلیفہ [illegible] اب امام
ان کی بیعت [illegible]
[illegible] مسیحا کا وصال
[illegible] سلسلہ [illegible]
فکر کیا ہے [illegible] تاریخ وفات
مادۂ تاریخ ہی مغفور ہے
۱۳۲۶ھ

خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ ۳۰ جون ۱۹۰۸ء

مکرمے برادر صادق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت کلمۃ اللہ کا الہام ہے

"مکن تکیہ بر عمر ناپائدار" ۱۳۲۶

خدا تعالیٰ نے اس کے اعداد میں ہمیں سال وصال بتایا ہے۔ یہ تفہیم خدا کا دوسرا فضل ہے۔ جو اس کے عاجز بندے اکمل پر ہوا۔

محمد ظہور الدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد الحی نے ایک مکان بر لب سڑک طرف مشرق قادیان۔ قریب پل ڈھاب بنایا ہے جسکی زمین قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ ڈیوڑھی صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو چکی ہیں صرف چھت باقی ہے۔ جو کہ بسبب نہ ہونے روپیہ کے اب تک بنوا نہیں سکے۔ اور اب وہ بسبب مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے۔ کہ مبلغ چھ سو روپے وہ خرچ کر چکے ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی بتلاتے ہیں؟ انہوں نے خرید کی تھی۔ لیکن بھرتی پر بہت خرچ ہوا۔ اب وہ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چاہتے ہیں عرب صاحب سے خط وکتابت کریں۔ قرضہ کو جلد ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاگت سے بھی کم پر فروخت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

اطلاع

سیکرٹری اڈیٹر صاحب بدر۔ برادرم عبد المجید صاحب ستونگ بلوچستان نے قادیان کے اس طالب علم کے لئے جو سب سے اچھا مضمون لکھے۔ کتاب انگریزی اور ایک روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ وہ انعام عالی جماعت کے طالب علم تھرڈ مڈل کو دیدیا گیا۔ اکمل۔

کوئٹہ میں ایک زلزلہ بڑے زور سے ۹ بجے شام کو آیا اور دوسرا جمعرات کو ساڑھے چار بجے بعد دوپہر کو۔

مومندیوں کی سزا۔ تمام مومند یلن کے علاقہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مندوال ۱۷ ابرج اڑا دئے گئے اور جہاں کہیں دشمن نے مقابلہ کیا اس کو شکست دیگئی بعض فرقوں نے یہ خیال کیا کہ فوج دوبارہ ان کے علاقہ میں نہیں آئے گی اس لئے وہ جرمانہ ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے سے بے پرواہ ہو گئے۔ مگر ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ وہ اپنے مورچہ بند گاؤں میں پہنچنے نہ پاتے تھے۔ کہ سرکاری فوج جا پہنچتی تھی نتیجہ یہ ہے کہ کافی سبق دیا گیا ہے جو مدت تک فراموش نہ ہو گا۔ جرمانے جلدی سے وصول کئے گئے۔ دس ہزار نقد جرمانہ تحصیل میں لایا گیا ہے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پایہ تخت سے دیہات کی

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل مذہبی تصنیف

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے سات اصول بیان کئے گئے ہیں جن کو زیر نظر رکھنے سے ماموریت الٰہی کی شناخت بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کتابوں سے [illegible] طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر ایک مدید اپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے [illegible] حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے اور [illegible] مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً [illegible] صفحہ [illegible] حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۸ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب ہی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواعد اور نواقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس سے اسلام کی صداقت کا ڈنکا کل عالم پر بجا دیا۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر سونوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفت پر حجت [illegible] کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کی [illegible] پر نہایت خوشخط [illegible] چھپی ہوئی کتاب ہے [illegible] پانچ روپے [illegible] تین [illegible] حاجی [illegible] جلد منگاویں۔

درثمین | حضرت اقدس کی تمام [illegible] کا [illegible] پتھر دل کو موم کر دیتی ہے [illegible] بجائے خود آ سکتے [illegible]

[illegible] | [illegible] اوتار [illegible]

[illegible] نہایت [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ رسالہ ہے [illegible] آپ کی [illegible] دیرا بین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۶۲ صفحے۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ منظومہ [illegible] نہایت عجیب دلچسپ [illegible] لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت [illegible] قیمت [illegible]

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی [illegible] اردو ہوئی رسول [illegible] سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۱ر

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ

میں تمام احمدیہ عقائد ونماز روزے کے مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۱ر

چشمہ مسیحی (?) | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جبریت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت [illegible] خود حیرت کی [illegible] سے اسی کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی [illegible] | [illegible] کے لئے اردو میں عمدہ [illegible] سلسلہ احمدیہ [illegible] اللہین [illegible] قیمت ۱ر

وفات مسیح دلیل (?) | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۸ر

نظم مستورات | [illegible] قیمت ۸ر

[illegible] احمدی | [illegible]

آئینہ [illegible] | طالب [illegible] بہت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کلام احمدی - قیمت [illegible]

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام مجموعہ فتاوی احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان وقلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری وبدر مورخہ [illegible] جنوری کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے لیکن اگر چار نسخہ کامل خرید نیوالوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریدار کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوے احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ ومقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب

نمبر ا۔ عمدہ مبر احمد نور مہاجر کابلی سے [illegible] منگوائے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



بدر
BADR - QADIAN



قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

سرچہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیاں بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۸	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۱۲   مورخہ ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۸ جون ۱۹۱۳ء   نمبر ۱

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا	ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲   گورنمنٹ عنہ   افریقہ صیہ

دوسری قدرت

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بہ تحریک (خلیفہ مسیح موعود) حضرت مولوی نورالدین صاحب کے حکم سے جنہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر ایک جگہ جماعت کو الوصیۃ کے ذیل کے فقرات کی طرف توجہ دلائی جاوے۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے۔ کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔"

اس عبارت کے آخری الفاظ جن کو جلی قلم سے لکھا ہے۔ جماعت کے خاص توجہ کے قابل ہیں۔ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے۔ بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ نے اس منشار کو ظاہر فرمایا ہے۔ کہ دوسری قدرت کے نزول کے لئے ہر ایک جگہ میں احباب اکٹھے ہو کر دعائیں کریں۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے حضرت مولوی صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جہاں ہمارے دوست ہیں۔ وہ ہر روز یا جس طرح ممکن ہو۔ ایک دفعہ اکٹھے مل کر نماز میں یا نماز سے باہر اس موعود قدرت ثانی کے نزول کے لئے دعائیں کریں بلکہ ایسے مقامات میں بھی جہاں کوئی دوست تنہا ہوں۔ اُنہیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کسی دوسرے دوست کے ساتھ جو قریب ہو مل کر دعائیں کریں۔ اکٹھے ہو کر دعا کرنا منشائے الٰہی کے ماتحت خصوصیت سے حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور اس حکم کی تعمیل سب احباب پر فرض ہے۔

محمد علی از قادیان

ہمارے ہم عصر

مفصلہ ذیل عنوان کی ماتحت ہم ان رائن کو لکھین گے جو سیدی و مولائی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیہ والثنا کی رحلت فرمائی پر ہمارے ہمعصرون نے ظاہر فرمائی ہین۔ تاکہ لوگ دیکھین۔ کہ باوجود اس قدر سخت مخالفت و عناد کے تمام اہل الرائے نے بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ آپکا مبارک وجود ایک خاص وجود تھا اور اسمین ایسی ایسی قابلیتین تھین۔ جو معمولی لوگون مین نہین پائی جاتین اور آپ کی زندگی نہایت مقدس و مطہر تھی پھر سب نے یہی مانا ہے۔ کہ آپکے دل مین اسلام کا ایک خاص درد تھا اور آپ کی عمر اسی اسلام کی اشاعت مین صرف ہوئی اور آپ کی کوششین اسلام کے دشمنون کے خلاف بار آور ہوئین اور آپنے ایسے ایسے محکم اصولون سے اپنے خصم چپ کیا کہ وہ بالکل خاموش رہ گئے اور آپ کامیابی کے ساتھ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ اخبار وکیل لکھتا ہے:-

موت عالم

وہ شخص بہت بڑا شخص جسکا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جسکی نظر فتنہ اور جسکی آواز حشر تھی جسکی انگلیون سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جسکی دو مٹھیان بجلی کی دو بیٹریان تھین۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی[۱] ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ یہ تلخ موت یہ زہر کا پیالہ موت[۲]۔ جس نے مرنے والے کی ہستی تہ خاک پنہان کی۔ ہزارون لاکھون زبانون پر تلخکامیان بن کے رہیگی اور قضا کے حملہ نے ایک جیتی جاگتی جان کے ساتھ جن آرزوون اور تمناؤن کا قتل عام کیا ہے صدائے ماتم مدتون اس کی یادگار تازہ رکھیگی۔

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہین کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کو لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا مین انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا مین نہین آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہین اور جب آتے ہین دنیا کے کسی حصہ مین انقلاب کر کے دکھا جاتے ہین۔ میرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانون کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانون کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔

ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے ہمین مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنون کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ اور اگر شور بختی مزاحم صلح و احسان نہ ہو تو کبھی کے ساتھ مشترک زمین کی واجبی شرکت کے ساتھ اور جامعہ اسلامیہ کے مبارک اصولون کیساتھ

میرزا صاحب اوس پہلی صف عشاق مین نمودار ہوئے تھے جس نے اسلام کے لئے یہ ایثار گوارا کیا۔ کہ ساعات عہد کے بہار و خزان کے سارے نظارے ایک مقصد پر۔ ان ایک شاہد رعنا کے پیمان وفا پر قربان کر دیئے۔ سید احمد۔ غلام احمد۔ رحمت اللہ۔ آل حسن وزیر خان اور ابو المنصور یہ السابقون الاولون کے زمرہ کے لوگ تھے جنہون نے باب مدافعت کا افتتاح کیا اور آخر وقت تک مصروف سعی رہے اختلاف طبائع اور اختلاف مدارج قابلیت کے ساتھ ان کے خدمات بھی جداگانہ تھے۔ اور اسی لئے اثر اور کامیابی کے لحاظ سے انکے رتبے بھی الگ الگ ہین تاہم اس نتیجہ کا اعتراف بالکل ناگزیر ہے کہ مخالفین اسلام کی صفین سب سے پہلے انہی حضرات نے برہم کین۔

میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیون اور آریون کے مقابلہ پر ان سے ظہور مین آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت مین وہ کسی تعارف کے محتاج نہین۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمین دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اسلئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہین ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشون مین گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کیطرف سے عالم اسباب و وسائط مین حفاظت کا واسطہ ہو کر اوسکی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصورون کی پاداش مین پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملون کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتین اس حملہ آور کی پشت گرمی کے لئے ٹوٹ پڑتی تھین۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ تیرون کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونون کا قطعی وجود ہی نہ تھا چونکہ خلاف اصلیت محض شامت اعمال سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نفس ناطقہ مسلمان قرار دئے گئے تھے اسلئے مسیحی آبادیون اور خاص کر انگلستان مین مسلمانون کے خلاف پولیٹیکل جوش کا ایک طوفان برپا تھا اور اس سے پادریون نے صلیبی لڑائیون کے داعیان راہ فساد سے کم فائدہ نہ اٹھایا۔ قریب تھا کہ خوفناک مذہبی جذبے ان حضرات کے میراثی عارضہ قلب کا جو اسلام کی خود رو سرسبزی کے سبب بارہ تیرہ سو برس سے ان مین نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا چلا آتا تھا درمان ہو جائے کہ مسلمانون کیطرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اوس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دے جو سلطنت کے سایہ مین ہونیکی وجہ سے حقیقت مین اوسکی جان تھا اور ہزارون لاکھون مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھوان ہو کر اڑنے لگا۔

کچھ شبہ نہین ان حضرات نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام اپنے حریفون کی خواہ ان کے ساتھ زندہ قومون کا پولیٹیکل جذبہ بھی شریک ہو ہمیشہ سے فتح نصیب مقابل رہا ہے اور انشاء اللہ دنیا کے آخری سانس تک رہیگا۔ اونہون نے مدافعت کا پہلو بدل کے مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا اور اگر آج ہم اپنے نئے اور پرانے اختلافات سے قطع نظر کر کے محض اسلام کی خدمت غایۃ المقصود قرار دے لین تو یقیناً اوس جوش نے اور اسلام کی خداداد طاقت سے چشم پوشی کرنیوالے لاٹ پادری (بشپ) کی زندگی مین جس نے ایک مسیحی مشن کی پچاس سال کی جوبلی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے دوسری جوبلی کیلئے دلی کی مسجد عظمیٰ کے کیتھیڈرل بنائے

---

[۱] خدا کا مامور اپنے ساتھ بہت سے برکات اور نہر انقلابات تو لا... کی دل سے نکلی ہوئی دعائین لیکر گیا ہے۔ (بدر)

[۲] موت تلخ زہر کا پیالہ مخالفین کیلئے ہے خدا کے برگزیدہ بندون کیلئے جام وصال ہے اور وہ اس دار المحن سے دار النعیم مین انتقال کرتے ہین۔ (بدر)

جانیکا ادعا ئے ناروا ظاہر کیا تھا۔ وہ وقت آجائے۔ کہ اسلام کی روحانی فتوحات سینٹ پال کے گرجہ کو مریم و مسیح کی پرستش کی بجائے ایک خدا کی عبادتگاہ بناوین اور ناقوس کلیسا کے بدلے اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله کا نعرہ قدسی فضا مین گونجنے لگے۔

ہرچند پادریون نے اسلام کی مخالفت مین لٹریچر کا ہمالہ بناکے کھڑا کردیا ہے مگر کاغذکے تودون کیلئے صرف چند شرارے کافی ہین۔ برعکس اس کے مسلمانون کا لٹریچر اگر سرکشی اور تمرد کے حق مین توپ کا گولہ ہے تو طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والے دلون کے لئے صندل و کافور کاش اس کی تاثیر کی آزمائش کی جائے اور اسے عیسائی آبادی کی زبانون مین منتقل کرکے کثرت سے شائع کیا جائے کیونکہ ترقی علم و حکمت کے ساتھ مذہب وہان وبال دوش ہوا جاتا ہے اور دنیاطلبی کے انہماک نے وہان روح کی تشنگی غیر محسوس بنا رکھی ہے اسلئے کہ عیسائیت اوس فطری جذبہ کو جو دنیوی حشمت کے بوجھ مین دب گیا ہے ابھارنے سے بالکل قاصر ہے۔ یہ فخر اسلام ہی کا حصہ ہے کہ اس حالت مین بھی وہان جب کبھی اوس کی تجلی عکس فگن ہوتی ہے وجدان بیتاب ہونے لگتے ہین۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنیوالی نسلون کو گرانبار باراحسان رکھے گی کہ اونہون نے قلمی جہاد کرنیوالون کی پہلی صف مین شامل ہوکر اسلام کیطرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانونکی رگون مین زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ اونکے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیان توڑنے مین مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب اس وقت سے کہ سوامی دیانند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی مغلسی کی نوحہ خوانی جابجا آغاز کی تہی اون کا تعاقب شروع کردیا تہا۔ ان حضرات نے عمر بہر سوامی جی کا قافیہ تنگ رکہا جب وہ اجمیر مین آگ کے حوالہ کردیے گئے۔ اس وقت سے آخر عمر تک مرزا صاحب برابر آریہ سماج کے چہرہ سے انیسوین صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے مین مصروف رہے۔ اونکی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریرون سے اس دعوی پر بہت صاف روشنی پڑتی ہے آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہوجائے۔ ناممکن ہے کہ یہ تحریرین نظرانداز کی جاسکین۔

فطری ذہانت مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب مین ایک شان خاص پیدا کردی تہی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پر اونکی نظر نہایت وسیع تہی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کرسکتے تہے۔ تبلیغ و تلقین کا ملکہ ان مین پیدا ہوگیا تہا۔ کہ مخاطب کسی قابلیت کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر مین پڑجاتا تہا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہان موجود ہین اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہین۔ اسکی نظیر غالباً دنیا مین کسی جگہ نہین ملسکتی مرزا صاحب کا دعوی تہا۔ کہ مین ان سب کے لئے حکم و عدل ہون لیکن اس مین کلام نہین کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایان کردینے کی اُن مین بہت مخصوص قابلیت تہی اور یہ نتیجہ تہی۔ اون کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہین ہے۔ کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا مین اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلی خواہشین محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ مین صرف کردے۔

لہ ہم کہتے ہین روح القدس کی تائید اور موہبت و فیضان الہی سے۔ ۲ہ مین کہتا ہون کہ یہ ثبوت تہا اونکی نبوت کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام
کی
یادگار

اس عنوان کو پڑھکر شاید ہمارے بھائیون کو حیرت ہو۔ کیونکہ ایک عظیم الشان انسان جس کے ذریعہ خدا تعالے نے اپنے نام کو دنیا مین چمکایا۔ اور جس کے معجزات اور خارق عادت نشانون نے مذہب کو جو محض قصہ کہانی ہوگیا تہا۔ ازسرنو زندہ کیا۔ اور جو اس وقت دنیا مین ایمان کو واپس لایا جبکہ ایمان ثریا پر جاچکا تہا جس نے تمام مخالفین پر اتمام حجت کرکے اسلام کی صداقت کو دنیا مین آفتاب کیطرح روشن کیا۔ اس کی یادگار ہمارے فانی ہاتہ کیا قائم کرسکتے ہین۔ خود خدا تعالے نے اس کے نام کو صفحہ دنیا پر اس طرح نقش کیا ہے۔ کہ وہ کبھی مٹ نہین سکتا اسلام کی جو خدمتین اوس نے کی ہین اور ابطال باطل مین جو آنتہک کوششین کی ہین۔ وہ قیامت تک اس کی یادگار ہین۔ پھر یہ سلسلہ جس کے لئے قیامت تک یہ وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة۔ یہ خود اپنے بانی علیہ الصلوة والسلام کی ایک عظیم الشان یادگار ہے۔ پہر اس سلسلہ کی تمام انجمنین جو اعلاے کلمۃ اللہ کے لئے قائم کی گئی ہین۔ وہ بہی اسی کی یادگار ہین۔ لیکن ایک بڑی بہاری ضرورت ابہی باقی ہے۔ جسکی طرف خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی توجہ بہی آخری ایام مین بہت تہی۔ اور پہر اس وقت اللہ تعالے نے اس مسیح کے خلیفہ کے دل مین بہی یہی بات ڈالی ہے جسکے لئے ہم اب حضرت مولوی صاحب کے ارشاد سے بذریعہ عریضہ ہذا اپنے سب بہائیون اور سب احمدی انجمنونکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین۔

جس ضرورت کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ ہے واعظین اور مبلغین کا تیار کرنا اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے انہین دنیا کے مختلف حصون مین بھیجنا چونکہ یہ زمانہ ایک علمی زمانہ ہے اسلئے ضروری ہے کہ ایک مبلغ یا واعظ سارے ہتہیار اپنے ساتہ رکہتا ہو جن سے وہ دشمنون کے ہر قسم کے حملون کا دفعیہ کرسکے اور اسلام کی صداقت کو روشن دلائل کے ساتہ دوسرے لوگون کے سامنے پیش کرسکے۔ یہ کام ایک اتنا بڑا اور ایسا اہم کام ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے یا یون کہو کہ اس کو ایک اعلی پیمانہ تک پہونچانے کیلئے ہزارون نہین لاکہون بلکہ کروڑون آدمیون کی متفقہ کوشش درکار ہے۔ حضرت مسیح موعود کا اصل کام تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہی تہا۔ اور جو وعدہ اللہ تعالے نے آپ کے بارے مین کیا تہا۔ کہ لیظهره على الدين كله ضرور ہے کہ اب وہ آپکے پیروون اور مخلصین کی کوششون سے پیدا ہو۔ اسلئے اس تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کو نہ صرف جاری رکہنا بلکہ اس کی توسیع کرنا ہمارا کام ہے۔ سب سے پہلے ہمین یہ ضرورت ہے کہ تبلیغ کے کام کے لئے قابل آدمی پیدا ہون یہ ایک دن کا کام نہین۔ مگر اس مین بہی شک نہین۔ کہ اس کام مین ایک دن کا توقف بہی نہین ہونا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح موعودؑ یہ چاہتے ہیں کہ حضرت موعود ہمیشہ کی یادگار میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس میں واعظین اور مبلغین تیار کئے جاویں جن دنوں میں حضرت اقدسؑ نے رسالہ الوصیت شائع فرمایا تھا اور خدا کی طرف سے خبر پاکر یہ اعلان کیا تھا کہ وہ اجل جو خدا نے ابتدا سے آپ کے لئے مقرر کر رکھی تھی اس کا وقت بہت قریب آگیا ہے اس وقت بھی آپ کے ارشاد کے مطابق ایک مدرسہ دینیہ قائم کیا گیا تھا مگر کئی وجوہات کے سبب جن میں شاید سب سے بڑی وجہ فنڈ کی کمی تھی۔ وہ مدرسہ ابتک ناقص حالت میں رہا ہے اگرچہ تین سال کے عرصہ میں ہم یہ امید بھی نہ رکھ سکتے تھے۔ کہ وہ اپنے کمال کو پہنچ جاوے اور مبلغ اور واعظ اس سے نکلکر دنیا میں کام کرنے لگیں مگر یہ سچی بات ہے کہ جس قدر ترقی اس عرصہ میں اس مدرسہ کو کرنی چاہیئے تھی اس قدر ترقی بھی نہیں کر سکا۔ دینی مدرسہ کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے ضرورت ہے اعلیٰ درجہ مکانات کی پھر ایک بڑی لائبریری کی۔ پھر ایک اعلیٰ درجہ کے سٹاف کی پھر کافی تعداد وظائف کی جس سے ایک خاصی تعداد طلباء کی تعلیم پا سکے کیونکہ جب تک پڑھنے والوں کی تعداد بہت نہ ہو اس وقت تک لائق آدمیوں کے نکلنے کی امید نہیں ہو سکتی۔ لائبریری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح موعود نے فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنی کتابوں کا بڑا ذخیرہ کل ہی دیدینگے۔ انجمن تشحیذ الاذہان بھی اپنی لائبریری کو دینے کا وعدہ کرتے ہیں کہ قابل سے قابل آدمی جو اس جماعت میں مل سکتے ہیں انکو اس سب سے اہم کام پر لگایا جاوے۔ لیکن اس کے لئے اور وظائف کے لئے ایک ماہوار مستقل خرچ کی ضرورت ہے۔ جو آہستہ آہستہ موجودہ ہائی سکول کے خرچ کے برابر پہونچ رہیگا۔ بلکہ اگر اس کو کالج کے درجہ پر پہونچایا جاوے اور مختلف زبانوں کے سکھانے کا انتظام کیا جاوے تو کسی صورت میں کالج کے خرچ سے کم خرچ نہ ہوگا مگر سردست کام شروع کرنیکے لئے قریباً ... ماہوار تک پہونچ جاوے گا۔ اور دوسری طرف اس کی عمارت کے لئے روپیہ درکار ہوگا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کافی سرمایہ جمع کر کے اس کام کو شروع کیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ سرمایہ تجارت میں لگا کر اس کی آمدنی سے یہ مدرسہ چلتا رہے بہرحال یہ وہ تجاویز ہیں جو اب ہم حضرت مولوی صاحب کے ارشاد سے قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں اگر کسی دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بھاری اخراجات ہیں اور موجودہ اخراجات کے ہوتے ہوئے قوم ان اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکے گی۔ تو یہ ایک کمزوری کا خیال ہوگا۔ اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ یہ کام ہو۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ منشائے ایزدی اس وقت اشاعت اور تبلیغ اسلام کا مؤید ہے اور کام ہو کر رہیں گے تو پھر اس قدر روپیہ کا فراہم ہونا کچھ مشکل امر نہیں۔ خدا چاہے تو ایک ہی اپنے بندے سے وہ یہ سارا کام کرا سکتا ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ وسائل آمدنی کو دیکھ کر اخراجات کو بڑھایا جاوے۔ بہرحال یہ دینی مدرسہ جس میں قرآن کریم اور سنت کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر دی جائے گی۔ اور اسی نئے علم کلام کے مطابق جس کے اصول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قائم کر گئے ہیں۔ اصول باطلہ کی تردید سے طلباء کو آگاہ کیا جاوے گا۔ اور اصول اسلام کی تعلیم ان کو دی جاوے گی یہ مدرسہ جو خدا نے چاہا تو دنیا میں اسلام کی اشاعت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہوگا۔ آنجناب کی ایک یادگار ہوگی۔ اس کے لئے ہم بذریعہ عریضہ ہذا سب احباب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ یکمشت اور مستقل چندے حسب استطاعت دیں اور انجمن اپنی متفقہ کوششوں سے اس تجویز کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

اس وقت ایک اور تجویز بھی حضرت مسیح موعودؑ کی یادگار کے لئے کی گئی ہے۔ جو سیالکوٹ سے ہمارے مکرم بھائی ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے نے پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض جماعتوں کی طرف سے جو اس قدر استطاعت رکھتی ہیں کالجوں میں پڑھنے والے طلباء کو وظائف دئے جاویں اس تجویز کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح موعود پسند فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جو احباب پسند کریں اس ... شامل ہو جاویں۔

اخیر میں میری یہ التماس سب احباب کی خدمت ... میں ہے کہ وہ مخالفین کو پیٹ بھر کر ہنسی اور استہزار کرنے دیں اور اپنے کام میں جو نصرت دین اور اشاعت اسلام کا کام ہے لگے رہیں۔ ہر ایک شخص جو کرتا ہے اسی کا بدلہ پائیگا۔ اور یہ آج کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے یونہی چلا آتا ہے کہ ایک گروہ کو خدا اپنے کام کے لئے اور اپنے نام کے چمکانے کے لئے اٹھا کر کھڑا کرتا ہے اور ایک دوسرا گروہ اس کے مقابل ہنسی اور استہزار کے لئے کھڑا ہو جایا کرتا ہے مگر خدائی وعدہ ہی سچا ہوتا ہے۔

ان جندنا لھم الغالبون

والسلام

محمد علی۔ محمود احمد۔ محمد علی خان۔ رشید الدین

دردِ دل

لغو ترین میلان طبع بیہودہ ترین اشیاء ارذل ترین مخلوق دیکھنے کے لئے ہمیں کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی قادیان والا قدموں کا میلا کافی ہے۔

یہ وہ رات ہے جسمیں قوم کے عادات و اخلاق حالات و مذاق کا مجسمہ اپنی کریہہ منظر دہیا سوز صورت کے ساتھ ظاہر ہو کر قادیان میں مہتاب صداقت کے طلوع کی ضرورت کو بتاتا ہے۔ آوارہ گردان بادیہ ضلالت کو گرمی کی چھوٹی سی رات اس ناپاکی اور بدفطرتی او خباثت کے اظہار کیلئے کافی معلوم نہیں ہوتی جسمیں انسان بہت کچھ توشۂ آخرت جمع کر سکتا ہے اس سیاہ رات میں ناچ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اضطرابی حرکات ہیں جو خباثت کے عمیق سمندر اس میں گرنے والے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں یہ راگ نہیں۔ بلکہ ایک شرف نگاہ کی فلسفیانہ نظر میں عروس شرافت کے جنازہ پر ماتم کی شیون زا آہ و بکا ہے۔ پر خدا کا شکر ہے کہ یہاں ایک قوم ہے جو ان میں رہکر ان سے الگ ہے (اکمل)

پیامِ صلح

۲۱ جون بروز اتوار ۷ بجے صبح یونیورسٹی ہال میں حضرت سیدنا المسیح علیہ السلام کی آخری تحریر پیغام صلح پڑھی جائیگی۔

بسلامت روید باز آئید

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلبۃ العلم سمر وکیشن ہولیڈیز پر ایک ماہ کیلئے اپنے گھروں میں جانے ہیں ایک جلسہ کیا گیا جس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے انکو نصیحت فرمائی کہ ... اور کوششوں سے پھلوں کے دیکھنے کا وقت ہے ... اپنی بڑائی کیلئے کوئی نگران نہ ہوگا یہ نہیں چاہیئے کہ ایک نمونہ دکھائیں اور ... سے اعتراضوں کا بڑی

ثناء اللہ کی پریشانی

نمبر ۱

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جسکی سرخی ہے "مرزا صاحب قادیانی کا انتقال اور اس کا نتیجہ" مولویصاحب کا فرض تہا کہ اس معاملہ میں کل تحریرات کو مدنظر رکھکر تمام پہلوؤں پر بحث کرتے۔ بجائے ایسا کرنے کے اپنی عادت کے موافق جیسا کہ مرتع اور اہل حدیث کے پڑہنے والے بخوبی سمجھتے ہونگے بہت سے امور جو اپنے مقصد کے مطابق تہے اور جن سے وہ نتیجہ جو اس اشتہار میں نکالنے کی کوشش کی ہے کسی حالت میں بھی نہیں نکل سکتا تہا انکو پوشیدہ رکھکر خلاف واقعہ نتیجہ نکالا ہے۔ اس وقت تک چونکہ اہلحدیث یا مرقع کے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا تہا لیکن مولویصاحب کا یہ اشتہار میرے پاس خاص طور پر پہونچایا گیا جس کو پڑہنے کے بعد مرقع کے کل پرچوں اور کئی سال کے اہلحدیث کو بہت غور اور توجہ سے پڑہا۔ ایکی تحریرات کو [illegible] معلوم ہو گئی جو دو دہ[illegible] [illegible]

سر دست مولویصاحب کے [illegible] کچھ ضرورت نہیں تہی ان سلسلہ مضامین میں صرف حضرت اقدس کی وفات پر مولوی فاضل صاحب کے شائع کردہ مضمون کے مطابق بحث کرینگے جسکو انہوں نے اس سال ۱۹۰۸ء کے اشتہار میں چہپوایا ہے۔ یہ بحث ہماری انشاء اللہ تعالی الصدق کی ہو گی اسلئے کہ تمام پہلوؤں اور متعلقہ تحریروں کو مدنظر رکھکر ہم بحث کرینگے۔ اور صرف اس بحث سے سمجھنے والوں کو یہ نتیجہ نکالنے کا بہی موقع مل جاویگا کہ ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات اور نکتہ چینیاں کس حیثیت کی ہیں۔ مولوی فاضل صاحب اس اشتہار کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں۔ "ہماری غرض اس اشتہار سے صرف انتقال کی خبر بتلانا نہیں بلکہ اس کے نتیجے سے اطلاع دینا ہے۔ نتیجہ بھی وہ نہیں جو ہم بتلادیں بلکہ وہ جو خود آنحضرت مرزا صاحب کا بتلایا اور مقرر کیا ہوا ہے"

پبلک کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تہا جسمیں اپنی موت کے نتائج خود ہی بتلائے تہے۔ ہم اس اشتہار کا ضروری حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین بغور پڑہیں اور نتیجہ پاویں۔" اس کے بعد حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی کسی قدر عبارت نقل کی ہے۔ اور اس کے بعد مفصلہ ذیل جرح کی ہے۔

"ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے ہیں۔"

"آجتک [illegible] کسی تو [illegible] [illegible] گول گول کہا کرتے تہے۔ مگر خدائی شان [illegible] کر چکے تو خدائی ذوالجلال [illegible] ایسا مباہلہ شائع کیا جو [illegible] برداشت [illegible] اس [illegible] پبلک کو آگاہ کیا ہے کہ اگر مرزا صاحب [illegible] دعاوی اور نبوت وغیرہ سب باطل اور مرزا صاحب کا ذب مفتری [illegible] اب ان واقعات کو پیش کرکے ناظرین کی رائے پر چہوڑتا ہوں"

[illegible]

کر [illegible] اس [illegible] آریوں کو اعلان کیا [illegible] دیکھنے میں [illegible] نہیں دیکھے اب ثناء اللہ [illegible] آریوں کو [illegible] کے لئے آمادہ کرنے اور [illegible] پڑسنے ورنہ انکی قسم کے گریز سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ اور ثناء اللہ نے بہی کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکہا ہے تو وہ بہی قسم کہا کر لکہدے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالی کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کو سچا کرتا ہے۔" الحکم کی یہ عبارت مع اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ

اہلحدیث کی ہر اس تحریر کا جواب مولویصاحب نے اسی پرچہ میں مفصلہ ذیل دیا ہے "ہم تمہارے گرو کی کذب بیانی پر ہر قسم کے کہانیکو تیار ہیں اور جسجگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو مگر پہلے یہ شائع کرا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ عالی درجہ کا جہوٹا مکار فریبی ہے اور اسکی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہوئی۔ مرزائیو سچے ہو تو آؤ اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم پہلے ایک دفعہ صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اوٹہا چکے ہو اور نہیں تو پٹیالہ میں آؤ سب کے سامنے کاروائی ہو گی مگر اس سے پہلے کی تفصیل اور تشریح گرو جی سے پوچھ کر ادا [illegible] اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جسے ہمیں رسالہ انجام آتہم میں مباہلہ کیلئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا" اس عبارت کے پڑہنے کے بعد ناظرین کو چاہئے کہ وہ دو باتیں بخوبی یاد رکہیں [illegible] مولویصاحب کی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] اگر کوئی نشان [illegible] خارق عادت نہیں دیکھا تو وہ بہی قسم کہا کر لکہدے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالی کس کی حمایت کرتا اور کسکو سچا کرتا ہے۔ ان الفاظ اور [illegible] نقشہ کہینچا ہے وہ زیادہ غور طلب ہے [illegible] فطرت انسان اس فقرہ سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا [illegible] ایک طرفہ قسم کی درخواست ہے خواہ کسی قسم کی الہامی پیشگوئیاں [illegible] اس کے دو ہی مفہوم ہو سکتے ہیں اول یہ کہ یا تو آریوں [illegible] جو قسم حضرت صاحب نے کہانی ہے آریوں کے ساتھ شامل ہو کر ہمارے بالمقابل قسم کہائے یا ہمارے بالمقابل ہو کر آریوں سے علیحدہ ہو کر قسم کہا دے اور یہی مباہلہ کا مفہوم ہے جو عبارت مذکورہ کے پڑہنے سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ طرفین کی قسم کی ضرورت ہے [illegible] ثناء اللہ نے لکہا

ڈاکٹر مرتد اور اُسکی نبوت

کے متعلق ذیل کا مضمون ہمارے پُرجوش مخلص دوست منشی احمد دین صاحب اپیل نویس نے گوجرانوالہ سے بھیجا ہے۔ اس میں منشی صاحب موصوف نے ڈاکٹر مرتد کو جھوٹا ثابت کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ تمام الہامات جو اس نے اپنی طرف سے شائع کئے ہیں اوس کے خود تراشیدہ اور افترا ہیں۔ اگرچہ اون الہامات کی بے ہودگی اور جھوٹ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے جو منشی صاحب نے خیال کیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں ڈاکٹر مرتد کے الہام خود تراشیدہ نہیں ہاں شیطانی اور حدیث النفس ہیں۔ مرتد کے خطوط اور رسالوں اور اخباری مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ حق کی عداوت کے سبب وہ کچھ مجنون سا ہو گیا ہے اور اس کے دل و دماغ میں جوش اور تکبر اس قدر بھر گیا ہے۔ کہ اپنے ہی گندے خیالات اس کی زبان پر الہام بن کر جاری ہوتے ہیں اور شیطانی امداد کے ساتھ شامل ہونے سے وہ سوچتا و الکتا [illegible] اسے لگتا ہے بس کہ وہ وحی آلٰہی یقین کر لیتا ہے شیطان نے اوسے ان کے الفاظ کو مزین [illegible] اسے اچھا ذلیل کیا مگر اوس کی قسمت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ وہ سمجھ جائے۔ کاش کہ وہ اب بھی اپنی غلطی کو سمجھ لے اور توبہ کرے اور بچ جائے

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عبدالحکیم کے اعلان کا بطلان

امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

عبدالحکیم جو بیس سال حضرت اقدس احمد مدح الصفات کا مرید رہ کر ۱۹۰۶ء میں مرتد ہوا۔ اور جماعت سے خارج کیا گیا وہ ایک رسالہ اعلان حق لکھ کر حضرت اقدس کو اپنی پیشگوئیوں کا نشانہ ظاہر کرتا ہے۔

عبدالحکیم نے ایام ارادت میں تفسیر القرآن لکھی اور جابجا حضرت اقدس کی تائید اور اون کے دعاوی کی تصدیق قرآن شریف کی صدہا آیات سے کی۔ پھر اس نے ایام ارتداد میں چند رسالے حضرت اقدس ع کے خلاف لکھے۔ اور اون کو دجال اور ضال بنایا اور اپنے آپ کو مسیح اور کیا کیا ظاہر کیا ہے۔ عبدالحکیم کے بست سالہ ارادت اور ارادتمندانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں علم الیقین اور حق الیقین اور عین الیقین اور ایسے ہی دو سالہ ارتداد اور مرتدانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں تمام مراتب الیقین یہ ایک ایسا حیرت انگیز اور خطرناک نظارہ ہے کہ اس کے تفصیل بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

عبدالحکیم نے بست سالہ ارادت اور دو سالہ ارتداد کے زمانہ کے لئے جو امور اپنی ارتداد کے زمانہ میں لکھے ہیں وہ اور بھی حیرت انگیز اور خطرناک ہیں لیکن اس وقت مجھے اون تمام باتوں سے الگ ہو کر عبدالحکیم کی صرف اون پیشگوئیوں کے متعلق کچھ لکھنا ہے۔ جن کا تذکرہ وہ حضرت اقدس کو ظاہر کرتا ہے۔

عبدالحکیم نے اپنے ہیڈ کوارٹر پٹیالہ کے چند احمدی دوستوں میں لیکچر دئیے۔ سامعین نے اس کی بعض باتوں پر نکتہ چینی کی۔ ابتداءً تو بات معمولی تھی اور قابل اصلاح تھی لیکن لیکچرار کو اپنی قرآن دانی اور عہدہ داری کا غرور اور سامعین کی ویسی حالت ہونے کا خیال تھا۔ کہ لیکچرار اور سامعین کے فیما بین تکرار ہوا۔ نوبت بایں جا رسید کہ لیکچرار (عبدالحکیم) نے امام ہمام کی خدمت میں خط و کتابت کی اور اپنے [illegible] خیالات پر تکرار و ضد کی وجہ سے عبدالحکیم ذہن میں مستحکم ہو گئے تھے۔ لکھے۔ اور ان کے ارشاد و اصلاح پر بھی اوس کو ان سے رجوع کرنا مشکل ہو گیا۔ اسلئے سنہ ۱۹۰۶ء میں عبدالحکیم جماعت سے خارج کیا گیا۔

عبدالحکیم نے الذکر الحکیم نمبر ۴ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء میں خط و کتابت مذکورہ بالا شائع کی ہے اور اس کے پڑھنے سے مذکورہ بالا واقعات ثابت ہیں۔ پٹیالہ کے احمدیوں کا اعتراض صرف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم اپنے لیکچروں میں رسول کی عظمت اور اطاعت کا مطلق ذکر نہیں کرتے جنکو ذریعہ سے خدا اور خدا کے احکام اور خدا کا منشا معلوم ہوتا ہے۔ عبدالحکیم نے بڑھتے بڑھتے رسول کی عظمت کو مطلقاً غیر ضروری قرار دیا اور جب امام ہمام مسیح موعودؑ نے اس کو اسی جرم میں جماعت سے خارج کر دیا تو وہ خود مسیح بن بیٹھا۔ اور مسیح کو دجال اور ضال قرار دیا۔

اس خط و کتابت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عبدالحکیم نے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چند ایک تجاویز بھی لکھیں کہ احمدی جماعت کو یہ کرنا چاہیئے اور وہ کرنا چاہیئے۔ ایسا ایسا کرنا چاہیئے۔ لیکن مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو پہلے اس فاسد عقیدہ کے چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔ جو رسول کی عظمت اور اطاعت کے منافی تھا۔ اور جس کو اوس نے نہ چھوڑا۔

عبدالحکیم نے مرتد ہو کر مسیح موعود کے برخلاف اور بھی چند رسالے لکھے اور جابجا مخالفت کے لیکچر دئے اور اس قدر دریدہ دہنی اور بدزبانی سے کام لیا کہ اعادہ آن نا کردنی است۔ اوس نے مرزا صاحب کو ابتدا ہی سے خطاکار اور کچھ کا کچھ ظاہر کیا۔

پٹیالہ کے احمدی عبدالحکیم کے لیکچروں پر نکتہ چینی نہ کرتے یا حضرت اقدس اوس کی تجاویز کو مان لیتے۔ تو وہ اپنے مسیح ہونے کا یا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر معترض اور دریدہ دہن ہونے کا ناپاک ملبہ اور نجس مواد اپنے اندر مخفی رکھتا لیکن اللہ تعالےٰ کی مشیت اسی طرح تھی۔ جسطرح کہ ظہور میں آیا۔ عبدالحکیم کے تفسیر القرآن نے عبدالحکیم کو اس امر پر برانگیختہ کیا کہ تم مسیح موعود اور مامور من اللہ کے مشیر بننے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ یہ سب تکبر ہی کی بلا ہے۔

عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو ایک الہام شائع کیا کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر فوت ہو جائیں گے اور اس کی عبارت یہ ہے۔

"مرزا مسرف ہے کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اس کی میعاد تین سال بتلائی گئی۔" آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ الہام کی عبارت نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات اس الزام سے بری اور پاک ہے کہ وہ سچے مسیح کو دجال اور ضال کا بیس سال تک مرید بنائے اور سچے مسیح کو بیس سال نہ ہو کا مرید رکھے۔ تعالیٰ اللہ عما یصفون۔ سہ سالہ میعاد کا الہام الہام نہیں تھا محض ایک ڈھکوسلا اور دہمکی تھی۔ جو خود حضرت اقدس امام ہمام کے پاک اور سچے الہامات سے بنایا گیا تھا۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس نے رسالہ الوصیۃ لکھا جسمیں متواتر اور کثیر الہامات اس امر کے شائع کئے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری عمر اب تھوڑے دن رہگئی ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے قریب ہونے کا الہام شائع کیا۔ تو عبدالحکیم کو بھی یہ سوجھی۔ کہ وہ آپ کی وفات کا الہام شائع کرے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کو اُس نے ایسا کیا۔

پھر معلوم ہوتا ہے کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے لکھتے ہوئے عبدالحکیم کو خیال آیا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ سہ سالہ الہام پورا نہ ہو اس لیے اس نے پیشبندی کے طور پر فتح محمد خان کے نام پر ایک مضمون لکھا۔ کہ سہ سالہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے اس طرح پر کہ حضرت مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب سے ڈرے اور بعض عقائد سے رجوع کیا۔ الذکر الحکیم نمبر ۶ صفحہ ۵۶ لغایت ۶۸۔ پھر جولائی ۱۹۰۶ء میں جب اوس نے واہم المریض مرزا صاحب کی علالت زیادہ سُنی تو ایک اور الہام شائع کیا جو بالفاظ حسب ذیل ہے۔

"مرزا آج سے چودہ ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔"

پھر جب اس کو معلوم ہوا کہ اپریل ۱۹۰۸ء کے اخیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اور اپنے اہل کے معالجہ کے لئے ایک ماہ کے واسطے لاہور تشریف لائے ہیں۔ اور نیز اوس کو معلوم ہوا۔ کہ لاہور پہنچنے کے چند روز بعد میں احمدیوں کا یہ حال ہے۔ کہ مرزا صاحب دو ایک ماہ اور بھی قیام فرماوینگے اور نیز لاہور میں مکان بنوانے کا بھی خیال ہے۔ تو اوس نے خیال کیا۔ کہ لاہور جیسے شہر میں جہاں دو ایک دفعہ مرزا صاحب آئے۔ اور لوگوں نے طرح طرح کے سب و شتم کی جرأت کی [illegible] کے واسطے مرزا صاحب کا آنا ناممکن ہے [illegible] علیل ہوں گے۔ پھر اوس نے خیال کیا۔ کہ اگر [illegible] شہر میں زیادہ قیام پذیر رہے۔ تو اون کے [illegible] بھی زیادہ استحکام ہو جاویگا۔ [illegible] مدت قیام کے قریب قریب [illegible] کہ مرزا ۲۱ ساون کو مرض مہلک [illegible] جاوینگے۔ اور اس سے اس کا مقصود [illegible] لاہور میں زیادہ قیام نہ رکھیں۔ یہ الہام [illegible] نے پیسہ اخبار کو بھیجا۔ جو پیسہ اخبار [illegible] پرچہ میں شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ جو [illegible] عبدالحکیم کے منصوبے مخفی نہیں [illegible] اپنے اون الہامات کا پورا کرنا جو اس نے اپنے مسیح کو بتلائے ہوئے تھے۔ بھول نہیں گیا تھا۔ اوس نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو جبکہ مسیح موعود اپنے مخالف عبدالحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر ہی تھے۔ فرمایا جس کا مطلب تبصرہ نے اس طرح لکھا۔ کہ تیرا دشمن جو کہتا ہے۔ کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ۱۴ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں اسکو میں جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ اب عبدالحکیم کے تینوں الہاموں اور حضرت اقدسؑ کے تبصرہ کا نتیجہ کیا ہوا۔

عبدالحکیم کے الہامات یہ ہیں۔

(۱) ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو تین سال کے اندر فنا ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۲) یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو چودہ ۱۴ ماہ کے اندر ہلاک ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۳) ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے کارڈ میں ۲۱ ساون ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہونیکا الہام۔ جو جھوٹا ثابت ہوا۔ بالمقابل اون کے امام ہمام حضرت اقدسؑ کے تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں چودہ ماہ والی مخالف پیشگوئی کی نسبت یہ مضمون کہ تیرے دشمن کو جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔

نتیجہ۔ صاف ظاہر ہے کہ عبدالحکیم کا پہلا الہام اوس کے دوسرے الہام سے منسوخ اور رد ہوا اور اس کا دوسرا الہام اوسی کے تیسرے الہام سے مردود و باطل ہوا۔ اور تیسرا الہام جس میں صرف ایک دن ۲۱ ساون کا مقرر تھا۔ [illegible] پورا نہوا۔ کیونکہ مرزا صاحب اوس سے پہلے [illegible] فوت ہو گئے۔

حضرت اقدس کا تبصرہ والا [illegible] اور [illegible] پورا ہوا کہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو [illegible] مرزا صاحب اپنے مخالف کی چودہ ماہ والی پیشگوئی [illegible] تبصرہ [illegible] گیا۔ اگر مرزا صاحب [illegible] کے دن یا ۵ نومبر کے دن [illegible] تھا کہ دشمن اونکی چودہ ۱۴ ماہ والی پیشگوئی [illegible] لیکن خدا کا منشاء [illegible] تیرا دشمن جو چودہ ماہ کی پیشگوئی کرتا ہے اور جس [illegible] آج کا دن [illegible] ہے۔ اور آج کے بعد [illegible] ۱۹۰۸ء تک [illegible] ایام [illegible] ہیں۔ میں اس مدت میں دو کام کرونگا۔ پہلا تیرے دشمن کو ہلاک کرونگا [illegible] اس طرح جھوٹا کرونگا۔ کہ وہ چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس لے لیگا۔ یا ترمیم کرے گا۔ یا منسوخ کریگا۔ یا مردود و باطل قرار دیگا۔ اور پھر دوسرا کام یہ کرونگا۔ کہ تیرے دشمن کے بطریق مذکور جھوٹا کر دینے تک تیری عمر بڑھا دونگا یعنے اس وقت تک تجھ کو زندہ رکھونگا جسوقت تک تیرا دشمن چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس لے لے یا رد و منسوخ کر دے تاکہ دنیا کو معلوم ہو۔ کہ میں خدا ہوں۔ اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ کہ خدا نے ایسا ہی کیا۔ جیسا کہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو اپنے حبیب و محبوب مسیح موعود کو جتلایا تھا یعنی مسیح موعود کی عمر باوجودیکہ وہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء یوم تحریر تبصرہ کو عبدالحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر تھی۔ ۸ مئی ۱۹۰۸ء تک بڑھائی جبدن کہ عبدالحکیم نے چودہ ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کو منسوخ کر کے ایک خاص دن ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کا پیسہ اخبار کیطرف لکھدیا۔ اور پھر ۱۵ مئی تک بڑھائی جس دن کہ پیسہ اخبار نے وہ کارڈ عبدالحکیم کا پیسہ اخبار میں شائع کیا۔ اور پھر ۲۶ مئی تک بڑھائی۔ جبدن تک کہ اور اخبارات نے بھی ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کا خاص دن شائع کر لیا اور ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء والے مقررہ دن سے اتنے دن پہلے مسیح کو اپنی طرف بلا لیا۔ جتنے سال کی کہ مسیح کی عمر مقرر تھی۔ اتنے ہی [illegible] تاکہ یہ تیسری پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہو۔ ان ہی تینوں پیشگوئیوں کی صراحت حضرت اقدسؑ امام ہمام کے الہام مندرجہ الوصیۃ صفحہ ۲ میں ہے جو [illegible] بجنسہٖ نقل کی جاتی ہے۔

"بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔"

[illegible] یہ ہوگا یہ ہوگا۔ اسی عبدالحکیم کی تینوں پیشگوئیوں کے متعلق ہے۔ والحمدللہ علی ذالک۔

مومنوں کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں لاکھ لاکھ سجدات شکر بجا لانے چاہئیں۔ جس نے عبدالحکیم مرتد کو جو مفتری علی اللہ تھا۔ جھوٹا اور ذلیل کیا۔ اور ایسا جھوٹا اور ذلیل کیا کہ وہ اب فنا ہو گیا ہے اور ہلاک ہو گیا ہے۔ اور اب اس کا تمام تار و پود بکھر گیا ہے اور اس کی وہمیوں اور حکمت عملیوں اور شرارتوں کا شیرازہ اکھڑ گیا ہے۔ اور ایسا فنا ہوا ہے۔ کہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔

چند روز ہوئے۔ ایک اسی نام کے مولوی فاضل جو اگرچہ مرزا صاحب کے برخلاف تھے۔ مجھ سے ملے اور انہوں نے کہا کہ میں عبدالحکیم کی پیشگوئی کو اگر پوری بھی ہو جاتی۔ تو ایچ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عبدالحکیم ملہم اور مقدس انسان نہیں ہے۔

[illegible] مرزا صاحب پر کسی انسان کی اپنی تہذیب کے [illegible] اعتراض ہو سکتا ہے تو [illegible] کے [illegible] الزامات [illegible] ایسی شرارت [illegible] شرارت تھی۔ کہ اون کا ایک ایک [illegible] صریح طور پر [illegible] اون کی شرارت خود [illegible] ہے اور عبدالحکیم خدا اس قدر [illegible] شرم [illegible] کہ اوس نے بجائے اس کے [illegible] سے نادم ہونا اور اپنے [illegible] رسالہ اعلان الحق [illegible] اون کو کی بجائے [illegible] کہ وہ لفظ کو کی شکل پر لفظ [illegible] تک کیا کرتا ہے [illegible] غلطی ہے [illegible] شرارت [illegible] دو پیشگوئیوں میں تک تھا [illegible] بیمار کی دو بلائے اون سے رسالہ اعلان الحق [illegible] لفظ کو کا ذکر ہی نہیں [illegible] رسالہ [illegible] اعلان الحق [illegible]

[illegible] احمدی جماعت [illegible] جماعت [illegible] سکو کسی [illegible] ہے

پندار بسعدی که راه صفا ۔ بتوان رفت جز در پے مصطفیٰ

اب اگر یہ حالت ہلاکت کی حالت نہیں تو کیا ہے۔ عبدالحکیم کو شرم اور شرافت ملحوظ ہوتی تو اوس [illegible] تحقیقات سے منحرف ہوتے ہوئے کم از کم [illegible] تاکہ وہ اپنی کسی [illegible] کو پاک سے سامنے پیش نہیں کرونگا اور اگر اوسکے خود ایسی [illegible] کا خیال نہیں آیا تھا تو اوسکو اعلیحضرت خلیفۃ المسیح [illegible] نورالدین صاحب مدظلہم ابدًا نے جو کچھ اوسکی گذشتہ [illegible] کی نسبت [illegible] تھا اوس سے عبرت [illegible] اور [illegible] پچیس سال کی [illegible] خود اپنے ہاتھ سے خاک میں ملا دیتا [illegible] اور تعصب [illegible] کچھ اوس کے

[illegible] دیتا ہے اور دوسروں کو سنوانا چاہتا ہے۔ شرم !! شرم !! شرم !!!
اور پھر اس پر طرہ یہ کہ علانیہ جھوٹ اور صریح جھوٹ اور بڑی جھوٹ کہتا ہے۔ اور ذرا شرم نہیں کرتا۔
بندہ احمدالدین عفی اللہ عنہ اپیل نویس گوجرانوالہ
۷ جون ۱۹۰۸ء

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے

ذیل کی نظم ہمارے دوست قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل نے اپنے بستے میں سے نکالکر آج ہمیں دی ہے کہ اسکو درج اخبار کر دیا جاوے۔ اسکے نظم کے کمال کا کچھ ذکر کرنے کی بجائے میں ناظرین کو اپنے دوست اکمل کے تمہیدی نوٹ کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہمارے مخالف جو اپنی پریشان اور پراگندہ حالتوں پر دوسروں کا قیاس کر کے ہمارے متعلق نادانی سے خیال کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وفات اس جمعیت کے متفرق ہونیکا موجب ہوگی وہ ذیل کی نظم میں سے عاشقان مسیح موعودؑ کے دلوں کی حالت کا اندازہ لگا کر دیکھیں کہ کیا یہ قوم متفرق ہونیوالی ہے۔ ایڈیٹر

ایک مہاجر کی آرزو

ہر ایک انسان جس کے پہلو میں دل اور دل میں مادہ محبت ہو وہ خوب جانتا ہے۔ کہ بعض اوقات قلب پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے سو ایسی حالت جب کبھی نیازمند اکمل پر طاری ہوئی تو وہ یا تو اشعار کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے یا کسی مضمون کے رنگ میں یادگار رہ۔ ان واقعات کی لکھی ہوئیں بعض نظمیں اور مضمون میرے پاس موجود ہیں جنھیں میں نے چھپوانے کیطرف توجہ نہیں کی مندرجہ ذیل نظم بھی انہی نظموں میں سے ایک نظم ہے جو آجکل اس بات کا جواب ہو سکتی ہے جو ہمارے مخالف کہہ رہے ہیں کہ اب مرزا صاحب فوت ہو چکے تو ان کے حضور میں رہنے والے بھی آہستہ آہستہ چل دینگے وہ سُنیں کہ قادیان کا ہر ایک مہاجر کیا کہتا ہے۔

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائیں گے
کوچے میں اپنے یار کے دھونی رمائینگے

پروانہ وار جان بھی کر دینگے ہم نثار
تو اپنی شمع حسن سے ایسی لگائیں گے

رہنے دو یہ قمیر مرے کام کا نہیں۔
ہم اس کی گرد راہ کا سُرمہ بنائیں گے

اے عندلیب پھول رہی ہے تو پھول پر
ہم تجھ کو اپنا پھول کسی دن دکھائینگے

پہلے کہیں سے جاکے۔ جگر تھام تو سکھ
پھر اپنی داستان تجھے ہم سُنائینگے

سینے کے زخم سینے کی حاجت تو در کنار
ان پر نمک چھڑک کے مزے ہم اُڑائینگے

دارالامان کی خاک کو ترجیح دینگے ہم
آبِ حیات خضر بھی گو مفت پائینگے

جس پر کبھی زوال کی راتیں نہ آئی ہوں
اس چودھویں کے چاند سے ہم دل لگائینگے

مشتاق دید دیدہ و دل فرش راہ ہیں۔
یارب ہمارے پاس وہ کسوقت آئینگے

آتی ہے یہ صدا لبِ جاں بخش سے ترے
ہم مُردگانِ قوم کو قُم سے جلائینگے

پھر آگیا بہار۔ یہ موسم بہار کی
زخم جگر کو پھول کے ہم گل بنائینگے

جان جاتی ہے تو جائے پروا نہیں ہمیں
جو قول کر چکے ہیں اوسے ہم نبھائینگے

یہ سر ہے اپنا اور ترا سنگ آستان
اُٹھ جائینگے جہان سے پر اسکو اُٹھائینگے

تیری ہوا میں اُڑتے ہیں جو طائران دل
وہ آشیانہ عرش پر اپنا بنائینگے

اس کو بہ کی گدائی بھی اکمل قبول ہے
پر قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے۔ (محمد ظہورالدین اکمل)

خریداران پیغام و لیگو اطلاع

چونکہ رسالہ اس دفعہ بسبب ایک ضروری مضمون کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا گیا ہے بڑا ہو گیا ہے اسلئے غالبًا وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔ اور شاید چار پانچ روز توقف ہو جائے تفسیر القرآن اسی وجہ سے وقت پر شائع نہ ہو سکے گی۔ اور اس میں قریبًا آٹھ دس دن کی دیر ہو جاویگی۔
منیجر

ریویو آف ریلیجنز

ڈائری

القول الطیب

(منقول از الحکم)

لاہور ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء - قبل ظہر - فرمایا -

ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہکر یا کم از کم ہماری کتابوں کے کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کا ل درجہ تک پہونچی ہوئی ہو

البتہ شیخ غلام احمد اس کام کیواسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے اوس کی کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اوس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنیکا بوجھ اوٹھا لیا ہے۔ کچھ خدا کی قدرت ہے کہ لوگ اس کی کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو جاتے ہیں ایک جگہ اوس کو پتھر بھی پڑے۔ مگر خدا کی قدرت ہے وہ پتھر بجائے اوس کے کسی دوسرے کو لگا۔ اور وہ زخمی ہوا۔ تبلیغ سلسلہ کیواسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں۔ کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہونچا ہوگا۔

اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشا کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم اون کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے۔ کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گذارہ کر لیتے۔

بہت ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے اول چاہئے کہ سلسلہ میں ایسے لوگ ہوں۔ جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنیوالے ہوں۔ جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہیں ہوتیں تو اور کاموں میں بہت توجہ کرنی بھی بیفائدہ ہے۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے [illegible] لئے نکل جاویں جو عمدہ طور لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر دیں۔ تو [illegible] بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

مسٹر ویب [illegible] کا نام اسی سلسلہ میں لکھ کر [illegible] کو [illegible] بطور سوال و جواب [illegible] کرا کے چھاپا ہوا [illegible] کے متعلق حضرت اقدس نے فرمایا کہ دیکھو وہ ہمارے پاس آیا۔ تو آخر کچھ نہ کچھ تو تبادلہ خیالات کر ہی گیا۔

اب حضرت مفتی محمد صادق صاحب جن کو تبلیغ سلسلہ احمدیہ کی ایک قسم کی لو اور دھت لگی ہوئی ہے اور بہت کم ایسے مقام ولایت میں ہوں گے جہاں کے محقق انگریزوں اور اخبارات کے ایڈیٹران وغیرہ کی اطلاع پاکر اونھوں نے ان معاملات میں خط و کتابت نہ کی ہو اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تبلیغ اون کو نہ کی ہو۔

امریکہ کے ڈوئی کی حسرتناک تباہی اور لندن کے پگٹ کی مایوسانہ نامرادی بھی حضرت مفتی صاحب ممدوح ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں اونھوں نے جس طرح ڈوئی اور پگٹ کا بیڑا غرق کر دیا۔ اسی طرح کئی سعید روحوں کیواسطے باعث ہدایت بھی آپ ہی ہوئے اور آپ ہی کی سچی مخلصانہ کوششیں اور جوش تبلیغ حق کا یہ نتیجہ ہوا کہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریزوں اور لیڈیوں نے حضرت اقدس کی صداقت کو مان لیا اور اپنے خیالات فاسدہ سے توبہ کی۔ غرض مفتی صاحب موصوف کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ ساری احمدی دنیا ان کے نام نامی سے واقف اور ان کے اخلاص صدق و صفا سے آگاہ ہے۔ یہ شخص جو پروفیسر ریگ کے نام نامی سے مشہور ہے یہ بھی آپ ہی کی سعی اور جوش کا نتیجہ ہے آپ نے آج کے تذکرہ پر حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضور اس کے خیالات میں حضور کی ملاقات کے بعد عظیم الشان انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔

چنانچہ

پہلے وہ ہمیشہ جب اپنے لیکچروں میں اجرام سماوی وغیرہ کی تصاویر دکھاتا اور کبھی مسیح کی مصلوب تصویر پیش کیا کرتا تھا۔ تو یہ کہا کرتا تھا۔ کہ یہ مسیح کی تصویر ہے جس نے دنیا پر رحم کر کے تمام دنیا کے گناہوں کے بدلے میں ایک اپنی اکلوتی جان خدا کے حضور پیش کی اور تمام اس کے گناہوں کا کفارہ ہو کر دنیا پر اپنی کامل محبت اور رحم کا ثبوت دیا۔

مگر

اب کی دفعہ اس [illegible] ملاقات کی وجہ سے لیکچر دیا تو مسیح کی یہ صلیبی تصویر دکھاتے ہوئے [illegible] یہ الفاظ کہے کہ یہ تصویر صرف عیسائیوں کے واسطے

موجب خوشی ہو سکتی ہے سچی تعریف اور ستائش کے لائق وہی ایک ہستی بڑا خدا ہے۔ پہلے اپنے لیکچر میں بیان کیا کرتا تھا۔ کہ نسل انسانی آہستہ آہستہ ترقی کر کے اور ادنیٰ درجہ حالت سے بندر اور پھر بندر سے ترقی پاکر انسان بنا۔ مگر اس دفعہ کے لیکچر میں اس نے صاف اقرار کیا۔ کہ یہ **ڈارون کا قول ہے۔ اگرچہ اس قابل نہیں کہ اس سے اتفاق کیا جاوے** بلکہ انسان اپنی حالت میں خود ہی ترقی کرتا ہے۔ غرضیکہ اس پر بہت بڑا اثر ہوا ہے اور وہ حضور کی ملاقات کے بعد ایک نئے خیالات کا انسان بن گیا ہے اور ان خیالات کو جرأت سے بیان کرتا ہے۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصل تقریر کی طرف رجوع کیا اور فرمایا۔ کہ ابھی ایسے لمبے سفروں کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ ممالک یورپ اور امریکہ میں جاویں۔ بلکہ ابھی تو خود ہندوستان ہی اس بات کا ازبس محتاج ہے

تو کارِ زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

ان ممالک میں جانا ایسے لوگوں کا کام ہے۔ جو اون کی زبان سے بخوبی واقف ہوں اور اون کے طرز بیان اور خیالات سے خوب آگاہ۔ سفر کی شدائد اوٹھا سکیں اور اون کی صحت کی حالت بھی بہت اچھی ہو۔

بصورت موجودہ یہ کام ہی بہت بڑا بھاری ہے کہ چند ایسے آدمی ہوں۔ کہ وہ اسی ملک میں اچھی طرح سے گاؤں گاؤں پھر کر لوگوں کو ہماری بعثت کی اطلاع دے دیں۔

کسی لیکچر کے متعلق ذکر تھا۔ کہ اونھوں نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ "اسلام بذریعہ اخلاق کے پھیلا ہے

نہ تلوار سے۔ جنہوں نے اپنے اخلاق کریمہ کی وجہ سے دنیا میں اسلام کو پھیلایا ہے۔ وغیرہ۔ مگر موجودہ زمانہ کے متعلق بجز خاموشی کے پیش نہیں کر سکتے۔ فرمایا۔ تلک اُمّۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم۔ اون اولیاء اور بزرگوں کو اس موجودہ زمانہ سے تعلق ہی کیا وہ اپنے وقت پر آئے اور اپنا کام کر کے چلے گئے اب زمانہ موجودہ میں بھی کسی مجدد یا خادم دین کی ضرورت ہے یا کہ بخیال ان کے یہ زمانہ دجالوں ہی کے آنے کا زمانہ ہے؟ ضرورت کا احساس تو دلوں میں موجود ہے حالات موجودہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے چنانچہ آج ہی پیسہ اخبار میں ایک انگریز کا مضمون تھا اس نے کسی جگہ پر اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو اتفاق کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ مسلمان یہودی اور نصرانی سب کے سب بلا امتیاز انسانی گروہ میں اتحاد و اتفاق دیکھنے کے مشتاق ہیں اور مہدی موعود کے آنے کا انتظار دیکھ رہے ہیں جو کہ دیر یا سویر عالم وجود میں آ کر تمام انسانوں میں یگانگت کا رشتہ قائم کرے گا میں اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ وہ اہل قلم میں سے ہوگا۔ اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلوں میں یگانگت ہو سکیگا۔

پیسہ اخبار ۲۲۔ مئی ۱۹۰۸ء

غرض اس امر کا احساس تو ہر ملک وملت کے لوگوں میں پایا جاتا ہے مگر چاہیئے تھا۔ کہ ضرورت کے مطابق کوئی پیدا بھی ہوتا۔ اور وہ اسلام کا نور اور برکات دکھا کر زندہ معجزات سے اسلام کے فیوض اور زندگی کا ثبوت دیتا۔ نہ یہ کہ اس زمانہ پر پہونچکر خاموشی اختیار کی جاتی اور کہا جاتا۔ کہ اب اسلام زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہے اور کوئی ولی یا بزرگ موجود نہیں جو نشانات دکھا کر اسلام کی زندگی کا ثبوت دے۔ مانا کہ اخلاق فاضلہ بھی کسی مذہب کی صداقت کی کسی قدر دلیل ہو سکتے ہیں اور ان کا بھی کسی قدر اثر بیرونی لوگوں پر ہوتا ہے۔ مگر صرف اخلاق فاضلہ ہی حقیقی اور زندہ ایمان نہیں دے سکتے۔ بلکہ وہ درجہ ایمان جو انسان کو خدا تعالے پر کامل ایمان عطا کرتا ہے اور گناہ سوز زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ صرف خدا کے اپنے تازہ نشانوں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جو وہ اپنے ماموروں کی معرفت دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔

فرمایا

موجودہ صورت میں تو بہ نسبت مسلمانوں کے ہمیں ہندوؤں سے زیادہ امید نظر آتی ہے کیونکہ وہ تعلیم کی ترقی کی وجہ سے اور کچھ تجربہ کی وجہ سے بہت کچھ سمجھ گئے ہیں۔ ہمارا تو خود کبھی بھی یہ منشا نہیں کہ لوگوں کے مسلمہ بزرگوں کو گالیاں دیجاویں یا اون کی عزت نہ کی جاوے اور اسی طرح ہم اون سے بھی یہی چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں خواہ ایمان نہ لاویں مگر ان کو بُرا بھی نہ کہیں اور کہدیں کہ سچا ملتے ہیں

یہ موجودہ زمانہ میں جھوٹ اور نفاق کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کو بند کر دیں۔ اور بالکل ممانعت کر دیں کہ باہم ایک دوسرے مذہب کی مخالفت میں ہتک آمیز کلمات اور کتابیں بالکل بند کر دی جاویں اور چھاپے بھی نہ جاویں اور ایک ایسی ہوا چل جاوے۔ کہ آپس میں محبت ہو اور اتفاق بڑھے جس طرح سے ایک ہوا پہلے چل گئی تھی۔ کہ بچہ بچہ بھی اسلام سے متنفر تھا اس طرح کی ایک ایسی ہوا چل جاوے۔ کہ باہمی اخوت اور اتحاد بڑھے اور نفاق اور بغض و تعصب دلوں سے نکل جاوے

فرمایا

قاعدہ کی بات ہے انسان کو ایک مخفی امر پر جتنا اعتقاد ہوتا ہے اس پر اتنا اعتقاد نہیں رہتا۔ جب وہ ظاہر ہو کر سامنے آجاوے۔ مثلاً ان ہندوؤں کی دیوی دیوتا جتنے بھی ہیں اور ان پر ان کو کامل اعتقاد ہے۔ اگر وہ اون کے روبرو آ جاویں تو اون لوگوں کے دلوں میں ہرگز ان کی اتنی وقعت نہ رہے۔ یہ نبیوں ہی کا کام ہے۔ کہ وہ اپنی شکل بھی دکھا دیتے ہیں اور اپنی عظمت بھی دلوں میں جما قائم کر جاتے ہیں۔ مسیح جن کو آجکل لوگ خدا مانتے ہیں اگر وہ یہاں آجاویں اور لوگوں کے حلقوں میں بیٹھیں تو ممکن نہیں۔ کہ ان کی بڑائی خدائی کی عظمت بھی لوگوں کے دلوں میں رہ سکے۔ چہ جائیکہ وہ کچھ اور خدائی کا دبدبہ بٹھا سکیں کیونکہ لوگوں نے جس خیال سے اون کو خدا تسلیم کیا ہوا ہے ظاہر ہو جانے پر اون میں وہ باتیں نہ پا کر ضرور ہے کہ انکار کر دیں۔ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ انسان جب کسی خاص شخص کے متعلق کوئی اعتقاد پیدا کرتا ہے تو ساتھ ہی اوس کی ایک خیالی تصویر بھی اوس کے ذہن میں آجاتی ہے۔ جب تک وہ اس کی نظروں سے غائب تھی جب تک تو خیر مگر جب وہ شخص یا چیز اس کے سامنے آجاتی ہے اور انسان اس کو اپنے خیالی بُت یا تصویر کے خلاف پاتا ہے تو اس کے دل سے اس کی عظمت اٹھ جاتی ہے یا کم از کم وہ عزت نہیں رہتی چنانچہ یہی حال اُن لوگوں کے معبودوں کا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ اصل میں وہ شخص اون کے دل کی خیالی تصویر کے مطابق نہیں ہوتا۔ جو کچھ انہوں نے سمجھا ہوتا ہے وہ نہیں بلکہ کچھ اور ہی پاتے ہیں۔ تو بد اعتقاد اور بدظن ہو جاتے ہیں۔ اور اصل میں یہ ذہن ہوتا ہے۔ یہاں ایسے امور میں اول غلو سے کام لیا جاوے۔ مگر انبیاء ایسی ذات اور وجود ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنا وجود دکھا کر اپنی عظمت قائم کرتے ہیں۔

۲۴ مئی ۱۹۰۸ء قبل عصر

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو مستورات حضرۃ امام الزمان مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے در دولت پر آئیں اور بیان کیا کہ ہم مہاراج کے درشن کے واسطے آئی ہیں۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع کیگئی۔ چنانچہ آپؑ نے نہایت لطف اور مہربانی سے اونکو اجازت دی اور وہ گھر میں جا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت اقدسؑ چونکہ اون دنوں مضمون رسالہ پیغام صلح کے لکھنے میں مصروف تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ اب درشن ہو گئے اب تم جاؤ۔ مگر انہوں نے عرض کی۔ کہ ہمکو آپ کوئی وعظ سناویں ہم اسیواسطے حاضر خدمت ہوئی ہیں چنانچہ آپؑ نے اون کے اصرار اور اخلاص کیوجہ سے اونکو یوں مخاطب کیا۔ (جو کہ آپ نے ۲۴ مئی کو قبل عصر بیان فرمایا۔)

فرمایا

اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں میں اگر دو ایک باتیں نہ ہوں تو آپ لوگ آریہ وغیرہ لوگوں سے سو درجہ بہتر اور اچھے ہو۔ اون میں سے پہلی بات تو یہی ہے۔ کہ خدا کو جو کہ ہمارا تمہارا پیدا کنندہ اور پروردگار ہے۔ اس کو واحد لاشریک جان کر اوس کی عبادت کرو۔ اس کی عبادت میں کسی دوسرے دیوی۔ دیوتا۔ پتھر یا پہاڑ۔ سانپ یا کسی دوسرے ہیبت ناک درندے گنگا مائی یا جمنا کوئی درخت ہو یا نباتات غرض

کوئی بھی بُت اُس کے ساتھ شریک نہ کیا جاوے اور اُسے ایک اکیلا خدا کر کے پوجا کرو۔ یہ جو تم لوگوں نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا رکھے ہیں۔ ان کی کیا ضرورت تھی اور یہ کیوں بنائے گئے ہیں؟

ان تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے ہم قائل ہیں اور نوکری کے بھی نہیں ہیں۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اتنا بیان سنکر ان مستورات نے طلب حق کی غرض سے عرض کی کہ یہ بات آپ ہمیں سمجھا دیں۔

اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ دیکھو گدا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک۔ تو نرگدا۔ دوسرے خرگدا۔ نرگدا کا تو قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک آواز کی اور اگلے دروازے پر چل دئے۔ کسی نے کچھ دیدیا تو ٹھیک ورنہ خیر۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ پیچھے سے آ آکر بھی خیرات دیتے ہیں اون کا کام صدا کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔

مگر برخلاف ان کے خرگدا دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک ہی دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک ان کا سوال پورا نہ کیا جاوے اور آخر ایسے گدا کو ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے۔ یہی حال خدا سے مانگنے والوں کا ہے خدا سے بھی وہی پاتے ہیں جو خرگدا بن کر خدا ہی کے دروازے کے ہو رہتے ہیں اور سچے ہو کر استقلال سے خدا کے حضور سے مانگتے ہیں۔ غیر مستقل اور جلد باز جو جلدی ہی نا امید یا بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ صدق اور ثبات کے ساتھ خدا کی ذات پر کامل ایمان اور یقین بھی ضروری ہے۔

یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے۔ کہ جلدی ہی خدا سے مایوس ہو کر اوروں کیطرف اپنی حاجت کو لے جانا۔ اور در بدر مارے مارے پھرنا کبھی کسی بُت کے حضور میں التجائیں کرنا کبھی کسی دیوتا۔ پتھر۔ پہاڑ جنگل کے درخت یا گنگا مائی کیطرف حاجت کو لے جانا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ ایک خدا پر بھروسہ نہیں اور اوس کو ساری حاجتوں کا پورے کرنے والا ہونے پر کامل ایمان نہیں۔ یا جلدی سے تھک کر اُس سے نا امید ہو کر اوروں کیطرف دامن حاجت پھیلانا خرگدائی کے بالکل خلاف ہے ایک چھوڑ کر دوسرا اور دوسرا چھوڑ کر تیسرا خدا بنانا اور اُن سے اپنی حاجتیں چاہنا بالکل غلط راہ ہے بلکہ چاہیئے۔ کہ ایک کو پکڑو اور اوسی سے اپنی ساری حاجتیں چاہو۔ اور وہ سب کا حاجت روا ہے۔ شرط صبر اور استقلال اور ایمان ہے۔

اتنا حصہ سُن کر انہوں نے عرض کی کہ بات تو ٹھیک ہے مگر حضرت اقدس علیہ السلام کے منشا کو پاکر۔ کہ حضرت اقدس چاہتے ہیں۔ کہ چلی جائیں پھر ترکی سے عرض کی کہ ہم دور سے آئی ہیں پنکھا ہلانے کی خواہش ہے۔ اور صرف درشن اور باتیں سُننے کو آئی ہیں۔ اب فرمایئے۔ کہ پرمیشر سے پیار تھا کیسے کیا کریں؟

فرمایا

پیار تمہارے شاک اپنی زبان میں کرلیا کرو۔ یوں کہا کرو کہ اے سچے اور واحد خدا۔ اے کہ تو ساری مخلوق کا پیدا کرنیوالا۔ اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات سے واقف ہے تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرہ تیرے تصرف میں ہے تو جو چاہے سو کر سکتا ہے تو ہمیں گناہ اور بھرشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جاویں۔ برائیوں سے ہمیں بچا۔ جہاں ہمارا اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں۔ کہ یہ ہم سے دور ہو جاویں ان کا تو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دور کرنا ہماری طاقت سے دُور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاویں اور کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے۔ پہلے پاپ کرموں کے پھل سے بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

اس طرح سے خدا سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خرگدا کی طرح بھکاری بن کر اسی سے مانگی اور دُعا کیا کرو۔ اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچی تڑپ اور دُعا سے ایسا وقت آجاویگا کہ دلوں کے سب گند دھوئے جائینگے اور شانتی اور سکھ کی زندگی شروع ہو جاوے گی۔ فقط

فرمایا

ان عورتوں کی حالت سے ٹپکتا تھا کہ شریف اور مخلص عورتیں تھیں۔ لاہور جیسے شہر میں ایسی شریف اور نیک عورتوں کا وجود غنیمت ہے۔

فقط۔

صدائے اکمل

مختلف اخباروں میں مختلف مذاق و تعلیم و تعقل و خیالات کے اصحاب احمدیوں کے بابت میں کچھ لکھ رہے ہیں۔ اسپر جو میرے قلب کی کیفیت ہے میں اس کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کوئی ہمیں مشورہ دیتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ اب میرزا کے دعاوی اون کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو جائیں گے۔ سچ ہے المرء یقیس علی نفسہ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا۔ یہ بالکل بھول گئے کہ قوت ایمانیہ اور جوش و اخلاص و ثبات مومنہ کس چیز کا نام ہے۔ اے دکن کے رہنے والے پورب پچھم کے رہنے والے سُن رکھیں اور کان کھول کر سُن لیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیوں کا قدم یعنی خدا کی پاک جماعت کا قدم اس مینار بلند پر مستحکم پڑ گیا ہے۔ جہاں تمہاری دعوتوں کے تیر ہرگز نہیں پہونچ سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تم یونہی خواہ مخواہ اوپر خاک پھینک کر اپنے مونہہ پر ڈالتے ہو۔ اگر عرب سے ایک آواز نکلی تھی۔ کہ آج شیطان اس بات سے نا اُمید ہو گیا۔ کہ جزیرۂ عرب میں اس کی فرمانبرداری کی جائے۔ تو یہاں سے بھی یہی آواز نکل رہی ہے۔ آج دنیا کے تمام مذاہب اس بات سے مایوس ہو جاویں۔ کہ احمدی ان میں پھر داخل ہوں گے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

کیا وہ جو مصفا چشمے کا پانی پی چکے ہیں۔ تم انہیں گندے پانی کے پینے کا حکم دیتے ہو۔ جہاں سے پانی لینا تو درکنار گھٹنے ہونا بھی مشکل ہے۔ کیا وہ جو جنات نعیم میں رہتے ہیں۔ تم انہیں اس جنگل میں لے جانا چاہتے ہو۔ جہاں اوہام باطلہ و عقاید فاسدہ کی جھاڑیوں کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھو تم خوب کان کھول کر سن لو۔ کہ احمدی انشاء اللہ تعالیٰ جاذب ہیں۔ اور راکب ہیں۔ وہ ایک دنیا کو اپنی مقناطیسی قوت قدسیہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچیں گے۔ یہ جو تمہاری طرف کھچے کھچے نہ جائیں گے۔ وہ انسان پرست نہیں بلکہ خدا پرست ہیں۔ کسی انسان کی موت ان کو طریق حق سے ڈگمگا نہیں سکتی۔

سنو! ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ جبتک وہ مطہر و مقدس وجود جسے لوگ مرزا قادیانی کہتے تھے خدا کا برگزیدہ نبی ہے۔ وہ اکثر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہے۔ وہ واقعی بروز مصطفےٰ ہے۔ وہ

[illegible] ہے وہ ہمارا آقا افضل الانبیاء [illegible] ہاں [illegible] ہے۔ جیسے خدا نے [illegible] فرمایا اور جیسے کہا کہ تیرا ظہور میرا ظہور ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے [illegible] نبوت کو [illegible] [illegible] کا بھید خدا کا بھید [illegible] ہو کر ظاہر ہوا [illegible] نے وہ کام کیا کہ اگر تمام جہان [illegible] ملکر [illegible] نہ کر سکتا۔ اس کے لئے [illegible] بیشمار نشان دکھلائے - یہ کیوں ؟ تا دنیا جان لے کہ [illegible] ہے۔ اور وہ لامحدود قدرتوں والا خدا ہے پس ہم اس زندہ خدا حی و قیوم خدا [illegible] کے پرستار ہیں اور اس کے احکام کے تابعدار [illegible] طرح تیرہ سو برس اس سے پیشتر احمد ہم سے جدا ہوا اسی طرح غلام احمد ہم سے جدا ہو چکا۔ پر ہمارا خدا ہم سے جدا نہیں ہوا۔ وہ ہماری تائید میں ہے [illegible] [illegible] ہے کیونکہ ہمارا ذرہ ذرہ اس کی تائید و نصرت میں ہے۔ پس مت کہو کہ مرزا وفات پا گیا تو اس کے خیالات بھی مر چکے ہرگز نہیں بلکہ اچھی طرح سے سن لو کہ آگے اگر ایک مرزا تھا - تو اب اسی مرزا کی بجائے چار لاکھ انسان اس کی روح و قوت ہیں باطل کا سر کچلنے کے لئے موجود ہے - پہلے وہ خاموش رہتے اس [illegible] کہ ہمارا آقا موجود ہے وہی سب کام کر رہا ہے [illegible] ان کو محسوس ہو چکا کہ ہر ایک کا جؤا اس کی گردن پر ہے۔ پس اے مخالفو! اب ایک کی بجائے چار لاکھ سے تمہارا مقابلہ ہے اس روحانی جنگ میں فتح اسی کو ہوگی جو صداقت کے ہتھیاروں سے مسلح ہے اس بات کا وہم تک بھی اپنے دلوں میں نہ لاؤ۔ کہ احمدی تم میں پھر شامل ہو جاویں گے۔ یا وہ اپنے عقائد اور خیالات میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا کر لیں گے یا تمہارے ساتھ پھر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں گے۔ وہ خالص دودھ کی مانند ہیں تو خوب جانتے ہیں۔ کہ پھٹے ہوئے دودھ کے ساتھ ملنے سے خالص دودھ بھی پھٹ جاتا ہے وہ الگ رہنا چاہتے ہیں تا تمکو پیام صلح دے چکا ہے۔ مگر اس کے لئے ایک ہی طریق ہے کہ تم اپنی مخالفت کے ہتھیار اس کے آقا کے حضور میں ڈالدو۔ اور اسی حصن عافیت میں آبیٹھو جو دنیا اور مافیہا کے مکروہات سے ہر طرح محفوظ و مصئون ہے

دیکھو میں پھر کہتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں

کہ [illegible] سے [illegible] اور اس کی [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] آ بیٹھے مرگ اور غلام احمد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

اس کی کوئی تعلیم [illegible] انگریزی تفسیر [illegible] تفسیر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دیکھا جو ہم نے دیکھا۔ [illegible] [illegible] [illegible] ہم نے جس چشمے سے پانی پیا ہے۔ اگر تمہیں اس سے ایک گھونٹ بھی مل جاتا تو تم سو آب حیات اس پر قربان کر دیتے۔ وہ پیارا پیارا نورانی چہرہ جو ہم نے دیکھا ہے اگر تم [illegible] جھلک بھی پڑ جاتی [illegible] جس باغ کی ہم نے سیر کی اگر تم اس کا ایک [illegible] دیکھ لیتے - تو پھر ہزار گلزار تمہاری نظروں میں نہ جچتے۔ جو لذیذ غذا ہم نے کھائی۔ اگر اس کا ایک لقمہ کیا ایک ذرہ بھی چکھ لیتے - تو دنیا کی کوئی لذت تمہیں فریفتہ نہ کر سکتی ہاں میں سر گرا اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہم ہرگز ایسے وہ مرید نہیں جنہوں نے کہا کہ اذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون اور نہ ہم انا مدرکون پکارنے والے ہیں۔ ہم یسوع کے حواری نہیں۔ جو اپنے آقا کو مصیبت میں گرفتار دیکھ کر لعنت کہتے ہوئے کھسک گئے۔ ہم وہ نہیں جو امر خلافت پر اختلاف کر کے [illegible] والے ہیں بلکہ ہم احمدی ہیں۔ کون احمدی وہی جو اپنے محبوب و مطلوب کی محبت میں انشاء اللہ [illegible]

بیشک [illegible] چکے ہیں۔ ہاں ہم وہی ہیں جو ایک دن اسی پُر ظلمت دنیا پر آسمان صداقت کا آفتاب ہو کر چمکیں گے۔ اور دنیا کی کل قومیں ہمارے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان اللہ بصیر بالعباد [illegible] [illegible] العظیم الکریم ۔

[illegible] احمد (بالی)

[illegible] مضمون [illegible]
مولوی [illegible]
[illegible] اکبر شاہ خان [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خان [illegible] [illegible] ایک بڑے پولیٹیکل [illegible] لوگوں کا تمام انبیاء کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خان صاحب [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] جناب نظامی صاحب یا اور کوئی صاحب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

آجکل جبکہ آفتاب اپنے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر ہو کر ہمارے سر پر سے گذرتا اور کرہ زمین کے نصف شمالی حصہ کو اعلیٰ سے اعلیٰ حرارت و روشنی پہونچا رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کی آنکھیں انگریزی باریک و تاریک کیرکٹر کی کتابوں کا مطالعہ کرتے کرتے کمزور ہو گئی ہیں یا جن لوگوں نے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نئی روشنی کا دلدادہ بنا کر اور قابل شرم طریقے سے اپنے آپ کو فرنگیوں کی غیر ضروری مراسم کا نقال بنایا اور اپنے پیچھے بہت سی بلائیں لپٹا کر اپنے دماغ

اور قوت باصرہ کو کمزور کر لیا ہے۔ وہ آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں کی تاب نہ لاکر اپنی آنکھوں کو وفور نور سے بچانے کے لئے سیاہ یا سبز یا نیلی رنگت کے آئینوں والی عینکیں لگائے پھرتے ہیں۔ ان رنگین عینکوں کے استعمال کرنے والوں کو اگرچہ ایک قسم کی راحت اور کچھ اپنے آپ کو بزعم خود فیشن ایبل بنا لینے کی مسرت تو ضرور حاصل ہوتی ہوگی۔ لیکن ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی فطری قوتوں کو اپنی اصلی حالت میں نہیں رہنے دیا۔ ورنہ ظاہر ہے۔ کہ اگر ان کی آنکھیں اپنی کامل حالت میں ہوتیں تو ہرگز سیاہ یا سبز آئینے کی پناہ نہ لینی پڑتی۔ یا اگر آنکھیں حقیقتاً کمزور نہیں ہیں۔ تو ان کی عقل تو ضرور کمزور ہے۔ کہ ناحق تیلی کے بیل کے دانت چڑھانے کو زیبائش اور فیشن سمجھ رکھا ہے۔ خیر مارا چہ ازیں قصہ۔ میں اس غیر ضروری بحث کو طول دینا نہیں چاہتا۔ اس وقت رنگین عینکوں کا ذکر کرنے سے میرا یہ مطلب تھا کہ ان میں جو لوگ رنگین عینک باز ہوں کو اگر ان کی عینک کا آئینہ شعاعوں کو رنگین کرنے کے سوا تر چھا نہیں کر دیتا۔ تو اشیا کی رنگت [illegible] ... [illegible] ... حکمت [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... علم عقل [illegible] ... اس [illegible] ... اپنے اصلی [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... خدا کا شکر ہے [illegible] نظامی کی عینک کا آئینہ رنگین تو ہے۔ مگر محدب نہیں اور اسی لئے ان کے مضمون کا ایک حصہ حقیقت سے زیادہ قریب ہے اور ان کی شان کے شایان ہے لیکن چونکہ ان کی عینک کا آئینہ رنگین ہے اس لئے وہ سلسلہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کو اپنے اصلی رنگ میں نہیں دیکھ سکے۔ اور ان کو یہ لکھنا پڑا کہ "جناب مرزا صاحب نے مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ کرکے

ایک حکمت پر کیا تھا۔ کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ قوم میں کام کرنے کا جذبہ بغیر کسی حکیمانہ طرز کے پیدا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی نیت کو خیر کی بنیاد پر قائم کرکے ایسے دعوے کر دیئے۔ جن کی عدم واقفیت کو وہ خود اچھی طرح جانتے تھے۔ اب ان کی نیت کا نتیجہ ظاہر ہو گیا۔ اور کام چل نکلا تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک بے اصل معاملے پر اڑے رہیں اور موجودہ وقت کی ضرورتوں میں مشغول ہو کر اسلامی خدمت نہ کریں" مذکورہ بالا عبارت میں ہمارے مقتدا [illegible] مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دروغ گو ٹھیرانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ گویا کہ حضرت مرزا صاحب نے مصلحتاً لوگوں کو فریب دیا اور بدوں اس کے کہ ان کو الہام و وحی ہو۔ انہوں نے اپنے جھوٹے الہامات بیان کئے [illegible] بدظنی اور مادہ پرستی کا کرشمہ [illegible] ایسی قابل شرم حرکت کرائے۔ اور [illegible] لاکھوں [illegible] لوگوں کے دلوں پر خنجر چلوائے بدون [illegible] فادخل النفس الکذب المبین [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... کوتاہ نظری کا اظہار فرمایا۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ وہی اس کو قائم رکھے گا اور وہی اس کو دنیا میں پھیلائے گا [illegible] حضرت نظامی کو افسوس ہے [illegible] ایک فرد بشر بھی ایسا نہیں جو حضرت نظامی [illegible] ایک رتی برابر بھی قدر کر سکے۔ پھر انہوں نے ایک اندیشے کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے "ورنہ اندیشہ ہے کہ مرزا صاحب جیسے سمجھدار اور منتظم شخص کی عدم موجودگی کے سبب

احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو برداشت نہ کر سکیگی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا۔" حضرت نظامی کو مطمئن رہنا چاہئے کہ احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو ایک پرکاہ سے بلکہ رتی کے برابر بھی نہیں جانتی۔ احمدی جماعت کی وحدت اور اس کے استقلال کا قلعہ جس قدر مضبوط ہے۔ اس کو آپ بوجہ اپنی عینک کے دیکھ نہیں سکے۔ لیکن استقبال آپ کے اس حال کی غلط فہمی کو بہت جلد ظاہر کر دیگا۔ آپ اپنی اس غلط فہمی میں کچھ منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر کوتاہ نظروں نے اسلام کی نسبت ایسا ہی کچھ خیال کیا تھا۔ لیکن جس طرح ان پہلوں کا خیال غلط ثابت ہوا تھا۔ اور آفتاب اسلام نے اپنی روز افزوں ترقیات سے شپرہ چشموں کو خیرہ کر دیا تھا۔ اسی طرح اب بھی آپ کا خیال انشاء اللہ تعالیٰ غلط اور محض غلط ثابت ہوگا۔

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

مرقومہ [illegible]

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

تشحیذ الاذہان

[illegible] ناظرین کی خدمت [illegible] رسالہ تشحیذ الاذہان [illegible] شائع ہوگا۔ [illegible] عرض ہے۔ کہ [illegible] مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق ایک جامع مضمون لکھا ہے [illegible] حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح [illegible] مضمون اعلیٰ طور پر چھپوایا جاوے [illegible] کاغذ سب اعلیٰ قسم [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

عبدالرحیم منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں ہماری نئی کتابوں کا ذکر ہے ۔ احباب بغور ۔ مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی کتاب

معیار الصادقین

... مفتی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے ... اس میں ایسے ... اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے ... بہت کچھ مدد مل سکتی ہے ... وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ... دیا گیا ہے اور مخالف علما کے دلائل ... ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے ... ثابت ہو کر ... کامیاب ... حاصل ہو سکتی ہے ... کی تعلیم اور ان کا ما بہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کئے ... آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج ... کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا ۔

عمدہ کاغذ پر قریباً ... صفحہ ۲۶×۲۰ حجم ہے ۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے ۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کی جائے

ظہور المسیح | ... کی کتاب بھی اکمل صاحب کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں

دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے ۔ اور ... لکھتے وقت مخالف کتابوں ۔ مثل سیف چشتیائی ۔ درہ درانی ۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے ۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خاص دیکھنے کے قابل ہے ۔ عجیب عجیب نکات ہیں ۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے ...

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص

کوئی ... نہیں کر سکتا ... صرف ۴ر کر دی گئی ہے ۔

براہین احمدیہ

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے ۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی ۔ اسی میں وہ الہامات ہیں ۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالف پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں ۔ تقریباً ... صفحے کے ڈیمی کاغذ نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب ۔ بے جلد بجائے ... پانچ روپیہ دس ... اور مجلد بجائے ... روپیہ کے تین ... میں دی جاتی ہے ... موقعہ ... جلد منگوا لو ۔

در ثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ ... دل کو موہ کر دیتی ہیں ... مجلد ... اور بے جلد بجائے ... کے ۴ر

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں ... ریاست ... کی تصنیف ...

... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رسالہ ہے ... دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم ... صفحے ۔ قیمت ۸ر ۔ احباب منگوائیں ۔

کرشن لیلا | ہندی نظم ۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ جس میں ایک رام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ...

الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی ۔ سورۃ لیٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ نہایت مفید کتاب ہے ۔ اس کے نکات روپے کو گراں نہیں ۔ قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب ... ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ قیمت غلامی تین آنہ عصمت انبیاء ...

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی ۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد ...

روزمرہ کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے ۔ چند جلدیں باقی ہیں ۔ قیمت ۸ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے ۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے ۔

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ ... کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے ۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ۔ قیمت ۳ر

فتح دین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے ۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے ۔ قیمت ۳ر

... | ... قیمت ۸ر

... احمدی | ... قیمت ...

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے قیمت ...

کامن احمدی | قیمت ...

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام ... احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۲ جنوری و بدر ... ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے ۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد ... اور محصول ... لیکن ... کامل چار نسخہ خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریدار ... محصول بھی معاف ... تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی ۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

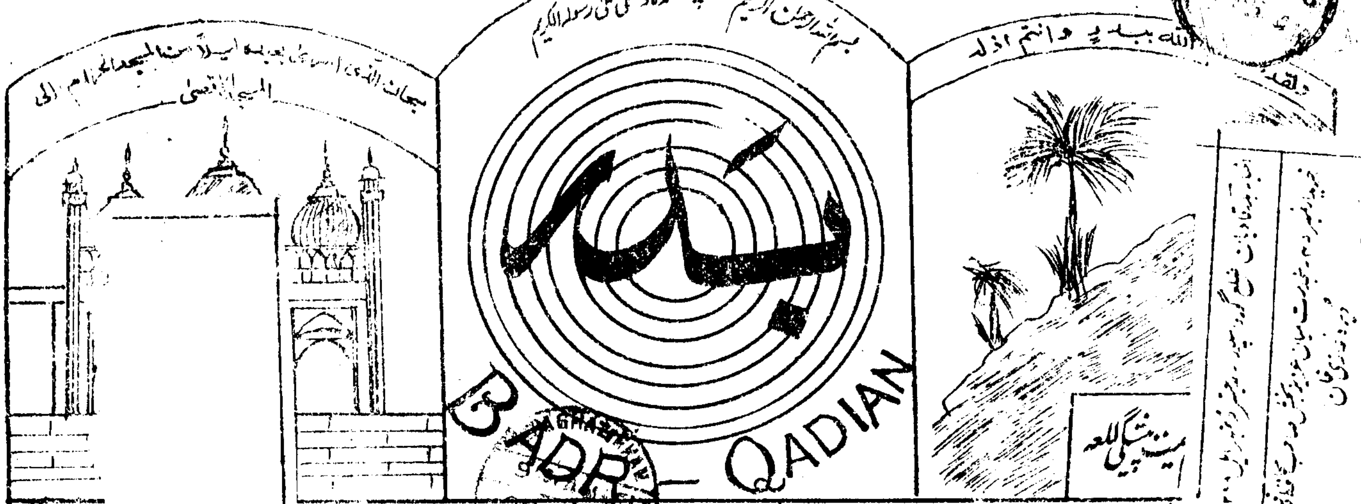
المشتہر

مولوی محمد افضل خان احمدی ۔ ڈاک خانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان ۔ ضلع راولپنڈی ۔ پنجاب

ممیرا ۔ عمدہ ممیرا احمد نور مہاجر کابلی سے پانچ روپے تولہ کے حساب سے منگوائیے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم



چگویم با تو گرائی چہا در قادیان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۰ | ز دیابی شفاہا ہینی ز عرض دار الامان

جلد ۷ — نمبر ۲۵

مورخہ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جون ۱۹۰۸ء

بروز جمعات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دو ورقی اشتہار

برادران السلام علیکم ... [illegible]

خلیفۃ المسیح کا تازہ خط

ہر ایک کامل انسان ہمیشہ اعتراضوں کا نشانہ بنا ہے۔ آدم علیہ السلام کو شیطان ہی نے نہیں بلکہ الملائکہ نے بھی مفسد اور سفاک کہا۔ موسیٰ علیہ السلام کے موذیوں کا تذکرہ توریت ہی میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا

اور ایذا۔ تبریہ۔ قول الاعدا اور ان سے عند اللہ وجیہ ہونے کا ذکر فرمایا۔

مسیح علیہ السلام کو جو کہا گیا۔ وہ تو لہم بہتاناً سے بیان کو سنکر یاد کیا کہوں۔ ہماری سرکار حضرت خاتم النبیین رسول رب العالمین۔ کی نسبت۔ جو کچھ یورپ و امریکہ و ایشیا افریقہ اور ہندوستان سنے ناہز اور اس کے باشیوں نے کہا اگر اس ناپاک کاغذ کا انبار بن جاتا تو کنچن جنگے سے کیا کم اونچا ہوتا۔ فلیست ھذہ باول قارورۃ کسرت فی ایامنا مرزا صاحب مغفور کے مقابلے آپ کی زندگی میں مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا اور تباہ کام ہوگئے اور ہم لوگوں کے سامنے ہزاروں۔ ہاں پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہم نے مشاہدہ کیں ہیں۔ جن پیشگوئیوں پر ان کا اعتراض ہے اگر وہ پوری ہو جاتیں تو کیا مخالف مان لیتے۔ والتجربۃ تشہد علی ما نشہد۔

بہر حال کچھ لکھوں میں اپنے ملی خیال سے ایک ہتک کن سوالات کے متعلق ظاہر کرتا ہوں جو آپ نے لکھے ہیں کہ لوگ کرتے ہیں۔

اول یہ کہ توسیع مدت حیات پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔

جناب من! سن تولد کا پتہ لگنا اس ملک خاص کر ہمارے جلیسو گاؤں میں ایسا مشکل امر تھا کہ نہیں کسیوقت بے ریب مسلمانوں کو بھی یہ فخر حاصل تھا کہ ان کی تاریخیں اور ڈیا گرا فیوں میں ہمارے اسلاف کا سن تولد اور سن وفات کیسا مفصل درج ہوتا رہا ہے مگر پنجاب پر تو سکھوں کے عہد میں وہ افرا تفری گذری ہے۔ یہ ماجری دیوما بالعراق یہاں سے وہاں وہاں سے وہاں بھاگتے پھرتے رہے حضرت امام نے اس نظارہ کو جو آپ کے خاندان پر گذرا ہے بہت ہی دردناک پیرایہ میں بیان فرمایا ہے دیکھو

گر پھر بھی ہمکو پتہ لگا ہے جیسے مرزا سلطان احمد افسر مال فرزند اکبر حضرت مرزا نے بھی بیان کیا ہے کہ مرزا جی ۱۸۳۶ء و ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے پس اس صورت میں شمسی حساب سے ۷۲ - ۷۳ اور قمری حساب سے ۷۴ - ۷۵ برس حضرت امام کی عمر ہوتی ہے۔ اب میں نصرت الحق ضمیمہ براہین احمدیہ (یہ کتاب حضرت امام کی تصنیف ہے) کے صفحہ ۹۷ وسطر ۱۴ کو پیش کرتا ہوں اور جو الفاظ وحی کے وعدے کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں پیش کرتا ہوں اور اس واقعی بیان کے بعد میرے نزدیک کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اصل وحی الٰہی کا اسمیں ذکر ہے باقی مرت خیال ہے۔

ہاں یہ امر بھی عرض کر دینے کے قابل ہے کہ کچہریوں اور عام تمسکات میں تحریروں میں علی العموم عمر کے متعلق تخمینے سے کام لیا جاتا ہے موقعہ پر جو یقین یا تخمینے یا ظن غالب ہوتا ہے وہی لکھوایا جاتا ہے میرا خیال ہے اس واسطے عمر کے متعلق دروغ حلفی کے مقدمات سننے میں نہیں آتے پھر اگر حضرت نے کہیں اس رنگ میں عمر کے متعلق مختلف الفاظ بیان کئے ہوں تو صریح وحی کا لفظ وہاں استعمال نہیں فرمایا۔ نکاح والی پیشگوئی پر حقیقۃ الوحی میں ۳۰۷ و ۳۸۸ میں حضرت امام خود ارقام فرماتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک (حاشیہ) موجود ہے۔ پس احمد بیگ جب میعاد کے اندر مرگیا تو پس ماندے گھبرائے اور بعض کے خط عجز و نیاز کے بھرے ہوئے آئے جو اب تک موجود ہیں تو خدا تعالیٰ نے اپنی شرط پوری کرنے کیلئے اس پیشگوئی میں تاخیر ڈالدی پھر لکھا ہے کہ یہ مخالف احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں مگر احمد بیگ کے وقت پر مرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ ۳۸۸ - وعید کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے ضروری نہیں کیونکہ وہ کسی بلا کے نازل ہونیکی خبر دیتی ہیں اور بہ اتفاق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے ہر ایک بلا۔ صدقہ اور خیرات اور دعا اور تضرع و زاری سے رد ہو سکتی ہے ۳۸۹ حقیقۃ الوحی۔ پھر اس کا بسط سے ذکر کرتے لکھا ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بھی ایک بلا ہوتی ہیں اور جس طرح بلا کا واقع ہونا ممکن ہے اس کا دور ہونا بھی ممکن ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۳ میں فرمایا ہے کہ پس جب ان لوگوں نے امر شرط کو (توبی توبی فان البلاء علی عقبک) پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا تمکو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت الی تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ۱۳۲ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات ہیں میزان

ہیں ایک قاعدے کے رنگ میں مضمون لکھا ہے جو طبع ہو گیا ہے ریویو اور علیحدہ بھی شائع ہوتا ہے۔ میں مفصل لکھتا۔ مگر کثرت ڈاک کے باعث اسی قدر اکتفا کرتا ہوں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

پیغام صلح

۲۱ جون کو ۷ بجے صبح برادرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ پنجاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکچر کئی ہزار آدمیوں کے مجمع میں سنایا حاضرین کافی اثر لیکر گئے۔ لیکچر کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے پس جیسے اسکی جسمانی تربیت عام ہے ایسے ہی روحانی تربیت بھی کسی خاص قوم یا زمانے یا مکان کیلئے محدود نہیں بلکہ اس نے ہر قوم میں نبی بھیجے اور ہر زمانے میں بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا (۲) اتفاق بڑی مبارک چیز ہے اگر ایک ہندو کسی مسلمان کو دکھ پہنچاتا ہے تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جس شاخ پر وہ بیٹھا ہے اُسی کو کاٹتا ہے (۳) جزوی اختلاف معمولی بات ہے باقی بڑے بڑے اختلاف مٹنے چاہئیں اور اسمیں کچھ مشکل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم ہندو مذہب میں بھی پائی جاتی ہے ہم لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ الہام کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ہندوؤں میں بھی اوتار پیدا ہوتے رہے اور انہیں لوگ قبول کرتے رہے چنانچہ سری کرشن پھر باوا نانک بھی یہ پیغام دینے کیلئے مامور ہوئے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ (۴) اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ذرائع میل و جول بند تھے اسلئے ایک قوم کو دوسری قوم کے نبی کا پتہ نہ لگا اور پھر جب استداد زمانہ سے تعلیم میں فرق دیکھا تو سرے سے دوسرے نبی ہی کے منکر ہو گئے ہر مذہب میں سہواً یا عمداً اس کے پیرووں کیطرف سے کچھ غلطیاں پڑ جاتی ہیں جو اخیر میں جزو مذہب بنجاتی ہیں۔ بندہ نے یہی سمجھانیکی کوشش کی کہ صرف وید ہی الہامی کتاب نہیں بلکہ اور بھی ہیں اسلئے اُسکو دہریہ کہا گیا جس طرح یورپ میں جو عیسیٰ کو خدا نہ مانے اُسے پادری دہریہ کہتے ہیں (۵) صلح نہیں ہو سکتی جبتک اصل وجہ اختلاف کو دور نہ کیا جاوے وہ پولٹیکل اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف ہے اور وہ یہ کہ ہمارے مقدس نبی کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ (۶) وید میں شرک کی تعلیم ہے مختلف ہندوؤں کا مشرک ہونا اسپر شاہد ہے اور پھر نیوگ کے حکم کو بھی اسی سے منسوب کیا جاتا ہے باایں ہمہ وید کو خدا کیطرف سے مانتے ہیں پس آپ لوگ قرآن مجید کو کیوں خدا کیطرف سے نہ مانیں جسمیں سراپا توحید کی تعلیم ہے اور تازہ نشانوں کے ساتھ اس بات کی گواہی موجود ہے کہ وہ خدا کیطرف سے ہے۔ (۷) اگر ہندو صاحبان ہم سے صفائی کرنا چاہتے ہیں تو یہ لکھدیں کہ ہم حضرت محمد مصطفٰے رسول اللہ صلی اللہ کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپکو سچا نبی مانتے ہیں اور آئندہ آپکو ادب و تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے ہم بھی لکھدیتے ہیں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے

البلاغ المبین

۱۷ مئی ۱۹۰۸ء کا وجد انگیز نظارہ آخر دم تک مجھے یاد رہیگا۔ جب خدا کے ہاتھوں سے معطر کیا ہوا مسیح گیارہ بجے معزز رؤسا و امراء لاہور کے سامنے ایک تقریر فرما رہا تھا تقریر کیا تھی۔ معرفت کا ایک سمندر تھا جو اپنے پورے جوش مین تھا۔ عرفان کا ایک بادل تھا۔ جو ابر رحمت بنکر انپر برسا وہ ایک آخری پیغام تھا۔ جو دار الخلافہ مین اس عز الخلافت نے اپنے قادر و توانا مالک الملکوت سلطان الجبروت کیطرف سے پہونچایا۔ بارہ بج گئے اور آپنے فرمایا۔ کہانے کا وقت گذرا جاتا ہے۔ چاہو تو مین اپنی تقریر بند کر دون مگر سب نے یہی کہا کہ یہ کہانا تو ہم روز کہاتے ہین ہمین روحانی غذا کی ضرورت ہے چنانچہ تقریر ایک بجے ختم ہوئی اللہ تعالی خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ کی مساعی جمیلہ کو مشکور کرین جنہون نے اپنے دوستون کے لئے حضور سے نیاز حاصل کرنے اور ان کے کلمات طیبات سننے کا یہ موقعہ دعوت کے رنگ مین نکالدیا۔

اللہ تعالی کا شکریہ

مجھے اسوقت اس بات کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تین قسم کا شکر کرنا چاہیئے سو سب سے مقدم اللہ کا شکر ہے جس نے ہمین ہر ایک پہلو سے امن بخشا ہے اور صحت و تندرستی بخشی ہے اور ہر طرح کے اسباب ہمارے لئے اشاعت دین کے مہیا کئے ہین اور در حقیقت سچ بات تو یہ ہے کہ اگر ہم انہی نعمتون کا شمار کرنا چاہین تو بسقدر یہ نعمتین جسمانی روحانی حالت پر محیط ہو رہی ہین وہ گنی نہین جا سکتین۔ و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها۔ جیسا کہ اس نے سورہ فاتحہ مین خود فرمایا۔ کہ مین رب العالمین۔ رحمن۔ رحیم ہون اور حقیقت میں ہم اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین۔ کہ اس دنیا کا بقا اور ہماری آسودگی انہی صفات کے ساتھ ہے اگر وہ ذات پاک رحمانیت کو استعمال مین نہ لائے تو دنیا تباہ ہو جائے رحمن کے معنے خدا کے کلام سے یہ ثابت ہوتے ہین۔ کہ بغیر کسی عوض کے اور سوا کسی عمل کے رحمت کرتا اور اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ مثلاً دیکھو خدا نے جب یہ نظام تیار کیا ہے سورج ہے چاند ہے۔ اناج ہے پانی ہے ہوا ہے ہمارے امراض کے دفعیہ کے لئے قسم قسم کی بوٹیاں ہین اب کوئی بتلا سکتا ہے کہ یہ اس کے کس عمل کا اجر ہین ہر ایک شخص جو عمیق فکر کرے اس پر خدا کا رحمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی و آسودگی کے لئے جو کچھ چاہیئے تہا وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے مہیا کیا۔ جو کچھ آسمان مین ہے اور زمین مین اور پھر جو کچھ ہمارے وجود مین پایا جاتا ہے یہ سب اس کی رحمانیت کا نتیجہ ہین۔ کیونکہ جب ہم ماں کے پیٹ مین تہے۔ اس وقت جو کچھ اس کے انعام تہے وہ کسی عمل کا نتیجہ نہین ہو سکتے۔ تناسخ کا مسئلہ یہین سے رد ہو جاتا ہے۔ مگر مین اسے چھیڑنا نہین چاہتا غرض خدا کی بے شمار نعمتین ہین جن کو کسی ترازو مین تول نہین سکتے ضروری طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا رحمان ہے ہمارے اس ملک مین بہت قسم کے فرقے ہین کہ جو کچھ انسان کو عطا کیا گیا وہ کسی گذشتہ کرم کا نتیجہ سمجھتے ہین۔ سچ بات یہ ہے کہ جو کچھ ہے۔ یہ خدا کے فضل اور اس کی رحمانیت نے مہیا کیا ہے کوئی دعوے نہین کر سکتا کہ میرے اعمال کا عوض ہے خدا نے اسی سورہ فاتحہ مین فرمایا کہ وہ رحیم ہے۔ یعنی کوششون پر نیک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ مثلاً ایک کسان کاشتکاری کرتا ہے آبپاشی کرتا ہے اب عادت اللہ جاری ہے کہ وہ کسی کی کوشش کو ضائع نہین کرتا بلکہ ایک دانے کے عوض کئی دانے دیتا ہے۔ کسی پوشیدہ حکمت یا کاشتکار کی بدعملی کی وجہ سے فصل برباد ہو جائے۔ تو یہ علیحدہ بات ہے۔ یہ شاذ و نادر کالمعدوم کا حکم رکھتی ہے اسی طرح پر خدا کا نام رب العالمین ہے۔ رب کے معنے پرورش کرنے والے کے ہین۔ عالم روحانی و جسمانی کی وہی پرورش کرتا ہے۔ اگر اس نے ایسے قوی انسان مین نہ رکھے ہوتے۔ تو انسان ان انعامات سے کہان متمتع ہو سکتا۔ ایسا ہی روحانی ترقی بغیر اس کے فضل کے ناممکن ہے۔ پھر فرمایا کہ مین مالک یوم الدین ہون جزا و سزا دنیا اسی کے اختیار مین ہے اسی عالم سے جزا و سزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے تا بد ایک دفعہ نہین تو دوسری دفعہ دوسری دفعہ نہین تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے یا کسی اور رنگ مین اسے سزا مل جاتی ہے (یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دولت کے لئے چوری کرتا ہے اور پھر بھی ہمیشہ مفلس اور غریب ذلیل رہتا ہے) ہم نے اس عالم مین خوب غور کر کے دیکھ لیا کہ جو سرگرمی سے نیکی کرتا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہین رہتا اور جو بدی کرتا ہے ضرور وہ بد نتیجہ بھگت لیتا ہے دیکھو جو زنا کرتے ہین اونکو آتشک ہو جاتی ہے۔ شراب پینے والون کو رعشہ ہو جاتا ہے۔ کسی کی انتڑیون مین پھوڑے نکل آتے ہین۔ القصہ خدا کے اس قدر احسان ہین کہ کس کی طاقت ہے جو ان احسانون کو شمار کر سکے انسان جس قدر قوی لے کر آیا ہے وہ کس کا عطیہ ہین۔ انسان اگر سوچ کر دیکھے تو سب قوی اللہ کے زیر قدرت ہین چاہے تو ایک دم مین قلب کی حرکت موقوف ہو جائے اور انسان فوراً ہلاک ہو جائے مگر ہے کوئی کہ کامل چاہتا ہے۔ دنیا کی محبت مین سب گرفتار ہین آخرت کی فکر کم لوگون کو رہتی ہے مین کہتا ہون کہ اگر ایسے لوگون کو اللہ کیطرف سے پروانہ آ جائے تمہارے لئے بہشت طیار ہے۔ چاہو تو دنیا کی نعمتون مین رہو اور چاہو تو بہشت کی بے مثل نعمتون سے فائدہ اٹھاؤ۔ تو وہ سب لوگ دنیا کو قبول کرین۔ یہ دنیا پرستی کا نتیجہ ہے حالانکہ اسمین کوئی شک نہین کہ یہ دنیا فانی ہے کئی دوست گذر جاتے ہین۔ دشمن۔ عزیز۔ بہائی۔ لڑکے بیوی سب آخر کار ایک دن بدل جائینگے اور کئی لوگ دنیا سے گذر چکے اگر کوئی غور کرنیوالا ہو۔ تو دنیا فانی ہونے کا نقشہ آنکھون کے سامنے پھر جائے پھر سوچے کہ مین وہ کوششین جو دنیا کے لئے کر رہا ہون کیا وہ اعتدال سے ہین آج تک اگر دنیا مین کوشش ہوتی رہی ہے مگر مقررہ وقت موت سے باز رکھنا ناممکن ہے بعض لوگ شاید ہماری تقریر کو ہنسی مین ٹال دین مگر مین سچ کہتا ہون کہ انسان غلطی پر ہین۔ مین نہین کہتا کہ زراعت نہ کرو یا تجارت نہ کرو۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اس دنیا کی محبت مین خدا سے منہ پھیر لین اچھا نہین۔ ابتداء مین پیدا کرنیوالا بھی وہی ہے۔ اور آخر بھی اسی سے واسطہ پڑنا ہے تو پھر کیونکر انسان کے لئے اس سے غافل ہونا نتیجہ خیز ہو سکتا ہے غرض خدا تعالی کے احسانات شمار و انداز سے باہر ہین شکر اس کو کہتے ہین کہ انسان خدا کے آگے سچے دل سے اقرار کرے کہ تیری ہی رحمتین اور تیرے ہی فضل ہین اور پھر عملی رنگ مین اس کی اطاعت و عبادت سے اظہار شکر کرے

شکریہ گورنمنٹ

دوسرے شکر گورنمنٹ کا۔

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم ظاہر داری سے کہتے ہیں بلکہ یہ بات ہمارے اصول میں داخل ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کا شکر کرتے رہیں۔ سکھوں کا زمانہ جنھوں نے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے باپ دادا کی کیا حالت تھی اور اسلام اسلام تو یک حرف کوئی باواز بلند اذان نہیں دے سکتا تھا اگر کوئی دیتا تو مجرم قرار دیا جاتا پھر کوئی حلال شئے استعمال کرے تو وہ بھی مجرم۔ اب آزادی اس قدر ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے مذہبی فریض بڑی آزادی سے ادا کر سکتا ہے۔ روزے رکھو نمازیں پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ کوئی مانع نہیں جس قدر چاہو علوم دینی کو حاصل کرو۔ مخالفوں کو جواب دو۔ کوئی تمہیں منع نہیں کرتا ابھی حال میں فنانشل کمشنر صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ کیسی آزادی ہے کہ عیسائیوں کے خلاف مذہبی طور سے کچھ کہنا یا لکھنا روکا نہیں گیا پس اگر کوئی مسلمان اس گورنمنٹ سے نافرمانی کریگا تو وہ میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا گنہگار ہے۔ حدیث صحیح ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ خدا کا سچا شکر گذار وہی ہے جو پہلے انسان کا شکر گذار ہے۔ جب گورنمنٹ کے خلاف ہوا یعنے اپنے لیک محسن کے تو پھر اس سے بھی کسی دن پھر جائیگا۔ بالخصوص ہم تو اس گورنمنٹ کے احسان کو دل سے محسوس کرتے ہیں دیکھو میں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور عیسائیوں کے خلاف بہت لیکن گورنمنٹ نے برا نہیں منایا۔ یہ اسی لئے کہ مذہبی آزادی دے رکھی ہے بلکہ قدردانی کا یہ حال ہے کہ ہماری کتابوں کے بعض نسخے بذریعہ تار لندن منگوائے گئے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہو تو ایک دوسرے کو چیر کھاویں۔ اسلامی بادشاہوں نے کیا کچھ کیا اور یہ (انگریز) نیک نیتی سے۔ انصاف کرتے ہیں کسی کو دانستہ پکڑتے نہیں مجھے یاد ہے کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا۔ اس میں ایک مسلمان مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی گواہی دی۔ مگر ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے اس مقدمہ میں خوب چھان بین کی۔ آخر وہی عبد الحمید خود بول اٹھا۔ کہ مجھے پادریوں نے سکھایا۔ اس پر اس صاحب نے مجھے کہا کہ آپکو مبارک ہو آپ بری ہو گئے۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کی نسبت کچھ بدنیتی ہوتی۔ تو کبھی میری مدد نہ کرتے۔ اگر کسی مسلمان بھائی کی یا ہندو کی عدالت میں یہ مقدمہ ہوتا۔ تو مجھے وہ کبھی نہ چھوڑتا۔ انسان جس قدر انصاف اختیار کرتا ہے اسی قدر روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس پر حق بات منکشف ہو جاتی ہے۔ باقی یہ کہنا کہ ہمیں ہم سے نہیں ملتے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جبتک آسمان پر کوئی بات مقرر نہیں ہوتی۔ زمین پر نہیں آتی۔

شکریہ ناظرین

تیسرا شکر آپ سب صاحبوں کا ہے۔ جنہوں نے تشریف آوری کی تکلیف گوارا کی خدا کرے جس طرح جسمانی طور سے باہم ملاقات ہوئی۔ روحانی طور سے بھی ہمارے دل مل جاویں۔ جسمانی ملاقات تو کچھ چیز نہیں زبان سے کوئی فتح نہیں ہوتی۔ دلوں کے فتح کرنے والا تو دل ہے۔ جو قوم زبان پر جمع خرچ کرتی ہے وہ فتحیاب نہیں ہوتی دیکھو

کامیابی کا راز

صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مگر بھی قلبی خلوص تھا اور حق کا جوش جس سے آخر مظفر و منصور ہوئے۔ بے نظیر طور سے کامیابیاں حاصل کیں ہر ایک شخص جو خدا کو خوش رکھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا اوسے کامیابیاں بخشے۔ وہ قریب [illegible] سے عمل کرے۔ فرمایا۔ قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا۔ فلاح پا گئے وہ جنھوں نے تزکیہ نفس کر لیا اور تباہ ہو گیا وہ جس نے اسے خراب کیا۔ فلاح دین و دنیا دونو کو شامل ہے جو شخص اپنے نفس کی ناپاکی کو چھوڑتا ہے۔ وہ آخر کامیاب ہوتا ہے۔ بیشک کوئی فلسفہ میں طاق ہے کوئی ہیئت میں کوئی سائنس میں شہرہ آفاق ہے یہ قبول ہے مگر تزکیہ نفس بڑی مشکل چیز ہے۔ علوم ظاہری دماغی حواس کو تیز کرتے ہیں مگر ان کا قلب کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں۔ جو علوم ظاہری حاصل کرتے ہیں بجز سلیم الطبع کے آخری نتیجہ یہی ہوتا ہے اون میں کبر آ جاتا ہے۔ اور بجز سچا انکسار اور سچی نرمی نصیب نہیں ہوتی۔ کبر ایسی بری بلا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے ہر قسم کی ترقی سے رک جاتا ہے۔ اب اس کے آگے جو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانون قدرت

ضرورت

میں داخل ہے کہ ہر ایک چیز ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر کپڑے۔ جوتیاں بوٹ۔ آلات معشیت ہیں یہ کیونکر پیدا ہوئے اس کا جواب یہی ہے کہ ضرورت سے۔ پس جب ضرورت پیش آتی ہے۔ تو وہی ضرورت رہنما ہو جاتی ہے آپ لوگ جانتے ہیں کہ مذہبی طور سے اسلام پر حملے ہوتے ہیں۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر بعض دین سے نکل گئے بعض مذبذب ہو گئے۔ بعض کہ وہ یہ حملے کئی قسم کے ہیں۔ بعض منقولات کے اسلحہ سے کئے جاتے ہیں۔ بعض معقولات کے ہتھیاروں سے۔ یہ نکتہ چینی اور علوم جدیدہ کا حملہ بڑا سخت حملہ ہے جو کچھ آجکل تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم ہی دراصل بڑی غلطیوں میں ڈالتی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو یہ ناقص تعلیم مذہبی طور سے مفید نہیں پڑی۔ پڑھنے والے خلیع الرسن اور بے قید ہو جاتے ہیں کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر پھر بھی آنحضرت کی جیسی عزت چاہیئے نہیں کرتے۔ اسلام کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اون کے مونہہ سے دہریت کی بو آتی ہے بس آج ہاتھ سے گئے یا کل گئے۔ جدید فلسفہ کا حملہ پادریوں کے حملہ سے بڑھکر ہے۔ بیرونی حملہ کے علاوہ ایک اندرونی حملہ بھی ہے سکولوں میں کالجوں میں مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں اور دہریت اور لامذہبی کے عقائد حاصل کرتے ہیں۔ اگر پہلے ہی مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں تو یہ نقص پیدا نہ ہو جیسے ایک لڑکی کو ہوش سنبھالتے ہی بازار کی رنڈی بنا دیا جائے۔ فسق و فجور میں مبتلا کرکے شراب کی عادت ڈالدیجائے پھر اسے کہیں کہ پردہ کر تو اس کو یہ ممکن نہیں۔ یا کم از کم مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ اس کی تو عادت پڑ چکی ہے اسی طرح ہوش سنبھالتے ہی پادریوں کے یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کا بھیجدینا اور پھر ان سے اس بات کا طلبگار ہونا کہ یہ سچے مسلمان ہوں۔ ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

جن کانوں میں ہمیشہ اسلام کے برخلاف صدائیں پڑتی رہتی ہیں وہ کیونکر اسلام کی عظمت کو قبول کر سکتے ہیں۔ اسلام ہر ایک پر غالب ہے جدید فلسفہ اس سے بھی ترقی کر جائے۔ مگر پھر بھی (میں سچ کہتا ہوں) قرآن شریف اسپر غالب ہے جن لوگوں نے مختیں نہیں کیں۔ قرآن مجید کو تدبر سے نہیں پڑھا وہ کیا جانتے ہیں افسوس کی بات ہے کہ قرآن مجید کبھی پڑھا نہیں اور اس پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ دیکھو میں مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں قرآن کی جتنی تعلیم ہے روحانی فلسفہ سے پر ہے۔ قرآن شریف میں وعدہ کیا ہے۔ کہ مرنے کے بعد جو

صالح ہوگا۔ بہشت میں جائیگا۔ بظاہر یہ وعدہ قصہ معلوم ہوتا ہے بات یہ ہے کہ قصہ نہیں گو قصہ کا رنگ اختیار کیا گیا اصل میں عرب کے لوگ (آلہیات و روحانیات میں) بچوں کیطرح تھے۔ خدا نے استعارہ کا رنگ قریب الفہم کرنے کیلئے اختیار کیا خدا تعالیٰ نے دوسرے موقعہ پر فرما دیا۔ مثل الجنۃ التی وعد المتقون یعنے سب کچھ اس جنت کی مثال ہے دوسری جگہ رسول اکرم کی زبان پر فرمایا مالا عین رأت ولا اذن سمعت۔ اس جگہ کے دودھ اور شہد کی نہریں نہ ہونگی پھر فرمایا۔ وبشر الذین آمنوا وعملوا الصالحات ان لہم جنات تجری من تحتہا الانہار اے رسول بشارت دیدے ان ایمانداروں اور عمل صالح کرنیوالوں کو ان کے لئے باغ ہیں جلتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ پھر فرمایا۔ مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

کلمہ طیبہ درخت کی مثال ہے اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کھولدیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کی بجائے ہیں۔ قرآن شریف میں کسان کی مثال ہے۔ کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے ایسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے ... [illegible] یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو ایک دن خشک ہو جائیگا اسی طرح ایمان کا حال ہے۔ والذین جاھدوا فینا یعنے تم ہلکے ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کی ضرورت ہے نفس کو بیل سے مشابہت دیگئی ہے۔

نفس کی تین قسمیں

نفس تین قسم ہے نفس امارہ اس کو کہتے ہیں۔ جو بدی کیطرف رغبت رکھتا ہے۔ امارہ مبالغہ کا صیغہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بدی کیطرف بار بار جانیوالا۔ لوامہ وہ ہے جس سے بدی تو ہو جاتی ہے مگر آخر نیکی کیطرف رجوع کرتا ہے۔ عام انسانوں کی حالت دیکھو تو نفس کی یہ دونو قسمیں سمجھ میں آجائیں گی بعض تو بدی کرتے ہیں اور اسے محسوس نہیں کرتے اور بعض بو غلطی کر بیٹھتے ہیں تو ان کو ندامت ہوتی ہے تیسری قسم مطمئنہ ہے۔ یہ وہ حالت ہے۔ جب انسان نفس سے جنگ میں فتح پالیتا ہے۔ امارہ اس دشمن کی مانند ہے جو گھر کا دشمن ہو۔ لوامہ وہ ہے جو کبھی دشمنی کا ارادہ کرتا اور پھر باز آجاتا ہے۔ مطمئنہ وہ ہے جو بکلی صلح کر لیتا ہے۔ آخری حد انسان کی ترقیات کی یہی ہے اسوقت خدا کی رضا اس کی رضا ہو جاتی ہے اس کا ارادہ وہی ہوتا ہے جو خدا کا ارادہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو تخم ریزی۔ آبپاشی۔ بیل۔ کسان کی مثال دی ہے یہ اس لئے کہ کسانوں کا کام ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے جیسے جسمانی طور پر مہیا کر رکھا ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی مہیا کیا ہے۔ پس جسمانی سلسلہ سے روحانی کی خوب سمجھ آسکتی ہے دیکھو کسان سب کچھ کرتا ہے مگر پھر بھی خدا کے پانی کے بغیر اس کی کوئی محنت ثمر ور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حال کی فصلوں میں بھی قحط کا صدمہ باقی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع قسم ہے آسمان کی جو بارش برساتا ہے اور زمین کی جو شگوفہ کو نکالتی ہے۔ قسموں کا مسئلہ بھی سمجھنے کے لی کیا ضرورت ہے۔ دراصل ایسے لوگوں نے سمجھا نہیں کہ قسم قائمقام شہادت ہے عدالت میں بھی جب گواہ نہ ملیں تو بعض اوقات قسم پر فیصلہ ہو جاتا ہے والسماء ذات الرجع کہہ کر یہ سمجھایا کہ جیسے جسمانی قانون قدرت سے یہ ہے کہ زمین کی سرسبزی آسمانی بارش پر موقوف ہے۔ ورنہ کنوئیں بھی خشک ہو جائیں بلکہ زہر پیدا ہو جائے اسی طرح یہ روحانی سلسلہ ہے اس میں بھی عقل کے چشموں کے لئے آسمانی بارش (وحی) کی ضرورت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں ہمیں اب نبیوں کی کیا ضرورت ہے وہ جسمانی بارش کیوں مانگتے ہیں۔ تمہاری آنکھوں کے لئے یہ نظارہ موجود ہے کہ جسمانی زندگی جس سے وجود پذیر ہوتی اور قائم رہتی ہے وہ آسمانی پانی ہے بعض لوگ تھوڑا پڑھ کر کہتے ہیں ہم کچھ بن گئے میری دانست میں اگر کوئی عمر بھر پڑھے تو خدا کی معرفت کے سمندر سے اتنا بھی نہیں جتنا کوئی سوئی ڈبو دے اور سوئی پر تو پھر بھی لگ جاتی ہے یہاں یہ بھی نہیں۔ وصول الی اللہ کا یہ طریق نہیں جو آجکل لوگوں نے اختیار کیا ہے

ترسم کہ بکعبہ نہ رسی اے اعرابی
کاین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

دین بھی ایک علم ہے۔ دین چند قصوں کا نام نہیں۔ بڑا روحانی فلسفہ اس کے اندر ہے جو شخص دین سے بہرہ نہ رکھے اور پھر دعویٰ کرے کہ مجھے دوسرے کی کچھ ضرورت نہیں وہ نادان ہے دین آسمان سے آیا اسلئے ہمیشہ اس کی سرسبزی آسمان سے ہوتی رہی ہے حضرت رومی خوب فرماتے ہیں۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اُمّی تھے مگر یہی ان کا معجزہ ہے کہ جو کلام ان پر نازل ہوا۔ اسمیں روحانی فلسفہ اس قدر تھا کہ آجکل کے فلاسفر بھی اس کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا۔ آخری زمانے میں بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے اسلئے خدا نے سب باتوں کا جواب دیدیا۔

[illegible]

یہ بات نہ انجیل میں پاؤ گے نہ توریت میں۔ انجیل کا تو کیا کہنا۔ جسمیں خدا بھی ایک نیا خدا ہے جسکی طاقتیں ایسی کمزور کہ یہودیوں نے جو چاہا اس سے کیا یہ خدا کی نسبت تعلیم ہے۔ اب اخلاقی تعلیم کی نسبت سنو! توریت میں لکھا ہے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت اور انجیل میں یہ کہ تو بدی کا مقابلہ ہرگز نہ کر اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی اس کے سامنے کردے اگر کوئی کرتہ مانگے تو اسے اپنا چوغہ بھی اُتار دو۔ دیکھو دونو کتابوں میں افراط تفریط کی راہ اختیار کی گئی ہے۔ کیا انسان کے قویٰ اس کو برداشت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں دراصل یہ بعض مختص الوقت مختص الحالات لوگوں کے لئے ایک مجموعہ قوانین تھا اس کے مقابلہ میں قرآن مجید میں عدل کا اصل طریق بتایا گیا ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا اور پھر یہ کہ فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ۔ یعنے یہ کہ جتنی بدی کی گئی ہے اس کی سزا دیجائے مگر عفو بہتر ہے۔ اگر اس عفو کا نتیجہ اصلاح ہو۔ انجیل میں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں کسی پادری کو کوئی طمانچہ مار دے تو اس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ فلسفہ حقہ جو میں نے بیان کیا ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ اسکی بہی شاخیں ہیں یہ خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ نے باقی قویٰ کو یونہی بیکار نہیں پیدا کیا ہر ایک قوت جو انسان میں رکھی گئی ہے۔ ضرور کسی نہ کسی فائدے کی ہے مثلاً

قوت غضبی کو بھی برا نہ کہنا چاہیئے۔ کیونکہ موقعہ و محل مناسب پر اس کا استعمال حرام نہیں بلکہ اس کی بد استعمالی حرام ہے۔ ان میں ایک حکم تھا کہ خصی بن جاؤ۔ اگر آج تک عیسائی اس پر عمل کرتے تو کبھی کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ یہ دوسروں کو کیا کہتے ہیں اپنی کتاب پر پہلے تو عمل کر لیا ہوتا ایسی باتوں سے قرآن شریف کی عظمت معلوم ہوتی ہے اصل میں سچا حکم وہی ہے جس پر عمل ہو سکے اور عمل کرنے سے کوئی قباحت لازم نہ آوے اور جس کلام میں ایسی باتیں ہوں کہ اگر اس پر عمل کیا جاوے تو دنیا کا انتظام بگڑ جائے۔ تو وہ کتاب پھر اللہ کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ ہم نہ انجیل پر اعتراض کرتے ہیں نہ تورات پر بلکہ یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اب ان کتابوں پر عمل کرنے کا موقعہ و وقت نہیں رہا۔ یہ دراصل ایک خاص خاندان کے متعلق کتابیں ہیں۔ اس خاندان کو دوسرے تمام سے کچھ غرض نہ تھی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے خود کہا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ قرآن مجید سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ و رسولاً الی بنی اسرائیل۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مختص القوم و مختص الزمان تعلیم لائے مگر قرآن مجید مختص القوم و الزمان نہیں بلکہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ فرماتا ہے۔ یعنی آپ تمام جہان کے رسول ہیں۔ اور ایک جگہ فرمایا

لانذرکم بہ و من بلغ

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسانی فطرت کا پورا نقشہ "قرآن" ہے۔ پر افسوس کہ لوگوں نے توجہ چھوڑ دی یہ کتابیں (انجیل تورات وغیرہ) جو تھیں اگر قرآن نہ آتا تو بالکل مر جاتیں کیونکہ یہ محدود تھیں اور اون کی تعلیم بھی محدود۔ جن کی تعلیم ہی ناقص ہے وہ دوسرے کو کیا کامل کر سکینگی۔ کیا یہودی کیا عیسائی سب کا یہی عقیدہ ہے کہ نبوت ان کے گھر تک محدود ہے۔ گویا عیسائیوں کے حال کے مطابق حضرت عیسیٰ تک تو انسان تھے اور ان کے آگے سب حیوانات تھے۔ قرآن کہتا ہے۔ کسی قوم کی خصوصیت نہیں۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یہ کیسی پاک اور سچی تعلیم ہے برخلاف اس کے اور سب قومیں کہتی ہیں نبوت آگے نہیں پیچھے ہو گئی۔ آریہ بھی یہی کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں چار رشیوں سے ہمکلام ہوا۔ اور پھر بس۔ مگر میں کہتا ہوں۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ سنی ہوئی دیکھی ہوئی کے برابر نہیں ہو سکتی پہلے رسول آتے تھے مگر اب خدا کا کچھ پتا نہیں چلتا۔ کہ وہ زندہ بھی ہے یا کہ نہیں یہ تو کہتے ہیں کہ دعائیں سنتا ہے مگر نہیں معلوم کہ بولتا کیوں نہیں اگر قوت نطق جاتی رہی ہے تو قوت سمع کے باقی رہنے پر کیا دلیل ہے۔ فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ بکری سے بھیڑیے کا کام نہیں لے سکتے۔ انسان قصوں سے تسلی نہیں پاتا دل مجبور کرتا ہے کہ عینی مشاہدہ ہو۔ اگر خدا نے کسی زمانہ میں وحی و الہام کیا ہے۔ تو اب بھی اس کے وحی و الہام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جس قدر تفرقہ قوموں میں اب ہے پچھلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اگر ایک فرقہ کے لئے نبی کی ضرورت ہے تو کیا اب جو ایک فرقے کے تہتر فرقے ہو گئے ہیں اون کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں کوئی ایسی مثال پیش کرو کہ ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے یہ سلوک نہ ہوا ہو۔ حالانکہ ہر ایک چیز کے پیدا ہونے کی ماں ضرورت ہے ایک معمولی مثال ریلوے تصادم کی ہے کچھ حادثات ہوئے جھٹ ایسے سامان مہیا کر دیئے گئے جن سے یہ حادث رک سکیں اور قبل از وقت خبر ہو جائے دنیا میں جتنے سامان ہیں وہ سب ضرورتوں نے پیدا کئے ہیں اب جبکہ یہ حال ہے کہ ابتری حد سے بڑھ گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مصلح پیدا نہ ہو حالانکہ اس سے پہلے سنۃ اللہ یہی تھی کہ اس قسم کی برائیوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بھیجکر کرتا ہے تو اب وہ اس سنت کو کیوں چھوڑے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے فرقے ہو گئے ہیں مگر میرے نزدیک دہریہ سب سے بڑھکر خطرناک ہیں۔ دہریت کی رگ سب اہل مذاہب میں پائی جاتی ہے اگر کسی میں زندہ ایمان ہو تو عمل کی تحریک بھی ہو جاتی ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت نہیں اور اس کے ساتھ یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں جہاں تک میں نے دیکھا اسکے یہ معنے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنا شریک کر کے توحید پھیلاتا۔ تو یہ بھی شرک ہے خوب غور کرو۔ محمد رسول اللہ لانے سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ تمہیں ملتا ہے اسی راہ سے ملتا ہے شرک اسی بات کا نام نہیں کہ پتھروں یا انسانوں کی پرستش کی جائے بلکہ ایک شرک فی الاسباب بھی ہے ایک شخص جو خدا سے بڑھ کر کسی سبب کو سمجھے وہ بھی مشرک ہے ہمارا ایمان ہے کہ اگر محمد رسول اللہ ساتھ نہ ہو تو توحید کامل ہی نہیں ہوتی۔ خدا را بخدا باید شناخت۔ ایک مشہور مقولہ ہے خدا کی طرف سے آنیوالا گویا خدا ہی ہوتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کی طرف سے بھی جو مامور ہوتا ہے نائب کہلاتا ہے جن کو ہم آج ہم پیش کرتے ہیں وہ کسی مذہب میں نہیں۔ عیسائی کفارہ کے قائل ہیں وہ عیسیٰ کو بھی خدا کہتے ہیں۔ روح القدس کو بھی۔ یہودی بھی طرح طرح کے شرکوں میں مبتلا ہیں۔ ادھر آریہ بھی کہتے ہیں کہ جیو اور پرکرتی خود بخود سے چلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیستی سے ہستی ناممکن ہے جب مانتے ہیں کہ انسان کے ظاہری قویٰ خدا کی طرف سے ہیں تو کیا وہ روح میں قویٰ ہونگے وہ خود بخود ہوں گے جب خود بخود تھے تو یہ جوڑنا جاڑنا خدا کے سپرد کیوں ہوا وہ معجزات جن سے خدا کا ثبوت ملتا ہے ان کے تو یہ منکر ہیں وید میں کسی معجزہ کا ذکر نہیں پس بتاؤ کہ خدا کے وجود پر کیا نشانی رہگئی ہے اگر کہیں کہ صرف جوڑنا تو یہ تو ایک معمولی انسان بھی کرتا ہے۔

یہ بڑا فضل خدا کا ہے کہ خدا کی تعلیم اس قدر زبردست ہے کہ وہ قدرت کے قوانین کے خلاف نہیں یہ کلما ایک قول ہے اور فعل کیا ہے۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن۔ اب جب مان لیا تو کچھ کرنا بھی چاہیئے مان کر پھر عملی رنگ میں اس کو بجا نہ لانا ایسا ہے جیسے مرغ کے تمام پر توڑ دیئے جاویں خدا تم سے کیا چاہتا ہے اسلام جو بڑے ہیبناک نظاروں کو دیکھ کر آگے سر ڈالنے کا نام ہے دیکھو سپاہی ہے وہ جانتا ہے کہ میں مارا جاؤنگا مگر پھر بھی فرمانبرداری کی راہ سے شمشیر بکف میدان میں جاتا ہے۔ اس کا نام اسلام ہے۔

صرف قول ہی نجات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس قول کے ساتھ ابتلا بھی ضروری ہے چنانچہ فرمایا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ صدر اول کے مسلمان تھے جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا تھا ہم مسلمان ہیں انہوں نے اسلام کی اشاعت میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ یاد رکھو کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کے لئے روحانی قربانیاں نہ ہوں۔ خدا کی رضامندی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا کو مقدم نہ کر لیا جائے۔ معمولی نماز روزہ کیا چیز ہے جو بطور عادت ادا کیا جائے۔ مثنوی رومی میں ایک شعر ہے جسمیں وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے کو ہٹے میں غلہ بھرتے رہتے ہیں مگر کوٹھا نہیں بھرتا۔ آخر کوئی تو چوہا ہے جو اسے کھا رہا ہے۔ انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے۔

کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہین۔ نیکی کے ضائع کرنے کیواسطے ریاکاری ہے دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائیگی وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائے گی اس موقعہ پر مجھے ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بزرگ نے بڑے مجمع مین بیان کیا کہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر آگے رکھدیا اس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد آکر کہا کہ حضرت مجھ سے بڑی غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ماں کا تھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے مجمع نے اُسے بڑی لعن وطعن کی کہ یہ بہانہ بتاتا ہے بناوٹ کرتا ہے دیکر پچھتایا اور یہ حیلہ گھڑ لیا جب پہر رات گذر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پہر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا یہ روپیہ مینے تعریفین سننے کے لئے نہین دیا تھا۔ آپ کو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلا دے۔ بزرگ یہ سُنکر رو پڑے واقعی جس کام مین ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاک و مصفا و شیرین کھانے مین کتا منہ ڈال دے سب بہا دے آفت یہی ریاکاری ہے جب دنیا کی ملونی ساتھ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مرتب نہین ہوتے انسان مکمل تو ہے نہین۔ پس جب انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پرواہ نہین کرتا۔ ہم یہ نہین کہتے کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی دینی چاہیئے کیونکہ قرآن مجید مین دونو طور پر جواز آیا ہے مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی ملونی نہ ہو بعض وقت علانیہ دینے مین یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے ریس پڑتی ہے اس نیت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے بلکہ جو اوس کے پیچھے دین ان سب کا ثواب اسکو بھی ملیگا۔ ہماری شریعت مین بہت سے باریک اُمور بیان کئے گئے ہین تا اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے یہ اخلاص کی قوت ایک موت ہے بعض لوگون کو ریاکاری اور عُجب مین مزا آتا ہے مگر اخلاص والا ایسی باتون سے دست بردار ہو جاتا ہے۔ اسے اس سے کچھ غرض نہین ہوتی کہ کوئی مجھے برا کہے یا اچھا۔ وہ ایک ہاتھ سے کرتا ہے اور دوسرے کو خبر نہین ہوتی۔ یہ خیال نہ کرو کہ سو سال تک عبادت کرنے ہی سے نجات ہوتی ہے بلکہ خدا تو نکتہ نواز ہے وہ ایک نیکی سے بخشدیتا ہے صرف اخلاص چاہیئے۔ ابوبکر صدیق ایک بوڑھی عورت کو جو کچھ کھا نہ سکتی تھی۔ حلوا پکا کر کھلا آتے تھے کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔ جسدن وہ فوت ہوئے اوسنے کہا آج

یقیناً ابوبکرؓ مر چکے یہ اخلاص ہے اخلاص جیسی کوئی تلوار فتح کرنے والی نہین مسجد مین یون تو کئی نمازی ہوتے ہین مگر ان مین سے بہت ہین جنہین معرفت کا کچھ حصہ نہین دیا گیا پیشانی مین نور ایمان نہین کیونکہ ان مین اخلاص نہین۔ وہ مسلمان ہین صرف اسلئے کہ مسلمانون کے گھر پیدا ہو گئے ہین نماز کی تحقیر نہین کرتا بلکہ مین یہ سمجھانا چاہتا ہون۔ کہ وہ نماز جس کا نام خدا نے نماز رکھا ہے وہ بہت کم ہے یہ نماز پڑھنے والے جو ہین ان سے کوئی پوچھے۔ کہ سورۃ فاتحہ کے کیا معنے ہین تو وہ نہین جانتے۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ مین جو تعلیم ہے اوس کے سامنے دنیا کی تمام تعلیمین ہیچ ہین۔ اسے جنتر منتر کی طرح نہین پڑھنا چاہیئے۔ مین نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ اپنی زبان سے دُعا کرنے مین ہرگز شرم نہ کرو۔ کوئی اُردو مین دُعا کرے یا انگریزی مین سب جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ خدا کا کلام اور ماثورہ دعائین عربی مین پڑھی جاوین۔ ضروری ہے کہ اگر اپنی نماز کو باحلاوت کرنا چاہتا ہے اور اسمین ذوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ اپنی زبان مین دُعا کرے ورنہ نماز مُرغے کی ٹھونگین ہو جائیگی۔ نماز کے بعد دُعا کا کیا فائدہ ہے جو دُعا ہو نماز ہی مین کرنی چاہیئے دُعا مین تضرع ضروری ہے دُعا جیسی کوئی چیز نہین۔ خدا کے تمام فضلون کی جاذب دعا ہے۔ نماز کا اصل یہی دعا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ ان نمازیون کی تباہی جو نماز کی حقیقت سے بےخبر ہین پس نماز کے ماثورہ کلام کا سمجھنا نہائت ضروری ہے صحابہ تو عرب کے رہنے والے تھے انکو ضرورت نہ تھی مگر ہمارے لئے ضروری ہے کہ اوسے سمجھ کر نماز مین حلاوت پیدا کرین۔ ہماری عبادت کی خدا کو کوئی ضرورت نہین بلکہ جو کچھ فرماتا ہے انسان ہی کی بہتری۔ بہبودی اور اسی کو بلاؤن سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے لوگ اس قدر غفلت مین ہین کہ دن ہی گذر جاتا ہے اور رات بھی۔ مگر نہین جانتے کہ خدا بھی ہے۔ یہ بات سن لو کہ دنیا فانی ہے۔ بیبا بھی ہے بھائی بھی۔ سب رشتہ دار ہین۔ مال و دولت ہے۔ یہ سب کچھ۔ لیکن جبتک خدا کو اپنی سپر نہین بناتا تو کچھ بھی نہین۔ کاش یہ باتین جو سچے دل سے کہی گئی ہین دلون مین پڑ جاوین۔ تضرع کا التزام

اختیار کرو۔ یہ دن عیش سے گذار دو یا خدا کی راہ مین تکلیف اوٹھا کر۔ آخر کار بخداوند۔ پس ہر وقت خائف رہنا چاہیئے تا دنیا کی آفات سے بچے رہو۔ ایمان سلامت رہے اور رضوان الٰہی حاصل ہو۔ رضوان و قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے دو ہی طریق ہین۔ ایک تو تشریعی احکام سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی لئے تشریعی تکالیف نازل ہین مگر یہ وہ تکالیف ہین جن سے انسان بچ سکتا ہے دوسرے وہ تکالیف ہین جو خدا انسان کے سر پر ڈالتا ہے کسی کے ہاتھ مین تازیانہ دیکر اسے کہا جائے کہ تو اپنے بدن پر آپ مار تو وہ حتے الامکان ایسا نہ کرے گا کیونکہ انسان اپنے تئین دُکھ نہین دینا چاہتا پس جو تکالیف اختیاری ہین ان سے بچ کر وہ منزل مقصود تک نہین پہنچتا۔ مگر جو تکالیف خدا کی طرف سے ہون وہ جب انسان پر پڑتی ہین اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو اوس کی ترقی کا موجب ہو جاتی ہین۔ فرمایا۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات۔

ہم آزماتے رہینگے کبھی خوف سے کبھی نقصان مال سے کبھی نقصان جان اور ثمرات کی ناکامی سے دیکھو ایک شخص تخم ریزی کرتا ہے۔ چھ ماہ کی محنت پر کھیتی سرسبز ہوتی ہے اوپر سے اولے پڑے سب کچھ تباہ ہو گیا۔ یہ فقرہ فاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری طرف سے خوشخبری دیدے ایسے لوگون کو جو کہتے ہین ہم تو اللہ کے ہو چکے یعنی وہ رضا کے مقام مین ثابت قدم ہین۔ یہ انا للہ کہنا مسلمانون ہی کا حصہ ہے آریہ کیونکر کہین کہ وہ سب کچھ خدا کی طرف سے نہین مانتے تو غرض کہ تکالیف دو قسم کی ہین۔

ایک وہ حصہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے مگر اسمین بہانون کی گنجائش ہے۔ صوم و زکوٰۃ وصلوٰۃ و حج جب تک پورا اخلاق نہ ہو انسان ان سے پہلوتہی کر سکتا ہے پس اس کسر کو نکالنے کے لئے تکالیف سماویہ کا ورود ہوتا ہے۔ تاکہ جو کچھ انسانی ہاتھ سے پورا نہین ہوا۔ وہ خدا کی مدد سے پورا ہو جائے۔ آریہ کہتے ہین تکالیف کسی پچھلے کرم کی سزا مین ہین۔ ہم کہتے ہین یہ آئندہ ترقیات کے لئے ہین۔ ورنہ جیسے تب کرنا بھی ایک سزا ہوگا اسی کیطرف اشارہ ہے۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ کا اسلام تو یہ ہے بس گردن رکھدینا۔ یہ عبودیت کے مقام کا

اعلیٰ درجہ ہے اور تمام اسلامی تعلیم کو سب لب یہی آیت ہے پھر فرمایا۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے عدل کا امر فرماتا ہے کہ لوگوں سے عدل کرو۔ پھر اس سے ترقی کر کے احسان۔ احسان کیا ہے نیکی کر کے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اس سے نیکی کی اور یہ کہ ایسے شخص سے نیکی کرے جو کوئی حق نہیں رکھتا۔ احسان میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص جس سے "احسان" کیا گیا ہے کبھی کوئی ایسی بات کرے جو اس کے خلاف طبع گذرے تو دل میں آجاتا ہے کہ نمک حرام ہے اور یہ احسان تمامی انسان کی فطرت میں مخفی ہے اس لئے اس کی اصلاح کیلئے فرمایا۔ کہ اگر تم اس سے اعلیٰ درجہ کی نیکی کرنا چاہتے ہو تو ایسی نیکی کرو جیسی ماں بچے سے کرتی ہے۔ دیکھو ماں کی عمر بعض وقت پچاس ساٹھ سال ہوتی ہے اور وہ بچے کی بہت خدمت کرتی ہے حالانکہ اسے اس بات کی کوئی امید نہیں ہوتی کہ اس کے بڑے ہونے تک میں زندہ رہوں گی اور یہ میری خدمت کریگا بلکہ طبعی تقاضا سے محبت ذاتی بچہ پیشاب کرے تو خود گیلی جگہ لیتی ہے اور اوسے سوکھے میں لٹاتی ہے بیمار ہو تو جاگتی رہتی ہے کیا ان باتوں میں اس کو کسی ذاتی نفع کی امید ہے ہرگز نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کی منزل سے آگے بڑھو یہ بھی نوع انسان کی ایک منزل ہے جس میں مخلوق کی خدمت بلا کسی اپنی ذاتی منفعت کے کی جاتی ہے۔ دوسری جگہ یہ فرمایا۔ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا۔ ہم نے توریت کو بھی دیکھا اور انجیل کو بھی مگر ایسی پاک اور کامل تعلیم کوئی نہ پائی۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین - دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اس زمانے میں تاریکی بہت ہے خدا کی بات پر عمل کرنے کے لئے جو قوت درکار ہے اسمیں کمزوری ہے جب یہ حال ہو جاتا ہے۔ تو خدا کی یہ قدیم سے عادت چلی آتی ہے۔ کہ جب گناہ پھیلے اور پاپ بڑھ جائے تو ایمان تازہ کرنے کے لئے ایک مجدد مبعوث کرتا ہے یہ خدا ہی کے مبعوث کردہ شخص کا منصب ہے۔ دنیا کے کسی سفلی مصلح کا یہ کام نہیں۔ دلوں پر قابو پانیوالے ہتھیار خدا کے خاص بندوں کو دئے جاتے ہیں تاریکی کے زمانے میں روحانی مصلح مثل چراغ کے ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً کہا گیا ہے

اس چراغ میں بھی بہت حکمتیں ہیں۔ چراغ والا اندھیرے میں چلا جائے تو یکدم سب مکان جگمگا اٹھتا ہے پھر ایک کو اس کیطرف رغبت ہو جاتی ہے پھر اس چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہو جاتے ہیں اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ آفتاب نہیں فرمایا۔ کہ اسمیں یہ بات نہیں کہ اس سے دوسرا آفتاب پیدا ہو۔

یہ قانون قدرت ہے کہ جب زمانہ بدل جاتا ہے اور دنیا پر معاصی کا غلبہ ہو کر سخت دلی اور [illegible] پھیل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قدوسیت تقاضا فرماتی ہے کہ کسی کو اپنی طرف سے علم دے کر معرفت عطا کرتا ہے اور اس کے کلام میں تاثیر رکھ دیتا ہے۔ مگر اس تاثیر سے یہ مراد نہیں کہ ہر ایک کو تاثیر ہو دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں بڑی تاثیر تھی مگر اس سے فائدہ صدیق نے اٹھایا۔ ابوجہل نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم وخس۔ علاوہ [illegible] میں مشہور کرتا ہوں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک برابر وحی ہوتی رہی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجدد پیدا کرنے کا وعدہ ہے۔ تجدید اسکے کہتے ہیں کہ کپڑا میلا کچیلا ہو اور پھر اسے خوب دھو دیا جائے حتیٰ کہ اس میں [illegible] نہ رہے اور بالکل نیا بن جاوے اسی طرح جب ایمان کمزور ہو جاتے ہیں اور عملی [illegible] سے بڑھ جاتی ہیں تو ایک شخص آتا ہے جو ان نشانوں کو دور کردیتا ہے اور قوت ایمانی پیدا کرتا ہے یہ وعدہ آنحضرتؐ کی زبان پر خدا نے دیا۔ جو ہر صدی میں پورا ہوتا رہا چنانچہ اس چودھویں صدی میں بھی اسی وعدہ کے مطابق آنیوالا آگیا۔ ۲۵ برس گذر چکے مگر یہ ابھی تک ابھی بدظنیوں میں ہیں۔ اب تک یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہوں۔ سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث، ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں معجزات سے منکر ہوں۔ حالانکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جس دین میں زندہ معجزات نہیں وہ دین قائم رہ سکتا ہی نہیں عقلی دلیل سے کوئی کہاں تک قائم رہ سکتا ہے۔ جب تک خدا کی خاص تائید و نصرت شامل حال نہ ہو

اگر خدا نے پہلے کام کئے تو اب بھی کریگا کیا بات ہے۔ کہ اس نے پہلے زمانے میں خوارق دکھائے مگر اب نہیں دکھا سکتا کیا خدا بڈھا ہوگیا۔ کیا اس کا تصرف جاتا رہا جو اب وہ پہلے زمانے کی طرح نہیں کرسکتا۔

سنو! میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں۔ جیسے پہلے نشان ظاہر ہوتے تھے اب بھی ویسے ہی نشان ظاہر ہوتے ہیں جیسے پہلے وحی والہام سے بعض عباد مخصوص ہوتے تھے اب بھی ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے جس دین میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں وہ مردہ ہے اگر یہ دین مردہ ہے تو تم کس دین کو لیکر دوسری قوموں میں تبلیغ کرتے ہو۔ کیا مردہ دوسرے کو زندہ کر سکتا ہے کیا اندھا اندھے کی رہنمائی کرسکتا ہے۔ [illegible] کہ یہ دین اسی طرح زندہ ہے جس طرح نبی کریم کے وقت میں تھا۔ خدا اسی طرح زندہ ہے جس طرح کہ وہ پہلے تھا اگر کوئی ایسا ہے کہ وہ مردہ دین اور مردہ خدا کو پسند کرتا ہے تو کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں سچی نہیں مانتا۔ تو یہ ماننے والا مسلمان کیسا ہے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو اپنے لئے چن لیا اور انہیں منزل مقصود تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اب کیا یہ مناسب تھا اور یہ اس کی شان کے مطابق کہ ہمیں رستے میں چھوڑ دیتا۔ مثلاً ایک شخص نے وعدہ کیا کہ کلکتہ میں پہنچا دینگے اب اسے پورا نہ کرے تو کیسی بری بات ہے انسان خدا کے حضور الٹے کس طرح [illegible] وہ اوسے اپنی رہنمائی سے منزل مقصود تک پہنچائیگا اور قیامت تک ہادی بھیجتا رہیگا قرآن شریف میں اسی لئے لیستخلفنہم آیا ہے جس سے قیامت تک خلفاء کی بعثت ثابت ہے میں بھی اسی آیۃ کے وعدہ کے مطابق آیا۔ اسلئے موعود کہلایا۔ میں مسیح بھی ہوں مگر نہ بطور تناسخ بلکہ بات یہ ہے کہ آخیر زمانے میں اللہ کو معلوم تھا یہ امت عیسائیوں و یہودیوں کی طرح ہو جائے گی اور ان کا ایمان حلق تک رہ جائیگا۔ اسلئے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین دعا سکھائی پس مصلح کا نام بھی مسیح ہونا چاہئے تھا۔ بات تو صرف یہ ہے۔ مگر یہ لوگ میری سخت مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسیح کو کیوں مردہ کہتا ہے کسی کا کتا مر جائے یا بلی رکھی ہوئی بھی مر جائے تو افسوس آتا ہے مگر کیا یہ ماتم نہیں کہ دین مردہ ہوگیا۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ جو کچھ تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اب آگے کچھ نہیں۔ یہ الزام کہ میں نبوت کا دعوے کرتا ہوں اور

شریعت

سے مجھے فکر پڑی ہوئی ہے کہ مین الگ قبلہ بناؤن اور نئی ایجاد کرون۔ ان تہمتون کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دون۔ میرا دعوےٰ تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتین کثرت سے اُسپر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہین

نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے مین خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوےٰ نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہوکر مین نبی ہون تم جسے مکالمۂ الٰہی کہتے ہو ہم اُسے نبوت کہہ لیتے ہین یہ لفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین۔ ٭ لاتقولوا لانبی بعدہٗ

اگر اسلام مین نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہین تو پھر آپ لوگون کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہین آخر کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہین دیکھ سکتے جس باغ مین آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہوگا جس دین مین وحی نہین وہ بھی ایک دن تباہ ہوگا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہین۔ مین کہتا ہون کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اُسے عربی مین نبوت کے سوا اور کیا کہین گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی مین کہی جائے تو مانتے ہین اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہین مانتے اگر یہ تعصب نہین تو اور کیا ہے۔

اب مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ خدا نے ہمین تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشانون کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصون کے رنگ مین رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہین ہوسکتا۔

مین دیکھتا ہون ہزارون دشمن ہین جو ہم پر افترا کرتے و بہتان باندھتے ہین اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنت سے کام لیتے ہین۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہین تو دوسرے خود بخود مان جاتے ہین اور جو نہین مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیظھرہ علے الدین کلہ کے یہی یہی معنے ہین۔

ان لوگون کے دلون مین نبی کریم صلعم کی ہرگز عزت نہین جو کہتے ہین کہ عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور وہ افضل الانبیاء مدینہ مین مدفون ہے۔

اتنا نہین سوچتے کہ اگر وہی عیسٰی آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا اگر کوئی کہے کہ تم ہی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ مین ویسا نبی نہین ہون حضرت عیسٰی علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسےٰ کیونکر آسکتا ہے جبکہ سورۃ نور مین جو آیۃ استخلاف ہے اسمین وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم لکھا ہے اور صحیح بخاری مین بھی اماکم منکم ہے پھر عیسےٰ علیہ السلام نو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہین معراج کی رات مردون مین دیکھ چکے جو بہشت مین ہون انہین زندون سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہین۔ مین کیا ہون اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہین۔ سوان کی مین تردید کرچکا۔ مجھے تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہین کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ مین ایسے شخص کو مسلمان کیون کر کہوں جبکہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونون مین کچھ فرق معلوم نہین ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمین تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسٰی کو کیا کرین اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمین کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ ان لوگون کا کیا بگاڑا ہے یہی کہ مین کہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہین۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے۔

آپ ذرا اپنے بھائیون سے دریافت کرین کہ مینے کیا گناہ کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیان دیتے ہین جو بڑے چوڑے چمار ون سے بھی سبقت لے گئے ہین انسان بھیڑون کیطرح ہین وہ ریوڑ خطرے مین ہے جس کا کوئی گلہ بان نہین۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہون نے کوئی معجزہ نہین دکھایا۔ اب یہی پادری ہین کہ ہمارے سامنے نہین آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہین۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہین معجزہ دکھانے کو تیار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتون کے اعتبار سے خوش کن نہین کسی شخص کے گھر مین بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے جیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہون سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کبھی کام کی نہین۔

اے صاحبان! یہ وہ باتین ہین جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے مین جانتا ہون کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھین گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاوین گے مگر وہ یاد رکھین کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہین بلکہ اپنے ہاتھون سے اپنے تئین ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپراسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت بازپرس کرتی ہے۔ تو جو خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہو اس کو دکھ دینے والے سزاؤن سے محفوظ رہ سکتے ہین مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہین اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہین خود بخود بگڑ جائیگا کیونکہ وہ فرما چکا ہے۔ قد خاب من افترٰی و من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذباً الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے اسیطرح

مجھ سے ادنےٰ کی کیا پرواہ تھی جسکے لئے ایک چھری کافی تھی اگر مین جھوٹا ہوتا تو کبھی کا ہلاک ہو گیا ہوتا۔

کلامِ محمود

یہ نظم خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سید محمود کی ہے۔ کئی دنون سے میرے بستے مین پڑی ہوئی تھی امید ہے ناظرین اس کو پڑھ کر خاص مسرت حاصل کرینگے دیکھئے ہمارے نوجوان دوست کے خیالات کیسے پاکیزہ اور پُرجوش ہین۔

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائیگا
جب تمہارا۔ قادرِ مطلق خدا ہو جائیگا

دشمنِ جانی جو ہو گا آشنا ہو جائیگا
بوم بھی ہو گا اگر گھر مین ہما ہو جائیگا

آدمی تقوے سے آخر کیمیا ہو جائیگا
جس مس دل سے چھوئیگا وہ طلا ہو جائیگا

جوکہ شمع روئے دلبر پہ فدا ہو جائیگا
خاک بھی ہو گا تو پھر خاکِ شفا ہو جائیگا

جو کوئی اُس یار کے کوچہ گدا ہو جائیگا
شاہیِ دین کا وہی فرمانروا ہو جائیگا

جسکو تم کہتے ہو یارو بیوفا ہو جائیگا
ایک دن سارے جہان کا پیشوا ہو جائیگا

کفر مٹ جائیگا زور اسلام کا ہو جائیگا
ایک دن حاصل ہمارا مدعا ہو جائیگا

مہدیٔ دوران کا جو خاکپا ہو جائیگا
مہرِ عالمتاب سے روشن سوا ہو جائیگا

جو کوئی تقوے کریگا پیشوا ہو جائیگا
قبلہ رخ ہوتے ہوئے قبلہ نما ہو جائیگا

جس کا سلک زہد و ذکر و اتقا ہو جائیگا
پنجۂ شیطاں سے وہ بالکل رہا ہو جائیگا

دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئیگی میری
میرا ہر ذرہ محمدؐ پہ فدا ہو جائیگا۔

نقش پا پر جو محمدؐ کے چلیگا ایکدن
پیروی سے اسکی محبوب خدا ہو جائیگا

دیر کرنے مین جو نیکی مین ہے کیا انکا خیال
موت کی ساعت مین ہی کچھ التوا ہو جائیگا؟

دشمن اسلام جبکہ دیکھین گے تیری شان
جاں نکل جائیگی ان کی دم فنا ہو جائیگا

نائب خیر الرسل ہو کر کریگا کام یہ
وارثِ تختِ محمدؐ میرزا ہو جائیگا

حکم ربّی سے یہ سہہ پیچھے پڑا شیطان کے
اس کے ہاتھون سے اب اس کا فیصلہ ہو جائیگا

اس کی باتون سے ہی ٹوٹیگا یہ دجّالی طلسم
اسکا ہر ہر لفظ موسیٰ کا عصا ہو جائیگا

خاک مین ملکر ملینگے تجھ سے یار بیکین
ورنہ جب حد سے بڑھیگا نور دا ہو جائیگا

آبِ روحانی سے جب سیراب ہو گا کل جہان
پانی پانی شرم سے اک جھیا ہو جائیگا

ہین در مالک پہ بیٹھے ہم لگائے ٹکٹکی
ان کبھی تو نالہ اپنا بھی رسا ہو جائیگا

بلبلا پانی کا ہے انسان نہین کرتا خیال
ایکسری صدمہ اٹھا کر وہ ہوا ہو جائیگا

سختیون سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھاکے یہ پتھر تو لعل بے بہا ہو جائیگا

جو کوئی دریائے فکر دین مین ہوگا غوطہ زن
میل اتر جائیگی اُس کی دل صفا ہو جائیگا

قوم کے بغض و عداوت کی نہین پرواہ ہمین
وقت یہ کٹ جائیگا فضل خدا ہو جائیگا

چھوڑ دو اعمال بد کے ساتھ ہی صحبت بھی تم
زخم سے انگور مل کر پھر ہرا ہو جائیگا

حق پہ ہم ہین یا کہ یہ حسّاد ہین جھگڑا ہی کیا
فیصلہ اسبات کا روز جزا ہو جائیگا

تیرا ہر ہر لفظ اے پیارے مسیحائے زمان
حق کے پیاسون کے لئے آب بقا ہو جائیگا۔

کیون نہ گرداب ہلاکت سے نکل آئیگی قوم
کشتی دین کا خدا جب ناخدا ہو جائیگا

کر لو جو کچھ موت کے آنے سے پہلو ہو سکے
تیر چھٹ کر موت کا پھر کیا خطا ہو جائیگا۔

عشق مولا دل مین جب محمود ہوگا موجزن
یاد کر اُسدن کو تو پھر کیا سے کیا ہو جائیگا

عیسائیون کا خدا کون ہے

وہ جو کھاتا تھا۔ پیشاب کرتا تھا۔ جسکو یہودیون نے پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا۔ نہین تہین بلکہ وہ جسکے مُونہہ پر .. .. تھوکا گیا تھا۔ عیسائیون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ زانی عورتون سے زیادہ محبت رکھتا تھا اور ایسی عورتین اُسپر تیل ملا کرتی تہین۔

اگر عیسائیون کے خدا مین یہ نقص نہ ہوتے تو نہ معلوم وہ خدا کا بابا ہوتا یا کیا؟ مجھے افسوس ہے ایسے نادان عیسائی جو ایسے آدمی کو خدا مانتے ہین اور جن کی عقل اس عقیدہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر اعتراض کرتے ہین۔

نور افشان مورخہ ۱۲۔ جون سنہ ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۱ پر جو نوٹ ہے کیا یہ اسلئے نوٹ دیا گیا ہے کہ ہم بھی ان کی طرح بیوقوف ہین کہ یہ تسلیم کر لیتے کہ خدا تعالیٰ کا ایک رسول آسمان پر چڑھ گیا۔ جبکہ ہم مانتے ہین کہ کوئی رسول آسمان پر نہین چڑھا۔ کیا ایڈیٹر صاحب نور افشان کو اس نوٹ کی یہ ضرورت پڑی ہے کہ اوس کو افسوس ہوا ہے۔ کہ مہدی مسیح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) دفعتاً فوت ہو گئے۔ اور ہمارے خدا کو تو پھانسی دیا گیا تھا اور مار کھانی پڑی تھی ان کے ساتھ ایسا کیون نہین ہوا۔

مین ہون عیسائیون کے خدا کو مُردہ ماننے والا
عبد الرحیم از قادیان

مسجد کلاک

مسجد مبارک مین کلاک لگانے کے واسطے جماعت رنگون نے معرفت برادر جناب ابو سعید عربی صاحب مبلغ ما ؎ بذریعہ تار ان ایام مین بھیجے تھے۔ جبکہ ہم لاہور مین تھے۔ چونکہ منی آرڈر یہان قادیان مین آیا تھا اسواسطے گھڑی کے منگوانے مین دیر ہو گئی۔ گھڑی کے واسطے حسب مشورہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی سیٹھ اسمٰعیل آدم کو لکھا گیا۔ چنانچہ وہ گھڑی پہونچ چکی ہے۔ مسجد مبارک مین لگائی جاویگی۔ احباب رنگون کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے

فاتحہ
[illegible]

سب مجھے فکر پڑی ہوئی ہے کہ میں الگ قبلہ بنالوں اور نئی شریعت ایجاد کروں۔ ان تہمتوں کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دوں۔ میرا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتیں کثرت سے اُس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہیں نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہوکر میں نبی ہوں تم جسے مکالمہ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ دیتے ہیں یہ لفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔* لا تقولوا لا نبی بعدہ اگر اسلام میں نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہیں تو پھر آپ لوگوں کے پاس کوئی ما بہ الامتیاز نہیں اور تم کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہیں دیکھ سکتے جس باغ میں آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہوگا جس دین میں وحی نہیں وہ بھی ایک دن تباہ ہوگا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اُسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی میں کہی جائے تو مانتے ہیں اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہیں مانتے اگر یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

اَب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خدا نے ہمیں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشانوں کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصوں کے رنگ میں رہ جاتا یہ لقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہیں ہوسکتا۔

میں دیکھتا ہوں ہزاروں دشمن ہیں جو ہم پر افترا کرتے و بہتان باندھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنتوں سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہیں تو دوسرے خود بخود مان جاتے ہیں اور جو نہیں مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیظہرہ علے الدین کلہ کے بھی یہی معنے ہیں۔

ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلعم کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور ہمارا افضل الانبیاء مکہ میں مدفون ہے۔

اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسیٰ آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوا سطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسے کیونکر آسکتا ہے جبکہ سورۃ نور میں جو آیۃ استخلاف ہے اسمیں وعد اللہ الذین آمنوا منکم لکھا ہے اور صحیح بخاری میں بھی اماکم منکم ہے پھر عیسے علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں معراج کی رات مُردوں میں دیکھ چکے جو بہشت میں ہوں انہیں زندوں سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہیں۔ میں کیا ہوں اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ سو ان کی میں تردید کرچکا۔ مجھے تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہیں کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ میں ایسے شخص کو مسلمان کیوں کر کہوں جب کہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونوں میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسیٰ کو کیا کریں اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمیں کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ میرا ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے یہی کہ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے

آپ ذرا اپنے بھائیوں سے دریافت کریں کہ میں نے کیا ان کا کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیاں دیتے ہیں جو بڑے چوہڑے چمار دن سے بھی سبقت لیگئے ہیں انسان بھیڑوں کیطرح ہیں وہ ریوڑ خطرے میں ہے جس کا کوئی گلہ بان نہیں۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اب یہی پادری ہیں کہ ہمارے سامنے نہیں آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہیں معجزہ دکھانے کو تیار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتوں کے اعتبار سے خوش کن نہیں کسی شخص کے گھر میں بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہوں سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی کام کی نہیں۔

اے صاحبان! یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے میں جانتا ہوں کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھیں گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاویں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپراسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت بازپرس کرتی ہے۔ تو جو خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہو اس کو دکھ دینے والے سزاؤں سے محفوظ رہ سکتے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہیں اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہیں خود بخود بگڑ جائیگا کیونکہ وہ فرما چکا ہے۔ قد خاب من افترىٰ ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذبا الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے اسیطرح۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میزان الحق بجواب اعلان الحق

جیتا ہے وہ جو مرچکا انسان کے لئے
مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جیئے

ناظرین کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس مسیح الزمان علیہ السلام نے ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک رسالہ الوصیۃ نامی شائع کیا ہے جسمین اپنی وفات کی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ الہامات بالتغیر لکھے ہین۔

(۱) قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا - قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا - واما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک - تموت وانا راض منک جاء وقتک ونبقی لک الآیات باہرات جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات قرب ما توعدون واما بنعمۃ ربک فحدث انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

بہت تہوڑے دن رہ گئے ہین اس دن سب پر اداسی چہا جائے گی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا - الی اخرہ المہین تم الرحیل۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو بہی الہام پر الہام ہونے لگے کہ مرزا صاحب میری پیشگوئی کے مطابق فلان فلان تاریخ فوت ہو جاوینگے۔ چنانچہ جب عبدالحکیم خان کا الہام متعلق وفات مرزا صاحب اخبار اہل حدیث مین درج ہوا تو ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے بعد اندراج الہام یہ بہی ساتہہ لکھدیا کہ عبدالحکیم کا الہام مرزا صاحب کے الہامات کا موید ہے نہ کہ مخالف۔ دیکھو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ / اگست[1] ۱۹۰۶ء۔

پہر جب مرزا صاحب مورخہ ۲۶ - مئی ۱۹۰۸ء کو مطابق اپنے الہامات کے بمقام لاہور فوت ہوئے۔ تو اس پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے ایک مضمون بعنوان اعلان الحق شائع کیا اور اس مین بڑے زور شور سے اپنے الہامات پر

[1] اہلحدیث کے اصل الفاظ یہ ہین - حقیقت مین عبدالحکیم خان کا الہام مرزا صاحب کی تائید مین ہے وہ بہی تو اپنی موت کو قریب بتلاتے ہین اور کئی قسم کی وصیت کر چکے ہین۔ مختصراً

فخر کیا ہے اور یہ نہین سوچا کہ جب متوفی کے اپنے الہامات اپنی وفات کے متعلق مدت سے شائع ہو چکے ہین[1] تو اس کے بعد میرے یا اور کسی قاضی مفتی کے الہامات کی کیا وقعت ہوگی البتہ اگر متوفی کے الہامات کی اشاعت سے پہلے ڈاکٹر یا کسی اور کے الہامات شائع ہو جاتے تو کچہہ سوچنے کا مقام ہوتا مگر اب ایسا کون احمق ہوگا جو ان کے الہامات کو پیرکا دکے برابر بہی تصور کریگا۔ مگر ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال جامہ سے باہر ہو کر بغلین بجاتے کہتے پہرتے ہین کہ تو ہماری فتح ہوئی اور اس پر بہی بس نہین کی بلکہ اعلان الحق کے صفحہ ۹ پر چند اور پیشگوئیون کے بعد پہر عام مرزائیون کو یہ اعلان دیا ہے کہ اگر تمام مرزائی میرے ساتہہ مقابلہ کرینگے تو سب کے سب ہلاک ہو جاوینگے میرے خیال مین تو ایسے خبط کو اس کو دور ہی سے سلام دینا چاہیئے مگر چونکہ اس مین عوام کالانعام پر حق مشتبہ ہونیکا اندیشہ ہے اس لئے مین بڑی خوشی سے ڈاکٹر صاحب کے اس اعلان کو قبول کرتا ہون اور مباہلہ کے لئے تیار ہون اور یقین کرتا ہون کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب بیشک مامور من اللہ مثیل المسیح اور مہدی دین متین تہے اور ان کے مقابل مین ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے مقابل مین بلعم تہا اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل مین مسیلمہ کذاب تہا ویسا ہی مرزا صاحب کے مقابلہ مین ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہے۔

اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور فانتظروا انی معکم من المنتظرین پڑہتے پڑہتے فوت ہو گئے اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان الہام زندہ رہ گئے اور عوام اشتباہ مین پڑ کر مرتد ہو گئے تہے وہی معاملہ اب بہی ہے اور یہ قدیم سے سنۃ اللہ ہے کہ ہر مامور اور ہر نبی کیوقت کچہہ ایسے واقعات پیش آجاتے ہین کہ عوام تذبذب اور تردد مین پڑ جاتے ہین جیسے کہ مسیح ابن مریم کا واقعہ جو انجیل مین مفصل لکہا ہے اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلہم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین (سورہ عنکبوت)

کیا گمان کیا ہے لوگون نے کہ یہ چہوڑے جاوینگے اتنی ہی بات پر کہ منہ سے کہدیوین ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین

[1] ڈاکٹر نے یہ بڑا غضب کیا ہے کہ اپنے توہمات تو لکہدئے اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات متعلق وفات آپ نے نہین لکہے۔

اور البتہ تحقیق آزمایا تہا ہم نے ان لوگون کو کہ پہلے ان سے تہے۔ پس البتہ ظاہر کر دیگا اللہ ان لوگون کو کہ سچ بولے ہین اور البتہ ظاہر کر دیگا جہوٹون کو۔ اور ممکن ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے الہامات پر مغرور ہو کر اپنے پہلو بچا کا کچہہ سمجہہ کر میرے ساتہہ مباہلہ منظور نہ کرین اس لئے مین صرف انکی اطلاع کی غرض سے چند اپنے الہامات یہان لکہدیتا ہون تاکہ انکو معلوم ہو جائے کہ وہ مجہہ ناچیز سے کس بات مین فوقیت رکہتے ہین۔

(۱) الہام مورخہ ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء یعیسی ابن مریم ہل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء (۲) یٰسین والقرآن الحکیم - انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم - لتنذر قوما ما انذر آباءہم فہم غافلون لقد حق القول علی اکثرہم فہم لا یؤمنون الی مالک لا اعبد الذی (۳) موسی علیہ السلام (۴) انی مع سلیمان (۵) ولی اللہ خلیفۃ اللہ الرسول (۶) پہیل گیا تاثیر یا ابراہیم (۷) امیر المومنین محمد یمین (۸) ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک۔

خواب مورخہ ۱ - مئی ۱۹۰۶ء دیکہا کہ میرے ہاتہہ مین ایک کتاب ہے اور اس مین میرے نام ایک خط درج ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اے محمد یمین تجہہ کو معلوم ہو کہ الہامات کی مثال ایک بڑے ریگستان[1] کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان مین بہت ہی سنبہل کر قدم رکہنا چاہیئے تم کو معلوم ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف اسی بیابان مین یک لخت جان قربان کر کے منزل مقصود کو پہونچ گیا اور وہ دوسرا (عبدالحکیم) ہلاک ہو گیا پس تم کو چاہیئے کہ جسطرح ممکن ہو اس میدان مین ہوش سے چلو تا ہلاک نہ ہو جاؤ۔ تمت بالخیر راقم اللہ۔ اس کے بعد چند روز تک میری حالت جو ہوئی اس کی تحریک یہان ضرورت نہین اور الہامات ۲ و ۶ پورے ہو چکے ہین ایک مین چند مخالفین کی ہلاکت کا اشارہ تہا اور دوسرے مین قادیان مین بیماری آنے کا اشارہ تہا۔ باقی القاب وخطاب جو ان الہامات مین میری نسبت ہین ان کی تاویل جو ڈاکٹر نے اپنے الہامات مین کی ہے وہ ہی میرے لئے کافی[2] ہے۔ اور اگر مین اپنے سب الہامات ورویاء تحریر

[1] میرے خیال مین الہامات کو ریگستان سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ ریگستان مین اکثر راستہ گم ہو جایا کرتا ہے۔ محمد یمین
[2] جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسی یا موسی رکہتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو ان کی سعادت اور برکت سے حصہ مل جائیگا مختصراً ماخوذ از رسالہ عبدالحکیم خان۔

کردن جو اکثر پورے ہو چکے ہیں اور بعض باقی ہیں تو ڈاکٹر صاحب کو سخت ندامت ہوگی اور وہ یقین کریں گے کہ ان کی مثال اس چوہے کیطرح ہے کہ جو صرف ایک ہلدی کی بیخ سے پنساری بن بیٹھا تھا اور میں حلفاً تحریر کرتا ہوں کہ دو دفعہ دیدار خداتعالے کا بھی نصیب ہوا ایک دفعہ بذریعہ خواب اور دوسری دفعہ بحالت کشف دیکھا کہ چند مخالفین مرزا صاحب کی توہین کر رہے ہیں اور خداتعالے نے ان مخالفین کو مخاطب کر کے سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ فاذنوا بحرب من الله جو چند روز میں یکے بعد دیگرے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور صرف ایک اون میں سے سخت بیمار اور مصائب کے بعد تائب ہو کر صحتیاب ہوا۔ خدا شاہد حال ہے کہ جب اپنے گریبان میں منہ ڈالتا ہوں تو ان الہامات کو قلم لکھنے سے رک جاتا ہے مگر صرف ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی خاطر مجبوراً لکھدئے گئے ہیں تاکہ اون کو معلوم ہو جاوے کہ مقابل اون سے بڑھکر ملہم ہونے کا مدعی ہے۔

اب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو چاہیئے کہ جس وقت میرا اشتہار اون کو پہونچے فوراً اپنا مضمون مباہلہ چھاپکر بذریعہ رجسٹری چند پرچے میرے پاس بھیجدیں پھر اس کے بعد میں بھی اپنا مضمون مباہلہ چھاپ کر چند پرچے ان کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجدونگا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو میعاد یا صورت ہلاکت یا عذاب ڈاکٹر صاحب مقرر فرمادیں گے مجھے منظور ہوگی بشرطیکہ طرفین کے لئے مساوات ہو

اب آپکا کوئی حق نہیں ہے کہ جبتک میرے ساتھ فیصلہ نہ ہوے آپ کسی اور احمدی کو مخاطب کریں۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے اون سے کوئی ذاتی رنجیدگی نہیں ہے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تمام مرزائیوں کو اپنے مباہلے سے ڈرایا ہے اور سکوت میں التباس حق ... ... کا اندیشہ ہے۔ اسلئے میں نے بھی بالمقابل اعلان دیدیا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب واقعی مسیح ابن مریم ہو کر دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے آئے ہیں اور مرزائی جیساکہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں گمراہ ہیں تو میں بھی ہلاک ہو جاؤنگا اور ڈاکٹر صاحب کی مسیحیت پہلے سے زیادہ متیقن ہو جاویگی۔ امید کہ ڈاکٹر صاحب اب اس مقابلہ میں تاخیر نفرمائینگے تاکہ مرزائیوں کا خاتمہ ہو کر آپکے مسیحیت کا علم بلند ہو جائے آپکے رسالہ کانا دجال کا میں نے رد بھی لکھدیا ہے مگر جب مباہلہ سے خود فیصلہ ہو جائیگا اسلئے اس کا طبع کرانا ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ اس مباہلہ میں اگر میں مرگیا تو میری تحریر بھی خود ہی رد ہو جاویگی خواہ آپ زر سے کیوں نہ چھپی ہو۔ اگر خداتعالے نے آپ کے مسیحیت کو رد ہو جاوینگی اب علمی مقابلہ کی ضرورت نہیں ہے اب آسمانی ٹیسٹ سے فیصلہ کی ضرورت ہے۔

الراقم

محمد یمین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ داتہ ضلع ہزارہ۔

سراج الاخبار کے اعتراض کا جواب

بدر میں حضرت خلیفۃ المہدی کی زبانی لکھا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کی مفاتیح کا ذکر فرمایا مگر آپنے وہ چابیاں نہ دیکھیں اور چلدئے اسپر سراج لکھتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم کنز العمال ... ... سے وہ حدیث بعینہ نقل کرتے ہیں۔

کتاب الغزوات من قسم الافعال جزو ۵ ۲۷۸

عن البراء بن عازب قال لما كان حيث امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفر الخندق عرضت لنا في بعض الخندق صخرة عظيمة شديدة لا تاخذ منها المعاول فاشتكينا ذلك الى رسول الله صلعم فجاء رسول الله صلعم فلما رأى ها القى ثوبه واخذ المعول فقال بسم الله ثم ضرب ضربةً فكسر ثلثها وقال الله اكبر اعطيتُ مفاتيح الشام والله انى لابصر قصورها الحمر الساعة ثم ضرب الثانية فقطع الثلث الاخر فقال الله اكبر اعطيتُ مفاتيح فارس والله انى لابصر قصور المدائن الابيض ثم ضرب الثالثة وقال بسم الله فقطع لقية الحجر وقال الله اكبر اعطيتُ مفاتيح اليمن والله انى لابصر ابواب صنعاء من مكانى هذا الساعة

پھر فتح الباری میں بھی حدیث باسناد حسن مندرج ہے اس کو پڑھ لینے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مجھے شام۔ فارس یمن کے خزائن کی چابیاں دی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آپنے پائیں؟ اس کے جواب میں معترض کا قول نقل کیا جاتا ہے۔

شہر مدائن جو دارالخلافہ خاندان کسریٰ کا تھا بعہد حضرت عمر بن سعد بن ابی وقاص جرنل کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ اور یزدجرد شاہ خاندان کسریٰ شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور قلعہ ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے قبضہ میں آیا اور شام کو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے فتح کیا۔ اور یہ احادیث نقل کی ہیں کہ لتفتحن عصابة من المسلمين كنز آل كسرى الذى فى الابيض اور اذا هلك كسرى فلا يكون كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده۔ والذى نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما فى سبيل الله۔ یہ ہمارے خلاف نہیں کیونکہ ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی کریم صلعم کے بعد ہی ہوگا بلکہ یہ حدیثیں اپنی ظاہری منطوق کے لحاظ سے یہ کہہ رہی ہیں کہ سب کچھ نبی اکرم صلعم کے سامنے ہوگا۔ دوم۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ اصل پیشگوئی جو فرمائی گئی ہے۔ وہ تو "اعطیت" سے ہے اب اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ لتفتحن عصابة من المسلمين اور لتنفقن كنوزهما جس سے ثابت ہوا کہ نبی کی ذات خاص سے وعدہ ہو تو ضروری نہیں کہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو بلکہ بعد میں اس کے خلیفہ کے ہاتھ پر بھی ہو سکتا ہے۔

دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ موسے علیہ السلام کو ملک شام پہنچانے کا کوئی وعدہ نہ تھا۔ توریت میں سے جو حوالہ دیا گیا ہے وہ بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اس میں لکھا ہے "میں نے تجھے دیا کہ تو اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے" آپ "تجھے دیا" پر غور کریں۔ کیونکہ ہمارا سوال یہ ہے کہ موسے علیہ السلام کو وہ ملک ملا؟ کیا انہوں نے اپنی آنکھ سے اسے دیکھا بے شک اس کے آگے ہے۔ پر تو اس پار جا کر اس میں داخل نہ ہوگا مگر داخل نہ ہونے نہ دیکھنے کا نقیض تو نہیں داخل نہ ہوتے۔ مگر دیکھ تو لیتے۔ پھر جب قرآن مجید میں صاف موجود ہے يا قوم ادخلوا الارض المقدسة التى كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين یہاں کتب اللہ لکم صاف ظاہر کرتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ زمین لکھی گئی تھی مگر وہ تو بیچ ہی جنگل میں مر گئے پس ہمارا مدعا ثابت ہو گیا جو یہ ہے کہ جس سے وعدہ کیا جائے اسی کو ملنا ضروری نہیں۔

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ گالیاں ہیں جن کا جواب ہم "السلام" سے دیتے ہیں۔ (اکمل)

[illegible]

ہمارے معاصر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور صاحب قادیانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۶ مئی کی صبح کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے ہمیں ان کے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضےٰ صاحب اور ان کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سے بھی تعارف کی عزت حاصل تھی۔ مرزا غلام مرتضےٰ صاحب اعلیٰ پایہ کے طبیب بھی تھے۔ رئیس بھی تھے اور صاحب رسوخ بھی تھے چنانچہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں آپ نے گورمنٹ کو کسی قدر فوجی امداد بھی دی تھی۔ مرزا غلام قادر صاحب کو جب ہم نے دیکھا، وہ سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع گورداسپور تھے۔

مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپکی عمر ۲۲-۲۴ سال کی ہوگی اور ہم چشمدید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔ ۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپکے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی ان دنوں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے ۱۸۸۱ء یا ۱۸۸۲ء میں آپنے براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان دیا اور ہم اس کتاب کے اول خریداروں میں سے تھے لیکن افسوس کہ مرزا صاحب کی عمر تمام ہو گئی اور کتاب ناتمام رہی[1] ۱۸۹۲ء کے قریب جب ہم کشمیر میں افسر محکمہ ڈاک و تار تھے۔ تو ہم نے سنا کہ آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا جس پر وہ اخیر عمر تک قائم رہے بلکہ پچھلے پانچ چار سال میں آپنے سری کرشن مہاراج کا اوتار ہونے کا اعلان بھی دیا۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ آپکے دعاوی خواہ دماغی استغراق کا نتیجہ ہوں مگر آپ بناوٹ اور افترا سے بری تھے مسیح موعود یا کرشن کا اوتار ہونے کے دعاوی جو آپنے کئے ان کو ہم ایسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ منصور کا دعوےٰ[2] اناالحق تھا۔ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب جیسے عالم و فاضل بزرگ اور خواجہ جمال الدین بی۔ اے اور خواجہ کمال الدین بی۔ اے اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے جیسے نئی روشنی کے تعلیم یافتہ اصحاب ان کے مریدان باصفا کے حلقہ میں ہیں۔ گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل ہوئی مگر ہم انکو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے ہم نے ایک بار آپکی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا کہ اگر ان بحثوں کو جو آپ ہم مذہبوں یا غیر مذہبوں سے کیجاتی ہیں چھوڑ کر آپ اپنی زندگی میں قرآن مجید کی ایک تفسیر[3] لکھ جائیں اور سر سید مرحوم کی تائید کر کے علیگڈھ کالج کو یونیورسٹی تک پہنچا جائیں تو آپکے یہی دونوں دینی اور دنیاوی کام اعجاز مسیحائی سے کم نہ ہونگے اسپر مولوی عبدالکریم نے ہمیں لکھا کہ حضرت اقدس[4] آپکو قادیان میں بلاتے ہیں مگر افسوس کہ ہم وہاں تک پہنچ نہ سکے۔

مرزا صاحب اپنے بزرگوں کی طرح گورمنٹ انگریزی کی پوری وفادار رہا۔ اور تمام ملکی بہی خواہوں کیطرح ہندوں اور مسلمانوں کے باہمی اتفاق کے خواہاں رہتے چنانچہ اپنے آخری وقت پر ایسا ہوا کہ بہت سے اراکین قوم ہنود سے اس غرض کیلئے بہی ملتے رہے۔ (زمیندار)

[1] کتاب کمل ہے۔ [2] منصور اور دیگر انبیاء کے دعوی میں جو مابہ الامتیاز ہے وہ بتائیں [3] آپ کسی امام کا نام بتائیں جس نے تمام قرآن کی تفسیر لکھی ہو۔
[4] خدا کے مامور مشوروں کی ماتحت نہیں ہوتے۔

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح و دیگر بزرگان ملت اپنے اپنے منصبی کام میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی روح القدس سے تائید کرے۔

درس قرآن۔ حقائق آگاہ سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں مولانا کا طرز بیان نہایت دلچسپ اور وسیع واقع ہوا ہے آپکو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ربط اور فصاحت و بلاغت کے بارہ میں ایک خاص علم دیا ہے قادیان میں رہنے والے احباب کو قرآن سیکھنے کے لئے نہایت عمدہ موقعہ ہے مولانا صاحب نہایت باقاعدہ درس دیتے ہیں پہلے الفاظ کی تشریح فرماتے ہیں پھر آیتہ کے معنے بیان کرتے ہیں پھر دوسری آیات سے اس کا ربط بتاتے ہیں اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں اگر اول سے آخر تک توجہ رکھی جائے تو معلومات میں بہت سی ترقی ہو سکتی ہے۔

ریویو۔ انشاء اللہ چند دنوں تک شائع ہو جائیگا اور احمدی اسمیں حضرت علامہ اور فاضل امروہی اور مولانا محمد علی صاحبان کے مضمون دربارہ وفات مسیح موعود پڑھکر ایمانوں میں ایک خاص تقویت حاصل کرینگے۔

اس ہفتے میں بہت سے احباب دہلی۔ علیگڈہ۔ میرٹھ آگرہ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے۔ بیعت کا سلسلہ بڑے زور سے جاری ہے۔ اور کئی نئے آدمی بیعت کر رہے ہیں۔ اللّٰہم زد فزد۔

مخدومی ایڈیٹر صاحب بدر ۲۰ جون بھیرہ تشریف لیگئے ہیں۔

اطلاع دہ کرنال میں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم ہوگئی ہے اس واسطے ضلع کرنال کے تمام احمدی احباب کی خدمت میں لکھا جاتا ہے کہ وہ چودہری غلام مرتضےٰ صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کر کے اپنے اپنے شہر اور گاؤں میں ضلع کرنال کے انجمن احمدیہ کے ماتحت شاخیں قائم کریں اور اپنے سلسلہ کے تعلقات کو بڑھا دیں۔ والسلام

اسسٹنٹ سکرٹری

جلسہ انجمن احمدیہ پٹیالہ یوں تو خدا کے فضل سے ہر جمعہ کے ادائیگی کے بعد انجمن کا اجلاس ہوتا ہے جسمیں انجمن کی بہبودی کی تجاویز سوچی جاتیں اور کبھی ایک امر مشورہ سے طے کئے جاتے اور اخبارات وغیرہ پڑھی اور سنائی جاتی ہیں نیز ہر روز صبح بلاناغہ مسجد احمدیہ واقعہ ڈہک بازار میں درس قرآن شریف دیا جاتا ہے مگر آج تاریخ ۱۴۔ ماہ جون ۱۹۰۸ء بروز ایتہ بوقت ۸ بجے صبح حکیم شیخ محمد عباد اللہ صاحب کے بیرونی مکان پر (جو بر لب شرک واقع ہے) ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں جمیع احباب انجمن شامل ہوئے اور بعض دیگر غیر احمدی اور بعض ہندو اور سکھ صاحبان بھی موجود تھے اولاً مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے قرآن شریف کا وعظ فرمایا بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے محامد و محاسن نہایت احسن طریقہ سے بیان فرمائے اور حضور اقدس کی پاک زندگی کے حالات اور خدمات دین کا اظہار فرمایا۔ اور ان مخالفوں کی جو آجکل مدعی الہام بن رہے ہیں کافی اور شافی تردید کی مولوی صاحب کا وجود جماعت پٹیالہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے بعد ازاں مولوی صاحب ممدوح نے حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ اول سے اخیر تک پڑھکر سنائی جس رقیق القلبی کے ساتھ جماعت نے اپنے پیارے امام کی وصیت سنی وہ انہیں سے پوچھنے کے قابل ہے۔ ازاں بعد مولوی شیخ عبد الصمد صاحب سالم نے حضرت اقدس کی نعت میں اور مخالفین [illegible] خاکسار [illegible] سکرٹری انجمن پٹیالہ

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی ۔ درہ درانی ۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں ۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل سے تو احید اور تراتھیں کو

ضبط نہیں کر سکتا ۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک عالم پر بٹھا دی ۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر دشمنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالف پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں ۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اسی اچھی ہوئی کتاب بے جلد بجائے بجز روپے (۵ روپیہ) کے ۴ر اور مجلد بجائے چھ روپے کے تین روپیہ میں دی جاتی ہے۔ یہ موقعہ پھر نہ ملیگا ۔ جلد منگوا لو۔

در ثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا جو کہ پتھر سے پتھر دل کو موم کر دیتی ہیں مجموعہ مجلد ۸ر کی بجائے ۴ر اور بے جلد بجائے ۶ر کے ۳ر

نربھے کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن مور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے ۔ بہت عمدہ ہندی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے ان کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے قیمت ۸ر ۔ احباب جلدی منگوائیں

درشن لیلا ہندی نظم ۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ ۔ جسمیں لیکھرام

کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں ۔ قیمۃ ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے قیمت غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قیمۃ ۸ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اُسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے ۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقاید کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمتہ ۳ر

فتح دین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ۔ قیمت ۳ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد ۲ر اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر کامل چار نسخہ خریدنیوالے کو محصول معاف اور جو نسخہ کامل کے خریدار ہوں کو بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ ۔

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

سفرنامہ کشمیر

تمام اخبارات بالاتفاق تسلیم کر چکے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۸ء کے علمی تحفوں میں سفرنامہ کشمیر ایک لاجواب اور دل خوش کن تحفہ ہے کشمیر کے متعلق آج تک کوئی کتاب اردو زبان میں بطور سفرنامہ کشمیر تصنیف نہیں ہوئی جن لوگوں کو کشمیر کی سیاحت ۔ اس کے رسم و رواج ۔ باشندوں کے حالات اور اس کی قدرتی دلچسپیوں سے حظ اٹھانے کا شوق ہو وہ اسے ضرور منگوائیں ۔ اکثر علم دوست اور شوقین حضرات جو اس سال کشمیر گئے ہیں سفرنامہ کی ایک ایک جلد بھی بطور رہنما ساتھ لے گئے ہیں ۔ کاغذ لکھائی ۔ چھپائی سب عمدہ ۔ حجم یک صد صفحہ ۔ قیمت معہ خرچ ڈاک ۸ر

المشتہر

مینجر کشمیری میگزین ۔ لاہور

۱۷ اگست ۱۹۰۸ء

کا انتظار اس لئے بے چینی سے کیا جا رہا ہے کہ لاہور کا مشہور پولیٹیکل اور صلح کل اخبار پنجہ فولاد اپنے قدردانوں کے اصرار سے دوبارہ جاری ہونیوالا ہے اس اخبار کے اجراء کے دو بڑے اغراض مقصد ہیں ۔ پبلک کی شکایات اور کے ساتھ گورنمنٹ ۔۔۔ تک پہنچانا اور ہندو و مسلمان کے اتحاد و اتفاق کا ساعی ہونا جو لوگ پنجہ فولاد کی تحریروں سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اخبار کس آزادی اور متانت اور مناسب نکتہ چینی کے ساتھ گورنمنٹ اور پبلک کی خدمت بجا لاتا رہا ہے قیمت سالانہ ۴ر ہے ۔ درخواست جلد بھیجئے تاکہ محبان وطن کے حالات کا سلسلہ جو اخبار کے ساتھ لازمی طور پر شائع ہوا کریگا ۔ شروع ہی سے آپکے پاس پہونچتا رہے ۔

المشتہر

مینجر اخبار پنجہ فولاد ۔ لاہور

نظم مستورات } مستورات کے لیے ہر ۱ر

کامن احمدی } (الاولاد) قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری } طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ار

کامن احمدی } قیمت ۱ر

ضمیمہ ۔ میرا احمد نور صاحب کابلی سے پاکر روپے تولہ کے حساب سے منگوائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

امروز قوم من نشناسد مقام من

روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

مورخہ ۲ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ - جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

جلد ۷ — نمبر ۲۶

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا — ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ — دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

انبؤ الزلزلہ

آجکل اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ زلزلہ ہماری زندگی میں آئیگا اور وہ نہیں آیا ۔ سو اس کے متعلق ہم وہ کلمات طیبات نقل کرتے ہیں جو ۲۴ - مئی کے بدر میں قبل از وصال حضور مغفور نے فرمایا تھا ۔

فرمایا ۔ حقیقۃ الوحی پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم میں منسوخ فرما دیا ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔ یؤخرہ الی اجل مسمّیٰ ۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحو اللہ ما یشاء پر ہمارا ایمان ہے جوتشی کیطرح نہیں وہ ایک حکم بھیج دیتا اور رات کو اس کے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من اٰیۃ والی آیۃ اسپر گواہ ہے آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے کہ صدقہ و استغفار سے رد بلا ہوتا ہے بلا کیا چیز ہے یعنے وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادے میں مقدر ہو چکا ہے اب اس بلاء کی اطلاع جب کوئی نبی دے تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے وہ تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل نہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں ۔ دیکھو جہاں ہم نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی توبہ استغفار تضرع و صدقہ کیطرف توجہ دلائی ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ عظیم بلا ٹل سکتی ہے افسوس لوگ ہماری سے مسائل کو بھی بھول گئے ہیں ۔ وما کان اللہ معذبہم و انتم فیہم ۔ ۔ ۔ [illegible] ۔ ۔ ۔ پر اعتراض کرتے ہیں ۔ اللہ ہدایت کرے ۔

ہمارے ہمعصر

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیون تت دیو سماج کا آرگن لکھتا ہے ۔ میں اپنے پرمپوجیہ بھگوان دیو گورو شری دیو گورو بھگوان کی ہدایت کے موافق یہ چند سطور آپکی خدمت میں تحریر کرتا ہوں ۔

دیو سماج کے بانی اور پریذیڈنٹ اور ہم کئی ایک ان کے پیروؤں نے جو ان دنوں اس مقام میں ہیں ۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر کو بہت افسوس کے ساتھ سنا ہے اگرچہ مرزا صاحب سے ذاتی طور سے ہماری کوئی واقفیت نہ تھی لیکن پھر بھی ہمیں جہاں تک ان کی کئی خوبیوں سے اور خصوصیتوں کو اور طرح سے جاننے کا موقعہ ملا ہے ان کے لحاظ سے ہم لوگ انہیں تعظیم کا مستحق خیال کرتے ہیں ۔

وہ اسلام کے مذہبی لٹریچر کے خصوصیت سے عالم تھے ۔ سوچنے اور لکھنے کی اچھی طاقت رکھتے تھے کتنی ہی بڑی بڑی کتابوں کے مصنف تھے ہمارے ہادی سے اگرچہ ان کی ملاقات نہ تھی ۔ مگر وہ آج سے شاید اٹھارہ برس پہلے ان کے رسالہ پنجاب ... میں چھپنے کے لئے اپنے بعض مضامین بھیجا کرتے تھے ۔ ... مرزا صاحب اپنے ... [illegible] ... تھے اس لئے انہیں اپنی راہ میں بہت سخت مخالفتیں اور بدنامیاں سہنی پڑیں مگر وہ ان پر قائم رہے یہ امر عجیب ہے ۔ اور سوچنے کے قابل ہے کہ ان کی یہ مخالفت اور بدنامی سب سے زیادہ ان لوگوں کی طرف سے ہوتی رہی کہ جو اسی معبود کی پرستش اور اس کی کلام کی پیروی کا دم بھرتے ہیں ۔ کہ جس کی ستائش اور جس کے دین کی حمایت کے لئے مرزا صاحب مرحوم اپنی طاقتوں کو نہایت جوش اور سرگرمی کے ساتھ خرچ کرتے رہے ہم لوگوں نے نہایت دلی دکھ کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ ان کی وفات کے سبب سے بہت افسوسناک اہم اور سنجیدہ موقعہ پر بھی ان کے کٹر سے مخالف اپنی نہایت ادنےٰ اخلاق کا اظہار کرنے سے نہ رکے ۔

ہم لوگ مرزا صاحب کی اس افسوسناک وفات پر ان کے کنبے اور ان کے عزیز پیروؤں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور آپکے بہت مشکور ہوں گے اگر آپ ہمارے اس اظہار کو ان تک پہنچا دیں گے ۔

الراقم

آپکا دلی خیرخواہ گورمکھ سنگھ ۔ بی ۔ اے

سکرٹری دیو سماج

ہدیۂ ثاقب

جب حضور مغفور لاہور مین نزول فرما ستھے تو نیاز مند اکمل کی نظم فراق حبیب کو ملاحظہ فرما کر فصاحت و بلاغت سکے نجم ثاقب ہمارے دوست جناب محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلہ نے مفصد ذیل نظم معہ کسی قدر نثر کے جس مین اس ننگ جماعت احمدیہ کے کلام کی داد دیگئی تھی۔ ارسال فرمائی تھی مگر افسوس کے ساتھ اس بات کی معذرت کرنی پڑتی ہے کہ وہ جلد مدرج نہ ہو سکی لیکن تاہم یہ دیر درنگ ان اشعار آبدار کی چمک دمک مین کچھ فرق نہین ڈال سکتی اس سلئے آج کے درج اخبار مین انشاء اللہ گرامی کو درج کر دیا جاتا ہے اُمید ہے کہ نور ایمان کی چمک اہل نظر کی نظر کو روشن کر دیگی۔

بل بے اقبال زہے بخت جوان لاہور
اللہ اللہ جوان بختۂ شان لاہور

خیر مقدم کے لئے کیون نہ بچھا آنکھین
شکر یزدان مین نہ کیون تر ہو زبان لاہور

آج لاہور کا دنیا سے نرالا ہے سمان
ہے انوکھا ہی تماشائے جہان لاہور

اسپہ ہین آج سپہ چار دہم کے جلوے
آج ہے بدر اتم نور فشان لاہور

بام و در اس کا ہوا نور خدا سے روشن
بقعۂ نور ہے ہر ایک دکان لاہور

اپنا داؤد جو گاتا ہے سرود توحید
آج ہے نغمہ زن و زمزمہ خوان لاہور

موم کرنے کو دلون کے یہ براہیم آیا
چھوڑ دین سنگدلی اب تو بتان لاہور

جی اوٹھے مردہ دلو آج دم عیسیٰ سے
آگئی ہے تن لاہور مین جان لاہور

وہ مسیحائے محمدؐ وہ غلام احمدؐ
وہ شہ عرش نشین عرش نشان لاہور

جوہری احمد والا گھر آئے بن کر
گوہر و لعل اگلنے کو ہے کان لاہور

احمد پاک کا حسن سخن کے بیان شیرین
کیا عجب شستہ و شیرین ہو زبان لاہور

کون رنجور رہی غفلت کا مداوا کرتا
تھا یہی چارہ گر درد نہان لاہور

اپنے مہدی کے یگانہ کے دعوے ہین دہی
آج کس نمار مین [illegible] غلبان لاہور

ان کے دعوے کے براہین و دلائل سنکر
ہے یقین ہم کو بدل جائے گمان لاہور

ظل احمدؐ کہو ثاقب اسے یا بال ہما
مرکز یمن و سعادت ہے مکان لاہور

عمر مبارک مطابق الہام ہوئی

رسالہ ریویو ایلیز ماہ اپریل ۱۹۰۸ء جلد ۷ صفحہ ۱۴۵ مین حضرت صاحب کے ایک اشتہار کی نقل مین صاف لکھا ہے کہ

”مین آج کی تاریخ سے جو ۱۹ ... ۱۸۹۷ء ... مین مجھ مین شعر ... کے قریب ... جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کی عمر اسی الہام کے بالکل مطابق ہے کہ مین تیری عمر ... اسی برس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ“

(حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی سالون کے مطابق ۷۴ سال سے کچھ زیادہ اور قمری سالون کے مطابق ۷۷ سال۔ غلام نبی بیانوالی

ایک دجل

کسی بد باطن نے اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھ کر پبلک کو دھوکہ دیا ہے اور وطن مین ایک نہایت گندہ مراسلت چھپوائی ہے افسوس کہ اس قسم کی خباثت کے اظہار کے لئے وطن مخصوص ہو معلوم نہین کہ چار لاکھ سچے مسلمانون کا دل دکھانے مین کیا مزا آتا ہے ہمین بٹالہ سے جناب عبدالغنی صاحب افسیر ڈاکخانہ اور مولوی محمد رفیعی خان سکرٹری انجمن احمدیہ نے یقین دلایا ہے کہ اس نام کا دروازہ شیر انوالہ مین کوئی احمدی نہین کیا وطن اس کی تلافی کریگا۔

غلط علیہ الالام

مرتد ڈاکٹر نے لاہور مین جو لیکچر دیا اس کے متعلق ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اُس نے کہا کہ ” میرے الہام یقینی اور قطعی نہین ہوتے میرے تمام الہامات سچے ہوتے ہین اس پیشگوئی مین مجھ سے سہو ہوگیا ہے کہ میں نے ”تک“ کی بجائے ”کو“ لکھدیا تھا۔ مجھے معلوم نہین تھا کہ کونسی تاریخ تھی یہ میں نے اپنی طرف سے ۱۴ ساون سمجھ کر لکھدی تھی زبانی کہنے اور لکھنے مین غلط ملط ہوگیا۔

شاید وہ تاریخ ۵ ہر مئی ہی ہو

اخیر مین ہمارے ... عام مسلمانون کو مخاطب کرکے کہا ہے کہ پہلے ڈاکٹر سے اپنی پوزیشن صاف کراؤ کیونکہ جو شفاعت رسول کا منکر اور حضرت عیسیٰ کی دفات کا قائل ہو کیونکر آپ کو ایسے مسلمانون کے پلیٹ فارم پر کھڑا کر سکتا ہے۔

مسیح موعود سلمان تھا

ماسٹر عبدالعزیز صاحب لکھتے ہین کہ حضور علیہ السلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۴ کے حاشیہ در حاشیہ مین یون تحریر فرماتے ہین ”میرے خاندان کی نسبت ایک اور وحی آلہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے۔ سلمان منا اھل البیت ترجمہ سلمان یعنے یہ عاجز جو دو صلح کی بنیاد ڈالتا ہے ہم مین سے ہے جو اہل بیت ہین یہ وحی آلہی اس واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیان اس عاجز کی سادات سے تھین اور دو صلح سے مراد ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کے اندرونی فرقون مین ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اٹھ جائیگا اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنون کے ساتھ ہوگی کہ بہتون کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جاوے گی اور وہ اسلام مین داخل ہو جائین گے۔ تب خاتمہ ہوگا“

حضرت اقدس نے اپنی وفات سے چند دن پہلے اسلام کے اندرونی فرقون کے رؤسا کو دعوت کی۔ پھر عین خدا کی وحی کے مطابق اسلام کے بیرونی مخالفون کے سامنے پیغام صلح پیش کیا جبوقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام پیغام صلح لکھ چکے تو آپ نے فرمایا۔ اب مین اپنا کام ختم کر چکا ہون۔ حقیقۃ الوحی کی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ اندرونی فرقے سے صلح آپ کے ہاتھ سے ہوگی چنانچہ عمائد و امراء لاہور کو بلا کر دعوت دی پھر دوسری صلح جو بیرونی فرقے سے ہونی تھی وہ ان کے ذریعہ سے ہوگی چنانچہ وہ لیکچر انہی کی طرف سے ہوا۔

تاریخ وفات

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب تو صاف روشن ہے جس کے اعداد ابجد سے زمانہ بعثت ۱۸۸۳ء براہین کے چھپنے کا معلوم ہوتا ہے آپکی وفات کی تاریخ بھی الہامون سے جیسا کہ اکمل صاحب نے نکالی ہے نکل سکتی ہے مگر خاص کر حضور انور کے اسم مقدس مین اس عاجز نے غور کی ہے تو (مرزا غلام احمد بروز نبی و مہدی و مسیح موعود) کے اعداد سے بھی تاریخ نکل آئی ہے جو ایک صداقت ہے

مدینۃ المسیح - خلیفۃ المسیح ۱۵ رمضان سے خود درس قرآن دیتے ہین (۲) ریویو کا خاص نمبر شائع ہوگیا ہے اسمین وفات کے متعلق ہر سہ بزرگان نے خوب مفصل لکھا ہے

- رفیع علی والمیال

مکانات ہر جو ۱۹۲۶ راجہ کرم سن [illegible]

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ سے واپس آتے ہوئے مختلف اسٹیشنون پر اتر کر تبلیغ فرما رہے ہین الحمد للہ ان کے لیکچرون کی خوبی کے متعلق بہت سے خطوط آرہے ہین

پیغامِ صلح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے میرے قادر خدا! اے پیارے رہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہلِ صدق و صفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔

امّا بعد ۔ اے سامعین ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

اے ہموطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں پس یہ اخلاقِ ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائیگی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائیگی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالیگی جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آبِ حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا سرچشمہ ہیں۔

خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورہ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ ربّ العالمین یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا ربّ ہے عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا یہ درحقیقت ان قوموں کا رد ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے ردّی کی طرح پھینک دیا ہے یا ان کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں جیسا کہ مثلاً یہودیوں اور عیسائیوں کا اب تک یہی حال ہے کہ جس قدر خدا کے نبی اور رسول آئے ہیں وہ صرف یہود کے خاندان سے آئے ہیں اور خدا دوسری قوموں سے کچھ ایسا ناراض رہا ہے کہ ان کو گمراہی اور غفلت میں دیکھ کر پھر بھی ان کی پروا نہ کی جیسا کہ انجیل میں بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں اس جگہ ہم ایک فرضِ محال کے طور پر کہتے ہیں کہ خدائی کا دعویٰ کر کے پھر ایسا تنگ خیالی کا کلمہ بڑے تعجب کی بات ہے کیا مسیح صرف اسرائیلیوں کا خدا تھا اور دوسری قوموں کا خدا نہ تھا جو ایسا کلمہ اس کے مونہہ سے نکلا کہ مجھے دوسری قوموں کی اصلاح اور ہدایت سے کچھ غرض نہیں۔

غرض یہودیوں اور عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ تمام نبی اور رسول انہیں کے خاندان سے آتے رہے ہیں اور انہیں کے خاندان میں خدا کی باتیں اُترتی رہی ہیں اور پھر بموجب عقیدہ عیسائیوں کے وہ سلسلہ الہام اور وحی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا اور خدا کے الہام پر مُہر لگ گئی۔

انہیں خیالات کے پابند آریہ صاحبان بھی پائے جاتے ہیں یعنی جیسے یہود اور عیسائی نبوت اور الہام کو اسرائیلی خاندان تک ہی محدود رکھتے ہیں اور دوسری تمام قوموں کو الہام پانے کے فخر سے جواب دے رکھا ہے یہی عقیدہ نوعِ انسان کی بدقسمتی سے آریہ صاحبان نے بھی اختیار کر رکھا ہے یعنی وہ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے کبھی باہر نہیں گیا۔ ہمیشہ اسی ملک سے چار رشی منتخب کئے جاتے ہیں اور ہمیشہ وید ہی بار بار نازل ہوتا ہے اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی اس الہام کے لئے خاص کی گئی ہے۔

غرض یہ دونوں قومیں خدا کو ربّ العالمین نہیں سمجھتیں ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ جس حالت میں خدا ربّ العالمین کہلاتا ہے نہ صرف ربّ اسرائیلیان یا صرف ربّ آریان۔ تو وہ ایک خاص قوم سے کیوں ایسا دائمی تعلق پیدا کرتا ہے۔ جس میں صریح طور پر طرفداری اور یکطرفہ بات پائی جاتی ہے پس ان عقائد کے ردّ کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ الحمد للہ ربّ العالمین۔ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہے ہیں

. . . .

. . . . . . بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وان من اُمّۃٍ الا خلا فیھا نذیر۔ یا کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔ سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں

اورتمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے یہ اس لئے ہوا کہ تاکسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی۔ تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں۔ لہٰذا اے ہموطن بھائیو! یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے پیغام صلح بادب تمام آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور بصدق دل دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبوں کے دلوں میں خود الہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپ کے دلوں پر کھول دے تا آپ اس دوستانہ تحفہ کو کسی خاص مطلب اور نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرماویں۔ عزیزو!

آخرت کا معاملہ تو عام لوگوں پر اکثر مخفی رہتا ہے اور انتقال

پر عالم عقبیٰ کا راز کھلتا ہے جو مر نے کے پیا ر ے

ہیں مگر دنیا کی نیکی اور بدی کو ہر ایک دوراندیش عقل

شناخت کر سکتی ہے۔

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دینگے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دینگے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائیگا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخی سے حقیر کرنا چاہیگی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچیگی۔ اور اگر کوئی ان میں سے اپنے ہمسایہ کی ہمدردی میں قاصر رہیگا۔ تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائیگا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی کو اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں زلزلے آ رہے ہیں قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی

دیوانوں کی طرح ہو جائینگے

سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو و مسلمان باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ کیونکر وقوع میں آسکتا ہے کہ صلح ہو جائے حالانکہ باہم مذہبی اختلاف صلح کے لئے ایک ایسا امر مانع ہے جو دن بدن دلوں میں پھوٹ ڈالتا جاتا ہے۔

میں اس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ درحقیقت مذہبی اختلاف صرف اس اختلاف کا نام ہے جسکی دونوں طرف عقل اور انصاف اور امور مشہودہ پر بنا ہو ورنہ انسان کو اسی بات کے لئے تو عقل دی گئی ہے کہ وہ ایسا پہلو اختیار کرے جو عقل اور انصاف سے بعید نہ ہو اور امور محسوسہ مشہودہ کے مخالف نہ ہو اور چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہیں ہو سکتے بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا۔ جس میں کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔

ماسوا اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نو خیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے کہ ویدوں کے بعد الہام الٰہی پر مُہر لگ گئی ہے مگر جو ہندو مذہب میں وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جن کے تابع کروڑہا لوگ اسی ملک میں پائے جاتے ہیں انہوں نے اس مُہر کو اپنے دعوے الہام سے توڑ دیا ہے جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ میں بڑی بندگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہیں۔ جن کا نام سری کرشن ہے۔ وہ اپنے ملہم ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور ان کے پیرو نہ صرف ان کو ملہم بلکہ پرمیشر کر کے مانتے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے باوا نانک صاحب ہیں جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک میں وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہیں جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہیں۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر الہام کا دعوے کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی میں لکھتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے حج بھی کیا اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے۔ کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں اور اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزّوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ وہ ہندوؤں میں صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے جو شخص اس کے وہ تبرکات دیکھے جو ڈیرہ باوا نانک میں موجود ہیں جن میں بڑے زور سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور پھر وہ تبرکات دیکھے جو بمقام گرو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں موجود ہیں جن میں ایک قرآن شریف بھی ہے تو کس کو اس بات میں شک ہو سکتا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب نے اپنے پاک دل اور پاک فطرت اور پاک مجاہدہ سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا جو ظاہری پنڈتوں پر پوشیدہ رہا اور انہوں نے الہام کا دعوے کر کے اور خدا کی طرف سے نشان اور کرامات

دکھلا کر اس عقیدہ کا خوب کھنڈن اور رد کر دیا جو کہا جاتا ہے کہ وید کے بعد کوئی الہام نہیں اور نشان ظاہر ہوتے ہیں بلاشبہ باوا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی۔ لیکن اس ملک کی یہی بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا کیونکہ وہ اسلام کی تعریف جا بجا کرتا ہے وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔ ہائے افسوس ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گزر بھی گیا مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔

بہرحال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی اور اس کا الہام کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اور خدا کے نشان اس کے برگزیدوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کی گواہی دے گیا کہ اسلام کی دشمنی نور کی دشمنی ہے۔

ایسا ہی [illegible] اس بات میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے یہ نہیں کہ اب وہ صفات قدیمہ اس کی معطل ہو گئی ہیں۔ میں تخمیناً تیس برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور میرے ہاتھ پر اس نے اپنے صدہا نشان دکھائے ہیں جو ہزارہا گواہوں کے مشاہدہ میں آ چکے ہیں اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں اور کوئی ایسی قوم نہیں جو کسی نہ کسی نشان کی گواہ نہ ہو۔

اب باوجود اس قدر متواتر شہادتوں کے یہ تعلیم آریہ سماج کی خواہ نخواہ ویدوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیونکر قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تمام سلسلہ خدا کے کلام اور الہام کا ویدوں پر ختم ہو چکا ہے اور پھر بعد اس کی صرف قصوں پر مدار ہے اور اسی اپنے عقیدہ کو ہاتھ میں لے کر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں کے سوا جس قدر دنیا میں کلام الٰہی کے نام پر کتابیں موجود ہیں وہ سب نعوذ باللہ انسانوں کے افترا ہیں حالانکہ وہ کتابیں ویدوں سے بہت زیادہ اپنی سچائی کا ثبوت پیش کرتی ہیں اور خدا کی نصرت اور مدد کا ہاتھ

ان کے ساتھ ہے اور خدا کے فوق العادت نشان ان کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں پھر کیا وجہ کہ وید تو خدا کا کلام مگر وہ کتابیں خدا کا کلام نہیں اور چونکہ خدا کی ذات عمیق در عمیق اور نہاں در نہاں ہے اس لئے عقل بھی اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ اپنے وجود کے ثابت کرنے کے لئے صرف ایک کتاب پر کفایت نہ کرے بلکہ مختلف ملکوں میں سے نبی منتخب کرکے اپنا کلام اور الہام ان کو عطا کرے تا انسان ضعیف البنیان جو جلد تر شبہات میں گرفتار ہو سکتا ہے دولت قبول سے محروم نہ رہے اور اس بات کو عقل سلیم ہرگز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ خدا جو تمام دنیا کا خدا ہے جو اپنے آفتاب سے مشرق کو مغرب کو روشن کرتا ہے اور اپنے مینہ سے ہر ایک ملک کو ہر ایک ضرورت کے وقت سیراب کرتا ہے وہ نعوذ باللہ روحانی تربیت میں ایسا تنگ دل اور بخیل ہے کہ ہمیشہ کے لئے ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم اور ایک ہی زبان اس کو پسند آگئی ہے اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کس قسم کی منطق اور کس نوع کا فلسفہ ہے کہ پرمیشر ہر ایک آدمی کی دعا اور پرارتھنا

مگر اس بات سے سخت نفرت کرتا ہے کہ بجز وید سنسکرت کے کسی اور زبان میں دلوں پر الہام کرے یہ ایسا معمہ یا ایسا سربستہ معما کی طرح ہے جو اب تک کوئی انسان اس کو حل نہیں کر سکا۔

میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخل اور تنگ دلی کا داغ لگاتی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی الہامی پر ایک زمانہ دراز گزر جاتا ہے تو اس کے پیرو کچھ تو بباعث نادانی کے اور کچھ بباعث اغراض نفسانی کے سہواً یا عمداً اس کتاب پر اپنی طرف سے حاشیے چڑھا دیتے ہیں اور چونکہ حاشیے چڑھانے والے متفرق خیالات کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ایک مذہب سے صدہا مذہب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور عجیب بات ہے کہ جس طرح آریہ صاحبان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمیشہ آریہ ورت ہی ازل سے ابد تک آریہ ورت تک ہی الہام الٰہی کا سلسلہ محیط رہا ہے اور ہمیشہ وید سنسکرت ہی الہام الٰہی کے لئے خاص کی گئی ہے اور وہ پرمیشر کی زبان ہے یہی یہود کا خیال اپنے خاندان اور اپنی

کتابوں کی نسبت ہے ان کے نزدیک بھی خدا کی اصلی زبان عبرانی ہے اور ہمیشہ خدا کے الہام کا سلسلہ بنی اسرائیل اور انہیں کے ملک تک محیط رہا ہے اور جو شخص ان کے خاندان اور ان کی زبان سے الگ ہونے کی حالت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرے اس کو وہ نعوذ باللہ جھوٹا خیال کرتے ہیں پس کیا یہ توارد تعجب انگیز نہیں ہے کہ ان دونوں قوموں نے اپنے اپنے بیان میں ایک ہی خیال پر قدم مارا ہے اسی طرح دنیا میں اور بھی کئی فرقے ہیں جو اسی خیال کے پابند ہیں جیسے پارسی جو اپنے مذہب کی بنیاد وید سے کئی ارب پہلے بتلاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کہ ہمیشہ کے لئے اپنے ملک اور اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی زبان کو ہی خدا کی وحی اور الہام سے مخصوص کیا گیا ہے محض تعصب اور کمی معلومات سے پیدا ہوا ہے چونکہ پہلے زمانے دنیا پر ایسے گزرے ہیں کہ ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے اور ایک ملک دوسرے ممالک کے وجود سے بکلی بے خبر تھی پس ایسی غلطی سے ہر ایک قوم کو جو خدا کی طرف سے کوئی کتاب ملی یا کوئی خدا کا رسول اور نبی اس قوم میں آیا تو اس قوم نے یہی خیال کر لیا کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہدایت ہونی چاہیئے تھی وہ یہی ہے اور خدا کی بات صرف انہی کے خاندان اور انہی کے ملک تک رہ گئی ہے اور باقی تمام دنیا اس سے بے نصیب پڑی ہے اس خیال نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا اور دراصل باہمی کینوں اور بغضوں کا بیج جو قوموں میں بڑھتی گئی یہی خیال تھا ایک مدت تک تو ایک قوم دوسری قوم سے پردہ میں رہی اور ایک ملک دوسرے ملک سے مخفی اور مستور رہا یہاں تک کہ آریہ ورت کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ کوہ ہمالیہ کے پرے کوئی آبادی نہیں۔ پھر جبکہ خدا نے درمیان سے پردہ اٹھا لیا اور زمین کی آبادی کے متعلق کسی قدر معلومات لوگوں کے وسیع ہو گئے تو وہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ وہ تمام غلط خصوصیتیں جو الہامی کتابوں اور اپنے رشیوں اور رسولوں کی نسبت لوگوں نے اپنے ہی دلوں سے تراش کر اپنے عقیدہ میں داخل کر لی تھیں وہ ان کے دلوں میں خوب راسخ اور پتھر کے نقش کی طرح ہو گئیں اور ہر ایک قوم یہی خیال کرتی تھی کہ خدا کا صحیفہ عام ہمیشہ انہی کے ملک میں رہا ہے اور چونکہ ان دنوں میں اکثر قوموں پر وحشیانہ خصوصیتیں غالب تھیں اور ایک پرانی رسم کے مخالف کو تلوار کے ساتھ جواب دیا جاتا تھا اس لئے کس کی مجال تھی کہ ہر ایک قوم کی خود ستائی کے جوشوں کو

بھیجا ... نے ان کے درمیان صلح کرتا۔ گوتم بدھ نے اس صلح کا ارادہ کیا تھا اور وہ اس بات کا قائل نہ تھا کہ جو کچھ ہے وید ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں اور نہ وہ قوم اور ملک اور خاندان کی خصوصیت کا اقراری تھا لیکن یہ مذہب اس کا نہیں تھا کہ گویا وید پر ہی سب کچھ ختم ہے اور یہی زبان اور یہی ملک اور یہی برہمن پرمیشر کے الہام کے لئے ہمیشہ کے لئے اس کی عدالت میں رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اس نے اس اختلاف سے بڑا دکھ اٹھایا اور اس کا نام ایک دہریہ اور ناستک مت والا رکھا گیا جیسا کہ آج کل یورپ اور امریکہ کے تمام محقق جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کو منظور نہیں کرتے اور اس کے ساتھ اس بات کو نہیں مانتے کہ خدا کو بھی سولی دے سکتے ہیں وہ تمام گروہ حضرات پادری صاحبوں کے خیال میں دہریہ ہیں۔

سو اسی قسم سے گوتم بدھ بھی دہریہ ٹھہرایا گیا اور جیسا کہ شریر مخالفوں کا دستور ہے عام لوگوں کو نفرت دلانے کی بہت سی کوششیں اس پر کی گئیں آخر انجام یہ ہوا کہ بدھ آریہ ورت سے جو اس کی زاد بوم اور وطن تھا نکالا گیا۔ اور اب تک ہندو لوگ بدھ مذہب والوں کی کامیابی کو بڑی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر حسب قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ دوسرے ملک کے باشندوں نے بدھ سے رجوع کر کے بڑی کامیابی حاصل کی۔ ... بیان کیا جاتا ہے کہ تیسرا حصہ دنیا کا بدھ مذہب سے پر ہے اور کثرت پیروؤں کے لحاظ سے اس کا اصل مرکز چین اور جاپان ہے اگرچہ وہ جنوبی روس اور امریکہ تک پھیل گیا ہے۔

اب پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ جن زمانوں میں ایک مذہب دوسرے مذہب سے بے خبر تھا اس بے خبری کے عالم میں یہ ایک لازمی امر تھا کہ ہر ایک قوم اپنے مذہب اور اپنی کتاب پر ہی حصر رکھتی مگر اس حصر کا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ جب ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے اطلاع پا گیا اور ممالک مختلفہ کے لوگ ایک دوسرے کے مذہب سے مطلع ہو گئے تب ان کے لئے یہ مشکل پڑی کہ ایک ملک کا مذہب دوسرے ملک کے مذہب کی تصدیق کر سکے کیونکہ ہر ایک مذہب کے لئے جو شاخ در شاخ مبالغہ کے خصوصیتیں اور فضیلتیں مقرر ہو چکی تھیں ان کا دور کرنا کچھ سہل کام نہ تھا اس لئے ہر ایک اہل مذہب نے دوسرے مذہب کی تکذیب پر کمر بستہ کی۔ ہندو دوستوں کے مذہب نے ہمچو من دیگرے نیست کا جھنڈا کھڑا کر دیا اور سلسلہ پیغمبری کو اپنے خاندان تک ہی محدود رکھا اور اپنے مذہب کی اتنی لمبی تاریخ بتلائی کہ وید کی تاریخ بتلانے والے ان کے سامنے شرمندہ ہیں۔

ادھر عبرانیوں کے مذہب نے حد ہی کر دی کہ ہمیشہ کے لئے خدا کا تختگاہ ملک شام ہی قرار دیا گیا اور ہمیشہ انہیں کے خاندان کے برگزیدہ لوگ اس لائق قرار پائے کہ وہ ملک کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں مگر حکماً وہ اصلاح بنی اسرائیل تک ہی محدود رہی۔ اور انہیں کے خاندان پر الہام اور خدا کی وحی کی مہر لگ گئی اور جو دوسرا اٹھے وہ کاذب کہلاوے۔

ایسا ہی آریہ ورت میں بھی بعینہٖ یہی خیالات شائع ہو گئے جو اسرائیلیوں میں شائع ہوئے اور ان کے عقیدہ کے رو سے پرمیشر صرف آریہ ورت کا ہی راجہ ہے اور راجہ بھی ایسا جس کو دوسرے ملکوں کی خبر ہی نہیں اور بغیر کسی دلیل کے یہ مانا جاتا ہے کہ جب سے پرمیشر ہے اس کو آریہ ورت کی ہی آب و ہوا پسند آگئی ہے وہ ہرگز چاہتا نہیں کہ دوسرے ملکوں میں بھی کبھی دورہ کرے اور کبھی ان بیچاروں کی خبر بھی لے جن کو وہ پیدا کر کے بھول گیا۔

دوستو! برائے خدا یہ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ عقائد ایسے ہیں جن کو انسانی فطرت قبول کر سکتی ہے یا کوئی کانشنس ان کو اپنے اندر جگہ دے سکتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کس قسم کی عقلمندی ہے کہ ایک طرف خدا کو تمام دنیا کا خدا ماننا اور پھر اسی منہ سے یہ بھی کہنا کہ وہ تمام دنیا کی ربوبیت کرنے سے دستکش ہے اور صرف ایک خاص قوم اور ایک خاص ملک پر اس کی نظر رحم ہے عقلمندو!! خود انصاف کرو کہ کیا خدا کے جسمانی قانون قدرت میں اس کی کوئی شہادت ملتی ہے پھر اس کا روحانی قانون کیوں ایسی طرفداری پر مبنی ہے۔

اور اگر عقل سے کام لیا جاوے تو ہر ایک کام کی بھلائی یا برائی اس کے نتیجہ سے ہی معلوم ہو سکتی ہے پس مجھے اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ خدا کے ان بزرگ نبیوں کی ہتک اور ان کو گالیاں دینا جن کی غلامی اور اطاعت کے حلقہ میں ہر طبقہ کے کروڑہا انسان داخل ہیں اس کا نتیجہ کیا ہے اور انجام کار اس کا پھل کیا ہے کیونکہ کوئی ایسی قوم نہیں کہ جو ایسے نتیجہ کو کچھ نہ کچھ دیکھ نہ چکی ہو۔

اے عزیزو!! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک کرانے سے کس کو جوش نہیں آتا۔ خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جاوے۔

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاں گزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی اور جو لوگ اس ملک میں بت پرست یا آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے یا ہزارہا دیوتاؤں کی پوجاری یا جین مت یا شاکت مت والے پائے جاتے ہیں وہ تمام لوگ اپنے مذاہب کو وید ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکال لیتے ہیں تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے اور پھر ایک دائمی سلسلہ قائم کر دے اور اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہ پڑھا

لیکن بلاشبہ اگنی وایو اور جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں اب اس کا کون فیصلہ کرے کہ دوسرے تمام قدیم فرقے ہندوؤں کے جھوٹے ہیں اور صرف نیا فرقہ آریوں کا سچا اور یہ لوگ وید کے حوالہ سے ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں یہ دلیل پختہ ہے کہ ان چیزوں کی پرستش کا وید میں صریح ذکر ہے اور ممانعت کہیں بھی نہیں اور یہ کہنا کہ یہ سب پرمیشر کے نام ہیں ہنوز یہ ایک دعوے ہے کہ جو ابھی صفائی سے طے نہیں ہوا اور اگر طے ہو جاتا تو کچھ وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ بڑے بڑے پنڈت بنارس اور دوسرے شہروں کے آریوں کے عقیدہ کو قبول نہ کرتے باوجود تیس پینتیس [35] برس کی کوششوں کے بہت ہی کم ہندوؤں نے آریہ مذہب اختیار کیا ہے اور بمقابل سناتن دھرم اور دوسرے ہندو فرقوں کے آریہ مذہب والے اس قدر تھوڑے ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں اور نہ ان کا دوسرے ہندو فرقوں پر کوئی وسیع اثر ہے ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی ایسا امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت [illegible] بھی بیان کیا [illegible] کی تعلیم [illegible] [illegible] کہ یہ تو کسی [illegible] کا کلام ہے اور پھر جبکہ ہم [illegible] ان تمام مشکلات کے خدا سے ذکر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاش کاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں تو پھر قرآن شریف جو اول سے آخر تک توحید سے بھرا ہوا ہے اور کسی جگہ اس میں سورج اور چاند وغیرہ کی پرستش کی تعلیم نہیں کی بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ یعنے نہ سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی اور نہ کسی اور مخلوق کی اور اس کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ علاوہ اس کے قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور خدا کا وجود دکھلانے کے لئے ایک آئینہ ہے کیوں وحشیانہ طور سے اس پر حملے کئے جاویں اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا کیا یہ نیک معاملہ ہے کہ ایک شخص جو پھول دیتا ہے اس پر پتھر پھینکا جاوے اور جو دودھ پیش کرتا ہے اس پر پیشاب گرایا جائے۔

اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرارنامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق رہیں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر [illegible] کا مضمون بھی یہی ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت [illegible] اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں [illegible] اور آپ کو [illegible] کے ساتھ یاد کریں گے [illegible] کے مناسب حال ہے اور اگر [illegible] تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم [illegible] [illegible] [illegible] بڑے کام [illegible] کوئی [illegible] ہے اور جو لوگ ہماری [illegible] ابھی باہر ہیں [illegible] وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں کسی ایسے پیشوا کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا ابھی تو وہ لوگ مجھے بھی کافر اور دجال قرار دیتے ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ جب ہندو صاحبان میرے ساتھ ایسا معاہدہ کر لیں گے تو یہ لوگ بھی ہرگز ایسی بے جا حرکت کے مرتکب نہیں ہونگے کہ ایسی مہذب قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دلائیں ایسی گالیاں تو درحقیقت انہیں لوگوں کی طرف سے منسوب کی جائیں گی جو اس حرکت کے مرتکب ہونگے اور چونکہ ایسی حرکت حیا اور شرافت کے برخلاف ہے اسلئے میں امید نہیں رکھتا کہ اس معاہدہ کے بعد وہ لوگ اپنی زبان کھولیں لیکن یہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کی تحریر کو پختہ کرنے کے لئے دونوں فریق کے دس دس ہزار سمجھدار لوگوں کے اس پر دستخط ہوں۔

پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے آؤ اب یہ بھی آزما لو کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں بہترین طریق صلح یہی ہے ورنہ کسی دوسرے پہلو سے صلح کرنا ایسا ہی ہے کہ جیسا کہ ایک پھوڑے کو جو شفاف اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے اسی حالت میں چھوڑ دیں اور اس کی ظاہری چمک پر خوش ہو جائیں حالانکہ اس کے اندر سڑی ہوئی اور بدبودار پیپ موجود ہے۔

مجھے اس جگہ ان باتوں کے ذکر کرنے سے کچھ غرض نہیں کہ وہ نفاق اور فساد جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں آجکل بڑھتا جاتا ہے اس کے وجوہ صرف مذہبی اختلافات تک محدود نہیں ہیں بلکہ دوسری اغراض اسکی وجوہ ہیں جو دنیا کی خواہشوں اور معاملات سے متعلق ہیں مثلاً ہندوؤں کو ابتدا سے یہ خواہش ہے کہ گورنمنٹ اور ملک کے معاملات میں ان کا دخل ہو یا کم سے کم یہ کہ ملکداری کے معاملات میں ان کی رائے لیجائے اور گورنمنٹ ان کی ہر ایک شکایت کو توجہ سے سنے اور بڑے بڑے گورنمنٹ کے عہدے انگریزوں کی طرح ان کو بھی ملا کریں مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی کہ ہندوؤں کی ان کوششوں میں شریک نہ ہوئے اور خیال کیا کہ ہم تعداد میں کم ہیں اور یہ سوچا کہ ان تمام کوششوں کا اگر کچھ فائدہ ہے تو وہ ہندوؤں کے لئے ہے نہ کہ مسلمانوں کے لئے اس لئے نہ صرف شراکت سے دستکش رہے بلکہ مخالفت کرکے ہندوؤں کی کوشش کے سدراہ ہوئے جس سے رنجش بڑھ گئی۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان وجوہ سے بھی اصل عداوت پر حاشیے چڑھ گئے ہیں مگر میں ہرگز تسلیم نہیں کرونگا کہ اصل وجوہ یہی ہیں اور مجھے ان صاحبوں سے اتفاق رائے نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی عداوت اور نفاق کا

باعث فریقین تنازعات نہیں ہیں اصل تنازعہ تو پولیٹکل تھا
یا ... ہر ایک شخص ... آسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے
کیوں ... رہتے ہیں کہ اب ... جائز حقوق کے مطالبات میں
ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جاویں اور کیوں آج تک ان کی
کانگریس کی ممبری سے انکار کرتے رہے ہیں اور کیوں آخر کار ہندوؤں
کی دیرینہ رسم ... کرکے ان کے قدم بقدم رکھا مگر
الگ ہو کر اور ان کے مقابل پر ایک مسلم انجمن قائم کردی مگر
ان کی شراکت کو قبول نہ کیا۔

صاحبو!! ... باعث دراصل مذہب ہی ہے اس کے
سوا کچھ نہیں اگر آج وہی ہندو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پڑھ کر مسلمانوں سے آ رنگلگیر ہو جاویں یا مسلمان ہی ہندو
بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع
کردیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب
پولیٹکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں
کہ گویا کبھی نہ تھے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ تمام بغضوں
اور کینوں کی جڑھ دراصل اختلاف مذہب ہی ہے یہی اختلاف قدیم
سے جب انتہا تک پہنچتا رہا ہے تو خون کی ندیاں بہاتا
رہا ہے لے مسلمانوں جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف
مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اس وجہ سے انکو
ایک غیر قوم خیال کرتے ہو پس جبتک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا
کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے
ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے
میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جسکو درحقیقت
صفائی کہنا چاہیئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ
لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف
سے قبول کرلو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو
دور کرکے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق
کرلیں گے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں
میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول اور یہی ایک
ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھو دیگا اور اگر وہ دن آگئے
ہیں کہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم مل جائیں تو خدا ان کے
دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھولدیگا جس کیلئے ہمارا دل
کھولدیا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ضرور ہوگا کہ ہندو صاحبان کے ساتھ
سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ اور سلوک اور مروت اپنی
عادت کرو اور ایسے کاموں سے احتیاط بلکہ پرہیز کرو جو
سے انکو دکھ پہونچے مگر وہ ہمارا مذہب
ہیں نہ

واجبات سے ہوں اور نہ فرائض مذہب سے پس اگر ہندو صاحبان
اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان
لیں اور ان پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ کہ جو گئو کی وجہ سے ہے
اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے
ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔
بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہم نے
استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ
پیش آنا ہمارے دین کی وصایا میں سے ایک وصیت ہے
خدا کو واحد لاشریک جاننا پس ایک ضروری اور مفید کام
کے لئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے مخالف نہیں
حلال جاننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز۔ دین یہ ہے
کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں
کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی
کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس
نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے
نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان
سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے
مگر جو لوگ ناحق خدا سے بیخوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد
کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی
سے باز نہیں آتے ہیں اُن سے ہم کیونکر صلح کریں
میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور
بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کرسکتے ہیں لیکن ان
لوگوں سے ہم صلح نہیں کرسکتے جو ہمارے نبی پر جو ہمیں
اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے
ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں
چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔

میں اس وقت کسی خاص قوم کو موجب ملامت نہیں کرنا
چاہتا اور نہ کسی کا دل دکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس
سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ اسلام وہ پاک اور صلحکار
مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور
قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد
ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ
فخر خاص کر قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی
نسبت ہمیں یہ تعلیم دی۔ کہ لا نفرق بین احد منہم
ونحن لہ مسلمون۔ یعنے تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا
کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ

نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کریں اگر ایسی صلحکار
کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔ قرآن شریف نے خدا کی
عام رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔
اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحق اور کیا
موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسےٰ سب کی نبوت کو مان لیا اور ہر
ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گذرے ہیں اور خواہ فارس میں
کسی کو مکار اور کذاب نہیں بلکہ صاف طور پر کہدیا کہ ہر ایک قوم
اور بستی میں نبی گذرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح
کی بنیاد ڈالی مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی
دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اے ہموطن پیارو!! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس
لئے نہیں کیا کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دل شکنی کروں
بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں
نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب
میں اختیار کرلیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں اور بدگوئی
اور بدشنامی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا مداخلت سے جس
کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گنہگار ہیں
بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ نبی نوع میں نفاق اور
دشمنی کا بیج بوتے ہیں آپ دل تھام کر اس بات کا مجھے جواب دیں
کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی
تہمت لگاوے تو وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا
اور اگر وہ شخص جسکو ایسی گالی دی گئی ہے جواب میں اسی طرح
گالی سنا دے تو کیا یہ کہنا بے محل ہوگا کہ بالمقابل گالی دے
جانے کا دراصل وہی شخص موجب ہے جس نے گالی دینے میں
سبقت کی اور اس صورت میں وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت
کا خود دشمن ہوگا۔

خداتعالے نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق
ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لا
تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ
عدواً بغیر علم۔ سورۃ الانعام الجزو ۷۔ یعنی تم مشرکوں
کے بتوں کو بھی گالی مت دو۔ کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں
دیں گے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں اب دیکھو کہ باوجودیکہ
خدا کی تعلیم کی رو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں
کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان
بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل
ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر
جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس

عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اسکی عزت اور جلال پر حملہ کرتے ہیں وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اترتے ہیں اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنے غلاموں سے شمار کرتے ہیں کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں خداداد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھلائے ہیں کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جو بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا رہا لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارہ میں ہیں اور وہ آجتک ظاہر ہو رہے ہیں انکی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔

آپ لوگ اس دلیل کو نہیں سمجھ سکتے کہ جب زمین گناہ اور پاپ سے پلید ہو جاتی ہے اور خدا کے تمام حکموں پر بدکاریاں اور بدچلنیاں اور بے باکیاں نیک کاموں سے بہت بڑھ جاتی ہیں تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنے بندے کو بھیجکر زمین کے فسادوں کی اصلاح کی جائے بیمار طبیب کو چاہتی ہے اور آپ لوگ اس بات کے سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ استعداد رکھتے ہیں کیونکہ جیسا کہ بقول آپ صاحبوں کے وید ایسے وقت میں نہیں آیا جبکہ گناہ کا طوفان برپا تھا بلکہ ایسے وقت آیا جبکہ زمین پر گناہ کا کوئی سیلاب نہ تھا تو کیا آپ صاحبوں کی نظر میں یہ بات قیاس سے دور ہے کہ ایسے وقت میں کوئی نبی ظاہر ہو جبکہ گناہ کا تند سیلاب ہر ایک ملک میں اپنی تیز رفتار کے ساتھ جاری ہو۔

میں نہیں امید رکھتا کہ آپ لوگ اس تاریخی واقعہ سے بے خبر ہوں گے کہ جب ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کو اپنے وجود سے عزت دی تو وہ زمانہ ایک ایسا تاریک زمانہ تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا اور جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں اس زمانہ میں اس ملک آریہ ورت میں بھی بت پرستی نے خدا پرستی کی جگہ لے لی تھی اور ویدک مذہب میں بہت سا بگاڑ ہو گیا تھا۔

ایسا ہی پادری فنڈل صاحب مصنف میزان الحق جو عیسائی مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے وہ اپنی کتاب میزان الحق میں لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی اور ان کی بدچلنیاں عیسائی مذہب کی عار اور ننگ کا موجب تھیں اور خود قرآن شریف بھی اپنے نزول کی ضرورت کے لئے یہ آیت پیش کرتا ہے۔ ظهر الفساد فی البر والبحر۔ یعنے جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئی اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی قوم خواہ وحشیانہ حالت رکھتی ہیں اور خواہ عقلمندی کا دعوے اپنے اندر فساد سے خالی نہیں ہیں۔

اب جبکہ تمام شہادتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا مشرقی اور کیا مغربی اور کیا آریہ ورت کے رہنے والے اور کیا عرب کے ریگستان کے باشندے اور کیا جزیروں میں بھی سکونت رکھنے والے سب بگڑ گئے تھے اور ایک بھی نہیں تھا جس کا خدا کے ساتھ تعلق صاف ہو اور بدعملیوں نے زمین کو ناپاک کر دیا ہوا تو کیا ایک عقلمند کو یہ بات سمجھ نہیں آسکتی کہ یہی وقت اور یہی زمانہ تھا جسکی نسبت عقل تجویز کر سکتی ہے کہ ایسے تاریک زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہئیے تھا۔

رہا یہ سوال کہ اس نبی نے دنیا میں آکر اصلاح کی اس سوال کا جواب جیسا کہ ایک مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے بارے میں دے سکتا ہے میں زور سے کہتا ہوں کہ ایسا صاف اور مدلل جواب نہ کوئی عیسائی دے سکتا ہے اور نہ کوئی یہودی اور نہ کوئی آریہ۔

پہلا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کی اصلاح تھی اور عرب کا ملک اس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ مشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے کون سی بدی تھی جو ان میں نہ تھی اور کون سا شرک تھا جو ان میں رائج نہ تھا چوری کرنا ڈاکہ مارنا ان کا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے یتیم بچوں کو قتل کر کے ان کا مال کھا لیتے تھے لڑکیوں کو زندہ گور کرتے تھے زناکاری کے ساتھ فخر کرتے تھے اور علانیہ اپنے قصیدوں میں ان گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے شراب خوری اس قوم میں اس کثرت سے تھی کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا اور قماربازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے حیوانوں کے عار تھے اور سانپوں اور بھیڑیوں کے ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا وہ انواع اقسام کی تکالیف سے عذاب دئے گئے اور سخت بیدردی سے تازیانوں سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے گئے اور قید کئے گئے اور بھوکے اور پیاسے رکھکر ہلاکت تک پہنچائے گئے مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کیوقت آگے قدم رکھا اور بہتیرے ان میں ایسے تھے کہ ان کے سامنے ان کے بچے قتل کئے گئے اور بہتیرے ایسے تھے کہ بچوں کے سامنے وہ سولی دئے گئے اور جس صدق سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دیں اس کا تصور کر کے رونا آتا ہے اگر ان کے دلوں پر یہ خدا کا تصرف اور اس کے نبی کی توجہ کا اثر نہ تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کی طرف کھینچ لیا اور ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے آستانہ پر گرنے کی رغبت دی کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکہ کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا آخر کوئی روحانی طاقت تھی جو انکو سفلی مقام سے اٹھا کر اوپر کو لے گئی اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اکثر ان کے ان کی کفر کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور آنجناب کے خون کے پیاسے تھے پس میں تو اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں سمجھتا کہ کیونکر ایک غریب مفلس تنہا بیکس نے ان کے دلوں کو ایک آئینہ سا پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا یہاں تک کہ وہ فخریہ لباس پھینک کر اور ٹاٹ پہن کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔

بعض ناسمجھ جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے افسوس ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے گذر گئے ہیں ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے تا یہ گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اس لئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آ گئے تھے پس سوال تو یہ ہے کہ جبکہ آپ نے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی

تو اس وقت جس طور سے کئی ہزار لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے اور اگر ایمان نہیں لائے تو ظلم پر صبر کرتے رہے تھے کس بادشاہ سے کوئی نشان مانگا گیا تھا اور نہ وہ طلب کی گئی تھی لیے حق سے یہ طلب ہو یا نہ یقینا سمجھو کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی افترا ہیں جو اسلام کے سخت دشمن ہیں آیئے اب دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن پہلے ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔

تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نیز محض امی تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا ایک غار مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے جس کا نام حرا ہے آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے تھے اور اپنے خدا کو یاد کرتے ایک دن اسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر عبادت کر رہے تھے تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ کو خطاب ہوا کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے اور زمین گناہ سے آلودہ ہو گئی ہے اس لئے میں تجھے اپنا رسول کر کے بھیجتا ہوں اب تو جا اور لوگوں کو متنبہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کی طرف رجوع کریں اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک امی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دئے اور آپ کے دل کو روشن کیا اور آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقہ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی یہاں تک کہ آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا اور کئی مرد اور کئی عورتیں بڑے عذاب کے ساتھ قتل کر دئے گئے اور آخری حملہ یہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا مگر جس کو خدا بچاوے اس کو کون مارے خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ اور میں ہر قدم میں تمہارے ساتھ ہوں پس آپ شہر مکہ سے ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر نکل آئے اور تین رات تک غار ثور میں چھپے رہے دشمنوں نے تعاقب کیا اور ایک سراغ رسان کو لیکر غار تک پہنچے اس شخص نے غار تک قدموں کا نشان پہنچا دیا اور کہا کہ اس غار میں تلاش کرو اس کے آگے قدم نہیں اور اگر اس کے آگے گیا ہے تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہوگا مگر خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کر سکتا ہے خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت نمائی کی کہ عنکبوت نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کر دیا اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیدیئے اور جب سراغ رسان نے لوگوں کو غار کے اندر جانے کی ترغیب دی تو ایک بڈھا آدمی بولا کہ یہ سراغ رسان تو پاگل ہو گیا ہے میں تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہوں جبکہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو اس بات کو سن کر سب لوگ منتشر ہو گئے اور غار کا خیال چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر مدینہ میں پہنچے اور مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپکو قبول کر لیا اس پر مکہ والوں کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور پھر کیا تھا دن رات انہیں منصوبوں میں لگے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں اور کچھ تھوڑا گروہ مکہ والوں کا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مختلف ممالک کی طرف چلے گئے بعض نے حبشہ کے بادشاہ کی پناہ لے لی تھی اور بعض مکہ میں ہی رہے کیونکہ وہ سفر کرنے کے لئے زاد راہ نہیں رکھتے تھے اور وہ بہت دکھ دئے گئے قرآن شریف میں ان کا ذکر ہے کہ کیونکر وہ دن رات فریاد کرتے تھے۔

اور جب کفار قریش کا حد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا اور انہوں نے غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور بعض عورتوں کو ایسی بیدردی سے مارا کہ ان کی دو ٹانگیں دو رسوں سے باندھ کر دو اونٹوں کے ساتھ وہ رسے خوب جکڑ دئے اور پھر ان اونٹوں کو دو مختلف جہات میں دوڑایا اور اس طرح پر وہ عورتیں دو ٹکڑے ہو کر مر گئیں۔

جب بے رحم کافروں کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اپنے رسول پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے تک پہنچ گئی آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی ان کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بیگناہ لوگوں پر تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

یہ ہے حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظلم سے برے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ بے شک خدا حلیم ہے مگر جب کسی قوم کی شرارت حد سے گذر جاتی ہے تو وہ ظالم کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور آپ ان کے لئے تباہی کے سامان پیدا کر دیتا ہے میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنے دین اسلام میں جبر نہیں تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون سے سامان تھے اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دیدیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچکر دعوت اسلام کریں جسکا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جاویں اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کریں اور یورپ کی حدود تک لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں تم ایمانا کہو کہ کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبرا مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے

نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔

پھر ہم اس طرف رجوع کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے واضح ہو کہ اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے اور پہلے مذاہب جس قدر دنیا میں گذرے ہیں اور جس قدر نبی اور رسول آئے ہیں ان کی نظر صرف اپنی قوم اور اپنے ملک تک محدود تھی اور اگر انہوں نے کچھ اخلاق بھی سکھلائے تھے تو اس اخلاقی تعلیم سے ان کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ اپنے ہی قوم کو ان کے اخلاق سے بہرہ یاب کریں چنانچہ حضرت مسیح نے صاف صاف کہدیا کہ میری تعلیم صرف بنی اسرائیل تک

محدود ہے۔ اور جب ایک عورت نے جو اسرائیلی خاندان میں داخل نہ تھی بڑی عاجزی سے ان سے ہدایت چاہی تو انہوں نے اس کو رد کیا اور پھر وہ غریب عورت کتیا سے اپنے تئیں مشابہت دیکر دوبارہ ہدایت کی مستدعی ہوئی تو وہی جواب اس کو ملا کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں آخر وہ چپ ہو گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں کہا کہ میں صرف عرب کے لئے بھیجا گیا ہوں بلکہ قرآن شریف میں یہ ہے

قل یاایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنے لوگوں سے کہدے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں مگر یاد رہے کہ حضرت عیسیٰ کا اس عورت کو صاف جواب دینا یہ امر ایسا نہیں ہے کہ اس میں حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ تھا بلکہ عام ہدایت کا ابھی وقت نہیں آیا تھا اور حضرت عیسےٰ کو خداتعالےٰ کی طرف سے یہی حکم تھا کہ تم خاص بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے ہو اور دوں سے تمہیں کچھ غرض نہیں پس جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے حضرت عیسےٰ کی اخلاقی تعلیم بھی محض یہودیوں تک محدود تھی بات یہ تھی کہ توریت میں یہ احکام تھے کہ دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور اس تعلیم سے صرف یہ غرض تھی کہ تا یہودیوں میں عدل کا مسئلہ قائم کیا جائے اور تعدی اور زیادتی سے روکا جائے چونکہ بباعث اس کے کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہ چکے تھے ان میں ظلم اور سفلہ پن کی خصلتیں بہت پیدا ہو گئی تھیں پس خدا کی حکمت نے یہ تقاضا کیا کہ جیسا کہ انتقام اور بدلہ لینے میں ان کی فطرتوں میں ایک تشدد تھا اس کے دور کرنے کے لئے ایک تشدد کے ساتھ اخلاقی تعلیم پیش کی جائے سو وہ اخلاقی تعلیم انجیل ہے جو صرف یہودیوں کے لئے ہے نہ تمام دنیا کے لئے کیونکہ دوسری قوموں سے حضرت عیسیٰ کو کچھ بھی غرض نہ تھی۔

مگر واقعی بات یہ ہے کہ اس تعلیم میں جو حضرت عیسیٰ نے پیش کی صرف یہی نقص نہیں کہ وہ دنیا کی عام ہمدردی پر مبنی نہیں بلکہ ایک نقص یہ بھی ہے کہ جیسا کہ توریت تشدد و انتقام کی تعلیم میں افراط کی طرف مائل ہے ایسا ہی انجیل عفو اور درگذر کی تعلیم میں تفریط کی طرف جھک گئی ہے اور ان دونوں کتابوں نے انسانی درخت کی تمام شاخوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا بلکہ اس درخت کی ایک شاخ کو تو توریت پیش کرتی ہے اور دوسری شاخ انجیل کے ہاتھ میں ہے اور دونوں تعلیمیں اعتدال سے گری ہوئی ہیں کیونکہ جیسا کہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر انتقام لینا اور سزا دینا قرین مصلحت نہیں ایسا ہی ہر وقت اور ہر موقعہ پر عفو اور درگذر کرنا انسانی تربیت کے مصالح کے بالکل مخالف ہے اسی وجہ سے قرآن شریف نے ان دونوں تعلیموں کو رد کر کے یہ فرمایا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی جائے جیسا کہ توریت کی تعلیم ہے مگر جو شخص عفو کرے جیسا کہ انجیل کی تعلیم ہے تو اس صورت میں وہ عفو مستحسن اور جائز ہوگی جبکہ کوئی نیک نتیجہ اس کا مرتب ہو اور جسکو معاف کیا گیا کوئی اصلاح اس کی اس عفو سے متصور ہو ورنہ قانون یہی ہے جو توریت میں مذکور ہے

رقیمۃ الوداد

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ زیادہ افسوس اس لئے ہے کہ عیسائی خوشیان مناتے ہیں میں نے بہت سوچا ہے مگر مجھے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں خوشیاں کرتے ہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ خوشیاں کریں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام کی وفات آپ کے مسیحیت کے دعوی کی منافی ہے اگر ان کے ہنسنے کی یہ وجہ ہے تو وہ پہلے اس شخص کو کاذب ٹھہرائیں جو لہو ۳ سال یہودیوں میں منادی کرنے کے بعد پھانسی پر لٹکایا گیا اور جو چند مرید اکٹھے کئے تھے وہ بھی پاس سے بھاگ گئے اور بعض نے لعنتیں بھیجیں عیسائی اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور اگر کچھ شرم اور حیا ہو تو شرم کے مارے ڈوب کر مرجائیں اگر وہ شخص جس کو مخالفوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکایا اور جس کے خاص مرید بھی اس پر لعنتیں کرتے ہوئے اس سے بیزار ہو گئے سچا مسیح ہو سکتا تھا تو کیا وجہ ہے کہ ہمارا ہادی علیہ وعلی نبینا الف الف صلوٰت سچا مسیح نہ ہو سکے جس نے حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ للعہد سال زندگی بسر کی اور سارے مواطن میں ہمیشہ کامیاب رہا جس پر مخالفوں نے ہزار ہا وار کئے مگر ہمیشہ خائب و خاسر رہے اور اس امر کے خود عیسائی گواہ ہیں انہوں نے بھی ایک جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا ہمارے مسیح پر دائر کیا اور چاہا کہ جس طرح قاتل مارے جاتے ہیں اسیطرح ہمارے مسیح کا انجام ہوا اور سر توڑ کوششیں کیں مگر کیا نتیجہ ہوا۔ عیسائیوں نے شرمناک ہزیمت اٹھائی اور اپنے ماتھے پر ایک ایسا داغ لگوایا جو قیامت تک دور نہیں ہوگا ہمارے امام نے قبل از وقت اپنی فتح کی خوشخبری شائع کی اور ایسا ہی ہوا۔ اب عیسائی ذرا اسی معاملہ میں اپنے خداوند کا ہمارے امام کے ساتھ مقابلہ کریں اور اپنے مسیح کے برخلاف بھی آجکل کے عیسائیوں کی طرح اس کے مخالفوں نے ایک قانونی کارروائی کی اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا اسکو دنیا جانتی ہے وہ کامیاب ہوئے اور مسیح صلیب پر لٹکا دیا۔ اور کئی اور بہت ایسی کارروائیاں کیں۔

اب عیسائی اسی امر میں اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور انصاف کر کے بتلاویں کہ کیا ان کا مسیح ہمارے مسیح کے مقابل میں کھڑا ہو سکتا ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ عیسائی کس منہ کے ساتھ خوشیاں مناتے ہیں خدا کے فضل سے ہمارے امام کے اتباع نے بھی وہ نمونہ دکھایا ہے جس کے آگے انجیل کے حواریوں کا نام لینا بھی ایک عیسائی کے لئے موجب شرم ہونا چاہیئے ہمارے مسیح نے ایک جماعت قائم کی جو اپنے جان و مال سے آپ کیلئے مرنے کے لئے تیار تھی اور اب بھی تیار ہے اور ہمارے مسیح کے ادنےٰ غلاموں میں سے بعض نے وہ جاں نثاری کا نمونہ دکھایا کہ حواری تو کجا خود انجیل کا یسوع ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا مولوی عبد اللطیف کے واقعہ کا مسیح کے صلیب کے واقعہ سے مقابلہ کرو۔ مولوی عبد اللطیف مرحوم نے نہائت جوانمردی اور استقامت سے جان دی مگر عیسائیوں کے خداوند نے کس قدر اضطراب کیا اور دعا کی کہ الٰہی یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے غرض جس امر میں عیسائی اپنے خداوند کا ہمارے امام سے مقابلہ کریں ان کے خداوند کو ہمارے امام سے کوئی نسبت نہیں کسی منصف مزاج آدمی کے سامنے ہر دو کے واقعات پیش کرو اور جو کارروائی اصلاح کی عیسائیوں کے خداوند نے کی اسکا ہمارے امام کی کارروائی سے مقابلہ کراؤ اور جو جماعت عیسائیوں کے مسیح نے قائم کی ان کا ہمارے مسیح کی قائم کردہ جماعت سے مقابلہ کراؤ اور ہر دو کے انجام پر نظر کراؤ تو ہر ایک انصاف پسند آدمی کو کہنا پڑیگا کہ عیسائیوں کے مسیح کی کامیابی کو ہمارے مسیح کی کامیابی سے کوئی نسبت نہیں جو عیسائی خوشی کرتا ہوا آپ دیکھیں اس سے آپ اتنا تو پوچھیں کہ تو کیوں خوشی کرتا ہے مرنا تو ایک نہ ایک دن سب نے ہے مرنا تو کوئی الزام اور عیب کی بات نہیں کامیابی پر نظر کرنی چاہیئے تو اپنے خداوند کی کامیابی اور ان کی جماعت کی حالت کا ہمارے مسیح اور اس کی جماعت کی حالت اور تعداد اور استقامت سے مقابلہ کر اور اگر تیرے میں کچھ شرم اور حیا ہے تو تجھے اپنے خداوند کی کامیابی کو دیکھ کر شرمندہ ہونا چاہیئے کہ انکو ہمارے مسیح کے مقابل میں کیا کامیابی ہوئی یہی کامیابی کہ ایک شاگرد نے پکڑوا دیا۔ ایک نے لعنتیں دیں اور سب بھاگ گئے اور

ہمارا مسیح اپنا کام کر کے گیا ہے نہ پہلے اس نے عقلی طور پر نقلی طور پر اور نشانات کے ذریعہ اپنے دعوے کو ثابت کر دیا اور جو کام اس کے سپرد کیا گیا تھا اس کو ایسے کامل طور پر پورا کیا کہ ہمارے نبی صلعم کی زندگی

دفتر بدر قادیان سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب
معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتانے ہو گئے جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور ہر ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک ... کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں ... کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا ما بہ الامتیاز ... پیش کیا ہے ... کے ... لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا ... باوجود چھپائی ... کے قیمت ... رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجئے

ظہور المسیح — یہ ... کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ... وفات اور مسیح موعود کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں ... نقلیہ و عقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور ... وقت ... الغیب المقصود کو زیر نظر رکھا گیا ہے آیہ وعد اللہ الذین امنوا منکم سورہ نور کی ... قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کی تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا قیمت صرف ۵ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت ... علیہ ... کی ... تصنیف ... اسلام ... دلائل ... چھپی ہوئی کتاب ... مجلد ... روپیہ ... قیمت ... روپیہ ... جلد ... منگوائیں۔

درثمین — حضرت اقدس کی تمام ... نظموں کا مجموعہ ... قیمت ... مجلد ...

شری کرشن کلنک اوتار — یہ کتاب شیخ ... صاحب ... قیمت ...

کل ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... رسالہ ... کی صداقت ... قیمت ... منگوائیں۔

مسیح ہندوستان میں ... سید ... عبد الرحیم صاحب ... حضرت مسیح موعود اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ...

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ... پیشگوئی کے رنگ میں ... عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ... لطیف کتاب ہے اس کے ... قیمت ...

غلامی اور عصمت انبیاء — ... رسالہ ... صاحب ... نقشہ نویس ... قادیان ... کے ... قیمت غلامی ... عصمت انبیاء ...

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ... جس میں آپ نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ۔ قیمت ۲ر

مہدویت کی حیرانی — مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں ... حیرت کی باتوں سے اس کے ... ثابت ... نادم ہو گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں ... جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیم مستورات — مستورات کے لئے بہت ... قیمت ...

کلمات احمدی — (اردو) قیمت ...

آئینہ کمالات اسلام/ ... — طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

کلمات احمدی — قیمت ...

ہیرا

... اصلی ہیرا ... علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ ... اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید ابھی ہے ... اطلاع ... فی تولہ کے حساب سے ... اگر کوئی صاحب یہ ثابت کرے کہ یہ ہیرا نہیں ہے تو ... قیمت واپس دیدوں گا اور ... ہیرا دس روپیہ فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ ... قدر دان اسے خرید فرماویں۔ ... پشاوری لنگی اور کلاہ ... موجود ہے۔ ... ہیرے کا ... ۶ تولہ

احمد نور مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

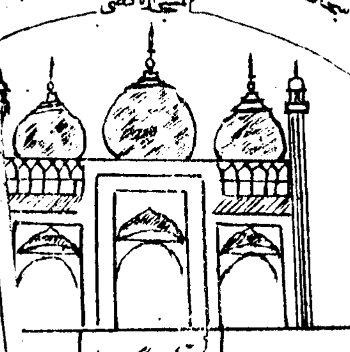
۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء
۲۱۴ مسماۃ تاج بی بی عار
۱۷ اپریل ۱۹۰۹ء
۱۲۷ مولوی سکندر علی صاحب ...
۲۶ ... حاجی حبیب ... صاحب ...
عبد الرحمن صاحب ... ۱۳۹۸ از افریقہ
بابت نور عالم خان صاحب ۲۰۱۹ للعمر

۲۱ اپریل ۱۹۰۹ء
بابو اسد اللہ صاحب خریدار نمبر ۲۰۱۷ للعمر
۱۳ حکیم محمد عمر صاحب عار
۱۴ فضل الٰہی صاحب ۱ر
۲۱۹ چوہدری ... خان صاحب ...
۲۲ اپریل ۱۹۰۹ء
۱۳ میاں عبد الکریم صاحب ...
۱۹۵ محمد یار صاحب عار

میاں معراج الدین عمر نے بدر پریس قادیان میں منیجر کے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



ببدرٍ وانتم اذلہ



بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ... | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

قیمت از غربا و طلبا غیر مذاہب سے

گورنمنٹ ... مش

مورخہ ۹ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ ۔ جولائی ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۷

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

افریقہ ...

ایڈیٹوریل

(ماخوذ از کلام خلیفۃ الامام)

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے کے لئے مفصلہ ذیل باتوں کی ضرورت ہے (۱) فاصبر ۔ یعنی استقلال و استقامت و بردباری و جفاکشی سے کام لو (۲) واستغفر لذنبک ۔ اپنی کمزوریوں کے لئے جناب الٰہی سے حفاظت طلب کرتے رہنا (۳) وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار ۔ صبح و شام تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا (۴) فاستعذ باللہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے استعاذہ جناب باری سے کرتے رہنا (۵) ادعونی استجب لکم ہر وقت دعا میں مشغول رہنا۔

افعال کا حسن ۔ ایک تو تجربہ صحیحہ و عقل سلیمہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ دوم ۔ اللہ جل شانہ خود فرمائے کہ یہ نیک کام ہے ۔ پس ہدیٰ تو وہ ہدایتیں جن پر فہم و اوراک نہیں چل سکتا اور ذکری وہ جسے انسان نیک تو سمجھتا ہے مگر رسم یا غفلت یا کسی اور وجہ سے بھول گیا یا چھوڑ چکا ہو

اللہ تعالیٰ نے پہلے رکوع میں تین باتیں بتائی ہیں ۔ یہ کتاب ۔ کتاب اللہ ہے (۲) اسمیں کوئی شک اور ہلاکت کی راہ نہیں (۳) دنیا کے سب متقیوں کے لئے (خواہ کس مذہب کے ہوں) آئندہ ترقیات کے لئے پوری ہدایت ہے ۔ اتقاء کا ادنیٰ درجہ یہ ہے (۱) غیب پر ایمان لانا (۲) دعا سے کام لیتے رہنا (۳) مخلوق سے ہمدردی خدا کے دئے میں سے انہیں بھی دینا ۔ پھر اس سے دوسرا درجہ ۔ (۱) اس بات پر ایمان لانا کہ رسول اکرم صلعم پر اللہ کی تمام رضامندی کی راہیں کھل گئیں (۲) ہمیشہ اس صفت الٰہی پر ایمان رکھنا کہ وہ ایسے آدمی مبعوث کرتا رہا ہے جنہیں اپنی رضا کی راہیں بتلائیں (۳) آئندہ بھی ایک گھڑی آنے والی ہے جس میں ایک شخص پر اللہ کی رضا ظاہر ہو پہلے تو ہدایت ان کے لئے ہوتی ہے پھر وہ ہدایت پر سوار ہو جاتے ہیں۔

بس انجام ان لوگوں کا یہ ہے کہ مظفر و منصور ہوتے ہیں آخرت کے متعلق ہر فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ فلاح پائیں گے مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچے متقی کا نشان یہ ہے کہ وہ اس دنیا میں بھی مظفر و منصور ہو۔

پھر

ان لوگوں کا حال بتایا ہے جنہوں نے خطرناک راہیں اختیار کی ہیں ایک وہ جو حق بات کو سننا ہی نہیں چاہتے ۔ دوم وہ جو سن تو لیتے ہیں مگر انذار و عدم انذار کو برابر سمجھتے ہیں ۔ سوم وہ جو اس رسول کے پیرووں کی حالت پر غور نہیں کرتے کہ اب کیا سے کیا ہو گئے کیونکہ ہر شخص اپنے گاؤں کے نیک و بد کا جانتا ہے ۔ اس عدم توجہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ انہیں ایمان نصیب نہیں ہوتا ہے۔

خلیفۃ المسیح کی بیعت واجب ہے

کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہم حضرت میرزا غلام احمد صلعم کو مسیح موعود و مہدی مسعود مانتے ہیں تو اب علامہ نور الدین کی بیعت کی کیا ضرورت ہے ۔ یاد رکھو کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس میں وحدت نہ ہو اور وحدت بغیر اس کے ناممکن ہے جب تک ایک بزرگ کے تحت میں ہو کر کل کام نہ کئے جائیں جو بھیڑ ریوڑ سے یہ سمجھ کر جدا ہوتی ہے ۔ کہ ساتھ ساتھ مقید کیوں پھروں ۔ وہ ایک دن بھیڑئیے کے قابو میں آ جاتی ہے ۔ جو شاخ اپنے تئیں ہری سمجھ کر جڑ سے تعلق رکھنا ضروری نہ سمجھے وہ آخر سوکھیگی۔

ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود ذمہ دار ہے پس کسی انجمن کے سکرٹری یا کسی جگہ کی جماعت کے امام کا بیعت کر لینا سب کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہر ایک کو بیعت کیلئے خط لکھنا چاہئے تا وہ اس فیض

سے حصہ لے۔ جو یداللہ علی الجماعۃ میں مرکوز ہیں

پیغام صلح

اس صلح کے پیغام کی (جو امن کے شاہزادہ نے تمام قوموں کو دیا) اشاعت کی تجاویز ہو رہی ہیں خواجہ کمال الدین صاحب اسے پانچ دس ہزار چھپوانا چاہتے ہیں۔ مخدومی مفتی محمد صادق صاحب نے ... اپنے سفر میں اسے پھیلایا۔ سناتن دھرمی اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں ہاں آریہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں کیا وہ نہیں چاہتے کہ ملک میں آشتی کا دور دورہ ہو۔ الیسوسی ایشن کی بنیاد بھی رکھی جانیوالی ہے مگر معاہدہ کے وقت یہ خیال ضروری ہے کہ احمدی قوم چونکہ ایک ایسے لیڈر کے ماتحت ہے جس کے حکم کے ایک ایک نقطہ کی تعمیل ان کا کام ہے اسلئے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک دو سو ہندو اٹھے اور ہم ان سے یہ عہد کر لیں کیونکہ ایک طرف تین چار لاکھ جماعت ہے اور دوسری طرف معدودے چند۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ کم از کم دس ہزار معزز ہندوؤں کے دستخط ہونے چاہئیں۔ پیغام صلح کے اخیر میں جو نوٹ ہیں جہاں تک میرا خیال ہے۔ اور اہل بیت نبوت سے معلوم ہوا وہ اس اخبار کے لئے نوٹ نہ تھے بلکہ علیحدہ ایک اور کتاب کے لئے تھے اس امر کا اظہار اس لئے ضروری ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے آپ کا نکتہ ناتمام رہ گیا۔

سرسری نظر

اس ہفتہ کے آتے ہوئے دو چار رسالے اور ایک دو اخبار میری زیر نظر ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا شدت مخالفت میں ایک حرف بھی انصاف کے ساتھ لکھنا قسم ہو گیا بات بات میں غیظ و غضب ٹپکتا ہے۔ فقرے فقرے میں تعصب ہویدا ہے۔ پیرے پیرے میں بدنیتی اور منافقانہ پالیسی کا اظہار ہے اللہ رحم کرے ان کے حال پر۔ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ آقائے نامدار احمد مختار فرما چکے ہیں مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسرے مسلم کو ضرر نہ پہونچے۔ آہ یہ مسلمان خدا جانے کس دنیا کے رہنے والے ہیں کہ ان سے ہم نے وہ دکھ اٹھائے جو زہریلے سانپوں اور پھاڑ کھانے والے درندوں سے اگر پہنچتے تو چنداں گلہ نہ تھا۔

المہدی ماہ مئی میں ایک ایسا گندہ نوٹ نکلا کہ بعض غیر احمدی احباب نے خط بھیجے کہ آپ مقدمہ کیوں نہیں چلاتے مگر ہم نے یہی جواب دیا کہ ہم فاصبر علے مایقولون پر عمل کر رہے ہیں یہ جون کا نمبر پھر اسی رنگ میں نکلا ہے "تازیانہ نقشبندی" کی دھمکی جسے دیجاتی تھی۔ وہ تو اب تک باطل کا سر کچلنے کے لئے خدا کے فضل سے انہی خیالات کے ساتھ زندہ موجود ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تازیانہ اپنا کام کر چکا۔ فاضل ماشنت شاید یہ تو قسم مواقع کے لئے ہی درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے جماعت علی شاہ کا تقدس و تطہر ان کے مریدوں کی تحریر سے ظاہر ہے ہر شخص یہ مضمون پڑھ کر اس کا فیصلہ کر سکتا ہے لاہور ٹیاٹر کر لاہور کے ایک واقعہ کے متعلق جھوٹ۔ کذب۔ بہتان افترا کی نجاست پر اس بے باکی کے ساتھ منہ مارنا اس گروہ کا کام نہیں ہونا چاہیے جو اپنے تئیں ایک واجب التعظیم مجدد سے منسوب کرے۔ کہنے والا تو ہمالکم تارکو چہ آل محمد است کہہ رہا ہے اور یہ اسے اہل بیت کی توہین کرنیوالا بتاتے ہیں کیا تمہارا اپنا مذہب نہیں کہ ابوبکر و عمر امام حسین سے افضل تھے پس جب یہ کہنا ہتک نہیں تو مسیح موعود کی افضلیت سے کیوں توہین ہو سکتی اگر تم اتنے بھی تقوی دار ہو تو دکھاؤ۔ کہاں لکھا ہے جب تک تمام اہل ارض مرزا کی رسالت کا کلمہ نہ پڑھیں گے آپ فوت نہ ہونگے پھر منہ پر نجاست داڑھی کترنا اور جنازہ پر نجاست کا پھینکا جانا ایسے بعید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ ہیں کہ ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا کیا کہیں۔ اس رسالہ کا طرز تحریر ہمارے متعلق ایسا بازاری ہے کہ میں اس کا ہرگز ذکر نہ کرتا مگر مجھے صرف یہ دکھانا تھا کہ ایک عظیم الشان فرقہ کے اخلاق حمیدہ اور تقوی و تہذیب کا یہ نمونہ ہے اور علم کا یہ حال کہ آپ جو تعلق میت جنازہ پڑھے جانے پر معترض ہیں حالانکہ سچے مسلمانوں کا یہ عام معمول ہے احادیث سے آنحضرت صلعم کا مع صحابہ کرام نماز پڑھنا ثابت ہے یہ ہندویت کی رگ ابھی گئی نہیں۔ جو میت سے پرہیز کرتے ہیں۔

اس کے بعد ضیاء الاسلام کا نمبر ہے بخدا میں یہ سننے کیلئے ہرگز تیار نہ تھا جو کچھ اس مہربان نے سنایا۔ بعلاوہ جو ریویو آف ریلیجنز کے صفحے کے صفحے اپنے رسالے میں نقل کر دئے اور جس کے رسالے کی رونق ریویو کے مضامین ہوا پس یہ امید ہو سکتی تھی کہ وہ احمدیوں کو ایک سخت خطرناک فرقہ کہے۔ ایک کاسہ لیس کے لئے نمک حرامی سے بڑھکر کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہو سکتا اگر یہ فرقہ ایسا ہی خطرناک تھا تو آپ نے یہ راہ و رسم کیوں رکھی تھی جوش تعصب میں عقل کچھ ایسی ماری گئی ہے کہ ایک طرف لکھتا ہے مرزا اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مرنیوالے نہ تھے دوسری طرف خود ہی الوصیت کا ذکر کرتا ہے پھر وطن سے ایک گندہ مراسلت کی رجو کسی شریر نے کسی احمدی کے نام سے چھپا ہی نقل کرتا ہے اور درایت سے کام نہیں لیتا ہم اعتراضوں سے منع نہیں کرتے وہ جی کھول کر کریں اور اپنے ترکش میں کوئی تیر باقی نہ رکھیں اور بہتر ہے کہ منتظر نہیں۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا اتیلا نمبر رسالہ شیعہ کا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس میں ہمارے متعلق تہذیب کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا مجھے افسوس ہے کہ انکو ہمارے متعلق غلط معلومات بہم پہونچائے گئے ہیں۔ حضرت امام مہدی آخریوں عیسائیوں سے مناظرہ کرنے تشریف نہیں لے گئے تھے اور نہ آپ ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے اور نہ یہ صحیح ہے کہ آپ اپنی موت کی پیشگوئی نہیں کر سکے۔ صاحب من الوصیت دو سال آپ پہلے شائع فرما چکے تھے اُن آپنے یہ فقرہ جو لکھا کہ بہت سے ہندوؤں نے انکے مکان کو گھیر لیا اور فحش کلمات کہنے لگے اور پھر یہ کہ ... یہ درندگی اور یہ مظالم ایسے نہیں جو اس ... ان سے عمل میں آسکیں اس کا شکریہ لیکن اس کے ساتھ ہمارے مقتدا خلفاء راشدین کو جو کچھ آپ کہہ گئے ہیں وہ اس بیہودہ حرکت سے کم تکلیف دہ نہیں ہو سکتا حضرت خلفائے ثلاثہ وہ ہیں جن کے سچے اور متقی مسلمان ہونے پر خود اونکی خلافت نے گواہی دی یعنی خدا کے کلام نے اور پھر اس کے کام نے۔ پڑھو وعد اللہ الذین امنوا منکم اور پھر نتیجہ البلاغ دیکھو جو ان کی تعریفوں سے بھرا ہے ان بزرگان ملت کے اسلام پر اور اہل بیت کرام پر اتنے احسان ہیں اگر آپ سچے محب ہوں تو قیامت تک ان کے شکریہ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے آپ نے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ بیٹا مرزا صاحب نے حکیم نور الدین کو اپنا جانشین نامزد کیا درحقیقت حضرت مسیح موعود نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا کوئی وصی نامزد نہ کیا تھا بلکہ اس معاملہ کو قوم کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا تھا پس آپ کا اس سے استدلال یا سنیوں پر اعتراض بنا بر غلط بر غلط ہے وکیل کے مضمون کا جواب تو کسی وقت علیحدہ عرض ہو گا فی الحال نظیر حسین سخا کے متعلق مجھے کچھ کہنا ہے آپ بدر کی اس توجیہ پر کہ حضرت مسیح موعود ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں رقمطراز ہیں کہ یہ معنی کسی لغت ڈکشنری یا انسائیکلوپیڈیا میں نہیں کاش سخا صاحب جہاں تاک کیطرف توجہ دکھاتے ہیں قرآن مجید کی آیات پر کچھ نظر کرتے صاف لکھا ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

دیکھئے باوجود اس کے کہ موت جسم و جان کے افتراق کا نام ہے اور شہیدوں پر بھی یہ حالت طاری ہوئی پھر بھی انہیں زندہ کہنے کا حکم ہے حضرت ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق بس اس ایک ہی آیت نے آپکے چاروں سوالوں کو حل کر دیا پھر یہ جواب ان جوابوں کا ایک حصہ ہو کہ اشتہار آخری فیصلہ کے بارے میں دئے جاتے ہیں کسی وکیل کے ایک

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اہل وطن کو ایک خطاب"

لاہور کے جلسہ پیغام صلح کے بعد انجمن احمدیہ بھیرہ نے تجویز کیا تہا کہ پیغام صلح بھیرہ والوں کو بھی پڑھ کر سنایا جاوے حسن اتفاق سے ہمارے مکرم و معظم مفتی محمد صادق صاحب تشریف لائے مفتی صاحب موصوف عرصہ سے اہل وطن کو خطاب کرنا چاہتے تھے اور ایک لیکچر دینا چاہتے تہے یہ موقعہ بہت مناسب تہا اور زیادہ لطف یہ ہوا کہ ۲۶ تاریخ جون کو جمعہ بھی تہا اور شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ کا جنم دن بھی تہا ان سب مبارک تقریبوں کا جمع ہونا نہایت مبارک تہا۔ چنانچہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شام کے ۶ بجے حکیم فضل الدین صاحب کی بیٹھک پر مفتی صاحب موصوف نے لیکچر "اہل وطن کو ایک خطاب" پڑہا جس کے ضمن میں پیغام صلح بہی پڑھ کر سنایا گیا جلسہ میں شہر کے معزز ہندو مسلمان رؤسا مدعو کئے گئے تہے اکثروں نے ... سے تشریف فرما کر جلسہ کی رونق افزائی فرمائی اور ہندو و مسلمان پبلک نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ ایک جلسہ میں جمع اور لیکچر کو سنتے ہوئے نظر آتے تہے جو نہایت مسرت کا مقام تھا۔ جلسہ کے پریزیڈنٹ جناب دیوان گنپت رائے صاحب آنریری مجسٹریٹ بھیرہ قرار پائے جو شہر بھیرہ کے نہایت قابل اور منصف مزاج اور ہر دلعزیز رئیس ہیں سب سے پہلے مولوی محمد صدیق صاحب نے قرآن مجید کا ایک رکوع نہایت خوش الحانی سے پڑہا جو نہایت دلکش اور مؤثر تہا بعد ازاں مفتی صاحب موصوف نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ لیکچر نہایت قابلیت سے لکھا گیا تہا سب سے پہلے اہل وطن کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تہا پھر منہاج نبوت کا بیان تہا۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونے کا ثبوت تہا۔ پہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ۔ آپ کی وفات پر اعتراضات اور ان کے جوابات کا تذکرہ فرما کر "پیغام صلح" کو پڑہ کر سنایا۔ بعد اس کے شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم کے لئے نہایت خلوص سے دعا کی گئی اس دعا کیوقت حاضرین جلسہ نے ہاتہ اٹہائے اور اکثر ہندو معززین نے بہی دعا کے لئے ہاتہ اٹہائے اور سب نے آمین کہی جو مذہبی مصالحت کے لئے ایک نیک فال تہی۔ مفصل لیکچر اور دعا "بدر" میں چہپ جائیگی۔ مفتی صاحب کے بعد بھیرہ میونسپلٹی کے وائس پریزیڈنٹ بخشی رام لبھایا صاحب نے تقریر فرمائی جس میں بخشی صاحب موصوف نے پیغام صلح کی تائید کی اور اس صلح پر اظہار مسرت فرمایا اور شہنشاہ معظم کیلئے دعائیہ الفاظ فرمائے اخیر حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کے خلیفہ ہونے پر بوجہ اپنے قدیمی تعلقات کے نہایت خوشی ظاہر فرمائی اس کے بعد آریہ سکول کے ماسٹر ہری رام صاحب نے تقریر فرمائی جس میں انہوں نے پیغام صلح کی تائید کی اور یہ فرمایا۔ گوکشی کا تختہ ایسا ہے کہ اگر احمدی لوگ گائے کا استعمال چھوڑ دیں۔ تو ہندو اور احمدیوں میں ہمیشہ کے لئے مصالحت ہو جائے اور سچا اتفاق پیدا ہو جائے پھر انہوں نے شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ بہی فرمائے بعد ازاں پریزیڈنٹ نے تقریر فرمائی جو نہایت اعلیٰ درجہ کی تہی انہوں نے بڑے زور سے پیغام صلح کی تائید فرمائی۔ فرمایا کہ پہلے میں نے سنا تہا کہ پیغام صلح لاہور میں پڑہا گیا ہے اور اس کے مجمل حالات سے مجہے خبر دیگئی تہی۔ مگر آج جب میں نے اس پیغام کو سنا تو مجہے نہایت خوشی ہوئی اور اس کی معقولیت اور خوبیوں نے میرے دل پر خاص اثر کیا اس میں بیشک شک نہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کا ذریعہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہوسکتا اور یہ کہنا کہ احمدی لوگ اگر گائے کا استعمال چھوڑ دیں تو دونوں قوموں میں صلح ہو جائے بالکل سچ ہے مگر میں کہتا ہوں کہ احمدیوں نے تو یہ سب کچھ کرنے پر آمادگی ظاہر کردی ہے اور وہ نہ صرف گائے کا استعمال چھوڑنے پر بلکہ ہر ایک شرط پر جو پیغام صلح میں پیش کی گئی ہے۔ خود عمل کرنے کو تیار ہیں اب جو دیر ہے وہ اہل ہنود کیطرف سے ہے چاہئے کہ اہل ہنود بہی ان شرائط پر جو پیش کی گئی ہیں۔ عمل کرنا شروع کردیں تا سچا اتفاق پیدا ہو جائے۔ اور حقیقی صلح پیدا ہو جائے اس کے بعد صاحب موصوف نے اپنے قدیمی تعلقات جو حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ سے صاحب موصوف کے ہیں ظاہر فرما کر حضرت مولانا کی خلافت پر اظہار مسرت فرمایا اور نہایت خوشی ظاہر کی اس کے بعد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جنم دن پر پیغام صلح کے پڑہے جانے کو نیک فال قرار دیکر اور شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ فرما کر اپنی تقریر کو ختم فرمایا اس کے بعد مفتی صاحب نے اٹہ کر پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر کی تائید فرمائی۔ کہ احمدی لوگ ہر طرح آمادہ ہیں اب صرف دیر اگر کچھ ہے تو فریق ثانی کی طرف سے ہے مگر خوشی کی بات ہے کہ لاہور میں ایسوسی ایشن قائم ہو گئی ہے جس میں معزز ہندو مسلمان شامل ہیں اور جو ان سب باتوں کو عملی رنگ میں لانے کی کوشش کریگی۔ و باللہ التوفیق۔ پس رؤسا میں سے جو صاحب چاہیں اس ایسوسی ایشن میں شامل ہو سکتے ہیں اس کے بعد بہ اجازت پریزیڈنٹ صاحب جلسہ برخاست کیا گیا

اللہ تعالیٰ کا لاکہ لاکہ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہاں محض اپنے فضل سے یہ جلسہ کو نہایت کامیابی عطا فرمائی اور جلسہ کے مقصد میں امید سے بڑہکر کامیابی ہوئی۔ لوگوں نے نہایت خوشی اور توجہ سے لیکچر سنا۔ کسی قسم کا شور و شر نہ تہا۔ جلسہ میں خاموشی اور تہذیب کی حکومت تہی اور لیکچر کا پبلک پر نہایت عمدہ اثر پڑا جب تک لیکچر ختم نہ ہو لیا کوئی شخص لیکچر سے جاتا نظر نہ آیا۔ اور پہر شہنشاہ معظم کے لئے ہندو اور مسلمانوں کا مل کر دعا کرنا اور آمین کہنا مذہبی مصالحت کی عجیب مسرت خیز جہلک دکہاتا تہا اور نیز یہ ظاہر کرتا تہا کہ دونوں قوموں کو اپنے شہنشاہ سے سچی دلی محبت اور وفاداری ہے کہ ایک جگہ جمع ہوکر دونوں قومیں اپنے شہنشاہ کے لئے دعا کیواسطے ہاتہ اٹہاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پہر شکر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ شکر کرنا ہمارا فرض ہے کہ وہ اپنے عاجز اور بیکس بندوں پر اپنے فضل و کرم کرتا اور اپنے فضل اور نصرتوں سے کامیابی عطا فرماتا ہے یہ سب کچھ اس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے سچے خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طفیل ہے جس کا صلح کا پیغام بھیرہ کو سنایا گیا اور یہ بات بہی قابل تذکرہ ہے کہ مخالفین سلسلہ نے اس جلسہ میں طرح طرح کی روکیں ڈالنے کی کوششیں کیں اور مجلسیں بہی گرم ہوئیں اور بجائے قرآن کریم و حدیث شریف کا وعظ ہونے کے کفر نامے پڑہے گئے اور جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا اور صادق کامیاب ہوکر رہا ست

کار و بار صادقاں ہرگز نہ باشد ناتمام
صادقاں را دست حق باشد نہان در آستین

اس لیکچر کا اثر جو کچہ ہوا اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں لیکچر کے دوسرے دن ایک ہندو وکیل صاحب سے ملاقات ہوئی جنہوں نے ایک عجیب و غریب تقریر فرمائی جسکا خلاصہ یہ تہا کہ ہندوستان میں تین بڑے مذاہب ہیں۔ ہندو، مسلمان اور عیسائی۔ خدا تعالیٰ نے چاہتا ہے کہ اب یہ تینوں قومیں آپس میں صلح اور امن کے ساتھ زندگی بسر کریں اور تینوں قوموں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے یہ ضروری تہا کہ تینوں قومیں ایک ایسے شخص کے جہنڈے کے تلے جمع ہوں جو تینوں قوموں کے لئے مقتدا ہو وہ ہندوؤں کے لئے کرشن ہو عیسائیوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے مہدی ہو اور ضروری ہے کہ وہ اللہ کا رسول بہی ہو تا کہ تینوں قوموں کے مقتداؤں کی عزت

اور ان جانب اللہ ہونے کا ثبوت بھی وہی دنیا پر ظاہر ہو جانے اور یہ وہ خود خدا کی طرف سے مقرر کردہ مقتدا ہو کی وجہ سے ہر ایک قوم سے لئے قابل قبول بھی ہوا اور جہاں تینوں قومیں اس کو اپنے اپنے رنگ میں مقتدا سمجھیں وہاں وہ اکیلا تینوں قوموں کے مقتدوں کا مظہر ہونے کی وجہ سے تینوں قوموں کی وحدت کا باعث بھی ٹھیرے اور اس طرح آپس کے اختلاف مٹ جائیں اور اس حکم اور عدل پیشوا کی سب ل کر اطاعت کریں اگر ایسا ہو جائے تو ہندوستان کے سارے دُکھ کٹ جاویں اور سارے آپس کے جھگڑے مٹ جائیں اور ہندوستان کی ترقی اور بہبودی کے دن آجائیں یہ سچ ہے کہ جو بات حضرت مرزا صاحب نے نکالی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے اور جیسا اُن کو خدا نے وحی کی ہے کہ وہ کرشن مسیح اور مہدی ہیں۔ اگر اس کو لوگ مان لیں تو ہندوستان کے دن پھر جاویں اور لوگوں میں سچی مصالحت اور محبت اور گورنمنٹ سے سچی وفاداری پیدا ہو جائے اور پھر ہر ایک قسم کے فساد اور دُکھ سے ہندوستان کو ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے۔ واقعی ہر ایک دُکھ سے نجات کا ذریعہ اگر کوئی ہے تو وہ یہی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے دنیا کے آگے پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ بعض ایسے وجود دنیا میں بھی موجود ہیں۔ جو محض اپنی ذاتی وجاہتوں کیواسطے فرقہ بندیوں میں ہی خوش رہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اتفاق ہو اور دنیا کے دکھ کٹیں کیونکہ اگر ایسا ہؤا تو پھر کس مپرسی کی حالت میں جا پڑیں گے اور یہی ان کو منظور نہیں۔

یہ تقریر سنکر مجھے نہایت مسرت ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ خیر اگر خود غرض وجود دنیا میں ہیں تو آپ جیسے عالی خیال لوگ بھی خدا کے فضل سے دنیا میں موجود ہیں۔ نیکی کے کام کے لئے سعی کرنے سے ہمت نہ ہارنی چاہیئے خدا تعالیٰ نیکوں کا مددگار رہتا ہے اور نیک آخر کامیاب ہوتے ہیں غرض اس ملاقات کا میرے دل پر خاص اثر ہؤا اور ایمان بڑا تازہ ہؤا۔ اے خدا کے برگزیدہ مسیح تجھ پر سلام۔ اے سچے نجات دہندہ تجھ پر سلام۔ تو نے جو کچھ عظیم الشان کام دنیا پر کئے ہیں وہ قیامت تک یادگار رہیں گے اور آسمان پر تارا ہو کر چمکیں گے۔ مگر آہ! آج قوم کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ وہ نہیں دیکھتے نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ مگر ان وہ جنکو خدا نے اپنے فضل سے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ اے قوم آنکھ کھول دیکھ اور سمجھ ورنہ پیچھے پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئیگا خدا کے مسیح نے کیا سچا شعر فرمایا ہے۔

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

راقم - ایک احمدی از بھیرہ

بدر خواتین

مورخہ ۳۰ - اپریل کے بدر میں مکرم بھائی احمد حسین خان صاحب کا مضمون ذیل کے عنوان پر دیکھا (میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے) چونکہ اس کا ایک حصہ مستورات کے متعلق ہے دیکھکر مجھے خیال آیا کہ میں بھی اپنی ناقص سمجھ کے مطابق کچھ عرض کر ہی دوں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرے قابل عزت بھائی ایڈیٹر صاحب اسے بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور و ممنون فرما دیں گے۔

سب سے اول تو محترم بھائی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ کس لئے اس غریب فرقہ کی خبرگیری کرتے رہتے ہیں اور جب کم فرصتی سے مرض سے افاقہ ہوتا ہے تو مستورات

مضمون اپنی دلچسپی کے لحاظ سے عمدہ تھا مگر جو انہوں نے پہلا سین یعنے تصویر کا دوسرا رُخ دکھایا ہے وہ میرے تجربے اور مشاہدے کے بالکل برخلاف ہے مجھے تو کبھی یہ دیکھنے یا سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کہ مرد بیچارا مصیبت کا مارا محنت مزدوری کرکے پیسے کما لائے تے تے ہی بچہ کو گودی میں اُٹھائے اور چولھے کے پاس بیٹھ کر ہنڈیا پکائے ادھر بچہ روئے چلائے ادھر وہ بیچارا سالن میں چمچہ ہلائے بیوی پاس بیٹھی یوں ہی بڑبڑائے۔ بخدا میں نے یہ تماشا نہ دیکھا اور نہ (سوائے بھائی صاحب کی زبان کے) سنا۔ بالفرض اگر بھائی صاحب کو کبھی اس واقعہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو معدودے چند والا معاملہ ہے جسکو ہم تصویر کا دوسرا رُخ نہیں کہہ سکتے اور بیوی جو کہ اپنے شوہر کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتی ہے ضرور پاگل ہے۔ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ اگر بچے پالنے کا بار عظیم مردوں کے سر پر پڑتا تو اس کی انجام دہی میں وہ سخت ہی بودے نکلتے۔ ان پرورش کے مشکلات کو پیش نظر رکھ کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ ماؤں کے پاؤں تلے بہشت ہے۔ اس آزمائش میں ثابت قدم رہنا عورتوں ہی کا کام ہے اخیر میں بھائی صاحب نے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ فریق اول کیوں ایسا تند خو اور بد مزاج ہے اور فریق ثانی کیوں ایسا حلیم بنا رہے۔

آمدم برسر مطلب! اب میں یہ بتلانا چاہتی ہوں کہ میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے۔ میاں کا بیوی کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے جو کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حرم محترم کے ساتھ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر بیوی صاحبہ روٹی پکاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آگ سُلگا دیتے۔ غرض ذرہ ذرہ کام میں بیوی صاحبہ کو امداد دیتے۔ جب میں ہندو۔ آریہ۔ عیسائی مذہب پر نظر عمیق ڈالتی ہوں تو بے اختیار بلانے اسلام پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے کہاں ان کی حیاکش گناہ کا پیش خیمہ بے پردگی اور بے جا آزادی اور کہاں اسلام کا باعصمت اور باعزت رہنے کا عمدہ ذریعہ پردہ کون کہتا ہے مسلمان مستورات کے لئے پردہ قید ہے میرا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ یہ پردہ بلانے اسلام کا وہ بھاری احسان ہے جس کا ہم شکریہ نہیں ادا کرسکتیں اور جس کی نظیر کوئی اور مذہب نہیں دکھا سکتا۔ کہاں ہندوؤں اور آریوں کا مذہب کہ فرقہ اناث کو ستی ہونا [illegible] ذلیل سمجھا اور اون کی کتابوں نے ان کو دختر کشی اور ستی کرنے کا سبق دیا کہاں اسلام کی پاک تعلیم کہ مرد اور عورت کو ایک جیسے حقوق عطا فرما دیئے قرآن پاک نے دختر کشی وغیرہ کا قلع قمع کر دیا کیا انجیل دکھا سکتی ہے کہ اس نے عورتوں پر کیا کیا احسان کئے ہاں البتہ ایک احسان مذہب اسلام سے بڑھکر عیسائیت نے کیا ہے وہ کیا ہے بے جا آزادی جو ان کو خدا سے دور کرنے اور جہنم کے نزدیک کرنے کا بڑا عمدہ ذریعہ ہے وہ اسلام ہی ہے اور قرآن کریم ہی ہے جس کے فرقہ اناث پر ان گنت عنایات ہیں۔ قرآن کریم نے مستورات کو باپ کی اور خاوند کی جائیداد میں حصہ دلایا ہے۔ کیا کوئی مذہب اس کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔

میاں اور بیوی کا آپس میں ایسا سلوک ہونا چاہیئے کہ وہ ہر وقت ایک دوسرے پر خوش رہیں کبھی کوئی رنجش اور بدمزگی درمیان میں آنے نہ پائے اور یہ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں آپس میں خالصاً لوجہ اللہ ہی نیک سلوک کریں بیوی اپنے میاں کی اس واسطے عزت اور محبت نہ کرے وہ مالدار خوبصورت یا ذی وجاہت ہے (کیونکہ مال وغیرہ کسی کی میراث نہیں) بلکہ وہ اس لئے اس کی عزت توقیر اور الفت کرے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور میں اپنے اللہ کو خوش کرنے

کے لئے میاں کی تابعداری کرتی ہیں۔ میاں اپنی بیوی کے ساتھ اس کی خوبصورتی یا اس کے باپ کے زیادہ مرتبہ یا اس کو زیادہ جہیز وغیرہ ملنے کی وجہ سے حسن سلوک نہ کرے (کیونکہ یہ سب چیزیں عارضی اور جلدی ملیامیٹ ہو جانے والی ہیں) بلکہ وہ بھی اپنے اللہ اور رسول کے احکام کی بجاآوری کیواسطے لطف اور مہربانی سے پیش آوے اور جو شخص محض اللہ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ محبت اور سلوک کرتا ہے تو مولیٰ کریم اس کی محبت اور بھی دن بدن مستحکم اور مضبوط کرتا جاتا ہے۔ اور ان کے مابین کسی قسم کا فساد وغیرہ ہو ہی نہیں سکتا اور اکثر اوقات دیکھا ہے کہ قال اللہ اور قال الرسول پر چلنے والے میاں بیوی میں بغض اور عناد نہیں ہوتا اور وہ ایک دوسرے کے حقیقی خیرخواہ اور جانی دوست ہوتے ہیں ایک عورت اور مرد کے درمیان فساد ہونے کا سب سے بھاری سبب یہ ہے کہ دین سے بہرہ مردوں کو چونکہ عاقبت کا خیال ہی نہیں ہوتا اور نہ دل میں خوف خدا ہوتا ہے اور نہ ہی جزا سزا اعمال پر ایمان ہوتا ہے ان کے اکثر اوقات خیال ایسے خراب ہو جاتے ہیں جس کا عورت سخت نوٹس لیتی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا محافظ بنایا ہے اور مرد کو بد معاملہ ہوتا [illegible] [illegible] جاتی ہے اس فتنہ اور فساد کا موجب نہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے۔ دوسرا باعث فریقین کی ناچاقی کا یہ بھی ہوتا ہے کہ مذہب سے لاپرواہ مرد اپنی بیوی کو اس کے والدین کے متعلق طعنہ زنی کرتا ہے کہ انہوں نے مجھے عمدہ کپڑے نہیں دیئے [illegible] اس کے والدین کو برا بھلا کہتا ہے جس کی برداشت عورت نہیں کر سکتی اور اس طعن و تشنیع کی بدولت ناچاقی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور وہ اپنی عادت سے باز نہیں آتا اور نہ بندہ خدا اتنا سوچتا ہے کہ جن والدین نے اپنا پالا پلایا لخت جگر میرے حوالہ کر دیا ہے اور حسب توفیق جو کچھ میسر آیا ہے وہ بھی میری نذر کر دیا ہے اب میں ان بیچاروں کو برا کہوں اور غریب عورت کو جس نے آتے ہی اپنا تن من دھن مجھ پر نثار کر دیا ہو اور جس نے ماں باپ بہنوں بھائیوں اور خویش و اقربا کو ایک میری جان کے پیچھے پس پشت ڈالدیا ہے کیوں اذیت پہنچاؤں۔ مگر یہ اس کی بے دینی کا قصور ہے ورنہ ہمارے بشیر و محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوۃ والثناء تو تاکیداً فرما گئے ہیں کہ بیوی کو اس کے میکے کی بابت بالکل کچھ نہ کہو۔ میں دعوے سے کہتی ہوں۔ کہ دیندار میاں بیوی میں کسی طرح کی ناچاقی و تنوع ہیں آہی نہیں سکتی۔ علاوہ بریں مستورات کو بھی اپنے شوہروں کی اعلےٰ درجہ کی تابعداری کرنی چاہیئے اور اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ خاوند کی خدا سی نافرمانی اور بے ادبی دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہوتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر خدا کے بعد اگر کسی اور کو سجدہ کرنا درست ہوتا تو عورت کو اللہ تعالیٰ حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت اور بزرگی دی ہے اور ان کو تاکید کی ہے کہ ان زیردستوں پر لطف و عنایت کیا کریں اس زمانہ میں جب کہ فرقہ اناث پر بے جا ظلم و تعدی ہونے لگی اور ان کو پاپوشوں سے نسبت دی جانے لگی تو خداوند کریم نے مسیح موعود کو وہی رسولی اخلاق دے کر دنیا میں بھیجا اور اس نے اس فرقہ کی عین موقعہ پر دستگیری کی۔ میاں بیوی میں جیسا سلوک ہونا چاہیئے تھا اس کا عملی نمونہ دکھایا۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت اقدس ساری عمر میں ایک دفعہ ام المومنین کو ذرا غصے ہوئے ہیں جس کا انہیں اب تک رنج ہے اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کہاں جاہلوں کا مارنا پیٹنا اور کہاں حضرت اقدس کا ذرا رنجیدہ ہونا [illegible] پچھتانا۔

میں دعوے سے کہتی ہوں کہ جس شخص میں احمدیت پوری سرایت کر گئی ہو اس کی بیوی کبھی اس سے ناخوش نہیں ہوتی کیونکہ وہ بموجب حکم خدا رسول اور امام زمان کے اس کے حقوق کی نگرانی کرتا ہے جس سے کوئی بے لطفی پیدا ہونی ممکن ہی نہیں۔

میری پیاری بہنو!! اگر تم چاہتی ہو کہ تمہیں دنیا میں ہی بہشت مل جاوے تو رو رو کر بدرگاہ مجیب الدعوات دعائیں مانگو کہ تمہارے خاوندوں کو امام برحق شناخت حاصل ہو اے میرے دینی بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے گھروں کے تمام جھگڑے اور فساد رفع ہو جاویں اور یہاں جنتی زندگی شروع ہو اپنے تئیں کامل دینداری کا نمونہ بناؤ اور اس امام الزمان کی پوری پوری پیروی کرو تاکہ سب مشکلات دور ہوں اور بیوی بچوں کی طرف سے ذرہ بھی تکلیف نہ پہونچے خداوند ذوالجلال ان میری عاجزانہ گذارشوں پر ہر ایک کو کاربند ہونے کی توفیق عنایت کرے۔ والسلام

آمین ثم آمین

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ

یہ نظم میرے عزیز دوست صاحبزادہ بشیر احمد کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے خیالات میں برکت دے

مجھے تبلاؤ یہ کیا ہو رہا ہے
یہ کیسا شور و غوغا ہے یہ کیا ہے
تحیر کی یہاں ہر سو وبا ہے
ہر اک شوخی میں ایسی بڑھ گیا ہے
تجھے اے بے خبر تو کیا پتہ ہے
کہ اس دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے
سنبھل جا سرکشی سے باز آ جا
کہ آیا ایک مرد با خدا ہے
اُتر آیا ہے عیسیٰ آسمان سے
پتہ کچھ ہے تجھے کیا ہو رہا ہے
منور کر دیا تجھ کو خدا نے
دیا اللہ نے تجھ کو دیا ہے
یقیناً آئے گا وہ دن بھی اک دن
کہ ہوگا مقتدا اک میرزا ہے
مسیحا میں ہوں بیمار محبت
شفا دے تیرے ہاتھوں میں شفا ہے
فدا ہو جاں ہماری تیرے در پر
یقیناً تو بروز مصطفےٰ ہے
میں اب تشنہ لبی سے مر رہا ہوں
پلا جلدی اگر تجھ سا ساقیا ہے
خدا کا برگزیدہ تو ہے لاریب
لقب تیرا ہوا خیرالوریٰ ہے
ترے خادم نہ کیونکر پائیں عزت
پلا ان کو جو تجھ سا رہنما ہے
بڑا رتبہ خدا نے تجھ کو بخشا
ہُوا منکر کا تیرے روسیہ ہے
نہ کیوں کافور ظلمت کفر کی ہو
کہ تو بدرالدجیٰ شمس الضحیٰ ہے
بھنور کا ڈر ہمیں کچھ بھی نہیں ہے
کہ اس کشتی کا تجھ سا ناخدا ہے
غرض کیا خوبیاں تیری بیاں ہو
مس جاں کے لئے تو کیمیا ہے
ترے دشمن کو پہونچے کیوں نہ ذلت
حمایت میں ہوا تیری خدا ہے
مخالف تیرے اندھے ہو گئے ہیں
دلوں پر ہی اندھیرا چھا گیا ہے

[illegible]

مراسلت

برادر اکمل فد ئکمل ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نظم لاہور کی قدردانی کا شکریہ ہے یہ چند اشعار جو بدیہتاً و
ارتجالاً موزون ہوگئے اور کسی خاص ولولہ مین زبان پر آگئے
بطور نذر مین چھاپ دیجئے اور یہی وقتاً فوقتاً خدمت ہوتی
رہیگی ۔ خاکسار ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اے اکملِ نکتہ دان سلامت
اے بلبلِ نغمہ خوان سلامت

لاہور کی نظم چھپ گئی ہے
کہتا ہون بصد زبان سلامت

تا دیر رہین مرے سخن کے
اللہ یہ قدردان سلامت

سنتا رہون صد مبارک اون سے
کہتے رہین مہربان سلامت

عیسے کا بیان ہے جانِ ایمان
ایمان بجاہے جان سلامت

تاثیرِ دمِ مسیح سے مین
زندہ ہون ۔ مرا بیان سلامت

کہتا ہون د فورِ عشق مین مین
اے عیسئ نوجوان سلامت

انوار شباب لوٹ آئین
حسنِ رخِ دلستان سلامت

زندہ رہے تیرا نام تا دیر
اسلام کی آستان سلامت

قندیلِ بہشت مین رہے جان
فردوس کا آشیان سلامت

اللہ رہے وہ زور بازو
اللہ کے پہلوان سلامت

دائم رہین جانشین ترے
اے مہدیٔ خوش بیان سلامت

غالب رہین تیرے نام لیوا
پیرو ترے میری جان سلامت

ہو جلوہ نورِ دین جہان مین
اسلام کا شمعدان سلامت

یا مہدیٔ [illegible] کے اور مہدی
مہدی کا یہ رازدان سلامت

قائم رہے باہمی اخوت
یہ مجمع دوستان سلامت

آباد رہے زمین اسلام
جب تک رہے آسمان سلامت

چھایا رہے ہم پہ ابرِ رحمت
رحمت کا یہ سائبان سلامت

آسیبِ خزانِ کفر سے ہو
ایمان کا گلستان سلامت

چشمِ بد غیر سے ہمیشہ
ہو گلشن قادیان سلامت

ثاقب نہ عدو رہے نہ اس کا
یہ تیر نہ یہ کمان سلامت

ایک نئی نظم

یہ نظم میان محمود کی ہے ۔ اسی
نامکمل حالت مین پیش کرنے سے میرا یہ مقصد ہے تا لوگ دیکھین
کہ شاعری کو بطورِ پیشہ نہین اختیار کیا گیا بلکہ جب کبھی قلب پر خاص
کیفیت طاری ہوتی ہے، تو اس کا اظہار کر لیا جاتا ہے اور پھر یہ
خیال نہین ہوتا کہ اسے مکمل ہی کرنا ہے ۔

یا الٰہی رحم کر اپنا کہ مین بیمار ہون
دل سے تنگ آیا ہون اپنی جان سے بیزار ہون

بس نہین چلتا تو پھر مین کیا کرون ناچار ہون
ہر مصیبت کے اٹھانے کے لیے تیار ہون

ہوگئی ہین انتظارِ یار مین آنکھین سپید
اک بتِ سیمین بدن کا طالبِ دیدار ہون

کرم خاکی ہون نہین رکھتا کوئی پروا مری
دشمنون پر مین گران ہون دوستون پر بار ہون

کچھ نہین حال کلیسا و صنم خانہ کا علم
نشۂ جام مئے وحدت مین ہی سرشار ہون

اس کی دوری کو بھی پاتا ہون مقام قرب مین
خواب مین جیسے کوئی سمجھے کہ مین بیدار ہون

کیا کرون جا کر حرم مین مجھ کو تیری ہے تلاش
دار کا طالب نہین ہون طالبِ دیدار ہون

صبر و تمکین تو الگ دل تک نہین باقی رہا

راہِ الفت مین لٹا ایسا کہ اب نادار ہون
اب تو جو کچھ تھا حوالہ کر چکا دلدار کے
وہ گئے دن جبکہ کہتا تھا کہ مین دلدار ہون ۔

ایک پرانی نظم

یہ نظم مدت سے لکھی ہوئی میرے بستے مین پڑی ہوئی تھی ۔

مین اپنے بخت پہ کسواسطے نہ ناز کرون
جنابِ حق مین نہ کیون خم سرِ نیاز کرون

حضورِ مہدیٔ آخر زمان نصیب ہوا
تو نغمہ ہائے طرب کس لئے نہ ساز کرون

نہ ہو خلافِ شریعت تو ہے مری مرضی
مین اپنے کعبۂ دل کی طرف نماز کرون

اگر حوادث ارض و سما ستائین مجھے
تو دار امن و امان ملجا و ملاذ کرون

ہزار سال کجا تیرہ سو برس کے بعد
نبی کا چہرہ جو دیکھا تو کیون نہ ناز کرون

خدا کے فضل سے اک نا خدا ملا ہے مجھے
نہ چاہیئے مجھے اندیشۂ جہاز کرون

علو شان جو عرشِ عظیم تک پہونچی
مین کس زمین مین تری مدح اب طراز کرون

مقابلہ مین ترے آگیا جو کوئی حریف
اسے نصیحت لئے ترک مین ممتاز کرون

سنائین آپ کو کچھ اپنا حالِ زار مگر
خلاف شیوہ عشاق کشف راز کرون

گنوا کے صبر کی مفتاح ہو ٹھیک نہین
درِ شکایتِ غمہائے قلب باز کرون

ملالِ طبع کا خطرہ ہے ورنہ ذوقِ سخن
یہ چاہتا ہے ابھی اور کچھ دراز کرون

مرا ہو مسکن و مدفن اسی جگہ یا رب
جو کوئی آز کرون مین تو پھر یہ آز کرون

ہے ابتدا سے حقیقت پسند طبع میری
کبھی پسند نہ مین مسلکِ مجاز کرون

بروزِ مکہ مدینہ ہے قادیان موجود
غریب ہو کے مین سطے کیون رہ حجاز کرون

دعا کرو کہ ہو نیکی کے کرنے کی توفیق
بدی سے صحبت بد سے مین احتراز کرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

پیغام صلح

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آخری پیغام پنجاب یونیورسٹی ہال میں بصدارت جناب جسٹس پرتول چندر چیٹرجی صاحب جج چیفکورٹ پنجاب ہندو قوم کے مختلف فرقوں سے نہایت عزت و احترام کے ساتھ سُنا اس جلسہ کے حالات لکھنا میرا مقصد اس جگہ نہیں۔ میری غرض یہاں اس پاک منشار کے پورا کرنے کے متعلق بعض تجاویز پیش کرنا اور اس پر کوئی عملی کارروائی کرنا ہے جس نے حضور والا کو اس پیغام کے لکھنے پر تحریک دی اس مبارک پیغام کے متعلق جہاں تک میں اندازہ کرسکتا ہوں۔ ہندو قوم کے مختلف خیالات ہیں اکثر تو ان میں سے ابھی غور کر رہے ہیں کہ اس پیغام کا کیا جواب دیا جاوے لیکن علے العموم غیر مذہب اس پیغام کے بعد اس پاک نیتی اور وسعت خیالی کو تسلیم کر گئے ہیں۔ جو مقدس راقم پیغام کی ایک لازمی سیرت تھی اس پیغام سے آریہ سماج نے کسی قدر اختلاف کیا ہے درحقیقت وہ لوگ سوائے وید کے کسی اور کتاب کو الہامی کتاب ہونے کی عزت اگر دیں گے تو گویا وہ سماجک عمارت کے ایک بڑی بنیاد کو خود ہلا دیں گے اس لئے ان سے فی الفور ایسا نا کی امید رکھنا کسی قدر مشکل ہے۔ البتہ ان میں اکثر اس حد تک تو طیار ہیں کہ وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عزت کی نگاہ سے آئندہ دیکھیں اور انہیں بدکلامی سے یاد نہ کریں اور انہیں ایک اولوالعزم انسان مانیں اور مفتری نہ کہیں۔ ہاں جناب رسالتمآب کی نبوت کا قائل ہو جانا سردست مشکل ہے۔ سناتن دھرمی فرقہ میں ایک حصہ تو اس وقت بھی جناب خاتم الانبیاء کو خدا کا فرستادہ ماننے کے لئے بموجب شرائط پیغام صلح طیار ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس کی تعداد تھوڑی ہے۔ باقی حصہ اس فرقہ کا بھی ابھی کسی خاص نتیجہ پر نہیں آیا۔ البتہ یہ ایک عام خواہش ہے۔ کہ کوئی راستہ آپس میں صلح و صفائی کا نکل آوے۔ بہرحال میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ اس وقت تک یہ مبارک پیغام علے العموم ملک کے لئے مبارک ہی سمجھا گیا ہے اور عام خواہش ہے کہ کسی ایک سمجھوتے پر فریقین آ کر آپس کے دلوں کے تنازعات کو دور کریں۔ یہ ایک نہایت خوشی کا مقام ہے کہ جناب رسول اکرم صلوٰۃ اللہ علیہ کو پیغام صلح کے بعد اولوالعزم انسان اور ایک صادق انسان ماننے کی خواہش عام طور پر ظاہر ہو رہی ہے۔ ہمیں اس وقت نہ نتیجہ کے لئے کوئی گھبراہٹ دکھلانی چاہیئے اور نہ کسی عجلت کی ضرورت ہے ابھی تو ہمارا پیغام ملک ہند کے ہزاردیں حصہ تک بھی نہیں پہونچا۔ سب سے پہلا ہمارا تو یہ فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ملک کے ہر ایک گوشہ تک پہونچا دیں۔ ہندو قوم کا کوئی طبقہ نہ رہے جس کے معتبر آدمی اس لکچر کو نہ دیکھ لیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ تو عنقریب ملک میں ریویو کے ذریعہ شائع ہو ہی جاوے گا۔ لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ اس پیغام کی اردو۔ انگریزی۔ بنگلہ۔ سندھی ناگری کاپیاں ہزار در ہزار پھیلائی جاویں اور پھر آپ دیکھیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ ... .

.. اور یہ یاد رکھیں کہ اس پیغام صلح کی شرائط کے مخالف اگر کوئی ہوسکتے ہیں تو سماجک لوگ ہی ہوں گے تاہم میں جس قدر کامیابی اس لیکچر کی لاہور جیسے شہر میں باوجود سماجک مخالفت کے دیکھتا ہوں۔ مجھے بہت کچھ خداتعالےٰ کی ذات پاک سے امید ہے کہ اس پیغام کے ذریعہ اس ملک کا غیر اسلامی حصہ بہت جلد جناب رسالتمآب کے آستانہ پر سر نیاز رکھنے والا ہے اس لئے میں نے سردست ارادہ کیا ہے کہ اس پیغام کی دو ہزار اور کاپیاں چھاپ کر مفت ہندو قوم میں تقسیم کی جاویں۔ لاہور کی جماعت نے دو ہزار کاپیاں پہلے چھپوادی ہیں اور اس میں سے صرف چند صد کاپیاں باقی رہ گئی ہیں۔ اس دو ہزار میں سے نصف کے قریب مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ اب آئندہ کے لئے میں اپنے بیس پچیس دوستوں کو لکھا ہے کہ وہ کم و بیش ایک ایک صد کے قریب کاپیوں کا خرچ بھیجدیں۔ چنانچہ بعض سے میں نے درست مطالبہ کر لیا ہے اور وہ میری خاطر بھیج بھی دیں گے۔ لیکن میرے دل میں آج یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ میں اس نیک کام میں اور دوستوں کو بھی شامل کروں۔ میری رائے یہ ہے کہ ہمارے دوست عام طور پر کم از کم ایک ایک روپیہ کی کاپیاں خرید کر کے اپنے اپنے شہر میں ہندو احباب کی خدمت میں پہونچا دیں یہ ایک کار خیر ہے اور ہمارے دوست بہت آسانی سے اس پر عمل کر لیں گے میرا ارادہ ہے کہ اب کے اس پیغام صلح کے شروع میں چند ورق صلح اور اس کے جناب مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کے متعلق بھی لگا دوں اس لکچر کی قیمت دراصل کوئی نہ ہوگی صرف جس قدر لاگت اس کی اصلی ہوگی اسی حساب سے جس قدر کاپیاں ایک یا دو روپیہ میں ان احباب کو برائے تقسیم بھیجدی جاویں گی جو میری اس تجویز پر عمل کرنا پسند فرماویں گے۔ ایسا ہی میرا ارادہ ہے کہ جب میگزین طبع ہو تو پیغام صلح والا حصہ ایک ہزار الگ طبع کرا لیا جاوے اور وہ بھی مفت تقسیم کیا جاوے لہٰذا ان احباب کے علاوہ جن کو میں الگ الگ خطوط لکھے ہیں میں اس چٹھی کے ذریعہ دیگر خادمان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ضرور اپنے پاکٹ خرچ میں سے کم از کم ایک آدھ کو الگ کر کے یا تو مجھے ابھی بھیجدیں یا مجھے اس تحریر سے پندرہ دن کے اندر اندر اطلاع دیں کہ پیغام صلح کے طبع ہونے پر ایک یا زیادہ روپے کی کاپیاں وی۔ پی کر کے میں انکی خدمت میں بھیجدوں میرا خیال ہے کہ پانچ چھ پیسہ کے قریب ایک کاپی پر خرچ ہوگا اور اس کا حجم شاید اسی صفحہ کا ہو جاوے۔ اگر میرے دوست اس تجویز پر کثرت سے پابند ہوں تو ہم کو انگریزی ترجمہ کی اشاعت میں بہت آسانی ہوگی قادیان سے واپس جا کر میں پہلے اس کی کاپی لکھوانی شروع کردونگا اور دس دن تک انتظار کر کے اس کو چھپوا دونگا ان دس دنوں میں کل کاپیاں چھپوا دوں لیکن اگر ان دس دنوں کے اندر ہمارے احباب نے اس نیک کام میں میری مدد دی۔ اور مجھے اطلاع کثرت سے دی تو ممکن ہے کہ اس کو دس ہزار تک میں چھپوا لوں۔ میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ اس طریق کی اشاعت کے علاوہ ہندوستان کے شہروں میں جلسہ کر کے اس پیغام کو سنایا جاوے۔

میرے دوستو! جہاں تک میں ملک کی حالت کا اندازہ کرسکتا ہوں یا جہاں تک میں اس وقت تک لاہور کا اندازہ کیا ہے آپ یقین رکھیں کہ ملک اس پیغام کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو چکا ہے اگر مخالفت کسی جگہ ہے تو وہ سماجک کیمپ میں ہے اور وہ کیمپ اول تو بہت ہی محدود ہے اور پھر اس کا اثر پنجاب سے باہر بہت کم ہے۔

امید ہے کہ بہت جلد میرے احباب اس میری تجویز کا جواب بواپسی مجھے دیں گے جن جن احباب سے میں نے اپنے ذاتی تعلقات کی وجہ سے مطالبہ پیش از یں کر لیا ہے ان کے سوا دیگر ہموطن خدام سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اب اس تحریر کے مخاطب نہیں رہے اس تحریر کا دراصل مخاطب ہر ایک ایسا احمدی بھائی ہے کہ جو علاوہ ضروریات خانگی ایک روپیہ ماہوار کم از کم ہر ماہ میں آسانی کے ساتھ اپنے دیگر زائد ضروریات مثلاً میوہ جات یا آرائش و سامان یا دیگر غیر ضروری باتوں میں خرچ کیا کرتا ہے میں یہ امر بھی ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اس کام کے لئے ہمارے دوست چندہ جمع کریں میں ان کے ذریعہ سے کوئی قومی چندہ جمع کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ صرف یہ چاہتا ہوں کہ ہر ایک احباب ایک آدھ کم و بیش مثلاً آجکل ایک دو پیسے کے آم یا انگور ایک آدھ ہی تکلیف کہا لیا کرتے ہیں وہ انگوروں یا آموں کے کھانے کی بجائے ایک روپیہ مجھے بھیجدیں۔ جواب مجھ کو ہر روز دیا جاوے۔ والسلام۔ محررہ قادیان دارالامان ۲۷ رجون

خواجہ کمال الدین وکیل عزیز منزل
سرک کمیپ نالی متصل ریلوے اسٹیشن لاہور۔

ثناء اللہ کی پریشانی

اہل حدیث مورخہ ۲۹ - مارچ ۱۹۰۸ء کے مضمون کا جواب ایڈیٹر الحکم نے الحکم مورخہ ۱۴ - مارچ ۱۹۰۸ء میں دیا ہے جس کا جواب الجواب مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۹ - اپریل ۱۹۰۸ء کو اہلحدیث میں اس طرح سے دیا ہے کہ الحکم کی عبارت نقل کرکے اس کے مختلف فقروں یا الفاظ پر نمبر لگائے ہیں اور ان نمبروں کی پابندی کے ساتھ مختلف ریمارکس کئے ہیں اپنے مضمون نمبر ا میں میں یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ ان سلسلہ مضامین میں مولوی صاحب کے دیگر اعتراضات کا جواب اس وقت نہیں دونگا۔ صرف حضرت صاحب کی وفات کے متعلق مضمون پر بحث کرونگا اسی لئے الحکم مطبوعہ ۱۴ - مارچ کا صرف اسی قدر ضروری حصہ نقل کرنا چاہتا ہوں۔ نمبر چہارم مولویصاحب کے نوٹ مضمون اوان کے متعلق ہیں اور باقی وہ تمام نوٹ جن میں بے جا طعن وطعن غیر متعلق فضول گوئی یا گالی گلوچ شامل ہیں ترک کر دیتا ہوں۔ الحکم کی عبارت حسب ذیل ہے جو اہلحدیث کی عبارت نقل کرنے کے بعد بطور جواب لکھی گئی تھی اس مضمون پر سے بے جا طعن وتشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالےٰ کی قسم کھانے کو تیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں اس مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی حالت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں۔ لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کی جو ہمیشہ ثناء اللہ سے ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ تعالےٰ یہ کتاب شائع ہو جائے گی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا آسمانی نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے اخیر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جسمیں ہم یہ ظاہر کر دینگے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اسی طرح مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مولوی ثناء اللہ نے اس مضمون کی نقل کرتے ہوئے مختلف جگہ نمبر لگائے ہیں جن کی کل تعداد ۹ ہے انمیں سے صرف نمبر ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۸ - ۹ کو مضمون زیر بحث سے تعلق ہے۔ انہیں کو میں نقل کرتا ہوں۔ نمبر اول دوم سوم چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپنے یا آپکے حکم سے آپکے تابعدار مرید ایڈیٹر الحکم نے مجھکو قسم کھانے کے لئے کہا جس کو میں نے منظور کیا مگر افسوس ہے کہ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا بس ہوش سے سنیئے۔ اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہیئے . . . . دروغگوئی سے کام نہ لیجئے۔ یہ میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپکو دعوت دی ہے بلکہ آپکی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا ہے۔ قسم اور ہے اور مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں کا کام ہے اور کسی کا نہیں"

نمبر ۸ - میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ اے جناب ہم نے آپکو کب قسم کھانے کے لئے کہا ہم تو نہ آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تتر کرے پر . . . . . . رکھدیں۔ ہمیں تو قرآن میں آپ کی قسم پر اعتبار کرنے کے لئے منع کیا گیا ہے پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں ہاں آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں

نمبر ۹ - بھی فضول ہے۔ ہم تو اسی وعدہ پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ - مارچ کے اہلحدیث میں شائع کیا ہے جس کو آپنے بھی منظور کیا۔ زائد باتوں کو ہم آپ کی فضول گوئی جانتے ہیں جب کتاب آپ کی نکلے گی تو اس کا جواب بھی دیا جائیگا سردست تو جہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ لئے ہیں اور آپنے منظور کر لئے ہیں۔ باقی فضول"

ان ریمارکس کے اخیر میں مولویصاحب اپنے کل مضمون کا لب لباب مفصلہ ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے اس کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں مگر پہلے یہ بتادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو"

ثناء اللہ کے اس جواب کو جب ناظرین پورے غور سے پڑھیں گے تو انکو معلوم ہو جائے گا کہ کل لب لباب ان فقروں میں ہے۔ جن پر میں نے خط کھینچدیا ہے۔ یعنے یہ کہ مولویصاحب نے مباہلہ کے لئے نہیں بلایا ہے مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور اس کا نتیجہ بھی ابھی تک ان کو نہیں بتلایا گیا ہے اس لئے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

اب ناظرین کو چاہیئے۔ کہ میرے سابقہ مضمون نمبر ا اور اس کو ملا کر غور کریں اور دیکھیں۔ کہ اولاً مولویصاحب کو بالمقابل قسم کے واسطے بلایا تھا اور صاف الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ کہ تا معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے بھی الحکم اہلحدیث والے مباہلہ کے دعوے کو منظور کر لیا تھا لیکن اب وہ مباہلہ کی تعریف بیان کرکے مباہلہ سے انکاری ہیں لیکن ناظرین کو یہ معلوم کرکے تعجب ہوگا کہ آگے چلکر مولوی صاحب نہ اپنی اس تعریف کا جو انہوں نے مباہلہ کی بابت خود بیان کی ہے کچھ لحاظ کریں گے اور گو ابھی تک وہی کہتے

ہیں کہ ہمیں اس کے نتیجہ سے اطلاع دو اور اسی کو پھر دہرائیں گے لیکن اپنے ان بیانات پر بھی وہ قائم نہیں رہیں گے اور خود ان کی اپنی تحریرات ان کی پریشانی کا ثبوت دیں گی جو غور کرنے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا اور وہ سمجھ لینگے کہ مامور کے مخالف کس حالت میں گرفتار ہیں۔

اشتہار مطبوعہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء جو الحکم مورخہ ۱۰۔ اپریل اور بدر میں بھی حضرت صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اور جس کی سرخی تھی "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" وہ اشتہار ہے جس کی بنا پر ثناء اللہ نے حضرت صاحب کی وفات کے متعلق یہ اشتہار نکالا ہے جو میرے اس مضمون کا محرک ہوا ہے۔

۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں "قادیانی کرشن جان شہر اچھڑا ستے ہیں" کے سرخی سے ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں چند تمہیدی فقروں کی بعد حضرت صاحب کے مذکورہ بالا اشتہار کو نقل کیا گیا تھا اور پھر اس کا جوابات مختلف نمبروں میں دیا تھا۔ اس مضمون کے تمہیدی الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے واسطے بلایا جس کا جواب اہل حدیث ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ تم پہلے بتلا دو۔ کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا اس کے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا ہے جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان" یہ ہیں مولوی صاحب کے تمہیدی فقرے اصل مضمون پر بحث کرنے سے پہلے ان تمہیدی فقروں کی ہم پڑتال کرنا چاہتے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ جس کا جواب انہوں نے اہل حدیث ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا ہے۔ لیکن جس جواب کا اس جگہ حوالہ دیا گیا ہے اور جس کی نقل میں سابقہ نمبر ۲ میں دے چکا ہوں اس میں صفحہ ۲ کالم ۱ سطر ۲۲ پر یہ فقرے بطور جواب کے موجود ہیں۔ "میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مباہلہ قسمیں کھاویں وغیرہ وغیرہ"۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی واقعہ کا نام اگر ہم مباہلہ رکھیں تب تو ثناء اللہ کے نزدیک جھوٹے بے ہوش بدحواس اور خبطی ہیں۔ لیکن ثناء اللہ ایک ہی ہفتہ کے بعد اسی واقعہ کو مباہلہ بیان کرے تو اپنے واسطے کوئی نام تجویز نہ کرے کیا یہی مولویت ہے۔ اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ ان میں سے نصف نام ہی اپنے واسطے تجویز کر کے شائع کر دے تاکہ ہر ایک شخص اس کی ایمانداری کا قائل ہو سکے۔ ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ جھوٹا بے ہوش بدحواس اور خبطی جو مباہلہ کا لفظ سننے کے سبب سے وہ استعمال کر چکے ہیں ان میں سے کون کون سے معزز نام اپنے واسطے تجویز کرتے ہیں اور اس اختلاف کو کس طرح اٹھاتے ہیں۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان تمہیدی الفاظ میں ثناء اللہ نے مباہلہ کا لفظ سہواً نہیں لکھا ہے بلکہ اس کے مضامین پڑھنے سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ اس شخص کی عادت ہے۔ کہ ہمارے متعلق جس مضمون پر قلم اٹھاتا ہے اس میں جس موقعہ پر گالیاں دینے اور لعن طعن کرنے کا اوسے موقعہ مل سکتا ہے وہ کسی موقعہ کو اوہاں نہیں رکھتا ہے۔ اولاً چونکہ ایڈیٹر الحکم نے مباہلہ کا لفظ استعمال کیا تھا اور جیسا کہ مضمون نمبر اول میں میں ظاہر کر چکا ہوں کہ در اصل ان کا ایسا لکھنا بجا تھا لیکن اس ٹکسالی مولوی نے جو ہر قسم کی نکتہ چینیوں کا ٹھیکیدار ہے اس بات کو گوارا نہ کیا اور کسی قدر گالیاں دینے کے بعد لکھا کہ تم اس کا نام مباہلہ کیوں رکھتے ہو۔ مباہلہ کی تعریف تو یہ ہے۔ لیکن دوسرے ہی ہفتہ میں جب کہ واقعات وہی تھے اس مضمون پر پھر لکھنے بیٹھے تو گالیاں دینے کے واسطے کچھ اور خیال دماغ میں پیدا ہوا جس کے سبب سے جھٹ اسی معاملہ کو مباہلہ بنا دیا۔ ثناء اللہ اپنی اس خلاف بیانی کو انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز رفع نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اس کا سبب سوائے مامور من اللہ کی مخالفت کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ثناء اللہ نے تحریرات میں میں دیکھتا ہوں کہ عرصہ دراز سے یہی رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس موقعہ پر بھی اس نے یہی خیال کر لیا ہوگا کہ جو جی میں آوے لکھتے جاؤ۔ کون میری تحریر کی اس قدر گہری نظر سے پڑتال کرنے بیٹھے گا لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الٰہی ارشاد "انی مہین من اراد اہانتک" بالکل سچ ہے اور اپنے اپنے وقت پر ہر حصہ دار کو اس میں سے حصہ مل جاتا ہے اور اسی طرح سے ملتا رہیگا ورنہ اس کو غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں وہ خود ہی مباہلہ کی تعریف بیان کر کے ہمیں گالیاں دے چکا تھا۔ اور اس کی بیان کردہ تعریف کے موافق دوسرے واقعات بھی پیش نہیں آئے تھے تو صرف ایک ہی ہفتہ کے بعد کس طرح سے یہ کہہ دیا گیا کہ (خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا)۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ کے مخالف اور مقابل کو ذلیل کرنے کے واسطے خود انہی کے ہاتھوں سے کیسے کیسے سامان مہیا کرا دیتا ہے۔ ایک دفعہ اور میں مولوی صاحب سے کہتا ہوں کہ اپنی تحریرات میں جابجا حضرت صاحب کے اختلافات (اپنے زعم کے موافق) آپ نے بیان کئے ہیں میں ان میں سے ان چند اختلافات پر جو مضمون رواں کے سلسلہ کے میں تذکرہ کے روشنی ڈالوں گا۔ لیکن آپ نے الحال مضمون ذیل سے غور کریں کہ جابجا حضرت صاحب کی بابت ظاہر کیا ہے کہ بڑھاپے کے سبب سے مخبوط الحواس ہے اس لئے ایسے اختلافات ظہور میں آتے ہیں لیکن آپ تو نوجوان ہیں اس لئے مخبوط الحواس بھی نہیں ہو سکتے پھر اس پریشانی کی کیا وجہ ہے۔ محض اس سبب سے کہ آپ اس اختلاف کا سبب سہو بیان کریں اور ہمیں دوبارہ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آوے ہم یہ بھی ظاہر کر دیتے ہیں کہ مذکورہ بالا کے علاوہ مفصلہ ذیل مقامات پر بھی انہی واقعات کو آپ نے مباہلہ کے نام سے تعبیر کیا ہے گو آپ کی تعریف بیان کردہ کے مطابق مباہلہ اس وقت تک نہیں ہوا تھا۔

مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴ سطر ۴ پر لکھا ہے کہ آپ نے مجھے مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ پھر اہل حدیث مطبوعہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۱۷ پر لکھا ہے۔ ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پورا ہوا۔

پھر اشتہار مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی مخالف سے ایسا کھلا مباہلہ نہیں کیا تھا۔

ثناء اللہ کو یہ ضرور چاہیئے کہ جب ان اختلافات کو مٹانے کی کوشش کرے تو ساتھ ہی اپنے ان الفاظ کو جن میں مباہلہ کی تعریف بیان کی ہے اور دوسرے ہمارے بیان کردہ امور کو ضرور مدنظر رکھے تاکہ نتیجہ فیصلہ کن ہو۔ صرف مرقع یا اہل حدیث کے ناظرین کو خلاف واقعہ بیانات سے خوش کر دینا مدنظر نہ ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مذکورہ بالا تمہیدی فقروں میں ایک اور بات بھی بحث طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کو ابھی تک اس حلف یا مباہلہ کے نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اسی وجہ سے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ میں اس کے متعلق بھی آگے چل کر بحث کرونگا اس وقت سرسری طور پر صرف اس لئے میں نے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے کہ ناظرین اس بات کو ذہن نشین رکھیں تاکہ اصل موقعہ پر صحیح نتیجہ پر وہ بہ آسانی پہونچ سکیں۔ اور ثناء اللہ کی پریشانیوں کو دیکھ کر اس سے عبرت حاصل کریں۔

اب میں پھر اصل مقصد کیطرف رجوع کر کے ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا تمہیدی فقروں کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو نقل کیا ہے چونکہ وہ اشتہار الحکم اور بدر کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے اس کو دوبارہ اس جگہ نقل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے مولوی صاحب کے جواب کی ضروری حصہ کو آیندہ مضمون میں نقل کر کے مفصل بحث کرونگا۔

حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا جواب مولوی صاحب نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث

میں ۷ نمبروں میں لکھا ہے ان میں سے نمبر چہارم پنجم اور ششم جو بالکل فضول ہیں اور ان کی طرف توجہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ان کو ترک کرنے کے بعد باقی جواب مولویصاحب کا حسب ذیل ہے۔ جواب اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت[۱] سے بھی زیادہ طویل ہے خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے اس جواب میں آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے اوّل یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔ دوم یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں ہے بلکہ محض دعا کے طور پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مر گئے۔ تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہاں پاک کہہ کر یہ عذر کریں گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہدینگے۔ کہ دعائیں نوبہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤں میں بہت سی مثالیں دیدیں گے کہ قبول نہ ہوئیں۔ آپنے ۳ سال کے اندر فیصلہ ہو جانے کی دعا کی تھی یہ جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپنے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی تو میں آپ کو کافر مردود وکذاب اور دجال سمجھونگا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔ سوم یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے جبکہ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علی گڈھی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے۔ تو کیا لوگوں نے آپکو سچا مان لیا ہے ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ۔

ہفتم۔ آپنے اپنے پہلے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹۔ اپریل کو فقرہ نمبر ۲ میں لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔ مگر اب آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔ مرزائیو تبلا سکتے ہو یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا سچ ہے لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا"

مذکورہ بالا جواب کے اخیر میں مولویصاحب نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ اور نتیجہ وغیرہ بیان کیا ہے جس پر مجھے زیادہ وضاحت سے بحث کرنی ہے اس لئے اول میں مذکورہ بالا جواب پر نمبروار مختصراً بحث کرتا ہوں تاکہ ناظرین ساتھ ساتھ واقعات کو اچھی طرح سے سمجھتے جاویں

اوّل۔ میرے سابقہ مضامین میں ناظرین دیکھ چکے ہیں کہ اہلحدیث مورخہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء میں مولویصاحب نے کس قدر مستعدی ظاہر کرکے لکھا تھا کہ انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے واسطے درخواست دی تھی مباہلہ کے لئے اسی مستعدی کو دیکھ کر حضرت صاحب کیطرف سے اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو شائع کیا گیا تھا تاکہ اسی طرح سے ثناء اللہ بھی بالمقابل اپنی قسم کو شائع کردے مولوی صاحب کی اس مستعدی کی تردید یا مزید تشریح جو مولوی صاحب کو بعد میں سوجھی تھی حضرت صاحب کو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء کا اشتہار شائع کرنے سے پہلے نہیں پہونچی تھی اس لئے مولویصاحب کی ترمیم کردہ خیالات کے موافق کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی اس میں شک نہیں ہے کہ الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء کا جواب دیتے ہوئے مولویصاحب نے ۱۹۔ اپریل کے اہلحدیث میں انجام آتھم والی دعوت مباہلہ کا ذکر ترک کرکے یہ ضرور لکھا تھا۔ کہ ہم آپ کی قسم کا اعتبار نہیں کرتے اور نہ آپ کو قسم کھلاتے ہیں اور یہ مباہلہ نہیں ہے بلکہ میں (ثناء اللہ) قسم کھانے پر آمادہ ہوں۔ لیکن حضرت صاحب کا ۱۵۔ اپریل کا اشتہار الحکم مطبوعہ ۱۷۔ اپریل کے ہمراہ یعنے ثناء اللہ کے ۱۹۔ اپریل والے مضمون سے پہلے جس میں اپنی ترمیم کردہ شرط اداکو شائع کیا تھا قادیان سے شائع ہو چکا تھا یہی وجہ تھی کہ مولویصاحب کے ان جدید خیالات کی بابت اس اشتہار میں اشارہ تک بھی نہیں ہے۔ دوم۔ یہ حضرت صاحب کی صداقت کا نشان ہے کہ ہمیشہ جب الہام کے ذریعے کسی سے مباہلہ کرتے تھے تو اس کا ذکر بھی کردیتے تھے اور اسموقعہ پر چونکہ الہام الٰہی نہیں ہوا تو اسلئے صاف طور پر اس کا بھی اظہار کر دیا۔ اب رہی آپ کی یہ نکتہ چینی کہ یہ کارروائی چونکہ الہام کی بناء پر نہیں ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکے گی یہ اس وقت درست ہوتی جبکہ آپنے اُن پیشگوئیوں پر جرح وقدح نہ کی ہوتی جو الہام کی بناء پر کی گئی تھیں اور پوری بھی ہو گئی تھیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر عیسائی مصنفوں نے بہت کچھ نکتہ چینیاں کی ہیں لیکن اگر اون کی نکتہ چینیوں سے آپ کی اعتراضات کا مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوجاوے کہ آپنے ان کے بھی کان کاٹے ہیں اور آپ کا نمبر ان سے کئی درجہ آگے ہے۔

سوم یہ آپکی خوش فہمی ہے دنیا میں آجتک کبھی کسی نبی کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کہ اس کی پیشگوئی سے تمام نے اون کو سچا مان لیا ہو البتہ بہت سے سعید ہر ایک واقعہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہی حال ڈوئی وغیرہ کی پیشگوئی کا ہے کہ بہت سی سعید روحوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ البتہ راستی کے دشمنوں اور نکتہ چینی کے ٹھیکیداروں نے نہ کبھی پہلے فائدہ اٹھایا اور نہ اب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہفتم اس نمبر کو فضول سمجھ کر میرا ارادہ تھا کہ اسے ترک کردوں اسلئے کہ مضمون رواں سے اسکو کچھ تعلق نہیں ہے لیکن مولویصاحب نے اس میں احمدیوں کو خاص طور پر مخاطب کرکے جواب طلب کیا ہے اسلئے مینے ضروری سمجھا کہ ان کی خاطر سے ناظرین بیان کی مولویانہ منطق کا اظہار کر دیا جاوے تاکہ ہمارے تضاد مضامین پیش کرکے مولویصاحب جو بغلیں بجایا کرتے ہیں اون کا نمونہ بھی معلوم ہوجاوے کہ وہ کس حیثیت کے ہوتے ہیں۔

ایڈیٹر الحکم نے لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اسپر مولویصاحب لکھتے ہیں کہ آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں گویا الحکم کی اس تحریر اور حضرت صاحب کی دعا میں باہمی تخالف ہے اس کا جواب یہ ہے، کہ رحمۃ للعالمین کی بھی بڑی خواہش تھی کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب راستی کے دشمنوں نے تلوار اٹھائی اور تلوار کے ذریعہ سے ہلاک کرنا چاہا تو مجبوراً رحمۃ للعالمین کو بھی مقابلہ کے لئے تلوار اٹھانی پڑی جسکے ذریعہ سے انکی ہلاکت واقع ہوئی اگر مولویصاحب اسوقت موجود ہوتے تو ضرور اعتراض کرتے کہ رحمۃ للعالمین ہو کر لوگوں کو تلوار سے ہلاک کیوں کرتے ہو مولویصاحب یاد رکھیں اس خدا کے رسول کی یہی خواہش ہے اور ضرور ہی کہ کوئی ہلاکت میں نہ پڑے۔ کفر کے فتوے۔ مال غصب کر لینے اور خدا جانے کیسے کیسے فتوے اس کے متعلق لگائے ایک عرصہ تک معمولی طور پر جواب دیئے گئے تاکہ حجت پوری ہو اور کوئی ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب ہلاک کرنے کے لئے قلم اور زبان کے استعمال کرنے کا کوئی پہلو اس کے مقابلہ میں باقی نہ رکھا گیا تو مجبوراً دوسری طرز پر زبان اور قلم ہی سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اور اس طرح سے اس کے رحیم وکریم ہونے

---

[۱] اگرچہ یہ فقرہ اس قابل نہیں کہ اس کیطرف توجہ کیجاوے لیکن دکھانا صرف یہ ہے کہ یہ ناخدا ترس مولوی کس قدر ظالم طبع اور اعتراضات کا ٹھیکیدار ہے کہ کسی حالت میں بھی نکتہ چینی کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے حضرت صاحب کے مضمون اور اپنے جواب کی سطریں بھی اگر گن لیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اسکے ریمارکس کا حجم اگر دگنا نہیں تو ڈیوڑھا تو ضرور ہے لیکن بدذر دحسد دیدۂ ہوشمند والہ معاملہ ہے۔

آئینۂ صداقت

مولفہ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان

اس رسالہ مین حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر جسقدر اعتراضات مخالفین نے کئے ہین ان سب کے جواب دئے گئے ہین اور آپکی کامیاب زندگی کے دلائل دئے گئے ہین اور دوسری اخبارات اُردو انگریزی مین جو کچھہ آپ کی وفات پر رائے زنی کیگئی ہے اسکو درج کیا گیا ہے اور آپکے وصال پر جو تاریخین لکھی گئی ہین اون کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے۔ اور اخیر مین آپ کی تعلیم کا نمونہ دکھایا گیا ہے۔ جیبی تقطیع پر اس رسالہ مختصر کو ۸۰ صفحہ مین چھاپا گیا ہے ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ اسے اپنے پاس رکھے اور دوسرے لوگون مین تقسیم کرے تاکہ لوگون کے دلون سے اعتراض دور ہو کر روشنی پیدا ہو۔ بسبب جلدی کے رسالے کے چھپوانے پر غیر معمولی اخراجات اُٹھانے پڑے ہین باوجود ان سب باتون کے قیمت صرف ڈیڑھ آنہ فی رسالہ رکھی گئی ہے لیکن ایک روپیہ مین ۱۶ رسالے بھیجے جائینگے غیر احمدیون کو صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک رسالہ بھیجا جائے گا۔

ایڈیٹر کی ڈاک

چونکہ مدت سے ایڈیٹر صاحب (مفتی محمد صادق) ۱۰ تاریخ ماہ جون ۱۹۰۸ء کو جلسہ پیغام صلح لاہور پر رہے تھے اور وہان سے وطن کو بھیرہ چلے گئے اور واپسی پر سرگودہ۔ ڈنگہ۔ لالہ موسے۔ گجرات وزیرآباد۔ سیالکوٹ۔ گجرانوالہ لاہور مین تقریرین کرنے کے واسطے انکو ٹہرنا پڑا اس عرصہ مین انکی تمام ڈاک قادیان مین جمع ہوتی رہی ہے اُمید ہے کہ اون کے دوست خطوط کا جواب نہ مل سکنے کی وجہ سے آگاہ ہو کر انہین معذور سمجھین گے۔

اطلاع

بعض مشکلات کے سبب سے بدر کا اگلا پرچہ اخبار بدر کا شائع نہ ہوسکیگا۔

رسید زر

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء بابو فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ
حامد حسین ۱۹۱ عہ ۲۔ مئی ۱۹۰۸ء
خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ عہ چودہری محمد علی خان صاحب ۱۳۳۰ للعہ
احمد شیر خان صاحب ۴۳ عہ مولوی علی محمد صاحب ۲۱۵ عہ
حاجی امیر الدین صاحب ۶۸ عہ اسمٰعیل جان معرفت زین الدین
۲۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء صاحب ۷۱ للعہ
بابو کریم بخش صاحب ۱۰۱ للعہ عبد القادر صاحب ۲۱ ۳۱ عہ
فتح محمد صاحب ۱۱۹۳ عہ ۶۔ مئی ۱۹۰۸ء
۲۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء قاضی عبد الرحیم صاحب للعہ
خواجہ حفیظ اللہ صاحب ۲۱ ۲۱ عہ نذیر محمد صاحب ۵۳۸ ۸ر
محمد عظیم صاحب ۱۰۲ عہ ۷۔ مئی ۱۹۰۸ء
۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء امام الدین صاحب ۲۰۳۵ عہ
چودہری رحمت اللہ صاحب ۱۹۵۱ عہ رکن الدین صاحب ۱۴۲۱ عہ
فیض محمد صاحب ۲۳۹ عہ محمد عبد اللہ صاحب ۱۹ عہ

۹۔ مئی ۱۹۰۸ء ۱۰ و ۱۱ جون ۱۹۰۸ء
منشی فیروز علی صاحب ۲۹۶ للعہ عبد العزیز صاحب ۱۱۵۲ عار
سید معین الدین صاحب ۱۵۹۹ عار پیر خان محمد قریشی ۲۰۲۰ عار
فتح محمد صاحب عہ عبد الرحمان صاحب ۲۰۴۱ للعہ
۱۴ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء فضل کریم صاحب ۴۸۹ عار
نامعلوم الاسم للعہ فقیر محمد صاحب انسپکٹر ۹۸ عار
محمد حسین صاحب ۳۲۱ عار عبد الحق صاحب ۱۲۵۴ عار
حامد حسین صاحب ۱۱۹ عار ۱۴۔ جون ۱۹۰۸ء
محمد دین پٹواری ۹۹۴ عار منشی عالمگیر صاحب اوورسیر عہ
محمد حسین صاحب ۱۳۱۳ للعہ محمد صدیق صاحب ہیڈ نرس اسسٹنٹ عہ
پیر محمد تخت ہزارہ عار ۱۵ تا ۳۰ جون ۱۹۰۸ء
۱۸ تا ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء محمد حسین صاحب ۳۱۲ عار
سید عابد حسین صاحب ۱۲۸۲ عہ عبد المجید صاحب ۲۰۵۱ عہ
قادر خان صاحب ۸۲۸ عار چودہری میر باز خان صاحب ۲۰۴۳ للعہ
بابو محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ محمد علی خان صاحب ۳۰۱ عار
ملک محمد بخش صاحب وسٹرن اشپلیا چودہری ننھے خان صاحب ۹۹ عار
عہ چودہری ننھے خان صاحب ۲۹ للعہ
منور علی صاحب ۱۹۸۱ عہ گلاب الدین صاحب ۵۳ ۱۰ر
خیر الدین صاحب ۲۳ عہ قائم علی صاحب ۱۴۹۶ عہ
عبد الرحمٰن صاحب عہ کرم رسول صاحب ۱۲۶۳ عہ
محمد اکبر خان ۶۱ للعہ باغ الدین صاحب ۸۹۶ للعہ
دولت خان صاحب للعہ عمر الدین صاحب ۲۰۰۵ عار
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۴۵ عہ امام خان صاحب ۷۷۱ للعہ
جلال الدین صاحب ۲۰ عہ مہدی حسن صاحب ۱۳۲۶ عہ
مستری غلام محی الدین صاحب ۲۰۶ رحمت اللہ صاحب ار
عہ قمر الدین صاحب ۲۰۵۱ عہ
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۳۸ للعہ عبد الرحمٰن صاحب عہ
محمد عبد الرحمٰن صاحب ۴۵ ۸ ۶ر مراد بخش صاحب ۳ر
احمد دین صاحب ۱۵۲ عہ امداد صاحب ۸۰۱ عہ
یکم جون ۱۹۰۸ء عبد العزیز صاحب ۱۸۱۳ عہ
عبد الرحمٰن صاحب بحساب عبد الرحمٰن صاحب عہ
قاضی بدر الحسن صاحب ۲۴۵ للعہ غلام احمد صاحب ۱۴ للعہ
عبد اللہ صاحب ۱۵۲۴ عہ
۵۔ جون ۱۹۰۸ء محمد اسمٰعیل صاحب ۲۰۵۲ للعہ
حامد علی کنیڈر پور کلکتہ عہ میر بشارت علی صاحب ۲۰۵۳ عہ
یکم جولائے ۱۹۰۸ء
غلام احمد صاحب للعہ ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ
۲۰۱۲ عبد الرحمٰن عار نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ عار

ہمارے ہمعصر

(گذشتہ اشاعت سے آگے) برہمچارک لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب کا وجود ان کے تین چار لاکھ مریدوں کے لیئے نہایت مبارک تہا۔ کیونکہ اونہوں نے اپنے مریدوں کی زندگی پر بہت غیر معمولی اثر ڈالا۔ اگرچہ ہم مرزا صاحب مرحوم کی تمام مذہبی تعلیم اور خیالات سے کلی اتفاق نہیں رکھتے اور نہ ان کے دعووں کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق و شرافت ایک بہت بڑے پایہ کے انسان تھے ان کے بہت سے مریدوں سے ہمارا تعارف ہے اور ہم ان کی زندگیوں میں مرزا صاحب کی زندگانی کا اثر صاف طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی وفات کو ایک قومی نقصان خیال کرتے ہیں اور ان کے مخلص مریدوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور صاحبوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

یونین گزٹ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب کی وہ اعلیٰ خدمات جو اونہوں نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی ہیں واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ مرزا صاحب نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا تہا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریا اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تہی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کہول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریاؤں اور عیسائیوں کے مذہب کے رد میں لکہی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے ہیں آجتک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہمنے نہیں دیکہا نہیں۔ سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بد تہذیبی سے ان کو یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں اور کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا نہ دے سکتے ہیں اگرچہ مرحوم پنجابی تہے مگر اون کے قلم میں اس قدر قوت تہی۔ کہ آج سارے پنجاب میں بلکہ بلندی ہند میں بہی اس قوت کا کوئی لکہنے والا نہیں تہا۔ ایک پر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اون کے دماغ میں بہرا رہتا تہا اور جب وہ لکہنے بیٹہتے تہے تو نپے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تہی گویا ان سے باہر ہے۔ اگرچہ مرحوم کے اردو علم ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ[1] اپنا جلوہ دکہا دیتا ہے تو بہی ان کا پر زور لٹریچر اپنی شان میں نرالا ہے اور واقعی ان کی بعض عبارتیں پڑہنے سے ایک وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اردو علم ادب میں ترقی کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہونچی کہ سوائے خال خال مقام کے ان کا اردو لٹریچر ستہرا اور پاک ہو گیا ہے مرحوم نے اگرچہ باقاعدہ تعلیم عربی علم ادب میں اور صرف و نحو کی کہیں حاصل نہیں کی۔ تو بہی اپنی خداداد ذہانت اور طبیعت کی جودت سے اتنی قابلیت عربی میں پیدا کر لی کہ وہ بے تکلف عربی لکہ لیتے تہے اور عربی بولنے میں انکو ذرا تامل نہیں ہوتا تہا۔ مرزا صاحب نے جو نمایاں ترقی اپنی قوت بازو سے حاصل کی۔ اس کی نظیر ہندوستان میں بہت کم ملیگی۔ ان کے مریدوں میں عامی اور جاہل ہی لوگ نہیں ہیں بلکہ قابل اور لائق۔ گریجوایٹ یعنے بی۔ اے ایم۔ اے اور بڑے بڑے فاضل مولوی ہیں موجودہ زمانہ کے ایک مذہبی پیشوا کے لیئے یہ کچہ کم باعث فخر نہیں ہے کہ قدیم اور جدید تعلیمیافتہ ان کے مرید بن جاویں۔ مرزا صاحب ترقی کے انتہائی عروج پر پہونچگئے تہے اپنے ارادے کے پورے اور مستقل مزاج تہے مرزا صاحب کا اونے ادنے سے لیکر اعلے تعلیم یافتہ مریدوں تک کچہ ایسا اثر تہا کہ اون کی ہر حرکت پر اور اون کے ہر لفظ پر اور ان کے ہر دعوے پر آمنّا و صدقنا کی صدائیں اون کے مریدوں میں سے بلند ہوتی تہیں۔ ان ہی آوازوں سے ہر شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ مرحوم کو اپنی زندگی میں خدا کیطرف سے کتنی کامیابی نصیب ہو گئی تہی۔

[1] اس کا ثبوت؟ ۔ [2] یوں کہیئے کہ آپنے تحدی کے ساتھ عربی کتابیں شائع کیں مگر کوئی ان کا معارضہ نہ کر سکا۔

[1] اردو کئی زبانوں عربی فارسی وغیرہ سے مرکب ہے اگر اس میں پنجابی بہی ہو تو کیا حرج ہے

مدرسہ الٰہیات

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ تسلیم۔ جناب مولوی نورالدین صاحب کی یہ تحریک کہ قادیان میں اس مقصد کے لئے ایک مدرسہ کہولا جائے کہ موجودہ ضروریات کے لحاظ سے اشاعت اسلام کے لیئے کامیاب واعظ طیار کرے اس قابل ہے کہ تمام مسلمان بہت تپاک تہ دل سے اس کا خیر مقدم کریں۔ میں بہی الحمد للہ مسلمان ہوں اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس تجویز کے متعلق میری جو رائے قائم ہوئی ذیل میں ظاہر کرتا ہوں۔ یہ تجویز کسی خاص فرقہ سے وابستہ ہونے کے لائق نہیں اور گو اس کی نسبت انتظامی سررشتے زیادہ تر بزرگان قادیان کے ہاتہ میں رہیں لیکن زیادہ مناسب ہے۔ کہ مشترکہ فرض کے لیئے مشترکہ سامان امداد ہے۔ اس مبارک تجویز کی تکمیل بہ سر انجام پہونچے پس میں تجویز کرتا ہوں کہ اگر بزرگان قادیان کو قومی سرمایہ سے مقصد پورا کرنے کی تجویز پسند ہو تو اس امر کا اعلان کر دیا جاوے کہ جو نیک دل اور روشن خیال مسلمان اشاعت اسلام کے کام میں شریک ہونا چاہیں انہیں اس کا موقعہ دیا جائے گا۔ نیز ایک مفصل اشتہار کے ساتھ مجوزہ درسگاہ کے مقاصد کی وضاحت کر کے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکہتا ہو ظاہر کر دیا جائے۔ کہ کن اصولوں کی بنا پر اشاعت اسلام کا کام جاری ہوگا تاکہ بجائے خود اس کے لئے اس بات کا فیصلہ آسان ہو جائے کہ اسے اس مقدس اور مبارک مشن میں شریک ہونا چاہیئے یا اسے بہی اسی نظر اختلاف سے دیکہنا چاہیئے جس نے ہمارے بہت سے قومی مقاصد تباہ کر رکہے ہیں میرے نزدیک کام کے طرز میں تہوڑا سا فرق ممکن ہو مگر عام حیثیت سے مخالفین پر اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جو اسلوب اختیار کیا جا سکتا ہے وہ ضرور اس لائق ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اس سے ایک کیتہولیٹی کی بنیاد قائم ہو جائے اس دعوے کی دلیل ہمارے مخالفین کا وہ لٹریچر ہے جو انہوں نے ہمارے مقابلہ پر طیار کیا ہے اور جن کا جواب مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ اور لیاقت کے مختلف درجوں سے قطع نظر ایک ہی صورت پر دیا گیا ہے۔ بہر حال اظہار خیالات اور تبادلہ آرا کے لئے مناسب ہے کہ آپ اس مختصر عریضہ کو بدر میں درج کر کے مجہے ممنون فرماویں۔

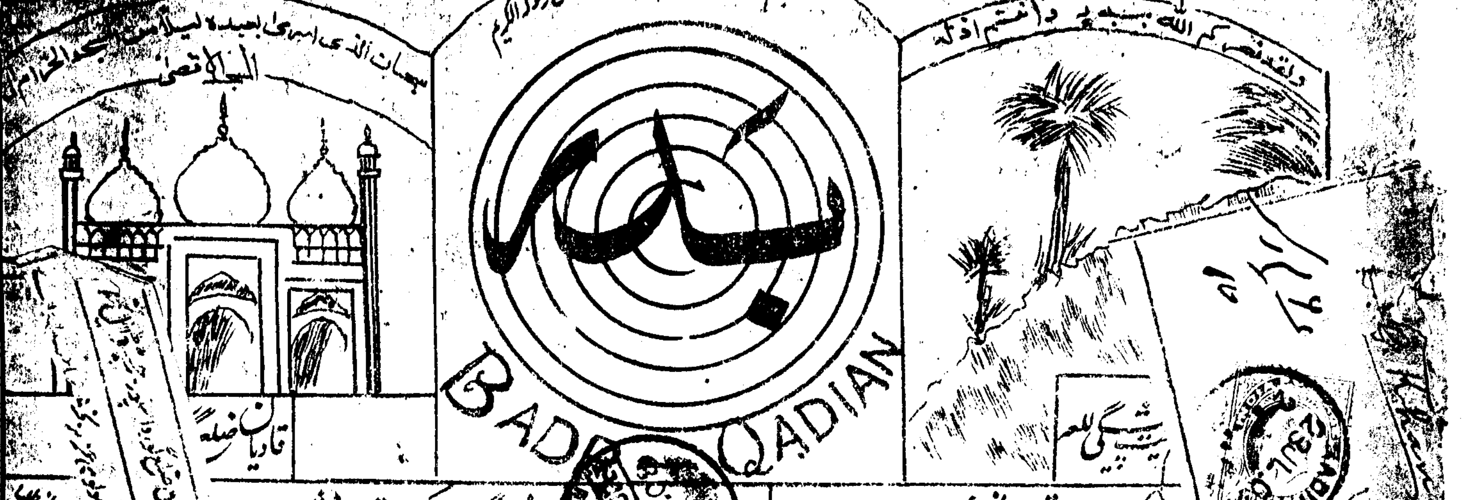
راقم ۔ مسلمان

رشتہ کی ضرورت

زمیندار۔ معقول روزگار ہو۔ احمدی ہو پہلے کوئی بیوی نہ رکہتا ہو۔ مستورات کو زمینداری میں امداد نہ دیتے ہوں فضول رسومات کے پابند نہ ہوں۔ ضلع سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ جہلم کے رہنے والوں میں سے ہو۔ کچہ تعلیمیافتہ بہی ہو۔ ان اوصاف کے بست سالہ نوجوان لڑکے کے رشتہ کے لیئے مجہ سے خط و کتابت کی جائے۔ بہت جلد۔ پندرہ بیس روز مہلت ہے

اکمل قادیان

میاں معراج الدین عمر کیلئے بدر پریس قادیان میں مینجر کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا



امروز قوم من نشناسد مقام من — روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

قادیان میں ہے

مورخہ ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۸ع

جلد ۷ — نمبر ۲۸

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہے سارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

ضرورت واعظین

چندروز کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے دل میں اس بات کا جوش ڈالا کہ جماعت میں واعظین پیدا ہوں جو علوم دینیہ سے اچھی طرح واقف ہوکر اور مسائل شرعیہ سے آگاہ ہوکر اور دلائل حقیت اسلام کے ماہر ہوکر مختلف ملکوں میں پھریں مخلوق الٰہی کو راہ ہدایت پر لاویں آپ اسی خیال میں تھے کہ اسکی کیا تجویز ہو کہ حکمت الٰہی سے حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار سنہ ۱۹۰۱ع کا چھپا ہوا آپکو کہیں سے ملگیا جسمیں حضرت موصوف نے ایسے واعظین کو طیار کرنے کیواسطے ایک امتحان مقرر فرمایا تھا جو غالباً کسی سبب سے اسوقت نہ ہوسکا مگر اب اس کیلئے وقت آگیا ہے اسلئے خلیفۃ المسیح کا منشاء ہے کہ دسمبر آیندہ کے جلسہ میں ایسا امتحان قادیان میں ہو اور جو دوست اسمیں شامل ہوسکیں وہ ابھی سے مطلع فرماویں تاکہ اون کے نام ایک رجسٹر میں درج کرلئے جاویں وہ اشتہار

ذیل میں درج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اشتہار مفید الاخیار

چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں سے کم از کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعوے کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالے نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس میں بوجہ احسن اتمام حجت کرسکے اور ان کے مفتریانہ اعتراض کا جواب دے سکے اور خدا تعالے کی حجت جو ان پر وارد ہوچکی ہے بوجہ احسن اس کو سمجھا سکے اور نیز عیسائیوں اور آریوں کے وساوس شائع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین اسلام کی حقیقت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کرسکے پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اہل علم اور زیرک و دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جاوے کہ وہ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے طیار ہوجاویں اور دسمبر آیندہ کی تعطیلوں پر قادیان میں پہونچکر امور متذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں۔ اس جگہ اسی غرض کے لئے تعطیلات مذکورہ میں ایک جلسہ ہوگا اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دئیے جائیں گے ان سوالات میں دہ جماعت جو پاس نکلیگی ان کو ان خدمات کے لئے منتخب کیا جاویگا اور وہ اس لائق ہوں گے کہ ان میں سے بعض دعوت حق کیلئے مناسب مقامات میں بھیجے جاویں اور اسیطرح سال بسال یہ مجمع انشاء اللہ اسی غرض سے قادیان میں ہوتا رہیگا جبتک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر التعداد جماعت طیار ہو جائے مناسب ہے کہ ہمارے احباب جو زیرک اور عقلمند ہیں اس امتحان کیلئے کوشش کریں اور وہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر وپبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا۔

دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب
معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے [illegible] سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کو زیر نظر رکھنے سے [illegible] میں اسکی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ اور [illegible] ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالف علماء کے عقاید کو انہی کی کتابوں سے اس طرز سے لکھا ہے کہ ہر ایک [illegible] کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں [illegible] بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تسلیم اور ان کا بہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ آجکل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے کاغذ پر قریباً [illegible] حجم ہے باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۳ [illegible] ہے

دفتر بدر سے طلب کریں

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تعداد [illegible] صفحہ سے [illegible] کاغذ پر نہایت خوش خط اور اسلئے اچھی ہوئی کتاب ہے جلد بجلد [illegible] روپیہ (صہ) سے عہ اور مجلد بجائے [illegible] روپیہ کے تین روپے میں دیجاتی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت اقدس [illegible] کا مجموعہ (جو کہ [illegible]) [illegible] کر بجائے [illegible] روپے کے مجلد [illegible]

[illegible] ہند کا [illegible]

کلکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم [illegible] صفحے۔ احباب منگوائیں

خریداران

کیا آپ کا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خریدیں ٹکٹ خریدیں۔ ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کر کے آپ کو روانہ کرتے ہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں۔ جب خط جائے جواب نہ دیں وی پی جائے واپس کر دیں صاحبان یہ کب تک چلیگی؟ شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہندوں کی مہربانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے جن صاحبان نے تا حال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ ۱۳ اگست ۰۸ء وی پی کیا جائے گا۔ جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاوے گا۔ اور کیا کریں۔

تنگ آمد بجنگ آمد

مینجر

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مدنظر رکھا جاوے اسکے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار سمجھا جاوے۔

مصری گولیاں — یہ گولیاں قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور سستوں کیواسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی درجن ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۴ر

تریاق البواسیر — خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا۔ تین ہفتہ کیواسطے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۱عہ

تریاق الخنازیر — [illegible] داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کیواسطے (صہ)

ذیابیطس کا علاج — ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمۃ ۱۴ یوم کیواسطے ۔۔ ۔۔ ۔۔ صہ

تحفہ روزگار — یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ رفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کے بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۔۔ ۔۔ ۱۰ر

اکسیر جریان — جریان اور رقت جوہر منی اور سیلان مسیح کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ — خوراک دو ہفتہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید — خوراک ایک ہفتہ ۱عہ

حب صرع — بھنگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن عہ

اکسیر ضیق النفس — کھانسی اور دمہ ۔۔

المشتہر حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

المسیح [illegible]

یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے جس میں مسیح موعود کی صداقت اور مسیح موسوی کی وفات [illegible] نہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور [illegible] لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی اور دورہ درائی [illegible] المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین [illegible] منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید [illegible] ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم [illegible] اس کتاب کی نسبت لکھا ہے۔ کہ

[illegible]ن پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد و ترقص [illegible]

[illegible]ضبط نہیں کر سکتا۔

قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے

پیغام صلح کہاں سے مل سکتا ہے

بعض دوست ہمکو خط لکھتے ہیں کہ پیغام صلح بھیجواؤ جلد بھیجواؤ۔ ان کی اطلاع کیواسطے لکھا جاتا ہے کہ پیغام صلح لاہور میں چھپتا ہے اور اسی جگہ فروخت ہوتا ہے جن دوستوں کو ضرورت ہو۔ وہ لاہور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ عزیز منزل نولکھا کے نام نامی پر خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ ر ہے اکٹھے منگوانے سے فی نسخہ ایک آنہ ال سکتے ہیں ایڈیٹر

اکمل صاحب کے دوستوں کو اطلاع ہو

کہ اکمل صاحب دفتر بدر سے رخصت رعایتی حاصل کر کے وطن گئے ہیں ان کے نام کے تمام خطوط گولیکی بھیجے جاتے ہیں وہ لوگ جو دفتر کے متعلق کاروباری خطوط اکمل صاحب کے یا میرے نام پر روانہ کرتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں اگر میں کسی اتفاق سے یہاں نہیں ہوتا۔ تو وہ خط پڑا رہتا ہے اور اسے کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ جب تک اکمل واپس نہ آویں اور ایسا ہی اب اکمل صاحب کے نام کے خطوط گولیکی جاتے ہیں گو وہاں سے برائے تعمیل دفتر بدر میں واپس ہی آ جاتے ہیں۔ مگر اس آمد و رفت ڈاک کی تعمیل میں بہت مشکلات پڑ جاتے ہیں لہذا دوستوں کو چاہیئے کہ اخبار کے متعلق جس قدر خط و کتابت ہو۔ وہ کسی خاص آدمی کے نام پر نہ ہو بلکہ اس پر صرف یہ لکھا ہو۔ بنام

مینیجر اخبار بدر قادیان — فقط

ایڈیٹر

اس زمانہ کے علماء کیسے ہیں

ایک صاحب اخبار وطن میں اس زمانہ کے علماء کے اسلام کا نقشہ جو کھینچتے ہیں اس میں سے چند سطور درج ذیل ہیں:-

"ہمارے علماء اپنی خود غرضی میں مبتلا ہیں وہ اتفاق و اتحاد کیونکر قائم کر سکتے ہیں۔ وہ کیوں جاتے جو لاہور کی حمایت اسلام ہی کو دیکھ لو اس کے کیسے کیسے فساد کے اڈے ہیں افسوس مسلمانوں میں متفق ہو کر کام کرنے کی رغبت نہیں بلکہ بیچ میں دیگر سے نیت کا خبط ان کے ملکوں میں سمایا ہوا ہے۔"

آخر اس کا کوئی علاج بھی ہے ظاہری یا باطنی؟ (بدر)

ضرورت نکاح

ہمارے ایک دوست نوجوان۔ خوبصورت۔ آسودہ حال خاندانی جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں علاقہ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت میری معرفت ہو۔

(ایڈیٹر بدر)

آئینہ صداقت

(کے متعلق حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو کی رائے)

مکرمی و مخدومی اخویم مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ "آئینہ صداقت" آپ کا مختصر مگر جامع رسالہ اسوقت مجھے پہنچا اور اسیوقت میں اس کو اول سے آخر تک پڑھا۔ خیر الکلام ما قل و دل کا سچا مصداق ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے ایک دن فرمایا تھا۔ کہ کوئی ہمارے احباب میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر ایک مختصر مگر جامع مضمون لکھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے آپ کے بعد کا ذکر ہے۔ اب مجھے اس رسالہ کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی اس خواہش کو احسن طریق پر پورا کیا ہے۔ اللہ احسن الجزاء۔ میری رائے پر اگر آپ توجہ فرماویں تو یہ ... اشاعت ... بہت مفید ہوگی اس قدر مختصر ہے کہ کم فرصت آدمی بھی اس کو خوشی سے پڑھ لیگا اور ... اس قدر مدلل اور پر از برکت ہے کہ کوئی ... بعد ... جاتا اور پڑھتا ہے الا بشرطیکہ وہ ... اس رسالہ کو دیکھ ... صداقت ... نہیں رہ سکتا آئینہ صداقت لفظی معنوں میں بھی آئینہ صداقت ہے۔ خدا اسے بہتوں کی بہتری اور ہدایت کا موجب کرے۔ والسلام

خاکسار محمد علی۔ ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء

نوٹ۔ قیمت فی کتاب ۱ ر سو نسخہ کی قیمت ایک روپیہ (بدر)

ایک مشہور شریف کیا کہتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی و مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہودی صفت نام کے مسلمان بغلیں مارتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ختم سمجھنا چاہیئے۔ کاش اگر یہ تعصب کی پٹی کو اتارتے اور بلا تعصب غور کرتے اور فکر دوڑاتے۔

ایک نیک دل سمجھدار آریہ میری طرف خط لکھتا ہے اور اس خط میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق درج کرتا ہے۔ اس کی نقل مطابق اصل ارسال ہے۔ اگر اس کو کسی گوشہ اخبار میں جگہ دیجاوے۔ تو کیا عجب کہ کسی سمجھدار کے واسطے مفید ہو۔ مشکوری ہوگی۔ والسلام

بنت محمد علی بدو ملہی از چک نمبر ۴۳ جنوبی ڈاکخانہ خاص براستہ للیان۔ علاقہ سرگودہ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۰۸ء

اوم

تصوف آئین شرافت آگین جناب مولوی صاحب جی۔ تسلیم مزاج شریف۔ حضرت مسیح موعود کا حال آپ سن چکے ہونگے ان حضرت کی وفات کا خیال کرنا ہماری غلطی ہے۔ کیونکہ وہ تو ہر وقت زندہ جاوید ہیں۔ جب تک دنیا قائم رہے گی ان کا نام چمکتا رہے گا۔ ان کی تصانیف سے بے سمجھ آدمی عموماً اور ہر سمجھدار آدمی خصوصاً بہرہ یاب ہوتے رہینگے مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ اب ان کا ظاہری درشن ہمیشہ کے لئے پردہ کے اندر رہے جو کہ ایک بدچلن کے واسطے راہ راست پر لانے کے لئے کافی تھا۔ مگر میرے خیال میں افسوس کرنا بھی خلاف عقل ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

ساد ھو مرے کیا روئیے جو اپنے گھر جا
روؤ ساکت مرا جو ہا ٹو ہاٹ بکا

تشریح۔ ساد ھو کے مرنے پر ہرگز نہ رونا چاہیئے کیونکہ وہ اپنے گھر جاتا ہے۔ ... کو رونا چاہیئے۔ جو گلی گلی بکتا ہے۔

راقم آپکا تابعدار ... داس ۲۰/۶/۰۸

رسید زر

۴ جولائی ۱۹۰۸ء عمر
... بخش صاحب ۱۸۱ عہ
... الدین صاحب ۲۰۳ عہ
... دین صاحب ۱۶ للعہ
غلام حمید صاحب ۲۷ عار
میاں میران بخش صاحب درزی للعہ
چودھری ... صاحب ۲۷۵ عار
... محمد صدیق صاحب ۱۴۱۱ للعہ
محمد صدیق صاحب ۷۸ عہ
محمد سرور خان صاحب ۹۲۵ ۶
محمد تقی صاحب نمبر ۶۳ للعہ
خدا بخش صاحب نمبر ۱۸۵۷ للعہ
احمد حسن صاحب ۵۸۰ عہ
منشی گلاب الدین صاحب ۳۷۵ ۵ ر
خواجہ محمد رمضان صاحب ۱۸۰۲ عہ
... الدین صاحب ۷۲۸ للعہ
غلام نبی صاحب نمبر ۱۰۹۹ سے ر
میاں ... محمد صاحب نمبر ۲۰۸ ۱۰ ر

ثناءاللہ کی پریشانی

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷ جلد ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء
گذشتہ اشاعت سے آگے

اہلحدیث مطبوعہ ۲۶ - اپریل سنہ ۶ء کے جس مضمون پر سلسلہ نمبر میں میںنے بحث کی ہے اس کے اخیر میں بطور نتیجہ یا خلاصہ ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"مختصر یہ کہ (۱) میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں (۲) اگر تم اس کے نتیجہ سے مجھ کو اطلاع دو (۳) اور یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی [illegible] سے دانا منظور کرسکتا ہے"

ثناء اللہ نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ جن مذکورہ بالا الفاظ میں بیان کیا ہے وہ یہ نہ صرف اسی مضمون کا خلاصہ ہے بلکہ اس بارہ میں ان کی کل تحریرات کا لب لباب اور نتیجہ ہے میں تینوں فقروں پر نمبر لگا دئیے ہیں اور اب اسی سلسلہ سے ایک بحث کرتا ہوں۔

(۱) اگرچہ اسی مضمون کے تمہیدی الفاظ میں مولویصاحب لکھ چکے ہیں کہ کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کیواسطے بلایا تھا لیکن چند سطریں ہی لکھنے کے بعد کل مضمون کا خلاصہ کرنے کے وقت پھر مولویصاحب کو کچھ تردد دامنگیر ہوا اس لئے کہ ۱۹- اپریل سنہ ۶ء کو خود مباہلہ کی تعریف بیان کر چکے ہیں۔ کہ مباہلہ اسے کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور فقرہ نمبر ۸ یہ بھی لکھا ہے کہ نہ ہم آپ کو قسم کھلاتے ہیں اور نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں خواہ آپ[1] ... ... پھر کہدیں اس لئے پریشانی کی حالت میں پھر مباہلہ کا لفظ لکھتے ہوئے جھجکے اور یہ کہدیا کہ تمہاری درخواست کے موافق حلف اٹھانے کو تیار ہوں لیکن اس آدمی سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر ہماری درخواست صرف اتنی ہی تھی کہ مولوی صاحب صرف قسم کھائیں اور طرفین کی قسم کا کچھ ذکر نہ تھا اور ہماری تحریرات سے مولویصاحب کو یہی تفہیم ہوئی تھی کہ ہماری درخواست صرف اسیقدر ہے تو پھر مولوی صاحب کو حضرت صاحب کی قسم پر اعتبار یا بے اعتباری کی بحث ہی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اس حلف اٹھانے کی ادائگی کی تکمیل کس طرح سے ہوتی ہے اسکی پڑتال ہم آگے چل کر کرینگے (۲) فقرہ نمبر ۲ بالکل صاف ہو گویا ابھی تک یعنی ان کی اس ۲۶- اپریل کی تحریر تک مولویصاحب کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اور مولویصاحب نتیجہ معلوم کرنے کے لئے پریشان ہیں لیکن الحکم کی عبارت جو ۱۹- اپریل سنہ ۶ء کے اہلحدیث میں نقل کی ہے وہ حسب ذیل ہے "اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا دیگا عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہوگا کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیۃ قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالےٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا۔ جو صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتی ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ناظرین خیال کرسکتے ہیں کہ کن صاف الفاظ میں نتیجہ بیان کیا گیا ہے لیکن مولویصاحب کے نزدیک ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اسلئے خیر ہم بھی اس تحریر کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۱۵- اپریل سنہ ۶ء کے اشتہار میں حضرت صاحب نے جو الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں وہی بالمقابل مولویصاحب کے لئے مثلاً اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں تو آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے اور وہ سزا انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ اسی اشتہار کے مضمون پر جرح وقدح کرتے ہوئے مولویصاحب نے مذکورہ بالا فقرہ نمبر ۲ لکھا ہے گویا ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں ملی ہے اور وہ اس سے بے خبر ہیں۔ ۱۹- اپریل اور پھر ۲۶- اپریل کے دو متفرق بیانات میں وہ نتیجہ کے تبلائے جانے سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ناظرین دیکھیں گے کہ مولویصاحب جو اپنے تئیں مفسر بھی بیان کرتے ہیں۔ مطمئن کسی بات پر نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پریشان حال ہیں اس بات کی آزمائش کے لئے ناظرین کو مولویصاحب کے ۳۱- مئی سنہ ۶ء کے اشتہار کے ان فقروں کو پڑھنا چاہئیے جو مضمون نمبر ۱ کے شروع میں میں نقل کرچکا ہوں اور یہ بھی خیال کرلینا چاہئیے۔ کہ دونوں موقعوں پر حضرت صاحب کا ۱۵- اپریل سنہ ۶ء کا اشتہار مدنظر ہے لیکن ۲۶- اپریل کو تو وہ نتیجہ دریافت کرتے ہیں اور ۳۱- مئی سنہ ۶ء کو نتیجہ پر بحث کرکے لکھتے ہیں کہ یہ نتیجہ گویا حضرت صاحب نے بتایا ہوا ہے۔

ان متضاد تحریرات کا جواب مولویصاحب اگر شاید یہ دیویں کہ سابقہ تحریرات میں وہ اپنی قسم کے نتیجہ کو دریافت کرتے تھے اور حال کی تحریر میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ حضرت صاحب کی دعا کے متعلق لکھا ہے تو یہ جواب دیوانہ بکار خود ہشیار جیسا جواب ہوگا۔ اس لئے کہ فریقین کے لئے ایک ہی طرح کے الفاظ بیان کئے گئے تھے جب ایک فریق کے واسطے وہ الفاظ کافی نہیں سمجھے گئے تو ایک سال کے بعد انہیں الفاظ سے دوسرے فریق کے لئے اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل کے لئے پیشگوئیاں کرنا عجیب ایمانداری ہے اگر مولویصاحب غور کریں تو معاملہ بہت ہی صاف ہے اور وہ خود اپنی ہی تحریرات کی رو سے کذاب جھوٹے دغا باز مفسدانہ اور نافرمان ثابت ہوتی ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۶- اپریل سنہ ۶ء کے اہلحدیث میں حضرت صاحب کے اشتہار کی اسی عبارت پر جس سے مولویصاحب نے اپنے مفید مطلب نتیجہ نکال لینے کی کوشش کی ہے صفحہ ۴ کالم ۱ پر نائب ایڈیٹر حاشیہ چڑھا کر لکھا ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ .... ویمدھم فی طغیانھم یعمھون وغیرہ آیات تمہاری اس دجل کی تکذیب کرتی ہے۔ جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بیان کرتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن احمد محمد احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت۔" مولوی صاحب کے اس اصول کے موافق ہمارا ہر طرح سے حق ہے کہ ہم خود انہیں کے بیان کردہ نتیجہ سے یہ سمجھ لیں کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ اور ثناء اللہ کی بدکرداریوں کی وجہ سے اسے بھی مہلت دیگئی۔ پس اب اپنی سابقہ تحریرات کے برخلاف جو نتیجہ وہ نکالتا ہے وہ غلط ہے۔ جھوٹا دغا باز مفسد اور نافرمان ہونے کے سبب سے اس کو لمبی عمر دی گئی ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نہ صرف وہ (ثناء اللہ) خود بلکہ اس کا نائب ایڈیٹر بھی کس قدر پریشان حال ہے۔ کیا اب نائب ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ اپنے نوٹ کا لحاظ

---

[1] حقوات کے لائق ہے معزز مصنف کی مولویانہ تہذیب کی ناظرین کو داد دینی چاہیے کیوں نہ ہو جو ہوئے۔

کرتا۔ جو قرآن شریف کے مسلّم کے موافق اور اس نے لکھا تھا اور ثناء اللہ کے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار پر ایسا ہی اس سے حاشیہ چڑھایا کہ میری بیان کردہ اصول کے موافق ثناء اللہ کو جھوٹا دغا باز مفسد اور نافرمان ہونیکے سبب سے مہلت دیگئی ہے تاکہ وہ آلہی سلسلہ کی مخالفت کر کے اپنی بدکرداری کا مزید ثبوت دے۔ جب سے حضرت صاحب کا یہ اشتہار شائع ہوا تھا ثناء اللہ کے تمام ہم مشرب اس سے کچھ ایسے متاثر ہوئے تھے کہ خطوط بھی جو شائع کئے جاتے تھے وہ اسی مضمون کے ہوتے تھے۔ چنانچہ مرقع بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اکسی مولوی بنام صوفی عبدالحق سرہندی کا مضمون چھپا تھا جس میں وہ لکھتے ہیں "مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا اگر واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رول کے زیر اثر ہیں میں کہتا ہوں۔ اسی نظیر کے موافق اس زمانہ کا رسول بھی اپنے ہمعصر مسیلمہ سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اس جنرل رول کے زیر اثر نہیں ہے جس کے وجوہات کسی قدر گذشتہ مضامین میں ہی بیان ہو چکے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ مضمون میں پورے طور پر بیان کر دی جائے گی۔

اب میں پھر ثناء اللہ کے خلاصہ کی طرف رجوع کر کے اس کے فقرہ نمبر ۳ پر بحث کرتا ہوں جو یہ ہے کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے جبکہ حضرت صاحب کی تحریر کو منظور ہی نہیں کیا گیا تھا تو مولویصاحب کو یہ ہرگز حق نہیں کہ وہ اس تحریر کے متعلق کسی قسم کا نتیجہ بیان کریں۔ لیکن ملاں آں باشد کہ خاموش نشود۔ بھلا مولویصاحب کب خاموش رہ سکتے ہیں اور بڑے زور سے خود ساختہ نتائج استنباط کر رہے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بات ہے کہ اونہوں نے اپنے سابقہ خیالات میں ترمیم کر کے اب حضرت صاحب کی اس تحریر کو منظور کر لیا ہے اس وجہ سے ایسا کرنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں یا یہ ہے کہ منظور کرنے کی ہی ضرورت نہیں بغیر منظور کئے بھی وہ ایسا کرنے کے مجاز اور حقدار ہیں اس لئے ان دونوں شقوں کی بابت اب ہمیں غور کرنا ہے کہ آیا ان کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ اولاً اگر انہوں نے سابقہ خیالات میں ترمیم کر لی ہے۔ تو اس تحریر کی ان کی خوشی کہیں شائع کی ہے ہم نے نہیں دیکھی وہ اس کا حوالہ دیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں کہ پہلے وہ یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کی اس تحریر کو کوئی دانا منظور نہیں کر سکتا ہے اب اسے منظور کرنے کے سبب دانا کے بالمقابل کونسا معزز نام اپنے لئے تجویز کیا ہے چونکہ منظوری کی بابت ابھی تک ہم نے کوئی تحریر نہیں دیکھی ہے اس لئے اس پہلو پر سردست مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے تاوقتیکہ مولویصاحب خود اس کی بابت کچھ روشنی نہ ڈالیں۔ البتہ دوسرے پہلو پر کسیقدر تفصیل سے ہم بحث کرتے ہیں۔

یہ ایک عام دستور ہے کہ ایسے موقعہ پر مقابل یا مخالف کا مونہہ بند کرنے کے لئے اس کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر ہمیشہ گفتگو کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک آریہ کی تردید جن دلائل سے کی جاتی ہے وہ غیر آریہ یعنے عیسائی وغیرہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتی ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ثناء اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھیں تاکہ انہیں پھر چون وچرا کی گنجائش ہی باقی نہ رہے اور اگر ملاؤں کی طرح وہ خاموش نہ رہ سکیں تو ان کا ایسا کرنا جواب دینا نہیں بلکہ منہ چڑانا ہو اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مرقع نمبر ۱ جلد ۱ صفحہ ۱۱ کی عبارت پیش کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے۔

"ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی پس جب اس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیشگوئی یا مباہلہ نہ ہوا بلکہ یوں کہئے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور کرشن جی کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی تھی اگر وہ مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ تو ڈوئی نے دعا کی اور نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے۔ مرزائیوں کی حیا اور شرم پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیشگوئی لکھتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیشگوئی ہوئی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی۔ یعنے ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ اذا فات الشرط فات المشروط یعنے جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ یعنے جب ڈوئی نے دعا نہیں کی۔ تو مباہلہ ہی نہ ہوا۔"

یہ عبارت (جو سابقہ مضمون کے اخیر میں نقل کیگئی ہے) ایسی صاف اور صریح ہے کہ مزید تشریح اور توضیح کی چنداں ضرورت نہیں ہے قبل اس کے کہ اصل مضمون کے متعلق کچھہ لکھا جاوے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی فاضل صاحب کی مولویانہ منطق کو جو صرف ایک فقرے میں تمام کی تمام بھری ہوئی ہے بیان کیا جاوے اور وہ فقرہ یہ ہے "کہ اگر وہ (ڈوئی) مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے" اب خیال کیا جا سکتا ہے کہ مباہلہ نہ کرنے کی حالت میں اس کے پہلے مرجانے پر تھوڑا یا بہت عذر ہو بھی سکتا ہے اور اگر بعض وجوہ (جو ڈوئی کے معاملہ کی بابت موجود ہیں اور جن کا ذکر ہم اپنے موقعہ پر کرینگے) اس کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ تو چون وچرا کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش نکل سکتی ہے لیکن مولویصاحب کی یہ فاضلانہ منطق کہ مباہلہ کرنے کی حالت میں اس کا حضرت صاحب کی زندگی میں مرجانا دعا کا اثر ثابت نہیں کرتا۔ گو مولویصاحب کی کھلی کھلی بے غیرتی کا ثبوت ہو لیکن چونکہ ایسے مولوی فاضل کے دماغ کا نتیجہ ہے جو مفسر بھی ہے واقعی قابل داد ہے کیا یہ حیا سوز منطق جو دراصل اس نابینائی کا نتیجہ ہے جو مامور من اللہ کی مخالفت میں بے جا ہٹ دھرمی اور ضد سے واقع ہوئی ہے مولویصاحب کو بیحیاء اور بے شرم جیسے معزز خطاب کا مستحق ثابت نہیں کرتی یہ وہ الفاظ ہیں جو ڈوئی والی مضمون کے اخیر میں مولویصاحب نے اول ایڈیٹر ریویو اور پھر کل احمدیوں کے واسطے استعمال کئے ہیں اب اس کا جج ہم خود مولویصاحب ہی کو مقرر کرتے ہیں کہ اپنے ہی الفاظ میں سے جو جو چاہیں پسند فرمائیں اس جملہ معترضہ کے بعد اب ہماری بحث کا مدار مولویصاحب کے اس فقرہ پر ہے جس پر ہم نے سابقہ مضمون کے اخیر میں خط کھینچدیا ہے۔ اور ناظرین کے اختصار کے لئے پھر نقل کر دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ "مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ ڈوئی نے دعا کی نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا۔"

(۴)

بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا ثبوت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس فقرہ کے الفاظ پر غور کرنے سے پہلے ناظرین کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مولوی صاحب کا یہ منطقی فقرہ یکم جون ۱۹۰۷ء کے مرقع میں شائع ہوا ہے اس لئے ضروری ہے کہ مئی کی کچھ تاریخ کران کی قلم سے نکلا ہے اور ان کا حضرت صاحب کی دعا کو قبول [illegible] ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں شائع ہوا [illegible] سے ثابت ہے کہ حضرت صاحب کی دعا [illegible] ایک [illegible] مقابلہ پر نہ آنے بالکل [illegible] اور ان کے ہم مشربوں [illegible] طور پر بیان کر دیا اور اپنی [illegible] طرح سے سوچ سمجھ کر گویا [illegible] بندی کر دی [illegible] بیان کی موت سے [illegible] قسم کا نتیجہ نکالنے [illegible] یا موقع کسی کو نہ مل سکے اپنی اس منطق [illegible] اور حضرت [illegible] کے دعا والے فقرات کو نقل کر کے مولوی صاحب [illegible] جون ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں لکھتے ہیں۔ گو اس قاعدہ [illegible] خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو۔ مگر مرزا صاحب پر اس اشتہار سے [illegible] ڈگری ہے بلکہ ایجاد کردہ اصول ہے۔ ناظرین کو ایسے [illegible] ان کی حالت معائنہ کر کے عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ [illegible] بالمقابل [illegible] ہوتا ہے خود تو بڑی رد و قدح [illegible] بحث [illegible] کے معاملہ میں ہمیں گالیاں [illegible]۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ بالمقابل دعا نہ کرنے اور چیلنج کو [illegible] سے پیشگوئی ثابت نہیں ہوتی اور دوسرے مرقع [illegible] اسی اصول کے موافق ساری باتیں موجود ہیں یعنی [illegible] دعا نہیں کی اور حضرت صاحب کے دعا والے مضمون [illegible] کیا یہی نہیں کہ صرف خود قبول نہ کیا ہو بلکہ یہ بھی لکھ دیا [illegible] اسے قبول نہیں کر سکتا ہے۔ باوجود ان تمام باتوں [illegible] انسان لکھتا ہے کہ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے [illegible] ہو لیکن مرزا صاحب پر اس اشتہار سے اقبالی ڈگری [illegible] کے دشمنوں یا ثناء اللہ کے ہم مشربوں میں کوئی [illegible] ہے۔ جو اس حیادار خاکسار سے دریافت کریں [illegible] تو خود ہی ایک دفعہ احمدی جماعت کے برخلاف [illegible] نہ صرف اپنا اصول ہی بیان کر چکا ہے بلکہ اس [illegible] چکا ہے کہ جب شرط متحقق نہیں۔ تو [illegible] باوجود [illegible] ثابت ہونے کے تو یہ کیا [illegible] جبکہ تو خود پوری طاقت کے ساتھ کوس کر اور گالیاں [illegible] ایک اصول قائم کر چکا ہے کہ چیلنج کو قبول نہ کرنے [illegible] کرنے سے پیشگوئی قائم نہیں رہتی ہے

تو پھر اپنے اس اصول کے برخلاف تمہارا یہ کہنا کہ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے قبول نہیں کیا لیکن مرزا صاحب پر اقبالی ڈگری ہے کیا مجنون کی بڑ اور پاگل کے بکواس سے کچھ زیادہ وقعت رکھتی ہے۔ پیارے احمدیو! تم نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ کس جرأت کی ڈھٹائی سے جو مولوی ثناء اللہ نے اختیار کی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ شرمناک کارروائی برابر جاری ہے جو ان مضامین سے ظاہر ہے جن کا سلسلہ اخبار اہل حدیث وغیرہ میں مضمون رواں کی بابت جاری ہے۔

جس قدر اب تک میں لکھا ہے وہ دراصل بالکل کافی ہے اور ثناء اللہ صاحب اگر حیا اور شرم سے کام لیں تو حضرت صاحب کے وصال کے بعد جو کچھ تلخیاں وغیرہ نکالنے کی انہوں نے کوشش کی ہے ان سے رجوع کر کے اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دے سکتے ہیں لیکن میں نے اس مضمون کے متعلق ثناء اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر اس قدر گہری نظر سے غور کیا ہے کہ کئی کئی پہلوؤں سے مولوی صاحب کا کذب ثابت ہوتا ہے اور اگر مولوی صاحب بے جا ضد اور تعصب چھوڑ کر اور معقول پہلوؤں کو اختیار کر کے اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے تو میں ان کا اطمینان کرانے کے لئے تیار ہوں اور اس سلسلہ کو عرصہ تک جاری رکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی صاحب نے الہامات کے صفحہ ۱۰ پر مفصلہ ذیل الفاظ میں پیشگوئی کی ہے " اگر مرزا صاحب بوجہ اپنی پیشگوئیوں کے کاذب [illegible] اور مفتری علی اللہ ثابت ہوں تو پس دوسرے مسائل (حیات مسیح وغیرہ) کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بلا دفع اور اگر وہ بوجہ اپنی [illegible] اور راستبازی کے قابل الہام اور تخاطب الٰہی کے لائق ثابت ہوں تو پھر باقی مسائل میں ہمیں اپنی غلط فہمی ماننے میں کیا عذر ہے پس ہمارے دوست اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھیں لیکن یہ بھی پیش گوئی کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ مولوی صاحب کی اس تحریر کی بنا پر میرا یہ ارادہ ہے کہ ان کی دوسری نکتہ چینیوں کے متعلق بھی غور کروں جن کے کثیر حصہ پر ابھی تک مجھے توجہ کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا ہے لیکن اس ارادہ کا مدار صرف اسی بات کی جانچ پر ہے کہ آیا ان کی نکتہ چینیوں کی بنیاد صرف ضد پر ہے یا واقعی وہ اپنے اس قول پر کہ ہمیں اپنی غلط فہمیوں کے ماننے میں کچھ عار نہیں سچے ہیں اور اس بات کی پڑتال کرنے کا موقعہ مضمون رواں سے ہی ملیگا اور جب تک ایک مضمون اور پورا اور پورے طور سے طے نہ کر لیا جاوے کسی دوسرے مضمون کی طرف متوجہ ہونا غلط بحث ہو [illegible] کے سبب سے سود اور [illegible]

ہوا کرتا ہے اس لئے جب تک حضرت صاحب کی وفات والے معاملہ کو صاف نہ کر لیا جاوے ہم کسی اور طرف نہ جائیں گے۔ اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ثناء اللہ صاحب مرقع نمبر ۱ جلد ۱ میں ڈوئی کے متعلق رسالہ ریویو بابت ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴۴ کی عبارت نقل کر کے مرقع کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں یہ ہے اصل عبارت اس میں مرزا صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے یہ نہیں کہ بطور پیشگوئی کے اعلان کر دیا ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائیگا۔ مرزائیو! مولویت کے [illegible] تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔ تف۔ معزز ناظرین خدارا ذرا کرشن جی کی اصلی عبارت دیکھتے جائیں کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس کا یہ مطلب ہو یا مرزا صاحب نے اعلان اور اخبار کے طور پر یہ کہا ہو کہ ہم (مرزا اور ڈوئی) میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرجائیگا۔ اس کے بعد پھر مرقع کے صفحہ ۱۱ پر ریویو بابت اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۴۲ کے چند سطریں نقل کر کے لکھتے ہیں۔ اس عبارت سے دو امر ثابت ہوتے ایک یہ کہ اس اشتہار سے پہلے کی تمام تحریریں مباہلہ یا پیشگوئی نہ تھیں بلکہ دعوت مباہلہ تھی پھر صفحہ ۱۳ پر فٹ نوٹ میں لکھا ہے یہ مباہلہ کی دعوت اور ہے مباہلہ اور ہے مباہلہ اور ہے پیشگوئی اور افسوس ہے کہ مرزائی پارٹی کو ان تینوں لفظوں میں یا تو تمیز نہیں یا دانستہ اپنے علم و عقل کے خلاف کر رہے ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ ان حوالجات کے مفہوم کو اچھی طرح سے ذہن نشین رکھیں اور اس کے ساتھ ہی مباہلہ کی تعریف جو مولوی صاحب نے خود بیان کر دی ہے اور مضمون کے ابتدا میں نقل کر چکا ہوں اس کو بھی دھیان میں رکھیں تب [illegible] دیکھیں گے کہ نکتہ چینیاں کرتے وقت مولوی صاحب کس قدر بال کی کھال نکالتے ہیں لیکن بعدہ خود ہی پریشان حال ہو کر اپنی نکتہ چینیوں کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی مختصر کیفیت یہ ہے حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں یہ فقرے بھی موجود ہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ صرف دعا کے طور پر میں نے فیصلہ چاہا ہے۔ اس دعا کے آخری الفاظ یہ ہیں وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ حضرت کے اشتہار کے ان فقرات کو مولوی [illegible] مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۵ پر نقل کیا ہے لیکن اسی مرقع کے صفحہ ۱۰ پر الفاظ ذیل میں اپنی پریشانی کا اظہار کیا ہے۔ ہماری رائے میں مرزا صاحب کی غرض اس اشتہار سے یہ تھی کہ اپنے دام افتادوں کے خیالات کو بدل دیں یعنی ان کا ارادہ تھا کہ دام افتادوں کو اس پیشگوئی کی طرف متوجہ کر کے میرے مواخذات کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھیں یہ ہے امرتسری سانپ کی زہریلی کھلی۔ حضرت صاحب تو لکھتے ہیں کہ یہ صرف دعا ہے پیشگوئی نہیں اور ساری اشتہار کے الفاظ سے بھی یہ بات ظاہر ہے بلکہ خود ثناء اللہ نے بھی جا بجا

[illegible]

تصدیق بذریعہ رؤیائے صالحہ

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ذیل کے چند الفاظ کو اپنے اخبار اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر مشکور فرماویں۔

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کیلئے

ایک تازہ شہادت ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

اللہ تعالیٰ نے ہزار در ہزار نشانات سے امامنا و مولانا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الرحمۃ کی تائید کی اور دنیا پر آپ کی صداقت کو سورج کی طرح روشن کر دیا ان میں سے کچھ تو ایسے تھے جو کہ بموجب پیشگوئی قرآن کریم اور حدیث شریف ظہور میں آئے اور کچھ ایسے تھے جن کی خبر کہ اللہ تعالےٰ نے اس پاک اور برگزیدہ انسان کو اپنی تازہ وحی کے ذریعہ سے دی تھی اور کچھ ایسے تھے جن کے ذریعہ سے بعض اشخاص کو آپ کے سچا ہونے کی گواہی بذریعہ سچے الہامات اور کشفوں کے ہوتی رہی چنانچہ ذیل میں موخر الذکر قسم کے نشانات میں ایک یہ ہے جو کہ میں اس لئے لکھتا ہوں کہ شاید کوئی فائدہ اٹھاوے اور وہ مفصل ذیل ہے۔ میرے بزرگ اور مکرم بھائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب تحصیلدار حال مینجر کورٹ آف وارڈس کوٹ فتح خان مجھ سے بڑا ہی پیار اور انس رکھتے ہیں اور اون کی اور میری مثال یک دل دو قالب والی ہے آپ کو میرے بیعت کرنے کے وقت بسبب ناواقفی کے سخت ابتلا آیا۔ مگر چونکہ سعید فطرت رکھتے تھے اور مینے بہی بہت دعا کی اور حضرت اقدس قدس سرہ سے بہی دعا کروائی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو حضرت اقدس کے صدق کی تصدیق میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے خواب آنے شروع ہوئے پہلا خواب آپ کو یہ آیا جیسا کہ آپنے حال میں ہی مجھے لکھا ہے کہ آپنے آسمان پر چاند دیکھا اور دیکھا کہ اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک لکھا ہوا ہے اس کے بعد آپنے تمسخر سے اپنی زبان کو روک لیا اور دل ہی دل میں حضرت اقدس کی محبت پیدا ہونے لگ گئی اس کے بعد آپ کو خواب میں حضرت اقدس کی ملاقات ہوئی تو حضرت اقدس سے اونہوں نے پوچھا کہ کیا آپ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ سچے ہیں تو آپنے تین بار اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور کہا کہ میں اپنے دعاوی میں سچا ہوں۔ اس پر میرے بھائی صاحب کی اور بہی محبت اس سلسلے کے ساتھ ہو گئی اور میں اس کو بیعت سے اس تبدیلی کو محسوس کرتا تھا۔ اگرچہ بسبب چند ایک اللہ تعالےٰ کی نامعلوم منشاؤں کے آپنے بیعت ظاہری نہ کی مگر دل سے بیعت ہو چکی ہوئی تھی اس کے بعد حال میں آپنے مجھ کو بعد انتقال حضرت اقدس علیہ الرحمۃ خط لکھا ہے۔ کہ جس میں پچھلی چاند والی شہادت کو نقل کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ دو مہینہ کا عرصہ گذرا ہے کہ مینے خواب میں حضرت اقدسؑ کی بیعت کی اور اس لئے میرا دل چاہتا تھا۔ کہ میں آپ سے جلدی ملوں اور اسی خیال میں تھا کہ آپ کے وصال کی خبر پہونچی۔ جس سے اونکو صدمہ ہوا۔ ایک انصاف پسند دل کے لئے یہ ایک شہادت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو کہ ہر ایک میرے بزرگ بھائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب سے جو کہ بفضل تعالیٰ زندہ ہیں دریافت کر کے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ایسے نشانات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ تاکہ یہ ان عذابوں سے بچائے جاویں جنمیں کہ یہ گرفتار ہیں۔ آمین

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن از لاہور

پیام صلح

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری چٹھی مطبوعہ بدر مورخہ ۹۔ جولائی ۱۹۰۸ء بعنوان بالا آپنے پڑھ لی ہوگی جسمیں میں نے تجویز کی تھی کہ انگریزی پیام صلح یکہزار کاپی اور اردو کاپیاں پانچہزار مفت شائع کرنے کیلئے طبع کرائی جاویں۔ جس دلچسپی اور محبت کے ساتھ اس مبارک پیغام کی پبلک میں مانگ ہے۔ جس کے متعلق آئے دن مجھے چٹھیاں مل رہی ہیں اس کو دیکھ کر مینے پسند کیا ہے کہ میں آپکے جواب کا انتظار نہ کروں اس لئے انگریزی ترجمہ کی تین ہزار کاپیاں مینے طبع کرانے کا حکم دیدیا ہے۔ اور اردو دس ہزار کے لئے مینے تجویز کی ہے۔ یہ کاپیاں ہندو صاحبان میں مفت تقسیم ہونگی آپ کی خدمت میں جیسے کہ پہلے عرض کر چکا ہوں پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ میں سے اکثر احباب کم از کم ایک روپیہ کی متعدد کاپیاں لے کر مفت تقسیم کریں۔ لاگت جو اب حساب کرنے پر معلوم ہوتی ہے۔ تین چار پیسے کے درمیان فی کاپی ہوگی۔ والسلام جواب جلد عنایت ہو

خواجہ کمال الدین وکیل چیفکورٹ پنجاب عزیز منزل نولکھا

پیام صلح

حضرت مسیح موعودؑ نے جو آخری پیغام اپنے اہل وطن ہنود کو دیا ہے اس کی اشاعت ہند کے چار کونوں میں اس کثرت سے ہونی چاہیئے کہ کم از کم ایک دفعہ ہر ایک ہندو آریہ اس کے مضمون سے آگاہ ہو جائے اس واسطے حضرت خواجہ صاحب نے اس کو اردو اور انگریزی میں کثرت کے ساتھ چھاپنے کی جو تجویز کی ہے وہ نہایت ہی عمدہ ہے امید ہے کہ دوست جلد اس کیطرف توجہ فرماوینگے اس کیمتعلق خواجہ صاحب موصوف کی تازہ یاد دہانی اوپر درج ہے مخدومی خواجہ صاحب کی یہ اپیل ان دوستوں کی خدمت میں نہیں۔ جو بمشکل ضروریات زندگی کو بہم پہونچاتے ہیں اور نہ اون کا یہ منشا ہے کہ دیگر چندوں میں کمی کر کے احباب اس کام میں امداد دیں بلکہ اون کی یہ خواہش ہے۔ کہ جو دوست مثلاً اس موسم میں آم کھانے کے عادی ہیں۔ وہ اپنے اخراجات فروٹ میں سے ایک یا دو روپے کم کر کے اپنے ہندی اہل وطن کے واسطے پیغام صلح کا بیش بہا تحفہ خرید کر کے ارسال فرماویں

(ایڈیٹر)

جاپان میں اسلام

پچھلے دنوں مسٹر قاری سرفراز حسین صاحب تو جاپان سے پھر پھرا کر واپس آگئے تھے۔ کہ وہاں اسلام پھیلنے کی کوئی امید نہیں لیکن اب جناب عبد القادر صاحب تائبؔ کا کرہ شملہ سے ایک خط اخبار صدائے ہند لاہور میں چھپا ہے۔ جس میں ایک مصری عالم کے سفرنامہ عربی کے حوالہ سے یہ خوشخبری سنائی گئی ہے کہ جاپان میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) جاپانی مشرف باسلام ہو چکا ہے۔ وہ سفرنامہ منگوایا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے پر ضروری حالات ہدیہ ناظرین کئے جاینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ اب جناب تائب صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود کو بہی مخاطب کیا ہے۔ کہ وہ جاپان کو مسلمان بنانے کی طرف توجہ کریں اس کے جواب میں اتنا کہنا درست کافی ہے کہ یہ سلسلہ یونی و رسل ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ ہر ایک ملک میں اپنے اپنے وقت پر پہونچے گا۔

؎ عالمگیر

صلح کاری سے ترقی کرو!

لاہور کے آریہ پرکاش نے اپنی عادت کے مطابق ایک مضمون لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی جنگ کے ذریعے ہوسکتی ہے اس پر مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے ایک نوٹ لکھا جس میں انہوں نے دکھایا ہے کہ حقیقی ترقی کیونکر حاصل ہوسکتی ہے۔ اگر پرکاش بالکل تاریک نہیں ہوگیا۔ تو امید ہے کہ اس مضمون سے کچھ فائدہ حاصل کرسکے۔ اس واسطے اس کو درج ذیل کیا جاتا ہے :-

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا مفصلہ ذیل مضمون اپنے اخبار میں درج فرماکر ممنون فرماویں۔ اخبار پرکاش ایک آریہ سماجی آرگن لاہور سے نکلتا ہے اُس کو صرف میں اس غرض سے پڑھا کرتا تھا کہ شاید کوئی منصفانہ رائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون پیغام صلح کے متعلق اس میں درج ہو۔ ایسے ۳۰ رجون ۱۹۰۸ء کے پرچے میں ایک لیڈنگ آرٹیکل اس عنوان کے نیچے "شانتی کے لئے جنگ کرنا لازم ہے" میری نظر سے گزرا اس میں یہ لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی بند ہے اور یہ آواز جو چاروں طرف سے آرہی ہے دشمنوں کا تو کیا کہنا کیونکہ وہ تو شروع ہی سے آریہ سماج کے لئے موت کا فتویٰ دے چکے ہیں دوست بھی محسوس کر رہے ہیں۔ کہ آواز بے معنی نہیں ہم بھی جب اس معاملہ پر غور کرتے ہیں تو اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس بیان میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے (کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کے کلام من گل ہوتے ہیں) ترقی کیوں بند ہے؟ اس سوال کے کئی جواب ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کی چلتی گاڑی کے راستہ میں جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے کئی کارن ہیں ان میں سے بعض کا ذکر تو ہم پہلے کرچکے ہیں آج صرف ایک جس سے ہمیں سروکار ہوگا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ "آریہ سماج میں اکسٹریمسٹ نہیں ہے" وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر یہ لکھا ہے کہ پنڈت دیانند اور گورودت دونوں اکسٹریمسٹ تھے اور کہ آریہ سماج کے بانیوں کی ترقی اور کامیابی کا یہی راز تھا کہ وہ اکسٹریمسٹ تھے انہوں نے اپنا دین پھیلانے کی خاطر عیسائیوں مسلمانوں اور پورانیوں کے پیشواؤں کو خوب گالیاں دیں پر اور بیانک بے دھڑک دوسرے لوگوں کا دل دکھایا کہ کوئی انسان جو ہو نہ ہوا ہے

پرٹ تو نہ سمجھ سکتی تھی بول اٹھے کہ "دیانند بہت Intolerant تھا" وغیرہ وغیرہ اور نیز یہ بھی لکھا تھا کہ دوسرے مذاہب کے بانیاں بھی صرف اس لئے ترقی کر گئے کہ وہ اکسٹریمسٹ تھے یہ پڑھ کر جب میں نے اس پر غور کیا اور اس طرف توجہ کی کہ ہمارا رسول اور قرآن کریم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں تو وہاں اس کے بالکل برعکس پایا اور وہ جب آیت وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کا اسی طرح لیتے اس پاک تعلیم کے ذریعہ سے تم کو اُمت وسط بنایا یعنی ایسی اُمت جو افراط و تفریط سے پرہیز کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ اصول پر قدم مارے اور اس راہ پر چلے جو صراط مستقیم کہا جاسکتا ہے اور یہ کہ اِدھر اُدھر قدم مارنا گڑھے میں گرنا ہے اور درمیان قدم مارنا اور چلنا مدعا کے حصول کا موجب ہوتا ہے جس کے لئے کہ انسان دنیا میں پیدا کیا گیا اور پھر فرمایا کہ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا کہ اے امت میری تم کو چاہئے کہ اُن امور کو جو کہ تم کو زیادتی کی طرف لیجاویں اور ان سے بھی جو کہ اس کے مخالف دوسری طرف لیجاویں پرہیز کرو۔ کیونکہ اصل خیر و کامیابی میانہ روی کے اعلیٰ پایہ پر قدم مارنے سے ہی ہوسکتی ہے اور اس طرح پر یہ ہدایت فرمائی کہ اکسٹریمسٹ ہونا خطرناک ہے اور کہ اصل کامیابی جو کہ دائمی ہو اور بقا رکھتی ہو وہی حاصل کرسکتے ہیں جو میانہ روی میں نہیں رہ سکتا اگر اس مشہور کہانی کے لکھنے والے کا لیا جاوے علیہ اللہ بہتر جانتا ہے مگر میں اتنا ضرور کہوں گا کہ پنڈت دیانند صاحب و گورودت صاحب کو پیش کر کے آریہ سماجی بھائیوں نے آگے پیش کرنا کہ یہ صاحبان اکسٹریمسٹ تھے ... ابھی کامیاب ہوئے

ضرور ظاہر کرتا ہے کہ ان کے خیال میں دینی اور دنیاوی ... ن اکسٹریمسٹ ہونا چاہئے اور کہ انسان کی ترقی کا راز ہر ایک رنگ میں یہی ہے کہ وہ اس میں اکسٹریمسٹ ہوں۔ مگر یہ پرکاش صاحب کا میرے خیال میں ایک دعوے بلا ثبوت ہے جس کی کہ گذشتہ مذہبی اور دنیاوی تاریخ اور عام مشاہدہ تائید نہیں کرتے۔ اگر دنیا کی تاریخ میں نظر کی جاوے تو ثابت ہوتا ہے کہ اصل کامیابی جو کہ دیرپا ہے صرف میانہ رو اقوام کو ہی حاصل ہوتی رہی ہے اور اکسٹریمسٹ کبھی کامیاب نہیں ہوئے جو بادشاہ زیادہ تیز ہوا ہے اور میانہ روی کو خیرباد کہہ گیا ہے آخر کار ناکامیاب رہا ہے اور اُس کو بُرے دن دیکھنے پڑے ہیں دیکھو پونا پارٹی۔ اسکندر اور بقول آریہ صاحبان خود اورنگزیب مرحوم و مغفور اور کہہ پڑھو تاریخ زوال مختلف یونانی اور اسلامی سلطنتوں کا۔ تو معلوم ہوگا کہ جب وہ اخلاقی اور ایمانی حالت میں اکسٹریمسٹ ہوگئے اور ایک طرف کو زیادہ جھک گئے تو آخر زوال پاگئے۔ پھر دیکھو حال آجکل کے یورپ کے انارکسٹوں کا جو کہ اکسٹریمسٹ کا دوسرا نام کہنا چاہئے اُن کا صرف یہی کام ہے کہ دنیا کا نقصان پہنچاویں اور ایک بیگناہ کو ماردیں اور خود بھی مرجاویں گویا وہ دنیا کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے سوائے مصیبت کے اور کچھ نہیں لاتے۔ اور جو حال آجکل ہندوستان میں اکسٹریمسٹ لوگوں کا ہورہا ہے اور جو چلن انہوں نے اختیار کیا ہے وہ تو ہم سب دیکھ ہی رہے ہیں اُن کی طبع فرسائی اسی میں ہے کہ ایک معصوم جان کو مار دیں اور خود بھی پستول کھا کر مرجاویں اور اس طرح پر خود تباہ ہو کر دوسرے بھائیوں کے لئے ایک بے چینی اور بدامنی کا بیج بو جاویں اور اپنے ہموطنوں کے لئے بجائے ایک رحمت الٰہی بننے کے جو کہ انسانی حیات کا مدعا ہے غضب الٰہی کی صورت اختیار کریں اور اس امن و چین کو دنیا

---

[1] اور ہر ایک بادشاہت تب ہی زوال پذیر ہوتی ہے کہ جبکہ اُن کے افسر میانہ روی کو چھوڑ کر اکسٹریم تک پہنچنا شروع کرتے ہیں۔

سے اُٹھا دیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے خوش قسمتی سے اُن کو دیا ہوا تھا یہ تو ہوا حال دنیاوی رنگ میں اکسٹریمسٹ کا۔ اب اگر مذہبی رنگ میں اس سوال پر غور کیا جاوے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسائل جو کہ اس حالت میں کہ دنیا کی ترقی ابھی درجہ بلوغت کو نہ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بھیجے تھے اور جو کہ اُس وقت کے لئے مناسب حال تھے مگر آئندہ زمانہ کے حالات کے مطابق اکسٹریمسٹ ازم کا رنگ اپنے اندر رکھتے تھے آخر کار منسوخ کئے گئے اور اُن کی جگہ اُن مسائل نے لے لی جن کو کہ میانہ روی کے اصول کہہ سکتے ہیں دیکھو اگر وید کے مسائل میں غور کی جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل اور ان کی شرتیاں کسی ایسی قوم کے لئے تھیں جن میں کہ اُس سے پہلے بالکل تہذیب نہ تھی اور اس لئے ایک سادہ تعلیم تھی اور بسبب ایک جنگلی گروہ یا اُمت ہونے کے اُن میں ایسے ایسے مسائل کی ضرورت تھی۔ جیسا کہ نیوگ ہے جو کہ ایک اعلیٰ پایہ کی تہذیب رکھنے والی قوم کے ہرگز شایاں نہیں تھا چنانچہ شاید اُس وقت تو یہ مناسب وقت سمجھی گئی ہو مگر اس زمانہ میں کوئی بھی انسان عقل رکھنے والا خواہ وہ ہمارا آریہ بھائی ہی کیوں نہ ہو اس کو اچھا نہیں کہہ سکتا اگرچہ ضد اور تعصب کی وجہ سے وہ بار بار اُس کے اوصاف بیان کرے مگر دل اندر ہی اندر سے اُس کو ملامت ضرور کرتا ہے یہ مسئلہ اور ایسے ایسے اور مسائل ... چونکہ انسانی اخلاق کا ایک اکسٹریم تھے اس لئے ضروری تھا کہ یہ ناکامیاب ہوتے اور آخر ویسا ہی ہوا۔ اور ایک اور قانون بنے جس میں کہ کثرت ازدواج جیسا بابرکت اصول تعلیم دیا گیا تھا تاکہ انسان بے اولاد نہ مرے اور مخلوق خدا کا سلسلہ تولید قائم رہے اور اُنسے اس کی جگہ لے لے۔ اسی طرح یہ تعلیم کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ چونکہ اپنے اندر بدلہ لینے کا اکسٹریم رکھتی تھی آخر بدل گئی اور یہ تعلیم کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی آگے کردو ناقابل عمل ثابت ہوگئی اور دنیا میں نہ رہی اور اُن کی جگہ ایک ایسی تعلیم نے لے لی جس میں کہ عفو کے وقت عفو اور سزا کے محل پر سزا کا حکم دیا جاتا ہے اور جو کہ عین موافق ضمیر اور فطرت انسان ہے۔

یہ سب تعلیمیں کیوں آہستہ آہستہ عملی رنگ میں دنیا سے اٹھ گئیں صرف اس لئے کہ یہ اپنے اندر ایک اکسٹریم رکھتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آخر منسوخ کردیا اور جب دنیا اپنے زمانہ بلوغت کو پہنچی اور انسان اس قابل اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوگئے کہ ان پر مکمل شریعت بھیجی جاوے جو کہ میانہ روی کا اعلیٰ درجہ اپنے اندر رکھتی ہو۔ تو ایک اور تعلیم جو کہ قرآن پاک میں ہے بھیجی گئی اور جو کہ وہی تعلیم تھی جو کہ پہلے تھی مگر اپنے اندر افراط و تفریط نہ رکھتی تھی اور اس لئے آخر کامیاب ہوئی اور اب زمانہ ہے جس میں کہ اُس کی کامیابی اور بھی درخشاں ہوگی کیونکہ اس تعلیم کے بہت سی انسانی کمزوریاں اللہ تعالیٰ نے دور کردی ہیں اور وہ جو کہ آگے بہت سخت قسم کے بُت پرست تھے بغیر کسی ہمت اور تکلیف مسلمانوں کی کے خود بخود توحید کے قائل ہوگئے ہیں اور فخر سے لکچروں میں اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں اور یہی لب لباب اسلام کی تعلیم کا ہے۔

غرض یہی اکسٹریمسٹ ازم ہی ایک وجہ تھی اور یہی وجہ باعث ہے کہ آریہ سماج کا اصول کامیاب سمجھا اور پنڈت دیانند صاحب کی ساری تعلیم کو بھی

ترمیم کی ضرورت پڑ گئی ہے اور یہ ترمیم وہی ہے جو کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اُن میں کرنا چاہتے تھے۔ غرضیکہ وہ کام جو کہ ہم نے کرنا تھا وہ ہمارے آریہ بھائی خود بخود بسبب تعلیم کی روشنی کے کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اگر جیسا کہ یقین ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں رہی تو یہ ہمارے زیادہ زیادہ نزدیک ہوتے جاویں گے اور ایک دن وہ ہوگا کہ شائد تھوڑا سا تعصّب ہی ہوگا جو کہ اُن کو ہمارے ساتھ ملنے سے روکیگا اور بس۔ ورنہ اصول وہی ہو جاوینگے جو کہ قرآن میں تعلیم ہوتے ہیں کیونکہ یہ لازم امر ہے کہ اگر کوئی انسان سچے خلوص سے اپنی عقل کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال کرے تو اُس پر سچا رستہ کھل جاتا ہے اور یہ قرآن کریم کا بھی فتویٰ ہے۔ اور پھر خدا کرے کہ وہ دن آجاوے کہ تعصب بھی دور ہو جاوے (جس کی طرف کہ ہمارے امام نے گائے جیسے مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کر کے اشارہ کیا ہے) اور ہم ایک مذہب ہو جاویں۔ یہی حال حضرت عیسائی صاحبان کا ہے یورپ نے تمام بائبل کے اصولوں کو نامکمل خلاف عقل اور ناقابل عمل سمجھ لیا ہے اور بسبب دین کو ایسا کمزور پانے اور اُن کے سامنے اور کوئی سچا دین نہ ہونے کے دہریت کی طرف جھک گئے ہیں مگر آخر وہ فطرت جو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پیدا کی گئی اور جس کو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کشش ہر وقت اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے وہاں بھی اُن کو چین نہیں لینے دیتی اور آخر متلاشی ہوتی ہے اور اُن اصولوں کی قدم مارتی ہے جو کہ سچے ہوں اور اصل کامیابی کا راز ہوں سو وہ بھی سلسلہ اسلام کے نزدیک آتے جاتے اور امید ہے کہ جلدی یہ سب مذاہب جس جوں جوں دنیا ترقی کرتی جائیگی اصل صراط مستقیم کو پا لینگے اور ایک ہو جاوینگے اور اس طرح پر یہ ثابت کر رہے ہیں اور کر دینگے کہ وہ تعلیم جو اکسٹریمسٹ ازم اپنے اندر رکھتی ہو آخر ناکامیاب رہیگی۔

پھر اگر مشاہدہ کو اس امر میں جج بنایا جائے تو بھی اس امر کی جو میں نے اوپر بیان کیا ہے تائید ہوتی ہے دیکھو روزانہ زندگی میں اگر غذا کو لیا جاوے تو دودھ جیسی زود ہضم چیز بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کر لی جاوے تو آخر کار دست وقے اور درد پیدا کر کے تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور صبح کی فرحت افزا سیر میں بھی اگر انسان ذرا زیادتی کر لے تو بجائے روحانی اور جسمانی فرحت ہونے کے تھکا کر بخار اور تکلیف پیدا کرتی ہے علم لکھنے پڑھنے میں بھی جو کہ انسان کا تنہائی میں مونس ہوتا ہے اور عقل کو اور فہم کو تیز کرتا ہے اگر زیادتی استعمال کی جاوے تو آخر انسان بسا اوقات پاگل ہو جاتا ہے۔ خودداری جیسے پاک اصول میں بھی اگر انسان زیادتی کر لیوے تو آخر تکبر سمجھی جا کر ایک نقص ہو جاتی ہے کسی پر ایک امر میں محبت اور مہربانی جیسے اچھے اخلاقوں کو بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کیا جاوے تو آخر انصاف سے گرا دیتے ہیں غرض کسی قسم کی افراط اور تفریط کی جاوے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ضرور اس کا نتیجہ ناقص ہوتا ہے۔ غرض کیا تواریخ دنیا اور کیا مذہبی اور کیا عام مشاہدہ روزانہ ہم سب کو مجبور کرتے ہیں کہ ہم یہ کہیں کہ وہ اصول جو اپنے اندر اکسٹریمسٹ ازم رکھتے ہوں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پنڈت جی نے بقول پر کاش اکسٹریمسٹ کے ذریعہ آغاز کیا تھا اور اُس کے سارے پیرو ضروری تھا کہ اُن کے نقش قدم پر قدم مارتے اس لئے وہ بھی اکسٹریمسٹ ہیں اس لئے ہی ہے کہ اب اس کی ترقی بقول ہمارے بھائی آریہ صاحبان بند ہو گئی ہے اگر پنڈت دیانند صاحب انصاف کو کام میں لاتے اور دیگر مذاہب کی کتب کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرتے تو ضرور تھا کہ ایسا سمجھدار آدمی اسلام کو قبول کرتا اور ضرور سب نبیوں سے افضل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتا۔ مگر افسوس چونکہ وہ اکسٹریمسٹ تھے انہوں نے باقی سب تعلیموں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور اس لئے اصل صداقت کو نہ پا سکا اور اُن کے ہنر بھی ان کو عیب نظر آئے۔ یہ پنڈت جی صاحب کے اکسٹریمسٹ ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے کثرت ازدواج جیسی بابرکت تعلیم کے بجائے نیوگ جیسے بے غیرت مسئلہ کو پسند کیا۔ اور ایک رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ قادر خدا کی جگہ ایسا خدا تجویز کیا جو کہ انسان جیسی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ اور اگرچہ مانتے ہیں کہ وہ خود اپنے ایک ملازم کو اُس کا گناہ معاف کر سکتے ہیں مگر ایسا خدا مانا جو کہ ہرگز اُن کا ایک گناہ بھی نہیں بخش سکتا اور اگرچہ خود وہ کسی انسان یا حیوان پر مہربان ہو جاویں تو اُس کو اُس کے حق سے زیادہ انعام دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں مگر خدا ایک ایسا مانا ہے جو کہ سوائے ترازو کے تول کے ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا اور کسی پر اُس کی محنت سے زیادہ مہربانی اور فیاضی نہیں کر سکتا غرض یہ سب کچھ خلاف عقل مانا مگر اسلام کو اور اسلام کی بانی کی تعلیم کو نہ دیکھا اور اُس سے فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ اُلٹی گالیاں بسبب لاعلمی کے دیکر ہمیشہ کے لئے ملک میں ایک فساد کا بیج بویا اور اس طرح سے وہ نیت اُن کی ہمدردی بنی نوع انسان جو کہ ہر ایک انسان کی فطرت کا تقاضا ہے اُلٹا رنگ لائی یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ پنڈت جی صاحب اکسٹریمسٹ تھے اگر اس پر بھی کوئی آریہ صاحب فرما دیں کہ ہمارا دعوےٰ غلط ہے تو میں اُن کی خدمت میں ایک اور ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کانگریس میں جب دو پارٹیاں بد قسمتی سے بن گئیں تو آخر مدبران ملک نے زیادہ اُسی طرف کو پسند کیا جو کہ ماڈریٹس کے نام سے نامزد ہے اور سب نے اکسٹریمسٹ کو بہ یک آواز ناپسند کیا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اُن کے خیال اور رائے میں یہ فرقہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور آخر بعض سمجھدار اکسٹریمسٹ بھی ماڈریٹ ہو گئے۔ اور اس لئے اس ترقی کو جو اکسٹریمسٹس کے ذریعہ شروع ہوئی تھی نقصان پہنچا اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کی ترقیات کو دُنیوی اور روحانی کو کمال دینا چاہا تو آخر وہ سب قانون جو کہ اپنے اندر ذرا بھی اکسٹریمسٹ ازم کا اثر رکھتے تھے منسوخ کر دیئے اور ان میں سے اچھی باتیں چن کر ایک ایسا قانون بھیجا جس میں کہ افراط و تفریط ہرگز نہ تھی اور پھر دعوےٰ کیا کہ یہ صراط مستقیم ہے اور اصل سچی کامیابی اور نجات کی راہ ہے اور یہی وجہ عکس اس کے ہے جو کہ آریہ سماج کی ترقی کو بند کرنے کا باعث ہوئی ہے۔

بالآخر میں اپنے آریہ بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ اب بھی وہ سنبھل جاویں اور تعلیم کا فائدہ اُٹھا کر سب مذاہب کو ٹھنڈے دل سے اور صبر اور استقلال سے پڑھیں تو امید ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اصل راہ کو پالیویں گے اور وہ وہی ہے جو کہ ہر نبی نے دنیا کو سکھائی ہے اور وہی ہے جو کہ آغاز میں آریہ ورت کے مہاشوں کو اُن کے پاک نبیوں اور رشیوں نے دی تھی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ صرف اُنکو اس لئے نئی معلوم ہوتی ہے کہ بسبب اُن کی فطرت اکسٹریمسٹ ہونے کے وہ اس میں غور کرنا بھی برداشت نہیں کر سکتے میں پھر آخر میں اپنے آریہ بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ وہ ضرور ضرور حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی آخری نصیحت کو نیک ظنی سے پڑھیں اور اس میں ایک انصاف پسند انسان بن کر غور کریں تا کہ فائدہ اُٹھا سکیں کیونکہ یہ اُس انسان کی لکھی ہوئی ہے جو کہ اُمّت وسط کا سردار تھا اور جس کے اندر ہمدردی بنی نوع انسان کوٹ کوٹ کر بھری تھی اس لئے آپ کو وعظ نہیں کرتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا تھا اور اس لئے تعصب رکھتا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اسلام کو سچی اور اصل فلاح کے حصول کی راہ یقین کرتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ آپ باوجود انسان ہونے کی وجہ سے اُس کے بھائی تھے کسی تکلیف میں بسبب اپنی غلطیوں کے پڑ جاویں اور وہ ہم کو ایک ایسے گڑھے میں گرتا ہوا دیکھ نہیں سکتا تھا جس میں گرنا ہمارے لئے بڑی لمبی چوڑی تکلیفوں کا باعث ہو۔ وہ سب کو مکمل انسان اور اپنے جیسا انسان بنا ہوا دیکھنا پسند کرتا تھا اور اُس کو یہ تڑپ تھی کہ دُنیا میں خدا پوجا جاوے اور اُس کے سچے پیروں کی عزت کی جاوے تا کہ لوگوں کو ان کی پیروی کرنے کی تحریص ہو جو کہ اس دنیا اور آئندہ آخرت میں بھی کامیاب ہو گئے اور جن کا نام کہ بسبب تقدس ذاتی کے اب تک بزرگوں کی جگہوں میں عزت سے لیا جاتا ہے اور اس لئے پر وہ بھی یعنی سارے کے سارے وہی درجات حاصل کر سکیں کیونکہ اللہ کی درگاہ میں ہر ایک رنگ میں بے نیازی ہے اور اُس کو کسی چیز کی کمی یا لینے پروا نہیں۔ ہاں مستحق بننا ہمارا فرض ہے اُس کی دلی خواہش تھی کہ دُنیا سے گناہ دور ہو جاوے اور امن اور چین اور صلح دُنیا میں پھیل جائے۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کشش دُنیاوی محبت کی کشش پر غالب آجاوے اور ہم کو اُس محبوب حقیقی کا وصال نصیب ہو جس کے لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ آمین!

اے خداوند من گناہم بخش   سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم   پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن   بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی۔
وانچہ مے خواہم از تو نیز توئی

خاکسار

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

گوشوارہ جمع خرچ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ۔ قادیان ۔ بابت ماہ جون ۱۹۰۸ء

اشاعت اسلام

آمد: امانت	اردو	انگریزی	ضمیمہ	متفرق	بکڈپو	کل آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان	خرچ: عملہ	طبع	بکڈپو	سائر خرچ	ٹکٹ	کتب	متفرق	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعلیم دینی و دنیوی

آمد: فیس مدرسہ	فیس بورڈنگ	چندہ	عید فنڈ	کرایہ	متفرق	میزان آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	خرچ: عملہ	متفرق	اسباب	کرایہ	کل میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مقبرہ بہشتی

آمد: حصہ آمد	متفرق	میزان آمد	خرچ: انتظام مقبرہ	باغیچہ	[illegible]	سامان	متفرق	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	صفر

آمد: مساکین	یتامیٰ	زکوٰۃ	میزان آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	خرچ: مساکین	یتامیٰ	زکوٰۃ	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بورڈنگ ہوس

آمد	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آمد	خرچ	باقی
[illegible]		[illegible]

شفاخانہ — عمارت

شفاخانہ: فاضل خرچ گذشتہ	آمد ماہ رواں	فاضل	خرچ	فاضلہ	عمارت: آمد	بقایا گذشتہ	کل میزان آمد	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۶۷ [illegible]	۸۲۲ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

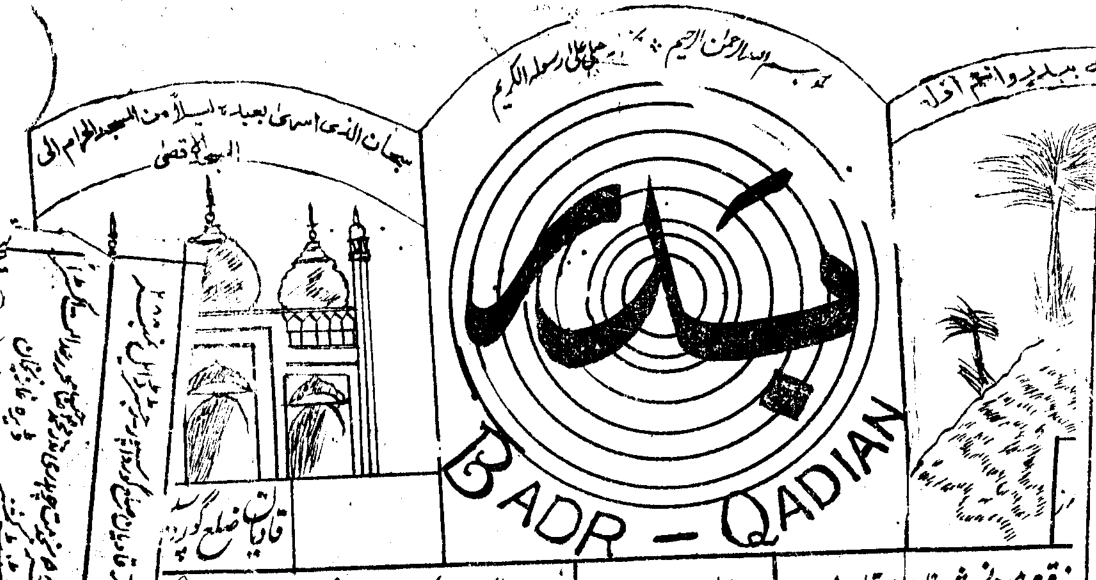
بقایا اشاعت اسلام یکم جولائی ۱۹۰۸ء [illegible]

" مدرسہ	[illegible]
" صدقات	[illegible]
" عمارت	[illegible]
" بورڈنگ ہوس	[illegible]
" یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	[illegible]
" امانت	[illegible]
کل	[illegible]
منہاکردہ فاضل خرچ شفاخانہ	[illegible]
باقی موجودہ خزانہ	[illegible]
بنک	آمین [illegible]
ملہ صاحب	[illegible]

محمد علی محاسب انجمن احمدیہ

ایک مسلمان بیوہ آریہ ہو گئی

سنا گیا ہے کہ سرگودہ میں ایک بیوہ شدہ لڑکی ہو یعنی آریہ بنائی گئی ہے اور آریہ سے بیاہی گئی ہے یہ وہ دن کے پھیر ہیں یا تو لاکھوں آرین دیویاں اسلام قبول کیا کرتی تھیں یا اب یہ آوازے بھی آنے لگے کہ اسلامی عورتیں آریہ بن گئیں ۔ مسلمانوں کے واسطے صرف غیرت کا موقعہ نہیں بلکہ سوچنے کا مقام ہے کہ ان کے شامت اعمال سے ان کی کیا گت بن رہی ہے اور اگر یہ لوگ اب بھی حضرت امام مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے پناہ میں گے تو اس سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے ۔ کیا کوئی آریہ یا عیسائی کبھی وہم کر سکتا ہے ۔ کہ ایک احمدی کبھی ان کے فرقہ میں داخل ہو گا ۔ یہ بھی فرقہ احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے کی نشانی ہے ۔ کہ شیطان اس سے ناامید ہو چکا ہے خیر اس عورت کے شامت اعمال نے اسے جہنم تک پہنچایا لیکن ہم آریہ مہاشوں سے بادب تمام عرض کرتے ہیں کہ دیکھنا ہم دلخو شا مانے کی بات نہیں ہم نے تمہاری ہزاروں ہندیان اپنے گھروں میں بسائیں اور ان کے ساتھ نیک سلوک کیا اور ان کی عصمت کی حفاظت کی اگر ایک آدہ مسلمانی تمہارے ہاتھ چڑھ گئی ہے تو ایسا غضب نہ کرنا کہ دوسری ہندنیوں کی طرح اسے بھی نیوگ کا چسکا لگا دو کیونکہ آخر وہ اسلام سے آئی ہے اس کی کچھ تو خاطر ملحوظ چاہیے سمجھو تمہاری کوئی لڑکی کبھی نیوگن نہیں بنائی بلکہ ان کو غیر مردوں سے پردہ دار بنایا مگر ہمیں شبہ ہو سکتا ہے کہ کوئی زمانہ ہو جوت آریہ بنی



ز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوش ترم

مورخہ ۳ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخصاحب کے وعظ کے پُر تاثیر اور مفید ہونے کے متعلق احباب حضرت اقدس مسیح موعود کے اُن الفاظ کو پڑھ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں - حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے - کہ آیندہ زندگی کا کچھ حصہ باہر وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گذارا کریں گے - چنانچہ اب پھر شیخصاحب بعد حصول اجازت از خلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں - یکم اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گے - اور امرت سر - مجھانوالہ - جالندھر - بنگہ - کریام - کاٹھ گڈھ - راہوں لودیانہ - مالیر کوٹلہ - نابھہ - انبالہ - پٹیالہ - سہارنپور - دیو بند - مظفر نگر - میرٹھ دہلی - شاہجہانپور - رام پور - بریلی - اجمیر - اند لُڈھ - الہ آباد سے ہو کر حیدرآباد دکن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں - اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے اور اون کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کی حق کی طرف راہنمائی کرے امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کریں گے -

ایک اور دینی مسافر

ابو سعید عرب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ تبلیغ حق کے واسطے ہند کے مختلف مقامات میں دورہ کریں گے خدا تعالیٰ اون کو اس کام میں برکت اور منفعت دے -

اعلان

تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر - مدرسہ - صدقات - خرچ خوراک بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہو یا کسی اور مد متعلقہ انجمن کا ہو - صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے - محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر میں چھپنے کے واسطے آوے - وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے - اور ایسا کھلا کھلا ہو جس پر تصحیح کی گنجائش ہو - جو مضمون ایسا لکھا ہوا نہ ہو گا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا -

ایڈیٹر کو فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کے مضامین کی رسید دے یا بصورت ناقابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے ہاں جو مضامین قابل اشاعت ہونگے وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوں گے -

خط کا جواب

جو صاحبان ہر حال خط کا جواب چاہتے ہیں - وہ واپسی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کریں -

اطلاع

براہین اور درثمین کی رعایتی قیمت کی میعاد گذر چکی ہے - یکم اگست ۸ء سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا کریں گی - یعنے براہین احمدیہ مجلد ۱۲/ للعہ بے جلد للعمہ اور درثمین مجلد ۸/ بے جلد ۶/

مینجر

(ہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

ایک اخلاص نشان کے خط سے کچھ اقتباس

میں تو جیون گا تو اسی کا ہو کے رہونگا اور مرونگا بھی تو بھی اُسی کا کہلاؤنگا.. .... نہیں

پسند کرتا ہوں بلکہ تعالی کو۔ آپ قبلہ ام خلیفۃ المسیح کو کہدیں۔ کہ یہ جان حاضر کرتا ہے اگر ضرورت ہو تو لکھدیں فوراً قادیاں آسکتا

افسوس نہ میرے پاس وفاداری ثبوت کے لئے اور کوئی ہے جس کو پیش کر سکوں۔ صرف ایک چھوٹی سی جان ہے اس کو ناچیز وناکارہ شے کے پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

میں سلئے قادیان سے چلا آیا تھا کہ باہر جا کر کچھ کماؤنگا پھر آرام سے بیٹھ کر قادیان میں زندگی کے دن گذارونگا۔ اگر منشا الٰہی کے برخلاف ہو تو بھی ہم راضی ہیں جو مرضی خدا ہو۔ کچھ عرصہ ابوسعید بلاہی گیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جیسا عظیم الشان ولیانسے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ پیارے صادق آپ بلاتکلف قبلہ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ کہدیں کہ ابوسعید جان دینے پر تیار ہے۔ ابوسعید عربی از رنگون

اردو الماناک ۱۹۰۸ء

بہت مل جاتی ہیں۔ جو میز پر سامنے رکھ لی جاویں یا دیوار پر لٹکائی جاویں لیکن ایسی جنتریاں اہل ہند کیواسطے جنکو اکثر قمری اور ہندی تاریخوں کی بھی ضرورت رہتی ہے چنداں مفید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خان صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرت سر نے ایک جنتری چھاپ کر شائع کی ہے جو بہت مفید ہے قیمت صرف ۱ روپے اور صاحب موصوف سے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

قاعدہ صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت

ایک باہمت مسلمان نے قاعدہ صدیقی عربی ایک لاکھ جلد مفت تقسیم کرنے کی فرمائش دی ہے۔ قواعد صدیقی عربی پڑھنے کے بعد پانچ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھا جا سکتا ہے آدھ آنہ کا ٹکٹ محصولڈاک آنے پر دفتر انقلاب گجرانوالہ سے مفت منگا لیں۔

مینیجر انقلاب گجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش شکل تندرست زمیندار و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے۔ اُنکے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ امیر احمد قریشی از قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۸ء میں مرض استھما کا ایک مجرب نسخہ فرمودہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا اصل نسخہ یہ ہے۔ نیلا تھوتھا ۱ تولہ خالص۔ زرنیخ خالص ورقیہ ۲ تولہ۔ دونوں کو خوب پیس کر ۶ ماشہ باہم ملا کر گڑ دو رتی ہر روز شام کے وقت کھایا کریں اور خدا تعالیٰ سے پنجوقت نمازوں میں دعا کریں اور فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچایا جاوے کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام بیماری۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی معرفت سکرٹری وارسی شناختی

لائل پور میں جلسہ

(یہ مضمون دیر سے آیا ہوا تھا مگر افسوس ہے کہ اب تک درج نہیں ہوسکا)

واقعہ ۱۳ مارچ ۸ء بروز جمعہ شریف حسب الحکم جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ شاخ لائل پور نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا اور تمام برادران احمدی مضافات کو بلوایا اور جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو انجمن نے اسی موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جلسہ کی غرض مدرسہ تعلیم الاسلام جدید کی امداد تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے تمام جماعت کو امام پاک کا ارشاد پہونچایا اور امام پاک کے الہام نوحی الیہم من السماء کے موجب جماعت نے دل کھول کر کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے چندہ شہر اور بیرونجات ۱۶ لمالہ ۱۹ نقد و وعدہ کا ہوا۔ تفصیل اسماء و رقم چندہ نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مالک کارخانہ و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور ۸۰ — شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آڑت دار لائل پور ۶۰ — منشی نور الدین صاحب نقشہ نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۶۰ — منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس و نقیب انجمن احمدیہ لائل پور عہ — مستری عبد الرحمٰن صاحب محکمہ نہر عہ — میاں یوسف علی صاحب للعہ — میاں خدا بخش صاحب نیچہ بند صہ — منشی اصغر علی صاحب کلرک محکمہ نہر ملنگڑہ کوٹ خدایار عہ — مستری محمد حیات صاحب صہ — مرزا محمد بیگ عہ — بابو غلام حسن صاحب سٹور کیپر ریلوے اسٹیشن لائل پور ۔ — میاں محمد عالم صاحب ۔ — میاں خدا بخش صاحب ٹھیکیدار صہ — میاں بہادر صاحب صہ — ڈاکٹر احمد حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۔ — میاں سلطان خان صاحب ۸ — بابو محمد دین صاحب گڈس کلرک سٹیشن لائل پور عہ — میاں میران بخش صاحب مقدم اسٹیشن لائل پور عہ — شیخ شمس الدین صاحب ولد میاں حاجی عمر حیات صاحب چنیوٹی حال لاہور مار — شیخ محمد دین صاحب دوکاندار کریانہ لائل پور ۸ — میاں امام الدین صاحب ولد میاں حاجی سکنہ کوٹ چک نمبر ۲۰۷ عہ

نوٹ — انجمن تمام صاحبان کا شکریہ ادا صمیم قلب سے کرتی ہے مگر خاص کر بابو غلام حسین صاحب سٹور کیپر ریلوے اور شیخ شمس الدین صاحب حال وارد لاہور کی نہایت ہی مشکور ہے جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہیں صرف حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت رکھنے میں دل کھول امداد دی ہے۔ اللہ تبارک ان کو جزائے خیر دے تمام برادران احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شرف بیعت بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

مبارک

سید جاہت حسین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب قاضی عبد اللطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ واردو گائیڈ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

الخطبۃ

سید امیر حسین شاہ صاحب۔ گنز جوآج کل ہانگ کانگ میں ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں اور عمدہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب ہندوستان کو آنے والے ہیں۔

جلسہ تشحیذ

بخدمت اراکین انجمن تشحیذ الاذہان السلام علیکم درحمۃ اللہ و برکاتہ بتاریخ ۹ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ اگست ۸ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا جس میں تمام ممبران انجمن مذکور کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ سب ممبران انجمن تشریف لا کر ممنون کریں گے۔

ثناء اللہ کی پریشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پھر اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء پیڈ اکثر مرزا کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں "اسمیں شک نہیں کہ منارا اپنے اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسے میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیش گوئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی تھی ناظرین ملاحظہ فرماویں یہ دوسرا موقعہ ہے جو علم و دانش کا مدعی مولوی لکھتا ہے کہ میری نسبت کی ہے۔

پہلا حوالہ ہمنے ناظرین کی خاطر نظر انداز کیا تھا اس لئے خیر یہ موقع ہم اور درگذر کر دیتے ہیں۔ لیکن جس کی عقل ہی مخالفت میں اندھی ہو گئی ہو اس کا علاج ہی کچھ نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جسمیں لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائیگا"

اس جگہ اس حیادار مولوی نے یہودیوں کے بھی کان کاٹے ہیں یعنے صرف پیشگوئی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگوئی کے رنگ میں رنگین کر کے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کیطرف منسوب کر دیا ہے اگر اس ظالم ناخدا ترس سے دریافت کیا جاوے کہ حضرت صاحب کے اشتہار میں لفظ مر جائیگا کس جگہ لکھا ہے تو جواب سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ جس زہریلے اثر سے خوف کا مولویصاحب نے ذکر کیا ہے اسے امرتسری سانپ کی کچلیوں کے سوا اور کہیں اس کا نشان نہیں مل سکتا ہے اگر ہم اس موقعہ پر بھی یہی فرض کریں کہ اس جگہ بھی اتفاقیہ سہواً مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کئے ہیں تب بھی اس امرتسری سانپ کی کچلیوں کے نکالے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے اس لئے کہ دسمبر ۱۹۰۸ء کے مرقع صفحہ ۱ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔ "ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں اور مرزا میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا"۔

جملہ خبریہ اور انشائیہ کے واقف مولوی سے میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ خلاصہ جو آپنے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ کا استنباط کیا ہے اشتہار میں دعائیہ الفاظ موجود ہیں لیکن خلاصہ کرنے میں مولویصاحب نے یہ ظاہر کیا تھا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار استنباط میں لفظ "مر جائیگا" موجود ہے کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیۃ یا حدیث کے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندھوں کے پڑھانے اور سمجھانے کے لئے کچھ نہ کچھ ترکیب کی جا سکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجھ کی آنکھ پھوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہیں کر سکتا ہے اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے بچنے کو بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہو گیا ہے اور انصاف کی آنکھ بالکل پھوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھڑ کر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی بھی تم کو تمیز ہے اور دعا۔ اظہار پیشگوئی کے فرق کو بھی سمجھتے ہو۔ بزعم خود باوجود یکہ ایسی مفہوم کر کے دوسروں پر اس طرح بہتان باندھکر اپنی گرمیں انگارے بھر دا اور عاقبت خراب کر دی کیا ایسے تحریف کرنیوالے مفسدوں کیلئے بھی کسی مسیح کی ضرورت نہیں۔

سابقہ مضمون میں لفظ پیش گوئی پر بحث کر کے دکھا چکا ہوں کہ اپنی مختلف تحریرات میں ایسے فقرے تراش کر جن سے پیشگوئی کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دئے اور پھر یہ بے ہودہ زنجانی شروع کر دی کہ میری بابت میرا اور وہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ اگر مولویصاحب کو باوجود مفسر اور عربی فاضل ہونے کے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی تمیز نہ تھی تو ناظرین اخبار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کر کے دریافت کر لیتے۔ کہ "الفاظ" ذلیل سے اٹھالے نابود کر۔ نیست فرما۔ آفت میں مبتلا کر"۔ جو اشتہار میں موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں یعنے مر جائیگا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ۔ ہم معنی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان میں کیا فرق ہے اگر اتنی تکلیف بھی برداشت نہیں ہو سکتی ہے تو مرقع جلد ۱ نمبرا بابت اگست ۱۹۰۶ء کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو ایسی جھوٹ اور خیانت سے ہرگز مرتکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیوں کرتے اس لئے کہ وہ جھوٹ کو کر سچ دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے" کے مصداق ہیں۔

لفظ پیش گوئی کے متعلق کافی اوپر لکھ چکا ہوں اور اس بات کا منتظر ہوں کہ ثناء اللہ صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالت کا کیا ثبوت دیتے ہیں اس کے بعد اب میں لفظ مباہلہ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ گو مختصر طور پر پہلے بھی کئی جگہ اس کا اشارۃً تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ دکھانا ہے کہ اس لفظ کو مولویصاحب نے اور ایک نئی شان کے ساتھ بھی جا بجا استعمال کیا ہے جسے ہم انہیں کے پیش کردہ اصولوں اور تعریفوں کے موافق نہیں سمجھ سکے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام موقعوں کو بمعہ پتہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اہلحدیث مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء پہر اول سرخی لکھی ہے "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اس کے بعد آگے چلکر لکھتے ہیں "مرزا پر ہمارے مباہلہ کا کامل اثر ہوا" پھر اہلحدیث مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء پر لکھا ہے "کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھا کہ مبارک احمد کے مرنے کو اہلحدیث ۱۱۔ اکتوبر کے پرچہ میں ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا ہے .... میرا مباہلہ علم الٰہی میں سبب بنا تھا۔ پھر مرقع بابت دسمبر ۱۹۰۸ء پر لکھتے ہیں "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" پھر اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ کو لکھتے ہیں "مرزا صاحب کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف" پھر مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ "دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اسی پرچہ میں اور آگے چلکر لکھتے ہیں "اس امر کا اظہار اہلحدیث مورخہ ۱۱۔ اکتوبر میں کیا ہے کہ یہ میرے مباہلہ کا اثر تھا" ان تمام مذکورہ بالا موقعوں پر مولوی فاضل صاحب مکرر اور مسلسل میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے ہیں لیکن انہوں نے نہ بالمقابل قسم کھائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میرے مباہلہ کے کیا معنے ہیں اس کے ساتھ ہی جبکہ ان کی نکتہ چینیوں پر نظر کیجاتی ہے کہ جو ڈوری کی بابت کی ہیں تو ہمیں اور بھی تعجب ہوتا ہے کہ مولویصاحب خود ہی پیشگوئی اور مباہلہ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اور خود ہی بڑی بڑی موشگافیاں کرتے اور بال کے کھال نکالنے کے بعد اصول قائم کرتے ہیں اور خود ہی ان اصولوں کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ اصول ان کے منہ پر پڑتے ہیں الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت مجھے اس لئے پیش آئی ہے کہ مولویصاحب کی نکتہ چینیوں کا بڑا حصہ تکرار لفظ

عجائبات عالم

ایک معزز اہلکار سرکار کے ہاں مہمان ہونے کا مجھے چار پانچ بار اتفاق ہوا ہے۔ وہیں ایک شخص کو وہاں دیکھا ہے جو رات کے دو تین بجے آتا ہے اور آکر استغفر اللہ ربی اور توبہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے۔ میں نے اپنے معزز میزبان سے اس کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک ملازم ہے دن کو تقریباً ۳۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۱۰ بجے کے قریب سوتا اور گیارہ بجے اٹھ کر دریائے چناب پر چلا جاتا ہے وہاں غسل کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب یہاں پہنچ جاتا ہے گرمی کا موسم یا سخت سردی اور ہے ... اس کے معمول میں کبھی فرق نہیں آیا پہلے یہ ... شخص ... تمام ... عیوب اس میں تھے نماز روزہ کا تو نام ہی نہیں جانتا تھا۔ ایک ... دریائے چناب کے قریب ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ بدچلنی چھوڑ اور نماز پڑھا کر۔ اس وقت تو اس نے صاف جواب دیا مگر اس کے کہنے میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ یکدم اس کی تمام حالت بدل گئی وہ بزرگ اکثر دریاؤں کے کنارے رہتا ہے اور کبھی مہینے دو مہینے اس شخص کو مل جاتا ہے جب وہ اس کے ... میں آتا ہے تو اس کا دل خود بخود محسوس کر جاتا ہے اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم ورلے کنارے پر آ جاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے یقین دلایا کہ یہ جھوٹ نہیں بلکہ مجھے بھی کئی باتوں کی خبر اسی بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور وہ صحیح نکلی ہے۔ یہ بزرگ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق ہیں اور انہوں نے اپنے مرید کو بارہا کہا ہے کہ وہ ہرگز نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں کئی دفعہ قادیان ہو آیا ہوں اور لاہور قادیان میں جناب مسیح کے جنازہ میں شریک تھے تعجب ہے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں وہ شخص (مرید) کہتا ہے کہ میرا پیر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر کا لڑکا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبر رسانی میں ایک نئی ایجاد

(اکمل کا سلام۔ بحضور امام الانام)

رات میں حسب معمول اپنی چارپائی پر لیٹا تھا۔ بدر نے افق مشرق سے سر نکالکر تیرگی عالم کو جھانکنا شروع کیا اس وقت جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی وہ لفظوں میں نہیں آ سکتی اس بدر کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنا بدر آسمان نظر نبوت یاد آگیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا۔

چاند کو اب دیکھ کر میں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

ایک شاعر ایسی حالت میں مجبور ہو جاتا ہے۔ اس بات پر کہ اس کا جوش شعروں کی صورت میں نہ نکل جائے۔ میں نے چاندنی کو مخاطب کیا اور اس قدیمی مگر ... ہرکارے کے ذریعہ یہ سلام بھیجا جوش ... حاضر ہو کر پہنچایا جاتا۔

اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب ہے
یاد آتا تجھ کو دیکھ کے روے الحبیب ہے

یہ تیری روشنی مری آنکھوں کا نور ہے
ہاں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے

کچھ کچھ مناسبت ہے تجھے میرے حال سے
میں ہمکلام تم سے ہوا اس خیال سے

سینے میں تیرے داغ ہے میرے جگر میں ہے
دونوں گھروں میں جل رہا اک ہی چراغ ہے

فق ہوگیا ہے رنگ ترا کس کی یاد میں
چہرہ سفید پڑگیا کس افتاد میں

ٹکڑے جگر ہوا ترا کس کے فراق میں
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق میں

وہ کونسی زمین ہے جس میں نہ تو گیا
ہر جا پہ جل چکا ہے ترے سوز کا دیا

آخر یہ جد و جہد یہ دن رات کا سفر
کس کیلئے اٹھایا ہے ننھی سی جان پر

ہاں ہاں گھٹتے گھٹتے تو کبھی شاخ کھجور ہو
پھر بڑھتے بڑھتے رشک تجلی طور ہو

کیا راز ہے تمہارے زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بدر و ہلال کا

جب لعف کھولی لیلیٰ شب نے بوقت شام
تو نے پئے نظارہ بنایا فلک کو بام

یہ کیا معاملہ ہے بتا دے مجھے ضرور
جو سچی بات ہے وہ سنا دے مجھے ضرور

اے چاند ایک بات ہے ہاں نے تو میں کہوں
میری شب فراق کے مونس اسا ہی دمن

پیغام بھیجتا ہوں کوئی کوئے یار میں
لیجاؤ یا نہیں؟ اسے کرنوں کی تار میں

ہاں ہاں ضرور کام یہ اسے جان کیجیو
ناکام ناتواں پہ احسان کیجیو

اک باغ پر بہار ہے دار الامان کا
وہاں ... ہے میرے مسیح الزمان کا

اس ... پہ نور کی چادر چڑھا ئیو
پھر یہ پیام اکمل محزون سنائیو

کہنا کہ اے خدا کے نبی۔ مہدی زمان
... کہ جس کیواسطے پیدا ہوا جہان

جس کا ظہور ... ظہور ہے
جس کا مکان غیرت ... کوہ طور ہے

تمہید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم سے
... عجیب راز ہیں رب کریم سے

جس کے قدم کیواسطے ... ہے
آنکھیں بچھائیں راہ میں اور ...

بعض انبیاء سے بڑھکے ہو جو اپنی شان میں
جو تیر بر ہدف ہے خدا کی کمان میں

شہرہ ہے جس کے فضل کا سارے جہان میں
بھیجا گیا مسیح۔ محمدؐ کی شان میں

صدہا درود تجھ پہ ہو صدہا سلام ہو
رحمت خدائے پاک کی نازل مدام ہو

منظور یہ دعا مرے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ میں تیری نثار ہو

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی از گجرات

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یعنی)

مدرسہ دینیہ کے متعلق بعض ضروری تجاویز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو تحریک

خاکسار راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ماہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعود کی یادگار کیلئے کی تھی کہ ایک اعلےٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصیت سے دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ یہی تحریک مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہو جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے روپیہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین مہیا کرے چونکہ خاکسار راقم کو اس سب کمیٹی کا سکرٹری قرار دیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرما کر بہت جلد اطلاع دیں کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت تین باتیں ہیں جن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کر کے رپورٹ کرنی ہے۔

(۱) **فراہمی سرمایہ**۔ اس کے متعلق کوئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سوال پر پہلے ہی سے انجمنیں اور احباب غور کر رہے ہونگے اور ایک حد تک کارروائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں پہلی تحریک کو اب پیش کر کے ۲۵۔ جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاکسار کو مطلع فرماویں کیونکہ ۱۵۔ اگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجمن اور ہر ایک ایسے دوست کیطرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو آنی ضروری ہے کہ یکمشت چندہ مکان اور لائبریری کیلئے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماہوار کس قدر۔

اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام یعنی میگزین۔ میکسن فنڈ۔ یتامیٰ۔ مقبرہ تعمیر کے پہلے دئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ایزادی ہی ہونی چاہیئے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پر واقع نہیں ہونی چاہیئے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیلئے قائم کیا جاوے یہ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبرگیری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ توجہ ان کی طرف رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چندوں میں سے بعض چندے جیسے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا۔ پس اس حکم کی تعمیل اب پہلے سے بھی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کیطرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلائی ہے کہ چند ماہ سے قحط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیسا کہ آمد و خرچ کے نقشوں سے جو ماہوار چھاپے جاتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا تعالےٰ نے ایک حد تک قحط کی تنگی کو دور کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کر کے اب اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے باقی رہا یادگار کا چندہ سو اس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیگا اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام جس پر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کر نیوالا ہے اور جب خود خدا تعالےٰ اس کام کو چاہتا ہے تو ہو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنے مالوں اور جائیدادوں کو قربان کر دیں چنانچہ شیخ صاحب نے تو پچاس روپے ماہوار کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پریکٹس کی آمدنی کا قریباً نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کریں گے سید صاحب کی پریکٹس چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہو اس لئے امید ہے کہ ان کیطرف سے ایک بڑی بھاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہونچتی رہے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھا دیں گے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسا ہی سچا جوش اعلائے کلمۃ اللہ رکھتا تھا۔

(۲) دوسرا امر نئے مدرسہ دینی کی سکیم کے متعلق ہے بجٹ تو چندوں کے تخمینہ کے بعد ہی تجویز ہو سکتی ہے اور سکیم بھی اگرچہ ایک حد تک سرمایہ کی حالت پر غور کر کے ہی تیار ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الرائے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ رائیں ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہونچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمنوں یا احباب کی طرف سے جو رائیں پہونچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ دینیات یا عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جاویں اور ان کو مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دینیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو یونیورسٹی کے امتحان ہیں ان سے پاس کرائے جاویں۔ تاکہ سبیل معاش کے لئے بھی ایک صورت ملازمت کی بوقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چھ سال میں ان امتحانوں کے پاس کرانے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحانوں کے کورس تیار کرنے میں صرف ہوگا گو جو قابلیت زبان میں ان کو پیدا ہوگی وہ بھی دینیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا بھی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص وظائف دے کر چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں واعظ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شاخ میں طب کی پڑھائی بھی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے واعظین جسمانی علاج سے بھی لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور خود ان کے گذارہ کی بھی ایک صورت ہو جائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے بھی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے بھی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دیگئی تھی۔ یہ تو موجودہ شاخ دینیات یا شاخ عربی کی حالت ہو جس پر ہمارے احباب غور اور بحث کر سکتے ہیں اور امور جن پر غور ہو سکتا ہے یہ ہیں کہ ہمیں ضرورت دو قسم کے واعظوں کی ہے اول وہ جو ہمارا اس

ملک میں کام کر سکیں اور دوسرے وہ جو دیگر ممالک میں کام کر سکیں۔ اول قسم کے واعظین بھی پھر دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جو دیہات میں کام کریں اور دوسرے وہ جو شہروں میں کام کریں غیر ممالک میں کام کرنیوالے واعظ لازماً ایسے ہوں گے جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان میں خاص قابلیت پیدا کی ہو پس تین قسم کے واعظ بکار ہوں گے جن کی تعلیم بھی الگ الگ ہونا چاہیئے ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض واعظین ایسے ہوں جن کو پرائمری یا مڈل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیجاوے اور کسی خاص امتحان یونیورسٹی کے لئے انہیں تیار نہ کیا جائے بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کسیقدر طب کی تعلیم دیجاوے اور بعض طلباء اس مدرسے میں ایسے ہوں جن کو انٹرنس کے بعد دینی تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگایا جاوے اور بعض ایسے ہوں جن کو بی۔اے یا ایم۔اے پاس کرنے کے بعد خالص دینی تعلیم دی جائے اور پھر انہیں سے ہر ایک سے اس کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق کام لیا جاوے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھر انہیں دینی تعلیم دیجاوے اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جاوے یا ایسا ہی اور کوئی مفید پیشہ جس کا اثر بھی پبلک پر نیک ہو۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس سے پہلے یا بعد جیسا مناسب ہو سکھایا جاوے یہ امر بھی غور کے قابل ہے کہ اگر جیسا کہ مدرسہ کی موجودہ صورت سے ہر ایک طالب علم کو مدرسہ دینیہ میں داخل کر لیا جاوے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل اس قدر ذرائع ہیں کہ ان سب کو ضرورت کے وقت تبلیغ کے کام پر لگا کر ان کو گذارہ دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر آیا اس دینی مدرسہ میں خاص خاص لڑکوں کو داخل کیا جاوے جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزون سمجھا جاوے کیونکہ اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کے بغیر طلباء کو دینی مدرسہ میں داخل کیا جاویگا تو بہت سے طالب علم ایسے بھی ہوں گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہوں گے اور اگر ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش اپنے لئے پیدا کر سکیں تو پھر ان کی کیا حالت ہو گی۔ میں بالفعل کوئی ایک رائے پیش نہیں کی بلکہ دراصل مختلف خیالات کی کھچڑی پیش کی ہے شاید انہیں سے کوئی بات کسی صاحب کے لئے رائے قائم کرنے میں مدد دے۔ اور اس طرح پر کوئی مفید رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً ایسی رائیں انجمنوں کے ذریعہ سے آدیں اور مختصر مگر مدلل ہوں کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائیں دیں گے تو کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے ممبران کمیٹی کو کہاں

پاس وقت ہے نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکے عنقریب لمیٹڈ کمپنی بھی ایسی راؤں کے پہنچنے پر یا اس سے پہلے ہی اپنی طرف سے بھی ایک تجویز غور کیلئے پیش کرے گی جس پر مختلف انجمنوں کے جرح قدح کے بعد اسے مجلس میں پیش کیا جاویگا اس صورت میں ۱۵۔ اگست تک یہ کارروائی غالباً مکمل نہ ہو سکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ جو انجمنیں کوئی رائے دینا چاہتی ہیں وہ اس معاملہ کو جلدی اپنے اہل الرائے ممبروں کے سامنے پیش کر کے مطلع کریں۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس مدرسہ کے لئے مدرسین کا مہیا کرنا ہے چونکہ یہ کام ایک بڑی بھاری ذمہ واری کا کام ہے اس لئے لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہیں مگر ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرح پر ایسے اُستاد مہیا ہوں گے لیکن یہاں میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت میں اگر کوئی ہمارے احباب میں سے اس دینی خدمت کے لئے آنا چاہیں تو ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے جو صاحب اس کے لئے درخواست کریں وہ یہ بھی ظاہر کر دیں کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک تعلیم دے سکتے ہیں۔

خاکسار محمد علی ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از چودھری رستم علی صاحب)

۱۔ عیسیٰ با جمال بحق بسیرد ❊ شد غروب آفتاب شد دلنور
ہر سال وصال احمدٌ ❊ در دل من نگندہ شد مغفور ۱۳۲۶

دیگر جس سے سال پیدائش و وفات نکلتا ہے

۲۔ غلام احمدِ موعودِ شانِ ایزدی ❊ نہاں اس رسم میں ان کا سن تولد ہے ۱۲۵۰ھ
اسی طرح سے بتا دیتی ان کا سال رحلت ❊ نبی عہد الٰہی غلام احمد ہے ۱۳۲۶

۳ چونکہ بعض تحریروں سے آپ کی عمر ۷۶ سال کی معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا گیا ہے۔

۳۔ ستائیس مئی کو ایک واقعہ ہوا نزد اللہ خیر و ابقیٰ ۱۹۰۸

۴۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ ۱۹۰۸

یہ ہوگا وہ ہو گا اور بعد اس کے تمہارا واقعہ ہو گا ۱۳۲۶ھ

۶۔ ان رحمت اللّٰہ قریب من المحسنین ۱۳۲۶

۷۔ فسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ۱۳۲۶

۸۔ وسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا۔ ۱۹۰۸

۹۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی ۱۹۰۸

۱۰۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی بل حی ۱۹۶۵۔

چودھری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے آپکو حضرت اقدس ؑ سے بڑا اخلاص ہے۔ یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجا آوری میں سبقت لیجانے میں مشہور ہے مگر منجملہ ان کے چودھری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش رہتا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام ضائع نہ ہو جاویں انہیں کوئی خدمت ہو جائے اس وجہ سے انہوں نے اول تو ضلع سیالکوٹ میں بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالیہ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چودھری صاحب نے معہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائل پور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالیٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرمائیں گے اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہو گا جو حضرت اقدس ؑ کی یادگار میں قائم ہو گا اور اس کے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کریں گے احمدی احباب کو یکمشت چندوں سے اور ماہوار چندوں سے سلسلہ کی امداد کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چودھری صاحب کی مدد کریں اور اگر ضرورت نہ ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کر دیں جس سے انہیں سہولت ہو۔ خلیفہ رشید الدین

روپیہ کس نے بھیجا تھا۔ بعض لوگ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتے ہیں اور کوپن میں اپنا نام پتہ کچھ نہیں لکھتے جس سے بہت دقت پیدا ہوتی ہے ایسا ہی ایک منی آرڈر ۱۲ ایسی کو یہاں وصول ہوا وہ منی آرڈر بلغ للعمر کا ہے چونکہ ماہ مئی کی رسید چھپ چکی ہے اس واسطے جس صاحب نے ۱۰ مئی میں چار روپے ارسال کئے ہوں اور ان کی رسید نہ چھپی ہو تو وہ اطلاع فرماویں کتاب میں جمع ہو گئے ہیں نامعلوم الاسم مینیجر بدر

مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر ۵

مامور من اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کثرت سے اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ آ پڑتا ہے تو بہرحال اس کی دعا قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تا اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہو اور اس کا مقرب بارگاہ ایزدی اور منجانب اللہ ہونا ثابت ہو عالم اسباب میں بھی یہ امر ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا مد نظر ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو وہ کوئی ایسا شخص حصول مطلب کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس کو قرب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل ہوتا ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ یہ ایک ہی بات ہے اور ہر ایک کے روزمرہ کے تجربہ میں آ چکی ہے ایسا ہی جب مامور من اللہ کو ایسا تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو نہیں تو لاریب جسقدر اس کی جناب الٰہی میں رسائی ہوتی ہے کسی دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسروں کے اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی بھی شک و شبہ نہیں رہتا۔ مگر افسوس کج طبع۔ مغرور اور دل سے غور و تفکر نہ کرنیوالے لوگ اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کو ہستی باری تعالیٰ میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریہ پن کی رگ ہوتی ہے ورنہ اگر ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک و شبہ کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتبہ کا آدمی حاکم ہو یا بادشاہ اپنے مقرب کی بہ نسبت اوروں کے زیادہ بات مانتا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے جس سے ہم مان جاتے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطانی ہے تو کیا وجہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے مقابلہ میں بالکل محروم اور خالی رہتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اس کو مقرب بارگاہ ایزدی تصور نہ کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے میں شک کریں گے جب ہم کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا میں مقابلہ کیا اور ان پر بددعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہوں نیست و نابود ہو جاویں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت وہ سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ کر پڑیں اور وہ خود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹائے گئے۔ ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسجگہ ان لوگوں کے نام لکھیں جو حضرت پر مباہلہ یا بددعا کر کے خود ہی جلد زیر زمین ہو گئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر کئے جا چکے ہیں اور دنیا ان کو جانتی ہے صرف دکھانا یہ ہے کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے ان کو جناب الٰہی میں قرب یا کوئی عزت حاصل تھی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مفسد یا مفتری علی اللہ اور فریبی ہو (جیسے وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ خیال کرتے ہیں) وہ ان کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دن بدن زیادہ عزت اور فروغ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں بڑھے اور پھولے اور پھلے سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے لوگو! سوچو!! کیا تم میں سوچنے اور غور کرنے کا مادہ نہیں رہا اور کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں جو اس سعادت سے حصہ لے وقت گذرتا جاتا ہے اور پھر ہاتھ نہیں آئیگا اس سعادت سے حصہ لو تا کہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو مامور من اللہ سے بغض اور تعصب ہلاکت کی راہ ہے آؤ غور کرو ابھی وقت ہے کیونکہ جب کوچ کا نقارہ سر پر آ بجا تو پھر کچھ بن نہیں آئیگا محض ہمدردی کی راہ سے یہ الفاظ دل سے نکلکر حوالہ قلم ہوئے ہیں ناصح مشفق کی بات کا برا نہ منائیں دل میں ایک سخت قلق اور تڑپ ہے کہ آپ حق کو سنیں سمجھیں اور پہچانیں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں جو منکروں کیلئے تیار ہے یا اللہ رحم کر مخلوق کی آنکھیں روحانی کھول تا وہ تیرے فرستادہ کو پہچانیں۔ آمین۔

مامور من اللہ کا یہ فرض اور ذمہ واری بھی ہوتی ہے کہ وہ پہلے انبیاء اور راستبازوں کی جن کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے بلا خوف و خطر تصدیق کرے چنانچہ دیکھئے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی آپ نے تصدیق کی حالانکہ یہودی ان کو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ بہت برے اور نازیبا الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے تھے ایسے ہی دیکھئے ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رامچندر کے سچے راستباز اور نبی اور مصلح ہند ہونے کی تصدیق کی ہے باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلمانوں کو سخت چبھے ہیں مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حق الامر بلا خوف و خطر اظہار کر دیا اور اپنی ذمہ واری سے عہدہ برآ ہوئے سچ ہے خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا ماٹو ہی یہ ہوتا ہے خدا داری چہ غم داری۔ لا یخافون لومۃ لائم ان کی شان ہوتا ہے۔

مامور من اللہ کی شناخت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ ان کی دعوے نبوت سے پہلی زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے اور نیک و بد اور ہر طبقے کے لوگوں کے نزدیک وہ نیک اور بے شر انسان مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی سے دعوی نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور بے عیب پاک انسان مانے گئے تھے اور امین کے لقب سے مشہور تھے پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی رسالت کو قبول نہ کیا یہ سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانہ کے بعد جبکہ قدرتاً نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے کیونکر نفسانی مکار اور منصوبہ باز ہو سکتا ہے۔ جناب رسول خدا صلعم نے منجملہ اور دلائل کے اپنی صداقت کی ایک یہ دلیل بھی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا میں نے چالیس سال اپنی زندگی کے تم میں نہیں گذارے کیا تم نے میرا کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت ایمانداری پاکبازی اور پاکدامنی میں گذری ہے مگر نادان بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا اور انکار اور کفر کی حالت میں ہی اس جہان سے گذر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا ایسا ہی حال اب نہیں ہو رہا۔ بعینہٖ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ کیوں پہلے منکروں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے

ہمارے حضرت امام علیہ السلام کی چالیس سالہ زندگی دعوت [illegible] دشمن میں ایک پاک بے [illegible] اور بے لوث زندگی مانی گئی ہے پھر کیوں وہ پہلے منکرین کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے۔

اور جس دلیل سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا برگزیدہ اور صادق رسول مانا کیوں اسی دلیل سے لوگ حضرت امام ؑ پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا بعینہٖ وہی نقشہ نہیں ہے جو انبیائے پیشین کے وقت میں ہوتا رہا [illegible] ہے تک بھی ہے ماننے والے گروہ [illegible] اسی دلیل سے [illegible] اور نہ ماننے والے انہیں لوگوں میں سے جو حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے پیشین کے منکر تھے اور [illegible] کی وجہ سے تکذیب [illegible] وقت اب دنیا میں [illegible] جواب ایمان لایا [illegible] تو ہی دلوں کو روشنی بخشنے والا ہے [illegible] بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ تو اپنی عاجز مخلوق پر رحم کر اور اس اپنے نور کا [illegible] بخش۔ اور جن لوگوں نے تیرے اس فرستادہ کو قبول کر لیا ہے انکو صراط مستقیم پر قائم رکھ [illegible] دن بدن وہ تیری [illegible] پر قدم آگے بڑھائیں اور ان کو خدمت اسلام کی توفیق بخش [illegible] دنیا میں نیکی اور پاکبازی کا نمونہ قائم کریں جس سے تیرا جلال اور عظمت دنیا میں چمکے۔ متحابون فی اللہ میں ان کو داخل کر ہمیشہ جب تک دنیا میں رہیں تیری ثنا و حمد و تقدیس کرنیوالے پاک انسان ہوں اور تیری کامل خوشنودی حاصل کر کے دنیا سے رخصت ہوں۔ آمین

اور اللہ تعالیٰ اس عاجز کو صحبت صالحین نصیب کرے اپنی کلام پاک قرآن کریم کا شوق اور فہم اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ شر نفس اور شر شیطان سے محفوظ رکھے گناہوں سے بچنے اور نیک کاموں کے کرنے کی توفیق بخشے اور خاتمہ بالایمان کرے۔ آمین یا رب العالمین

میں نے محض ہمدردی اور دلی تڑپ سے ایک صاحب گجراتی (قرآن یعنی جو حدیث کے قائل نہیں ہیں) کے سوال کے جواب میں مامورین اللہ کی شناخت کے معیار پر اپنی تھوڑی سی سمجھ کے مطابق یہ مضمون قلمبند کیا ہے۔ امید کہ وہ صاحب سب نمبروں کو غور سے پڑھیں گے اور سوچیں گے شاید خدا تعالیٰ مامورین اللہ کی شناخت کی توفیق انہیں بخشے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مضمون کو بہتوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

خاکسار ہدایت اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات

تیسرا ایڈیشن قیمت فی جلد [illegible]

مکرّر اخبار [illegible] و انگریزی [illegible] الاذہان کے [illegible] تشحیذ الاذہان [illegible] [illegible] کے [illegible] قیمت [illegible] ہوگی [illegible] [illegible] ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت [illegible] [illegible] بغیر پیشگی منت۔

المشتہر [illegible] از مقام داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ میز دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ [illegible]

خریداران

کیا آپ کا خیال ہوگا بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خریدیں ٹکٹ خریدیں ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کر کے آپ کو روانہ کرتے رہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں جب خط جائے جواب نہ دیں وی پی جائے تو واپس کر دیں۔ صاحبان یہ کب تک چلے گی؟ شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت دے کر پڑھتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہندوں کی مہربانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے ہیں جن صاحبان نے تا حال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ ۱۴ اگست کا وی پی کیا جاویگا جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ تنگ آمد بجنگ آمد۔ مینیجر

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب یا پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تا تجویز اور بہتر تشخیص کی مد نظر رکھی جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی [illegible] خط و کتابت سے علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو ختم نہ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصولڈاک ذمہ خریدار

مرصع گولیاں یہ گولیاں نفخ شکم کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض [illegible] دو اور دوستوں کے [illegible] تمام [illegible] بہت زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی [illegible]

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا ایک ہفتہ کیواسطے [illegible]

تریاق الخنازیر خنازیر دل کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے یہ دوا کو باستقلال استعمال کرنیسے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم [illegible] تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کیواسطے (صہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۱۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتی ہیں اور حرارت غریزی کے بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور منیبح کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ ر ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ ۔ خوراک دو ہفتہ ۔ قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت [illegible]

حب صرع ۔ مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ مفید ہیں [illegible] ۔ **اکسیر ضیق النفس** کھانسی اور درد دمہ اور تلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت [illegible]

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

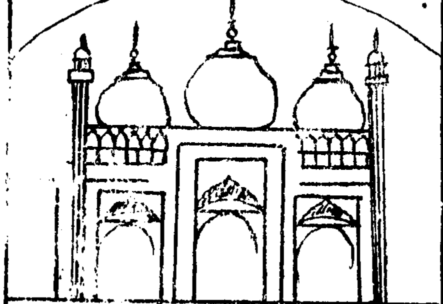
مطبع بدر میں قادیان میں بہ نگرانی سیٹھ معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

کاتب عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

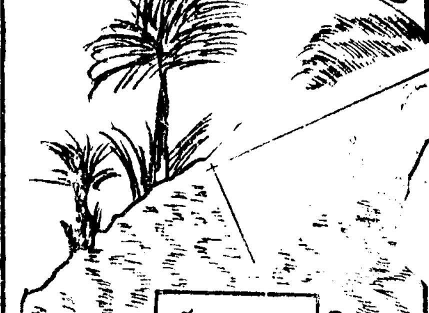
سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ



بدر

BADR – QADIAN



قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

جلد ۷ — قیمت اشتہارات قادیان میں ... — ازلیۃ صمم

مورخہ ۸ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ اگست ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۳۰ — گورنمنٹ ... وغیرہ مذاہب ... — فی پرچہ ۲

بقایادار توجہ کریں وی پی آتے ہیں

تمام اُن احباب کیخدمت میں جن کے ذمہ کچھ بقایا اخبار بدر کا تھا حساب لکھ کر بھیجدیا گیا ہے ساتھ ایک سادہ کارڈ بھی ہے جس پر ان کا نام نمبر رقم مطالبہ مسطور ہے مہربانی فرماکر توجہ سے پڑھیں اور جلدی جواب سے مشرف کریں ایسا نہ ہو کہ ہم وی پی کردیں اور آپ خدانخواستہ واپس کرکے ہمیں دُہرا نقصان پہنچائیں جسے کچھ حساب میں تامل ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو وہ لکھ بھیجے اور جو وی ۔ پی وصول کریگا وہ بھی اطلاع دے۔ کارخانہ کو روپے کی سخت ضرورت ہے اسلئے کسی آئندہ کے وعدہ پر ٹالنا مناسب نہیں ہمنے ارادہ کرلیا ہے کہ جو صاحب قیمت کا بقایا یا چندہ سالانہ اسی مہینے میں نہ دیدینگے ان کے نام اخبار بند کردیا جائے کیونکہ اس طرح ان اصحاب کو بھی اخبار وقت پر پورے حجم کے ساتھ باقاعدہ نہیں بھیجا جاسکتا جو پیشگی قیمتیں دیچکے ہیں بہتر ہے کہ سب احباب جن سے مطالبہ کیا گیا ہے رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور کریں کیونکہ آجکل کا وی پی سسٹم ایسا صاف نہیں کہ اس سے خریدار کا نام و پتہ صحیح طور سے معلوم ہوسکے اور پھر رجسٹر پر مل بھی جائے یہ اسلئے کہ ڈاکخانہ والے اتنی جلدی لکھتے ہیں کہ بہت سے حروف چھوڑ جاتے ہیں دوسرا وہ جس کا مقام پڑھ نہیں سکتے اسے جو چاہتے ہیں لکھدیتے ہیں سوم وہ نمبر خریداری نہیں دیسکتے جو بہت ضروری ہے پس یہ بہت مفید اور ہمیں ممنون کرنیوالی بات ہے کہ جو رقم آپ سے مانگی گئی وہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں خط کے جواب اور منی آرڈر کے کوپن پر نام اور پورا پتہ مع نمبر خریداری کے خوشخط لکھنا چاہیئے۔

ہمارا مدرسہ

خدا کے فضل سے خوب ترقی کر رہا ہے اس دفعہ دس روپے ماہوار کا وہ وظیفہ جو ضلع ... میں انٹرنس کے سب سے اول رہنے والے طالب علم کو ملا کرتا ہے اسی مدرسہ کے طالب علم عبد العلی نام کو ملا ہے۔ علاوہ ازیں سوا ایک کے دوسرے تمام لڑکے سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ یہ نتائج اس بات کی کافی ضمانت ہیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھائی کافی محنت اور پوری توجہ کے ساتھ ہوتی ہے مکرم مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمات قابل تشکر ہیں۔ مدرسہ کے چندہ کی طرف احباب کو پوری توجہ کرنی چاہیئے ماہ جون کا گوشوارہ آمد و خرچ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول کی مالی حالت اطمینان بخش نہیں۔ باقاعدہ طور سے ماہوار چندے بھیجوانے چاہئیں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

ثناء اللہ کی پریشانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

میں مولویصاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ اول حضرت صاحب کی دعا کو نہ قبول کرنے اور پھر اس کے ایک سال کے بعد یہ اصول بیان کرنے کہ جب دعا یا دعوت مباہلہ وغیرہ کو قبول نہ کیا جاوے تو پیشگوئی یا سب ابلہ وغیرہ قائم نہیں رہتا پھر پہ وجہ و انکار کے اسی واقعہ کو یہی میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے چلے جانا اور کبھی عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے ایسی خیانت کا ارتکاب کرنا کہ اپنی طرف سے الفاظ اور فقرے گھڑ کر حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کر دینا اور پھر بھی ان تمام مشکلات پالبازیوں کے راز کا کھل جانا الہی ارشاد "اِنِّی مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ" کے مصداق نہیں ہے امید ہے کہ اس کا جواب دیتے ہوئے مولویصاحب اپنے ایمان کو مانع اور کانشنس کا خون نہ کریں گے۔ مولویصاحب خوب اچھی طرح سے سمجھ لیجئے اور سمجھئے کہ عزت یا ذلت کا مفہوم اور اس سے متاثر ہونا مختلف طبائع کے لئے مختلف ہے ایسی بازاری عورتیں یا مرد بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ ذلیل سے ذلیل حرکات کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور جب ان ذلیل افعال اور حرکات سے انہیں خطاب کیا جاوے تو وہ اسے ذلت یا بیعزتی نہیں سمجھتے لیکن اس کے مقابلہ میں ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کیلئے ایسے الفاظ کا استعمال کرنا تو درکنار اگر کنایۃً بھی ان افعال کا اشارہ ان کی طرف کیا جاوے تو وہ خودکشی کرنے اور اپنے تئیں ہلاک کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اب ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ آپ ہمارے ان سلسلہ وار مضامین کو پڑھ کر کس قسم کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آیا اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں یا ہماری پیش کردہ کلام الٰہی کے مصداق ہوتے ہیں مولویصاحب۔ کاش! آپ غور کریں اور سمجھیں کہ وہ خدا جس کی مرضی اور منشاء یہ تھی کہ حضرت صاحب کو اپنی طرف بلا لے اسی کے تصرف اور دست قدرت میں مخالفوں کی قلمیں بھی بند تھیں۔ اسی سبب سے اس قسم کے تحریرات آپ سے سرزد ہوئیں۔ جن کی پریشانی کا نمونہ اب تک میں دکھا چکا ہوں اور جس پر غور کرنے سے اگر ایمانداری سے کام لیا جاوے۔ تو اپنی غلط فہمیوں یا دھوکہ فہمیوں سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے آپ کے علاوہ عبدالحکیم خان کے دست و قلم پر بھی وہی تصرف ہوا جس کا اظہار آپ نے مفصلہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔ "ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۱۴ ساون یعنی ۴ اگست کو مرزا مر جائیگا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۶ مئی کے اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر کیا ہے کہ ۱۴ ساون کو کیوں بجائے ۱۴ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سیالکوٹ اور چودہ ماہ کو اسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور ان کے بعد یا پہلے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا" اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ بات یہ ہے کہ فاتح مولف تاریخ کہتا ہے کہ اندلس نہ ہوجاوے لوگوں کو یہ کچھ کا اظہار کرنا ہی پڑتا ہے عیسائی مورخوں نے باوجود دشمنی کے اسلام بانی اسلام صلعم اور پھر خلفاء اسلام کی تواریخ میں صحیح واقعات کو نہ چھپا سکنا گو آپ پر کتنا ہی شاق کیوں نہ گذرتا ہو۔ پھر بھی ڈاکٹر مرتد کی بابت آپ کی قلم سے یہ مذکورہ بالا فقرے اخیر نکلے لیکن پھر بھی آپ نے ڈاکٹر کے معاملہ میں پوری اخلاقی جرأت سے کام نہ لیا اگر ایمانداری سے آپ اپنے ان تمہیدی ریمارکس کو دیکھیں گے جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں ڈاکٹر مرتد کی اس پیشگوئی کو شائع کرتے ہوئے اس مضمون کے شروع میں آپ نے کئے ہیں تو معلوم ہوگا کہ ان ریمارکس کے مقابلہ میں اگر زیادہ مسلمانوں اسے اپنا دوست سمجھ کر نہ مانتے تو کم از کم کذاب اور مفتری وغیرہ تو ضرور لکھتے اسلئے کہ واقعات نے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا ہے خیر ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ یہ الٰہی تصرف تھا جو آپ کے اور ڈاکٹر کے دست و قلم پر ہوا اور یہی تصرف اس کلام الٰہی کا مصداق ہے جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ پر بدیں الفاظ موجود ہے۔ "قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا" یعنی اب تیرا وقت قریب آگیا خدا ذو العرش تجھ کو بلاتا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر باقی نہیں چھوڑیں گے۔

اب اگر خیالات میں وہ ان سے علیحدہ ہو کر غور کیا جاوے تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ "تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے" واقعی خدا کا کلام ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک شخص سے ۱۴ ساون کو لکھا گیا ہے ورنہ کیا تھا اگر "کو" کی بجائے "تک" لکھدیا جاتا تب البتہ تھوڑا یا بہت رسوا کنندہ امر ہوتا۔ لیکن الٰہی کلام کی تاثیر نے اپنا برقی اثر کیا اور صرف دو حرفی لفظ "کو" کے ذریعہ سے دشمن کو روسیاہ کر دیا اور اس طرح سے رسوا کنندہ امر کی بیخکنی کر دی۔ بعینہ اسی طرح سے ثناء اللہ کو بالمقابل دعا کرنے سے روک دیا لیکن چونکہ وہ بہت ہی منہ زور تھا اس لئے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ صاف الفاظ میں اس سے ایسے فقرے شائع کرا دئے جن سے بہت صاف اور صریح الفاظ میں حضرت صاحب کی دعا سے بھی انکار ظاہر ہوا اور اس انکاری فقرہ کو اس نے ایسا فراموش کیا کہ باوجود اس کے کہ ان تحریرات پر اکثر قلم اٹھایا لیکن اس انکاری فقرہ کی طرف کبھی اشارہ تک بھی نہ کیا۔ حتی کہ حضرت صاحب کے وصال کے بعد ۵ جون ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں صرف سرسری اور چلتا ہوا طور پر لکھدیا "کہ اس قاعدہ کو خاکسار نے گو تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب پر اقبالی ڈگری ہے۔" پھر صرف اتنا ہی نہیں ہوا بلکہ وہ وقتاً فوقتاً اس بارہ میں مختلف طرح کی پریشانیوں میں جن کا میں اچھی طرح ذکر کر چکا ہوں۔ مبتلا ہوتا رہا اور انجام کار اپنے شائع کردہ اقوال سے الٰہی تصرف کا ثبوت دیکر اس کلام الٰہی کی صداقت پر مہر کر دی جس میں ارشاد تھا کہ ہم تیرے لئے کوئی امر رسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔

دوسروں کے دست و قلم پر تصرف اس طرح سے کر لینا کیا سوائے خدا کے کسی اور کا کام ہے اور کیا وہ خدا اپنے راستباز فرستادہ کے سوا کسی اور کیلئے بھی اس قسم کا تصرف کرتا ہے کیا اس کی کوئی نظیر مل سکتی ہے اگر نہیں مل سکتی اور بیشک نہیں مل سکتی تو ضرور جس کی عزت کے لئے ان رسوا کنندہ امور کی بیخکنی کی گئی وہ خدا کا فرستادہ تھا اور اپنے قول میں بھی سچا تھا کہ میں مہدی اور مسیح ہوں۔ ایک دفعہ اور میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ان کی ایک یہ بھی آرزو تھی کہ میں اپنے لئے کوئی نشان اپنی حیات میں دیکھ کر ہدایت سے مستفیض ہوں چنانچہ صرف مرقع اور اہلحدیث ہی میں اس کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان سے گذر کر ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کے ۷ صفحہ ۱ پر بھی آپ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اسی قسم کی خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ بس اب آپ کی اس خواہش کے موافق وہ نشان ظاہر ہو گیا اور خاص آپ ہی کے شائع کردہ تحریرات کے ذریعہ سے اس کا ظہور ہوا ہے چاہو اسے قبول کر کے اپنی سعادتمندی کا ثبوت دو یا تردید کر کے شقاوت قلبی کا اظہار کرو۔ (باقی آئندہ) عبدالعزیز احمدی دہلوی

صاحب وکیل غور فرمادین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(قولہ تعالیٰ) یلیت قومی یعلمون ۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نسبت کسی قسم کی رائے ظاہر کرنے کے موقع پر اکثر روشن خیالی کا دعویٰ کرنے والوں میں بھی تعصب کا اس قدر زور ہو جاتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے میں حیران ہوا کرتا تھا کہ یہ دونوں لوگوں نے باوجود اس قدر دنیوی علوم میں ترقی کرنے کے دینی علوم میں اس قدر فاش ٹھوکر کیوں کھائی ہے مگر اپنے مہربانوں کو دیکھ دیکھ کر اور تیرے دن کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جن لوگوں کو میں مشہور صائب الرائے لوگوں میں سے سنتا اور دیکھتا تھا وہ مذہبی معاملات میں ایسی فاش ٹھوکر کھاتے ہیں کہ بے اختیار یہ اشعار پڑھنے کو دل کرتا ہے ۔ ؎

فلسفی کز عقل مے جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آں رہ پنہانِ تو
از حریم تو ازیناں ہیچکس آگاہ نہ شد
ہر کہ آگہ شد شد از احسانِ بے پایانِ تو

اخبار وکیل صاحب نے بھی اپنی رائے ظاہر کی تھی مخالفت کے جواب کی وجہ سے وہ جیسی رائے ظاہر کر سکتے تھے ویسی انہوں نے کی اس کا جواب الحکم میں اخویم اکبر شاہ خان صاحب نے بخوبی دیدیا ہے مگر ایک نکتہ پر جس کو میں جانتا ہوں کہ ساری ٹھوکروں کی جڑھ ہے میں چند سطریں نذر بھیجے دل سے ان کے پیش کرتا ہوں کیونکہ وکیل کے ساتھ کبھی مجھے دل بستگی بھی رہی ہے جو عقلمند کو اشارہ کافی ہے اگر در خانہ کس است حرفے بس است ۔ وکیل نے زور دیا ہے کہ گویا حضرت اقدس مرزا صاحب سرسید کے قدموں پر چلے ہیں ۔ اور سوائے دعوے مہدویت اور مسیحیت اور کوئی زیادتی نہیں مجھے تعجب آتا ہے کہ کس قدر حجاب ہے جو آنکھوں پر پڑ رہا ہے یا تو تعصب کا پار دھانیت اور مذہب کے کوچہ سے لاعلمی کا ۔ حضرت مرزا صاحب اور سرسید کی مذہبی تحریروں میں بعد المشرقین کا فرق ہے میں نہیں سمجھ سکتا ۔ کہ سرسید کی تحریروں پر اعتقاد رکھنے سے خدا کی معرفت سے جو مذہب کی جڑ ہے کچھ بھی باقی رہ جاتا ہو میرا فتویٰ مولویانہ نہیں ہے بلکہ اظہر من الشمس ہے ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کارخانہ عالم کو دیکھ کر صرف اس قدر اتنی معرفت پیدا ہو سکتی ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیے یہ نہیں کہہ سکتے ۔ کہ "وہ ہے" ہی ۔ اب اس کے بالمقابل دہریوں کے بھی دلائل ہیں اور اگر دونوں کو بالمقابل رکھا جاوے اور خدا کی ہستی کے دلائل کو فوقیت بھی دی جاوے تو صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہونا چاہیئے ۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے ۔ کہ خدا ہے اور اگر ہے بھی تو وہ کیا ہے اور اس کی صفات کیا ہیں اب اس کا پتہ کہ خدا ہے اور وہ کیا ہے ۔ استجابت دعا سے اور الہام ہی کے ذریعہ لگ سکتا ہے کہ وہ واجب الوجود دانا الموجود کیسے اور دعاؤں کے سننے سے اور قبولیت کے آثار ظاہر کرنے سے اپنے سمیع وعلیم اور قادر خدا ہونے کا ثبوت دے ۔ اب استجابت دعا اور الہام ہی سے سرسید کو انکار ہے ان باتوں پر دلائل دینے یا سننے کا یہ موقع نہیں ۔ میں صرف اتنا دکھلانا چاہتا ہوں کہ جو شخص دعا کی قبولیت کا منکر ہو اور الہام کو قلب انسانی کا نتیجہ سمجھے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ خدا کی ہستی کا یقینی ثبوت اس کے پاس کیا ہے ۔ کائنات عالم سے دلائل قائم کرنا ظنیات میں سے ہے ۔ جب خدا تعالیٰ نہ تو اپنے قول اور نہ اپنے فعل سے اپنے تئیں کسی پر ظاہر کرتا ہے ۔ تو ہم کس طرح مان لیں کہ خدا ہے اور وہ کیسا ہے ۔ غرض خدا کی معرفت پر جو مذہب کی جان تھا پانی پھر جاتا ہے ۔

اب حضرت مرزا صاحب کو دیکھو کہ سارا زور انہیں باتوں پر ہے کیونکہ یہی باتیں ہیں جو یقین اور عرفان کے درجوں پر انسان کو پہنچاتی ہیں اور احمدی جماعت میں ہر ایک شخص نے فرداً فرداً استجابت دعا اور جن دوستوں نے الہام الٰہی کے بھی نظارے خود مشاہدہ اور تجربہ کئے جس نے جماعت میں خدا پر زندہ ایمان پیدا کر دیا اور معرفت الٰہی کا وہ سبق دیا جو انشاء اللہ الرحمن کبھی نہیں بھول سکتا یہی وجہ تھی کہ اسلام کی بنا ہی دعا اور الہام پر تھی تا زندہ ایمان پیدا ہو ۔ قرآن مجید خدا کا الہامی کلام ۔ وہ شروع ہی دعا سے ہوتا ہے اور دعا پر ہی ختم ہوتا ہے ۔

در غریب [illegible] دعائیں موجود اسلام کی طرز عبادت نماز
وہ خود دعا ۔ آنحضرت صلعم کا ہر ایک فعل اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ہر ایک حرکت کی دعا ثابت ہے پھر نعوذ باللہ مطابق قول سرسید

یہ سب لغو تھا ایک محض فطرتی جوش تھا ۔ غرض دو نوں صاحبوں سرسید اور حضرت مرزا صاحب کی مذہبی تحریروں کو ایک بنا دینا کیسی صریح غلطی ہے میں یہاں دو صاحبوں کی مذہبی تحریروں پر مفصل ریویو نہیں کرتا ۔ کیونکہ اگر کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے مگر مجھے تو مشتے نمونہ از خروارے دکھلانا تھا کہ مذہب اسلام کی جڑ جو دعا ہے دین سے سرسید اور حضرت مرزا صاحب میں کس قدر فرق ہے اور بین طور پر پتہ لگ جاتا ہے ۔ کہ معرفت کے کوچہ میں کس کا قدم ہے اور کون ہے ۔ جس کے وجود نے خدا کی ہستی پر یقین پیدا کروا دیا ۔ اور کون ہے ۔ جو مذہب اسلام کی

اصل حقیقت سے دور ہے ہمیں اس سے غرض نہیں کہ سرسید صاحب کے اصولوں کو ماننا چاہیئے یا نہیں ۔ ہمیں تو صرف یہ بتلانا ہے ۔ کہ یہ کس قدر ظلم کہ سرسید صاحب ۔ اور حضرت مرزا صاحب کے مذہبی لٹریچر کو ایک بتلایا جاوے ۔ کیا دنیا سے ہیرالڈ اف سٹ گیا ہے ۔ ہوشیار پور کے آریوں کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کا مباحثہ جس کی صدا اب تک وکیل کے کانوں میں گونج رہی ہے وکیل کو خوب یاد ہوگا ۔ اس میں معجزہ شق القمر کا ثبوت بھی حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا ۔ کیا سرسید کا یہ ہی مذہب تھا ۔ بلکہ وہ تو سرے سے معجزوں کے ہی منکر تھے اور حضرت مرزا صاحب نہ صرف معجزوں پر ایمان رکھتے تھے بلکہ خود معجزہ دکھانے کے مدعی تھے ۔ چنانچہ فرماتے ہیں ۔ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

دراصل حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعوے نے نیچریت کے بت کو پاش پاش کر دیا ۔ آجکل اس مادہ پرستی کے زمانہ میں دنیا سے معجزات انبیاء پر ایمان اٹھ گیا تھا ۔ کیونکہ معجزات کہانی کے رنگ میں ہو گئے تھے ۔ [illegible] جو معجزوں پر شمشیر تھی لوگوں نے [illegible] بیا ۔ [illegible] خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو [illegible] اور ان کے ہاتھ پر نشانات اور خوارق اور نشانات دکھا کر اگلی دنیا کے معجزوں پر ان کو بطور دلیل کے ٹھہرایا ۔ اور اس طرح نیچریت کا سر کچلنے کے لئے ایک عظیم الشان فدائی سر بہ جلایا جس نے دنیا پر حجت تمام کر دی ۔ کیسے تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ بالسبب اور بھی کہہ دیا جاوے کہ حضرت مرزا صاحب اور سرسید کے مذہبی لٹریچر میں کوئی فرق نہیں ۔ بس دعوے مہدویت ہی کا فرق ہے العجب ثم العجب ۔ سرسید دعا کے منکر الہام کے منکر معجزات کے منکر ۔ حضرت مرزا صاحب استجابت دعا اور الہام اور معجزات دکھلانے کے مدعی ۔ سرسید فلسفہ کے ماتحت مذہب کو چلانے والے حضرت مرزا صاحب مذہب کے ماتحت فلسفہ کو چلانے والے وغیرہ وغیرہ ۔ دونوں میں آسمان و زمین کا فرق ۔ وکیل نے ناحق اس بحث کو چھیڑ کر اپنے مذہبی معلومات کی پردہ دری کرائی ۔

پھر آپ تفرقہ کی شکایت کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے تفرقہ ڈال دیا ۔ مجھے خطرہ ہے کہ اگر تفرقہ کی یہی تعریف ہو ۔ تو حضرت رسالتمآب بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدا تعالیٰ پر الزام عائد ہوتا ہے ۔ گو کفار قریش نے بھی مکہ معظمہ کو ویران مکانات کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی الزام

لگایا تھا (نعوذ باللہ) اور چونکہ یہ سب کچھ خدا کے حکم سے تھا اس لئے اصلی باعث نعوذ باللہ خدا تعالیٰ تھا لیکن یہ خیال درست نہیں۔ بات یہ ہے کہ مامور من اللہ کے وقت میں یہ بھی ہوتا ہے کہ خدائی جماعت بنانے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ تمام قوم میں سے سلیم الفطرت اور سعید لوگ چھانٹ لئے جاویں۔ پھولوں کا ایک خوش نما گلدستہ بنانے کے لئے کس قدر [illegible] ان میں تفرقہ اور جدائی ڈالنی پڑتی ہے تب کہیں جا کر ایک گلدستہ بنتا ہے۔ ایک قمیص سینے کے لئے پہلے ریشمی اور قیمتی کپڑے کو قطع کرنا پڑتا ہے کیا کوئی نادان اس وقت کہہ سکتا ہے کہ [illegible] کپڑے کا ستیاناس کر دیا۔ وہ تفرقہ ظاہری جس کا نتیجہ حقیقی اتفاق ہو۔ اور اس جھوٹے اتفاق سے [illegible] ہے۔ جو لیکچر ہال کے چبوتروں پر چڑھ کر [illegible] زبان سے اتفاق اتفاق کیا جاتا ہے [illegible] [illegible] کا مصداق ہوتا ہے۔ یعنی دل ایک [illegible] دور پڑے ہوتے ہیں۔ [illegible] [illegible] ہم سے [illegible] میں اور اتفاق اتفاق پکارنے [illegible] کی کیفیت [illegible] نہیں۔ تفرقہ کی شکایت سے [illegible] تھا کہ اپنے نفسی اتفاق پر نظر کر لیتا [illegible] جو [illegible] اتفاق کے لئے سوچا تھا۔ وہ کہاں تک درست ثابت ہوا اور اس سے کتنا فائدہ ہوا۔ اگر وہ نسخہ نہایت نکما ثابت ہوا جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے تو پھر اس خدائی نسخہ کو آزمانا چاہئے جو ہمیشہ خدا کے ماموروں نے استعمال کیا ہے اور ہمیشہ بفضل تعالیٰ کامیاب ہوئے ہیں اتفاق کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوئی اصل جس میں شرک ہو خواہ مذہب ہو خواہ قوم [illegible] باشندوں باشندوں میں اتفاق کا باعث ان کی قومیت ہے۔ وہ ایک قوم کے لوگ [illegible] اسلام چونکہ دنیا کا مذہب تھا اور اس میں ہر ایک قوم شامل ہوئی [illegible] قومیت تو اصل شرک نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ البتہ مذہب اصل شرک [illegible] اور اتفاق کی بنیاد ٹھہر سکتی تھی اور یہی ہوا کہ جب تک مذہب کا نشہ چڑھا رہا۔ اتفاق بھی قائم رہا اور جس روز سے وہ نشہ اتر گیا اور مسلمان اپنے مذہب سے دور جا پڑے اور نفسانیت نے گھیر لیا اسی روز سے تفرقہ اور زوال شروع ہو گیا چنانچہ اس زمانہ میں اس قدر [illegible] فرقوں [illegible] اسلام کے اندر سے کہ ایک محقق کو اصل چہرہ اسلام کا ہرگز نظر نہیں آ سکتا اس تفرقہ نے مذہب کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیا [illegible] وقت میں ضرور تھا کہ خدا جو اس مذہب کا محافظ ہے اپنی [illegible]

ایک انسان کو حکم اور عدل بنا کر بھیجتا تا وہ اصل اسلام کا چہرہ لوگوں کو دکھلا دے۔ اور سب شرک اور بدعات کو محو کرے اور تمام فرقہ بندیوں کو توڑ کر دین واحد پر تمام مسلمانوں کو قائم کر دے اور یہ صاف بات ہے کہ جن لوگوں کی خلاف مرضی اس کا فیصلہ ہو گا وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے غرض یہ حق اور باطل کا مقابل ہونا ضروری تھا اور اس وقت جبکہ اس آزادی کے زمانہ میں مختلف فرقے اپنی زیست کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں ایک دوسرے کی ضد ہونے کی وجہ سے سب فرقے ترقی نہیں کر سکتے صرف ایک ہی ترقی کر سکتا ہے جو اپنے اندر سب کو جذب کر لینے کی کشش رکھتا ہوگا اور وہ وہی ہو گا جس میں روحانیت اور جس کے ساتھ خدائے واحد کی نصرتیں ہوں گی اور جو حق ہو گا اور در اصل اسلام ہو گا کیونکہ حق کے آگے باطل نہیں ٹھہر سکتا اللہ تعالیٰ اسلام کا خود حافظ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اب خس و خاشاک سے اس باغ کو پاک کر دے اور باغ اصلی بہار پر آ جائے اسی اصل پر حضرت اقدس مرزا صاحب کا معمول (ملاحظہ ہو) بیعت کے وقت [illegible] تھا۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے اس میں یہی سر تھا کہ دین کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کا مصداق بن کر اگر مسلمان پکڑیں گے تو ان میں سچا اتفاق پیدا ہو جائیگا۔ کیونکہ اسلام نے کل دنیا کے لئے اصل مشترک مذہب ہی رکھا ہے اور جب تک مذہب کو مقدم کر کے اس پر سب کا اتفاق نہ ہو گا حقیقی اتفاق پیدا ہونا ناممکن ہے۔ ظاہری میل و ملاقات اور دلوں میں تفرقہ جیسا کہ آجکل مروج ہے یہ مداہنت ہے جو سخت گناہ ہے نیچریوں کا یہ قول غلط ہے کہ مذہب کچھ ہی ہو اس کا دل سے تعلق ہے ہمارے معاملات پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم کر کے ہم کو مسلمانوں کی قوم کو دنیوی ترقی دینی چاہیئے کیونکہ اسلام مذہب کا نام ہے کسی قوم کا نام نہیں اگر قوم بغیر مذہب کے ترقی کرے تو وہ اسلام کی ترقی نہیں کہی جا سکتی بلکہ ایک خاص قوم کی ترقی ہو گی جس کو اسلامی ترقی سے کوئی واسطہ نہیں اسلام چونکہ عالمگیر مذہب تھا اس لئے اس نے تمام قوموں کی [illegible] قومیت کو توڑ کر ایک کر دیا اور ایک عالمگیر اخوت قائم کرنے کیلئے مذہب کو ان کا اصل [illegible] ٹھہرایا۔ پس دنیوی قومی ترقی اسلام کی ترقی نہیں بلکہ دیکھا ترقی اسلامی ترقی ہے جس پر مذہب کا رنگ نمایاں ہو اور یہ ضرور ہے کہ ترقی کے لئے اتفاق ہو اور اتفاق مذہب میں ہی ہو سکتا ہے

جب کل فرقہ بندیاں توڑ کر ایک حکم عدل امام کے جھنڈے تلے مسلمان جمع ہوں اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحب نے کیا اور بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا اور اس کا حیرت انگیز ثبوت خود حضرت مرزا صاحب کی وفات پر کل جماعت میں اتفاق کا قائم رہنا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرنا ہے جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سنے اور جس کا دل ہو وہ سمجھے اور بات ان خدا تعالیٰ کی نصرتیں اس کے ساتھ ہیں دیکھنے والے انشاء اللہ القدیر دیکھیں گے مثل ہے۔ ہونہار برواکے چکنے چکنے پات اور سب بڑھ کر یہ کہ خدا کا فضل ساتھ ہے۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل

راقم مسیح موعود کے در کا غلام عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ

ایک امر کا اظہار

تمام بھائیوں کی اطلاع اور فائدہ عام کے لئے میں اس امر کو بڑی مسرت کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کے ساتھ جو اکثر بھائیوں کو وقتاً فوقتاً گفتگو کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ان کو اکثر حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی اور نبوت کی خاطر حدیثوں کے حوالجات کی بڑی ضرورت پڑتی ہے اور قرآنی آیتوں کا پتہ مانگا جاتا ہے۔ [illegible] شکر ہے کہ وہ تمام سوالات بمع جوابات جنہیں حدیثوں کے حوالے اور قرآنی آیات درج ہیں۔ وہ اسلام کی پہلی کتاب میں لکھے گئے ہیں اور ایک بچہ بھی مخالف کے سوالوں کا جواب رسالہ مذکورہ سے پڑھ کر اس کو ساکت کر سکتا ہے نیز سنا ہے کہ مولوی سکندر علی مدرس قادیان نے ایک جگہ مخالفین کے کئی اعتراضوں کا جواب صرف اس رسالہ سے پڑھ کر دیا اور ان کی تسلی کر دی۔ پس جو لوگ بڑی بڑی کتابوں سے جوابات کا نکالنا اور حدیثوں کے صفحے تلاش کرنا مشکل سمجھتے ہیں ان کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ہے میں نہیں خیال کرتا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کوئی ایسا سوال رہ گیا ہو جس کا جواب بطور سوال جواب کے کتاب مذکور میں نہ دیا گیا ہو۔ یہ کتاب دفتر بدر سے منگا سکتے ہیں قیمت [illegible] خاکسار فخر الدین احمدی چھاونی لاہور

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام۔ جو قادیان کا رہنے والا اور [illegible] آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا اولاد کی خاطر دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی ہو عمر شخص مذکور کی [illegible] سال کی اندر ہے آمدنی پچیس تیس [illegible] کی صورت میں کم نہیں۔ درخواست اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر عبد الحکیم کی نسبت ایک منصفانہ فیصلہ

وما یذکر الا اولوا الالباب

چند روز ہوئے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایک سرکاری معزز افسر سے اگرچہ غیر احمدی ہیں۔ مگر محقق اور نہائت معقول آدمی ہیں گفتگو کر رہا تھا۔ گفتگو کے ضمن میں کسی نے اُن سے یہ کہا۔ کہ ذرا ان (یعنے اس عاجز) سے ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی پیشگوئی کی نسبت تو پوچھو۔ کیونکہ وہ آجکل نہائت درجہ زیر بحث ہے۔ اس پر ان صاحب نے فرمایا کہ ایسا لغو سوال کرنا کمال درجہ کی نادانی ہے اس کی پیشگوئی سچ ہو یا جھوٹ۔ وہ خود اقراری ہے کہ وہ بیس سال تک شیطان کا دوست اور محبوب بنا رہا اور شیطان اس سے ہمکلام ہوتا رہا اور اُس شیطانی کلام کو خدا کا کلام سمجھتا رہا اور لوگوں کو بھی کہتا رہا کہ خدا اُس سے ہمکلام ہوتا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ کہتا ہے کہ وہ سچا بھی ہوتا تھا۔ تو اب کیا دلیل ہے کہ دو تین سال سے خدا اُس سے ہمکلام ہونے لگا۔ اور شیطان سے دوستی جاتی رہی۔

یہ بات ثابت ہو چکی کہ وہ خدا کے کلام اور شیطان کے کلام میں فرق نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں بیس سال تک دھوکہ میں رہا۔ تو اب کونسا معیار اُس کے فرق کرنے کا مل گیا سچا ہونے اور نہ پہلے الہامات جن کو وہ اب شیطانی کہتا ہے۔ بقول اُس کے سچے ہوتے رہے تو اب کوئی دلیل نہیں کہ اُس کے الہامات کو کوئی وقعت دیجائے۔

جو عرصہ دراز تک شیطانی تعلق کا خود اقراری ہو اُس پر سے امان اٹھ گیا۔ مومن اور عقلمند انسان کا کام نہیں کہ اُس کی باتوں پر توجہ کرے۔ آج اگر یوں کا حق ہے کہ وہ اُس پیشگوئی کو بھی جو اُس نے حضرت مرزا صاحب کی وفات کی نسبت کی تھی شیطانی سمجھیں اور بتلاویں

میں یہ تقریر سُن کر اُن بزرگ کی فراست اور طبع سلیم پر عش عش کرنے لگا اور بات بھی سچ ہے کہ جو قلب بیس سال تک مرکز شیطان بنا رہا اور ملہم کو پتہ نہ لگا۔ اور پیشگوئیاں بقول اُس کے پوری بھی ہوتی رہیں تو اب کوئی وجہ نہیں کہ اُس قلب کو مرکز الوہیت مانا جائے اور جس حالت میں کہ خود خدا تعالیٰ نے اُس کے قلب پر مہر لگا دی ہو جب حضرت امام علیہ السلام نے خود الوصیت میں پیشگوئی کر دی تھی کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور میری موت قریب ہے تو پھر کسی شخص کا حضرت کی نسبت موت کی پیشگوئی کرنا نہائت لغو تھا۔ باقی رہا میعاد کا تقرر۔ تو خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت اور فضل ہے کہ اس پیشگوئی میں یہ شیطان کا محبوب کس طرح جھوٹا ثابت ہوا خدا تو جھوٹ اور سچ میں کئی طرح فرق کر کے دکھا دیتا ہے۔ پہلے تو تین سال کی پیشگوئی کی۔ اُس کو خود ہی منسوخ کر دیا۔ پھر ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح صادق سے وعدہ کیا کہ "میں تیری عمر بڑھا دوں گا"۔ تا کہ پیشگوئی کرنے والا جھوٹا ٹھہرے۔ عمر کے بڑھانے والا وعدہ خود ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی وفات کے دن تھوڑے رہ گئے تھے اور سب سے پہلے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے اس کو بذریعہ رسالہ الوصیت کے مشتہر کر دیا تھا۔ مرتد ڈاکٹر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے عمر کو بڑھا دینے کا وعدہ کیا اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا رہا۔ جب تک خود مرتد ڈاکٹر نے پیشگوئی کے رنگ کو نہ بدل دیا۔ ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں خود مرتد نے اُس پیشگوئی کے رنگ کو بدلا اور ایک تاریخ مقرر کی یعنے ۲۱ ماہ ساون کو موت واقع ہوگی اب مقابلہ کا رنگ بدل گیا۔ میعاد کے بجائے تاریخ مقرر ہو گئی اللہ تعالیٰ چونکہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل لغو [illegible] نہیں۔ عمر بڑھانا میعاد کی خاطر تھا [illegible] مقابلہ [illegible] اب تو تاریخ کے تقرر کا مقابلہ آن پڑا [illegible] لئے عمر بڑھانے کی اب کوئی ضرورت نہ رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ تو بڑا علیم ہے۔ جانتا تھا کہ مرتد نے تاریخ مقرر کرنی ہے۔ اس لئے صدق اور کذب کے معیار کے لئے ایک تاریخ اللہ تعالیٰ نے مقرر کی حضرت اقدس کو پہلے ہی الہام ہوا تھا "۲۷-۲ کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللّٰہ خیرٌ و ابقیٰ۔

سبحان اللہ و بحمدہ کیسا سچا کلام ہے واللّٰہ خیرٌ و ابقیٰ ایک طرف تو بتلا رہا ہے۔ کہ یہ موت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری طرف بتلا رہا ہے کہ وہ تاریخ موت کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کی ایک تجلی کا دن ہے۔ دیکھا کیسا [illegible]

حضرت امام علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی کو ہوتی ہے اور ۲۷ کو خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کا نظارہ لوگوں نے دیکھا کہ کل سلسلہ نے بالاتفاق حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کو اپنا امام اور خلیفۃ المسیح مان لیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے بتلا دیا کہ اگرچہ خدا کا مسیح دُنیا سے رخصت ہو گیا مگر خدا تو باقی ہے اور اُس کے باقی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سلسلہ جو اُس نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ اُس کے بقا کے لئے اُس نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلایا کہ کل جماعت نے بالاتفاق ایک امام مان لیا اور اس طرح تفرقہ سے جو ایک موت ہوتی ہے بچ گیا اور اس طرح اس سلسلہ کے خدا کی طرف سے ہونے پر اور قیامت تک اس کا دامن دراز ہونے پر ایک مہر لگ گئی۔

اب دیکھو یہ ہوتا ہے سچ اور جھوٹ میں فرق۔ ایک تاریخ حضرت امام علیہ السلام نے خدا سے خبر پا کر شائع کی اور ایک تاریخ مرتد ڈاکٹر نے۔ اب دیکھو کس کی بات سچ ہوئی اور کون جھوٹا ثابت ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کس طرح مرتد ڈاکٹر کی شیطانی بات کو جھوٹا کر کے دکھلا دیا اور اس طرح اپنے نشان کی عظمت کو دوبالا کر دیا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنّی القی الشیطٰن فی امنیّتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن ثم یحکم اللہ اٰیٰتہ واللہ علیم حکیم لیجعل ما یلقی الشیطٰن فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم وان الظٰلمین لفی شقاق بعید ولیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربک فیؤمنوا بہ فتخبت لہ قلوبھم وان اللہ لھاد الذین اٰمنوا الیٰ صراط مستقیم یعنے تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جب اُنہوں نے دُنیا میں پاکیزگی کو پھیلانا چاہا (کیونکہ نبی اپنی طرف سے کچھ نہیں چاہتا ہے۔ وہ تو وہی چاہتا ہے جو خدا چاہتا ہے) شیطان نے اُن کی اس خواہش پر روک ڈالی (خواہ مخالفت کے رنگ میں خواہ اپنے پیاروں کو شیطانی القاؤں کے کرنے سے) پھر اللہ تعالیٰ جو کچھ شیطان نے روک ڈالی تھی یا اپنے دوستوں کو القا کیا تھا اس کو مٹا دیتا ہے اور اس کو باطل کر دیتا ہے۔ پھر اپنے نشانوں کو مستحکم کر دیتا ہے اور اللہ کامل جاننے والا اور کامل حکمت والا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ جو کچھ شیطان ڈالتا ہے اُس کو اُن لوگوں کے لئے ذریعہ آزمائش بنا دے۔ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑے ہیں اور تا وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے جان لیں کہ وحی سچی ہے اور تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ پس وہ لوگ اس پر ایمان لاویں اور ان کے دل خدا کے آگے گڑگڑاویں اور بے شک اللہ ہدایت دینے والا ہے سیدھے رستہ کی طرف اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں۔

اب دیکھو یہ خدا تعالیٰ نے قاعدہ بتلایا ہے کہ رسولوں اور نبیوں کے وقت اُن کے مشن کو [illegible] کے لئے شیطان مختلف قسم کی روکیں ڈالتا رہتا ہے۔ کبھی تو منافقین، کافرین کے قلب میں گھس کر اُن کو سخت درجہ کی مخالفت پر آمادہ کرتا ہے اور کبھی اپنے بعض پیاروں کو القائے شیطانی کرنے لگ جاتا ہے۔ غرض کہ مطلب یہ ہوتا ہے تا دنیا میں تبھی

اور رسول اپنے مشن کو اور اپنے مقصد کو پورا نہ کر سکیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان روکوں کو اٹھا دیتے ہیں اور القائے شیطانی کو باطل کر کے دکھا دیتے ہیں۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ خدا کی وحی کیسی برحق ہے اور الہام الٰہی اور شیطانی میں کیا فرق ہوتا ہے اور اس طرح خدا کے نشانات کو استحکام ہوتا ہے اور ان کی چمک دوبالا ہو جاتی ہے اور علم والے لوگوں کی ہدایت اور ایمان کی ترقی اور خشوع و خضوع کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور دوں کی مرض والوں کے لئے اور سخت دلوں کے لئے وہ ایک فتنہ [illegible] آزمائش ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ اسی طرح ہمارے زمانہ میں ہوا۔ شیطانی القا ہوا۔ مرتد ڈاکٹر کے القا دل کو خدا تعالیٰ نے ہر طرح باطل ثابت کیا۔ میعاد کا تقرر تھا تو اس کے لئے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے مر ہر [illegible] جا رہی تھی اور اگر وہ رنگ پیشگوئی کا نہ بدلتا۔ تو عمر بڑھائی چلی جاتی۔ یہاں تک کہ میعاد گذر گئی [illegible] مرتد ڈاکٹر نے خود پیشگوئی کے رنگ کو بدلا اور تاریخ کا تقرر کیا۔ [illegible] اسی رنگ میں حق و باطل کا فیصلہ [illegible] پہلے سے ایک تاریخ کا تقرر کیا۔ اور اسی رنگ میں حق و باطل کا فیصلہ کیا۔ مگر واہ رے بے حیائی مرتد ڈاکٹر [illegible] پیا۔ تو ایک نئے رسالہ میں جو اس نے اب شائع کیا اور جس کے بھیجا تھا کو [illegible] کی جگہ تک [illegible] کیا ہوا ہے پیشینگوئی [illegible] ہے جو بر [illegible] کا مصداق ہے ڈاکٹر اور [illegible] افعال العجب ثم العجب [illegible] وحی الٰہی کے بعد استراق سمع اور ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم قرآن کریم میں موجود ہے اور شیطان کا دوست ہونا خود ڈاکٹر صاحب کا اقرار موجود ہے۔ اب معاملہ صاف ہے۔ الوصیۃ میں حضرت صاحب کی وفات کی نسبت وحی دنیا میں ہاتھ چلی گئی تھی۔ استراق سمع اور وحی شیطانی کے لئے مہبط وحی شیطانی دنیا میں موجود تھا اگر ہو جاتا تو کیا عجب تھا۔ اور مہبط وحی شیطانی کا ہونا خود مرتد ڈاکٹر کا اقرار ہے احمدیوں نے یہ خطاب نہیں دیا۔ وہ خود اقراری ہے کہ میں ایسا رہا ہوں۔ پس کیا وجہ کہ اب نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے پرانی دوستی چھوٹنی آسان نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اور بات اصل وہی ہے۔ جو ہم نے اوپر لکھی کہ صدق اور کذب میں خدا نے فیصلہ کر کے دکھا دیا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

راقم

مسیح موعود کے در کا غلام
بشارت احمد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تاریخہائے عجیبہ

محبی فی اللہ جناب مفتی صاحب
مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کے ارسال کردہ بارہ جلد رسالہ بابت آئینہ صداقت بذریعہ [illegible] پہنچے۔ وصول کئے۔ الحمد للہ

صادق [illegible]

کیونکہ واقعی اسم بامسمی ہے اور چونکہ اس میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال باللہ ہونے کی ہجری اور عیسوی تاریخیں بھی مندرج تھیں اور خاکسار کو بھی اس فہرست کو دیکھنے کا [illegible] ہے۔ اس لئے عاجز کا دل فوراً تاریخیں نکالنے کی طرف رجوع ہو گیا اور ساتھ ہی یہ خیال بھی دل میں جم گیا کہ تاریخ جو نکالی جائے وہ [illegible] کے الفاظ سے [illegible] اور نیز متوفی کا نام اس میں ذکر کیا ہو۔ اور [illegible] متوفی ہونا عیاں ہو۔ صرف یہی نہیں کہ الفاظ سے تاریخ نکل آوے اور بس۔ یعنی نہ تو پتہ لگے کہ یہ تاریخ کس شخص کے فوت ہونے کی ہے [illegible] کہ آیا یہ تاریخ فوت ہونے کی تاریخ ہے یا کسی دیگر حالات کی مثلاً مغفور [illegible] تاریخ نکل آتی ہے لیکن چونکہ اس میں متوفی کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ اور [illegible] کوئی بھی [illegible] خواہ مرید ہو ہی اس سنہ میں مر جاوے۔ تو اس کے پسماندگان بھی اس پر مغفور کا کلمہ چسپاں کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی

۱۳۲۵
امرتسری ملا بجہنم گردیدہ کے لواحقین کہہ سکتے۔

پس عاجز نے اپنے امام ہمام علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کی تاریخیں ایسے الفاظ میں بتوفیقہ تعالیٰ نکالی ہیں کہ جن کو کوئی دوسرا اپنے لئے تجویز نہ کر سکے۔ اور نیز یہ کہ اُس سے آپ کا اپنے دعاوی میں صادق ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ تاریخیں چونکہ آئینہ صداقت کے دیکھنے پر نکالی گئی ہیں۔ اس لئے آئینہ کی تاریخ بھی ساتھ ہی نکالنی لازمی اور ضروری سمجھ لی۔ اور جناب کو صد مبارک ہو۔ کہ جناب کی کتاب کے نام ہی سے کتاب کی تاریخ نکل آتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ بیت

۱۳۲۶   ۱۳۲۶

آج لکھی کتاب صادق آئینہ صداقت + آئینہ صداقت آئینہ صداقت
آئینہ صداقت لغلام احمد قادیانی

سنہ ۱۹۶۵

اور دیگر تاریخیں حسب ذیل ہیں مہربانی فرما کر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں۔ شائد کوئی اسی مذاق اور دلچسپی والی روح اس سے فائدہ اٹھا کر فلاح دارین حاصل کر لے اور عاجز عنداللہ ماجور ہو

اوّل ہجری سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ خدشہ نہ وسوسہ کہ عیسیٰ مہدی بموجب وعدہ وحی مبین متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است

۱۳۲۶ھ

(۲) [illegible] معرفت وگئے

۱۳۲۶

(۳) بیت۔ تاریخ کوچ مہدی واہ ہے کرم سے المہدی
پیغام صلح ہو تو واہ ہو گیا ہے مہدی

(۴) کیا کرم نے رب کے سال وفات مہدی پہ جب پوچھا [illegible]
رب نے فرمایا الحمد [illegible] امام کردہ رحلت

دوم عیسوی سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ چون و چرا نہ وسوسہ کہ عیسیٰ زمان حسب وعدہ وحی اللہ متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است

۱۹۰۸

(۲) حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں

(۳) اور یہ وہ عنوان ہے جو ۱۱ جون ۱۹۰۸ء کے [illegible] میں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے ایک لطیفہ اور پر معارف مضمون پر لکھا تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ خلیفہ صاحب کو بھی مبارک ہو۔ کہ اُن کے مضمون کے عنوان میں تاریخی راز بھی مخفی تھا۔ جو اس عاجز کے دل میں ڈالا گیا۔

[illegible] بکرمی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ شک نہ وہم ہے کہ عیسیٰ محمدی بموجب وعدہ وحی حق متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است

۱۹۶۵ بکرمی

تشریح

۱۵۰	عیسیٰ
۱۰۲	محمدی
۵۳	بموجب
۸۵	وعدہ
۲۴	وحی
۱۴۵	مبین
۱۸۱۵	متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
۲۳۷۴	
۱۰۴۸	نفی
۱۳۲۶ھ	

(۲) بلاشک - عیسےٰ حسب وعدہ وحی جلیل مجیبی متوفی و مرفوع
الی اللہ شدہ است
(۳) امام مہدی وصیت کرکے اور حقیقۃ الوحی سمجھا کے چلا ہی
(۴) بیت - فوت ہو یا جس سمت مہدی ادہ کرم سے لکھیئے
کرشن اوتار ابروزیعیسےٰ مہدی گیارہ بجے نون بجے - فقط
الراقم - عاجز کرم الدین مدرس سردار عالم سنگھ ایڈڈ اسکول
ڈنگہ ضلع گوجرات

اہل حدیث کا علم

میں نے ذوق کی باتوں کے ماتحت ایک یہ بات بھی لکھی تھی - کہ اگر خدا کا برگزیدہ مسیح دنیا پرست ہوتا تو اپنی اولاد میں سے کسی کو جانشین کر جاتا - اس پر اہلحدیث میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ الوصیت میں اپنے بیٹے کی نسبت جانشینی کا حکم دے گئے ہیں مگر قوم نے قبول نہیں کیا ہے اس کے جواب میں نہایت ادب کے ساتھ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اسی الوصیت میں لکھا ہے - کہ میرے بعد سب انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے پس وہ کمیٹی جسے چاہے اپنا پریزیڈنٹ تجویز کرے - دوم جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ پر نوٹ لکھا ہے کہ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا آپ خوب جانتے ہیں کہ جو خدا کی طرف سے مامور ہو - اس کا انتخاب مومنوں کے اختیار میں نہیں دیا جاتا - اس سے ظاہر ہے کہ یہ موجودہ انتظام انتخاب اس وقت تک ہے جب تک کہ جناب مسیح کی ذریت سے ایک شخص قائم ہو جسے اللہ اپنے قرب و وحی سے مخصوص کرے - ذریت کے لئے قرب و وحی سے مخصوص ہونے کی قید اس بات کو سمجھا رہی ہے - کہ جب تک ایسا نہ ہو اس وقت مومن اپنے طور سے انتخاب کریں - پھر سر الخلافہ میں حضور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صدیق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے - کہ دلی صدیقؓ - جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ علامہ لہذا الوجہ کو جانشین مقرر فرماتے ہیں -

اس کے علاوہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے - اس کا اکثر حصہ تو گالیاں ہیں جس کا جواب "سلام" ہے باقی جو حصہ ہے اس کی بابت مختصر عرض ہے کہ حضور نے جو کچھ وصول کیا خواہ بطور چندہ یا کتاب کی قیمت کے - وہ ہمیشہ دین کی اشاعت و رفاہ عام میں خرچ ہوتا رہا - آپ نے کوئی ذاتی مکان نہیں بنوایا - کوئی زمین نہیں خرید لی - کوئی نقدی نہیں چھوڑ گئے دوسرے پیروں کی طرح کوئی گھوڑیاں اور بھینسیں اور اونٹ نہیں رکھ لئے - پھر براہین کیلئے کئی بار اشتہار ہو چکا کہ جو قیمت واپس لینا چاہے لے لے - اب باوجود اعلان کے کوئی حقدار نہ ہوا اور آپ اعتراض کئے جائیں تو اے مہربان مولوی صاحب یہ انصاف نہیں - آپ ہی کوئی دعویدار نکالئے جو قیمت واپس لینا چاہتا ہو - ملکی شست گراہ چپت تو ٹھیک نہیں - منارۃ المسیح کی نسبت اگر کچھ چندہ ہوا تو احمدیوں سے - احمدیوں کو اپنے آقا پر پورا اعتبار ہے آپ سے کوئی شکایت کرنے نہیں گئے اونہوں نے دین کے لئے دیا اور اسی میں خرچ ہوا - باقی لنگر کے چندہ کی نسبت اعتراض ہے اور مجھ سے مطالبہ - کہ کیا پہلے نبیوں نے ایسا کیا ہے - جناب من! اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ آتوا الزکوٰۃ لازمی طور سے آتا ہے - پھر خذ من اموالہم صدقۃ کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے آپ خود ہی بتلائیں - کہ رسول کی نصرت مومنین پر فرض ہوتی ہے یا نہیں - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے جو کچھ اخراجات فرماتے تھے وہ سب آسمان سے گرا کرتا تھا - یا مومنوں ہی سے لیا جاتا تھا - آپ ذرا جنگ تبوک کے چندے ہی کو یاد کیجئے - دیکھئے ایک طرف "ما اسئلکم علیہ من اجر" کا اعلان ہو رہا ہے اور دوسری طرف چندہ وصول ہو رہا ہے پس یہ اعتراض تو جیسا عدل کے مسیح پر ہے ایسا ہی نبی اکرم پر - یہاں بھی ہوگا - رسول ہو یا وہ دین اللہ کی اشاعت کے ذرائع میں صرف ہوتا رہا آپ بدظنی سے کام لیں یہ آپ کا حق نہیں - کیونکہ دینے والے ہم احمدی اور لینے والے ہمارے امام - نہ ہمیں اس کا شکوہ نہ کسی سے شکایت - پس آپکا اس پر اعتراض کیونکر صحیح ہو سکتا ہے پھر میں پوچھتا ہوں کہ واقعی حضرت نبی اللہ نے کبھی اپنی تبلیغ کا اجر کسی سے نہیں مانگا - نبیوں کی اولاد کا ورثہ سے محروم رہنا - وراثت سلیمان اور یرثنی و یرث من آل یعقوب کے خلاف ہے -

پھر بہشتی مقبرہ پر اعتراض بھی انصاف سے بعید ہے - کیونکہ جو عشر وصیت کیا جاتا ہے اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کا فرض اشاعت اسلام ہے حضرت کو اپنی زندگی میں ہی اس سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ کس کس نے وصیت کی ہے اور نہ اس مال کو آپ لیتے تھے میرے سامنے ایک شخص نے کہا کہ حضور یہ وصیت کا مال ہے تو آپ نے فرمایا کہ کمیٹی والوں کو دو - میں اسے نہیں لیتا - (اکمل)

اشعار متضمن تاریخ وفات حضرت [illegible] علیہ السلام

ذیل کی نظم جناب مولوی احمد دین صاحب بہشتی فاضل نے لکھی ہے جسکو چھپوا کر امید ہے کہ ناظرین محظوظ ہونگے

هزار حسرت و اندوہ و غم بکرد ظہور ۔ گذشت مرسل رحمان ز چشم ما مستور
معین دین و مسیح زمان و عارف حق ۔ غلام احمد مختار و ز خدا مامور
مثیل عیسیٰ نصران و مہدی دوران ۔ شہ ولایت عرفان بہ میرزا مشہور
مطیع حکم خداوند آسمان و زمین ۔ بوقت بیم و دجاو بہ ہر بضاء او مسرور
امام دین کہ نظیرش نمی توان دیدن ۔ پس محمد عربی بدیدہ پر نور
خلیفۂ شہ خیر الوراء و فخر رسل ۔ مویدش ببراہین و با نشان منصور
نبی و مہبط وحی خدائے ذی الجبروت ۔ مثیل شاہد الی الحکم او مجبور
نصیر ملت اسلام و واقف قرآن ۔ نذیر از سوئے یزدان پاک و ہم منذر
بہادر یکہ نیاید کسے برابر او ۔ مظفر یکہ از و جور دشمنش مقہور
گرفت علم لدنی ز ایزد بیچون ۔ نیافت درس ز استاد بو جب دستور
زبہر ترد نصاریٰ خطاب عیسیٰ یافت ۔ نزول کرد بوقتیکہ بود دین رنجور
بکشت مذہب باطل بہ تیغ تیز دلیل ۔ بگشت روش ضلالت مست و مقہور
شکست دین مسیحی بحربۂ برہان ۔ بمرد عیسیٰ نصران و گشت لیک شد مکسور
ز آسمان بہ ہمین کار کرد و بود نزول ۔ ہلاک کفر از دبود ز ابتدا مقدور
رحیل سوئے جنان کرد گشت چون تاریخ ۔ ز کار منصبی خود کہ بُد ورا منظور
پیام حق برسانید بیست و سہ سال ۔ بحکم خالق کون و مکان کریم در
ہمین بس است دلیل صداقت قولش ۔ نبوت آیۃ و دیگر نشان نیست ضرور
بمیرد آنکہ بُود مفتری درین مدت ۔ کہ در کتاب مجید است انجمین مسطور
فلک بچشم جہان بین خود نخواہد دید ۔ چنان امام زمان گنج فیض را گنجور
بود شقی نہ سعید آنکہ دشمنش باشد ۔ بود مخالف آنکس کہ باشد او مغرور
جماعتی کہ بہ بنیاد صد ہزار گذاشت ۔ کہ بر وفات وے اند از غم والم محزور
ہمہ مزین و آراستہ بحلیۂ علم ۔ زفیض وحدت باری ہمہ ہمہ معمور
چہ حاجت است شمار یم ماسنین و شہور ۔ کہ ہست سال وفاتش بکلمۂ "مغفور" ۱۳۲۶ھ

خاکسار احمد دین شادیوال گجرات

ف ۔ نوٹ ۔ میں نے عربی کتاب کی ایک معتبر لغت یعنی صراح میں دیکھا ہے کہ نصران اس گاؤں کا نام ہے جہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے اگرچہ انجیل میں ناصرت لکھا ہے لیکن مسلمان عرب اس کو نصران ہی بولتے ہیں ۔ اس لئے ضرورت شعری کیلئے جائز ہے کہ بجائے ناصرت کے نصران لکھا جاوے ۔

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول آسکتا ہے؟

قرآن شریف سے اس کا جواب نفی میں نہیں مل سکتا کہ وہ قدیم کا ایک قول البتہ قرآن شریف میں موجود ہے کہ جو کفار نے کہا تھا کہ حضرت یوسف کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو گمراہ مسرف اور مرتاب تبلایا ہے۔ قرآن شریف میں اگلی امتوں کے قصے بیفائدہ بیان نہیں ہوئے۔ وہ سب پیشگوئیوں کے رنگ میں ہیں اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس امت میں بھی اس عقیدہ قوم فرعون کے لوگ پیدا ہوں گے اس واسطے پہلے سے ان کے متعلق یہ قصہ بھی بیان ہوا ہے۔ ذیل کا مضمون اسی کے متعلق ہے جو ہمارے دوست منشی محمد امیر الدین صاحب نے ایک مہربان اہل قرآن کی خاطر لکھا ہے۔

چکڑالوی کا سوال اور احمدی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے رسالہ رد چکڑالوی کے شائع ہونے کے بعد چکڑالوی فرقہ میں عجیب قسم کی کھلبلی مچ گئی ہے۔ اگر ایک چکڑالوی نماز کے پڑھنے کے لئے پانچ وقت قرآن مجید سے ثابت کرتا ہے تو دوسرا صرف تین وقت۔ اگر اس فرقہ کا ایک شخص ہر رکعت میں دو سجدے کرنے جائز سمجھتا ہے۔ تو دوسرا فوراً اس کی تردید کر کے فی رکعت ایک سجدہ کو ہی موجب ثواب سمجھتا ہے اگر ایک اہل قرآن یہ لکھواتا ہے کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے اور شام کی تین اور باقی ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعت تو دوسرا جھٹ بول اٹھتا ہے کہ نہیں نماز تو صرف دو رکعت ہے تین یا چار رکعت والی بات محض جھوٹ اور خانہ ساز ہے لیکن انہیں میں کا ایک تیسرا بھی ہے جو سب پر پانی پھیر کر باواز بلند بول اٹھتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ نماز صرف چار رکعت ہے۔ سچ ہے لا یمسہ الا المطہرون۔ غرض حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا، کہ یہ فرقہ چکڑالویہ) دوسرے مخالفوں کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے۔" ریویو صفحہ سطر ۵ ایسی صفائی سے پورا ہوا ہے۔ کہ کسی عقل مند کو انکار کی گنجائش ہی نہیں تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ شہر گوجرانوالہ کے چکڑالوی سب کے سب جو تعداد میں سات یا آٹھ سے زیادہ نہیں مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے خیالات سے متنفر اور بیزار ہو کر تائب ہو گئے ہیں بلکہ ان میں سے چار آدمیوں نے جن کو اس گروہ کے ریفارمر کہنا چاہیئے جمعے کے دن جامع مسجد میں جا کر عام لوگوں کے سامنے علانیہ باواز بلند توبہ کی۔ اب ایک شخص نے جو عبد اللہ صاحب چکڑالوی کا ہم خیال ہے۔ مجھ پر ایک سوال کیا ہے جس کو فائدہ عام کیلئے مع جواب مختصر طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ قرآن میں حضرت یوسف سلام علیہ کی نسبت لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۹ اس واسطے کہتے تھے کہ وہ یوسف سلام علیہ کو اپنے خیال میں خاتم النبین سمجھتے تھے۔ حالانکہ خدا نے یوسف سلام علیہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں دیا تھا بلکہ وہ اپنی طرف سے ایسا کہتے تھے کہ کوئی رسول نہیں ہوگا لیکن ہم جو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا تو صرف اس واسطے کہ قرآن شریف میں خاتم النبیین لکھا ہے۔

جواب

ولقد جاءکم یوسف الخ الایۃ من ھو مرتاب ۲۴/۹ ترجمہ۔ اور تحقیق اس سے پہلے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کھلی کھلی باتیں (دلائل ونشانات) لیکر تمہارے پاس آیا تھا۔ لیکن جو باتیں وہ (ہماری طرف سے) تمہارے پاس لیکر آیا تھا تم لوگ ان باتوں کی نسبت شک میں ہی رہے تھے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا (اور اس کی تعلیم بسبب تحریف تبدیل کے ضائع ہو گئی) پھر تم لوگ کہنے لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ آیندہ اس کے بعد ہرگز ہرگز کوئی رسول ہی مبعوث نہیں کریگا۔ اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ مسرف اور مرتاب ہوتے ہیں وہ اسی طرح کی باتیں ہی کہا کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو حد سے تجاوز کرنیوالے اور بغیر کسی صحیح سند اور علم کے جھگڑے کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے ہی گمراہ کیا کرتا ہے۔ میرے خیال میں وہ لوگ حضرت یوسف ع کی نسبت خاتم النبین کا لفظ نہیں بولتے تھے بلکہ وہ آئندہ کسی اور رسول کے آنے کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۹ اور ایسی باتیں وہ اس واسطے کہتے تھے۔ کہ وہ حد درجے کے بے دین اور دنیا پرست ہو گئے تھے اور خدا کے نزدیک مسرف اور مرتاب ٹھہر چکے۔ تھے اور گمراہی کا سارٹیفکیٹ حاصل کر چکے تھے اور طویل مدت گذر جانے کے باعث فقست قلوبھم ۲۷/۱۸ کے وہ مصداق ہو گئے تھے اور جس غرض کیلئے رسول آیا کرتے ہیں۔ اس غرض کو بسبب غفلت کے وہ بھول چکے تھے۔ اول تو قرآن کریم سے حضرت یوسف علیہ السلام کی کتاب کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ دوسرے یہ تعلیم حضرت یوسف علیہ السلام کی نہ تھی کہ مجھے خاتم النبین کہو یا میری نسبت یہ کہا کرو کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۹ ان قرآن شریف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف ع کی نسبت ان لوگوں نے خاتم النبین ۲۴/۲ کا لفظ تو ہرگز نہیں بولا ہاں یہ کہا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۹ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تھا بلکہ ان کا اپنا افترا تھا ہمارے نبی کریم رسول عربی محمد مصطفےٰ رحمۃ للعالمین کی نسبت اللہ کریم نے خاتم النبین ۲۴/۲ کا لفظ استعمال کیا ہے اور آپ کو یہ ایسا عظیم الشان درجہ بخشا گیا ہے جو کسی اور نبی کو نہیں بخشا گیا اس لئے ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتا اور آئندہ کسی نئے یا پرانے مستقل نبی کی آمد کا منتظر ہے وہ قرآن کریم کا منکر ہے کیونکہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن کریم ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو لیکن وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اسی لئے تمام قرآن مجید میں اس بات کا اشارہ تک بھی نہیں کہ آئندہ خدا تعالیٰ کی کلام کرنے والی صفت (نعوذ باللہ) معطل اور بیکار ہو جائیگی۔ اور یہ کہ آیندہ خدا تعالیٰ کسی صادق انسان کے ساتھ خواہ وہ کتنی ہی عبادت کرے اور صاف باطن ہو کر خواہ وہ کتنا ہی اس کے حضور گڑگڑائے۔ ہرگز ہرگز کلام نہ کریگا اور اپنی وحی ہرگز اس کی طرف نہ بھیجیگا۔ بلکہ قرآن کریم میں تو یہ لکھا ہے۔ یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ۲۴/۲ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے امر سے روح یا وحی القا کرتا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اور پھر لکھا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا الخ الایۃ فی الاخرۃ ۲۴/۱۸ یعنی ان لوگوں پر جو اللہ تعالےٰ کے کلام پر چلنے میں استقامت دکھلاتے ہیں۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ایسے لوگوں کے اسی دنیا میں ہی رفیق بن جاتے ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا مانگتے رہنے کی ہمیں ہدایت کی ہے۔ کہ صراط الذین انعمت علیہم (سورہ فاتحہ)

اور انعمت علیہم کی تفصیل بھی خود ہی اللہ کریم نے کئی جگہ قرآن کریم میں فرمادی ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنے انعمت علیہم وہ لوگ ہیں جو نبی صدیق شہید اور صالح ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی نسبت انعام الٰہی ان پر یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف ان کو بخشتا ہے۔ اسی دنیا میں فرشتے ان کے رفیق بن جاتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کرتا ہے اور خدا کی طرف سے اسی دنیا میں ان کو مدد اور نصرت دیجاتی ہے اور ان کے دشمنوں کو آہستہ آہستہ تباہ برباد اور ناکام ہلاک کیا جاتا ہے۔ غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچے طور پر اتباع کرنے سے ہر ایک انسان اپنی استعداد وسعت اور مقدرت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے منعم علیہ لوگوں کے فیوض اور برکات سے حصہ لے سکتا ہے اسی واسطے قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے آدم کی اولاد کو وعدہ دیا ہے کہ ہمیشہ تم میں سے بوقت ضرورت رسول ہوتے رہیں گے۔ جیسے فرمایا۔ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم ۸ اور پھر قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام اور ان کے منکروں کے جس قدر قصص جات درج ہیں۔ محض اس لئے ہیں تاکہ جب کبھی آئندہ ہمارے پاس آدیں تو ان قصوں سے ہم عبرت پکڑیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب۔ غرض میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین ﷺ سمجھتا ہوں لیکن ان کی نسبت یہ فقرہ بولنا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ اپنی ذلت اور ہلاکت کا موجب خیال کرتا ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جس قول کو خدا تعالیٰ مسرفوں اور گمراہوں اور فرعونیوں کی طرف منسوب کرتا ہو مومنوں کو بھی وہی قول بولنے کی ہدایت کرے بلکہ فرعونیوں کا واقعہ ہمارے لئے عبرت کی جگہ ہے نہ یہ کہ ہم ان کی اتباع کریں کیونکہ نہ ہی خدا نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ تم حضرت یوسف ؑ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ کہنا اور نہ ہی ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہم ان مسرفوں اور مرتابوں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ۲۲ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ کہیں۔ خاتم النبیین ۲۲ اور لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴۔ دونوں قرآن کریم کی آیات ہیں اور میرے خیال میں ہر دو آیات آپس میں ہم معنی اور ہم مطلب نہیں ہیں بلکہ ان کے معنے ایک دوسرے سے بالکل الگ تھلگ ہیں لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ کا یہ مطلب میرے خیال میں ہے کہ آئندہ کوئی رسول نہ ہوگا اور خاتم النبیین ۲۲ کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ ایسے لوگ ہوتے رہیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیض حاصل کرکے خدا تعالےٰ کی طرف سے خبریں پانیوالے ہونگے اور یہ درجات وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کیا کریں گے۔ اور اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ان کی تصدیق کیا کرے گی اور اسی منہاج نبوت کے رو سے وہ سچے سمجھے جایا کریں گے اور خدا فرماتا ہے۔ دشمن جو نعوذ باللہ اس افضل الرسل نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتر ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اولاد نہیں وہ محض جھوٹے ہیں کیونکہ یہ تو خاتم النبیین ﷺ ہے۔

یاد رہے کہ خاتِم اور خاتَم میں بڑا بھاری فرق ہے خاتِم اور چیز ہے اور خاتَم اور چیز۔ خاتِم کی ت کی زیر کیساتھ کے معنے ہیں ختم کرنے والا۔ یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن شریف میں لفظ خاتَم ت کی زبر کے ساتھ ہے جس کے معنے ہیں مہر۔ مثلاً اَبدال کے معنے اگر بدل کرنا ہے تو اَبدال کے معنے اولیاء اللہ کے ہیں۔ اِبطال کے معنے باطل کرنے کے ہیں۔ تو اَبطال کے معنے ہیں بہادر آدمی۔ ایسے ہی اِتباع کے معنے تابع ہونا اور اَتباع کے معنے تابعدار لوگ۔ اِجزا کے معنے جزا دینا اور اَجزا جمع ہے جزو یعنے کسی چیز کے ٹکڑے۔ اِحکام کے معنے مضبوط کرنا اور اَحکام جمع ہے حکم کی۔ اِحلاف کے معنے قسم دینا اور اَحلاف کے معنے ہم قسم وہم عہد لوگ اِخلاق کے معنے پرانا ہونا اور پرانا کرنا اور اَخلاق جمع ہے خلق کی۔ اٰذان کے معنے گوش یعنی کان اور اِذن کے معنے اجازت اور ایسا ہی اِقداح کے معنے ہیں کسی کی ہجو کرنا اور اَقداح جمع ہے قدح کی یعنی پیالہ۔ غرض قرآن شریف میں جو لفظ بولا گیا ہے وہ خاتَم ہے نہ کہ خاتِم۔ اور خاتم النبیین منکروں کے ابتر والے اعتراض کا جواب ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیء علیما ۲۲

خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

بقایا داران اپنے بقائے صاف کریں

اثرِ جدید

الانصاف کے عنوان سے ایک مضمون عصر جدید کی کسی پرچہ میں نامہ نگار کے قلم سے نکلا ہے جس میں انصاف کا خون کر دیا گیا ہے اگر انصاف اسی کا نام ہے تو حجاج بن یوسف کو لوگ یونہی متہم کرتے ہیں آپ نے اپنے چند خیالات کہئے یا توہمات کو مکالمہ کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ نفس لوامہ کی جنگ کے دونوں پہلوؤں کو اس پردہ میں دکھا سکیں۔

آپ ایک طرف لکھتے ہیں مرزا صاحب کی وفات کا اصلی مذہبی دنیا پر کوئی اثر نہیں۔ اِلّا اشد مخالفین یا مریدین میں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیں کہ آپ کس گروہ میں سے ہیں کیونکہ متاثر ہوئے بغیر تو آپ بھی نہیں رہ سکے کیا سفید جھوٹ اور افترا ہے کہ قادیانی فرقے کا انحطاط اس وقت سے شروع ہو چکا۔ جب سے عصر جدید میں قادیانی تحریک کا مضمون شائع ہوا یا ڈاکٹر عبد الحکیم کے رسالے شائع ہونے لگے۔ کیا یہ بات صرف کہنے کی ہے یا واقعات سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔ کیا ایک مثال بھی ایسی پیش کی جا سکتی ہے کہ عصر کے مضمون یا عبد الحکیم کے کسی رسالے کو پڑھکر کوئی معتبر و مستند احمدی مرتد ہو گیا ہو۔ یا فرقے میں جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی تھی۔ اس میں کسی قسم کا فرق پڑ گیا ہو۔ بلکہ میں خدا کے فضل سے اس بات کا ثبوت دیسکتا ہوں کہ پہلے دو چار سالوں میں جس قدر جوق در جوق لوگ اس فرقے میں داخل ہوئے ہیں اس سے پہلے ہرگز نہیں ہوئے پھر عبد الحکیم کو بزعم خود اپنی پیش گوئی کے صحیح نکلنے پر جیسی کامیابی ہوتی چاہئے تھی۔ کیا وہ ہو گئی۔ کیا دو چار معتبر احمدیوں نے بھی اس سلسلہ سے قطع تعلق کرکے اس کی بیعت کی۔ جیسے فرمایا تھا خدا کے نبی نے کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان اور نمونے ہوتے ہیں پھر اس سے بڑھکر ایک اور افترا جو معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے بہتان باندھنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے آپ بلا تحقیق بغیر کسی وجہ وجیہ کے بلا ثبوت بلا دلیل یہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بعض دعاوی کو مولوی نور الدین صاحب نہیں مانتے کیا تم لوگ کسی ایسے شخص کی مثال دیسکتے ہو جو کسی سے اختلاف بھی رکھتا ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ محض اس کیلئے اپنے تمام اعزاز و ذرائع آمد کو چھوڑ کر ایک چھوٹے سے گاؤں میں درویشانہ زندگی بسر کرے اور وہ جو امیرانہ ٹھاٹھ کر چکا ہو۔ یہ فقیرانہ طرز معاشرت رکھے کیا ایسی قربانی

ایسا شیدا اس بات کے بغیر ہو سکتا ہے کہ خلیفہ اپنے امام میں اپنے تئیں فنا کر دے۔ تقوی خشیت اور نماز گذاری کی طرح پیدا کرنے کو آپ گرو گوبند سنگھ اور گورو کابیر کے مریدوں کی تعداد بڑھنے سے حل کرتے ہیں اس پر اگر اس عینک کی تعریف کی جائے جو آپ کو سیاہ و سفید یکسان دکھا رہی ہے تو بے جا نہ ہو گا۔

آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تعلیم یافتہ ان کے پیرو ہیں اور یہ کہ بھائی پانچ اور گانے وغیرہ کے تقوی کی تعلیم دیتے تھے مگر اس کی وجہ صرف لوگوں کو پھانسنا بتلاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس شخص کے پاس عیسائیوں اور آریوں کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نماز روزہ اخلاق حسنہ کی ہدایت محض ڈاکے مارنے اور ایک جماعت بنانے کے لئے تھی اس بدظنی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے شیعیت کی رگ اس مضمون کے لکھتے وقت خاص جوش میں ہے کسی سنی نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے جناب رسالتمآب کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور پھر ایسے وقت میں جبکہ دشمنوں کا ہر طرف سے نرغہ تھا اور خدا کا نبی اپنی جان بچانے کیلئے بھاگا جا رہا تھا اس نے ساتھ دیا اور سانپ سے اپنا ہاتھ ڈسوا لیا مگر اف تک نہ کی

اس پر وہ شیعہ جس کے جسم کے تلے میں بدظنی کا گارے کا خمیر تھا۔ بولا۔ کہ کندھوں پر اٹھانا صرف اس لئے تھا۔ کہ پیچھے سے آنیوالے کافر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر گرفتار کر لیں اور ساتھ اس لئے گئے کہ ابوبکرؓ کی شر سے محفوظ رہیں اور وہ میرے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے اور سانپ نے اس لئے ڈسا کہ وہ نبی کریم کو پکڑوانا چاہتا تھا بس اسی طرح معزز مضمون نگار کا حال ہے اگر یہ بات پیش ہوتی ہے کہ اگر وہ مفتری وکذاب تھا۔ تو کیا اس تزکیہ نفوس اور پاک تعلیم کا سرچشمہ کوئی مفتری ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب ملتا ہے یہ لوگوں کو پھانسنے کے لئے تھا۔ اگر تعلیم یافتہ اور معزز علماء کا اس فرقہ میں داخل ہونا پیش کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں وہ سب جہلا ہیں کیا آپ کے نزدیک جاہل و عالم میں کوئی مابہ الامتیاز بھی ہے؟ یا صرف یہی کہ وہ احمدی فرقہ میں داخل ہو گیا۔ "ایک شخص کھڑا ہوا اور چند حضرات کو ملا کر کارخانہ بنا لیا" اس کلام سے پہلے کون ناآشنا نہیں کیونکہ اس بدقسمت فرقے کے لوگ ہمارے نبی کریم پر بھی یہ اعتراض کر چکے ہیں۔ پس جو جواب ان کیلئے دیا جا سکتا ہو وہی یہاں ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اگر یہ سب کچھ دوکان چلانے کے لئے تھا تو مسیح موعود اپنے لڑکے کو کیوں جانشین نہ بنا گیا۔

ایک طرف تو تم یہ کہتے ہو کہ اصل شخص جو اس تحریک کا مرکز تھا وہ زندہ ہے اور اس کا نام نورالدین ہے دوسری طرف کہتے ہو کہ فرقے کا زور کم ہو جائیگا اور کہ اب خلیفہ امام کے منشاء کے خلاف اسمیں اصلاح کریگا اور قادیانی تحریک کا خاتمہ ہو جائیگا۔ عجیب بات ہے جب اصل مرکز کو کام کرنے کا موقعہ ملے تو فرقہ بجائے ترقی کے تنزل کرے۔ یہ فیصلہ کس عقل سے دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح کی وفات کے بعد جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اور آپ ابھی تک یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ آہستہ آہستہ صحیح دماغ لوگ نکل جائینگے۔ کیا اس سلسلہ پر اس کے بانی کی وفات سے بڑھکر بھی کوئی زلزلہ آ سکتا ہے۔ جب اس پر یہ جماعت ثابت قدم رہی تو اب آگے کونسا موقعہ رہ گیا۔ صحیح دماغ ہونے کا کوئی مقیاس بھی آپکے پاس ہے یا ملا دو پیازہ کے بہشتی لباس کی طرح یہ فرماتے ہو کہ جو حلال زادہ ہوا اُسے نظر آجائیگا۔ آسمانی نکاح۔ عبدالحکیم۔ ثناء اللہ کے متعلق جماعت کی طرف سے مفصل جواب نکل چکے ہیں۔

خلیفۃ المہدی بیعت لیتے وقت جب یہ اقرار کراتے ہیں کہ میں ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں جن پر مسیح و مہدی بیعت لیتے تھے تو باقی کونسی بات رہگئی جو آپ لکھتے ہیں کہ کتاب اللہ اور حدیث کے ساتھ الہامات حضرت اقدس و تصانیف مہدی پر ایمان لانے کی شرط کیوں نہیں لگائی۔

مجھے اس نرالی منطق پر تعجب آتا ہے کہ ایک طرف آپ سیدنا مرزا صاحب کو ایسا چالاک شخص بتلاتے ہو کہ اس نے بڑے بڑے علماء کو گانٹھ لیا۔ دوسری طرف کہتے ہو۔ کہ وہ ایک سیدھا آدمی تھا جسے اس کے ساتھیوں نے دھوکہ دیا اور پھر یہ بھی مانتے ہو کہ اپنے نفع و ضرر سے غافل نہ تھا اس کے بعد آپ عربی تصانیف کیمتعلق لکھتے ہیں کہ یہ سب ان کی نہیں مجھے اس پر شبہ ہے یہ اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں۔ کہنے والے تیرہ سو برس پہلے انما یعلمہ بشر کہہ چکے ہیں یہاں بھی ہم وہی دلیل دیتے ہیں جو اس اُمّی نبی کیلئے دیگئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی نورالدین صاحب کے طرز تحریر میں ایسا بین فرق رکھا ہے کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح کے کلام میں ہرگز ہرگز نورالدین کا دخل نہیں بلکہ میں تو یہاں تک اعتقاد رکھتا ہوں کہ حضرت اقدس ؑ کے کلام کے بعض حصص کو آپ بغیر مدد لغات سمجھ بھی نہیں سکتے میرے پاس اس کا ثبوت ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت اقدس ؑ کی ایک نظم کا ترجمہ کر رہا تھا اس میں بعض الفاظ کی نسبت مجھے تامل تھا میں نے انہیں مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں پیش کیا میرے خلاف توقع مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ میں غور کر کے بتاؤں گا۔ کتاب مع نوٹ کردہ لفظوں کے یہاں رکھ جاؤ۔ دو دن کے بعد آپ نے مجھے ۲۵ لفظوں میں سے ۱۵ الفاظ کے معنے لکھ کر بھیجے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اگر آپ جانتے تو مجھ سے ان کا اخفا کرتے اور ایک عالم یوں بھی گوارا نہیں کرتا کہ اپنے علم کی نسبت کسی کو شک کا موقعہ دے اس وقت سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت امام موعود جو کچھ لکھتے ہیں وہ محض خدا کی تائید سے لکھتے ہیں پھر ایک اور صورت بھی ہے وہ یہ کہ اب تم منتظر رہو اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی فصیح و بلیغ کتاب کوئی شائع نہ ہو گی اگر یہ سب اس امام کی طرف سے نہ تھا بلکہ یہاں کے موجودہ لوگوں کی کارروائی تھی تو یہ موقعہ اب بھی انہیں حاصل ہے۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی شاعر ہو اور کسی موقعہ پر اس کی شاعری چھپی رہے۔ کوئی ادیب ہو اور اس کا علم ادب مخفی رہے مولوی نورالدین صاحب یا دوسرا کوئی مولوی جو امام موعود کو کتابیں لکھ دیتا تھا اگر واقعی یہ طاقت رکھتے ہیں تو بیعت سے پہلے یا بعد ان کی کسی کتاب سے یہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔

اب میں اس مضمون پر تنقید کرتے کرتے اس مقام تک پہونچ چکا ہوں۔ جہاں فاضل مضمون نویس اپنی تحقیق کے اعلیٰ معراج کو پہونچ گئے ہیں اور آپ نے اپنی تحقیق۔ تفتیش۔ غور کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ کس قدر واقفیت اور گہرے مطالعہ و غور و فکر کے بعد یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ جو ہمارا فاضل صحیح قیاس کی بناء پر چند پیشگوئیاں کرنے پر بھی قادر ہو گیا۔ سنو! اور ذرا جگر تھام کر سنو! کیونکہ یہ فقرہ ثابت کر دیگا کہ کس قدر عرق ریزی اور کتنی راتوں کو دن کرنے کے بعد آپنے یہ مضمون لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اس فخریہ اور خوشی کی نظم کو دیکھتا ہوں۔ جو ایک مخالف آریہ کے مرنے پر اور اس کے جوان بیٹے کے فنا ہو جانے پر دو ڈیڑھ سال قبل مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ جسکی عبارت ایسی کچھ تھی۔

اُنہیں مرنا ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی عبادی *

آپ اس بات کے ثبوت میں کہ مرزا صاحب کے مُریدوں میں روحانیت نہیں دو تین واقع پیش کرتے ہیں ایک یہ کہ پٹیالہ میں عصر جدید کے ایڈیٹر کی صغیر سن بچی تھی۔ مرزا الٰہی اس کی خبر

* ملاحظہ ہو [illegible]

لیتے۔ کہ اس کی پیشین گوئی کروائی جائے۔ بندۂ خدا کبھی حسن ظن سے بھی کام لے لیا کرو۔ اس طرح تو ہر ایک ہمدردی کے فعل کو بُرے ارادے میں لیا جا سکتا ہے۔ دوسرا اعتراض آپ لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا استقبال راولپنڈی میں تین سال کے قریب ہوا۔ حضرت اقدس راولپنڈی کب گئے تھے؟ ہمیں تو معلوم نہیں اور ہمارے حافظے اور میموری تو اس قسم کے ناواقع شدہ واقعات کو یاد کرنے سے قاصر ہے۔ کیا آپ کسی خواب کا تذکرہ تو نہیں کر رہے۔ حضرت مرزا صاحب کے استقبال کا تذکرہ اگر ہوا۔ تو خدا کی اس پیشگوئی کے اظہار کو لئے جو براہین میں پچیس برس پہلے ہو چکی تھی۔ کہ "یاتون من کل فج عمیق" اور "لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس"۔ آپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہونے کے ذکر کو بھی روحانیت کے خلاف سمجھتے ہوں گے۔ روحانیت شاید اسی کا نام ہے۔ کہ آدمی اکیلا مر جائے۔ حالانکہ حدیث میں ہے کہ مومن اکیلا نہیں رہ سکتا اور خدا کے [illegible] میں ایک جذبہ رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ یہ الزام کہ شوکت میرٹھی سے کہا گیا تھا معاوضہ لو۔ خلافت تحریریں نہ لکھو یہ ایک بہتان ہے۔ سب کا جواب ہمارے پاس لعنت اللہ علی الکاذبین ہے۔ شوکت صاحب زندہ ہیں ان سے تصدیق کرا لیں۔ [illegible] وہ خط ہی دکھا سکیں گے۔ کہ یہ [illegible] کی طرف سے ہوئی تھی۔ جناب من! یہ ایک مشہور بات ہے کہ مصر کے کسی [illegible] نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے اپنا [illegible] آپ کے مذہب کی اشاعت کروں آپ نے جواب لکھا تھا کہ ہمیں ایسے کرایہ کے ٹٹوؤں کی ضرورت نہیں۔ ہمارا کام ملائکہ کر رہے ہیں۔

قادیانی تحریک ختم ہو چکی۔ یہ غلط ہے۔ یوں کہئے کہ قادیانی تحریک اب آزاد ہوئی ہے۔ کیونکہ پچیس برس تک صرف تنظیم ہوتا رہا۔ اور اب وہ تنظیم حرکت میں آ گئی اور اپنا کام کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (الفضل)

مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات

ذیل کا مضمون جو صوفی غلام رسول صاحب نے بہت توجہ اور محنت سے لکھا ہے کسی قدر ترمیم کے بعد فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

سوال نمبر ۱۔ مرزا صاحب عبد الحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے اگر آپ سچے تھے تو دشمن کی ایسی زد کے نیچے کیوں آئے جس سے شماتت اعدا ہوئی۔ پھر طرفہ یہ کہ مرزا صاحب فوت ہو گئے لیکن عبد الحکیم جس کی نسبت آپ نے مباہلے کے طور پر کی پیشگوئی شائع کی تھی وہ زندہ موجود۔

جواب ۱۔ یہ محض غلط ہے کہ آپ عبد الحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے بلکہ آنجناب کی وفات تو خود اپنی پیشگوئی کے مطابق ہوئی اور یہ عبد الحکیم کی شرارت ہے کہ اس نے باوجودیکہ اُسے خبر تھی کہ مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں کئی الہامات شائع کر دئے اور پھر اس نے پیشگوئی کر دی جو بالآخر میدان مقابلہ میں معیار صدق و کذب کی پرکھ سے جھوٹی ثابت ہوئی اور کچھ تعجب نہیں کہ اس کے ہم شیطان نے اس کی پیشگوئی کا نسخہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں سے ہی چرایا ہو کیونکہ الامن استرق السمع کا الٰہی ارشاد بھی تو حق ہے تو پیچھے فاتبعہ شہاب مبین کے وارد ہونے سے وہ مسروقہ ہیں غیب باطل کے ساتھ خلط ملط ہونے سے مشتبہ اور ملتبس کیوں نہ ہو جاتے۔ اس لئے ہم یقینی طور سے عبد الحکیم کی اس پیشگوئی کو خود ساختہ اور افترا اور من گھڑت اور بیہودہ تو قرار نہیں دے سکتے ان یہ کہتے ہیں کہ اس کی دماغی بناوٹ کے نادرست اور غلط سانچے کے وہ غلط تصورات تھے جو کچھ مرزا صاحب کی عداوت اور دشمنی سے [illegible] آخر اضغاث احلام یا شیطانی الہام کی صورت میں قالب ناساز کی طرح بر آمد ہوئے یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ مرزا صاحب نے تین پیش گوئیاں کی تھیں لیکن ان میں سے پوری ایک بھی نہ اتری اور یہ تین پیشگوئیاں بھی اس نے مرزا صاحب [illegible] کہ پیشگوئی پورا کرنے کے لئے کی تھیں ورنہ وہ نہ کرتا۔ مرزا صاحب نے تو بار بار اپنی وفات کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا یہ جو تین دفعہ فرمایا یہ مرتد تھا۔ کہ تین جھوٹی پیشگوئیوں کی طرف ہی اشارہ معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک مرتد تین پیشگوئیاں نہ کرے تب تک تیرا واقعہ نہیں ہوگا اور جب وہ تین پیشگوئیاں کریگا تو اس کے بعد پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی پوری ہوئی۔ مرتد کو اگر خبر ہوتی کہ میں ان تین پیشگوئیوں سے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو پورا کرنے لگا ہوں تو کیا وہ جانی دشمن ایسا کر سکتا تھا۔ مگر قربان جائے خدا تعالیٰ کی حکمت عملیوں پر کہ اس نے دشمن کی آنکھ میں کیسی مٹی ڈالی کہ وہ باوجود دیکھنے کے پھر دیکھ نہ سکا۔

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام از چشم بندی خدا

یہ تو اس کی تین پیشگوئیوں کی نسبت پیشگوئی تھی جو پوری ہو گئی اب ان تینوں کے جھوٹا نکلنے کے متعلق بھی خوب کھول کر بیان فرما دیا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵۰

واللہ [illegible] کل خیط مکائد۔ لمن [illegible]

(دشمن کا) مفہوم۔ یعنی ہمارا ہر ایک مکر کا دھاگا توڑ دیا جائیگا خواہ وہ نرم مکر ہے یا سخت مکر۔ اب دیکھو لفظ مکائد کو جمع کا اطلاق صحیح ہے جیسے دو یا دو پر ہوتا ہے اس سے مراد عبد الحکیم کی تین پیشگوئیاں معلوم ہوتی ہیں۔ جن کو دھاگوں سے تعبیر کیا گیا ہے پھر ان تینوں کی نسبت تحدی کے ساتھ اور قسم کے ساتھ یہ فرمایا کہ مرتد کی یہ تینوں پیشگوئیاں جو ایک قسم کے مکر کے دھاگے ہیں اور خواہ وہ نرم ہیں یا سخت سب ٹوٹ جائیں گے یعنی مرتد کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلینگی۔ دیکھو آپ کی یہ پیشگوئی بھی کیسی پوری اُتری۔ اور اس کے ضمن میں اسباب کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ اس کی یہ تین پیشگوئیاں جو مکر کے دھاگے ہیں ایک طرح کی نہیں ہونگی بلکہ بعض سخت دھاگے کی طرح ہونگی اور بعض نرم دھاگے کی طرح۔ چنانچہ مرتد کی تین سال والی پیشگوئی اور اس کی چودہ ماہ والی پیشگوئی اگر وہ خدا کے قادرانہ تصرف سے خود ہی رد کر کے نہ توڑ دیتا تو بیشک یہ دونوں پیشگوئیاں کہ سخت دھاگے تھے کیونکہ حضرت مرزا صاحب تین سال کے اندر بھی فوت ہو سکتے تھے اور چودہ ماہ کے اندر بھی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے توڑ کر اس نے اُس کے دل کو پھیر دیا جس سے خود بخود اس نے اپنی ان دونوں پیشگوئیوں کو ۴ اگست والی تیسری پیشگوئی سے رد و بدل کر کے توڑ دیا۔ اور چونکہ تیسری پیشگوئی جس میں اس نے یہ خیال کر لیا تھا کہ مرزا ۴ اگست مطابق ۴ ساون کو مر جائیگا لیکن آپ کی وفات اس سے پہلے ۲۶ مئی کو واقعہ ہوگئی گو یہ پیشگوئی ہی اس کی ایک مکر کا داؤ تھا مگر یہ بھی ٹوٹ گئی پیشگوئیوں کے مقابل پر نرم دھاگہ کی طرح ہے اور بہ نسبت ان کی اتنا سخت نہیں۔ الحمد للہ کہ یہ الہام کیسی صفائی سے پورا ہوا اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کے وہ الہامات جو آپ نے مرتد کے مقابلہ میں [illegible] سچے جھوٹے کی پرکھ کیلئے بطور فیصلہ شائع کئے تھے ان سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ سچے جھوٹے کا فیصلہ سچے جھوٹے کی موت اور سچے کی حیاتی کو قرار دیا تھا بلکہ الہامات [illegible] فرق ہیں صادق و کاذب لکھا ہے یعنی [illegible] تیرے اللہ جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا اب اگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ سچے جھوٹے کی پرکھ کیلئے سچے کا زندہ رہنا

…جھوٹے کی موت ہی ما بہ الامتیاز قرار پایا ہے بلکہ فیصلہ تو صدق و کذب کا فریقین کے صدق کذب کے کھل جانے پر متعین ہوا۔ خود کسی پیشگوئی میں لیکن اس سے کسی پہلو کا تعین نہیں پایا جاتا۔ کہ صدق کذب کی پہچان یہ ہے کہ فلان پہلو ہی خاص ہے جیسا کہ نفس الہام سے مفہوم ہوتا ہے مگر افسوس کہ امان دشمنوں نے پیچھے سے لے یہ الزام جڑ دیئے کہ مرزا صاحب مباہلہ کے چکر میں آ کر فوت ہوئے۔ و لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ بھلا کوئی ہمیں بتلائے تو سہی کہ کس جگہ اور کس کتاب میں یا اشتہار میں مباہلے کا ذکر پایا جاتا ہے جس کے چکر میں آ کر جناب ممدوح فوت ہوئے۔ یہ محض مخالفین کی شرارتیں ہیں جن سے وہ بمقتضائے طبیعت اپنی کے بقول ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است ✣ مقتضائے طبیعتش این است

کسی طرح سے باز نہیں آتے۔ ہاں بالآخر خدا تعالیٰ نے جھوٹے سچے کی پرکھ کے لئے ایک ایسا امر پیدا کر دیا جس کے ذریعہ سے دونوں فریق کا صدق کذب بواسطہ معیار **فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول** اچھی طرح سے کھل گیا۔ یعنی ایک امر کی نسبت قبل از وقت دونوں فریق کو پیشگوئی کرنے سے۔ اور وہ امر حضرت مرزا صاحب کی وفات کا مسئلہ تھا جس کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے بھی پیشگوئی فرمائی اور فرمایا کہ میری وفات کے دن بالکل قریب ہیں یہاں تک کہ آپ نے سال وفات ماہ وفات روز وفات مقام وقت سب کچھ بتلا دیا۔ اور پھر اسی طرح ظہور میں آیا۔ دیکھو آپ کے الہامات مندرجہ اخبار الحکم و بدر اور آپ کے مقابلہ پر عبد الحکیم نے بھی پیشگوئی کی۔ بلکہ تین پیشگوئیاں سے پہلے شائع کیا۔ کہ مرزا صاحب تین سال کو مر جاوینگے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد کہا کہ تین سال کی میعاد نہیں بلکہ چودہ ماہ پھر ابھی چودہ ماہ کی پیشگوئی کا زمانہ بھی درمیان ہی تھا جو پھر اس نے یہ شائع کر ڈالا۔ کہ مرزا صاحب ۴ اگست مطابق ۲۱ ساون کو مر جاوینگے اور پھر آخر یہ بھی پیشگوئی جھوٹی نکلی کیونکہ حضرت اقدس تو ۲۶ مئی کو رحلت فرما گئے۔ پھر کجا ۲۶ مئی اور کجا اگست ۴۔ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا۔

اخیر میں خدا تعالیٰ نے فیصلہ کی رو سے کیسا ثابت کیا کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے مرسل تھے جنہوں نے اپنی پیشگوئی کا سر غیب خدائے عالم الغیب کے سرچشمہ غیب سے پایا جو حرف بحرف پورا اترا۔ اور آپ کے مقابل پھر مدعی صاحب کی ذلت اور ناکامی کی عسرت اور ندامت کے جوتوں سے کیسی سرکوبی کی اور کیسا ثابت کیا۔ کہ اس پیشگوئی کے الہامات خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ شیطان کی طرف سے تھے۔ مدعی صاحب کا بار بار پیشگوئی بدل کر پیشگوئی کرتے جانا اس بات کی خبر دیتا ہے۔ کہ اس نالائق اور بدبخت انسان کے اندر سے کینہ اور غضب نے اسے یہ نکرا دیا ہے کہ ایسا تھا۔ کہ شاید کسی پیشگوئی کا ہی مرزا شکار ہو اور میرے اندر کا دوزخ کچھ ٹھنڈک پائے پر یہ کہاں کیا وہ جو دوزخ کی آگ سے پیدا ہوا وہ پانی سے آرام پا سکتا ہے۔ یا پانی اسے مل سکتا ہے۔ حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی ذلت کے لئے اس نے بہتیری کوششیں کیں مگر وہ خدا جو اپنے راستباز بندوں کا حامی ہے کیا اس کا مقبول بندہ کسی دشمن سے ذلیل ہو سکتا ہے یا ایک کاذب صادق کی طرح اس کی جناب میں عزت پا سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اس مقابلہ میں صدق کذب کا معیار دراصل ایسے امر کو ہی قرار دیا تھا جو آیۃ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول" کے نیچے آپ کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں ظاہر ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

ممیرا کی عیانی قیمت فی تولہ ۵ روپیہ

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو اور تشحیذ الاذہان کے جو خریدار دس تولے ممیرا لیں ان کو ۴ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دیا جاوے گا۔ بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا عذر واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولے کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی نامی حکمار کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین احمدی از مقام ماتہ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ بے تجربہ

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

۲۔ ایک نوجوان نہایت خوش شکل شریف الطبع زندہ دل و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مدنظر رکھا جاوے اسکے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہو۔

مصری گولیاں یہ گولیاں قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کیواسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴ھ

تریاق البواسیر خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کے واسطے ۶عہ

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کو با استقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کے واسطے (صہ)

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ رفع ہو سکتی ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ ۱ے

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور سرعت کیواسطے عمدہ دوائی ہے فی خوراک ۲ ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صمہ

سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ قیمت عہ

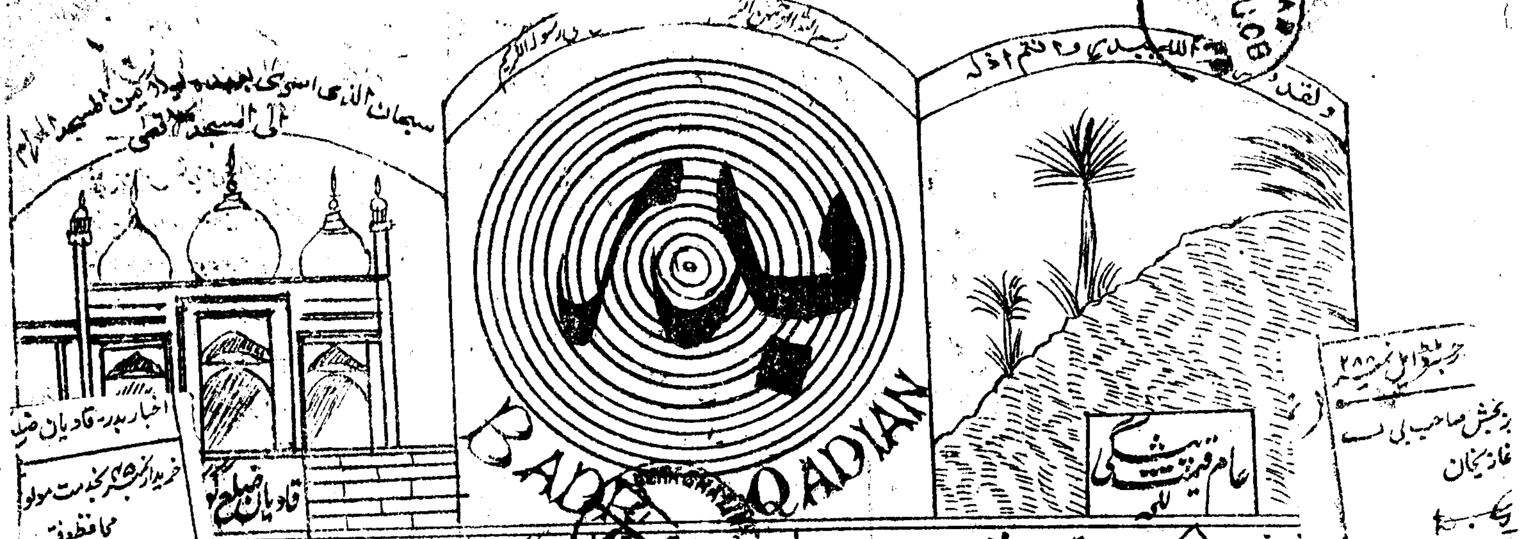
حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ ادویہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن ۴ھ

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے قیمت ۶عہ

نوٹ۔ ہماری ادویات سے بااستثناء ہر ایک ملت و مذہب کے لوگ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔



امروز قوم من نشناسد مقام من | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہٗ | دارالاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر ۳۱

۲۷- اگست کو

یاد رکھیئے!

کیونکہ اس روز تمام بقایا داران اخبار بدر کے نام (جنہیں ہم پرائیویٹ طور پر اُن کے حساب سے مطلع کر چکے ہیں) رقم قابل الوصول کے وی۔پی کئے جائینگے

ضروری درخواستیں

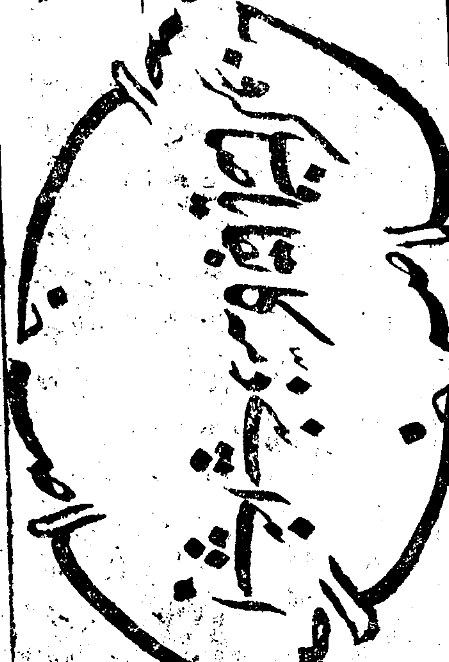
(۱) جو کارڈ آپ کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اُن کے جواب ضرور ہی بھیج دیجئے۔ جواب میں اپنا نام اور نمبر ضرور لکھیئے۔

(۲) بہتر ہے کہ رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ ہم **وی پی سسٹم** کی موجودہ ناگزیر تکلیفات سے بچ جائیں۔

(۳) جن کو حساب میں کچھ غلطی معلوم ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

(۴) وی۔پی واپس کرکے ہمارا دوہرا نقصان نہ ہو

(۵) جن احباب نے قیمت نہیں دی۔ ان کی وجہ سے دوسرے خریداروں کو (جو پیشگی قیمت دے چکے ہیں) بھی پرچہ نہیں پہنچایا جا سکتا (اب اخبار انشاء اللہ عنقریب مکمل صفحہ پر چھپا کریگا۔) اس لئے ضروری ہے۔ کہ سب احباب حق العباد کو مد نظر رکھکر اپنے اپنے ذمگی رقم کو ادا کریں۔



(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر سپرد پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔

آسٹریلیا سے ایک خط

ذیل میں جس انگریزی خط کا میں ترجمہ کرتا ہوں وہ آسٹریلیا کے ایک مسلمان سوداگر حسن موسیٰ خان احمدی کی طرف سے ہے جو اس ملک میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں اور اسی ملک میں انہوں نے ایک انگریزی عورت سے شادی کر لی ہے جو اپنے خاوند کی طرح حضرة مسیح موعود کی رسالت پر دلی عقیدہ رکھتی ہے اس خط سے ظاہر ہوگا۔ کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے کس طرح اس بڑے ابتلا کے وقت جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مرنے سے اس پر وارد ہوا اپنے فضل سے سنبھالا ہے۔ کوئی ملک ہے یا نہ دیکھ کسی پر جنبش نہیں آئی یہ خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا اور میں نے اس کے اکثر حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

مکرمی و مخدومی برادرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کل بروز جمعہ بوقت دوپہر مجھے ایک غیر احمدی دوست سے اطلاع ملی کہ ہمارا معصوم امام اس جہان سے رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

میں نے یہ کہہ کر اپنے ذہنی غم کو دور کیا کہ اس کی زندگی کی غرض ہمیں ایک خاص تعلیم دینی تھی جو کہ اس نے بڑی کامیابی سے پوری کی۔ ہمارے درمیان اس نے اسی وقت تک رہنا تھا۔ جب تک خداوند تعالیٰ کی مرضی تھی اگر وہ اس جہان سے کوچ کر گیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیشہ ہی ہمیں وہ تسلی اور تقویت دیتی رہے گی جبکی ہمیں ضرورت تھی۔

جب میں اکیلا ہوا۔ تو میرے قلب کی عجیب حالت تھی میں نہ جانتا تھا۔ کہ میں کیا کروں اور میں کیا سوچوں۔ اس افسوسناک خبر کو صحیح مانوں یا غلط۔ ہو سکتا ہے کہ یہ افواہ ہی ہو۔ یا یہ کہ ہمارا امام سکتے کی حالت میں ہو۔ جیسا کہ ان کو دو بیماریاں لاحق تھیں۔ میں کچھ بھی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔

عبد الحکیم جیسے دشمن خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائیں گے اور بڑی کوشش کریں گے۔ کہ وہ ہمارے کمزور بھائیوں کے ایمانوں کو ہلا دیں جنہوں نے پاک امام کو اس کی تعلیم کی سچی روح اور پیشگوئیوں کی اصل غرض کو نہ سمجھا ہو۔ اگرچہ پاک امام کی پیشگوئیاں میرے ایمان کو بہت کچھ مضبوط کرتی تھیں۔ مگر میں ان کے پورا ہونے کا کہو۔ ۔۔۔ پہلے نبیوں کی وہ پیشگوئیاں ہمیں ایک کافی سبق سکھاتی ہیں۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے رستوں میں ٹھوکر کا خطرہ بھی ہوا کرتا ہے ان میں نے ان کی تعلیم کی پیروی کی۔ میں نے اس کی آمد کی غرض کو اور اس کے پاک اور اعلیٰ مسیحائی دعوے کو غور سے مطالعہ کیا اور مجھے ان کی سچائی کا کامل یقین ہو گیا۔ اور میرا ایمان خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ویسے ہی قائم ہے۔ میں اس کے جسم کی پوجا نہیں کرتا تھا بلکہ میں اس کی ان باتوں کو جو اس نے ہمیں پہونچائیں پاک سمجھتا تھا۔ وہ ٹھیک وقت پر اپنے مشن کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اگر وہ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ تو میں اپنے وقت پر جدا ہوا ہے جبکہ تمام دنیا روحانی اور دنیاوی اور اندرونی اور بیرونی طور سے اس کی تعلیم کی روح سے اس نوشتہ کے مطابق متاثر ہوئی اور ہلائی گئی۔ اس کی تعلیم کی روح ہر ایک جگہ اور دنیا کے تمام آباد حصوں میں مضبوطی سے قائم ہے اور خاص کر اس تعلیم کے آثار ان لوگوں کے درمیان قابل غور ہیں جنہوں نے اس تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے اور جو کہ نیک نیتی سے سچائی کی تلاش میں ہیں۔ میں آپ کو آج کا روزانہ اخبار بھیجتا ہوں۔ جو کہ آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور جس میں عجائبات روزگار یعنے ان واقعات کا بیان ہے۔ جو اس مہذب دنیا میں ہو رہے ہیں۔

آپ یقین کریں۔ کہ جس قدر زیادہ میں اپنے ارد گرد نظر ڈالتا ہوں اور زمانے کے کرشموں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی زیادہ مجھے پیارے پاک امام کے مشن کی سچائی کا یقین بڑھتا ہے۔ اللّٰھُمَّ صل علی المسیح الموعود وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

اور میں آپ کو اور تمام احمدی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بیعت خالص ہے اور میں سچے دل سے پاک احمد کے مشن پر ایمان رکھتا ہوں اور میں آپکے ذریعے سے ان قادیان کے تمام احمدی بھائیوں کو اپنے اس ایمان کا گواہ بناتا ہوں۔ میں اپنے پاک امام کی جدائی پر نہایت ہی افسوس کرتا ہوں اور یہ خیال کر کے میں بہت ہی غم محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا بد قسمت ہوں۔ کہ میں خود حاضر ہو کر ان کے دیدار سے عزت حاصل نہ کر سکا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے میرے دل پر ڈنگ کا کام کرے گی۔ اور مجھے ہمیشہ زخمی کرتی رہیگی۔

اگر یہ افسوسناک خبر واقعی سچ ہے تو بے شک یہ احمدی جماعت کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بڑی دلیری اور ہمت کو کام فرما دیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بڑے بڑے اور خطرناک آزمائشوں سے سلامتی سے باہر آئیں اور ایک مضبوط ایمان اور بڑے جوش سے اس پاک مشن کی غرض اور فوائد کو پھیلائیں۔ ہمیں بڑے بڑے امتحانوں کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نہایت پاک اور بہت بڑی امانت کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور ہمیں اس عزت کا فخر کرنا چاہیئے۔ جو قادر مطلق خدا نے ہمیں بخشی ہے۔

جب تک ہم بڑی بڑی تکالیف کو نہ جھیلیں۔ ہم کبھی امید نہیں کر سکتے۔ کہ سپرد شدہ مشن سے ہم میٹھے پھل کھائینگے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے اور اس کو اپنا ماٹو بنانا چاہیئے۔ کہ تمام مصیبتیں اعلیٰ کوشش کی محرک ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے پاک نبی اور اس کے مسیح کی برکتیں تم پر اور ان احمدی بھائیوں پر ہوں۔ جنہوں نے اپنا وقت اور زندگی اس پاک مشن کی ترقی کے لئے وقف کر دی ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ ضرور اجر دیگا۔

کیا آپ براہ نوازش خاکسار کا سلام پاک امام کو پہونچا دیں گے۔ (اگر وہ زندہ ہوں) اور ایسا ہی ان کے کنبے کے تمام لوگوں کو اور اس جماعت کے ممبروں کو اور ہمارے معزز حکیم مولوی نور الدین حکیم الامت کو۔ و مخدومی محمد صادق و سید محمد احسن صاحب امروہی و حکیم فضل دین صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو

آپ کا صادق

حسن بن موسیٰ خان احمدی برن سٹریٹ

۲۰ جون ۱۹۰۸ء

قابل توجہ خریداران

تمام احباب کی خدمت التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں اور نیز جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تکمیل کی شکایت معاف۔

شفقت علی خلق اللہ کا نمونہ

مسیح موعودؑ کے دو خط

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے دو خط دکھائے ہیں۔ جو کہ حضور نے لاہور سے ڈاکٹر صاحب کو لکھے تھے۔ اور جن میں بابو شاہدین صاحب غفر اللہ کی تیمار داری کی تاکید ہے۔ میں ان ہر دو خطوط کو ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارا مسیح اور مہدی کن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور جانے کے وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کو حفاظت مکانات اور تیمارداری علاج معالجہ بیماران اور دیگر ایسے کاموں کے واسطے اپنی جگہ قادیان میں چھوڑ گئے تھے۔ اس واسطے یہ خطوط انہیں کے نام آئے تھے

اڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

[illegible] اپریل ۱۹۰۸ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ! ہم بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ اور تمام حال ہر طرح سے خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ کی تحریر سے بڑا اطمینان ہوا۔ اور آپ کے اوپر آنے سے بڑی تسلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین! اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اُٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہدین صاحب کو دیکھ لیا کریں۔ اور مناسب تجویز کرتے رہیں۔ اور میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں۔ وہ بڑے مخلص ہیں۔ اُن کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔ اور ایک خط بلفظہا اُن کی طرف بھی بھیجتا ہوں وہ پہونچا دیں۔ باقی خیریت ہے

والسلام

راقم مرزا غلام احمدؐ از لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا عنایت نامہ پہونچا جزاکم اللہ خیراً بابو شاہدین صاحب

[illegible] بہت شرمندہ ہوں کہ ان کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا۔ اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا۔ وہ آپ کو ملا۔ امید کہ ہر روز آپ خبر لیتے رہیں اور دعا بھی کرتے رہیں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ میاں غلام محمد مع اپنی بیوی کے لاہور میں آ گئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اُن کے بعد اُس حصہ مکان میں جہاں وہ سوتے تھے کسی دوسرے کے سُلانے کے لئے کیا بندوبست ہوا۔ یہ آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اُن کی جگہ کسی ایسے عیالدار اپنی جماعت کے آدمی کو سلائیں جو خیر خواہ اور ہمدرد ہو خواہ شیخ محمد نصیب کو سلا دیں اور اگر وہ نہ آ سکیں۔ تو اپنی جماعت کے خاص لوگوں میں سے کسی کو سلا دیں خواہ مرزا محمود بیگ کو سلا دیں۔ بندوبست قابل تسلی ہونا چاہئے۔ باقی سب خیریت ہے۔ چونکہ روز ڈاکٹر [illegible] آتی ہے۔ دوا شروع ہے۔ اور شفاء اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے آمین ثم آمین

والسلام

مرزا غلام احمدؐ از لاہور ۱۳ مئی ۱۹۰۸ء

تاریخ وفات خواب میں دکھائی گئی تھی

میرزا احسام الدین صاحب احمدی اکبر آبادی حال فیض آباد محلہ مغلپورہ بر مکان محمود عالم

سب ایجنٹ لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت اقدس سے ایک مدت تک خلاف رہا۔ مگر میجر ڈوئی کی موت جو ان آنکھوں کے روبرو ہوئی۔ کمترین کی ہدایت کا سبب ہو گئی۔ چنانچہ واپسی پر یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کو ایک عریضہ رجسٹری شدہ ارسال کر کے عرض گزار ہوا کہ حضرت خادم کے گناہ معاف ہونے کی دعا کیجئے۔ ...

... جس کا جواب حضرت اقدس نے دستخط خاص سے دیگر علاوہ چند نصیحتوں کے دعا فرمائی۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ

میری طاقت تمہارے ضعف کو زائل کریگی خادم نے اپنا عقیدہ یکم اپریل ۱۹۰۸ء پرچہ البدر میں شایع کرایا۔ ایک عرصہ ہوا۔ کہ حضور اقدس مغفور کو ایک مکان میں بیٹھے قرآن کی تلاوت کرتے خواب میں دیکھا اور اعلیٰ حضرت کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے دیکھی قَالَ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ۔ میں سمجھا

[illegible] نے جو دیکھا تو وقت تاک [illegible] اُس کے نیچے ۱۳۲۶ کے [illegible]

اس مضمون کو پرچہ مشرق کے اڈیٹر کو لکھ بھیجا چنانچہ اڈیٹر صاحب مشرق نے [illegible] شایع کر دیا تھا۔ بحمد اللہ۔ کہ جس تاریخ کو حضرت نے عالم رؤیا میں تسلیم فرمایا تھا۔ اُس کو آپ نے اپنی اجتہادی قدرت سے اظہار فرمایا۔ خدا جزا اخیر دے"

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ [illegible] روپیہ ہے

الخطبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک معترض کی چند باتوں کا جواب

آپنے حضرت مرزا صاحب کو زیر نظر رکھ کر آپ کی تکذیب کی غرض سے ایک بات دریافت کی ہے۔ جو کہ حقیقت میں ایک اعتراض ہے۔ ہاں آپنے اس کو بصورت سوال میں ادا کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ میں ایک شریع قائم یا زندہ کرنے آیا ہوں۔ تمام ملک کی اصلاح میرا کام ہے۔ نیک و بد اور آئندہ امور سے مجھے اطلاع دیجاتی ہے اور تائید غیبی میرے شامل حال ہے۔ پس کیا یہ شخص نبی ہے یا نہ۔ اگر نہیں تو پھر یہ پہلے مجتہدوں کی مانند ایک شخص ہے جس کے اجتہاد کا انکار موجب کفر نہیں ہے اور نبی ہے تو پھر بعد از نبوت اس کی موجودگی میں اس شرع کا تعطل جائز ہے یا نہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود اور اس کے لاکھوں مرید اس کے ہوتے ہوئے اپنے دنیوی امور کے فیصلہ کا دارومدار کسی دوسری قوم کی عقلی تجاویز پر رکھیں۔ جب وہ ایک گمراہ قوم کے دباؤ کے نیچے ہے تو کیا عقل اس کو مؤید بتائید غیبی تسلیم کر سکتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے تو کیا وہ آئندہ نسلوں کے لئے واجب العمل ہوگی کیا وہ فیصلے حق ہو سکتے ہیں یا ان کا کوئی فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔ کیا پہلے انبیاء کے وقت میں کبھی ایسا ہوا ہے۔

الجواب

واللہ یلہم الحق و الصواب

جب انسان کے دل و دماغ پر کسی چیز کا خیال (دو اور دو چار روٹیاں) کے مشہور مقولہ کی حد تک پہونچ جاتا ہے تو احقاق حق کی راہ سے وہ دور جا پڑتا ہے اور ایسے دور از قیاس اعتراض اس سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تعجب ہوتے ہیں آپکی تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دل بیحد ان روایتوں سے متاثر ہوا ہے جو کہ مہدی کی نسبت آئی ہیں کہ کفار کا دیوں صفایا کریگا۔ اور یہ کریگا اور وہ کریگا حتی کہ مال کی اس قدر کثرت ہو جاویگی کہ کوئی صدقہ قبول نہ کریگا وغیر ذلک۔ تو اس سے متاثر ہو کر پہلے تو اپنے تائید غیبی کے معنے مقرر کر لئے کہ جس سلطنت میں وہ اور ان کے مرید ہوں۔ پہلے اس کی بغاوت کر کے اس کے قواعد مجریہ سے باہر ہو جاویں اور اس کو تباہ کر کے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں اور پھر اس کے بعد شرع خاص ان چند امور کو قرار دیا ہے جو کہ حکومت سے متعلق ہوتے ہیں اور پھر شرع قائم کرنے کو اسبات پر منحصر کیا ہے کہ ان چند امور کو حکام وقت کے دست اقتدار سے چھین کر اپنے تصرف میں لے آوے اور اس طرح تائید غیبی اور اقامت شرع کے مفہوم عام کو اس تخصیص کے شکنجہ میں کھینچا ہے حالانکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ نہ تائید غیبی بغاوت حکومت اور گورنمنٹ کے امور سیاسی اور نظام ملکی سے خارج ہونے پر منحصر ہے اور نہ اقامت شرع کا انحصار ان چند دنیوی اور ملکی امور کو حکومت کے ہاتھ سے لیکر اپنے تصرف میں کرنے پر ہے۔

پھر آپنے اس قدر بھی نہ سوچا کہ کیا جو معنے تائید غیبی کے آپنے کئے ہیں پہلے انبیاء پر ان سے کوئی نقص تو عائد نہیں ہوتا جنکو میں خود مؤید بتائید غیبی تسلیم کرتا ہوں کیا آپکے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ پہلو بچا لیتے کہ جب میں تائید غیبی کیلئے یہ امر ضروری قرار دیتا ہوں کہ غیر اقوام کی حکومت کے اقتدار سے ایسا باہر ہو کہ اس کا اور اس کے مریدوں کا کسی ادنے سے ادنے دنیوی امور میں بھی حکومت کی طرف ہرگز کبھی بھی رجوع نہ ہو تو پھر میں ان انبیاء کی نسبت کیا جواب دونگا جن کو علماء اسلام نے مانا ہے کہ غیر اقوام کے جیل خانہ میں مدت تک قید ہو کر اور احکام تو کیا تبلیغ جیسے اہم فرض کے ادا سے بھی روکے جاتے رہے ہیں یا جنکو غیر اقوام کی طاقت نے قتل کیا ہے اور پھر علماء اسلام کی تحریر کے مطابق ایسے بھی کوئی ایک دو نہیں بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ بعض وقت ایک ہی دن میں بیسیوں بلکہ صدہا قتل کئے گئے ہیں اور جانے دیجیئے حضرت مسیح اور حضرت مسیح کے پیر و مرشد حضرت یحییٰ جن کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی مسیح پر روح القدس اترا تھی ان کے ساتھ کیا ہوا کیا اہل اسلام نے نہیں مانا کہ یحییٰ تو مدت تک قید خانہ میں تبلیغ وغیرہ ایسے سب احکام کی تعمیل و تنفیذ سے بیدر ہے جو کہ حکومت سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بالآخر قتل ہو کر ہمیشہ کیلئے ان کاموں سے سبکدوش ہو گئے اور حضرت مسیح نے تو اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق حد ہی کر دی کیونکہ اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق وہ یہود کے رؤسا اور رومیوں کے حکام کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر حوالات میں ڈالے گئے اور پھر ان کے ڈر سے کہیں بھاگ کر چلے گئے اور دو ہزار سال کے قریب گذر چکا ہے اور وہ زندہ ہیں اور باوجود زندہ ہونے کے نہ مریدوں کی خبر لیتے ہیں اور نہ تبلیغ کرتے ہیں اور باوجود مؤید بتائید غیبی ہونے کے ان مردود و مخذول یہود کے ایسے دم بخود ہوئے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنے پر بھی اپنے فرائض کی خبر تک نہیں لیتے اور پھر کہتے تو یہ ہیں کہ میں توریت قائم کرنے آیا ہوں تو دلالت تو جو کچھ قائم کی اس کا نقشہ تو یہ ہو گیا ہے جو ادنیٰ توانین جب مسیح کے توریت قائم کرنے کا یہ حال دیکھا۔ تو سنئے یہ کہکر کہ (شریعت لعنت ہے اور مسیح اس لعنت سے مخلوق کو چھوڑانے آیا تھا) ساری پر پانی ہی پھیر دیا۔ تو پھر اس سے تعجب نہ آئیگا۔ کہ ایسے نظائر کے قائل مذہب کا ایک متبع چند امور کو حکومت غیر کے ماتحت رکھنے پر ہنوز مجدد دین اور مؤید من اللہ ہونے سے انکار کرے اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت میں جس طرح عبادت کے احکام بیان ہوتے ہیں اسی طرح انتظامی اور دنیوی تنازعات کے فیصلے بھی مذکور ہوتے ہیں لیکن سنت الٰہیہ یہی جاری رہی ہے کہ کبھی تو نبوت اور سلطنت کو جمع کر دیتا ہے اور کبھی ان کو جدا جدا کر دیتا ہے اور جب جدا ہوتی ہے تو بعض وقت سلطنت کے انتظامات و فیصلجات شرعی انتظامات و فیصلجات سے بہت دور ہوتے ہیں۔ تب رعیت کو اپنے دنیوی امور میں سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے خواہ پھر کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا مجدد ہو۔ اس کو اور اس کی جماعت کو اپنے ان دنیوی امور میں (جو کہ سلطنت سے تعلق رکھتے ہیں) سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اگر نبوت کے حالات سے بعد زمانہ کے باعث لوگوں کو غفلت اور لاعلمی ہے تو کتب سابقہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر کتب سابقہ کو تقویم پارینہ خیال کر کے کوئی توجہ نہ کرے۔ تو کم از کم قرآن مجید سے اس کو اس قدر تو پتہ چلیگا۔ کہ بعض انبیاء کو حکام کے باعث کیا کیا رکاوٹیں پیش آئیں۔ حتے کہ بعض کے لئے وہ رکاوٹیں اس قدر ممتد ہوئیں۔ کہ ان کے چلے جانے کے بعد بھی بڑے بڑے عرصہ دراز تک وہ قائم رہی ہیں۔ لیکن تجدید دین تو وہ چیز ہے۔ جو کہ نبی کریم کی خبر کے مطابق ہر ایک صدی کے سر پر ہوتی ہے پس مجددین ہی کے حال پر غور کر لیویں کہ کیا جس قدر مجددین اسلام اس وقت تک آ چکے ہیں۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہوتے رہے ہیں یا ان کو شاہان وقت کی طرف سے کبھی اپنے کاموں میں رکاوٹیں نہیں پیش آئیں یا ان کے دنیوی امور بادشاہوں کے قوانین و آرا پر کبھی فیصل نہیں ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین سارے کا سارا نہیں بگڑ جاتا۔ چند نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو مسائل میں ناسمجھی واقع ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں میں قوت ایمانی کمزور یا مفقود ہو جاتی ہے تب خداوند کریم مجدد کو مبعوث فرماتا ہے تب وہ خدا تعالےٰ کے حکم سے ان مسائل کی اصل حقیقت دنیا پر ظاہر کرتا ہے دنیا اس پر اس کی سخت مخالفت کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی بات کو کوئی نہ مانے لیکن خداوند کریم اس کی خاص تائید اور نصرت کرتا ہے یہاں تک کہ جب خداوند کریم

چاہتا ہے اس قدر سعید لوگ اس کی باتوں کو قبول کرکے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تب نشانات و کرامات اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف اور اس کی خداداد قوت قدسیہ کے پاک اثر سے ان کا بقدر حیثیت تزکیہ ہو جاتا ہے اور ان کو ایمان کامل نصیب ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کام ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں چلا جاتا ہے اور جو تخم ریزی وہ کر گیا ہوتا ہے۔ وہ اس کی تیار کردہ جماعت کے ہاتھ سے اس حد تک نشو و نما پاتی ہے۔ جو عند اللہ مقدر ہوتی ہے ان اس میں بھی شک نہیں۔ کہ خداوند کریم نے ان کی کامیابی کا درجہ اور طریق مختلف رکھا ہوا ہوتا ہے لیکن جو ہو جس طرح مسیح جیسا عظیم الشان نبی جب اٹھا ہے تو بہت مختصر اور کمزور سی جماعت بنا کر ایسے وقت میں چلا گیا۔ جو کہ بظاہر ایک ناکامی نظر آتی تھی۔ اور جو سلطنت وغیرہ کی امیدیں کی جاتی تھیں وہ کچھ بھی نہ ہوئیں۔ پر آخر ان کے جانے کے بعد اس کمزور اور قلیل جماعت وہ کچھ کیا۔ کہ بالآخر وہ سلطنت بھی عیسوی ہو گئی۔ کہ جس کے ایک افسر نے انکو صلیب پر قتل کر دینے کا حکم دیا تھا پس جب وہ صلیب دینے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے اور جماعت کے لوگ سلطنت کے خوف سے عجیب لاتعلقی ظاہر کر رہے تھے اس وقت آپ کے ہمرنگ سے ہمیال لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ جو تورات قائم کرنے اور اسرائیلی سلطنت کو بحال کرنے اور خود تخت پر بیٹھنے اور ۱۲ حواریوں کو ۱۲ تخت دینے آئے ہیں کہ خود بے بس اور بے دین حکام کے قبضہ میں گرفتار ہیں وغیر ذلک۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کا زمانہ آکر اس کی تصدیق ہوئی بلکہ بعض وقت شارع نبی کو بھی ایسے مشکلات پیش آتے ہیں۔ کہ بعض احکام پر بعض وقت عمل نہیں کر سکتا یا بعض پر عمل کرنے کا اس کو ساری عمر میں موقع نہیں ملتا۔ مثلاً حضرت موسےٰ کو دیکھیں جب فرعون کے ماتحت تھے تو بہت سے حدود وغیرہ احکام کے جاری کرنیکی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر جب اس کے قبضہ سے آزاد ہوئے۔ تو باوجودیکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ارض مقدسہ ہم نے تمکو دیدی ہے اور پھر اس ملک کے متعلق بہت سے احکام خداوند کریم نے ان پر نازل فرمائے تھے جن میں حضرت موسیٰ کو خطاب کرکے فرمایا تھا۔ کہ اس وقت تم نے یہ کرنا وہ کرنا۔ پر قرآن مجید گواہ ہے اور کتب سابقہ اس کے موید ہیں کہ حضرت موسیٰ نہ ارض مقدسہ میں داخل ہوئے اور نہ ان احکام پر عمل کر سکے۔ جو کہ ارض مقدسہ کی نسبت انکو دئے گئے تھے۔ پر آپکو پھر بھی مسیح ناصری کے حالات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ کیونکہ جس پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ اس کو مسیح اسی کے ہمرنگ ہونے کے باعث کہا گیا ہے پس ضروری تھا کہ تبلیغ کے متعلق اور اعتراضات وغیرہ کے متعلق یہ اس کے ہمرنگ ہوں۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت مسیح ناصری کی نسبت شاہزادہ اور اسرائیل کا تخت قائم کرنیوالا ہونا خدا کی وحی کی بنا پر مشہور تھا اور جب وہ آئے تو ان کے وقت میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں وہ خود بھی اسی سلطنت کے ماتحت رہتے جس سے یہود کو چھوٹنا تھا پس یہود کا ایک یہ بھی اعتراض تھا جیسا کہ دوسرا زبردست اعتراض ان کا یہ بھی تھا۔ کہ کتب سابقہ میں صاف لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس نبی جو کہ زندہ آسمان پر گیا ہوا ہے دوبارہ زمین پر نازل ہوگا اور وہ نہیں آیا۔ پہلے اعتراض کا جواب تو مسیح نے بذات خود یہ دیا تھا کہ الیاس آگیا ہے اور وہ یہی ہے زکریا کا بیٹا ہے یعنی الیاس کا مثیل مراد تھا۔ پر یہود نے اس جواب پر ہنسی کی اور پہلے سے زیادہ جوش میں آئے کہ کتاب اللہ کی تاویلیں کرتا ہے اور دوسرے کا جواب مسیح نے یہ دیا۔ کہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جس کے واقعہ نے یہ معنے بتائے۔ کہ مسیح خود بادشاہ پر آخر ایک وقت آئیگا۔ کہ مسیحیوں کی سلطنت ہوگی اور حواریوں نے بھی یہ جواب دیا۔ لیکن یہود نے اس پر بھی ہنسی کی اور کہا کہ تاویلیں کرتے ہیں۔ پر آخر وہ یعنی مسیح ہی تسلیم ہوا۔ اور سلطنت بھی ہوئی۔ کہ بادشاہ اور سلطنت کے اکثر اراکین اور لوگ مسیحی ہو گئے۔ اور اب تک مسیحی سلطنتیں بڑی شان و شوکت سے موجود ہیں۔ اور جس طرح مسیح کو خدائے عالم الغیب نے خبر دی تھی۔ کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ (یعنی تجھے نہیں بلکہ تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غالب اور حاکم رکھوں گا۔ اب تک ایسا ہی کرکے مسیح کی صداقت کی شہادت دی ہے۔

تو اسی طرح محمدی مسیح کی نسبت بھی ایک تو یہ مشہور ہوا کہ وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے ہی اتریگا۔ دوم یہ کہ وہ آکر کفار کو قتل کرے گا اور اسلام پھیلائیگا اور عظیم الشان بادشاہ ہوگا۔ لہذا جب وہ آیا تو اس پر بھی یہی بڑے دو اعتراض کئے گئے۔ کہ آسمانی آمد کہاں ہے اور پھر وہ عظیم الشان بادشاہت کہاں ہے تو اس نے مسیح کے یحییٰ والے جواب اور قرآن و حدیث اور سنت اللہ سے ثابت کیا۔ کہ آسمان پر دنیوی زندگی کے ساتھ نہ کوئی جا سکتا ہے نہ آسکتا ہے اور کہا خدا نے پہلے مسیح کی طرح مجھے بھی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ فرمایا ہے۔ یعنی میں خود تو مسیح کی طرح غربت اور مسکنت کے ساتھ زندگی بسر کر دونگا ہاں نزدیک ہی وہ وقت آتا ہے۔ کہ مسیح کی طرح بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور میرے اتباع قیامت تک میرے مخالفین پر غالب رہیں گے پر ان دونوں جوابات پر اسی طرح سے اہل کتاب نے ہنسی کی جس طرح کہ یہود سے دونوں جوابوں پر ہنسی کی گئی تھی لیکن جس طرح خدا نے وہاں یہ سب کچھ کر دکھایا ویسی یہاں پر بھی ضرور ہی کر دکھائیگا۔ بالآخر میں آپکو نصیحت کرتا ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ دل سے اور علی البصیرت کرتا ہوں ہم لوگ نادان نہیں خود غرض نہیں۔ فریب اور فریبی کے ہرگز محتاج نہیں اور ہم اپنی عزت اور دوستوں رشتوں اور جھوٹا اپنے ایمانوں کے ہرگز ہرگز دشمن نہیں اور نہ ہم لوگوں نے اپنے وطنوں اور روزگاروں سے بڑھکر یہاں پر کسی شئے کو دیکھا تھا اور نہ ہمنے دھوکا کھایا ہے۔ قرآن و حدیث سے خوب واقف ہیں۔ زمانہ کی حالت کو خوب جانتے ہیں اور خدا کے فضل سے پھر مردم شناس اور عاقبت اندیش ہیں۔ واللہ باللہ ثم تاللہ کہ پھر ہم نے بڑا تجربہ کیا اور سالہا سال کیا۔ پر مرزا صاحب کو کتاب اللہ سنت اللہ۔ سنت الانبیاء اور احادیث نبویہ کے مطابق ہم نے راستباز۔ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی غلام۔ اور آپ کے دین کا سچا عاشق اور وفادار خادم پایا ہے۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ خدا سے ڈریں اور دل کو حب و بغض سے خالی کرکے اور خدا سے معافی مانگ کر اور لاحول اور درود شریف اور الحمد للہ پڑھکر بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کریں کہ اس بارہ میں جو حق ہے وہ آپ پر کھولدے ایک عرصہ تک یہ دعا کرتے رہیں اگر نماز میں اپنی زبان میں کریں تو بہت عمدہ ہے صلحاء کا یہ متفق علیہ طریق ہے حق و باطل کا اسی کو علم ہے اور ہم بھی اسی کے عاجز بندے ہیں اور وہی معرف القلوب اور غفار الذنوب اور ارحم الراحمین ہے اس کا وعدہ ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ فقط والسلام

حررہ۔ محمد سرور احمدی بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام

مساجد احمدیہ کس طرح بن سکتی ہیں؟

پنجاب کے اکثر شہروں میں جہاں برادران احمدیہ کثرت سے ہیں ہر جگہ ایک دو مساجد اپنی احمدیوں کے قبضہ میں ہیں جہاں مخالف کسی قسم کا شر و فساد نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں ایسی مسجد نہ ہو سکے اور غیر احمدی شریر لوگ اپنی مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیں وہاں احمدیوں کو چاہیئے کہ اپنی مسجدیں بنا لیں۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ کوئی ایک مخلص اپنے مکان کے کل یا کسی حصہ کو اس امر کے واسطے وقف کر دے اور باقی دوست کچھ چندہ کر کے اس میں منارہ تعمیر کر [illegible] اپنی مسجد بنا لیں۔ کوئی بہت زیبائش آرائش کی ضرورت نہیں۔ مسجد کی زینت تو پاک دل نمازیوں کے ساتھ ہے۔ یہی سنت اصحاب کی ہے۔ الحمد للہ کہ ہماری جماعت میں اس کے نمونے قائم ہو چکے ہیں۔ بنگالہ میں ایک دوست نے اپنا مکان وقف کر دیا تھا۔ ایسا ہی سورجگڈھ سے خبر آئی ہے جس کی تفصیل ذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کے اموال اور جائیداد میں برکت دے۔ قیامت تک ان کے واسطے یہ ثواب جاری رہے گا۔ ایڈیٹر

خدا سچے کا حامی اور مددگار ہوا کرتا ہے۔ خدا نے جب چاہا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشن کی اشاعت اس گاؤں میں ہو اور اس سلسلہ کے مخالفین جو اس کے معدوم کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں ان کے منصوبوں کو روکا جائے اور تکفیر اور فتویٰ تکفیر کی ناکامی ہر ایک اہل بصیرت کی نگاہ میں روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ تو اس گاؤں میں ابتداءً یوں ہوا کہ محلہ جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ ضلع مونگیر میں ایک نشست گاہ کمرہ مگر ہر صورت میں مضبوط بنایا ہوا جناب شیخ عبدالواحد صاحب ڈاکٹر مرحوم (خدا ان کو جنت نصیب کرے) کا تھا۔ بتاریخ ۲۲ ماہ رمضان المبارک [illegible] کو اخویم جناب حکیم محمد حسن صاحب [illegible] و شیخ عبدالرحمن صاحب بہاری گدام دار چرمیہ و نیز کل احباب احمدی بلوگ ساکنان چک مسکن و غیرہ جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ نے منشی سید [illegible] صاحب مختار احمدی سورجگڈھ کو اس بات پر مجبور کیا کہ نشست گاہ مذکور کو واسطے مسجد بنانے کے [illegible] مختار صاحب موصوف نے منظور کیا۔ اور فوراً واسطے مرمت نشست گاہ کے کچھ روپیہ چندہ ہوا۔ اور [illegible] کروا کے اور مرمت مکان [illegible] مسجد [illegible] تیار کیا تھا۔ ایک بار مخالفت کی گرم بازاری [illegible] اس طرح سے ہوئی کہ قاضی سید حفیظ الرحیم صاحب [illegible] مسجد کے بار بار [illegible] فرماتے کہ مسجد [illegible] باؤ۔ ورنہ نار جہنم میں جاؤ گے [illegible] مسجد علی کریم صاحب احمدی کے ساتھ بڑی کوشش کی گئی کہ جس [illegible] مسجد احمدیہ میں نماز نہ پڑھیں اور شیخ اسرائیل کو [illegible] زندہ طبق چہارم پر مان لیں اور [illegible] کے عہدہ کلاکنگ بنچ سے اپنے آپ کو برخواست [illegible] کر لیں اور اس عاجز پر اس درجہ کفر کا فتویٰ [illegible] لگا ہوا منسوب چھوڑ دیا جائیگا اور مختار صاحب موصوف کو اس طور سے ڈرایا گیا کہ اگر وہ اپنے عقیدہ سے توبہ نہ کریں تو اُن کا دس بیگھا گر واقع محلہ چک مسکن جس پر وہ بحیثیت رعیت عرصہ چالیس برس سے قابض ہیں۔ چھین لیا جائیگا اور جناب حکیم محمد حسین صاحب نابینا شیخپورہ کے بارے میں یہ حکم صادر ہوا کہ اگر یہ اپنے بد عقیدہ سے توبہ نہ کریں گے۔ تو ان کا نکاح باطل ہو جائیگا اور دوسری مخالفت اس طرح سے ہوئی۔ کہ تاریخ ۲۹ ماہ رمضان کی شب کو اخویم جناب سید ارادت حسین صاحب اور شیخ عبدالرحمن صاحب و نعیم الدین صاحب کے ایک ایک پیر کا جوتہ (مسجد احمدیہ جب لوگ نماز عشا میں مشغول تھے) چوری گیا۔ خیر ہم لوگوں نے صبر کیا۔ شیخ عبدالرحمن صاحب گدام دار چرمیہ کے بارے میں یہ حکم صادر پایا کہ گدام چرمیہ کا اُن کے اٹھا دیا جائیگا اور صحن مسجد واقع محلہ چک مسکن میں عید کے ایک روز قبل یہ حکم صادر پایا کہ ان میں سے جن کی بی بی قادیانی نہیں ہے اُن کا نکاح فسخ ہو گیا اور نیز یہ کہ ان کا مردہ قادیان میں دفن نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ ان سے میل ملاپ رکھنا منع۔ ان کے ساتھ آمد و رفت ترک کرنا داخل حسنات ہے۔ ان کو سلام علیک نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کی عیادت کرنا اور ان کے شادی و غم میں شریک ہونا اوّل درجہ کا کفر ہے۔ مگر یہ سب باتیں احمدی احباب کے دلوں پر کوئی رعب نہ ڈال سکیں۔ یہاں تک کہ بروز عید الفطر تخمیناً پچیس ۲۵ آدمی کی جماعت سے نماز مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی اور مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکل افیسر اور سید ارادت حسین صاحب زمیندار کی تحریک اور مخلصانہ جوش سے مبلغ پچاس روپیہ چندہ واسطے تیاری چار دیواری کے و دیگر ضروریات مسجد کے جمع کرا دیا۔ خیر! بعد عید الفطر کے اب ذرا حالت مخالفت کی سنئے۔ سکنائے چک مسکن کی طرف سے سرکار میں درخواست افسر اعلیٰ کے پاس بایں مضمون بھیجی گئی کہ شیخ عبدالرحمن کے گدام میں چمڑہ بدبو کرتا ہے جو پبلک کے [illegible] پھیلنے کا موجب ہے۔ اس لئے گدام مذکور اٹھا دیا جائیگا اور یہاں کے اسپتال کے جناب ڈاکٹر صاحب نے بھی رپورٹ کر دی۔ خیر مدعا علیہ شیخ عبدالرحمن صاحب نے نوٹس زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری پانے پر دکھلایا کہ مقدمہ مذہبی مخالفت کی وجہ سے چلا ہے۔ [illegible] جیوری تجویز کیا جائے۔ [illegible] شاہ [illegible] صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ [illegible] پانچ شخص کو مقرر کیا تین شخص مدعی کی جانب سے اور دو مدعا علیہ کی طرف سے تاریخ کے روز مولوی نصیر الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بوجہ اس کے کہ ان کو نوٹس نہیں ملی تھی۔ جیوری میں شریک نہیں ہوئے۔ مدعا علیہ نے شاہ [illegible] احمد کے پاس درخواست مہلت کے لئے دی۔ شاہ صاحب مذکور نے درخواست کو نہیں لیا اور فرمایا کہ مجھے حق نہیں ہے۔ مدعا علیہ نے گواہان کو واسطے اظہار کے پیش کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ گواہان کے اظہار لینے ہمارا کام نہیں ہے اور اس کے بعد اسپتال سرکاری میں تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ڈاکٹر وارث امام صاحب تشریف فرما تھے۔ مدعا علیہ نے صاحبان جیوری سے یہ عرض کی کہ یہ گدام ہمارا اس جگہ تیرہ چودہ برس سے اس جگہ پر ہے۔ ان شاہ صاحب مذکور نے فرمایا کہ جب تم نے تیرہ چودہ سو برس کا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے میں کیا حرج ہے۔ خیر اس کے بعد جناب شاہ صاحب تشریف لے گئے اور باقی جیوریوں کو یہ فرما گئے۔ ہم رپورٹ لکھ کر رکھیں گے۔ آپ لوگ آ کر دستخط کر دیجئیگا۔ اس کے بعد ہر طرف سے مبارکبادی کی دھوم صاحبان چک مسکن کی آپس میں ہونے لگی۔ قاضی سید حفیظ الرحیم جو اس معاملہ میں بہت کوشاں تھے کہ جس میں گدام اُٹھ جائے۔ فرمانے لگے دیکھا حق یوں غالب آتا ہے۔ اور محمد عبدالرزاق مختار اپنی زبان ندرت بیان سے یوں ارشاد فرمانے لگے۔ کہ اب بھی کچھ نہیں

بگڑا ہے۔ عبد الرحمان اپنے بدعقیدہ سے توبہ کرے یا مبلغ پچاس روپیہ بطور جزیہ ہم لوگوں کو دیں۔ تب یہ گدام رہ جائیگا اور جناب قاضی سید مظہر عالم صاحب (جو اس عاجز کے والد بزرگ ہیں) یوں فرمانے لگے۔ کہ اب آپ مردگھٹی (یعنی جہاں مردہ جلتا ہے) میں جگہ واسطے گدام کے تجویز کیجئے۔ بیچارہ عبد الرحمان مدعا علیہ ان سب باتوں کو سنتا اور صبر کرتا رہا اور منوگھیر جا کر حضور جناب شاہ چرن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کے یہ درخواست دی گئی۔ کہ جوری سے کل حاضر نہیں۔ اس لئے مہلت نہیں دی گئی گواہ نہیں لیا گیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ تیرہ چودہ سو برس کا جب مذہب بدل دیا۔ تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے میں کیا حرج ہے اور بھوپال چندر وکیل و بابو دیو کی نندن صاحب مختار منجانب مدعا علیہ بحث کیا۔ روشن دماغ مجسٹریٹ نے شاہ احمد صاحب کا ریپورٹ کو دیکھ کر یہ حکم صادر فرمایا۔ کہ یہ کل کارروائی ناقابل التفات ہے۔ دوسرا جوری پھر سے مقرر کیا جائے اور مولوی نصیر الدین صاحب موصوف و بابو ... صاحب (آنریری مجسٹریٹ) و بابو ... صاحب انسپکٹر تھانہ سورجگڈھ و موڈلی ساہ ساکن ... و منشی ... ملازم شاہ مسمی احمد ... جوری مقرر ہوئے۔ تاریخ مقررکردہ کو جوری لوگ گدام پر تشریف لائے اور چونکہ گدام کی جانب پچھم چند ہندو جاجات وغیرہ کا مکان ہے جن کو قاضی حفیظ الرحیم صاحب بحیثیت زمینداری اپنے اون لوگوں کو حق بات کہنے سے روکتے تھے مگر اس تاریخ کے آنے کے قبل پانچ روز قاضی صاحب مذکور معہ دو پسر اپنے و ایک برادر اپنے بعارضہ طاعون کے رخصت ہو گئے تھے اس لئے اون سب لوگوں نے جن کا مکان گدام کے قریب تھا۔ بلاخوف و دہشت حق بات کہدی کہ گدام سے ہم لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہے اور مقدمہ مذہبی عداوت کی وجہ سے چلایا گیا ہے۔ گدام نہیں اٹھنا چاہیئے۔ جناب شاہ چرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ کے یہاں جوری کی رپورٹ کی مخالفت میں ہم بابو وکیل و دیگر مختاروں نے از جانب مدعی بہت بحث کی مگر جناب شاہ چرن صاحب موصوف نے رائے جوری کی بحال رکھی۔ العاقبۃ للمتقین۔ فقط

منظور عالم عرف نسیم احمد احمدی از سورجگڈھ منوگھیر

عظیم الشان تصادم ریلوے کے عبرتناک واقعہ کے چشم دید حالات

قبل اس واقعہ کے لکھنے کے میں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس واقع کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس واقعہ سے نصیحت پکڑیں اور عبرت حاصل کریں اور استغفار اور دعاؤں میں کثرت کریں کیونکہ یہ تصادم اپنی نوعیت میں بالکل نیا ہے اور ہندوستان میں کیا بلکہ ممالک غیر میں بھی میرے خیال میں ایسا سننے میں نہیں آیا۔ اللہ تعالی ہر مومن کو محفوظ رکھے آمین اس تصادم کے واقعات کم و بیش جملہ اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں اور بجز خاص خاص باتوں کے واقعات صحیح شائع ہوئے ہیں لیکن مجھ کو حسن اتفاق سے اس موقع کے قریب تحقیقات کا کافی ذریعہ میسر آگیا تھا۔ اس واسطے مفصل کیفیت نظر ناظرین کرتا ہوں۔

۲۔ مئی ۱۹۱۰ء کی صبح کے دن ۸ بجے کے ۵۰ منٹ پر یہ تصادم ٹرین ۲۶ و ۲۳ اودھ روہیل کھنڈ ریلوے میں قریب غازی آباد کے واقع ہوا۔ حادثہ کیا تھا حقیقت میں غضب الہی تھا اور بالکل قیامت کا نمونہ تھا جن اشخاص نے بچشم خود اسکو دیکھا ہے وہ اسی وقت ذکر کرتے ہوئے کانپ اٹھتے ہیں۔ ہر دو ٹرین مسافروں سے بھری ہوئی تھیں۔ ایک بارات میں مراد آباد سے ۱۸ مسافر اور ایک لڑکا جس کا نصف ٹکٹ تھا سوار ریلوے تھے دوسری بارات میں ۱۲ مسافر مسوری اسٹیشن سے سوار ہوئے تھے۔ تصادم ایسا شدید واقع ہوا۔ کہ ایک ٹرین کا انجن معہ چند گاڑیوں کے دوسری ٹرین کے اوپر چڑھ گیا اور اس پر نیا تماشہ یہ ہوا۔ کہ گیس کی گاڑی جو اس انجن کے ساتھ تھی وہ پھٹ گئی اور باولر بھی پھٹ گئے بس پھر کیا تھا آگ نے اپنا کام شروع کر دیا۔ جو غریب مسافر کچھ زخمی تھے اور گاڑیوں کے نیچے دبے ہوئے پڑے تھے اور اگر آگ نہ لگتی۔ تو شاید اون کو مدد مل سکتی تھی اور ان کی جانیں بچالی جاتیں مگر آگ کیا تھی۔ قہر الہی تھی۔ زخمی چلاتے تھے کہ کوئی ان کی مدد کو پہونچے اور اون کو نکالے لیکن آگ مانع آتی تھی اس موقع پر دو واقع قابل خاص طور پر ذکر کرنے کے ہیں ایک شخص کا لڑکا گاڑی کے اندر تھا۔ باپ نہ معلوم کس طرح باہر گاڑی کے بچکر آگیا تھا۔ جس گاڑی میں لڑکا تھا اس میں آگ لگی ہوئی تھی۔ بیٹا زندہ تھا اور مدد کا طالب چیخ چیخ کر مدد مانگتا تھا۔ باپ مارے محبت کے چاہتا تھا کہ آگ میں کود جاوے مگر اور لوگوں نے ہاتھ پکڑ لیا۔ کہ بیوقوف وہ تو بچ نہیں سکتا ہے تو بھی اس کے ساتھ جلیگا آخر یہ کہ بیٹا زندہ آگ میں جلیگا۔ ایک شخص کا بھائی حقیقی گاڑی کے نیچے دبا ہوا تھا۔ نصف دھڑ دب گیا تھا اور نصف اوپر کا دھڑ سالم تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کامل چلاتا رہا کہ کوئی اس کو بچاوے اس کے بڑے بھائی نے دو ہزار روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا مگر کوئی شخص نہ بچا سکا۔ آخر بڑے بھائی کے سامنے آگ میں جلتا ہوا راکھ ہو گیا بڑے ... ہے عجیب نظارہ تھا کوئی آگ میں جل رہا ہے کوئی زخمی ... ہے کسی کا ہاتھ کہیں کٹا ہوا الگ رہا ہے کسی کی کھوپری پھٹ گئی ہے مغز نکل آیا ہے کوئی کسی حالت میں کوئی کسی حالت میں۔ غرض ایک کو ایک کی خبر نہ تھی اللہ تعالی رحم کرے اور ہر مومن کو اس موت سے بچائے۔

بہت سی نعشیں جلی ہوئی برآمد ہوئیں جو جلکر شل کھنگر کے ہو گئیں تھیں۔ اور کچھ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ کہ مسلمان کی نعش ہے۔ یا ہندو کی ہے۔ اور جو جل کر راکھ ہو گئیں اون کا پتہ ہی نہیں کہ کس قدر تھیں۔ بہر حال اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ کل کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آگ اس قدر تیز تھی۔ کہ روپیہ اور اشرفی جو جلے ہوئے برآمد ہوئے ہیں۔ وہ بھی جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ دیکھنے میں صورت روپیہ کی موجود ہے۔ لیکن ہاتھ لگانے سے راکھ ہے۔ مثل کشتہ ہے۔ اسباب مثل زیور صندوق برتن پارچہ جات روپیہ اشرفی بکثرت پولیس کے قبضہ میں موجود ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ نے جا بجا اشتہار دیا ہے اور پولیس کے نام احکام جاری کئے ہیں۔ وہ ٹھیک ٹھیک پتہ و سکونت اون لوگوں کی دریافت کر کے اطلاع دے۔ جو اس حادثہ میں ہر دو ٹرین میں سوار تھے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ کی کوشش حقیقت میں بیحد قابل تعریف ہے ... نے اس واقع کے اصلی واقعات کو ریلوے کمیٹی کو شائع کرنے پر مجبور کیا۔ اگر صاحب موصوف اس بات میں کوشش نہ فرماتے۔ تو شاید ملازمان ریلوے کیا کچھ ظاہر کرتے۔ فقط۔ والسلام

الراقم

ایک واقفکار

گذارش

خط و کتابت کرتے وقت جوابی کارڈ معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور جن کے ذمہ بقایا ہے وہ جلد ادا فرماویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مرزا صاحب کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق ہوئی

شیخ الاسلام شارح بخاری باب نزول عیسٰی بن مریم علیہا السلام میں لکھا ہے۔
"مدت اقامت عیسٰی بر زمین بعد از نزول ہشت سال است در حدیث ابن عمر نزد مسلم یا نوزدہ سال یا چہل سال یا چہل و پنج سال"۔

اگر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود تسلیم کریں۔ تو ان احادیث میں باہم تطبیق بھی ہو سکتی ہے ورنہ بصورت عدم تسلیم نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑیگا۔ کیونکہ ہمارے مخالفین کا نزولِ مسیح تو چالیس سال بعد نزول کے دنیا میں ٹھہرے گا۔ اس حالت میں سات آٹھ سال کی روایت غلط نکلیں۔ اس لئے صحیح مطلب ان حدیثوں کا یہ ہے جس کو حضرت مرزا صاحب کی وفات نے ظاہر کیا ہے۔ یعنے بحکم حدیث یضع الحرب کے جس کو بخاری نے روایت کیا مسیح موعود نے سیفی جہاد کو موقوف کر دیا ایسا ہی صحیح مسلم میں ہے۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم (آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں حجت و دلیل اس پر غالب آؤں گا۔ اور شارح نے حدیث یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ای مبطل دین النصرانیۃ بالحجج والبراہین قال الطیبی وغیرہ (مسیح موعود دین نصاری کو حجت اور براہین سے باطل کریگا) آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ میں غلبہ دلائل ہی سے لکھا ہے اس واسطے حضرت مرزا صاحب (اللہ تعالیٰ کی آپ پر ہزار ہزار رحمت ہو) دلائل و براہین کے رو سے دین کے بادشاہ تھے اور اُنہوں نے بموجب آیت لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ (تاکہ ہلاک ہووے وہ شخص کہ ہلاک ہوا دلیل و حجت سے اور زندہ ہووے وہ شخص کہ زندہ ہوا حجت سے) تمام ادیان باطلہ کو ہلاک کر دیا اور مغربی دنیا میں جہاں صلیب پرستی اور شرک کا زور تھا اور اس ظلم کے سبب ان الشرک لظلم عظیم لوگ عدل و انصاف توحید کے محتاج تھے۔ اپنے سلسلہ میں افواج اسلام کو روانہ فرمایا یعنی رسالہ ریویو جاری ہوا۔ اور اپنی ہفت سالہ سلطنت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا یہ ہے مطلب حدیث یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملک سبع سنین رواہ ابوداؤد کا۔

اور ۱۸۸۹ء میں حضرت اقدس نے بیعت کا اشتہار دیا اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی بھرتی شروع کی جس کو آج اُنیس سال گذر گئے اور مدت الہام کی قریب چالیس سال کے ہے دیکھو الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کو۔ یہ ہے مطلب حدیث ابن عمر کا جو الم تر کی اور شارح بخاری نے جس کا حوالہ دیا۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ ایک جھوٹے شخص کی بعثت و عملت میں اسقدر حدیثوں کا اتفاق ہو سکتا ہے فتدبروا یا اولی الابصار۔

(۲) بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب میں طواف کر رہا ہوں میں کعبۃ اللہ کا پس یکایک ایک آدمی گندمی رنگ سیدھے بال والا ہے کہ گویا سر سے پانی ٹپک رہا ہے "قلت من ھذا قالوا ابن مریم"
اس حدیث میں دو دلیلیں ہیں جن سے حضرت اقدس کا مسیح موعود ہونا ثابت ہے دلیل اوّل تو ظاہر ہے کہ حضور کا رنگ گندمی تھا اور بال سیدھے۔ دلیل دوم ان حروف کے اعداد میں چنانچہ قلت من ھذا ہ۱۳۲۶ میں حضرت اقدس کا سال وصال بتایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں اس مشاہدہ کو بیان فرمایا کہ ۱۳۲۶ھ میں جب فرشتے اس شخص کو ساتھ لیکر آسمان پر میری ملاقات کرینگے تو میں فرشتوں سے پوچھونگا کہ یہ کون ہے جیسا کہ معراج کی رات کو مشاہدہ انبیا پر آپ نے جبرئیل سے استفسار فرمایا تب وہ جواب دیں گے۔ کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔
اور اگر اس سارے جملے یعنے قلت من ھذا قالوا ابن مریم کے اعداد جمع کریں تو ۱۸۰۶ ہوتے ہیں جس میں اُن لوگوں کو جو الفاظ پرست نہیں بلکہ معنوں اور حقیقت پر نگاہ رکھتے ہیں سمجھایا گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طواف کعبہ میں دیکھا وہ مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود ہے کیونکہ اس جملہ کے اعداد بھی ۱۸۰۶ ہیں۔ پس ہمارے معترضین و مخالفین کو چاہئے کہ وہ اپنی موت کو یاد کر کے احادیث مندرجہ بالا کے مطالب و معانی پر غور کریں جب کھل گئی سچائی تو پھر اُس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

یہاں اس امر کا بھی بیان کر دینا بے محل نہیں کہ بعض وقت شیطان الٰہی کلام سے ایک آدھ خبر اڑا کر اپنے دوستوں میں چند یوم عزت حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کسی بے دین مرتد نے وفات مسیح کی خبر اڑا لی ہو۔ مگر آخر کار ناکامی کا شعلہ اس کے پیچھے پڑتا ہے اور اس کو آسمان عزت سے نہایت ذلت کے ساتھ تحت الثریٰ میں گرایا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد جعلنا فی السماء بروجاً و زیّنّٰھا للناظرین وحفظنٰھا من کل شیطان رجیم۔ الا من استرق

رباعیات ثاقب

۱
احمدؑ پہ جٹے ہیں مرزائی ہو کر
اللہ کے نام کے فدائی ہو کر
ثاقب کی دعا ہے یہ خدا سے ہر دم
دُنیا میں رہیں دین کے بھائی ہو کر

۲
مہدی آئے غلام احمدؐ ہو کر
دُنیا کے لئے تیغ مہنّد ہو کر
احمدؐ کا سلام اُن کو ثاقب پہونچاؤ
آئے ہیں جو احمدؐ و محمدؐ ہو کر

۳
اسلام کا باغ سبز و شاداب ہے
ہر چشمہ فیض حق سے سیراب رہے
احمدؐ کو ہے یہ فیض جہاں میں تادیر
یہ مرکز دین خطہ پنجاب رہے

۴
صد شکر کہ اسلام کا رہبر آیا
مہدی زماں ظلّ پیمبر آیا
پہنے ہوئے زرد چادروں کو عیسیٰ
کندھوں پہ فرشتوں کے اُتر آیا

رباعیات نعتیہ

۱
انسان کی سرشت میں خطاکاری ہے
بیچارے کی فطرت میں گنہگاری ہے
پیچھا نہیں چھوڑتے خطا و نسیان
کیا کہئے عجب طرح کی لاچاری ہے

۲
اے رب تو نوازے گنہگاروں کو
اپنے بندوں کو اور بیچاروں کو
لے جلد چھپا چادر ستاری میں
ناکاروں کو اور سخت سیہ کاروں کو

۳
تو بند کرے جو آب و دانہ اُن کا
ہو جائے مخالف اک زمانہ اُن کا
بندوں کو جو تو اٹھا دے اپنے در سے
جائیں وہ کہاں کہاں ٹھکانا اُن کا

۴
ہے دارو ئے صد درد محبت تیری
ہے مرہم ہر زخم عنایت تیری
ثاقب کو بھروسہ ہے تری رحمت کا
غالب ہے تیرے غضب پہ رحمت تیری

نظم

خطاب بہ دزد

اے دُزد دیکھ۔ دیکھ رہا ہے خدا تجھے
چوری او ر اُس کے سامنے کیا ہو گیا تجھے
تونے پرایا مال چرایا غضب کیا
از حد بُرا کیا یہ خلاف ادب کیا
تھوڑے سے مال پر تری نیت لپک گئی
حلوائے تر پہ رال طمع کی ٹپک گئی
بیدار ہے خدائے جہاں کچھ تو دل میں ڈر
مانا کہ سو رہے ہیں جہان والے بے خبر
اندھیر ہے کہ تجھکو خدا سوجھتا نہیں
شب کو تجھے بدی کے سوا سوجھتا نہیں
اے دزد ہوشیار ہے اور بہلا ہے تو
ہشیاریوں کے نشہ میں بیخود ہوا ہے تو
اس بیخودی کو چھوڑ ذرا ہوش میں تو آ
کیا کر رہا ہے کچھ تو سمجھ بندۂ خدا

وہ آئے وہ چلے آگئے اب بہر جستجو
کیوں کانپتا ہے بھول گئی تیری ساری کیوں
کیوں دم خفا ہے اور نکلنے کو جان تری
* ؟ اس بازپرس کا تجھے کچھ بھی یقین نہ تھا
سیماب وار تجھ کو کہیں بھی نہ تھا قرار
تو نے جو زہر مار کئے لقمہ ہائے تر
کھایا پیا وہ سارا اُگلنا پڑا اب تجھے

لُٹیا اُٹھا کے بھاگ چلا ہے اگرچہ تو
یہ دل میں اب کھٹکنے لگی غم کی پھانس کیوں
خونخوار آنکھ آج ہے کیوں خوں فشاں تری
تیرا قدم زمیں پہ ٹکتا کبھی نہ تھا
تو نے اُڑائے سیم و زر خلق بے شمار
چٹ کر گیا جو مفت کے تو حلوا ہائے تر
کیوں اب تو مفت خوری کا آیا مزا تجھے

ثاقب کی بات سن کے ابھی چھوڑ دے
ایسا نہ ہو کہ توبہ ابھی جا کے توڑ دے

پُرانی یادداشت

مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور میں نوجوانوں کو مخاطب کر کے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس میں سے کچھ اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ہماری کتاب

اس وقت نوجوانوں کے خیالات طرز بیان اور دیگر رسوم و اطوار ایسے ہیں۔ کہ ہمارے زمانہ میں کسی کو ان باتوں کی خبر نہ تھی۔ ہمارے مربی اور محسن اس زمانہ کی ہوا اور اُن کی ضروریات سے بالکل ناواقف تھے۔ ورنہ اس طرز کے مطابق وہ ہماری تربیت اور تعلیم کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم کو ایک ایسی کتاب ملی ہے۔ جس کا بنانے والا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ اور زمانہ گذشتہ کے حال سے آگاہ ہے۔ سارے کا سارا اُس کے حضور میں سامنے ہے۔ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ حضرت موسیٰ سے فرعون نے پوچھا تھا کہ فما بال القرون الاولیٰ پہلے لوگ جو گزر گئے۔ اُن کا کیا حال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا علمہا عند ربی۔ لا یضل ربی ولا ینسی اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہ ازلی ابدی خدا سب باتوں سے آگاہ ہے۔ کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں اس کو سچّے علوم سے آگاہی ہے۔ کوئی شے اُس کو بھولی ہوئی نہیں

سرّ و اخفیٰ

اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے۔ جس کو تمام سچّے علوم سے آگاہی حاصل ہے:۔

یعلم السر و اخفیٰ۔ وہ خدا سرّ اور اخفیٰ کو جانتا ہے سرّ وہ ہے۔ جس کو اگرچہ ہم بظاہر نہیں جانتے۔ تاہم اس وقت کسی انسان کے دل میں موجود ہے۔ مثلاً ایک انسان اپنے دل میں ایک خیال رکھتا ہے۔ جس کو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا اور پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کو عربی زبان میں سرّ کہتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ سرّ کو بھی جانتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اخفیٰ کو بھی جانتا ہے۔ اخفیٰ وہ خیالات ہیں۔ جو آج سے مثلاً دس برس یا بیس برس بعد انسان کے دل میں پیدا ہوں گے۔ جن کی اس انسان کو بھی خبر نہیں۔ کہ وہ کیا ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُس اخفیٰ کو بھی جانتا ہے پس کیا ہی خوش قسمتی انسان کی ہے۔ کہ اس سرّ اور اخفیٰ سے آگاہ اور واقف کار ذات نے اُس کے واسطے ایک کتاب عطا فرمائی۔ جب یہ لوگ پیدا بھی نہ ہوئے تھے اُس وقت سے خدائے علیم نے اُن کی ضروریات روحانی کے پورا کرنے کے واسطے یہ کتاب نازل فرمائی

پہلوں کو حقیر نہ جانو!

اس زمانہ کے نوتعلیم یافتہ لوگ بدقسمتی سے اگلے آدمیوں کو دقیانوسی۔ کٹر کنا اور اولڈ فیشن اور دیگر اس قسم کے مذموم ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے اور محفوظ حالت میں ہے جو کہ خالق فطرت کا کلام ہے۔ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے ہم کیوں کر کسی سے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ یہ حکیم حمید خدا کی کتاب ہے اس میں کسی راہ سے جھوٹ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ کتاب باوجود ان خوبیوں کے جو اس میں ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کس ملک میں اُتری ہے۔ وہ ایسے ملک میں اُتری جہاں نہ کوئی کالج تھا۔ اور نہ کوئی یونیورسٹی۔ اس ملک میں اس زمانہ کی تصنیف شدہ کسی علم کی کوئی کتاب نہیں ملتی نہ کوئی یادداشت دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو علم ان میں رائج تھے۔ ایک تو بسبب تجارت پیشہ ہونے کے ان کو علم حساب کی ضرورت رہتی تھی۔ اس واسطے یہ علم ان میں پایا جاتا تھا۔ دوسرا ان کو اپنی زبان کا فخر تھا۔ اور ان میں سے کا ہر ایک شخص اپنی زبان کے کچھ نہ کچھ اشعار یاد رکھتا تھا۔ یہی ان کا سب مایۂ فخر اور یہی ان کا سب مایۂ علم تھا۔ اس بات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کہ علم حساب سب سے اول کہاں سے نکلا ہے۔ مگر مجھے اس وقت اس بحث میں پڑنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہماری کتاب اُس خدا کی طرف سے ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔ اور اس کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ لا یاتیہ الباطل کوئی نیا علم کوئی نئی سائنس۔ کوئی نئی تحقیقات ایسی نہیں ہو سکتی [illegible] کتاب کو باطل کر سکے۔ کوئی مشاہدہ کوئی تجربہ جو کسی زمانہ کی ترقی علوم ایسی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو اس کتاب کی مقابل ہو سکے۔ من بین یدیہ۔ نہ اس وقت ولا من خلفہ اور نہ اس زمانہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو باطل کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی ایسا امر پیدا نہ ہوگا۔ جو کہ اس کتاب کا مبطل ہو سکے۔

قرآن ہمیشہ سچّا پایا

تیرہ سو برس کی ترقیات کو میں نے دیکھا اور پڑھا ہے۔ یہ ترقی سائنس میں بھی یا صوفیائے کرام میں ہو۔ ہر ایک کے واسطے مسلمانوں میں بہت سامان موجود ہے۔ کیونکہ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام علوم جدیدہ کا ترجمہ عربی میں ہو جاتا ہے۔ غرض تمام موجودہ علوم کو میں نے دیکھا ہے ان سب کو پڑھ کر میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچّا پایا ہے جو شخص قرآن کو ہاتھ میں رکھے اُس کے واسطے کوئی مشکل نہیں۔

جماعت کنگ

[illegible] ابو سعید عرب [illegible] نے کنگ سے ایک خط کی اطلاع بھیجی ہے [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کا استقلال ایسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ کی جماعت کو ایسا ہی استقلال عطا فرمایا ہے

مکرمی معظمی جناب مولوی ابو سعید عرب صاحب دامت فیوضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرصہ دراز کے بعد جناب نے یاد فرمایا۔ والا نامہ پہنچا اعزاز بخشا آگاہ کیا کنگ سونگڑہ خوزہ۔ کیرنگ وغیرہ مقامات کے حالات کیا عرض خدمت کروں قحط سالی نے لوگوں کو شکستہ حال اور پریشان کر رکھا ہے خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ بفضلہ تعالیٰ مقام سونگڑہ و خوزہ وغیرہ کی جماعت ثابت و بدستور ثابت قدم اور پرجوش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے بڑا حزین رنج اور علیحدہ بات ہے اور محبت کا تقاضا ہے وگرنہ مخالفین کی تحریرات اور وساوس کا اثر ابھی تک شمہ بھر نہیں ہے بلکہ انشراح صدر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کی ہے۔ پس دعائے ثبات اور استقامت فرماتے رہیں۔ خداوند تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلاوے آمین ثم آمین بھائی غلام نبی صاحب وغیرہ بخیریت ہیں اور جناب عالی میں ہدیہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض کرتے ہیں۔ والسلام

عاجز بندہ انعام رسول احمدی کنگی عفا اللہ عنہ

مشرقی بنگال سے ایک بلند آواز

مشرقی بنگال کی آواز

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے یار آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں بپا یا ہم نے

چاٹگام میں نالائق خشک ملاّن مولویوں نے کس قدر غوغا اور شور مچا رکھا ہے۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی جابجا تم لوگوں سے بہت سی بحثیں ہو چکیں۔ مسیح موعود کی دعاوی پایۂ ثبوت کو پہنچائے گئے۔ اور مسیح محمدی کی دعاوی کی اثبات پر بیشمار دلائل پیش کئے گئے مگر تم نے ایمانداری سے ایک لمحہ کے لئے کام نہیں لیا صرف اپنے سفر میناں اٹھو بن کر عوام کو خوش کرنے کی ارادہ سے ہماری تکفیر اور تذلیل [illegible] کیا۔

[illegible] کو زیست [illegible] مختلف پہلوؤں سے تکلیفیں پہنچائیں [illegible] باتوں سے [illegible] گالیوں کے تحفہ [illegible] خلک پیش نظر کئے اخیر یوں کے پیاسے ہو کر بمقام کرنن کانت ہاٹھ بر سر جلسہ بحث ہزاروں آدمیوں کے روبرو مولوی اشرف علی نے قتل کا فتوے پڑھ کر سنایا اور تاکیداً ہمخیال مولویوں اور عوام کو بار بار جوش دلانے والے کلام سے ترغیب دیتے گئے۔ اس جگہ سے عاجز کو باہر جانے نہ دیں۔ یعنی سیراخوں سے مقام بحث کو ہمیشہ کے لئے قابل یادداشت نشان بنا رکھیں۔ شاید کہ پولیس سب انسپکٹر موجود نہ ہوتا۔ تم لوگ کچھ نہ کچھ کر ہی لیتے جیسا کہ مولوی موصوف نے یہ بھی کہا تھا۔ ایک کے خون کا عوض ایک ہی شخص پھانسی میں جاویگا۔ پرواہ کیا ہے سارا جھگڑا تو مٹ جائیگا۔ اب کہو تو سہی تم لوگوں نے میری مخالفت میں کیا باقی رکھی ہے۔ افسوس تقوے سے تم اس قدر ہو مشرق سے مغرب۔ اب تک تم ایسی گندی تقریر سے پیش آئے ہو کہ کوئی نیک دل شریف انسان کسی حالت میں سننا بھی گوارا نہ کریگا۔ پھر بھی تم کو میں نے ہوئے سے ہی برا نہ کہا صبر اور استقلال کے دائرہ سے ایک قدم باہر نہیں رکھا۔ ہمارے امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم یہ ہے کہ معدودات چند یوم کی زندگی میں حلیمی مسکینی اور فروتنی سے اوقات بسر کریں اور جانفشانی سے دین کی خدمات میں لگے رہیں۔ اور عام خلق اللہ سے ہمدردی رکھیں ہم دنیا میں جنگ و جدل کے لئے نہیں آئے بلکہ صلاح اور فلاح کیلئے آئے ہیں۔ اے میرے پیارے کم فہم مولویو! تم کو بار بار سمجھاتے رہیں تم حد سے زیادہ آگے مت بڑھو۔ مگر تم نے غور نہ کی۔ گریبان میں مونہہ ڈال کر ذرا سوچ کر دیکھو کیسی کیسی گستاخیاں تم سے سرزد ہو چکی ہیں۔ ہم صبر کر بیٹھے ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہر ایک کا مالک۔ ذوالجلال خدا منبع انصاف اور [illegible] عمال انتقام لینے والا ہے۔ تم آج کے دن [illegible] ہمارا مسیح [illegible] ہو گیا لازم ہے کہ [illegible] سے منکر ہو جاویں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ [illegible] سیرت کے مولویو! تمہیں [illegible] اس وقت سے جانتا ہوں کہ جناب رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد [illegible] [illegible] زرد رنگ کر [illegible] [illegible] وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھ [illegible] ہو کر [illegible] کے پہاڑوں اور امریکہ کے جنگلوں اور افریقہ کے بلند مناروں تک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] انہیں لوگوں کے تقوے اور محنت اور صبر اور ریاضت کے نتائج ہیں جن کی بدولت دنیا میں جابجا اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہے۔ یہ انہیں لوگوں کے کوششوں کا پھل ہے جن کو تم نبوت سے پھر جانے کے لئے بار بار کہہ گئے تھے یاد رہے۔ ہم ان کی روحانی اولادوں میں سے ہیں ہمارے رگ و ریشہ میں وہ صفتیں موجود ہیں۔ جو صحابہ میں تھیں ہمارے میں وہ صدیق اکبر موجود جو بعد رحلت نبی کریم صلعم خلافت نشین ہوا تو [illegible] ہم ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سب پڑھ کر مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اتباع میں پوری تسلی اور اطمینان قلبی کے ساتھ پرزور ہو کر بیٹھے ہیں تمہارے جیسے دنیا کے [illegible] کے رعب اور دجل سے ہم بے خوف ہیں۔ انشاء اللہ العزیز قریب ہے کہ ہم دنیا کے سامنے ایک روشنی کا ستارا دکھائی دینگے کیا تم خوف دلانے والے مورتی ہمارے سامنے پیش کرتے ہو۔ تمہارے ظاہر سامان اسباب کو ہم قشر حقیقت اور خس و خاشاک سے بدتر سمجھتے ہیں۔ حاشا و کلا۔ تم سمجھتے تمہاری دھمکیوں سے ہم گھبرا جائیں گے۔ ہرگز نہیں منصور حلاج کی مانند اگر دار پہ کھینچ کر قتل کروڈالو یا اخون زندہ مولوی عبد اللطیف صاحب کابلی کی طرح سنگسار بھی کرو۔ خواہ کر ڈالو ہرگز نہ کہونگا۔ کہ عیسے آسمان میں مجسم زندہ ہے بلکہ آج سے تا بحشر خدا یتعالے کے دو بدو تک یہ کہتا جاونگا۔ علی الاعلان فوت شدہ نبیوں میں داخل ہیں اور ہمارے پیشوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی مسعود برحق ہیں چنانچہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارا نبی زندہ نبی ہے۔ ہماری کتاب زندہ کتاب ہے۔ ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے۔ اسی طرح ہمارا مسیح بھی زندہ مسیح ہے۔

اے ظالم طبع بے خبر ہونیوالے مولویو! کیا تمہاری عقل کے دروازے بند ہو گئے۔ تم کیسے جنگلی وحشی ہے باک [illegible] مثال قتل و غارت کے منصوبے کرتے ہو [illegible] [illegible] کے بچے کو اس کے تے ہو [illegible] سلطنت افغانستان میں تمہارے فتوے کی گنجائش ہوجاتا مگر یہ تو برٹش گورنمنٹ کی پرامن حکومت ہیں یقین رکھو یہاں تم کو خدا نامراد رکھیگا۔ بس تمہارے ظلم کی حد انتہا کو پہنچی ہے کہ ظالمانہ خواب سے بیدار ہو کر۔ خدا سے معافی مانگو تمہارے ظلم سے غیر اقوام عبرت پاتے ہیں مگر تم اب تک ظالم ہی بنے رہے۔

اے آسمان زمین کے بنانیوالے خدا تو ہر ایک کا خالق اور نیک و بد کو جزا اور سزا پر مالک ہے۔ ان ظالم دنیا کا مولویوں کے اخیر انجام تیرے ہی فیصلہ پر موقوف ہے۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

خاکسار احمد کبیر نور محمد احمدی ڈاکخانہ الوارا۔ چاٹگام

وی پی آتے ہیں

۲۷- اگست ۱۹۰۸ء کا پرچہ ان تمام خریداران کی خدمت میں جن کی قیمت سال رواں کی باقی ہے یا پچھلے سالوں کا کچھ بقایا ان کے نام ہے۔ وی پی کیا جائیگا تاکہ تمام بقائے صاف ہو کر حساب پاک ہو۔ جو صاحب وی۔ پی کے وصول کرنے سے انکار کریں گے ان کے نام کا اخبار بند کیا جائیگا۔ وی پی دس روز تک ڈاکخانہ میں رکھا جا سکتا ہے۔

منیجر بدر

سوانح عمری حضرت محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم اس کتاب پر مجھے ریویو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے خود اس کتاب کی تعریف اپنی کتاب چشمہ معرفت میں فرمائی تھی جو لفظ بلفظ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

"اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ میں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افتراء کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسے وقت میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔" قیمت بھی بہت کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھپائی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ ہے مجلد کی قیمت ۸/ ہے۔ اور کتب خانہ براہمو مندر بیرون لوہاری دروازہ سے مل سکتی ہے۔

تذکرۃ المصطفےٰ

مصنفہ جناب مولوی سید ابو الحسن صاحب رضوی نیوتنوی ایم۔ اے۔ ایس پی پروفیسر بڑودہ کالج صوبہ گجرات۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری ہے مگر ایک جدید طرز پر جو [illegible] ایک دفعہ محبت رسول پر [illegible] پورا کرکے بغیر نہ چھوڑے۔ وہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ خلقہ القرآن اس بات کو سید صاحب موصوف نے خوب [illegible] آیات قرآنی یا ان کے ترجمہ کے ساتھ نہایت [illegible] ضرورت کو مد نظر رکھا ہے بالخصوص انڈیا کی [illegible] کہ اس کتاب کو ضرور پڑھے۔ آنحضرت کے حالات پر اور ان لوگوں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کے جواب بھی ساتھ ہیں۔ ابواب کے نام اور ان کی ترتیب بہت ہی دلربا ہے۔ جیسے دعائے خلیل۔ درّیتیم۔ الامین۔ جہاد اکبر (مراد مکہ میں ابتدائی زندگی مصائب کی) وغیرہ۔ انشاء پردازی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲/ ہے اور صاحب مصنف سے مل سکتی ہے اگر صاحب مصنف دوسرے ایڈیشن کیوقت اس کے ساتھ ملک عرب کا ایک نقشہ لگا دیں اور لکھنے کیواسطے کسی ایسے کاتب کو منتخب کریں جو فارسی کے ساتھ عربی خط بھی خوبصورت لکھ سکے تو خوب ہو۔

خیالاتِ آزاد

محمد حسین آزاد کے نام سے کون واقف نہیں۔ اردو لٹریچر میں جو کام آزاد صاحب نے کیا ہے اس کا احسان انجمن اردو بھول نہیں سکتی۔ حال میں خیالاتِ آزاد نام ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں آزاد صاحب کی ڈکشنری۔ نامہ و پیام۔ خمارستان کے ڈنر۔ ولایت کے شوق سفرنامے وغیرہ بہت سے عجیب مضامین درج ہیں جن کا لطف اُن کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے ان کی تعریف میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ خیالات آزاد ہیں کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی عمدہ ہے کہ رضوانی پریس کلکتہ کو کلکتہ کے نامی مطبعوں کی فہرست میں داخل کرتی ہے قیمت ۱۲/ ہے اور قاضی ابو المظفر مولا بخش صاحب رضوان ساکن نمبر ۵۵ امام باڑی لین تصائی ٹولہ کلکتہ سے مل سکتی ہے۔

سلسلہ کتب تعلیم نسوان

مولفہ مسز خاموش صاحبہ ایڈیٹر رسالہ پردہ نشین اس سلسلہ کا اردو قاعدہ اور اردو کی پہلی دوسری تیسری اور چوتھی کتاب ہمارے دیکھنے میں آئی ہے یہ سلسلہ لڑکیوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ تمام الفاظ اور مضامین اس قسم کے جو لڑکیوں کیلئے مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب پاکیزہ ہیں۔ ہم مسز خاموش کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے ایسا عمدہ سلسلہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے ضمن میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ مسز خاموش صاحبہ کا ماہواری [illegible] پردہ نشین عورتوں کے درمیان کثرت اشاعت کے قابل ہے [illegible] عمدہ اور مفید ہوتے ہیں قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے [illegible] دفتر رسالہ العزیز آگرہ ہے۔ رسالہ پردہ نشین کے ٹائیٹل پیج پر رباعی ہوتی ہے اس کو ہم بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔

کل بے حجاب چند نظر آئیں بیبیاں
دل ان کو دیکھ غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھو جو اُن سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

تذکرہ بہادرانِ اسلام

مصنفہ صوفی کرم الٰہی صاحب ڈنگوی۔ یہ ایک ضخیم کتاب ۴۲۵ صفحہ کی ہے جس میں ابتدائے اسلام کے بہادران سے لیکر آجکل کی ینگ ٹرکش، پارٹی تک کے حالات درج ہیں۔ عرب۔ مصر۔ مراکش۔ ٹیونس ایران۔ افغانستان سب کے [illegible] تذکرے بہت دلچسپ اور قابل پڑھنے کے ہیں لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور عبد الرحیم و عبد الرحمان صاحبان تاجران کتب سے بقیمت ۲/ مل سکتی ہے۔

سلطان ٹیپو

عرف شیر میسور۔ یہ ایک تاریخی ڈراما ہے جس میں جناب منشی غلام قادر فصیح صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ میں معزز اور غیرت مند مسلمان ٹیپو مرحوم مغفور کے وقت کے حالات بیان کئے ہیں۔ قیمت مجلد ۸/ پنجاب پریس سیالکوٹ سے مل سکتی ہے۔

آزادی مصر

مصطفےٰ کامل پاشا کی ایک سپیچ جسکو نیشنل لٹریچر سوسائٹی سیالکوٹ نے اردو میں علیگڑھ سے نقل کیا ہے۔ مفت تقسیم ہوتی ہے۔

مادیت و دہریت کی تردید

مصنفہ جیمس ونکلسن کلارک صاحب جس کو لالہ رام نرائن گپتا بالقابہ نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں خداتعالیٰ کی ہستی کے ثبوت عقلی اور فلسفی دلائل سے دئیے گئے ہیں۔ قیمت چار آنہ۔ دفتر براہمو دھرم انارکلی سے مل سکتی ہے۔

ایشور ایک غیر جسم مادی طاقت ہے یا جسیم زندہ پُرش

یہ کتاب بھی مذکورہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے اور قیمت صرف ۱/ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک غیر مادی ہستی ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔

روحانی گلدستہ

یہ کتاب برہمو دھرم کا ٹریکٹ نمبر ۱۲ ہے اور اس کی قیمت ۱/ ہے اس میں برہمو سماج کی تعلیم کی بنا پر گناہ اس کی سزا معافی اور مکتی و بہشت کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے۔

پرکال تت

یعنی مرنے کے بعد انسان کا کیا حال ہوگا۔ اس کتاب میں شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دھرم نے مختلف مذاہب موجودہ کے عقائد متعلق بعد الموت و قیامت کو درج کیا ہے۔ قیمت ۱/

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

ورنہ اخبار بند کردیا جائیگا کیونکہ کارخانہ مزید خرچ برداشت نہیں کر سکتا

عبد اللہ شیر فروشی دینی و دنیوی مسائل کے واسطے دعا کا خواستگار ہے

مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

(مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۳۔ مانا کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئی میں سچے نکلے اور اول کے بالمقابل عبد الحکیم کی پیشگوئیاں بھی جھوٹی نکلیں۔ مگر پھر بھی یہ تو ضرور چاہیئے تھا۔ کہ آپ کا دشمن آپ کے سامنے مرتا نہ یہ کہ آپ اپنے دشمن کے سامنے۔ میرے خیال میں اس طرح مرزا آپ کی کسرِ شان میں داخل ہے۔

جواب۔ اس سے آپ کی کسرِ شان نہیں ہوتی بلکہ اس سے تو آپ کی عزت بڑھتی ہے۔ کیونکہ عبد الحکیم کے آپ کے بعد چند روز تک مہلت پانے میں دو حکمتیں تھیں جو ہمارے حضرت اقدس کی عزت و شان کا موجب ہوئیں اور عبد الحکیم کی ذلت اور رسوائی کا۔

اوّل یہ کہ عبد الحکیم کو آپ کے بعد زندہ رہنے نے کوئی عزت نہیں بخشی۔ بلکہ علاوہ اور خصوصیتوں کے اس خصوصیت نے اس کو مثیل مسیلمہ کذاب ثابت کیا اور جس طرح مسیلمہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرید تھا۔ اسی طرح عبد الحکیم بھی پہلے حضرت مسیح موعود کا مرید تھا جیسے مسیلمہ مُرید ہونے کے بعد مُرتد ہوگیا۔ ایسا ہی عبد الحکیم بھی۔ پھر جیسے مسیلمہ نے بعد ارتداد کے دعوی نبوت و رسالت کا اعلان کیا ایسا ہی عبد الحکیم نے بھی شیطانی رسالت کو سرانجام دینے کیلئے اپنا الہام "اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْن" شائع کیا کہ میں رسُول ہوں۔ پھر جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور مسیلمہ آپ کے بعد الوفات کی بحال کامیابی اور ترقی کی عزت کو دیکھ کر حسرت کی آگ میں حسد کی سوزش کے ساتھ جلنے کے لئے رہگیا تھا۔ اسی طرح مرتد صاحب کانے دجال اور مثیل مسیلمہ میاں عبد الحکیم پیچھے رہ گئے۔ تا اللہ تعالے حضور کے اس جانی دشمن کو حضور کی بعد الوفات کی عزت اور سلسلہ کی کامیابی کو دکھاکر حسرت اور حسد کے گرم تنور میں جلائے اور پھر علاوہ ان مشابہتوں کے ایک عددی مساوات کی مشابہت بھی مسیلمہ کی اس مسیلمہ ثانی میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر کہ

جتنے اعداد مسیلمہ کے نام کے ہیں اتنے ہی عبد الحکیم کے یعنی مسیلمہ کے نام کے اعداد بھی ۱۷۵ ہیں اور عبد الحکیم کے بھی ۱۷۵۔ یہ موٹی موٹی چار پانچ مشابہتیں ہیں جن کی وجہ سے عبد الحکیم اس وقت مسیلمہ ثانی یا مسیلمہ وقت ثابت ہوا ہے۔

دوم ایک حکمت تو یہ تھی جو کہ عبد الحکیم نے بعد زندہ رہ کر مسیلمہ کی مماثلت کا شرف حاصل کیا اور پھر اسی قدر نہیں بلکہ مسیلمہ کی مماثلت نے اپنے دعوے رسالت اور [illegible] مثیل ثابت کیا جس کی پاک جماعت مسیلمہ مرتد ہوا جیسے عبد الحکیم نے سلسلہ احمدیہ سے حضرت مسیح موعود کو مثیل آنحضرت بنا دیا۔ پھر اس کے زندہ رہ جانے میں [illegible] کی عزت بڑھی اور [illegible] [illegible] کیا [illegible] دوسری حکمت یہ تھی کہ عبد الحکیم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] پورا ہونے کے انتظار میں لگا رہا کہ ابھی پوری ہوگی تو پہلے اپنے دشمن کی اپنی پیش گوئی کا نشانہ ہوا ہوا دیکھ کر بغلیں بجاؤنگا اور خوشیاں مناؤنگا۔ اب اگر وہ ہمارے حضرت سے پہلے مر جاتا۔ تو وہ ذلت اور رسوائی جو اُس کو اس پیش گوئی کے نہ پورا ہونے سے نصیب ہوئی تھی۔ وہ کس طرح ہوتی اور پھر مقابل میں ہمارے حضرت اقدس کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر جو حسرت اور جو سوز اور درد اور جلا اس کی قسمت میں تھا وہ کس طرح پاتا۔

سوال نمبر ۳۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ پھر اس عورت سے نکاح ہوگا۔ مگر آپ تو وفات پاگئے اور نکاح کی بات تو درمیان ہی رہ گئی۔

جواب نمبر ۳۔ اس عورت کے متعلق آپ کی پیشگوئی شرطی تھی۔ جیسا کہ نفس الہام سے یہ امر خوبی ثابت ہے۔ دیکھو الہام کی عبارت یہ ہے۔ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ رفقط توبی توبی سے یہ امر بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ وہ بلاجس کا وعدہ دلایا گیا اور جس کا ایک پہلو نکاح کے ساتھ ہی تعلق رکھتا تھا اس کا وقوع عدم توبہ کی شرط سے وابستہ تھا۔ لیکن جب انہوں نے توبہ سے فائدہ اٹھالیا۔ تو بوجب تفہیم مسئلہ اذا فات الشرط فات المشروط وہ بلا بھی ٹل گئی اور ساتھ ہی وہ نکاح کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی اور لفظ توبی توبی جو دو دفعہ فرمایا گیا۔ یہ اس بلا کے دو پہلوؤں کی خبر دیتا ہے ایک پہلو اس عذاب کا جس سے اس عورت کا گھر ماتم کدہ کی صورت میں ہونا تھا۔ اور دوسرا پہلو نکاح کا جو شماتت اعداء کے نیچے گھر کی صفائی کیلئے دوسرا عذاب تھا۔ جو آخر ٹل گیا۔ اس اعتراض کا جواب تو حضرت اقدس ؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۳۳ میں خود مفصل ذکر فرمادیا تھا اور آپ نے صاف لکھدیا تھا۔ کہ اس نکاح کو اب خدا تعالیٰ نے منسوخ کردیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ آپ کو دوبارہ جوانی ملے گی لیکن آپ بوڑھے ہی فوت ہوگئے۔

جواب نمبر ۴۔ ہاں آپ کا یہی ایک الہام تھا جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ عالم شباب کے انوار آپ کو دیئے جائینگے اور وہ انوار پھر آپ کو دیئے بھی گئے اور آپ نے اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰ نشان [illegible] لیکن انوار شباب سے مراد نہیں کہ آپ کے [illegible] کی طرح ظاہری شباب کی حالت میں ظاہر ہوں گے بلکہ الہام کے لفظوں میں تو انوار الشباب ہے جس کے معنے جوانی [illegible] [illegible] کے نور ہیں جن سے مراد روحانی جسمانی قوتیں ہیں [illegible] [illegible] اپنے محل میں ایک نور کی طرح ہے جس سے وہ مقام روشن اور منور ہوتا ہے۔ مثلاً قوت باصرہ اپنے محل کے لئے نور ہے اور قوت سامعہ اپنے محل کے لئے اور ایسا ہی قوت حافظہ اپنے مقام کا دیا ہے اور قوت متفکرہ اپنی جگہ کا چراغ سو اس کے متعلق آپ نے تفصیل ذکر کیا ہے کہ جب سے مجھے الہام تردّ الیک انوار الشباب کی بشارت ملی ہے۔ تب سے ہی میری ساری طاقتیں اور میرے سارے قویٰ ایسے مضبوط اور ایسے تیز ہوگئے ہیں جن سے میں تصنیف اور تالیف کا اس قدر کام کر سکتا ہوں کہ ہر روز دو دو جز و نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے [illegible] ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کیلئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔

سوال نمبر ۵۔ آپ کی پیش گوئی تھی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا جو مبارک کے قائمقام ہوگا۔ سو وہ بھی پیدا نہ ہوا اور آپ پہلے ہی چلدیئے۔

جواب نمبر ۵۔ اس مُعتمہ کو حضور نے خود کھولدیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان نمبر ۴۲۔ جہاں مواہب الرحمان صفحہ ۱۳۹ کی پیشگوئی جو پانچویں لڑکے کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کی تفصیل فرماتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان میں جو پانچویں لڑکے کی بشارت ہے وہ پانچواں لڑکا ان چار لڑکوں کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونیوالا تھا جو محمود احمد کے گھر پیدا ہوا۔ اور جسکا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ اور یہ طرز بیان قرآن کے اس طرز بیان کے مطابق ہے جہاں خدا تعالے حضرت ابراہیم کی نسبت فرماتے ہیں کہ وھبنا لہ اسحق و یعقوب۔ یعنی ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دونوں عطا

گئے - حالانکہ یعقوب اسحق کا بیٹا تہا نہ کہ ابراہیم کا یہ آسمانی کتابوں کا ایک طرز بیان ہوتا ہے جس کو نادان کم سمجھتے ہیں اور آخر محض اپنی بے سمجھی سے اسپر اعتراض کر دیتے ہیں - اسی طرح آپ کا الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک واقع ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے - کہ گو ہم تیری اولاد کو بہت برکت دینگے اور وہ بہت پھیلیگی اور پھولیگی - ایک حلیم لڑکا جسکی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں - یہ لڑکا نعم البدل کی صورت میں مبارک احمد کے قائم مقام ہوکر پیدا ہوگا اور جو انشاء اللہ ضروری پیدا ہوگا - خواہ کب ہو -

سوال نمبر ۶ - آپ کی زلزلہ کے متعلق پیشگوئی تہی اور آپ کا الہام تہا - کہ اریک زلزلۃ الساعۃ - یعنی میں تجھے زلزلۃ الساعۃ دکہاؤں گا مگر نہ وہ زلزلہ آیا اور نہ آپنے دیکھا - جو آپ پہلے ہی فوت ہو گئے -

جواب نمبر ۶ - آپنے زلزلۃ الساعۃ کو دیکھ لیا - اور خدا نے آپ کو بذریعہ کشف ورؤیا دکہا دیا - اور اس کے وقوع کا سارا نقشہ آپکے سامنے ظاہر کر دیا - جب ہی تو آپ کی زبان پر الہامی دعا - رب اخر وقت ھذا جاری ہوئی - جسکی قبولیت پر بشارت کا یہ الہام ہوا کہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی - یعنی خدا نے اسے تاخیر میں ڈالدیا - اور یہ سوال کہ وہ زلزلہ آپ کی زندگی میں نہیں آیا - یہ فضول سوال ہے کیونکہ آپ خاتم الانبیاء کی طرح جب خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں - جن کی خلافت کا دامن قیامت تک وسیع ہے تو پھر کس قدر سخت غلطی ہے کہ آپ کی تمام پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا سوال آپ کی حیات کے دنوں پر ہی قائم کیا جائے - جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی مقدس کے ذریعہ سے یہ خبر بھی بتلادی ہے کہ ساری پیشگوئیاں اور سارے نشان آپ کی زندگی میں نہیں دکھلائے جائیں گے بلکہ فرمایا کہ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنی بعض نشان آپ کی زندگی میں دکھلائے جائیں گے اور بعض نشان بعد از وفات - دیکھو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر پیشگوئیاں کی تہیں - کیا وہ ساری کی ساری آپ کی حیات میں ہی پوری ہوئی تہیں - اور مخالف لوگ تو اس وقت بھی ہر ایک نشان کے وعدہ پر یہی کہتے رہے تہے - کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین - لیکن آپنے ان کے سامنے یہی جواب پیش کیا کہ انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر مبین - دیکھو نار حجاز کا بھی آپنے وعدہ دیا تہا جو آخر صدیوں بعد ظہور میں آیا - پھر ریل اور تار برقی اور نہروں کا بھی وعدہ تھا - پھر چاند سورج کے گہن کا بھی وعدہ تھا - کہ رمضان کی فلان فلان تاریخ میں ہوگا پہر ایک مہدی اور مسیح کا بھی وعدہ تہا اور طاعون اور زلزلوں کا بھی وعدہ تھا - مگر یہ سب وعدے آج تیرہ صدیوں کے بعد پورے ہوئے اب اگر مخالفین یہ شور مچاتے کہ کئی زمانے گزر گئے مگر یہ پیشگوئیاں اور یہ وعدے پورے نہیں ہوئے تو وہ کس قدر غلطی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تہے جن کی شریعت اور نبوت رسالت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے - اب اگر وہ سارے نشان آپ کی زندگی میں ہی پورے ہوجاتے تو پچھلے لوگوں کے لئے تو پھر آپ کے گذشتہ نشان بطور قصے اور کہانیوں کے [illegible] یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کی صداقت کے نشان ہر زمانہ میں تازہ بتازہ لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے آپکی صداقت [illegible] قصہ اور کہانی کے رنگ میں نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر ثابت ہوتی رہتی ہے اسی طرح ممکن ہے کہ ہمارے حضور جناب مسیح موعود کے بھی بعض ایسے نشان ہوں جن کا وعدہ تو آپ سے ہو گیا مگر ان کا وقت وقوع اور وقت ظہور کسی دوسرے وقت اور کسی اور زمانہ میں ہو جیسے کہ آپکا موعود لڑکا اور یہ موعود زلزلہ وغیرہ وغیرہ - واللہ اعلم بالصواب وعلمہ احکم واحوی للمخاطب -

سوال نمبر ۷ - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے آپکا آخری فیصلہ کا اشتہار شائع ہوا تہا اور آپنے لکہا تہا کہ ثناء اللہ اگر میں [illegible] اور میری جماعت کے سامنے توبہ نہ کرے مرجائیگا - لیکن وہ تو نہ مرا اور آپ مر گئے -

جواب نمبر ۷ - فیصلہ کا اشتہار تو ایک آپکی طرف سے شائع ہوا تہا مگر ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہیں فرمایا بلکہ اس نے یہ لکہا کہ مرزا صاحب نے جو لکہا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا یہ فیصلہ مجھے منظور نہیں کیونکہ قرآن کریم میں لکہا ہے کہ ایک شریر اور بدکار کو بھی خدا تعالیٰ لمبی عمر دیتا ہے چنانچہ اس پر دو تین آیات بھی بطور ثبوت کے قرآن سے نقل کر کے لکہے - جیسے املی لھم ان کیدی متین ویمدھم فی طغیانھم یعمھون - وغیرہا - اور اس طریق سے گویا یہ ثابت کیا کہ اگر میں اس مقابلہ میں مرزا صاحب کے سامنے ہلاک ہو جاؤں - تو اس قاعدہ سے پھر بھی مرزا صاحب کاذب ہی ثابت ہونگے اور میں سچا - مگر قدرت خدا جب اس نے اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کیا تو خدا نے آپکو اس دوسری راہ سے ہی آپکڑا اور میدان دنیا میں تمام اہل عالم پر ثابت کر دکھایا کہ اگر ثناء اللہ الملھم اللہ ویمدھم فی طغیانھم کی رو سے ہی ایک کاذب کا لمبی عمر یا مہلت عمر کو خیال کرتا ہے تو بہت اچہا اسی طریق سے ہم اسے کاذب ثابت کر دیتے ہیں جیسے کہ ثابت ہو گیا اور آپکا ذب کے سامنے صادق رخصت ہوا [illegible] ثابت ہو گیا کہ املی لھم کے نیچے مہلت پاکر پیچھے رہ جانیوالے کے بیان کے مطابق ثناء اللہ صاحب ہی میں جو جہوٹے ہیں - اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سچے -

سوال نمبر ۸ - آپکا الہام تہا کہ آپ کی عمر اسّی سال ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ - پہر پیچھے سے ایک اور الہام سنایا کہ آپکی عمر بڑھا دی گئی ہے - تعجب کی بات ہے کہ بڑھائی ہوئی عمر کو پانے سے پہلے بتائی ہوئی عمر بھی نہ پاسکے -

جواب نمبر ۸ - بتائی ہوئی اور بڑھائی ہوئی عمر کو نہ سمجھنے سے یہ سوال پیدا ہوا ہے ورنہ دراصل یہ کوئی سوال نہیں اور اگر دیکھا جائے تو آپنے تو بتائی ہوئی عمر ہی پائی ہے اور بڑھائی ہوئی عمر بھی [illegible] آپکی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے جو اسّی سال سے چار پانچ سال کم [illegible] کے بالکل مطابق [illegible] ہے اور بڑھائی ہوئی عمر کا مسئلہ اس بتائی ہوئی عمر کے ساتھ [illegible] نہیں سکتا بلکہ اس کا تعلق تو مرزا احمد بیگ کی چودہ ماہ والی پیشگوئی سے ہے کیونکہ مرتد نے جس وقت اس پیشگوئی کو توڑ کر اس کی جگہ پر آسمانی والی پیشگوئی قائم کی تہی - تو اس کا اس پیشگوئی کے توڑنے پر مستعد کرنا اور اس پیشگوئی کے توڑنے کے لئے آپ کی عمر کو بڑھا دیا گیا یا چودہ ماہ [illegible] دینے کے سوا کچھ نہیں یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت عملی نے دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ رکہا یہ ثابت ہو گیا کہ آپنے خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی عمر کو بھی پایا اور ایسا ہی اس کی بڑھائی ہوئی عمر کو بھی -

سوال نمبر ۹ - آپکی عمر اسّی سال سے بھی کم واقع ہوئی - پہر خدا تعالیٰ کے علم میں آپکی عمر اسی قدر مقدر تہی تو خدا تعالیٰ نے آپکے سال وفات کو کیوں خاص نہ کیا اور اسّی یا چار یا پانچ اس سے زیادہ کا عدد اس اصل مدت کے ساتھ کیوں بتایا - جبکہ سال وفات کا اس سے کچھ بھی علاقہ نہ تہا

جواب نمبر ۹ - ابتدائے دعوے کے وقت آپ تن تنہا اور اکیلے تہے اور وہ زمانہ آپکے رسوخ عزم اور استقلال کے دکھانے کا زمانہ تہا - جس میں علماء کی طرف سے آپکے لئے فتاوی تکفیر تیار ہوئے [illegible] اور عداوت کا وہ بازار گرم ہوا - کہ الامان! دشمنوں نے آپکے استیصال اور آپکے قتل کروانے کے لئے سینکڑوں تدبیریں کیں اور خفیہ گہاتوں سے بھی کئی حملے کئے پہر آپ کا اس وقت کئی دشمن قوموں اور تمام فرقوں کے سامنے اکیلا میدان میں ہونا بتقاضائے بشریت [illegible]

ایسی حالت کا محرک ہوسکتا تھا جو اس وقت تسلی کا موجب ہو سکتی اسی لئے دشمنوں کے ان مخالفانہ حملوں کے مقابل پر آپکو تسلی دیگئی کہ واللہ یعصمک من الناس اطال اللہ بقاءک اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ یعنی ان لوگوں کے حملہ سے خدا تجھے بچائے گا اور لوگ تجھے ہرگز قتل نہیں کرسکیں گے کیونکہ تو اپنی طبعی عمر سے وفات پائیگا پس تو کوئی فکر نہ کر اور نہ غمگین ہو خدا نے تیری عمر کو تیری کامیابی کے دنوں تک دراز کر رکھا ہے اسی برس یا پانچ چار اسی سے زیادہ یا اتنے ان سے کم۔

اب انسان کو تو یقینی طور پر اس بات کا بھی پورا علم نہیں دیا گیا کہ وہ سالم ایک گھنٹہ تک بھی زندہ رہیگا۔ پھر ابتدائے دعوے کیوقت جو چالیس سال کے قریب کا زمانہ تھا آپکا اس وقت سے ایک ایسے زمانہ دراز تک زندہ رہنے کی پیشگوئی کرنا جسمیں ایک انسان پیدا ہو کر اپنا پوتا بھی دیکھ سکتا ہے کیا یہ انسانی افترا ہوسکتا ہے؟ اور چالیس برس کے قریب کے وقت میں اسی برس کے قریب تک کے لیے پیشگوئی کو خاص کردینا اور پھر باوجود ادراعداد شمار کے اسی یا اس کے قریب کے عدد کو ہی خاص کرنا یہ بھی تو غیب ہی ہے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ ایسا کرسکے ہاں یہ سوال کہ اسی برس یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یہ تین مدتیں کیوں بیان فرمائی گئیں جبکہ واقعہ وفات کے لئے ان تین مدتوں سے ایک مدت ہی خاص ہوسکتی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول آسمانی گورنمنٹ کا ایک ملازم ہوتا ہے جو ان اجری الا علی اللہ کی تنخواہ پر خدا تعالیٰ کی رسالت اور تبلیغ احکام کی ملازمت کو سرانجام دینے کے لئے خلق خدا کے پاس آتا ہے اور رسول ایسے نہیں ہوتے جو اہل دنیا کی طرح آخرت کے مقابلہ پر دنیوی عمر اور دنیوی آرام کے خواہاں ہوں بلکہ بہر صورت وہ دین اور آخرت کو ہی دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور وہ ہرگز پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ کبھی بھی دنیوی امور کو دینی امور پر ترجیح دیں۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے ہم اپنی اس ملازمت سے سبکدوش ہوں اور یہاں سے رخصت ہوکر اپنے خدا سے جا ملیں لیکن جب تک تبلیغ کا کام پورا کرنے کے لئے کفایت کرسکے۔ تبلیغ کے لئے ایسی عمر حضرت مرزا صاحب کو بھی دیگئی۔ جو ٹھیک اسی سال سے پانچ چار سال تھوڑی تھی اور تبلیغ کا وہ کام جو خدا تعالیٰ نے بموجب ارشاد الہامی ان اللہ یحمل کل حمل اوان ذالعرش یرید عونک۔ اپنے ذمے کر حضرت مرزا صاحب کو محض اپنے فضل سے پچھتر سال کی عمر میں ہی اس سے سبکدوش کر دیا۔ خدا کے علم میں بیشک مرزا صاحب کے قوے کے لحاظ سے اور آپکی رسولانہ ہمت اور طاقت کے رو سے اسی برس یا اس سے بھی زیادہ کا ہی تھا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک ٹھیکیدار ایک مزدور کو یہ کہے کہ ایک کام تجھ کو دیا جاتا ہے جس کو پورا کرنے کے لیے صبح سے شام تک وقت کافی ہے۔ پھر جب عصر ہوئی تو یا تو عصر سے پہلے سے ہی اس کو امداد دیکر شام تک کے کام کو عصر تک ختم کرکے اس کو فارغ کر دیا۔ یا عصر کے بعد کام کو اپنے ذمہ لیکر اسے عصر کیوقت ہی فراغت دیدی۔ لیکن یہ اس کی مہربانی کیوجہ سے ہوگا ورنہ کام کا وقت مزدور کی ہمت طاقت کے لحاظ سے تو شام تک ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ آپنے تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے کہ دانیال نبی کی اس پیشگوئی کا میں مصداق ہوں جسمیں لکھا ہے کہ مسیح ۱۲۹۰ سے لیکر ۱۳۳۵ تک محنت سے کام کریگا لیکن آپ بجائے ۱۳۳۵ کے ۱۳۲۵ تک زندہ رہنے بلکہ ۱۳۲۶ھ کے ابتداء میں ہی انتقال فرما گئے اور ایسا ہی احادیث نبوی میں بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود زمین میں چالیس سال تک رہیگا مگر آپ بجائے چالیس سال کے دعوے مسیحیت کے بعد صرف ۲۵ سال تک رہے پھر اگر دانیال نبی اور آنحضرت کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی تھے تو کیا وجہ کہ آپنے دونوں پیشگوئیوں کے مطابق زندگی نہ پائی۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس کا جواب دراصل وہی جواب ہے جو سوال نمبر ۹ کے جواب میں گذرا یعنی ۷۵ سال سے ۸۵ سال تک دس سال کا فرق ہے اور یہ دس سال دراصل آپ کی عمر میں ہی داخل ہیں جن کو ۱۳۲۵ھ کے ساتھ ختم کرنے سے ۱۳۳۵ ہوتے ہیں اور چالیس سال جو احادیث میں مذکور ہیں۔ وہ آپکی قلمی خدمت کے ابتداء سے لیکر آخیر سال تک چالیس سال ہی بنتے ہیں۔ (دراصل دانیل کے الفاظ یہ نہیں کہ وہ ۱۳۳۵ تک ضرور زندہ رہیگا بلکہ اس کے تو یہ لفظ ہیں۔ کہ مبارک ہیں وہ جو ۱۳۳۵ھ تک انتظار کرتے رہیں اسمیں وہ کی ضمیر مریدین یا ناظرین کی طرف پھرتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ درمیان میں بعض ابتلاء ہوں گے لیکن ۱۳۳۵ تک سلسلہ ایک خاص ترقی پر پہونچیگا۔ ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۱۔ بہشتی مقبرہ تو قادیان میں تھا آپ ہو کیوں فوت ہوئے۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاہور میں وفات پانے کے متعلق آپکے الہام تھے۔ اگر آپ قادیان میں وفات پاتے تو وہ کس طرح پورے ہوتے اور وہ الہام یہ ہیں۔ "لاہور سے ایک افسوسناک خبر" "دو کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"۔ "جنازہ آتا ہے" وغیرہ وغیرہ اور علاوہ اس کے آپکا سفر میں پھر لاہور جیسے دارالخلافہ شہر میں وفات پانا یہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ مسیح کے لئے سیاحت کی موت اور ایک خلیفۃ اللہ کیلئے دارالخلافہ میں تو نہایت موزون اور از حد مناسب معلوم ہوتی ہے اور آپکا باوجود لاہور میں فوت ہونے کے قادیان میں دفن ہونا بہت سی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے اگر خدا کو منظور نہ ہوتا۔ تو ایسے اسباب بن جاتے۔ کہ آپکا جنازہ قادیان نہ لایا جاسکتا۔ والسلام۔

ضرورت مدرسین قرآن شریف

پنجاب ہندوستان کے مختلف مقامات کی جماعتہائے احمدیہ نے اپنے اپنے شہروں میں درس قرآن شریف جاری کیا ہے یا کرنے کی تجویزیں ہیں۔ بعض جگہ تو مقامی احباب میں سے کوئی ایک اس کام کیواسطے نکل آیا ہے۔ کہ اس معزز کام کو آنریری طور پر ادا کرے۔ لیکن بعض جگہ کی جماعت اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ ان کیواسطے باہر سے کوئی ایسا آدمی بھیجا جاوے جو ان کے درمیان رہ کر انہیں باقاعدہ روزانہ قرآن شریف کا درس دے اس کیواسطے سب سے عمدہ تجویز تو یہ ہے کہ ایسی جماعتیں اپنے ہی درمیان میں سے کسی صاحب استعداد کو منتخب کرکے اور اس کے اخراجات کا حسب ضرورت ذمہ اٹھا کر چھ ماہ یا سر دست کم از کم تین ماہ کیواسطے قادیان بھیجدے اور وہ صاحب یہاں سے تعلیم حاصل کرکے اپنے وطن کو واپس جائیں اور اپنی جماعت کو درس قرآن شریف کا دیں ایسے مدرسین کے طیار ہونے کے واسطے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن عرصہ سے بہت سے دوست حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سن رہے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ ان میں اس قسم کے آدمی ہیں جو بخوبی میں درس قرآن شریف کا دے سکتے ہیں۔ ان میں سے وہ احباب جو اس خدمت کو سرانجام دینے کی لیاقت اور فرصت رکھتے ہوں وہ اگر اپنے ارادہ سے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح کو مطلع فرماویں اور ایسا ہی وہ انجمنیں بھی جن کو مدرسین کی ضرورت ہے مطلع فرماویں۔ تو امید ہے کہ بآسانی انتظام ہوجائیگا۔

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷ اگست صبح ۸ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس کیلئے ہم ہیڈماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتے ہیں مگر اس موقعہ پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے۔

چودہری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کیلئے کافی تیاری نہ کر سکے۔ آپنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا (۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی و الہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ (۲) عیسائیوں کی مذہب کی بنیاد عیسے کی موت ثابت کر کے اکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہوگئے پھر ڈوئی اور آتھم پر روحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایہ ثبوت کو پہنچایا (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکھایا کہ تناسخ مان کر خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے۔ نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر مکالمہ و مخاطبہ الٰہی کو اسلام کی روح اور اس کا تا قیامت جاری رہنا بتایا۔ جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرہ سے مٹایا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی۔ جو روایتی ایمان سے عالی ایمان کو پہنچے۔ چودہری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اٹھا اور اپنا مضمون پڑھا۔ اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمد کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے

کیونکہ ہے کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

آپنے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ طائف کا واقعہ یاد دلایا اور سمجھایا کہ یہ سب کچھ وما نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید کی بنا پر تھا۔ پھر آپنے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا اور ان ایذاؤں کا ذکر کیا جو مخالفین نے دیں۔ اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گراں جو پہلے صرف ایک جان پر تھا۔ اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے۔ خدا کا منشاء ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے رہنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہئیے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی یوسف۔ اسمٰعیل۔ داود۔ عیسے۔ علی رضی اللہ عنہ نے لڑکپن کی حالت ہی میں وہ کام کئے۔ جن کی امید بڑوں سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد آپنے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تھا۔ جو کسی خاص جوش اخلاص سے نکلا۔ کہ دنیا کے زرومال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرمائے اور دردمند دل سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنےٰ انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپنے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا۔ ہمدردی (جو کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال کی قرآن، حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی حلم، خوش اخلاقی۔ صبر، تحریر و تقریر میں مشاق پیدا کرنے کی اور رسالہ تشحیذ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی۔ پھر اتفاق و اتحاد کی) اور سب سے بڑھکر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ شیطانی چیزوں کے بائیکاٹ کی۔ یہ مکمل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے ہم کو کس تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں۔ مومن کا اصل ملک آخرت ہے۔ بس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی اشیاء کا زور ہو ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ لوگ دنیا کے لئے جان و مال کی پروا نہیں کرتے افسوس ہو اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے بھی دریغ کریں۔ تقریر ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تھا کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جس میں اس سے زیادہ جوش اور اثر ہم پایا کرتے ہیں۔

اللّٰھُمَّ ایِّد امامنا منصرہ العزیز

(اکمل)

ضرورت ملازمت

میاں عبدالخالق صاحب ایک ہوشیار، محنتی جفاکش آدمی ہیں محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں محکمہ ڈاک خانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمد صاحب نومسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سروست۔ ہوشیارپور۔ کانگڑہ۔ جالندہر اور راہوں حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دارالامان سے روانہ ہوں گے۔ ان کو بموجب قواعد واعظین منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے۔ جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کرکے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

والسلام

خاکسار رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۰ راگست ۱۴ء

بقایا داران

کی خدمت میں خطوط ارسال کئے گئے ہیں جن کے حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ وہ فوراً مطلع کریں اور مورخہ ۲۴ اگست کا پرچہ ان کی خدمت میں وی پی کیا جائیگا مہربانی فرما کر وصول فرما لیں۔ کیونکہ کارخانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہو ورنہ اخبار بند کیا جاویگا۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی

اس میں ایسے ساتھ اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرضکہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکتے ہیں مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکا قیمت صرف ۱/ کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی پہلی سب سے تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھلا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً چھ سو صفحے کے ڈیمائی کاغذ پر نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲/ میں دی جاتی ہے

در ثمین | حضرت اقدس م کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸/ اور بے جلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب

شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے قیمت ۸/ جلد منگوائیں

کرشن لیلا | ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۱/

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیش گوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے ایک آنہ روپے کو گراں نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب

پنشنر سید نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مقابلہ اس میں ہمارے امام نے قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸/

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان۔ نہایت عمدہ ۲/

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات | مستورات کے لئے ہے۔ قیمت ۱/

کامن احمدی | (الداد) قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت ۱/

کامن احمدی | قیمت ۱/

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو۔ تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تا کہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ میں کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو۔ تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تا کہ اس کے عوض دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں | یہ گولیاں قبض کے واسطے ایک گولی بلا شدید قبض کی حالت میں دو اور دو سوتوں کے واسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۲/

تریاق البواسیر | خونی بواسیر و بادی کے واسطے ایسا مفید تریاق ہے جس سے بواسیر جڑ کٹ جاتی ہے۔ تین ہفتے کے واسطے ۱/

تریاق الخنازیر | خنازیر پھوڑوں کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ اس کے استقلال سے استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کے واسطے ۱/

ذیابیطس | ذیابیطس اور کثرت ادرار میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۱۴ یوم کے واسطے

تحفہ روزگار | یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام کے تپ جیسے تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۵/

اکسیر جریان | جریان اور رقت جو ہر منی اور ضعف ہیج کے واسطے عمدہ ہے۔ فی خوراک ۲/ سیر خوراک کافی ہے

آتشک جدید و کہنہ | خوراک دو ہفتہ۔ قیمت ۱/

سوزاک قدیم و جدید | خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱/

حب صرع | مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کی مفردات ہیں۔ فی درجن ۱/

اکسیر ضیق النفس | کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہاء وغیرہ کو مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کے واسطے قیمت

نوٹ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے بنانے میں یہ ر رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بدر
BADR — QADIAN

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مورخہ ۲۲ ۔ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ اگست ۱۹۰۸ء عیسوی

جلد ۷ — نمبر ۳۲

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا — ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

تین ہزار دو سو ستائیس روپے

دو آنہ ۷ پائی

یہ کیا ہے؟

حضرات! یہ اخبار بدر کا بقایا ہے۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے۔
(اگر محرر کی غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کر لی جاوے تب ہی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

یاد رکھئے گا

اگلا پرچہ وی پی ہوگا

کوئی صاحب وی پی واپس نہ فرمائیں

اگر حساب میں غلطی ہو تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ہمارا سادہ کارڈوں کے جواب جلد دیں (۲) بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیں تو عنایت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر بروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

بھیرہ میں غریب احمدیوں کے ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگریز افسروں کی شکائتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے۔ کہ دیسیوں کو جو دکھ پہنچتا ہے۔ وہ اون کے بھائی بندوں دیسی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راول پنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہو گئے تھے۔ کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فساد میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیر خواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب سے وہ احمدی ہوئے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام ہے جاتے ہیں اور نہ عیدگاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ جس کے متولی اور امام احمدی ہیں۔ غیر احمدی بھی کبھی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے تھے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تھانیدار کے شہر میں آجانے کے سبب چند لوگوں کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ فساد کیا جاوے۔ چلو ان کی مسجد میں ہی جاکر ان کو تنگ کریں۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دو بار بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے تھانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ ہم نے اپنے ہی مکان یعنی مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کھلی زمین اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو اوس نے بلاوجہ روک دیا اور دوسری دفعہ ہم نے گنج میں وہ مضمون پڑھنا چاہا۔ جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سننے کیوقت جناب رائے بہادر جج صاحب پرتول چند جج چیفکورٹ پریزیڈنٹ ہوئے تھے تو تھانیدار نے صرف اس تعصب کے سبب روکدیا کہ ہم احمدی ہیں۔ خیر۔ ہر دو بار میں نے صبر کیا اور میں نے چاہا کہ اخبار میں ان باتوں کو پر کچھ نوٹس لیا جاوے کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگذر سے دلیر ہو کر میاں محمد دین صاحب کو بہت بڑی جرأت ہوئی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ میاں محمد دین کے برخلاف بھیرہ کے غریب احمدیوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی ہے۔ کہ تھانیدار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس جبراً بٹھا رکھا اور گندی گالیاں دیں اور دھمکا کر اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جواہر مل صاحب کے پاس تفتیش کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے میں جب تک کہ ایسے متعصب تھانیدار کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دیتا ہے بھیرہ سے تبدیل نہ کر دیا جاوے۔ یہ مقدمہ ازروئے انصاف چل نہ سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میاں محمد دین وہاں موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تھانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی اس عرضداشت پر پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں۔ کہ ہم کبھی سرکاری حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے سبب اب کے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے آدمی ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مہدی نہ تھے بلکہ ایسا مہدی آنیوالا ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگوں کو قتل کر ڈالیگا اور ہم نے مانا۔ کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے پیرو ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ اس زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے غریب احمدیوں کو تکلیف پہنچانا مناسب نہیں ضرورت سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

میں نے جولائی میں احباب کی خدمت میں چند اسمیں پیش کئے تھے۔ اور آخیر جولائی تک ان کا جواب چاہا تھا تاکہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف ذیل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی۔

(۱) جماعت شملہ ..... ۱۲۱ یکشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دیں گے اور للعہ ... ماہوار مستقل مدد۔

(۲) جماعت کرنال ... یکشت چندہ ۱۵ اس کے علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کر دیں گے زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہوگی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیل خان عا روپیہ ماہوار مدد دیں گے۔ پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز تعین چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و شیخ رحمت اللہ صاحب نے معقول اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کار خیر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر مدات کے چندوں کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں ہی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اس لئے ابھی تک سب کیٹی کوئی کام شروع نہیں کر سکی۔ بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ یہ چندہ کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوگی وہ آئندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں جو جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع ۱۲ اگست سے پہلے پہلے کر دیں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر تخمینہ اور تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی - ۱۶ اگست ۱۹۱۹ء۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے ... ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قریب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار ہذا ہو۔

الحق الصریح فی تصدیق المسیح

گرچہ ہر کس زرہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

ایک صادق کا انجام ۔ وفات مسیح موعود علیہ السلام
حضرت امام الزمان کی صداقت پر بارہ دلائل

(۱) موافق اور مخالف اخبارات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو دستوں کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے بمقام لاہور انتقال فرمایا۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ریلوے گاڑی بٹالہ تک اور وہاں سے معمولی طور پر قادیان لایا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ مقبرہ بہشتی واقع قادیان میں دفن کئے گئے اور حضرت حکیم الامت بالاتفاق خلیفۃ المسیح والمہدی قرار پائے۔

حضرت مرزا صاحب قبلہ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں چھپی۔ اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق یہ الہام لکھا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ المبطون شہید یعنی جو دستوں کی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

اب الہام مندرجہ براہین احمدیہ و حدیث صحیح کو واقعات صحیحہ مسلمہ متذکرہ بالا کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی متعلق وفات ایسی قطعی اور صاف و صریح طور پر پوری ہوئی کہ اس کی صداقت میں کسی اشد مخالف کو انصافاً بھی مجال دم زدن نہیں۔ ظاہر ہے کہ علم غیب خداتعالیٰ کا خاصہ ہے پس حضرت مرزا صاحب نے جو یہ غیبی خبر اپنی وفات کے متعلق مدت دراز پیشتر پبلک میں شائع کی وہ بلاشبہ خداتعالیٰ کی طرف سے تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر اسی کو جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہو لہٰذا ان واقعات سے قرآن کریم کی شہادت کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے۔ اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے۔

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر افادۃً للناظرین وللبعض غیبی ہی درج کردوں۔ جو اخویم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اڈیٹر تشحیذ کو ضلع گجرات پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ قل یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنہ وفات ۱۳۲۶ برآمد ہوتا ہے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز کے بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ تحریر فرمایا تھا۔

"چونکہ خدائے عزّ وجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو زبان عربی میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باہرات۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیوں میں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے۔ کہ خداتعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑینگے۔ جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھالیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دینگے تب ان کے نابود ہو جانے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خداتعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔

حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں انکو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقوےٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آ جائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے

ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی" یعنے خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں۔ فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت یہ وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں* خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے .... اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو۔

اب ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی وفات کے متعلق عبارت مندرجہ بالا میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی ظہور میں آیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر یہ دوسری دلیل ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر آپ کی وفات سے پہلے جو تفصیلات اس واقعہ کے متعلق وحی الٰہی کے ذریعے کھولی گئیں ان پر نظر ڈالنے سے خدا کی قدرت نظر آتی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور من حیث المجموع عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مغفور قطعاً اور یقیناً مرسل و مامور من اللہ تھے اور وہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اخبار بدر۔ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء خدا کی تازہ وحی

۲ مارچ ۱۹۰۷ء روز شنبہ۔ الہام

(۱) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اس بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ پاک کرنیکا اور پھر انہیں کہ یہ اشارہ کسی کا الہام ہوا [illegible] (۲) [illegible] تو بیماری مگر خدائی امتحان قبول کر۔ اور پھر الہام ہوا۔ (۳) یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم اے لوگو! تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں

---

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس

بقیہ حاشیہ کالم نمبر ۲۔ جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہو گا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

تہنیت پیدا کی۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ اسے اہل بیت کسی دوسرے کو تکلیف مت دو۔ خدا تیرا متکفل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایھا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات موہنہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی و انا منک۔ انت الذی طار الی روحہ یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس خدا [illegible] تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا

اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی ۷۔ مارچ ۱۹۰۸ء۔ اتعجبون ان تموتوا۔ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء [illegible]

ریویو نمبر ۱ جلد ۷ بابت جنوری ۱۹۰۸ء

[illegible] ریویو نمبر ۱ جلد ۷ بابت [illegible] صفحہ ۳۸۔ رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء (۳) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (۴) ستائیس کو ایک واقعہ ہمارے متعلق۔ (۵) اللہ خیر و ابقی (۶) خوشیاں منائیں گے۔

ان الہامات میں خداوند کریم نے حضرت اقدس کو مخاطب فرما کر آپ کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دیں [illegible] جو حضرت اقدس کی تدفین، خلافت، بیعت کا واقعہ ایک ہی دن پیش آنے والا تھا اس کی تاریخ ستائیس بتلائی اور مومنوں کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جائے مگر تم غم نہ کرو کیونکہ اسے جس کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے وہ باقی رہیگا اور مومنوں کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی کہ خوشیاں منائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا بے کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو خاص تاریخ وفات ایک رؤیا میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۲ جلد ۷ ٹائیٹل پیج

"۵۔ جنوری ۱۹۰۸ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔"

اس رؤیا میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا امام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔ پھر دکھلایا کہ اس سردار کی بیوی سے [illegible] کے واقعہ کو ۶ یا ۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاوند جس دن فوت ہوگا اس کو اصلی تعلق ۶ کے عدد سے ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بیمار ہوئے۔ ۲۶ کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۳ جلد ۱۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۸ء (۳) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

(۳) [illegible] یعنی مکہ میں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یقینی قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی کہ خود بخود دل لوگوں کے ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ اپنی پیشگوئی اس الہام کے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ واقعات یا یوں کہو کہ خداوند خدا کی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہوئے کہ مکہ سے مراد قادیان اور مدینہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح یہ بروز محمدی علیہ الصلوۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہوگا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

رؤیا و الہام مندرجہ ذیل اس کی تائید میں

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۷ مارچ ۱۹۰۸ء "ماتمکدہ" فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا کہ جنازہ آتا ہے۔"

اس الہام میں ماتمکدہ سے مراد وہ مقام ہے جہاں آپ کا وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی وہاں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپ نے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے۔ پھر چونکہ لاہور سے بٹالہ تک لاش صندوق میں آنی تھی اور اس کے بعد صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان تک آنیوالی تھی۔ اس لئے ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپ کا وطن تھا اور وہاں دفن کے لئے جنازہ بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے "ماتمکدہ" کا الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو۔

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی "ماتمکدہ" قبر کی جگہ آپ کو قادیان میں کشفی طور پر پہلے ہی دکھا دی گئی تھی۔ چنانچہ اس کا مفصل ذکر "وصیت" مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء محولہ بالا میں بصراحت تمام درج ہے اور وہ جگہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہے جس سے مخالفوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے ہی خدا کی طرف سے بتا دیا گیا تھا کہ آپ کسی بیماری سے فوت ہوں گے چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

میں لکھا ہے۔

"۹۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانے کا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو۔ کیونکہ

اس میں شماتت اعداء ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔

رحلت سے پہلے کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس کو پہنچا۔ اور قبل از وقت مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۷ صفحہ ۳ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹ مئی ۱۹۰۸ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈر مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے کے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ [illegible] خبریں علیم و خبیر و عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہ جاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام امام ربانی [illegible] مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے۔ پس جو لوگ ان سے [illegible] سے پیش آئے اور تکفیر و تذلیل پر کمر بستہ ہو گئے [illegible] وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی ایسی بیہودہ کارروائی [illegible] حضرت اقدس کے اس الہام کو [illegible] اپنے ہاتھوں آپ پورا کر رہے ہیں:—

یاحسرة علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماما۔ یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح کھینچتے ہیں:—

"تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدسؑ اس زمانہ کے [illegible] سے تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ میں [illegible] یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چون و چرا اس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے معتقدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہٰذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں۔ ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھ کر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ ع

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان اعتراضات کو نیست و نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب ڈاکٹر عبد الحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] ۱۴ ماہ [illegible] مر جائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزنامہ پیسہ اخبار اور ۲۹ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبد الحکیم میری زندگی میں مر جاویگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبد الحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبد الحکیم میری زندگی میں مر جائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبد الحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبد الحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہو جانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی [illegible] اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں*۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے

* خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبد الحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے [illegible] شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ [illegible] خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

تہنیت پیدا کی۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ اسے اہل بیت کسی دوسرے کو تکلیف کا موجب نہ ہو وہی خدا تیرا متکفل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایھا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات مونہہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) [illegible] یہ ہے اہل بیت خدا نے تمہیں شر سے محفوظ رکھے اور تجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی بمنزلۃ انا منک۔ انت الذی طار الیٰ روحہ یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس [illegible] ظاہر ہو[illegible] تو وہ ہے جسکی روح سے میری روح نے [illegible] کیا

اخبار بدر مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی ۔ ۷ مارچ ۱۹۰۸ء۔ اتعجبون من موتی
کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

۱۲ مارچ [illegible]

[illegible]

[illegible] ریویو نمبر ۱ جلد ۷ بابت [illegible]

[illegible] رویا و الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

[illegible] (۳) [illegible]

(۴) [illegible] اللہ خیر و ابقیٰ

(۵) [illegible] گے۔

[illegible] خداوند کریم نے ان الہامات میں حضرت اقدس کو خواب میں وفات کی قریب ہونے کی متواتر خبریں دینا [illegible] حضرت اقدس کی تدفین۔ خلافت [illegible] کا واقعہ ایک ہی دن پیش آنے والا تھا اس کی تاریخ تک بتلائی اور مومنوں کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جائے۔ مگر تم غم نہ کرو۔ کیونکہ جس کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے۔ وہ باقی رہیگا اور مخالفوں کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی کہ خوشیاں منائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا سب کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو خاص تاریخ وفات ایک رویا میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۲ جلد ۷ ٹائٹل پیج

۵ جنوری ۱۹۰۸ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوی جس دن اس کا خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔"

اس رویا میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا امام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔ پھر دکھلایا کہ اس سردار کی بیوی [illegible] کے واقعہ کو ۶ یا ۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاوند جس دن فوت ہوگا اس کو اصل تعلق ۶ کے عدد سے ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بیمار ہوئے۔ [illegible] کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات [illegible] بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۳ جلد ۱۰ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء

۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء (۳) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"

(۳) [illegible] معنے ہیں کہ قبل از موت کی فتح نصیب ہوگی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا ہے اسی طرح [illegible] نشانوں سے مغلوب [illegible] گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت [illegible] نصیب ہوگی کہ خود بخود دل لوگوں کے ہماری طرف مائل ہو جائیں گے [illegible] اس الہام سے کہ "ہم [illegible] میں [illegible] گے" [illegible] واقعات یا یوں ہو کہ خداوند خدا کی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہوئے کہ مکہ سے مراد قادیان اور مدینہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح یہ بروز محمدی علیہ الصلوۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہوگا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

رؤیا و الہام مندرجہ ذیل اس کی تائید میں

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

رؤیا و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۷ مارچ ۱۹۰۸ء "ماتمکدہ" فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا۔ کہ جنازہ آتا ہے۔"

اس الہام میں ماتمکدہ سے مراد وہ مقام گھر ہے جہاں آپ کی وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہاں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپ نے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے۔ پھر چونکہ لاہور سے بٹالہ تک لاش صندوق میں آنیوالی تھی اور اس کے بعد صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان تک آنیوالی تھی۔ اس لئے ۷ مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپ کا وطن تھا اور وہاں دفن کے لئے جنازہ بھی پہنچنا تھا۔ اس لئے "ماتمکدہ" کا الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی "ماتمکدہ" قبر کی جگہ آپ کو قادیان میں کشفی طور پر پہلے ہی دکھادی گئی تھی چنانچہ اس کا مفصل ذکر وصیت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء محولہ بالا میں بصراحت تمام درج [illegible] ہے اور وہ جگہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہے جس سے مخالفوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام [illegible] کی وفات [illegible] بتا دیا گیا تھا کہ آپ کسی بیماری سے فوت ہوں گے چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء

[illegible]

(۷) ۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے تب میں نے خیال کیا۔ کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانیکا ارادہ کیا گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبد الحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے [illegible] اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے اور [illegible] دل میں ڈالا گیا۔ کہ عبد الحکیم میرا نام رکھا گیا ہے [illegible] کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ [illegible] سے کوئی بیماری میرے لاحق حال ہو۔ کیونکہ

اس میں شماتت اعدا ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی۔ کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔

رحلت ہے۔ بیچ بیچر کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس کو بہت پہلے ہو چکا۔ اور قبل از واقعہ مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۱۲ جلد ۶ صفحہ ۳ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹ مئی ۱۹۰۸ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈرو مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا [illegible] خبیر علیم و خبیر و عالم الغیب خدا وند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے بس جو لوگسان [illegible] استہزاء سے پیش آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمر بستہ [illegible] وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی [illegible] حضرت اقدس کے ان الہامات کو [illegible] اپنے ہاتھوں آپ پیدا کرتے ہیں:—

فویل المکذبین۔ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گِو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اسطرح کھینچتے ہیں:—

"تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدس [illegible] بڑے تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے [illegible]

یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چون و چرا اس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب و امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے معتقدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں۔ ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ ع

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان اعتراضات کو نیست و نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی۔ سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے۔ پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب ڈاکٹر عبد الحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] ہجری [illegible] مر جائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۱۲ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبد الحکیم میری زندگی میں مر جاویگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبد الحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبد الحکیم میری زندگی میں مر جائیگا۔ پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبد الحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبد الحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہو جانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے [illegible]

✢ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبد الحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے جو اس نے میری نسبت شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کا عذاب اور ذلت کی موت ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تریٰ کل مصلح و صادق ؀

اب اگر ناظرین اس وحی الٰہی اور تشریحات حضرت اقدس علیہ السلام پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں یہ بات صاف دکھائی دیجائیگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارۃً بھی بیان نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو جائیگا پس معترض کی سمجھ پر افسوس جس نے صرف اپنے دل سے ایک بات تراش کر اُسی کو اعتراض کی بنیاد ٹھہرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں یہ تو بیان کیا گیا۔ کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر عبدالحکیم نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مر جائیں گے۔ اس کی تردید نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب . . . .

کی پیشگوئی کا ماحصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبدالحکیم کی زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپکے اس طرح فوت ہو جانے پر عبدالحکیم یہ کہیگا کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شریر تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ اے ڈاکٹر تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤں گا۔ میرے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے مگر تو ذلت کی موت مریگا اور اس طرح صادق اور کاذب میں کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آ جائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آمدہ سے یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب

خدا کے مقبول اور صادق بندے تھے اور مرتد ڈاکٹر جھوٹا کاذب ہے۔ آئندہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی قلعی اور بھی کھول دیں گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کرتی ہے۔

اعتراض نمبر۳ مرزا صاحب نے ایک عورت سے نکاح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس اعتراض کا جواب خود ہی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونس علیہ السلام کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمیں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹالدے"۔

پس جب حضرت اقدس علیہ السلام خود ہی تحریر فرما چکے تھے کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اور آخری الہامات حضرت اقدس نے بھی یہی شہادت دی کہ وہ مشروط نکاح اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق منسوخ ہو گیا۔ تو اب اس پیشگوئی پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

اعتراض نمبر۴ مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں جو اخبار بدر مورخہ ۱۵۔ اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں ہی طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماری سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ مفسد و کذاب ہونگا۔ اب چونکہ مولوی ثناء اللہ زندہ بھلا چنگا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ مفسد و کذاب تھے۔

جواب۔ اسی اشتہار میں جس کا حوالہ معترض نے دیا ہے حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے"۔ اور اس عبارت سے پہلے اسی اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ "اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے"

اب حضرت مرزا صاحب کی عبارات منقولہ بالا سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ کی موت کے بارہ میں الہام یا وحی کی بناء پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی ہاں آپ نے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپکے الہام یا وحی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح بھی مان لیجائے۔ تاہم حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اور بعض دعائیں جو حکمت الٰہیہ کے مغائر اور تقدیر مبرم کے خلاف واقع ہوتی ہیں۔ وہ قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھئے! حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے بچ جانیکی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب کی بھی یہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو اعتراض کا موقعہ کیا ہے باایں ہمہ ہم دکھلائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنت اللہ کے مطابق قبول ہو گئی۔

ناظرین۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے دعائیہ اشتہار کو بغور پڑھکر بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپکا مامور من اللہ اور مسیح موعود ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی ثناء اللہ جو سچائی کا دشمن اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشرطیکہ

٭ اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

٭٭ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کیلئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

٭٭٭ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی۔ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء
مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

وہ توبہ نہ کرے مخالفت کی سزا ہے۔ سو یہ اصلی دُعا آپ کی قبول ہو گئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دُعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنے یہ بات کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الٰہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات مابعد سے ظاہر ہے۔

اب حکیم و حمید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اُس نے اپنے برگزیدہ رسُول کی عزت قائم رکھنے و صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو ثناء اللہ کے دل میں یہ بات ڈالدی کہ اُس نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں بجواب اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ لکھدیا۔ کہ "یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ۲۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے"۔

اور ثناء اللہ کے نائب نے اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوادیا۔ جس پر ثناء اللہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کریں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت! ذالک مبلغھم من العلم۔

اب ثناء اللہ کے جواب اور اسکے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بزعم خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو شکست تایا اور پبلک کو یہ جتایا۔ کہ اگر ثناء اللہ مرزا صاحب کی زندگی میں مر جائے۔ تو اس کا اس طرح مرنا مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

جب ثناء اللہ اور اس کے نائب نے مرزا صاحب کے جلد اور ثناء اللہ کی زندگی میں فوت ہو جانے کو ان کی سچائی کی دلیل ٹھہرایا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں اُنکو جھوٹا دغاباز مفسد۔ نافرمان بتایا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں ثناء اللہ اور اس کے ہمصفیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد بتاریخ ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ وحی نازل فرمائی۔ سأریکم آیاتی فلا تستعجلون (ترجمہ) قریب ہے۔ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی ممانعت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر کہ ثناء اللہ کیلئے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی ہے وہ میں پوری کر دکھلا دُنگا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دُعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ بھی دوسرے الہام میں بتائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم ھو فی شان۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا بھی درمیان میں ہے) دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء مگر اس دُعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسرے الہامات میں آپ کو بشارت دیگئی اور وہ یہ ہیں۔ لا یھدّ بناءک ودقّ من ربک کریم۔ تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء پھر مخالفوں کے انجام کی نسبت حسب ذیل الہام میں توجہ دلائی۔ ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربھم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہنچیگا۔

غرض ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپکو یہ الہام ہوا۔ کہ سأریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہو کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کا کلام اون کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے۔ انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کرینگے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کیلئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء مقدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں

اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار واحافظک خاصۃ۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنۃ اللہ علی من کذب وحی اللہ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ و لعنۃ اللہ علی من افترٰی علی اللہ۔

اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے۔ کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے۔ کہ والذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور اگر وہ بزرگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ہو گی

اب میں دیکھونگا۔ کہ اس میری تحریر کے مقابل

بغرض تکذیب کوئی قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار مرزا غلام احمدؐ

اس اعلان کے مضمون سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء پر حسب ایمائے الٰہی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپ نے اس اعلان میں تحریر فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے پس اب انصافاً کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کی بناء پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائے ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اوسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ پر قائم رہتے تو پھر اوس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ جس میں مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا ہے کیوں پیش کرتے۔

پھر ایک اور لطیف و نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ مندرجہ اعلان مطبوعہ ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اس اعلان میں یہ تو تحریر فرمایا کہ میں وحی الٰہی کے مطابق طاعون سے محفوظ رکھا گیا ہوں۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو وحی الٰہی نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ انسانی افترا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے گا اس اعلان میں یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ وحی الٰہی نہیں انسانی افترا ہے تو وہ میری زندگی میں ہی طاعون کی موت سے مر جائیں گے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء یعنی اس امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہی عذاب کی موت سے ہلاک ہو جائیگا رجوع کر لیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس فیصلہ کے مضمون پر جو ۲۶- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں چھپا تھا یعنی اس بات پر کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہو گیا کہ ثناء اللہ اپنے اقرار کے مطابق آپ ہی جھوٹا۔ دغاباز مفسد اور نافرمان ہے اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ اس مصرعہ کو ورد زبان کرے ؎

میں الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدر ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء بھی میرے پاس پہنچ گیا۔ اخبار مذکور میں اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے بھی معترضین کے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں لہٰذا مناسب مقام سمجھ کر بقیہ اعتراضات اور اون کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں

اعتراض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ میری عمر اسّی سال سے چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے صرف ۶۹ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب ۔ حضرت اقدسؑ کی عمر وحی الٰہی کے مطابق ۷۵ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی ہوئی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور جنتیہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے خود میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت بچوں کی عمریں لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ کبھی آپ نے اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جاویں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ سنہ ۱۹۰۵ء بھی لکھا ہے جسکی رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو دوسری کے متعلق آپ کا اشتہار سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپ نے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۰ سال ہوتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ اونہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کیواسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش سنہ ۱۸۳۶ء یا سنہ ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ یا پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں ہے اور آٹھ سال اس صدی کے کل ۵+۶۰+۸ = ۷۳ سال ہوئے۔ اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ سال بہر حال اسّی کے قریب اور مطابق وحی الٰہی ہے لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسّی کے قریب بھی ہوئی ہوتی تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیت اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا سمجھا جاتا۔ یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت۔

اعتراض نمبر ۶ مرزا صاحب نے اپنی وفات سے چند مہینے پہلے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔

جواب ۔ حضرت اقدس اس کی بابت خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ مدت ہوئی کہ آپ کو ایک الہام ہوا تھا کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمدؐ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے ایسا ہی اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اب ناظرین باتمکین خود بنظر انصاف ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق مخالفین نے جو چند اعتراضات حضور کو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے تھے وہ تحقیق کے بعد بالکل غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئے پس ان اعتراضات سے حضرت اقدسؑ کی ذات ملکی صفات پر کوئی نقص عائد نہ ہو سکا۔ ہاں آپ کے الہامات مطہرک من الذین کفروا اور لا نبقی لک من المخزیات شیئاً وغیرہ اور پورے ہو گئے۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

اب مخالفین کو چاہیئے۔ کہ ذرا دل میں شرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ علیم و خبیر خداوند تعالیٰ نے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کو قبل از وقت کس قدر وصریح غیبی باتوں سے اطلاع بخشی تھی اور آیۃ کریمہ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول پر نظر ڈال کر مسیح موعودؑ کو رسول اللہ و نبی اللہ مان لیں ورنہ خوب یاد رکھیں۔ کہ وہ اپنی مونہہ کی پھونکوں سے الٰہی نور کو بجھا نہیں سکتے اور اون کے تعصب و عناد کے گرد سچائی کے چمکتے ہوئے سورج پر خاک نہیں ڈال سکتی۔ ؎

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مردند و شد ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال وسلے نکال ڈالیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا وہی حی و قیوم خدا جس نے مسیح موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا اسی نے حضرت مسیح موعودؑ سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

پس وہی سچا اور قادر توانا حی و قیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہے اور اسی کی نصرت و تائید سے اندھی دنیا بھی دیکھ لیگی کہ احمدی لوگ بفضلہ تعالیٰ منکرین و مخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد اور پھر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز و معجزانہ طریق پر وہ دائمی غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اے خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال اور ہمیں وہ کرشمۂ قدرت دکھلا جس کے دکھلانے کا تو نے اپنے مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللّٰھم آمین۔

الراقم

خاکسار سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ جولائی کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھا تھا۔ وہ تلخ گھونٹ شیر مادر کی طرح ہضم ہوگیا۔ اب المجدد نے پھر ہمیں کچھ لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ المجدد کا نام ہی ہماری مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنا اس بات پر ہے کہ ایک مجدد تیرھویں صدی میں ہوا پس ہمارا سوال یہ ہے کہ جب حسب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اور اسی بنا پر حضرت شیخ احمد سرہندی کا دعوےٰ تجدید ہوتا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودھویں صدی خالی جائے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی شریف و متین نقشبندی سے چاہتے ہیں۔

اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوانح عمری ہے۔ مجدد صاحب کے مناسب فضائل سے ایک حد تک تو اصولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے جا رہے ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابوالفضل کے ساتھ مناظرہ جو دکھایا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے۔ حدیث مصافحہ بھی عجیب ہے۔ جس کا واسطہ جنوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے، پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض احادیث کو حضرت امام ابوحنیفہ پر منطبق کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب ایمان ثریا پر چلا گیا۔ پس لناله رجل من ابناء فارس کی حدیث خواہ مخواہ ان پر چسپاں کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔

مرزا غلام احمد کے مسیح۔ مہدی۔ کرشن ہونے کے ثبوت میں ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جاویں۔

میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی امور میں قابل استدلال نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے چشتیوں کی ایک کتاب پر اعتراض کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا کہ پہلے اپنے دلوں کے بتوں کو نکالو۔ جو تصور شیخ کے ذریعہ اشربوا فی قلوبھم کے مصداق بن رہے ہیں اس پر ایک لمبا چوڑا بے سر و پا مضمون چھپا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ از راہ شرارت ہمیں بار بار تصویر پرست کہتا ہے مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تصویر محض پیپلے قیافہ شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ حلیہ ان لوگوں پر جو یہاں آنے میں موانع رکھتے ہیں ظاہر کرنے کے لئے چھپوائی گئی تھی۔ ہر شخص کے دل میں اپنے محسن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات خود تمہاری فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کئی مسلمان زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہیں جب ایک سامان موجود تھا اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت میں کہ تصویر کی حرمت لذاتہٖ نہیں بلکہ لغیرہ ہے تو اس میں کیا قیامت آگئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آقا کی تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا۔ کوئی اُسے سجدہ نہیں کرتا۔ کوئی اُس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے دل میں نہیں پکاتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں۔ ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے حضور کی تصویر چھپوا دی آپ نے سنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے کارڈ منگوائے ہیں۔ آپ نے اُن کے جلانے کا ارشاد فرمایا جس کی فوراً تعمیل ہوئی۔ روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں کا اسے اپنے پاس رکھنا روز روشن کی طرح اظہر ہے اس کے ڈیفنس میں یہ دلیل کہ "ضرورت" ہے ہمارے طرز عمل کے لئے بھی دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے تو ضرورت کے لئے۔ پھر تم روپیہ پیسہ کے لئے ضرورت بیان کرتے ہو اور ایک دفعہ بھی یہ نہیں بتلا سکتے کہ کسی نے تم میں سے گورنمنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے ہمارے لئے اور قسم کا سکہ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا کہ تم لوگ مجبوری سے اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واذکروا اسم ربک اور ہر قسم آیات سے ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے

کہ صوفیائے کرام کے نزدیک ذکر تنہا بلا واسطہ اور فنا فی الشیخ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ تعالیٰ کا حکم لعد اس کی تعمیل بالکل عبث ہے جب تک اس میں تصور و فنا فی الشیخ کا مل نہ ہو۔ ... پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمہارے دلوں میں بھی وقعت نہیں کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ عبث محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم سلیم دے تاکم از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم لا الہ الا اللہ کے معنے سمجھتے اور یہ خیال کرتے۔ کہ صوفیاء کے نزدیک تو غیر اللہ کا خیال بھی ایک بُت ہے اور اس لا الہ میں اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے اور دل میں اپنے پیر کا بت۔ بُت پرستوں سے جاکر پوچھو وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جسد بے روح ہمیں کچھ نفع ضرر پہنچا سکتا ہے بلکہ وہ بھی تمہاری طرح یہی کہتے ہیں کہ "ابتدا میں سالک کی نظر مرئیات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مولیٰ کریم کی ذات سے بُعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی ہے من حیث انہ مظہر لفیوضاتہ سبحانہ محسوس بالحواس الظاھرۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں کہ مُورتی مبتدی لوگوں کے لئے ... صرف تصور کو جمانے خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے اس کے بعد یہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب لم یزلی کی مورتی نظر آتی ہے بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال باطل کی

بناء پر اجعل لنا الٰہاً کہا تھا۔ ہاں میں بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ شیخ کا تصور بڑے جد و جہد سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تمہارے سلسلہ کے یہی تعلیم دیتے ہیں اب اگر تکلیف کے ساتھ صورتِ جاہر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے تو اس کا الزام تمہارے سر پر ہی ہے۔ وہ جو بقول تمہارے تصرف کا منصب رکھتے ہیں وہ زیادہ ملزم ہیں کہ بجائے الٰہی محبت کے اپنی محبت میں ڈالتے ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس دل میں جو اللہ کا گھر ہے رکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو والذین اٰمنوا اشدّ حبًا للّٰہ کا مخالف سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر کا پکانا روحانیات کی پہلی منزل میں ضروری ہوتا تو قرآن مجید میں بھی یہ حکم ہوتا کہ اے لوگو! رسول کی تصویر دل میں پکاؤ مگر وہاں تو لکھا ہے۔ فاتبعونی۔ یعنے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ یہ نہیں کہ میری تصویر پکاؤ۔ الحمد للہ کہ صحابہ کرام اس غلطی میں نہیں پڑے ورنہ وہ بھی اگر یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا کے یہی معنے سمجھتے کہ اے مومنو! شیخ کا تصور پکاؤ تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرتا سب مسجدوں میں گھونگھٹ ڈال کر بیٹھ جاتے اور الا اللہ الا اللہ کرتے۔ استدراج قلبیہ کے مرض میں گرفتار ہو کر دائم المریض بن جاتے دماغ میں خلل آ جاتا اور اس استدراج کو تلبیک جاری ہونا تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا فاتحہ تھا۔

بندۂ خدا یہ رابطوا کے معنے رابطہ (تصور شیخ) کہاں سے نکالے۔ رابطوا اور رابطہ میں فرق نہیں کر سکتے اور پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہاں سے نکالا۔ جلالین ہی دیکھ لیتے اس میں بھی اس کے معنے اقیموا علی الجہاد لکھے ہیں بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنے ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب ایک شخص چودہویں صدی میں پیدا ہوا جو اس آیۃ میں رابطوا کے معنے تصور شیخ کرتا ہے۔ کسی تفسیر سلف میں خواجہ نقشبند سے پہلے یہ معنے دکھائے ہوتے۔ رابطوا کی تفسیر خود قرآن مجید کرتا ہے۔ من رباط الخیل ترھبون بہٖ الایۃ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس تصور کو تم محبت راسخہ اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہتے ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں سکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کیا رابطہ اور تصور شیخ اور کیا بت پرستی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ و تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم ملزوم۔ پھر خود تمہارے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو۔ محمد اعظم بھی بار بار لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کرشن کے سیوکوں کے نہ

سے بالاتر ہے۔ شاید اسے معلوم نہیں کہ ہم تو تمہارے گھر کے بھیدی ہیں نقشبندیت نے ہمارے گھر میں پرورش پائی ہے۔ میرے آبا نے خود اس مسمریزی فن کو سیکھا کئی لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منازل پر پہنچایا۔ اور ان کو وہ سب طلسمات دکھائے جو دکھائے جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں۔ جو اس فیضان کے قائل ہیں مگر آخر جا کر الحمد للہ کہ ان پر بھی کھل گیا کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید ہو۔ اثر ہوتا ہے کچھ نظر بھی آتا ہے۔ مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوئی اور تخیلات ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا۔

اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان میں ایک قصیدہ ہے۔ جس کے دو شعر علماء کرام کے ملاحظہ طلب ہیں ؎

ہوتا پابند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر تجھ کو انا الحق نہ کہتا منصور
رب ارنی کی نہ موسیٰ کو بھی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر سرمۂ چشم مسرور

ایک اُمتی کی شان کو بجائے اس کے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت دے۔ مبالغہ کرتے بڑھاتے بڑھاتے حضرت موسیٰ سے بھی آگے لے گیا۔ اگر کفر نہیں تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پُر ہے۔ جو صاحب شریعت ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قربناہ نجیاً فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سُرمہ دیکھ لیتا تو رب ارنی نہ کہتا گویا سُرمہ۔ کالا سرمہ۔ اس نور السموات والارض رب العالمین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی۔ زیادہ اچھا ہے تعالیٰ شانہٗ عن ذٰلک۔ استغفر اللہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا۔ اے علماء کرام کیا تم سب ہی مر گئے۔ کوئی تم میں سے نہیں جس کے پہلو میں دل۔ اور دل میں نور ایمان اور اس نور میں غیرت کی چمک ہو۔ اے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں پڑتا اور اے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ تیرے منہ پر اس احسن الخالقین کے حضور میں ایسے کفر بکے جا رہے ہیں

تازیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے۔ جس میں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ جس کا نام تین چار سطروں میں گھرا ہوا ہے اہلحدیث نے سچ لکھا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب [illegible] رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے لئے بھی کوئی ننانوے نہیں چھوڑتا۔ [illegible] کی مثال یہاں پر صادق آتی ہے ہم [illegible] سے جس کی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہیں کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلفیہ بیان دے۔

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بارہ میں کوئی اطلاع ملی تھی۔ (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد میں کہا کہ مرزا ہلاک ہو جائیگا کیا کسی الہام یا وحی کی بناء پر تہا یا یونہی تُک چلائی تھی (۳) کیا ۲۵ - ۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا یہ جو اس المجدد میں اور شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات میں کہا کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے۔ یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے۔

تاہم میں خود بنفسہٖ شہادت دیتا ہوں کہ یہ ہرگز نہیں کہا گیا چنانچہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے مخالف بھی یہی کہتے ہیں کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ اسے برخلاف اس کے ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے کا یقین تھا۔

چونکہ حریت میری فطرت میں داخل ہے اس لئے ہر [illegible] بات کے سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ میں اس اکھاڑے میں جو مسیح منزل کے سامنے ہر شام کو لگتا تھا۔ قریباً روز جاتا رہا اور میں نے اوّل سے آخر تک ان سب کی تقریروں کو سُنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا میں مشتاق تھا۔ میرا اس پر حُسن ظن تھا وہ اُٹھا اور اُٹھتے ہی حضرت صاحب کو گالی دی۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روحانیت ہرگز نہیں کہ وہ کسی کو بُرا کہیں۔ انہی صوفیاء میں سے وہ گذرے ہیں جو اپنے تئیں کتے سے بدتر کہتے۔ مگر ایک صوفی ہونیکا دم بھرنیوالا ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھوں کے سامنے حسب سنت نبویہ شام کے وقت سربسجود دیکھتا ہے اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق۔ طریق صلحاء یہ شیوہ شیوہ اتقیا تھا۔ کاش اُسے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت ڈالی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجنے والے پر عود کرتی ہے اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتم النبیین سید المعصومین کے نام پر قربان کر دی جسکے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت اس مبارک نام پر درود بھیجنے والی چھوڑ گیا ہو اس کی نسبت یہ کُفر کا لفظ بولنا۔ تکاد السموات یتفطرن

منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدّا ۔ اگر یہ پیشگوئی ہوئی پیشگوئی ہوتی تو اس کے دوسرے روز شائع کرتے نہ یہ کہ ... تین ماہ بعد ... ۔ بعد از جنگ یاد آید۔ پیغام صلح کی نسبت بھی کچھ لکھا ہے ۔ مگر وہ ایسا مواد از ... سے ابریز ہے ۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ ... پولیٹیکل شورش کی طرف تم اشارہ کر رہے ہو اس کی تردید ... لیکچر میں موجود ہے ۔ مضمون ختم ہونے پر انشاء اللہ مفصل لکھا جائیگا ۔ فی الحال تم جو زہر اُگلنا چاہتے ہو ۔ اُگل لو ۔

محمد ظہور الدین اکمل ۔

پیغام صلح بار ثانی اور اُسکی اشاعت

پیغام صلح پہلی دفعہ (دو ہزار) چھپ کر ہفتہ عشرہ میں ختم ہوگیا۔ اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اُردو اور تین ہزار انگریزی کاپی چھاپی گئی ہے ۔ ایسا ہی اس کا بنگالی اور ہندی ترجمہ صوبہ بہار میں کرایا جا رہا ہے ۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا میں اون احباب کا دل سے مشکور ہوں ۔ جنہوں نے فرداً فرداً پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اوس کی اصلی لاگت پر مجھ سے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی منگوا کر اپنے اپنے سرکل میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے ۔ مجھے یہ طریق نہایت ہی مفید اور کارآمد نظر آتا ہے ۔ ایک تو بہت تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے پھر اگر یہان سے بلاقیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو پورا پورا علم اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کون دوسرے شہر میں اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہے دوسرے اگر اسے یہان سے بلاطلب بھیجا جاوے تو بسا اوقات جس کو یہ کتاب بلاقیمت بھیجی جاتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی وقعت بہت ہی کم ہو جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ ہماری خرچ محصولڈاک کا ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ سبکدوش ہو جاتے ہیں ۔ ایک دوست ایک دو روپیہ کی لاگت کی کتابیں بلا تکلیف منگوا کر بطور تحفہ اپنے شہر کے اون ہندو احباب کو تقسیم کر سکتا ہے جو اس کے علم میں اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف محصولڈاک سے ہی نجات ہوگی بلکہ یہ کتاب اس کے مستحق اور اہل کو بھی پہونچیگی ۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کرکے نہ صرف مشکور ہی ہوگا ۔ بلکہ اس کو اوس توجہ اور شوق سے پڑھیگا جو بصورت دیگر بذریعہ ڈاک مفت کتاب مل جانے میں ممکن نہیں ۔

ہمارے احباب نے پورے طور پر ابھی اس طریق پر توجہ نہیں کی کل جماعت احمدیہ میں سے صرف ایک صد خط بمشکل آیا ہوگا جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو نہیں سمجھا ۔ ورنہ وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلاتے ۔ گویا دس ہزار کتاب میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری یا اشاعت کا سامان قوم نے مہیا کیا ہے ۔ چونکہ اب اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آگیا ہے اس لئے میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کے بعد ایک آدھ روپیہ بچا سکیں ۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ روپیہ سے اس کتاب کو مجھ سے منگوا کر اپنے اپنے ہندو احباب میں تقسیم کریں ۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں کہ قومی چندوں میں کس طرح کمی واقعہ ہو ۔ اور اگر وہ یہ نہیں کر سکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں کہ مجھ سے وہ متعدد کاپیان مفت ہی منگوا کر اپنے شہر کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کر دیں اور محصولڈاک کی خفیف رقم اپنے ذمہ ڈال لیں ۔ اور جب وہ مجھ سے کتابیں طلب کریں تو محصولڈاک کے لئے ٹکٹ خود ہی بند کر دیں ۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپکر تقسیم ہو رہا ہے اُردو کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے ۔ پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع ہونے کو ہے ۔ وہ ابھی زیر طبع ہے ۔ اس دوسری کتاب کا نام کرشن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جاویگا اس میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور حکیمانہ بحث مسئلہ تناسخ پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ طور پر دیا گیا ہے جو آریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعوی کرشن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تناسخ کے قائل ہیں ۔ کرشن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے ۔ جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلاف مٹا کر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پلانے کی کوشش کی ہے اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے اوس حقیقت کو مسٹر سید گینا کے حوالجات سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت سری مہاراج کرشن جی علیہ الصلوۃ والسلام وقتاً فوقتاً زمانہ میں ظہور فرماتے ہیں یہ کتاب نہایت ہی محبت اور پریم سے لکھی گئی اور اُمید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالی اس ملک اور قوم کیلئے مفید ثابت کریگا ۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید اور اوس کے مختص بہ زمان و مکان الہامی ہونے پر بحث کی گئی ہے اور ملک کو دکھلایا گیا ہے کہ کیوں قرآن کریم کل دنیا کے لئے ہے ۔ اور وید کے ساتھ کیوں اس ملک کو قبول کر لینا چاہیئے ۔ اگرچہ اس کا حجم پیام صلح سے تین ڈھائی گنا ہوگا اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے لیکن یہی ہے

سر بسر مفت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی طرف توجہ نہ کی اُمید ہے کہ کرشن اوتار کو دیکھ کر بہت جلد اس طرف توجہ کریں گے ۔

خواجہ کمال الدین وکیل بی اے چیفکورٹ پنجاب
احمدیہ بلڈنگ عزیز منزل نولکھا ۔ لاہور ۔ ۱۲ اگست ۱۹۰۸ء

نوٹ ۔ جو ہندو صاحبان نصف آنہ کا ٹکٹ مجھے بھیجینگے اون کو مفت پیغام صلح اُردو یا انگریزی گھر میں پہونچ جائیگا

تاریخہائے وفات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ چند تاریخہائے وفات جناب حضرت اقدس ۲ ارسال خدمت ہیں جو کسی دیگر مقوفی پر ہرگز چسپان نہیں ہو سکتی ہیں درج اخبار فرما دیں شاید کسی طالب حق کیلئے مفید ہو سکیں ۔ والسلام

(۱) عیسٰی محمدی بموجب وعدہ حق از زمین متوفی و مرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء
(۲) میرزا غلام احمد قادیانی (عیسٰی محمدی) زندہ جاوید ہیں ۱۹۰۸ء
(۳) عیسٰی متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است ۱۹۰۸ء
(۴) عیسٰی زمان حسب وعدہ الٰہی متوفی و مرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء
(۵) مرزا غلام احمد فردوس مکانی ہیں ۱۹۰۸ء

راقم غلام حسین پٹواری حضرت کیلیانوالہ (گجرانوالہ)

ضرورت ناطہ

مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے ۔ جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو ۔
جوان عمر ۔ خواندہ انٹرنس کم از مڈل پاس ۔ برروزگار ۔ قوم کا بلوچ ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تھل ۔ ذیل ۔ ذیرہ ہر دو ۔ سنگڑ ۔ ضلع میانوالی ۔ لیہ ۔ بھکر ۔ مظفرگڑھ ضلع خاص اور ساوان ۔ مگر احمدی جماعت کا ہو ۔
خط و کتابت بنام ع ۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

"میرا بھائی غور سے سنے"

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

واضح ہو کہ میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام زمانہ مہدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے بدتہذیب اور ہتک آمیز اور توہین رہ کلمات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سیدھ رسالہ میں اس کو یک صد روپیہ کا انعامی اشتہار دیا تا کہ جو جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنے تو بجائے خود رہے عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو انہی حدیثوں میں سے ایک حدیث ہی جو نسی ہم کہیں گے۔ دو منصف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ دونوں [illegible] عالم اس کی صحت خوانی کی شہادت دے دیں تو ہم ایک سو روپیہ [illegible] مذکور کو دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک مہینہ تک اس کو مہلت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت عدم جواب [illegible] اس سوال یا [illegible] ہم اس سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدی میں سچے دل سے داخل ہو کر بیعت خلیفۃ المسیح کی اختیار کرے ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال سلسلہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ [illegible] [illegible] جواب [illegible] تک گذر لیا۔ اس نے اپنا بھی کسی آدمی کو نہیں کہا کہ لو میں ایک حدیث پڑھتا ہوں [illegible] میر [illegible] روانہ کرتا [illegible] صرف یہ لکھا ہوتا کہ میں ایک حدیث جو تم کہو پڑھنے کو تیار ہوں۔ تم ایک صد روپیہ [illegible] اس کا میدان میں آنا تو درکنار بلکہ اس [illegible] چپ تک بھی کی۔ وہ جانتا تھا کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیئے کہ یکصد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کر دے یا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی پوری نہ کریگا۔ تو یاد رکھے کہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے بہتر تو یہ ہے کہ توبہ کرے اب ہی وقت ہے ورنہ وہ وقت آتا ہے کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

والسلام

خاکسار مستری احمد دین از بھیرہ

"زہرہ" سے دو چار باتیں

چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری نظر اس روشن ستارے کی طرف پڑی جو آجکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا ہے بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا اس لئے اس کا نکھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلاویز تھا۔ آشفتہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ میں جو کچھ کہہ گیا وہ یہ ہے۔ ایسی حالتیں جو کچھ میں کہہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا۔ کیسا چمک رہا ہے
ماتھے پر آسمان کے جھومر لٹک رہا ہے

آنکھوں میں میری آجا او دور رہنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھرتا ہے نور والے
ہم تو دہی میں تیرے مشتاق طور والے

اے صبح کے ستارے پیارا روشنی ہے تیری
کیا شکل پیاری پیاری [illegible]

یہ صبح صبح [illegible] حور سا میں [illegible]
یہ دو ڈر دھوپ تیری [illegible] اس فضا میں [illegible]

[illegible]
[illegible] پیام لایا ہے کس کو خبر رساں ہے

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بر ہے
جس مہرباں کی خاطر بیدار تو سحر ہے

[illegible] وقت ظہور [illegible]
پھیلیگا کوئی دم میں دنیا پہ نور صادق

ہو جائیگا اجالا نکلیگا شاہ خاور
پہونچیگا فیض اس کا افلاک سے زمیں پر

میرا ہی ایک صادق رہتا ہے آسماں پر
قربان میری جاں ہو اس پیارے دلستاں پر

وہ نیر رسالت وہ آفتاب قدرت
پھیلی ہے اک جہاں میں جس کی ضیا و صدق

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا
فرزند مصطفی کا ہادی رہ ہدی کا

خاک قدم سے جسکی انوار حق ہویدا
اک اک ادا سے جس کی شان خدا ہی پیدا

میرے عزیز تارے اسکی خبر سنانا
اس نیر جہاں کے حالات کچھ بتانا

کب پھر طلوع ہوگا الہام کے افق پر
کب پھر رجوع ہوگا۔ اسلام کے افق پر

کب آئینگی بہاریں۔ اصحاب کے چمن میں
کب گائینگے ملاریں۔ احباب پھر وطن میں

کب وہ کلام عزت آویزہ گوش ہوگا
ہاں کب وہ جام وصلت دلبر کا نوش ہوگا

کب پیارا پیارا چہرہ مشتاق دید دیکھیں
کب صائمین فرقت۔ وصلت کی عید دیکھیں

زہرہ! او پیاری زہرہ یہ لمبی داستاں ہے
اور اس طرف کو لے وہ ہو رہی اذاں ہے

تیرا سفر ہے لمبا اب جاؤ تم خوشی سے
اکمل بھی جا رہا ہے مسجد نماز پڑھنے

محمد ظہور الدین۔ (اکمل) آف گولیکی

درخواست دعا میں اپنی قوم سے ملتمس ہوں کہ للہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالے میرے تبادلہ کے کام کو سرانجام پہونچاوے اور افسران بالادست اس کو منظور فرما کر حکم جاری کریں۔ عاجز بشارت علی خان احمدی سگنیلر ریواڑی

رعایتی اعلان مجموعہ فتاوے احمدیہ کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل صحیح علم سے ہو سکتی ہے اس غرض کیلئے یہ کتاب پانچسو مسائل فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا معہ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح چھاپا گیا ہے کہ احمدی احباب حضرت مسیح موعود کی منشا کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل شرعیہ میں [illegible] اختلافات کو رفع کرنیمیں یادگار زمانہ ہے ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے قیمت ایک روپیہ دس آنہ مقرر ہے اگر کوئی احباب [illegible] جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہوگا خریداری کی درخواست بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابلِ تقلید نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کا مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف زبانی ہی نہیں ہے بلکہ عملی حالت میں ہے جو ویسا ہی ہونا چاہیئے پہلے شہدا مولوی عبد الرحمن صاحب اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا عملی نمونہ تو روز روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک تازہ مثال گوش گذار احباب کرتا ہوں۔ عزیزم بہائی غلام نادر خان راجپوت احمدی سکنہ لسنگرہ ضلع جالندھر جو عمر میں بیس سال ہیں اور جوانی کے عین کمال پر ہیں۔ خدا ہزار ہا رحمتیں ان کے ... حال کرے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقعہ پر پاک نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موصوف کے ایک ... بھائی چودہری امیر خان صاحب ... جو انگریزی ... نوری اور سخت طبعی میں کمالیت ... اور گہر کے کاروبار کے ... مختار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی قریب ۲۱ جولائی ۱۹۰۹ء بروز جمعہ مقرر تہی برات موضع بڑودہ میں جانی تہی شادی سے پہلے عزیز نے بارہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کارمختار کی خدمت میں بذریعہ تحریر (بوجہ خوف زبردستی طبیعت) پورے پورے طور پر عرض کیا کہ میں خلاف سنت رسول اکرم ہرگز شادی نہیں کرونگا اگر بدرسومات کروگے تو پچھتاؤگے مگر چودہری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنت رسول سے بیزار تہا اور جن بدرسومات کو ترک کرنے کی عوض ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ تکالیف کفار وطن چھوڑنا پڑا تہا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بہائی سے وطن چھڑانا چاہا اور چاہا۔ کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جامہ سے مزین ہے اس کی بے حرمتی نہ ہو (خدا رحمت نہ بہیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو) چنانچہ بموقعہ شادی نقال اور باجا وغیرہ منگوالیا۔ اور عزیز موصوف نے بہی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تہا اسلامی جوش کی چمکار دکھائی۔ اور رسول فرمان کی بجا آوری میں شادی ہی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودہری صاحب نے ایک اور منافقانہ چال چلی کہ باجے والوں کو کہا کہ تم بڑودہ میں ہم سے آگے آگے پہونچ جاؤ اور موقعہ پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موصوف سے کہا کہ اچہا آپ ہمیں تنگ کرتے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر ہمنے جبراً قہراً آپ کا کہا کر دیا ہے لیکن تم تو ہمیں دین و دنیا میں روسیاہ کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ مخواہ اسلامی احکام کی پابندی کراتے ہو اور سنت رسول سنت رسول لئے پہرتے ہو۔ کیا راجپوتی کچھہ بہی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو پہلانہ پہولنے دے اور تماشاؤں کے چاؤ سے باز رکہے۔ ہمیں تو اسلام نہایت شعاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر تہا۔ عجب ہیں دولت اور ثروت ملتی ہے تو کیا وہ ہے کہ ہم ایسے موقعہ ... غیر معیار نا ... چودہری امیر خان صاحب ... منافقانہ چال سے کہہ و سہ پر اپنے بہائی کو ہمراہ لیکر بعد برات کے دفع الوقتی سمجھہ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے چلے۔ ادہر بڑودہ سے چودہری صاحب کو بہی تاکید پہونچی کہ ... سنسان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو داغ لگیگا (چنانچہ لگا) اور دوسرے ... احمدیوں کا کہنا کرنا پڑیگا۔ نیز ناچ تماشہ کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اسکا نام ہی شادی ہے تو اگر ناچ رنگ نہ ہوں تو شادی کیا ہوئی خاک۔ یہ تو ماتم ہوا۔ لڑکا کہاں تک انکار کریگا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی امنگ تو سب کچھہ کرا لیتی ہے لوگ تو ہزار ہزار روپیہ دیکر بیاہ کراتے ہیں کیا اسے مفت کی کہیر بہی ہضم نہ ہوگی۔ غرضکہ برات موضع بڑودہ بلا شیطانی کارخانہ کے پہونچگئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھہ چارہ نہ گیا۔ جب برات بیٹھ گئی اور شربت وغیرہ مہمانوں کو پلایا گیا تو پہر شیطان کا آخری دور حسب ارشاد چودہری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھہ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تہی محض اکیلے رات رات اپنے اسلامی نور کے چاند سے مدد لیکر نہ جان کا خوف کیا نہ بیوی کی خواہش کی۔ نہ کسی رشتہ دار کا ناجائز لحاظ کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بہائی کی پرواہ کی شیطانی محفل کو چہوڑ اور دل میں یہ کہہ کر کہ لو تماشہ والے موجود ہیں آپ شادی کریں دوسرے روز کاٹہ گڑہ ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیوں میں آداخل ہوئے۔ اے عزیز آپ کو یہ ہجرت مبارک ہو غور کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جوانی سسرال کا چاؤ رشتہ داروں کا سمجہاؤ۔ بڑے بہائی کا دباؤ۔ جان کا بچاؤ۔ اتنی باتوں کے ہوتے ہوئے پہر ایسا حوصلہ جو محض خوشنودی خدا و رسول و مسیح موعودؑ کے لئے تہا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ اوس نے اون بدعات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جوش دیا ہے تو پہر کیونکر یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہونچیگا۔ خدا ہزار ہزار برکتیں ہمیشہ اپنے بندہ مسیح موعود کے شامل حال کرے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی روح ہم میں پہونکی دوسری طرف مخالفان احمدیہ کا نمونہ بہی قابل غور ہے کہ باوجود رسول کے خادم کہلانے کے بعض عزیز موصوف کے ... اصرار ... طرح طرح سے سمجہانے کے پہر بہی آنکھیں بند کر کے اپنی کیفر کردار کو پہونچے اور نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے۔ اب انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا ... جو انہوں نے کیا۔ یا اس میں قائم رہتی تہی جسپر عزیز موصوف عمل کرانا چاہتا تہا۔ عقلمند کو تنبیہ کے لئے ... غیرت ... چاہیئے۔ خصوصاً راجپوت قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔

اب میں مختصراً احباب احمدیہ کاٹہ گڑہ کی مہمان نوازی کا حال بہی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان صاحبان نے عزیز موصوف کو اپنے عزیزان سے واقعی عزیز سمجہا اور اپنے سایہ الطاف میں اپنے مہمان کر لیا۔ بلکہ میں نے چودہری سوہنے خان۔ و چودہری حسین خان پنشنر و بہائی عبد السلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی یہاں تک بہی سنا کہ ہم اپنے مہمان کی شادی کرینگے اور ہم پر واجب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت درکار ہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے جب تک کہ اس کے بہائی چودہری امیر خان صاحب خود یہاں آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کرکے ان سے معافی طلب نہ کریں گے۔ ہم کو یہ ہماری جان سے زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کم ملتے ہیں اوروں نے تو اہی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کر دکھایا ہے خدا انہیں جزائے خیر دے۔

الراقم خاکسار امیر محمد خان احمدی راجپوت پٹواری سکنہ ہریانہ۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورتِ نکاح

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چند سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ س۔ معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگوں نے لاہور میں یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ میں تفرقہ ہو کر دو گروہ ہو گئے ہیں بداندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے رہتے۔ کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محافظ خدا ہو۔ اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رائے دربارۂ خلافت جماعت میں ہو بھی جاتا۔ تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب سے کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے تمام جماعت کو اس معاملہ میں ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران صدر انجمن۔ اہل بیت اولاد و اقربا ء مسیح موعود و مہدی معہود سب نے بہ الاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سب دلی خلوص سے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپکی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھی ہے۔ اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام وی پی نہیں جا سکتا۔ اس واسطے آیندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔ ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہئے موجودہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ خود بھیجدیں۔ منیجر

۲۷ اگست سنہ ۸ کے پرچے کے مضامین

منشی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ تقریب گوجرانوالوی نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے جوابات میں ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۷ اگست کے پرچہ میں درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچے میں اس کے واسطے گنجائش نہ تھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پوربی زبان میں لکھی ہے وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگی

ایک بے نظیر رسالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ جات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدر جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشحیذ الاذہان بعض اپنے اندر ایسی خوبیاں رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند الوالعزم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہے۔ جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرانی یادداشتوں کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گذارتے رہتے ان وجوہات نے اس رسالہ کو ایسا قیمتی بنا دیا ہے کہ وہ نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے واسطے تشحیذ الاذہان کا موجب ہے بلکہ بڑوں اور بوڑھوں کے واسطے بھی اسم بامسمےٰ دماغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے۔ قیمت سالیانہ عوام سے عا اور طلباء سے عہ ہے۔ ہر قمری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کاغذ پر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر منیجر رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ اُمید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھینگے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دینگے۔

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی حجام ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں۔ درخواستیں اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر۔ محمد یمین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے منیجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستیں آئی تھیں وہ بہ سبب کتابوں کے تاحال کامل نہ ہو سکنے کے تعمیل نہیں ہو سکیں بعض اوراق جو باقی تھے ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی۔ ارسال خدمت ہونگی۔ ناظرین صبر سے انتظار کریں۔

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا ما بہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرضکہ آج کل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف چشتیائی درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیۃ "وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم" (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶/ رکھ دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور عمدہ چھپی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲/ میں دی جاتی ہے۔

درثمین حضرت اقدس ؑ کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ۔ مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲/)

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی و عدم عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پٹوار نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲/ عصمت انبیاء ۲/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸/

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ۔ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱/

کاسر احمدی (الہ داد) قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہو۔

مصری گولیاں یہ گولی قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کیواسطے چار تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴/

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ہے۔ تین ہفتہ کیواسطے (۱۲/)

تریاق الخنازیر خنازیروں کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۴۰ یوم کیواسطے صہ/

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴۲ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت عزیزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ عہ/

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور ریزش مبیح کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲/ ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ - خوراک دو ہفتہ - قیمت صہ/

سوزاک قدیم و جدید - خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱۲/

حب صرع - مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں فی درجن عہ/

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہار وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عا/

نوٹ - ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

Badr

قادیان ضلع گورداسپور
اخبار بدر - قادیان
قیمت پیشگی للعہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۰

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | رجسٹرڈ ایل نمبر | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

۲۰ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ راگست ۱۹۰۸ء

جلد ۷

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

حق العباد کی نگہداشت احمدی قوم کا فرض ہے!

حضرات!

خدا کے لئے وی پی واپس نہ کریں!

اگر آپ کو حساب میں کچھ تامل ہو۔ تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں۔ ہم نے یہ وی پی بڑے غور وتامل کے بعد صحیح حساب کر کے کیا ہے!

ہم ایک ماہ قبل اطلاع دے چکے ہیں پس آپ کا فرض تھا۔ کہ ہمیں پہلے سے عندیہ سے اطلاع دیتے۔ اب آپ واپس کریں گے تو ہمارا سخت نقصان ہوگا۔

آپ خود ہی خیال کرسکتے ہیں کہ جس اخبار کا صدہا روپیہ خریداروں کے ذمہ ہو وہ بغیر خدا کے فضل کے کس طرح چل سکتا ہے؟

وی پی دس دن تک امانت میں رہ سکتا ہے جس کے پاس روپیہ نہ ہو۔ وہ امانت میں رکھائے! خط وکتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں۔

آئندہ اخبار بغیر پیشگی قیمت کے ہرگز جاری نہ ہوگا

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر وپبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع واخبار چھاپا گیا)

صادق کا ہر جگہ خدا حامی ہے

ہمارے عزیز دوست ابو بکر ابن محمد جمال صاحب عرب سوداگر

جدہ جب بعد بیعت حضرت اقدس کے ملک عرب کو گئے۔ تو اون کی بہت مخالفت ہوئی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے عرب صاحب کی تائید میں چند ایسے امور دکھلائے۔ کہ مخالفت خود بخود فرو ہو گئی۔ عرب صاحب کا خط جو تازہ ڈاک میں آیا ہے۔ میں اس جگہ درج کرتا ہوں تاکہ ناظرین فائدہ اوٹھائیں عرب صاحب زبان اُردو کے ماہر نہیں ہیں اور میں اون کی عبارت کو بغیر درست کرنے کے اسی طرح درج اخبار کرتا ہوں جس طرح اونہوں نے لکھی ہے کیونکہ اس میں بھی ایک لطف ہے۔

محترم القوم محبی مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہ آپکا خط ملا۔ بعدہ اب اودھر کی مخالفت میرے ساتھ اتنی نہیں کیونکہ میں استاذہ جو تھی اون کو استفتا دیا پھر جس شخص نے اون سے پوچھا میرے بارے میں اونہوں نے یہ جواب دیا کہ یہ شخص بہت نیک اور مخلص اور محب فقرا ہے اس لیے سب لوگ جو مخالفت کرتے تھے ساکت ہو گئے اور دوسرا سبب تھا کہ ایک شخص بنام ابو بکر قوتہ تھا اوس نے حضرت اقدس کو گالیان دین اور اون کی کتاب استفتا بھی اوس کے پاس تھی جب طلب کی تو پہاڑ ڈالے دیگا ہاتھ سے سو وہی ہاتھ حج میں اونٹ اوپر سے گر کر ٹوٹ گیا۔ سو اوس نے جانا کہ یہ عذاب بسبب بے ادبی کے ہوا ہے جو مخالفت اور غیظ رکھتا تھا بدل گئے اور میرے ساتھ محبت سے چلنے لگا اور حضرت اقدس کو بھی بنظر احترام دیکھتے ہے یہی ہماری جماعت کا ایک شخص احمد کہان کر کر میں حج میں منی میں مجھ کو رافضی کہا۔ العیاذ باللہ۔ تو مجھ کو بہت غصہ آیا اور چاہا کہ میں حکومت سے انصاف کراؤں۔ کیونکہ فقط عناداً اور بغضاً اور کچھ میری طرف سے اشارہ بھی گالی گلوچ نہیں نکلی تھی تو اوس نے گالیان دین مگر صبر کر کے بددعا اس کے حق میں دعا کی اور جوش کی حالت میں بلا ارادہ بددعا ہو گئی اور جماعت والون کو کہا کہ اس نے بہت دکھ دیا ہے۔ ضرور یہ طاعون سے ہلاک ہو گا اور پھر ایسا ہی ہوا مکہ سے جدہ کو جب آیا سو دو روز باہر نکلا اور تیسرے روز طاعون میں گرفتار رہ کر قریب ایک ماہ سخت بیمار رہ کر وفات پائی اور یہ میں نے قبل کہہ سے ان کے لوگون کو کہا تھا۔ کہ یہ شخص ضرور طاعون میں گرفتار ہو گا کیونکہ حضرت اقدس کو بلا سمجھے گالیان دین اور جب ایسا ہی ہوا۔ پھر جماعت میں بھی چند آدمی طاعون میں مرے اور میرے گھر بفضلہ تعالےٰ امن رہا پھر جو گالی گلوچ اور بغض رکھتے تھے وہ نہیں رہا بہت دعا کرتا ہون اللہ میری جماعت کو خدمت اور استقامت سلسلہ میں کر بغض اور بیمار سے بچاوے اور توحید کامل عطا فرماوے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس اور حضرت نور الدین صاحب کی دعا کی برکتون میں شامل کرے۔

راقم خاکسار ابو بکر ابن محمد جمال یوسف از جدہ

دعا مدد ہمارے ایک دوست ایک مرض سخت میں مبتلا ہیں اور احباب سے دعا کے خواستگار ہیں جسکو خدا توفیق دے وہ دریغ نہ کرے۔ ایڈیٹر

الخطبہ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست اصل ساکن پنجاب کے واسطے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور تقریباً ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

شیخ غلام احمد صاحب کا واعظ

نور پور سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل و کرم سے کل ایک مجمع حسین آریہ ساتن دہرم مخالف مسلمان اور دو مولوی صاحب بھی موجود تھے تقریباً ۱۲ گھنٹہ ایک تقریر کی الحمد للہ رب العالمین نہایت کامیابی کے ساتھ وہ جلسہ ختم ہوا ہماری جماعت کے یہاں صرف ایک بھائی منشی عبد المجید خان ہیں تاریخ ۲۲ اگست ۰۶ء بروز ہفتہ انشاء اللہ العزیز در مرم سال چلا جاؤنگا۔

زبدۃ المرام

ترجمہ عمدۃ الاحکام حدیث شریف کی یہ ایک پرانی کتاب ہے جسکو حال میں بین السطور ترجمہ کرکے نہایت خوشخط چھاپا گیا ہے اس کتاب میں تمام مسائل متعلق وضو و نماز روزہ بیع خرید و فروخت وغیرہ پر احادیث مختلف ابواب جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے مولف حافظ محمد عبد الغنی فارسی تھے جنہوں نے کل احادیث متفق علیہ صحیح البخاری شریف اور صحیح مسلم شریف سے جمع کی تہیں۔ یعنی وہ احادیث [illegible] ہیں جو صحیحین میں موجود ہیں۔ مشتہرین کتاب [illegible] اکتوبر تک خاص رعایت کی ہے یعنی قیمت [illegible] کے ۱۲ کر دی ہے [illegible] کم کر دیئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ [illegible] نے اس کتاب کے بہت سے نسخے خرید کرکے [illegible] میں پڑھنے کیواسطے تقسیم کئے ہیں۔ قیمت [illegible] وعبد الرحمان پسران مولوی رحیم بخش صاحب [illegible] لاہور سے مل سکتی ہے۔

ایک ہندو صاحب کا تعزیت کا خط

[illegible]

مولوی صاحب جی چشمہ فیض عنایات [illegible] تسلیم۔ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب [illegible] سن کر دل کو سخت صدمہ ہوا ہے یہ خاکسار [illegible] لاہور یا قادیان حاضر ہو کر شریک [illegible] تھا [illegible] ایک ایسے بزرگ کی جدائی کہ ولی [illegible] نیک اور خوبیون کو نعت [illegible] کو اسی طرح منظور تھا۔ ایسے مجسم صفات [illegible] مگر کسی کو چارہ نہیں چلتا۔

[illegible]

زمین یاد کریگی حضرت [illegible]

تیری دین گزیدی حضرت لکھان [illegible]

دنیا میں اور سچا پاس [illegible]

آگے سادہ انسان ہو جاوے

جہان تک افسوس کیا جاوے بجا ہے [illegible]

سب کا غم ہے [illegible] اس کا علاج ہے [illegible]

حضرت صاحب کے صاحبزادگان کو بھی [illegible]

یہ مناسب نہ ہو تو جب اون کی مزاج [illegible]

جناب کو لیے ہیں خاکسار کیطرف سے [illegible]

تابعدار رلا رام از گجرات [illegible]

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندان نوجوان احمدی [illegible] جو آجکل [illegible] میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضرورت [illegible] ہندوستان کے موافق حال [illegible] کرانا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

استفسارات معہ جوابات

(ایڈیٹر نامہ نگار کی کسی رائے کا ذمہ وار نہین ۔)

اُن تمام بزرگ صاحبان کیخدمتین جنھون نے مجھے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر مضمون لکھنے کے لئے تحریک کی ہے میری یہ عرض ہے کہ حضرت المسیح اللہ حضرت محمود احمدؑ خلف الصدق حضرت خاتم المصلحین (اللہ تعالی کی بیشمار رحمتین اور نصرتین اون کے شامل حال ہون) کے مضامین کے بعد اس بارہ مین کچھ لکھنا میرے خیال مین پسے ہوئے کو پیسنا تہا اور یہی وجہ ہے ۔ کہ مین آپ صاحبان کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا ۔ اب چونکہ حضرت خلیفۃ خلیفۃ اللہ کے مضمون وفات مسیح پر بعض شخصون نے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے چند اعتراض کئے ہین اور مجھسے ان سوالات کے جوابات طلب کئے گئے ہین ۔ ان تمام سوالات کو صرف تین سوالون پر تقسیم کر کے معہ جوابات کے ذیل مین درج کرتا ہون اور خدا تعالی سے دعا کرتا ہون کہ وہ اپنے فضل سے روح القدس سے مدد کرے اور اپنے وعدہ کے مطابق قدرت ثانی کا جلوہ دکہاوے

آمین ثم آمین

سوال اوّل ۔ مولوی نورالدین صاحب نے دیکھا کہ اب تو اعتاً تو مر گیا اور کئی پیشگوئیان مریدون کا منہہ کالا کرنے کو پیچھے چھوڑ گیا ہے تو اعتراضون کی بوچھاڑ سے بچنے کے لئے یہ تاویل کی کہ الہامی کتابون کا یہ ایک محاورہ ہے ۔ کہ جو مخاطب کوئی ہوتا ہے اور مراد کا ہے وہی اور لگا ہے اس کی مثل ہوتا ہے ۔ حالانکہ یہ بات مرزا صاحب کے وہم و گمان مین بہی نہ تہی ۔ آپکی یہ غرض ہے کہ مولوی نورالدین صاحب ہمارے اس سوال کا جواب پوچھو ۔ کہ تبصرہ مین تو لکھا تہا ۔ کہ وہ دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھون کے سامنے اصحاب الفیل کی طرح نابود ہوگا اور تباہ ہوجائیگا ۔ کیا اس سے مرزا صاحب کا یہ مطلب تہا کہ میرے سامنے تو نہین بلکہ میری جماعت کے روبرو تباہ ہوگا ۔

جواب ۔ تبصرہ کے جس فقرہ پر آپنے اعتراض کیا ہے اس کے الفاظ تو اب بہی وہی ہین جو آج سے سینکڑون برس پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کے الفاظ تھے اور وہ یہ ہے ۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے اس اعتراض کو ظاہر کرنے کے لئے اس طرح سے اعتراض کرتے ۔ کہ یہ مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے ۔ الم تر الخ جس کا ترجمہ وہ خود ہی تبصرہ مین یہ لکھتے ہین کہ تو نے دیکھ لیا اور یہ کیسا صریح جھوٹ ہے کہ اصحاب الفیل کو دیکھا تو نہین اور الہام ہوتا ہے دیکھ لیا اگر آپ ایسا سوال کرتے جو کہ آپکے سوال کا خلاصہ ہے تو مجھے بھی جواب دینے مین اختصار سے کام لینا پڑتا اور صرف اسی قدر کہنے سے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی یہی وحی آلہی ہوئی تہی اور انہون نے بھی اُن اصلی اصحاب الفیل کو نہ دیکھا تہا ۔ مین جواب دینے سے سبکدوش ہو جاتا لیکن افسوس کہ آپنے سوال مین کچھ ایسا ٹیڑھا پن اختیار کیا ہے کہ جس کے سیدہا ہوتے ہی ٹوٹ جانیکا خطرہ ہے ۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام جو پیشگوئیان پیچھے چھوڑ گئے وہ صرف اس واسطے ہین تاکہ ان کے اشد مخالفون کا مونہہ اچھی طرح سے کالا ہو سکے اور یہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کا ایک بہاری ثبوت ہے ۔ اب دیکھ لو کہ اس آیۃ قرآنی مین جو دوبارہ حضرت مسیح موعودؑ کو بہی وحی ہو چکی ہے مخاطب تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین لیکن حقیقی طور پر دیکھنے والے کوئی اور تھے اور جو تباہی اور بربادی حضرت ابو بکرؓ صدیق اور حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ مین مخالفون پر پڑی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکہون سے تو نہین دیکہی جن کی نسبت آپکا اعتراض ہے اور یہی وہ بات ہے جو اسی الہام ہی مین موجود ہے اور جسکو خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے یاد رکھو کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب امامؑ علیہ کو عالم الغیب نہین مانتے تہے اور نہ ہی یہ مانتے ہین اور نہ ہی خدا کے سوائے کوئی عالم الغیب ہے اللہ تعالی جس قدر علم اون کو دیتا تہا اسی قدر وہ بتا دیتے تہے اپنی طرف سے ایک لفظ بہی کم یا زیادہ نہین کرتے تہے آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو اس قرآنی محاورہ کی خبر نہ تہی اور یہ تاویل جو مولوی نورالدین صاحب نے کی ہے اون کے وہم و گمان مین بہی نہ تہی اصل مضمون سے کوئی تعلق نہین رکہتا ۔ کیونکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا یہ قرآنی محاورہ ہے یا نہین اور ہمارے پاس اس کی سچائی کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل ہے یا کہ نہین یونہی اناپ شناپ بولتے جانا سبکے ہی بر دلالت کرتا ہے اور اس سے حضرت مرزا صاحب کی عزت اور عظمت مین ایک ذرہ کچھ بہی فرق نہین آسکتا بھلا سوچو تو سہی کہ وہ سب سوالات جو موجودہ زمانہ کے سائنس دان اور فلاسفر قرآن مجید پر کرتے ہین کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ان سوالات کو سُنا تہا ؟ یا کہ وہ ان سوالات سے محض ناواقف ہی رہتے تہے اور جب اون کا زمانہ یہ زمانہ ہی نہ تہا اور اون دنون یہ سوالات ہی نہ تہے تو پہر کس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین ایسے سوالات کے جوابات کے لئے کبہی خیال بہی آیا ہو ؟ ایسی باتون کے بیان کرنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوٹوگراف فونوگراف وغیرہ مشینون کا علم نہین رکھتے تہے اور وہ نہین جانتے تہے کہ کن کن اقسام کے آوازون سے سائنس دان تجربے کرتے ہین اور کن کن علوم اور تجارب کی بنا پر وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہین اور قرآن کریم کی کن کن آیات مین اون کے جواب موجود ہین ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا اور نہ ہی ایسی باتون سے ان کے افضل الرسل خاتم النبیین اور رحمت للعالمین ہونے پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے ۔ اگر بالفرض مان لیا جاوے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ جوابات یاد نہین تہے ۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے مخالفون کو دئے ہین ۔ تو اس سے حضرت اقدس کی شان مین کوئی کمی نہین آسکتی اور نہ ہی ان کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو کوئی ضعف پہنچ سکتا ہے اور اسی معیار پر ہم کہہ سکتے ہین کہ نہ ہی خلیفۃ المسیح اس بات کا علم رکھتے ہین کہ آج سے چند گہنٹے چند دن چند ماہ یا چندہ سال بعد کیا کیا سوالات ہونگے اور اون کے کیا کیا جوابات ہونگے اور کون کون جواب دینے والے ہونگے اور پہر آپنے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام پر سراسر بہتان باندہا ہے اور آئیۃ لاتقف ما لیس لک بہ علم ۖ کے صریح خلاف عقل کیا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپنے باوجود حضرت اقدسؑ کی کتابون کے مطالعہ نہ کرنے کے محض اٹکل سے کام لے کر ایک پاک اور مطہر وجود پر ناجائز حملہ کرنیکی کوشش کی ہے ۔ دیکھو ہمارے امام علیہ السلام نے مخالفون کا مونہہ کالا کرنے کے لئے اس قرآنی محاورہ کو اپنی کتاب شہادت القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین آج سے تقریباً پندرہ برس پیشتر کس خوبی سے بیان کیا ہے اور وہ لکھتے ہین ۔ "پس اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم موجودہ کو مخاطب کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آتا کہ وہ خطاب قوم موجودہ تک ہی محدود رہے ۔ بلکہ قرآن کریم کا تو یہی محاورہ پایا جاتا ہے کہ بسا اوقات ایک قوم کو مخاطب کرتا ہے مگر اصل مخاطب کوئی اور لوگ ہوتے ہین جو گذر گئے یا آئندہ آنیوالے ہین مثلاً اللہ جلشانہ سورۃ البقرۃ مین

یہود موجودہ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعھدی اوف بعھدکم وایای فارھبون۔ یعنے اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جو ہم نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو تا میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں اور مجھسے ڈرو۔ اب ظاہر ہے کہ یہود موجودہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ضربت علیھم الذلۃ کے مصداق تھے انپر تو کوئی انعام بھی نہیں ہوا تھا اور انسے یہ عہد ہوا تھا کہ تم نے خاتم الانبیاء پر ایمان لانا۔ پھر بعد اس کے فرمایا۔ واذ نجیناکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم وفی ذالکم بلاءٌ من ربکم عظیم۔ واذ فرقنا بکم البحر فانجیناکم واغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون یعنے وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دی وہ تم کو طرح طرح کے دکھ دیتے تھے تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا اور وہ وقت یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے پہونچنے کے ساتھ ہی دریا کو پھاڑ دیا پھر ہم نے تم کو نجات دیدی اور فرعون کے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اور تم دیکھتے تھے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ ان واقعات میں سے کوئی واقعہ بھی ان یہودیوں کو پیش نہیں آیا تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے نہ وہ فرعون کے ہاتھ سے دکھ دئے گئے نہ ان کے بیٹوں کو کسی نے قتل کیا نہ وہ کسی دریا سے پار کئے گئے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ واذ قلتم یموسی لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم تنظرون۔ ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی۔ یعنی وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ کو کہا کہ ہم تیرے کہے پر تو ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو بچشم خود نہ دیکھ لیں۔ تب تم پر صاعقہ پڑی اور تم دیکھتے تھے اور پھر تم کو زندہ کیا گیا تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے بادلوں کو تم پر سائبان کیا اور ہم نے تم پر من وسلویٰ اتارا۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ تو ان یہودیوں سے جو قرآن مجید میں مخاطب کئے گئے دو ہزار برس پہلے فوت ہو چکے تھے اور ان کا حضرت موسیٰ کے زمانہ میں نام ونشان بھی نہ تھا پھر وہ حضرت موسیٰ سے ایسا سوال کیونکر کر سکتے تھے کہ ہاں ان پر بجلی گری۔ کہاں انہوں نے من وسلویٰ کھایا کیا وہ پہلے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں اور قالبوں میں موجود تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی بطور تناسخ آموجود ہوئے اور اگر یہ نہیں تو بجز اس تاویل کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ مخاطب کے وقت ضروری نہیں کہ وہی لوگ حقیقی طور پر واقعات منسوبہ کے مصداق ہوں جو مخاطب ہوں۔ کلام الٰہی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ایک قاعدہ ٹھہر گیا ہے کہ بسا اوقات ایک واقعہ ایک شخص یا ایک قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور دراصل وہ واقعہ کسی دوسری قوم یا دوسرے شخص سے تعلق رکھتا ہے"

اب میں اس جواب کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا میرے خیال میں ایک شریف انسان کیلئے جواب کافی ہے جو میں نے اوپر درج کر دیا ہے۔

سوال دوم ۔ مولوی نورالدین صاحب کو چاہیئے تھا کہ جب اعتراضوں کی بوچھاڑ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر تھی نہ کسی اور بات پر تو اس کے جواب میں وہ قرآن سے کوئی ایسی نظیر پیش کرتے جس سے ثابت ہوتا کہ فلاں پیشگوئی خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے کی اور یہ وعدہ کرکے کہ میں تیری زندگی میں یہ کام کر دوں گا پھر وہ کام تو نہ کیا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہوں۔

جواب ۔ پہلے سوال کا جواب تو آپ سن چکے اب دوسرے کا بھی ذرا سن لو۔ اعتراضوں کی بوچھاڑ اگر آج مرزا صاحب (علیہ الصلوۃ والسلام) کی پیشگوئیوں پر ہوتی ہے تو یقیناً یاد رکھو کہ کل انہیں معترضوں کی اولاد ہمارے امام ہمام پر انشاء اللہ تعالیٰ رحمت کی بوچھاڑ کرے گی میرے خیال میں اتنا تو آپ ضرور جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت سے وعدے قرآن مجید میں کئے ہیں مثلاً لکھا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا ۲۴؍ ۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ۲۸؍ فان حزب اللہ ھم الغالبون ۶؍ الا ان حزب الشیطٰن ھم الخاسرون۔ اور مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ یہ کافر لوگ جو کہتے ہیں کہ اے محمدؐ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا رسول نہیں اور باوجود اس کے کہ ان کو اس بات کا علم بھی ہے کہ تو بڑا راستباز اور پاک باطن آدمی ہے پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ لست مرسلا ۱۳؍ تو اس کے جواب میں تو ان کو ہماری طرف سے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہدے کہ تحقیق ہم تو اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ان پر ایمان لے آتے ہیں اسی دنیا میں ہی مدد کیا کرتے ہیں اور یہی اور سچی بات ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ہی آخر کار غلبہ پا جایا کرتے ہیں یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ہمارا رسول ہے اور یہ اور اس پر ایمان لانے والوں کا جو گروہ ہے اللہ کے نزدیک نوان کا نام حزب اللہ ہے اور یہ اٹل بات ہے کہ یہ لوگ ہی آخر غالب ہو جائیں گے اور تم لوگ جو ان کی مخالفت کرتے ہو تم تو حزب الشیطان ہو اور یہ اٹل بات ہے کہ آخر تم خائب اور خاسر ہو جاؤگے۔ اب دیکھو کہ یہ کس قدر اقتداری پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے لئے یہ کیسا عظیم الشان ثبوت ہے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ قرآن شریف ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس کے بعد مخالفوں کو پورے یقین اور وثوق سے سنایا گیا ہے کہ ان عذاب ربک لواقع ما لہ من دافع ۲۷؍ انما توعدون لواقع ۲۹؍ یعنے ان لوگوں کی سرکشیوں شرارتوں اور بے وجہ نکتہ چینیوں کے سبب سے جو عذاب کے وعدے دئے گئے ہیں بالضرور تیرے رب کا عذاب ان پر واقع ہو گا اور کسی کی یہ طاقت میں نہیں جو اس عذاب کو روک سکے وہ تو یقیناً آئے گا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ یہ پیشگوئیاں کس طرح سے پوری ہوئیں اور کس طرح سے تدریجاً اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور کر رہا ہے اس سوال کے جواب میں کہ یہ سب پیشگوئیاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پوری ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک اصول بتا دیا ہے مبارک وہ جو اس پر غور کریں۔ چنانچہ لکھا ہے وان ما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فانما علیک البلٰغ وعلینا الحساب۔ ۱۳؍ یعنے ہم صاحب اختیار اور ذرہ ذرہ کے مالک اور خالق ہیں جن باتوں کو محو اور نیست کرنا چاہتے ہیں انکو محو کر دیتے ہیں۔ اور جن کو ثابت اور ہست کرنا چاہتے ہیں انکو قائم رکھتے ہیں اور جس قدر پیشگوئیاں اور وعدے ہم نے تیرے ذریعہ سے کر رکھے ہیں۔ وہ سب کے سب تو نہیں لیکن ان یا تو بعض ان میں سے تیری زندگی میں ہی پورے کرکے تجھے دکھا دیں گے یا تجھے وفات دیدینگے۔ اور اس کے بعد پورے کرکے دکھا دیں گے تیرا کام تو صرف یہی ہے کہ جو وعدے ہم تجھ کو دیتے ہیں وہ تو ان لوگوں تک پہونچا دے باقی رہا ان سے حساب لینا وہ تیرا کام نہیں ہم خود ان سے ان باتوں کا حساب لیں گے اب دیکھو اس آیۃ میں جو پیشگوئیاں بعد از وفات پوری ہونی تھیں ان کی نسبت

ہی نہری کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے دکھانے کے ہیں اور جس طرح یہ لفظ قبل از وفات پورا ہونے والی پیشگوئیوں پر بولا گیا ہے ویسے ہی یہ ان پیشگوئیوں پر بھی بولا گیا ہے جو بعد از وفات پوری ہونے والی پیشگوئیوں پر ہیں اور پھر دیکھو۔ کہ کل کا لفظ نہیں بولا گیا بلکہ بعض کا بولا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وعید کی پیشگوئیاں بعض وجوہات کے سبب سے محو بھی ہو جایا کرتی ہیں اور اس بات کی طرف حضرت خلیفة المسیح رحمة اللہ علیہ نے اپنے مضمون میں اشارہ کر دیا ہے اگر آپ نہ سمجھ سکیں تو اس میں ان کا کیا قصور۔ انہوں نے تو میرے خیال میں ضروری اصولوں کو واضح کر دیا ہے اور چونکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب حضرت محمود احمد صاحب اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اور ایسا ہی دیگر بزرگان ملت بھی وفات مسیح پر مضمون لکھ چکے ہیں اور یہ سب لوگ مختصر نویس بھی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے مصلحت وقت کے لحاظ سے چند ضروری قواعد بتلا دئے اب میں قرآن کریم کی چند ایک اور پیشگوئیاں لکھ کر اس جواب کو ختم کرتا ہوں ۔ فرمایا اللہ تعالے نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ۔ پ۱۴ یعنی ہم نے ہی اس نصیحت (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے اور تحقیق ہم ہی اس کی محافظت کریں گے اب دیکھو اس پیشگوئی کا دامن کس قدر وسیع ہے اور کس قدر بھاری دعویٰ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی متبرک اور مقدس کتابوں میں تو تحریف و تبدیل ہو گئی لیکن اس کتاب مقدس کی ہم حفاظت کریں گے اور تناقض اور تخالف وغیرہ امور سے بچائے رکھیں گے۔ دوسرے یہ کہ دنیا کی ان کتب مقدسہ کی تعلیم پر جو اس سے پہلے تھیں عمل کرنیوالا کوئی نہ رہا لیکن اس کی تعلیم عالمگیر ہو گی اور وہ سب باتیں جو اس میں درج ہیں ان کے ثبوت اور صداقت کے لئے ہم ایسے لوگ پیدا کرتے رہیں گے جو اس کی تعلیم کی مخالفوں کے اعتراضوں سے حفاظت کر سکیں مثلاً ایسی تعلیم کہ خدا تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق بھی ہے جو انسانوں سے الگ ملائکہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یا یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کا جواب دیا کرتا ہے اور یہ کہ وہ عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ ۔ غرض یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے ۔ کہ

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً پ۹

یعنی اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اعلان کر دے کہ اے تمام جہان کے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں ۔ اب دیکھو دعوے تو یہ ہے کہ میں تمام دنیا کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں لیکن جہان والوں کو خبر تک نہیں آپکی وفات کے صدیوں بعد تک بھی امریکہ اور آسٹریلیا والے کیا جانتے تھے کہ تمام دنیا کا مرکز کوئی خطہ عرب ہے جہاں سے ایک ایسا رسول پیدا ہوا ہے ۔ جو تمام جہان کے لئے رسول ہے اور جس کی بولی ام الالسنہ ہے ۔ غرض یہ پیشگوئی اپنا دامن بہت وسیع رکھتی ہے اور ہمارے زمانہ سے ایک خاص تعلق رکھتی ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ پ۱۰ ع۱۲

اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی بھی ایک ایسے زمانہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس میں ہر طرح کا امن اور چین ہوگا اور ہر ایک شخص آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکے گا اور جس قدر مذاہب خیال میں آ سکتے ہیں کہ ہر ایک انسان کا ایک الگ مذہب ہوگا بیسیوں مذہب ایسے ہوں گے جو بظاہر نظر قرآن کریم کو ہی اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہوں گے غرض ایسے زمانہ میں اللہ کا رسول جو مہدی بھی ہوگا اور سچی باتیں ہی رکھتا ہوگا جس سے وہ جھوٹے مذاہب کے بیماروں کو عیسیٰ کی طرح شفا دے سکیگا مبعوث ہوگا ۔ جو دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھا دیگا ۔ لیظھرہ سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے سامان کثرت سے پیدا ہو جائیں گے ۔ جن سے اشاعت دین اسلام ہو سکے اور دین اسلام کے مسائل باطل مذاہب کے مقابلہ پر عام طور پر شائع ہو سکیں اور پھر دور دراز ملکوں میں وہ علوم پہنچائے جا سکیں ۔ غرض قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں ۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری نہیں ہوئیں اور اگر ان پر صاف دل لیکر غور کیا جاوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام پر ایمان لانا ایک سہل کام معلوم ہوتا ہے چنانچہ لکھا ہے ۔

وترکنا بعضہم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً پ۱۶ اور پھر لکھا ہے اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحی لھا پ۳۰ اور پھر لکھا ہے ۔ و اذا النفوس زوجت و اذا الموؤدة سئلت بای ذنب قتلت و اذا الصحف نشرت پ۳۰ ۔ اب اگر کوئی مندرجہ بالا پیشگوئیوں پر

[illegible]

کام ہو۔ میرے خیال میں اب میں کافی طور پر جواب دے چکا ہوں اس لئے اس جواب کو یہیں ختم کرتا ہوں ۔

سوال سوم ۔ مولوی صاحب نے جب دیکھا کہ عمر والا الہام تو ایسے صحیح طور پر غلط نکلا ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں تو لگے تاویلیں کرنے ۔ پہلی تمہید تو یہ باندھی کہ حضرت آدمؑ کی عمر سے بھی چالیس برس کم ہو گئے تھے لیکن قرآن شریف سے کوئی ثبوت نہ دیا (ہاں البتہ عربی عبارت لکھدی مگر عربی زبان بولی جان لینے سے خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی متقی اور مومن نہیں ٹھہر سکتا ۔ اور نہ ہی ہمارا یہ فرض ہے کہ جو مسئلہ عربی عبارت میں لکھا ہوا ہو وہ صحیح تسلیم کیا جائے کیونکہ عربی ایک ملک کی بولی ہے ۔ بہتیرے اہل عرب جو بڑے بڑے عالم تھے ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے) آخر جب یہاں بھی چین نہ آیا ۔ تو پھر مرزا سلطان احمد صاحب کے قول کی بناء پر مرزا صاحب کی عمر ۷۴ و ۷۵ برس مقرر کی اور خود ہی لکھ دیا کہ اس طرح سے کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور اس کی تائید میں یہ بھی لکھ لیا کہ اصل الہام یہ تھا ۔ کہ تیری عمر اسّی برس کی ہو گی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ ۔ حالانکہ جب تک قریباً کا لفظ محذوف نہ کیا جائے ۔ تب تک اس الہام کے معنے ہی نہیں کھلتے ۔ آخر کار جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب کا قول ہی سند چاہتا ہے تو پھر اخیر پر یہ لکھ دیا کہ کم عمری کا اعتراض ہمارے نقطہ نظر سے ہماری طرف سے مولوی نور الدین صاحب کو کہدو کہ اس الہام پر اب حاشیئے چڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ اصلی الہام تو یہ تھا کہ تیری عمر اسّی برس کے قریب قریب ہو گی ۔ اب اگر بموجب تحریر مرزا صاحب اور نیز بموجب تحریر آپ کی ۷۴ یا ۸۵ برس ۸۰ برس کے قریب قریب سمجھے جا سکتے ہیں اور یہ صحیح بات بھی ہے ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسی اصول کی بناء پر (اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۶۸ یا ۶۹ برس ہوئی) یہ نہ کہا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۸۰ برس کے قریب قریب ہوئی اور پھر ہمارے نزدیک تو ۷۵ یا ۷۶ کا عدد فیصلہ کن عدد نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ جیسے ۷۵ ۔ ۸۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۸۵ کے قریب بھی ہے اور جیسے ۸۵ ۔ ۸۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۹۰ کے قریب بھی ہے ہاں اگر ثابت ہو جاتا تو بالکل ناممکن تھا کہ مرزا صاحب کی عمر ۶۸ یا ۶۹ برس کی ہوئی ۔ تو البتہ ایک زبردست بات تھی ۔

جواب ۔ دیکھو میں ثابت کرتا ہوں ۔ کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۶ برس سے اوپر تھی ۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اس بات کو ثابت کروں ۔ تھوڑا پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ کہ اگر آپ

دو حرفی جواب سے خاموش ہونے والے ہوتے تو پھر اتنا شور و شر اس سوال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ظاہر نہ کرتے۔ سنو! حضرۃ امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق بعض لوگوں نے عجیب عجیب تاریخیں بحساب جمل نکالی ہیں۔ لیکن شاید آپ ان کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اس لیے جو تاریخ میں نے بھی نکالی ہے اس کو میں فرعی طور پر پیش کرونگا۔ نہ اصولی طور پر۔ اور آپ غالباً یہ بھی جانتے ہوں گے۔ کہ مرزا صاحب کا سن وفات بھی بہت سے لوگوں نے بحساب اعداد جمل نکالا ہے لیکن میرے نزدیک سب سے اول نمبر پر "مغفور" کا لفظ ہے جس سے سن وفات ۱۳۲۶ھ نکلتا ہے اور یہ لفظ مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے او حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اسی کو اپنے مضمون میں بار بار استعمال کیا ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ میری محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ آج سے تقریباً تیس ۳۰ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کو کہا تھا کہ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ اب میں اصل جواب لکھنے سے پیشتر وہ چند آیات بمعہ حوالجات و بمعہ ترجمہ حضرت اقدس ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ اصلیت معلوم کرنے میں آسانی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

سیقول العدو لست مرسلا سنأخذہ من مارن او خرطوم۔ وانا من الظالمین منتقمون انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ یوم یعض الظالم علی یدیہ یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ وقالوا سیقلب الامر وما کانوا علی الغیب مطلعین (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰)

وانا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۴)

ثمانین حولا او قریبا من ذالک او تزید علیہ سنینا وتری نسلا بعیدا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

ترجمہ۔ دشمن کہیگا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے ہم اس کو ناک سے پکڑ لینگے۔ یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے اور ہم اس دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤنگا۔ یعنی جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ کہ کاش! میں اس خدا کے بھیجے ہوئے کی مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائیگی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالف کوشش کریں گے کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا سو وعدہ دیا کہ میں علامات بینہ سے ظاہر کر دونگا۔ کہ وہ میرا مقرب ہے اور میری طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بد اندیش نامراد رہیں گے اور پھر فرمایا۔ کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا۔ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰ و ۲۱)

اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ انکو اپنا کرشمہ قدرت دکھاویں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیدیں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۴)

تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائیگا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لیگا اور یہ الہام تیتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

اب دیکھو کہ جس وقت ہمارے امام ہمام خیر الانام حضرت مسیح الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر میں سے تقریباً تیس برس گذر چکے تھے اور چالیس برس کے قریب قریب عمر ہونیوالی تھی یعنے قریباً تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ برس کی عمر جس وقت حضرت مغفور کی تھی اس وقت یہ الہام ہوا تھا کہ تیری عمر اسی برس کے قریب ہوگی۔ اور مومنین کے لیے اس میں ایک بڑا بھاری معرفت کا نکتہ ہے لیکن سچ ہے۔

وننزل من القراٰن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ۱۵/۹

آپ جانتے ہیں کہ کوئی انسان یقینی طور پر یہ نہیں جانتا۔ کہ اس وقت جہان میں کیا ہو رہا ہے اور اس کے بعد کیا ہوگا یا ہونیوالا ہے۔ بھلا یہ تو درکنار کون جانتا ہے کہ کل تک اس کے ساتھ کیا حادثہ گذر یگا اور وہ زندہ رہیگا یا مریگا؟ یہاں ہوگا یا وہاں ہوگا؟ خود ہر ایک انسان اپنے اندر غور کر کے دیکھ لے اسے کیا خبر ہے کہ موجودہ وقت کے بعد کیا ہونیوالا ہے؟ آیا وہ زندہ رہیگا یا مر جائیگا۔ تندرست ہی رہیگا یا بیمار۔ سکھی ہوگا یا دکھی۔ بوڑھا ہوگا یا کہ جوانی میں ہی راہی ملک بقا ہوگا؟ اب سوچ کر بتلاؤ کہ ایک راستباز شخص کا تینتیس ۳۳ برس کی عمر میں یہ دعوے کرنا کہ میرا خدا جو ذرہ ذرہ کا مالک اور زمین و آسمان و مافیہا کا خالق اور حاکم ہے۔ مجھے حکم دیتا ہے کہ آج سے بعد میں تجھے ترتالیس ۴۳ برس تک اور زندہ رکھونگا اور تیری عمر اسی برس کے قریب ہوگی اور یہ ایسا دعویٰ ہے۔ جو عقلمند انسان کی ہستی کو جڑ سے ہلا دیتا ہے اور ایک غبی سے غبی انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب تک کسی کے ساتھ وہ قادر توانا تمام جہانوں کے پیدا کرنیوالا خدا ہمکلام نہ ہوتا ہو اور وہ قادر ہستی جس کے ہاتھ میں دنیا کی حیاتی اور مماتی ہے وعدہ نہ دیتی ہو۔ تب تک کسی انسان کا یہ حوصلہ ہی نہیں پڑ سکتا۔ کہ وہ ایسا دعوے کرے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس دعوے سے ہی آپ لوگ سمجھ لیتے۔ کہ یہ کسی دو ہاتھ والے کی بڑ نہیں۔ بلکہ کسی زندہ حی قیوم مالک الکل ہستی کا کلام ہے۔ لیکن یہ رونا ہم کس کے آگے روئیں۔ کہ آپ لوگوں نے اتنے بڑے عظیم الشان نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ میرے خیال میں یہ ایک ہی ایسا نشان ہے جس کی تمام دنیا میں کوئی نظیر نہیں اگر کوئی ہے تو پیش کرو۔ کوئی بیدطبع پہلے انبیاء کے تمام معجزات کو جھٹلانا چاہے تو نا سمجھی سے جھٹلا سکتا ہے لیکن اس الہام والے نشان کا انکار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ یہ ایک ایسا زبردست نشان ہے جس نے آپ لوگوں کی گردنوں کو توڑ دیا ہے اور ممکن نہیں کہ اب آپ سر اٹھا سکیں۔ سوچو تو سہی کہ اگر آپ کی بے سمجھی سے ایک دو برس کی آپ کو کمی معلوم ہوتی ہے تو آیا اس سے نشان میں فرق آسکتا ہے؟ دیکھنا تو یہ ہے کہ ایک تینتیس ۳۳ برس کا نوجوان دعویٰ کرتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ تیری عمر چالیس برس سے بھی اوپر ہوگی پچاس برس سے بھی اوپر ہوگی ساٹھ برس سے بھی اوپر ہوگی ستر برس سے بھی اوپر ہوگی اور اسی برس کے قریب ہوگی۔ ۴۰۔۵۰۔۶۰۔۷۰ آیا ان سب دہاکوں سے اس کی عمر تجاوز کر گئی ہے یا نہیں۔ بدقسمتی سے یہ کہدینا کہ ۷۵ برس کی کیوں عمر ہوئی ہے چاہیئے تھا کہ ۷۶ برس کی ہوتی۔ آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ ایسی بے ہودہ نکتہ چینیوں سے آپ خدا کے نزدیک بھی بری الذمہ ٹھہر سکتے ہیں؟ جواب تو میں کافی دے چکا ہوں اب میں اس بات کو ثابت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر ۷۶ برس سے اوپر تھی۔ میرے خیال میں خاتم الخلفاء کاسر الصلیب المہدی ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے تھے اور میرے پاس اس کا ایک بڑا بھاری ثبوت بھی ہے۔

اور دو یہ لادھیان سے عبداللہ آتھم سے قسم دلوانے کے لئے چار اشتہارات شائع کئے تھے۔ پہلا اشتہار انعامی ایکہزار، اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ۔ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ اور اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ۔ ان میں سے اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ ۲ ورق اور بیس صفحے پر شائع ہوا تھا اور مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو اسکو مطبع گلزار محمدی لاہور میں منشی گلزار محمد کے اہتمام سے دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس اشتہار کے صفحہ ۲۰ سطر ۲ و ۳ میں عبداللہ آتھم کے جواب میں عمر کی کمی بیشی کے سوال پر ہمارے امام نے یہ عبارت لکھی ہے "اگر آپ چوسٹھ برس کے ہیں تو میری عمر بھی قریباً ۶۰ برس کے ہو چکی۔ دو خداؤں کی لڑائی ہے ایک اسلام کا اور ایک عیسائیوں کا۔ پس جو سچا اور قادر خدا ہوگا وہ ضرور اپنے بندہ کو بچا لیگا" اب دیکھو۔ کہ اس جگہ بعد از تحقیقات حضرت مغفور نے یہ لکھا ہے کہ میری عمر بھی قریباً ساٹھ کے ہو چکی یہ نہیں لکھا کہ قریباً ساٹھ کے ہے یا ہوگی یا ہونیوالی ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ ہو چکی۔ اب بموجب اصول آپکے جیسا کہ آپنے اپنے سوال میں مان لیا اور نیز بموجب اصول تمام دنیا کے میں یہ حق رکھتا ہوں کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی سے یہ استدلال کروں کہ حضرت مغفور کی عمر مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ۶۱ یا ۶۲ برس بلکہ بموجب اصول آپکے اس سے اوپر تھی۔ ممکن ہے کہ آپ ماضی کی بجائے مستقبل کا استعمال کر کے یہ کہدیں کہ مرزا صاحب کی (معاذ اللہ) غلطی تھی۔ اصل میں ان کی عمر اس وقت ۵۸ یا ۵۹ برس کی تھی اور اس وقت لکھنا تو وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ میری عمر قریباً ساٹھ کے ہے مگر غلطی سے یہ لکھا گیا کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی ہے اس لئے یہاں میں مختصر طور پر کچھہ اور بھی لکھنا چاہتا ہوں اول تو آپ اس سوال کو ایک دو دفعہ غور سے پڑھیں امید ہے کہ آپ کو خود ہی شرم آجائے گی۔ دوسرے یہ کہ یہاں عمر کی بحث ہے جو کچھہ یہاں لکھا گیا ہے وہ ایک حد تک بعد از تحقیقات لکھا گیا ہے۔ تیسرے عبداللہ آتھم کو حضرت مغفور یہ نہیں کہنا چاہتے تھے۔ کہ تیری عمر اگر ساٹھ سے اوپر ہوگئی ہے تو میری بھی پچاس سے اوپر ہوگئی ہے۔ بلکہ یہی لکھا تھا کہ ساٹھ کے عدد سے تو دونوں گذر چکے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہوگا۔ کہ تمہاری عمر اگر ۴ برس اوپر ساٹھ برس ہے۔ تو میری دو تین برس اوپر ساٹھ ہوگی یا یوں کہہ لو۔ کہ حضرت مغفور نے اس کو یہ لکھا تھا کہ تیری اور میری عمر میں کوئی آٹھ برس دس برس کا فرق نہیں بلکہ صرف دو تین برس کا فرق ہے اس لئے یہ بات ایسی نہیں جو مجھے قسم کھانے سے روک سکے۔ اگرچہ میں نے بین دلائل سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ۶۲ برس کے قریب تھی۔ مگر مجھ اپنے کام سے کام اس لئے میں آپ کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کرنے کے واسطے تقریباً ڈیڑھ برس سے زیادہ کی رعایت کرتا ہوں اور مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ساٹھ برس اور چھہ ماہ بھی نہیں۔ بلکہ ساٹھ برس اور ساڑھے چار ماہ سمجھتا ہوں۔ اب اگر ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے لیکر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک حساب لگایا جاوے تو یہ غالباً ۱۳ برس سات ماہ اور بیس دن ہوتے ہیں اور اگر اس میں ساٹھ برس چار ماہ اور پندرہ دن جمع کر دیئے جاویں۔ تو یہ کل ۷۴ برس اور کچھہ دن اوپر ہوتے ہیں مگر یہ حساب شمسی ہے اور مسلمانوں کے ہاں قمری حساب رائج ہے اس لئے قمری حساب سے حضرت مغفور کی عمر ۷۶ برس سے اوپر ہوئی اور اب میں حق رکھتا ہوں جو کہدوں کہ خدا کا بھیجا رسول احمد مہدی ۱۲۴۹ یا ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوا اور ۱۳۲۶ ہجری میں

۱۳۲۶ھ

ذوالبروزین محمد مہدی ہادی داتا موا

باقی رہا حضرت آدم کی عمر سے چالیس برس کم ہونیوالا اعتراض۔ سو یاد رہے کہ جو انسان خدا کا قائل ہے اور مانتا ہے کہ وہ ایک ایسا حاکم ہے جس پر اور کوئی حاکم نہیں تو اس کے لئے یہ اعتراض اعتراض ہی نہیں رہتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح خدا عمر میں بڑھا سکتا ہے اسی طرح گھٹا بھی سکتا ہے۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ۲۲ اور یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی لکھی ہے اور پھر لکھا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۱۳ اور پھر لکھا ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت ۱۳ اور پھر لکھا ہے۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۱۲ آپکا یہ کہنا کہ خلیفۃ المسیح نے آیت کوئی نہیں لکھی۔ عربی عبارت لکھدی ہے ناسمجھی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ جواب خلیفۃ المسیح نے اہل حدیث والوں کو دیا تھا۔ اسی لئے حدیث پیش کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اطاعت الرسول کے قائل نہیں۔ تبھی تو صحیح حدیث کو عربی عبارت کہدیا۔ اس لئے اس کے جواب میں میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ میرا رسالہ رد چکڑالوی بغور پڑھیں ہاں اس رسالہ کے متعلق اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مولوی عبداللہ صاحب نے اس کا جواب لکھا تو پھر جواب الجواب میں انہیں مسائل کو نسبتاً تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جاویگا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ ان کا سلسلہ ہی برباد ہوگیا۔ مثلاً صفحہ ۱۸ پر میں نے یہ لکھا تھا "اور دین اسلام کا ضابطہ تعامل اسلام ہے۔ جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ چلا آیا اور جن جن ممالک میں قرآن مجید پہنچتا گیا وہ بھی رواج پکڑتا گیا اور پھر وہ پاک کتب جن میں تعامل اسلام قلمبند کیا گیا اور جو احادیث صحیحہ سے نامزد ہیں" پھر صفحہ چالیس پر لکھا تھا "کہ اس خدا کے آپ واقف کس طرح سے بن گئے ہیں آیا آپنے اپنے علم اور لیاقت سے اس کو معلوم کیا ہے یا اس نے خود آپ کو بتلایا ہے اور یہ جو جزا سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی آپنے خود ہی اپنے گلے مڑھ لیا ہے۔ یا اس نے خود آپ کو بتایا ہے کہ میری ان باتوں پر عمل کرو ورنہ سزا پاؤگے اور وہ آسمان پر پہرہ فرعون کی طرح بیٹھ رہا ہے پہلے ہی بولا کرتا تھا یا اب بھی اس میں یہ طاقت ہے اور جب وہ محدود ہے تو تمام جہان کا علم اس کو کس طرح سے حاصل ہوتا ہے" اور پھر صفحہ ۹۶ پر لکھا تھا۔ بلکہ نبأنی العلیم الخبیر ۲۸/۱۹ اور قد نبأنا اللہ من اخبارکم ۱۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی خدا کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض باتوں کی خبر دیجاتی تھی۔ الغرض ایسے فقرات کو اردو کی آسان عبارت سمجھ کر بغیر تدبر تفکر کے نہ پڑھ جانا کیونکہ ان مسائل کو آسان عبارت میں لکھنے کی یہ وجہ ہے کہ ایک تو بات عام فہم ہو جاتی۔ دوسرے مجھے اتنا علم بھی نہ تھا جو ایسے دقیق مسائل کو ضرور پر تکلف اور دقیق عبارت میں لکھتا میں آپکے ساتھ اس بارہ میں متفق ہوں کہ عربی بولی بول لینا یا عربی عبارت لکھ لینا جزو ایمان نہیں۔ ہاں یہ بات آپ کو بھی ماننی پڑیگی کہ عربی بولی سیکھے ہوئے عالموں کا ہی یہ احسان ہے کہ آج ہم بھی دین کی باتوں کو ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں اور اگر لوگ عربی بولی کو پڑھنا اور سیکھنا چھوڑ دیں۔ تو آخر یہاں تک نوبت پہنچ جائیگی کہ دین ہی ہاتھ سے جاتا رہیگا کیونکہ قرآن شریف عربی بولی میں ہے۔ ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ اصلیت اور حقیقت جو ہو وہ ایک ہی ہے، خواہ اس کو کسی بولی میں بیان کیا جاوے۔ اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے نفاق کو دور کر دے اور اس کی بجائے اتفاق کو پیدا کر دے۔

آمین یا رب العالمین

راقم خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

مخالفین کے اعتراضات

(۲۰) اُن کے جوابات

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر ۱۴ اگست [illegible]

سوال نمبر ۱۲:- مرزا صاحب کا الہام اخطی و اصیب [illegible] کی طرف منسوب کر کے یہ بیان کیا ہے [illegible] نعوذ باللہ یہ ہو سکتا ہے [illegible] کہ مرزا صاحب نے اپنی خطا کاری کو خدا کی طرف [illegible]

جواب نمبر ۱۲:- [illegible] آپ استعارہ کے الفاظ کو حقیقت [illegible] ایسی باتوں کے [illegible] اعتراضوں [illegible] ہتک اسلام ہے - استعارہ [illegible] ایک قسم ہے جس [illegible] اعتراض ہیں - تو ان سے تو قرآن بھی [illegible] اصیب تو اتنا [illegible] استعارہ بھی نہیں [illegible] وقت ہو - اس کے معنے تو قرآن خود [illegible] الله [illegible] معاذ اللہ و یثبت تو [illegible] معنے [illegible] ہو گئے کہ میں اپنے ارادہ کو ترک بھی کر دونگا اور [illegible] بھی کرونگا جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے [illegible] یہی معنے خود حضرت مرزا صاحب نے بھی کئے ہیں [illegible] صاحب نے اعتراض کے شوق [illegible] اپنی جلد بازی دکھائی [illegible] سارا الہام بیان [illegible] آپ معنے الہام کے [illegible] سمجھے - پورا الہام یہ ہے انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب اور یہ الہام ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد [illegible] کی پیشگوئیوں [illegible] متعلق پیشگوئی کی صورت میں بیان ہوا ہے - اور اس کا بالتفصیل مطلب یہ ہے - کہ جب مرزا صاحب نے بھی اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی - اور آپ کے مقابل آپ کے دشمن عبدالحکیم نے بھی - اور مرزا صاحب نے تو رسولانہ [illegible] کے رنگ میں خدا تعالے سے خبر پاکر اپنی وفات کی پیشگوئی شایع کی - لیکن عبدالحکیم نے محض شرارت کی راہ سے اس لئے اپنی پیشگوئی کو شایع کیا - پھر پیشگوئی بھی ایک نہیں دو نہیں تین تک شایع کیں - یہ اس لئے کہ مرزا صاحب میری کسی پیشگوئی کا ہی شکار ہو کر ذلت اور اہانت کے نیچے آجائیں تو عبدالحکیم کے اس ارادۂ اہانت کے مقابل میں خدا نے عبدالحکیم کی اس ذلت اور ناکامی کے متعلق جو اسے اس کی پیشگوئیوں کے جھوٹا نکلنے کی صورت میں نصیب ہوئی پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا کہ انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب - یعنے میں اس مقابلہ میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں - اور اسی کے ساتھ اسی کی معیت میں ہو کر میں اس کے دشمن کو جواب دونگا - اس طرح پر - اس کے دشمن کی ساری پیشگوئیوں کو خطا اور غلط کر دونگا - جس سے بجائے اس کے کہ وہ میرے رسول کی ذلت دیکھے - خود اس کی ذلت ظاہر ہو گی - اور میرا رسول جس کی وہ ذلت دیکھنا چاہتا ہے - اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کروں گا جس سے اس کی عزت ظاہر ہو گی - اور اس کے دشمن کی ذلت - جیسا کہ ظہور میں آیا کہ حضرت اقدس اپنی پیشگوئیوں میں سچے نکلے اور عبدالحکیم خان کا نا دجال اور مسیلمہ ثانی اپنی ساری پیشگوئیوں میں جھوٹا اور حضرت کی پیشگوئیاں اصیب کے نیچے ظاہر ہوئیں اور عبدالحکیم کی اخطی کے نیچے - اب الہام کے [illegible] مصداق ہو گئے - اور اس کی ان تین جھوٹی پیشگوئیوں [illegible] حضرت اقدس کی ایک اور پیشگوئی بھی ہے - اور وہ یہ ہے - یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا - اس کے بعد پھر تیرا واقعہ ہوگا - یہ ہوگا - یہ ہوگا جو تین دفعہ فرمایا ہے - یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے [illegible] کہ دشمن جب تک تین جھوٹی پیشگوئیاں نہ کر لیگا [illegible] تیری وفات نہیں ہو گی - اور یہ ہوگا - تو پھر اس کے بعد تیری وفات کا واقع ہوگا - یہ پیشگوئیاں عبدالحکیم کی پیشگوئیوں سے پہلے کی ہے جس کے مطابق عبدالحکیم نے تین جھوٹی پیشگوئیاں کیں - اور دشمن نے اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھ سے پورا کر دکھایا - اور یہ تین پیشگوئیاں کلمہ الہام اخطی کی مصداق ہوئیں - اور حضرت اقدس کی اپنی پیشگوئی کلمہ الہام اصیب کی مصداق والحمد للّٰہ علی ذلک ثم کذالک

سوال نمبر ۱۳:- مرزا صاحب کا ایک الہام الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے - جو تم نے اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھا ہے - اور یہ ایک قرآنی صورت ہے - جو آپ کو الہام ہوئی - مگر افسوس ہے کہ اس کا نتیجہ برعکس ظہور میں آیا - آپ نے تو اس الہام سے اپنے تئیں ایک طور سے مثیل کعبہ قرار دیا تھا - مگر کعبہ کے دشمن اصحاب الفیل تو کعصف ماکول ہو گئے - مگر تعجب کہ اس جگہ خود کعبہ ہی مسمار ہو گیا اور اصحاب الفیل صحیح و سلامت باقی رہے -

جواب نمبر ۱۳:- اگر باوجود مثیل کعبہ ہونے کے آپ کا مسمار ہونا اس طرح ہے کہ آپ وفات پا گئے - تو اس طرح تو تمام نبی اور رسول بھی وفات پا گئے - اس پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا -

اور اگر اعتراض اس بات پر ہے کہ آپ مثیل کعبہ ہو کر کعبہ کی طرح ہمیشہ کے لئے کیوں نہ رہے - تو اس کا جواب یہ ہے کہ کعبہ کی مماثلت جسمانی پہلو سے نہیں بلکہ روحانی پہلو سے ہے - اور کعبہ کی دیواریں تو جسم کا قبلہ ہے - نہ روح کا - لیکن رسول اس جسمانی قبلہ کی روح اور جان ہوتی ہے - جس کی ذریعہ انسانی روح کو اس حقیقی قبلہ کی شناخت حاصل ہوتی ہے - جس کی شناخت بغیر رسول کی راہنمائی کے روح کو کسی طرح سے میسر نہیں ہو سکتی - نہ کعبہ کی چھت سے - نہ دیواروں سے - اور کعبہ تو ایک جسمانی طور سے وحدت کو قائم کرتا ہے - لیکن رسول جسمانی اور روحانی دونوں طور سے - اور اگر سمجھا جائے - تو کعبہ کی رونق کا وہ گرم بازار جو اس کی طرف مُنہ کرنے والوں سے شب و روز ظہور میں آرہا ہے - یہ بھی تو رسولوں کے طفیل سے ہی ہے - اور رسولوں کا زندہ رہنا اس کے نمونہ کے باقی رہنے سے ہے جب تک اس کا سلسلہ دُنیا میں قائم رہیگا - تب رسول بھی زندہ ہے - اور یہ ظاہری موت تو کچھ چیز بھی نہیں - یہ تو ایک دوسرے عالم کی طرف انتقال کرنے کے لئے تغیر ہے - موت تو دراصل یہی ہے - جس سے روح مرجائے - نہ کہ جسم - اور یہ سوال کہ اصحاب الفیل کیوں نہیں مرے - اس کا جواب یہ ہے کہ اصحاب الفیل بھی مرجائینگے اور عنقریب ہی مرجائینگے - مرزا صاحب کا نام تو آپکے نام لیوا اور تابعداروں سے قیامت تک زندہ رہیگا مگر اُن کا تو آجکل تک ہی قصہ ختم ہو جائیگا - اور اگر الہام کعصف ماکول تک ہی ہوتا - تو آپ دیکھ لیتے - کہ میاں عبدالحکیم اور ثناء اللہ وغیرہ صاحبان کس طرح حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی کعصف ماکول ہو جاتے - مگر الہام تو صرف اتنا ہے کہ الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل - اور یہ الہام بھی عبدالحکیم کے اس مکر و فریب کے متعلق ہے - جو اس نے اپنی پیشگوئیوں کے رنگ میں دکھایا اور بالآخر ناکام ثابت ہوا - جیسا کہ قبل از وقت اس الہام کے ذریعہ

۱؎ اس الہام سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے جواب سے [illegible] رسول کے لئے اپنی معیت کو بیان فرمایا یا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک تو جو [illegible] وقت سے پہلے خدا کا رسول رحلت فرما جائیگا جو ہے تاکہ تمام [illegible] نہ مصیب ہوگا - دوسرا یہ کہ جواب ایسا ہوگا [illegible] ثابت ہوگا کہ خدا [illegible] اپنے رسول کے ساتھ ہے - اور اسی کی حمایت میں کام کر رہا ہے - اور اس الہام کے [illegible] اور بھی پہلو ہوں - مگر عبدالحکیم کا مقابلہ بھی اسی کے نیچے ہے -

پیشگوئی کی صورت میں خبر دی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ جو اصحاب الفیل کی طرح بڑے حملہ آور ہو کر اس مثیل کعبہ پر اس لئے پیشگوئی کے حملے کرتے ہیں کہ تا کسی طرح ان کی پیشگوئی کے نیچے آکر وہ ذلیل ہو۔ اور لوگ اس سے منحرف ہو جائیں جیسے کہ اصحاب الفیل کا خیال تھا اور جیسا کہ انہوں نے کعبہ پر اس نیت اور ارادہ سے حملہ کیا تھا کہ اس کو تباہ اور ذلیل کر دیں۔ تا لوگ اس سے پھر جائیں۔ مگر آخر وہ خود تباہ ہو گئے اور ان کے دل کے ارادے دل میں رہ گئے۔ اسی طرح یہ الہام بھی جسقدر کہ تھا۔ اسقدر ٹھیک وقوع میں آیا۔ اس طرح کہ عبدالحکیم کا وہ مکر اور فریب اور اس کی وہ جنگ اور لڑائی جو اُس نے مقابلہ کے طور حضرت مرزا صاحب کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں دکھائی۔ کیسی ناکامی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کہ تین پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور یہی معنے ہیں الم یجعل کید ھم فی تضلیل کے۔ اور اس کی پیشگوئیوں کو جھوٹا کر دیا۔ یہ چونکہ خدا کا فعل تھا۔ اس لئے اس فقرہ سے پہلے فرمایا الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ یعنی باوجود اس کے کہ یہ لوگ اپنے [illegible] اصحاب الفیل سمجھتے۔ مگر دیکھا کہ تیرے رب نے تیری عزت [illegible] کی ذلت کے لئے کس راہ اور [illegible] کس طرح سے اپنے فعل کو ظاہر کیا جس سے وہ اپنے اس جنگ۔ اور اپنے اس مکر اور فریب کی لڑائی میں ناکام کے ناکام رہ گئے اور میرے خیال میں یہ الہام پہلے سوال کے الہام سے بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور اس کا پہلا فقرہ [illegible] اور دوسرا [illegible] اس الہام کے [illegible] اصحاب الفیل کے نیچے ہے اور اس کا فقرہ [illegible] نیچے الم یجعل کید ھم فی تضلیل کے نیچے

سوال نمبر ۴ :- مرزا صاحب کا الہام تھا کہ یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی و مطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ اس الہام کے آپ کس طرح مصداق ہوئے۔ کیا آپ کی رفع ہوئی اور لاکھوں علماء تو ابھی تک آپ کو کافر کہتے ہیں۔ پھر مطھرک من الذین کفروا کے کیا معنے رہا اور مرزائیوں کو تو جب تبدیلی ہی سے نکالا گیا۔ اور ان پر بھی ان کے مرزا کے فتوے کفر کے بھی لگ گئے۔ تو اب جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا بھی ٹھیک پورا الہام ہوا۔ اور پیشگوئی بھی خوب ظاہر ہوئی۔ اور اس کا پورا ہونا بھی اسی کا نام ہے۔

جواب نمبر ۴ :- آپ کے اس الہام میں چار پیشگوئیاں ہیں۔ جو ٹھیک طور سے وقوع میں آئیں اور اپنی عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور آئندہ بھی اپنی عظمت کو دنیا پر ظاہر کرتی رہیں گی۔ آپ پہلی پیشگوئی کو دیکھئے جو الہام کے فقرہ انی متوفیک میں پائی جاتی ہے۔ کیسی زور شور کے ساتھ اور کتنی طاقت اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ دنیا کی تمام قوموں اور تمام فرقوں نے آپ کے استیصال اور آپ کے قتل کے لئے منصوبے باندھے۔ مالی، جانی اور قلمی، لسانی وغیرہ وغیرہ طاقتوں کو سالہا سال اس راہ میں صرف کر دیا اس ارادہ پر کہ آپ کی وفات پر کسی طرح سے تسلط پالیں۔ مگر الٰہی طاقت لسان الغیب کے ساتھ ان کے مقابل پر آپ کو یہ الہام کرتی ہے۔ انی متوفیک یعنی تیری وفات میرے ارادہ سے ہوگی۔ جو اسّی برس کے قریب بتلایا گیا اور کوئی نہیں جو میرے اس ارادہ کو روک سکے اور یہ الہام براہین میں قبل از دعوے ہی بطور رفعت کے فرما دیا تھا۔ جیسا کہ بالآخر اسی طرح پورا ہوا جس طرح کہ فرمایا تھا۔ تو اب بتلاؤ کہ باوجود مخالفین کی اتنی کوششوں کے اس الہام سے تیس سال بعد تک اور اسّی برس کے قریب کہ الہام پیدا ہونے تک آپ کو کس طاقت نے زندہ رکھا۔ اور دشمنوں کی شر سے محفوظ کس سہارے رہے۔ پھر اس کے بعد دوسری پیشگوئی کا فقرہ ہے۔ و رافعک الی۔ اور یہی بطور رفعت کے قبل از وقت پیشگوئی کی صورت میں فرمایا گیا کہ لوگ [illegible] خدا کے مقرب [illegible] کافر اور ملعون سمجھیں گے اور [illegible] فتوے کفر کے لگائیں گے جس سے ثابت ہو کہ [illegible] مقرب نہیں ہے۔ بلکہ میں تجھے ان کے بالمقابل رفعت دینے والا ہوں اور تیری مقبولیت تمام دنیا پر ظاہر کرنے والا ہوں۔ جس سے ثابت ہو کہ تو ملعون نہیں ہے۔ بلکہ میرا مقرب بندہ ہے۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ لاکھوں انسان ہاں شریف اور لائق انسان آپ کے تابع ہو گئے۔ جس سے آپ کی مقبولیت اظہر من الشمس ثابت ہو گئی اور رافعک الی کا فقرہ اس واقعہ کے ذکر کے لئے زیادہ تر مناسب ہے۔ جو یہود سیرت مسلمانوں نے آپ کی وفات کے موقعہ پر بطور سوانگ کے دکھلایا۔ اور میرے خیال میں ولکن شبہ لھم سے جو شبیہ عیسیٰ کا مسئلہ نکالتے ہیں۔ وہ اسی طرح کا ہوگا۔ کہ حضرت عیسیٰ کے سوانگ بھرنے میں یہودیوں نے شرارت سے کسی یہودی کو اس طرح بنا کر نقل کی ہوگی۔ جیسے حضرت مسیح الاسلام کی وفات کے موقعہ پر ان یہود سیرتوں نے سوانگ بھرنے کے لئے ایک بدبخت کو جو روحانی مردہ تھا جسمانی مردہ قرار دیکر آپ کے مقام وفات کے ارد گرد ایک چارپائی پر لٹا کر پھرایا۔ اسی لئے خدا نے پہلے مسیح کی نسبت ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم فرمایا کہ عیسیٰ کو انہوں نے مقتول اور مصلوب تو نہیں کیا۔ ہاں سوانگ بھرنے کی صورت میں اُن کے لئے ایک اُس کی شبیہ بنائی گئی۔ اور گو شبہ لھم کے معنے دراصل مشابہ بالمصلوب ہی ہونگے۔ مگر ان معنوں کا پہلو بھی ہمارے مسیح موعود کی وفات سے خوب کھل گیا اور اس آخری مسیح کے شبہ نے پہلے مسیح کے شبہ کو خوب طرح سے حل کر دیا۔

پھر تیسری پیشگوئی کا فقرہ و مطھرک من الذین کفروا ہے۔ یہ ان الزاموں سے جو تیرے پر کافر لگاتے ہیں بار بار تیری تطہیر کروں گا۔ پھر یہ تطہیر کئی طرح سے ہے۔ نشانات کے ظہور سے بھی تطہیر رفع الزامات کے اسباب سے بھی تطہیر آپ کے سلسلہ برکات اور ترقیات سے بھی تطہیر علمی اور عملی کمالات سے بھی تطہیر مستجاب الدعوات ہونے اور اُن کے نتائج اور ثمرات سے بھی تطہیر میدان مقابلہ میں فتوحات کے پانے سے بھی تطہیر غرض تطہیر کئی پہلو سے ہے جو ظہور میں آئی اور آئندہ بھی روز بروز ظہور میں آتی رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر یہ تطہیر خاص کر ڈاکٹر عبدالحکیم کی ان تین پیشگوئیوں کو جھوٹا کر کے دکھلانے سے بھی ظاہر کی جو تمام زمانے نے دیکھی۔ پھر چوتھی پیشگوئی کا فقرہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ ہے۔ یہ علمی اور روحانی پہلو سے تو اس وقت بھی پیشگوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ کہ اسی روحانی جنگ میں تمام مذہبی دنیا سے کوئی نہیں جو کسی احمدی پر غالب آ سکے۔ اسی لئے مخالف باوجود زیادہ ہونے کے ایک احمدی سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور یہ تو روحانی طور پر بھی غلبہ ہے۔ جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ ہم لوگوں کو میسر ہے اور وہ وقت بھی آتا ہے کہ جسمانی طور سے بھی خدا ہمیں غالب کر دکھائے۔ دیکھو عیسیٰ نبی کی پہلی حالت کہ آپ کو سر رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی تھی۔ مگر اسوقت دیکھو کہ عالمگیر اور فاتح قوم آپ کی ہی ہے اسی طرح ہمیں امید غالب ہے۔ کہ حضرت مسیح الاسلام کے پیرو بھی کسی وقت ایسا ہی غلبہ پائینگے۔ حدیث میں آپ کا نام حارث یا حراث بھی آیا ہے۔ یعنی کھیتی کرنے والا اور

✣ کیا یہود کے علماء مسیح ناصری کو ابھی تک کافر نہیں کہتے پس ان کا رفع و تطہر کس طرح ہوا؟ (اکمل)

قرآن میں آپ کی تعریف کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہ ان لفظوں سے ہوئی ہے اس وقت تک جو آپ دُنیا میں اپنے پیرو چار لاکھ کے قریب چھوڑ گئے ہیں۔ یہ ابھی بطور بیج بونے کے ہے۔ پھر جب عیسیٰ نبی کے بارہ حواریوں سے اس کی اتنی کھیتی بڑھی۔ تو اب سمجھ لو۔ کہ چار لاکھ سے مسیح الاسلام کی قوم اور اور آپ کی کھیتی کو کسقدر ترقی کے لئے امید ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۵:۔ مرزا صاحب نے پیغام صلح لکھا۔ مگر باوجود ملہم ہونے کے آپ کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ لکچر سنانا بھی نہ ملیگا۔ اور آپ پہلے سے ہی چل دینگے۔

جواب نمبر ۱۵:۔ خدارا انصاف۔ ذرا آپ ہی غور فرمائیے کہ جو آپ سُنانا ہو۔ وہ پیغام کیسا؟ لفظ پیغام میں تو صریح اس بات کی طرف بطور پیشگوئی کے اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپ اس پیغام کے سنائے جانے سے پہلے ہی رخصت ہو جائینگے۔ اور آپکے اس لکچر کو پھر آپ کے بعد بطور پیغام کے پبلک کے سامنے پڑھ کر سُنایا جائے گا۔ اور آپ اس وقت نہیں ہوں گے۔ تب ہی تو یہ پیغام اُس وقت پیغام کے معنے پر صادق آئے گا۔ دیکھا! آپ کیسے ملہم ثابت ہوئے۔ کہ آپ کو قبل از وقت بتلایا گیا۔ تب ہی تو اس لیکچر کا نام پیغام صلح رکھا۔ فاعتبروا و تدبروا

الراقم

عاجز خاکپائے حضرت مسیح موعود غلام رسول احمدی۔
ساکن راجیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر مرتد کے پہلے خیالات

جناب مجتبیٰ و مکرمی مفتی صاحب دام ظلکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آنکہ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر بندہ کو مشکور فرما دیں۔

میں نے رسالہ الذکر الحکیم علٰ مصنفہ مرتد ڈاکٹر عبد الحکیم دیکھا اور اس کا کچھ حصہ پڑھا۔ جوں جوں میں اس کو پڑھتا گیا۔ میں حیران اور ششدر ہوتا گیا۔ میرا دل یقین نہیں کرتا تھا۔ کہ یہ رسالہ جس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی سچائی خوابوں۔ الہاموں اور استخاروں سے بڑے زور شور کے ساتھ کی گئی ہے اسی شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جو آج حضرت صاحب کی شان پاک میں اس قدر گندے اور تہذیب سے کوسوں دور الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ کہ الامان۔ یہ رسالہ شروع سے لیکر آخر تک حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں لکھا ہوا ہے۔ اور مرتد ڈاکٹر حضرت صاحب کا مسیح موعود ہونا بڑے دعوے سے ثابت کرتا ہے۔ لیکن دو جگہیں خاص کر قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) صفحہ ۳۳ میں لکھتا ہے "میں تمہیں بہ تقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی۔ اور یہ تمام فیض اطاعت محمدؐ و قرآن و مسیح الزمان ہے۔ یہ الٰہی انوار ہیں۔ جو ان ذاتوں میں سے ہو کر مجھ تک پہنچے ہیں۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ مجھکو ملتا ہے وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا" اور پھر صفحہ ۳۶ و ۳۷ میں یوں تحریر کرتا ہے "کل بتاریخ ۳۱ مئی ۱۹۰۱ء بوقت دوپہر میں خواب میں ایک شخص سے ملا۔ اس نے کہا کہ مرزا بڑے کمال کے آدمی ہیں۔ پھر میں نے اپنی زبان سے کہا مرزا صاحب اپنے واسطے آپ ہی ایک ایسی صریح دلیل ہیں جیسے کہ حضرت ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے لئے تھے۔ جو طبیعتیں کہ آج مرزا صاحب کو نہیں مان سکتیں۔ وہ اسی قسم کی طبیعتیں ہیں۔ جو حضرت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتی تھیں۔ جو لوگ کہ آج حضرت مرزا صاحب کو جھٹلا رہے ہیں۔ اگر حضرت احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتے۔ تو ضرور اُن کو بھی جھٹلاتے۔ یہ تقریر اس شخص نے سُن کر کہا کہ اگر تم ایسا عام طور سے ظاہر کروگے۔ تو اکثر مولوی تمہیں کافر کہیں گے میں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اُٹھ کر یہ خواب جلدی سے ایک کاغذ پر لکھ لیا۔ اور اپنے دوستوں میں محمد امین اور سراج الدین احمد کو سُنا بھی دیا" اور پھر اس کے آگے لکھتا ہے "اے مولوی صاحبان! جو مرزا صاحب کو دیوانہ یا مرتد یا کافر بتلا رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے قرآن کو آسمانی کتاب اور جناب سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہو۔ ورنہ تمہارے مادے ایسے نہیں ہیں کہ تم خدائی روحوں کو پہچان سکو۔ آپ لوگوں نے قرآن کو آسمانی کتاب مان کر بھی کوئی زندگی حاصل نہیں کی۔ آپ لوگوں میں اپنی سمجھ پر غرور اور خدا سے دوری اور خودنمائی دُنیاداری۔ تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی حسد اور رشک۔ اسی درجہ کی ہے۔ جیسے کہ عوام غیر اسلام میں پایا جاتا ہے میں پوچھتا ہوں کہ اے خدا کے بندو! تم اپنے رب رحیم سے فیصلہ کے لئے کیوں استدعا نہیں کرتے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ استخارہ فضول اور بیفائدہ شے ہے اور خواب بے معنی اور باطل شے ہے۔ اور خواب میں ہمیں کچھ خبر نہیں مل سکتی۔ اگر آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو میرا قول کہ آپ نے مسلمان ہو کر بھی کوئی نئی بات حاصل نہیں کی سچ ہے پس میری تیسری دلیل کے موافق تم خدا سے دور رہو۔ خدا تمہارے ساتھ نہیں۔ تمہیں اُس سے جواب ملنے کی امید نہیں تمہیں اس بات پر ایمان نہیں کہ خدا قریب ہے اور بیقرار کی پکار کو سنتا ہے اور وہ اپنے بندے کو خواب میں یا پس پردہ جواب دے سکتا ہے۔ یہ ایمان تمہیں بھلا تمہیں خدا کی ذات پر کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمہارے دلوں میں۔ غرور علم۔ خودنمائی ریاکاری۔ بیجا غصہ۔ دُنیاداری اور خود پرستی بھری ہوئی ہے۔ اپنے آقا سے انعام کی امید اُسی نوکر کو ہوتی ہے۔ جو اخلاص اور ادب کے ساتھ خدمت کرتا ہو۔ تمہارا تو یہ حال ہے۔ کہ میں اگر آپ کی نسبت آپ کے سامنے کچھ بے ادبانہ کلام کروں۔ تو آپ فوراً طیش میں آجائیں اور سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم سب بھلا دیں۔ اور کچھ خبر نہ رہے کہ اپنے بادشاہ کے حضور میں جوش مارنا کس جگہ جائز ہے" اس جگہ پر میں اپنی چند خواب جن سے جناب مسیح الزمان مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ جو لوگ عجائبات الٰہی پر ہنسنے والے اور خدا سے دور اور شیطان کے نزدیک ہیں۔ وہ بیشک ہنسینگے۔ اور وہ بچارے کریں بھی تو کیا کریں۔ اگر کسی اندھے کو کہا جائے کہ دیکھ یہ چراغ کیسا روشن ہے۔ بھلا وہ کیا سمجھیگا۔ مگر جو اہل دانش ہیں۔ وہ بہت کچھ سیکھ لیں گے۔ مغروروں کے واسطے کہیں خدا نہیں مگر مسکینوں کے لئے ہر جگہ ہے۔ اندھوں کے واسطے کہیں روشنی نہیں۔ مگر سجاکھوں کے واسطے بہت کچھ روشنی ہے"

پس اے ناظرین آپ خود ہی اس کی مذکورہ بالا باتوں سے نتیجہ نکالیں اور فیصلہ کریں۔ اور اب میں مرتد ڈاکٹر سے صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تو خود ہی اس بات کا اقراری ہے۔ کہ وہ تمام روشنی جو مجھکو بذریعہ خوابوں الہاموں اور استخاروں کے حاصل ہوئی۔ محض محمد صلعم و قرآن و مسیح الزمان

گی اطاعت کیوجہ سے ہے اور یہ تو خود کہتا ہے کہ یہ باتیں مجھ کو جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طفیل سے حاصل ہوئیں اور بلا واسطہ تجھے حاصل نہ ہو سکتیں اور ان باتوں کو تم تو [illegible] فیض اسی کامل استاد کا ہے یہی کیا اب یہ لازم نہیں آتا کہ جب تو نے اس متبع رسول یعنی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن و مسیح الزمان سے روگردانی کی تو بجائے روشنی میں ہونے کے تاریکی میں ہے اور بجائے اللہ تعالیٰ کے فیض کے تجھ پر اس کی لعنت ہے اور بجائے الہام اور کے تو الہی غضبیات کے نیچے ہے تیری ہی باتوں سے واضح ہوا کہ اب خدا تجھ سے ہمکلام نہیں ہوتا بلکہ شیطان تیرے ساتھ باتیں کرتا۔ اور وہی تیرا دوست ہے اور ان باتوں کا اب تو خود ہی مصداق بنا جو کہ تو اور مولویوں کو کہتا تھا۔ یعنے تجھ میں اب غرور۔ خدا سے دوری۔ خود نمائی اور دنیاداری تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی۔ حسد۔ رشک۔ بیجا غصہ اور خود پرستی بھری ہوئی ہے۔ اور جو شخص آج تیری ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ بھی تیری جنس سے ہے۔ پس اے مرتد ڈاکٹر اب بھی باز آجا۔ اور خدا کے حضور توبہ کر۔ اور اپنی ان حرکات سے پشیمان ہو۔ کیونکہ ابھی قبولیت کا وقت ہے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن پر ڈال کیونکہ اسی میں تیری سلامتی ہے۔ مسیلمہ کذاب کا انجام دیکھ اب اس کا کوئی نام لیوا نہیں ایسا ہی تیرا حال ہوگا۔ آج خدا کے آگے سجدہ میں گر اور گڑگڑا۔ تاکہ تجھ پر فضل کیا جاوے ورنہ نہیں تو تو عنقریب خدا کے غضب کا ہاتھ دیکھیگا اور وہ دن ہمارے لئے ایک بڑے نشان اور معجزہ کا دن ہوگا

والسلام۔ خاکسار محمد حسین طالب علم از گوجرانوالہ۔

ضرورت نکاح

(۱) مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم پاس۔ [illegible] قوم کا بلوچ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ملحقہ علاقہ [illegible] ذیل۔ ڈیرہ [illegible] سنگھڑ ضلع میانوالی [illegible] مظفرگڑھ ضلع اور ساتھ ان کے احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

(۲) میرے ایک قریبی رشتہ دار جو [illegible] قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی [illegible]

ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام م ر س۔ معرفت ایڈیٹر ہو۔

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی پی نہیں جا سکتا۔ اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک میں جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ موجودہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر۔

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرری اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں محکمہ ڈاک میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جاوے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھینگے اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ

مگر اخبار بدر الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاویں گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس کرنے پر قیمت بلا عذر واپس ہوگی محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی۔ جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نمونہ منگا کر محصول ڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد حسین احمدی از مقام واتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ ممیرا منیجر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ مینجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا [illegible] متعلق جو درخواستیں آئی ہیں وہ بسبب کتابوں کے ختم ہونے کے تعمیل نہیں ہو سکیں بعض صاحب [illegible] کا انتظام [illegible] صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی [illegible] خدمت میں بھیجی جاویں گی۔ ناظرین صبر سے انتظار کریں۔

الخطبہ

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صلاح [illegible] اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ دو برس سے راولپنڈی میں [illegible] کیلئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ [illegible] کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ امیر احمد [illegible]

رسید زر

۱۲ جولائی ۱۹۰۸ء

حکیم شیخ محمد صاحب ۲۰۵ — ۶

محمود ذکی — عہ

[illegible] صاحب ۲۰۶ — عہ

[illegible] صاحب ۲۰۵ — للعہ

۱۵ جولائی ۱۹۰۸ء

[illegible] محمد صاحب ۱۳۱ — ۶

محمد عبد الرحمن صاحب ۱۴۵ — عہ

عالمگیر صاحب ۱۲۵۹ — ۶

۱۶ جولائی ۱۹۰۸ء

[illegible] الدین صاحب ۱۲۱ — ۶

[illegible] صاحب ۱۲۹ — لعہ

[illegible] صاحب ۱۴۰۶ — للعہ

۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء

[illegible] صاحب ۱۳۶ — ۶

[illegible] صاحب ۱۳۳ — عہ

۲۰ جولائی ۱۹۰۸ء

محمد عبد اللہ [illegible] ۱۹۹۱ — ۶

محمد شاہ صاحب [illegible]

خدا بخش صاحب [illegible]

حافظ غلام [illegible]

شیخ نور احمد [illegible]

[illegible]

محمد یار [illegible]

محمد عمر [illegible]

خواجہ علی صاحب [illegible]

[illegible]

محمد علی [illegible]

[illegible]

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن سے ... مامورین اللہ کی شناخت ... بہت مدد مل سکتی ہے اور ... وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے ... علماء کے مقابلہ کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر دیتے ہیں ... بتایا ہے کہ ... کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ دیگر آجکل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔

قیمت ۳

معهود المسیح

یہ ۲۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل ... کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور ایسے لکھنے والے وقت ... کی کتابوں مثل ... سورة ... غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورة نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ :-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۲؍ کر دی گئی ہے۔

براھین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی کل عالم پر دھاک بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ... صفحے کے دبیز کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب ہے۔ قیمت رعائتی بے جلد چار روپیہ۔ مجلد چار روپے بارہ آنے میں دی جاتی ہے۔

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا اردو کے تیسرے ہیں ... موسوم کر دیتی ہیں ... مجموعہ۔ مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

شری ... ستیارتھ پرکاش ... کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد ... صاحب ساکن سنور ریاست پٹیالہ ...

... نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲ صفحے۔ قیمت ۶؍ جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ پائی)

ہمراتِ شہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورة یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے ... روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱؍

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲؍ عصمت انبیاء ۲؍

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۱؍

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح نہایت ... ہے۔ قیمت ۴؍

حیرت کی حیرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹؍

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴؍

نظم مستورات مستورات کے لئے ہے۔ قیمت ۱؍

کامین احمدی (اللہ دتہ) قیمت ۱؍

آئینہ ذکر مہدی طالبعلموں کے واسطے بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱؍

درخواستیں بنام مینیجر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہوں

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو۔ تو بذریعہ قیمت طلب یا رسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مدنظر رکھا جاوے ... علاوہ امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے ... نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں اور دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شدت قبض کی حالت میں دو اور دستوں کے واسطے چار تا ... یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ...

تریاق البواسیر خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید ... ہر گز کوئی شہیر ... تین ہفتہ کے واسطے ...

تریاق الخنازیر خنازیروں کا داخل و خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کے باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہر ... جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے ... ۲۰ یوم کے واسطے ...

ذیابیطس ذیابیطس و کثرت بول میں بہت ... ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴؍ ۲۰ یوم کے واسطے ...

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے ... دق اور صفراوی حمیات وغیرہ ... حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ...

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور ... کے واسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲؍ ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت ...

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت ...

حب صرع مرگی کے واسطے ... مجرب گولیاں جو اعلیٰ ... مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن ...

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کے واسطے ...

نوٹ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک درجہ ... کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ عائت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور



بدر
BADR – QADIAN

ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آنا ملہ گشت کہ جنبانم نشان

مورخہ ۴ شعبان ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ ستمبر

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ ر



ذوق کی باتین

۱۔ یہ باتین اس سلسلہ مین ہین جو کبھی کبھی ناچیز اکمل اخبار مین درج کیا کرتا ہے۔ مکھی بظاہر ایک حقیر چیز ہے۔ شہد کی مکھی مین زہر بھی ہوتا ہے مگر جب یہ مکھیان مل کر کام کرتی ہین تو اون کی محنت کا نتیجہ شہد ہوتا ہے جسے رب العالمین نے شفاء للناس فرمایا ہے۔ جب زہریلے جانورون کے مل کر کام کرنے سے شہد بنتا ہے تو کیا اشرف المخلوقات بنی آدم کے مل کر کام کرنے کا نتیجہ برا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔

۲۔ ایک رات کو پونے بارہ بجے کے قریب تقاطر ہوا لوگ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور مین نے دیکھا کہ بڑی جلدی سب اپنے اپنے بستر لپیٹ اندر جانے لگے اوسوقت مجھے خیال آیا کہ یہ سرعت محض اس لئے ہے کہ دامن تر نہ ہو جائے۔ مگر آہ انسان کو تر دامنی کا مطلق خیال نہین ہوتا اور اس سے اپنے بچنے کی کوشش نہین کرتا۔

۳۔ علامہ نور الدین کو اللہ نے اپنے مسیح کی خلافت کے لئے چن لیا اس مین سر کیا ہے۔ وہی جو ایک دفعہ خطبہ جمعہ مین مولوی صاحب نے خود بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض فرمایا ہے۔ عمل صالح کئی قسم کا ہے۔ بعض کا تعلق خود اس کی ذات سے ہے اس کا نفع و نقصان بھی اسی تک محدود ہے۔ بعض کا تعلق اپنی اہلبیت سے ہے۔ سو اس کا اثر بھی چند اشخاص تک محدود رہتا ہے۔ بعض کا تعلق اپنی قوم سے ہے اور بعض کا غیر اقوام سے بھی اور تو مجھ مین کچھ نہین۔ مگر یہ ضرور تھا کہ مین نے بلا کسی بخل کے تمام جہان کے لوگون سے ہمدردی کی ہے اور اون کی نفع رسانی اور بہتری و بہبودی مین کبھی کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا سو اس کا اجر مجھے یہ ملا۔ مین نے قرآن مجید کی اشاعت کے لئے کئی لوگون کو بڑے بڑے خرچ دیکر پڑھایا مگر وہ پڑھکر میرے مطلب کے ثابت نہ ہوئے آخر خدا نے میری محنت کو ضائع نہ کیا اور کئی انگریزی و عربی و سنسکرت و عبرانی دانون کو میرے تابع کر دیا۔

۴۔ وحدہ لاشریک خدا کی شان ہے جو اپنی ذات و صفات و افعال مین بے مثل ہے ان صفات کا پرتو کسی کسی جزوی امر مین اس کے خاص بندون پر پڑتا ہے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام صفات الٰہی کے مظہر تھے۔ یعنے خدا کا چہرہ اور اس کی سب صفتون کا جلوہ اس پیارے نبی کے وجود کے آئینہ مین نظر آتا تھا۔ پھر جس نے نبی کریم کو دیکھنا تھا اس نے اسے مسیح موعود کے مبارک وجود مین دیکھا

(ب) مولوی نور الدین صاحب بیان کرتے ہین کہ مین نے خانہ کعبہ کا طواف ایک دفعہ ایسے وقت مین کیا جب کہ کوئی اور طواف نہین کر رہا تھا۔ گویا مولوی صاحب کہہ سکتے ہین کہ مین نے اپنے رب کی عبادت ایسے وقت مین کی جبکہ اس مین کوئی شریک نہ تھا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور کسی عبادت کے متعلق کوئی یہ نہین کہہ سکتا۔ کیونکہ عملت بلکہ ضروری ہے کہ اس وقت کوئی اور بھی صدقہ۔ صلوٰۃ۔ صوم وغیرہ ایک نیکیون مین شامل ہو۔

۵۔ اللہ نے عربی مین قرآن شریف کیون [illegible] پہلے ... ہر ایک نبی ... کی خاص قوم سے ہوا کرتا تھا لیکن حضرت نبی العالمین کا تعلق جہان کی مختلف زبان والی قومون سے تھا اس لئے اللہ نے ام الالسنہ مین کلام نازل کیا جو بڑا اعلیٰ پایہ کی وسعت و فصاحت کے تمام جہان کی زبانون کے اصول پر [illegible]

۶۔ خلیفۃ الامام نے الم تعالی الذین [illegible] پر تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ خفیہ [illegible] والے کبھی کامیاب نہین ہوئے پھر اسی [illegible] فرمایا کہ مین اتنے سال حضرت کی صحبت مین رہا ہون [illegible] مین نے کبھی ایک سکینڈ کے لئے بھی تخلیہ نہین کیا [illegible] بیٹے اور دوسرے گھر والے مرد۔ اور تم سب بیٹھے [illegible] نہین کہہ سکتا کہ کبھی ایسا اتفاق ہوا ہو۔ بلکہ آپ کی عادت تھی کہ اگر کوئی الگ بات کہتا تو آپ اس کے [illegible] اتنی بلند آواز سے بولنے لگتے کہ [illegible] بیٹھنے والے بھی سن لیتے۔ یہ اون کے کمال [illegible] اور مشاب اللہ ہونے کا ثبوت ہے

اطلاع

[illegible]

(بدر پریس قادیان مین بنیا سراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔)

دار الامان

حضرت امیر المومنین نے بعد جمعہ کو رکوع یا رکوع کا حصہ ابتدا سے سنانا شروع کیا ہے آپ نے ایک دفعہ لاہور میں فرمایا تھا کہ اگر مسلمان ہر جمعہ کو بھی ایک رکوع سنیں تو تھوڑی مدت میں تمام قرآن مجید سن سکتے ہیں۔

۲۔ قادیان آجکل جزیرہ نہیں تو جزیرہ نما ضرور بنی ہوئی ہے خدا تعالیٰ نے یہاں کے رہنے والوں کو بری و بحری انعام سے ممتاز کیا ہے۔

۳۔ سیدی و مولائی حضرت مسیح کا ایک پرانا بستہ ملا ہے جس میں جناب کی وہ نظمیں درج ہیں جو آپ نے بدو شباب میں لکھیں کوئی تین ہزار کے قریب شعر ہوگا ان کے پڑھنے سے عجیب لطف حاصل ہوتا ہے اور ایمان از سر نو تازہ کہ آپ کا دل ابتدا ہی سے دین کے لئے دردمند بنایا گیا تھا۔ سب باتوں کا اصل ان شعروں میں موجود ہے۔

افسوس

باوجود اس کے کہ ایک با قبل اطلاع دیگئی ہے اور بار بار عرض کیا گیا کہ جس مہربان نے وی پی وصول نہ کرنا ہو وہ اطلاع دے۔ اور باوجود اس احتیاط کے کہ جنہوں نے اجازت دی انہی کو وی۔ پی بھیجا گیا۔ اور باوجود اس کے کہ جو بقایا قابل الوصول تھا اکثر اس کے نصف کے وی پی بھیجے گئے۔ پھر بھی وی پی واپس آ رہے ہیں۔ انصاف !!!

نکاح چاہنے والوں کو اطلاع

نکاح کے متعلق صرف اس خط کی تعمیل ہو سکیگی - جس کے ساتھ ٹکٹ مرقوم ہوں۔ مینجر

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی۔پی نہیں کیا جا سکتا اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے

ان کی صورت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے سو جو سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست اون کا خیال رکھیں گے۔ اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور تقریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی مرجحات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تحصیل ذیل۔ ڈیرہ ہر دو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر مظفرگڑھ اور سانوان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چار و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔س معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژن راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے، خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ ۵ ہر

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعائت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد یمین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ منیجر بدر

رسید زر

۱۳ اگست ۰۸ء		۱۷ اگست ۰۸ء	
عبد الحکیم صاحب ۳۰۴	للعہ	شاہ محمد صاحب نمبر ۱۳۰	عار
دولت علی صاحب ۲	۱۲	دولت خان صاحب ۱۹۹	۶
طالب علی خان صاحب ۲۰۷	۶	عبد المطلب صاحب ۱۹۱۳	للعہ
مدد علی صاحب ۱۱۴۰	صہ	چراغ دین صاحب ۱۹۱۷	۶
مراد علی صاحب ۱۰۵	عہ	سر بلند صاحب ۸۱۷	للعہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۲۴	۶	غلام محمد صاحب ۹۲۹	صہ
نظام الدین صاحب ۱۸۹۴	للعہ	محمد بخش صاحب ۷۴۷	۶
عبد الرحمٰن صاحب ۱۲۲۸	للعہ	مرزا عبد الکریم صاحب ۳۲۵	۶
محمد شریف صاحب ۴۸۳	صہ	محمد عثمان صاحب ۲۰۵	۶
نور الدین صاحب ۱۱	عار	شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۳	۶
امام الدین صاحب	عہ	احمد خان صاحب ۱۴۹۷	۸
محمد فضل صاحب ہریان	عہ	سید صادق حسین صاحب ۳۲۲	سے
غلام حیدر صاحب ۲۱	ہہ	عبد الحکیم صاحب ۱۸۱۴	۶
سید محمد شاہ صاحب ۱۸۱	عار	محمد فاضل صاحب ۱۰۲۴	سے
فضل کریم صاحب ۵۹۲	للعہ	ثناء اللہ صاحب ۱۸۸۴	۵

منہ نور می فشاند و سگ بانگ مے زند

مخالفین سلسلہ احمدیہ ہمیشہ اپنی اپنی نت نئی

رذالتوں کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن آجکل ان ناخداترس حضرات نے ایک ایسی شرارت اور کمینگی اختراع کی ہے کہ جس سے سخت حیرت ہے اور ان معاندین کی پست فطرتی پر نہایت تعجب! ناظرین اخبار کی ضیافت طبع اور ممبران سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے بطور نمونہ کچھ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کئی روز ہوئے مظفر نگر سے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک جوابی کارڈ آیا۔ جس کا بھیجنے والا کوئی شخص رستم علی ہے۔ اوس نے اپنے کارڈ میں لکھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ لیکن اب حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد میرا اعتقاد باطل ہوگیا۔ اور مجھ کو اس طریقہ پر رہنا منظور نہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالے عنہ نے وہ کارڈ میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے بذریعہ خط اخویم مولوی عبد الخالق صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مظفر نگر سے اصلیت دریافت کی۔ اونہوں نے جو کچھ جواباً ارقام فرمایا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کارڈ رستم علی کا لکھا ہوا معلوم نہیں ہوتا یہ کارروائی ایک اور ذات شریف کی معلوم ہوتی ہے۔ جس کے قرائن قویہ موجود ہیں رستم علی وہ شخص ہے جو پہلے کسی زمانہ میں برادرم سید منشی ولایت حسین صاحب احمدی کے ہمراہ کبھی کبھی مطالعہ کتب میں شریک ہو جاتا تھا اور ایک گونہ حسن ظن سلسلہ سے رکھتا تھا لیکن کبھی اوس نے نہ تو احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی نہ اپنے آپ کو احمدی مشہور کیا۔ نہ یہاں شہر میں کوئی شخص اوس کو احمدی کہتا ہے نہ درحقیقت وہ احمدی ہے نہ اوس نے کبھی شرائط بیعت پر عمل کیا خط کا جواب منگانے کے لئے اوس نے عبد القیوم کا ذریعہ پتہ میں لکھا ہے۔ جو نواب بیگ کا ملازم ہے۔ اور نواب بیگ سلسلہ کا مخالف ہے۔ رستم علی کو ہرگز ضرورت نہ تھی کہ وہ عبد القیوم کے پتہ سے (جو ایک دور دراز محلہ کا باشندہ ہے) خط کا جواب منگاتیہ"

اس مظفر نگر کے رستم علی والے خط کے علاوہ بین بخش دکسی میٹر کا وہ خط جو اوس نے اپنے ایک احمدی رشتہ دار کو لکھا تھا میں نے دیکھا اور ساتھ ہی اوس کی وہ تحریر بھی میں نے دیکھی جو اوس نے اخبار میں درج کرانے کے لئے یہاں بھیجی تھی اپنی ایک تحریر میں تو بین بخش ہم کو اور ہمارے امام کو پیٹ بھر کر گالیاں دیتا ہے اور دوسری تحریر جو اوس نے شرارت سے یہاں بھیجی تھی مخلصانہ اور ہمدردانہ عبارت لکھتا اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے بین بخش کا مدعا اس پر تزویر تحریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مضمون جو اوس نے حضرت اقدس کی وفات پر لکھا تھا یہاں کسی احمدی اخبار میں شائع ہو جاوے اور لوگوں کو اوس کے احمدی ہونے کا یقین آجائے اور پھر اسکے بعد وہ کسی اخبار کے ذریعہ سے سلسلہ کی مخالفت کا اظہار کرے جس سے لوگوں کو اوس کے مرتد ہونے کا گمان ہو حالانکہ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں کہ بین بخش کبھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا اوس کی دونوں تحریریں میرے پاس موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں اون کو شائع کرکے ناظرین کو لطف اوٹھانیکا موقع دونگا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی شرارت سے ملو خطوط میں سے کوئی خط بھی اس وقت تک کسی حقیقت و اصلیت سے قریب ثابت نہیں ہوا۔ ہمارے مخالفین ہماری تباہی کے لئے ہر ایک رذیل سے رذیل تدبیر کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مطلق نہیں شرماتے۔ ہماری طرف سے سوائے صبر اور اون کی شرارتوں کو حوالہ بخدا کرنے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم تو اپنے مخالفوں کے لئے بھی دعا ہی مانگتے ہیں کہ خدا اون کو چشم بصیرت عطا کرے تاکہ وہ نور و نار میں تمیز کر سکیں۔

اے ظالمو ذرا اتنا ہی سمجھو کہ اگر واقعی یہ سلسلہ کسی فریب و چالاکی پر مبنی ہے تو خدا تعالےٰ خود ہی اس کو تباہ کر دیگا اور حق و باطل کو ملتبس نہ ہونے دیگا۔ لیکن اگر یہ خود خدا تعالیٰ کا قایم کیا ہوا سلسلہ ہے (اور بلاشک خدا تعالیٰ ہی کا قایم کردہ ہے) تو تمہاری چالاکیوں اور شرارتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ تعجب ہے کہ جبکہ تم ہم کو جھوٹا سمجھ کر ہماری مخالفت کرتے ہو۔ تو پھر خود کیوں جھوٹ کا ارتکاب کرتے ہو؟ اگر تمہارا خدا تعالےٰ کے اوپر ایمان ہے۔ اور تم معہ اوس کی صفات کاملہ کے خدا تعالےٰ کو مانتے ہو۔ تو پھر کیوں اوسی سے دعائیں نہیں مانگتے۔ اور کیوں خدا تعالےٰ ہی پر بھروسہ نہیں کرتے ہو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دغا۔ فریب۔ چالاکیوں اور شرارتوں کا دامن پکڑنا سراسر شرک بے ایمانی اور جہالت کی بات ہے۔ ہم تو تم سے اعراض کرتے اور سلام کہتے ہیں۔

راقم

اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی

جو بزبان پنجابی شاعر بھی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست جموں۔ پونچھ۔ وزیر آباد اور گوجرانوالہ کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ ان کو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمن باقاعدہ نہ ہو۔ وہاں انجمن قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں مولوی صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کے تمام احمدی احباب مولوی صاحب موصوف کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین

اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مناجات محمود

اے مرے، مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہوگئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر
امن کی کوئی نہیں جا خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بحر و بر
ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤ کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر
جبکہ ہر شے ملک تیری ہے مولیٰ تو پھر
جس سے تو جاتا رہے بتلا کہ وہ جائے کدھر
کام دیتی ہے عصا کا آیت لَا تَقْنَطُوْا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر
بیکسی میں رہزن رنج و مصیبت ہے پڑا
سب متاع صبر و طاقت ہوگیا زیر و زبر

رسید زر

۲ راگست

یکم اگست ۱۹۰۸ء		اسمٰعیل گرداور ۱۶۶۷	للعہ
دلاور خان ۲۰۴۴	عہ	فرزند علی شاہ ۱۷۰۵	ے
محمد عمر خان ۱۵۷	عہ	۳ اگست سید محمد شاہ نواز ۱۵۹۶	عہ
۲ اگست سید احمد ۱۱۷۵	عہ	الٰہی بخش فیروز دین ۵۶۵	عہ

کیاب ڈائری

(منقول از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ ایمان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کرے جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمیں دو دفعہ موقعہ پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات پر جبکہ نہایت زور سے دعا مانگنے کے بعد الہام ہوا - ان المنایا لا تطیش سہامہا اور پھر بھی دعاؤں کا مقابلہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - یعنے اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا - اور پھر الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم - یعنے اس شخص سے مرا مقصود ہے اور عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے - اسی سے دل لگاؤ - پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اوس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جاوے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے - بت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لیکر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے - حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک احمد بھی آجائے اور خدا تعالے فرمائے کیا انکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزارویں حصہ کے لئے کبھی دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو کہ اس کی طرف نہ جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں - اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اوس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں - پھر اگر فرزند ہوں بھی تو دکھ درد اور تکلیف کیوقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے - ذرا سا پیٹ میں درد ہو - تو تمام بابند آجاتے ہیں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز - اگر کام آتا ہے تو صرف خدا - پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرم لازم آوے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنة اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مر چکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا - تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانیکا خیال بھی کریگا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے

جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر برا مناتا ہے - وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اوس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز روزہ بھی کسی کے کام کے نہیں حضرت ایوب کیطرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے خدا تعالیٰ نے اون کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے - کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے پہلی کتابوں میں اون کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے خدا تعالے سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے اوس کو تو نے مال دیا ہے - دولت دی ہے غلام دئے ہیں - نوکر چاکر دئے ہیں - اولاد دی ہے - بیوی دی ہے - صحت دی ہے - تو خدا تعالیٰ نے فرمایا - کہ تو اس کو آزما اس پر پہلے تو اوکی بھیڑ بکریاں ماری گئیں - پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے - مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر سے کام لیا - اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیوں نہ کرے - پھر اس کے غلام بھی مر گئے پھر انہوں نے صبر کیا یہانتک ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا ایک وہ اور ایک ان کی بیوی رہ گئی - پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے اس پر اونکو جذام ہو گیا یعنے کوڑھ ہو گیا پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا - پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالے نے اون کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت و غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی پس جب انسان صبر سے کام لے - تو اوس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہیئے - کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے - شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں - کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر خون بفتویٰ بریزی رواست

یعنے اگر تم خدا کے منشا کے برخلاف پانی پیو - تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اوس کے حکم کے مطابق خون کر دو - تو وہ جائز ہے پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اوس کو ملتی ہے نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے اوس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اوس کی جو خواہش ہوتی ہے - وہ پوری ہو کر رہتی ہے -

اب میں جو کچھ خدا کیلئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تم کو چاہیئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو -

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر خواتین

رسالہ عصمت رسالہ مذکور نمبر ۲ میرے پاس پہونچا شاید میری بعض احمدی بہنیں ابھی اس نئے رسالہ کے نام سے ناآشنا ہوں سو اون کو رسالہ مذکور سے واقفیت کرانے کیواسطے ان چند سطور کو معزز بدر اپنے زریں کالموں میں شائع فرماکر مجھے مشکوری کا موقع دیگا - سب سے اول تو یہ بتلاتی ہوں کہ رسالہ عصمت عمدہ ولایتی کاغذ پر باہتمام شیخ محمد اکرام مخزن پریس دہلی میں شائع ہوتا ہے لکھائی چھپائی بھی اعلیٰ ہے - مگر چند ایک مضامین ایسے ہیں جن پر ریمارک کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہوں اگرچہ میری معزز بہنوں کو ناگوار گذرے مگر میں اون کی ناراضگی سے نہیں ڈرتی - کیونکہ جس نے مسیح الزمان کے مبارک ہاتھوں پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت کی ہے وہ کسی حالت میں اظہار حق سے رک نہیں سکتا - اہم بر سر مطلب - سب سے اول بیگم صاحبہ جنجیرہ جشان کا مضمون سیر یوروپ کا ملاحظہ کیجئے جس کو رسالہ مذکور نے بڑے فخر سے شائع کیا ہے - بیگم صاحبہ کے چند ایک خیالات ایسے ہیں جنہوں نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے اور اگر رسالہ عصمت نے بھی آزادی کی ترغیب مستورات میں پھیلائی تو خبر نہیں کیا انجام ہوگا - وہ اپنے قیمتی سفرنامے میں لکھتی ہیں کہ جہاز پر مسٹر گھمہ کیلے سے بھی پہچان ہوئی اونہوں مجھ سے

پوچھا۔ کہ پردہ سے نکل کر ایسا سفر کرنے سے آپ پر کیا گذرتی ہوگی۔ میں نے کہا بیشک گران گذرتا ہے مگر اتنا نہیں جتنا آپ کا خیال ہے کیونکہ میری ایسی عادت ہے۔ جیسے وقت آئے گذار لیتی ہوں۔ مسٹر گوکھلے نے مسٹر رومیش چندر دت سے بھی ملاقات کرائی۔ بڑے حلیم الطبع اور معقول آدمی ہیں یہ ہیں مسلمان مستورات کے خیالات ہائے انگریزیت تیرا ستیاناس کیا مسلمانوں سے قومی غیرت بالکل مفقود ہوگئی بیگم صاحبہ کی اسلامی حمیت نے غیر آدمیوں کے ساتھ اس طرح بے حجابانہ باتیں کرنے کی کیونکر اجازت دی۔ ؎

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

اے عقل کے اندھو کیا یہ وقت مہدی کے آنے کا نہیں تھا۔ تو اور کون سے وقت کا انتظار ہے افسوس ہزار افسوس بیگم صاحبہ نے اسلام کے اس زریں اصول (پردہ) کو بیہودہ اور لغو ٹھیرایا جسکی غیر مذہب والے مسٹر گوکھلے کے الفاظ سے بھی وقعت ٹپکتی تھی۔ کیا لوگو یہی مسلمانی ہے۔ ؎

وائے بر من وائے بر انجام من
عار دارد کفر از اسلام من

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے واہیات سفرنامے چھپا کر عصمت کے فرقہ اناث کو کیا فائدہ پہونچایا گیا۔ پھر آگے لکھتی ہیں۔ کہ انگلستان کی زندگی نرالی ہے۔ کھانا کھا کر ٹہلنے لگے تھک گئے تو آرام کرسی پر بیٹھ کر خوش گپیاں اڑائیں۔ پادری صاحب نے اور پروا [illegible] انجیل کی [illegible] وجود تھے مسلمانوں کی حالت زار پر کمال افسوس کیا جاتا ہے سنہ رہا دین باقی نہ اسلام باقی۔ فقط رہ گیا دین کا نام باقی۔ یہ مردہ مذہب والے پادری جبکہ ان میں بھی اپنا کام کئے جاتے ہیں مسلمانوں کو برعکس اس کے جب [illegible] پابندی مذہب سے غافل ہو کر خوش گپیوں میں مستغرق ہو گئے۔ آگے ایک مضمون [illegible] نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم کو صرف اردو کیا جاوے اور اس کو متن سے صاف رکھا جاوے جو کہ زبان عربی سے ظاہر عاری اور نفرت کا اظہار ہے اور [illegible] نما گلدستہ قدرت پر غور اور تدبر کرنے سے احتراز کرنا ہے۔ میرے خیال میں یہ وہی شہر پٹنہ ہے۔ جو کہ ندوۃ العلماء کا مرکز ہے۔ جنہوں نے عربی کو از سر نو زندہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر اون کے مبارک خیالات کو کا بھی اثر شہر پٹنہ پر پڑ رہا ہے جیسا کہ معزز خاتون کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تو عنقریب بجائے زندہ اور شاداب کرنے کے اوس کے مٹانے اور برباد کرنے میں بھی شہر پٹنہ اول نمبر پر رہیگا۔ مجھے غیرت اسلامی اور محبت کلام مجید نے سخت مجبور کیا ہے کہ میں اس مضمون کی صدق دل اور سچی تڑپ سے تردید کروں۔ جو کہ انشاءاللہ علیحدہ مضمون کی صورت میں ارسال خدمت ہوگی۔

پھر آگے مسز محمد اکرام (جو کہ اس رسالہ کی معاون ہے) کا مضمون ذیل کے عنوان پر ہے۔ لاہور اور دہلی کے زنانہ جلسے۔ فاضل ایڈیٹرہ یوں درفشانی کرتی ہیں۔ کہ لاہور کے جلسے بڑے شاندار ہوتے تھے۔ بہنیں شالامار باغ میں آکر ٹہلتی تھیں۔ بیبیوں کو چلنے پھرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ باغ کی روشوں پر بہنوں کا مل مل کر ٹہلنا ایک دوسری سے خیالات کا تبادلہ کرنا ایک خاص لطف رکھتا ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان جلسوں سے فائدہ کیا نکلا کونسی رسومات بدعات کا قلع قمع کیا گیا کونسے عمدہ لکچر اور پر عظمت ہوئیں۔ کونسی غیر مذاہب پر اتمام حجت کی کونسی مستورات کی اصلاح ہوئی۔ اگر باغ کی روشوں پر ٹہلنے کو دین کیا گیا۔ اے برگزیدہ خدا تیرا نے اونیٰ سے لیکر اعلیٰ اور جاہل سے لیکر عالم کے دل میں سچی تڑپ ڈال گیا ہے۔ کہ بغیر ذکر الٰہی کے آرام نہیں ملتا۔

کہاں پھر آگے لکھا ہے کہ جیسے دلی آئی ہوں ان جلسوں کا نام و نشان نہیں مگر اب بس مہاراجہ کی بدولت [illegible] کلب کھل گیا ہے اور کچھ عورتیں اس کی ممبر بھی بن گئی ہیں۔ بھلا ان کلبوں سے مسلمان خواتین کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ یہی کہ وہ بھی مسوں میموں کی طرح آزاد ہی اپنے ہو جائیں گی۔ اور پردہ کو [illegible] خیال کرنے لگیں گی۔ کاش کہ یہ لوگ خدا کے سچے مسیح سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سبق سیکھتے تو ان کے سب کام سنور جاتے۔ بھلا یہ کلب اور انجمنیں کیا فائدہ دے سکتی ہیں۔ جب خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہوں۔ البتہ ان سے اُلٹے نقصان پہونچیں گے۔ یہ کوئی گرتے اسلام کو ہوش دلانے کی دوائیں نہیں بلکہ زیادہ بے ہوش کرنے اور غیرت اسلامی کو جلانے کے نسخے ہیں۔ دوائی وہی کارآمد ہے۔ جو خدا کا برگزیدہ مسیح تبلا گیا ہے یہ ہیں۔ اسلامی پرچوں کے حال ؎

گر ہمیں مکتب است ہمیں ملاں۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

ایسے رسالوں پر نظر ڈالنے سے میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے کہ ان کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رہنے کیلئے ایک عاجزانہ تجویز ناظرین الحکم و بدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاوے احمدی مستورات میں ذوق علم اور عظمت کلام مجید جاگزین کرنے اور ان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنے کے لئے ایک ماہواری رسالہ نکالا جاوے جو کسی لائق احمدی خاتون کی زیر ایڈیٹری شائع ہو اور احمدی جماعت میں جو مستورات کے رسالہ نہ ہونے کی کمی ہے اوسے پورا کیا جاوے۔ امید ہے کہ سب احمدی برادران جلدی اپنی اپنی مبارک رائے کا اظہار کرکے مجھے مشکوری کا موقع دیں گے۔ والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیروی مقیم حال جہلم

ایہار الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں حضور کے اون خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بھائیوں کیخدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اون کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں بنظر فائدہ عام لکھدئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں [illegible]۔ اس مجموعہ کے ساتھ شامل ہو جاویں۔ تو مہربانی کرکے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے اون کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ [illegible] اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کے لئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل لاہور

نوٹ۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا آپ نے اس کو پسند فرمایا۔ کہ میرے نام جو خطوط حضرت اقدس کے آیا کرتے تھے وہ سب میں نے جمع کئے ہوئے ہیں اور شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس ہیں۔ قریشی صاحب چاہیں تو اون سے بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردہ بدست زندہ

جب سے احمدی جماعت کے آقائے نامدار کا لکھا ہوا پیغام صلح اون کے وصال کے بعد لاہور میں پڑھا گیا ہوا ہے احمدیون کی طرف سے آریون کے برخلاف کوئی مضمون نہیں نکلا اور اس انتظار میں رہے کہ شاید آخر کوئی فیصلہ ہو نہ معلوم پیغام صلح کے مضمون کی طرف آریہ صاحبان کیسا غور فرمائین گے مگر مجھے افسوس ہے کہ اس دوران مین جبکہ احمدیون نے آریون کے برخلاف لکھنے سے اپنی قلم کو روکے رکھا آریون نے احمدیون کی خاموشی سے فائدہ اٹھایا ہے اگرچہ سمجھدار آریہ ابھی ایسے معاملات مین نہین پڑے مگر آریون کا ایک پرچہ جو کسی مردہ آریہ کی یادگار مین جالندھر سے شائع ہوتا ہے کمینہ پن و زنیوان سے باز نہین آیا۔ اب کی دفعہ کے پرچہ مین جو اگست ۱۹۰۹ء مین شائع ہوا ہے ایک مضمون مُردہ بدست زندہ شائع ہوا ہے اگرچہ اس مضمون کی بدزبانی کسی سمجھدار آدمیون کو اجازت نہ دیگی کہ اس کو پڑھ سکین لیکن چونکہ وہ تو صرف جہلاء کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے مین کم از کم ان جہلا سے یہ دریافت کرونگا۔ کہ میرے اس عریضہ کا جواب ضرور دے دین۔ اگر ان کی عقل کچھ باقی ہے اور وہ گدھون کی طرح بیوقوف نہین ہوگئے تو وہ ضرور ایڈیٹر صاحب کو مجبور کرین گے کہ وہ اس تحریر کا جواب دیکر ممنون فرماوین۔ ایڈیٹر صاحب کو یاد رہے کہ مرزا صاحب بعد اون کی جماعت پر یہ مثال صادق نہین آتی جو انہون نے سرخی پر لکھی ہے بلکہ ان کے دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے بعد اون کے ناظرین پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک مُردہ کی یادگار مین ہے۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیان غلط نکلین اور اون کا بطلان روز روشن کی طرح جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا۔ مگر مرزائی ملہمان سے اون کی صحت کو ثابت کرنے پر دلائل رکیکہ کے سرولے کے ذریعہ سے آمادہ ہین۔

ناظرین غور فرماوین کہ ایڈیٹر صاحب نے کہان تک جھوٹ سے کام لیا ہے اول تو وہ تحریر فرماتے ہین کہ جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہو گیا اور پھر مرزائیون کو بھی جملہ خاص و عام سے علیحدہ کرتے ہین۔ کیا احمدی لوگ جملہ خاص و عام مین داخل نہین ہین تعجب ہے کہ اس خاص و عام کے کیا معنے ہین جس مین تین لاکھ کی جماعت شامل نہ ہو۔ پھر ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ مرزائی رکیک تاویلین پیش کرتے ہین یہ ایک لغو ہے جس سے بڑے بڑے قوی دلائل کو انسان رکیک بتا سکتا ہے جب تک ایک انسان مفصل دلائل بیان کرکے اون کی تردید نہ کرے تو کون سمجھ سکتا ہے کہ آیا واقعی رکیک دلائل ہین یا قوی ہیں۔ رسالہ تشحیذ الاذہان ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بھیجا جاتا تھا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی اون کے پاس جاتا ہے کیا وجہ ہے کہ اونہون نے ان سب دلائل کو جو اون مین درج ہین رکیک کہہ کر ٹالدیا جہان تک مین سوچتا ہون۔ یہی سمجھ مین آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب نہین دے سکے اس لئے رکیک تاویلات کہہ کر اونہون نے اپنا پیچھا چھوڑا لیا ہے۔ مین ان دلائل کو جو پہلے بذریعہ تشحیذ الاذہان و میگزین ایڈیٹر صاحب کے پیش ہو چکے ہین اس جگہ دوبارہ کو تحصیل لاحاصل سمجھتا ہون۔ اس لئے مین اون کو دوبارہ پیش نہین کرتا۔ چونکہ ہر دو رسالہ مذکور ایڈیٹر صاحب کو بھیجے جا چکے ہین اس لئے اس بات کا امیدوار ہوتا ہون کہ باقاعدہ ان دلائل کا جواب عنایت فرماوین گے تاکہ مین پھر کچھ عرض کر سکون۔ پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ جن کو خدا نے آنکھین دی ہین وہ پیشگوئیون کو صحیح و مستند نہین سمجھ سکتے۔ جن کا خدا گونگا ہے نہ کسی کی آواز سن سکتا ہے اور نہ کسی کو جواب دے سکتا ہے خواہ کوئی گدھے کی طرح شور ڈالے وہ کیون کر مان سکتے ہین کہ خدا بھی کبھی کسی کی آواز کو سنکر کوئی جواب دیا کرتا ہے اور اپنے پیارے بندون سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔

پھر ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کو کسی رمّال کی پیشگوئیون سے نسبت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زمانہ ماضی و حال کے واقعات سے آئندہ کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ مین ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ یہ پیشگوئیان کن واقعات کو مدنظر رکھ کر کی گئی تھین۔

الیوم یوم العید والعید اقرب۔ اور یہ کیون کہا گیا تھا۔

الا اے دشمن نادان و بیراہ
بترس از تیغ بُرّان محمدؐ

کیا وہ نادان دشمن جس کا نام لیکھو تھا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ذریعہ واصل جہنم ہوا جسکی یادگار مین تیرا پرچہ نکلتا ہے میرے سید و مولا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ عمر والا تھا یا کسی مہلک مرض مین گرفتار تھا۔ کاش نادان کچھ غور کرتے یہ خدا کی باتین ہین ان کی تکفیر اچھی نہین۔ کیا فرشتے نے محمد صلعم کی تلوار سے اس کفر کو تباہ نہ کیا اور اوس کو یونہی چھوڑ دیا جس نے خدا کی باتون کی سخت توہین کی تھی پھر تو کیون گستاخی کرتا ہے۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو کسی کو دیکھ کر عبرت پکڑتا ہے پھر ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ظاہر احوارین کو اس کی چندان ضرورت نہ ہوگی۔ کہ مرزا صاحب کی روح بہشت مین جائیگی یا دوزخ مین مگر ان کو سلسلہ پیری مریدی کی دوکان کی جاری رکھنے کا فکر پڑا ہوا ہے۔ اے احمق نادان تو نہین سمجھا کہ بحث اس بات [illegible] کی جاری [illegible] نہین کسی کو اختلاف [illegible] دوزخ بہشت قائل ہین وہ یہ بھی مانتے ہین کہ احق بالجنتہ خدا کے مامور مرسل اور نبی ہوتے ہین تو جب ہم سب انکو خدا تعالیٰ کا مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء تسلیم کرتے ہین تو پھر اس فضول بحث کے کیا معنے کیا یہ بھی نعوذ باللہ لیکھرام کی طرح یا باوا دیانند کی طرح ایسے خدا کے قائل تھے جو ہمیشہ کے لئے نجات نہین دے سکتا۔ نہین وہ خدا کا برگزیدہ اس خدا کا قائل تھا جو قادر مطلق اور مالک الکل ہے اور اس کی منشا کے مطابق ۲۰ سال تک تبلیغ کرکے اسی مالک کو جا ملا جس شخص نے خدا کی راہ مین جان دیدی۔ اس کے متعلق یہ جھگڑا کب ہو سکتا ہے کہ وہ جنت مین جائین گے یا کہان۔ یہ تیری نادانی ہے کہ اس فضول فقرہ کو درج مضمون کر دیا ہے۔ پھر آپ سلسلہ پیری مریدی کے نام سے یاد کرتے ہین۔ کاش کہ تو باوا صاحب کی ایک بڑی صلاح کو جس کا نام اوس نے نیوگ رکھا ہے یاد رکھتا یہ ایسی عظیم الشان اصلاح ہے۔ جسکی بدولت ہر ایک ایسا آریہ مرد جس کو شادی نصیب نہین ہوتی یا جس کا کسی وجہ سے اپنی بیوی سے تعلق نہ رہا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ایسے ہی ہر ایک عورت جو اپنے خاوند سے تسلی نہین پا سکتی اِس پاک اصلاح کے ذریعہ تسلی حاصل کر سکتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے جواب ملنے پر انشاء اللہ تعالیٰ پھر جواب کے لئے حاضر ہونگا۔

نوٹ۔ کوئی آئندہ شخص یہ نہ خیال کرے کہ اس مضمون مین کچھ سختی کی گئی ہے کیونکہ اس مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے جو اصل مضمون سے سخت ہو اگر کوئی لفظ سخت بھی لکھا گیا ہے تو چونکہ دفعیہ کیلئے ضروری تھا۔ اس لئے مین نے لکھدیا ہے۔ والسلام

عبد الرحیم از قادیان

کچھ نقشبندیون کے متعلق

پہلے مین اپنی وہ تحریر صحیح نقل کرتا ہون جو البدر مین غلط بلکہ پر اغلاط لکھی گئی۔ مناسب سمجھو تو مع ترجمہ شائع کر دین ورنہ اہل علم کے فہم پر چھوڑ دین (ا) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ اذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا مطلق فی حق ذکر اللہ تعالیٰ او مجمل فان کان مطلقاً فلم لا یجوز الذکر بخدا خدا ایزد یزدان ۔ گاڈ گاڈ ۔ پرمیشر ۔ اوم ۔ ایشور ۔ اعنی بالالسنۃ العجمیۃ وایضاً بالصفات التی ما جارت کلام الوحی۔

(ب) ولم قال العطار رح۔ ذکر بے تعظیم گفتن بدعت ست فیعلم انہ لیس المراد ذکراً مطلقاً۔ وان کان مجملاً وھو الحق فانہ مثل وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۔ فبیانہ فی کلام اللّٰہ وکلام رسولہ صلعم وسنتہ بالحمد للّٰہ وسبحان اللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وغیرہا من الاذکار المسنونۃ۔

(ج) واما ذکر اسم الذات (اللّٰہ) علی حرکۃ مضغۃ القلب او علیٰ نبض فی مقامات اخر کما تعلمونہ لیس فی السنۃ النبویۃ ۔ فہذا تفسیر بالرأی او بدعۃ بلاشبہۃ ۔ وقد قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد ۔ ۱۲ مشکوٰۃ

(د) والذکر بالتنفس او الحرکۃ النبضیۃ او النقش او مع تصور الشیخ او حبس النفس عمل ما امر بہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فہذا رد۔

(ھ) وقال السید الجیلی رض فی فتوح الغیب مقالہ ۳۶ ۔ ولا تخترعوا لانفسکم عملاً وعبادۃ کما قال اللّٰہ ورہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم وقال والسلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع غیرہما وبہما یرتقی العبد الی حالۃ الولایۃ والبدلیۃ والغوثیۃ ۔ ثم قال ۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ۔ فبین ان طریق المحبۃ اتباعہ قولاً وفعلاً ۱۲

فاعتبروا ایہا النقشبندیۃ فان البدعات کثرت فیکم مثل وظیفۃ یا شیخ عبد القادر شیئاً للّٰہ ط والکلمات الغیر المسنونۃ من الصلوٰۃ والاذکار والوظائف والذکر المسنون ہو الذی جار فی الاحادیث الصحیحۃ والقرآن الکریم فہذا الذکر جری فیکم لیس سنتی شیئ والا فاروناہ۔

(و) واما جاء فی الحدیث ۔ حتی لا یقال فی الارض اللّٰہ اللّٰہ فلیس فیہ ان یحمل علی حرکۃ القلب والنبض اللّٰہ اللّٰہ وتکرارہ بمعنے التحذیر فتذکروا او ذکر المحذر منہ مکرراً او ہو عبارۃ نداء السفلی المصائب بحذف حرف المنادی او علی حذف خبرہ خالق مثلاً کما یدل علیہ اعراب رفعہ کما فی الآیۃ الکریمۃ ۔ قل اللّٰہ ثم ذرہم ولا یعلم النقشبندیۃ بہذہ المعانی والا فاین تفسیرکم وعلی التقادیر فذکرکم بہذہ والکوائف بدعۃ لا شک فیہا وقد قال النبی صلعم فی حقہا فہو رد فاین التحیل ۔ (۱) والاحمدیون لا ینکرون ذکر اللّٰہ بل علّمہم المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الذکر فی کل عمل وفی کل حال ۔ علی ما جاء فی السنۃ وامرہم بالاستغفار والدعوات والقرآن والصلوٰۃ علی رسول اللّٰہ صلعم۔

(ب) فدعوی ان الذکر علی مضغۃ القلب امر اللّٰہ وحکمہ دعوی نبوۃ ولا نبی بعدہ ؎

(ج) والمسیح لا یدعی النبوۃ التشریعیۃ اما النبوۃ بمعنی الوحی والالہام فقد ثبت بالکتب والسنۃ واقوال المشائخ علیہم الرحمۃ۔

(د) فالمسیح الموعود نبی اللّٰہ (ھ) واما جواب رسالتکم فغیر ضروری لان اجوبۃ ہذہ الرسالۃ قد کتبت فی رسائل اخبارنا الا النادر فجوابہ یکتب فی البدر احیاناً ۔ ۱۲۔

اب مین عبد الرسول مجیب کا جواب لکھتا ہون وباللہ التعیز

(ق) مطلق اور مجمل مین ذکر منحصر نہین اور نہ ان مین انفصال ہے (ج) انحصار مقصود نہین مطلق او مجمل مین او تفصیل کے لئے ہے او فی الجز شک او ابہام او تفصیل متن ہین ۔ جیسے آیۃ وامسحوا برء سکم مین شافعی مسح بعض سر کو مطلق کہتے ہین اور اس بنا پر مسح ایک شعر کا بہی کافی کہتے ہین اور حنفی اسکو مجمل بتاتے ہین اور سنت النبی کو جو مسح راس مین وارد ہو اس کا بیان و تفسیر ٹھیراتے ہین ویسے ہی ہم نے دونو احتمال جن کا انفصال ظاہر ہے واذکروا اللّٰہ کے بابت بیان کئے کہ ذکر ماموربہ کے مطلق ہونے کو رد کر دیا اور ذکر اللہ کو مثل اقیموا الصلوٰۃ کے مجمل ثابت کیا۔

مجیب نے امر و ماموربہ کے عربی ہونے سے ذکر اللہ کی تخصیص عربی سے ثابت کی گویا عجمی لغت ہندی وغیرہ زبانون مین حمد خدا تعالیٰ ہی جو یقیناً ذکر اللہ ہے ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہو اور ذکر نہین ایسا ہی امر معروف نہی عن المنکر وغیرہ ماموراتِ لسانی بہی بدون عربی ناجائز ہونے کیونکہ ان کے نزدیک الفاظ السنہ عجمیہ کا بوجہ امر و ماموربہ عربی ہونے کے احتمال ہی نہین۔

(ق) وان کان مجملاً وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ فبیانہ فی کلام اللّٰہ وکلام رسولہ وسنتہ مین تفریع بے تعلق ہو الخ

(ج) ظاہر ہے کہ ان کان مجملاً کی جزا و فبیانہ فی کلام اللّٰہ ہے اور وہو الحق مع اپنی دلیل فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ کے جملہ معترضہ ہے اقیموا الصلوٰۃ مثال ہے۔ واذکروا اللّٰہ کے اجمال مین اور واذکر اسم ربک کی ۔ تفصیل کلام اللہ کلام رسول اور سنت سے ہے آفرین ہے آپکے فہم اور علم ادب پر میری تکریر پر وہ اعتراض کئے دونو ہی علم اصول اور علم ادب سے ناواقفیت پر دلالت بینہ کرتے ہین۔

(ق) (۱) ہم محمدیون کو انہی اسمار حسنیٰ کا ذکر چاہیئے۔ اسمار حسنیٰ کتب حدیث مین مفصل مروی ہین

(ج) پہر تم کیون ایسا ذکر اللہ کرتے ہو جس کا بیان احادیث نبویہ مین نہین یعنی تحریک مضغۂ قلب مثل لفظ اللہ حضور علیہ السلام نے تو زبان سے ذکر اللہ فرمایا اور وہ بہی با تحمید یا تکبیر یا تہلیل اور دیگر صفات اللہ کا امر کیا نہ یہ جو کیا ان نہ طریقہ کا

(ق) ذکر بے تعظیم بدعت بغیر وضو ناپاک جگہ چلا کر منع ہے

(ج) ذکر اللہ مین یہ قیدین کہان سے لگالین ۔ وکان رسول اللّٰہ یذکر اللّٰہ علی کل حال بخاری شریف مین عائشہ صدیقہ سے مروی ہے مجیب علم حدیث سے خوب واقف ہے۔ حضرت تعظیم تو ذکر صفات الٰہیہ تحمید تسبیح تکبیر وغیرہ مین ہے۔ جیسے سبحان اللّٰہ الحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ہین۔

(ق) ج الا فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ .... صقالۃ القلب ذکر اللہ اور افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ الخ

(ج) حضرت اپنی ہی کتابین دیکھو قلب کے لطیفہ ربانی لکھا ہو یا یہ مضغہ جسمانی صقالہ اس لطیفہ کے مراد ہے نہ تحریک اس مضغہ کی جو کہ اکثر مرض خفقان پیدا کر دیتی ہے اور یہ اطمینان کی دشمن ہے پس ذکر اللہ سے مراد توجہ قلبی اندرونی ہے جو مطالعہ افعال الٰہیہ وصفات رحمانیہ ہے اور اسی ہی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے یعنی نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کونوا مع الصادقین پر عمل کر کے خوارق اور کرامات اولیاء الرحمان کا مشاہدہ بالتکرار اور کئی بار کیا جاوے تاکہ مرتبہ علم الیقین اور عین الیقین سے گذر کر حق الیقین پر رسائی ہو الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب مین ذکر اللہ کو لفظ اللّٰہ سے مختص کرنا آپکے نحوی ہونے پر خوب روشنی ڈالتا ہے کیا سبحان ربی العظیم وغیرہ اوصاف الٰہیہ اور اذکار مسنونہ جنمین اسمار حسنیٰ اور صفات علیا مذکور ہین یہ ذکر اللہ نہین ہے؟ کیا واذکر اسم ربک پر عمل اور تسبیحات سے نہین ہوتا؟ تلفظ باسم اللہ بلا صفات یا تحریک اجزاء جسمیہ مشابہ بامن لفظ کو ذکر اللہ کہنا ایک سخت بدعت مردودہ ہے جو کہ وہ ریگ مکہ کے برخلاف اور اذکار مسنونہ سے بااختلاف ہے۔ واذکر اسم ربک کی تفسیر ہے سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وغیرہ من الاذکار التی جاء

فی القرآن ولا فی الحدیث۔

(ق) ذکر بالنفس کا بیان واذکر اسم ربک فی نفسک آہ

(ج) اس نفس سے مراد وہ نفس لینا جو بین الجاحین یا عند السنہ ہے تفسیر بالرائے اور بدعت مردودہ ہے اور نہ کلام وحی رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے نکال کر دکھاؤ۔

(ق) حضرت سید جیلانی ہمارے پیشوا ہیں الخ ہمارا کوئی طریقہ بخلاف کتاب وسنت نہیں ہے اور نہ کوئی کلمہ غیر مسنون نقشبندان حضرات نقشبندیہ میں مروج ہے۔

(ج) پیر صاحب یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للہ کتاب وسنت میں کہاں ہے اور صرف اللہ اللہ بغیر ذکر الصفات لعدد اور بلا تعظیم تحمید تکبیر تسبیح۔ تہلیل یا تحریک مضغہ قلبیہ کہاں ہے اللہ کیف الصلوۃ علیک یا رسول اللہ فقال اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد پر عمل بطور وظیفہ سوائے قعدہ اخیرہ نماز آپ میں کہاں ہے اور تصور شیخ جو تمہاری کتابوں میں مرقوم لکھا ہے وہ کتاب سنت میں کہاں ہے آج تمہارے یہ معنے کہ رابطہ سے مراد اتباع شیخ ہے اور یہی تصور شیخ ہے اور رابطہ کی تعبیر سے ہم کیسے کرلی مان سکتا ہے جب تک تم اپنے مشائخ کی کتابوں سے تصور شیخ کی یہ سند نہ دکھاؤ۔ کیا تم اس طریقہ کے واضع ہو۔

(ق) تحذیر اور ندا کو ایک بنا دیا۔ ابے میاں تحذیر میں محذر منہ سے ڈرانا اور مدد کرنا مقصود ہوتا ہے اور ندا میں منادی کو بلانا۔

(ج) ہم نے حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ کے احتمالات بیان کرتے ہوئے تحذیر اور ندا میں او مالطفہ ذکر کر کے الگ الگ کیا ہے خود تمہارے المہدین ہی لکھا ہے ان اعراب نصب کا ذکر نہیں کیا جسکی ضرورت نہیں تھی۔ اگر محذر منہ سے ڈرانا مقصود ہوتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ سے ڈرانا اور اس کے غضب سے ڈر کرنا مقصود نہیں۔ پیر تقوسہ کے کیا معنے ہیں اور فاتقوا اللہ کی تفسیر کیا ہے باب تحذیر میں بتقدیر اتق دیکھ لیتے تو یہ غلطی نہ کرتے پیر سیال عبد الرسول کلام حضرت محبوب سبحانی فتوح الغیب میں اللہ اللہ ثم اللہ بترس از خدا (ترجمہ عبد الحق) تحذیر نہیں بن سکتی ہے مشکوۃ میں اس حدیث کی تفسیر میں اللہ اللہ سے مراد ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح وغیرہ لکھا ہے اللہ اللہ کرنے سے ذکر اللہ بالتحمید والتسبیح ہی مطابق محاورات مراد ہو سکتی ہے ہاں احتمال کے طور پر ندا اللہ فی المصائب ہی بن سکتا ہے یعنے یا اللہ یا اللہ جیسا فی مصائبنا۔ مصائب کی قید پر لیسے موقع میں یہ ذکر قریب ہے کا۔ آپ نے جو وہم عبارۃ ندا اللہ للتقرب ندا اللہ للتعال بحمد یا رب کہاں سے نقل کیا ہے پس اگر ندا اللہ للتقرب اس طریقہ سے ہوتی ہے تو اس کی سند کلام اللہ یا کلام الرسول یا سنت صحابہ میں بتلا دیتا کہ سنت ہونا اس کا ثابت ہو۔ السنۃ تطلق علی قول الرسول وفعلہ وسکوتہ وعلی اقوال الصحابۃ وافعالہم ۱۲ نور الانوار السنۃ الطریقۃ الجاریۃ فی الاسلام المنسوبۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زمان الصحابۃ العیاذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے کب ایسا ذکر بے تعظیم اور بطور بدعت کیا ہے۔

(ق) ہمارے تازیانہ کا اثر ہے۔

(ج) بلکہ ہماری تقریر کا نقشبندیوں پر اثر ہے کہ تم نے تصور شیخ کا لفظ ہی چھوڑ دیا۔ اور فنا فی الشیخ اور رابطہ کے معنے اتباع شیخ کے چنانچہ تم نے کونوا مع الصادقین کی تشریح ہم سے دریافت کی اور پیر ندا کرنے تعظیم کی بابت ندا اللہ للتقرب ایسا تم نے ہم سے ہی حاصل کی کیونکہ تعظیم کی کوئی وجہ تعیین نہ ہو سکتی جب تک ندا ریا حذف الحضر وغیرہ تاویلات نہ کی جاویں مدرسہ تمہارے سلسلہ کی کتابوں میں اگر تصور شیخ کے یہ معنے جو اب تم سے سنے گئے ہیں ہوتے یا ذکر بے تعظیم مروج کی یہ تاویل ہوتی جو تم نے ایسا ذکر کی تو اس کی سند تم ضرور دیتے۔

(ق) ان الذکر علی مضغۃ القلب مرامد ومکرہمے نبوت جھوٹ محض ہے۔

(ج) یہ بدعت جو کبھی بھی تم اس کو سنت الرسول ثابت نہیں کر سکتے اگر اسے امر اللہ کہو گے تو کیا یہ دعویٰ نبوت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ماموارت اور احکام الٰہیہ تو بآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم اور خاتم النبیین الایہ اور لا نبی بعدی الحدیث اب آ نہیں سکتے پس یہ دعوے نبوت ہی ہر جگہ کذب محض ہے۔

(ق) مسیح قادیانی کا دعوے نبوت کرنا۔

(ج) ہم اس نبوت کے معنے وحی والہام کرتے ہیں جو کہ الی یوم القیامہ جاری وساری ہیں۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے کلن میں ہی نکتہ ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم الآیۃ سے یہی رسالت بروزی مراد ہے۔

(ق) مرزا قادیانی کے الہام اگر از قسم وحی الٰہی ہوتے تو اسے بھول نہ جاتے۔

(ج) پیر او ننسہا کے کیا معنے اور فلا تنسیٰ الا ما شاء اللہ کا کیا مطلب۔

(ق) مرزا کے الہام من جانب اللہ ہوتے تو اس پر مشتبہ نہ رہتے۔

(ج) واخر متشابہات کا کیا مطلب۔

(ق) انگریزی وغیرہ زبانوں میں نہ ہوتے۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فدسی زبان میں بھی الہام ہوا تھا۔

(ق) دنیا کے بارہ میں ہوتے۔

(ج) پیشگوئیوں میں یہ ضرورت نہیں ہے سیغلبون فی بضع سنین الآیۃ۔ اس سے ماسوا عبد الرسول نے جو گالیاں دیں اور بدگوئی کا گند ظاہر کیا یہ اس کی صفائی قلب اور حسن اخلاق کا نمونہ ہے جو ناظرین پر مخفی نہیں آپنا مرشد نے یہ نہیں سکھایا۔ و لا تسبوا فالسلام خیر الکلام

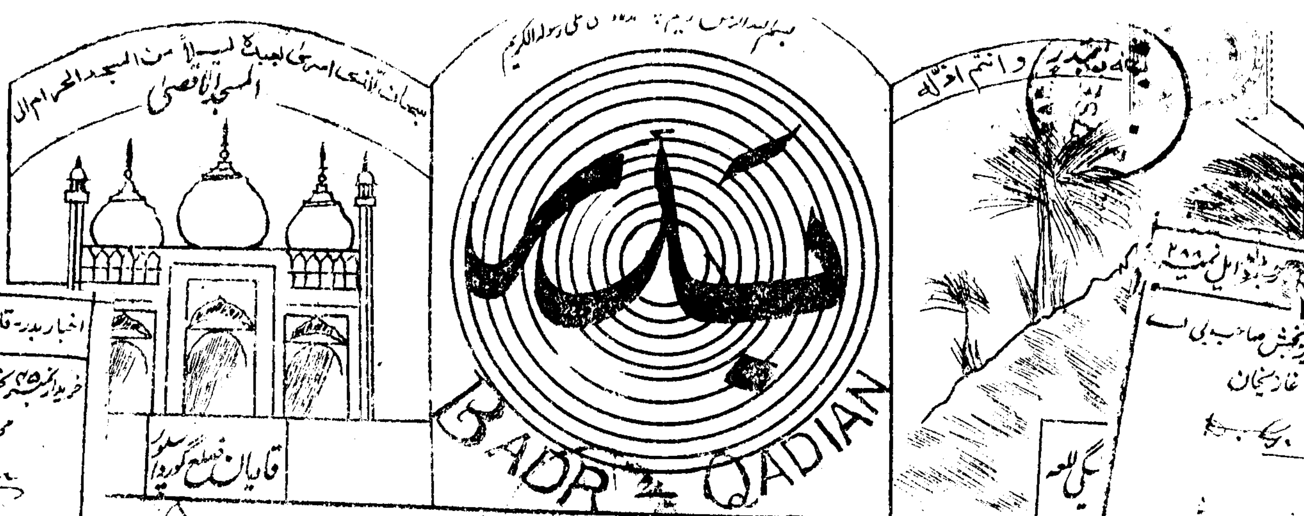
المجیب امام الدین المفیض از گوریکی

او قادیان والو!

قربان تمہارے جاؤں او قادیان والو
صدقے تمہارے جاؤں او دار الامان والو
چھٹا ہوں قافلے سے منزل ہے دور میری
مجھ کو بھی ساتھ لینا او کاروان والو
سنتا ہوں میں دعائیں مقبول ہیں تمہاری
حق میں میرے بھی کرنا او اہل امان والو
ہو نور دین تم میں اور تم ہو نور دین میں
لب پر یہی ہے جاری او قادیان والو
شاطر ہی ایک تم سا ہے احمدی ہمارا
اسکو بھلا نہ دینا او قادیان والو

رسید زر

ابو غلام غوث صاحب نمبر ۹۹ ...
سید شفیق الدین صاحب نمبر ۱۵۰
میاں محمد عبد صاحب نمبر ۱۶۹
ماسٹر عبد العزیز صاحب
میاں چراغ الدین صاحب
محمد صادق شاہ صاحب نمبر ۵۵
میاں محمد مقبول صاحب نمبر ۹۲۵
میاں نبی بخش صاحب بھیرہ نمبر ۲۰۰۹



چہ گویم باتو گرائی جہاد قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲ اسوج

بروز جمعرات

رسارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۴ر — ممالک غیر ہمہ — نمبر — جلد

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موںہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجہے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
وصل دلدار ازل بے او محال
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا ست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست ۳۰ مہ
عام قیمت پیشگی للعہ
ادہار سکا کوئی حساب نہیں

فی پرچہ ۴ر

اخبار وقت پر نہ پہنچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اون کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیے۔

مینجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجہ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے سننے اور اوس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چہاپا گیا)

"مدینۃ المسیح"

ظاہری بارشون کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارشین مسیح موعود کے مبارک مدینہ پر ہو رہی ہین اور ہو رہی ہین۔ یہان رہنے والے مہاجرین ان انعامات الٰہیہ کے مورد ہو رہے ہین اور پھر یہ فیض بحصۂ رسدی باہر کے لوگون میں بھی پہونچ رہا ہے۔ روزانہ درس قرآن مجید ایک نعمت ہے جو خاص مدینۃ المہدی کے رہنے والون کے حصہ مین آئی ہے۔ اس کے علاوہ احباب فرداً فرداً اور پھر بذریعہ انعقاد مجالس اپنی ذہنی استعدادون کے بڑہانے مین مشغول ہین۔

نواب محمد علی خان صاحب باہر شملہ کی طرف بغرض تبدیل آب و ہوا گئے ہین۔ پچھلے دنون اخبار عام کو ایک غلط فہمی ہوئی تھی جسکی اس نے تردید کر دی۔

اس ہفتہ پشاور سے سید مدثر شاہ اور چودہری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹی سید لعل شاہ صاحب تشریف لائے تھے۔ اور بھی کئی جگہ سے احباب تشریف لائے۔

حضرت فاضل امروہوی بفضل الٰہی بخیریت اور خدمات دینی مین مصروف ہین۔

احوال احباب احمدیہ

اخویم چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اپنے احباب کو اطلاع دیتے ہین کہ وہ سفر کشمیر سے بخیریت واپس وطن مین آگئے ہین۔

علاقہ لودیانہ و جالندہر مین مولوی عبد القادر صاحب وعظ کا دورہ کر رہے ہین۔

ہمارے دوست غازی الدین محمد یوسف صاحب جو علاقہ ایران مین بڑے جوش سے تبلیغ کرتے رہتے ہین رخصت پر اپنے وطن پونا مین آئے ہوئے ہین اور عنقریب قادیان آئین گے۔

شیخ غلام احمد صاحب کا خط نادون سے آیا ہے وہ علاقہ کانگڑہ مین کامیابی کے ساتھ وعظ کر رہے ہین اللہ تعالیٰ اون کی حفاظت کرے اور اون کے وعظ مین برکت ڈالے۔ پٹیالہ مین انجمن احمدیہ کا جلسہ ۲۲ اگست کو ہُوا۔

(انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت مین التماس ہے کہ اپنے ان کے جلسون کی مختصر رپورٹین اخبار مین چھاپنے کے واسطے بھیجا کرین تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ باہر احمدیہ جماعت کیا کچھ کام کر رہی ہے)

احباب بھیرہ ظالم طبع لوگون کے شر سے تا حال محفوظ نہین ہین۔ وہ لوگ جنھون نے کبھی مسجد مین آنا چھوڑ نماز کا نام بھی نہین لیا تھا۔ وہ صرف ضد کے سبب مسجد مین داخل ہوتے ہین۔ اچھا اس بہانہ سے نماز تو پڑھ لیتے ہین۔ اگر ان مخالفون مین کچھ غیرت ہوتی تو اپنا روپیہ خرچ کرکے اپنی مسجد الگ بنوا لیتے۔ خواہ مخواہ دوسرون کی تولیت اور امامت کے حقوق مین بے جا دخل دینا کسی مسلمان کا کام نہین ہوسکتا۔

لطیفہ ۱

کیا سماعی بات قابل ماننے کے نہین ہوتی

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے پاس ایک دہریہ قادیان مین آیا آتے ہی کہنے لگا کہ مین آپکے ساتھ مباحثہ کرنے کیواسطے آیا ہون مگر مین کوئی سماعی یا منقولی بات نہ مانونگا۔ ہر ایک امر پر عقلی دلائل سے گفتگو ہوگی آپنے فرمایا۔ بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ آپ کہان سے آتے ہین۔ اور آپ کو کس طرح معلوم ہُوا کہ مین یہان ہون۔ کہنے لگا کہ مین لاہور سے آتا ہون مین نے سنا تھا۔ کہ آپ قادیان مین رہتے ہین۔ مولوی صاحبنے فرمایا خوب۔ مگر قادیان ریل کا سٹیشن نہین ہو آپ کو کس طرح راستہ کا پتہ لگا۔ کہنے لگا کہ ان مین نے سنا تھا۔ کہ بٹالہ سٹیشن پر سے اُتر کر یکہ پر قادیان جاتے ہین۔ مولوی صاحبنے فرمایا آپنے سنا تھا کہ یکہ پر قادیان آسکتے ہین لیکن آپ پہلے کبھی یہان نہین آئے آپ پھر مکان تک کس طرح پہونچ گئے کہنے لگا مین نے ایک آدمی سے سنا تھا۔ تب وہ چونکا اور اسے خیال آیا کہ مین نے تین دفعہ سننے کا لفظ بولا ہے اور اس پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے۔ فبہت الذی کفر۔ حیران سا رہگیا اور کہنے لگا کہ مین ابھی سفر سے آیا ہون اور گھبرایا ہوا ہون آپ سے پھر گفتگو کرونگا مولوی صاحب نے فرمایا۔ اچھا ہم بھی نماز (ظہر) کیواسطے جاتے ہین۔

خطبہ جمعہ

(کا خلاصہ اپنے الفاظ مین)

۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

حضرت خلیفۃ المہدی و المسیح نے اس جمعہ مین پارہ اول رکوع ۳ کی آخری دو آیت پڑھ کر وعظ فرمایا۔ جو یہ ہین۔ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات مین اپنے احسانات یاد دلاتا ہے کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ اپنے احسان کرنیوالے کا شکر گذار ہوتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کو خوش رکھنا اپنا فرض جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ انسان کو کہتا ہے کہ تم خدا کے ناشکرے کس طرح بنتے ہو اپنا حال تو دیکھو تم مردہ تھے۔ بیجان ذرات تھے تمہارا نام و نشان نہ تھا خدا نے تمہین زندہ جاندار بنایا پھر تم مرجاؤگے پھر زندہ کئے جاؤگے اور خدا کی طرف پھیرے جاؤگے پھر احسان الٰہی کو یاد کرو کہ اوس نے زمین کی تمام اشیاء تمہارے فایدہ کیواسطے بنائین۔ پھر تم زمین سے لے کر آسمان تک بلکہ عرش تک نگاہ ڈالو ہر امر مین خدا تعالیٰ کے تمام کامون کو حق و حکمت سے پُر پاؤگے کوئی بات ایسی نہین ہے جس مین کوئی کمزوری یا خرابی نگاہ مین آسکے اور خدا سب باتون کا علیم ہے وہ تمہارے افعال کو دیکھ رہا ہے اور اون سے باخبر ہے۔

اس خطبہ مین حضرت موصوف نے بالخصوص طلباء مدرسہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ خدا نے ان کو نیکی کے حاصل کرنے مین اور تقویٰ کی راہون پر اپنے آپ کو مستقل کرنے کے لئے عمدہ موقع عطاء کیا ہے آگے چل کر کالجون مین اون کے واسطے بہت مشکلات ہون گے کیونکہ وہان ایسی نیک صحبت اور دیندار اوستادون کا ملنا مشکل ہوگا۔ جس نے ایسے وقت مین اصلاح نہ کرلی وہ آگے کیا کریگا۔

فرمایا۔ استادون کو بھی چاہیئے کہ ان بچون کے واسطے دردمند دل کے ساتھ دعائین مانگین کہ خدا تعالیٰ اون کی اصلاح کرے اگر ایک آدمی بھی تمہارے ذریعہ سے ہدایت پاجاتے تو تمہارے واسطے ایک بڑی نعمت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف

سے نوٹ

تمہید

سب حمد وثنا اس پاک ذات کے لئے ہے جو ہر ایک چیز کا خالق اور مالک اور پالنے والا ہے۔ اوسی کے ہاتھ میں تمام نظام عالم کی چابی ہے۔ وہ تمام نظام کا ناظم اور اس کا مالک اور اوس پر قادر مطلق حکمران ہے اوس نے قانون بنایا پر وہ قانون کے ماتحت نہیں بلکہ اوس پر حکمران ہے۔ وہ سب ہون کے کاموں کی بازپرس کرتا ہے پر کوئی نہیں جو اوس سے بازپرس کر سکے

وہ قدیم ہے

جو ہر حال میں ہر کیفیت میں ہر زمانہ میں رہتے آگے ہے۔ کوئی نہیں جو اس پر سبقت لیجائے۔ کچھ نہ تھا پر وہ تھا کچھ نہ ہوگا پر وہ ہوگا۔ اس نے یہ زمین بنائی۔ اور اس پر ہم کو پیدا کیا۔ اور سورج بنایا۔ اور اس سورج کیواسطے اس زمین جیسے چھوٹے بڑے ہزاروں سیارے بنائے اور پھر اس سورج کو اس کے نظام کے ساتھ کسی مرکز کے گرد چلایا اور ایسے ہزاروں سورج پیدا کئے کوئی نہیں جو اس کی مخلوق کی عظمت کے انتہا کو پا سکے یا اپنے خیال میں اس کی وسعت کا اندازہ لگا سکے انسان کیا چیز ہے جو اس کی حمد کا حق ادا کر سکے یہ اوسی کی رحمت اور فضل ہے کہ اوس نے انسان کو عقل و فہم بخشا اور پھر اوسکے خیالات کے اظہار کے واسطے زبان عطا کی اور اس کو بھلے برے کی شناخت کے لئے ایک ہدایت نامہ مرحمت فرمایا۔ اے محسن حقیقی تیرا شکر کیونکر ادا ہو کہ تو نے انسانوں کے درمیان اپنے رسول پیدا کئے۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ داودؑ۔ عیسیٰؑ کو پیدا کیا۔ خدا کی برکت اور رحمتیں ہوں اون سب پر اور ان سب کے سردار

محمدؐ

پر (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفائہ وبارک وسلم) اے ہمارے مالک حقیقی تیرا شکر کیونکر ادا ہو کہ تو نے انسانوں میں محمدؐ جیسا انسان بنایا جو انسانوں کی ہمدردی کے لئے تیرے دربار تک پہنچا اور قرآن جیسی کتاب ہمارے واسطے لایا۔ اے خدا اپنی رحمتیں اور برکتیں بھیج دریلین اس فخر بنی آدمؐ پر اور اس کے نائب اور بروز ہمارے امام اور سردار

احمدؐ

پر کہ جس نے اس تاریکی کے زمانہ میں ہدایت کا چاند چڑھا دیا۔ اور قرآن پاک کا فہم عملی رنگ میں دنیا کو دکھا دیا۔ اے پیارے خدا اے حقیقی محبوب اور سچے معبود تیرا شکر ہم کیونکر ادا کر سکیں کہ اس پاک کلام کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں امداد حاصل کرنے کیواسطے تو نے ہمیں ہمارے مسیح و مہدی کے بعد اس کا ایک ایسا خلیفہ عطا کیا جسکی عمر ساری اس "نور نامہ" کے پڑھنے اور پڑھانے اور سمجھنے اور سمجھانے اور سننے اور سنانے میں ایسی صرف ہوئی ہے کہ اس کا نام

نور الدین

کسی انسانی خیال سے نہیں بلکہ ملائکہ کی تحریک سے رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر پہلے سے یہ مقدر تھا کہ یہ وجود دین محمدی کیواسطے ایک نور ہو کر چمکے اور روئے زمین کو اپنی روشنی سے منور کر کے مخلوق الٰہی کو ہدایت کی طرف لائے پھر کس زبان سے تیرا شکر ہو۔ اے پروردگار حقیقی تیرے احسانات کا جو تو نے اس ناچیز راقم پر کئے۔ کہ جب بچہ تھا۔ اور جب میں تیرے حضور میں ہدایت کے لئے چلایا۔ اور تو نے جلد میری آواز کو سنا اور اپنے ملائکہ بھیجے۔ جو ہوتوں کے ہاتھ سے چھین کر مجھے نور کی حفاظت میں پہنچا گئے۔ اور آج بیس سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ جو مجھے اس درس مبارک کے سننے کا موقعہ عطا کیا گیا۔ اے رحمن رب تو مجھ پر رحم فرما کہ تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنیوالا نہیں۔ اللّٰهم انفعنا ماعلمتنا وعلمنا ما ينفعنا وزدنا علماً۔ اے خدا جتنا علم تو نے ہمیں عطا کیا ہے اوس سے ہمیں نفع بخش اور آئندہ ہمیں وہ باتیں سکھا۔ جو ہمیں نفع دیں اور ہمارا علم بڑھا۔ حضرت ابی المکرم واستاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المہدی والمسیح کو ہمیشہ سے یہ تڑپ رہی ہے کہ ایک جماعت قرآن شریف کو پڑھنے پڑھانے والی ہو۔ یہ خواہش آپ کی خدا تعالےٰ نے بہت وسیع پیمانے میں پوری کر دی ہے۔ کشمیر کے پہاڑوں میں جب میں آپکے پاس ترجمہ قرآن شریف کا پڑھتا تھا تو میرے ساتھ معدودے چند تین چار آدمی ہوتے تھے۔ لیکن اب مسجد اقصےٰ میں درس کے وقت روزانہ اوسط ڈیڑھ دو سو کی ہوتی ہے اور بعض دفعہ حاضرین کی کئی سو تک تعداد پہونچتی ہے اور پھر اون کے ذریعہ سے اور رسالوں اور اخباروں کے

... احمدیہ سے ہی ہزار آدمی اس درس مین ہمیشہ شامل ہوتے رہتے ہین جب سے اخبار بدر شائع ہُوا ہے درس قرآن شریف کا ہونچانا تھوڑا بہت ہمیشہ اس کے حصہ مین رہا ہے لیکن اس ہفتہ مین جو نمونہ درس قرآن شریف کا ہم پیش کرتے ہین وہ اُمید ہے کہ پہلون سے زیادہ مفید اور مقبول ہو گا اور وہ یہ ہے کہ درس مین صرف وہ باتین لکھی جایا کرین جو کہ عام تراجم اور تفاسیر مین نہ پائی جاتی ہون یا جہان عام تراجم اور تفاسیر مین ایسی عبارت ہو۔ جس سے مخالفین اور معترضین کو اعتراض کرنے کا موقع مل جائے۔ غرضکہ وہ خاص نکات اور لطائف بیان کئے جائین جو حضرت موصوف فرمادین اس سے یہ فایدہ ہے کہ ہفتہ بھر کا درس ایک یا دو ہفتون کے اخبار مین ختم ہو سکتا ہے اور ناظرین ایک ترجمہ والا قرآن شریف سامنے رکھکر اور ان نوٹون کو دیکھکر قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر بآسانی سمجھ سکتے ہین اس جگہ اس بات کا ذکر فایدہ سے خالی نہو گا۔ کہ قرآن شریف کے موجودہ ترجمون مین سے شاہ رفیع الدین صاحب کا لفظی ترجمہ مبتدی کے واسطے بہت مفید ہے کیونکہ اس مین ہر لفظ کے نیچے اس کا ترجمہ دیا ہُوا ہے جب ہر لفظ کا ترجمہ معلوم ہُوا۔ تو محاورہ کی عبارت ایک اُردو خوان خود بنا سکتا ہے ضروری بات تو یہ ہے کہ قرآن شریف کے لفظون کے معانی آجادین اس سے رفتہ رفتہ طالب کو خود بخود ترجمہ کرنے کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ القصہ جو ترجمہ یا تفسیر حضرت خلیفہ صاحب ایسے طور پر بیان فرماتے ہین جو معمولی تراجم مین موجود ہے اوس کو نہ دُہرا کر باقی الفاظ کا ترجمہ اور تفسیر لکھی گئی ہے۔ اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ درس کا بہت سا حصہ اخبار مین آسکتا ہے[1]۔ اب مین اس کو سورہ احقاف سے شروع کرتا ہون۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

سورہ احقاف

رکوع اوّل

آیت ۱ - حٰم - حمید۔ مجید۔ خدا تعالیٰ کے دو صفاتی نام کو بطور اختصار لکھا گیا ہے جیسا کہ زمانہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے وغیرہ حروف الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہین۔

آیت ۲ - عزیز الحکیم - یہ کتاب اوس خدا کی طرف سے ہے جو عزت والا ہے اور حکمت والا ہے اس واسطے اس کتاب کے لانے والا رسول اور اوس کے متبعین ضرور عزت پاوینگے اور مخالفون پر فتحمند ہون گے (یہ ایک پیشگوئی ہے)

آیت ۳ - الا بالحق - ان کی پیدائش مین حق و حکمت ہے ہر ایک شے کسی دوسری شے کے واسطے سبب بنتی ہے آج کی بارش کل کے فصل کے لئے سبب ہے۔ ایسا ہی سب اشیاء ایک دوسرے کے واسطے سبب اور نتیجہ ہین ان کے جائز استعمال سے انسان فایدہ حاصل کرتا ہے اور ناجائز سے ضرر پاتا ہے۔ اجل مسمی - اس نفع یا ضرر کے پہونچنے کا ایک وقت مقرر ہے جو ضرور آئیگا۔

آیت ۴ - کتب من قبل ھذا - غیر اللہ کی پرستش کے واسطے کوئی نقلی دلیل لاؤ۔ اثرۃ من علم - کوئی عقلی دلیل بتلاؤ۔ سائنس کے رو سے ثابت کرو۔

آیت ۵ - لا یستجیب - جو دعا کا جواب نہین دیتا۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین نہ صرف غیر مسلم ہی مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کے منکر ہین۔ بلکہ مسلمان بھی اکثر یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ اب الہام کا دروازہ قطعاً بند ہے اگر یہ بات ہے تو پھر سچے اور جھوٹے معبودون مین مابہ الامتیاز جو اس آیت مین بیان کیا گیا ہے وہ کہان رہا۔

آیت ۷ - سحر مبین - باتین تو دلربا ہین مگر ان کے ماننے سے اپنی قوم سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ مبین کے معنے کاٹنے والی۔ قطع تعلق کرا دینے والی۔

آیت ۸ - لا تملکون - تم تو خود ہی میرے دشمن ہو۔ مجھے مارنا چاہتے ہو اور اگر مین مفتری ہوتا تو خدا ہی مجھے ہلاک کرتا۔ پھر کیا سبب ہے کہ مین اب تک بچا چلا آتا ہون۔

تفیضون - ایک دوسرے کے پاس پہنچتے ہو اور مشورے کرتے ہو۔

کفی بہ شہیداً - خدا ہی کافی گواہ ہے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ خدا کی گواہی یہ ہوئی کہ اوس نے صادق کو کامیاب کر دکھایا اور جھوٹون کو نامراد کیا۔

آیت ۹ - بدعا - رسول پہلے بھی گذر چکے ہین جن دلائل سے تم نے ان کا رسول ہونا مانا ہے اوسی منہاج پر اس رسول کو بھی دیکھ لو۔

ما ادری - مجھے کیا خبر تھی کہ مین نبی بنایا جاؤنگا اور تم پر بہ سبب انکار کے عذاب آئیگا۔ یہ وحی الٰہی کی بات ہے۔ ورنہ مین بھی نہ جانتا کہ کچھ ہونیوالا ہے۔

شاھد من بنی اسرائیل - بنی اسرائیل کا گواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہین دیکھو توریت کتاب استثنار باب ۱۸ آیت ۱۸ جس مین حضرت موسیٰ نے گواہی دی ہے کہ ایک نبی میری مانند بنی اسرائیل کے بھائیون (بنی اسمٰعیل) مین سے پیدا ہو گا۔

رکوع ۲

آیت ۱

ماسبقونا - اگر دین اسلام کوئی بھلی بات ہوتی تو یہ کمزور اور غریب اور بے علم لوگ (اصحاب رسول) اس معاملہ مین ہم سے سبقت لیجاتے۔ افک قدیم - پُرانے ڈھکوسلے۔

آیت ۲ - عربیاً - کھول کر بیان کرنیوالی زبان۔ دوسری کوئی زبان ایسی نہین جسمین انسانی خیالات جذبات کے واسطے کافی الفاظ ہون۔ الذین ظلموا - مشرک بُت پرست۔

آیت ۳ - استقامت - ربنا اللہ مین چاہے نیک کامون مین جن سے خدا راضی ہو نہ کہ بُرے کامون مین۔

آیت ۵ - اشدہ - اعلیٰ مضبوطی پر

آیت ۶ - وعد الصدق - سچے وعدے۔

آیت ۸ - حق علیہم القول - وہ ملزم ہو گئے انپر فردِ جرم لگ گئے۔

جن - اللہ تعالیٰ جیسا کہ خالق نور ہے ویسا ہی خالق ظلمت ہے اسکی صفات مین رحیم و کریم ہونا ہے مگر ساتھ ہی وہ شدید البطش بھی ہے کہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ خلق نور کے نیچے فرشتے۔ انبیاء۔ مخلص مومن ہین یہ سب نور کے فرزند ہین۔ خلق ظلمت کے نیچے۔ ابلیس شریر۔ [illegible] آیت ۹ - [illegible] آیت ۱۰ - [illegible]

---

[1] اس مضمون کے لکھتے لکھتے مجھو خیال آیا ہے کہ احباب پھر ہم سے ہی دریافت کرین گے کہ ایسا ترجمہ کہان سے مل سکتا ہے اور ممکن ہو کہ بعض دوست خط لکھین کہ ایسے ترجمہ والا قرآن شریف ہم کو بھیجدو۔ یا منگوا دو۔ جیسا کہ پہلے بھی جب کبھی مین نے کسی دوست کو لکھا کہ یہ ترجمہ اچھا ہے تو اس نے کہا کہ پھر منگوا دو اس واسطے بہتر ہو گا کہ اس ترجمہ والے قرآن شریف کو کچھ ذخیرہ یہان ہم پہونچایا جائے چنانچہ اس کیواسطے مین انشاء اللہ تجویز کرتا ہون۔ ابھی سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ ان کی قیمت کیا ہو گی۔ اس سے اگلے اخبار مین اطلاع دی جاسکیگی۔ لیکن چونکہ بہت تھوڑی تعداد منگوائی جاویگی اس واسطے جو صاحب خریدنا چاہین ابھی سے مطلع کرین

محمد صادق عفی اللہ عنہ

امر دوم

آپ کی رائے کیا ہے؟

مین یہ بھی چاہتا ہون کہ ناظرین اس قسم کے درس کے درج اخبار ہونے کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمادین۔

کلامِ امیر المؤمنین

رسالہ البیان کے ایڈیٹر نے ۱۰ جمادی الاولی ۱۳۲۶ھ کے رسالہ میں پیغمبروں کی موت کی سرخی کی ذیل پر حضرت اقدس کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایڈیٹر صاحب البیان کے نام ایک خط

جناب من!

ہمارا مذہب کیا ہے؟

مختصراً عرض ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

۱ ۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزہ ہے۔ اپنی ذات میں یکتا اور صفات میں اپنے افعال میں لیس کمثلہ۔ اور اپنے تمام عبادات میں وحدہ لاشریک۔

۲ ۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اون پر ایمان لانا لابد ہے

۳ ۔ تمام کتب الٰہیہ

۴ ۔ تمام رسولوں اور نبیوں۔

۵ ۔ حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم المکی والمدنی محمد بن عبد اللہ ابن آمنہ۔ خاتم النبیین رسول رب العالمین ہیں۔ اور آپ پر جو کتاب نازل ہوئی کیا معنے اس پر اور ان تمام چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کریم بلا تحریف و تبدیل وکمی و زیادتی کے اسی ترتیب موجودہ پر ہمکو حضرت نبی کریم سے پہونچا۔

۶ ۔ تقدیر کا مسالہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام اشیاء جو ہیں اور جو ہونگی۔ اور جو ہو چکیں سب کا اللہ تعالیٰ کو اتم و اکمل طور پر علم ہے۔ جزئیات کا بھی وہ عالم ہے۔ اور نیکی کا ثمرہ نیک اور بدی کا نتیجہ بد ہوتا ہے۔ جیسی کرنی کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے ویعفو عن کثیر۔

۷ ۔ بعد الموت نفس کو بقا ہے۔ قبر سے لیکر حشر و نشر مراط۔ جہنم و بہشت کے واقعات جو کچھ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں سب صحیح ہیں۔

۸ ۔ صحابہ کرام کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے معاویہ و مغیرہ رضی اللہ عنہم تک۔ کسی کو برا نہیں کہتے اور نہ دل میں اون کی نسبت بداعتقاد ہیں۔ اہل بیت کو بدل اپنا محبوب و پیارا یقین کرتے ہیں۔ تمام ان بیان حضرت نبی کریم کی حضرت خدیجہ و عائشہ سے لے کر اور تمام خاندان نبوت۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسن سبط اکبر اور امام حسین سبط اصغر شہید کربلا اور اون کی والدہ بتول زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ سب کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ بدل یقین کرتے ہیں۔ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔

اولادہا ہی مولیٰ مرتضیٰ علیہ السلام کو علی بن حسین زین العابدین اور محمد باقر العلوم اور جعفر الصادق سے لیکر زید بن علی اور اولاد صادق علیہ السلام میں ... حسن عسکری تک سب کو علماء باعمل اور آئمہ دین مانتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ۔ مالک۔ شافعی اور احمد کو ائمہ فقہا سے۔ بخاری و مسلم۔ ابو داؤد اور نسائی کو ائمہ محدثین سے۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ اور الشیخ عبد القادر جیلانی خواجہ نقشبند۔ و شیخ احمد سرہندی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ ابو الحسن الشاذلی کو ائمہ تصوف۔ اس لئے ان کو مکرم معظم واجب التعظیم اعتقاد کرتے ہیں کتاب و سنت پر ان کا عمل ہے۔ اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر لیتے ہیں۔ اور اس لئے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور حضر میں سترہ رکعت فرض۔ اور تین رکعت وتر کے علاوہ۔ بیس رکعت رواتب اور بعض چالیس رکعت تک پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں الحمد اور کچھ حصہ قرآن کریم کا۔ اور رکوع و سجود میں تسبیح و تحمید اور تشہد میں التحیات وصلوٰۃ وسلام و دعا پڑھتے ہیں تمام رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔ چاندی میں ۵۲ تولہ چاندی پر چالیسواں حصہ۔ اور ۷ تولہ سونے پر ۲ ماشہ زکوٰۃ اور بارانی زمین پر عشر اور نہری و چاہی زمین پر بیسواں حصہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور حج بیت اللہ کرتے ہیں۔ فضائل میں ترقی اور رذائل سے بچنے میں لگے رہتے ہیں

مرزا ؎

درین رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوان محمدؐ

پر ہر ایک عمل ہے باین ہمہ

لوگ اور آپ ہم پر کیوں خفا ہیں۔

۱ ۔ اس لئے کہ مرزا نے دعوے مکالمہ الٰہیہ کا کیا مگر اس دعوی کی بنا اس پر تھی کہ اللہ تعالےٰ اپنے صفات میں الآن کما کان ہے۔ پس اگر وہ پہلے کسی سے بولتا اور کلام کرتا تھا۔ تو اب وہ کیوں نہیں بولتا۔

اور اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم میں دعا ہے۔ کہ الٰہی انبیاء۔ صدیقین شہداء اور صلحاء کی راہ عطا فرما۔ اور ان راہوں میں ایک راہ مکالمہ کی بھی ہے۔ پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہیں تو کیا کفر کیا؟ بنی اسرائیل کو اس لئے عبادت عجل ... پر ملامت ہوئی أولم يروا انه لا يكلمهم ولا يهديهم سبيلا ۔ کہ اون کا معبود اون سے بات نہیں کرتا اور اون کو ہدایت نہیں فرماتا۔

پس اس وقت مسلمان کیوں مکالمات الٰہیہ سے انکار کرتے ہیں۔

۲ ۔ دعوے امامت و تجدید دین۔ اس کی بناء مکالمات اور حدیث علے راس مأتہ سنتین مجدد دیکھا۔ اور سورۂ نور کی آیت استخلاف پر تھی اور ہمیشہ مجدد گذرتے رہے۔ پس اس صدی کو کیوں خالی چھوڑتے ہیں

۳ ۔ دعوے مہدویت جس کا مدار وہی مکالمات تھے اور حدیث لا مهدى الا عيسىٰ یہ صحیح حدیث اسفار حدیث میں موجود ہے منجملہ ان کے ابن ماجہ میں بھی ہے۔ مگر جناب نے بہت حقارت و بری نگاہ سے اس کا نام روایت اور مرزا صاحب کی توہین کے لئے فرما دیا۔ کہ حدیث کر کے مرزا نے اس روایت کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ہے اور پھر کیا مجدد مہدی نہیں ہوتا۔ انصاف! انصاف!!

۴ ۔ دعوے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا۔ اس کا مدار بھی مکالمہ الٰہیہ تھا۔ اور قرآن کریم کی آیۃ ومريم ابنت عمران التي احصنت فرجها فنفخنا فيها من روحنا وصدقت بكلمات ربها وكتبه وكانت من القانتين پر تھی۔ اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن جس سے خطا ہو جائے وہ امرأۃ فرعون کی مثل ہے کہ شیطان کے ماتحت ہے۔ وہ تو دعائیں کرے۔

یعنی من فنفخت الخ - لہذا اس آیت مین ذکر ہے دوسری قسم کے مومن کا - دوسرا مومن وہ ہے جو محصن ہے وہ مریم ہوتا ہے اور جب اس پر کلام الٰہی کا نفخ ہوتا ہے - تو مریم سے ابن مریم ہو جاتا ہے -

اور تیسری وجہ ہے

چون مرا نورے پئے قومے مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

چوتھی وجہ حدیث صحیح ینزل فیکم ابن مریم

۵ - آپ کا دعوےٰ کہ ابن مریم مرگئے - اس کے دلائل کے لئے آپنے اسّی رسالے لکھے

۶ - جو طبعی موت مر گئے وہ دنیا مین باین جسم عنصری واپس نہین آسکتے - دمت در اثم بعد خرالی یوم یبعثون -

۷ - آپنے ہزارون پیشگوئیان کین جو صحیح ہوئین - جو بظاہر کسی کو نظر آتا ہے کہ صحیح نہین - ان پر مرزا صاحب نے بہت کچھ لکھا ہے -

آپنے باینکہ محمد رسول اللہ کو خاتم النبین مانا اور اون کے عشق و محبت مین ہزارون صفحہ لکھا ہے اور یہ لکھا ہے کہ مین نبی بمعنے پیشگوئی کرنے والا ہون مجھے احادیث اور کلام الٰہی مین نبی کہا گیا - مگر نہ نبی تشریع - اور یہی مذہب تمام صوفیاء کرام کا ہے - فتوحات مکیہ باب پر آپ غور کرین -

آپ کی سرخی اور آپ کا مضمون کم سے کم چار لاکھ مسلمان احمدیون کو دُکھ دینے والا ہے - اگرچہ آپکے ساتھ بھی بہت سے اخبار اور رسائل ہین - مولوی صاحب آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہین اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کو اس بارے مین وحی نبوت ہوئی ہے کہ آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہین یا آپ کی دہریت کا فتویٰ ہے - نور الدین -

---

بدر کے خط کا قلم بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے - اُمید ہے کہ دوست اس کو پسند کرین گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہین تو وہ بھی ہم سننے کیواسطے طیار ہین -

فروخت کتب بند چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اسواسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہے گا -

المفتی

---

۱۲۹ سماع ایک شخص نے ایک دفعہ بذریعہ خط حضرت صاحب سے پوچھا تھا - کہ بعض صوفی جو سماع کے قائل ہین یہ جائز ہے یا نہین فرمایا - خیرہ خیرۃ و شرہ شرۃ اور فرمایا کہ گانا مزامیر کے ساتھ حرام ہے -

۱۳۰ حضرت مسیح موعود پر درود ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ نماز مین حضرت مسیح موعود پر درود پڑھنا جائز ہے آپنے فرمایا -

" لفظ آل محمد مین امام کا خیال کرلو - اور نماز مین کچھ تغیر و تبدل ہرگز مت کرو - تاکید ہے - ہان آخر نماز مین سلام سے پہلے جس قدر چاہو دعائین مانگ لو جس زبان مین چاہو مانگو مگر نماز مین قطع و برید ہرگز نہ کرنا

نور الدین
۹ اگست ۱۹۰۸ء

اطلاع

بہت سا نقصان اُٹھا کر کارخانہ بدر مین یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئیندہ صرف ان اصحاب کی خدمت مین اخبار بھیجا جایا کرے گا جن کی طرف سے قیمتین پیشگی وصول ہونگی - ۱۰ - اکتوبر سنہ حال سے وہ تمام اخبار بند کر دئیے جائین گے جن کی طرف کچھ بقایا ہے تین ہفتہ پہلے سے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے مینیجر

مقدس شاعری

پریتم پیارا زمانہ ترقی پر ہے ہر چیز کی ترمیم ہو رہی ہے، ہندی زبان اردو کا نقش اولین ہے ہر ایک شے جب اپنے اعلےٰ معراج کو پہونچتی ہے - تو وہی پسندیدہ ہوتی ہے مگر ہندی زبان باوجود پیچھے رہ جانے کے اپنے اندر ایک لذت رکھتی ہے - اس ذوق سے مجبور ہو کر اکمل صاحب نے ماسٹر عبد الرحیم صاحب ساکن کونوی سے ایک ہندی نظم کی فرمائش کی تھی جو ہدیہ ناظرین ہے -

چلو چلو ری سکھی درشن کو پیا کے آج جیا گھبراوت ہے،
بنبہ سوں بچھڑے پریتم پیارے من ملنہ چین نہ آوت ہے،
۲ - تکیت ہون مین ترس ترس دن گھیرت ہے موہے برہن سا
گھونگھٹ کو اٹھاو کہلاو مدل نہین پران مورا کھساوت ہے
۳ - ساون کی گھٹا گھٹ آوت ہین سبھہ سکھین جھولن جھلاوت ہین
رل مل ملہار گاوت ہین - موہے تورا پریم رلاوت ہے،
۴ - کدیان کے دھنی لیو موری خبر - مولا کے لئے کرو مہر نجر
بن تورے پرا سُنسان نگر - مورا نا مین جیا اب لاگت ہے،
۵ - سُندر مکھ یاد پرت موہے جبھ پیا کی اگن بہرکت ہی تبھ
تن من دھن تجھ پر وارون سبھ - آنچل کا ہم ترساوت ہے،
۶ - کاری کاری ساون کی آئی بدریا پیا پیارے کرو تنی مہر نجریا
موری نیا پری منجدھار سنوریا توری دعا سے پار لگاوت ہے،
۷ احمد جی کے راج دولارے - ہندی مسیحا کرشن ہمارے
ترسے لوک کے تارن ہارے سکل جگت گن گاوت ہے،
۸ - سپنے مین دکھا دو درس پیا پت تورے نہین مورا لاگے جیا
نا مین ملنے سکھی پھٹا جات ہیا - اسے لاکھ کو سمجھاوت ہے،

ڈاک ولایت

ویب صاحب مسٹر ویب صاحب کا خط آیا ہے - کہ امریکہ مین ایک مذہبی پارلیمنٹ ہوئی ہے - جسمین اونہون نے اسلام کی طرف سے تقریر کی ہے - ویب صاحب کی خدمت مین لکھا گیا ہے - کہ اپنی تقریر کا خلاصہ ارسال فرماوین

عیسویت کو نقصان - مسز اکمن مشہور سیاح امریکہ جنوبی امریکہ سے لکھتی ہین کہ اس ملک مین لوگون کے خیالات بدلتے جاتے ہین اور وہ عیسائیت کو بالکل چھوڑ رہے ہین - ایتوار کا دن گرجا جانے کی بجائے کھیل کود اور دیگر سیرگاہون مین گذارا جاتا ہے (اخبار فری تھنکر مطبوعہ لنڈن مورخہ ۹ اگست سنہ ۶ -

اب خدا نہین بولتا - پادری ہس صاحب نے لنڈن مین ایک لیکچر دیا ہے - جس مین اونہون نے اس بات پر زور دیا ہے - کہ لوگ خدا کے کلام کی پرواہ نہین کرتے خدا ہمیشہ لوگون سے بولتا آیا ہے مگر انہون نے اس کی بات نہین سنی - ہان اب خدا انسان سے کلام نہین کرتا اور ہمیں صدیون سے یہ سلسلہ بند ہے (ایضاً)

رمضان شریف چونکہ رمضان شریف قریب آرہا ہے اس واسطے احکام متعلق روزہ نیز سحری اور افطار کے اوقات انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار مین شائع کئے جاوینگے

البدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

بدر کا مکالمہ بدر کیساتھ

چودہوین کا چاند کیسا ہی پیارا چاند ہوتا ہے پہلی رات کا وقت ہو مشرق کے سبزہ زار سے ذرا اونچا سر نکالے ہوئے مہتاب اپنے دلربا حسن کے ساتھ چمک رہا ہو اور نظارہ کن ایک وسیع قطعہ آب کے کنارے بیٹھا قدرت کی خوبصورتی کا ملاحظہ کر رہا ہو اور پانی کا شفاف آئینہ صوفی کے قلب صافی کی طرح نظارہ کن کے سامنے دوسرا چاند لئے کھڑا ہو۔ تو ایسا وقت ایک سیر بین نگاہ کو کیا ہی لطف دیگا۔ ناظرین خود ہی غور فرمائین اور میرے ساتھ اپنے آپ کو اس دلکش نظارہ سے حظ اٹھانے کے واسطے اپنے خیالات کو ایک مرکز پر جمع کرین اور پھر سنین کہ میرے ساتھ بدر نے زبان حال سے کیا گفتگو کی۔

مین نے کہا **اے چاند**۔ زمین کے ساتھ تیرے تعلقات خاص ہین کیونکہ تو اس زمین کا چاند ہے۔ زمین سورج کے گرد پھرتی ہے پر تو خود اس زمین کے گرد طواف کرتا رہتا ہے اور اس کے چارون طرف چکر لگاتا ہوا پہرہ دیتا ہے نہ صرف رات کو بلکہ دن کو بھی تیرے پہرے کا وقت آتا ہے۔ تیرا خداداد حسن خدا یاد دلا دیتا ہے۔ یہان تک کہ خدا کا نبی بھی تجھے دیکھ کر پکار اوٹھا کہ ؎

چاند کو کل دیکھ کر مین سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اس مین جمال یار کا

زمین کے ساتھ تیرے تعلقات ایسے گہرے ہین کہ زمین کی روئیدگی پر تیرا اثر نمایان ہستیون نے مانا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر زمین پر جو بعض انقلابات آتے ہین اون کو اہل نجوم نے تیری طرف منسوب کیا ہے شیراز کا فلاسفر شاعر زمینی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے ؎

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر مے بینم

اچھا۔ مین بھی انہین انقلابات کے متعلق (شاید کہ آج کل کی ایرانی کشمکش اور کشت و خون کی حالت اس کے سامنے منکشف ہوئی تھی جو اس کے مونھ سے ایسے پُر درد اشعار نکلے) آج تجھ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہون۔ تو ہنوز جاپان مین سے ہوتا ہوا ہند مین داخل ہوا ہے بعد تھوڑی دیر مین افغانستان ایران سے ہوتا ہوا ٹرکی مین پہونچ جائیگا اور پھر یورپ امریکہ کا سیر کرتا ہوا واپس ایشیا مین آئیگا۔ تجھے صبر نہین جب تک کہ ان شہرون کو دن رات مین ایک بار دیکھ نہ لے۔ خیر۔ تو تو نے جاپان کا حال دیکھا ہو گا کہ چھوٹے سے جزیرے کے رہنے والون نے روس جیسی وسیع سلطنت کا بیڑا کس بہادری سے غرق کر دیا۔ وہ جو سب سے چھوٹا شمار کیا جاتا تھا بلکہ اس قابل نہ تھا کہ کسی شمار مین آئے اس نے سب کو دہشت مین ڈالدیا اور بڑے بڑے لوگون کو زرد خطرے کے مراق سے زرد رنگ کر دیا۔ اس سے آگے چینی لوگ ہین جنہون نے ہزارہا سال کی افیونی پینک سے ایسی انگڑائی لی ہے کہ افیون کے تمام ڈبے سمندر کے اس پار پھینک کر بیدار ہو بیٹھے ہین آگے ہندوستان ہے اس کا حال تو عجیب ہی ہے۔ امن وامان کی حکومت ہی لوگون کو پسند نہین آتی۔ سرکار انگریزی نے امن کو ایسا بڑھا دیا ہے کہ وہ امن کی حد سے گذر کر رعایا تک پہونچ گیا ہے۔ رعایا ہے جو سرکار پر نالشین کرتی پھرتی ہے۔ اور سرکار ہے جس نے رعایا کے برخلاف مقدمات کرتے ہوئے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر دیا ہے۔ بھلا کبھی کسی نے زمانہ مین ایسا ہی سنا یا دیکھا تھا کہ رعایا اپنی سرکار پر مقدمات چلائے اور سرکار اپنی رعایا پر عدالتون مین نالشین کرتی پھرے۔ آگے افغانستان ہے۔ جہان کہ امیر صاحب ہند کی سیر کے بعد آنکھین کھول بیٹھے ہین یا تو ذرا سے اختلاف کے سبب آدمی ذبح ہوتے تھے یا عید کی قربانی مین گائے کو چھوڑا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندو رعایا کی گئو ماتا ہے پھر ایران کو دیکھو رعایا شاہ کو مارنا چاہتی ہے۔ شاہ رعایا کو قتل کر رہا ہے ہزارون کے کشت و خون ہو گئے آگے ٹرکی ہے جہان ٹرکش پارٹی نے پارلیمنٹ قائم کرا لی ہے۔ بادشاہ سلامت خود مختار نہین رہے۔ پرانے وزیر قید کئے گئے۔ مارے گئے۔ یوروپ مین خود ایک افراتفری پڑی ہے ایک بادشاہ دوسرے سے ملنے جاتا ہے تیسرا اس ملاقات کو اپنے واسطے جنگ کا الٹی میٹم سمجھتا ہے پوپ صاحب یا تو ساری دنیا کے بادشاہ تھے یا اٹلی کی چار دیواری مین پناہ لینی مشکل نظر آتی ہے۔ مراکش کے بادشاہ مولائی عبد العزیز شکست پر شکست کھا کر بیت اللہ کو بھاگ آئے اور اون کا بھائی بادشاہ بن بیٹھا ہے۔ یہ اس زمین کو ہوا کیا کہ چارون طرف ہل چل مچ گئی ہے کوئی ملک نہین جہان پہلے کا سا امن باقی رہا ہو۔

اے پیارے بدر کیا تو اس کا سبب بتلا سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب مین بدر زبان حال سے کیا کہتا ہے۔ ناظرین ذرا غور سے سنین۔ وہ کہتا ہے۔ اے بدر مین تیرے سوال کا جواب ضرور دونگا اور تیری معرفت ناظرین بدر کو میرا پیغام پہنچے گا۔ کیونکہ تو میرا ہم نام ہے کیا ہوا تیرا نام **البدر** سے بدل کر بدر رکھا گیا ہے۔ خدا کے مسیح نے جو تیرا نام ابتدا مین رکھا تھا وہ البدر ہی تھا اور میرے ہی نام کی طرف تو منسوب ہوتا تھا۔ لیکن میری طرح جب تیری حالت گھٹنے بڑھنے لگی۔ تب تجھے فتح بدر کی طرف منسوب کرنے کے واسطے تیرا نام بدر رکھا گیا۔ لیکن وہ فتح بدر بھی دراصل کسی چودہوین عدد کی طرف اشارہ کرتی تھی اور اس لحاظ سے پھر بھی تو میرا ہم نام ہے اور تیرے ٹائیٹل پر میدان بدر اور مسجد اقصیٰ کے نقشون کے درمیان گول دائرون مین میری تصویر اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ تجھے میرے ساتھ انس ہے۔ تو نے سچ کہا زمین کے انقلابات کے ساتھ میرا بہت کچھ تعلق ہے اور مین زمین کے حالات سے بہت کچھ آگاہ رہتا ہون بلکہ زمین کی نسبت آسمان کے قریب ہونے کے سبب زمین کے متعلق آسمان پر جو کچھ مقدر ہوتا ہے اس سے بھی نسبتاً آپ سے پہلے باخبر ہو جاتا ہون یہی سبب ہوا تھا کہ آج سے کوئی تیرہ سال پہلے زمین کے متعلق ہولناک حوادث کی خبر پا کر مین نے اور سورج نے مل کر ماتم کیا اور سیاہ لباس پہنا اور اسی سیاہ لباس کے ساتھ ہم ایک دفعہ مشرق مین اور پھر دوسری بار مغرب مین نمودار ہوئے تھے۔ تاکہ شاید زمین والے ہمارے اس رنگ کو دیکھ کر کچھ ہوشیار ہو جاوین اور اپنی حالت کو درست کرکے مصائب سے بچ جائین پر انہون نے پرواہ نہ کی اور اپنے کئے کا بدلہ پایا۔

سو سن لو تم اے اہل بدر اور لوگون کو سنا دو کہ زمین پر کچھ نہین ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر مقدر نہ ہو لے اور جب کبھی زمین کے لوگ اپنی غفلت اور سستی سے خدا کو بھلا بیٹھتے ہین۔ تو خدا تعالیٰ پھر بھی اون پر رحم کرنا چاہتا ہے اور وہ ہمیشہ ایسے وقت مین اپنا رسول اون کے درمیان بھیجتا ہے تاکہ ان کو آگاہ کرے کہ وہ ایمان لائین اور خدا کے عذابون سے بچ جاوین۔ ایسے وقت مین زمین پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہر بین اس کے اسباب کہین اور تلاش کرین مگر باطن مین ان تمام انقلابات کا مرکز وہی خدا کا فرستادہ اور اس کے پیغام کی اشاعت اور اس کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ یوروپ مین کتنی مدت سے ریل جاری

ہے۔ ٹرکی خود ایک یورپ مین سلطنت ہے اور مہذب قومون مین داخل ہے جس قدر آمد و رفت دنیا کی حرمین شریفین کی طرف ہے اس قدر کسی شہر کی طرف نہین۔ سلطان ٹرکی خود خادم حرمین کہلاتے ہین لیکن کبہی کسی کو خیال نہ آیا۔ کہ حرمین تک ریل بن جائے۔ لیکن اب جب منشائے الٰہی ہؤا کہ وہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ مین اونٹ بیکار ہو جائین گے۔ تو لگے سب ریل بنانے کی فکر مین۔ ترکون کو بہی جوش آیا اہل ہند نے بہی چندہ جمع کرنا شروع کیا پنجاب کے وہ اخبار جو ہمیشہ حضرت مہدی معہود کے برخلاف زہر اگلتے رہنا جہاں کر درمیان اپنے اخبار کے اجراء کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہین وہ بہی اس پیش گوئی کے پورا کرنے کے تمغہ کو زیب تن کرنے کی کوشش مین سرگردان ہو رہے ہین۔ غرض اس وقت جو کچہ ہو رہا ہے وہ سب خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی تائید اور امداد و نصرت کے واسطے ہو رہا ہے۔ تمہارا نبی احمدؑ جلالی رنگ مین نہین آیا بلکہ وہ جمالی رنگ کے ساتہہ آیا ہے۔ جن ممالک کے درمیان مذہبی آزادی حاصل نہین ہے۔ وہان احمدؑ کا پیغام ...... کیون کر پہنچتا۔ ٹرکی کے دروازے احمدؑ کے پیغام رسان کے واسطے چار و ن طرف سے بند تہے۔ احمدؑ کا ایک ادنیٰ غلام "صادق" نام یورپ امریکہ کے ہر ایک شہر کو بے دہڑک تبلیغ کے خطوط لکھتا تہا اور کتابین بہیجتا تہا مگر جب اوسے ٹرکی کا خیال آتا تو وہ آہ بھر کر رہ جاتا کیونکہ ٹرکی کے ڈاک خانہ سے کوئی کتاب یا خط اس مضمون کا گذر نہ سکتا تہا۔ پر خدا کو یہ منظور نہ تہا کہ ایسا ہو اس واسطے اس نے ٹرکی مین ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ تبلیغ کے واسطے تمام راہ کشادہ ہو گئے۔ ینگ ٹرکش پارٹی تو مدت سے دنیا مین چلی آتی تہی پر اس کو توفیق نہ تہی کہ اپنے مقاصد مین کامیاب ہو جائے اور اس کے ممبر یورپ کے مختلف شہرون مین مارے مارے پہرتے تہے۔ اب اسی پارٹی کو خدا تعالےٰ نے یہ اقتدار دیدیا۔ کہ وہ ٹرکی پر حکمران ہو رہی ہے۔

ایسا ہی ایران مین پہلے کہان ممکن تہا کہ کوئی اہل سنت والجماعت ملک کے اندر پہر جائے اور زندہ واپس نکل آئے بلکہ بعض علاقوں مین تو جب تک حضرت علیؓ کو خدا نہ کہا جاوے۔ قتل کئے جانیکا خوف تہا۔ خدا تعالےٰ اس علاقہ کو اب صاف کر رہا ہے تاکہ اس مین دین احمدی کو آسانی سے پھیلایا جا سکے۔

پس اے احمدؑ کے خادمو! تم کسی بات سے گہبراؤ مت۔ جو کچہ ہو رہا ہے۔ وہ سب تمہاری بہتری اور بھلائی کے واسطے ہے خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ ہان تم بہی اپنی اصلاح کرو۔ اپنے دلون کو پاک بناؤ۔ تقویٰ کی راہون پر چلو۔ کیونکہ خدا کو متقی پیارے ہین خدا کسی خاص قوم کا خدا نہین وہ سب کا خدا ہے جو بدی کرتا ہے۔ وہ ذلیل ہو گا خواہ نبی کا بیٹا ہو۔ یہود کی طرح ایسا نہ سمجہو کہ خدا تمہارا ہو گیا۔ ہان خدا نیکوکارون کا ہے۔ نیکوکاری اختیار کرو۔ اپنے امام کے احکام کی پیروی کرو۔ دعا مین مصروف رہو یہی تمہارا بڑا ہتھیار ہے اس سے تم ساری دنیا کو فتح کرو گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

چاند کا یہ بیان انقلاب زمانہ کے متعلق بہت تشفی بخش ہے اور اس کی آخری نصیحت قابل عمل ہے ہان اُس کا پہلا شکوہ متعلق نام کے جو ہے اس کے جواب مین اب اخبار کا نام تو بدلنا ٹہیک نہین۔ البتہ چاند کی اس ہمدردی کے عوض مین جو اس کو ہمارے ساتہہ ہے آیندہ اخبار کے دیگر ایڈیٹوریل مضامین اور نوٹس کا ہیڈنگ بجائے بدر کے البدر ہؤا کریگا۔ آل۔ خصوصیت کا فائدہ بہی دیتا ہے۔

مین آخر مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس تمام ہل چل کو جو زمانہ مین ہو رہی ہے ہمارے واسطے موجب خیر کرے اور اس کے شر سے ہمین بچائے رکھے اور خلقت کو راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین ثم آمین

یہودی سے تو ہندو ہی اچہا رہا

اس جگہ ہماری مراد یہودی سے وہ لوگ نہین جنہون نے مسیح ناصری کا انکار کیا تہا۔ بلکہ وہ ہین جن کے متعلق حضرت خاتم النبیین نے پیشگوئی کی تہی کہ یہ لوگ آخر زمانہ مین یہود کے ساتہہ کمال مشابہت پیدا کرین گے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مرقع مین نوٹ دیتے ہین کہ **قادیانی مشن دن بدن کمزور ہو رہا ہے ڈاک ہی کم آتی ہے** گویا کہ آپ محکمہ ڈاک کے افسر ہین اور آپکے پاس باقاعدہ رپورٹ ہو چکی ہے کہ اب یہان ڈاک پہلے کی طرح نہین آتی۔ کیون نہ ہو جب مولویصاحب موصوف انگریزی عدالت مین شہادت دے چکے ہین کہ مسلمان جتنا چاہے جہوٹہہ بولے اس سے اس کے تقویٰ مین کوئی فرق نہین آتا۔ تو پہر جی مین آیا کہ گندا مسلمان مین کوئی ہرج نہین کاش کہ مولویصاحب یہ بہی فرما دیتے کہ کمزوری سے اون کی کیا مراد ہے کیونکہ یہان رہنے والون کو تو کوئی تغیر معلوم نہین ہؤا سوا اس کے چند محکمون مین کثرت کار و بار کے سبب بعض نئے عہدے بڑہانے پڑے ہین چونکہ موجودہ مہاجرین ان کامون کو سرانجام نہ دے سکتے تہے اس واسطے ان خدمات پر بعض لائق احمدی برادران باہر سے بلانے پڑے ہین یا بعض کام جو بعض دوست فرداً فرداً اپنے طور پر کر لیا کرتے تہے اون کیواسطے انجمنین اور مجلسین بن گئی ہین تاکہ وہ کام زیادہ وسعت اور عمدگی سے سرانجام دئے جا سکین تعجب ہے کہ احمدیہ جماعت کی استقامت اور ترقی کو ایک ہندو نے محسوس کرکے اسپر نوٹ لکہا ہے مگر مولویصاحب موصوف اسے کمزور فرماتے ہین۔ وجہ یہ ہے کہ ہندو صاحب نے بے جا تعصب سے کام نہیں لیا۔ اور مولوی صاحب کو ضد اور عداوت انصاف کی طرف نہین آنے دیتی۔ وہ جان کے دلون کی خواہشین تہین۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا وصال اس سلسلہ کو ہلاک کر دیگا ان خواہشون مین اپنے آپکو نامراد پاکر کہسیانے ہوتے ہوئے ایسے الفاظ لکھ دیتے ہین تاکہ اور نہین تو اسی طرح دل بہلے۔ اب ہم مذکورہ بالا ہندو صاحب کی رائے کا اخبار عام مورخہ ۳ ستمبر سے اقتباس درج کرتے ہین۔

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ تقدس مآب میرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی کی وفات کے بعد اس جدید فرقہ احمدیہ کو سخت نقصان پہنچیگا اور اس کا شیرازہ منتشر ہوگا اون کو ضرور باردگر حیرت سے اپنا خیال واپس لینا پڑیگا۔ جہان تک اس نمایان فرقہ اسلامی کے اخبارات اور دیگر اشاعتون پر نظر کی جاتی ہے اون کی چمک دمک سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا اثر نمایان ہونا شروع ہؤا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فرقہ احمدیہ کے اخبارات اور دیگر ارگنون مین بلبل خوش الحان کی وہ نوا سنجیان مفقود ہین جو فرقہ احمدیہ کی بنیاد کی جان اور ایمانداری کا عطر مجموعی سمجہی جاتی تہین مرزا صاحب کے اچہوتے اور فصیح اور دل لبہانیوالے خیالات اور نئی روشنی کی جہلک دکہانیوالی دلکش اور پُر اثر باتین انہین کے وجود جسمانی کے ساتہہ ختم ہو گئی ہین اون کے فی البدیہ کلام کی نازک خیالیان اور تشریحات دقیق کی بلند پروازیان اب کہان ہین لیکن اون کے انتقال کے بعد ان کی پہونکی ہوئی نئی روح کی نشو و نما اس سرگرمی سے ظاہر ہو رہی ہے کہ دیکہنے سے تعجب ہوتا ہے مرزا صاحب کے زمانے مین ان کے پیروان اور مریدان کی آواز بند تہی کسی مرید کا مقدور نہین تہا کہ اون کے مقابلہ مین اپنی جولانی طبع آشکارا کرنے کی جرات کرتا لیکن اب دیکہنے مین آرہا ہے کہ ان کے پیروان فنشیہ کے کیسے پکّے اور

مُراسلات

تفسیر آیت قرآنی وَاِذْ قَتَلْتُم

سوال حل طلب

کیا آیت ذیل میں قتل نفس سے مراد نفس مطمئنہ کا حاصل

از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

کرنا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔

واذ قتلتم نفسا فادّ رءتم فیہا واللّٰہ مخرج ماکنتم تکتمون فقلنا اضربوہ ببعضہا کذالک یحیی اللّٰہ الموتی ویریکم ایاتہ لعلکم تعقلون۔

اس میں اول تو سوال یہ ہے (۱) کہ اس آیت کو ذبح بقرہ کے قصہ کے ساتھ کیوں متعلق کیا جاتا ہے اس کو اُس کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔ (۲) کذالک یحیی اللّٰہ الموتی ویریکم ایاتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخاطبین پر اتمام حجت کیا جاتا ہے۔ یہ کس طرح پر ہے۔ (۳) اور آیا یہ نفس کوئی مشہور نفس تھا یا کیا (۴) منکرین قیامت کے لئے جو اتنا بڑا اہتمام ہوا۔ اُمت محمدیہ میں بھی کیا اس کا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر نہیں پایا جاتا تو کیوں نہیں پس یہ قصہ کیوں مذکور فرمایا گیا۔

الجواب

اِس جواب ذیل میں غور کرنے سے چاروں امور مندرجہ سوال انشاء اللہ حل ہو جاویں گے اور ان دونوں آیتوں کا برہان عظیم ہونا واسطے ثبوت حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ کے بھی واضح ہو جاویگا۔

اوّلاً تنقیح اِس امر کی ضروری ہے کہ معنی نفس کے اس آیۃ میں کیا ہیں واضح ہو کہ کتب لغات میں معنی نفس کے متعدد لکھی ہیں۔ اوّل معنے جو بکثرت آتے ہیں جسد بشری اور شخص انسانی کے اکثر آتے ہیں اور قرآن مجید میں بھی بکثرت آئے ہیں فرمایا اللہ تعالےٰ نے وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل الآیۃ ظاہر ہے کہ اس آیۃ میں معنی نفس کے سوائے شخص انسانی کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے ونقص من الاموال والانفس والثمرات سے یہاں پر بھی مراد نفس سے شخص انسانی ہی ہو سکتا ہے۔ لاغیر ایضاً فرمایا اللہ تعالےٰ نے وتحمل اثقالکم الی بلدلم تکونوا بالغیہ الابشق الانفس سے ایضاً فرمایا لایکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا سے ایضاً والمطلقٰت یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء ایضاً یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا ایضاً فان خرجن فلاجناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن من معروف۔

غرض کہ قرآن مجید میں معنی نفس کے کثرت کے ساتھ شخص انسانی کے استعمال میں آئے ہیں ہاں البتہ معنی نفس کے رُوح اور خون اور عین شے کے بھی آتے ہیں جیسا کہ خرجت نفسہ ای خرجت روحہ وسالت نفسہ ای سالت دمہ اور رأیت فلاناً نفسہ ای عینہ۔ اندین صورت اگر نفس انسانی یعنی رُوح کے تین مدارج مانے جاویں یعنے امارہ۔ لوامہ۔ مطمئنہ۔ تو نفس کے معنی روح انسانی کے بھی آسکتے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان النفس لامارۃ بالسوء ولااقسم بالنفس اللوامہ اور یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ مگر اس آیۃ زیر تفسیر میں معنے نفس کے وہی معنے اول ہیں۔ لاغیر۔ کیونکہ سیاق و سباق اس آیۃ میں اللہ تعالیٰ تبارک یہود کو مغضوب علیہم قرار دیکر اون کی شرارتوں اور گستاخیوں کا بیان فرمارہا ہے۔ اور یہ سلسلہ مذمت جو سیاق اور سباق اس آیۃ میں ہی دُور تک مفصل بیان ہوتا ہوا چلا گیا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم الآیۃ ایضاً واذ قلتم یاموسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد الی قولہ تعالیٰ۔ وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللّٰہ الآیہ ایضاً لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت ایضاً واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ اور سباق اس آیۃ میں بھی اون کے شمائل ذمیمہ کا ہی بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔ ثم قست قلوبکم الآیہ ایضاً افتطمعون ان یؤمنوا لکم ایضاً فویل للذین یکتبون الکتٰب بایدیہم ثم یقولون ھذا من عند اللّٰہ الآیہ ایضاً وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ الآیہ ایضاً اولٰئک الذین اشتروا الحیوٰۃ الدنیا بالاخرۃ الآیہ ایضاً وقالوا قلوبنا غلف بل لعنہم اللّٰہ بکفرہم الآیہ۔ ایضاً۔ وبئس ما اشتروا بہ انفسہم الآیہ ایضاً فباؤ بغضب علیٰ غضب۔ پس اس آیۃ زیر تفسیر میں بھی اہل کتاب کی شرارت ہی کا ذکر ہے۔ نہ کوئی ایسا مضمون جس میں اون کی مدح اور ثنا مفہوم ہوتی ہو۔ یا اونہوں نے اپنے نفس امارہ کو قتل کر کے کسی قسم کا تزکیہ اور تنویر قلب حاصل کیا ہو۔ نظم عبارت قرآنی ایسے معنے لینے سے اس جگہ بالکل اٹہی ہے اور پہر تزکیہ اور تنویر قلب کوئی ایسا فعل نہیں کہ ایک آن میں حاصل ہو جاتا ہو۔ کہ معاً قتل نفس کرتے ہی اون کے قلب منور ہو گئے ہوں ؎

عمرے باید کہ یار آید بکنار ۔ این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

اگر تزکیہ اور تنویر قلب کا بیان منظور ہوتا۔ جو بتدریج حاصل ہوتا ہے تو اوس کو بایں اسلوب بیان فرمایا جاتا کہ ۔ وکنتم تقتلون انفسکم وتدارؤن فیہا اور یہی اس صورت میں بیان فرمایا جاتا کہ تدارئ یا ادارءتم کے معنے مدافعت بتدریج حاصل کرنے کے آئے ہوتے مگر یہ معنے کہیں نہیں معلوم ہوتے اور اگر کہا جاوے کہ یہ معنے بطور بطن قرآن مجید کے لئے گئے ہیں۔ تو کہا جاویگا کہ قبل استحکام ظہر کے بطن کا مراد ہونا کیونکر ہو سکتا ہے یہ قضیہ تو مسلم جملہ علوم کا ہے کہ التسارع الی الباطن قبل احکام الظاہر کالبلوغ الی صدر البیت قبل مجاوزۃ الباب۔[1] پس واضح ہو۔ کہ آیات زیر تفسیر میں بطور نص کے یہ تو بالضرور ثابت ہوتا ہے کہ مخاطبین کے اجداد سے قتل کسی نفس یعنی شخص انسانی کا واقع ہوا تہا۔ اور پہر اوس میں تدافع اور اختلاف بھی ہوا جیسا کہ ہمیشہ ایسے واقعات کے صدور پر تدارؤ ہوا ہی کرتا ہے اور گاؤ بھی ذبح کی گئی تہی۔ دیکھو فصل واکتاب اعمادین۔ قصہ ذبح گاؤ۔ اور اس جرم قتل اور تدارا کی اسناد جو یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی باوجودیکہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت موسیٰ کے وقت میں موجود نہیں تہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اونہیں کے اجداد کے جرم صادر ہوتے رہتے یعنے اخفا و کتمان اون بشارات محمدیہ کا جو کتب مقدسہ میں مندرج تہیں اور اخفاء آیات و نشانات الٰہیہ کا عظمت جنایت میں مثل قتل نفس کی ہے اور بلکہ اخفاء جرم قتل سے کے اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں اِس لئے اون کی نسبت اولئک ھم شر البریہ بھی فرمایا گیا ہے جس طرح سے کہ حضرت موسےٰ نے بہ الہام الٰہی مرتکب اس جرم کو ظاہر فرما دیا تہا۔ اوسی طرح پر مثیل موسے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اون شرارت مخفیات کو ظاہر فرما رہا ہے کہ واللّٰہ مخرج ماکنتم تکتمون۔

(باقی آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

[1] یعنی قبل مضبوط کرنے ظاہر کے معنی باطنی کیطرف دوڑ جانا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر دروازہ میں گذرنے کے شہ نشین پر جا بیٹھیں ۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح المہدی کا فرمان

تمام احمدیہ جماعت کے نام

(اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم)[1]

اس وقت مین اپنی تمام جماعت کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا ہون ۔ اور وہ یہ ہے کہ اس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا ایک ضروری جزو گورنمنٹ کی وفاداری تہی یہان تک کہ کوئی کتاب آپکی ایسی نہین جس مین اس بات پر زور نہین دیا گیا آپنے نہ صرف اپنی جماعت کو عام طور پر گورنمنٹ کے احسان اور اس کے برکات یاد دلاکر ہی یہ نصیحت کی تہی کہ وہ اس گورنمنٹ کے دل و جان سے وفادار اور ہر حال مین خدمات کے لئے تیار رہین ۔ جیسا کہ تعلیم قرآنی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کا منشا ہے بلکہ اپنی اس تعلیم سے کہ جہاد اور غازی مہدی کے آنے کا عقیدہ جو ایک دوسرے کے موید ہین دونون سراسر تعلیم الاسلام کے خلاف ہین اس سلسلہ مین شامل ہونیوالونکے دلون کو ہر ایک قسم کی بغاوت اور فساد اور شر کے خیالات سے پاک کر دیا تہا ۔ ایسا ہی سال گذشتہ مین جب اس ملک ہند کے بعض اطراف مین بعض لوگون نے فساد اور بغاوت کے خیالات پھیلانے شروع کئے ۔ تو اوس وقت بھی ہمارے امام نے پرزور الفاظ مین ساری جماعت کو یہ نصیحت کی کہ وہ گورنمنٹ کی وفاداری مین ثابت قدم رہین اور نہ صرف ایسے لوگون کے ساتھ جو گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اکساتے ہین شامل نہ ہون بلکہ حتی الوسع اپنے دوسرے وطنی بہائیون کے اون غلط اور مفسدانہ خیالات کی اصلاح کی کوشش کرین ۔ چنانچہ ۷ رمئی سنہ ۱۹۰۷ء کے اشتہار مین جو بعنوان "اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت" آپنے شائع فرمایا تہا آپنے یہ تحریر فرمایا تہا ۔ کہ چونکہ مین دیکھتا ہون ۔ کہ ان دنون مین بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤن مین سے اور کچھہ مسلمانون مین سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتین ظاہر کرتے ہین جن سے بغاوت کی بو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ اون کی طبائع مین پیدا ہو جائیگا ۔ اس لئے مین اپنی تمام جماعت کے لوگون کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان مین موجود ہین ۔ جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہون کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکہین ۔ جو قریباً چھبیس ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر اون کے ذہن نشین کرتا آیا ہون یعنے کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کرین ۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے اور پہر اسی اشتہار مین آگے چل کریون تحریر فرمایا تہا ۔ "سو یاد رکہو اور خوب یاد رکہو کہ ایسا شخص میری جماعت مین داخل نہین رہ سکتا ۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل مین رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالمون کے پنجہ سے بچائے جاتے ہین اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے ۔ اوس کے احسان کے ہم شکر گذار نہون

اس تعلیم کے ہوتے ہوئے مجھے ضرورت نہ تہی کہ مین کچھہ لکھتا مگر اس وقت بعض اور واقعات ایسے پیش آگئے ہین ۔ کہ حضرت امام کی ہی تعلیم کی یاد دہانی مین ضروری سمجھتا ہون ۔ اس وقت بنگال مین اس بغاوت نے جس کے متعلق حضرت امام علیہ السلام نے فکر ظاہر کیا تہا ۔ بمب سازی کا خطرناک رنگ اختیار کیا ہے ۔ اور بعض شریر اور مفسد لوگون نے بعض جوشیلے مگر کم عقل نوجوانون کو ساتہہ ملا کر ملک مین بدامنی اور بدعملی پھیلانی چاہی ہے ۔ مگر خوش قسمتی سے اس باخبر گورنمنٹ نے وقت پر اطلاع پاکر مفسدون کو گرفتار کرلیا ہے ۔ ان مفسد لوگون کی کارروائیون کو ہم سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور ہمین یقین ہے کہ یہ جماعت جس کے امام نے گورنمنٹ کے مقابلہ پر کسی باغیانہ رنگ خیال کے دل مین جگہ دینے کو سخت ترین بدذاتی قرار دیا ہے بلکہ ایسے شخص کو جماعت سے خارج کیا ہے تمام مفسدین کی کارروائیون کو اسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔ پھر بھی مین اپنی تمام جماعت کو جس نے میرے ہاتہہ پر بیعت کی ہے یہ تاکید اور نصیحت کرتا ہون اور خصوصاً جماعت کے اوس حصہ کو جو بنگال مین رہتے ہین ۔ کہ وہ ایسے تمام مفسد لوگون کی صحبت سے اجتناب کرین ۔ بلکہ جس شخص کے خیالات مین کچھہ بھی بغاوت اور فساد کی بو آتی ہو اوس سے قطع تعلق کرین اور حتی الوسع ایسے مفسد لوگون کے حالات کو گورنمنٹ کے نوٹس مین لانے کی کوشش کرین اور جہان تک ہو اس گورنمنٹ کی خدمت کو عین اپنی سعادت سمجہین ۔

ایک اور امر بہی اس جگہ ذکر کرنے کے قابل ہے آج کل بہت سے اخبارات نے یہ رویہ اختیار کر رکھا ہے ۔ کہ وہ باغیانہ اور مفسدانہ خیالات کو پہیلاتے اور پبلک کو گورنمنٹ یا اس کے یوروپین افسرون کے خلاف اکساتے رہتے ہین ۔ مین اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہون کہ وہ ایسی اخبارون کو ہرگز نہ خریدین اور نہ پڑہین اور نہ ہی ایسے لوگون کے ساتہہ جو اس قسم کے جرائم بدلے سزایاب ہوتے ہین ۔ کسی قسم کی کوئی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ ایسی ہمدردی دراصل ایک قسم کا ظلم ہے ۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ مفسدانہ خیالات کے پھیلانے کا جرم کوئی بڑا جرم نہین ۔ وہ سخت غلطی کرتے ہین ۔ گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اکسانے اور مفسدانہ خیالات کی اشاعت کرنا نہ صرف گورنمنٹ کے خلاف ہی کارروائی ہے بلکہ اوس کا برا اثر عام طور پر ملک کے امن پر پڑتا ہے اور جو لوگ ایسے مفسدانہ خیالات کو پہیلاتے ہین وہ ان کے ساتہہ بہلائی نہین کرتے بلکہ وہ دراصل اپنے ہموطنون سے دشمنی کرتے ہین ۔

پھر یاد رکہو کہ مخفی سوسائٹیان قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہین ۔ قرآن مجید مین ہے ۔

انما النجوی من الشیطان[2] ۔ اور فرمایا ہے

یا ایھا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوی[3] ۔

یہ صریح احکام قرآن کریم ہین پس ہر ایک مسلمان کو ان صریح احکام کا پابند ہونا چاہیئے ۔ نیز یاد رکھو کہ ہمارے نبی کریم جو ہمارے حقیقی مطاع و مقتدا ہین ۔ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے عملی طور پر مختلف گورنمنٹون مین رہ کر اور صحابہ کرام نے مکہ معظمہ کے بے قانون شہر و ملک مین کیسے تیرہ برس بسر کئے کہ عقل حیران ہوتی ہے ۔

اور جب دیکھا کہ صحابہ کرام پر طاقت سے زیادہ تکالیف پڑتی اور بڑہتی جاتی ہین ۔ اور ایذائین ناقابل برداشت ہین ۔ تو آپنے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا ۔ کہ ملک حبشہ مین جہان کا بادشاہ مسیحی تہا ہجرت کردو ۔ اس مین ایک مخفی راز یہ

[1] ترجمہ: اللہ اور رسول اور حکام وقت کی اطاعت کرو

[2] ترجمہ: سرگوشیان صرف شیطان کی طرف سے ہین ۔ سورہ مجادلہ

[3] ترجمہ: اے مومنو جب تم آپس مین سرگوشی کرو تو گناہ ۔ بغاوت ۔ رسول کی نافرمانی پر سرگوشی نہ کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ پر کرو ۔

یہ بھی تھا کہ میری قوم کو کسی نہ کسی وقت عیسائی سلاطین کے ماتحت رہنا پڑیگا۔ اوس وقت مسیحی سلطنت کے ماتحت رہیں جس طرح صحابہ کرام حبش کے مسیحی بادشاہ کے ماتحت رہے۔

پس ہماری اس سلطنت کے ماتحت رہنے کا نمونہ صحابہ کرام موجود ہیں جس طرح وہ حبشہ میں رہے اسی طرح تم ہندوستان میں رہو۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ ہمارے امام صاحب کس طرح بلا طمع اور غرض کے اپنی کتابوں میں ہمکو تعلیم کر گئے ہیں۔ اس کی خلاف ورزی ہرگز مت کرو۔ اتباع قرآن و اتباع نبی کریم و صحابہ کرام کو نہ چھوڑو۔

الخطبہ[1]

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں۔ ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہجات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تھل ذیل۔ ڈیرہ ہرو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر۔ مظفر گڑھ اور سناوان سگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت بنام

م ر س معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

[1] [illegible]

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء)

نمبر ۳

اُمّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس بنت قیس تھا آپکا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا تھا جس سے ایک لڑکا عبدالرحمن پیدا ہوا حضرت سودہ اور اون کا شوہر سکران بن عمرو ہر دو مسلمان ہوگئے تھے اور جب دوسری دفعہ مسلمان ہجرت کر کے حبش کو چلے گئے تھے تو حضرت سودہ بھی اپنے خاوند کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر گئی تھیں جب وہ حبش سے واپس آئیں۔ تو مکہ میں اون کے خاوند کا انتقال ہوگیا

سنہ ہجری میں بعد وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ بمشورہ خولہ زوجہ عثمان امہات المومنین میں شامل ہوئیں آنحضرت کی عمر مبارک اسوقت ۵۰ سال کی تھی آپ کا مہر چار سو درم یعنی اندازاً اسو روپیہ قرار پایا تھا۔ آپنے بباعث کبرسنی اپنا قسم نوبت حضرت عائشہ صدیقہ کو دیدیا تھا۔ آپ نہایت خوش طبع اور عالی فہم تھیں۔ آپسے ایک حدیث صحیح بخاری میں اور ۱۴ احادیث سنن میں مروی ہیں آپنے آنحضرت کی وفات کے دس سال بعد شوال ۲۲ہجری میں وفات پائی آپکا سلسلہ نسب نویں پشت میں آنحضرت سے ملتا ہے سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن حنبل بن عامر بن لوی۔

اُمّ المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت عمر خلیفہ دوم کی بیٹی زینب بنت مظعون کے بطن سے ہیں آپکی پیدائش ۱۸ سنہ ہجری قبل میں ہوئی تھی آپکے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تھا جس نے بعد اسلام لانے کے حضرت حفصہؓ کے ساتھ ہجرت حبش کی تھی بعد ازاں مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ غزوہ بدر کے بعد آپکے خاوند نے وفات پائی تو ۳ سنہ ہجری میں آپ زمرۂ امہات المومنین میں جبکہ آپ کی عمر ۲۱ سال اور آنحضرتؐ کی عمر ۵۶ سال تھی داخل ہوئیں آپ سے کم و بیش ۶۰ احادیث مروی ہیں آپ بہت سلیقہ شعار۔ زاہدہ اور متقیہ تھیں اور بہت روزہ رکھنے والی اور نوافل بکثرت پڑھنے والی تھیں قرآن شریف کا وہ نسخہ جو اسلام میں اول ہی اول مرتب ہوا تھا آپ ہی کے پاس سپرد تھا جس کی نقول بعہد حضرت عثمانؓ کروا کر ممالک اسلامیہ میں تقسیم کی گئیں۔

غرض آنحضرتؐ کا حضرت حفصہؓ کو طلاق دینا ہرگز کہیں سے ثابت نہیں ہوتا جو روایت بیان کی جاتی ہے اس میں راوی کو شبہ ہوا ہے حضرت حفصہؓ نے ۶۳ سال کی عمر میں ۴۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور وہیں دفن ہوئیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنیوالوں کی جو فہرست اخبار میں درج ہوا کرتی تھی اوس میں سے بہت سے نام ہنوز باقی ہیں جو درج اخبار نہیں ہوسکے اونکا اب درج کیا جاتا ہے اور اون کے بعد وہ نام درج کئے جائیں گے جنھوں نے پہلے حضرت امام مغفور کی بیعت نہ کی ہوئی تھی اور آپکے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔

شمس الدین سیرہ ضلع شیخوپورہ	المیہ محمد بخش بافندہ دوالمیال
کمال الدین " " "	شمس الدین " "
کرم دین " " "	نتھو خان ساربان [illegible]
والدہ کمال الدین " "	احمد دین کمپونڈر شملہ
فتح دین ۔ کوٹ کریم بخش سیالکوٹ	بیگم اسعد المیہ [illegible]
سردار علی خان ۔ بہرال شیرپور پٹیالہ	علی پورستان۔
المیہ " " " "	نظام الدین بورڈو وال کنک
دختر " " " "	چک نمبر ۵۰ لائلپور
دختر " " " "	احمد دین " " "
اہلیہ کریم بخش کشمیری شادیوال گجرات	محمد دین " " "
فتح اللہ جتوں	مساۃ سلطان بی بی " "
حاکم "	جامع الدین ۔ صوابی پشاور
نانک سو ضلع اودے پور تحصیل ارنہ	عبد الصمد خان دہان ڈنگہ
ضلع ہوشیارپور	کک۔
نظام الدین ہیڈ کنسٹبل پولیس	الٰہی بخش کنسٹبل لنڈہور بازار
فیروزپور	منصوری۔
ایوب علی نروانہ ضلع کرم گڑھ	حافظ رحمت اللہ صاحب طالب علم
پٹیالہ۔	شادیوال ضلع گجرات
والدہ ایوب علی " " "	فرزند محمد اسعد اللہ تیجہ کلاں بٹالہ

بدرِ عالم

آزادی

نمبر ۱

آزادی کیا چیز ہے۔ اس زمانہ میں یہ لفظ ہر چھوٹے بڑے کے مونہہ پر جاری ہے ہر ایک شخص آزادی آزادی پکار رہا ہے لیکن اگر ان آزادی کی مالا جپنے والوں سے پوچھا جائے کہ آزادی کسے کہتے ہیں تو امید نہیں کہ ہزاروں میں سے بھی ایک ایسا شخص [illegible] جو اس کے صحیح مفہوم اور مطلب کو پانے والا نکلے۔ سکول کے بچے تو اس [illegible] آزادی سمجھتے ہیں کہ سبق یاد کریں یا نہ کریں۔ استاد کا حق نہیں کہ ان سے [illegible] کہتے ہیں استاد کا فرض تھا کہ سبق پڑھا دے اور بس۔ [illegible] بات کا ذکر [illegible] واسطے فیس دیتے ہیں اس سے زیادہ اوس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں [illegible] آزادی سمجھتے ہیں کہ بچوں کے ماں باپ ان کو عام اجازت دیں کہ بچوں کو [illegible] گالیاں دیں۔ پرائیویٹ کام کرائیں ان کو سب طرح ہو سکول کے وقت میں [illegible] ملحوظ نہیں۔ دو چار مدرس مل کر باتیں کریں اگر انہیں کوئی [illegible] والا ہو۔ [illegible] سال کے بعد امتحان ہے تو کوئی پاس ہو یا فیل ہو اون کا [illegible] کافی ہو [illegible] سبق پڑھا [illegible] ہے اور بس۔ حکام اس بات میں آزادی سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی ماتحت رعایا سے جو کام چاہیں لیں۔ کوئی چون وچرا نہ کر سکے۔ رعایا اس بات میں آزادی خیال کرتی ہے کہ بادشاہ سلامت کوئی اختیارات حاصل نہ ہوں [illegible] نہ کسی سے [illegible] کرنے کا نہ خزانہ سے روپیہ حاصل کرنے کا جس وقت چاہے اور جو جی چاہے وہ بادشاہ کے حق میں اور حکام کے حق میں کہتی چلی جائے کوئی [illegible] والا نہ ہو۔ اخباروں کے ایڈیٹر اس بات میں آزادی جانتے ہیں کہ حکام اور رعایا کی کارروائیوں پر رات دن نکتہ چینیاں کرتے رہیں کسی کو بے وقت بنائیں کسی کو [illegible] کا خطاب عطا کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ اخباروں کے خریدار اس بات میں [illegible] آزادی تصور کرتے ہیں کہ سال بھر اخبار پڑھا کریں اور کوئی اون سے قیمت مانگنے والا نہ ہو۔ ہمیشہ اخبار جیسی رسالہ سے ہاتھ بڑھا کر لیتے رہیں مگر جب وی پی آئے تو دروازے سے واپسی کا حکم دے دیں۔ انارکسٹ کہتے ہیں کہ آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ کسی قسم کی حکومت یا سلطنت کا انتظام نہ ہو۔ نہ جمہوری نہ پنچایت۔ نہ پولیس نہ عدالت۔ ہر ایک شخص اپنا آپ مالک ہو۔ جو چاہے سو کرے۔ آریہ کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ دہریہ کہتا ہے۔ آزادی اس میں ہے کہ خدا کو بھی گالیاں دیں اور گالیوں کا ایک اخبار نکالیں یورپ کا سنجر کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کی اصل بت پرستی اور توہمات میں ثابت کی جائے۔ امریکہ کا فری تھنکر کہتا ہے کہ آزادی اس میں ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش کو نعوذ باللہ ...... ثابت کیا جائے اور کھلے رنگ اخباروں میں لکھا جائے۔ غرض ہر شخص کے نزدیک آزادی ایک جدا معنے رکھتی ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر جگہ ہر شخص انہیں خیالات کا پیرو ہے نہیں بلکہ شریف اور پاک دل لوگ ان خیالات سے پاک ہیں اور وہ سب میں پائے جاتے ہیں۔ [illegible] ہوں یا استاد۔ حاکم ہو یا رعایا۔ نوکر ہو یا آقا۔ ایڈیٹر ہو یا خریدار اخبار [illegible] ان میں ہیں۔

اب [illegible] آزادی کیا شے ہے۔ اس کو ہم اگلے اخبار میں انشاء اللہ بتلائیں گے۔

[illegible] ڈاک کے متعلق

بعض رسالوں میں سا [illegible] اگر کوئی محکمہ ہے تو [illegible] ڈاک کا ہے۔ سبحان اللہ گھر بیٹھے ایک پیسہ میں اپنے عزیز [illegible] سیلاب ہو آندھی کوئی غریب ہو یا امیر سب [illegible] ہوتے ہیں جوں جوں اس کی قدر بڑھتی جاتی ہے [illegible] ہوتی جاتی ہے [illegible] رجسٹری کی فیس کچھ ایسی بڑھی ہوئی ہے کہ واقعی وہ بہت معلوم ہوتی ہے [illegible] خیال میں اگر بجائے دو آنے کے ایک آنہ کی جائے تو محکمہ ڈاک کا نقصان [illegible] نہیں رہے گا۔

[illegible] کو ایڈونس ملنا ضروری ہے

موسم برسات میں یہ بیچارے ہمارے ڈاک لانے والے خصوصاً ان علاقوں میں جہاں سیلاب وغیرہ آتے رہتے ہیں [illegible] سخت مشقت افزا ہو جاتے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ایسے موسم میں ان کو علاوہ تنخواہ کے کچھ ایڈونس دیا جایا کرے

وی پی سسٹم

موجودہ وی پی سسٹم تجربہ سے جس قدر تکلیف دہ ثابت ہوا ہے وہ اخباروں [illegible] اور دیگر تجارتی کارخانوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ جب وی پی وصول ہو کر آتا ہے تو نام کی تلاش میں اتنا وقت [illegible] ہوتا ہے اور اتنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے کہ الٰہی توبہ پناہ۔ دوسری طرف ڈاک خانہ کے کلرک ہیں کہ وہ بھی کثرت کار [illegible] ہیں جب فریقین کو سوائے تکلیف کے اور کچھ فائدہ نہیں۔ تو پھر کیوں خواہ مخواہ [illegible] جاری کر رکھا ہے بہتر ہے کہ [illegible] جاری کر دیا جاوے اور اگر یہ فی الحال غیر ممکن ہو تو ڈاک کے کلرکوں کو [illegible] چاہیئے کہ وہ پتہ صحیح لکھا کریں اور اگر [illegible] کارڈ [illegible] پہلے لکھا ہوتا ہے تو پھر اتنی ضرورت نہیں [illegible] صاف اور مکمل لکھا جاوے۔

قادیان میں ڈاک دو دفعہ

خدا کے فضل سے قادیان کے وفاتر روز افزوں ترقی کر رہے ہیں اور کام کی کثرت اس بات کی اپیل کر رہی ہے کہ ڈاک خانہ کے سب پوسٹ ماسٹر صاحب کو [illegible] اور کلرک دیا جاوے اور ساتھ ہی اس کے ڈاک کی آمد و رفت دو دفعہ کر دی جائے۔ یہ تجویز جناب پوسٹ ماسٹر جنرل ڈاک خانہ جات

ی خاص توجہ کے قابل ہے۔

قادیان کی سڑک

جب ایک طرف آنیوالوں کی کثرۃ کو دیکھا جاتا ہے اور دوسری طرف اس سڑک کی ابتر حالت۔ جس پر یکوں کے اُلٹنے کا خوف لاحق حال رہتا ہے اور آج کل تو بوجہ کیچڑ و پانی آمد و رفت ہی مشکل ہو رہی ہے تو یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ محض مسیح موعود کی قوت قدسیہ کا جذب ہے۔ ورنہ کون اپنے لئے خواہ مخواہ مصیبت سہیڑے۔ افسران بالا دست کی توجہ خصوصیت سے اس سڑک کی درستی کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔

بٹالہ کا بکنگ آفس

بٹالہ کے سٹیشن پر ریل کی سواریاں کثرت سے ہوتی ہیں اور جو وقت ٹکٹ دینے کے لئے رکھا جاتا ہے وہ بہت کم ہے لوگ گھبرا اُٹھتے ہیں اور اس سے بعض کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل جاتا ہے چنانچہ پچھلے دنوں ہم نے دیکھا۔ کہ کانسٹیبل جو انتظام کے لئے کھڑے تھے وہ آگے کسی کو نہ ہونے دیتے اور کثرت ریل کا ٹکٹ ملنا مشکل ہو چکا تھا۔ بعض نے ان پر [illegible] کو ناجائز پیسے لینے کا موقعہ مل گیا امید ہے سٹیشن ماسٹر صاحب اس کا کافی انتظام کر دیں گے اتنی بڑی آمد و رفت کے سٹیشن پر ٹکٹ خریدنے والوں کو کافی وقت دینا چاہئے۔

آریہ سماج کا امتحان کیمیائی

ایک [illegible] [illegible] ہے [illegible] ہو [illegible]

[illegible] آریہ سماج کی [illegible] پارٹی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امتحان [illegible] ہیں اور [illegible] آریہ سماج کا امتحان [illegible] جس وقت وہ [illegible] [illegible] آریہ سماج [illegible] [illegible] [illegible] ہونے [illegible] [illegible] [illegible] اندر [illegible] مکاری کا نقش [illegible] اپنا [illegible] بتلائے ہوئے خود دنیا کے اندر مکاری پھیلا رہے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ دوکانداروں کی ایک کثیر تعداد [illegible] دوکان کو فروغ دینے کے لئے آریہ سماج کی شرن [illegible] ہے۔ اس اشتہار نے ایک فقرہ کو ہم سے جلی کر دیا ہے جو سارے مضمون کا خلاصہ ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ نامہ نگار کو صرف اتنی بات حاصل کرنے کے واسطے کہ آریہ سماج کے افراد مکاری پھیلا رہے ہیں آریہ سماج کا کیمیائی امتحان کیوں کرنا پڑا۔ آریہ سماج کوئی بہت پرانی چیز نہیں۔ اس کی بنا اس کے بانی اس کا مقصد کوئی باریک باتیں نہیں کہ میرے سرے کی طرح ان کو جناب کیمیکل ایگزیمنر کے دفتر میں امتحان کیمیاوی کے واسطے بھیجنے کی ضرورت ہو۔ ظاہر ہے کہ وہ ایک پولیٹیکل سوسائٹی ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کو ملک سے نکالنا [illegible] چاہتی ہے۔ مذہب کا صرف ایک بہانہ ہے ورنہ اصل مطلب غیر قوموں کا دل دکھانا ہے آریوں کے لیکچراروں اور مدرسوں نے جو بُو اپنے زیر قلم پیدا کی ہے وہ خود اس امر کی شاہد ہے کہ اس فرقہ کا اصلی مقصد کیا ہے۔

اظہار شکریہ

ہم ان لوگوں کے شکر گذار ہیں جنہوں نے اخبار کی قیمت کے وی پی وصول فرمائے اور کارخانہ کی امداد کی۔ اب چونکہ اخبار بدر کیواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ سوائے پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاوے اس لئے اب صحیح طور پر معلوم ہو جائیگا کہ کس کو اخبار کے ساتھ سچی ہمدردی ہے اور کون اس قومی آرگن کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے اب خالی لفظی ہمدردی کام نہ آئے گی بلکہ [illegible] [illegible] والا معاملہ ہے ہر ایک [illegible] کا فرض ہے کہ وہ اپنی قیمت پیشگی عطا فرمائے اور [illegible] کی کوشش کرے حضرت اقدس مسیح موعود [illegible] [illegible] اسلام کی توجہ اور دعا کے [illegible] اخبار بدر آج تک بڑے بڑے مشکلات کے وقت [illegible] جاری رہا ہے اور اس واسطے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید کرتے ہیں کہ اب بھی وہی اس کو سہارا دیگا۔ [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چلا یا ہے اور اپنے [illegible] ایک بڑا بوجھ [illegible] ہے اب قوم کا کام ہے کہ اس کی قدر کرے۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے

کے مدینہ منورہ تک پہونچنے کی خوشی میں یکم ستمبر کو ہر جگہ جلسے ہوئے یہی دن سلطان روم کی سالگرہ کا دن بھی تھا۔ ہندوستان کے مختلف مقامات میں بھی جلسے ہوئے۔ ہمارے واسطے فی الواقعہ یہ ایک بڑی خوشی کا موقعہ ہے کیونکہ اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے جو کہا گیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹ بیکار ہو جائینگے لاہور کے جلسہ میں خواجہ دل محمد صاحب پروفیسر نے جو نظم اس موقعہ پر پڑھی وہ درج ذیل ہے۔

جب ریل دیار شہ ابرار میں پہنچی
اور اس کی خبر کوچہ و بازار میں پہنچی
اک موج طرب ہر دل و میدار میں پہنچی
ہے مرکب شتاق کرے یار میں پہنچی

ہے شوق کہ چڑھ ریل پہ دربار میں جائیں
اور ہو سکے ممکن تو ابھی [illegible] جائیں

اے ساکن یثرب تیرے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] محبت عجب آگ لگائی
اور شور محبت نے ہے اک دھوم مچائی
تا [illegible] [illegible] [illegible]

ہر دم ہے یہ پیغام [illegible] [illegible] [illegible]

ہم کو بھی ترا [illegible] [illegible] [illegible]

یا شاہ مدینے ہمیں بلا لیجئے تو [illegible] [illegible] [illegible] اک دل میں شیدہ بھی ہے
بیتاب ہو دل اپنا اور [illegible] ہی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ٹھہرا ہے دل [illegible] [illegible] [illegible]
وہ گنبد خضرا ہے وہ دربار [illegible]

غاروں میں [illegible] [illegible] کی یہ شور کیسا [illegible] [illegible] [illegible] عاشق [illegible] [illegible]
بھاگا ہوا آیا تو جونہی ریل کو دیکھا [illegible] [illegible] جاتا ہے مگر کوالہ [illegible]

دیکھ اونٹ نے [illegible] [illegible] [illegible]
میں نے کہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اس مطلع انوار کا مسکن ہے مدینہ
محبوب پر انوار کا مسکن ہے مدینہ
دلدادہ [illegible] [illegible] کا مسکن [illegible] مدینہ
[illegible] [illegible] سرکار کا مسکن ہے مدینہ

مجنون تو یہاں [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا ہی

اے ریل ہو واللہ [illegible] تیرا [illegible]
[illegible] [illegible] درگاہ نبی پہ [illegible]
کیا کم ہے یہ رتبہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] کو لاکھوں [illegible] [illegible]

جب حشر کے دن سامنے مولا کے چلیگی
دلدل کی طرح تو بھی تو ناز سے چلیگی

اے ریل تو جب درگہ سرکار پہ آنا
کچھ آہ و فغاں کا میرے نقشہ تو دکھانا
بے تابیوں کا بھی میرے کچھ حال جتانا
پھر ہو کے کھڑی میری طرف سے یہ سنانا

یا شاہ میرے ہند میں [illegible] بہت ہیں
ان کو بھی بلا لیجئے شیدا وہ بہت ہیں

سلطان روم کے دستوری آئین دین پر سوائے حجاز کے سب جگہ خوشنودی کا اظہار ہے۔

شاہ ایران نے وعدہ کیا ہے کہ نومبر میں پارلیمنٹ بٹھائیں گے۔ سوائے حفیظ کے امید ہے کہ طاقتیں بادشاہ تسلیم کر لیں گے۔

اخباروں کی رائے

پائونیر الٰہ آباد ۔ ۸ ستمبر سلطنت برطانیہ کو چاہیئے کہ اس وقت سلطنت ترکی کی امداد ان کے نئے انتظام میں کرے اور اپنے تعلقات کو اس کے ساتھ بڑھائے کیونکہ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ایک کثیر تعداد مسلمانوں کی ہے اور ان کے نزدیک سے اسلامی سلطنت کے ساتھ انگریزوں کو عمدہ تعلقات محبت قائم کرنے چاہئیں۔

پارس ۔ بہت معقول رائے ہے گذشتہ سالوں میں برطانیہ کی غفلت سے جو موقعہ جرمن کو مل گیا تھا کہ ان تعلقات میں برطانیہ سے بڑھ جائے اب اس کی تلافی ضروری ہے

بمبئی [illegible] ستمبر تمام ملکوں میں یا تو سوراجیہ قائم ہے یا سوراجیہ کی آواز بلند ہو رہی ہے ...... سوراجیہ کی آواز کو دبانا خطرناک ہے ۔ جو لوگ راج کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں وہ گورنمنٹ کے خطرناک دشمن ہیں کیا وہ ہمارے آریہ ورت میں فرانس ۔ روس اور فارس اور ٹرکی سی شرمناک حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پیسہ ۔ یہ نمونہ ہے پرکاش جی کے خوفناک خیالات کا اور ناپاک خواہشوں کے اظہار کا ۔ گورنمنٹ کو فرانس روس فارس اور ٹرکی کا نام لیکر دھمکی دیجاتی ہے کیا ان ملکوں کی حالت ہندوستان کے ساتھ ایک سان ہے ۔ اون تمام ممالک میں پارلیمنٹ مانگنے والے اور دینے والے ایک ہی قوم کے لوگ ہیں اور بادشاہ کے مطلق العنان ہونے کی صورت میں بھی حکام وقت اور وزرا اس قوم اور قبیلہ سے ہیں اس واسطے پارلیمنٹ مل جانے کی صورت میں بھی وہ حکومت کو قائم رکھنے کی قابلیت رکھتے ہیں برخلاف اس کے ہندوستان میں حاکم اور رعایا فاتح اور مفتوح کا تعلق رکھتے ہیں مفتوح بھی وہ جن کو فاتح نے رفتہ رفتہ مغربی تہذیب اور حکمرانی کے طریق سے آگاہ کیا ہے ۔ ہمارے ہندو مہاشے باوجود کسی اختیار نہ پاسکنے کے ایسے جوش دکھاتے ہیں کہ اپنی سرکار کو روس اور فرانس کا نمونہ دکھانے کی صریح دھمکیاں دیتے ہیں تو سوراجیہ پاکر معلوم نہیں کیا کریں ۔ اخیر میں پرکاش صاحب لکھتے ہیں کہ مطلق پرواہ نہ ہونی چاہیئے ۔ کہ ایسے پاک فرائض کی ادائگی میں کیا تکلیف پہونچتی ہے ۔ ہمارے نزدیک آریہ مہاشوں کو چاہیئے کہ اپنے اخبارات کی ایڈیٹری پر ایسے صاحبان کو متعین نہ کیا کریں ۔ جن کی کھوپڑی فرانس اور روس کی حالت بیان کرکے اور پھر اپنے خیالات کو پاک فرائض بتلاکر ...... ہوا کھانے کی خواہشمند رہے۔

نسیم آگرہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ عدالتوں کا وقت ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہے مگر بعض انگریز حکام اول تو گھر پر ہی کچہریوں کا کام کرتے ہیں یا بعد دوپہر کے اپنے آرام گاہوں سے نکلکر کچہریوں میں آتے ہیں اور بسا اوقات بہت دیر سے آکر رات ۸ یا ۹ بجے تک لیمپ جلاکر کام کرتے رہتے ہیں اس طریقہ سے رعایا کے لوگوں کا سخت حرج ہوتا ہے خاص کر بعض ملازمت پیشہ غریب لوگوں کو اپنے گھروں میں آنا دشوار ہو جاتا ہے ...... رعایا کے لوگوں کے آرام پر بھی توجہ دلانی ضروری ہے [illegible] حکام بالا دست کو اس کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔

بے امنی

افسوس ہے کہ سرکار جس قدر رعایا پر نرمی کرتی ہے اوسی قدر مفسد لوگوں کو زیادہ جرأت ہوتی چلی جاتی ہے ۔ باہر تو باہر قید خانہ میں بھی جاکر شریر لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے ۔ دو بنگالی قیدیوں نے ایک تیسرے بنگالی قیدی کو ریوالور کے ساتھ اس واسطے قتل کردیا کہ وہ سرکاری گواہ بنا تہا ۔ تعجب ہے کہ پولیس اور جیل کے اس قدر انتظام کے ساتھ بھی قید خانوں میں قتل کے سامان پہونچ جاتے ہیں اور مفسدوں کے قبضہ میں رہتے ہیں بمبئی ہند سوراجیہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کا مقدمہ فیصل ہوا بجرم سڈیشن تین سال کیواسطے جیل خانہ کو جاتے ہیں ۔ دو ہزار روپیہ جرمانہ بھی دینا پڑیگا ۔ سرکار کے برخلاف بغاوت پھیلانے سے کیا ہاتھ آیا ۔ نرمی اور اعتدال کا طریق اختیار کرکے ملک کی جو خدمت کرسکتے تھے اوس سے بھی رہے ۔ خواہ مخواہ بے چینی پھیلانے سے کیا حاصل ہوا ۔ کہتے ہیں کہ ایک انارکسٹ کوئیٹہ میں پکڑا گیا ہے انارکسٹ وہ فرقہ ہے جو حکومت وقت کے برخلاف سازش کرتا ہے ۔ انارکسٹوں کی ابتدا یوروپ سے ہے ۔ ہند کے انارکسٹ بھی انہیں کے شاگرد ہیں ۔ یورپین لوگوں کے واسطے اینہم آوردہ نست والا معاملہ ہے ورنہ ہندوستان کی پہلی سلطنتوں کیوقت میں ایسی باتیں کون جانتا تہا ۔ مدراس کے اخبار انڈیا نام کے برخلاف بھی مقدمہ چل رہا ہے ملزم کی ضمانت نامنظور ہوئی ہے

اور ۱۸ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوگا ۔ بادہ تناولی کے مقدمہ میں ایک شخص کو پانچسال کی قید ہوئی اور دو ہزار روپیہ جرمانہ بھی ہوا ۔ اور چھبیس ۲۶ ملزموں کو پانچ پانچ سال کی قید ہوئی ۔ خفیہ انجمنوں میں شمولیت سے پرہیز کے متعلق اور ان باغی طبع لوگوں سے الگ رہنے کے واسطے احمدی برادران کو مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا جو پیغام حضرت خلیفۃ المسیح نے یاد دلایا ہے اور اسی اخبار میں درج ہے اوس کو بغور پڑہنا چاہیئے ۔

حوادث سماوی

کثرت باران کے سبب چاروں طرف دُہائی پڑ گئی ہے ۔ امرتسر میں ہزار بارہ سو مکان گر گیا ہے ۔ لاہور میں بھی بہت سے مکان گر گئے ۔ ایسی ہی خبریں سیالکوٹ ۔ شاہ پور ۔ جہلم ۔ بھیرہ [illegible] آرہی ہیں ۔ [illegible] بارش کی وجہ سے زحمت ہو جاتی ہے ۔ ریلیں جابجا ٹوٹ گئی ہیں ڈیرہ غازی خان تو بالکل غرق آب ہوتا جاتا ہے ۔ دریائے جہلم کے کنارے بھیرہ کے مقابلہ پر دوسری طرف ایک گاؤں احمد آباد نام تہا ۔ وہ بالکل پانی سے مسمار ہو گیا ہے ایک گھر باقی نہیں رہا ایسا ہی فاضلکا ضلع فیروزپور بالکل تباہ ہو گیا ہے ۔

طغیانی سے حیدرآباد میں ۱۴ جانیں ضائع ہوئیں اور قریباً چالیس لاکھ روپیہ کا مال برباد ہوا اور شمالی اور جنوبی کیرولین میں ۱۲ جانیں ضائع ہوئیں اور بارہ لاکھ روپے کا مال نقصان ہوا۔

گلبرگہ میں بارانی پھسلن سے چار حادثے ہوئے۔

ہند ۔ میں قحط زدوں کی تعداد پانچ لاکھ سات ہزار ہے۔

جاپان کے شہر توگاٹہ میں آتش زدگی سے چار ہزار مکانات راکھ ہوگئے ۔

انگلستان کے ضلع کنٹ میں میوہ ہاپ جس سے شراب بنتی ہے اوس کے تمام باغات تباہ ہوگئے ہیں اس پر کام کرنے والے ہزاروں آدمی بے کار اور مایوس پھرتے ہیں۔

مضمون حضرت مولوی محمد احسن صاحب

سید صاحب کا مضمون لکھا جارہا تہا کہ حضرت خلیفہ صاحب کا ایک ضروری مضمون آگیا اس واسطے اس کا ایک حصہ اگلے اخبار کیواسطے رکھا گیا سید صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس قسم کے لطیف ......

[illegible]

متفرق خبرین

آریون نے لاہور مین بہی ایک برہمچاری مدرسہ بنایاہے ۸ سے ۱۲ سال کے لڑکے داخل کئے جاوینگے جو زمانہ تعلیم ختم کرنے تک اسی جگہ رہینگے فیس پرائمری کیواسطے ۲۵ روپیہ اور سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے واسطے ۵۰ ماہوار ہوگی اور آپ ہی سندین دیکر قوم کیواسطے آرین سپاہی طیار کرینگے۔

مسٹر پال قید بھگت کر کچہہ ہوش مین آئے ہین کانگریس کے گرم نرم سے علیحدہ رہنے کے واسطے سردست ولائت کی سیر کو چلدیئے ہین۔

میسور کا رسالہ میسور سیر الڈ نئے قوانین مطابع کا شکار ہو کر بند ہوگیا۔

دہلی کا پنکھا قلی جو ایک صاحب کی ٹہوکر دینے سے مرگیا تہا اور اس پر صاحب بہادر کو ایک ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا تہا اس سزا کو ناکافی سمجھکر گورنمنٹ پنجاب نے تحریک کی ہے کہ چیفکورٹ اس پر غور کرکے سزا بڑہا دے۔

لندن مین ہندوستانی طلباء کی نگرانی کے واسطے نیا انتظام ہونا ہے ضروری تہا۔

افغانستان مین کسی کا قسم کا لبس مطلاً کلاہ یا لنگیان یا کلاہ دار جوتے باہر سے نہ جاسکینگے۔ امیر صاحب کا حکم ہے۔ سودیشی کی تحریک کی ہمسائیگی کا اثر معلوم ہوتا ہے۔

مسز اینی بسنٹ ہندوستانیون کی خیر خواہی مین آسٹریلیا مین لکچر دیتی پہرتی ہین۔

نیشنل کانگریس کا آئندہ اجلاس مدراس مین ہوگا۔

مدراس مین ہند اور لنکا کی جائی پر محصول نہین رہا ایسا ہی ہند مین روئی شکر پر محصول نہین رہا۔

صوبجات متحدہ آگرہ مین تجربہ ہوا ہے کہ جس جگہ سانپ کاٹ کھائے۔ اس مقام کو نشتر سے شگاف دیکر پرمیگنیٹ آف پوٹاس مل دینا چاہئیے۔ یہ مارگزیدہ کا علاج ہے۔

نیلگیری مین عیسائیون کا قدیم تاریخی گرجا دفعتہً مسمار ہوگیا۔

پٹنہ مین پردہ نشین مستورات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک کالج قائم کرنے کی تجویز قرار پائی ہے۔

پونا مین بم کے گولہ کے متعلق تین برہمن پکڑے گئے۔

علوم سنسکرت اور عربی کی اعلیٰ تعلیم کے واسطے گورنمنٹ نے چار وظائف فی ڈیڑہ سو پونڈ سالانہ کا منظور کئے مین تین سنسکرت کے لئے ایک عربی کیواسطے ان لائق طلباء کو دئے جاوینگے جو ان زبانون مین خاص مہارت اور شہرت رکہتے ہون۔

سررشتہ ڈاک مین پہلے دو ہزار تولہ وزنی پارسل جاسکتا تہا اب یکم اکتوبر سے صرف ۸۰۰ تولہ ہوگا۔

حاجی شاہ بیگ خان نے سفیر صاحب امیر کابل شملہ مین آئے کرنل محمد اسمٰعیل خان کو سبکدوش کیا۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ۷ نومبر کو لدہیانہ مین واٹر ورکس فرمائینگے۔

وادی ستلج کی جدید ریلوے کی بابت منظوری آگئی قصور لودہران تک ہوگی رامپور (کشمیر) مین برقی طاقت کے ذخیرے کا افتتاح ۲۰ ستمبر کو کیا جاویگا۔

دہلی کے سید حیدر رضا پونا مین وارد ہوئے تہے کلکٹر صاحب کے حکم سے وہان سے نکل جانا پڑا۔

ہندوستان و انگلستان کے درمیان ویلیو پی ایبل جاری کرنیکی بابت لوکل گورنمنٹون سے پوچھا گیا۔

پچہلے ہفتہ ہند مین طاعون سے ۱۵۰۳ مرے پنجاب مین ۱۴ صوبجات متحدہ مین ۲۶ مرے مین

پونا مین دو شتر فاکہ میوہ کے پارسل بذریعہ ڈاک سے پہنچے ان مین بم کے گولے بند پائے گئے۔

کردستان مین بغاوت ترقی پر ہے۔ ابراہیم پاشا لیڈر ہے اس کا بیٹا اور ۲۰ کرد قتل ہوگئے۔

ڈرینسوال مین چار معزز ہندیون کو ۳-۳ ماہ قید سخت بامشقت ہوئی گیارہ کو کمتر قید کی گئی۔ قصور یہ ہے کہ انکو ملک بدر کیا تہا پہر بہی ملک مین داخل ہوئے۔

گلاسگو مین ہجوم بیکاران نے جمعرات نصف شب کو اپنا معہود جلوس نکالا۔

چرچ مین ۳۰۰ بیکار جمع ہوکر فساد کی اشتعالک سخت تقریرین کین۔

پولیس نے ہجوم کو منتشر کیا لیکن وہ پہر جمع ہوکر شور مچاتے اور باغیانہ گیت بہی گاتے تہے۔

رسالہ پولیس بہی کمین گاہ مین موجود تہی اسنے باہر آکر ڈنڈون کی بہت سخت بوچہاڑ کی۔

بہت لوگ مجروح ہوکے ہسپتال مین پڑے ہین۔ تمام پولیس منگوائی گئی۔

لندن کیتھلک پادریون کی عظیم کمیٹی کے ممبرون نے دور دور سے ڈیلی گیٹون کے مضامین سنے۔

حالت مراکو۔ جرمن قنصل ڈاکٹر ویسل فیض جانے کے لئے القضار پہنچگیا ہے اور ...... کہ مولائے حفیظ جرمنی کی کامل امداد پر بہروسہ کرسکتا ہے۔

قنصل مذکور فیض اس غرض سے جا رہا ہے کہ مولائے حفیظ کو یقین دلائے کہ جرمنی کو یہ منظور ہے کہ ملک کی خود مختاری قائم رہے۔ اور سلطان کو مشکلات سے نجات دلائی جائے۔

آتش زدگی۔ نیسوٹا کے جنگل مین آگ لگی ہوئی ہے جس کا رقبہ سو میل مربع ہے ہزارہا آباد کارون کی جان خطرہ مین ہے ۵ ملین ڈالر کے نقصان کا اندازہ ہے۔

جدید گورنر جنرل آسٹریلیا۔ لارڈ ڈڈلے آج سرکاری طور پر سڈنی مین داخل ہوئے ۲۰ ہزار تماشائی موجود تہے۔ مسٹر ڈیکن اور دیگر وزرائے ان کا خیر مقدم کیا۔

ظروف گلی۔ امپیریل انسٹیٹیوٹ لندن مین منجملہ دیگر تحقیقاتون کے اس بات کی بہی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ ہندوستان کے برتن بنانے کی مٹی کس طرح اور زیادہ عمدہ بنایا جاسکتا ہے۔

طوفان باران منچن آباد (بہاول پور) مین حال مین تین دن کے اندر تقریباً ۲۳ انچہ بارش ہوئی اس موقع کی آبادی ۴ ہزار کی ہے ۷۰ فیصدی مکانات بالکل منہدم ہوگئے۔ اور جو باقی ہین ان کی حالت بہی خطرناک ہے کئی جانون کا نقصان ہوچکا ہے۔

تسکنگی۔ للا اور پنڈ دادنخان کے مابین تین سو فٹ لائن ٹوٹ گئی ہے اور بیس بیس فٹ گہرے غار ہوگئے ہین پل مین شگاف آگیا ہے کو لیور اور پنڈ دادنخان کے مابین بہی سڑک ٹوٹ گئی ہے۔ ایک ہفتہ مین مرمت ہوسکیگی۔

مردم شماری۔ کوئیٹہ میونسپلٹی کی مردم شماری ۲۶ اگست کی شب کو ہوئی تہی اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت کوئیٹہ کی آبادی ۴ ہزار ہے بحالیکہ گذشتہ عام مردم شماری کے وقت صرف ۱۱ ہزار تہی۔

ترک عورتون نے بہی آئین کی کوشش کی اور مسرت مین مردون سے کم حصہ نہین لیا ایک نوجوان ترک بیگم نے پردہ و نقاب جلوس کا علم لیکر نکلی اور دیگر آزاد ترکان کی بیویان پردہ توڑ کر یورپین لیڈیون کی طرح غیر مردون سے ملاقات کرتی ہین بہت سی عورتین انجمن اتحاد و ترقی کی پیام رسانی کی خدمات ادا کررہی ہین۔

اصلی ممیرا اور اصلی ممیرا کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح نے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فیتولہ عہ قسم دوم ہے سرمہ قسم اول عہ ۔ دوم عہ ہر قسم کی تیار شدہ لنگی اور کلاہ بہی موجود ہے المشتہر احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۴ اگست ۱۹۰۸ء

امیر احمد صاحب نمبر ۹۰۲ عہ ر
کرم الدین صاحب نمبر ۱۵۱۲ عا ر
جان محمد صاحب ۸۵۴ عا ر
عبد الکریم صاحب ۱۶۵۴ عہ ر
محمد صدیق صاحب ۷۸۱ للعہ ر
رحیم بخش صاحب ۱۷۲۰ عہ ۸ ر
محمد حسین صاحب ۸۳۲ عا ر
عنایت اللہ صاحب ۸۸۱ للعہ ر
عنایت اللہ صاحب ۲۵۷ غا ر

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

شادی ۱۲۱۴ عا ر
خادم الاسلام ۸۵۹ عا ر
مرزا خدا بخش صاحب ۶۳۲ للعہ ر
مرزا غلام رسول ۲۲۳ للعہ ر
دولت علی صاحب ۲۰۶ عا ۸ ر
چراغ دین صاحب ۳۲۵ عہ ۸ ر
خورشید علی صاحب پٹواری ۸۵۹ عا ر
سعدیق صاحب ۱۸۴۳ ۸ ر
مولوی غلام اکبر خان ۲۰۸۴ للعہ ر
غلام حسین صاحب ۱۷۷۱ عا ۱۲ ر

۲۹ اگست ۱۹۰۸ء

عبد الرشید صاحب ۱۵۶ للعہ ر
سید الماجد صاحب ۲۰۸۱ عا ر
وزیر الدین صاحب ۱۳۶۶ للعہ ر
برکت علی صاحب ۱۸۹۱ عہ ر
علم الدین صاحب ۸۳۰ سے ر
شمس الدین صاحب ۱۶۳۳ عا ر
علی بخش صاحب ۱۷۱۲ سے ۸ ر
فضل الرحمن صاحب ۱۸۱۱ عا ر

۳۰ و ۳۱ اگست ۱۹۰۸ء

نور الدین صاحب ۳۰۵ للعہ ر
نور الدین احمد صاحب ۱۸۲۳ عا ر
حافظ احمد الدین صاحب ۱۸۶ عا ر
ظہیر حسین صاحب ۱۰۷۶ عہ ر

رحمت علی صاحب ۱۳۴۰ عہ ر
نور الدین صاحب ۱۸۱ عہ ۸ ر
نور الحسن صاحب ۷۰۰ عا ر
چاند خان صاحب ۱۷۵ عہ ر
عبد الرحمن صاحب ۱۶۸ عا ر
رحیم بخش صاحب ۹۹۸ عہ ر
غلام مصطفےٰ صاحب ۸۹۱ عا ر
چراغ دین صاحب ۹۸ عا ر
مراد بخش صاحب ۱۲۱۸ عا ر
غلام محمد صاحب ۱۰۳۱ للعہ
عبد الحی صاحب ۱۱۴۶ عا ر
ڈاکٹر مراد بخش صاحب ۱۹۸۹ عا ر
رحمت علی صاحب ۱۸۴ عا ر
گلاب الدین صاحب ۳۵۷ ۵ ر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

سلطان جہان بیگم ۱۹۴۴ عا ر
محمد علی شاہ صاحب ۱۹۹۸ عا ر
عبد اللہ صاحب ۱۴۶۷ عہ ۸ ر
راجن شاہ صاحب ۱۹۴۴ عا ر
امام الدین صاحب ۱۲۴۶ عہ ۸ ر
عبد الرشید صاحب ۱۹۷۳ عا ر
فضل کریم صاحب ۱۹۴۶ عا ر
نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ عا ر
سید احمد حسن صاحب ۲۳۹ عا ر
فیض محمد صاحب ۱۶۹ سے ر
چودہری عنایت ۱۰ ۱۶ عا ر
محمد اشرف ۱۰۶۹ للعہ ر
جلال الدین صاحب ۲۱۲ عہ ر
ماسٹر قادر بخش صاحب ۱۲۷ عا ۸ ر
اکبر علی صاحب ۱۴۴۵ عا ر
مرزا عباس بیگ صاحب عا ر
مرزا محمد علی صاحب ۱۲۳۶ عا ر
محمد فضل صاحب ۳۴۳ للعہ ر
عبد العلی صاحب ۳۷۳ عا ر
احمد الدین صاحب ۹۲۶ عا ر

اخبار کی قیمت کب ادا کرنی چاہیئے

یہ ضروری نہین کہ ہر ایک خریدار سال بسال ماہ جنوری مین ہی اپنی قیمت ادا کرے ہر ایک صاحب کا اختیار ہے کہ سال کا کوئی ایک مہینہ اور تاریخ ادائگی قیمت اخبار کیواسطے مقرر کر سکتا ہے۔ زمینداروں کے واسطے آسانی ہوتی ہے اگر وہ ادائگی قیمت کے واسطے ماہ جون کا مہینہ مقرر کرین۔ کیونکہ وہ ایام فصل کے برداشت کے ہین لیکن یہ ضروری ہے کہ اس تاریخ کی قیمت ایک دفعہ پہلے وصول ہو جاوے۔ مثلاً جو صاحب چاہتے ہین کہ اس دفعہ جنوری مین ان کو وی پی نہ کیا جاوے اون کے واسطے ضروری ہو گا کہ جون تک کی قیمت اب ادا کرین کیونکہ آئندہ کسی نام بغیر وصولی قیمت پیشگی کے اخبار جاری نہ رہ سکیگا۔

مینیجر۔

کار خیر

میرے پاس مفصلہ ذیل کتابین سلسلہ حقہ کی تائید مین ہین اور بسبب مکان بنوانے کے مین مبلغ چار سو روپیہ کا مقروض ہون اگر اس وقت احباب ایک ایک روپیہ فی کس کی کتب منگوائین تو میری امداد ہو جائیگی اور کتابین اون کے کام آ جائینگی ایک روپیہ سے کم کی کتب ارسال نہ ہون گی۔ خرچ ڈاک سب کے ذمہ ہو گا

سلاسل الفضائل	۲ ر	سلاسل التعلیم	۲ ر
تعلیم القرآن	ا ر	رسالہ فدک	۲ ر
النظر	ا ر	چٹھی مسیح	ا ر
کامن احمدی	ا ر	احمدی کامن	ر
مسیح کی آمد	ـ ر	گلدستہ احمدی	ـ ر

الملتمس

عبد الحی عرب۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بک ڈپو بند۔ چونکہ کتابون کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے بدر کا بک ڈپو چند روز کیواسطے بند رہیگا۔ کوئی کتاب فروخت نہ ہو گی۔ اس واسطے اس ہفتہ کتابون کا اشتہار اخبار مین نہین دیا گیا۔

اخبار بدر کا نیا سال یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے شروع ہو گا

مینیجر

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کرین لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجین تاکہ تجویز ادویہ مین طبی تشخیص ادویہ کو مدنظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی محفوظ کر کے واپس کر دین تاکہ اوس کے عوض مین دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیان یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت مین دو اجابتون کے واسطے چار تمام انگریزی اور یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہین۔ قیمت فی درجن ۴ ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہین۔ تین ہفتہ کیواسطے (۳ ر)

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی و خارجی نہائیت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۲۰ یوم کیواسطے صہ

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول مین بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۰ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہین اور حرارت غریزی کو بڑہانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریون کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جو ہر منی اور نیز ضعف باہ کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ ر ۱۴ خوراک کافی ہین۔

آتشک جدید و کہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت (صہ)

سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت (عہ ر)

حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیان جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہین۔ فی درجن عہ ر

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ مین بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عا ر

نوٹ۔ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہین ان کے بنانے مین یہ رعائیت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان۔ گورداسپور



چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

مورخہ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۹ اسوج سمت ۱۹۶۲ ب

جلد ۷ — نمبر ۳۶

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ہمارے ہماں سے اچھا دار الاماں ہمارا | دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

ستمبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)	اکتوبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)
۲۸	۱	۵ — ۲	۶ — ۲۵	۱۳	۱۶	۵ — ۱۱	۶ — ۱۰
۲۹	۲	۵ — ۲	۶ — ۲۴	۱۴	۱۷	۵ — ۱۱	۶ — ۹
۳۰	۳	۵ — ۳	۶ — ۲۳	۱۵	۱۸	۵ — ۱۲	۶ — ۸
یکم اکتوبر	۴	۵ — ۳	۶ — ۲۲	۱۶	۱۹	۵ — ۱۲	۶ — ۷
۲	۵	۵ — ۴	۶ — ۲۱	۱۷	۲۰	۵ — ۱۳	۶ — ۶
۳	۶	۵ — ۵	۶ — ۲۰	۱۸	۲۱	۵ — ۱۴	۶ — ۵
۴	۷	۵ — ۵	۶ — ۱۹	۱۹	۲۲	۵ — ۱۴	۶ — ۴
۵	۸	۵ — ۶	۶ — ۱۸	۲۰	۲۳	۵ — ۱۵	۶ — ۳
۶	۹	۵ — ۶	۶ — ۱۷	۲۱	۲۴	۵ — ۱۵	۶ — ۲
۷	۱۰	۵ — ۷	۶ — ۱۶	۲۲	۲۵	۵ — ۱۶	۶ — ۱
۸	۱۱	۵ ۸	۶ — ۱۵	۲۳	۲۶	۵ — ۱۷	۶ — ۰
۹	۱۲	۵ ۸	۶ — ۱۴	۲۴	۲۷	۵ — ۱۷	۵۰ — ۵۹
۱۰	۱۳	۵ ۹	۶ — ۱۳	۲۵	۲۸	۵ — ۱۸	۵ — ۵۸
۱۱	۱۴	۵ ۹	۶ — ۱۲	۲۶	۲۹	۵ — ۱۸	۵ — ۵۷
۱۲	۱۵	۵ ۱۰	۶ — ۱۱	۲۷	۳۰	۵ — ۱۹	۵ — ۵۶

یہ اوقات ریلوے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں اور لاہور کے مطلع و مغرب کے مطابق ہیں اگلے ہفتے زیادہ صحت کے ساتھ لکھے جا سکیں گے۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بمبئی کے احباب اس فرق کا اندازہ بھی کر لیں جو مختلف شہروں کے اوقات میں سورج چڑھنے اور ڈوبنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک صاحب اپنی گھڑی کی چال کے مطابق روزانہ کمی بیشی کر لیا کریں۔

دستور العمل۔ والیان ریاست ۵۰ - عام قیمت پیشگی للعمہ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۲ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید بذریعہ اخبار دی جاویگی۔ تمام ترسیل زر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

مدینۃ المسیح

۱- حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل احسن امروہی و دیگر بزرگان ملت کی صحت قوم کے لیے مژدۂ جاں فزا۔

۲- حافظ ابو سعید صاحب عرب رنگون سے تشریف لے آئے ہیں۔ آپ رمضان کا مبارک مہینہ دار الامان میں اقامت پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۳- اخبار ایک روز لیٹ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کاتب سات روز سے مفقود الخبر ہے۔ محرر بھی یہاں نہیں پریس مین بیمار ہے۔ اور مفتی صاحب سفر پر ہیں اور یہ ناچیز بخار میں مبتلا۔ ایسی مجبوری کی حالت میں بھی اخبار تیار کروا دیا گیا۔

اطلاع

ترجمہ شاہ رفیع الدین والا قرآن شریف جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مدنظر رکھ کر درس قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد عہ پر مجھسے ملسکتا ہے قیمت ساری یا کچھ حصہ پیشگی آنی چاہئے ورنہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)

احوال احباب احمدیہ

مندرجہ ذیل رباعیات عزیز بھائی محمد مرتضیٰ خاں پٹیالہ نے اپنی انجمن کے جلسہ میں پڑھیں۔

(۱) [illegible] کر گیا
کسرِ صلیب و قتلِ خنازیر کر گیا
ہو [illegible] اس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
بیٹے کو بھی تمہارے وہ نخچیر کر گیا

۲- روزِ حشر جب حاضر سبھی اہلِ جہاں ہونگے
محمد مصطفیٰ واں پر شفیعِ عاصیاں ہونگے
خلیفہ سب چلینگے جماعت اپنی اپنی کو
غلام احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳- اپنی دوری سے نہ یوں مجھ کو رلایا ہوتا
اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلایا ہوتا
گر جدا ہی تھا قسمت میں پیارے احمد
اپنے روضہ کی مجھے شمع بنایا ہوتا
محمد مرتضیٰ خاں احمدی از پٹیالہ۔

خطبۂ جمعہ

امیر المومنین نے ۱۱ ستمبر جمعہ کو واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر خطبہ پڑھا۔

پہلے آپ نے پچھلے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں فرمایا۔

سورۃ الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیہم مغضوب علیہم منعم علیہم کو متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ ابتدائے خلق آدم سے تا قیامت قیامت جاری ہے۔ یہ لوگ ہدایت کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور مظفر و منصور ہوں گے۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کے لئے سنانا نہ سنانا برابر ہے انتہی شرارت سے انکار کرتے ہیں مغضوب علیہم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم وہ جو غلطی سے گمراہ ہیں یا بدعہدیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکر سمجھاتا ہے۔ اللہ نے فرشتوں سے مشورہ نہیں کیا بلکہ انہیں اطلاع دی (یہ اطلاع دینا خدا کا خاص فضل ہے جو بعض خواص پر ہوتا ہے) کہ میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو۔ جو اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے بادشاہ کو (ظاہری باطنی سلطنت کو شامل ہے)

یہ ملائکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدمات ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے انبئونی ان کنتم صادقین جس سے معلوم ہوا کہ عالین اس حکم کے مکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شے کی ماہیت کو جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ تمام عناصر ملینگے ضرور ان میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا انسان کو مجموعہ کمالات بنانا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا بھی عجیب ہے کچھ اس میں پتھر (نمک) ہے کچھ نباتات کچھ حیوانات پس وہ بول اٹھے کہ وہ فساد کریگا اور خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں تیری ذات کو اسبات سے منزہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور نیک نتیجے سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے دراصل وہی ان پر وارد ہوتا تھا کہ وہ نبی آدم کی پیدائش اور اس کی نسل کی نسبت چاہتے تھے کہ نہ ہو گویا سفک دما کرتے تھے اور یہی فساد تھا۔

ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے کہا بہت علماء تمہارے مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ نہیں مانتے میں نے کہا یہ تعجب نہیں خلفاء پر فرشتوں نے اعتراض کئے ہیں۔ یہ علماء فرشتوں سے بڑھ کر نہیں مگر فرشتوں اور ان لوگوں کے اعتراض میں فرق تھا فرشتوں نے [illegible] سبحانک لا علم لنا الا ما [illegible] اعتراض واپس لے لیا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں کسی نے خط لکھا کہ اب تو خدا بھی آسکے تو میں یہ بات نہ مانوں۔ فرمایا دیکھو یہ کیسے متکبر اور بے پرواہ لوگ ہیں شعیب نبی کو جب لوگوں نے کہا او لتعودن فی ملتنا تو انہوں نے جواب دیا ما یکون لنا ان نعود فی ملتکم الا ان یشاء اللہ ربنا یعنی ہم کبھی تمہارے مذہب میں نہ آئینگے پھر فرمایا ہاں اگر خدا چاہے تو اس کا ارادہ زبردست ہے یہ پاس ادب جو آجکل کے گستاخوں سے جا چکا ہے دیکھو ایک ناممکن بات پر پیغمبر نے خدا کے عظمت اور جبروت و جلال کا ادب کیا ہے تو افسوس اس انسان پر جو بلا سوچے سمجھے کہتا ہے۔ کہ یہ کام یوں ہو جائیگا اور میں یوں نہ کروں گا۔

نبی کریم جب کوئی بادل آتا تو مضطربانہ اندر باہر پھرنے لگتے حضرت عائشہ نے عرض کی عرب کا ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا عائشہ کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو بدر کے جنگ میں باوجود وعدۂ نصرت الٰہی کے آپ نے ایک جھونپڑی ڈال لی اور اسقدر عاجزی سے دعا کی کہ آپ چادر گر گئی اسپر ابوبکر بول اٹھے کہ بس کیجئے خدا کا وعدہ ہے کہ میں فتح دونگا۔ اسپر صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابوبکر کو خدا کی نسبت اتنا علم نہ تھا جتنا نبی کریم کو تھا وہ خدا کی غناء ذاتی کو جانتے تھے فرشتوں کے سوال سے انسان کو عبرت پکڑنی چاہئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورہ احقاف

گذشتہ سے پیوستہ

رکوع ۳

آیت ۱۔ عاد۔ عادیوں کا ملک بغداد اور نینوا سے شروع ہوکر مسقط اور عدن تک پھیلا ہوا تھا۔

اخا عاد ۔ عادیوں کا بھائی پیغمبر جو عادیوں کی قوم کی طرف اونہیں میں سے مامور ہوا تھا۔

احقاف ۔ ریت کے ٹیلے ۔ جو اس ملک میں ہیں

خلت النذر ۔ اس قوم اور ملک پر اس سے پہلے ہود نبی گذر چکے تھے۔

الا تعبدوا الا اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نکرو یہ اصل اصول تمام انبیاء کی عبادت کا ہے کہ نفس و ہوا کی پیروی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اوسی کی عبادت کرو۔

اودیت ۔ وادیاں ۔ وادی کی جمع ہے۔

آیت ۴۔ عارضاً مستقبلاً ۔ سامنے آنیوالا بادل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے ۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بادل کو دیکھ کر سارا جہان خوش ہوتا ہے آپ کیوں گھبراتے ہیں ۔ فرمایا اے عائشہ تو نہیں جانتی ۔ عاد کی قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی کہ یہ برسے گا مگر اوس میں اون کے واسطے عذاب تھا۔

آیت ۶۔ کلنکم ۔ خطاب اہل مکہ کو ہے کہ تم بھی خوشیاں کرتے ہو اور اپنے نبی کو جھٹلاتے ہو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

یجحدون ۔ انکار کرتے تھے۔

حاق بہم ۔ ان پر الٹ پڑا۔

وجعلنا لہم سمعاً وابصاراً وافئدۃ ۔ ہم نے اونہیں جو کس دور اندیش اور سمجھدار بنایا تھا۔

یستھزؤن ۔ خفیف سمجھتے تھے جس چیز کو وہ خفیف سمجھتے تھے ۔ وہی اون کیواسطے موجب ہلاکت ہوئی۔

رکوع ۴

آیت ۱۔ لعلہم یرجعون ۔ تاکہ وہ بدیوں سے باز آ جاویں

آیت ۲۔ قرباناً ۔ قرب کا ذریعہ

ضلوا ۔ گم ہوگئے۔

آیت ۳۔ نفراً من الجن ۔ نصیبین کے یہودی تھے۔

آیت ۴۔ مصدقاً لما بین یدیہ ۔ توریت میں جو پیشگوئیاں ایک نبی کے آنے کے متعلق ہیں وہ اس نبی اور قرآن سے پوری ہوتی ہیں ۔ اور جو پیشگوئی یہ نبی خود کرتا ہے وہ بھی پوری ہوتی ہے۔

آیت ۹۔ لاتستعجل لہم ۔ بددعا کرنے میں جلدی نکر

(سورہ احقاف ختم ہوئی)

سورۂ محمدؐ

رکوع اول

آیت ۱۔ صدوا ۔ روکا

اضل ۔ نابود کردیگا ۔ آیک دوسرے موقعہ پر ہے ۔ ءاذا ضللنا فی الارض ۔ وہاں بھی یہی معنے ہیں ۔ ان کے عمل بیکار ہوجائیں گے ۔ کفار نے تین بار اتفاق کرکے آنحضرت صلعم کے برخلاف جمگھٹا کیا اور لشکر لے کر آئے مگر تینوں بار نامراد واپس ہوئے پہلی دفعہ بدر میں وہاں کفار کا جو قافلہ جارہا تھا ۔ وہ محض تجارت کے لئے نہ تھا بلکہ اصلی غرض ریشہ دوانی اور جاسوسی تھی ۔ وہاں منہ کی کھائی پھر دو غزوہ جسمیں تمام احزاب جمع ہوئے پھر جنگ احد۔

آیت ۲۔ وامنوا بما نزل ۔ یہ واؤ تفسیری ہے۔

آیت ۳۔ واتبعوا الباطل ۔ جھوٹے ڈھکوسلے۔ چونکہ مدلل نہیں ہوتے اس لئے اونہیں سینہ بسینہ رکھتے رہیں۔

آیت ۴۔ حتی تضع الحرب اوزارھا ۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ جنگوں کا بوجھ دنیا سے اٹھ جائے ۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہوجائے۔

لقیتم ۔ مٹ بھیڑ ہوجائے جنگ شروع۔

لانتصر منہم ۔ ان سے انتقام لیکر چھوڑ دیگا ۔ بیچ میں مشکلات صرف اس لئے ہیں تاکہ تم روز آزمائی کرو خدا کے لئے محنت اور مشقت برداشت کرسکو۔

آیت ۵۔ یصلح بالہم ۔ آنکے قلب کی اصلاح بغیر کسی اضطراب کے کردیگا۔

آیت ۷۔ ان تنصروا اللہ ۔ شریر آدمی سے بدلہ لوگے خدا کیلئے

آیت ۱۰۔ وللکافرین امثالہا ۔ جیسے موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون سے ہوا ایسے ہی ان کا فرعون سے ہوگا (پیشگوئی)

آیت ۱۱۔ مولیٰ ۔ لفظ مولیٰ کے کئی معنے ہیں ۔ چچازاد بھائی قریبی رشتہ دار ۔ آزاد کرنے والا ۔ آزاد کیا گیا ۔ ناصر مددگار پیارا ۔ جو کسی کے کاموں میں متصرف ہو ۔ اس جگہ مولیٰ سے مراد معین و مددگار کے ہیں ۔ مومنوں کا معین اور مددگار خدا تعالیٰ ہے مگر کفار کا کوئی نہیں۔

رکوع دوم

جنت تجری من تحتہا الانہار ۔ وہ درخت ایسے ہونگے کہ آبپاشی اون کی جڑوں سے اوروں کو ہوگی بجائے اسکے کہ وہ خود پانی کے محتاج ہوں۔

کما تاکل الانعام ۔ جانور موٹا ہوتا ہے ذبح کے لئے دودھ کے لئے ۔ سواری کے لئے ۔ ایسے ہی یہ کافر ہیں ہلاکت کے لئے۔

آیت ۳۔ لمن زین لہ سوء عملہ ۔ وہ شخص اپنے برے فعل کو عمدہ معلوم کرتا ہے۔

واتبعوا اھواءھم اور گری ہوئی خواہشوں کے نیچے دب جاتا ہے ۔ جوں جوں گرتا ہے بدی کی کشش بڑہتی جاتی ہے جیسے کوئی ثقیل جسم زمین کی طرف گرے تو جوں جوں نزدیک ہو کشش بڑہتی جاتی ہے۔

آیت ۴۔ مثل الجنۃ ۔ پہلے جنات فرماچکا ہے اب ان میں سے ایک کی مثال دیتا ہے یہ دنیا میں موجود ہے اور صحابہ کو ملا ۔ عراق عرب ۔ عراق عجم ۔ شام ۔ مصر ۔ وغیرہ ممالک۔

غیر آسن ۔ عرب میں ٹھہرے ہوئے پانی پر کائی جم جاتی ہے یہ ایسا نہ ہوگا۔

انہار من لبن ۔ کثرت سے دودھ۔

انہار من خمر ۔ انگوروں کا تازہ نچوڑ۔

مغفرۃ من ربہم ۔ معلوم ہوا کہ فاتحین مصر و شام و عراق سب مغفور ہیں ۔ شیعہ کے لئے کاری حربہ۔

آخرت کے جنتوں کا ثبوت اس جنت سے دیا کہ جب پیشگوئی کا ایک
حصہ دنیا میں جنت ملنے ... کا پورا ہوگیا تو آخرت میں
بقاعدہ اربعہ متناسبہ ضرور ملیگا۔
آیت ۵۔ ماذا قال آنفاً۔ بطور تمسخر کہتے کہ دیکھو یہ
کیا باتیں کرتا ہے۔
آیت ۶۔ الا الساعۃ۔ اہل مکہ کے زوال کی گھڑی
اشراطھا۔ اس کے آثار تو ظاہر ہو رہے ہیں۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ محکمۃ۔ صاف حکم
نظر المغشی۔ گویا موت آہی گئی۔
آیت ۲۔ اولیٰ لھم۔ وہتکار
طاعۃ۔ فرمانبرداری بڑی چیز ہے نفس کے خلاف ہو
پھر بھی اسے یہی طاعت ہے۔
قول معروف۔ نبی کریم نے فرمایا ہے ھل یکب الناس
الاحصائد السنتہم۔ یہی زبان ہی دوزخ میں ڈلوائیگی۔
صدقوا اللہ۔ خدا کے سامنے راستباز ہوتے۔
آیت ۳۔ تولیتم۔ حاکم بنائے جاؤ۔
تفسدوا۔ یہ پیشگوئی ہے جب حکومت ہاتھ میں
آتی ہے تو تاوداع قطع رحمی کرتے ہیں۔
آیت ۴۔ افلا یتدبرون القرآن۔ یہی آیت تک
کہ ہمت سے پڑھتے ہیں نہیں آتی تو قرآن کی زبان۔ ہر
ایک مومن سوچے کہ وہ دوسرے معاملہ کے مقابلہ میں تدبر
فی القرآن کتنا کرتا ہے۔

رکوع چہارم

لن یخرج اللہ اضغانھم۔ کوئی انسان نہیں چاہتا کہ
اس کی کوئی بدی یا کمزوری کسی پر ظاہر ہو۔ کمزوری پر اقرار
بڑا مشکل ہے دل برداشت نہیں کرتا۔ کہ اپنے ہم چشموں
میں ذلیل ہوں۔ پس ایسے مریض اپنے مرض کی فکر کریں
واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اس آیت نے مجھے بہت
برائیوں اور تکبروں اور غلطیوں سے روکا ہے۔
آیت ۵۔ اطیعوا الرسول۔ اپنی طرف سے ڈھکوسلے
بنا کر نئی نئی عبادتیں نہ نکالو جن پر اللہ اور اس کے رسول
کی مہر نہ ہو۔
آیت ۱۰۔ ان تتولوا۔ خدا کے کام تو آخر ہو کر
رہیں گے۔ افسوس تو یہ کہ وہ اپنا کام کسی دوسری قوم کے

سورۃ الفتح

رکوع اوّل

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بنا پر مکہ تشریف لے
گئے ۹ میل کے فاصلہ پر حدیبیہ نام ایک مقام ہے جب
وہاں پہنچے تو مکہ والے مزاحم ہوئے آخر بڑی لمبی چوڑی گفتگو
کے بعد صلح نامہ لکھا گیا جس کی شرائط میں سے ایک شرط
یہ تھی کہ آپ اس سال واپس چلے جاویں (۲) آئندہ سال
آئیں۔ تو ہتھیار بند ہوں۔ یعنی تلواریں غلافوں میں تیر
ترکشوں میں (۳) مکہ والوں کا کوئی آدمی جائے تو واپس
دیدیا جائے مسلمانوں کا مکہ آئے تو ہم نہ دیں گے۔
سورہ نحل میں یہ سب بطور پیشگوئی موجود ہے۔ کہ ایک عہد
ہوگا پھر ساتھ ہی جتا دیا کہ یہ توڑ دیں گے چنانچہ فرمایا۔
داوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مکہ والوں نے عہد شکنی کی۔
آیت ۱۔ انا فتحنا۔ اس میں مقام حدیبیہ کا ذکر ہے کیونکہ
یہ صلح فتح مکہ کی پیش خیمہ تھی۔ بعض کہتے ہیں آپ نے جاتے
ہوئے خیبر فتح کیا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔
لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک۔ تا معاف
کرے تیرے سبب سے وہ قصور جو انہوں نے تیرے کئے
ہجرت سے پہلے جب تو مکہ میں تھا۔
وما تاخر۔ اور تیرے وہ قصور جو انہوں نے اس وقت
کئے جب کہ تو وہاں سے چلا آیا۔
دوسرے معنے امام نے کئے ہیں۔
انسان جب کوئی کام کرتا ہے اور اس کا نتیجہ پورا پورا
نہیں نکلتا۔ تو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور طرح
طرح کے عیوب اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ سو اس کے
جواب میں فرمایا۔ کہ جب ہم اسے فتح دینگے۔ تو یہ تمام
الزامات اور عیوب اور نقائص جو تیری طرف منسوب کئے
جاتے ہیں۔ یہ سب ڈھانپ دئے جاویں گے اور مٹائے
جاویں گے۔ پھر کوئی ان عیوب کو تیری طرف منسوب
کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ جو پہلے ہوئے اور نہ آئندہ
کوئی الزام تجھ پر لگا سکیں گے تیسرے معنے جو بعض
صوفیاء نے کئے ہیں۔ ذنب چھوٹی چھوٹی فروگذاشتوں کو
کہتے ہیں۔
آیت ۴۔ انزل السکینۃ۔ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے
وقت مومن کے دل پر ایک خاص اطمینان و تسلی نازل

کرتا ہے۔ حدیبیہ میں بظاہر صلح دب کر کی گئی تھی صحابہ قائم رہے
جیسے ہمارے مسیح کی وفات پر ہماری جماعت۔
آیت ۵۔ یعذب المنافقین۔ ایک عذاب تو یہ ہے
کہ ان کی امیدوں کے خلاف ہوگا۔
آیت ۸۔ شاھداً۔ اپنے اصحاب کا نگہبان۔
آیت ۹۔ تسبحوہ۔ ۃ ضمیر میں اختلاف ہے بعض اللہ کی
طرف پھیرتے ہیں۔ بعض رسول کریم کی طرف اس صورت
میں یہ مراد ہے کہ رسول کریم پر کوئی الزام ہے تو ان کی
تنزیہ کرے۔
آیت ۱۰۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یہ جو تیرے ہاتھ
پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ وہ بھی تیری مدد کرتے ہیں۔ مگر اللہ کا ہاتھ
ان سب سے بڑھ کر تیرے ساتھ ہے۔

رکوع دوم

المخلفون۔ جب نبی کریم حدیبیہ کے مقام پر گئے تو کچھ لوگ سست
مدینہ کے پیچھے رہ گئے۔ یہ ان کا ذکر ہے انسان سے اعمال سرزد
ہوتے ہیں بُرے ہی بھلے بھی۔ کبھی کسی چھوٹے سے عمل کا مدار
بڑے اخلاص پر ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مفید نتائج پیدا کرتا ہے
مثلاً ایک نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشا گیا۔ اسی طرح بدیوں
کی حالت ہے بعض اوقات آدمی کسی بدی کو خفیف خیال کرتا ہے مگر
دراصل نتیجہ اس کا بہت برا ہوتا ہے۔ حضرت امیر حمزہ نے اپنی ایک
حالت میں اونٹنی کو کاٹا اور اس کا کلیجہ نکالا۔ آخر ان کا بھی
کلیجہ نکالا گیا۔ پس یاد رکھو کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے ہر ایک
شخص کو زبان و قلم کے چلانے میں احتیاط لازم ہے۔
آیت ۲۔ ظن السوء۔ میں غور کر کے دیکھا ہے جتنے جتنے مذہب
میں سب بدظنی سے نکلے ہیں بعض کو خدا کی نسبت بدظنی ہے۔ تو
اس کے صفات کے منکر ہو گئے۔ نبوت کا انکار بھی اسی بدظنی سے ناشی
ہوتا ہے آریہ دعا سے منکر ہیں اس کی جڑ بھی یہی ہے۔
بوراً۔ بور کا لفظ بڑا خطرناک ہے۔ حسن ظن سے نقصان اٹھا
لینا بدظنی کی ہلاکت سے بہتر ہے
آیت ۴۔ یعذب من یشاء۔ ایک خاص گروہ مراد ہے یہ
نہیں کہ اندھا دھند جسے چاہے بخشدے۔
قل للمخلفین من الاعراب۔ یہ بڑی عجیب پیشگوئی ہے
اس سے حضرت صدیق و فاروق کی عظمت بھی ثابت ہوتی ہے۔
فرمایا اے نبی کریم تیرے ساتھ نہ جائیں گے مگر ایک اور قوم ہے
جو عرب کے سوا ہے (فارس، روم، مصر) ان سے لڑائی ہوگی۔
ان کی طرف تم کو بلایا جاویگا اگر ان خلفاء راشدین کی اطاعت
کروگے تو اجر پاؤگے ورنہ عذاب دئے جاؤگے۔ دیکھو معانی کیسے کتنا لمبا زمانہ دیا+

کلام امیر المومنین

عورتوں کی اصلاح کس طرح ہوسکتی ہے

ایک صاحب کا اپنی زوجہ کی نسبت شکوہ تھا۔ فرمایا۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب کسی عورت کے واسطے بہت استغفار اللہ کے حضور میں کی جاوے تو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ عورتوں کی کمزوریوں میں رحم کرنا چاہیئے کیونکہ انکو حصول علم اور وعظ کے سننے اور تعلیم پانے کے واسطے وہ موقعہ نہیں۔ جو مردوں کیواسطے ہوسکتا ہے پس وہ کس طرح اپنے علم وعقل میں مردوں کے برابر ہو جاویں۔ مردوں کو پہلے ہی سے یہ امید نہیں باندھ لینی چاہیئے۔ کہ عورت ہر امر میں اس کی ہمخیال اور مرضی کے موافق ضرور ہوگی۔

قابل قدر دلی ایمان ہے

ملک عادل شاہ صاحب نے ترنگزئی سے مجھے خط لکھا کہ حضرت خلیفہ صاحب اپنے نام کے ساتھ لفظ احمد لکھا کریں تو خوب ہو۔ (یعنی نورالدین احمد) فرمایا۔ آجکل یہ رواج ہے کہ لوگ اس طرح کے ناموں کے ساتھ لفظ احمد بڑھا دیتے ہیں یعنی سراج الدین احمد وغیرہ اور کوئی لکھدے تو میں اسکو برا نہیں مناتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ صرف ظاہری باتیں ہیں ان کی ضرورت نہیں میرے لئے وہ ایمان کافی ہے جو میرے دل میں ہے اور خود لفظ نورالدین اپنے معنوں میں بہت بڑا لفظ ہے۔

دھوکے سے نکاح ناجائز ہے

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھا کہ میری ایک جگہ نسبت ہوچکی ہے مگر میں اوسے پسند نہیں کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ اس لڑکی کی شادی کرا دوں کیا یہ جائز ہوگا کہ نکاح تو میں کرلاؤں اور پھر طلاق دیکر اپنے بھائی کے ساتھ اس کا نکاح کرا دوں۔

فرمایا اس کو لکھا جاوے کہ یہ دھوکا ہے اور ہرگز جائز نہیں۔ مومن کو چاہیئے کہ صاف بات کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ دنیا میں عورتوں کی کمی نہیں متقی کے واسطے خدا تعالیٰ سارے سامان خود مہیا کر دیتا ہے لڑکی والوں کو صاف کہدینا چاہیئے کہ ہم اس لڑکے کے واسطے نہیں بلکہ چھوٹے کے واسطے درخواست کرتے ہیں اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ وہ کام ہونے دے جو احسن ہو۔

مولوی فضل دین صاحب مرحوم خوشاب

مولوی صاحب مرحوم کی وفات کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہونچی۔ فرمایا کہ ان کا جنازہ جمعہ کے دن پڑھا جاوے بڑے مخلص آدمی تھے اور دیر مخلص تھے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

فرمایا (۲۴ ستمبر ۱۹۱۲ء) بورڈنگ کے بعض طلبا کو مخاطب فرما کر۔ کہ دنیا میں اختلاف ہے ہر ایک کا مذاق جداجدا ہے۔ مگر باوجود اس قدر اختلاف کے پھر بھی ان میں ایک وحدت ہے۔ خدا تعالیٰ واحد ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً۔ یعنے تم سب کے سب ملکر اللہ کے رسّہ کو مضبوط پکڑ لو۔ تمہاری کھیل جو رسّہ کھینچنے کی ہے اس سے مجھے یہ نکتہ سوجھا ہے کہ جیسے وہاں فریق مقابل کو زک دینے کے لئے ضروری ہے کہ سب کے سب یکدل ہو کر باوجود اختلاف قومی وخیالات زور لگاتے رہیں۔ اسی طرح اللہ کے رستے کو جس سے مراد قرآن مجید ہے۔ دوسری قوموں کی زد سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ تم ملکر کام کرو۔

قرآن مجید پر تمام قومیں۔ تمدنی۔ تاریخی۔ طبعی۔ علمی۔ عقلی۔ غرض کہ ہر طرح کے اعتراض کر رہی ہیں اور چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کی تعلیم کو نہ پھیلنے دیں۔ پس تمہیں چاہیئے کہ ان کا زور توڑنے کے لئے اپنے میں علمی قوت پیدا کرو۔ اور اتفاق سے رہو۔

وحدت کے لئے ایک اختلاف کی بھی ضرورت ہے، دیکھو اگر رسّے کے کھیل میں دوسری طرف مخالف زور لگانے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ کھیل ہو ہی نہیں سکتا اسی طرح (حبل اللہ) قرآن مجید کے مقابل میں زور لگانے والے لوگ بھی ضرور ہونے چاہئیں تھے۔ پر اب ضرور ہے کہ تم اتفاق سے یکدل اور یک جان ہو کر زور لگاؤ تا ایسا نہ ہو کہ فریق مخالف فتح پالے۔

ایک پرانی نظم

(جو سخت بخار کی حالت میں گھر لکھی گئی تھی)

تیرہ صدیوں سے تھی امید تھے آنیکی۔
جلوۂ روئے جاناں کے دکھلانے کی

منزلت ہوش عقل کی عطا ہو جانے
کس کو امید تھی یہ پایہ یہاں پانے کی

کس جوان مردنے کی کسر صلیب اعداء
میں بتاؤں تمہے ہادی مرزا نے کی

چشم حق بیں جو نہ رکھتے تھے تو ان اندھوں پر
منکشف کچھ بھی حقیقت نہ ہوئی کانے کی

خدمت دین میں جاں اپنی فدا کردیا
حق کے نزدیک ہے لوگو! یہی اعلیٰ نیکی

جس قدر چاہتا ہے زور لگالے دشمن
آرزو تیری نہیں ایک بھی بر آنے کی

ہوا منصور و مظفر یہ خدا کا مرسل
پیش کچھ بھی نہ گئی یاں کسی ملانے کی

چل ہی سر پہ ہے تلوار مرے مہدی کی
جو صدا نکلے وہ ہے چیخنے چلانے کی

دوڑتی آئی قدم لینے اجابت اس کے
جو دعا اس مرے مرشد مرے آقا نے کی

ناخدا ہے مری کشتی کا یہی مرد خدا
پختہ امید ہے ساحل پہ پہنچ جانے کی

حکمت آموز فلاطوں ہو ترا ہر خادم
عقل سقراط سے بڑھ کر ترے دیوانے کی

چیر کر سینہ دکھاؤں دل بریان اپنا
تاب ہے کس کو مگر دیکھنے دکھلانے کی

کھانے پینے سے تو نفرت ہی مگر عادت ہے
خون دل خون جگر پینے کی غم کھانے کی

قیس مجنوں تھا جو جنگل میں رہا سرگرداں
سیکھتا مجھ سے ادا یار پہ مرجانے کی

آرزو ہے کہ یہیں مسکن و مدفن ہو مرا۔
تیرے مخلص ترے شیدا ترے دیوانے کی

ایک جلوہ ہی میں گھربار بھلایا ہمکو
خوب ہے مرے ساقی ترے پیمانے کی

آنکھ طوطے کی نہیں ہوں کہ بدل جاؤں میں
آستاں چھوڑنے کا میں نہیں خمخانے کی

معنی پر درجہ ہیں آواز سے اون کو کیا کام
باطنی لوگوں کو لت ہوتی نہیں گانے کی

قلزم عشق سے نکلے ہیں یہ بچے موتی
ہو مجھے طرز نہ آتی ہو پرو لانے کی

پیغام صلح [illegible]

الحکم مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۶

"ماہِ صیام"

تمہید نماز کے بعد دوسری عبادت جو مسلمانوں کو دوسری قوموں سے ممتاز کرتی ہے وہ "صوم" ہے۔ افسوس کہ عام مسلمانوں نے اس مبارک مہینے کی عزت و حرمت کا کچھ پاس نہیں کیا یا وہ زمانہ تھا کہ تمام بالغ مرد بلکہ شوق سے بعض نابالغ بھی بجز اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو، روزہ رکھتے تھے۔ دیہات میں اگر کوئی تنور گرم ہوتا۔ تو مولوی صاحب اوس میں پانی ڈلوا دیتے اور لوگ اوس پر ناراض ہونے کی بجائے نادم ہوتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ کھلے بندوں لوگ باہر کھاتے پھرتے ہیں اب بعض دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ ۵ فیصدی مرد بھی روزہ دار نہیں ملتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت دلوں میں کچھ نہیں رہی۔ اور دوم لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ کہ روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس جہالت سے فائدہ اٹھا کر کئی عیسائی مرد اور عورتیں ادھر ادھر دیہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بڑی نرمی سے پوچھتے ہیں آپ کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ خدا کسی کو بھوکوں مار کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بات عام سادہ لوحوں پر بہت اثر کرتی ہے

روزہ رکھنے کا مقصد روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ روزے کا مقصد خداوند کریم نے بتلایا ہے کہ لعلکم تتقون یعنے یہ حکم اس لئے ہے کہ تا تم متقی بن جاؤ۔ اور یہ تقویٰ مدار نجات ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے۔ یہ تقویٰ وہ نعمت ہے جسے یہ حاصل ہو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا اور اوس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اوسے بھی معلوم نہیں ہوتا تقویٰ حاصل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جب انسان حلال اشیاء سے بحکم الٰہی رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حلال اشیاء سے نہ رکے۔

دوسرے فوائد پھر روزوں سے مفصلہ ذیل فوائد ہیں (۱) مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جب اپنے تئیں بھوک پیاس لگتی ہے۔ تو اس وقت اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان غریب مسکین لوگوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہوگی (۲) پھر کسی مصیبت کے وقت صبر و قناعت کا کام لے سکتا ہے اور برداشت کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے (۳) اس میں یہ تعلیم ہے کہ تم گناہوں سے اگر چاہو تو بچ سکتے ہو (۴) یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (۵) سچی بھوک کے بعد کھانا کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے (۶) شکر کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ جو چیز عین ضرورت کے وقت ملے اس پر بے اختیار الحمد للہ نکلتا ہے کئی مسلمان روز کھانا کھاتے ہیں مگر کتنے ہیں جو کھا کر الحمد للہ پڑھتے ہیں (۷) نرمی اور بردباری کا سبق حاصل ہوتا ہے (۸) دعا قبول ہوتی ہے (۹) فرشتوں میں ہماری تعریف کی جاتی ہے۔ (۱۰) شب بیداری کی مشق کرائی جاتی ہے اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ دیکھو تم جسمانی غذا کے لئے کیا شوق سے اٹھ کھڑے ہوتے ہو پس روحانی غذا (تہجد) کیوں کر نہیں اٹھ سکتے (۱۱) قرآن مجید پڑھنے سننے کا موقع ملتا ہے۔ (۱۲) یہ وہ عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر میں آپ ہوں۔ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی (ترجمہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلا ہونگا انسان اپنی خواہش اور طعام کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)

ماہِ رمضان کے تقرر کی حکمت انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ملکی اور بہیمی تمام اعمال صالحہ کی جڑ ملکی قوت کا غلبہ ہے۔ بہیمی قوت کو گھٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کم کیا جائے اب اگر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تھوڑا کھاؤ۔ تو بعض کو بے ایمانی کا موقعہ ملتا۔ جو پرہیزگار تھے وہ تو اتنا تھوڑا کھاتے کہ بیمار ہو جاتے اور بعض وہ بھی کہ دو تین سیر دودھ اور پندرہ سولہ پراٹھے کھا کر بھی کہتے کہ ہم نے تھوڑا کھایا ہے اور یوں بھی کوئی خاص اندازہ مقرر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کھانا تو وہی رکھا مگر فاصلہ دو کھانوں کے درمیان زیادہ رکھ دیا اور پھر اسے متواتر ایک ماہ تک کیا کیونکہ ایک دو روز تو ہندو بھی برت رکھ لیتے ہیں ماہ کامل اس لئے فرمایا کہ روحانی حالت بھی رفتہ رفتہ ترقی کرے جیسے ہلال سے بدر ہوتا ہے اور بہیمی قوت گھٹے جیسے پندرہ روز کے بعد اخیر رات تک چاند گھٹتا ہے۔ مہینہ مقرر اس لئے کیا کہ آدمی سست ہے وہ کسی پابندی و ضابطہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ اس طرح تو دیکھا دیکھی شرما شرمی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اگر مقرر مہینہ نہ ہو تو کئی لوگ ہیں جو کہیں کہ اچھا اس مہینہ کام ہے اگلے میں کریں گے اور پھر اسی طرح سستی کرتے کرتے سارا سال ہی گذر جائے۔ پھر چاند کا حساب اس لئے رکھا کہ موسم میں تکلیف برداشت کرنے کا تجربہ ہو جائے۔

روزہ کب رکھنا چاہیئے لا تصوموا حتی تروا الھلال۔ جب تک ہلال کی رویت نہ ہو روزہ رمضان نہ رکھو اور فرمایا لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین بعض لوگ جو پرہیزگار کہلانے کے لئے شک کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں وہ جائز نہیں ایک معتبر گواہ کی شہادت ہلال رمضان کے بارے میں بحالت ابر مقبول ہے۔

رمضان کیسا مبارک مہینہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن جس کے متعلق قرآن مجید میں حکم نازل ہوا یا جس میں قرآن نازل ہوا یہ وہ مہینہ ہے اور حدیث میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین (البخاری)
یہ بالکل صحیح بات ہے کسی شخص نے کہا تھا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ شیطان برابر اپنا کام کئے جاتا ہے ایک بزرگ نے جواب دیا کہ:

اول ابلیسے مرا استاد بود
بعد ازاں ابلیس پیشم باد بود

شیطان تو قید ہے۔ مگر شیطان کی صحبت میں رہنے والے لوگ تو زندہ ہیں۔

روزہ رکھنے والا کا درجہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے

روزہ کے لئے نیت ضروری من لم یجمع الصوم

قبل الفجر فلا صیام له۔ جو صبح سے پہلے نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔ کہ آدمی زبان سے کہے کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔ مطلب یہ ہے ارادہ ہو کہ میں روزہ رکھوں گا۔

روزہ کی حالتیں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه۔ جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل نہیں چھوڑتا تو وہ سن لے کہ اللہ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ پھر فرمایا۔ الصیام جنة فلا یرفث ولا یجهل فان امرء قاتله او شاتمه فلیقل انی صائم مرتین۔ روزے سپر ہیں۔ پس کوئی روزہ دار نہ فحش بکے نہ جھگڑا کرے اگر کوئی اوس سے لڑے یا گالی دے تو اوسے کہدے بھائیصاحب میں روزہ دار ہوں [illegible] معاف کیجئے۔ لیس الصیام من الطعام والشراب وحده ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف۔ یعنے روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ جھوٹ بولنے۔ جملہ خلاف حق امور [illegible] اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے رکنا بھی ضروری ہے۔

روزہ رکھنے کا وقت

فرمایا۔ تسحروا فان فی السحور برکة۔ فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر۔ سحری کھاؤ۔ کہ سحری میں برکت ہے [illegible] روزوں اور ہمارے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں۔ پس آٹھ پہر روزہ رکھکر اسپر ناز کرنیوالے یاد رکھیں اکثر مسلمان بھائی تو ایسے ہیں کہ جب ان کی آنکھ کھلتی ہے خواہ بارہ ہی بجے ہوں اٹھ کر کھانا کھا کر پھر سو جاتے ہیں۔ اور ٹھیک اوس وقت اُٹھتے ہیں کہ جب سورج کی روشنی ان کی آنکھوں پر اپنا تیز اثر ڈالتی ہے پھر ایک اور نقص ہے کہ کھانا کھا کر بعض زمیندار حقہ پیتے رہتے ہیں (جیسے ہندوستانی پان چباتے رہتے ہیں) اور مسئلہ یہ بنا رکھا ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی دکھائی نہ دے جائز ہے۔ ادھر ملاں بھی چونکہ کھانا کھا کر سو جاتا ہے۔ اس لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب دن چڑھنے کے قریب ہو۔ ۹۰ فیصدی روزہ داروں کے روزے [illegible] تباہ ہو جاتے ہیں اور اکثر مسلمانوں کی نماز صرف اس وقت سونے کی بد عادت کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ پس ضرور ہے کہ سنت نبویہ اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنے کھاؤ پیو جب تک فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے۔ صبح کاذب کے وقت کھانا پینا درست ہے کھانا ایسے وقت کھانا چاہیئے کہ اوس کے بعد نماز صبح کو آدمی چلا جائے۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ چالیس منٹ قبل از صبح کھانا کھانا ایسا ہے کہ ضعف معدہ والوں کو بھی اس میں کوئی دقت نہیں ہوتی صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق عمل تھا۔ تسحرنا ثم قمنا الی الصلوة ہمنے سحری کھائی اور پھر نماز کو کھڑے ہو گئے۔ پوچھا گیا کتنا فرق تھا۔ فرمایا خمسین آیت۔ یعنے پچاس آیتہ کا قدر یعنی تقریباً دس منٹ۔ دوسری حدیث۔ کنت اتسحر فی اهلی ثم یکون لی سرعة ان ادرک صلوٰة الفجر مع رسول الله۔ میں اپنے گھر سحری کھا لیتا پھر مجھے جلدی ہوتی کہ فجر کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پاؤں۔ چونکہ چاندنی اور ابر کی وجہ سے اکثر اوقات صبح کا صحیح علم نہیں ہوتا اس لئے گھڑی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہر روز طلوع آفتاب کا نظارہ کر لیا جائے پس طلوع سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے صبح صادق سمجھیں[1] احتیاطاً یہ وقت ڈیڑھ گھنٹہ سمجھ لیں اپنی گھڑی کی نسبت تجربہ کرے کہ ہر روز اوس میں کتنا فرق پڑتا ہے پس اوسی کے مطابق روز حساب کر لیا کرے اکثر مسلمان بھائی گھڑی جیبوں میں رکھتے ہیں مگر اوس سے دینی کام نہیں لیتے انہیں پوچھا جائے۔ تو وہ نہیں بتلا سکتے کہ دن کس وقت غروب ہوتا اور کس وقت چڑھتا ہے۔ حالانکہ صرف اوقات طلوع وغروب جاننے سے تمام نمازوں کے وقتوں کا بھی صحیح علم ہو سکتا ہے۔

کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

قرآن مجید میں صریحاً آتا ہے۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر۔ یعنے تم میں سے اگر کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ اور دنوں میں روزے رکھے اس بات میں بہت بحث ہے کہ سفر کی حد کیا ہے اور پھر یہ کہ روزہ رکھنا مطلق منع ہے یا کہ نہ رکھنا افضل ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ عرف عام میں سفر کس کو کہتے ہیں۔ اور وہ سیر تمام کاروبار سے کن باتوں میں الگ ہو سکتا ہے۔ اخیر یہ فیصلہ ہوا کہ اگر انسان رات کو واپس چل کر گھر نہ آسکے تو یہ سفر ہے اور سفر میں روزہ بعض صحابہ رکھتے بعض نہ رکھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسے روزہ داروں کو اولئک العصاة فرمایا یہ خطا کار ہیں۔ میرے آقا مسیح القتین فرماتے تھے خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑا ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا۔ پس بالعموم اگر تین چار کوس بھی جائیں تو یہ سفر ہے۔ بشرطیکہ روزمرہ کا معمول بطور گشت ودورہ وسیر نہ ہو۔ اور ایک دفعہ کسی آدمی کو بٹالہ بھیجا تھا۔ تو اوسے فرمایا تھا کہ روزہ نہ رکھنا اور خود امرتسر میں سر اجلاس اس مسئلہ کے اظہار کے لئے بحالت مسافرت چائے نوش فرمائی تھی آپ فرماتے تھے کہ حالت سفر ومرض میں روزہ رکھنا خدا کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ حاملہ اور مرضعہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اگر کمزوری ہے اور بعد وضع حمل بھی قضا نہیں کر سکتی تو وہ فدیہ دے سکتی ہے ایسا ہی وہ مریض جو دائم المریض ہے اور شیخ فانی جنہیں امید نہیں کہ پھر روزے قضا کر سکیں گے۔ وہ بھی فدیہ دے سکتے ہیں۔ عورت کو بحالت حیض روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین۔ کے کئی معانی ہیں بعض کہتے ہیں جو طاقت نہیں رکھتے۔ مثلاً شیخ فانی۔ بعض یہ کہ جو مشکل رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً جن کے معدے خراب ہیں یا جو مزدوری پیشہ ایسے سخت کام کرتے ہیں۔ جو بحالت بھوک وپیاس ہو ہی نہیں سکتے نہ کریں تو رات کو بال بچے بھوکوں مریں۔ بعض اوقات ہل چلانے والے کاشتکار۔ بعض یہ معنے کرتے ہیں کہ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ دیں۔ بہرحال معمولی کاروبار کی وجہ سے کسی کو معاف نہیں ہو سکتا۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سفر کی حالت میں تو معاف ہو۔ جس میں آج کل چنداں مشقت بھی نہیں اور بعض جفاکشی کے کاموں میں کیوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ کاروبار معمولی ہے اور سفر تو گاہے ماہے کا معاملہ ہے اور پھر ان کی قضاء تو بہرحال لازم ہے بعض کا خیال ہے کہ پہلا حکم نفلی روزوں کے متعلق ہے اور فرضی روزوں کا حکم فمن شهد منکم الشهر میں ہے۔ اس صورت میں یطیقونه کے معنے میں کہ اگر نفلی روزہ باوجود طاقت نہ رکھے۔ تو فدیہ دے۔

روزہ کے نواقض

عمداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کنکر یا گٹھلی یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے۔ تو بھی روزہ قضا کرے۔

ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھواں گرد وغبار مکھی مچھر

[1] خدا نے جو آجکل گھڑیاں بنا دی ہیں یہ بھی مومن کی خدمت کے واسطے ہیں

ناپیتے ہوئے آٹا یا تمباکو کوٹتے ہوئے غبار چلا جانے (۲) کان مین پانی چلا جاوے یا قصداً پانی ڈالے (۳) خواب مین غسل کی حاجت ہوئے (۴) خود بخود قے آجاوے یا عمداً قے کرے مگر منہ بھر کر نہ ہو (۵) آنکھ مین دوائی ڈلوائے (۶) خوشبو سونگھے بلغم نگل جاوے (۷) غسل کی حالت مین دن چڑھ جاوے (۸) دانتون سے خون جاری ہو جاوے (۹) پچھنے لگوائے (۱۰) مسواک کرے (۱۱) سرمہ ڈالے (۱۲) اپنی بی بی کا بوسہ لے۔

کس وقت روزہ کھولنا چاہئیے

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزال هذه الامة بخير ما عجلوا الفطر یعنی امت بھلائی مین رہیگی۔ جب تک روزہ کھولنے مین غیر معمولی دیر نہ کریگی۔ پھر وقت فرمایا۔ اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر۔ جب مشرق کی طرف سے رات چڑھ آوے اور ادہر مغرب کی طرف دن غروب ہو جاوے۔ تو روزہ کھولنا چاہئیے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہان سورج ڈوبتا ہے وہ جگہ دوسری شفق کے ساتھ ملنے اور ادہر مشرق کی طرف رات چڑہنے مین قرص خورشید کے غروب ہونے کے بعد پانچ منٹ خرچ ہوتے ہین۔

روزہ کھولتے وقت کیا کہنا چاہئیے

اوس وقت پڑھنا چاہئیے اللهم انی لك صمت وعلى رزقك افطرت۔ ورپکر ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فعلى ماء فانه طهور۔ جب کسی نے روزہ افطار کرنا ہو تو چاہئیے کھجور یا چھوہارے سے کھولے کیونکہ اس مین برکت ہے نہین تو پانی کیونکہ یہ بہت پاکیزہ چیز ہے۔ ہمارے زمیندار مسلمان بھائی اکثر حقہ کے ساتھ افطار کرتے ہین میرے خیال مین ایسی مکروہ چیز سے روزہ کھولنا ٹھیک نہین۔ بلکہ روزون سے تو اسکو چھوڑنے کا سبق سیکھنا چاہئیے۔ افطار کیوقت یکدم غذا ہرگز نہین کھانی چاہئیے بلکہ چاہئیے کہ کھجور۔ دودھ وغیرہ سے روزہ کھول کر سکون و اطمینان سے نماز پڑہیں تاکہ اتنے مین معدہ از سر نو اپنے فرض کو انجام کرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔ کوئی ثقیل غذا جس مین مٹھاس اور چکنائی ہو کھانی نہین چاہئیے۔ اور کسی روزہ دار کا روزہ کھلانا قرآن ثواب ملتا ہے۔ جتنا روزہ دار کو۔

قیام رمضان

تہجد کی نمازیون ہی مومن کو حسب استطاعت پڑہنی چاہئیے۔ مگر ماہ رمضان مین اس کا اہتمام ہے حدیث مین یا مر بہم بغیر عزیمتہ آیا ہے سید المعصومین الحکم العادل من رب العالمین نے بار ہا سوال کے جواب مین فرمایا۔ کہ یہ نماز دراصل تہجد ہی کی نماز ہے کوئی الگ نماز نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سہ روز اسے اول رات ہی پڑہا ہے مگر اکثر آپ کا معمول یہی تہا کہ پچھلی رات گہر مین اکیلے پڑہتے چنانچہ جب صحابہ نے شامل ہو کر جماعت کی صورت بنا لی تو فرمایا۔ فصلوا ايها الناس فی بيوتكم فان افضل صلوة المرء فی بيته الا الصلوة المكتوبة (یعنی اے لوگو! تم اپنے گہرون مین پڑہو کیونکہ فرض نمازون کے علاوہ دوسری نمازین گہر ہی مین بہتر ہین۔ امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس بارے مین عبد الرحمن بن عبد القاری کے اثر سے کوئی صحیح نہین یہ وہی روایت ہے جسمین حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ والتی تنامون عنها افضل من التی تقومون۔ یعنے اس نماز کا پچھلی رات پڑہنا افضل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا تہا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑہنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

"فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی سے تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑہا کرتے تہے۔ اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بہی پڑھ لینا جائز ہے بیس رکعات بعد مین پڑہی گئین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی۔ جو پہلے بیان ہوئی"

چنانچہ اسی لئے فتح القدیر مین امام ابن ہمام نے تسلیم کیا کہ پہلی آٹھ سنت ہے دوسری بارہ مستحب۔ خصوصاً معمولی طریقہ جو مسجد کے ملانون کا معمول ہے نہایت قابل اعتراض ہے۔

قادیان مین عموماً حضرت مولوی نور الدین صاحب کی فرمائش سے بعض احباب اول شب مین مسجد اقصی مین جمع ہو کر کسی حافظ صاحب سے قرآن شریف آٹھ رکعت نماز مین روزانہ سنا کرتے ہین۔

اعتکاف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تہا کہ پچھلے دس دنون مین اعتکاف بیٹھتے تہے جس مسلمان بھائی کو موقعہ ملے ضرور اس سنت کو زندہ کرے آخر سال بہر کام کرتے ہین دس دن خدا کے لئے وقف کر دے۔ بیمار مین تو کوئی حرج نہین ہوگا۔

معتکف کے لئے مسجد مین رہنا ضروری ہے ایک الگ پردہ ڈال لے باہر ضروری حاجات (کھانا۔ پینا قضاء حاجت۔ نماز جمعہ) کے لئے جا سکتا ہے۔ مگر کلام ذکر سے مسجد مین چپ نہ رہے بلکہ نیک باتون مین مشغول رہے۔ اپنی بی بی کے پاس جانا منع ہے۔ باقی رہے عید اور صدقہ فطر کے احکام وہ انشاء اللہ پہر بیان کرین گے۔

الخطبہ

اس کے متعلق جو صاحب خط لکھین وہ ہر خط کے ساتھ جوابی ٹکٹ ارسال فرمادین ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی اور خط مین جس خطبہ کا ذکر کرین اس کا نمبر بہی لکھ دیا کرین۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار کی آمدنی رکہتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست غریب پنجاب مین آ کر وہ اسی جگہ بود و باش رکہین گے فی الحال بالکل مجرد ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو جوان عمر۔ خواندہ۔ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ نسبیع اسمعیل خان اور نماز بخان خاص کر ڈیرہ غازی خان ڈیرہ ہر دو۔ شاہ پور ضلع میانوالی۔ بہکر۔ مظفر گڑھ اور ملتان مگر احمدی جماعت کا ہو۔ خط و کتابت بنام خاکسار معرفت ایڈیٹر ہو۔

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چہ و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔ ن معرفت ایڈیٹر ہو۔

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلی خاندان کا آدمی جو کہ قد ترقی پاول پنڈی مین سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلی اور شریف خاندان مین رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام امیر احمد۔ احمدی قریشی از فادیان۔

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی

از قلم
از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب
فاضل امروہی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ظاہر ہے کہ ایسا ہی اکثر ہوا کرتا ہے۔ کہ قاتل یا مجرم ہر چند تدابیر اپنے جرم کے اخفا کے لئے کرتا ہے مگر کسی نہ کسی طرح سے اللہ تعالیٰ اوس کے جرم کو علانیہ ظاہر فرما دیتا ہے۔ اور یہ اظہار من جانب اللہ خصوصیت کسی زمانہ کے ساتھ بھی نہیں رکھتا اس لئے جملہ استمراریہ کے ساتھ یہ مقصود بیان فرمایا گیا ہے اور ہم نے اپنی عمر میں اکثر سنے ایسے واقعات قتل وغیرہ کے دیکھے ہیں کہ قاتل اور اوس کے معاونوں نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں ہیں کہ یہ جرم کسی طرح مخفی رہے مگر حسب الحکم واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کے وہ قاتل مخفی نہیں رہ سکا اور اظہار ایسے مخفی واقعہ کا جس کے اخفا میں جان توڑ کوششیں کی جاویں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بڑا عظیم الشان نشان ہے جس سے ہر زمانہ میں نظارہ دیدیکم آیاتہ کا اہل ہر زمانہ اور اہل عقل کو نظر آتا رہتا ہے۔ فی الحدیث۔ قال علیہ السلام ان عبدا لو اطاع اللہ من وراء سبعین حجابا لاظہر اللہ ذالک علی السنۃ الناس وکذالک المعصیۃ۔ ایضاً ای ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰ علیہ السلام قل لبنی اسرائیل یخفون لی اعمالہم وعلی ان اظہرہا لہم۔ تفسیر کبیر۔ اور چونکہ اخفاء آیات الٰہیہ کا جرم بمنزلہ قتل نفس کے ہے لہٰذا سزا بھی اوس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاوہ عذاب اخروی کے عذاب دنیوی بھی ہے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہ عذاب اوس وقت واقع ہوا جبکہ یہ جرم مخالفین کا اوس حد تک پہونچ گیا کہ باوجود مجرم ہونے کے اون کے ظلم سے اہل حق مظلوم و مقتول ہوتے رہے اور زمانہ مسیح موعود میں بھی جبکہ مخالفین کا یہ جرم حد سے بڑھ گیا اور نشانات الٰہیہ کا اخفا کر کر ٹھٹھا اوڑایا گیا۔ تو منجانب اللہ امراض وبائی مثل طاعون وغیرہ وغیرہ کے عذاب نازل ہونے اور ولا یزال الذین کفروا تصیبہم بما صنعوا قارعۃ ۔ الآیات کا نظارہ دکھلا دیا۔ کیونکہ اوس زمانہ میں مسیح موعود میں بھی یہود مخالفین کی طرف سے بشارات احمدیہ اور آیات الٰہیہ کا انکار اور اخفا بڑی کوشش کے ساتھ کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اظہار بڑے زور اور حملوں کے ساتھ بھی کیا جا رہا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون سے

نکتہ‌ہاست بسے محرم اسرار کجاست

ہاں اہل عقل ایسے واقعات مخفی ومخفی سے ظاہر پذیر ہونے سے عبرت بھی حاصل کرتے ہیں جس سے اون کی عقل کی ترقی بسبب کثرت تجربوں کے حاصل ہوتی رہتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ لعلکم تعقلون ۔ ٥ تحقیق ادارأتم واضح ہو کہ ادارأتم باب تفاعل سے ہے جس کی اصل تدارأتم تھی۔ باب تفاعل سے اور اصل مادہ اس کا درء سے بمعنی دفع کرنے کے اور باب تفاعل کی خاصیت یہ ہے کہ جو اوس کا فاعل واقع ہوتا ہے وہی اوس فعل کا مفعول بھی ہوا کرتا ہے پس معنے ادارأتم کے یہ ہوئے کہ تم میں سے ہر ایک نے الزام قتل کا اپنے نفس سے دفع کر کر دوسرے شخص پر رکھا یا اور اس طرح پر باہم اختلاف کیا تفسیر کبیر میں ہے احدہا اختلفتم واختصمتم فی شانہا لان المتخاصمین یدرء بعضہم بعضا ای یدفعہ ویزاحمہ۔ وثانیہا ادارأتم ای ینفی کل واحد منکم القتل عن نفسہ ویضیفہ الی غیرہ وکذا صاحبہ فی براءۃ عنہ۔ انتہیٰ مختار الصحاح میں لکھا ہے الدراء الدفع وبابہ قطع والدرء تطلع مفاجاۃ۔ اور معنی ثلاثی مزید ادارأتم کے جو معنی تدارأتم کے ہے کہیں روشن ہونے کی نہیں آئے۔ دو مسلمانا کہ معنی ادارأتم کے مجازا روشنی پانے کے یا روشنی لینے کے آئے ہوں تو اصلی معنے جو دفع کرنے کے ہیں وہ بھی اوس میں ضرور ملحوظ رہیں گے۔ تو ان معنی کے لینے سے معنے آیتہ کے فاسد ہو جاتے ہیں کیونکہ اندریں صورت یہ معنے ہو جاوینگے کہ تم میں سے ہر ایک نے اس روشنی کو اپنے نفس سے دفع کر کر دوسروں کی طرف ڈال دیا کیونکہ باب تفاعل میں مشارکت کا ہونا ضروری ہے اور باب تفاعل کے فاعلوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور ہر ایک مفعول بھی ہوتا ہے پس جبکہ اصلی معنے دفع کے بھی اوس میں موجود ہیں کیونکہ اصلی معنے موجود نہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس روشنی کے ملنے میں ہر ایک طرف سے تدافع بھی واقع ہو گیا اس لئے حسب الحکم اذا تعارضا تساقطا کے وہ روشنی کسی کو بھی حاصل نہ ہوئی پس اس سے ان معنوں سے آیت مجیدہ کا مضمون بالکل بے ربط اور بے جوڑ ہو جاویگا۔ بیان احیا کا جو آیت کذلک یحیی اللہ الموتی میں مذکور ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول نقل کر دینا کافی ہے جو الحکم نے تفسیر القرآن میں نقل کیا ہے۔ وہو ہذا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ کوئی

بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہو اور گاؤ کا گرم گوشت اس پر باندھا گیا ہو اور اوس سے ہوش آ گیا ہو یہ بات چونکہ اپنے اندر علمی پہلو رکھتی ہے اس لئے اوس کے ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض اوقات سرسام کے مریضوں کے لئے یہ علاج لکھا ہے کہ ایک جوان تندرست مرغ کو خوب دوڑایا جاوے۔ اور جب تیز دوڑ کر اوس کے خون میں حرکت زور سے پیدا ہو اس وقت اوسے ذبح کر کے سرسام والے کے سر پر دو ٹکڑے کر کے باندھ دیویں تو آرام ہو جاتا ہے اسی طرح پر اس کی تہ میں اگر ایسا ہی علمی نکتہ ہو تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ انتہیٰ۔ اور نیز امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ حمامۃ البشریٰ میں فرمایا ہے۔ واما احیاء الموتی من دون ہذہ اللوازم التی ذکرناہا واماتۃ الاحیاء لساعۃ واحدۃ ثم احیاءہم من غیر توقف کما یجد بیانہ فی قصص القرآن الکریم فہو امر آخر ومن اسرار اللہ تعالیٰ ولا توجد فیہ آثار الحیات الحقیقی ولا علامات الموت الحقیقی بل ہو من آیات اللہ تعالیٰ ومعجزات بعض انبیاءہ نؤمن بہ ولا نعلم حقیقتہ ولکنا لا نسمیہ احیاء حقیقیا ولا اماتۃ حقیقتہ الی آخرہ۔

توضیح اس کی یہ ہے کہ وہ رگیں جو قلب انسان سے زبان تک جاری ہوتی ہیں جن سے نطق انسانی متعلق ہے اور دار و مدار نطق انسانی کا اونہیں عروق پر ہے پس ہو سکتا ہے کہ کوئی قتیل ایسا ہو کہ ابھی تک موت حقیقی اوس پر وارد نہیں ہوئی ہو اور فیسات التی قضی علیہا الموت کا مصداق نہ ہوا ہو اور انہیں عروق مذکورہ میں سے کوئی رگ قطع ہو گئی ہو اور یہ سبب ضرب شدید کے کسی ایک رگ میں یا زیادہ میں تشنج واقع ہو گیا ہو یا حرارت غریزی زائل ہو کر ایسی برودت عارض ہو گئی ہو جس کے سبب سے زبان قتیل بند ہو گئی ہو۔ اندریں صورت اوس قتیل پر کوئی ایسا عمل کیا جاوے یا کسی ایسی دوائی مارنے سے اون عروق بارودہ میں حرارت پہونچائی جاوے کہ وہ قتیل بولنے لگے۔ تو اس میں قواعد طبی اور ڈاکٹری سے کیا استبعاد ہے خصوصاً جبکہ ایسا عمل اور تعلیمات الہامی ہو اور الہام بھی وہ جو حضرت موسیٰ جیسے نبی جلیل القدر پر نازل ہوا ہو جو کلم اللہ موسیٰ تکلیما کے مصداق ہیں۔ پھر معہذا ظاہر اس قصہ مندرجہ قرآن مجید کے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ایسے واقعات ہم بڑے شفاخانوں سرکاری میں بھی مشاہدہ

کرتے رہتے ہین ۔ آگے رہی یہ بات کہ جس پر موت حقیقی ابھی تک وارد نہین ہوئی اوس کو قتیل کس لئے کہا جاوے سو ایسا استعمال ہر ایک زبان مین موجود ہے خصوصاً زبان عرب مین بلحاظ مایؤل الیہ کے ایسا استعمال بکثرت آتا ہے من قتل قتیلا فلہ سلبہ کلام نبوت مین وارد ہوا ہے ۔ پس اسی لحاظ سے واذ قتلتم نفساً بھی فرمایا گیا ہے اور سکتہ وغیرہ کے امراض مین بھی ہر کہ ومہ کا مشاہدہ ہے کہ بعد لاحق ہونے مرض سکتہ کے مسکوت مردہ سمجھ لیتے ہین معہذا اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسکوت زندہ بھی ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوس پر موت حقیقی وارد نہین ہوئی ۔

الحاصل اس قسم کا احیاء ہر زمانہ مین واقع ہوتا رہتا ہے صدق اللہ تعالیٰ ۔ کذلک یحیي اللہ الموتی اور چونکہ اس قسم کے احیاء مین اللہ تعالیٰ کی قدرتون کا ایک بڑا نشان ہوتا ہے ۔ لہذا اس طرح کا احیاء آیات اللہ مین داخل ہے صدق اللہ تعالیٰ ویریکم آیاتہ ۔ اور چونکہ ایسے احیاء مین نکات علمیہ بھی اہل عقل کو حاصل ہوتے ہین اس لئے فرمایا گیا ۔ لعلکم تعقلون ۔ خلاصۃ المقال یہ ہے کہ جس قدر قصہ بنصوص طور پر قرآن مجید مین مذکور ہوا ہے یعنے کہ بنی اسرائیل مین ایک نفس کا قتل واقع ہوا تھا اور پھر اسمین حسب عادت جاریہ کے باہم تدافع اور تدارؤ بھی واقع ہوا ۔ اور عمل موسوی مندرجہ قرآن مجید سے اوس قتیل کو ایک قسم کی حیات بھی حاصل ہوگئی اور اس کی زبان کھل گئی ۔ اور اس نے اپنے قاتل کو بتلا دیا اور اس طرح سے حضرت موسیٰ کی روبکاری مین یہ مقدمہ قتل کا اپنے ثبوت کو پہونچگیا جیسا کہ فرمایا گیا ۔ کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ۔ تو اس مین کوئی استبعاد نہین ہے اور نیز وقوع اس قصہ کا حرف اذ مندرجہ آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے ۔ کیونکہ حرف اذ سے پہلے اذکر مقدر مانا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ قصہ یاد دلایا گیا اور پھر اونہون نے اس قصہ کی تکذیب نہین کی پس اب کیونکر اوس کی تکذیب ہوسکتی ہے ہان جو مقدرات بموجب محاورات زبان عرب کے کلام بلیغ مین ہوا کرتے ہین اون کا ماننا بھی ضروری ہے ۔ قرآن مجید مین بھی بسم اللہ سے لے کر اخیر قرآن مجید تک صدہا مقدرات مانے گئے ہین اور ان مقدرات کی تخصیص کچھ زبان عرب سے ہی نہین ہے ہر زبان مین مقدرات ہوتے ہین چنانچہ وہ مقدرات ان آیات مین حسب ذیل ہین فقلنا اضربوہ ببعضہا کے بعد فضربوہ ببعضہا فحیي مقدر ہے اور قرینہ اس پر یہ ہے کہ اگر اضربوہ کی تعمیل مخاطبین سے واقع نہ ہوتی ۔ تو حضرت موسےٰ عدم تعمیل امر آلہی کی شکائیت ضرور کرتے اور پھر کذلک یحیي اللہ الموتی کیونکر فرمایا جاتا اس لئے کہ بصورت نہ مقدر ماننے الفاظ مذکورہ کے مشار الیہ کا وجود ثابت نہین ہوسکتا اس لئے اس مقدر ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہین اور اسی طرح دوسری جگہ اضرب بعصاک الحجر کے بعد فضرب مقدر ہے یعنی فضرب فانفجرت اور واضح ہو کہ قصہ مذکورہ سابقہ جو ابتدا آئیہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ سے وما کادوا یفعلون تک ہے اور یہ قصہ جو واذ قتلتم نفساً فادارأتم مین مذکور ہے ۔ یہ دونون امر متحد القصہ ہین ۔ دو قصہ علیحدہ علیحدہ نہین ہین دونون امرون کو جو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امر اول مین ہدائیت کی ہے کہ اُمت کو چاہیئے کہ نبی جس کام کے لئے بامر اللہ حکم فرماوے اوس کو بلا تامل عمل مین لاوے نکتہ چینیان کر کر طرح طرح کی موشگافیان اوس مین نہ کرے ورنہ جس قدر موشگافیان کی جاوین گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیود ایزاد ہوتی ہوئی چلی جاوینگی اسی لئے نبی صلعم نے فرمایا ہے ۔ جو صحیح مسلم وغیرہ مین مذکور ہے کہ بنی اسرائیل جب بیل کو ذبح کر دیتے کافی ہو جاتا ۔ مگر انہون نے خواہ مخواہ کو تشدد کیا تو اودہر سے بھی تشدد ہوتا چلا گیا اس لئے اس اُمت کو تعلیم فرمائی گئی کہ احکام آلہی مین زیادہ تر استفسار کرنا بُرا ہے کیونکہ سوالات کرنے پر جو حکم کہ مطلق ہے وہ مقید بہ قیود ہوتا چلا جاویگا ۔ اور پھر دشواری لاحق ہوگی ۔ کما قال اللہ تعالیٰ لا تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل ۔ دیکھو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام نے صرف ایک ہی رویا دیکھا تہا کہ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک ۔ اس رویا پر حضرت ابراہیم خیاب باری مین طرح طرح سے موشگافیان کرسکتی تہی ۔ مگر کوئی موشگافی نہین کی اور آمادہ واسطے ذبح فرزند ارجمند کے ہوگئے ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ مستعدی حضرۃ خلیل اللہ کی ایسی پسند آئی ۔ کہ انی جاعلک للناس اماما کے مراتب عالیہ پر سرفراز فرمائے گئے اور ماحصل اس قصہ کا یہ ہے کہ امر حق کا اخفاء کرنا کسی کو نہین چاہیئے اور اخفاء کرنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا وہ امر ظاہر ہو کر رہیگا واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ۔ پس یہود جو آنحضرت صلعم کی بشارات مندرجہ توراۃ وغیرہ کو اخفاء کرتے ہین ۔ اللہ تعالیٰ اوس کو ظاہر فرما کر رہیگا ۔ اور اگر ان تذبحوا بقرۃ کو اولاً بیان نہ فرماتے ۔ تو پھر فقلنا اضربوہ ببعضہا کی ضمیر بقرہ کی طرف کیونکر رجوع ہوتی ۔ جو ببعضہا کا مرجع ہے اور اس قصہ سے ثبوت حقیقت وحی اور الہام کا بھی بخوبی ہوتا ہے کیونکہ یہ قوم بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے اس امر کی تعمیل مین کٹ حجتیان کرنے والے الہام آلہی کو جس سے اطلاع علی الغیب ہوتی ہے بعید سمجھتی تہی اور اگر اون کو استبعاد نہ ہوتا تو ایسا لیت و لعل کیون کرتے جس کی سبب ما کادوا یفعلون ارشاد فرمایا گیا ۔ لہذا اس مقصود کے اثبات کے لئے اس امر کو بطرف از یاد دلا کر اون پر اتمام حجت اس طرح پر کیا گیا کہ اونہین بنی اسرائیل کے ہاتھون سے ایک ایسا عمل کرایا گیا ۔ جس سے اوس قتیل مین جو حضرت موسیٰ کے علم الہامی مین میت حقیقی نہین ہوا تہا ایک قسم کی حیات پیدا ہو گئی اور قاتل کا نشان دیکر پھر وہ میت حقیقی ہوگیا اور بھی سر تہا اس مین کہ یہ عمل بنی کے ہاتھون سے کرایا گیا کیونکہ اگر حضرۃ موسیٰ خود قاتل کا نام لیتے تو پھر بھی اون کو تردد ہی رہتا ۔ لہذا اس قصہ کے یاد دلانے سے یہ ثابت کیا گیا کہ انبیاء اور مامورین کو جو احکام یعنے اوامر و نواہی الہی پر اطلاع ہوتی ہے اوس کے ثبوت کے لئے یہ قصہ موجود ہے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک امر مخفی اور سر مکتوم کو حضرت موسیٰ کے ذریعہ الہاماً ظاہر کرا دیا ۔ اور مقصود اصلی اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ جو پیشگوئیان حضرت موسیٰ نے دربارہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے ہین اور تم اوس کو چھپاتے ہو یہ اخفاء بمنزلہ قتل نفس کے ہے ہم اون کو ظاہر کر دیوین گے اور یہ قصہ مجمل طور پر مفصل فصل وا کتاب عدا مین مذکور ہے جس کو مفصل قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی عادت ہے کہ کسی جگہ مفصل کو حسب مقتضائے حال مجمل بیان فرماتا ہے اور کسی جگہ مجمل کو مفصل ۔ اور کذلک یحیي اللہ الموتی سے مراد خواہ وہ موتیٰ روحانی ہون یا وہ موتےٰ مراد ہون جو بروز حشر زندہ کئے جاوین گے اور خواہ وہ موتےٰ مراد ہون جو امراض سکتہ وغیرہ سے ایک قسم کی موت اون پر وارد ہو جاتی ہے یہ تینون مرادین آئت مین ہو سکتی ہین ۔ دوسری مراد اس لئے صحیح ہے کہ قیامت کے حشر کے لئے بھی اس قصہ سے اتمام حجت ہو گیا کیونکہ جب ایک شخص کی روح اپنے افعال سے بالکل معطل ہوگئی تہی ۔ اور بظاہر وہ مردہ ہوگیا تہا معہذا باذن اللہ اس مین حیات پیدا ہوگئی ۔ تو نفخ صور کے وقت حیات کا پیدا کیا جانا قادر مطلق پر کیا دشوار ہے ۔ مراد اولی اس لئے کہ اس قسم کا احیاء تم ہر ایک مامور کے وقت مین ہمیشہ دیکھتے رہتے ہو ۔ اور تیسری قسم کے موتےٰ کا احیاء بھی

ہر ایک زمانہ میں مشاہدہ ہوتا رہتا ہے اور چونکہ نفساً میں تنوین تعظیم کے لئے ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفس ضرور کوئی عظیم الشان شخص تھا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل نے جو اس شخص کو قتل کیا تھا بطمع وارث ہونے اوس کے مال کے قتل کیا تھا۔ پس عظمت اوس کی ظاہر ہے اور حضرت موسیٰ ہی کے وقت سے یہ مسئلہ مقرر ہوا ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا جاوے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ روی عن عبیدة السلمانی ان الرجل الذی کان قاتلا فی هذه الواقعة حرم من المیراث لاجل کونه قاتلا اور اس کا نمونہ امت محمدیہ میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت عثمان ذی النورین کے قتل نفس کا واقعہ اس کے قریب قریب ہے اور اس میں تدارء اور تدافع بھی عظیم الشان واقع ہوا تھا اور پھر قاتلوں کا حال بھی معلوم ہو گیا کہ بلوائیان مصر تھے اور جن پر الزام قتل کا لگایا جاتا تھا۔ من عند اللہ اون کی برائت ظاہر ہو گئی کیونکہ وہ وارث خلافت موعودہ کے ہوگئے ... اور اگر وہ قاتل ہوتے۔ تو منصب خلافت نبوت کے کیوں کر وارث ہو سکتے تھے۔ کیونکہ زمانہ حضرت موسیٰ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک قاتل کا وارث نہ ہونا۔ ایک مسئلہ مقررہ تھا پس وراثت خلافت نبوۃ کی خلیفہ چہارم کو کیوں کر پہونچ سکتی تھی اور جس طرح پر کہ نبوت سے احیاء روحانی ہوتا ہے۔ اوسی طرح خلافت نبوت سے بھی احیائے روحانی حاصل ہوا کرتا ہے۔ حدیث صحیح نسائی کی بھی اسی طرف ناظر ہے کہ یا علی تقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله او کما قال۔ اور احیائے نبوت کا اس آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یا ایها الذین آمنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور جبکہ خلیفہ چہارم کی خلافت کا موعودہ خلافت ہونا ثابت ہے تو اون کا داعی ہونا اس حیات روحانی کی طرف بھی ثابت ہے اسی لئے اکابر صحابہ مہاجرین و انصار نے بذریعہ بیعت علی مرتضیٰ کے اس حیات روحانی کو حاصل کیا اور جناب اسد حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام سلاسل اولیاء اللہ روحانیین کے مرجع امت قرار دی گئی۔ تاکہ آپ کی طرف احتمال قتل ہونے کا پیدا نہ ہونے پاوے اور حضرت علی سے لیکر آج تک جو اولیاء اللہ ہوئے اون میں نشانات آسمانی کا ہونا بھی ظاہر ہے۔ دیکھو الہامات مسیح موعود کو کتاب الملل ذوالفقار علی اور یا علی دعهم وانصارهم وزراعتهم وغیرہ۔ پس آیت کا مضمون بطور استمرار کے بھی ثابت کہ

کذلک یحیی الله الموتی ویریکم آیاته لعلکم تعقلون۔ اور چونکہ یہ معانی بطور بطن کے ظہر قرآن مجید کے لئے ہیں اس لئے ان میں یہ ضروری نہیں کہ تمام جزئیات قصہ کے پائے جاویں۔ چند مناسبات کا پایا جانا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پھر ظہر اور بطن میں فرق کیا ہوگا اور مقصود بالذات اس قصہ سے مضمون اس آیت کا ہے کہ واللہ مخرج ماکنتم تکتمون۔ چونکہ اہل کتاب نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں مندرجہ بائبل کا کتمان اور اخفا کریں۔ جو بمنزلہ قتل نفس کے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اون بشارتوں کا اظہار بھی ہوتا رہا ہے کہ زمانہ مسیح موعود کا آگیا جس میں تمام و کمال کشف حقائق اون بشارات اور پیشینگوئیوں کا تمام دنیا میں شائع ہو گیا۔ جو آپ کے نبوت کے بارہ میں تھیں۔ جن سے ہزاروں موتیٰ کا احیاء ہوا اور ہو رہا ہے اب ناظرین پر واضح ہوا ہوگا۔ کہ دونوں آیتیں ایک بڑی برہان ہیں حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ پر کہ اس پیشینگوئی مندرجہ واللہ مخرج ماکنتم تکتمون کا ظہور عالمگیر ہو گیا۔ جس کو یہود اخفا کرنا چاہتے تھے دیگر واضح ہو کہ ان دونوں آیتوں میں قوانین فوجداری کی طرف بھی اشارات لطیفہ پائے جاتے ہیں اور وہ یہ جب اس قسم کے جرائم سنگین قتل نفس وغیرہ کے واقع ہوں تو بالضرور اون میں تدافع اور تدارء بھی واقع ہوگا مگر حکام فوجداری کو چاہیئے کہ ایسے مقدمات کی تحقیقات میں نہ گھبراویں اور بخوبی تحقیقات کرتے رہیں اور نفس الامری مقدمہ کی تحقیق میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ مخفیہ کو ظاہر فرما دیگا کہ واللہ مخرج ماکنتم تکتمون اور جبکہ اصل حال مقدمہ کا معلوم ہو جاوے۔ تو حدود الٰہیہ کے جاری کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ کیونکہ حدود الٰہیہ قصاص وغیرہ کے اجراء میں بھی ایک قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے۔ ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب۔ اور درصورتیکہ حکام کی طرف سے ایسے صدق و اخلاص سے کارروائی تحقیقات عمل میں آوے گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کے ہاتھوں سے آیات الٰہی بھی ظاہر ہونے لگیں گے۔ اور اون کی عقول بھی تیز ہو جاویں گی۔ اور اگرچہ اس آیت میں قانون وراثت کا کچھ ذکر موجود نہیں ہے۔ مگر چونکہ ائمہ متقدمین تفسیر کے اس آیت کی تفسیر میں قاتل کا

محروم للارث ہونا حضرت موسیٰ کے وقت سے لیکر شریعت محمدیہ تک بیان کرتے ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اوس قاتل کو محروم الارث کر دیا۔ اس لئے اس آیۃ میں ایک اشارہ لطیفہ قانون وراثت کی طرف بھی موجود ہے کہ اذا ثبت الشئی ثبت بلوازمہ قضیہ مسلمہ ہے اور نیز اس آیۃ میں جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تسلی موجود ہے اور وہ یوں ہے۔ کہ اگرچہ مخالفین بشارات مسیح موعود کے اخفا میں کوشش کرتے ہیں مگر وہ سب ناکام رہیں گے کیونکہ واللہ مخرج ماکنتم تکتمون۔ اور اس قصہ سے ایک استنباط لطیف یہ ... بھی حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی امر دشوار و مشکل پیش آ جاوے۔ تو واسطے تقرب الٰہی کے قربانی گاؤ وغیرہ کی کرنی چاہیئے تاکہ بواسطہ اس قربانی تقرب کے وہ امر مشکل حل ہو جاوے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے وقت میں ایک مقدمہ مخفی در مخفی صحیح طور پر حل ہو کر فیصل ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

محمد احسن امروہی احسن البیان

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

مدار رسول کیواسطے استغفار | ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب تو رسول خدا تھے آیا آپ کے جنازہ میں مغفرت والی دعائیں پڑھی جاویں یا نہ کیونکہ استغفار کے معنے ہیں گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے حفاظت اور آئندہ ان کے وقوع و ارتکاب سے حفاظت اور یہاں دونوں مفقود۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ جنازہ میں مغفرت کی دعائیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ کئی استغفار بہت سے پہلوؤں سے ہوتا ہے کچھ اس کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور کچھ اہل و عیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اس کے ہر حصہ میں کامل ہونا تو عبودیت کی شان کے برخلاف ہے کامل طور پر سبوح و قدوس تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہے۔

بدر عالم

زمینداروں کا افلاس کس طرح دور ہو سکتا ہے

لارڈ کرزن نے زمینداروں کو سلطنت کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کہا تھا۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے مگر ضروری ہے کہ ایسی قیمتی [illegible] کی [illegible] کی جائے اور اگر ہم انہیں کسی قسم کا دیکھیں تو فوراً اسکا علاج کریں۔ زمیندار [illegible] خصوصیت سے مفلس ہو رہے ہیں اور چونکہ دوسروں کو خوراک بہم [illegible] [illegible] ذمہ ہے اس لئے لازمی طور سے اس کا اثر دوسرے غیر کاشتکاروں [illegible] ہر ایک چیز پہلے سے بہت گراں ہو چکی ہے اور جو لوگ پانچ [illegible] روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتے تھے اب بیس پچیس میں وہ اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ [illegible] ملک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ وہ انکے [illegible] کریں اور پھر سب ملکر ان اسباب کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں [illegible] حالت میں پہنچا سکیں۔ دو باتوں کی طرف ہیں [illegible] ایک تو یہ کہ زمین تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس خاندان کے [illegible] زمین تھی۔ اب اس کے افراد میں تقسیم ہو کر ہر ایک کے حصہ میں [illegible] بیگھہ رہ گئی ہے۔ اس پر آپ خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ کیونکر گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مصیبت یہ کہ وہی فرسودہ [illegible] رائج ہیں جو کسی پرانے زمانے میں کار آمد کہے جا سکتے ہیں۔ کھیتی موجودہ [illegible] [illegible] جاتی ہے [illegible] ہے کہ اس زمین میں [illegible] ہے۔ حالانکہ انگریز کاشتکار ابتدا ملک کی ضرورت کو دیکھتے ہیں۔ اور سوچ لیتے ہیں کہ اس [illegible] فائدہ ہوگا۔ پھر وہی بو دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے کاشتکاروں نے تو وہ جنسیں مقرر کر رکھی ہیں اور پھر ان کی کاشت کا بھی ایک ہی طریقہ مقرر کر رکھا ہے۔ زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر گیا ہے۔ آلات تمام پرانے ہیں خواہ کیا کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ مگر ہمارے کاشتکار بھائی کے گھر میں وہی ہل ہے۔ اور وہی درانتی اور وہی [illegible] ہے۔ ہاں! اگر کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو یہ کہ [illegible] بیل [illegible] طاقتور ہوتے تھے۔ اب ایک دو مریل بیل باندھ چھوڑے ہیں۔ جن کی کچھ غور پرداخت نہیں کی جاتی۔ یا یہ کہیں کہ پرورش کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ دوم یہ کہ قرض اور سود در سود کا بھوت کچھ ایسا چمٹ گیا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کو نہائیت ہی کمزور کر دیا ہے۔ ان کی تقریباً تمام زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ قانون انتقال اراضی نے اگرچہ بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر جب تک پہلے قرضوں اور رہنوں کا کچھ خاص بندوبست نہ ہوگا۔ ان کے پنپنے کی کچھ امید نہیں ہو سکتی [illegible] کاشتکاروں کی زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ وہ بیچارے تمام برس محنت کرتے رہتے ہیں۔ نصف حصہ تو مرتہن بٹائی میں لے جائیگا اور باقی نصف اپنے قرضہ کی وصولی میں۔ کاشتکار کے ہاتھ کیا آیا خاک؟ اسی طرح سود در سود اصل سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ سالانہ پیداوار [illegible] سود ادا [illegible] سکتی ہے [illegible] قرض ویسے کا ویسا سر پر سوار رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی امداد کی بہت کچھ ضرورت ہے۔ جن مرتہنوں کے پاس اتنے سالوں [illegible] زمینیں رہن چلی آتی ہیں۔ کہ وہ اصل زر قرضہ کو بخوبی وصول کر کے نفع بھی اٹھا چکے ہیں۔ وہ یکقلم فک ہو جانی چاہئیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ میں کبھی یقین نہیں کر سکتا۔ کہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو۔ پھر [illegible] کی ایک [illegible] مقرر ہونی چاہئے۔ اور اصل سے کسی صورت میں بھی نہیں بڑھنا چاہئے۔ یہ ہماری [illegible] تمام قوموں کی مشترک حالت پر ہے۔ ورنہ مسلمانوں کے لئے تو قطعی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا لین دین سود کے ساتھ کریں۔ پھر زمین کو تقسیم در تقسیم سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو مختلف کاموں میں لگایا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ جو دستور ہے۔ کہ کاشتکار کا بیٹا کاشتکاری ہی کرے۔ اور لوہار کا بیٹا لوہاری۔ یہ نہائیت ہی اصلاح طلب ہے۔ بلکہ ہر ایک بچے کے مذاق کو دیکھنا چاہئے۔ اور پھر اسے بلا تامل اور بلا خیال اس بات کے کہ اس طرح کرنے سے اس کی ذات کو بٹہ لگیگا۔ اس کام میں لگا دینا چاہئے۔ جس کی وہ قابلیت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں قوموں کے افلاس کی وجہ لکھی ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن نجعل له معیشة ضنکا کہ جو ذکر الرحمن (قرآن) سے منہ پھیرتا ہے۔ اس کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی وہی ہے۔ جو فرمایا ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل لاکلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم یعنی کلام اللہ پر قائم ہونے سے سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ میں اس پر زیادہ لکھتا۔ مگر مضمون مذہبی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور اس وقت میرا یہ مقصود نہیں۔

اس دھوکے سے بچو!

بعض لوگ بات کا ایسا طرز اختیار کرتے ہیں۔ جس سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ دراصل کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا مقصد ایسا کرنے سے صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری ایک خاص وقعت قائم ہو جائے۔ اور ہم سے ملنے والوں پر ہمارا ایک خاص رعب رہے۔ اور وقت بے وقت کسی اپنی غرض کے پورا ہونے میں مدد ملے۔ بعض مسافر مسجد میں ایک خاص صورت بنائے ہوئے آ جاتے ہیں۔ رات کو آرام سے بسر کرنے اور کچھ دن گزارنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ کسی سادہ لوح بھلے مانس سے دو چار باتیں ایسی کہہ دیں۔ کہ جس سے وہ سمجھے کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس طرح انہیں اپنی خاطر تواضع کرانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پبلک کو ایسے لوگوں کی نسبت کامل احتیاط اور پوری ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔

مذاق

کچھ نہ کچھ ظرافت سوائے چند مستثنیات کے ہر ایک طبیعت میں ہوتی ہے۔ ظرافت اپنے صحیح معنوں میں ایک اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ بعض اوقات ظرافت کا ایک فقرہ وہ کام کر جاتا ہے۔ جو لمبے سے لمبا مضمون بھی نہیں کرتا۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایوان یلدیز میں ایک روز ایک شعبدہ گر تماشا کر رہا تھا۔ ایک تلوار پڑی تھی۔ جسے وہ اٹھا کر نگل گیا۔ سلطان روم نے حیرت کے ساتھ فواد پاشا کی طرف دیکھا۔ پاشائے مذکور نے حسن پاشا کی طرف وزیر بحریہ کی جانب دیکھا۔ جو خورد برد میں بدنام تھا۔ اور گزارش کی یا امیر المومنین! تلوار کا نگل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمارے یہاں ایسے ایسے لوگ ہیں۔ جو پورا جہاز ہضم کر جاتے ہیں۔ دیکھئے! یہ بات کیسی عظیم بات تھی۔ مگر ظرافت کے ایک فقرہ میں کہہ دی گئی۔

دیہات کی صفائی

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ دیہاتیوں کو جب مٹی وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو گاؤں کے قریب ہی سے کھود لیتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ جوہڑ بن جاتا ہے۔ کیونکہ گاؤں کے چاروں طرف ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے موسم برسات میں وہی گاؤں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ باہر نکلنے کا بھی کوئی رستہ نہیں ملتا۔ پھر جتنا کوڑا کرکٹ ہوتا ہے۔ وہ سب قریب ہی پڑا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ لوگ قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نہیں جا سکتے۔ اس صورت میں ملیریا فیور نہ پھیلے تو اور کیا؟ گاؤں کے لوگ اگر اپنی صحتوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے گاؤں کے نزدیک جوہڑ بنانے سے پرہیز کریں۔

عجائبات قدرت

بعض لوگ خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت کو اپنے محدود پیمانہ سے ناپنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے کُن کو محدود دائرہ کے اندر مقید کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے عجائبات اور اپنے کُن کا مختلف وقتوں اور مختلف طوروں سے اظہار کرتا رہتا ہے۔ تاکہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ کہ وہ ہر لحظہ اور ہر لحظہ میں ہر ایک امر کی تبدیل و تنسیخ ترمیم یا محو کر دینے پر قادر ہے اور اس کا کُن بڑا وسیع ہے اور اس کے کُن پر کوئی چیز تعجب نہیں ہو سکتی۔ میں اس کے [illegible] کا ایک تازہ واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کہ رنگون میں حاجی یونس صاحب جوہری [illegible] کے ہاں ایک بکری ہے۔ جو کبھی بیاہی نہیں مگر وہ دودھ دیتی ہے اور اس وقت [illegible] ہے ❊

[illegible] کا جواب

اس عنوان سے ایک نامہ نگار صاحب سوال پوچھتے ہیں: "بیاور برٹش راجپوتانہ کا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جہاں مسلمانوں کی صرف دو ہزار کے قریب آبادی ہے۔ عیسائی مشن کا ہیڈکوارٹر ہے [illegible] [illegible] آدمی یہاں خاص ہے۔ مگر عام طور سے [illegible] [illegible] [illegible] مسلمان بھی ہیں۔ اہل [illegible] اور [illegible] کی سودخواری [illegible] ہیں۔ امسال غیر معمولی برسات ہونے کی وجہ سے اس پاس کی ندیوں اور نالوں میں [illegible] مچھلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور مسلمان اور عیسائی اکثر شکار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر بعض صاحبان اس کو گوارا نہیں کرتے۔ پہلے تو سرکار سے چارہ جوئی کرتے [illegible] وہاں سے [illegible] جواب ملا ہے۔ تو اپنے طور سے پہرہ دار نوکر رکھ کر ندیوں کے کنارے کھڑا کر دیتے ہیں۔ کہ [illegible] اور آس پاس کے دیہاتی گنواروں کو لالچ دے کر [illegible] ہیں کہ کسی مسلمان کو مچھلی نہ پکڑنے دو۔ اور جو نہ مانے مرو اور مارو۔ اور پرواہ نہ کرو۔ جو خرچ ہوگا ہم دینگے۔ اور مقدمہ کر کے فتح پاویں گے۔ مسلمان کریں کیا سکتے ہیں۔ اب سوال جواب مانگنے والے جواب دیں کہ اگر مسلمانوں پر انگریزی سایہ نہ ہو۔ تو بتیئے ان غریبوں کا کیا حال کریں۔ مچھلی کی جان کے بدلے ضرور آدمی کی جان مار دیں گے۔"

[illegible]

سینٹ پیٹرسبرگ دارالسلطنت روس کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز [illegible] [illegible] خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست وہ قبول نہیں کرتا۔ مساوات کا پہلا نمبر ۲۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں سے ۱۸ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوگئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے۔ بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو اور ہر حصے کے مسلمانوں کے لئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو ❊

بدر خواتین

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصلی نام رملہ تھا اور ابو سفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں۔ والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھیں۔ آپ کی پیدائش سنہ ۱۷ قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپ کا باپ بھائی کل خاندان آنحضرت کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپ نے بہت آزار اور تکالیف برداشت کیں آخر اپنے شوہر عبداللہ بن جحش کے ہمراہ جو مسلمان ہوگیا ہوا تھا۔ حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے آپ کے ہاں ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس سے آپ کا نام ام حبیبہ مشہور ہوگیا۔ حبش جاکر آپ کا شوہر تو مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان عورت کیلئے کیسی اندوہناک مصیبت تھی کہ اسلام کے لئے باپ بھائی خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھو دیا۔ اُس وقت آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی۔

آنحضرت نے ایسی صابرہ کے ساتھ خود نکاح کر لینا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی سنہ ۷ میں ہوا۔ ولایت حضرت عثمان یا بقول بعض خالد بن سعید بن عاص نے کی۔ نجاشی شاہ حبش نے آنحضرت کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرت نے آپ کے لانے کو عمرو بن امیۃ الضمری کو روانہ کیا تھا۔ اس نکاح کے وقت آنحضرت کی عمر ۶۰ سال کی تھی آپ کئی غزوات میں آنحضرت کی شریک رہیں۔ اور [illegible]

[illegible]

جزیرہ سسلی

رو دے اب دل کھول کر اے دیدۂ خونتابہ بار / وہ نظر آتا ہے تہذیب حجازی کا مزار
یہ محل خیمہ تھا اُن صحرا نشینوں کا کبھی / بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی
زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے / شعلۂ جانسوز پنہاں جن کی تلواروں میں تھے
آفرینش جن کی دنیائے کہن کی تھی اجل / جن کی ہیبت سے لرز جاتے تھے باطل کے محل
زندگی دنیا کو جن کی شورش قُم سے ملی / مخلصی انسان کو زنجیر توہم سے ملی

جن کے آوازے سے لذت گیر اب تک گوش ہے
وہ جزیرہ کیا ہمیشہ کے لئے خاموش ہے

آہ! اے سسلی سمندر کی ہے تجھ سے آبرو / رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو
زیب تیرے خال سے رخسار دریا کو رہے / تیری شمعوں سے تسلی بحر پیما کو رہے
ہو سبک چشم مسافر پر ترا منظر مدام / موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام

تو کبھی اس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حسن عالم سوز جس کا آتش نظارہ تھا

نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر / داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر
آسماں نے دولت غرناطہ جب برباد کی / ابن بدروں کے دل ناشاد نے فریاد کی

مرثیہ تیری تباہی کا مری قسمت میں تھا
یہ تڑپنا اور تڑپانا مری قسمت میں تھا

ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں / تیرے ساحل کی خموشی میں ہے انداز بیاں
درد اپنا مجھ سے کہہ میں بھی سراپا درد ہوں / جس کی تو منزل تھا میں اُس کارواں کی گرد ہوں
رنگ تصویر کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے / قصہ ایام سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں اوروں کو وہاں رلواؤں گا

اقبال

اخبارون کی رائے

آریہ گزٹ لکھتا ہے "اسلام کو اگر آپ غور سے مطالعہ فرمائین گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ محمدیون کا بہشت جس کیلئے سر توڑ کوششین کرتے ہین۔ شراب خانہ خرابات سے کم نہین اس مین شراب کی ندیان بہ رہی ہین اور ساقی اور ساقین نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے شراب پلا رہی ہین یہ بہشت کا نمونہ ہے جس پر محمدی بہائی لٹو ہین" مذہب اسلام سے ناواقفیت کا تو یہ حال ہے اس پر فدا مہاشئے صاحب کی تقریر ملاحظہ فرمائیے۔

بندۂ خدا! تم اعتراض کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیتے۔ کہ عربی مین "شراب" کسے کہتے ہین۔ شراب کے معنے ہین پینے کی چیز۔ کیا وہ شربت اور پانی نہین ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوم رس کے تخیلات آڑے آ گئے ہین سنو! اول تو تم شراب کے معنے نہین سمجھے۔ دوم بانی اسلام نے فرما دیا۔ کہ بہشت کی نعمتین وہ ہونگی جو نہ آنکھ نے دیکھین نہ کان نے سنین نہ دل مین کبھی گذرین پس اس دنیا پر اس کا قیاس غلط ہے۔

آگرہ اخبار۔ بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہین کہ دوران انہضام مین سونے سے دماغ کا فعل سست ہو جاتا ہے اور اس سے سکتہ اور بے عقلی پیدا ہوتی ہے لیک بہت بڑے ماہر سائنس نے تمام عمر تجربہ کرکے یہ رائے قائم کی ہے کہ نیند سے ہاضمہ کو ذرا بھی مدد نہین البتہ آرام کے ساتھ بیٹھنے یا لیٹنے سے ہاضمہ کے فعل کو قوت پہونچتی ہے۔

بدر۔ اس لئے نبی کریم نے فرمایا۔ اذا تغدیتم فتمددوا واذا تعشیتم فتمشوا۔ صبح کا کھانا کھا کر تھوڑا لیٹ جائے اور شام کا کھا کر کچھ ٹہلے۔

جیون تت مین بار بار یہ اعتراض چھپا ہے "اگر کوئی خدا ہے اور وہ رحیم و کریم ہے تو خلقت کو کیون ہلاک کر رہا ہے۔" اصل مین اس لامحدود ذات کی لامحدود حکمتون کے سمندر کو یہ شخص اپنے دو بالشت کے ناپنے سے ماپنا چاہتا ہے حالانکہ یہ اپنے وجود کے تمام حالات اور کیفیات سے کامل طور پر آگاہ نہین جس کو اپنی خبر نہین وہ کسی دوسرے کی نسبت رائے دینے کا کیا حق رکھتا ہے۔

ایک جراح جب کسی بیمار کا خون لیتا ہے یا کسی عضو کو چیرتا پھاڑتا ہے تو بیسیون نادانون کا اعتراض خود ان کی جہالت پر گواہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے کوئی بارش نہ ہوئی اور اب کے اتنی بارشین ہوئین کہ الامان۔ مگر وہ خبرین اس کے نادم کرنے کے لئے کافی ہین جن مین لکھا ہے کہ بعض مقامات مین ابھی تک بارشین نہین ہوئین۔ کسی بات پر رائے دینے کے لئے تمام جہان کے حالات کو بہیئت مجموعی دیکھنا ہے پھر وہ بھی اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہ خدا تعالیٰ جیون تت کے ایڈیٹر کا ماتحت نہین بلکہ ؎

رموزِ مملکتِ خویش خسروان دانند

زلزلہ بظاہر ایک خوفناک چیز ہے مگر اسی سے کئی مفید چشمے مین۔ کئی بیماریان دور ہو جاتی ہین سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی قہری تجلیون سے آپ ایسے منکرون کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

سراج الاخبار ضلع جہلم کی نسبت لکھتا ہے بارش نے نمونہ حشر بپا کر دیا۔ صدہا مکان پختہ و خام گر گئے یہ کیون ہے؟ وہان تو نقشبندیون کے سجادہ نشین رہتے ہین۔ سنو! سنو!! میرے آقا کی زبان سے نقشبند قدرت نے فرمایا تھا۔ کہ صعنون مین ندیان چلینگی لا تبدیل لکلمات اللہ۔

پیسہ اخبار کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ ایک ریلوے عہدہ دار کی دختر غازی آباد سے ملتان جا رہی تھی اس کی .... شادی ہونے والی تھی شادی کا کیک کاٹنے والی چھری سے کسی قاتل نے ہلاک کر دیا

بدر۔ اُمید ہے کہ ریلوے آفیسر ایسی واردات کے انسداد کے لئے کافی انتظام فرمائین گے ہر گاڑی کے ساتھ چند کنسٹبل ہونے چاہئین۔ جو گاڑی کے پائدان پر گشت کرتے رہین اور گارڈ کے کمرہ کے ساتھ تمام مسافرون کا ایسا کانکشن ہو کہ وہ اس کو اطلاع دے سکین۔ وہ سیٹی جو بعض گاڑیون مین لگا رہتا ہے ایسے موقعہ پر چنداں کام نہین آسکتا۔

اخبار وکیل نے اپنے بعض مضمون نویسون کو اطلاع دی ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف .... ہے یہ شریفانہ خیال ہے مگر ایسی مخالفت کرنیوالون نے نہ اس سے پہلے اس سلسلہ کا کچھ نقصان کیا نہ اب نقصان کر سکین گے۔

بدرِ کلب

خط و کتابت۔ کے وقت خریدارونکو اپنا نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے اور جواب کے واسطے جوابی کارڈ ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

منکل ح۔ کے واسطے جو خط آوے اس کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ ہونے چاہئین۔ ورنہ نہ خط کا جواب دیا جائیگا اور نہ اس خط پر کوئی کارروائی ہوگی۔

نامہ نگارون کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کرین۔ لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہین ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کرکے ایک پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہان کہ نامہ نگارون کو مضامین کی رسید دے۔ یا ناپسند مضمون کو واپس کرے۔

ثاقب صاحب اپنی نظم مندرجہ کی نسبت اطلاع دیتے ہین کہ پہلی چار رباعیان اشرف لاہوری کی ہین۔ صفحہ ۹ سطر ۴ کبھی کی جگہ کہین چاہیئے مقطع مین اجری کا لفظ رہ گیا۔

منشی ظہیر الدین اروپی کے مضمون سے ایک نکتہ رہ گیا۔ خاتم المصلحین حضرت اقدس نے اربعین مین اپنا نام رکھا ہے اس کے اعداد ۱۳۰۰-۱۴۰۰ آپ کے خاتم الخلفاء اور چودھوین صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت ہے۔

بعض صاحب اپنے مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہین اور اطلاع نہین دیتے۔ دو تین ماہ بعد شکایت کرتے ہین کہ ہمین دو ماہ کا اخبار نہین آیا۔ بھیجدو۔ آئندہ ایسی پرچہ بھیجا جائیگا۔ جسکی نسبت اسی ہفتہ اطلاع دیجاوے

اگر کسی صاحب کو دو اخبار جاتے ہون۔ تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیوین اور اس کا نمبر بھی لکھ بھیجیں ورنہ دو پرچون کی قیمت دینی ہوگی۔

اگر کسی صاحب کا ایڈریس غلط ہو تو وہ بذریعہ خط صحیح کرالین۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہ لکھا کرین بلکہ وہ نمبر جو نام کے پہلے ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی اپنی عمارت جدید کا تاریخی نام چاہتے ہین کوئی صاحب فرما دیوین۔

اخبار بدر کی قیمت جن صاحبان کے ذمہ ہے وہ خود ہی ادا کر دین گے۔ بعض احباب کے نام ذی بقایا سے نصف کا وی پی ہوا تھا وہ بھی باقی قیمت کر ادا کرنے کیطرف توجہ فرماویں۔

متفرق خبریں

مسٹر جسٹس چیٹرجی بالقابہ جج چیف کورٹ پنجاب ۱۰ اکتوبر سے ریٹائر ہو گئے۔

ملتان لائن پر لیڈی مسافر کے قتل کے متعلق پولیس نے ایک یوریشین گرفتار کیا ہے۔ دیکھا جاتا ہے۔

منوار کو قریب ۵ بجے قبل دوپہر پشاور میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ نقصان نہیں ہوا۔

بربیرہ سے ۲۰ میل شرق کو لڑائی ہوئی۔ لفٹنٹ روز اور ایک دیسی افسر الدائیں زخمی ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اور ایک ہوائی جہاز کے تجربہ میں سخت ناکامی ہوئی نتیجہ ہلاک نکلا۔ دونو سوار ۵۰ فٹ بلندی سے گر پڑے ہوائی جہاز کے پرخچے اڑ گئے۔ رایٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور آنکھ کی جگہ بھی پھٹ گئی۔ لفٹنٹ سفر ییج کی ہڈی پسلی چور چور تھی۔ بیہوش پڑے تھے۔ ہسپتال پہنچتے ہی مر گئے۔

حضور گورنر جنرل نے مسٹر تلک کی سزائے جرمانہ کا ایک ہزار روپیہ معاف کر دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حضور نے مسٹر تلک کی سزائے سخت کو قید محض میں تبدیل فرمایا ہے۔

ہندوستان میں ڈاک کے پارسلوں کی اصلاح کے قانون پر یکم اکتوبر سے عمل کرینگے۔ ۸ تولہ تک

نیو یارک اور ریاستہائے نیسلوینیا کے جنگلات کے وسیع رقبہ میں سخت نقصان ہوا ہے۔ وسکونسن میں دو موضع تباہ ہو گئے اور چار سو آدمی خانمان برباد ہو گئے۔

حالت ایران۔ ٹائمز کو طہران سے جو تار موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ شاہ نے برٹش اور روسی نوٹ کا جواب دیدیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جواب ناقابل اطمینان ہے۔ جو دستور کی تجدید کے بارہ میں علماء بمنزلہ انکار کے ہے تاوقتیکہ صوبہ آذربائجان مطیع نہ ہو جاوے۔

حالت مراکو۔ جولائی سے ۳ ہزار فرنچ سپاہ دارالبیضا سے روانہ ہو چکی ہے۔ ۳ ہزار مزید سپاہ اکتوبر میں روانہ ہوگی۔ اور جوں جوں پولس کا نظام درست ہوتا جائیگا۔ باقی ۸ ہزار فوج بھی رفتہ رفتہ ہٹائی جاویگی۔

شام ریلوے ہڑتال قسطنطنیہ کی خبریں مظہر ہیں کہ چونکہ ہڑتال والوں نے اورینٹل ریلوے سے غیر واجب مطالبات کئے ہیں۔ اس لئے وزیر پولیس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ہڑتال کرنیوالے یا تو کام پر آجاویں ورنہ ان کو برخاست کر دیا جاویگا اور آئندہ ملازم نہیں رکھے جاوینگے۔

اسٹیمر ایبان جو سان فرانسسکو سے سڈنی کو جا رہا تھا ۱۸ جون گذشتہ آئیلینڈ میں تباہ ہو گیا جہاز والوں میں سے پانچ آدمی لائف بوٹوں میں سوار ہو کر فیننگ آئیلینڈ پہونچے ہیں۔ جو وسط بحر الکاہل کا تار اسٹیشن ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ دارالسلطنت روس کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان لوگوں کے جو اب یا وسط سال میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست منظور نہیں کرتا مساوات کا پہلا نمبر ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو۔ اور ہر حصہ کے مسلمانوں کیلئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

اخبار طان کا نامہ نگار دیانا لکھتا ہے کہ آزادگان ترک عثمانی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے بوسنیہ و ہرزیگوینا کے صوبجات کو آسٹریا سے واپس لینے کا مسئلہ زیر بحث لائینگے ان کی حجت یہ ہوگی کہ جن اسباب سے یہ ملک آسٹریا کے حوالے کیا گیا تھا وہ اب خود بخود محو ہو گئے لہذا ملک کا اصلی مالک کو ملنا ضروری ہے۔

امیر المومنین نے اپنے قصر کے مصارف کم کر دئے ہیں۔ پانچسو بازیگر اور ارباب نشاط موقوف ہوئے ان میں ۵۰ ایطالین تھے۔ اور مطبخ سلطانی میں بھی کمی ہوئی ہے جہاں روزانہ ایک ہزار اوقہ گھی خرچ ہوتا تھا۔ اب صرف ۱۲۵ اوقہ رہ گیا اوقہ ۱۲۰ روپیہ کے لیعنی ۱۰ تولہ کے (نمبری)

حکومت عثمانیہ ایک ہزار طالب علموں کو یورپ کے دارالعلوموں میں تکمیل تعلیم کیلئے ارسال کرنے پر غور کر رہی ہے۔

راتب پاشا جدیدہ کو بھاگ گیا ہے۔ شریف کے معزول ہونیکی بھی افواہ ہے۔ عثمان پاشا محافظ مدینہ بھی قید کر دیا گیا یہ بھی راتب پاشا کا ہم خیال اور سخت ظالم تھا۔ شرفائے مدینہ اس کے مظالم سے تنگ آکر مصر و شام میں غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے۔ موصل اور دیار بکر میں بھی آئین کو عام مسرت سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔

متواتر بارش اور طوفان کیوجہ سے کینٹ کی فصلیں برباد ہو گئیں کھیتوں کے مزدور بیکار ہو گئے۔

۵ ہزار سپاہیوں کا ایک فرانسیسی دستہ کل مع موصل کے کمپ پر حملہ کرنے کیلئے بدہشت سے روانہ ہوا۔ غنیم نے دستہ پر سامنے سے اور پہلوؤں پر حملہ کیا۔ اور دستہ کے بازو کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد وہ پسپا ہوئے۔ توپ خانہ نے ان کے حملے کو روکے رکھا اس لئے وہ پیدل سپاہ تک نہ پہنچ سکے فرانسیسیوں کی جانب ۲۲ آدمی زخمی ہوئے مور والوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

ریوٹر عدن سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سومالی ملا نے حملہ کر کے ۶ آدمیوں کو مار گیا اور ۱۶۰ اونٹ لے گیا۔ اس نے برٹش علاقہ میں بھی دو گھوڑ چڑھے سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔

بدوؤں نے جدہ کے قریب الائی جادہ کا ایک قافلہ لوٹ لیا چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال و اسباب لے گئے۔ کرد باغی ابراہیم پاشا کو ترکی سپاہ نے کامل ہزیمت دی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ) سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کی مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرانی تولہ عہ قسم دوم ملنے سرمہ قسم اول عہ۔ دوم عہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی اسحق ظل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی دھاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کی دبیز کاغذ پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ رعایتی ہے، بلا جلد چار روپے مجلد چار روپے بارہ آنے (للعہ) میں دیجاتی ہے۔

درثمین — حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ۔ مجلد ۸ / غیر مجلد ۶ /

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحہ۔ قیمت ۸ / جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا — سندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ /)

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ا /

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس دفتر میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ / عصمت انبیاء ۲ /

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صاحب عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کو بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ /

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان رہبت عمدہ۔ قیمت ۴ /

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ /

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے (اردو میں) مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے مسائل کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۱۲ /

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ /

کامن احمدی — (الا داد والے) قیمت ۱ /

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ /

کامن احمدی — حافظ غلام رسول راجیکے قیمت ۱ /

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے ... گئے ہیں جن کے زیر رکھنے سے ماموریں امر کی ... میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۲ /

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ / کرد یجئی ہے۔

عجیب غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز دوائی یا تشخیص ادویہ کو دھیان رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض اپنی مرضی کی دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصفی گولیاں — اگر قبض کو یا سیلے ایک شدید قبض کی حالت میں دو چار دستوں کیواسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی ڈبیا

تریاق البواسیر — خونی یا بادی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جو تجربہ کر کے یقین ہے تین ہفتہ کیواسطے (للعہ)

تریاق الخنازیر — خنازیروں کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے تین ہفتہ کیواسطے (عہ)

ذیابیطس — ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل دوائیوں سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴۲ یوم کیواسطے (عہ)

مقوی روزگار — یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور رنگ گردہ اور مثانہ کو نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ

اکسیر جریان — جریان اور رقت جوہر منی اور نیز منی کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ / ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ — خوراک دو ہفتہ۔ قیمت صہ /

سوزاک قدیم و جدید — خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت للعہ /

حب صرع — مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں فی شیشی عہ /

اکسیر ضیق النفس — کھانسی اور دمہ اور قلت تنفس وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے ۸ /

نوٹ — ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک حیثیت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔

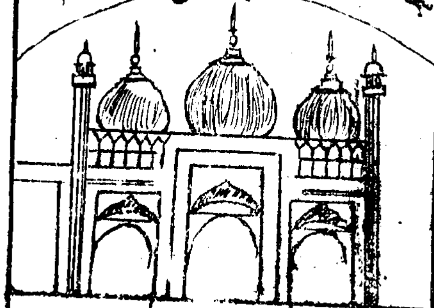
المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب

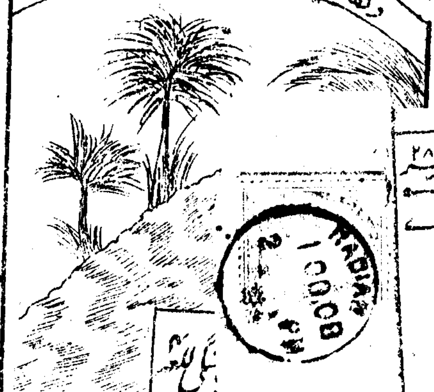
(رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان گورداسپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ



BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸

دوا میں شفا میں غرض دارالامان میں

ہر چیز کو ہم پاتے گرانی چہار قادیان میں

جلد ۶

نمبر ۳۷

مورخہ ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۵ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اکتوبر شنبہ مطابق ۱۶ اسوج سمت ۱۹۶۴

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۱ اَ

ممالک غیر سے صہ ر

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق المدد است
منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست ؎
عام قیمت پیشگی ؏ ۔
ما بعد کا کوئی حساب نہیں

فی پرچہ ... ... ۱ اَ

جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ورنہ بعد مین نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار مین دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ منیجر بدر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مینے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے تھے۔ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہین کہ مین آج نور دین کے ہاتھ پر ان تمام ... شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہون جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہون کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل ...

انبال پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا و شائع کیا گیا۔

رمضان المبارک کی سحری و افطار کے اوقات ۲۴ ستمبر کے اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھے جا چکے ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرما کر فائدہ اٹھائیں

اطلاع یہ اخبار صرف ان صاحبان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جن کی قیمت وصول ہے باقی تمام صاحبان کے نام کے اخبار بند کئے گئے کیونکہ مابعد کا سلسلہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ بجوراً ایسا کرنا پڑا ہے۔

براہین احمدیہ (ہر چہار جلد) کی قیمت نصف سے بھی کم کر دیگئی ہے۔ یہ رعایت ماہ رمضان المبارک کے آخر تک قائم رہے گی۔ ممالک غیر کے واسطے دو ماہ تک۔ مفصل اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

کرشن اوتار برادر مکرم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ عزیز منزل نولکھا لاہور نے دس ہزار پیغام صلح کے ساتھ کرشن اوتار نام ایک رسالہ ۵ صفحہ کا نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہوا تقسیم کیا ہے۔ اس میں

جو بنیاد دین سنبت گرو دیے۔ سنایم خود را بہ شکل کسے (الہام کرشن مہاراج علیہ السلام) کی بنا پر ہندوؤں کو پیغام دیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے۔ اور سیدنا میرزا علیہ السلام اس کے برحق خلیفہ۔ آپ نے عام نظارہ قدرت سے استدلال کیا ہے کہ ہر زمانے میں نبی جیسے جسمانی بارش کی ضرورت ہے ایسے ہی روحانی بارش کی۔ اور بتایا ہے۔ کہ وید کا بار بار اترنا تو تم بھی مانتے ہو صرف غلط فہمی یہ ہے کہ وید سے مراد خاص کتاب نہیں بلکہ اس کے لغوی معنے کے لحاظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ کلام الٰہی کا نزول ہر زمانے میں ضرور ہے اور اس کلام میں فسادات زمانہ کے لحاظ سے ہدایت ہوتی ہے پھر آپ نے ثابت کیا ہے۔ کہ ساتویں صدی عیسوی میں ظہر الفساد فی البر والبحر کی حالت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان تھی۔ پھر سنایم خود را بہ شکل کسے کی تشریح میں تناسخ کا رد کیا ہے اور بتایا۔ کہ جو نقص کسی پچھلے مرحلۂ زندگانی میں رہ گیا ہو اوس کو دور کرنے کے لئے نیچر کا یہ دستور نہیں کہ پھر اسی مرحلہ میں گرایا جائے بلکہ آنیوالے مرحلہ میں اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کی اصلاح کے لئے تناسخ کے چکر کی ضرورت نہیں۔ پھر وید و نسخ کر ایک اصلاح خانہ ثابت کر کے قرآن کے معارف حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ یکتا تحفہ ہے۔ ہر گھر ... پڑھنے ... مستحق ہے

نمک سلیمانی معدہ پر تمام بدن کی تندرستی کا دار و مدار ہے اس کے فعل کو ٹھیک رکھنے کے لئے سردار نونہال سنگھ بہار گو۔ بنارس کا تیار کردہ نمک تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ فی شیشی ۸ عہ زیادہ قیمت نہیں (الحکم)

انجمن ضعفاء حضرت میر ناصر نواب صاحب کی تحریک اور سعی سے بعض احباب قوت ثانیہ کے ظہور کے لئے دعا کے واسطے ہر روز دو وقت جمع ہوتے ہیں۔ اور خلوص دل کے ساتھ ملکر اللہ تعالےٰ کے حضور میں الحاح کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ اس انجمن کے ممبر باہم ایک دوسرے کی خدمت بالخصوص بیماری کے وقت یا دوسری تکالیف کے وقت کرنے کے علاوہ باہمی اخوت اور محبت کو بڑھانے کے لئے ہفتہ میں کسی ایک دن ملکر کھانا کھاتے ہیں سب اپنا کھانا گھر سے لاتے ہیں اور بے تکلف ملکر ایک جگہ کھاتے ہیں۔ اس کی ممبری ضعفاء اور غرباء سے شروع کی گئی ہے اور منشاء یہی ہے کہ دلوں میں حلم اور غربت اور خاکساری پیدا ہو۔ سب ایک دوسرے کی خدمت کرنے میں مشق کریں اس واسطے اس کا نام حضرت میر صاحب نے انجمن ضعفاء تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے۔

خط و کتابت کیوقت نمبر خریداری کا ضرور دینا چاہیئے جس خط کا جواب مطلوب ہو اوس کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے یا لفافہ کے ساتھ جب تک مہر کے ٹکٹ خط کے ساتھ نہونگے کوئی تعمیل نہ ہوگی۔ سب صاحبان اپنا لفافہ صاف کریں مہربانی ہوگی

خطبۂ جمعہ

وعلم آدم الاسماء کلہا پر امیر المؤمنین نے ۲۰ ستمبر کو خطبہ پڑھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیٔ ہے اس کی ذات و صفات کی ماہیت کی دریافت انسان نہیں کر سکتا۔ صفات سے جو افعال پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی حقیقی علم نہیں ان افعال کا نتیجہ ہم نے دیکھا۔ ما اشہدتہم خلق السموات والارض ... اس صورت میں اشیاء کے ذوات کا علم بھی بغیر تعلیم الٰہی نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مختلف کاموں کے لئے بنایا ہے اور ہر ایک کو ایک خدمت سپرد کی ہے بس اسی کی نسبت اوس کو علم ہے چنانچہ مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو فرشتے نے کہا کہ میں امداد کروں فرمایا اما الیک فلا۔ یہ توحید کا اعلیٰ درجہ ہے ایسا ہی جب ہماری سرکار نبی کریم طائف گئے تو وہاں کے بدمعاشوں نے مخالفت کی اور شرارت سے پتھر پھینکے۔ جن سے آپ کے جسم مبارک کو لہولہان کر دیا۔ ۲ میل آپ دوڑتے آئے انگور کا ایک باغیچہ تھا وہاں ٹھہر گئے۔ مالک نے نوکر کے ہاتھ چند انگور بھیجدیئے اور اوسے کہا دیکھو تم اس کی باتیں نہ سننا آپ نے انگور کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی وہ متعجب ہوا۔ کہ بت پرستوں کے شہر کا رہنے والا توحید کے اس درجہ پر ہو۔ ملک الجبال آپ کے پاس آیا۔ عرض کیا کہ اگر آپ فرماویں تو پہاڑ اِن پر گرا دوں فرمایا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی اولاد سے صالح پیدا کرے۔ غرض ہر کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے چنانچہ جہنم کے لئے الگ فرشتے ہیں علیہا تسعۃ عشر۔ جنت کے لئے رضوان۔ ایک ہاروت ماروت جو بابل کے نبیوں پر کلام لاتے ان تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے گویا انسان ان تمام علوم کا جامع ہے اور اسی حقیقت کو اس آیت میں بتایا گیا ہے اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب آدم کو پہلے تعلیم دیگئی تو پھر فرشتوں پر فوقیت کیا ہوئی نادانوں نے یہ نہیں سمجھا کہ ثابت صرف یہ کرنا تھا کہ اللہ جسے علم دیتا ہے اس کو آتا ہے چنانچہ اس نے آدم کو پڑھا دیا اسے جامع علوم (ذوات الاشیاء) بنا دیا۔ اور فرشتوں کو اس ڈھب کا نہ بنایا۔ دوسرے خطبہ کی نسبت فرمایا۔ عباد اللہ رحمکم اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان تا ولذکر اللہ تعالیٰ۔ یہ عمر عبد العزیز نے ذاتی معاملات کی بجائے پڑھا جسکی مقبولیت ہو گئی۔ مجھے بھی پسند ہے ایک تو اللہ کا کلام ہے دوم صالح آدمی نے قائم کیا اچھے لوگ ہمیشہ بدی کو دور کرنے کے لئے ایسی پاک تدبیریں کیا کرتے ہیں جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح و المہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ گذشتہ دو اخباروں مین درس قرآن شریف کے نوٹون کا طرز دیکھ چکے ہین۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین کو مدنظر رکھکر (جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور وہ تحت لفظ ترجمہ ہے) حضرت کے فرمائے ہوئے درس مین سے صرف وہ باتین لکہی جاتی ہین جو نئی ہون یا ان تراجم سے جہان اختلاف ہو اس کا یہ فایدہ ہو کہ گذشتہ دو اخبارون مین سورۂ احقاف۔ سورۂ محمدؐ اور ایک حصہ سورہ الفتح کا درج ہو چکا ہے اس طرح بہت جلد ایک بڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ مین دوستون کو پہنچتا رہیگا امید ہے کہ احباب کو یہ طرز پسند خاطر ہوگا لیکن اگر کوئی صاحب اس مین کچہہ تغیر یا اصلاح چاہتے ہون تو مطلع فرما دین تاکہ مزید غور کیا جائے۔ ایڈیٹر

رکوع ۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آیت ۷۔ لیس علی الاعمیٰ ..... الخ جہاد مین جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندہے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکہے گئے ہین۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہین دیتی یہ حکم اون لوگون کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کر سکتے ہین۔

رکوع ۳

آیت ۱۔ لقد رضی اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنون سے راضی ہوگیا جنہون نے اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ لقد کے لفظی معنے مجہے قسم ہے اپنی ذات کی۔ اس مین رافضیون کا رد ہے جو کہتے ہین کہ صحابہ منافق تھے اور صرف دو تین مومن تھے اسجگہ خدا تعالیٰ قسم کہاتا ہے کہ وہ ۱۴۰۰ مسلمان جو اس وقت بیعت مین شامل ہوئے تھے سب سچے مومن اور رضائے آلہی کے حاصل کرنے والے تھے۔ یہ آیت اہل تشیع کے عقائد کی خوب تردید کرتی ہے جو کہتے ہین کہ حضرت علی اور ایک دو اون کے ساتہیون کے سوائے باقی سب منافقون کا گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جمع تہا اگر وہ لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کا سارٹیفکٹ اون کو کیون عطا کرتا اس جگہ چودہ سو اصحاب کے سچے مومن ہونے اور اون پر انعامات نازل ہونے کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور اون کے مومن ہونے کے چار دلائل بیان کئے گئے ہین

۱۔ اون پر سکینت نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ پر جو شرائط مقرر ہوئے وہ اگرچہ بظاہر مومنون کے واسطے خوش کن نہ تہے تاہم اون کے دلون مین اللہ تعالیٰ نے ایک انشراح ان کی تقویت کے واسطے پیدا کیا۔

۲۔ وہ فتح قریب کے وارث ہوئے بہت جلد اون کو ایک بڑی فتح کا وعدہ دیا گیا اور وہ وعدہ اونہین پر پورا ہوا۔

۳۔ مغانم کثیرہ کے وہ مالک ہوئے۔ حسب وعدہ خداوندی بہت سا مال غنیمت اون کے ہاتہہ لگا۔

۴۔ آیندہ بہی .. . مغانم کثیرہ کا اون کو وعدہ دیا گیا۔ جیسا کہ اگلی آیت وعدکم اللہ مغانم کثیرہ سے ظاہر ہے

فتح قریب سے مراد فتح مکہ ہے اور اس سے بہی پہلے ایک فتح خیبر کی بہی ہوئی تہی۔ غزوہ خیبر ۷ہجری مین ہوا جس کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا تہا۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اور انہین ایام مین فدک والون نے نصف الید دیکر صلح کرلی تہی۔

آیت ۳۔ کف ایدی الناس عنکم۔ اہل مکہ کو اس بات سے روکے رکہا۔ کہ تمہین ایذا پہونچا سکین۔

آیت ۴۔ داخریٰ۔ یہ ایک وعدہ اور پیشگوئی ہے کہ جن دشمنون پر تم ہنوز غالب نہین ہو سکے ان پر بہی تم بالآخر غالب ہو جاؤ گے۔

آیت ۵۔ ولو قاتلکم۔ یہ جنگ کا زمانہ ہے اگر کفار تمہارے ساتہہ جنگ کے واسطے آوین گے تو خدا تعالیٰ تمہین فتح دیگا اور کافر جو بزدل ہوتا ہے وہ ضرور شکست کہا کر بہاگ جائیگا۔ اس مین ایک پیشگوئی بہی ہے کہ کفار جب مغلوب ہو جائین گے تو کوئی اون کا یار اور مددگار نہ ہوگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جاوین گے۔

آیت ۶۔ سنۃ اللہ۔ یہ قانون آلہی جو پہلے سے اسی طرح چلا آتا ہے اور قانون آلہی کو تو کبہی بدلا ہوا نہ پائے گا یعنے خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہو کر رہےگی ہمیشہ سے خدا کے نبی فتحیاب اور کامیاب ہوتے چلے آئے ہین اور اون کے مخالف اور دشمن ہلاک اور مغلوب ہوتے رہے ہین اب بہی ایسا ہی ہوگا بعض لوگ نادانی سے اس آیۃ سے یہ استدلال کرتے ہین کہ معجزات کا ہونا ممکن نہین کیونکہ کوئی امر خلاف قانون قدرت نہین ہو سکتا سو ان کو سمجہنا چاہیئے کہ معجزات قانون آلہی کے برخلاف نہین ہوتے بلکہ وہ بہی عین قانون آلہی ہوتا ہے جس سے انسان ناواقف ہے۔

آیت ۷۔ دھو الذی کف ایدیھم عنکم ---- الخ۔ جبکہ مسلمان حدیبیہ مین ڈیرا لگائے ہوئے تہے اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانون پر خفیہ طور پر آپڑا مگر وہ گروہ گرفتار ہوگیا اور مسلمان ان کے ہاتھون اذیت اٹہانے سے بچ رہے اور کوئی کشت و خون آپس مین نہ ہوا۔

آیت ۸۔ ھم الذین کفروا ..... الخ اس آیت شریف مین صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فایدہ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت مکہ مین بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تہے۔ جنمین سے بعض کہلے طور پر مسلمان ہو چکے تہے اور بعض ہنوز مخفی تہے بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تہے کہ وہ عنقریب مسلمان ہوجانے والے تہے اگر ایسے وقت مین جنگ چہڑ جاتی تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانون کو جب بعد مین اون کا حال معلوم ہوتا تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا اس واسطے حکمت آلہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانون مین شامل ہو گئے اور بعد مین جب کفار سے جنگ کا سلسلہ چہڑا تو وہ مقدس روحین سب اون سے الگ ہو چکی تہین۔

آیت ۹۔ اذ جعل الذین کفروا ..... الخ۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی اور ایسے شرائط پیش کئے جو بظاہر مسلمانون پر بہت سخت تہین اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دینگے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنون کے دلون مین ایسی تسکین نازل کی کہ انہون نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم

گئے اور یقین کر لیا کہ اسمین ہمارے واسطے بہتری ہے اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہمکو ہی فتح دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

رکوع ۴

آیت ۱۔ الرءیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بنا پر آپنے حج کا ارادہ کیا تھا وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچا ثابت کرکے دکھایا۔ سچے خوابوں کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا مین بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق مین پایا جاوے اور رویا کم و بیش سب کو ہوتے ہین تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو۔ لیکن اس معاملہ مین عام خواب بینون اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑ ہا روپیہ ہین۔ ہر ایک شخص کم و بیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے۔ مگر وہ اتنے سے طبیب نہین کہلا سکتا کئی بدبخت لوگون کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے خدا ہمین بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ مثل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین مین اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہین

آیت ۲۔ لیظہرہ۔ تاکہ تمام ادیان کی برائیان دنیا پر ظاہر ہو جاوین اور پاک دین کا تقدس نمایان ہو جائے۔

تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا مین دین کے بڑے مرکز دو تھے ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران سے ہند کو آئے اور ہند سے بدھ مذہب چین کو گیا اوس طرف یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا ہر دو مرکزون کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ مین اسلام کی فتح تمام دنیا پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید مین خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہین۔ اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا مین زندہ ہے تو وہ مقابلہ مین آوے۔ اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

محمد۔ محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہین ہو سکتا، محمد کے معنے ہین وہ شخص جس مین خوبیان ہی خوبیان ہون ایسا ہی آدمی اللہ تعالےٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

معہ۔ جتنے آدمی آپکے ساتھ تھے اس مین اصحاب کی تعریف ہے۔ اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہین کہ سوائے ایک دو شخصون کے باقی سب آپکے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہین جن پر دوسر کا اثر نہ ہو۔ مسلمان اپنے اسلام مین ایسے پختہ تھے۔ کہ کفار کا کوئی اون پر اثر نہین پڑ سکتا تھا۔

اثر السجود۔ اون کے چہرون پر ایک نور نظر آتا تھا

مثلہم فی التورات۔ توریت مین صحابہ کا ذکر ہے اور اون کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدوسی ہین۔

فی الانجیل۔ متی مین خدا کی نسبت کرائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے۔

لیغیظ۔ کافر کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے۔ جیسا کہ آجکل آ رہا ہے۔

اس جگہ سورۃ الفتح کے نوٹ ختم ہوئے لیکن سورۃ فتح کی تفسیر کے متعلق چند مفید باتون کا ذکر کرنا ضروری ہے

ہجرت کے چھٹے سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین ایک رویاء دیکھا۔ کہ آپ اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہین اور وہان مسجد حرام مین امن کے ساتھ داخل ہوئے ہین اور سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین جیسا کہ مکہ معظمہ مین سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھون سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ مین کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانون کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول مین بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر کاشفہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدون پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتون کے ہو جانے پر پورا یقین کرکے اون کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہین اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رویاء کی سچائی پر یقین کرکے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہین کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشش کیون کی جاتی ہے وہ تو خدا کا وعدہ ہے اور بہر حال پورا ہو گا ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگون نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپنے پلیڈر کیون کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپنے خط و کتابت وغیرہ کوششون مین کیون حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہین جن کی کتب مین انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیرین موجود ہین مسلمانون کے واسطے تو خود وہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیون کے واسطے خود یسوع کی لائف مین بہت سے ایسے واقعات موجود ہین یسوع بچہ ہی تھا۔ کہ اس کی جان بچانے کے واسطے اُسے خفیہ طور پر ملک مصر مین لے گئے اور پھر عین نبوت کے زمانہ مین جب دشمنون سے خوف بڑھا تو اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پھر بزعم متی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدھی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہین کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل مین دل و جان سے مصروف ہو جاتے ہین اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلان معمار یا فلان مزدور نے بنوایا ہے تاہم دانا لوگ جانتے ہین کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے مونہہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنےٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح انجنیر بادشاہ کا حکم پاکر یقین کر لیتا ہے۔ کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائینگے اور کوئی روک ٹوک باقی نہ رہیگی اور مین کامیاب ہو جاؤنگا اور اس یقین کو ساتھ لے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہین اسی طرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھکر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے مین مصروف ہو جانا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر اسے اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اس مین کچھ وہم یا وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا کسی کو اللہ تعالیٰ فرما وے کہ تجھے بچہ دیوینگے اور تیری نسل سے ہوگا۔ تو کیا وہ شکر نہ کرے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

کلام امیر المومنین

۲۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح نے طلبا مدرسہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

ہر ایک لچکدار اور نرم شے کے لئے بہت سے عجائبات ہوتے ہین نرم چیز کو جس طرف چاہو پھیر دو وہ پھر جاتی ہے اور جس شکل مین اوسے بنانا چاہو اوسی شکل کو بآسانی اختیار کر لیتی ہے لیکن اس خوبی کے ساتھ اس مین ایک دقت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوس کو جلد کرم کھا جاتا ہے اور اس طرح وہ ایک خطرہ مین ہے۔ بچپن کے عالم کی مشابہت اسی نرم لکڑی کے ساتھ ہے۔ بچہ کیسا ہی با اخلاق نیک لائق معلوم دے پھر بھی اس کی عمر ایک ناواقف ناتجربہ کار ناسمجھ اور ناعاقبت اندیش کی عمر ہے۔ جب بڑا ہو گا تب ہی اوس کو تجربہ حاصل ہو گا۔ مدرسہ کے چھوٹے بچون مین بعض دفعہ ایک خفیف سی چوری کی عادت ہو جاتی ہے۔ کسی کا نب اوٹھا لیا کسی کا قلم لے لیا یہ اگرچہ بہت چھوٹی سی بات ہے مگر اس کا نتیجہ دور تک پہونچتا ہے کیونکہ انسان جبکہ ایک چھوٹی سی بدکاری کو اختیار کرتا ہے تو پھر اس مین بڑھتا چلا جاتا ہے یہان تک کہ بڑے بڑے مصائب مین گرفتار ہوتا ہے ایسا ہی ایک عیب تکبر کا ہے پہلے بچہ دوسرے بچون سے اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر تکبر کرتا ہے رفتہ رفتہ یہ تکبر کی عادت اوس کے اندر راسخ ہو جاتی ہے اور بڑا ہو کر بھی وہ متکبر ہی رہتا ہے یہان تک کہ کسی کو سلام بھی نہین کر سکتا جسکی سزا مین اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھی لوگون سے ایسا معاملہ کرا دیتا ہے کہ پھر کبھی کوئی اسکو سلام کرنا پسند نہین کر سکتا اسی طرح ایک عیب کاہلی اور سستی کا ہے چھوٹے بچے اونے کامون مین سستی کرتے ہین تو رفتہ رفتہ سستی ان کی عادت مین داخل ہو جاتی ہے اور اگر دینی کامون سے بے پروائی کرتے ہین تو آہستہ آہستہ دین سے بے تعلق ہوتے جاتے ہین۔ مین دیکھو ایک ہندو بچہ اگرچہ اوس کو ہندو دہرم کے عقاید سے ہزار اختلاف ہو جب کوئی کتاب یا مضمون وغیرہ لکھتا ہے تو سر ے پر لفظ اوم ضرور لکھ دیتا ہے مگر دین کی طرف سے بے توجہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان بچون نے اپنے مضامین کے سرے پر بسم اللہ کا لکھنا ترک کر دیا ہے بعض بچے آسودہ حال ہوتے ہین ادن کی طرف دیکھ کر دوسرے فضول خرچ بننا چاہتے ہین یہ بھی ایک نقص ہے قدرت نے سب کو یکسان نہین بنایا۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے کوئی لمبا ہے کوئی چھوٹا ہے کوئی موٹا ہے کوئی دبلا ہے غرض سب باتون مین اختلاف اور فرق ہے ایسا ہی مال و دولت کے لحاظ سے بھی لوگ یکسان نہین ہین بلکہ ان مین بہت فرق ہے اس کے متعلق قرآن شریف مین ہے کہ لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ...... الخ قسما قسم کے کفار کو جو کچھ دیا گیا تو ان کی طرف نظر اوٹھا کر بھی نہ دیکھ یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کر۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے احسان ہین۔ مین طالب علمی کے زمانہ مین بڑے بڑے وسیع الخیال لوگون کی مجلس مین رہا۔ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ بادشاہ بننا چاہیئے بس مین بیٹھ کر سوچنے لگا کہ مین بادشاہ کس طرح بن سکتا ہون۔ لمبے منصوبون کا ایک بڑا سلسلہ میرے دل مین سے گذرا۔ لڑائیون کے مصائب۔ دریاؤن مین گرنا۔ قلعون سے کودنا۔ جنگلون مین سے گذرنا۔ غرض تمام منازل طے ہو کر مینے جاپان سے امریکہ تک فتوحات کین اور تخت پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے تب مین نے دیکھا کہ بادشاہ کے واسطے چارون طرف سے خطرات اور تفکرات ہین اس کے واسطے کوئی آرام کی زندگی نہین اس قدر مصائب جس چیز کے واسطے اوٹھائے گئے وہ اتنی قیمت نہین رکھتی۔ تب مین نے اپنے شاہ بننے پر افسوس کیا اور شاہی کو چھوڑ دیا۔[1] اور ایسے خیالات کو ہمیشہ کے واسطے ترک کر دیا۔ یہ جنون نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مین آج تک کبھی کسی پولیٹیکل سوسائٹی مین شامل نہین ہوا جس سے حکومت کے خیالات پیدا ہون اور دنیوی عیش و آرام اور شان و شوکت کی اشیاء کبھی میری نگاہ مین کوئی عزت نہین پائین طالب علمی کے زمانہ مین خدا تعالیٰ نے میرے واسطے بڑے بڑے سامان مہیا کر دئے تھے مین شاہی ہاتھیون اور گھوڑون پر سوار ہوتا تھا۔ مگر انہین راستون مین پاپیادہ بھی چلتا تھا۔ ہر دو امور میرے واسطے یکسان تھے۔ خدا کے فضل نے میری دستگیری کی۔

بچپن کے عالم مین انسان کیواسطے بڑے بڑے مشکلات ہین۔ ان کے دو علاج ہین۔ ایک دعا دوسرے صحبت صالحین۔ بچپن مین جو لوگ اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہین وہ بڑے ہو کر آرام مین رہتے ہین۔ دیکھو ہم اس بڑھاپے مین ایسے عمدہ قوی رکھتے ہین یہ اسی بچپن کی حفاظت کا نتیجہ ہے۔ بچون کیواسطے تنہائی اچھی نہین۔ تنہائی مین بہت سے برے خیالات پیدا ہوتے ہین اس سے بچنا چاہیئے۔ اب مین تمہین ایک چھوٹی سی سورت سناتا ہون اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ قسم ہے زمانہ کی انسان گھاٹے مین ہے بہت لوگ زمانہ کو کوستے ہین اور گالیان دیتے ہین مگر یہ ان کی غلطی ہے خدا تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتا ہے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کیسا مبارک زمانہ تھا کیسی تعلیم دنیا کے واسطے لایا۔ مگر انسان کی عمر اس زمانہ مین گھٹ رہی ہے لوگ کہتے ہین عمر بڑھتی ہے مگر دراصل گھٹتی ہے برف کے پگھلنے کی طرح انسان کی عمر گھٹ رہی ہے ہمارا خدا خوبیون والا ہے اوس کو پانے کیواسطے انسان کو چاہیئے اپنے مین خوبیان پیدا کرے پنجابی مین ایک مثل ہے۔ جسکو حضرت امام مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے۔

بے مثل پانا چاہین خود بے مثل ہو

مومن کو خیال کرنا چاہیئے کہ میرا مولا بدیون سے پاک ہے وہ بدکار کے ساتھ کس طرح تعلق رکھے گا ایمان کا یہ نتیجہ ہے کہ انسان نیک عملون کی طرف جھکتا ہے جب انسان خود نیک بنتا عمل صالح کرتا تو پھر دوسرے کو نیک بناتا حق سکھاتا اور صبر کی تعلیم دیتا ہے آجکل لوگون مین صبر نہین ایک گالی سن کر پچاس دیتے ہین ایسا نہین چاہیئے غضب شہوات اور حرص کیوقت صبر سے کام لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ تم سب کو ایمان عطا کرے۔ عمل صالح کی توفیق دے حق پر چلائے اور دوسرون کو حق دکھلانے والا اور صبر سکھلانے والا بنائے

[1] اس کے نتیجہ مین خدا تعالیٰ نے آپکو روحانی شاہ بنا دیا جہان چاہد لاکھ انسان کے دل آپکے واسطے سچی ارادت کے ساتھ مسخر ہین۔ ایڈیٹر

موش محفل

میرے عزیز بھائیو! ان چوہون سے بچو۔ جو تمہاری محفلون مین بڑی پھرتی سے خفیہ خفیہ آتے اور کچھ نہ کچھ اچک کرے جاتے ہین۔ نفرت کے سنکھیا کی گولیان ان کے لئے تمام مکان مین بچھا دو۔ اور احتیاط و بیدار مغزی کی بلیان ان کے دفع کرنے کے واسطے پال رکھو۔ پھر تھوڑے دنون مین تم دیکھو گے کہ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (اکمل)

البدر ۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۱

گذشتہ اخبار میں احباب نے پڑھا ہوگا کہ [illegible] سفر [illegible] یہ ایک نہایت ہی مختصر سفر تھا جس کی بعض ضروریات کے واسطے مجھے لاہور امرتسر جانا پڑا تھا اور اس کے متعلق کوئی اخبار [illegible] ضرورت تھی جس کیواسطے سفر کی شرحی [illegible] لیکن امرتسر میں ایک روز کیواسطے کپورتھلہ چلا گیا ۔ وہاں [illegible] اس خط میں مذکر ہے جو کہ نیچے درج کیا جاتا ہے

کپورتھلہ

ایک ریاست کا نام ہے اور اوس کے صدر مقام کا نام بھی کپورتھلہ ہی ہے جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب کی مین لائن کے اسٹیشن کرتارپور سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ کرتارپور کا اسٹیشن امرتسر سے جالندھر کی طرف جاتے ہوئے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے ۔ کرتارپور سے کپورتھلہ تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے اور ایک گھنٹہ میں وہاں ٹم ٹم پہونچ جاتی ہے کپورتھلہ کے شہر کا جو حصہ میں نے دیکھا ہے وہ اوس کا صدر یا چھاؤنی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ اس حصہ میں ہی تمام سرکاری مکانات اور باغات اور کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں ۔ سڑکیں وسیع ہیں ۔ صفائی بہت عمدہ ہے مکانات یورپین طرز پر بنے ہوئے ہیں کچہریوں کی بناوٹ اور سجاوٹ سب انگریزی طرز پر ہے اور خاص مہاراجہ صاحب کے مکانات تو اس قدر یورپین طرز میں ڈھلے ہوئے ہیں اور اون کے اندر کا ساز و سامان ، اور وضع ایسی ہے کہ اگر اونہیں یورپین طرز رہائش اور سامان عشرت کی نمائش کہا جائے ۔ تو بیجا [illegible] نہ ہوگا ۔ بعض دوست تعجب کرتے ہوں گے کہ ۔۔

میں کپورتھلہ کا ذکر کیوں چھیڑ بیٹھا ہوں

اور اوس کے گلی کوچے کیوں پیمائش کرنے لگا ہوں ۔ میرے عزیزو ! یہ بلا وجہ نہیں ۔ آپ جانتے ہیں انسان کو اپنے محبوب کا ہر ایک فعل پیارا لگتا ہے کپورتھلہ کی سڑکوں اور گلیوں اور مکانوں کو یہ فخر حاصل ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود دو دفعہ وہاں صرف اپنے مخلص دوستوں کی ملاقات کے واسطے تشریف لیگئے تھے ۔ اور آپ نے ان تمام مکانات اور باغات کی سیر کی تھی جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے ۔ اگرچہ میری رہائش کا وقت اوس جگہ بہت تھوڑا تھا اور مجھے اس امر کا شوق دامنگیر تھا کہ مکانوں اور باغوں کی سیر کرتا اور [illegible] مجھے اتنی فرصت ہی نہ تھی تاہم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہاں کوئی کتاب اردو یا انگریزی میں ریاست کپورتھلہ کے تواریخی اور جغرافیائی حالات کے متعلق نہ تھی ۔ حالانکہ اس کتب خانہ کو [illegible] چاہیے تھا کہ وہ اس قسم کی کتابیں مہیا کرے جیسا [illegible]

[illegible]

[illegible] بالخصوص اپنی ہی رائی کے واسطے [illegible] ہے ۔ جو ایک ہسپانیہ کی رہنے والی لیڈی ہے ۔ اور آجکل مہاراجہ صاحب کے ساتھ پیرس میں ہے ۔ اس محل میں فرنگی عیش و آرام کے تمام سامان نہایت فراخدلی سے مہیا کئے گئے ہیں ریاست اور اوس کے مکانات کے متعلق اتنے ہی ذکر پر کفایت کر کے میں جلد ان باتوں کی طرف آتا ہوں ۔ جو ناظرین بدر کیواسطے خاص دلچسپی کا موجب ہیں کپورتھلہ کے احمدی برادران

حضرت اقدس کے پرانے دوستوں

میں سے ہیں جبکہ حضور علیہ السلام نے کوئی دعوی مسیحیت یا مہدویت کے متعلق نہ کیا تھا اوس وقت سے یہ صاحبان حضرت کے ملنے والے ہیں ۔ ریاست میں ایک وزیر حاجی صاحب کے نام سے مشہور گذرے ہیں اونہوں نے کتاب براہین احمدیہ منگوائی تھی جس کو برادر مکرم منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب خانصاحب محمد خان مرحوم (والد خان صاحب عبدالمجید خان) منشی عبدالرحمن صاحب نے دیکھا اور حضرت کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے ۔ تب سے یہ دوست حضرت اقدس کے ساتھ ایک ایسا دلی تعلق محبت اور اخلاص کا رکھتے ہیں کہ کوئی امر کبھی ان کیواسطے ابتلا کا موجب نہیں ہو سکا حضرت اقدس کو اس جماعت کے ساتھ کیسی محبت تھی اس کیواسطے [illegible] ہیں

حضور علیہ السلام کا ایک خط

[illegible] نقل کرتا ہوں جو کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے [illegible] محمد خان صاحب مرحوم کو لکھا تھا [illegible] کا باعث [illegible] حکیم نورالدین صاحب [illegible] دوستوں [illegible] جب یہ بات [illegible] خان صاحب [illegible] لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ زبانی اخویم منشی محمد اروڑا صاحب معلوم ہوا کہ آنمکرم نے اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تحریر کو اپنی [illegible] بہت ملال کیا ہے ۔ مگر جانتا [illegible] کہ ہرگز ایسا نہیں ہے آپ دلی دوست اور مخلص ہیں اور میں آپکو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین [illegible] اور مجھ کو آپ سے اور منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے ۔ پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ منہ سے نکلے میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالی کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے اور آپ ان دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی کم ہیں آپنے دلی محبت سے ساتھ کیا اور ہر ایک موقعہ پر صدق دکھلایا ۔ پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں چاہیئے کہ فرصت کے وقتوں میں ہمیشہ ملتے رہیں ۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم

خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۷ جنوری ۱۸۹۲ء

حضرت اقدس کی تحریریں

جو کہ آپنے احباب کپورتھلہ کے متعلق کیں ان کا اس جگہ کتاب ازالہ اوہام سے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا ۔ آپ فرماتے ہیں :-

حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں سچائی

کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑھکر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہو گی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لاویں اور دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ اون کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت و محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جاوے۔ وہ سچے وفادار اور جان نثار اور مستقیم الاحوال ہیں خدا ان کے ساتھ ہو۔ اون کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔

حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کے علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ اور اون سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے۔ یہ دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

پُرانی باتوں

کو یاد کرتے ہوئے احباب کپورتھلہ نے فرمایا۔ کہ پہلی دفعہ جب حضرت اقدس کپورتھلہ میں تشریف لائے تو جو دن آپ کے آنے کا مقرر تھا اور اس دن تمام سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپ کے استقبال کیواسطے سٹیشن پر اور راستہ میں آدمی کھڑے ہوئے تھے اوس دن آپ نہ آئے بلکہ دو دن بعد اچانک تشریف لائے اور ایک مسجد میں آکر ٹھہرے۔ ساتھ صرف ایک خادم شیخ حامد علی تھا۔ مسجد کی چٹائی پر بے تکلف لیٹے رہے اور بازار سے دودھ روٹی منگوا کر کھایا۔ یہاں تک کہ ہم کو خبر ملی تب ہم جا کر آپ کو لے آئے اور ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا جب کہ ہم آپ کو جشن حال دکھانے کے واسطے لے گئے۔ تو وہاں مہاراجہ صاحب اور انگریز اور میمن کھیلنے میں مصروف تھے اور کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی جب مہاراجہ صاحب کو حضرت کے جانے کی خبر ملی تو اونھوں نے اجازت دی کہ مرزا صاحب آ جاویں چنانچہ آپ گئے مگر ایک طرف کھڑے رہے اور کسی چیز کی طرف چنداں توجہ نہ کی۔ مہاراجہ صاحب نے دور سے مرزا صاحب کو دیکھکر اپنا وزیر بھیجا کہ ان سے ملاقات کریں۔ وزیر نے تین دفعہ آپ کو سلام کیا مگر آپ کی توجہ اوس کی طرف نہ ہوئی۔

منشی محمد اروڑا صاحب

اپنی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے جو ان کو حضرت کے ساتھ تھی اور ان مہربانیوں اور شفقتوں کی یاد میں جو حضرت ان پر اور دیگر احباب کپورتھلہ پر کرتے تھے چشم پر آب ہوتے رہے اور ہم لوگ بھی رلا یا منشی صاحب فرمانے لگے میں نے کبھی اپنے پاس کوئی چیز رہنے نہیں دی اپنی ضروریات کو بہت تنگ کر کے جو کچھ بھی ہو حضرت کی خدمت میں پہنچاتا ہر ایک عمدہ شے جو مجھے ملتی اور میری مقدرت میں ہوتی آپ کے واسطے حاضر کرتا آپ کی جدائی کا مجھے صدمہ ہے یہ شکر ہے کہ میرے پاس کوئی شے یا روپیہ اب ایسا نہیں ہے جس کو دیکھ کر میں یہ حسرت کر سکوں کہ یہ میں نے حضرت کو کیوں نہ دیدیا۔ میں نے کوڑی اپنے پاس نہ رکھی جب کبھی میں جاتا اور آپ کو اطلاع ہوتی تو آپ فوراً مجھے بلا لیتے یا خود باہر تشریف لاتے میں صرف آپ کے دیدار کا عاشق تھا۔ مجھے اب موت کا بھی ڈر نہیں رہا بلکہ مجھے موت کے خیال سے خوشی ہے کہ جب مرونگا تو حضرت سے تو ملاقات ہو جائے گی۔ میں نے کبھی حضرت کی خدمت میں اپنے لئے کسی امر کیواسطے دعا کے لئے نہ کہا آپ کے طفیل خود ہی خدا سے دعا مانگتا اور خدا میری امید بر لاتا۔ ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر آیا۔ تو فرمایا کہ یہ عقیدہ کی بات ہے ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک امیر کا ذکر کیا کہ وہ عیش و آرام میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ اس عیش و آرام کا انجام اچھا نہیں دیکھو ہوا جب تھوڑی تھوڑی چلتی ہے تو کیسی اچھی لگتی ہے مگر جب تیز ہو کر آندھی اور طوفان کا رنگ اختیار کرتی ہے تو پھر کیسا نقصان پہنچتا ہے۔

برادرم منشی ظفر احمد صاحب

فرمانے لگے کہ ایک دفعہ ہم جالندھر میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ قریب ایک ماہ کے وہاں ٹھہرے وہ شہر ایسا خوفت دن اور لامذہب کا مذہب ہے ... تنگ آ گئے سب رفتہ رفتہ چلے گئے ایک دن میں نے بھی ارادہ کیا کہ اجازت چاہیں اسی خیال میں تھے جو حضرت اندر سے تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اکثر لوگ تو چلے گئے اب آپ ہی رہ گئے ہیں پنجابی میں مثل مشہور ہے۔

نواں نودن پرانا سودن

یعنی نیا و بہت نودن رہتا ہے اور پرانا سودن رہتا ہے اس بات کو مان کر ہم خاموش ہو گئے اور رخصت لینے کے ارادہ کو چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ ہم حضرت کیساتھ ایک باغ میں گئے جو ... کرنا کے پھول کھلے ہوئے تھے اور نہایت خوشبو دے رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا

کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے

(دیکھنا ایک خاردار پودا ہوتا ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی)

خان صاحب عبد المجید خان

جناب خان صاحب محمد خان کے فرزند ارجمند ہیں باوجود کم عمری کی ہونے کے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے باپ کا عہدہ افسری بگی خانہ ریاست کا عطا کیا ہے خانصاحب ریاست میں بہت ہر دلعزیز ہیں ہر طرف نہایت عزت کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں حضرت اقدس کے ساتھ آپ کو اپنے باپ کی طرح دلی اخلاص ہے خان صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ حضرت اقدس کا ان خطوں کا جواب اپنے دست مبارک سے لکھیں اگرچہ ایک لفظ ہی ہو بعض دفعہ حضرت صاحب خود اون کو جواب لکھتے تھے اور بعض دفعہ مجھے حکم دیتے تھے۔ کہ میں جواب دوں اکثر یہ حکم خان صاحب کے خط پر تحریر ہوتا کہ "جواب لکھا جائے"۔ اس صورت میں خانصاحب کی دلی حالت کا اندازہ کر کے میں وہی خط جس پر حضرت کے تین لفظ میری طرف لکھے ہوتے کہ "جواب لکھا جائے" بھیجدیا کرتا تھا اور یہ امر خان صاحب کے واسطے اس قدر خوشی کا موجب ہوتا۔ کہ میں اگر دو صفحہ کا لمبا خط بھی لکھتا تو نہ ہو سکتا۔ میں کپورتھلہ میں خان صاحب موصوف کے ہی مکان پر ٹھہرا تھا اس سفر میں

میاں محمد یوسف صاحب

سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ میاں صاحب کے سپرد سرکاری کوٹھیوں کا انتظام ہے اور کام بہت اور اہم ذمہ داری کا ہے۔ جس کو وہ نہایت خوبی سے سرانجام دے رہے

ہین۔ آپ کو سلسلہ کے ساتھ بہت محبت ہے باوجود کم فرصتی کے اخبار ین پڑھتے اور دوسرون کو سناتے ہین اور خدمات دینی مین دل کھول کر حصہ لیتے ہین میان صاحب موصوف مہاراجہ صاحب کے ساتھ یورپ امریکہ کے سفر مین بھی ہو آئے ہین۔ آپ نے مجھے روس کی بت پرستی کا کچھ ذکر سنایا کہ وہان بازار وان مین اور گلی کوچون مین مریم اور یسوع کے بت نصب ہین جیساکہ ہندو لوگون کے بت ہوتے ہین جو گذرتا ہے ٹوپی اتار کر سر جھکاتا ہے عورتین سجدہ کرتی ہین نہایت کثرت سے بت پرستی پھیلی ہوئی ہے افسوس ہے کہ میان صاحب کو بسبب کاروبار سرکاری اور ملالت طبع فرصت بہت کم ملی اور مین دل کھول کر نہ ان کی باتین سن سکا اور نہ اپنی سنا سکا۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔ اللہ تعالیٰ انکو استقامت اور نیکی کے کامون مین توفیق عطا کرے خدا نے چاہا تو پہر کبھی ملاقات ہو رہے گی۔ حضرت کے پرانے خادم

منشی عبد الرحمن صاحب

اور ان کے فرزند رشید میان عبد السمیع اور سلطان پور کے ایک رشید نوجوان میان احمد دین اور خان صاحب کے بھائی بشیر احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ منشی فیاض علی صاحب ڈاکٹر فیض قادر صاحب سردار خان صاحب۔ منشی عزیز الرحمن صاحب اور منشی حبیب الرحمن صاحب وہان نہ تھے اس واسطے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔

عاجز کپورتھلہ مین ۱۲ تاریخ کو ایک بجے پہنچا تہا۔ اور ۲۳ تاریخ کو صبح ۳ بجے وہان سے رخصت ہوا۔ ۲۲ کی شام کو بمعہ احباب کپورتھلہ کو خطاب کرتے ہوئے ایک تقریر کی جو اگلے البدر مین درج ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بدر کے خط کا قلم | بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے امید ہے کہ دوست اس کو پسند کرین گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہین تو وہ بھی ہم سننے کے واسطے طیار ہین۔

فروخت کتب بند | چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہیگا۔

المفتی

(از پیش گاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

---

۳۷ مقتولین جنگ کا معاملہ خدا پر چھوڑو | ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ اس وقت جو مسلمان جنگ مین مرتے ہین اون کا کیا حال ہے آیا وہ شہید ہین یا حرام موت۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا جب حضرت امیر تیمور حلب مین گئے تہے تو آپ نے علماء سے سوال کیا کہ حضرت علی و معاویہ کے مابین جو جنگ ہوئی تہی اس مین طرفین کے مقتولین کے متعلق کیا فتویٰ ہے علماء خوف زدہ تہے خاموش رہے کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی آخر ایک محدث آیا اور اس نے کہا کہ مجھے امیر صاحب کے پیش کرو مین اون کے سوال کا جواب دونگا۔ چنانچہ وہ پیش ہوئے اور انہون نے امیر صاحب کی خدمت مین کہا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جنگ ریا کے واسطے کرتا ہے اور کوئی اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے ایسا کرتا ہے کوئی شخص قومی محبت کے لئے لڑائی مین جاتا ہے اور کوئی صرف تعصب کے سبب اس مین شامل ہوتا ہے کسی کو سوائے اس کے غرض نہین ہوتی۔ کہ مخالف کے ساتھ اس کو کوئی ذاتی عداوت ہوتی ہے لیکن کوئی ایسا ہوتا ہے کہ صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے واسطے جنگ مین جاتا ہے۔ غرض الاعمال بالنیات ہے جناب امیر ان لوگون کے دل کی حالت اور نیت کو ہمارے سامنے پیش کر دین۔ پہر ہم اوس پر فتوے لگا دین گے یہی جواب اب بھی ہمارا ہے۔

۳۸ بے وضو اذان و قرآن | ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا کہ بے وضو قرآن شریف پڑہنا یا اذان دینا جائز ہے۔ فرمایا جائز ہے۔

معذرت | آجکل ہر طرف بخار کا موسم ہے مطبع کے بعض ملازمین کی بیماری کے سبب اخبار کی طیاری اور چھپائی مین بہت دقت ہوئی ہے اس واسطے یہ اخبار صرف دس صفحہ پر شائع ہوتا ہے تاہم کوشش کی گئی ہے کہ تمام ضروری باتین درج اخبار ہو جائین

جلسہ سالانہ قادیان | جو عموماً دسمبر کے آخری ثلث مین ہوا کرتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی انہین تاریخون مین ہو گا۔ جو صاحب اس موقع پر کوئی نظم پڑہنا چاہتے ہون یا کوئی لیکچر دینا چاہتے ہون اس کی نسبت مفصلہ ذیل اطلاع خاکسار کو دین۔

(۱) کس زبان مین ایسی نظم یا نثر ہوگی (۲) مضمون کیا ہو گا۔ (۳) کتنا وقت تخمیناً اس کے سننے پر خرچ ہو گا (۴) خود مصنف پڑہین گے یا کسی دوسرے صاحب سے پڑہانے کا انتظام کیا جائے (۵) کونسا دن آخری ہفتہ دسمبر مین ایسے ناظم یا لکچرار صاحب کے لئے زیادہ سہولت یا آرام کا باعث ہو گا۔ یہ اطلاع بہت جلد دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان مین پہونچنی چاہیئے۔ کیونکہ پروگرام کے بننے کے لئے اس اطلاع کا آنا ضروری ہے یہ بھی یاد رہے کہ یہ بالکل بے انتظامی کا طریق ہے کہ پہلے تو اطلاع نہ دیجاوے اور وقت پر کسی خاص نظم یا لیکچر کے سنانے کیواسطے زور دیا جاوے یا حضرت امام صاحب سے خاص اجازت لی جائے۔ مینے حضرت امام صاحب خلیفۃ المسیح ع کی خدمت مین اس رائے کو عرض کر دیا ہے۔ اور اغلباً وہ مقررہ پروگرام کے خلاف کسی صاحب کو جن کا نام اس مین درج نہ ہو گا اپنی نظم یا نثر کو سنانے کی اجازت نہ دین گے بہ اوران مہربانی فرما کر آخر ماہ اکتوبر تک سب مجھے اطلاع دین۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶

نیک نمونہ | جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم کی اس تحریک پر کہ خاص قومی سرمایہ کے لئے ایک ہزار آدمی جلسہ دسمبر پر خود یا دیگر احباب سے بھی جمع کر کے پچیس پچیس روپے لاوے۔ مندرجہ ذیل احباب نے پچیس پچیس روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے دیگر احباب کی تحریص کیلئے درج اخبار فرما کر مشکور فرما دین۔

۱۔ خواجہ احمد صاحب چک نمبر ۴ ڈاکخانہ ہبلوال۔ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور

۲۔ منشی محمد دین صاحب گرداور قانونگوئی محکمہ حصول اراضی جہلم کنال۔ جزاہم اللہ خیرا۔

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶

نامہ نگارون کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کرین لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہین ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کر کے ایک کالم پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہان کہ نامہ نگارون کو مضامین کی رسید دے یا ناپسند مضامین کو واپس کرے

متفرق خبریں

میونسپل کمیٹی لاہور صفائی و ترقی کے کاموں کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ بطور قرض حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کی اراضی کا سالانہ محصول (۱۰۰ روپیہ) میونسپل کمیٹی نے معاف کر دیا۔

بنوں کی خبر کہ وہاں پچھلے ہفتے افق شمالی پر ایک بڑا دم دار ستارہ دیکھا گیا۔ خیر باشد۔

ہندوستان اور لاسہ (تبت) کے درمیان انگریزی ڈاک کا باضابطہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مسٹر کمسویل صاحب نے سررشتہ ڈاک کے سپرنٹنڈنٹ کی دس نئی اسامیاں منظور کی ہیں۔ مبارک ہے۔

ماہ جولائی میں سرحدی صوبہ میں ۴ ہزار ۷۰ بچے پیدا ہوئے اور تین ہزار ۱۹۱ بچے مرے۔

آگرہ کالج سے ایک ہندو طالب علم خارج کیا گیا اس لئے کہ مفسدانہ لٹریچر پڑھنے سے باز نہ آتا تھا۔

جمعرات گذشتہ کو بوقت ۳ بجے صبح دارجیلنگ میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ زلزلہ سخت تھا سب چونک اٹھے۔

شاہ ایران نے تبریز کے سردار کو قطعی احکام بھیجے کہ ۴۸ گھنٹہ کی مہلت دیکر تمام شہر کو گولوں سے اڑا دیں۔

سرکش فریق کو نوٹس دیں کہ تمام ہتھیار ڈال دیں سرغنوں کو حوالہ کریں ورنہ بلا تحاشا شہر کو اجاڑ دیں گے۔

ہمارے حضور شاہنشاہ قیصر ہند نے بھی سلطان روم کو دوستانہ مبارکباد کا پیغام بھیجا اس کو نیک فال سمجھتے ہیں۔

شاہ ایران تیار ہیں کہ انتخاب و اجلاس پارلیمنٹ کی تاریخیں مقرر کریں لیکن دھمکی ہرگز نہیں مانیں گے۔

سب سے پہلے مقدم و ضروری ہے کہ صوبہ آذربائیجان میں شورش بند کی جائے اور بدامنی کی بیخکنی کی جاوے۔

اس کے بعد وہ خود جب دیکھیں گے کہ انقلاب پسند بخوبی سیدھے ہو گئے اسوقت پارلیمنٹ کی اجازت منظور کریں گے۔

شاہ کجکلاہ ایران کے اس جواب سے ظاہر ہے کہ وہ کسی غیر طاقت کا دباؤ گوارا نہیں کریں گے یہ غلطی ہے۔

ٹولون میں لاٹوشی ٹریولی نام جنگی جہاز میں ایک عظیم توپ کے دفعتاً پھٹ جانے کا سخت حادثہ ہوا ہے۔

اس حادثہ سے توپ کے کنگورے ہی اڑ گئے چند سپاہی ہلاک ہو گئے۔ دو کی لاشیں آسمان میں اڑ گئیں۔

مساچوسٹ کی خلیج بزرڈ بن بانکی نام امریکن جنگی جہاز تربیت کرتا ہوا چٹان پر چڑھ کر شکست ہو گیا ہے۔

شلڈ آف بنگال نام ایک جہاز ساحل الاسکا پر ٹوٹ گیا وکرہ اور ۱۱۰ چینی و جاپانی جوان غرق ہو گئے۔

تبت کے دلائی لامہ ننگچان میں پہونچے وہاں سے ٹرین پر سوار ہو کر پایہ تخت پیکن (چین) کو چلدئے ہیں۔

برٹش پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کریں گے اس میں لاٹری کے اشتہاروں کی اشاعت جرم سمجھی جائیگی۔

فلپائن میں طوفان۔ وسطی فلپائن میں سخت طوفان آیا جس سے کثیر اتلاف نفوس ہوا چونکہ تار ٹوٹا ہوا ہے اس لئے کوئی مزید تفصیل موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ آج شام کو کلکتہ کے شمال میں ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک لاٹھیاں اور اینٹیں چلتی رہیں۔ پولیس کے آنے تک کئی آدمی سخت زخمی ہو چکے تھے جو ہسپتال پہنچائے گئے۔

گذشتہ موسم سرما میں ہندوستان انگلستان کے فوجی اخراجات کی تقسیم اور انگلستان میں ہندوستان کی گورہ فوج کی بھرتی کرنے اور وہاں کی فوجی تربیت کے خرچ کے تناسب وغیرہ پر غور و خوض و نظر ثانی کرنے کی غرض سے لنڈن میں منعقد رہی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان پر پینتالیس لاکھ روپیہ سالانہ کا مزید فوج کا خرچہ ٹھونسا گیا۔

مس ٹیلر جو لاہور و ملتان کے مابین ریلوے سفر کے دوران میں کمال سفاکی سے قتل کی گئی تھی۔ دو پٹھانوں مولاخ اور شوالد نامی کو اس کے ہلاک کرنے کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اول الذکر نے اپنے بیانات میں دوسرے کو بھی شریک جرم قرار دیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ ستمبر کے اندر نارتھ ویسٹرن کو کل آمدنی ۹۰۰۰ روپیہ کی بمقابلہ ۱۹۱۳۰۴۷۰ سی ہفتہ سال ماسبق کے ہوئی۔ کمی کی وجہ ڈبوں کا تھوڑا اور غلہ کا کم روانہ ہونا ہے۔

۱۲ ماہ حال کو پشاور میں آنریبل سر جارج روس کیپل چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے وکٹوریہ میموریل ہال میں دربار منعقد کرکے مہمند قوم کے جرگوں سے ملاقات کی۔ اس دربار میں برہان خیل۔ تارک زئی۔ حلیم زئی۔ عیسیٰ خیل۔ داود زئی۔ بائی زئی اور خویزی قوموں کے جرگے موجود تھے صرف خداخیل فرقہ کا جرگہ موجود نہ تھا۔ چیف کمشنر بہادر نے ان جرگوں کو مطلع کر دیا کہ اگر برٹش علاقہ پر مہمند اقوام نے اور زیادہ چھاپے مارے تو اس کا نتیجہ خراب ہوگا ان کے علاقہ میں برٹش فوج سخت سزا دینے کے لئے بھیجدی جائیگی آخر کار حلیم زئی اور تارک زئی فرقوں نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ اگر مہمند کے بدمعاش لوگوں کی چھاپہ مارنے کے لئے جانے کا قصد کریں گی۔ تو ہم ان کو اپنے علاقہ میں سے گذرنے نہیں دیں گے۔ اس شرط پر ان دونوں فرقوں کے آدمیوں کو ان کے معمولی وظیفے دئے جایا کریں گے غرضیکہ مہمند قوم کے جرگوں کے ساتھ اب بہت قابل اطمینان معاہدہ ہو گیا ہے امید واثق ہے کہ آئندہ ان کی لوٹ مار سے برٹش علاقہ کے سرحدی دیہات محفوظ رہیں گے۔

نواب عظمت علی خان صاحب رئیس و جاگیردار کرنال نے اپنی تمام جائیداد اسلامی تعلیم پر وقف کی تین لاکھ۔ انجمن حمایت اسلام کو بھی قریب ۱۹ ہزار حصہ آویگا۔ علی گڈھ کالج وغیرہ کو بھی۔

سرحدی وادی کاغان میں فرقہ جاکوئی کے لوگ برسر فساد ہیں وہ چار پانچ چھاپے مار چکے ہیں۔

ندیا میں بم کا پارسل بھیجنے والے نوجوان بنگالی کو پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر تلک منڈالے کے سنٹرل جیل میں رکھا گیا۔

شکر تنعم ہے۔ یہاں تک ہر کسی نے پروانہ کی۔ خاتمہ!

کلکتہ میں پانچ کیس تجارتی مال کے جرمنی سے نکلے ان میں تلواریں اور سامان کارتوس کا ذخیرہ نکلا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن پوکر پر ایک انجن پٹڑی سے نیچے گر بیٹھا۔ انجن سمیت ۵ گاڑیاں الٹ گئیں۔

کیمبر ور (مدراس) میں ایک شخص کو مفسدانہ لکچر دینے کی پاداش میں پانچسال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

شرقی بنگال ریلوے کے بدیسی غارتین بجرم جیدی کچھ نے گنے چلتی گاڑی میں مال گاڑی لوٹی۔

دربھنگہ میں خشک سالی کے باعث فصلیں تباہ ہوئیں اور یہاں خیرات کے آزمائشی کام جاری کریں گے۔

انگریز کروڑپتی مسٹر کارنیگی نے ایک رفاہ عام فنڈ کو ۲۵ لاکھ ڈالر دئے۔ نمایاں فیاضی ہے۔

اس کا مستقل سود ۱۲۵ ہزار پونڈ یا ایک لاکھ ۸۷ ہزار روپیہ یہ خاص امداد پر خرچ کیا جاویگا۔

ٹرکی کی اورینٹل ریلوے کی شاخ رومیلیہ پر بلغاریہ قابض ہو بیٹھا۔ اس پر عثمانیہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

در ثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شری نہکلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۲ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ پیرایہ میں رسالہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۰ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ ورود دوانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی (الاوادوا ے) قیمت ۲ر

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میرا فی تولہ ۵ ۔ قسم دوم ۳ سرمہ قسم اول ۴ر قسم دوم ۲ر۔ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنے

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھوم کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے دستی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد ۵ر رعایتی ۲ر ٭ مجلد اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۲/۳

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہائت دلچسپ وعجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سیٹ نقشہ نویس پشاور سے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ پیپر اور اس کا رسالہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی - ورد وحدانی نہائت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:-

"میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا"۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی (الاداد والے) قیمت ۱ر

اصلی میسر اور میسر کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میسر فی تولہ ع۔ قسم دوم ۸ر سرمہ قسم اعلیٰ ۱۲ر۔ قسم دوم ۸ر۔ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنے

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھوم کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جن کا پورا ہونا مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہائت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صمہ ر ❖ مجلد اصلی قیمت صمہ ۱۲ر

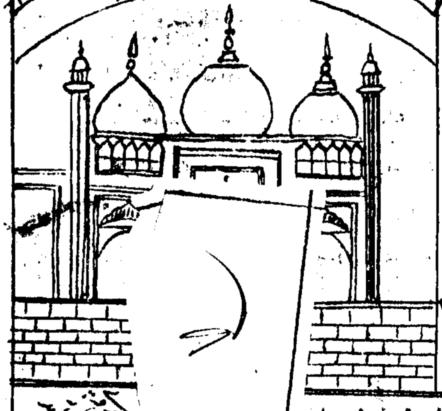
رعایتی ع ❖ رعایتی ع ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بدر

BADR – QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



قیمت عام پیشگی للعہ

چہ گویم با تو گر آئی چہا دستِ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارا

قادیاں میں

مورخہ ۱۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء

جلد ۷

نمبر ۳۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۴ر

ممالک غیر

معذرت

الحمد للہ کہ قادیان میں اسقدر بیماری کا زور نہیں ہے جس قدر کہ باہر سے خبریں آرہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ کے فضل و کرم میں اپنا ظہور کر رہی ہیں۔ تاہم موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ عملہ بدر میں کاتب اور پریس مین ہر دو بیمار ہیں انہوں نے ہی اخبار لکھنا اور چھاپنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بہت کوشش کے ساتھ پورا نہیں تو کچھ کم اوراق پر اخبار نکالا ہی گیا ہے تاکہ احباب کو انتظار نہ رہے۔

پیشگی قیمت

اخبار صرف اُن دوستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے جنکی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ بقایا داروں کے نام اخبار بند کیا گیا ہے۔ بہ سبب سخت مالی مشکلات کے ایسا کیا گیا ہے۔ امر مجبوری ہے۔

ضرورت

عمارات صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک لائق تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ہاتھ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

المشتہر
خلیفہ رشید الدین صاحب سکرٹری سب کمیٹی تعمیر

انجمن احمدیہ ہوشیارپور

شیخ سلطان محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ غلام احمد صاحب کی سعی سے ہوشیارپور میں انجمن احمدیہ قائم ہوئی۔ پیر حاجی احمد صاحب میر مجلس۔ شیخ سلطان احمد صاحب سکرٹری۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ امین و محاسب ماسٹر شیخ محمد عظیم صاحب ناظر مقرر ہوئے۔ قصبجات۔ ہریانہ۔ بنداچور۔ ضرب دیال یمنیان پنڈوری پھگوریاں۔ اجھر وغیرہ گاؤں اس انجمن کے متعلق رہیں گے۔

دعا مدد

بابو محمد یوسف صاحب احمدی انبالہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے خسر چوہدری نہالے خانصاحب احمدی اعلیٰ نمبردار موضع ملا ایکسو سات سال کی عمر میں بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے جب حضرت اقدس کی بیعت کی تو اسوقت انکی عمر ایکسو سال تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔

انجمن احمدیہ ہیلاں

مکرم جناب اڈیٹر صاحب بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بموجب آپکی اس فرمائش کے کہ جملہ انجمنہائے احمدیہ اپنی ماہوار جلسوں کی رپورٹ کے ہمراہ دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں۔ ماہ گزشتہ میں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ کوئی واعظ یہاں بھیجا جاوے جس پر حضرت موصوف نے حافظ روشن علی کو دار الامان سے روانہ فرمایا۔ اور وزیرآباد سے حافظ غلام رسول صاحب کو اور لالہ موسیٰ سے میاں مہر الدین صاحب اور موضع سعد اللہ پور سے مولوی محمد غوث صاحب بھی بموجب ہماری درخواست کے یہاں رونق افروز ہوئے ان دنوں میں چونکہ بارش بکثرت ہو رہی تھی اسواسطے تمام بستی کیچڑ پانی سے رکی ہوئی تھی مگر احباب مذکور کی انجمن تہ دل سے شکر گذار ہے کہ انہوں نے محض للہ اس جماعت کی بہتری کے لئے ان رکاوٹوں کو طے کرکے اپنے آپ کو یہاں پہنچایا ۱۰ اگست جمعہ کے دن حافظ روشن علی صاحب نے اصلاح عقائد اور باہمی اتفاق اور صحبت بد سے اجتناب کرنے پر خطبہ پڑھا جو نہایت ہی موثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد عام اجازت دی گئی کہ جن جن احباب کو کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو یا کسی شبہ کا ازالہ کرنا ہو تو کریں۔ نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے میاں مہر الدین صاحب نے بڑے جوش سے صحابہ کرام کا نمونہ پیش کرکے حاضرین کو پیروی کی ترغیب دلائی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر پروپرائیٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

نماز عصر کے بعد مولوی محمد غوث صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو غلط شبہات تھے مدلل طور پر انکا ازالہ فرمایا۔ اسکے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے حسب درخواست مخالفین وعظ فرمایا جسمیں مخالفین بھی شریک ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ آپکا وعظ عام اصلاح اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ثبوت پر تھا۔ نماز عشا کے بعد گاؤں کے اندر ایک اونچے مکان پر آپنے دو گھنٹہ تک وعظ فرمایا جو تمام اہل دہ نے بڑے شوق سے سنا۔ اور تین رات تک دو دو گھنٹہ ہر رات وعظ فرماتے رہے اور مقدور بھر حق ملائمت ادا کیا۔

اس موقع پر متفرق مقامات سے احمدی احباب اپنے کاروبار دنیوی چھوڑ کر محض دین کی خاطر سفر خرچ اور مصائب راہ کے بوجھ اٹھاکر جمع ہوئے تھے جماعت ہیلان باوجودیکہ تعداد میں بہت کم ہے اور مالی حالت میں بھی کمزور ہے۔ مگر تاہم جو احباب اس موقع پر جمع ہوئے تھے جو تیس سے زیادہ تھے سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے اور مہمان داری کے حقوق جملہ ادا کئے۔

حاضرین جماعت احمدیہ نے اس موقع پر عشرہ چندہ بھی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے جمع کئے جو دارالامان بھیجا گیا۔ خاکسار پیر برکت علی از رتل ۲۵ ر ستمبر ۱۹۰۸ء

گجرات ایک صاحب گجرات سے لکھتے ہیں کہ مرزا قاسم بیگ گجراتی سب انسپکٹر پولیس تھانہ جہاؤدان ضلع شاہ پور کے درجہ میں ترقی ہوئی - اور مرزا صاحب بدستور ضلع شاہ پور میں تعینات رہے۔ اہل گجرات کے لئے باعث فخر ہے۔

گلدستۂ آیات

برادر میر عبدالصمد صاحب پارسل کلرک دہلی نے اللہ تعالی کے احسانات کے شکریہ میں ایک مضمون لکھکر ہمکو بھیجا ہے جس میں اُنہوں نے یہ دکھایا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے سبب جس کسینے انکے ساتھ ازحد عداوت کی اُسیکو خدا تعالی نے غارت کیا۔ ایک ہندو سنار نے غیر احمدیوں کے بہکانے سے نالش کرنی چاہی وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ اُسکے جانشین نے نالش کرہی دی وہ بھی ہلاک ہوگیا۔ ایک قریبی رشتہ دار قطب دین نام سخت دشمنی کرتا تھا وہ مرض جذام میں گرفتار ہو کر مرگیا۔ ایک شخص کالے خاں نامی رات کو اُٹھکر مسجد احمدیہ کی اینٹیں اکھاڑ جاتا تھا وہ مرض سل میں گرفتار ہوکر ایک ہی ماہ میں مرگیا اور ہلاکت کی پہلے مجھے خبر ہوگئی تھی جو ظاہر کردی گئی تھی۔ ایک شخص عظمت خان نامی ہمارے گھر کو دیکھ نہیں سکتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ اخیر بابو وزیر خانصاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اڑے وقت میں امداد کی۔

دلیسی سیاہی

دہلی کی الف خانی روشنائی پہلے اپنی عمدگی کیوجہ سے شہرۂ آفاق تھی۔ مگر اب نہ معلوم کیا وجہ ایسی خراب کردی ہے کہ اسنے اصلی الف خانی کا نام بدنام کردیا ہے۔ ہر ایک پڑیہ دیسے ہی سربمہر ہے اور تعریفی الفاظ لکھے ہیں مگر سیاہی بالکل ناقص۔ امید کہ کارخانہ اسکی اصلاح کرکے پھر اپنی پہلی نیک نامی کریگا۔ ایک پبلک کا خیرخواہ از گجرات

ہمنے اسی خرابی کی وجہ سے الف خانی سیاہی کا استعمال ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر اسکا کوئی علاج اہل دہلی میں سے کوئی صاحب بتلاسکیں گے تو ہم انکا خط درج اخبار کردینگے۔ اڈیٹر۔

مدینۃ المسیح
بفضلہ تعالی

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں اور خدام کے واسطے شب و روز دعا میں مصروف ہیں۔ آپ درس قرآن حسب معمول مسجد اقصی میں بعد نماز عصر دیا کرتے ہیں۔ اور فجر کیوقت بیماروں کو دیکھتے ہیں اور بعد نماز ظہر درس حدیث

۲۔ حضرت فاضل امروہی صاحب کی طبیعت میں کچھ ضعف رہتا ہے مگر پھر بھی خدمت دین میں بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ قرآن شریف کے سننے کے واسطے

۳۔ جمعہ مبارک میں پچھلی رات کو آٹھ رکعت میں

خطبۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵ ستمبر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ خود شروع کیا۔ فرمایا۔ یا ادم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ تا آخر رکوع۔ خدا تعالی آدم علیہ السلام کا ذکر کرکے اُنکی اولاد کو سناتا ہے۔ کہ اے آدم تو اور تیری عورت اس جگہ رہو اور اس درخت سے کچھ نہ کھانا۔ درخت کے معنوں میں بڑا اختلاف کیا ہے۔ چونکہ خدا تعالے نے اسکا نام نہیں لیا اسواسطے میں اسکی تشریح غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ صرف حکم ہے کہ اسکا پھل نہ کھاؤ۔ میں طبیب ہوں بعض لوگوں کو آم کھانے سے روکتا ہوں بعض کو امرود بعض کو دوسری پہلو سے خدا تعالی نے ایسے ہی آدم کو منع کیا کہ اس پھل کو نہ کھاؤ یہ دُکھ دینے والی چیز ہے کیونکہ وہ علیم و حکیم خدا اسکے مضرات کو جانتا ہے۔

خدا تعالی کے احکام کی خلاف ورزی کرنا آپنے آپکو تکلیف اور دُکھ میں ڈالنا ہے تکالیف کے اسباب میں سے گناہ بھی ایک سبب ہے، تم اس سے بچو گو خدا تعالی نے ویعفوا عن کثیر کہا ہے مگر نبلوہم بما کانوا یعملون اور بلونہم بالحسنات والسیئات اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن۔ ابراہیم علیہ السلام نے نہایت اعلی نمونہ دکھایا۔ ہمکو بھی حکم ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ آدم علیہ السلام کو بتایا یہ احکام ہیں اور یہ نواہی اوامر کو بجالاؤ اور نواہی سے باز آؤ۔

فازلہما الشیطن عنہا۔ شیطان نے انکو پھسلانے کی کوشش کی۔ اہبطوا بعضکم لبعض عدو۔ بعض لوگ آپسمیں لڑا دینے کیلئے مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ تو آپ ہی تھے جو ایسی باتیں سنتے رہے ہمسے تو برداشت نہیں ہوسکتی۔ کہتے ہیں کہ آپنے اتنی باتیں سنکر ہمکو بےعزت کردیا کیونکہ آپکے دوست تھے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات۔ خدا تعالی نے آدم کو کچھ کلمات دعائیں سکھلائیں۔ فاما یاتینکم منی ہدی۔ جو لوگ ہدایت پانیکی کوشش کرتے ہیں خدا انکا معاون ہوتا ہے۔

ہمارے آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو بعض درختوں نے منع کیا۔ مثلاً شراب۔ عرب میں مشرکوں کا مذہب یہود و مجوس۔ نصاریٰ کا مذہب یہ مذاہب خطرہ میں ہیں۔ سوای صحابہ کے مذہب کے مسلمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے معز لنہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گزشتہ تین اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائی ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے۔ نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کرسکتے ہیں۔ لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہوسکیں گے اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا۔ ناظرین اپنی قیمتی راؤں سے مطلع فرماویں۔ - اڈیٹر -

العرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ کفار مکہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپکی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو پیشدستی نہ فرماتے تھے آپنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معہ چند اور اصحاب کے اہل مکہ کیطرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا صرف زیارت کعبہ کے لیئے آیا ہوں اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمانؓ جب کفار کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ اُنہوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریمؐ کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا۔ اس قسم کی گفتگو میں قریش نے انکو روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نیت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اسی کفار مسلمانوں پر آکر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہوگئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی تو آپنے اپنے صحابہؓ کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے انسے بیعت لی سب نے اللہ تعالی کی راہ میں اپنی جان قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیت کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے اُنہیں کی پیش کردہ سب باتیں مانکر صلح کرلی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اُس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسری سال آویں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں۔ اور مسلمانوں کے ہتیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ اگر مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجائے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو اُس وقت مسلمانوں کی طرف ہو جائے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام دائل تھا قریش کے عقد عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائی رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے گئے اور اس مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کردی اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی جسمیں اللہ تعالی نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسری سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کرکے واپس چلے گئے۔

اس واپسی پر بعض کمزوروں کو ابتلا ہوا اور ان کے دل میں وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہیں ہوا۔ اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رائینا المسجد الحرام۔ قسم ہے خدا کی ہمنے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی پیشگوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہم ویسے کے ویسے ہی واپس جاتے ہیں یہ اعتراض اس قسم کا تھا۔ جیسا کہ آجکل بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے تو کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی جاہل جلدباز یہ نہیں سوچتا کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی۔ کہ اسی سال حج ہوگا یا اسی سال اسی حمل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال تم زیارت کعبہ کروگے چنانچہ اگلی سال زیارت کعبہ ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویا کو اللہ تعالی نے سچا کرکے دکھا دیا اور یہ پہلی دفعہ آپکا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد ہوا۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر

کفار کے پاس واپس آجائے - تو کفار واپس نہ دینگے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اسے واپس دیدیں گے یہ شرط بعض دلوںمیں بہت مشکل گذری کیونکہ اسمیں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں حرج نہیں اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے - کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں - اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہیگا تو وہ دوسروں کیواسطے اسلام میں داخل ہونیکا موجب ہوگا - چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اسمیں سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپکے پاس چلا جائیگا اُسکو ہم واپس نہ لیں گے -

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا - کفار میں سے دو شخص اسکے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے اور ابوبصیر کو واپس مانگا آنحضرتؐ نے معاہدہ کے مطابق ابوبصیر کو واپس کر دیا ابوبصیر چاروناچار واپس ہوئے مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے اور بڑی عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھے - یہ سارا نقشہ ابونصیر کے سامنے تھا - راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر جب وہ پہنچے تو وہاں قیام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے - ابونصیر نے ان میں سے ایک کی تلوار کیطرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ ہے ذرا مجھے دکھا تو سہی - اس کافر کے سر پر موت سوار تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اسکی شر سے بچانا تھا - اسنے اپنی تلوار کی تعریف سنکر اور تکبر میں آکر تلوار ابوبصیر کے ہاتھ میں دیدی ابوبصیرؓ نے تلوار کی جو تعریف کی تھی اسکو سچا کر دکھایا اور ایک ہی وار میں اس دشمن کا سر الگ کر دیا دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کے بھاگ نکلا - اور ابوبصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا - آنحضرتؐ کو خبر ہوئی - تو آپنے ایسے الفاظ فرمائے جن سے ابوبصیر کو یقین ہوگیا کہ آنحضرتؐ مجھے پھر گرفتار کرا دیں گے اسواسطے وہ مدینہ سے چلدیا - مکہ تو نہ جا سکتا تھا کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا اُسنے راستہ میں ایک جگہ دریا کے کنارہ ڈیرہ ڈالدیا دوسرے مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر اسکے ساتھ شامل ہونے لگے - پہلے ابوجندل بن سہیل آئے پھر اور آئے رفتہ رفتہ ایک خاصی جماعت ہوگئی - جو کافر تاجر شام کو جاتا راستہ میں اسکی خبر لیتے - کفار نے تنگ آکر حضرتؐ کو کہلا بھیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے پشیمان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے آپ ابوبصیر اور اسکے ساتھ والوں کو حکم دیں کہ وہ ہمارے قافلوں کیساتھ تعرض نکریں اور انکو واپس بلا لیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابوبصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کی ساتھ تعرض نہ کرو اور واپس میرے پاس چلے آؤ - چنانچہ وہ واپس آگئے -

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے - مراجعت کیوقت راستہ میں یہ سورہ نازل ہوئی صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ سورۃ سنائی اور فرمایا کہ آجکی رات مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو اُنہوں نے ایک دوسرے کو اسپر مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس صلح کا نام فتح اسواسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اس صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے اسکی تفصیل یوں ہے مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے - بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا تھا - اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہوگئی تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا - لگے کوئی بہانہ لڑائی کا تلاش کرنے -

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا اسنے خزاعہ قوم پر شبخون مارا خزاعہ کے لوگ اسوقت بیخوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے - نوفل کے حملے سے چونکہ اُٹھے اور لڑائی شروع ہوگئی - وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیار دینے کی اور جب اندھیرا ہوگیا - تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہوگئے - جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہوگئی تو خزاعہ قوم کمزور ہوگئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر پناہ گزیں ہوئے - مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے - صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے مامن کو بھیجکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیخدمت میں روانہ کیا - عمرو بن سالم نے عرب کے طریق رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسطرح عرض کیا -

یَا رَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں
حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْہِ الْاَتْلَدَا -
قسم اپنے اجداد اور اُسکے آباء قدیم کی
اِنَّ قُرَیْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا
ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی
وَنَقَضُوْا مِیْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیرے وعدہ مضبوط کو
وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتَ تَدْعُوْا اَحَدًا
اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہیں بلاتا ہے
فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا اَبَدًا
تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے
وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ یَاْتُوْا مَدَدًا
خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے
فِیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا

باقی آئندہ انشاء اللہ

البدر مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار مین عاجز اپنے کپورتہلہ جانے اور وہان کے دوستون کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریرین اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کرچکا ہے اس اخبار مین دو دوستون کا نام رہ گیا تہا یعنے میان وزیر خان صاحب اور منشی اللہ دتا صاحب محرر دفتر بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار مین وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہان لکھ کر مین نے احباب کے سامنے پڑہی اور اس کا نام رکہا۔

احباب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطیناک الکوثر۔ فصل لربک وانحر
ان شانئک ھو الابتر

پیارے بہائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتہہ تہی اور رہے تم نے بار ہا چاہا کہ تمہارے پیارے مسیح کا یہ

خادم تمہارے شہر مین آوے

اور ایک دو روز تمہارے ہان مہمان رہے۔ مین یہ بہی چاہتا رہا کہ آپ لوگون کی اس خواہش کو پورا کرون۔ مگر حضرت مرحوم کی زندگی مین آپ کے قدمون سے جدائی کچہہ ایسی ناگوار خاطر ہوتی تہی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم دیتی تہی اور آپ کے بعد بہی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتون نے اجازت نہ دی کہ مین کبہی کپورتہلہ مین آسکتا۔ جب صدر انجمن کا ڈیپوٹیشن یہان آیا تہا تو اس وقت بہی آپ لوگون نے لکہا تہا کہ مین ڈیپوٹیشن کے ساتہہ آون اور مجہے فرمایا گیا کہ مین ایسا کرون۔ لیکن ان برگزیدہ آدمیون مین خواہ مخواہ شامل ہوکر ڈیپوٹیشن کا ممبر بننے کے لائق اپنے آپ کو نہ سمجہہ کر مین نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹہا رکہون اب بہی مین قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے مین یہان کا آنا نہ تہا۔ مین نے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تہی لیکن بعض وجوہات سے مجہے زیادہ دن باہر ٹہہرنا پڑا اور مجہے خیال آیا کہ ان ایام مین سے ایک دن کیواسطے کپورتہلہ ہو آون اور میرا دل خوف مین ہے کہ میرا یہان آنا حضرت امیر المومنین کی پیشگی اجازت کے بغیر ہے گو مینے راستہ سے خط لکھدیا تہا اور امید ہے کہ وہ میرے یہان آنے کو ناپسند نفرماوین گے اور میرے واسطے دعا کرین گے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیون کو معاف کرے اور میرے گناہون کو بخشے اور تقویٰ کی راہون پر چلائے۔

الغرض یہی مقدر تہا کہ مین ایسے وقت مین آپ لوگون کی ملاقات کے واسطے آون جبکہ ہمارا پیارا امام اس دنیا سے چلا گیا ہے گویا مین تمہارے محبوب اور معشوق کی

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہون

کیونکہ تم اس امر کے حقدار ہو کہ تمہارے ساتہہ یہ ہمدردی کی جائے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتہہ بہت پرانے تہے تم اوس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غمگسار رفیق اس کی آخری عمر تک رہے تم سب سے پہلے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلون کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہین۔ مین اس کا کیا اندازہ کرون۔ مگر میرے دوستو! صبر سے کام لو۔ دیکہو تم اس کے عاشق تہے تو وہ بہی آگے کسی کا عاشق تہا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تہا مگر اوس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تہا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تہے تو وہ بہی اپنے محبوب کے وصال کا آرزومند تہا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخری کلام یہی تہی کہ "اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ" اور

اوس کا آخری فعل

اس دنیا مین اس اپنے پیارے اللہ کے حضور مین نماز پڑہنا تہا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چہہ سات گھنٹے برابر اوس کے قدمون مین حاضر تہا اور اس نظارے کو دیکہہ رہا تہا۔ کہ کس طرح وہ دنیا ومافیہا سے لاپرواہ ہوکر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اوس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا دہیان رکہا اور اوسی مین فنا ہوگیا۔ وہ نماز پڑہتا تہا اور اسی نماز مین وہ اللہ کے حضور پہنچ گیا ہمارے سامنے نماز کا بہانہ کیا اور آپ اپنے پیارے کے پاس جا بیٹھا اور ہمین یتیم چہوڑ گیا اس بات کا تو غم نہیں کہ دنیا مین ہمارا کیا حال ہوگا۔ خدا صالح کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تہا کہ خضر اور موسیٰ جیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راجگیری اور مزدوری پر لگائے گئے۔ یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پہلیگا اور پہولیگا اور بڑا درخت بنے گا اور لاکہون قومین اس کے سایہ تلے آرام کرین گی۔ ہان غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتہہ تہے اوس نے اپنے حسن و احسان سے ہمارے دلون کو لبہا لیا تہا اور تم تو اے اہل کپورتہلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ مین دیکہتا تہا کہ حضرت اقدس تم لوگون پر کس قدر شفقت کرتے تہے وہ اپنے قدیم دوستون کو خصوصیت سے یاد کرتے تہے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تہا۔ وہ تمہارے ساتہہ بے تکلف تہے اور وہ تمہاری نازبرداری کرتے تہے اچہا وہ پیارا چلا گیا اور **تمہین بہی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہین کس کے ساتہہ دل لگانا چاہیئے**

جا اے پیارے خوش رہو۔ تیرے محبوب کا وصال تجہے مبارک ہو اور مبارک ہو تجہے جنت کی آرامگاہ کہ تو نے اپنا حبیب کا نام دنیا مین چمکانے کے واسطے بہت محنت کی اور بہت مشقت اٹہائی۔ اور تو اتہاب معلوم ہوتا تہا پراس محنت شاقہ مین قوت گداز ہو چکا تہا اور ضرور تہا کہ اب تجہے آرام دیا جاوے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجہے گلے لگایا۔ تجہے مبارک ہو اس نبیون کے سردار افضل الرسل لولاک کا خطاب پانے والے کی ملاقات جس کی دوستی کے جوش مین تو نے ہر ایک دکہ اٹہایا اور اس سے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا اور اپنے یار کی یاری مین ایسا پکا نکلا کہ تو بہی لولاک کا خطاب پانیوالا ہوگیا۔ صلوٰۃ ہو تجہہ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتین ہون۔ آج تک منشی صاحب موصوف مجہہ پر نظر عنایت رکہتے ہین اسی سفر مین سب سے پہلے مجہے محبی اخویم خان صاحب محمد خان مرحوم اللہم اغفرہ وارحمہ کا نیاز حاصل ہوا تہا اور اسی سفر مین اپنے بے تکلف دوست منشی محمد اروڑا صاحب سے اول ملنے کا موقعہ ملا تہا۔ پیر کپورتہلہ کی جماعت کے ہی ایک معزز دوست یعنی منشی عزیز الدین صاحب

میرے لئے کوچہ یار میں ایک جھونپڑا بنانے کے واسطے فراخدلی سے مددگار ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی زرخرید زمین کا ایک بڑا ٹکڑا صرف اصل لاگت پر اس امر کے واسطے مجھے دینے میں اپنی ضرورتوں کی پرواہ نہ کی۔ میں ان کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے اور اس کے عوض میں انہیں اور ان کی اولاد کو بہشت میں بہتر جگہ عطا کرے۔ آمین غرض اے پیارے احباب کپورتھلہ میرے دل میں آپ لوگوں کے لئے محبت کی خاص یادگاریں ہیں اور خدا نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں آپکے واسطے دعا کروں وہو السمیع العلیم

میرے عزیزو! میں نے اپنی اس تقریر کے شروع میں

سورۂ کوثر

پڑھی تھی اور تم خیال کرتے ہوگے۔ کہ یہ دیوانوں کی طرح کیا پڑھ کر کیا کہنے لگ گیا۔ میں اس امر سے انکار نہیں کرسکتا۔ کہ میں دیوانہ ہوں پر مطلب کا سیانا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے وہ ضروری ہے آپ صاحبان حضرۃ مرحوم سے اس وقت کے ملنے والے ہیں۔ جب کہ حضرت نے دعویٰ مسیحیت یا مہدویت نہ کیا تھا اور آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے اس واسطے آپ خدا تعالیٰ کے بہت سے عظیم الشان نشانات کے شاہد ہیں۔ اور اس کوثر والے نشان کے بھی آپ شاہد ہیں۔ سورہ کوثر ہمارے حضرت امام علیہ السلام پر بھی نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ آپکے الہامات میں یہ درج ہے اس واسطے سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفائہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر اے محمد ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ پھر تیرہ سو سال کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خلیفہ کو بھی یہی وحی ہوئی۔ کہ انا اعطیناک الکوثر۔ اچھا اب دیکھنا چاہیئے کہ

کوثر کیا چیز ہے

تفسیروں میں لکھا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت میں جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا۔ وہ حوض کیسا ہوگا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہوگا۔ اس کی کیفیت کو ہم ابھی نہیں پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزیں جن کا نام ہمارے سامنے لیا جاتا ہے۔ وہ نام یا بیان فقط ایک ادنیٰ مشابہت کے واسطے ہے ورنہ یہ نام ان اشیاء کی اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کرسکتے۔ اور نہ ہماری استعدادیں عقلیں اور افہام ایسے ہیں کہ ان اشیاء کی حقیقت کو پا سکیں اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ ایک پرائمری کے طالب علم کے سامنے اگر ٹرگنومیٹری یا کانک سیکشن کی کتاب ہو اور وہ پوچھے کہ یہ کیا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ یہ حساب کی کتاب ہے۔ کیونکہ اسی نام سے اس کا ذہن اس کتاب کی ایک نہائت ادنیٰ مشابہت تک پہونچ سکتا ہے۔ ایک اور مثال اس امر کے سمجھانے کے واسطے یہ کافی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکاشفہ میں دجال کی سواری ریل کو دیکھا مگر چونکہ اس زمانہ میں ریل کا کوئی نشان نہ تھا نہ اس کا کوئی نام تھا اس واسطے اس کو ایک سواری کہا گیا اور چونکہ عرب میں عام سواری گدھے کی ہوتی ہے۔ اس واسطے آپنے فرمایا۔ کہ دجال کا گدھا اتنا لمبا ہوگا۔ اور ایسا سریع الرفتار ہوگا۔ غرض جب کہ ہزار بارہ سو سال کے بعد آنے والی چیز کی کیفیت کا پانا ایسا مشکل ہو گیا کہ ریل کو گدھا کہا گیا۔ تو پھر آپ خیال کرسکتے ہیں حوض کوثر یا نہر کوثر ہمارے ان حوضوں یا نہروں کے بالمقابل کیا شان رکھنے والی چیزیں ہوں گی۔

القصہ ہم اس کیفیت سے آگاہ نہیں کہ وہ کوثر کیسی ہوگی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا میں بھی آنحضرتؐ کو کوثر عطا کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئندہ کی خبریں دے اور اس کی نبوت کا اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت و آرام کے واسطے اس جہان کے لوگوں کو طیار کرے لیکن اگر اس کی پیشگوئیاں صرف دوسرے جہان کے متعلق ہوتیں۔ تو ممکن تھا انسان شبہ میں پڑتا کہ شاید یہ سچ کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئندہ تو غیب میں ہے اس واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیاں اس جہان کے متعلق بھی دی جاتی ہیں تاکہ اس کی صداقت کا بین ثبوت دست بدست ظاہر ہو جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان میں بھی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنے ہیں بہتات اور کثرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے سب خیر اور بھلائی کی چیزیں کثرت سے عطا فرمائی ہیں۔ یہ کثرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء میں ملی ہے۔ اول تو یہ ہے کہ پہلے جس قدر نبی ہوتے تھے وہ کسی خاص قوم کے واسطے ہوتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ تمام جہان کے لوگوں کی طرف نبی ہوکر آئے۔ پھر پہلے انبیاء ایک خاص زمانہ محدود کے واسطے نبی ہوتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ قیامت تک کے واسطے نبی ہوئے۔ قیامت تک جو ہوگا آپکا متبع ہوگا۔ پھر قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب آپ کو ملی۔ آپ کی سلطنت نہ صرف روحانی ہوئی بلکہ ظاہری سلطنت بھی پھیل گئی۔ آپ پر امت درود شریف پڑھتی ہے جس سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہیں۔ دوسری امتوں کے نبیوں کو یہ بات حاصل نہیں۔ آپکے دین کو زندہ اور قائم رکھنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا جاتا ہے۔ غرض میں کہاں تک گنوں۔ آپ ہی کی یہ شان ہے کہ آپ کی امت میں مسیح موعود جیسا نبی پیدا ہوا ہے

> برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
>
> جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پھر آپ کی شان تو جو ہے اسو ہے آپکے غلام احمدؐ کو بھی کوثر عطا کی گئی آپ لوگ ان دنوں کے نظارہ کو یاد کریں جبکہ آپ اول اول حضرت کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔ مہینوں آپ رہتے تھے اور آپکے سوائے کوئی مہمان نہ ہوتا تھا مگر آج مہمانوں کے واسطے ایک خاص لنگر خانہ ہے جس کے ملازمین ہی صرف اسی نوّے روپے ماہوار کی تنخواہ لے جاتے ہیں۔ مسافروں اور روٹی کھانے والوں کے خرچ کا اس سے اندازہ کر لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنا نبی غریب اور نادار لوگوں میں سے چنتا ہے۔ جس کے پاس کوئی دولت نہ ہو اور کوئی اس کا ساتھی نہ ہو۔ پھر اس کو سب کچھ عطا کرتا ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سے بادشاہ ہے ہزاروں اس کے مطیع اور کروڑوں روپے موجود۔ خدا تعالیٰ کی زبردست طاقت کا اظہار کیونکر ہو اس واسطے

خدا تعالےٰ غرباء کو لیتا ہے

جن کو دنیا حقیر اور کم پایہ خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ میں بھی

خداتعالےٰ نے ایک گوشہ نشین غریب آدمی کو رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ اور ایسے وقت میں جب کوئی اس کو نہ جانتا تہا اوسے فرمایا کہ تو دنیا کو خبر کر دے کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آوینگے اور تیرے واسطے تحائف لائینگے۔ اس وقت یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی گئی مگر دنیا کے کوتاہ اندیش اس کو سمجھ نہ سکے اور انہوں نے خیال کیا کہ یہ ایک غریب نادار آدمی ہے۔ بہلا اس کے پاس کون آئے گا۔ مگر خدا کے فرشتوں نے اپنا کام کیا۔ اور ہزاروں ہزار آدمی آنے شروع ہوئے۔ یہانتک کہ وہ جو دنیا میں اکیلا آیا تہا اسکی وفات پر

چار لاکہہ انسان چشم پُرآب ہوئے۔ یہ ایک کوثر تہا جو آپ کو اسی دنیا میں عطا ہؤا۔ پہر ایک کوثر یہ تہا کہ جب آپنے دعوےٰ کیا۔ تو متکبر فقیہوں نے کہا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے اوس نے کسی مدرسہ میں تعلیم نہیں پائی دستار فضیلت نہیں باندہی۔ اس کے پاس تحصیل کی سند نہیں ہے۔ تب خدا نے اسے علم و معرفت کا کوثر عطا کیا۔ اور اوس نے ستر کے قریب کتابیں لکہیں جن میں قریباً بیس عربی میں۔ اور ہر ایک کتاب پر مخالفین کو للکارا گیا۔ بلکہ حریص بطمع لوگوں کو روپے کے انعام کا لالچ دیا گیا۔ تا کسی طرح مقابلہ میں کچھ لکہہ سکیں۔ مگر سب کی قلمیں ٹوٹ گئیں اور وہ چہپ کر اپنے گہروں میں بیٹھ گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کچھ لکہہ سکے۔ غرض اسطرح ہر بات میں اللہ تعالےٰ نے اسے کوثر عطا کیا۔ ہر ایک قسم کی شے افراط کے ساتھ اوس کے واسطے مہیا کی گئی۔ قادیان کے گاؤں میں جو ریل کا اسٹیشن تک نہیں ہر قسم کا میوہ اس کے کہانے کے واسطے ہر قسم کا کپڑا اس کے پہننے کے واسطے ہر قسم کا سامان اوس کے استعمال کرنے کے واسطے ہر قسم کا ہنرمند انسان اس کی خدمت کے واسطے خداتعالےٰ نے مہیا کر دیا مخالفین کفر کے فتوے لگاتے اور گالیاں بکتے۔ روتے پیٹتے چلاتے رہ گئے اور دن بدن کامیاب ہوتا چلا گیا۔ یہ میں خدا کے ہتہ جس کی آنکہہ دیکہنے کی ہو وہ دیکہے اور جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے۔

غرض ہر بات میں ہمارے مسیح کو کوثر عطا ہؤا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ پر آہ میرے دوستو! یہی وقت ہم پر ایک بڑے ابتلا اور صدمہ کا بہی ہؤا جب وہ مرا مرین کمال کو پہنچ چکا جب دنیوی زندگی کو تمام کر چکا تو

اسکا کام جو اس دنیا میں تہا وہ ختم ہو گیا

اس واسطے وہ اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ پہلے سے خدا نے فرمایا تہا کہ **انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر**۔ جب وہ وقت آئے کہ سب کچھ کوثر مل چکے۔ تو فصل لربک۔ اپنے رب کی عبادت میں لگ جا۔ دنیا سے قطع تعلق کر۔ خدا کی طرف جہک جا اور ایسا جہک کہ وانحر۔ اپنی جان قربان کر دے اور اپنے محبوب سے جا مل۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ہمارے مسیح کا آخری فعل اس دنیا میں نماز تہا اور وہ نماز میں ایسا محو ہؤا۔ کہ ساتھ ہی وانحر بہی عمل کر گیا اور اپنی جان قربان کر گیا۔ اوس نے سب کچھ خدا کی راہ میں دے رکہا تہا۔ اور بالآخر اپنی جان بہی دیدی۔ آپ صاحبان جانتے ہیں کہ حضرت مرحوم کو دوران سر۔ اسہال۔ اور کثرت پیشاب ہمیشہ لاحق حال رہتی تہی اور اس بیماری کا باعث دہی دماغی محنت تہی جو کہ آپ کو دینی خدمات کے سبب کثرت مطالعہ اور سلسلہ تصانیف تالیف میں کرنی پڑتی تہی۔ جب کبہی آپ کوئی کتاب یا مضمون لکہتے تہے اور اس میں زیادہ دیر تک مصروف ہو جاتے تہے تو اس مرض کا دورہ پڑا کرتا تہا۔ یہی دورہ آخر وقت میں پیغام صلح لکہنے کے وقت بہی نہایت شدت سے پڑا۔ کیونکہ اس مضمون کے لکہنے میں آپنے بہت سخت محنت کی تہی اور سارا سارا دن لکہتے رہتے تہے اس واسطے دورہ بہی ایسا شدید ہؤا کہ آپنے اپنی جان خدا کو سونپ دی خدا کی رحمتیں ہوں اس پر اور برکتیں اور مقام محمود جس کا وعدہ دیا گیا تہا وہ اسے عطا ہو۔ آمین ثم آمین اس کے بعد خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ جب تو نماز پڑہتا ہؤا اپنی قربانی کر دیگا۔ تو اوس وقت نادان دشمن سمجہے گا۔ کہ اب احمدیوں کا سردار مر گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہرگز ایسا نہو گا تیرا سلسلہ بڑہیگا اور ترقی کرے گا۔ اور خداتعالےٰ کے تمام وعدے پورے ہوں گے۔

تو ابتر نہ ہوگا

بلکہ **ان شانئک هو الابتر**۔ تیرا دشمن ابتر ہو گا اور جس قدر تیرے بدخواہ ہیں وہ نامراد مر جائیں گے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تیری عزت بہت جو رسالے اور اخبارات نکلتے ہیں۔ وہ دنیا سے نیست ہو جائیں گے۔ اون کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور تلاش کرنے سے بہی وہ دنیا میں نہ ملیں گے لیکن تیرا کلام قیامت تک زندہ رہے گا اور لاکہوں لاکہہ انسان اس سے فائدہ اٹہائیں گے اور آئندہ قیامت تک ہدایت کا دروازہ یہی ہو گا اور کوئی ولی نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو تیری اطاعت کا جؤا اپنی گردن میں ڈال لیگا۔

خدا نے اب بہی چاہا ہے کہ وہ اس مقدس سلسلہ کے ذریعہ سے ایک پاک جماعت بنا دے۔ وہ آپ اس جماعت کا حامی ہو گا اور جو کوئی اس کی نصرت کریگا وہ خود اس کا ناصر ہو گا۔ ہاں وہ قادر توانا قدیم رحیم کریم خدا اپنے وعدوں کو سچا کرے گا۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے ایک زبردست ہاتہ کو ہم نے دیکہہ لیا ہے کہ تمام جماعت کے دلوں کو اوس نے حضرت امیر المؤمنین

نورالدین

کی اطاعت کے واسطے ایک دل بنا دیا۔ اوس کی قدرتوں پر قدرتیں ظاہر ہونگی اور یہ سلسلہ تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو گا اور وہ شاندار محل جس کی بنیادیں ہمارے امام نے کہڑی کردی ہیں۔ وہ تمام تر آباد ہوگا اور دنیا تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکہے گی۔

سو میرے عزیز دوستو! تم اس درخت کی ہری شاخیں ہو۔ خدا تم کو سرسبز رکہے۔ تم ہمت اور استقلال سے کام لو۔ سب سے اول اپنے دلوں کو پاکیزہ بناؤ۔ اپنی اصلاح کرو۔ تقوےٰ کی راہوں پر چلو اور اپنے پاک نمونہ سے دوسروں کی اصلاح کرو۔ حسن اخلاق بہی ایک کرامت ہے بحث مباحثہ سے تم لوگوں کو اس قدر کہینچ نہیں سکتے۔ جس قدر کہ حسن اخلاق سے۔ اپنے کمزور بہائیوں کی اعانت کرو۔ ہر ایک کی کمزوری پر رحم کرو۔ سختی نہ کرو۔ اگر اپنے بہائی میں عیب دیکہو تو چشم پوشی سے کام لو۔ اس کے حق میں دعا کرو۔ سچی خیرخواہی اس میں نہیں کہ اپنے بہائی کی عیب گیری کرو بلکہ اس میں ہے کہ نرمی کے ساتہہ اسے سمجہا دو۔ بلکہ سمجہانے سے بہی پہلے اس کے حق میں دعا کرو۔ انجمن احمدیہ کو باقاعدہ بناؤ۔ اس کے واسطے ہفتہ وار یا ماہوار

جلسہ مقرر کرو۔ اور اگر ہو سکے تو ایک سالانہ جلسہ کیا کرو اور اس میں باہر کے معزز دوستوں کو مدعو کیا کرو تاکہ تبادلہ خیالات سے فائدہ ہو۔ باقی مجھے اس امر کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جلد جلد پہنچا کرو۔ کیونکہ تم خود اس میں کمی کرنے والے نہیں۔

بالآخر میں آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں محبت کے اظہار کے لئے جو کہ آپنے میرے ساتھ کی اور بالخصوص خان صاحب

عبد المجید صاحب

کی مہمان نوازی اور خاطرداری کا مشکور ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں آپ سب کے واسطے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ آپ لوگوں کے اخلاص اور رغبت میں ترقی دے۔ اور آپکو استقامت عطا فرما دے اور نیکیوں کی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

ٹریکٹ سیریز

(از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے)

چند روز ہوئے کہ میں نے ایک تحریک میگزین کی توسیع اشاعت کے لئے کی تھی جس پر میں سمجھتا ہوں بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ خدا تعالیٰ اون چند احباب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور خداداد ہمت کو اس طرف لگایا اور میگزین کی اشاعت میں قریب پچاس کے اون کی توجہ سے ترقی ہوئی۔ ہاں ان میں خصوصیت سے قابل ذکر میر قاسم علی صاحب کا اسم گرامی ہے جنہوں نے گیارہ خریدار کل کے کل اس سلسلہ سے تعلق بیعت نہ رکھنے والے پیدا کئے اور قیمتیں بھی پیشگی وصول کر کے بھیجدیں۔ اس وقت میرے سامنے ایک عیسائی مذہبی رسالہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" ہے اس میں ایک چھوٹا سا نوٹ ہے جسکا ذکر شائد بعض دلوں کے لئے فائدہ کا موجب ہو۔ ایک دوسرے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک نوٹ میں یہ ذکر کیا تھا کہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ کے خریدار چار ملین یعنے چالیس لاکھ ہیں۔ جسپر رسالہ مذکور لکھتا ہے۔ کہ صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان قبل از وقت ہے اور کہ اس رسالہ کی اشاعت ابھی دس لاکھ سے بھی کچھ کم ہے اور پھر لکھتا ہے۔ کہ شائد اخبار نے غلطی سے اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراڈ کے لکھدیا ہے۔ (یہ دوسرا رسالہ بھی اسی سوسائٹی کی طرف سے جاری ہے) جس کی اشاعت پینتیس لاکھ ہے۔ اور جو ماہوار نکلتا ہے ایک ملک میں تو مذہبی رسالوں کی اشاعت کا یہ حال ہے اور ادھر ہم ہیں کہ دس ہزار تک رسالہ کے پہنچنے کے لئے پانچسال سے تحریک کر رہے ہیں مگر اس کے بھی بمشکل پانچویں حصہ تک پہونچے ہیں اور ہمارے دوست اسی اشاعت پر ایسے مطمئن ہیں۔ کہ آگے بڑھنے کی شائد خواہش بھی اون کے دلوں میں پیدا نہ ہوتی ہو۔

اس وقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے۔ ہمارا رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر جاتا ہے اور اس کے بالمقابل ہزاروں رسالے ہیں جن میں سے اکثر لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور پھر ہزارہا سال کے دلوں میں جمے ہوئے عقائد جو فطرت کا جزو ہو گئے ہیں۔ اب ہمارے احباب غور فرما سکتے ہیں۔ کہ اس قدر طاقتوں کے بالمقابل دو تین سو رسالے سے کیا کام ہو سکتا ہے۔ بے شک سچائی اپنے ساتھ ایک طاقت رکھتی ہے مگر اس سچائی کا کانوں تک پہنچانا بھی تو ضروری ہے۔ ابتدا میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں میں سے کوئی ایسا جری طالب حق نکلا کرتا ہے جو کسی بات کی پروا نہ کر کے سچائی کو قبول کرے مگر اس رفتار کے ساتھ جس سے ہم اس وقت چل رہے ہیں لاکھوں انسانوں تک پہنچنا ایک امر محال ہو رہا ہے اس ضرورت کو ہمارے ایک مکرم دوست نے جنہوں نے پہلے ہی اشاعت اسلام میں باقی سب دوستوں سے بڑھکر مالی اعانت کا حصہ لیا ہے محسوس کیا (مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اظہار کی اجازت نہیں دیتے اور پہلے بھی اکثر دفعہ انہوں نے اپنا نام مخفی ہی رکھا ہے) اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد اس امر کی تحریک کی کہ ریویو میں جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین نکل چکے ہیں۔ اون کو ٹریکٹوں یعنی چھوٹے چھوٹے رسالوں کی صورت میں ہزارہا کی تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا جائے۔ مگر چونکہ اکثر چندوں کی تحریک کرنی پڑتی ہے اور میں اس بار گران کو خوب محسوس کرتا ہوں جو اس چھوٹی سی احمدی قوم نے اس وقت اٹھایا ہوا ہے (چھوٹی سی قوم میں اس لئے کہتا ہوں کہ واقعی وہ لوگ جو اعانت سلسلہ میں حصہ لینے والے ہیں ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہیں ہے) اس لئے میں نے ان کی خدمت میں لکھا کہ اگرچہ یہ ضرورت جو آپنے محسوس کی ہے۔ واقعی بڑی بھاری ضرورۃ ہے اور اس سلسلہ کے اہم اغراض میں سے ہے بلکہ اہم ترین غرض ہے مگر ابھی کئی قسم کے اور غیر معمولی چندوں کی تحریکیں ہوئی ہوئی ہیں۔ جیسے چندہ تعمیر مدرسہ و چندہ مدرسہ دینیہ بہ یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور علاوہ ان کے معمولی چندوں کا بھی بہت بوجھ ہے۔ اس لئے سردست اس تحریک کو کچھ عرصہ کے لئے توقف میں رکھا جاوے۔ تو شائد بہتر ہو۔ مگر جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اوس کے اسباب بھی وہ خود ہی پیدا کر دیتا ہے۔ میرا یہ جواب میرے اس دوست کے لئے کافی نہ ہوا۔ اور انہوں نے لکھا کہ ایکہزار روپیہ اس غرض کے لئے میں دیتا ہوں آپ اس کی تحریک ضرور کریں۔ چنانچہ اس خط کو صدر انجمن احمدیہ میں پیش کیا گیا۔ جس پر انجمن نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ انجمن اس تجویز کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتی ہے اور کہ جماعت میں اس کے متعلق عام تحریک کی جاوے۔ بعض واقعات کے پیش آجانے سے جو اس تحریک کے شائع ہونے میں مانع رہے ایک مہینہ گذر گیا اور آج مجھے یہ توفیق ملی۔ کہ یہ چند سطریں لکھ کر احباب کی خدمت میں پیش کروں اسی اثنا میں تین سو روپیہ سیدنا و امامنا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اسی غرض کے لئے دیا ہے اور آپنے فرمایا کہ اس روپیہ سے تقریر جلسہ مذاہب کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاوے۔ اور نیز مولوی ابوالحمید صاحب نے حیدرآباد دکن سے بھی خود ایسے ٹریکٹ چھپوا کر شائع کرنے کی اجازت انجمن سے چاہی تھی۔ اون کی خدمت میں بھی یہی تحریر کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ ٹریکٹ چھپوانے کی تجویز انجمن نے خود منظور کر لی ہے آپ بھی جس قدر روپیہ اس کار خیر میں خرچ کرنا چاہتے ہیں اس جگہ بھیجدیں تاکہ کام اکٹھا اور بابرکت ہو اس کے متعلق میں بابو محمد منظور الٰہی صاحب کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جنہوں نے ایک دفعہ اس سے پہلے بھی خود اردو ریویو میں سے بعض ایسے ٹریکٹوں کا انجمن کی معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا۔

مر اسوقت شاید بعض مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے اس کار خیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشاء نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنیسے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں مگر یہ بات مینے اسلئے لکھی ہے کہ تاکسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔ انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے۔ یہ کام سیکڑوں روپیونکا نہیں ہزاروںکا ہے۔ اسلئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دلمیں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک۔ روپیہ دے سکتے ہوں تو اپنی ارادہ سے مطلع فرمادیں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹونکا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کسیقدر اردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لئے چھپوائے جائیں گے ٹھیک ٹھیک اندازہ اس بات کا کہ کون کون مضامین پر ٹریکٹ چھپوائے جائیں گے۔ اور کسقدر تعداد میں اسوقت ہو سکتا ہے۔ جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے۔ البتہ عام اطلاع کیلئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے۔

(۱) فلسفۂ اسلام یعنی تقریر جلسہ مذاہب (۲) توحید اور تثلیث کا مقابلہ (۳) فارقلیط۔ عصمت و شفاعت۔ تناسخ۔ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ۔ عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کا مقابلہ۔ اسلام کی برکات۔ برکات دعا۔ ضرورت وحی۔ کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں۔ پردہ۔ تعدد ازدواج طلاق۔ غلامی۔ سود۔ قرآن کریم کی حفاظت۔ احادیث کی صحت۔ اسلام بجواب سیل صاحب۔ اسلامی اور مسیحی جنگونکا مقابلہ۔ اسلام کی بہشت اور دوزخ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلدی مطلع فرمادیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں اس کارروائی کا اعلان ہو کر مکمل تجویز پیش ہو سکے۔

دو ٹریکٹ سردست دفتر بدر سے ملسکتے ہیں

ٹریکٹ سیریز کیلئے ہمارے مخدوم مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کی تجویز ایسی زبردست اور ضروری ہے کہ اسکی طرف قوم کی فوری توجہ درکار ہے۔ واقعی دین کی اشاعت و حفاظت کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے۔ ہمارے بالمقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں اُنکو دبانیکے لئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ضرور چاہیئے جو اُن اہم مسائل اسلام پر مشتمل ہو جنپر آجکل اعتراض کئے جاتے ہیں۔ عصمت انبیا کی متعلق ایک بسیط اور فیصلہ کن مضمون رسالہ کیصورت میں چھپا ہوا ۲۲۲ صفحے کے حجم پر ہمارے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی غلامی کے متعلق مخالفین کی نادانی نے ہم پر بہت اعتراض کئے ہیں ان سب کا کافی وشافی جواب ایک رسالہ میں دیا گیا ہے۔ جسکا نام غلامی ہے۔ اسوقت اگر احباب ان دونوں رسالوں۔ عصمت۔ غلامی۔ کی حسب توفیق جلدیں خرید کر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کریں تو رمضان المبارک میں اجر جزیل کے مستحق ہوں۔ ہمنے محض اس کار خیر میں دوستوں کے لئے یسر پیدا کرنیکے واسطے رسالہ عصمت کی قیمت بجای ۱۰ر کے ۵ر۔ اور غلامی کی قیمت بجائے ۴ر کے ۲ر کردی ہے یہ رعایت صرف اس مبارک مہینے کے لئے ہے یہ موقعہ آپ لوگ ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ متعدد جلدیں منگوا کر مفت تقسیم کریں رسول کریم صلعم رمضان کے مہینہ میں باد بہاری سے بڑھکر خیرات کرنے والے ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں اس سے بڑھکر کوئی خیرات نہیں ہوسکتی کہ دین کی حفاظت کے لئے اپنا مال وجان خرچ کر لیا جائے۔ احمدی قوم سے بڑھکر دین کیلئے کون دردمند ہو سکتا ہے۔ میرے دوستو! تمہیں مژدہ ہو کہ سب قومیں دنیا کے لئے جھکی ہوئی ہیں۔ یہ میدان تمہارے لئے خالی ہے پس تم بڑھو۔ اور مال وجان کو اشاعت دین میں خرچ کردو۔ کہ یہ ایسی تجارت ہے جو تمہیں ہر قسم کے دکھوں سے بچائیگی۔

متفرق خبریں

باربرٹن کی خبر مظہر ہیں کہ ۷ ہندوستانی جو ڈیلاگو اسے سے آئے تھے۔ سرحد پر گرفتار ہو گئے ہیں۔

ساموس کے تین باغیونکو حبس دوام بامشقت کی سزا ملی۔ ۱۱ کو اس سے ہلکی سزا ملی ہے اور ۹ جلاوطن ہیں۔ ان پر موت کا فتوی صادر ہوا ہے۔

حیدرآباد کی تباہی

حضور نظام کے قلمرو میں صدر مقام اور اُسکے ملحقات میں جو عظیم مصیبت آئی ہوئی ہے اسپر حضور ملک معظم نے ہز ہائنس کو ہمدردی کا تار روانہ کیا ہے یکایک مصیبت کے آجانے سے جو اضطراب پھیل گیا تھا وہ کچھ کچھ ہنوز باقی ہے ہر طرح کی امداد بہم پہونچائی جارہی ہے بہرنوع حالت نہایت قابل رحم ہے۔

ضلع کابل مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے

خود کابل میں اس مرض سے ۵۰ — ۶۰ موتیں روزانہ ہوتی ہیں کابل جانیوالوں پر قرنطینہ لگ گیا ہے۔

البیان

دفتر البیان نے رمضان المبارک کی خوشی میں اعلان کیا ہے کہ جو حضرات "البیان" کو ماہ رمضان میں خریدیں گے انکو بجای تین روپے کے عام قیمت سالانہ کے صرف دو روپے قیمت میں البیان دیا جائیگا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ ماہواری رسالہ عربی ہے جو مع ترجمہ اردو شائع ہوتا ہے عبارت نہایت ادیبانہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کی مہینے بھر کی اہم خبریں درج ہوا کرتی ہیں۔ علمی تاریخی مضامین محققانہ ہوتے ہیں۔ عظمت اسلام و فلسفہ اسلام کی بحث خاص طور پر دلچسپ ہوتی ہے۔ قیمت پیشگی ہے حجم تین جزو ہے۔ دو جز اصل رسالہ اور نصف جز علامہ ابن قتیبہ کی مشہور مستند تاریخ "المعارف" کا اردو ترجمہ ہوا کرتا ہے اور آٹھ صفحے آزاد بلگرامی کے دیوان کے جو مفلن

۱۴ صفحے ... دفتر البیان لکھنؤ ... [illegible]

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں۔
مجلد ۸/ بےجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب (سنور ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۰۲ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوالو بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ عجیب ہے جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۱/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء
ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائی فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۲/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

ظہور المسیح یہ کتاب ۔۔۔ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل

آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسے لکھتے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے
آئینہ وعداللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۶/

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح بیان بہت عمدہ۔ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اسکے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا ہے قیمت ۹/

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جنکے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے قیمت ۳/

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لئے بہتر قیمت ۱/

آئنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/

کامن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱/

ست سلاجیت گلگتی
علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہماری ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی موم یا سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اٹھا کر لائی ہیں یہ ایک مسلمہ مشہور دوائی ہے۔ جو کہ تمام بدنی قوت کو بڑھاتی۔ جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار بار شباب آنیکو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے قیمت ۶ ماشہ ۹/۔ ۹ ماشہ ۱۲/۔ ایک تولہ ۱۵/ ۲ تولہ عہ/۔ پانچ تولہ للعہ/ محصول ذمہ خریدار
(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

اصلی ممیرا اور میرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا فی تولہ ۔۔۔ قسم دوم ۔۔۔ سرمہ قسم اول عہ/ قسم دوم عہ/ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔
المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بےنظیر رعایت

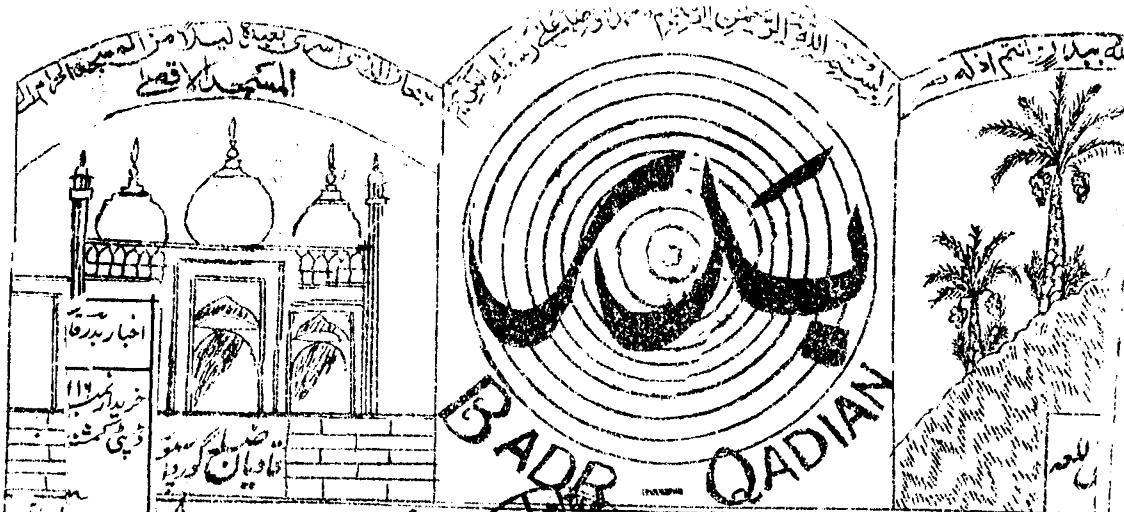
یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائیں گے انکو مجلد ۸/ کے ۶/ میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے، جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریبا ۶۰۰ صفحے کے ڈمئی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ اصلی قیمت بےجلد صمہ/ مجلد اصلی قیمت صمہ/ رعایتی ۔۔۔ رعایتی ۔۔۔
قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا ہے



ن ضلع گورداسپور رجسٹرڈ ایل نمبر

بخدمت منشی ولی محمد صاحب محرر عدالت
ڈیرہ غازیخان
Dera Gazi Kha

چہ گھیم باتو گر آئی چہار قادیان میں | رجسٹرڈ نمبر ایل | ... غرض دارالامان میں

مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ ہجری ... علیہ السلام مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

نمبر ۳۹

کس سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دو عظیم الشان نشان

مبارک تھا وہ بیج ہاں وہ میرا آقا مسیح موعود جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ اور مجھ سے پوچھو تو ایک ایک منٹ خدا تعالیٰ کے نشانوں سے معمور تھا۔ اس کا وصال بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ۔ چنانچہ اس وقت دو سخت مخالفوں پر کاری حربہ چلا تھا۔ ایک تو اپنے منہ مفسد و کذاب بنا اور دوسرے نے اپنی پیشگوئی کے چہرے پر اپنے ہی ہاتھوں سے سیاہ پوڈر مل لیا۔ صدق اللہ ما قال۔ یخربون بیوتھم بایدیھم ویوم یعض الظالم علی یدیہ مگر سخت جانی یا بعبارت دیگر بے شرمی کی بلا دور۔ ابھی کچھ حرکت مذبوحی باقی تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک نہیں ناکامی کے زہر میں بجھے ہوئے دو خنجر چلائے تا پھر باطل ہمیشہ کے لئے سر نہ اٹھا سکے اللھم اید الاسلام والمسلمین با لامام الحکم العادل ان میں سے ایک تو اس پیشگوئی کا ایک خوفناک رنگ میں پورا ہونا ہے جو ۶ اگست ۱۹۰۷ء کے بدر میں درج ہے۔ دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے پھر دیکھو الندار کا نتیجہ

الندا من وحی السماء

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے	جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر	وقت اب نزدیک آیا گھر کا سیلاب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم	نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے	حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خدا تعالیٰ کے ان الفاظ کو مد نظر رکھ کر **حیدر آباد دکن** کی تباہی کی مفصل کیفیت پڑھئے جو اخباروں میں چھپی ہے۔ اور جس کا مختصر اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی:۔ اللہ اکبر! حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی ایک مختصر سی ندی جس کو برساتی نالہ سے بڑھ کر نہ کہنا چاہئے۔ اس کی طغیانی سے کیسی محشر خیز تباہی پھیلی۔ جو غضب الٰہی کا ایک نمونہ معلوم ہوتا ہے۔ دس بارہ دن مسلسل بارش ہونے سے ندی کا بند ٹوٹ گیا اور پل بہ گئے۔ محلہ افضل گنج اور ریذیڈنسی بازار بالکل مسمار ہو گئے۔ سر سالار جنگ مرحوم کا نصف محل منہدم ہو گیا ریذیڈنسی کی پختہ ... سیلاب کے رو میں خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اور یہ سب ہنگامہ محشر ایک ہی دن میں برپا ہوا۔ کیونکہ دوشنبہ کو ۳۶ گھنٹہ کے اندر پورے پندرہ انچ بارش ہو چکی تھی۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں ایک ہسپتال معہ مریضوں کے بہ گیا پولیس کے ایک ہزار آدمیوں کا پتہ نہیں حیدر آباد سکندر آباد ریلوے کا سلسلہ اور شہر کا ٹیلیفون ٹوٹ گیا۔ نواب افسر الدولہ ڈوبنے سے بال بال بچے ہم کا ... تک جس قدر خبریں آئیں ان سے دس ہزار جانوں کے نقصان کا اندازہ ظاہر ہوا ہے۔ لیکن حقیقت حال خدا ہی کو معلوم ہے ۱۹۰۵ء کا خوفناک زلزلہ کانگڑہ ابھی لوگوں کو بھولا نہ ہوگا جہاں چشم زدن میں چالیس ہزار جانیں تلف ہوئی تھیں مگر با اندازہ عرصہ کے بعد محقق ہو سکا تھا ویسے ہی حیدر آباد کی افسوسناک تباہی بھی معلوم نہیں اپنی تہ میں کیسی المناک حقیقت مخفی رکھتی ہو۔ خدا وند کریم اپنا فضل و کرم ہی رکھے۔ (وطن)

ادھر دوسرے اکناف عالم میں ڈیرہ غازیخان۔ ضلع لائل پور۔ شور کوٹ وغیرہ کی تباہی بلکہ ہندوستان کے باہر کی خبریں ملاحظہ ہوں تو اس وقت ایک مومن پر جو حالت طاری ہوتی ہے وہ یوں بیان کی گئی ہے

باقی رہے کافر سو وہ ابتدا ہی سے قدس آباتنا القصر والسماء کہتے چلے آئے ہیں مگر وہ دیکھیں کہ یہ تباہی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے۔

دوم پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم غفر اللہ لہا کا انتقال ہے جو ۹ اکتوبر صبح کے وقت ہوا۔ آپ نے ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کا ... لکھے خط ... آیات الکتاب المبین کی نسبت فرمایا۔ کہ بیمار کا نام بطور اختصار ہے (محمدی بیگم) ادھر فرمایا کہ بیمار بہت چیخیں مارتا ہے۔ یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہٖ یہی حالت تھی آخر وہی ہوا جو میرے سید و مولےٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ (۴۳) ماتم کدہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق ... چھاپ کر شائع ہوا

مرض ہے اس لیے بشارت کے فرمایا انی احافظ
کل من فی الدار من هذه المرض الذی
هو سارٍ عی - پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں تاکہ زندگی
کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف میں نہ گزریں - اور حسب
الہام "امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا" بلکہ "دوبارہ زندگی" عطا
ہوئی - گو "زندگی منسوخ شدہ" تھی -

کون ہے سوائے اُس عالم الغیب ذات کے
جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کو اس صفائی
سے چھ ماہ قبل بتا سکے اور حق کے دشمن کے سوا
کون ایسا ہو سکتا ہے - جو اس پیشگوئی کو جو اپنے
اقتداری دعادی کے ساتھ پوری ہوئی - جھٹلائے
ہاں اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے - وہ یہ
کہ حضور نے فرمایا تھا - کہ منظور محمدؐ کے گھر میں ایک
لڑکا پیدا ہو گا - جس کا نام "عالم کباب" ہو گا اور اس
کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک دُنیا پر ایک سخت
تباہی آئیگی" - اب جب کہ منظور محمدؐ کی بیوی مر چکی ہے
تو یہ پیشگوئی کہاں گئی - اس کا جواب یہ ہے - کہ
اس تحریر کی بنا ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء کے مکاشفہ پر
ہے جہاں یہ لکھکر " دیکھا منظور محمدؐ کے ہاں لڑکا
پیدا ہوا ہے" نیچے فرمایا کہ **کئی آدمیوں کے
واسطے دعا کی جاتی ہے - معلوم نہیں
کہ منظور محمدؐ کے لفظ سے کس
کی طرف اشارہ ہے -**

پس دراصل یہ یقینی بات نہ تھی - کہ وہ
منظور محمدؐ کون ہے - اگر خدا کے علم میں زلزلہ
مقدر ہے - تو جو محمدؐ کا منظور ہو گا - اُس کے گھر
میں جو محمدؐی بیگم ہو گی - اُس کے بطن سے یہ لڑکا
پیدا ہو گا - اور یہ لڑکا بھی کوئی معمولی لڑکا نہیں
اس کے دس نام ہیں - ہم کہہ سکتے ہیں - کہ وہی موعود
لڑکا ہو - جو قدرت ثانی ہو کر ظاہر ہونے والا ہے -
پیشگوئی جب تک پوری نہ ہو - اس کا حال حاملہ
کے بطن کی طرح ہے - نہیں کر سکتے کہ اس میں کیا
ہے - اور اگر ہے نہ خدا کے علم میں بھی
یہی منظور محمدؐ مراد ہے - تو چوب بچھم کے رہنے والے
سُن رکھیں - تمہارا خدا قادر خدا ہے - اور اُس کی

پس اس کی حکمت بالغہ نے جب زلزلہ کو منسوخ کر
دیا - تو زلزلہ کی شرائط کو بھی محو کر دیا - اور اس نسخ
کا علم ہمیں الہام ماتم کدہ سے ہوتا ہے - فالحمد للہ
رب العالمین -

اے منکرو! تم خدا کا شکر کرو - کہ عذاب الٰہی
تم سے ٹل گیا - کیا تم اپنی تباہی ہی چاہتے تھے -
افسوس ہے تمہاری عقلوں پر - تمہیں تو چاہیئے
کہ اس رحمۃ للعالمین مسیح موعود کے خلیفے کے قدم لیں
کو بوسہ دو - جس کی دعائیں ابر رحمت بن کر تم پر برسیں
توبہ کرو - اور یہ شوخیاں چھوڑ دو - ابھی خدا کا غضب
کلی طور سے دُنیا پر سے نہیں اُٹھا -

"طاعون چلا گیا (یا کم ہو گیا) پر بخار باقی ہے"

کیسا بخار عالمگیر بخار جس سے ایک دُنیا بول اُٹھی -
"ایک اور قیامت برپا ہوئی"
طاعون کے عذاب میں یکدم تغیر ضروری تھا -
تا معلوم ہو - کہ ان اجرام کی فوجوں کا تعلق اسی
جری اللہ فی حلل الانبیا سے تھا - اور پھر آئے دن
کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہو کر باطل کے سر پر چرکے
چلتے رہنا بھی ضرور تھا - تا ثابت ہوا - کہ غلام احمد
کو بروز **محمد و احمد** بنا کر بھیجنے والا خدا
اُس کے متبعین کے ساتھ ہے -

یہ بھی یاد رہے - کہ ایسی چند ایک پیشگوئیاں
اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں - تو اس سے مامور من اللہ
کی صداقت پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا -

کیونکہ آیات میں متشابہات کا ہونا ضروری
ہے - تا حد عبودیت قائم رہے اور ایمان بالغیب کا
اجر ضائع نہ ہو - اور دین نااہلوں کے پاس نہ چلا جائے
بلکہ ایسی باتوں سے تمحیص ہو جاتی ہے - یہ بھی مخفی
نہ رہے - کہ بعض وقت مخاطب سے اس کا
مثیل مراد ہوتا ہے - جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے
ثابت ہے - ممکن ہے کہ محمدؐی بیگم کی اولاد کی اولاد سے
یہ پیشگوئی پوری ہو - اور اس کی مثالیں منہاج نبوت
میں موجود ہیں - اور عبدالحکیم کی پیشگوئی اگر اس کے
متعلق کوئی ہے - تو اس کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ
وہ مسیح کی پیشگوئی "ماتم کدہ" کے بعد شائع کی گئی -

اور پھر ایک دو نہیں دو لاکھ ثابت ہو کر کوئی اس سے
مقابلہ میں دولتمند نہیں کہلا سکتا - جیسے ہزاروں
نشان دیئے گئے ہیں +

سنت سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارے ایک دوست
"ازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور
مشقتیں اُٹھا کر لائے ہیں - یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے
جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے - جریان کو دفع کرتی -
سستی کو اور کمزوری کو دور کرتی ہے - بار بار پیشاب آنے
کو روکتی ہے - دماغی قوت کو بڑھاتی ہے - قیمت ۲ ماشہ ۹ر
۶ ماشہ ۱۲ر - ایک تولہ ۱۶ر - ۲ تولہ عہ ۱۲ر - پانچ تولہ للعہ ر
محصول ذمہ خریدار محمد صادق عفی اللہ عنہ

"کچھ اور دیکھ لیتے"

(ٹوٹے ہوئے دل کی ٹوٹی ہوئی نظم)

۱ - وہ چہرۂ منور کچھ اور دیکھ لیتے
وہ شان و دلبر کچھ اور دیکھ لیتے
۲ - ہوا اصل جسکی ثابت اور فرع آسمان پر
اس نخل کا گلِ تر کچھ اور دیکھ لیتے
۳ - کیا کاٹ تھی غضب کی - دشمن کی صف اُلٹ دی
تیغِ نبی کے جوہر کچھ اور دیکھ لیتے
۴ - وہ ظہر و عصر آکر کچھ دیر بیٹھ جانا
وہ جلوۂ مکرر - کچھ اور دیکھ لیتے
۵ - ہر روز ہو میسر دیدار روئے انور
یہ خوبیٔ مقدر - کچھ اور دیکھ لیتے
۶ - خوشبو پہنچتی جن کی ہے مشام جاں تک
وہ گیسوئے معنبر - کچھ اور دیکھ لیتے
۷ - وہ حسن مجتبائی - وہ خلق مصطفائی
وہ شانِ ربِ اکبر - کچھ اور دیکھ لیتے
۸ - وہ لطف و مہربانی - وہ ذوق قدردانی
وہ دلدہیٔ مضطر - کچھ اور دیکھ لیتے
۹ - جسنے پلائے اکمل بھر بھر کے جام وحدت
وہ معرفت کا کوثر کچھ اور دیکھ لیتے

اکمل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ اخبار میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھ کر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے

یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے ہیں لیکن اخبار کے بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے۔ اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا ناظرین اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرماویں۔

اڈیٹر

اِنْ سِیْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا
اگر زمین کے درج نیچے وہ لوگ مغلوب کئے تو اُنکا چہرہ

هُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ هُجَّدًا
انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے ہوئے بتیر پر شبخون مارا

وَ قَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّ سُجَّدًا
اور ان لوگوں نے ہمکو رکوع اور سجدہ میں ہلاک کیا

وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتُ اَدْعُوْا اَحَدًا
اور انہوں نے جانا کہ ہم کسیکو نہیں مانتے

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کے طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ یَا عَمْرَو بْنَ سَالِمِ

اُدھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان نے اپنے رئیس کو اس بد افعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کیواسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی خبر ابتک نہیں ہوئی۔ اس خیال پر اسنے اپنے دل میں ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی آپنے ابو سفیان کو جواب دیا کہ کیا تمنے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہیں ہوا۔ کیا ہم ایسے ہیں کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپنے فرمایا الحال سابق عہد و پیمان ہی کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکہ کو چلا گیا ابو سفیان کے جانیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خونبہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا کر سکتے ہیں اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی اور مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد آور انکی بد ایمانی۔ اور خزاعہ قوم کا بدلہ لینے کے لئے آپنے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا اور اس حملہ میں وہ اخلاق اور نرمی شریعت کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا۔ جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

سورۃ الحجرات

رکوع....... اول

ترتیب۔ اوپر کی سورہ میں مومنوں اور منافقوں کے نشانات بتلائے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں رسول کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آیت ۱ اَیُّهَا تنبیہ کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں سنو جی۔ لَا تُقَدِّمُوْا۔ مقابلہ کرو اللہ اور رسول کے حکم کو بلا حجت اور حیلہ مان لو اُسکے بالمقابل کسی دوسری شے کی پرواہ نہ ہو۔ مومن کو چاہیئے کہ کسی کام میں حد سے نہ بڑھے مثلاً آج کل لوگ انگریزی لباس میں ایسا بڑھے ہیں کہ انمیں اور ایک یورپین عیسائی میں کوئی فرق نہ رہکر مسلمانوں کے سلام علیکم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی شریعت کے کاموں میں بھی اسقدر تحقیق اور چھان بین کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے کہ توہمات تک بات پہنچ جائے اور جس حد کو اللہ اور اُسکے رسول نے قائم کیا ہے اُس سے انسان آگے نکل جائے۔

آیت ۲ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ۔ اپنی تحقیقات کو رسول کی تحقیقات پر ترجیح نہ دو ایسا نہو کہ تمہارے اعمال کھوئے جائیں۔

آیت ۳ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ امتحان کا لفظ اصل میں محنت سے نکلا ہے یعنی محنت کا جانچنا کہ کسقدر محنت کسی نے کی ہے۔

آیت ۸ لَعَنِتُّمْ۔ تمہیں تکلیف ہو۔ تمہاری رائے ہمیشہ صائب نہیں ہوتی۔ نبی جو کام کرتا ہے وہ منشائے ایزدی کے مطابق ہوتا ہے اگر نبی تمہارے کہنے پر ہمیشہ چلنے لگے تو خود تمہارے واسطے اسکا نتیجہ اچھا نہو۔

آیت ۹ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰهِ۔

یہانتک کہ رجوع کرے طرف امر اللہ کے۔ باغی اگر رجوع کرے اور بغاوت سے باز آجائے تو اُسے معاف کردینا چاہیئے۔

رکوع دوم

آیت ۱۱ لَا یَسْخَرْ ۔ کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہیئے کافر کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کسی وقت اُسے مومن بن جانیکی توفیق عطا فرما دے۔ غریب کی بھی حقارت نہیں چاہیئے بہت سے غریب امیر بھی ہو جاتے ہیں۔ صوفیاء نے سالک کو نوجوانوں کی مجلس سے اسی واسطے ڈرایا ہے۔ کہ ان مجالس میں دوسروں کی تحقیر کی بہت مشق کیجاتی ہے۔ بعض بزرگ صحابی مثلاً زبیر۔ صہیب سب غلام تھے عبدالملک کے زمانہ میں جتنے فقیہ ہوئے سب کے سب غلام تھے۔ بخاری علیہ الرحمۃ کے والد بھی غلام تھے۔ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ٭ ز خاک مکہ ابو جہل ایں چہ بوالعجبی است۔ ٹھٹھا کرنا ایک روحانی بیماری ہے جس میں ہو اُسے چاہیئے کہ جلد اسکے علاج کیطرف متوجہ ہو جائے۔ **لَا تَلْمِزُوْا** مت طعنہ دو۔ **بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ** ۔ بُرا نام رکھنے والا فاسق ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بُرے نام رکھکے تم بھی فاسقوں میں داخل ہو جاؤ۔

۱۲ اِجْتَنِبُوْا ۔ پرہیز کرو۔ ظن سے مراد بدظنی ہے بہت سی بدظنیاں انسان کو گناہ گار کر دیتی ہیں۔ پہلے انسان کسی کے حق میں بدگمان کرتا ہے۔ پھر اُسکی بدیاں تلاش کرنے لگتا ہے۔ ہر ایک نیا مذہب سوءظن سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ روافض نے تمام صحابہ پر بدظنی کی۔ خارجیوں نے حضرت علی پر بدظنی کی آریوں اور عیسائیوں نے خدا پر بدظنی کہ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا۔

۱۴ اَسْلَمْنَا ۔ فرمانبردار ہو گئے۔

لات ۔ یلوت
لات یلیت } نقص کرنا

۱۵ جَاھَدُوْا ۔ اپنے اعمال سے اپنا ایمان دکھاتے ہیں۔ نہ کہ صرف اقوال سے۔

۱۷ اَتُعَلِّمُوْنَ ۔ کیا تم جتلاتے ہو۔ احسان ظاہر کرتے ہو۔

سورہ قٓ

رکوع اول

آیت ۱ قٓ ۔ قف۔ ٹھیرو۔ غور کرو قٓ ۔ قادر خدا ۔ قیامت کے ثبوت کیواسطے ۔ قادر خدا اور قرآن شریف دو چیزیں بطور دلیل کے پیش کی گئی ہیں۔ **وَالْقُرْاٰنِ** ۔ قرآن کی قسم ہے۔ خود اس قرآن کو پڑھکر دیکھو۔ خود یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

آیت ۴

قَدْ عَلِمْنَا ۔ تمہارے جو اجزا کم ہو جاتے ہیں وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

آیت ۵

اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۔ جس بات پر کسیکو قرار نہو مضطرب ۔ و بے قرار ۔ یہی حال غیر مسلمین کا ہے۔ وہ اپنے پاس حق الیقین نہیں رکھتے فقط قیاسات ہیں۔

آیت ۶

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا ۔ آسمان کیطرف اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ اسطرف دیکھو کیسا عظیم الشان کارخانہ ہے۔ کیا اس نظام کا مالک قادر نہیں کہ تمکو پھر پیدا کرے۔ اچھا اگر وہ نہیں دیکھ سکتے تو **وَالْاَرْضَ** زمین کو دیکھو جو اجرام فلکی کے مقابلہ میں ذرا سی ہے پھر بھی اسکے عجائبات پر تم احاطہ نہیں کر سکتے ۔ **فُرُوْجٍ** ۔ نقص کمزوری

۷

زَوْجٍ ۔ نر اور مادہ

۹

تَبْصِرَۃً ۔ دائمی نشان ۔ بھولی بات کو یاد دلانیوالی ۔ بینائی دینے والی شے ۔

۱۰

نَضِیْدٌ ۔ پکے ہوئے ۔

۱۲

اَصْحٰبُ الرَّسِّ ۔ کنوئیں والے ۔ زمین میں ایک لمبا گڑھا کھود کر اس میں آگ جلا کر مومنوں کو اسکے اندر گاڑ دیتے تھے

رکوع دوم

آیت ۱

خَلَقْنَا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان ۔ پیدا کنندہ جب میں ہوں تو اسکے ذرہ ذرہ کا مالک اور اسکے ارادوں کا اور خیالوں کا واقف بھی میں ہوں نعلم ۔ ہم جانتے ہیں ۔ جہاں اللہ تعالیٰ جمع کا صیغہ بولتا ہے کہ ہم جانتے ہیں ۔ وہاں مراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملائک اور عباد مکرمون ہوتے ہیں ۔ **حَبْلِ الْوَرِیْدِ** ۔ خون ۔ کیونکہ رگوں میں رسی کیطرح پھرتا ہے ۔

۲ مُتَلَقِّیٰنِ ۔ دو ملنے والے دو محرک ایک نیکی کا ایک بدی کا ۔

۳ رَقِیْبٌ ۔ نگراں ۔ بات کو لینے کے لئے منتظر بیٹھا ہوا ہے ۔

۴ تَحِیْدُ ۔ الگ ہوتا تھا ۔

۶ سَآئِقٌ ۔ چلانے والا ۔

۸ قَرِیْنُہٗ ۔ وہ فرشتہ جو اعمال کو لکھتا تھا

۹ اَلْقِیَا ۔ تاکید کیواسطے دو دفعہ ۔ ڈالدے ڈالدے ۔

۱۰ مُرِیْبٍ ۔ شک شبہ کرنے والا

۱۲ مَآ اَطْغَیْتُہٗ ۔ یعنی اُسکو حد بندی سے باہر نہیں نکالا ۔

رکوع سوم

آیت ۱ جَہَنَّمَ ۔ نبی کریمؐ نے تپ کو بھی جہنم کا ایک شعلہ قرار دیا ہے ۔ آتشک اور سوزاک کے لفظ ہی خود ظاہر کرتے ہیں کہ یہ جہنم کا نمونہ ہیں ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ غضب بھی جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے ۔

۳ اَوَّابٍ ۔ کا لفظ اوب سے نکلا ہے ۔ اسمیں سے توبہ کا لفظ نکلا ہے ۔ جسکے معنی ہیں رجوع الی اللہ کرنا ۔ **حَفِیْظٍ** ۔ استقلال کرنیوالا

۴ مُّنِیْبٍ ۔ جھکنے والا عجز کیساتھ توجہ کرنے والا ۔

۶ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ ۔ دیدار الٰہی ۔

۷ قَرْنٍ ۔ قومیں ۔ **نَقَّبُوْا** ۔ ۱ پہاڑوں کو کھود کر گھر بناتے تھے ۲ سرد ملکوں میں موسم گرما گذارتے تھے ۱ دور دراز ملکوں میں چلے جاتے تھے ۳ امیر ہوگئے ۔ نقاب پہن لیا ۔ ہر شخص اُسکی ملاقات نہیں ہو سکتی تھی ۔ ح م

کلام امیر المومنین

(مرتبہ جناب عرفانی صاحب)

❖

...ن میں نے اور سید طفیل حسین و بابو غلام محمد اسسٹنٹ سرجن کلاس میڈیکل کالج لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت کے پہلے آپ نے یوں خطاب کیا کہ بیعت کے معنے ہیں غلام ہو جانا نیکلے اور یورپ والے کہتے ہیں کہ غلامی بری چیز ہے - اور انسان آزاد پیدا ہوا ہے میرے ایک پیر عبد الغنی صاحب مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں دور دور کے لوگ آپ کے مرید ہوتے ہیں مصر کے شام کے مغرب کے روس کے بھی اُنکے ہاں جایا کرتا تھا مگر میں خیال کرتا تھا کہ بیعت سے کیا فائدہ نیکی بدی سب کتابوں میں لکھی ہوئی ہے اور میں فارغ التحصیل ہو چکا تھا - اس لئے مبایعین کی کثرت دیکھ کر تعجب کیا کرتا تھا آخر ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ چلو بیعت کر لو اگر فائدہ نہ دیکھا تو انکار کر دینگے میں ان کے مکان پر گیا مگر میری شرافت نے اجازت نہ دی کہ میں اقرار کر کے پھر جاؤں - آخر میں یونہی واپس آگیا -

کچھ عرصہ کے بعد میرے دل نے فتویٰ دیا کہ بیعت کر لو جب میں شاہ صاحب کے مکان پر گیا تو میں نے کہا کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو مجھے کیا فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا شنیدہ کے بود مانند دیدہ شود وہمی کشفی گرد اور آپ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت کوئی شرط بھی کرنی جائز ہے -

جیسا کہ حدیث شریف میں اسئلک موافقتک فی الجنۃ - وا عینونی بکثرۃ السجود بھی آیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر اصول اسلام سیکھنے ہوں تو چھ مہینہ رہنا ہوگا اگر فروعات سیکھنے ہوں تو ایک سال - آخر میں رہا - خدا تعالے نے مجھ پر بڑے انعامات کئے -

میں نے چار وظیفے تجربہ کئے ہیں استغفار جس کے معنے ہیں پچھلی غلطیوں کے بد نتائج سے اور آئندہ غلطیوں سے لاحول (خدا کی پناہ میں آنا) -

الحمد شریف پڑھنا رب العالمین بتدریج ترقی دینے والا رحمان کہتے ہیں بلا مبادلہ فضل کرنے والے کو - رحیم بالمبادلہ رحم کرنے والے کو جزا - سزا بھی بعض وقت دیتا ہے مگر یعفو عن کثیر بھی آیا تم ڈاکٹری میں پڑھتے ہو دیکھو سفلس - گنوریا اکثر بدکاری سے ہو جاتا ہے فرمانبرداری بڑی عمدہ چیز ہے یہی انبیاء شہدا صالحین کی ہے علم پڑھ کر عمل نہ کرنے اور بے وجہ بغض رکھنے سے انسان مغضوب ہو جاتا ہے - جیسے یہود - ضالین بے جا محبت سے انسان ضالین میں سے ہو جاتا ہے -

جیسا کہ ایک بزرگ نے لکھا دع ما ادعتہ نصاریٰ نبیہم ضالین سے مراد عیسائی ہیں انہوں نے بے جا محبت سے مسیح علیہ السلام کو خدا بنا دیا اور تراجم کرنیوالوں کے خیالات کو کلام خدا - اس لئے سچے علوم ان کے پاس نہیں رہے ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا - ایک عیسائی مسلمان کے کالج میں مدتوں تک رہا -

ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے عالم ہیں بھلا یہ بتائیں کہ تین خدا ایک کیسے ہو سکتے ہیں اور ایک تین کیسے - اس نے کہا کہ ایشیائی دماغ تثلیث کو سمجھ ہی نہیں سکتے - اس نے کہا کہ مسیح یورپین تو نہ تھا بلکہ وہ تو ایشیائی تھا - لاجواب ہو کر اس کے ٹالدیا قالوا اتخذ اللہ ولدا ما لہم بہ من علم ولا لآبائہم - الحمد کثرت سے پڑھنی چاہئے اس سے مذاہب باطلہ کا ابطال ہوتا ہے -

چوتھا وظیفہ درود شریف ہے

دیکھو نبی کریم نے ہمارے لئے کیسی مشکلات اٹھائیں ان کے کس قدر احسانات ہیں ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ان کے احسانوں کو یاد کر کے درود شریف پڑھا کرو - درود درو سے نکلا ہے ان وظائف کے لئے وقت کا معین کرنا میرے نزدیک بدعت ہے جب موقع ملے پڑھے

ایک دفعہ مجھے بھانڈوں کا تماشہ دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ بیٹا باپ کو جوتے مارتا ہے میں نے اسی وقت نبی کریم پر درود پڑھنا شروع کر دیا کہ اگر آپ کی تعلیم پاک کا اثر ہم پر نہ ہوتا تو ہماری بھی ایسی کیفیت ہوتی - میں نے عیسائیوں وغیرہ سے مباحثات کئے ہیں کفارہ کے مسئلہ میں ان کا دل ملامت کرتا ہے -

خدا کا فضل ہے مسلمان کبھی شرمندہ نہیں ہوتا - ایک پادری گارڈن نام میرے مکان پر آیا کرتا تھا ایک دن انجیل کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے لگا میں نے کہا تمہارا مذہب ایسا نہیں ہے کہ بلند میناروں پر چڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں - تمہارے ہاں تو صرف گھنٹہ بجتا ہے -

کیا تم باواز بلند کہہ سکتے ہو کہ خدا تین ہیں اور تین ایک ہوتا ہے اور خدا پھانسی پر لٹکایا گیا - یا اور کوئی مذہب اپنے اصولوں کو باواز بلند دنیا کو سنا سکتا ہے - کیا آریہ کہہ سکتے ہیں نیوگ بڑی عمدہ چیز ہے - ایک راجہ نے مجھے کہا مولوی صاحب مذہب کا بڑا جھگڑا ہے میں نے کہا کہ حضور بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں مذہب کا بھی فیصلہ کر لیں - اس نے کہا کہ مولوی صاحب مذہب وہ سچا جو پرانا ہو مذہب اسلام تو تیرہ سو برس سے ہے میں نے کہا کہ ہمارے نبی کا حکم ہے فبہدٰہم اقتدہ میں نے کہا رام چندجی کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا ردر کی میں نے کہا ردر کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ برہما کی میں نے کہا کہ برہما کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ ایشور کی میں نے کہا کہ بس حضور توحید ہی ہوئی نا اور توحید ہی مذہب اسلام . . . کہلاتا ہے جو جوانی میں خدا کی عبادت کرتا ہے خدا اس کو عرش عظیم کے نیچے جگہ دیگا -

مسئلہ دعا فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتدا بھی دعا پر ہوئی اور انتہا بھی دعا پر تمام انبیاء کا مسئلہ دعا پر اتفاق ہے اول آدم نے بھی دعا کی تھی ربنا ظلمنا انفسنا - اور آخر آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی . . امتی امتی . . . ہی کی دعا کی نماز میں ایک بزرگ کے نزدیک اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل کی دعا بھی واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب -

عجز کے معنی ہیں سامان کا بہم نہ پہنچانا اور کسل کے معنے ہیں مہیا شدہ اسباب سے فائدہ نہ لیں ایک علی گڑھ کالج کا طالب علم بیٹھا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کی طرف غفلت کی بہت تیز ہوا چل رہی ہے اس کے بعد ہم نے بیعت کی جس میں پچھلے گناہوں سے توبہ اور آئندہ بہتان بدنظری سے بچنے اور آپس میں محبت ہمدردی پھیلانے اور شرع کے مطابق چلنے کا عہد لیا -

ایک معزز دوست کی شکایت کا جواب

اس قاعدہ کے سبب کہ آیندہ صرف ان احباب کی خدمت میں اخبار جایا کرے گا جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی ایک بزرگ دوست نے جنکی طرف قیمت قریب دو سال کی بقایا ہے شکایت کرتے ہوئے لکھا کہ دل تو چاہتا تھا کہ جواب لکھدوں دو ہزار دفعہ بند کر دیجئے مگر احترام اور ادب ایسا لکھنے نہیں دیتا میں بدر کا عاشق ہوں۔ آپ نہ دینگے تو خود ہی میرے پاس آجائیگا۔ اس پر جو معذرت نامہ ان کی خدمت میں لکھا گیا ہے اُس کا اقتباس میں درج اخبار کر دیتا ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور مکرم دوست کو بھی ایسی ہی شکایت پیدا ہوئی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم منشی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیمتوں کی نہ وصولی کے سبب دفتر سے جو کارڈ روانہ ہوئے ہیں ان میں سے ایک آپکی خدمت میں بھی گیا ہے جس پر ناراض ہو کر آپ نے یہ خط لکھا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کا کوئی حکم نامہ اس قسم کا نہیں آیا کہ ستمبر میں آپ کے نام وی پی نہ کیا جاوے۔ ورنہ اُس کی تعمیل ضرور ہوتی۔ اللہ تعالےٰ آپ کی بیماری تندرستی سے بدل دے . . . .

. . . . . . آپ دانا آدمی ہیں . . . . . . بدر کے حالات اور اُس کے فنڈ سے بھی ایک حد تک آگاہ ہیں۔ اگر قیمتیں وصول نہ ہوں تو اخبار کیونکر چل سکتا ہے بدر کے پاس کوئی فنڈ ریزرو یعنی جمع نہیں کہ اس میں تین چار سو روپیہ ماہوار کا خرچ چلایا جاوے۔ اگر ایسا ہوتا تو خواہ کوئی دوست چار سال تک قیمت نہ دیتا حرج نہ تھا۔ کیونکہ آپ جیسے بزرگ دوست بدہ تو ہو نہیں سکتے۔ اگر ہوں گے تو دیر میں دینے والے ہوں گے لیکن یہاں مشکل تو یہ ہے کہ انہیں قیمتوں کے ذریعے سے اخبار چلتا ہے جب باہر سے روپیہ آتا ہے تو دہی ملازموں کو تنخواہ میں تقسیم ہوتا ہے۔ اُس سے کاغذ خرید کیا جاتا ہے۔ اسی سے ہفتہ وار عنا۵ روپیہ کے ٹکٹ خرید کئے جاتے ہیں . . . .

. . . . آپ خود قانون دان ہیں۔ قانون کے محرک اول تو ہمیشہ مجرم ہوتے ہیں مگر جب قانون بن جاتا ہے تو اُس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ دنیا میں ایسی دیانتدار اور شریف طبیعتیں موجود ہیں کہ وہ کبھی سرکاری ریل پر بغیر کرایہ ادا کئے سوار نہ ہونگی لیکن بڑے سے بڑا معتبر آدمی بھی بغیر ٹکٹ دکھلائے ریل پر چڑھ نہیں سکتا۔ جب قانون بن گیا تو سب کے لئے عام ہو گیا۔ نادہندگان قیمت کے واسطے کم از کم بھی ایک ہزار کا نقصان ہم اٹھا چکے ہیں لاچار ہمیں قاعدہ بنانا پڑا کہ آیندہ قیمت پیشگی سے کر اخبار جاری رہیگا۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے بہت سے شریف دوست ہیں جنسے کئی سال قیمت نہ آوے تو کوئی خطرے کی بات نہیں اور انہیں میں آپ بھی ہیں لیکن جب کسی قاعدہ کو بنا کر اُس میں ڈھیل دی جاوے تو ہر ایک کو موقع ملتا ہے . . . . کہ اُس سے فایدہ اٹھائے۔ اور پھر اس طرح وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے . . . جیسے بزرگ اور معزز دوست سے بھی قیمت پیشگی وصول کئے بغیر اخبار جاری نہیں کیا۔ تو دوسروں کو جرأت نہ ہوگی کہ اخبار بغیر قیمت دئے جاری کرائیں

مجھے آپ کے محبت نامہ میں دو باتیں سمجھ نہیں آئیں۔ **اول**۔ آپ کہنا نہیں چاہتے کہ اخبار بند کیا جائے۔ اور پھر کہہ بھی دیا۔

دوم۔ آپ اخبار بدر کے عاشق ہیں اور پھر ہزار دو ہزار دفعہ بند ہو جائے۔ آپکو پرواہ نہیں۔

کہہ بھی نہیں اور پھر محبت جتلانا کہ ہم کہہ نہیں سکتے۔

عاشق اور ہزار دو ہزار دفعہ بند کرنے کو طیار۔ العجب ثم العجب۔

عاشق تو وہ ہے جو جان دیدے۔ یہ تو خدمت مالی ہے۔ وہ بھی قیمت۔ بلکہ حق الخدمت۔ بلکہ بقایا۔ پھر اُس پر دریغ کیوں۔ ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ آپ بند کا نام سن کر نہ صرف بقایا اور سال حال کی قیمت بلکہ اگلے سال کی قیمت بھی پیشگی ارسال فرمادیں گے مگر یہاں تو عشق کے معنے ہی کچھ اور نکلے۔

سچ یہ ہے کہ اس معاملہ میں قصور آپ کا نہیں بلکہ ہمارا ہے۔ ہم نے بھی ایک بدر کی عاشقی کا دعوےٰ کیا تھا۔ جیسے ہم اپنے عشق میں ناقص نکلے ویسے ہی تم کو عاشق ملے۔ پر ہمارا بدر تھا بڑا عیار وہ ایسا بھولا نہ تھا کہ خالی وعدہ پر ادھار دے دیتا۔ اور سال دو سال گذرنے کے بعد دو ہزار دفعہ کی بندی کے کلمے سنتا۔ اُس نے تو پہلے ہی بندی چاہی بلکہ بندگی مانگی۔ تو اپنا سب کچھ بیچ اور فقیروں کو دے اور میرے پیچھے چل۔ بعض تو بڑی ہمتوں والے تھے۔ انہوں نے سنا اور مانا اور کر دکھایا۔ اور یار کے پیچھے ہو لئے۔ یار بھی ایسا باوفا نکلا کہ جو سب سے بڑھ کر پیچھے چلنے والا تھا اُسی کو اپنے پیچھے اپنی جگہ پر بٹھا گیا۔ اور حسب مراتب باقیوں کو بھی جگہ دے گیا۔ مگر جو ہم جیسے لہو لگا شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے تھے ویسے ہی رہ گئے بلکہ دو ہزار اور سننے کے لائق بن گئے۔ لہو کے ساتھ لعب میں پڑ گئے۔ عشق کو بچوں کی کھیل سمجھا تھا سو کھلونا مل گیا چلو کھیلتے رہو۔ اچھا اے پیارے ہمیں خبر نہ تھی کہ تو اتنی جلد ہمیں چھوڑ جائیگا۔ ورنہ ہم بھی اپنا کام بنا لیتے۔ ہم تو بے فکروں کی طرح پھرتے تھے اور رات دن تیرے چہرے کے دیکھ لینے کی خوشی میں مست رہتے تھے ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ چاند بھی چھپ جائیگا۔ ورنہ زمین پر کیوں پڑے رہتے۔ اُڑ کر آسمان کے ستارے جا بنتے۔ بلکہ سیارے ہو کر تیرے ساتھ آسمانوں میں گردش لگاتے۔ اور کبھی تیرا پیچھا نہ چھوڑتے۔ مگر تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے۔ قسمت میں یونہی تھا۔ کہ تو چلا جائے۔ اور ہم یتیم ہو جاویں اچھا! پیارے جا۔ تجھے جنت کی روشیں مبارک ہوں کہ تو اپنے یار کے پاس جا پہنچا۔ تو اُس کا وفادار دوست تھا سو اُس کے وصال کا مزہ لوٹنے پایا۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تجھ پر ہزار در ہزار۔

بات کیا تھی اور یہ کہاں چلا گیا! افسوس جیسے ہم عاشق تھے ویسے ہی ہم کو لوگ عاشق ملے۔ از ما است کہ بر ما ست

امید ہے کہ آپ اس خط کی لمبائی کو معاف فرمائینگے میری عادت نہیں کہ اخباری کاروبار میں ایسے لمبے خط لکھوں بلکہ مختصر بھی نہیں لکھتا اتنی فرصت کہاں۔ تمام کام محرر یا اکمل صاحب کرتے ہیں میں خالی دستخط کرتا ہوں۔ وہ بھی کبھی پڑھ کر کبھی بغیر پڑھے۔ آپ کا کارڈ میں نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ محرر کے سپرد نہیں کیا۔ اس واسطے یہ بھی میرا ہی قصور ہے کہ آپ کو اتنا لمبا خط لکھنا پڑا . . . . . .

خادم محمد صادق۔ قادیان

۸ / اکتوبر ۱۹۰۸ء

بیعت اور اُس کی ضرورت

(ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - آپ نے بیعت کے متعلق چند سوال کئے ہیں - اور جواب بحوالۂ قرآن مجید وحدیث طلب کئے ہیں -

۱ - بیعت فرض ہے یا نہیں - جو بیعت قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ایک خاص موقع اور غرض کیلئے تھی تو کیا اس کے بعد بھی فرضیت باقی رہتی ہے؟

۲ - چونکہ بعض صحابہؓ نے واقعہ مذکورہ کے بعد بھی بیعت کی تھی لہذا اسکو مسنون تو کہا جا سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلعم کے بعد ایسے کون بزرگ ہیں جنکی بیعت کیجائے - اور اُس کو قابل سمجھنے کی کیا دلیل ہے؟

۳ - جب بیعت اوامر و نواہی کی نسبت ایک اقرار ہے تو اگر کوئی اپنے دل یا کسی دوست سے یہ اقرار کرلے تو کیا اس سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی -

۴ - پیری مریدی کے جو مشہور سلسلے چلے آتے ہیں کیا ان کے سوا کوئی اور سلسلہ شروع نہیں ہو سکتا؟

۵ - کیا بیعت کا کوئی خاص روحانی اثر بھی پڑتا ہے - یا مرید کی اپنی کوشش ہی سے کامیابی ہو سکتی ہے - اگر اپنی ہی کوشش درکار ہے تو قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہی کیوں نہ کافی سمجھا جاوے - بیعت کی پھر ضرورت ہی کیا ہے؟

الجواب

نمبروار جواب شروع کرنے سے پہلے میں بیعت کے متعلق چند ضروری باتیں لکھتا ہوں - جن سے سوالات کے حل میں مدد ملتی ہے - قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلعم نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی - اور آپ کو حکم تھا کہ مومن عورتوں سے بھی بیعت لیں - پھر جن خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہوا ہے کہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدیین - نبی کریمؐ کے بعد انہوں نے بیعت لی اور جنہوں نے بیعت سے انکار کیا ان کو باوجود کلمہ گو اور قرآن مجید اور نبی کریمؐ پر ایمان رکھنے اور نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے والا ہونے کے واجب القتل سمجھا اور اور جنکی نسبت خداوند کریم نے والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدًا ذالک الفوز العظیم۝ فرمایا ہے - انہوں نے نبی کریم کے بعد اُن خلفاء کی بیعت کی ہے - پھر جن مومنین کی نسبت نبی کریم نے انتم شھداء اللہ فی الارض فرمایا ہے (اور فرمایا ہے کہ جس کے لئے وہ بہتری کی شہادت دیں وہ ضرور جنتی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) انکی متفقہ شہادت سے جو لوگ صلحاء امت تسلیم کئے گئے ہیں - اور خداوند کریم جس طرح اپنے انبیاء کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت اپنی تائیدات اور آیات (نشانات) کے ساتھ دیتا ہے (جسکو قرآن مجید میں وکفی باللہ شھیدا کیساتھ بیان فرمایا ہے) اسی طرح اس خدائے ذوالجلال نے تائیدات و آیات (کرامات) کے ساتھ انکی صلاحیت اور راستبازی کی شہادت دی ہے ان کی نسبت تواتر کی گواہی موجود ہے کہ وہ بھی بیعت کرتے اور لیتے رہے ہیں -

پھر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور عمل درآمد اور واقعات صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیعت کے اغراض جن کے لئے بیعت لی جاتی رہی ہے یہ ہیں - اول اس لئے تاکہ قوم میں وہ سچی وحدت پیدا ہو جائے جس پر سعادت دارین کا دارومدار ہے - انسان جب باتیں بنانے لگتا تو ہزاروں فرضی احتمالات پیش کر دیتا ہے لیکن یہ ناکام بدبختوں کی راہ ہے پر جو سعید کامیاب ہونے والے ہوتے ہیں وہ صراط الذین انعمت علیھم کے مطابق اپنے کاموں کی بنا ان صحیح ثابت واقعات پر رکھتے ہیں کہ جنکے ثبوت اور ترتب نتائج مطلوبہ میں کسی طرح کا تذبذب اور تزلزل واقع نہیں ہوتا - انسانی نسل کی بہت سی قومیں ہیں اور وہ دینی اور دنیوی سعادت کے مختلف مدارج پر نظر آ رہی ہیں لیکن تاریخی نظر سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کی سب نہیں تو اکثر ان میں سے اپنے اپنے وقت میں دینی یا دنیوی سعادت کے بلند مینار پر کھڑے ہوئے ہیں جیسا کہ تلک الایام نداولھا بین الناس وغیرہ آیات بینات سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے - پر ان میں سے جسکی . . . سعادت کی بنا دریافت کرو تو بجز سچی وحدت کے اور کچھ نہ ہوگی اور پھر اس وحدت کی کامیابی پر مفید ترین اکسیر کا نسخہ دریافت کرو تو بجز اُس کے اور کچھ نہ پاؤ گے کہ اس قوم نے شہادت الہیہ اور تجارب صادقہ اور واقعات صحیحہ کی شہادت سے ایک شخص کو ایسا یقین کیا کہ یہ دینی یا دنیوی سعادت تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتا ہے اور اس کے سچے اتباع سے قوم کی مشترکہ غرض حاصل ہو سکتی ہے تب انہوں نے سچی نیت سے اسکے ساتھ کو اختیار کیا اور اس سے . خلوص نیت سے یہ عہد کیا کہ ہم تمہارے ہر ایک حکم کی سچی اتباع کرینگے اور اپنے ارادوں کو بالکل تمہارے ارادے کے تابع کر دینگے اور مال وجان تک تیرے حکم پر صرف کرنے سے دریغ نہ کرینگے تب وہ کثیر التعداد لوگ باوجود ہزاروں اختلافوں کے اس امر میں بمنزلہ شخص واحد کے ہو جاتے ہیں کیونکہ سب کے سب اپنے اپنے مذاہب اور طرز عمل اور رائوں کو ترک کر کے اس شخص کے مذہب اور رائے کے مظہر ہو جاتے ہیں جسکی نسبت اعتقاد مذکور کی بنا پر سچی اتباع کا عزم اور وعدہ کر چکے ہیں اور پھر اسکی اتباع میں متفقہ کوششوں سے قومی سعادت دینی اور دنیوی حاصل ہوتی رہی ہے - ہاں یہ فرق ہوتا ہے کہ کبھی دونوں سعادتوں کا ذریعہ ایک شخص ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلواۃ والسلام اور کبھی خالص دینی سعادت کا ذریعہ مستقل طور پر ہوتا ہے جیسے حضرت مسیحؑ اور کبھی خالص دنیوی سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ جنہوں نے قومی سلطنتیں قائم کیں

باقائم رکھتی ہیں۔ اور سنۃ اللہ پر نظر کرنے سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قومی سعادت کا مدار اس وحدت پر ہے اور اس وحدت کی الٰہی ہیئت ہے اگر قوموں کے عمل درآمد کے لحاظ سے ان کی بیعتوں کے طریق اور کلمات جدا جدا بھی ہوں۔ دوم اس لئے کہ مذہبی اختلاف اور ایمانی کمزوری دینی کوشش کے قدم کو سب سے زیادہ کمزور کرنے والی چیزیں ہیں پر جب ایک انسان کی نسبت الٰہی شہادت اس امر کو ثابت کر دیتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے تو ایک نادان سے نادان آدمی بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خدا کو اس کا ایمان اس کا عمل اس کا کلام بلکہ اس کی ہر ایک ادا اور ہر ایک حالت پسند ہے تب ہی تو وہ اس سے راضی ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کو اپنے بعض غیبوں پر مطلع کرتا ہے اور تائید و نصرت کرتا ہے تو جب اس کو یہ یقین حاصل ہو جاتا ہے اور مذہب نام ہی ایسے ایمان اور اعمال و اخلاق کا ہے جن کو خدا پسند کرے تو وہ علی البصیرۃ اور یقین کامل کے ساتھ اس ایمان اور طرز عمل کو اپنے لئے چاہتا ہے اور وہ سب اختلافات کہ جن میں سے ایک بھی ہزاروں استدلالوں اور سیکڑوں تحقیقوں اور مباحثوں سے فیصلہ نہ ہوتا تھا اب سوائے کسی طرح تذبذب کے سب کے سب یک قلم رفع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایمان جو ہزاروں طرح کے وسواسوں اور شکوں سے تزلزل میں تھا۔ اب ایک مشہود و محسوس کی مانند راسخ اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور کونوا مع الصادقین۔ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ سوم اس لئے کہ تا اس وعدہ کی اس قدر عظمت اس کے دل پر ہو کہ اس سے بڑھ کر اور متصور نہ ہوتا ہو کہ یہ عظمت اس کے پورا کرنے اور اس پر قائم رہنے کی موجب اور اس کے نقض سے مانع ہو۔ اور یہ اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب

الی مما افترضتہ علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ۔ یعنی خداوند کریم فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر میں اسکے وہ کان ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اسکو دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ تو جب شہادت اللہ کے ساتھ کسی کو کوئی خدا کا راستباز اور مقرب بندہ یقین کر لیتا ہے تو اس قدسی حدیث صحیح کے مطابق اسکے ہاتھ کو وہ اللہ کا ہاتھ یقین کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ زیر بار کا ہاتھ اور وہ ہاتھ جو کہ گویا خدائے ذوالجلال کا ہاتھ ہے برابر نہیں ہو سکتے پس جب ایسے معظم کرم ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر کسی دوسرے عہد کی عظمت اس کے نزدیک کیا بلکہ اس کے قریب قریب بھی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسی بات کی طرف خداوند کریم نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً (بے شک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں (لہٰذا تیرے ہاتھ کے بجائے) اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے۔ پس جو اس کو توڑیگا اس کا ضرر اس کی جان پر ہے۔ اور جو اسکو پورا کریگا جو کہ اس نے (گویا) اللہ کے ساتھ عہد کیا ہے تو ضرور ہی اللہ اسکو عظیم الشان اجر دیگا) چہارم اس لئے کہ اس بیعت میں ایک خاص برکت اور اثر ہوتا ہے جیسا کہ دلائل اللہ سے اور دیگر واقعات سے ثابت ہے) پنجم اس لئے کہ سورۃ ممتحنہ میں بیعت کی نسبت آیا ہے۔ فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم (ان عورتوں کی بیعت لو۔ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے) اور دوسرے مقام پر خداوند کریم نے اس استغفار کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے جہاں پر فرمایا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ (جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر وہ تیرے پاس آجاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو ضرور ہی اللہ کو (بخشنے والا) بلکہ رحمت کے ساتھ توجہ کرنیوالا اور مہربان پاتے) اور یہ خیال کرنا (کہ رسول ہی کی ایسی استغفار قبولیت رکھتی ہے پس یہ رسول کے ساتھ خاص ہے) بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہو کہ نبی کریم کی وفات پر یہ خیال کر کے زکوٰۃ روک بیٹھے تھے کہ زکوٰۃ کے بارہ میں خداوند کریم نے فرمایا ہوا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم (تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کر ان کو پاک اور مزکی بنا اور انکے لئے رحمت کی دعا کر کیونکہ تیری دعا انکے لئے تسلی بخش ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دعا رسول اللہ کے لئے دی جاتی تھی اب چونکہ نہ رسول ہے اور نہ دعاء رسول لہٰذا زکوٰۃ بھی اب نہیں۔ اور اس خیال کے باعث پہلے حضرت ابوبکر نے ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور پھر تحقیق کے بعد سب صحابہ اور سابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے اس فتوے پر اتفاق اور اجماع کیا پس جس طرح ان مانعین کا تخصیص دعاء بالرسول کا خیال غلط تھا اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ دعاء استغفار عند البیعت اور اس کی قبولیت کا وعدہ رسول سے مخصوص ہے بلکہ جس طرح پہلی دعاء رسول کے ان جانشینوں کے لئے شامل اور عام ہے جنکو شہادت اللہ رسولؐ کا جانشین اور خلیفہ قرار دے اسی طرح

دعا و استغفار عند البیعت بھی رسولؐ اور اس کے سچے جانشین اور خلفاء کو بھی شامل ہے جن کے لئے شہادت اللہ یہ منصب ثابت کرے۔ تتمہ یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ سارے انبیاء ایسے نہیں کہ دنیوی سلطنت بھی ان کو ملی ہو۔ پر ہمارے سید الرسل دینی اور دنیوی سلطنت کے جامع تھے لیکن آپ چونکہ مثیل موسیٰ اور جامع کمالات سب انبیاء تھے لہذا ضروری تھا کہ جس طرح پہلے انبیاء اور خلفاء موسیٰ میں دونوں قسم کے ہوئے ہیں حضورؐ کے خلفاء بھی دونوں قسم کے ہوں چنانچہ بعض خلفاء دینی اور دنیوی دونوں خلافتیں رکھتے تھے اور بعض خالی دینی اور بعض خالی دنیوی خلافت رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں کثرت کے ساتھ آیا ہے کہ بارہ امام ہونگے اور بعض میں آیا ہے کہ قریش میں سے بارہ خلیفے ہونگے۔ پس شیعوں کی چالاکی نے بارہ امام تو سب قریش کو محروم کر کے خاص بنی فاطمہ ہی میں سے مقرر کر لئے۔ اور باوجودیکہ قریشی بادشاہ بہت کثرت سے ہوئے پر ان کی ظاہری حکومت کے باعث یہ نہ مانا کہ بارہ خلفاء کے مصداق خلفاء عباسیہ وغیرہم ہوئے ہیں اور بارہ کے عدد کا بعض کو تو خیال ہی نہیں آیا پر جنکو آیا انہوں نے نہایت ضعیف اور دور از قیاس تاویلوں سے کام لیا حالانکہ اگر وہ سوچتے حقیقت کچھ اور ہی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب نبی کریمؐ مثیل موسیٰؑ تھے اور حضرت کے بعد چودھویں صدی میں . . . آخری خلیفہ حضرت مسیحؑ آئے تھے جنہوں نے اسرائیلی خلافت کو ختم کیا تھا اور چونکہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے لہذا وہ خود بھی اسرائیلی نہ تھے تو پھر اسی طرح لازم تھا کہ نبی کریمؐ نے جس اپنے خلیفہ مسیح کی خبر دی ہے وہ بھی چودھویں صدی کا امام ہو اور خود قریشی نہ ہو اور قریشی خلافت کا ختم کرنے والا ہو۔ اور نبی کریمؐ کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجیگا جو دین کی تجدید کریگا۔ اب اگر نبی کریمؐ کی صدی اور مسیح موعود کی چودھویں صدی کو چودہ صدیوں سے نکال دیویں تو باقی ۱۲ صدیاں رہتی ہیں . . . جنکے بارہ مجدد ۱۲ امام اور بارہ خلیفے قریش سے ہوئے۔ اور جس طرح یہ تعداد اسکی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اسکے حق ہونیکی شاہد ہے کہ قدرت نے ایسا ہی کیا ہے کہ درمیانی بارہ صدیوں کے جو مجدد تسلیم ہوئے ہیں وہ سب قریشی الف با ہیں اس تمہید میں آپکے سب سوالوں کے جواب پورے پورے آ چکے ہیں لیکن ان کے چسپاں کرنیکے خیال سے مختصر اور حوالہ کے طور پر کچھ لکھ دیتا ہوں۔

سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن مجید واحادیث سے ثابت ہے کہ سید الرسل نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور بعض وقت مکرر بھی لی اور لا یعصینک فی معروف ابن بھی لی جنکی سنت کا اتباع لازم ہے پھر انہوں نے بالاتفاق السابقون الاولون من المهاجرين والانصار نے لی اور بعض نے لی جن سے خدا راضی ہے جن کے عقائد اور اعمال اور اخلاق اور اقوال خدا کی مرضی کا مظہر ہیں پھر خیر القرون کے سب مومنین نے لی پھر ان سلف صالحین نے لی اور کی جو کہ مشہود علیہم بالخیر ہیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ باتفاق صحابہؓ والتابعین منکر بیعت کا قتل و قتال جائز رکھا گیا اور پھر اس کے فوائد اور اغراض بھی وہ ہیں جو اوپر مذکور ہیں اور جن کے ضروری ہونے میں کسی طرح شک ہو سکتا ہے اور باوجود ان سب امور کے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیعت آنحضرتؐ سے مخصوص تھی اور کہ آنحضرتؐ کا بیعت لینا ایک غرض کے لئے تھا۔

سوال ۲ کا جواب یہ ہے بیعت کرنی چاہیئے رسول اور مامور من اللہ کی یا ان کے ان خلفاء کی جنکی نسبت خداوند کریم نے سورۂ نور کے اندر خود فرمایا ہے کہ وعد اللہ الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم الخ اور جس طرح رسول اور اس کے خلفاء کی شناخت شہادت اللہ سے ہوتی ہے جیسا فرمایا۔ وارسلناك للناس رسولا وكفى بالله شهيدا اسی طرح اسکے سب ماموروں اور ان کے خلفاء کی شناخت بھی شہادت اللہ ہی سے ہوتی ہے

سوال ۳ کا جواب یہ ہے کہ اپنے دل یا کسی دوست سے اقرار کرنے میں وہ اغراض و فوائد ضروریہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جو کہ بیعت سے حاصل ہوتے ہیں اسی وجہ سے نہ قرآن مجید نے ان کو کافی قرار دیا بلکہ فرمایا یا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا يأتين ببهتان يفترينه بين ايديهن وارجلهن ولا يعصينك في معروف فبايعهن واستغفر لهن الله ان الله غفور رحيم ۝ اور نہ آنحضرتؐ اور نہ خلفاء راشدین اور سابقون اولون مہاجرین و انصار نے اور نہ اُن کے متبعین باحسان نے اور خیر القرون والوں نے اور نہ سلف صالحین نے ان کو کافی سمجھا۔ پس جس طرح اس کے مختص بالرسول ہونے یا کسی خاص واقعہ یا ضرورت پر اس کو محصور کرنے کا خیال غلط اور دینی ناواقفی اور فوائد بیعت کے نہ جاننے پر مبنی تھا۔ اسی طرح دل یا دوست کے ساتھ اقرار کرنے کو کافی اور بیعت کو غیر ضروری خیال کرنا بھی صریح غلط اور دینی جہالت پر مبنی ہے۔

سوال ۴ کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ محض جاہلانہ بلکہ یہودیانہ خیال ہے۔ کہ جس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہود کہتے تھے کہ نبی ہمیشہ ہم میں سے ہی ہوگا۔ اور کسی دوسری قوم سے ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت سے اُن کے انکار کرنے کا بڑا باعث یہی تھا۔ جس کو قرآن مجید نے بغيا ان ينزل الله من فضله على من يشاء من عباده وغیرہ آیات بیّنات کے ساتھ رد کیا ہے اور خیال مذکور والے لوگ بھی ٹھیک ایسی ہی آیتوں کے مصداق ہیں۔ جو کہ خدا کی رحمت اور فضل کو خدائی وعدہ کے سواء محض امانی کے طور پر کسی خاص گروہ پر بند کرتے ہیں۔ جس کا ان کو حق حاصل نہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیحؑ کے آنے پر یہودیوں کی سب گدیاں بجائے قابل بیعت اور موجب فیض مفید ہونے کے مورد عتاب اور غضب الٰہی ہو گئیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ خود ہی خدا کے مسیح کا انکار اور خلاف کیا تھا۔ بلکہ دوسری مخلوق کے انکار اور خلاف و شقاق کا بڑا بھاری ذریعہ بھی وہ یا اُن کے علماء ہی تھے۔ اسی طرح جب سیدنا کا موعود محمدی مسیحؑ خدا کے بتلائے ہوئے وقت پر خدا کی ہزاروں

شہادتوں کے ساتھ آگیا اور خداوند کریم نے علاوہ مسیح موعودؑ کی متعلقہ سب سچی پیشگوئیوں کو اس پر صادق کرنے کے وہ سب ثبوت کیفیت کمیت۔ نوعیت کے لحاظ سے اُس کے لئے دیئے۔ جوکہ اولوالعزم رسولوں کے لئے اُس نے دیئے۔ اور پھر بھی ان سجادہ نشینوں نے خدا کے مسیح کا دامن نہ پکڑا۔ بلکہ انکار اور شقاق پر تلے رہے اور دوسری مخلوق کے لئے انکار و خلاف کا موجب ہوئے تو یہ بھی مورد غضب الٰہی ہو گئے اور یقیناً اور قطعاً بیعت کے قابل نہیں رہے۔ اور اس حالت میں کبھی بھی ممکن نہیں کہ شہادت ان کے شامل حال ہو۔ بلکہ ضرور ان کے برخلاف ہو گی۔

سوال عـ۵ـ کا جواب یہ ہے۔ میں نے پہلے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا روحانی اثر بھی ہوتا ہے اور روحانی اثر کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اہم اور ضروری امر اس پر مترتب ہوتے ہیں جن میں سے چار تو میں نے پہلے بیان کر دیئے ہیں۔ اور کسی کو اس کے فوائد سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اجمالی رنگ سے اس قدر تو سوچ سکتا ہے۔ کہ اگر یہ بالکل بے فائدہ چیز تھی۔ تو خداوند کریم نے **فبایعھن** کا حکم کیوں فرمایا۔ اور **ید اللہ فوق ایدیھم** کا اظہار کیوں کیا۔ اور پھر باوجود **والذین ھم عن اللغو معرضون** کے ہوتے ہوئے خود آنحضرت ﷺ اور خلفاء راشدین اور سابقون اولون اور قرون ثلثہ والوں اور سلف صالحین نے ایک لغو اور بے فائدہ فعل بالاتفاق کیوں کیا۔ اور باوجود اس کے پھر بھی اگر کسی کے خیال میں یہ لغو حرکت ہے۔ تو پھر ایسے لغو اور سوفسطائی دماغ کے لئے کوئی چیز بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ لیکن باوجود ان فوائد کے پھر بھی عملی کوشش کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ جس طرح کہ نبی رسول ولی کے لئے باوجود نبی۔ رسول ولی ہو جانے کے پھر بھی عمل کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

فقط والسلام۔

(بحکم حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح علیہما السلام)
(محررہ محمد سرور عفی اللہ عنہ)

امتحان

خط جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب متعلق امتحانات دینیات

اخبار میں شائع کر دیں۔ تا اس کے متعلق دیگر احباب بھی اپنی رائے سے مشکور فرما دیں حضرت سیدی و مولائی حجتہ اللہ خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت اخبار الحکم میرے سامنے ہے۔ میں نے جناب کی خواہش کے متعلقہ اشتہار مفید الاخبار حضرت اقدسؑ کو بڑی مسرت سے پڑھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ عاجز تو امتحان دینے کے لئے جب یہ اشتہار نکلا تھا اس وقت بھی تیار تھا۔ اور آرزو تھی کہ اس قسم کا امتحان ہو مگر اس وقت امتحان کا اعلان نہ ہوا۔ غالباً اس میں یہ سر تھا کہ اس مبارک کام کی تکمیل حضور کے ہاتھ سے ہو اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ اگر جناب کو پسند نہ ہو تو ان کے مطابق یا کچھ ترمیم کر کے امتحان لیا جاوے۔

۱۔ سلسلہ حقہ کے متعلق دلائل اور براہین اور سلسلہ پر اعتراضات کا جواب اور دوسرے مذاہب کے متعلق صرف چند ماہ کے بعد یا سال میں ایک دفعہ امتحان لینا موزون نہ ہوگا۔ بلکہ تین چار سال میں اس امتحانوں کے سلسلے کو ختم کرنا چاہیئے۔

۲۔ امتحان سال میں ایک دفعہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر امتحان کے لئے کتب نامزد ہونی چاہئیں۔ جس میں سے سوال دیئے جاویں گے۔

۳۔ امتحان اس ترتیب سے دیئے جاویں جیسے کہ حضرت اقدسؑ کے دعوے کے متعلق دلائل اور براہین قویہ قطعیہ جو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہوں۔

ا۔ مسئلہ وفات مسیح۔ ب۔ آیات و علامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود۔ ج۔ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق آیات و نشانات۔ د۔ مرزا صاحب کی تعلیم۔ ہ۔ مرزا صاحب کی کرامات و معجزات وغیرہ۔ و۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب۔ میرے خیال میں مذکورہ بالا امور کے متعلق مفصلہ ذیل کتب کافی ہونگی۔

ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ حقیقۃ الوحی۔ عسل مصفٰے۔ کشتی نوح۔ الوصیت۔ تقریر خلیفۃ المسیح

متعلقہ اعتراضات بر وفات مسیح موعود۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۹ء رد مذہب نصاریٰ و آریہ کے متعلق امتحان ہو۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہیں۔ رد الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ تثلیث۔ تحریف انجیل۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تناسخ۔ مسئلہ صفات باری تعالیٰ۔ نیوگ۔ وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قدامت وید۔ مفصلہ ذیل کتب اس کے لئے کافی ہوں گی:۔

جنگ مقدس۔ آریہ دھرم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق۔ نور الدین۔ چشمۂ معرفت۔ رد تناسخ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔

۳۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ دین اسلام کی حقانیت پر دلائل اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب۔ اس میں مفصلہ ذیل مسائل ہوں:۔

الف۔ ثبوت نبوّت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
ب۔ مختصر سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
ج۔ پنج ارکان اسلام اور اُن کی فلاسفی۔
د۔ قرآن مجید کی کتاب منجانب اللہ ہونے کا ثبوت۔
ہ۔ الہام اور وحی کی کتاب۔
و۔ اسلام کے امتیازی نشان۔
ز۔ اسلام و بانیٔ اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب ضروری ہوں گی۔

براہین احمدیہ۔ فصل الخطاب۔ نور الدین۔ تصدیق براہین احمدیہ۔ جنگ مقدس۔ چشمہ معرفت۔ حقیقۃ الوحی۔

۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں تمام قرآن مجید کا امتحان ہو۔
۵۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں تمام صحیح بخاری میں امتحان ہو۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکثر مقامات میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کا درس شروع ہو گیا ہے۔ چوتھے سال میں قرآن مجید اور پانچویں سال میں صحیح بخاری ضرور ہے کہ خدا کے فضل سے ختم کر لیں۔ اور اگر امتحان کی تیاری کا خیال ہوگا۔ تو محنت اور غور سے پڑھیں گے۔ اس کے علاوہ جن مقامات میں درس جاری نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی جاری ہو جاویں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بذریعہ اخبار اعلان کر دیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب بہت جلد اس کے متعلق اپنی رائے سے مشکور فرماویں گے۔ والسلام۔

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری
۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

[illegible]

پنڈت دولت رام نام ایک اریہ اُپدیشک جھانسی میں گرفتار ہوا۔ الزام مفسدانہ وعظ کا ہے۔

مسٹر تلک کیلئے جیلخانہ پونا سے ایک برہمن باورچی منڈالے جیل کو بھیجا گیا ہے۔ بحکم سرکار ہندو کالج تناولی کے ٹیچر لوکنا تھ آئرکو ۵ سال قید ۲۰۰ جرمانہ ہوا۔ اپیل کی گئی ہے۔

علیگڈھ کے کالج کے طلبہ کو پولٹیکل امور پر بحث کرنیکی اجازت دی گئی تھی۔ وہ فسخ کر دی گئی ہے۔

متصل سکندرآباد ایک مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی دونوں گارڈ مع ڈرائیور سخت مجروح

بمبئی کے مقدمہ دیوالہ میں ٹن جی سہراب جی تالاتی کو دو جرموں کے لئے ۹ - ۹ ماہ قید ہوئی ہے ۳½ لاکھ کی رقم غبن کی۔ کاغذات تلف کئے ۲۲½ لاکھ روپیہ کا دیوالہ تھا۔

ٹرکی جزیرہ کریٹ کے باشندے بھی سرکش ہو گئے وہ یونان کے ماتحتی پر آمادہ ہو گئے

صوبجات بوسینہ وہرزیگوینہ کے الحاق کے باضابطہ اعلان شہنشاہ آسٹریا نے نافذ کئے دونوں صوبوں کو پارلیمنٹ (ڈائٹ) کی رعایت دیجائیگی۔ حکومت خود اختیاری سپرد کرینگے۔ بعوض اُن دونوں صوبوں کے ضوبہ نوڈی بازار بحق ٹرکی کے خالی اور واپس کیا جاویگا۔

آسٹریا نے دونوں صوبوں کے باشندوں کے نام اعلان نافذ کیا جسمیں اُنکی دلجوئی کی گئی ہے۔ ٹرکی بالفعل خاموش ہے۔ دونوں صوبوں کو تاکید ہے۔ کہ گھبرائیں نہیں انتظار کریں۔ ٹرکی کی رعایا امید کرتی ہے کہ انگلستان کی حمایت اس موقعہ پر آسٹریا کو بخوبی باز رکھیگی

ممانعت:

کلکتہ گزٹ میں پولس کمشنر کی جانب سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ۱۶۔ اکتوبر سے کوئی شخص شاہ راہ عام یا دیگر پبلک مقامات پر لاٹھی یا کوئی دوسرا آلہ ضرب نہ لے جائے

[illegible]

اٹاوہ کے مشہور مقدمہ جعل سازی کا ملزم خلیل اللہ جو عرصہ سے روپوش تھا وہ اپنے وطن دیگول متصل اٹاوہ میں گرفتار ہو گیا ہے۔ اور اسکا مقدمہ ۱۵۔ اکتوبر کو پیش ہونے والا ہے۔

طوفان

حیدرآباد دکن میں طغیانی سے اتلاف جان کا تخمینہ ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۲ کروڑ کی مالیت کی جائداد کا نقصان۔

مس ٹیلر کے قتل کا مقدمہ

لاہور اور ملتان کے درمیان جو ایک یورپین لڑکی ریل میں قتل ہوئی اس کے متعلق دو یوریشین ملزم گرفتار ہوئے ہیں اور جو اشیاء مقتولہ کی مثل زیورات وغیرہ کے چوری گئی تھیں وہ بھی ایک ملزم کی تحویل سے برآمد ہوئی - ۱۶۔ اکتوبر کو ہر دو ملزمان مسمیان مونسز اور شرلیم بعدالت مسٹر سینر ڈسٹرکٹ جج ملتان حاضر کئے گئے۔

چیف کورٹ پنجاب

آنریبل رائے بہادر مسٹر پرتول چندر چیٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب ۱۲ سال تک ججی کے فرائض نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے ادا کرنیکے بعد ۸ اکتوبر سے پنشن یاب ہوئے۔ بجائے انکے مسٹر جانسٹن جج مقرر ہوئے ہیں۔ مگر وہ آجکل رخصت پر ہیں مسٹر جانسٹن کے رخصت سے واپس آنے تک مسٹر ہیٹنگن قائمقام جج مقرر ہوئے چیف کورٹ میں ایک آسامی چھٹی عارضی جج کی بھی منظور کی گئی ہے۔ اس پر آنریبل خان بہادر مسٹر شاہدین بیرسٹرایٹ لا مقرر کئے گئے ہیں۔

شورش بلقان

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں مجلس وزراء کا اجلاس بڑی دیر سے ہو رہا ہے۔

بلگیریا نے علاوہ دو میل ریلوے لائن پر قبضہ کرنیکے اپنی خودمختاری کا اعلان کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ اس پر یا بحالی بلگیریا اور طاقتوں سے اعتراض کریگی۔ کہ یہ امر عہدنامہ برلن کے خلاف ہے۔ پرنس فرڈی ننینڈ نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی قوم کی خواہش سے مجبور ہوں مگر امید ہے کہ ہمارے اور آپکے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے۔ ٹرکی کونسل وزراء اس تار کا جواب سوچ رہی ہے۔ جو غالباً یہ ہوگا کہ بلگیریا خودمختار نہیں ہو سکتا۔ قسطنطنیہ میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں۔

صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان شائع ہوا کہ خودمختاری بلگیریا کا اعلان باشندوں کے دلی منشا کے موافق ہے امید ہے کہ طاقتیں اسکو منظور کر لینگی۔ مسٹر فرڈی ننینڈ اور ان کے وزراء فلپوپولی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے۔

اورینٹل ریلوے کے قائمقام نے گورنمنٹ بلگیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن اگر دس دن کے اندر ہمارے حوالہ نہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا روزانہ کا مطالبہ کیا جائیگا۔

سرویہ اور آسٹریا

بلگریڈ میں آسٹریا کے اس ارادہ پر کہ وہ بوسنیا اور ہرزی گوینا کو الحاق کرنا چاہتا ہے، اظہار ناراضی کا عام جلسہ منعقد ہوا اگر آسٹریا پر پل پڑو، نعرے بلند ہوئے اور بہت کچھ جوش ظاہر کیا گیا۔

شرقی بنگال ریلوے پر متصل جلپائگوڑی - مسافر ٹرین ٹکرا کر رک گئی۔ سڑک پر عظیم پتھر پڑے تھے۔

موٹر کار کے حادثہ سے لارڈ کرزن کو ابتک آرام نہیں ہے انکی صحت کی ترقی بہت ہی سست ہے۔

تجویز ہے کہ ضلع منٹگمری کو قسمت لاہور سے نکالکر قسمت ملتان میں شامل کیا جائے۔

ایسے ہی ضلع میانوالی کو قسمت ملتان سے نکالکر قسمت راولپنڈی میں شامل کرینگے۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

ممیرا مصدقہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح۔ قسم اوّل فی تولہ عـہ قسم دوم سے ۲ اور سُرمہ ممیرا جو خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے مرد قسم اوّل عـہ قسم دوم عـہ قسم سوم عـہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ موجود ہے۔ المشتہر احمد نور کابلی قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر اخبار بدر سے خریدو

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۵ر

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ۔ جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہے۔ مجلد ۸ر بے جلد ۶ر

شری ہند کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب سنور ریاست پٹیالہ نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۶۷ صفحہ قیمت ۸ر جلد منگوائیے بہت عمدہ ہے۔

ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسکے لکھنے میں مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

دلچسپ خود غیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتلائے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کے صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

لیکچر مہر سنگھ ماسٹر عبدالرحمن کا یہ لیکچر قابل دید ہے۔ جس میں باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

عیسائی مذہب یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ ۱ر

لیکچر لاہور حضرت مسیح موعود کا لیکچر جو لاہور میں پہلی دفعہ بارہ ہزار آدمیوں کے مجمع میں ہوا تھا۔

سبیر سپرٹ پردوں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت بجائے عـہ کے ۴ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعائت

براہین احمدیہ یعنی نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائینگے انکو بجائے ۸ر کے ۶ر میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے تمام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت اعلےٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد عـہ مجلد اصلی قیمت عـہ

رعائتی قیمت ۴ر + رعائتی قیمت ۴ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

کرشن لیلا ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ والیلین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات

آمنوا منکم

(سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ دوست سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۱ر

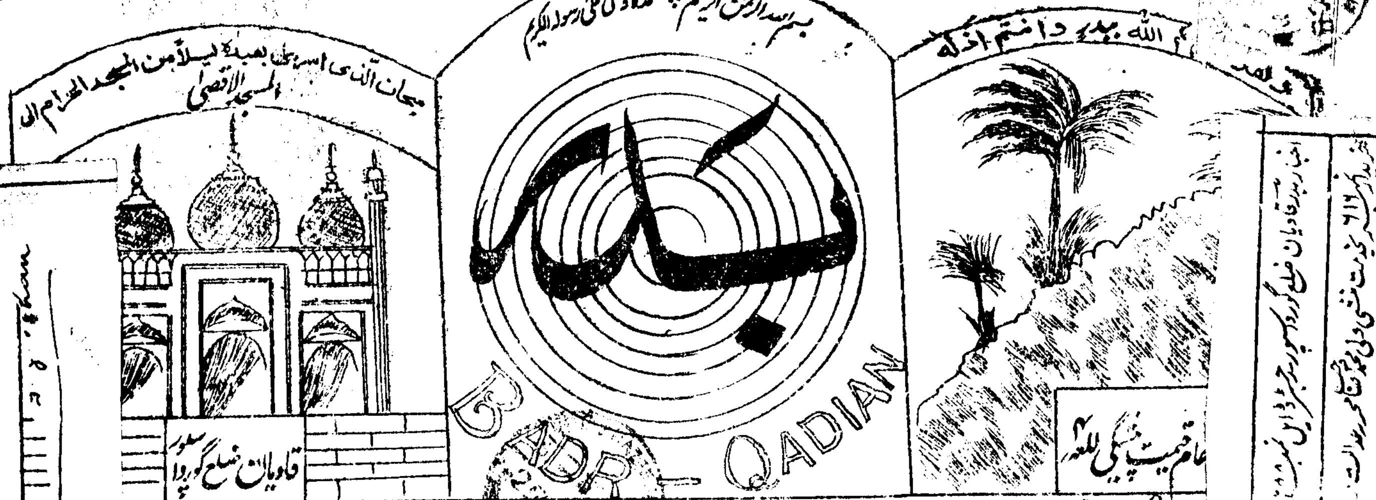
فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح بیان بہت عمدہ ہے قیمت رعائتی ۲ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

نام	نمبر	رقم
ابو یوسف صاحب	۱۳۲۲	[illegible]
مولوی فضل صاحب	۸۲۳	[illegible]
ابو الفیاض خان صاحب	۱۴۲	[illegible]
ظفر احمد صاحب	۱۵۵۹	[illegible]
عبدالمجید صاحب	۹۶۳	[illegible]
عبدالغنی صاحب	۱۶۱۶	[illegible]
محمد شریف صاحب	۱۳۶۱	[illegible]
[illegible] صاحب	۱۱۰۵	[illegible]
حفیظ اللہ صاحب	۲۰۲۱	[illegible]
محبوب عالم صاحب	۱۸۶۳	[illegible]
محمد علی صاحب	۱۷۷۰	[illegible]
احمد نور کابلی صاحب	۱۴۵۹	[illegible]
غلام حسین صاحب (دوم نمبر)		[illegible]
محمد سراج الدین صاحب	۱۸۸۹	[illegible]
عبدالغنی صاحب	۴۲۶	[illegible]
سردار خان صاحب	۴۶۶	[illegible]
منشی احمد دین	۱۲۰	[illegible]



چہ گوئم باتو گرائی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ — مورخہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء — نمبر ۴۱

قادیان میں سے — گورنمنٹ میں روپے

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر منیجر محمد صادق عفی اللہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۱؎ — ممالک غیر عہ

صدقۃ الفطر

میرا ارادہ تھا کہ جیسے میں نے رمضان کے متعلق تمام مسائل ۲۴ ستمبر کے اخبار میں مفصل لکھے تھے ایسے ہی صدقۃ الفطر و عید الفطر کے متعلق بھی ایک بسیط مضمون لکھدیتا مگر افسوس کہ گنجائش نہیں۔ ناچار بعض ضروری باتیں بطور اختصار لکھتا ہوں قرآن مجید بقرہ ع ۲۳ میں ہے۔ لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔ بدنی صدقہ روزے سے ادا ہو چکا۔ اب مالی صدقہ دے کر بھی اظہار شکر کرو۔ حدیث میں اس کی حکمت بھی لکھی ہے۔ طھرۃ للصائم من اللغو و طعمۃ للمساکین۔ ایک تو یہ کہ روزہ دار سے اگر کوئی لغو حرکت ہو گئی ہے۔ تو اس کے لئے کفارہ ہو۔ دوم۔ عید کے دن مساکین بھی اپنے متمول بھائیوں کے ساتھ عید کر سکیں۔

یہ صدقہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ جبھی فطرہ سمجھا جائے گا۔ ورنہ ایک معمولی صدقہ ہو گا غلام۔ آزاد۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹا بڑا۔ گھر کا کوئی آدمی مستثنیٰ نہیں۔ غنی کو تو دینا واجب ہے اور فقیر بھی دے۔ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ۔ کھجور یا جو سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع میرا خیال ہے کہ امراء کو ان جنسوں میں سے جو جنس گراں ہو اس سے صدقہ دینا چاہیئے۔ مثلاً منقہ ایک صاع۔ اگر یہی فطرہ قادیان مسکین فنڈ میں بھیجدیا جائے تو بہتر ہے۔

صاع کے متعلق بہت اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صاع عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہو گا اور بحساب ۷½ چھٹانک فی رطل تقریباً چار سیر ہو گا مگر محقق حنفیہ کے حساب سے نصف صاع گندم ایک سیر ۲ چھٹانک بنتی ہے۔ دوسرے اکثر علماء صاع حجازی مراد لیتے ہیں یہ پانچ اور ایک تہائی رطل ہوتا ہے یہ موٹے اور مشہور حساب سے سوا سیر ڈیڑھ چھٹانک نصف صاع بنتا ہے مگر محقق حسابوں سے ایک سیر کے قریب اصل بات جو میرے نزدیک ہمارے سلسلہ کے مطابق مفتیٰ بہ ہے وہ یہ ہے کہ صاع ہوتا ہے چار مُد کا اور مُد برابر ہے دو لپ یا ایک بُک کے۔ گویا صاع اور گجرات کا ٹوپہ ہے۔ جس میں ایک سیر ۱۵ چھٹانک گندم آتی ہے نصف صاع گندم ایک سیر ہو گی۔ اس بات کو لمبا میں نے صرف اس لئے کیا ہے تا آپ کو معلوم ہو کہ علم فقہ کی تحصیل بہت ضروری ہے اور بعض روایتوں کے اختلاف سے کس قدر مشکلات پڑتی ہیں۔

عید الفطر

یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اس روز اپنی آرائش کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سرخ جبہ پہنتے تھے (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑے (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلد پہونچے (۸) صدقہ فطر قبل صلوٰۃ ادا کرے (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا مسنون ہے (۱۱) جس رستے جانا اس سے دوسرے رستے آنا (۱۲) تکبیر کہتے آنا جانا۔

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے میدان میں پڑھاتے تھے (۲) سترہ کھڑا کر لیتے (۳) نماز کے بعد (۴) خطبہ ٹیک لگا کر پڑھتے (۵) عورتوں کو علیحدہ وعظ فرماتے عورتوں کا عیدگاہ میں جانا مسنون ہے (۶) دو رکعت نماز کے پہلے پیچھے کوئی نفل نہ پڑھے۔ بعض حنفی پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں (۷) پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات بار اللہ اکبر کہے اور دوسری میں سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کے سوا پانچ بار اللہ اکبر کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ حنفیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہیں۔ اور دوسری میں قرأت کے بعد قبل از رکوع چار۔ یہ جس روائت کی بنا پر ہے وہ موقوف ہے۔ ہمارا عمل پہلی حدیث پر ہے۔ میں اس کے متعلق بھی فریقین کے دلائل آپ کو سناتا۔ مگر گنجائش نہیں۔ (اکمل)

دستور العمل والیان ریاست سے عام قیمت پیشگی للعہ ما بعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۱؎ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں ملیگا سیند اخبار میں دیجاویگی تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور۔۔ ہونی چاہیئے۔

(بنا اس حساب کے زکوٰۃ کا نصاب بھی ۳۶ روپے ہے)

(اخبار بدر قادیان میں میاں معراج الدین عمر ... کے ... محمد صادق ... شائع کیا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کچھ نقشبندیون کے متعلق"

(از اکمل آف گولیکی)

باطل کے سر پر ایک ایسا حربہ چل چکا ہے کہ اب کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ تھی مگر حرکت مذبوحی سے خون کے چھینٹے ہونے کے دامن پر پڑنے کا خوف ہے اس لئے ایک اور چرکہ لگا دیا جاتا ہے تاکہ پھر ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاوے۔

اصل مین نقشبندیون نے خواہ مخواہ اس بحث کو طول دے رکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل سوال کے جواب کی طرف نہین آتے۔ ادھر اُدھر کی باتین کرتے ہین اس طرح تو قیامت تک یہ سلسلہ ختم نہین ہو سکتا۔

سوال صرف یہ ہے کہ نقشبندی جس طرح بشرط تصور شیخ۔ حرکت نبضیہ حبس تنفس وغیر ذالک۔ ذکر کرتے ہین۔ اور وصول الی اللہ کا جو طریق اونہون نے مقرر کر رکھا ہے آیا اس کی سند کتاب و سنت سے بھی مل سکتی ہے یا نہین سنت کی تعریف کیا ہے۔ الطریقۃ الحسنۃ التی سلکھا النبی صلعم او الصحابہ (نور الانوار قمر الاقمار) یا ما واظب علیہ النبی صلعم مع ترکہ مرۃ او مرتین (خلاصۃ الفقہ) پس آیا اس سے تمہارا طرز عمل ثابت ہو سکتا ہے مین کہتا ہون ہرگز نہین۔

آپ مجھ سے پوچھتے ہین کہ نقشبندیون مین اگر کچھ نہ تھا تو کفار ان کے مرید کیون بنے؟ ہر ایک کافر مسمرائزر نہین کہ وہ اس کی حقیقت کو پہونچے۔ پھر جو ایک بے جان پتھر کو بھی خدا سمجھتے ہین اور جو انسان کے ہر ایک عضو کی پوجا کر لیتے ہین اون کے لئے ایک بزرگ انسان کی مریدی بعید نہین۔ سوم جن کا تم ذکر کرتے ہو ہمارا ان پر اعتراض نہین۔

(۲) ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون مین یعلمکم کا تکرار تاکید کے لئے ہے اور یہ اطناب [illegible] کے لئے ہے اور کیا واو تفسیری نہین ہو سکتی جو آپ [illegible] اسے مغایرت کے لئے ثابت کرتے [illegible] پھر کتاب و حکمۃ مالم تکونوا تعلمون کے نیچے [illegible] سکتی ہو [illegible] ہم کسی اور بات کو تلاش کرین۔ پھر مراد [illegible] سے علم وحی و لدنی تسلیم کی جا سکتی ہے مگر اس سے آپ کا طرز ذکر و مراقبہ و حبس تنفس وغیرہ کس طرح ثابت ہو جائیگا۔ وہ تو پھر بھی اسی طرح ثبوت کا محتاج رہیگا۔ آپ اصول حدیث کے مطابق روایت کے سلسلے کے اظہار سے یہ ثابت کرین۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم صحابہ کو دی۔ مین حیران ہون۔ کہ پھر یہ طریق ائمہ حدیث سے کیون مخفی رہا اور کیون اونہون نے بیان نہ کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح ذکر کی ہدائت فرمایا کرتے تھے اور یون مجلس مین بٹھا کر پھونکین مارتے تھے اور حبس نفس و حرکت نبضی اور اختلاج قلب کا مرض پیدا کرنے کی ہدائت دیتے تھے۔ آخر یہ طریق کوئی ایسا تو نہین جو ملفوظات مین نہ آ سکے وہ کیفیت تو ہم نے مانا کہ الفاظ مین نہ آ سکے۔ مگر ذکر کا یہ طریق بھی کیا ایسا امر ہے جو علم حصولی و حضوری دونون سے برتر ہے؟ اگر یہی بات تھی۔ تو تمہاری کئی کتابین مین دکھا سکتا ہون جن مین یہ مذکور ہے ایک کتاب اُردو کی تو مجھے خوب یاد ہے جو کسی مرادآباد کے نقشبندی نے لکھی تھی اس مین عجیب عجیب فسانے مین چنانچہ ایک پیر صاحب کی کرامت لکھی ہے کہ آپ تہجد پڑھ رہے تھے ایک برات گذری جس مین باجہ تھا۔ آپ کو غصہ آگیا اور ان ہمیز ایک پیالہ کے نیچے قید کر دیا۔ آپ اپنے پیر کے پاس چلے گئے۔ چھ ماہ تک وہ سب برات کے آدمی اسی مین قید رہے بھلا ان مزخرفات پر ایمان لانیوالی قوم سے یہ بعید ہے کہ وہ خیالی باتون پر خوش نہ ہوتے رہین ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو آنکھین بند کرکے گھر مبیٹھا بیٹھا یہ سمجھے کہ مین لنڈن پہونچگیا ہون اور نہ اس عالم خیال مین اس کے تمام بازار اور مکانات مین گھوم آئے۔ مگر جب آنکھین کھولے پھر وہین کا وہین ہو۔ اسی طرح بعض لوگ آنکھین بند کرکے کمالات نبوت و رسالت سے جب صرفہ تک کی منزلون کو طے کر جاتے ہین مگر جب آنکھین کھولتے ہین۔ تو پھر کولھو کے بیل کی طرح وہین کے وہین۔ پھر میرے آقا پر اعتراض کرتے ہین کہ اوس نے نبوت کا دعوے کیون کیا۔ اے حضرات تم بھی ان منزلون سے گذرتے ہو مگر خیالی طور سے۔ جیسے کوئی اپنے تصورات کے میدان مین کئی شہر دیکھتا ہے اور حقیقت مین وہ وہان نہین ہوتا لیکن وہ جو میرا مسیح تھا۔ وہ ان نبوت کے شہرون کا مالک کیا گیا۔ اس لئے اوس نے جو کچھ پایا وہ خیالی طور سے نہین بلکہ حقیقی طور سے پایا اور یہی وہ علم لدنی اور علم وحی ہے جس کی وراثت مسیح موعود تک پہونچی۔

باقی رہین یہ احادیث اذا ذکرنی فی نفسہ اور الذاکرون اللہ کثیرا۔ مین نہین سمجھتا ان کے پیش کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ اللہ کا ذکر ایک مجمل بات ہے ہم تو یہ پوچھتے ہین کہ اس اجمال کی تفصیل مین آپ کا طریق ذکر کیون کر آ سکتا ہے۔ مسلّم تو وہ امر ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل مین آیا۔ دیکھو اسی کی تفصیل مین مسلم مین ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ۔ یعنے سب سے فضیلت والا ذکر توحید کا ہے۔ یعنے اللہ کی توحید مختلف پیرائون مین بیان کرتا ہے نہ صرف زبان سے بلکہ اس کے ہر ایک عضو اس کی ہر ایک حرکت و سکون سے ثابت ہو کہ خدا تعالیٰ واحد ہے۔ فی نفسہ سے تو مراد یہ ہے کہ انسان دل ہی دل مین خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضل اور احسان اور اوس کی قدرتون کو یاد کرے اس سے مراد دل دھڑکانا نہین۔ کیا آپ حدیث پر حدیث اس لئے پیش کئے جاتے ہین کہ آپ کا مخاطب رعب مین آ جائے۔ میرے نزدیک اس کثرت کی کیا وقعت ہو سکتی ہے جبکہ اصل مقصد پر کچھ روشنی نہین پڑتی۔ اگر حنظلہ نے کہا کہ ہم جنت و دوزخ کے ذکر سے ایسے متاثر ہوتے ہین کہ گویا اپنی آنکھون سے دیکھ لیتے ہین اور باہر آ کر یہ حالت نہین رہتی تو اس سے ذکر بہ حبس نفس و حرکت نبضیہ و تصور شیخ کس طرح ثابت ہو گیا۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کے تجربہ کار ہم سے بڑھ کر آپ نہین ہو سکتے۔ ہمارے درمیان بھی خدا کا ایک برگزیدہ رسول رہا ہے۔ اس کا وجود آئینہ حق نما تھا ہم اس کے حضور خدا کو ان آنکھون سے دیکھ لیتے مگر جب وہ دور مین ہماری آنکھون سے ہٹ جاتی۔ تو پھر وہ کمزوری نظر آنے آ جاتی۔ اچھا مین یہ پوچھتا ہون۔ کہ جب صحابہ ایسے پاک باطن اس اثر کو محفوظ نہین رکھ سکے۔ تو تم تیرہ سو برس کے بعد اس کے محفوظ رکھنے والے بلکہ اسے تقسیم کرنے والے کون ہوتے ہو۔

چوتھی حدیث مین ابو ہریرہ سے روائت کی ہے کہ اما الاخر فلو بثثتہٗ لقطع ھذا البلعوم۔ اب علماء نے اس کے جو معنے کئے ہین اس کا تو قرینہ موجود ہے

نعوذ باللہ من راس الستین و امارۃ الصبیان

خدا وسی راوی کا کلام۔ اب تم لوگ جو سینے بسینے لیتے ہو۔ اس کا قرینہ کیا ہے۔ اور کیا قطع بلعوم انا لحق کہنے پر ہی منحصر ہے اور کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ ہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ کہ اسے اس راز سے آگاہ کر دیا۔ پھر نہیں معلوم وہ آپ لوگوں تک کیوں کر پہونچیگا۔ اور ابوہریرہ میں دوسرے صحابہ سے کیا خصوصیت تھی کہ اسے قابل رازداری سمجھا۔ پھر اگر کوئی علم لدنی تھا۔ تو یہی ضرور تھا کہ نقشبندیوں کا سلسلہ نسبت ابوہریرہ تک پہونچتا۔ نہ کہ بقول ان کے حضرت ابوبکر و علی رضے اللہ عنہما تک جس کی کوئی سند ان کے پاس اصول حدیث کے مطابق نہیں کسی قلمی کتاب میں یہ لکھا ہوا کافی نہیں کہ فلاں نے فلاں سے سیکھا۔ اور فلاں نے فلاں سے۔ سید عبد القادر جیلانی فتوح الغیب میں تو کچھ اور لکھتے ہیں اور سینہ بسینہ یہ بتا گئے۔ کہ میرے بعد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھا کرنا خیال کرو۔ یہ ان بزرگوں کی نیت پر کیسا حملہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ نضر اللہ امرءً سمع منی مقالتی فبلغہا سمعھا۔ مگر آپ ابوہریرہ رض کو اس حکم کی تعمیل سے روکا لیتے ہیں۔ یہ صحابہ کی عظمت ہے آپکے دلوں میں۔

مضغہ قلب میں ذکر جاری کرنے کا ثبوت آپنے اذا صلحت صلح الجسد کلہ سے دیا۔ مگر یہ کہاں فرمایا کہ صلاح قلب اس میں لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگا کر اختلاج پیدا کرنے سے ہوتی ہے۔ صلاح کا ثبوت بھی چاہیئے یعنے اس پر وہ انعامات بھی مرتب ہوں جو اگلے صالح القلوب پر ہوئے جنمیں سے ایک وحی و الہام ہے اور اس سے نقشبندی محروم۔ صقالۃ القلوب ذکر اللہ ہے تو یہ بھی فرما دیا کہ انا نحن نزلنا الذکر۔ یعنے ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب حدیث میں اس کی تشریح موجود ہے۔ ما جلس قوم یتلون کتاب اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ۔ اب آپ سمجھئے اطمینان قلب کونسے ذکر سے ہوتا ہے۔ پھر خود متفق علیہ حدیث میں موجود ہے۔ فما جلاءھا قال تلاوۃ کتاب اللہ۔ یعنے قلب کی جلا کتاب اللہ کی تلاوت سے ہوتی ہے۔ کثرت ذکرہ بھی ساتھ ہے مگر اس کی تفصیل نہیں۔ جو آپکے لئے موجب استدلال ہو سکے۔ ہم جسے ذکر اللہ سمجھتے ہیں اس کا ثبوت احادیث صحیحہ سے دیتے ہیں مگر تم اپنے طریق کا ثبوت کوئی نہیں دے سکتے۔ صرف یہ کہتے ہو۔ کہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے واذکر اللہ بالقلب تو ایک معمولی فقرہ ہے کہ ذکر باللسان تو ایک منافق بھی کرتا اور کر سکتا ہے۔ فرماتے دل و جان سے کرو۔ اس میں اختلاج پیدا کرنے اور سرخ و سبز لطائف کی سیر کہاں ہے اور دوزانو وغیرہ ہو کر آنکھیں بند کرنے کا ثبوت آپ و تبتل الیہ تبتیلا سے دیتے ہیں یہ عجیب شخص ہے جو کسی آیت کی تفسیر لکھتے وقت نہ اپنے مسلمہ اصول کے مطابق کسی صحابی سے یہ بات مروی کرتا ہے نہ سلف صالحین میں سے کسی کا حوالہ دیتا ہے بلکہ اپنی رائے چلائے جاتا ہے حضرت اس کی تفسیر تو آگے موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا۔ یعنے ہر بات ہر کام میں ہر مشکل میں اپنے رب کو کارساز یقین کرنا یہ تو نہیں کہ ادھر سے اللہ اللہ ہو رہا ہے اور ساتھ ہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھے جاتے ہیں اور ادھر پیر صاحب کی قبر پر مراقبے ہو رہے ہیں اور ان سے مرادیں طلب ہو رہی ہیں۔ بہت ہی افسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس شخص کے حال پر جو ایسی کلام سے استدلال کرے جس میں اس کا رد موجود ہو۔ آپ ما ریاض الجنۃ۔ قال حلق الذکر سے اپنے مزعومہ صورت کا حلقہ ثابت کر رہے ہیں اور نہیں سوچتے۔ کہ اس سے تو وعظ کی مجالس مراد ہیں مگر وعظ وہ نہیں جو عرس کے موقعہ پر ختم پڑھے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ وعظ جن میں قرآن کریم کا بیان ہوتا ہے۔ دوسری حدیث مسلم کی وہ تو خود ایسی ظاہر ہے کہ عقل مند انسان کو پیش کرتے بھی شرم آنی چاہیئے تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک حلقہ پر تشریف لائے۔ فرمایا۔ ما اجلسکم ھھنا۔ یہاں کیسے بیٹھے ہو۔ عرض کیا۔ نذکر اللہ و نحمدہ علی ما ھدانا للاسلام و من بہ علینا۔ کہ ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں یعنے اس کی حمد کر رہے ہیں۔ اس پر کہ ہمیں اسلام کی ہدایت دی۔ اور ہم پر احسان کیا۔ صحابہ کا بیان صاف ہے کہ ہم اللہ کے احسانات کو یاد کر کرکے اس کا شکر کر رہے ہیں۔ کہ ہم ایسی گمراہی کے گڑھے میں پڑے تھے۔ اب ہدایت کی مضبوط چٹان پر آ گئے۔ پھر جب یہ انسان اپنے حقیقی محسن کو پہچان لیتا ہے تو بات بات میں اوس کا فضل و احسان سمجھتا ہے اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ منکرین پر عذاب نازل ہے اور ہم محفوظ ہیں تو بے اختیار ان کی زبان پر الحمد للہ جاری ہوتی ہے۔ صحابہ کی اس حالت کو ہم خوب سمجھتے ہیں کیونکہ خود ہم پر یہ انعامات ہوئے پس اسے کھینچ تان کر اپنے طریق کی توجہ مراقبہ پر جانا سخت بے شرمی ہے۔ مضمون نگار کے خیال میں تسلیم یہ ہے۔ کہ آدمی جب کبھی بیٹھتے ہیں۔ تو گپیں ہی ہانکا کرتے ہیں۔ یا کسی کا گلہ ہی کیا کرتے ہیں۔ میرے دوست صحابہ چشتی نہ تھے۔ کہ سارنگی طنبورہ سے راگ سنتے۔ وہ تو مے حب الٰہی میں سرشار تھے۔ اون کا ذرہ ذرہ رونگٹا رونگٹا زبان بن کر حمد الٰہی کرتا تھا۔

باقی رہی یہ بات کہ رسول کریم نے کیوں پوچھا۔ وہ یہ ایک معمولی بات ہے بلکہ آپ کا پوچھنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تمہارا مزعومہ حلقہ ذکر نہ تھا۔ کیونکہ جس بات کی آپ خود تعلیم دیتے تھے اس کی ہیئت نشست کو خوب جانتے تھے۔ اسے دیکھ کر ہی آپ پہچان سکتے تھے کہ صحابہ ایک دوسرے کو پھونکیں مار کر توجہ دے رہے ہیں۔ پھر تم کہتے ہو ذکر جلی ہوتا۔ تو رسول کریم خود معلوم کر لیتے۔ اے بندہ خدا۔ رسول خدا۔ خدا کے رسول تھے عالم الغیب نہ تھے۔ اور نہ صحابہ بے ادب تھے۔ ایک بڑے آدمی کے آنے پر طرز محفل بدل جاتی ہے آپ اتفاقیہ یکایک آئے۔ آدمی دیکھ کر از راہ محبت پوچھا۔ کیا ہو رہا ہے اونہوں نے کہا کہ خدا کے حمد و شکر کی باتیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا۔ یباھی بکم الملائکۃ۔ اس سے آگے ذرا ناظرین اپنی قوت نظریہ کو تیز کرلیں۔ نقشبندی ذرا نشے میں جھومتے ہیں۔ آپ تصور شیخ کو اس آیۃ سے ثابت کرتے ہیں۔ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ۔ بندہ خدا ذرا ہوش کرو صلوا علیہ کے یہ معنے کہاں ہیں کہ اپنے پیر کا تصور باندھو جس کی محبت غالب ہو۔ اوس کا تصور ہر وقت لازم حال ہوگا۔ مگر کیسا تصور اس کی تشریح بھی خود تم نے وہ مانی ہے جو ہمارے مطابق ہے۔ یعنے تصویر کا دیکھنا مفید نہیں پس صلوا علیہ کے یہ معنے نہیں کہ نبی کریم یا اپنے شیخ کی تصویر کو ذہن میں حاضر رکھو۔ بلکہ اس سے مراد تو یہ ہے کہ خدا کی رحمت کاملہ کا نزول ہو اس سید الرسل پر ہو درود صرف زبان سے مفید نہیں بلکہ اس کے ساتھ دل میں ایک جوش ہونا چاہیئے۔ کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

ہمزہ ہے اور اداوان سے درجات مین ترقی ہو۔ اگر ایک شخص کی زبان پر اللھم صل ہے مگر اوس کے اعمال ایسے ہین جن سے نبی کریم کے جادہ حق کی ہتک ہوتی ہے۔ تو یہ درود نہین۔ بلکہ درود تو اس کا نام ہے کہ دسلموا تسلیماً یعنے اپنے تیئن فرمان برداری مین فنا کر دے۔ اور اپنا مال و جان اس علیٰ سرکار کو سونپ دے۔ یہ نہین کہ اس کی شریعت کے خلاف طریقے نکالکر زبان سے نہین تو عمل سے نبوت کا ادعا کرے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

آگے تم لکھتے ہو۔ اسہ کلام مفید ہے تنکر ہے اتنا تو ماننا کہ ندا یہان حذف ہے۔ اور پھر مقصود بالندا پچیس بار کے بعد ظاہر کیا جاتا ہے۔ حضور! یہ تو فرمائیے۔ کہ پچیس کی قید جناب نے کہان سے لگائی۔ کیا یہ بھی قرآن مجید مین آئی۔ یا نبی اکرم ؐ نے فرمائی یا کسی صحابی نے بتائی۔ یا لکم انفسکم امراً۔ اور کیا تعداد کا مقرر کرنا قیاس پر ہو سکتا ہے اور یہ دعوے شریعت جدیدہ نہین؟ قتل اللہ ثم ذرہم مین یہ حکم تو نہین۔ کہ اللہ اللہ رٹتے رہو۔ حضرت یہ مرفوع ہے۔ اس کا عامل رافع بھی کوئی چاہیئے۔ اس سے پہلے ہے۔ قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ اس کا جواب اللہ اور لاتقوم الساعۃ علیٰ احد حتی یقول اللہ اللہ مین بھی یہ مراد نہین۔ جو تم سمجھے۔

قال کا مقولہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے پس اللہ کے ساتھ کچھ ضرور محذوف ہے۔ مثلاً اللہ موجودٌ

مین سچ کہتا ہون کہ تم اس اعتراض کا جواب نہین دے سکے کہ لا الہ الا اللہ ایک دفعہ کہکر الا اللہ الا اللہ بار بار کیون کرتے ہو۔ یہ تاکید کے لئے ہے۔ ذرا اپنے قلب کی نیت پر نگاہ کر کے جھینپ جاؤ۔ اور پھر یہ کہنا کہ اخلاق عادات اطوار مین وہ تبدیلی ہوگی۔ جو صحابہ کرام مین تھی۔ (صڈ) منہ کی باتین ہین۔ ایک معمولی اخلاق کا شخص بھی کسی کی ذات پر پھر اس سے گندکر ایسی عصمت مآب پر جس کا کوئی حال معلوم نہین اور نہ کسی شریف باطن سے جو اس گروہ مین سے ہونے کا دعوے کرے جنھون نے کہا از سگ کمترم یہ گندی مثل نکلتی ہے جو تم نے صفحہ ۲۷ کی آخری سطر پر لکھی ہے اور جسے دُہرا کر مین بدر کی دفعت کم نہین کرنا چاہتا۔

آپ سمرا نرزا اور ایسے طریقہ کے مومنیون مین یہ خبر الانبیاء بیان کرتے ہین کہ ان کی قبرون پر رونق ہوتی ہے۔ حضرت یہ پرچھائی کی برکت کی نشانی نہین

بلکہ تعلیم کے نقص پر دال ہے یون تو ہر دوار اور جگنا تھ جی پر بھی بہت سی مخلوقات جاتی ہے۔ پھر جن بزرگون کا ذکر کرتے ہو۔ ان کی بزرگی ہمین مسلم ہے ان کے مرجع خلائق ہونے کا راز اختلاج قلب اور تخیلات نہ تھے۔

تم اعتراض کرتے ہو کہ مسیح موعود کے مرید ایک کامل صاحب ارشاد نقشبندی کے مریدون کے برابر نہین اگر یہ کسی سلسلہ کے کذب کا نشان ہو سکتا ہے تو سب سے پہلے اس اعتراض کا ہدف وہ ہوتا ہے جس کی نسبت قرآن مجید مین آیا۔ ما اٰمن معہ الا قلیل۔ نوح کی کشتی مین ۹۵۰ برس کے بعد کتنے آدمی تھے۔ ما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین کے کیا معنے ہوتے امید ہے یہ پڑھ کر تھوڑی شرم آگئی ہوگی۔

تم اس فقرے کے معنے نہین سمجھے کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے باندھے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے مین اس کا مطلب ہے کہ دل مین تو چندان وقعت نہین مگر بظاہر شرما شرمی لوگون کے طعنون سے ڈر کر نماز بھی پڑھ لیتے ہین ورنہ اصل راز سلوک تو وہی ہو ہو کرنا سمجھتے ہین۔ اسی لئے یہ فقرہ اس سے آگے لکھا گیا۔ اعمال سنونہ کو وصل بالعبد یا لقاء اللہ کا موصل ہرگز نہین جانتے اور یہ صحیح ہے کیونکہ اگر نماز کو معراج تک کے کمالات کے حصول کا ذریعہ سمجھین تو یہ نئی نئی پچیسی عبادتین کیون نکالین۔ قرآن تدبر سے نہین پڑھتے اس کا ثبوت ان کے پڑھنے سے ملتا ہے اس سے آگے اب ہم پر اعتراضون کا سلسلہ شروع ہوا۔ کہ تم ایسے تم ایسے۔ چونکہ یہ بحث اس وقت غیر مقصود ہونے کے لحاظ سے غیر متعلق ہے اس لئے ہم اس بارے مین زیادہ نہین لکھنا چاہتے صرف مختصراً عرض کرتے ہین۔

(۱) قرآن مین فوت و موت کا فرق تم نے نہین سمجھا۔ موت کے تو جو ڈہ معنے ہین مگر توفی جب اللہ فاعل انسان مفعول ہو تو یقیناً قبض روح کے معنون مین آتا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ ایک وعدہ کا ایفا ہے۔ جو انی متوفیک و رافعک مین مذکور ہے۔ توفی کے بعد رفع کا ذکر قرینہ ہے اس بات کا کہ یہان رفع سے وہ رفع روحانی مراد ہے۔ جو موت کے بعد اولیاء اللہ کا ہوا کرتا

ہے۔ پھر اذ قتلتم نفساً فادٰرءتم فیہا مین اس واقعہ صلیب کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تم نے ایک عظیم الشان نفس (مسیح) کو قتل کرنا چاہا اور اپنی طرف سے مار ہی ڈالا۔ مگر پھر خود ہی اختلاف کیا۔ لیکن اگر ان واقعات کو ایک دوسرے کے مقابل کیا جائے۔ تو خود ہی یہ امر کھل جاتا ہے۔ کہ اللہ نے اس غش خوردہ کو زندہ کر لیا۔ یہ ایک افترا ہے کہ ہمارے امام کا یہ مذہب تھا۔ کہ عیسیٰ کا باپ یوسف نجار تھا آپ نے چشمہ معرفت مین جو آخری کتاب ہے۔ آریہ کے رد مین صراحت سے لکھا ہے کہ وہ بے باپ پیدا ہوئے

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ مین معراج سماوی کا ثبوت کہان ہے۔ وہان تو انتہا کا ہی ذکر ہے یعنے الی المسجد الاقصیٰ۔ پھر تم اس آیت کے معنے ہی نہین سمجھتے۔ تمہارے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے۔ مگر اسے تو طیطس رومی نے ۷۰ء مین جلا کر خاک کر ڈالا تھا۔ اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہان موجود تھی۔ جہان تک جناب سالتمآب نے سیر کیا۔ اگر اس واقعہ کو کشف بحالت بیداری مانا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہین رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ سب مقامات دکھا کر یہ بتایا۔ ایک وقت سب کچھ تیری تحت مین آتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن اگر تم ایسے کشف کو نہین مانتے تو مین ظاہری معنے مراد لیتا ہون سنو! وہ مسجد اقصےٰ جو تم مراد لیتے ہو وہ تو اوس وقت موجود ہی نہ تھی اور نہ اصطلاحی معنون کے لحاظ سے وہ مسجد تھی۔ مسجد دور کی مسجد جو بیت الحرام سے دوسرے موقعہ پر تھی وہ تو مدینہ نبوی کی مسجد ہے اور سب لوگ جانتے ہین کہ آپ راتون رات المسجد الحرام سے نکلے اور پھر اس مسجد اقصیٰ تک پہونچے۔ جس کے لئے حدیث مین بھی آیا ہے کم بینہما۔ اربعین سنۃ۔ کسی مسلمان کو بت پرست ہونے کا الزام دیا گیا۔ تو یہ غلط نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون۔ تعجب کہ تم دلون مین پیر کا بت محفوظ رکھنے سے مومن کے مومن رہتے ہو۔ مگر کسی احمدی کے پاس مسیح کی تصویر ہے تو وہ بت پرست ہو گیا۔ اے افترا کرنے والے خدا سے ڈر۔ دیکھو تم خود مان گئے۔ جن مین پوری اخلاق محمدی ہون۔ محبوبیت الٰہی کے درجہ پر پہونچ چکے ہون۔ وہ بلا ریب مظہر محمد بوجہ اتم کہلانے کے لائق ہوتے ہین۔ پس ہمارے امام کے محمدؐ و احمدؐ کہلانے

* یہان خدا کی کاوروہ بڑی نعل سے تنبیہ کا ورق ضروری ہے۔

پر کیوں معترض ہو حالانکہ خدا احمدی شان نے اس بات کو ثابت کردیا۔ جو کسی نقشبندی میں نہیں پائی گئی یعنے نزول وحی۔ مقابلہ اعداء اللہ۔ پیشگوئیاں۔

باقی فنافی اللہ اور وجودیوں وغیرہ کا ذکر جو کیا گیا۔ اس کا اصل آپ بھی مانتے ہیں۔ اگر آپ ان کے لئے تاویلیں کرتے ہیں تو ہمارے اقوال میں بھی کیجئے۔ لیکن آپنے تو جہاں انت منی بمنزلۃ توحیدی اور انت منی بمنزلۃ اولادی لکھا۔ وہاں اس کی تشریح بھی فرمادی ہے۔ مسمریزم اور یوگی آجکل کے نام نہاد صوفیوں سے زیادہ عجوبے دکھا سکتے ہیں۔ اس سے آگے آپ حضرت مسیح پر کسی جرمانے وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ شاید اپنے امام شیخ احمد سرہندی کا جیل میں جانا بھول گئے باقی رہا حکم دینے والوں کو تکالیف کا پہنچانا سو یہ سب کچھ ہوچکا۔ مگر جو باوجود کئی معجزات دیکھنے کے پھر بھی لولا انزل علیہ آیۃ ہی پکارے جاویں ان کا کیا علاج کیا جائے۔ وکیل وغیرہ کرنا قابل اعتراض ٹھہراتے ہو۔ اور نہیں خیال کرتے۔ کہ انبیاء باوجود نزول وحی پھر بھی اسباب سے کام لیتے رہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سیھزم الجمع ویولون الدبر کا اعلان کردیا تھا۔ مگر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے نہیں رہے بلکہ جنگ کئے۔ دو دو زرہیں پہنیں۔ جاسوسوں کے ذریعے خبریں منگوائیں۔ وہ اعتراض کرو۔ جو کسی دوسرے نبی پر نہ ہو۔

میں تازیانہ نقشبندیہ کے متعلق بھی کچھ لکھنا چاہتا ہوں جو میرے ایک مضمون کے جواب میں ہے۔ جو الحکم میں چھپا تھا۔ اس کے دو حصے ہیں ایک میں تو ذکر اللہ کی نسبت لکھا ہے اس میں کوئی ایسی نئی بات نہیں جس کا جواب میں اس یا اس سے پہلے مضامین میں نہ دے چکا ہوں۔ مشکل یہ ہے کہ جواب دینے والا ایسی حدیثیں یا آیات پیش کرتا ہے جنمیں ذکر اللہ مجمل آیا ہے جہاں تفصیل دی ہے وہاں بھی فرمایا۔ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید۔ پس میں یہ پوچھتا ہوں کہ تمہارے تصوف کے تمام طریقوں کا ذکر کیوں صحاح ستہ میں نہیں۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے موافق وصول الی اللہ کے لئے یہ بھی ضرور ہے دین مخفی نہیں رہنا چاہیئے صحابہ نے استنجی وغیرہ کرنے کے قواعد تو بتا دئے مگر نہ ظاہر کیا تو ذکر کا طریقہ۔ وہ سینہ بسینہ چلا آیا۔ کیونکہ آئمہ حدیث سب نا اہل تھے۔ ان سے یہ راز مخفی رکھا گیا۔

دوم وہ حصہ ہے جس میں میں نے ان اعتراضات کا جواب جو سید الاولیاء۔ بروز الانبیاء پر کئے جاتے ہیں خود نقشبندیوں کے پیران طریقت کے کلام سے دیا ہے۔ وہ باتیں یہ تھیں۔ (۱) ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بشارت کا سلسلہ جاری رہے گا (۳) کمالات نبوت متبعین سلسلہ محمدیہ میں بھی آتے ہیں (۴) غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت بلکہ بعض باتوں میں اولوالعزم انبیاء میں جا ملنا۔ حضرت شیخ احمد سرہندی کے دعوے اور ان کے بعض خطاب مثل قیوم وغیرہ۔ (۵) غیر نبی پر صلوۃ (۶) خضر والیاس ومسیح کا وفات یافتہ ہونا (۷) طلب معجزہ طریق اہل حق نہیں (۸) کرامت وخوارق شرط ولایت نہیں۔ (۹) احیاء موتی سے روحانی احیاء مراد ہے (۱۰) قرآن شریف کی آیتوں کا الہام ہونا (۱۱) جناب رسول اللہ کو ماننے کے علاوہ بعض اولیاء کا انکار بھی مردود جناب الٰہی کر دیتا ہے (۱۲) یا شیخ عبدالقادر پڑھنا جائز نہیں (۱۳) کوئی ریاضت ومجاہدہ خلاف سنت نبوی جائز نہیں (۱۴) بعض کیفیات دافع کار نماز ہے (۱۵) مخالف طریقے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ (۱۶) مجدد آخر سب مجددوں سے افضل ہے (۱۷) کرشن وغیرہ ہند میں نبی تھے۔ (۱۸) مسیح موعود کی تمام پیشگوئیاں اسلام کی حقیقت ثابت کرنے کے لئے ہیں۔

ان باتوں کے ثبوت کے لئے میں نے صرف شیخ احمد سرہندی و دیگر پیران طریقت نقشبندیہ کا کلام نقل کیا تھا جسمیں تاویل کی گنجائش نہیں۔ میرے مخالف نے ان سب جوابوں کو تسلیم کرلیا ہے۔ وہ صرف یہ کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب میں یہ کمالات نہیں تھے اور باتیں ہیں۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

میرا مطلب صرف اتمام حجت تھا اور یہ کہنا۔ کہ شیخ احمد سرہندی وغیرہ جب ان باتوں کے مدعی ہیں۔ تو تم لوگ انہیں کافر نہیں کہتے۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت سید المعصومین خاتم الخلفاء کو ان اقوال وعقائد کی وجہ سے کافر کہتے ہو پھر بعض باتوں میں بزدلی سے کام لیا ہے مثلاً جہاں میں نے حوالہ دیا ہے کہ حقیقت محمدی میں ایک مقام آتا ہے جب کہ تابع عین متبوع ہو جاتا ہے تو اس کے جواب میں لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب تابع محمد ہونے کے مدعی ہیں۔ یہاں تو افتراء ہے وہ تو بار بار فرماتے ہیں کہ مجھ میں جو کچھ ہے وہ کمالات محمدیہ کا عکس ہے اور میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیلی ہوں ذاتی طور سے مجھے کسی خوبی کا دعوے نہیں۔

پس اس پر مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی نقشبندیوں کے لئے یہ میری آخری تحریر ہے اب میں اتمام حجت کرچکا۔ جب تک کوئی نئی بات نہ ہوگی جواب نہ دونگا۔

تحدیث بالنعمت

جب میرے شیخ کی کشش نے کشش کی تو فوراً ہی میں نے اپنے کاروبار کو حوالہ بخدا کرکے ننگوں سے کوچ کیا۔ اگرچہ میری طبیعت علیل تھی اور کچھ تلاطم بھی سمندر تھا۔ مگر مجھے شوق زیارت نے کچھ بھی محسوس نہ ہونے دیا۔ چوتھے روز کنارہ نظر آیا اور بےتابانہ طور سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کلکتہ کی طرف دیکھنے لگا۔ آخر خدا خدا کرکے ہم کنارہ پر پہونچ گئے ہر ایک امنگوں اور خواہشوں سے بھرا ہوا دل تھا۔ جلد اترنے میں بازی لے جانی چاہتا تھا اور ہر ایک کی آرزوئیں جداگانہ تھیں۔ مگر میری تمنا ورجا اپنے شیخ کے درشن کی تھی۔

کلکتہ اعلیٰ تعلیم اور سلطنت انگریزی کا مرکز ہونے کے سبب ہر گذرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے اور ایسا نظارہ دکھاتا ہے کہ دل اس کی طرف راغب ہوجاتا ہے اور شاید انہیں باتوں کے سبب بنگال کا جادو مشہور ہو گیا ہوگا۔ مگر باایں ہمہ ایک شب سے زیادہ مجبوراً ٹھہر سکا کیونکہ مجھے اپنے پیا کا نام زبان پر اس کی یاد دل میں اور اس کے نور کا تصور دماغ میں تھا۔ راستہ میں اسلامی شاہنشاہوں کی قابل فخر آثار نظر آتے تھے اور خاص کر جب میں الٰہ آباد پہونچا اور اس کا نام سنا اور اس کے اندر توحید گتی پائی گئی اور اس کے بانی حضرت جلال الدین اکبر علیہ الرحمۃ پر ہزار ہزار رحمتیں ہوں دل سے دعا نکلی۔

غازی آباد سے ہوتے ہوئے جب میں دہلی پہنچا جو ہندوستان کا کسی وقت دل تھا۔ اوس کے قلعہ معلیٰ نے خشکی میں برسات کا عالم بنا دیا۔ یعنے میرے آنسو جاری ہوگئے اور بے ساختہ مونھ سے نکل گیا۔

پردہ داری می کند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت میزند بر گنبد افراسیاب

اور پھر شاہی مسجد کے بلند میناروں نے اسلامی شان و شوکت کا منظر آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ مگر میں وہاں بھی نہ اترا۔ کیونکہ وعدۂ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیزتر گردد کا عالم تھا۔ پس سیدھا امرتسر اور پھر بٹالہ اور وہاں سے قادیان چلا آیا۔ دل کی ٹھنڈک آنکھوں کے نور نور الدین کے نور سے دل کو مسرور کیا۔ ایک عشرہ بعد ہلال رمضان شریف نے اپنا مبارک مکھڑا دکھایا میرے پیر نے حکم دیا۔ کہ ابو سعید ہمیں نماز تہجد میں قرآن شریف سنا دے۔ مجھے بڑا تردد ہوا کیونکہ مدت کی علالت و کثرت مشاغل و تغافل کے سبب کئی سالوں سے مینے قرآن شریف نہ سنایا تھا۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ مجھے قرآن شریف نے بھلا دیا۔ چونکہ میرا اعتقاد تھا اور ہے۔ کہ اولیاء الرحمان کے احکام کی بجا آوری میں بڑے بڑے فوائد دنیوی و اخروی ہوتے ہیں اس لئے تعمیل حکم میں مین نے لبیک کہا۔ چونکہ مینے ایک بزرگ علیہ الرحمۃ کا قصہ سنا ہوا تھا۔ کہ اونہوں نے ایک شخص کو کہا کہ تو حافظ ہے اور وہ حافظ ہو گیا۔ میں نے خیال کیا کہ جب میرے پیر کہتے ہیں۔ کہ تو قرآن شریف سنا۔ تو میں ضرور سنا سکونگا۔ اس کے بعد میں نے الحمد للہ کہہ کر قرآن شریف شروع کر دیا۔ اور خدا نے اپنا کلام مجھ پر آسان کر دیا۔ وھذا من فضل ربی۔

قرآن شریف سنانے کی حالت میں خدا نے مجھ پر خاص فضل کیا جسکو بطور معجزہ کے پیش کرتا ہوں۔ وھو ہذا۔ میں کئی سالوں سے فکر کیا کرتا تھا۔ کہ قرآن کریم نے بار بار زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے مگر اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔ قرآن تمام جہان کے لئے ہے اور احکام کلیہ بیان کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کرتا۔ دنیاوی سلطنتیں بھی سالانہ انکم ٹیکس رعایا سے وصول کرتی ہیں اور نبی اکرم منبع الخلائق نے بھی زکوٰۃ کا حکم سال میں دیا ہے اور وہ ہمارے لئے حجت ہے۔ مگر آن سرور کائنات نے بھی تو قرآن کی کسی آیت سے استنباط کیا ہوگا۔ اگر اس کا ماخذ قرآن کریم سے مل جاوے۔ تو نہائت خوشی کا مقام ہے۔ جب میں سورہ نور پڑھ رہا تھا۔ اور اس جگہ پہنچا۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا۔ یعنے جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں اور خرچ اوس میں سے خدا کی راہ میں نہیں کرتے اونکو دردناک عذاب ہوگا اور اوس دن سونا اور چاندی سرخ کر کے جہنم کی آگ میں ان کے ماتھے اور پیٹھوں پر نشان کئے جاوینگے یعنے اوس وقت وہ مال اون کو کچھ نفع نہ دیگا جیسا کہ قومی و ملکی نمکحرام عبد الکریم پاشا کو نہ دیا اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا)

پس کہا جائیگا چکھو مزا مال جمع کر کے خرچ نہ کرنے کا تحقیق گنتی مہینوں کی خدا کے نزدیک بارہ مہینے ایک سال کے ہوتے ہیں۔ انفاق یعنے زکوٰۃ کے ساتھ سال کے دورے کا ذکر کرنا صریح دلالت کر رہا ہے کہ زکوٰۃ سال میں ایک دفعہ دینی چاہیئے۔ ورنہ کلام بے ربط ہوتا ہے اور خدا کا کلام بے ربطی کے نقائص سے منزہ ہے۔ اس کے سوا۔ ۔ ۔ اس آیت کے اور معنے نہیں ہو سکتے۔ یہی پنجاب ہندوستان بنگال عرب وغیرہ کے علماء سے دریافت کیا مگر کسی نے اس کا شافی جواب نہ دیا۔ اس آیت کے حل ہو جانے کے بعد مینے اس کو قرشی نسبا حضرت امیر المومنین قبلہ مولوی نور الدین اللھم اجعلہ کاسمہ آمین بحق طٰہٰ و یٰسین اور مخدومی حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مدرس اول عربی قادیان کے روبرو پیش کیا۔ آپنے بہت پسند کیا۔ اور پھر مجھے اس شعر کی تصدیق ہوئی۔

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

اور بے اختیار دنیا کو ذلت کے گڑھے سے نکالکر عزت کے اعلےٰ مقام پر پہونچا کر مسلط کرا دینے والے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و بارک وسلم۔

عاجز ابو سعید عرب (حاجی الحرمین)

نظم

(طبع زاد حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب)

نوجوان سید کے قابل قدر خیالات اور عالیہ اشعار قابل داد ہیں

کوئی گیسو مرے دل سے پریشان ہو نہیں سکتا
کوئی آئینہ مجھ سے بڑھ کے حیران ہو نہیں سکتا
کوئی یاد خدا سے بڑھ کے مہمان ہو نہیں سکتا
وہ ہو جس خانۂ دل میں وہ ویران ہو نہیں سکتا

الٰہی پھر سبب کیا ہے کہ درمان ہو نہیں سکتا
ہمارا درد دل جب تجھ سے پنہان ہو نہیں سکتا

کوئی مجھ سا گنا ہوں پر پشیمان ہو نہیں سکتا
کوئی یوں غفلتوں پر اپنی گریان ہو نہیں سکتا

چھپا ہے ابر کے پیچھے نظر آتا نہیں مجھ کو
میں اوس کے چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہیں سکتا

خدارا خواب میں ہی آکر اپنی شکل دکھلا دے
بس اب تو صبر مجھ سے اے مری جان ہو نہیں سکتا

وہاں ہم جا نہیں سکتے یہاں وہ آ نہیں سکتے
ہمارے درد کا کوئی بھی درمان ہو نہیں سکتا

چھپیں وہ لاکھ پردوں میں ہم اون کو دیکھ لیتے ہیں
خیال روئے جاناں ہم سے پنہان ہو نہیں سکتا

زر خالص سے بڑھ کر صاف ہونا چاہیئے دل کا
ذرا بھی کھوٹ ہو جسمیں مسلمان ہو نہیں سکتا

ہوا آخر نکل جاتی ہے آزار محبت کی
چھپاؤ لاکھ تم اوس کو وہ پنہان ہو نہیں سکتا

نظر آتے ہے اپنے حال پر وہ بھی پریشان ہے
ہمارا خواب یہ خواب پریشان ہو نہیں سکتا

خدایا مدتیں گذریں تڑپتے تیری فرقت میں
ترے ملنے کا کیا کوئی بھی سامان ہو نہیں سکتا

بھلاؤں یاد سے کیونکر کلام پاک دلبر ہے
جدا مجھ سے تو اک دم کو بھی قرآن ہو نہیں سکتا

مکان دل میں لاکر میں غم دلبر کو رکھونگا
مبارک اس سے بڑھ کر کوئی مہمان ہو نہیں سکتا

وہ ہیں فردوس میں شادان گرفتار بلا ہوں میں
وہ غمگین ہو نہیں سکتے میں خندان ہو نہیں سکتا

معافی دے نہ جب تک وہ مرے سارے گناہوں کی
جدا ہاتھوں سے میرے اس کا دامان ہو نہیں سکتا

ہر اک دم اپنی قدرت کے انہیں جلوہ دکھاتا ہے
جو اوس کے ہو رہیں پھر اون سے پنہان ہو نہیں سکتا

ہزاروں حسرتوں کا روز دل میں خون ہوتا ہے
کبھی ویران یہ گنج شہیدان ہو نہیں سکتا

مثال کوہ آتشبار کرتا ہوں فغان ہر دم
کسی کا مجھ سے بڑھ کر سینہ بریان ہو نہیں سکتا

ہوں اتنا منفعل اس سے کہ بولا تک نہیں جاتا
میں اس سے مغفرت کا بھی تو خواہان ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

قرآن شریف کا ایک نیا ترجمہ

قرآن شریف کا جو ترجمہ مولوی فتح محمد صاحب نے حال میں کیا ہے اس پر قاضی اکمل الدین صاحب گڑنگی نے ایک ریویو لکھا ہے قاضی صاحب موصوف نے عالمانہ نظر سے اس ترجمہ کے الفاظ اور محاورہ پر نگاہ کی ہے جو کہ صاحب مترجم اور آیندہ ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کے واسطے ایک مفید مشورہ کا کام دے سکتا ہے اس واسطے میں اسکو درج اخبار کرتا ہوں۔ میں نے خود یہ ترجمہ نہیں پڑھا لیکن میں قاضی صاحب کی اس رجحان طبیعت کے ساتھ متفق نہیں کہ ہماری جماعت کے آدمی اسے بالکل نہ خریدیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے لئے قابل قدر ترجمہ تو وہی ہوگا جو اپنی جماعت کے کسی متقی عالم کی قلم سے نکلے لیکن جب تک ہمیں ایسا ترجمہ نہیں ملتا۔ اس بات کی بھی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہم دوسروں کی محنت اور خدمت کو بالکل ناقابل [illegible] خیال فرماویں۔ ترجموں کے متعلق میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ سب سے عمدہ ترجمہ وہ ہے جو لفظی ہو ہر لفظ کے معنے ہمکو معلوم ہو جاویں اس پر انسان خود تدبر کرے تو خدا تعالیٰ راہ نمائی کر دیتا ہے۔ بامحاورہ ترجمہ اصل میں ایک قسم کی مختصر تفسیر ہوتی ہے اسلئے تمام موجودہ تراجم میں سے حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ کو پسند فرمایا ہے کیونکہ وہ ایک متقی صالح آدمی کا لکھا ہوا لفظی ترجمہ ہے لیکن قرآن شریف کی خدمت ایک ایسی پیاری شے ہے کہ کوئی کسی رنگ میں کرے اس کا دل بڑھانا ہمارے فرائض میں داخل ہے اور اس کا جماعت کو خیال رکھنا چاہئیے۔ ایسی ہی نکتہ چینی مترجم کو زیادہ ہوشیار اور متوجہ کرنے کیواسطے مفید ہے۔ ایڈیٹر۔

فتح الحمید کچھ عرصہ سے ایک ترجمہ کا ذکر اخباروں میں ہو رہا ہے جس کا نام فتح الحمید ہے۔ میں بھی اس کے دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اتفاقاً مجھے مل گیا میں اس کے جستہ جستہ مقامات کو دیکھ گیا۔ پڑھ کر میں انگشت بدندان ہوا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

جب ہم کسی ترجمہ کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ متن سے الگ کرکے اس کی عبارت کی سلاست کو دیکھتے جائیں بلکہ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ جس مفہوم کے ادا کرنے کے لئے وہ الفاظ عربی اختیار کئے گئے تھے۔ آیا اسی مفہوم کو عربی اردو کے الفاظ ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ بات تو عام ترجموں کے لئے بھی قابل لحاظ ہے۔ چہ جائیکہ قرآن مجید ہو جس کا لفظ لفظ بلکہ حرف حرف کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے۔ دوم۔ قرآن مجید کے ترجمہ میں ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایک آیت کا ترجمہ دوسری آیات کے خلاف تو نہیں کسی لفظ کے ایسے معنے تو نہیں کئے گئے جن سے عصمت انبیاء پر اعتراض آئے۔ فی الحال انہی دو باتوں کو پیش نظر رکھ کر میں نے ترجمہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں خوش تھا کہ اچھا ایک ترجمہ تو شائع ہوا۔ لیکن جب غور کیا تو مجھے افسوس سے آہ بھرنی پڑی۔ کہ ابھی تک قرآن مجید کا کوئی ترجمہ شائع نہیں ہو سکا۔ میں دوسروں کا کیا شکوہ کروں وہ باوجود اہل نہ ہونے کے کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں اور ہماری جماعت کے برگزیدہ ممبر اہل ہو کر ابھی تک تمہیدوں میں مصروف ہیں۔ شائد یہ حملہ بازی ہو جو اس شوق کی وجہ [illegible] دل میں ترجمہ قرآن کے [illegible]۔

سب سے پہلے میں نے الحمد کو دیکھا۔ اللہ کا ترجمہ خدا کر دیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ ایک اعلیٰ لفظ کو چھوڑ کر ادنےٰ اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے اور اللہ جس مفہوم کو ظاہر کرتا ہے اوس کو لفظ خدا ہرگز ظاہر نہیں کر سکتا دوم [illegible] کا ترجمہ انصاف کا دن کرکے پھر اسے روز قیامت سے مخصوص کر دیا ہے ایک عام کو بلا وجہ خاص کر دینا قرآنی بلاغت سے ناسمجھی یا بے پروائی کی دلیل ہے۔ اھدنا کا ترجمہ چلا کے "ہدایت" کے عام لفظ کو خاص کر دیا ہے جو شامل ہے راہ دکھانے۔ راہ پر چلانے منزل مقصود پر پہنچانے کو۔ پھر آپ غیر المغضوب علیہم کا ترجمہ فرماتے ہیں نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا۔ یہاں اکثر مترجموں نے ٹھوکر کھائی ہے کیونکہ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ وہ ایسے منعم علیہم جو مغضوب علیہم نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ اس سے آگے فرماتا ہے کہ منعم علیہم (یہود) کس طرح مغضوب علیہم بن گئے یہاں دعا کی گئی ہے کہ کفران انعام دیکر بھی ایسا نہ ہو کہ پھر مغضوب ہو جائیں لیکن مترجم اسی نامعلوم پر خیال نہ کرتے۔ مگر غضب تو یہ ہے۔ کہ مغضوب علیہم کا ترجمہ فرمایا جن پر غصہ ہوتا رہا۔ قرآنی معنے کا کچھ لحاظ نہیں غضب اور غصہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ غصہ ایک قبیح صفت ہے اسے اللہ تعالیٰ میں ثابت کر کے اللہ تعالیٰ سے معمولی انسان ہے۔ ذلک کا ترجمہ "یہ" گویا ایک علم سے بعید ہے قرآن کا لفظ ہے انگریزی دش منہ کا ترجمہ نہیں۔ مما رزقنہم کو مال سے خاص کر دیا ہے میں کہتا ہوں کیوں قرآن مجید کی مراد کو خواہ مخواہ بگاڑا جاتا ہے کیا یہ مما رزقنہم مال کے علاوہ اور انعام الٰہی کو شامل نہیں۔ بالآخرۃ ہم یوقنون کا ترجمہ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں کیا ہے۔ اس "ہم" کا کچھ خیال نہیں کیا ھدی من ربہم کا ترجمہ پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اول تو پروردگار اس مفہوم کو ظاہر نہیں کرتا جو رب کر سکتا ہے دوم جب لفظ رب سب لوگ جانتے ہیں تو خواہ مخواہ اسے چھوڑ کر ایک ایسا لفظ اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی جو اس کو اصل معنوں سے بھی گرا دے۔ ان الذین کفروا اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں جو لوگ کافر ہیں انہیں تم ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے لئے برابر ہے میں پوچھتا ہوں۔ جب یہ حال تھا۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کفار کو انذار ایک لغو فعل تھا؟ ہرگز نہیں پس اس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ ان کو تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے یعنی وہ تیرے ڈرانے کو نہ ڈرانے کے برابر سمجھ رہے ہیں یہ معنے نہیں کہ اے نبی تم خواہ ڈراو خواہ نہ ڈراؤ برابر ہے کیونکہ اگر یہ ارشاد ہوتا تو آپ اس کے بعد سلسلہ تبلیغ بند فرما دیتے یخادعون اللہ کے معنے فرمائے ہیں اللہ کو چکمے دیتے ہیں۔ لاحول ولا۔ کیا اللہ بھی کسی کے چکمے میں آسکتا ہے۔ جب لغت وسیع ہے اور اس کے معنے چھوڑنے کے بھی ہیں تو وہ کیوں نہ اختیار کئے جائیں خیر میں کوئی اس ترجمہ کی اصلاح کرنے نہیں بیٹھا میرا مطلب صرف یہ بتانا ہے کہ یہ ترجمہ بھی ان نقصوں سے خالی نہیں جو دوسرے ترجموں میں ہیں ذرا سورہ یوسف دیکھئے۔ فصبر جمیل کا ترجمہ کرتے ہیں تو صبر ہی بہتر ہے ایک عالم آدمی سے یہ ترجمہ نہائیت بعید معلوم ہوتا ہے۔ یا تو اس کے معنے ہوں گے۔ صبر جمیل یعنے ایسا صبر جس میں تسلیم ورضا کے خلاف کوئی بات نہ ہو ہی بہتر ہے۔ دوسرے معنے یہ کہ فامری صبر جمیل یعنے میرا کام صبر جمیل ہے۔ ولقد راودتہ عن نفسہ کا ترجمہ ہیں اس سے کام براری کی خواہشمند ہوئی عجیب ترجمہ ہے اول تو کام براری۔ دوم عن نفسہ میں عن جو فائدہ دے رہا ہے اس کا مطلق خیال نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اسے خوب سمجھا ہے کہ بگذرد از حفاظت نفس خود فاستعصم کا ترجمہ بھی بچا رہا۔ صحیح نہیں کیونکہ یہ باب استفعال سے اس کا بھی لحاظ چاہئیے۔ مطلب تو یہ ہے کہ جوں جوں میں نے اسے اپنے نفس کی حفاظت سے ڈگمگانے کی کوشش کی وہ پاکدامنی

سمجھ بیٹھا گیا - ولقد ھمت بہ وھم بھا کا ترجمہ فرماتے ہیں - اور اس عورت نے اون سے قصد کیا اور انہون نے اس سے - لاحول ولا قوۃ - یہ ایک خدا کے نبی کی ہتک ہے ایک معمولی مومن بھی ایسا نہیں کرسکتا - حضرت یوسف کی کوشش تو اس عورت کی کوشش کے خلاف تھی -

ھیت لک کا ترجمہ صرف آؤ کرنا بھی قرآن کے الفاظ کے نہ سمجھنے کی دلیل ہے - اس کا صحیح مفہوم ان الفاظ مین ادا ہوگا آپ تم آجاؤ - اور یہ ساری تیاری تیرے لئے ہے - یا یہ کہ لو آؤ کہتی ہون تجھے " یہ اخبار والے جو ریویو کرتے ہین - تو وہ صرف ترجمہ کی عبارت پڑھنے جانے مین یہ نہیں دیکھتے کہ قرآن کے الفاظ کیا ہین جن کا یہ ترجمہ ہے -

عقائد کے لحاظ سے بھی ہمارے لئے یہ ترجمہ کوئی مفید نہین ہوسکتا بلکہ مضر ہے - جعل السقایۃ فی رحل اخیہ کا ترجمہ فرماتے ہین - اپنے بھائی کے تھیلے مین گلاس رکھوا دیا - لاحول ولا قوۃ - گویا یوسف علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) فریب کیا - یہ ایک نبی کی شان سے سخت بعید ہے - پھر غضب یہ ہے کہ خواہ مخواہ کسی کے اسباب مین چیز رکھ کر انہین انکم سارقون کہا جائے فبدء باوعیتھم مین تلاشی یوسف سے منسوب کردی ہے حالانکہ ذکر مؤذن کا ہے - اصل مین ان مفسرین کے دلون مین انبیاء کی عظمت نہین رہی ورنہ وہ ایسے معنے نہ کرین جن سے ایک نبی پر گناہ کا الزام آئے مگر یہان کچھ ایسی حالت ہو رہی ہے - کہ بلا تامل ترجمہ کئے جاتے ہین - انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی کا ترجمہ پروردگار کی یاد سے غافل ہوکر مال کی محبت اختیار کی ایک سخت غلطی ہے - ایک نبی اور مال کی محبت کو خدا پر اختیار کرے - استغفر اللہ - ایسا ہرگز نہین ہوسکتا - فازلھما الشیطن کا ترجمہ شیطان نے پھسلا دیا - کرنا بھی غلط ہے - شیطان ہرگز نبی پر غلبہ نہین پاسکتا - اس کا صحیح ترجمہ ہے - پھسلانا چاہا اور یہ ابن باب کا خاصہ ہے اگر تسلیم نہ ہو تو حوالہ دینگے -

ترجمہ کے ساتھ کوئی نوٹ نہ دینا بعض لوگ اس بات کو بہت اچھا سمجھتے ہین - مگر مین کہتا ہون - کہ یہ کن لوگون کے فائدے کے لئے ہے اگر مبتدیون کے لئے تو ترجمہ لفظی چاہیئے تھا اور یہان ایسا پیچیدہ ترجمہ ہے کہ ایک مبتدی نہین سمجھ سکتا کس لفظ کا ترجمہ ہے باقی رہا طبقہ جو یہ سمجھ سکتا ہے کہ فلان لفظ کا ترجمہ ہے تو کیا اوس کو یہ ضرورت نہین کہ وہ مطلب کو سمجھنے کے لئے یا کسی مشکل مسئلے کے حل کے لئے کبھی نہ کبھی تفسیر کا محتاج ہو پس جن ترجمہ کے ساتھ کم نوٹ ہین وہ کسی کے لئے مفید نہین ہوسکتا - ایک غیر مذہب کے آدمی کے ہاتھ مین بھی ایسا ترجمہ دینا گویا اوسے اعتراض کرنے کا موقعہ دینا ہے - خیر اگر کلام الٰہی کی تفصیل کرنا مناسب نہ سمجھا تو کم از کم اس مین ایزادی تو نہ کرتے - جو مترجم کا اپنا خیال ہے مثلاً دیکھئے وانظر الی حمارک کا ترجمہ فرمایا ہے اپنے گدھے کو بھی دیکھو جو مرا پڑا ہے یہ مرا پڑا ہے حضور نے کہان سے سمجھ لیا اور جب طعام کے ساتھ لم یتسنہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ گدھے کو بھی زندہ نہ سمجھا جائے - بلکہ یہی تو دلیل ہے اس نظارہ و واقعہ کے کشفی ہونے کی - العظام تو اس کے اپنے بھی ہوسکتے ہین کشفی نظارے مین ہی دکھائی دے سکتے ہین اس سے آگے صرھن کا ترجمہ ٹکڑے ٹکڑے کرلے کئے ہین حالانکہ اس کے معنے ہلا لینے کے ایسے تھے - جو سب تسلیم کرتے ہین -

ان باتون پر نظر کرکے مین اپنی جماعت کے بھائیون کو ہرگز یہ مشورہ نہین دے سکتا کہ وہ اس ترجمہ کو کوئی نیا مفید ترجمہ سمجھ کر خریدین وہ ہمارے سلسلے کے لئے مطلق فائدہ رسان نہین - اور یون بھی اوس کے ترجمہ مین مجھے کوئی خاص خوبی نظر نہین آتی جو کچھ مینے لکھا ہے محض نیک نیتی سے لکھا مین اتنا بھی نہین جانتا - کہ مولوی فتح محمد خان کون ہین -

ست سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑون سے ہمارے ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتین اور مشقتین اٹھاکر لائے ہین یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے - جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار بار پیشاب آنے کو روکتی ہے - دماغی قوت کو بڑھاتی ہے قیمت ۳ ماشہ ۹ ر ۶ ماشہ ۱۲ - ایک تولہ ۱۵ ار - ۲ تولہ عہ ۳ ار پانچ تولہ للعہ ر - محصول بذمہ خریدار - محمد صادق عفی اللہ عنہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام وخلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فیتولہ ۱ قسم ثانی ۲ سرمہ قسم اول عہ دوم عہ سوم عہ قسم کی شکل پشاوری و کلاہ بھی موجود ہے -

المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

(دیدہ پرس قادیان)

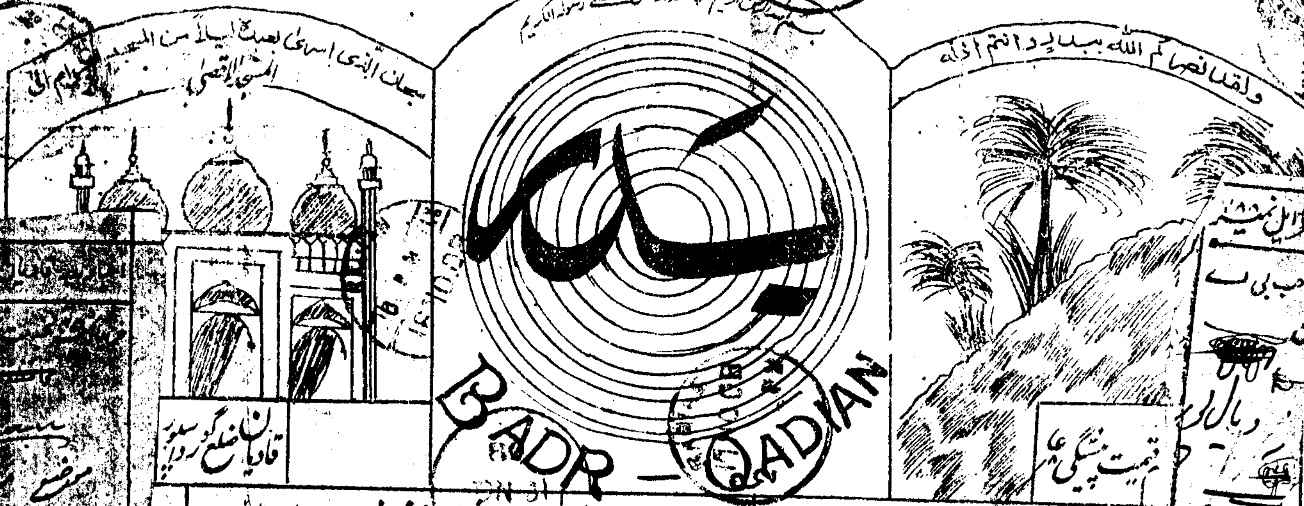
مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین مولوی نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین بیسوین تاریخ ماہ رمضان سے مسجد مبارک مین اعتکاف بیٹھ گئے ہین - آپکے ساتھ کان رسالت کا چمکتا ہوا ہیرا سید محمود بھی معتکف ہے - مولانا کی فیض رسان طبیعت اس خلوت مین بھی جلوت کا رنگ دکھا رہی ہے - قرآن مجید سنانا شروع کیا ہے - صبح سے ظہر کی اذان تک اور پھر بعد از ظہر عصر تک اور عصر سے شام اور پھر عشاء کی نماز کے بعد تک تین پارے ختم کرتے ہین - مشکل مقامات کی تفسیر فرماتے ہین سوالون کے جواب بھی دیتے جاتے ہین یہ نہ تھکنے والا دماغ خاص موہبت الٰہی ہے -

مسجد اقصےٰ مین ایک دفعہ قرآن مجید قیام رمضان مین سنایا جا چکا ہے - اب دوسری بار شروع کیا گیا ہے - دو راتون مین دس پارے نوجوان حافظ جمال احمد صاحب نے پڑھے ہین - مسجد مبارک مین بھی غیر معمولی طور پر جو اس دفعہ پہلی رات قرآن سنایا جاتا تھا وہ بیسوین رات کو ختم ہوگیا ہے - ۲۲ اکتوبر حاجی ابوسعید عرب کو امیر المومنین نے حیدرآباد دکن وغیرہ کے احباب کی خیر خبریت دریافت کرنے کو بھیجا ہے - بسلامت روی و بازآئی -

والعذر عند کرام الناس مقبول

ایک موسمی بخار کچھ ایسا عالمگیر ہوا ہے کہ جس طرف سے سنو یہی آواز آتی ہے کہ گھر مین ایک دوسرے کو کوئی پانی دینے والا نہین - امرتسر کی حالت خصوصیت سے قابل دید ہے جہان تعداد اموات دو سو روزانہ تک پہنچ چکی ہے چنانچہ اہل حدیث کے الفاظ اس کے متعلق یہ ہین "امرتسر مین تعداد اموات اکثر زیادہ سے زیادہ بیس پچیس تک ہوا کرتی تھی - لیکن ان دنون موسمی بخار نے ایسی مہلک صورت اختیار کرلی ہے کہ تعداد اموات قریباً دو سو تک پہونچ چکی ہے - جن مین دو ثلث سے زیادہ مسلمان ہوتے ہین اور ابھی کمی کی کوئی صورت نظر نہین آتی - جس کو دیکھو وہی بخار مین مبتلا ہے اور موئے پر سو درے والی مشہور مثل آجکل امرتسر پر خوب صادق آتی ہے" - غالباً یہ وہی امرتسر ہے جس کے مسلمانون نے خدا کے نبی پر طائف کے رہنے والون کی طرح پتھر مارے الحمد للہ کہ دارالامان مین نسبتاً بہت آرام ہے ناظرین کو ایک دو ہفتے کے اخبار سے معلوم ہوچکا ہوگا کہ کاتب سخت بیمار ہے اب بمشکل اس نے چار کاپیان لکھ کر دی ہین دوسری طرف پریس مین جو باہر کا رہنے والا ہے بہت بیمار ہوگیا ہے



جلد ۸

چہ گویم باتو گر آئی چا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | تو دو اینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۱۷۔ شوال ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸۔ کتک سمبت ۱۹۶۵

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۸ اخبار بدر کی جلد ۷ ماہ رمضان کے آخری پرچے پر ختم ہو گئی۔ اور ماہ شوال سے جلد ۸ شروع ہوئی ابتدا میں بھی اخبار بدر انہیں مہینوں سے شروع ہوا تھا۔ اس واسطے مناسب سمجھا گیا۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہو۔

حساب اخبار آئندہ اخبار کا حساب قمری مہینوں کے رو سے ہوا کریگا کیونکہ یہ اسلامی مہینے ہیں اور ان کا رواج دینا ایک کار ثواب ہے۔

معذرت بسبب بعض مشکلات کے جن کا ذکر کچھ گذشتہ اخبارات میں کیا جا چکا ہے۔ ۲۹ اکتوبر اور ۵ نومبر کو اخبار نہیں جا سکا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ ٹھیک نکلتا رہیگا۔

ضمیمہ تفسیر بعض دوستوں کے مشورہ سے اخبار کے ساتھ تفسیر کو الگ بطور ضمیمہ کے لگایا جائیگا اور اس میں انشاء اللہ ہفتہ بھر کے نوٹ درج ہو جایا کریں گے۔

جلسہ سالانہ جلسہ سالانہ غالباً ۲۸ - ۲۹ - دسمبر کو ہوگا۔ جس کے واسطے انجمن کیطرف سے عنقریب اعلان ہوگا ایک دن حضرت امیر المومنین کی تقریر ہوگی اور ایک دن انجمن کی رپورٹ اور بجٹ برائے سال آئندہ پیش ہوں گے۔

پچیس روپیہ فنڈ پچیس روپیہ فنڈ کے واسطے کئی ایک خطوط آ چکے ہیں۔ مگر ہنوز بہت کم آئے ہیں۔ یہ رقم تمام مدات سے الگ رکھی جاوے گی۔ جب تک ایک معقول مقدار تک پہونچکر کسی خاص اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لائق نہ ہو جاوے۔ جو صاحب خود نہ آسکیں وہ اس رقم کو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ ڈاک ارسال فرما سکتے ہیں شیخ غلام الٰہی صاحب راولپنڈی اور چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار کے خطوط بھی ہمارے پاس آئے ہیں کہ وہ بھی پچیس روپے دیں گے۔

ایک روپیہ فنڈ اکثر دوست جلسہ سالانہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے وقت کم از کم ایک روپیہ پیش کرتے تھے۔ اس کی ابتدا سیالکوٹ کے معزز دوست چوہدری مولا بخش کی تحریک سے غالباً ہوئی تھی کیونکہ ایسی نیک تحریکوں کا کرنا اسی جماعت کے حصہ میں آیا۔ اب بھی بعض دوستوں نے تحریک کی ہے کہ تمام دوست کم از کم ایک روپیہ پیش کریں اور یہ روپیہ ضروریات لنگر میں خرچ ہوگا جو صاحب کسی سبب سے خود نہ آسکیں وہ ایک روپیہ کسی کے ہاتھ بھیجکر اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جلسہ امرتسر امرتسر میں اس سال دسمبر کے آخر میں تعلیمی کانفرنس مسلمانان کا جلسہ ہے اس کیواسطے نصف کرایہ ریل منظور ہو چکا ہے۔ جو صاحب اس جلسہ پر دور دراز جگہوں سے تشریف لاویں گے اون کیواسطے آسان موقعہ ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے صدر مقام کو بھی دیکھتے جاویں۔ کیونکہ امرتسر سے بٹالہ ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے اور آگے قادیان بارہ میل ہے۔ جو یکہ پر ڈیڑھ دو گھنٹہ کا راستہ ہے۔

اخبار قادیان حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت اقدس سب بخیر و عافیت ہیں۔ قادیان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر کی دعاؤں کے طفیل بخار اور ہیضہ کے ان سخت حملوں سے بچا ہوا ہے جن کی خبریں باہر سے آرہی ہیں۔

حضرت سید میر محمد احسن صاحب چند روز کے واسطے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب مدارس کر چکے ہیں اور رائے بہت اچھی لکھی ہے۔ مقام امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب لے چکے ہیں۔ مڈل پرائمری کا امتحان اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب لینے والے ہیں جو دو چار روز تک تشریف لائیں گے۔

مفت مولوی محمد یمین صاحب واتہ ضلع ہزارہ لکھتے ہیں کہ میرے پاس الحکم۔ بدر۔ ریویو۔ تعلیم الاسلام کے مختلف نمبر۔ آئینہ صداقت۔ پیغام صلح۔ کرشن اوتار کے چند کاپیاں ہیں جو صاحب چاہیں محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوالیں۔

قرآن شریف مترجم ترجمہ لفظی شاہ رفیع الدین صاحب جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جو مدنظر رکھ کر درس قرآن شریف اخبار بدر میں لکھا جاتا ہے وہ مجلد بقیمت ۱۲؍ مل سکتا ہے محصول ڈاک الگ خرچ ہوگا قیمت کا نصف خواہ کمشن ہی درخواست کے ساتھ آنا چاہیے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا۔)

البدر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء

امریکہ سے ایک آواز

امریکہ کے مشہور نومسلم آنریبل شیخ محمد الیگزینڈر رسل ویب صاحب نے حضرت کی وفات پر جو خط لکھا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس خط میں ویب صاحب نے حضرت صاحب کے ساتھ اپنی بیس سالہ واقفیت کا ذکر کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ بے شک

مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے تھے

لیکن اس خط کو درج کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویب صاحب کے مسلمان ہونے۔ ملازمت چھوڑنے۔ ہندوستان میں آنے اور ان کے ذریعے ایک صاحب اور مولوی حسن علی صاحب کے حضرت صاحب کی طرف توجہ کرنے اور ایک پیر صاحب کے حضرت کے بارے میں استخارہ کرنے کا تمام ذکر مولوی حسن علی صاحب مرحوم کے الفاظ میں درج کر دیا جائے بہت سے دوست ان واقعات سے بیخبر ہوں گے اور ان کیواسطے ان سے اطلاع امید ہے کہ موجب ازدیاد ایمان ہو۔ مولوی حسن علی صاحب فرماتے ہیں۔

ملک امریکہ میں اسلام کیونکر پہنچا

اس قصہ سے بہت حضرات پورے واقف نہیں ہوں گے ملک امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیویارک میں ۱۸۴۶ء میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام الگزینڈر رسل ویب رکھا گیا اس شخص کا باپ ایک نامی و مشہور اخبار کا ایڈیٹر مالک تھا۔ ویب صاحب نے کالج میں پوری تعلیم پائی اور باپ کے نقش قدم پر چل کر ایک ہفتہ واری اخبار جاری کی ویب صاحب کی لیاقت علمی طرز و تحریر کا شہرہ دور دور ہوا۔ ایک روزانہ اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹری کے معزز عہدہ پر ویب صاحب کی دعوت کی گئی۔ پھر اس کے بعد اور کئی اخباروں کی ایڈیٹری کا کام ویب صاحب کے سپرد ہوتا رہا کوئی صاحب لفظ اخبار کے سمجھنے سے کہیں اخبارات ہند کی ایڈیٹری نہ سمجھ لیں۔ ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں سے وہی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکے کو ایک چالیس پچاس برس کے ذی علم و تجربہ کار شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزار سے نہیں ہوتا بلکہ لاکھ سے۔ پھر ایڈیٹر بھی اسی لیاقت و دماغ کا آدمی ہوتا ہے جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے جس اخبار کے ویب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گنا جاتا تھا یعنے ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا جو ویب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا۔ ویب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا کہ پریذیڈنٹ سلطنت امریکہ نے ان کو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کر کے جزیرہ فلپائن کے پایہ تخت منیلا کو روانہ کیا۔ سفیر سلطنت گورنر کا ہم رتبہ ہوتا ہے۔

مسٹر ویب نے دین عیسوی کو ترک کر دیا

انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مذہب سراسر خلاف عقل و عدل ہے کئی برس تک ویب صاحب کا کوئی دین نہ تھا لیکن ان کو ایک قسم کی بے چینی تھی۔ دل میں خیال کیا کہ اس جہان کے سارے ادیان پر غور کروں۔ شاید ان میں سے کوئی سچا مذہب ہو پہلے پہل بدھ مذہب کی تحقیقات شروع کی کامل تحقیقات کے بعد اس مذہب کو تشفی بخش نہ پایا اسی زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد زمان کے انگریزی اشتہارات کی یورپ و امریکہ میں خوب اشاعت ہو رہی تھی۔ ویب صاحب نے اس اشتہار کو دیکھا اور مرزا صاحب سے خط و کتابت شروع کی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ویب صاحب نے دین اسلام قبول کر لیا۔

حاجی عبداللہ عرب

ایک میمن تاجر ہیں جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا ان کو سامان کر دیا تو ہجرت کر کے مدینہ میں جا بسے۔ وہاں باغوں کے بنانے میں بہت کچھ صرف کیا بہت عمدہ عمدہ باغ تیار تو ہو گئے لیکن عرب کے بدوؤں کے ہاتھوں پھل ملنا مشکل۔ آخر بیچارے پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ جدہ میں آ کر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی۔ بمبئی سے تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں کبھی کبھی آ بھی جاتے ہیں یہ بزرگ ایک نہائت اعلیٰ درجہ کا مومن ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو با درد دل بنایا ہے اس کمال و خوبی کا مسلمان میری نظروں سے بہت ہی کم گذرا۔ مثل بچوں کے دل گناہوں سے پاک صاف خدا پر بہت ہی بڑا توکل۔ ہمت نہائت بلند مسلمانوں کی خیر خواہی کا وہ جوش کہ صحابہ یاد پڑ جائیں۔ اے خدا اگر عبداللہ عرب کے ایسے پانچسو مسلمانوں کی جماعت بھی تو قائم کر دے تو ابھی مسلمانوں کی دنیا ہی بدل جائے۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بھی کچھ تھوڑا سا جوش اہل اسلام کی خیر خواہی کا عنائت فرمایا ہے لیکن جب میں عبداللہ عرب کے جوش پر نظر کرتا ہوں تو سر نیچا کر لیتا ہوں۔ مجھ کو عبداللہ عرب کے ساتھ بہت بڑا نیک ظن ہے اور وہ بھی مجھ سے محبت سے ملتے ہیں۔ مجھ کو عبداللہ عرب کے ساتھ رہنے کا عرصہ تک موقعہ ملا ہے۔ اگر میں ان کی روحانی خوبیوں کو لکھوں تو بہت طول ہو جائیگا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس آخری زمانہ میں بھی اس قسم کے مسلمان موجود ہیں۔ کلکتہ میں [illegible] اصلاح کے [illegible] چار ناکہ روپیہ چندہ ایک عبداللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تھا۔ بمبئی میں عبداللہ عرب صاحب نے الگزینڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر ویب صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ویب صاحب نے بھی ویسے ہی گرم جوشی کے ساتھ جواب دیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آ سکیں۔ تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح و مشورہ کیا جاتا حاجی عبداللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید اشہد الدین جھنڈے والے سے بیعت ہے شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبداللہ عرب کے دل میں ہے۔ مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے کہ مجھ کو مشتاق بنا دیا ہے کہ ایک بار حضرت پیر سید اشہد الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں۔ جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے۔ تو حاجی عبداللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے ضرور ہی صلاح و مشورہ لے لیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا استخارہ کیا گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ۔ اس سفر میں کچھ خیر ہے۔ عبداللہ عرب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو بھی منیلا چل۔ میں انگریزی نہیں جانتا اور ویب صاحب اردو نہیں جانتے۔ ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نومسلم سے ملنا ہے نہ معلوم اس بیچارہ کو دین اسلام کے بارہ میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو۔ میں اس زمانہ میں کٹک میں تھا۔ کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے۔ مسلمانان کٹک نے مجھ کو بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدکا اللہ تعالےٰ کے فرمائے ہوئے نوٹ دانہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۂ ذریت

(رکوع اول)

آیت ۱تا۴ ۔ ذاریت کے معنے ہین پھیلانے والی ۔ ان آیات مین ہواؤن کے کام کا ذکر ہے ۔ جو ہر موسم مین چلتی ہین ۔ جس طرح کسی دارالخلافہ سے ایک بڑا ذخیرہ ڈاک کا روانہ ہوتا ہے اور سب خط اکھٹے ملے ہوئے ہوتے ہین پھر دن بدن ڈاک آگے چلتی ہے سارٹ ہوتی چلی جاتی ہے یہان تک کہ ہر ایک شہر مین پھر جس جس شخص کی چٹھی ہوتی ہے اوسی کو مل جاتی ہو اسی طرح ہوائین آسمانی ڈاک کا کام دیتی ہین تمام مختلف ممالک کے مختلف شہرون مین جو قسما قسم کے درخت ہوتے ہین سب کو اون کے مناسب حال ذخیرہ ہواؤن کے ذریعہ سے ملتا ہے ۔ تو وہ تمام پودے اور درخت پرورش پاتے ہین ۔ خداتعالےٰ کے کام ملائکہ کے ذریعہ سے ظہور مین آتے ہین جبکہ ظاہری جسم کے اس قدر سامان ہین تو کیا روحانی تربیت کے واسطے سلسلہ تبلیغ نہین ہے ۔

آیت ۶ ۔ لواقع ۔ ضرور ہونیوالی ہے ۔

آیت ۷ ۔ ذات الحبک ۔ جس طرح ہوائین ستارون کے اثر سے چلتی ہین اسی طرح خداتعالےٰ کے دوسرے کام ملائکہ کے ذریعہ سے انجام پذیر ہو رہے ہین ۔

آیت ۱۰ ۔ خراصون ۔ جو لوگ اٹکل بازیون سے کام لیتے ہین وہ اصل حقیقت سے دور چلے جاتے ہین ۔ انبیاء کے محافظ خداتعالیٰ کا علم اور قدرت ہین ۔ اس واسطے ان کی بات درست ہوتی ہے

آیت ۱۱ ۔ فی غمرۃ ۔ گھمبیر گھیر مین ہین ۔

آیت ۱۳ ۔ علے النار یفتنون ۔ ان کی زبان ایسی سخت ہین کہ اون کو جب تک آگ مین نہ ڈالا جائے وہ دور نہین ہوسکتین ۔ جیساکہ جو برتن بہت میلا ہو اوس کو صاف کرنے کے واسطے آگ مین ڈالتے ہین سونے کا میل بھی آگ مین ڈالنے سے الگ ہوتا ہے ۔

آیت ۱۴ ۔ ذوقوا فتنتکم ۔ اب تم تمیز سیکھو ۔

آیت ۱۷ ۔ ھجع ۔ نیند ۔ سونا

آیت ۱۹ ۔ محادم ۔ وہ ہے جو مانگتا نہین ۔ سائل وہ ہے جو مانگ لیتا ہے ۔

آیت ۲۱ ۔ فی انفسکم ۔ تمہارے اندر نشانیان ہین بعض لوگون نے غلطی سے اس کے یہ معنے کئے ہین کہ رب تمہارے اندر ہے ۔ یہ معنے درست نہین ہین

آیت ۲۲ ۔ فی السماء ۔ یہ اٹل بات ہے ۔

رکوع دوم

آیت ۱ ۔ حضرت ابراہیم کے پاس جو مہمان آئے تھے ان کے متعلق قرآن شریف یا حدیث مین کہین نہین لکھا کہ وہ انسان تھے یا فرشتے تھے اس واسطے ہم بھی کچھ کہہ نہین سکتے ۔

آیت ۲ ۔ منکر ۔ ناپسند ۔ جو اچھا نہ معلوم ہو اچانک گئے اور عذاب کی خبر لائے تھے ۔

سلماً ۔ ہم آپ پر سلام کر چکے ۔

سلمٌ ۔ ہماری طرف سے ہمیشہ ہر زمانہ مین تم پر سلام ہو ۔

سلام اللہ تعالیٰ کا نام ۔

آیت ۳ ۔ فراغ ۔ چپکے سے ۔ لپک کر ۔

عجل سمین ۔ موٹا بچھڑو ۔

مہمان کی خاطر کے واسطے حضرت ابراہیم کا طریق سب سے عمدہ ہے کہ کھانا لاکر مہمان کے آگے رکھدیا جاوے پہلے پوچھتے نہین رہنا چاہیئے ۔

آیت ۶ ۔ صرۃ ۔ جماعت ۔ آواز ۔ خود جماعت مین آئی یا آواز جماعت تک پہونچی ۔

آیت ۷ ۔ کذالک ۔ یہی لفظ حضرت مریم کو بھی کہا گیا اور یہی حضرت ذکریا کو کہا گیا اور یہی حضرت ابراہیم کو بھی کہا گیا تھا ۔

الحکیم العلیم ۔ حضرت ابراہیم علیہ البرکات ایک کم سو سال کی عمر کے تھے ۔ اور اون کی بیوی نوّے سال کی عمر کی تھین ۔ ایسی حالت مین اولاد کا ہونا مشکل امر ہے خداتعالیٰ تمام حکمت اور علم کا مالک ہے اوس نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ یہ بات حاصل ہوگئی ۔

آیت ۸ ۔ خطب ۔ بڑا کام ۔ اہم امر ۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ تمہارے آنے سے میرے دل کو دھڑکا سا معلوم ہوتا ہے ۔ صرف میری اولاد کیواسطے پیشگوئی کرنا تو کوئی ایسا بڑا کام نہ تھا ۔ تم ضرور کسی اور کام کو مدنظر رکھتے ہو ۔

آیت ۱۰ ۔ طین ۔ ڈھیمان ۔ (ڈھیلے)

آیت ۱۲ ۔ اخرجنا ۔ ہم نکال دین گے ۔

یہ عذاب سدوم اور گمارا کی بستیون پر بسبب کثرت لواطت کے آیا تھا ۔

آیت ۱۶ ۔ رکن ۔ لشکر ۔ طاقت ۔

آیت ۱۷ ۔ ملیم ۔ ملامت شدہ ۔

آیت ۱۸ ۔ وہ ہوا ان کے واسطے کوئی بہتر نتیجہ نہ لائی بلکہ موجب عذاب ہوئی ۔

آیت ۱۹ ۔ رمیم ۔ کھوکھلی ہڈی ۔

آیت ۲۳ ۔ فاسق ۔ بدعہد ۔ یہ تمام عذاب اون پر بسبب بدعہدی کے پڑا ۔

رکوع سوم

آیت ۱ ۔ السماء ۔ آجکل کے محققین کہتے ہین کہ اس نظام شمسی جیسے کئی اور نظام ہین آسمان کے نظامون کی کوئی حدبندی انسان کر نہین سکتا ۔ پھر

آیت ۲ ۔ الارض ۔ زمین کا بھی یہی حال ہے پہاڑ ہین تو ان کی حد نہین ۔ درخت بوٹیون مین تو ان کا شمار نہین ۔

آیت ۳ ۔ زوجین ۔ ہر چیز کا نر و مادہ ہے اور نر و مادہ کے ملنے کا نتیجہ بھی ضرور ہے پس ۔

آیت ۴ ۔ ففروا الی اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم شر سے بچو ۔ اور سکھ پاؤ ۔ انبیاء ہر ایک قدرت کے نظارہ کی طرف توجہ دلاکر انسان کو کھینچ کر خدا کی طرف لے جانا چاہتے ہین ۔

آیت ۵ ۔ اتواصوا ۔ کیا یہ لوگ اپنی پچھلی قوم کو نصیحت کر جاتے ہین کہ نبیون کو ساحر و مجنون کہنا

آیت ۹ ۔ ذکر ۔ نصیحت کرتے رہنا چاہیئے اس کا آخر فائدہ ہوتا ہے ۔

آیت ۱۳ ۔ ظلموا ۔ ظالم مشرک کو کہتے ہین ۔

ذنوب ۔ کے معنے ڈول جب بھر جاتا ہے ۔ تو وہ غرق ہو جاتا ہے ۔

سورۃ الطور

رکوع اوّل

آیت ۱۔ والطور۔ طور (جس کا دوسرا نام کوہ سینا بھی ہے) پہاڑ پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بندے (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے مکالمہ کیا تھا۔ اس کا اور اوس کے مخالفین کا انجام تم دیکھ چکے ہو ویسا ہی معاملہ اب بھی درپیش ہے۔ خدا سے مکالمہ کرنے والا ایک تمہارے درمیان بھی ہے اوس کے مخالفوں کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔

آیت ۲۔ مسطور۔ سطروں میں لکھی گئی۔ لکھی لکھائی کتاب تمہارے پاس موجود ہے

آیت ۳۔ رق۔ کل ما یکتب فیہ۔ ہر ایک چیز جس پر لکھا جائے اس کو رق کہتے ہیں اور خصوصیت سے ہرنی کی کھال کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بڑی مضبوط ہوتی ہے جن کتابوں کی حفاظت مقصود ہوتی ہے وہ کھال پر لکھی جاتی ہیں۔

منشور۔ کھولکر سنائی جاتی ہے۔

آیت ۴۔ بیت المعمور۔ آباد گھر۔ مراد مکہ معظمہ ہے

آیت ۵۔ سقف المرفوع۔ بلند چھت۔ مراد آسمان ہے جہاں سے یہ سب عذاب آتے ہیں۔

آیت ۶۔ البحر المسجور۔ مکہ معظمہ کے فتح ہوجانے پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے دشمن بھاگ گئے تھے انہوں نے ایک جہاز کرایہ کیا اس میں سوار ہوئے۔ لیکن وہ جہاز بھی غرق ہوگیا۔

اس جگہ پانچ چیزوں کا ذکر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اور ان کی قسم کھائی ہے۔ یہ سب وہ پانچوں رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں بطور گواہ کر پیش کی ہیں۔ واقع شدہ اور نظری باتوں کو ملا کر بتلایا گیا ہے کہ ان واقع شدہ باتوں کی مانند نظری باتوں کو بھی ہونے والی سمجھ لو۔ طور کی قسم بطور شاہد ہے اس کے ساتھ دوسری چیزیں نظری ہیں توریت میں بھی لکھا ہے کہ خدا کا گھر سمندر کے پاس ہے ان تمام باتوں کو پیش کرکے اللہ تعالیٰ اگلی آیت میں فرماتا ہے۔ کہ عذاب ضرور آئیگا۔

آیت ۹۔ تمور۔ آسمان ایک عجیب چکر کھانیوالا ہے

آیت ۱۰۔ جبال۔ بڑے بڑے امرا اور کبرا کو بھی جبل کہتے ہیں۔ یسعیا باب ۲ اور ۲۵ میں بھی یہ لفظ ان معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

آیت ۱۲۔ خوض۔ پنجابی میں جس کو کچھ مارنا کہتے ہیں

آیت ۱۹۔ ھنیأ۔ مامون العاقبت۔

آیت ۲۰۔ حور۔ اعلےٰ درجہ کی بیویاں۔

آیت ۲۱۔ ذریتھم۔ جن لوگوں کے اعبراد بزرگ صلحا ہوئے اون کے واسطے اس میں بشارت ہے کیونکہ وہ اپنے بزرگوں سے ملینگے اور اون کے مدارج بھی بلند ہوں گے

آیت ۲۴۔ غلمان۔ خدمت کے لیئے لڑکے پھرتے ہوں گے۔ صحابہ کرام کی بادشاہوں کے لڑکوں نے خدمتیں کیں۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ کاھن۔ آیندہ کی خبریں بتانے والا کہنیاں والے سپرچولزم والے جو امریکہ میں ہیں۔ فال لینا تو جائز ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تفاول کیا ہے لیکن ان چیزوں کو غیب بینی کا ذریعہ بنانا بالکل غلط ہے بعض لوگ لاف زنی کے طور پر کہتے ہیں کہ آج رات میں تمہارے واسطے استخارہ کرونگا اور جواب لا دونگا یہ بھی ایک غیب دانی کا دعوےٰ ہے استخارہ طلب خیر کو کہتے ہیں۔ استخبارہ اور شے ہے۔

رمال۔ نجومی اور جوتشی سب جھوٹے اور فریب دہندہ اشخاص ہیں۔ ان کیطرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔

مومن کو دعا کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ دعا کی مثال ایسی ہے جیساکہ تیرانداز کے ہاتھ میں تیر یا ملیب کے ہاتھ میں دعا یا بہادر کے ہاتھ میں تلوار۔ صرف الفاظ مفید نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ درد اور اضطراب چاہیئے جیساکہ صرف ہتھیار کام نہیں آسکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمدہ ہاتھ اور دل نہ ہو۔

مجنون۔ کو اپنے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں ملتا اسکی باتیں اور کام سب اکارت جاتے ہیں لیکن آنحضرت کے تمام کام نتیجہ آور ہوئے اس واسطے ثابت ہوا کہ آپ مجنون نہ تھے اور نہ کاہن تھے کیونکہ کاہن نامراد رہتا ہے۔ آپ کامیاب ہوئے۔

آیت ۲۔ شاعر وہ ہے جو شعر کہنے کو اپنا پیشہ بنالے یہاں ان لوگوں کا ذکر نہیں جو موزونی طبع کے سبب کبھی کبھی شعر کہہ لیا کرتے ہیں۔ شاعر بہادری کا بڑا ذکر کرتے ہیں مگر خود بہادر نہیں ہوتے۔ سخاوت کی بہت تعریف کرتے ہیں مگر خود سخی نہیں ہوتے ایک شخص کی تعریف میں بڑے بڑے قصائد لکھتے ہیں مگر ذرا سی ناراضگی ہو جائے تو پھر ہجو کہنے بیٹھ جاتے ہیں ان کے دل میں کچھ نہیں ہوتا صرف زبانی باتیں بناتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ باتیں نہ تھیں۔ آپ سب سے بڑھکر سخی۔ سب سے زیادہ بہادر۔ ہمیشہ سچ کہنے والے سنجیدگی سے تبلیغ کرنے والے تھے اس واسطے آپ شاعر نہ تھے۔

ریب۔ گردش۔

آیت ۱۳۔ یکتبون۔ جن کو الہام ہوتے ہیں وہ اپنے الہامات کو لکھ کر شائع کر دیتے ہیں

آیت ۱۴۔ کیدا۔ جنگ۔

مکیدون۔ جو لوگ جنگ کا خمیازہ بھگتیں گے۔

سورۃ النجم

رکوع اوّل

آیت ۱۔ اس میں نبوت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور نبوت کی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے۔ نجم۔ گچھوں کو کہتے ہیں جن کو جھمکا بھی کہتے ہیں۔ یہ سات ستارے ہیں ان کے نزول کے وقت عرب سفر کرتے تھے سفر میں مسافروں کیواسطے یہ ستارے راستہ کے لئے راہنمائی کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دنیا میں معمولی منازل کے طے کرنے کے لئے راہنمائی کرنیوالے موجود ہیں تو کیا حقیقی منازل کے طے کرنے کے واسطے کسی راہنما کی ضرورت نہیں۔

آیت ۲۔ واعظ وہ ہوسکتا ہے جس میں تین صفات ہوں
۱۔ ماضل۔ جاہل نہ ہو۔ جو خود ہی کچھ نہیں جانتا وہ دوسرے کو کیا سکھائیگا۔
۲۔ صاحبکم۔ تمہارے ساتھیوں میں سے ہو تمہارا دیکھا پہچانا ہو۔ کوئی اجنبی آدمی نہ ہو۔ کیونکہ اجنبی آدمی تو اپنے گذشتہ حالات کا اخفا کرکے چند روز کیواسطے نیک بن سکتا ہے مگر جو شخص ہمیشہ ہمارے درمیان رہا اس کے حال سے ہم اچھی طرح واقف ہیں۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔
۳۔ ماغوی۔ باعمل آدمی ہو ایسا نہ ہو کہ دوسروں کو سکھائے اور خود عمل نہ کرے۔

یہ تینوں صفات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی

جانے رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورپشین نومسلم کو لیکر منیلا چلے گئے اس سفر میں حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا صرف ہوا۔ وب صاحب سے ملاقات ہوئی یہ بات طے پائی کہ وب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفا داخل کریں اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ جمع کریں۔ حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آکر مجھ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدر آباد میں قائم ہوا۔ جسمین چھ ہزار چندہ بھی جمع ہوا لیکن میں نے حاجی صاحب سے کہدیا کہ ابھی وب صاحب کو عہدہ سے علیحدہ ہونے کو نہ لکھو۔ جب تک چندہ پورا جمع نہ ہو لے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش میں میری نہ سنی اور بھی تار دیا کہ سب ٹھیک ہے تم نوکری سے استعفا داخل کر دو۔ چندہ جمع ہے

وب صاحب ہندوستان آئے

میں بمبئی سے ساتھ ہوا۔ بمبئی۔ پونہ۔ حیدر آباد۔ مدراس میں ساتھ رہا۔ حیدر آباد میں وب صاحب نے مجھ سے کہا کہ

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے

اونہیں کیوجہ سے میں مشرف بہ اسلام ہوا

میں اون سے ملنا چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کی بدنامی وغیرہ کا جو قصہ میں نے سنا تھا اون کو سنایا۔ وب صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھوایا۔ جس کا جواب آٹھ صفحہ کا حضرت نے لکھکر بھیجا اور مجھ کو لکھا کہ لفظ بہ لفظ ترجمہ کر کے وب صاحب کو سنا دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ وب صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس کا خط سنتے رہے۔ خط میں حضرت نے اپنے اس دعوی کو معہ دلیل کے لکھا تھا۔ پنجاب کے علمار کی مخالفت اور عوام میں شورش کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ کو بھی تم سے (یعنی وب صاحب سے) ملنے کی بڑی خواہش ہے وب صاحب حاجی عبد اللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی کہ کیا کرنا چاہیئے۔ رائے یہ ہوئی کہ مصلحت نہیں ہے کہ ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں چندہ جمع کرنا ہے ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کر کے اشاعت اسلام کے کام میں نقصان پہونچایا جائے اب اس بد فیصلہ پر افسوس آتا ہے۔ وب صاحب لاہور گئے تو اسی خیال سے قادیان نہ گئے لیکن بہت بڑے افسوس کی بات یہ ہوئی۔ کہ ایک شخص نے وب صاحب سے پوچھا کہ آپ قادیان حضرت مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں جاتے تو اونہوں نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان میں کیا رکھا ہوا ہے لوگوں نے وب صاحب کے اس نامعقول جواب کو حضرت اقدس تک بھی پہونچا دیا۔

غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کر کے وب صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام میں سرگرم ہو گئے۔ دو ماہ تک میں وب صاحب کے ساتھ رہا۔ وب صاحب حقیقت میں آدمی معقول ہے اور اسلام کی سچی محبت اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے مجھ سے جہاں تک ہو سکا۔ اون کے معلومات بڑہانے خیالات کج کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم میں کوشش کی اور شیخ محمد ابراہیم رکھا ہوا نام ہے۔

جیسا میں نے کہا تھا ویسا ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا تھا لیکن ادا ہوتا ہوا کہیں سے نظر نہیں آتا تھا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا۔ لیکن نمد و میخ آہنی در سنگ

جب حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید شہید الدین صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا۔

حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا

معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے اون سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہو گا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔

خواب میں جناب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے، وہ جو کہے وہ کرو۔

صبح کو اٹھکر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلونگا اور اگر وہ امریکہ جانے کو کہیں تو میں جاؤنگا۔ جب کہ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے اور دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے۔ تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبد اللطیف صاحب اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب قادیان گئے اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہوں تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ میں عمدگی سے چلنے لگے۔

حاجی عبد اللہ عرب صاحب سے مجھ کو ایک اور عجیب بات معلوم ہوئی۔ کہ قسطنطنیہ میں سید فضل صاحب ایک باکمال بزرگ رہتے ہیں۔ جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہیں۔ سید فضل صاحب کے بزرگوں میں ایک شیخ گذرے ہیں (میں اون کا نام وغیرہ آیندہ دریافت کر کے کسی دوسرے رسالہ میں درج کرونگا) جو صاحب کشف و کرامات تھے وہ اپنے ملفوظات میں لکھ گئے ہیں کہ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تو مغربی ملکوں میں ایک بہت بڑی قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی معین و مددگار ہوگی اور وہ سب داخل اسلام ہوگی۔

و اللہ اعلم بالصواب

خط آمدہ از وب صاحب

از ۱۲۹ - چینٹ نٹ سٹریٹ
رو در فورڈ - نیوجرسی - یو ایس

اے - بخدمت مفتی محمد صادق صاحب - قادیان

۳۰ - اگست ۱۹۰۸ء

میرے پیارے بھائی -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپکا خط معرفہ ۱۰ جولائی بہے بروقت مل گیا - ریویو آف ریلیجنز میں ہمارے معزز بھائی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھ چکا ہوں اس خبر کے پڑہنے سے سخت غم اور رنج کا احساس میرے اندر جوش زن ہوا - مرزا صاحب نے ایک بڑا کام پورا کیا اور سینکڑوں کے دلوں میں نور صداقت پھیلایا - جن تک غالباً صداقت کسی اور طرح نہ پہونچ سکتی تھی - بیس سال سے زائد عرصہ گذرا ہے جبکہ میری پہلے پہل آپ سے خط و کتابت ہوئی اور تب ہی سے میرے دل پر اس امر کا پرزور اثر ہے کہ مرزا صاحب بیخوف سنجیدگی کے ساتھ حق کی تعلیم پھیلانے کیواسطے اپنے مقصد میں لگے

رہے ہیں - لاریب اس شخص کو خدا تعالیٰ نے اس بڑے کام کے واسطے برگزیدہ کیا تھا - جو اوس نے پورا کیا ہے اور مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ فردوس بریں کے اندر اولیاء اور انبیاء کی رفاقت کا لطف اٹھائے گا۔

پس اگرچہ ہمارے درمیان سے آپ کا چلا جانا ہمارے واسطے بڑے غم کا موجب ہے تاہم اس بات پر خوش ہیں کہ آپ کی جسمانی محنت کے ایام ختم ہوئے اور آپ اس سے اعلےٰ اور پاک ترین زندگی میں داخل ہو گئے۔

آپ کی سلامتی اور راحت کے واسطے دعا کرتا ہوں میں ہوں آپ کا بھائی

محمد الیگزینڈر رسل وب۔

اس کے بعد شیخ محمد ویب صاحب کا دوسرا خط ۳ ستمبر کا لکھا ہوا ہمیں ۲ - نومبر کو ملا ہے - جس میں شیخ صاحب لکھتے ہیں - کہ امریکہ میں اس سال ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی - جس میں شیخ صاحب موصوف نے اسلام کی طرف سے لیکچر دیا تھا - اس میں پھر شیخ صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے عظیم الشان اور نیک انسان کی وفات غمگین کرنے والی ہے - لیکن چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے قادر مطلق کی مرضی یہی تھی - کہ ان کی دنیوی زندگی ختم ہو - اونہوں نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور اس واسطے ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا - آپ براہ مہربانی حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں میرا باادب سلام پہونچائیں اور عرض کر دیں کہ میں یقین کے ساتھ امید اور بھروسہ رکھتا ہوں کہ سچے اسلام کی ترقی کے واسطے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں - ان میں آپ کو ضرور کامیابی کا تاج پہنایا جائے گا۔

دعا ضائع نہیں ہوتی

مخدومی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ میرے دادا جو بہت ہی پرہیزگار آدمی تھے اور اکثر قرآن خوانی میں مصروف رہتے تھے - رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کیا کرتے تھے - کہ امام مہدی کی زیارت ہو - وہ تو فوت ہو گئے - مگر قدرت الٰہی نے ان کی دعاؤں کو اس طرح سے قبول کیا کہ مجھے امام مہدی کا وقت عطا کیا اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کی حالانکہ میرے تمام خاندان پٹھانوں میں ہم دو بھائیوں کے سوائے اور کوئی احمدی نہیں ہوا - اس واسطے میں ان مرحوم دادا کے واسطے بہت دعا کیا کرتا ہوں۔

دعا مدد

منشی محمد بخش صاحب ڈرائیور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

چودہری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن بدوملی فوت ہو گئے ہیں - مرحوم ایک نیک دل اور مخلص دوست تھے احباب سے ان کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست ہے، قادیان میں اون کا جنازہ پڑھا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور اون کے بھائی چودہری محمد سرفراز حسین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲ - حیدرآباد سندھ سے میاں محمد اسمٰعیل صاحب درخواست کرتے ہیں کہ بھائی میاں فیروز الدین صاحب مرحوم کے واسطے احباب نماز جنازہ ادا کریں۔

جماعت والو

برادر محمد افضل صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ گذشتہ عید پر والو میں برادران احمدیہ کی ایک مختصر جماعت نماز علیحدہ ہوئی اور عید فنڈ کے واسطے مبلغ للعہ ۴۰ روپیہ جمع ہو گئے - اللّٰہم زد فزد برادر موصوف یہ بھی لکھتے ہیں - کہ ۲۵ - اکتوبر کو وہاں بھی زلزلہ محسوس ہوا جس سے اون کے ایمان تازہ ہوئے آجکل ہمارے قدیمی دوست ڈاکٹر حلم الدین صاحب بھی والو میں ہیں۔

نومسلم

مولوی مظفر اللہ صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب پسران مولوی قدرت اللہ صاحب ملتان سے اطلاع کرتے ہیں کہ ہم ہر دو بھائی بمعہ خاندان ملتان میں مشرف باسلام ہو گئے ہیں - ہم انجیل کی (ظاہر داری کی اخلاق) تعلیم دیکھ کر عیسائی بن گئے تھے اور عیسائیوں کے درمیان رہ کر اور اون کے بدنمونے اور عیاشی کو دیکھ کر تائب ہوئے - چونکہ کسی لالچ کیواسطے عیسائی نہ ہوئے تھے اس واسطے وہاں نہ ٹھہر سکے۔

جواب خطوط

۱ - محمد فقیر اللہ خان صاحب - آپکا مضمون پہونچ گیا ہے - پسندیدہ ہے انشاء اللہ بشرط گنجائش شائع ہوگا۔

۲ - حامد حسین خان صاحب - آپکا خط ملا - جواب اس اخبار سے ظاہر ہے بدر کے ساتھ آپکی ہمدردی کا شکریہ ہے۔

۳ - میاں قمر الدین صاحب لکلوہ - اخبار کی قیمت ۱۹۰۸ء میں للعہ رسالانہ ہے آیندہ عہ کر دیگئی ہے۔

روپیہ کس کے نام آنا چاہیئے

بعض وقت صدر انجمن احمدیہ کے مختلف افسران کی طرف سے جماعت احمدیہ میں چندوں کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور احباب انہیں افسران کے نام منی آرڈر ارسال کر دیتے ہیں - لہٰذا تمام احمدی احباب کی خدمت میں اطلاعاً و دوبارہ لکھا جاتا ہے کہ مہربانی فرما کر ہر ایک قسم کا روپیہ جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف مدات کے لئے یا افسران انجمن کی تحریک پر بھیجیں - وہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کریں۔ والسلام۔

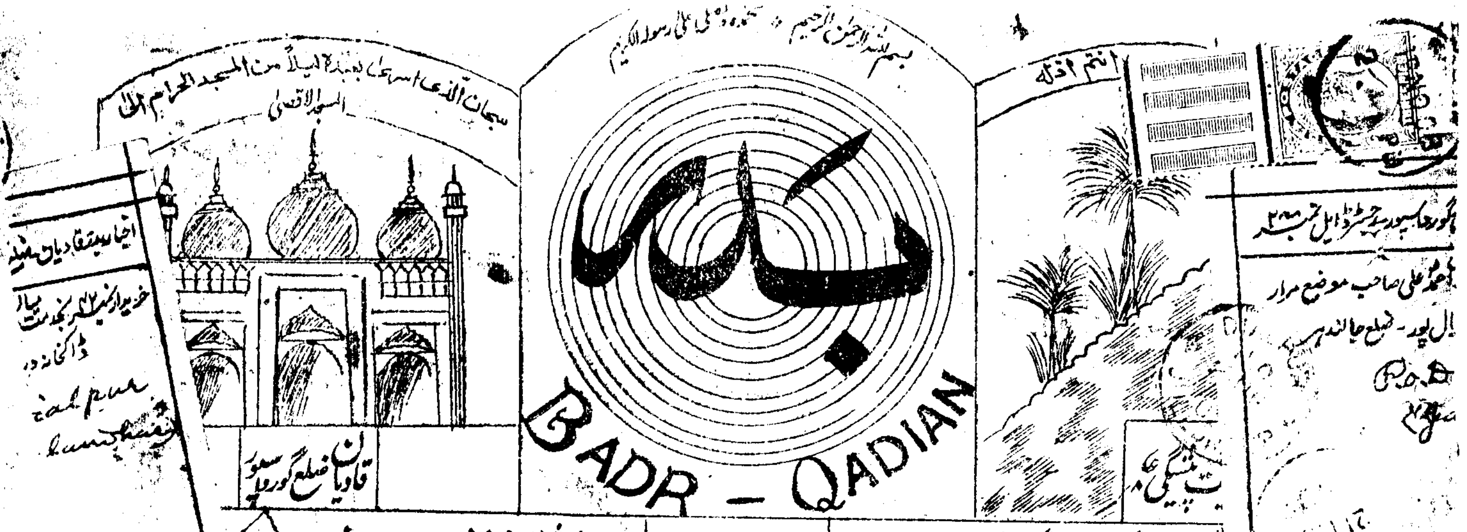
براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہو گئی ہے اب براہین احمدیہ اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہو گی۔ مجلد صہ۱۲ بے جلد صہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایکروپیہ کی رعایت ہو گی یعنے اونکو براہین احمدیہ مجلد للعہ ۱۲ اور بے جلد صرف للعہ میں دیجائے گی۔

مینیجر بدر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے - یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں - محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں - مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و سحوخیت فسا و بلغم و خون - و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی - یبوست - اوجاع مفاصل وغیرہ - بلکہ یہاں تک محیط اعظم میں لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بڈھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں ہے کہ بہت ہی مفید شے ہے - قیمت ایکتولہ للعہ



چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۸ — مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵ مگھر سمت ۱۹۶۵ بروز جمعرات — نمبر ۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض بہ اقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوسکی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
آن همه از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اند راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست — هر که انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ عہ
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔
خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور فرماوین۔
رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار مین چھاپ دی جاویگی اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہین آج مین نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہون جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور پھر اقرار کرتا ہون کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اوسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام مین جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر و مطبع چھاپکر شائع کیا گیا)

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین و اہلِ بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنے اہلِ بیت کے معالجہ کے واسطے لاہور تشریف لیگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب واپس دار الامان میں پہونچ گئے ہیں۔

تخفیف کرایہ منظور

جلسہ سالانہ کیواسطے کرایہ ریل میں تخفیف منظور ہو گئی ہے ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے آمد و رفت کا ٹکٹ مل جائیگا۔ سارٹیفکیٹ کے فارم چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

ایک نیک ارادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبِ صادق جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس سال میں ایک ایسی آسامی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے۔ کہ دن رات میں بمشکل چند گھنٹے نیند کو پورا کرنے کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر ظاہرا مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے آپ بھی دعا فرماویں اور حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے عرض کریں کیونکہ حضرت اقدس کے وصال مبارک کے بعد یہ پہلا جلسہ تھا جس میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ اور جب سے مینے بیعت کی ہے یہ پہلا سال ہے کہ شمولیت جلسہ سے مجھ کو غیر حاضری نظر آتی ہے۔ جس کا مجھ کو رنج تمام عمر رہے گا اب مینے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا نخواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں۔ تو میری غیر حاضری بھی میرے احمدی احباب کے لئے قابل تقلید ہو جاوے۔ سو میں آپکے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشتہر کرتا ہوں کہ میرے دار الامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ کرایہ آمد و رفت از سیالکوٹ تا قادیان دار الامان ۵؎ ۔ خرچ متفرق دار الامان ۳؎ اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ۔ کل ۹؎ روپیہ ہوتے ہیں۔ میں یہ مبلغ ۹؎ روپیہ کی رقم ... سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی معرفت بخدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدونگا۔ جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لئے جاویں ممکن ہے۔ کہ میری اس تحریر سے بعض وہ احباب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاویں۔ وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ ان کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو۔ دار الامان بھیجکر مستحق ثواب ہو جاویں۔ اور اس نیک تحریک سے اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کھولدیوے۔ آمین۔

دوسری عرض میری ان احباب کی خدمت میں جو کہ میرے ساتھ دلی تعلق رکھتے ہیں اور جو ضلع سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب ہیں اور جو میری تحریک پر ہر سال فی کس ایک روپیہ نذرانہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ احباب میری غیر حاضری کی مجبوری سے مطلع ہو جاویں اور بدستور سابق ایک ایک روپیہ نذرانہ حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں پیش کریں تاکہ ان کے نیک نمونہ سے دیگر احباب میں تحریک پیدا ہو اور وہ دوست ثواب کے مستحق ٹھیریں۔ والسلام

آپکا نیازمند اور حضرۃ خلیفۃ المومنین کا خادم

عاجز بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی

۱۵ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشتاقِ دیدارِ توام

اے مہدیٔ آخر زمان مشتاقِ دیدارِ توام — اے رہبرِ گمرہان مشتاقِ دیدارِ توام
بودی مسیحِ جانِ ما دردِ غمِ ما را دوا — اے مرہمِ خستہ دلان مشتاقِ دیدارِ توام
اے مظہرِ حق شانِ تو پاک و مطہر جانِ تو — صلوٰۃ بر تو ہر زمان مشتاقِ دیدارِ توام
اے حجت و برہانِ حق ای لطفِ بے پایانِ حق — اے رحمتِ ربِ جہان مشتاقِ دیدارِ توام
اے مسلمانرا قبلہ گہ اسلام را پشت و پناہ — ہم نجیرِ حق را خصمِ جان مشتاقِ دیدارِ توام
آن صورتِ یزدان نما صد حیف از ما شد جدا — جان از غمش آمد بجان مشتاقِ دیدارِ توام
از فرقتِ تو نیم جان ہستند جملہ بندگان — گشتی ز چشمِ ما نہان مشتاقِ دیدارِ توام
آن روئے قمر بدر الدجیٰ بینم کجا یابم کجا — ہستم بسے جویان دوان مشتاقِ دیدارِ توام
آن صحبت و دیدارِ تو بہائے گوہر بارِ تو — خواہم بدل کوشم بجان مشتاقِ دیدارِ توام
آن روزہا یاد آورم بر ما چو میکردی کرم — بودی پناہِ بیکسان مشتاقِ دیدارِ توام
گردت ہمہ پروانہ سان بودیم ما اے شمعِ جان — بود از تو جانِ نو بجان مشتاقِ دیدارِ توام
از ما چہ دیدستی خطا گشتی ز چشمِ ما جدا — نالی بچشم اے نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام
جان در فراقت ناتوان سوزان جگر ہم دل تپان — چشمم ہمہ شد خون چکان مشتاقِ دیدارِ توام
آن بزمِ خوش با موہبت آن مجلسِ پُر شوکتت — یادش کند مغموم جان مشتاقِ دیدارِ توام
آن خندہ ات چون گلستان وقتِ سخن اندر بیان — بودے نمک بر ریشِ جان مشتاقِ دیدارِ توام
آن جلسۂ وعظ و بیان بر کرسی و بر منبران — یادم شود ہیچم بجان مشتاقِ دیدارِ توام
آن سیرِ تو با بندگان در ہر درے بحث و بیان — خوش خوش بطرزِ خوش روان مشتاقِ دیدارِ توام
ہر صبحدم پروانہ سان بر در ہجومِ عاشقان — کاید برون آن نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام
وقتِ تو بود آن وقت خوش از غم نہ کس بودے تپان — عشاق ہیبت شادمان مشتاقِ دیدارِ توام
اکنون حضورت شد رہا شاہا کجا جوئیم ترا — دل میکند آہ و فغان مشتاقِ دیدارِ توام
دلہا الم اندوختہ ہجرِ تو جانہا سوختہ — چشمانِ ما زاری کنان مشتاقِ دیدارِ توام
شاہا بہ بین رنجوریم کن مُدّ این مہجوریم — اندر حضورِ خود نشان مشتاقِ دیدارِ توام

کن یک نظر سویم روا ہستم اُویسِ بینوا
اے مہربان اے مہربان مشتاقِ دیدارِ توام

صوفی تصور حسین مہاجر قادیان

قاضی اکمل صاحب کے احباب کو اطلاع ہو کہ قاضی صاحب موصوف وطن گئے ہوئے ہیں ان کے تمام خطوط براہ راست گولیکی جانے چاہئیں اور نہایت رنج کے ساتھ اس خبر کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا بیٹا خورشید عاقل فوت ہو گیا ہے اور وہ خود دانت کے درد کے سبب چند دن بہت تکلیف میں رہے۔ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے اور نعم البدل عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگرخانہ

احباب احمدی سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ لنگرخانہ کے انتظام مین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو کیسی تکلیف ہوتی تہی۔ اور آنجناب کس طور سے اس معاملہ کو ہر وقت قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے اسی سنت پر عمل کرکے یہ خاکسار پھر آپ صاحبان کی خدمت مین یاد دہانی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ فذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین۔ سو واضح ہو کہ لنگرخانہ کا خرچ بعد وصال حضرت اقدس کچھ کم نہین ہوا۔ کیونکہ اس سے اہل بیت حضرۃ مسیح موعود کی خدمت کی جاتی ہے اور اسی سے سب احباب احمدی جو باہر سے درس قرآن شریف سننے یا زیارت کرنے یا دعا کرانے یا دوا کے واسطے آتے ہین ان کی ساری ضروریات پوری کی جاتی ہین۔ لنگرخانہ کا خرچ معمولی ایک ہزار ماہوار کے قریب ہے، اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود اس کی نگرانی کرتے رہتے ہین اور جناب چودہری رستم علی صاحب جیسے مخلص اور متقی انسان اس صیغہ کے افسر ہین اور بہت محنت اور کوشش سے کام کرتے ہین۔ لنگرخانہ کا چندہ حضرت اقدس نے ہر ایک مرید کے لئے ضروری کیا ہے بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص لنگرخانہ کا چندہ نہین دیتا وہ کس طرح احمدی رہ سکتا ہے کیونکہ اگر یہ سلسلہ زائرین کا جاری نہ رہے۔ تو لوگ قرآن شریف کے حقائق اور معارف حضرت مولانا و مرشدنا جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے کس طرح سن سکتے ہین اس لئے ہر ایک احمدی کو ضروری ہے کہ جیسے وہ اور چندے باقاعدہ طور سے ادا کرتے ہین۔ اسی طرح اس مین بہی باقاعدگی اور پورا اہتمام کرین اور کچھہ نہ کچھہ چندہ خواہ اس کی مقدار کم ہی کیون نہ ہو مثلاً ایک پیسہ ہی ہو۔ ضرور بھیجین اور ماہوار محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا کرین۔ جماعت سیالکوٹ چندہ بھجوانے مین اول نمبر پر ہے۔ اور مجھے یاد ہے۔ کہ ایک مجلس مین جناب قبلہ و کعبہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعودؑ نے اونکو انصار کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔ جماعت سیالکوٹ ہر موقعہ پر ہر مہینہ مین سینکڑون نہین ہزارون سے سلسلہ کی مدد کرتی ہے۔ مگر ان ایام مین موسم قحط اور وبار کی سختیون نے کچھ ایسے مشکلات پیدا کر دئے ہین کہ چندون کی وصولی کرنے مین بہت سی دقتین واقع ہوگئی ہین۔ خداتعالےٰ ہمارے بیمار بھائیون کو جلد تر صحت یاب کرے۔ اور اون کو دینی کامون مین بڑھ بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔

صدقہ رد بلا۔ کا مشہور اور مسلّم مقولہ اس حدیث الصدقۃ تطفی غضب الرب کا ترجمہ ہے لہٰذا احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس امر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دن تہوڑے ہین۔ ان کو غنیمت جان کر موقع فرصت کو سستی اور غفلت مین نہ کھونا چاہئے۔ فلینظر نفسٌ ما قدّمت لغد۔ والسلام

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

۷ر نومبر ۰۸ء

حیدرآباد کی تباہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حیدرآباد کی طغیانی و تباہی کے روز اور دوسرے دن جب مین خاص طور پر تمامی عبرتناک نظارون کا معائنہ کیا تو اسی وقت جناب کے نام ایک تفصیلی خط لکھہ کر امپیریل پوسٹ آفس افضل گنج مین جب گیا تو معلوم ہوا۔ ... ... کہ وہ بہی آب برد ہو گیا۔ ریل تار ٹپہ بند تھے پس ناامیدی کے ساتھہ وہ خط معرض التوا مین ہی رہا۔

کئی دنون کے بعد ٹپہ وغیرہ کی آمد و رفت شروع ہوگئی۔ بعد مین سنا گیا کہ کسی احمدی نے یہان سے مفصل رپورٹ لکھہ کر قادیان روانہ فرمادی ہے۔ پس مین اخبارات کا منتظر رہا۔ کہ کوئی مفصل آرٹیکل اس تباہی کے متعلق ضرور دیکھون گا لیکن ہر طرح سے مایوسی ہوئی۔ چونکہ یہ تباہی کوئی معمولی تباہی نہین ہوئی بلکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد سے ہندوستان پر ایسا انقلاب نہین آیا۔ ایک لاکھہ پچاسی ہزار (۱۸۵۰۰۰) جانون کی بربادی ایک لاکھہ مکانات کی تباہی۔ قریباً تین کروڑ کا سرکار و رعایا کے مال کا نقصان اس سے بڑھ کر اور کونسا سانحہ ہو سکتا ہو؟

ان تباہیون اور غیر معمولی حوادثات سے ہماری جماعت احمدیہ کو ایک خاص تعلق ہے۔ پس کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر کوئی مفصل مضمون اس تباہی کے متعلق شائع ہوتا۔ اور پبلک کو اس طرف متوجہ کیا جاتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زلزلہ کی پیشگوئی کے مطابق جب ضلع کانگڑہ کی تباہی ہوئی۔ تو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین اس کے متعلق خاص طور پر ایک مضمون بعنوان "زلزلہ کا دھکہ" شائع ہوا تھا۔ اب بہی اگر رسالہ مذکورہ کے ایڈیٹر اس تباہی کے متعلق مفصل آرٹیکل تحریر کرنے کا ارادہ فرمادین تو اس طغیانی کی مفصل رپورٹ سرکاری محکمہ جات سے دریافت کرکے اور صحیح صحیح حالات لکھہ کر ارسال خدمت کرتا ہون۔ یون تو اس تباہی کے متعلق آپکے اخبارات مین خبرین وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہین۔ لیکن اگر خاص طور پر اس واقعہ کو تحریر کیا جاوے تو یقین ہے۔ کہ تمام دنیا کے سعید دلون پر اور پہر خصوصاً حیدرآباد کے مخالفین وغیر مخالفین پر نہایت مفید و موثر ثابت ہوگا۔

رود موسیٰ کی طغیانی کا ایک نقشہ جناب کے ملاحظہ کے لئے مرسل ہے۔ آپ اس سے خود اندازہ فرمالین گے۔ کہ کیا طوفان عظیم تہا۔ غالباً یہ خبر جناب کے اور نیز تمام اراکین سلسلہ احمدیہ کے خوشی کا باعث ہوگا کہ جہان تک تحقیق کی گئی۔ اس طوفان عظیم سے ایک احمدی بہی بلکہ اوس کے متعلقین مین سے ایک شخص بہی ضائع نہین ہوا۔ تمام ہر طرح خیر و عافیت سے ہین۔ حالانکہ بعض کے مکانات ایسے خطرناک مقامات پر واقع تہے۔ کہ جس کا کچھہ بیان نہین کیا جا سکتا۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سلسلہ پر رحم فرماکر اوس کے تمام متعلقین کو بال بال بچالیا۔ البتہ کئی احمدی بھائیون کے مکانات و سامان کا کچھہ نقصان ہوا۔ میر بشارت علی

[illegible]

معلومات مفیدہ

ذیل کا خط جو حضرت امیر المومنین نے ایک شخص کے بعض سوالات کے جواب میں لکھا تھا۔ فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

فروعی باتوں میں ایمان کو مذبذب کرنا مناسب نہیں۔ یہ کیا مسائل ہیں کہ جن پر آپ گھبرا گئے کوئی ان میں توحید یا اسلام کا مسئلہ ہے۔ توحید۔ نبوت اور عدل کا ذکر ہے۔ الحمد شریف نماز میں ضروری ہے اور میں خود الحمد پڑھتا ہوں۔ اور سبحانک اللھم فرض و واجب یا ضروری نہیں اس کے بعد اور اکبر قبل الحمد شریف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دعائیں یا تسبیحیں پڑھ لیتے تھے۔ ان میں بعض صحابہ سبحانک اللھم پڑھا ہے۔ سبحانک اللھم خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

رمضان شریف میں تہجد۔ قیام رمضان کی تاکید ہے اور خود نبی کریم نے تین روز جماعت سے پڑھے اسی کا نام تراویح ہے۔ صحابہ کرام نے لوگوں کو سست ہوتے دیکھا۔ تو ابی بن کعب نے جماعت کے ساتھ اول وقت جماعت کرائی۔ مگر صحابہ کرام آخر وقت کو پسند کرتے تھے میں خود آخری وقت میں سحر کی روٹی سے پہلے گیارہ رکعت پڑھتا ہوں۔ اور اوس میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے اور ہماری جامع مسجد میں بعد العشاء گیارہ رکعت پڑھ لیتے ہیں۔ یہ قیام رمضان ہے۔ جس کا دوسرا نام تراویح پڑگیا۔

پیشاب سے بچنا اور اوس سے حفاظت ضرور ہے ڈھیلا لینا کوئی فرض واجب اور سنت نہیں۔ ہم لوگ تو پانی بہا لیتے ہیں۔ مگر جن کو تھوڑی دیر تقطیر البول ہو وہ غریب کیا کرے۔ ہاں ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ہاتھ میں شرمگاہ کو پکڑ کر انسان گلیوں میں کھڑا ہو۔ یہ امر ناپسند ہے۔ کئی ایک لوگ صحابہ سے بعد آپ کے مرتد ہوئے۔ جن سے حضرت ابوبکر نے حسب وعدہ قرآن کریم جنگ کی۔ بے ریب وہ حوض کوثر کیا ایمان سے بھی ہٹائے گئے اور اسی طرح آخر میں بھی ہٹائے جاویں گے۔ اونہوں نے خلافت کے خلاف ہتھیار اوٹھائے۔

ہاں یہ مسئلہ آپ کا بڑا سچا اور ضروری اور قابل قدر ہے۔ کہ الیوم اکملت کے بعد کوئی شخص نیا طریقہ اور نئی شریعت قائم کرے تو وہ مرتد ہے اور کذاب اور مفتری ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ لوگ اوس کی طرف متوجہ ہوں۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

ہجرت کے وقت مولیٰ علی مرتضیٰ کو اپنے بستر پر سلایا یا نہیں سلایا۔ اس کا ذکر صحیح احادیث میں تو نہیں۔ البتہ تواریخ میں ہے۔ سو یہ مولیٰ علی مرتضےٰ کی بڑائی ہے اگر آپ نے سلایا یا آپ سوئے۔ صحابہ کرام ایسی جانبازیاں بہت کرتے تھے اور مولیٰ مرتضیٰ تو خاص آپ کے پیارے بھائی اور داماد تھے کیوں نہ کرتے۔

حضرت عمر رض تو مدینہ منورہ میں حسب الارشاد پہلے ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حضرت عثمان رض حسب الحکم حبشہ کو ہجرت کر کے گئے ہوئے تھے۔

اگر تقیہ کا حکم ہوتا۔ تو تمام انبیاء و رسل کیوں دکھوں میں مبتلا ہوتے۔ حضرت سبط صغرا مظلوم شہید کربلا کیوں کربلا میں مبتلا ہوتے۔ یہ روافض کی کمزوری کا عقیدہ ہے۔

یہ مختصر جواب ہیں جو ایسے خط کے مناسب ہیں اگر تم یہاں آجاؤ۔ تو ہم اور تمام فہم جواب آپکو بتا دیں۔ والسلام

نور الدین ۲۹ ستمبر ۰۸ء

مکتوب المسیح

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک مکتوب مجھے اتفاقاً مل گیا جو ناظرین بدر کے فائدہ کے لئے اخبار میں دیا جاتا ہے اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جناب رسالتمآب کا مقصد اس مدرسہ تعلیم الاسلام کو جاری کرنے سے کیا تھا اور آپ کا اپنے مولیٰ کریم پر کیسا بھروسہ تھا۔

یہ ایک مدرس کے جواب میں ہے جس نے کسی وجہ سے استعفا دینا چاہا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس درسے نہ ٹلوں گا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک ارادہ ہرگز مناسب نہیں اس سے خود غرضی اور دنیا طلبی بھی جاتی ہے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استعفا دینے والوں کے استعفا سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں ادھر ادھر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جاویگا۔

چاہیئے کہ صبر کے ساتھ گذارہ کریں اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا۔ تب بھی تو پانچ سات روپے میں گذارہ کرنا ہوتا۔ بلکہ میں نے آپ کے امتحان کی ناکامیابی کے وقت سوچا تھا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں یہی حکمت خیال آئی تھی۔ کہ تا دنیوی طمع کا دامن کم کر کے دین پیش کیا جاوے۔ پس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا۔ تا عمدہ حالت میں ہو کر غیر دین کے ہاتھ میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفا دو گے تو عیالداری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ہونے کے لئے ممد ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہوگئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔ .. ..

.. ..

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

شاہراہ کونسی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک راہ ہے مجاہدات و ریاضات کی۔ اور اوس کے ماتحت ہے مطالعہ ملفوظات کاملین کی۔ اور سماع کلمات موزونہ کی۔ ایک راہ ہے ذکر جہر اور ترک لذائذ کی اور اس کے ساتھ ذکر خفی و اخفیٰ ہو یا ملکی۔ سمجھ لو۔ ان سب کے اصول گو تعلیم انبیاء میں کسی نہ کسی موجود ہیں۔ مگر ایک شاہ راہ ہے۔ اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ یہاں اصوم و افطر۔ واصلی وانام و اتزوج النساء اور ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ موجود ہے۔

شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کی عوارف جس کو حضرت مزید الحق والملۃ والدین اپنے درس میں رکھتے تھے اور سلطان جی نے اس کو سبقاً سبقاً پڑھا اور اس سے بھی اعلیٰ رنگ میں حضرت السید الجیلی کی فتوح الغیب ہے۔ اور ادنےٰ رنگ میں تعرف اور رسالہ قشیریہ۔ ہاں مفید احیاء العلوم یا قوت القلوب ابو طالب المکی ہے رحمۃ اللہ علیہم۔ اور جامع کتاب حجۃ اللہ البالغہ جس کو شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا۔ یہ راہ ہے جس کو خاتم الانبیاء لایا۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

آج قرآن کریم اور سنتہ متواترہ اس کی متکفل ہے والحمدللہ رب العالمین۔ اور جس شرائط کا وعظ آپنے کہا ہے۔ وہ واعظ ہرگز ہرگز مستقل اثر نہیں رکھتا۔ ...... گویا آپنے دیکھا ہوگا۔ اس کے اخلاق و عادات اس کی دنیا سے سرد مہری اس کا نماز کو سنوار کر پڑھنا۔ کیا جنابنے ملاحظہ فرمایا۔ کیا کانون اور غزلون کی ادائین اوس کا کمال کیا اوس کو انبیا کے راہ پر لایا۔

دُعا کبیر کے حفاظ نے کیا اتباع سنت اور منہاج نبوت پر چلنے کی راہ پالی۔ آپ خود ماہر ہین ایسے واعظ ہی آنی اثر رکھتے ہین۔ لہذا ماجرائے فانی من بہر جمعیتے نالان شدم جفت بدحالان خوش حالان شدم۔ نوجوان سرگرم لعد کرے مستقیم الحال ترقی کرنے والے موافق قرآن وسنتہ کا خادم۔ ماینفع الناس جیسے ہوکر یمکث فی الارض ہو۔ آمین

نورالدین ۱۷ رمضان المبارک ۲۶ھ

ایک پرانی غزل

(از ... عبدالرحیم صاحب)

مصرع طرح سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

زمین سے تا سما شور و فغان ہے
بپا محشر ہے شورِ الامان ہے

کہین ہے زلزلہ طاعون کہین ہے
سراسر باغِ عالم مین خزان ہے

بھلا کیون جوش پر ہے قہر باری
زمین سے پھر گیا کیون آسمان ہے

چراغ عقل و دانش لے کے ڈھونڈو
کھلے گا گر کوئی رازِ نہان ہے

کسی یوسف کو دی ہے اتنی ایذا
پھنسا جس کی سزا مین کاروان ہے

وہ یوسف ہے مسیح قادیانی
کہ حکم و عادل و شاہ جہان ہے

خدا ہے دعوے مین اوس کا مصدق
دکھاتا نو بنو روشن نشان ہے

قلم سے ہے قلم سر دشمنون کا
خطا تیرِ دُعا ہوتا کہان ہے

صلیب و بید نے مانا ہے لوہا
بیان وہ آپ کا معجز بیان ہے

ہے اس مردِ خدا سے یار وشوخی
غضب آلود جس سے آسمان ہے

زمین پہ آئی ہے کیسی تباہی
نہ گھر مین ہے نہ جنگل مین امان ہے

بچیگا وہ ہے جس مین نورِ ایمان
بلا ایمان کے ہر دم زیان ہے

کرو توبہ کہ توبہ کا کھلا ہے در
غنیمت جان لو اچھا سمان ہے

کوئی جیتیگا ہارے گا کوئی اب
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

دمِ عیسیٰ سے نیتر مین پڑا دم
میرا دم دمبدم تازہ نشان ہو

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء
عبدالرحمن صاحب ۲۰۹۷ عہ
ابو یوسف صاحب ۱۳۲۳ عار
قاسم بیگ صاحب ۱۴۲۶ عہ
مولوی فضل صاحب ۱۴۳۲ عار
دلاور خان صاحب ۱۹۱۹ عہ
بابو گلاب خان صاحب ۱۷۲۰ للعہ
علی محمد صاحب ۱۸۴۵ عہ
مظفر احمد صاحب ۱۵۰۹ عار
غلام احمد صاحب ۱۹۴ عہ
شیخ عبدالمجید صاحب ۹۶۴ عہ
عبدالستار صاحب ۳۹۱ عہ
عبدالغنی صاحب ۱۷۱۶ عہ
ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ عار
محمد حسین صاحب ۸۰۵ عہ

۳۔ ستمبر ۱۹۰۸ء
ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ
حنیف اللہ صاحب ۲۰۳۱ عار
محمد شفیع صاحب ۷۳۰ عہ
محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عار
محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ للعہ
محمد علی صاحب ۷۷۰ عہ
میران بخش صاحب ۱۷۶۳ عار
احمد نور صاحب کابلی عہ
عبدالرشید صاحب ۹۵۴ عار

۴۔ ستمبر ۱۹۰۸ء
مرزا رحیم بیگ صاحب ۹۴۵ عہ
غلام حسین صاحب ۱۶۵۱ عار
دل محمد صاحب ۲۱۲ عہ
محمد سراج الدین صاحب ۱۸۸۹ للعہ
حافظ محمد امین صاحب ۱۹۵۰ عہ
عبدالغنی صاحب ۳۴۸ للعہ
امام بخش صاحب ۱۲۷۳ عہ
سردار خان صاحب ۴۲۶ عہ
مولا بخش صاحب ۷۲۵ للعہ
مستری احمد دین صاحب ۱۲۰ عہ
امام الدین صاحب ۱۲۹۵ عہ
محمد افضل صاحب ۹۱۶ عہ
عزیز الدین صاحب ۱۶۵۷ عہ
محمد شاہ صاحب ۱۷۲۰ عہ
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۲۸ عہ

محمد عمر خان صاحب ۱۴۴۱ عا
عبدالقادر صاحب ۱۱۳۱ عہ
احمد علی صاحب ۱۰۳۳ عہ
منشی دلیر راج صاحب ۱۱۷۹ عہ
نظام الدین صاحب ۳۰۲ عہ
سردار خان صاحب ۹۲۵ عہ
محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عہ
امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
سید سردار محمد صاحب ۷۵ للعہ
عبدالمجید صاحب ۹۹۹ للعہ
ملک شہباز خان صاحب ۶۲۳ عہ
محمد رضوی صاحب ۱۳۶ للعہ

۳ ستمبر ۱۹۰۸ء
وزیر محمد صاحب ۱۵۶۷ عہ
محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عا
غلام نبی صاحب ۳ عہ
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ للعہ
محمد حسین صاحب ۱۷۴۳ عہ
محمد خان صاحب ۱۲۸۶ عہ
عبدالرزاق صاحب ۸۵۰ عہ
مولوی غلام رسول صاحب ۹۲۳ للعہ
عبدالرحمان صاحب ۵۹۴ عہ
امام الدین صاحب ۵۴۷ عہ
عبدالصمد صاحب ۱۹۰۱ عہ

۴۔ ستمبر ۱۹۰۸ء
عبدالعزیز صاحب ۱۷۵۲ عہ
راجہ خان صاحب ۱۱۵۹ عہ
غلام رسول صاحب ۲۸۸۵ عہ
عبدالرحیم صاحب ۲۰۷۵ عہ
غلام رسول صاحب ۹۱۵ عہ
وزیر علی صاحب ۱۸۰۵ عہ
محمد حسین صاحب عہ

۷۔ ستمبر ۱۹۰۸ء
قیر الٰہی صاحب ۱۲۷۷ عہ
محمد یحیٰی صاحب ۷۴ عہ
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۹۱ عہ
صدرالدین صاحب ۲۰۱۲ عہ
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ عہ
حکیم کرم الدین صاحب ۱۶۲۹ عہ
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ عہ
خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ عہ
میان غلام محمد صاحب ۳۷۰ عا
عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ للعہ
مصری خان صاحب ۱۱۶۲ عہ
رسول میان صاحب ۱۵۶ للعہ
محمد ابراہیم صاحب ۵۴۴ عہ
مرزا محمود علی صاحب ۷۹ للعہ
عبدالکریم صاحب ۲۰۳۹ عہ
عبدالحلیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
خداداد صاحب ۱۷۵۳ عہ
محمد یٰسین صاحب ۲۵۵ للعہ
ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ عہ
سراج الدین صاحب ۲۲۴ للعہ
محمد قاسم صاحب ۳۶۳۴ عہ
حوالدار نور الدین صاحب ۲۰۸۳ عہ
فضل الٰہی صاحب ۱۵۲۰ عہ
میان وداوا صاحب ۵۲۵ عہ
فقیر شاہ صاحب ۹۳۸ عہ
جان محمد صاحب ۱۷۶۵ عہ
سیٹھ ہارون صاحب ۱۷۶ عہ
محمد سلطان صاحب ۲۰۴۲ عہ
غلام محی الدین صاحب ۱۴۲۵ عہ
حیات علی صاحب ۱۹۲ عہ
عبدالرزاق صاحب ۱۴۱۸ عہ

۵۔ ستمبر ۱۹۰۸ء
محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عہ
نبی بخش صاحب ۱۲۵۴ عہ
سمیع اللہ صاحب ۱۹۰۸ عہ
نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عہ
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ عہ
حسن محمد صاحب ۱۶۸۳ عہ
جلال الدین صاحب ۷۲۰ عہ
جہانگیر خان صاحب ۱۴۶۱ عہ
نامعلوم الاسم عہ

ایڈیٹر صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس درخواست کو اپنی رائے اور مزید مشورہ کے ساتھ اپنے اخبار میں درج کرکے مشکور فرماویں۔ ایڈیٹر بدر۔

بخدمت صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر ڈاکخانجات ہند

ایک درخواست

وی پی کی رسید ملنی چاہیئے

جناب - پبلک کے فائدے کے واسطے اس اخبار کے ذریعہ سے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں - مجھے امید کہ ... جب سے وی پی کا سسٹم جاری ہوا ہے ... ہندوستان کے تجار اور مالکان کارخانجات بہت مشکلات ... پرانے سسٹم کے مطابق خریدنے والا اپنے ہاتھ سے ایک فارم کی خانہ پری کرکے ڈاکخانہ میں ... فارم کا ایک ٹکڑا روپیہ لینے کے وقت ... دیا جاتا تھا جس سے خریدنے ... اپنے رجسٹر کے اندراج ... آسانی ہوتی تھی - لیکن نئے سسٹم کے مطابق ... منی آرڈر فارم کا حصہ کاٹ کر دیا جاتا ہے جو کہ وی پی وصول کرنے والے ڈاک خانہ میں طیار ہوتا ہے اور جس پر وصول کنندہ وی پی کا نام اور مقام اور نمبر وی پی درج کرنا اسی ڈاک منشی کا فرض ہوتا ہے جو منی آرڈر بناتا ہے - اب تجربہ سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ ڈاک منشی صاحبان اس فارم کو پر کرنے کے وقت اکثر ضرورت سے زیادہ پھرتی سے کام لیتے ہیں اس سے ہمارا یہ منشا نہیں کہ ہم ان کو کوئی الزام دیں - ممکن ہے ان کے پاس کام زیادہ ہوتا ہو اور ممکن ہے اسی طرح کی خانہ پری ان کے دیگر کاروبار اور ضروریات کے لحاظ سے ان کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض جگہ غفلت سے کام لیا جاتا ہو - اس جگہ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے - کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں یا ایسا کرنا ان کے واسطے جائز ہے یا نہیں - اور نہ ہم یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاک منشی صاحبان کو سرکار کی طرف سے سخت تاکید اور ضروری حکم دیا جاوے کہ وہ نام اور پتہ وصول کنندہ کا بہر حال خوش خط اور صاف لکھا کریں کیونکہ ڈاکخانہ کے روز افزوں کام کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی درخواست کرنا منشی صاحبان کیواسطے ایک تکلیف مالا یطاق کی خواہش کرنا ہے۔

اس وقت ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ پرانے سسٹم ہی کو دوبارہ جاری کر دیا جائے - کیونکہ اوس میں بھی ایک بڑا نقص یہ تھا - کہ فارم راستہ میں گم ہو جاتی تھیں یا زیادہ وی پی جاری ہونے کی صورت میں کسی کا فارم کسی کو چلا جاتا تھا - بعض دفعہ خود ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تھا - کہ یہاں سے دو شخصوں کے نام اخبار وی پی کیا گیا - چونکہ فارم اخبار کے پرچے کے ساتھ ہی وسپیچ ہو جاتے تھے اور اخبار متعلقہ کے ساتھ گوند وغیرہ سے چسپاں نہیں ہوتے تھے - اسواسطے راستہ میں سارٹر صاحبان اس وی پی کا فارم اوس کے ساتھ لگا دیتے اور اوس کا اس کے ساتھ جس سے دس روپے وصول ہونے ضروری تھے - اوس کو پانچ روپیہ کا فارم مل گیا اور اوس نے بخوشی تمام دے لیا - اور جسکو پانچ روپے کا وی پی جانا تھا اوس کو مبلغ دس روپیہ کا چلا گیا اور اوس نے واپس کر دیا - اور ساتھ ہی ایک لمبا چوڑا خط کارخانہ کو شکایت کا لکھ مارا - اس کے علاوہ اور بھی نقص ہونگے جنکو دیکھکر افسران ڈاک خانہ نے اس سسٹم کو بدلا ہے

غرض اس درخواست سے ہمارا مقصد کسی تبدیلی کے لئے نہیں ہے - سرکار نے اسکو جاری کیا ہے تو دو چار برس آزمالے لیکن ہم چاہتے ہیں - اور اس اخبار کے ذریعہ سے آج باادب تمام سرکار کی خدمت میں پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب ایک وی پی ڈاکخانہ میں پیش کیا جائے تو اوس کیواسطے ڈاک خانہ سے اوسوقت

ایک رسید ملنی چاہیئے

رسید پر مکتوب الیہ کے نام اور پتہ کے ساتھ ڈاک منشی صاحب اپنے رجسٹر کا نمبر وی پی لگا دیا کریں اور ڈاکخانہ کی مہر لگا دیں - چونکہ جو منی آرڈر فارم کا ٹکڑہ فریسندہ کو واپس ملتا ہے - اس پر جبھی وی پی کا نمبر دیا ہوا ہوتا ہے اس واسطے اگر اس فارم پر نام اور پتہ درست نہ ہوگا - تب بھی فریسندہ کو اس رقم کے کھاتہ کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی کیونکہ وہ اپنے ہی دفتر میں رسید کو دیکھ کر اپنے مشکلات کو حل کر سکیگا - اور اوس کے واسطے ضروری نہ ہوگا کہ اپنے حساب کتاب کو درست رکھنے کی خاطر بار بار ڈاک خانہ سے خط و کتابت کرکے وصول کنندہ وی پی کے نام اور پتہ دریافت کرے۔

اس پر ایک سوال ہو سکتا ہے کہ اس طرح ڈاک منشی کا کام بڑھ جائے گا - سو اس کا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ فارم ڈپلیکیٹ بنایا جاوے یعنی فارم دوہرا ہو - مکتوب الیہ کا نام پتہ رقم اس پر دو جگہ درج ہو - یہ سارا کام فریسندہ کرے ڈاک منشی صاحب ایک ٹکڑے پر صرف نمبر وی پی لکھ کر اور ڈاک خانہ کی مہر لگا کر فریسندہ کو دیدیا کریں - اس سے ڈاک منشی کے کام میں کچھ ایزادی نہ ہوگی - کیونکہ اس کو صرف نمبر کا اندراج کرنا ہوگا اور بس۔

بالآخر ہم یہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگرچہ حق تو سب سرکار کے ہیں - جسکو خدا نے حکومت دی اور رعایا کا کام صرف تابعداری ہے - لیکن چونکہ ڈاک خانہ سرکار کا ایک نیم تجارتی محکمہ ہے اور اس میں پبلک کے حقوق کی نگہداشت کا ہمیشہ از حد خیال رکھا جاتا ہے - اس واسطے ہم باادب عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وی پی کیواسطے رسید کا حاصل کرنا دراصل

پبلک کا حق ہے

کیونکہ منی آرڈر کیواسطے ڈاک خانہ رسید ... دیتا ہے کہ کچھ نقدی ڈاک خانہ کے سپرد کرکے اس نقدی کی فیس پہلے ادا کر دی جاتی ہے - وی پی کیصورت میں فریسندہ ایک نقدی کی مالیت کی چیز ڈاک خانہ میں دیکر اس کی فیس بھی پہلے سے ادا کر دیتا ہے - جبکہ ڈاک خانہ فیس منی آرڈر ہم سے پہلے وصول کر لیتا ہے - تو پھر وی پی اور منی آرڈر ایک ہی صورت رکھتے ہیں - جیسا کہ منی آرڈر کی رسید ملتی ہے ویسا ہی وی پی رسید ملنی چاہیئے - نقدی یا اس کے برابر کی قیمت کی شے ایک ہی بات ہے - موجودہ صورت میں اگر کسی کا وی پی خدانخواستہ راستہ میں گم ہو جائے تو وی پی کرنیوالے کے پاس کوئی ثبوت اثبات کا نہیں کہ اوس نے ضرور وی پی کیا تھا - حالانکہ وہ اس وی پی کیواسطے زائد فیس پیشگی بھی ادا کر چکا ہوتا ہے۔ اگر فیس وصول نہ کی جائے تو پھر وی پی اور معمولی پارسل سے بڑھ کر فیس وصول کیجاتی ہے - تو معمولی پارسل اور وی پی میں کوئی فرق تو فریسندہ کے ہاتھ میں ضرور ہونا چاہیئے - امید ہے کہ حضور ڈائرکٹر صاحب و پوسٹ ماسٹر جنرل صاحبان اس درخواست پر پوری توجہ فرما کر پبلک پر ایک احسان کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امرتسری شیطان

دشمن حق کوئی گر دیکھنا ہو آ ناظرین + بوالوفا کو تم دیکھ لو تم دور جا کر کہین
دیکھ کر صد ہا دلائل جو سمجھتا ہی نہیں + آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین
حق کو ٹھکرا دیا ہے بیوفا تو باز آ + افترا و کذب و ظلم و جور کیوں شیوہ کیا
ناصح مشفق کا کلام مان لے اپنی بھلا + تا بکے جنگ و نبرد و کارزار با خدا
اے سیہ باطن بترس از خشم رب العالمین

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ وکذلک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً ط ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرہم وما یفترون۔ الانعام۔ یعنے تو مخالفوں کی مخالفت سے گھبرا نہیں اسی طرح قدیم سے چلی آئی ہے۔ ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ اون کی طبائع ہی اس مخالفت کی مقتضی ہیں۔ ایک شریر دوسرے شریر کو دھوکہ بازی کی بیہودہ اور لغو باتیں سمجھاتے رہتے ہیں ...... پس تو ان کی پرواہ نہ کر اور نہ ان کی افترا پردازیوں کی طرف پرواہ کر خدا کی طرف ہمہ تن مصروف ہو اور اس پاجیانہ حرکت سے اونکو کئی ایک غرضیں ملحوظ ہیں۔ ایک اپنے واہیات خیال لوگوں میں پھیلانے۔ تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۹

اسی سنۃ اللہ کے مطابق ثناء اللہ امرتسری اور حشمت علی اوس کے دوست نے حضرت اقدس سیدنا و امامنا خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دشمنی سے یہ آسمانی خطاب شیاطین الانس کا حاصل کر کے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کی ڈیوٹی کو پورا کیا ہے۔ اور اس پاجیانہ حرکت سے حسب مقتضاء طبیعت یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ یصدون عن سبیل اللہ کے ارتکاب جرم سے سادہ لوح انسانوں کی ضلالت کا ثواب حاصل کریں۔ اور ان پاجیانہ حرکات کو فخریہ ظاہر کر کے یحسبون انہم علے شئ خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھ اچھا عمل کر رہے ہیں مگر نہیں جانتے کہ الا انہم ساء ما کانوا یعملون۔ وہ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں جن کے حق میں خدائی فتوے یہ ہو کہ الا انہم ہم الکذبون استحوذ علیہم الشیاطین۔ فانسٰہم ذکر اللہ۔ اولئک حزب الشیطن۔ الا ان حزب الشیطن ہم الخاسرون۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ المجادلہ

وہی ہیں اصل جھوٹے شیطان نے اون پر قابو پالیا ہے پس اللہ کی یاد اون کو بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار! یہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹے میں رہے۔ جو لوگ خدا اور اوس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل کمینے اور بدذات ہیں۔ (وہ نہیں جانتے) کہ خدا لکھ چکا ہوا ہے کہ میں اور میرے رسول بے شک غالب رہیں گے کیونکہ اللہ بڑی طاقتوں والا اور زبردست ہے۔ انہیں وجوہات سے واقعات نے ہمکو مجبور کیا کہ امرتسری کے لئے بربنا آیات قرآنی آسمانی خطاب کا اظہار کیا جاوے۔ اس لئے بجائے "امرتسری منکر" انسانی لقب کے "امرتسری شیطان" آسمانی خطاب سرنامہ عنوان ہوا۔

بعد اس مختصر تمہید کے ہم اپنے اس دعوی کا کہ امرتسری اور اس کے دوست نے شیاطین الانس والے کام کر کے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کے عامل بن کر پاجیانہ حرکت کی ہے اثبوت پیش کرتے ہیں۔

جناب سرور عالم کے صدقے اکرم ہوا
میری یہ آرزو ہووے قبول درگہ والا
عدو بحر خجالت میں سدا کھاتا رہے غوطہ
روان طبع روان کو دیکھ میری صورت دریا
میں نکلوں اس سے لیکر گوہر مقصد خداوندا
درین دریائے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا

ناظرین! دہلی میں ایک صاحب مولوی حشمت علی مسلمان نامی ضلع گورداسپور کے رہنے والے چرم فروشی کا کام کرتے ہیں ان سے انٹرویو کرنے کے لئے اس وقت اتنا ہی کافی ہو کہ آپ کا لخت جگر محمد یحییٰ قریباً چھ ماہ تک دارالامان میں تعلیم پاتا رہا ہے جس کو مسلمان موصوف نے خود حاضر ہو کر داخل کرایا تھا اور آپ دو تین مرتبہ قادیان میں رونق افروز بھی ہو چکے ہیں۔ ہو سمکم المسلمین۔ ایک رسالہ آپ نے تالیف فرمایا ہے۔ جو قریباً دو جزو کا ہے۔ اوس میں آپ نے مامور من اللہ ایک خاص اصطلاح میں بنکر اس امر کا بیڑا اوٹھایا تھا۔ کہ سوائے "مسلمان" نام کے کوئی دوسرا نام حنفی۔ اہل حدیث۔ احمدی۔ اہل قرآن وغیرہ رکھنا قرآن شریف کے خلاف اور گناہ عظیم ہے

قبل از طبع رسالہ مذکور اس کا جواب منجانب سلسلہ احمدیہ احسن الناظرین سید الرحمن نے تحریر فرما کر جماعت احمدیہ میرٹھ کو دیدیا ہوا مجموعہ "ازالۃ الوسواس" کے نام سے مطبع النذیر میرٹھ میں طبع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا۔ اور "مسلمان" صاحب کو بھی اس راقم نیازمند نے پہونچا دیا جس کا آج تک جواب الجواب انکی جانب سے نہیں آیا۔ مختصراً مسلمان کی یہ تعریف ہے۔ مفصل بشرط ضرورت جیسی عجیب و غریب ہیں گے پھر کسی معرض تحریر میں لاؤنگا اس قدر اور عرض کر دیتا ہوں۔ کہ "مسلمان" مذکور بوجوہات خاص جن کا اظہار دوسرے موقعہ کے لئے محفوظ رکھتا ہوں، سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک خاص بغض و عناد کچھ عرصے سے رکھتے ہیں جس کا اظہار گاہ و بیگاہ زبانی طور پر جماعت احمدیہ دہلی سے کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ اون لوگوں میں سے ہیں جنکی تعریف یہ ہے کہ

"از خویشتن گم است کرا رہبری کند"

اور شومی بخت سے نہ قوت فیصلہ رکھتے ہیں اور نہ تاب مقابلہ۔ اس لئے انکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بعد از ین آمدم بر سر مطلب۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال پر آپ کا دماغ جو پھرا۔ تو برائے معالجہ مرتد ڈاکٹر کے نسخے پینے شروع کئے اور لگے پھر پھڑانے۔ ان نسخہ جات کے استعمال سے بخارات جو دماغ میں چڑھے۔ تو بازار میں بیٹھ کر اول فول بکنے لگے۔ اونکی دماغی حالت بگڑتی دیکھ کر ایک روز اس غلام مسیح نے اون کا تنقیہ مناسب جان کر عجیب نسخہ سریع التاثیر لکھدیا جس سے خلل دماغ تو جاتا رہا مگر مذبوحی حرکات کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایکبار عمل جراحی سے اگر پورا اپریشن کر دیا گیا تو انشاء اللہ یہ مرض بھی دور ہو جاوے گا۔ لہذا اب میں اون پر جراحی عمل کرونگا۔ جس کے لئے کلوروفارم سونگھایا جانا قبل از عمل جراحی ضروری ہے۔ سو کلوروفارم سونگھاتا ہوں۔ دیکھتے جلیئے کہ کیسا عمدہ اپریشن ہوتا ہے یکم جون سنہ ہ کو آپنے بازار میں اپنے ہم جنسوں میں بیٹھ کر یہ ڈینگ ماردی کہ مرزا صاحب کی وفات بربناء مباہلہ ثناء اللہ ہوئی ہے۔ جسپر مندرجہ ذیل بات چیت ہو کر تنقیہ دماغ کا نسخہ لکھدیا۔

مولوی! مرزا صاحب نے ثناء اللہ سے مباہلہ کیا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے، وہ صادق کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے ہلاک ہو جاوے۔ پس مرزا صاحب ہیضہ سے ہلاک ہو گئے جس سے اون کا کذب ثابت ہو چکا۔

عاجز! ثناء اللہ سے کوئی مباہلہ حضرت اقدس علیہ السلام

سے نہین کیا۔ البتہ دعوت مباہلہ ثناء اللہ کو دی تہی جسکو اوس نے منظور نہین کیا۔ اور ڈر گیا۔

مولوی! ثناء اللہ نے ہرگز دعوت مباہلہ کو رد نہین کیا بلکہ قبول کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔

عاجز! مباہلہ آپ کس کو کہتے ہین اوس کی تعریف فرمادین۔

مولوی! فریقین کا باہم مل کر ایک دوسرے کے خلاف بددُعا کرنا کیونکہ مباہلہ بروزن مقاتلہ ہے اور مقاتلہ مین مشارکت فریقین ضروری ہے اس لئے مباہلہ مین بھی مشارکت باہمی لازمی ہے۔

عاجز! کیا آپ دکھلا سکتے ہین کہ اس تعریف کا مصداق کوئی مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ثناء اللہ کا ہوا ہے۔ یا کم از کم حضرت اقدسؑ کی دعوت مباہلہ کو ہی ثناء اللہ نے منظور کرکر مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔؟

مولوی! بے شک مین دکھلا سکتا ہون کہ ایسا ہی ہوا ہے۔

عاجز! آپ ہرگز ہرگز نہین دکھلا سکین گے خواہ تمام شیاطین الانس والجن کو بھی امداد کے لئے پکارین۔ پس اگر آپ اس بے ہودہ دعوے مین سچے ہین۔ تو یہی تحریر کر دیجے اور عاجز بھی اپنا انکار لکھدیتا ہے۔ پھر ایک جلسہ مین آپ اپنے دعوی کے ثبوت مین حضرت مرزا صاحب کا وہ دعوت مباہلہ پیش کرین۔ جو ثناء اللہ کے مقابلہ مین ہے اور ثناء اللہ کا وہ قبولیت نامہ دکھلادین جس سے اس دعوت کو منظور کرکے اوس نے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ اگر آپ ایسا دکھلا دین گے تو فوراً آپ کو ایک اشرفی قیمتی ۱۵ روپیہ کی انعام دونگا۔

بہت قیل و قال کے بعد مولویصاحب نے مندرجہ ذیل معاہدہ تحریر کر دیا۔

نقل معاہدہ مولوی حشمت علی

”مولوی ثناء اللہ سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا اور مولوی ثناء اللہ نے اوسکو مان کر مدار فیصلہ مان لیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ نے اسکو نہ قبول کیا ہو اور اوس نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا ہو۔ تو فقیر اس معاملہ مین مرزا صاحب کو صادق تسلیم کریگا۔

دستخط حشمت علی مسلمان یکم جون ۱۹۰۸ء

نقل معاہدہ عاجز راقم احمدی

ثناء اللہ نے آج تک کبھی مرزا صاحب سے مباہلہ نہین کیا اور نہ حضرت مرزا صاحبؑ کی دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا۔ اگر مولوی حشمت علی صاحب یہ ثابت کر دین کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو قبول کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہے۔ تو مبلغ ۱۵ انعام مولوی صاحب کو دونگا۔ دستخط قاسم علی“

یہ ہے فریقین کا معاہدہ جس مین کسی وضاحت کی حاجت نہین۔ صاف طور پر مولوی صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ اور عاجز راقم کو اس سے انکار ہے اس لئے مولوی صاحب مدعی کے ذمے اس کا بار ثبوت تھا۔ اور ثبوت مین اجتہادی اور قیاسی استنباط یا بے معنے تحریر و تقریر کی ضرورت نہین۔ مولویصاحب کا فرض یہ تھا کہ اول وہ دعوت مباہلہ جو منجانب مسیح موعود علیہ السلام بمقابلہ ثناء اللہ شائع ہوئی تھی۔ پیش کردین۔ دوم ثناء اللہ کا وہ تحریری قبولیت نامہ جس مین اس دعوت کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ دکھلا دین۔ مگر وہ ایسا ثبوت لاتے کہان سے۔ حسب قرارداد مولویصاحب اتوار کو دن پانچ بجے شام کے برف خانہ کوڑیپل مین بمعہ اپنے نونہال اور دو تین دیگر متعلقین کے تشریف لائے اور یون گویا ہوئے۔

مولوی! مین ثبوت دعوے مین ایک تحریر لکھہ لایا اوس کو سُن لو۔

عاجز! قبل از گفتگو یہ دو چار انسان جو موجود ہین انکو سمجھا دیا جائے کہ ہمارا اور آپکا کیا تنازعہ ہے تاکہ فیصلہ کے سمجھنے مین انکو کوئی دقت نہ رہے۔

مولوی! ان سب کو امر متنازعہ معلوم ہے۔

عاجز! آپکا بتایا ہوا علم انکو معلوم ہے لیکن بالمواجہ میرے اور آپکے ذریعہ سے جو معلوم ہوگا وہ نہایت ضروری ہے۔

مولوی! اچھا آپ انکو سمجھادین۔

عاجز! سنئے صاحبان۔ یہ معاہدہ (جیسے لکھا لکر پڑہا گیا) مولویصاحب نے مجھے لکھدیا تہا اور اس کے مقابل میرا انکار تحریری (جس کی نقل اونکو سنادی) یہ ہے۔ اس غرض سے مولویصاحب آج تشریف لائے ہین کہ آپکے سامنے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ والا مضمون شائع شدہ پیش کرکے بعد ازان ثناء اللہ کا قبولیت نامہ اوس کے متعلق دکھلا کر ۱۵ انعام حاصل کرین۔ اس کام کے واسطے کسی تحریر شدہ مضمون کے پڑہنے اور سننے کی ضرورت نہین۔

حاضرین! بے شک معاملہ صاف ہے۔ صرف دعوت مباہلہ اور قبولیت نامہ کا پیش کرنا ہی اس فیصلہ کے لئے ضروری ہے۔

مولوی! ہرگز نہین۔ مقدم میری تحریر کو سننا ہے جس مین استنباط کرکے فریقین کی تحریرون سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے۔

عاجز! اس دعوے کے لئے استنباط کی ضرورت نہین بلکہ صراحۃ النص سے ثابت کرنا ہوگا۔ کہ یہ مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ ہے اور یہ ثناء اللہ اسکی بابت قبولیت نامہ۔

مولوی! مین ایسا نہین کرونگا۔ میری تحریر مین سب کچھہ آ جائیگا۔

عاجز! اچھا تو سنائیے۔

مولوی! (حاضرین کو مخاطب کرکے) مباہلہ کے لئے ضروری نہین کہ فریق ثانی بھی قبول کرے تو مباہلہ ہو ورنہ نہین۔ (یہ دعوے اور ہے اور تعریف مباہلہ کے خلاف)

۲۔ نوح علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بددُعا کی وہ سب نوحؑ کی زندگی مین ہلاک ہوگئے۔ (نوح کا مباہلہ نہین ہوا)

۳۔ موسے علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بددُعا کی وہ سب اون کی زندگی مین تباہ ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ (اس کو بھی مباہلہ متنازعہ سے کچھہ تعلق نہین۔)

۴۔ مرزا صاحب نے ثناء اللہ اور عبد الحکیم وغیرہ دشمنون کے واسطے بددُعا کی اور اون کی ہلاکت کی پیشگوئی کردی مگر وہ زندہ ہین اور مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہلاک ہوگئے (یہ جدید دعوے ہے اور بالکل جہوٹ)

۵۔ مبارک احمدؒ مرحوم کی وفات پر ثناء اللہ نے شائع کیا کہ میرے مباہلہ کا اثر ہوا۔ کہ مبارک احمدؒ فوت ہوگیا۔ (یہ ثناء اللہ کا مشت بعد از جنگ ہے جو برکلہ او باید زد)

۶۔ مرزا صاحب کی زندگی مین یہ مضمون شائع ہوا تہا مگر مرزا صاحب نے تبصرہ جواب مین شائع کیا۔ اس مین کیون نہ انکار کر دیا۔ ثناء اللہ نے مباہلہ تو کیا ہی نہین۔ پھر اس کو کیا حق ہے کہ اس وفات کو اپنے مباہلہ کا اثر قرار دے۔ مرزا صاحب نے تبصرہ مین لکھا ہے کہ میرا ایسا مباہلہ نہین۔

یہ خلاصہ ہے کہ مولویصاحب کے دلائل اثبات دعوے کا جس کا جواب معقول و منقول سے مناسب وقت زبانی دیکر مولویصاحب کو ناکام و نامراد واپس کیا کیونکہ اصل دعوے سے ان باتون کا کچھہ تعلق نہ تہا۔ مفصل جوابات انشاء اللہ ہم رسالہ[1] مین شائع کرین گے۔ بوجہ طوالت یہان لکھنے کی

---

[1] اس رسالہ کا نام منتہی الکلام علی وفات المسیح علیہ السلام ہے جو عنقریب انشاء اللہ تیار ہو چکا ہے۔

ضرورت نہین۔ فانتظر!

اب صہ روپیہ نہ ملنے کا مولوی صاحب کو افسوس رہا جس کی شکائت اپنے ہمجنسون سے کرنے لگے کسی دوست نادشمن نے انکو صلاح دی کہ حضرت! آپ نالش کرکے یہ روپیہ وصول کرسکتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ نالش پر روپیہ خرچ ہوگا وہ کہان سے لاؤن۔ یارون نے اس پر سکوت کرکے اون کو اون کے حال پر چھوڑ دیا مگر آپنے اس کو لقمہ تر سمجھا تھا۔ حسب ذیل دوسرا پرچہ مجکو لکھدیا جسکی نقل یہ ہے۔

نقل درخواست مولوی صاحب

میر قاسم علی صاحب۔ آپکا مجہہ فقیر سے معاہدہ تھا کہ اگر مباہلہ مولوی ثناء اللہ کا مرزا صاحب سے ثابت کردون تو آپ صہ مجکو دین گے۔ چونکہ فقیر نے مباہلہ ثابت کردیا ہے اور وہ روپیہ حسب معاہدہ آپ نہین دیتے۔ اب اگر آپ مجکو خرچہ نالش دیدیوین تو مین بذریعہ نالش عدالت مین آپسے وصول کرلونگا۔ اور ایک ہفتہ کے اندر نالش کردونگا۔

دستخط۔ فقیر حشمت العلی مسلمان۔

لیجئے حضرات! یہ لوگ ہین جو حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین ادتھتے ہین۔ تعجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا دعوے بھی ثابت کردیا۔ یارون نے انکو تقریر بھی دلا دیا کہ نالش سے روپیہ فوراً وصول ہوجاویگا اور ارجاع نالش پر کوئی کثیر رقم بھی نہین صرف ہوتی تھی۔ آپ چرم فروشی کی بھی گھنٹہ دو گھنٹہ بازار مین رات کو کرتے ہین جس سے ضرور دو چار آنہ یومیہ توکما لاتے ہون گے۔ علاوہ برین اپنے ہم جنسون سے یہ قابل شرم درخواست کرنی واجب تھی نہ کہ حریف مقابل سے باوجود ان سب باتون کے انکو ذلت آسمانی نے مجبور کرکے حریف سے ہی ایسی ناواجب عرض کرنے پر آمادہ کردیا۔ اور یہ نہ سوچے کہ اس سے بڑھکر اور رسوائی کیا ہوسکتی ہے کہ جس کے خلاف پر مین مباہلہ ثابت کرنا چاہتا ہون وہ رہا ہون۔ اوس کے برخلاف تو نالش کرنی چاہتا ہون مگر خرچہ نالش کرنے کے واسطے اوس کے آگے ہی دست سوال دراز کرون۔ شیم شرم شیم۔ فدا امرتسری شیطان اپنے گریبان مین مونہہ ڈال کر اس کا جواب دے کہ اس مصلح قوم کی یہ نالائق حرکت اوس کے نزدیک باعث از دیاد عزت ہے یا موجب ذلت و سکنت۔ ہے

منگوائیے لبتہ وقلم۔ لیجئے حضرت۔ ان جلد جاہ اس کا رقم کیجئے۔ حضرت ہم نے آپ کی بے کسی پر رحم کرکے ایک خاص مصلحت سے ایکروپیہ چھ آنہ خرچہ برائے ارجاع نالش مع درسید دیکر نہایت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیدیا اور یہ سمجھ لیا کہ بذریعہ عدالت ہی آپکا مسہل کرایا جاوے تو مناسب ہے تاکہ آپ کی ذلت مین مع آپکے موکل امرتسری کے بہرکثر ہے۔ ۱۷ رجون ۱۹۰۸ء کو ایک ہفتہ کے اندر نالش دائر کردینے کے اقرار پر خرچہ دیدیا۔ اور ہم دارالامان مین بحضور خلیفۃ المسیح علیہ السلام بغرض تجدید بیعت روانہ ہوگئے۔ بعد مین نالش ذیل دائر ہوئی۔

نقل عرضی دعوی مدعی

مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی حویلی کملو خواص مدعی
بنام میر قاسم علی ساکن تراہا بیرم خان دعویدار پانے مدعا علیہ
مبلغ صہ روپیہ بردی گواہان۔

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔ (۱) یہ کہ بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو یا قریب اس کے مدعا علیہ نے مدعی کو ایک رقعہ تعدادی مبلغ صہ کا اس اقرار سے لکھدیا تھا کہ اگر مدعی یہ ثابت کردے کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے مباہلہ کیا ہے یا مولوی ثناء اللہ نے اس مباہلہ کو مدار فیصلہ ٹھرایا ہے۔ تو مین مدعا علیہ مبلغ صہ مدعی کو دونگا۔

(۲) یہ کہ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے مباہلہ کرنا اور اس کو مدار فیصلہ قرار دینا مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ثناء اللہ کا ثابت کردیا۔ لیکن مدعا علیہ نے مبلغ صہ حسب وعدہ خود مدعی کو ادا نہین کئے اور بنا رمخاصمت ۱۷ رجون ۱۹۰۸ء کو آخرانکار سے بمقام دہلی پیدا ہوئی۔

(۳) یہ کہ مدعی نے وہ رقعہ ۲۱ رجون ۱۹۰۸ء کو منشی احمد حسین اپلیویس کو واسطے تحریر کرنے عرضی دعوے کے دیا اور وہ رقعہ بوجہ ہونے بخار کے عرضی نویس کو رنے کہین رکھ دیا جو اوس کو نہین ملا۔ لہذا شامل دعوی ہذا نہین کیا گیا

(۴) یہ کہ مدعی مستدعی ہے کہ ڈگری مبلغ صہ کی برخلاف مدعا علیہ معہ خرچہ عدالت بحق مدعی صادر فرمائی جاوے۔

عرضی فدوی مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی۔ مورخہ ۲۳ رجون ۱۹۰۸ء

اس عرضی دعوی مین آپنے چار باتین بیان کی ہین

ا۔ مولوی کو مدعا علیہ نے یہ معاہدہ تحریری دیا تھا کہ مدعی ثابت کردے کہ :-

(۱) مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے

(۲) یا ثناء اللہ نے اس مباہلہ (مرزا صاحب) کو مدار فیصلہ ٹھرایا ہے تو مین صہ روپیہ مدعی کو دونگا۔

ب۔ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردیا کہ

(۳) ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے۔

(۴) اور ثناء اللہ نے (مرزا صاحب کے دعوت مباہلہ کو) مدار فیصلہ ٹھرایا ہے۔ آگے دیکھئے کس ذلت کے گڑھے مین مدعی صاحب گرتے ہین۔ ۹ رجون ۱۹۰۸ء تاریخ پیشی مقدمہ بعدالت خواجہ محمود حسین صاحب رجسٹرار بہادر مطالبہ حقیقہ قرار پائی جس پر فریقین حاضر ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل سوال وجواب پیش آئے۔

عدالت! (مدعا علیہ سے مخاطب ہوکر) یہ مقدمہ باہمی مسلمانوں کا مناسب نہین آپ صہ روپیہ کسی انجمن کو دیدین۔ مولوی صاحب راضی ہوجاوین گے۔

مدعا علیہ! مجھے نہ تو مولویصاحب کو خوش کرنا ہے نہ کوئی وجہ ہو کہ مین صہ مدعی کی خاطر کسی انجمن کو دیدون۔

عدالت! اچھا آپ مدعی کو خوش نہ کرین نہ مدعی کی خاطر خیرات کرین۔ بطور خود ہی ثواب کے لئے کسی انجمن مین دیدین۔

مدعا علیہ! ایسا ثواب کمانے کے لئے نہ نالش کو ذریعہ بنانا ضروری ہے نہ مدعی کی غرض حاصل ہوسکتی ہے۔ اور نہ یہ ثواب کیسے ہے۔

عدالت! (فریقین سے مخاطب ہوکر) اچھا تو آپ ثالث مقرر کرلین وہ فیصلہ مقرر کردین گے۔

مدعی! منظور ہے۔

مدعا علیہ! فریقین اپنا اپنا منصف مقرر کرلین جن کا فیصلہ متفقہ قابل تسلیم ہو۔ بصورت اختلاف رائے ثالثان عدالت کسی کو سرپنچ مقرر کردے۔

عدالت! درست ہے۔ جاؤ ثالث نامہ لکھلاؤ۔

مدعی کیلئے دوسری ذلت

عدالت سے باہر آکے لگے بغلین جھانکنے مولویصاحب۔ کہ اب ثالث نامہ کس سے لکھواؤن۔ خود جانتا تھا نہین۔ عرضی نویس کھائی مانگیگا۔ بڑی مشکل ہے اس ترددو حالت کو ان کی عاجز نے محسوس کرکے کہا کہ مولوی صاحب لائیے مین ثالث نامہ لکھدیتا ہون چنانچہ مینے ثالث نامہ لکھدیا جس مین حضرت احسن الناظرین سلمہ کو اپنا ثالث اور مدعی نے مولوی محمد بشیر بھوپالی مقیم دہلی کو اپنا ثالث قرار دیا

مدعی کی نحوست یا تیسری ذلت

عدالت نے حکمدیا۔ کہ اس پر ارکا ٹکٹ لگاؤ۔ مولویصاحب کو پہلے سے بھی زیادہ مشکل پڑی۔ کہ اب ارکہاں سے لاؤں۔ مجبور ہو کر خاکسار سے ہی ملتجی ہوئے۔ کہ ٹکٹ کے واسطے ار دو۔ مینے کہا کیوں فرمایا اس لئے کہ تمہارے پرمین نے حسب خواہش تمہاری نالش کی ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا حواس باختہ ہوئے۔

خاکسار! مولوی صاحب ابھی کیا ار پر ہی آپ کی نجات ملجاویگی۔ ہنوز نالشان کا طلبانہ بھر فی خوراک حسب تجویز عدالت فریقین نے داخل کرنا ہے گھبراتے کیوں ہو۔ اس وقت تین چار آدمی آپکے ساتھ ہیں۔ پیسہ پیسہ فی آدمی چندہ کر لو۔ باقی کے واسطے اپنے موکل امرتسری کو لکھنا وہ آپ کی دستگیری اس درماندگی مین کریگا۔

مولوی! خرچہ نالش تو تا فیصلہ مقدمہ آپ کو ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کا وعدہ ہے۔

خاکسار! پہلے آپکو خرچہ نالش کے وصول کرنے کی نالش کرنی واجب تھی۔ جب حسب تخیل سامی ڈگری ہوکر خرچہ وصول ہوجاتا۔ پھر یہ نالش کردیتے۔ شرم کرو۔ آخر شرمندہ ہوکر مولوی صاحب نے ارکا ٹکٹ اس پر لگا دیا۔ مگر عدالت نے بوجہ حضرة احسن الناظرین کے قادیان مین ہونے کے عذر کیا کہ مقدمہ مین بہت دیر اور طول ہوجاویگا۔ آپ بطور خود ادن کو طلب کرلین۔ راقم نے جوابدیا۔ کہ یہ صہ کا مقدمہ نہین بلکہ ایک زبردست مقدمہ ہے۔ جسپر کئی صہ صرف ہوجائینگے اس لئے مین اپنے ثالث کا تمام خرچہ آمد و رفت وغیرہ حسب تجویز عدالت داخل کرتا ہون۔ عدالت طلب کرلے۔ وہ ضرور تشریف لاوینگے۔ یہ میرا فرض ہوگا کہ مین انکو تحریک کرکے تاریخ مقررہ پر آنے کے تکلیف دون۔ عدالت نے اس کو ایک امر عظیم جان کر مدعی کو پوچھا۔ کہ آپنے ایسا لغو دعوی کیوں کیا؟

مدعی! مدعاعلیہ نے مجبور کرنے سے۔ کیونکہ مدعاعلیہ نے کہا تہا کہ تم پر ہزار لعنت ہو کہ اگر تم بذریعہ نالش صہ وصول نہ کرو۔

عدالت! آپ پر تو کوئی لعنت پڑی دکھائی نہین دیتی آپنے مولوی ہوکر یہ بے جا حرکت کیون کی؟

مدعی! مین لعنت سے ڈر کر مجبور ہوا۔ ورنہ مین تو مقدمہ نہ کرتا۔

عدالت! یہ مجبوری تو اب بھی دور ہوسکتی ہے۔ آپ اپنا دعوے چھوڑ دین۔

مدعی۔ جزاک اللہ۔ مین بھی یہی چاہتا ہون اور مدعاعلیہ کو معاف کرتا ہون۔

مدعاعلیہ۔ (مدعی سے مخاطب ہوکر) معافی کی درخواست کس کی طرف سے ہے۔ مین معافی چاہتا ہون یا عدالت پر آپکا دعوے ثابت ہوچکا ہے اور عدالت درخواست کرتی ہے کہ آپ معاف کردین۔ پھر آپ

اگلا فقرہ ابھی مینے کہا نہین تھا۔ کہ عدالت نے مجھے فرمایا۔ آپ چپ رہین ہم فیصلہ کئے دیتے ہین۔

عدالت! (مدعی سے خطاب کرکے) اچھا تو آپ بھی یہی چاہتے ہین کہ دعوے سے دست بردار ہوجاوین۔ تو بیان لکھا دیجئے۔

مدعی! بہت اچھا۔ مین طیار ہون۔

مندرجہ ذیل بیان مدعی لکھ کر عدالت نے دستخط کراکر مقدمہ داخل دفتر کرا دیا۔

نقل بیان مدعی با قرار صالح

مین اپنے دعوے سے دستبردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ ۲۹ ۶/۱۰ - دستخط میر حشمت علی عفی عنہ

دستخط عدالت

نقل حکم عدالت

حسب بیان مدعی مقدمہ خارج ہو کر داخل دفتر ہووے۔

۲۹ ۶/۱۰ - دستخط عدالت

یہ ہین ناظرین اصل واقعات اس مقدمہ کے جسمین مدعی کی ذلت پر ذلت کے علاوہ سنگ زر دہر اور شغال کی دروغ بیانی ملاحظہ کرکے آپ ان شیاطین الانس کے زخرف القول سنکر حیران ہون گے۔ امرتسری شیطان اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائے ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ مین زیر سرخی "دہلی مین عجیب مقدمہ" مندرجہ ذیل فقرات ہین۔ برکیٹ ہماری جانب سے ہین۔

"دہلی مین ہمارے دوست (الکفر ملة واحدہ کے باعث حشمت علی کو امرتسری شیطان نے اپنا دوست کیا ہے ورنہ وہ اہل حدیث کو مخالف اسلام و قرآن جانتا ہے۔ دیکھو اس کا رسالہ ہوسمکم المسلمین) مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تھا۔ آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ صہ روپیہ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا (اس اقرار کو امرتسری شیطان خوب یاد رکھے کہ اس کے دوست کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ اگر وہ یہ ثابت کردے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کے مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہوگا) مولوی صاحب نے دلائل سے اپنا مدعا کو ثابت کیا (ان دلائل کا خلاصہ اوپر لکھدیا ہے۔ مولویصاحب تو کیا ثابت کرسکتے تھے۔ خود سگ زر دہی ہم کو اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس کی درخواست مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ قرار دینا ثابت کردین گے۔ تو ہم مبلغ مالہ انعام اس کو دین گے۔ چاہے تو اپنے برادر شغال کو بھی ساتھ ملالے اور اوس کے دلائل مثبت مدعا بھی نقل کرکے پبلک کو دکھاوے مگر یاد رکھے کہ وہ اور اس کا کوئی دوست اس سے عہدہ برآ نہین ہوسکیگا کیونکہ ؎

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین

مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہونچی (عدالت تک نوبت کس نے پہونچائی۔ ذرا اس کو بھی اپنے دوست سے پوچھکر بیان کرو) منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہین۔ اس تکا بوٹی کو اسلامی قوم کیلئے فضیحتہ جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجھایا۔ منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ صہ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونون کو ثواب ہوگا اونہون نے نہ مانا۔ پھر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اسپر مولویصاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم تھے۔ مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا۔ آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مسلمان تو ہین آپ ہی معاف فرماوین (لعنة اللہ علے الکاذبین ناظرین سب کہو آمین) مولوی صاحب نے بڑی فراخدلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا" (نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب کی نہایت سخت ذلت ہوئی۔ کہ منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہے کیونکہ فریق مخالف سے خرچہ لیکر نالش کی تھی۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ بذریعہ عدالت صہ وصول کرونگا عدالت کی آنکھین دیکھکر ایسے دُم دبا کر بھاگے کہ دعوی سے ہی دست بردار ہوگئے اگر یہی فراخدلی کا ثبوت دینا

تھا۔ توجھک مارکر نالش ہی کیون کی تھی۔ جبکہ اوس کو اپنے دعوے کا حال پورا معلوم تھا۔ دیکھیئے اس مین امرتسری شیطان نے یا اوس کے دوست حشمت علی نے جھوٹ کی نجاست پر موتہ مارکر کس قدر اپنی گندہ غذی کا ثبوت دیا ہے۔ گویا تو یہ بیان عدالت مین بہ اقرار صالح دیا جاتا ہے کہ مین اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ اور کہان یہ نجاست خوری کہ بڑی فراخ دل سے معافی نامہ لکھدیا۔ نادان فاضل نے یہ بھی نہین سوچا کہ مین جو یہ اقرار کرتا ہون۔ کہ معافی نامہ لکھدیا۔ اگر کسی نے کہدیا کہ اے شیطان یہ تیرا یا تیرے ہمزاد کا سُرخ جھوٹ ہے ورنہ وہ معافی دکھا جو لکھدیا تھا تو کیا بتاوٴنگا خیر کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ مگر ہم اس بدنصیب اہل خبیث امرتسری سے پوچھتے ہین۔ کہ اگر وہ اپنا اہل حدیث ہونا ثابت کرسکتا ہے تو اس وقت ثابت کرکے دکھلادے اور اس کا ثبوت سوائے اس کے اور کوئی نہین کہ وہ اس معافی کو جسکی نسبت معافی نامہ لکھکر خود ہی اوس کے تحریر شدہ ہونے کا قائل ہے۔ اور پھر اوس کو لکھدیا بھی تاکیداً لکھدیا ہے۔ اپنے پرچہ اہلحدیث مین نقل کرکے شائع کرے تو ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور کوئی شرط سوائے اس کے نہین کہ وہ صرف معافی نامہ کی نقل شائع کردے۔ اگر وہ چاہے۔ تو اشاعت سے اول ہم انعامی رقم بنک مین جمع کردیتے ہین اور بعد اشاعت نقل معافی نامہ وہ اوس رقم کو خود وصول کرلے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور ہرگز نہ کرسکیگا۔ تو اپنے لئے یا اپنے دوست کے لئے وہ خود انصافاً کوئی سزا تجویز کرکے ہم کو اطلاع دے۔ سوا اس کے اگر وہ حوصلہ رکھتا ہے تو خود اس دعوے کو کرکے بجاوے جو دوست کیا تھا جسکو بقلم جلی نقل عبارت اہلحدیث مورخہ ۱۴ جولائی مندرجہ بالا مین تم نے لکھدیا ہے۔ یعنے اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹھہرانا اور اوس کو تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردے تو بھی ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور اوس کو صادق مان لینگے ورنہ یاد رکھے کہ بصورت ناکامیابی علاوہ ذلت و رسوائی کے تمام مخلوق کی لعنتون کا مصداق ہوگا۔ ؎

نازل در نہ گویون پہ لعنت خدا کی ہو
باور نہ ہو وہی جسکو وہ قرآن دیکھلے

راقم اثم عاجز قاسم علی احمدی تیرا ہا بیرم خان دہلی۔

انتخاب الاخبار

ایرانی پارلیمنٹ۔ طہران کی خبرون مین بیان ہے کہ ایک اینٹی کانسٹیٹیوشنل جلسہ کے خلاف روس اور برطانیہ عظمی کے سفیرون نے آئینی حکومت کے لئے پھر درخواست کی ہے۔ شاہ نے مخالفین آئینی حکومت کی درخواست قبول کرتے وقت بیان کیا کہ بہت سے نیک مسلمان پارلیمنٹ پر اعتقاد رکھتے ہین۔ لیکن اونہون نے وعدہ کیا ہے کہ یہ عرضی وزیر اعظم کے پاس بھیجی جاویگی۔

مچھلیون کی بارش۔ گزشتہ ہفتہ کو مدراس کلکٹ کے احاطہ مین ایک عجیب وغریب کیفیت دیکھنے مین آئی ایک دن پانی زور سے برسا تو معلوم ہوا کہ زمین پر چھوٹی چھوٹی مچھلیون کا گویا فرش بچھا ہوا ہے اور یہ سب مچھلیان چارون طرف دوڑتی پھرتی تھین۔ کوّے اون کے کھانے اور قلی لوگ اون کے پکڑنے کے لئے زیادہ مصروف رہے اور افسوس ہے کہ تشخیص کے لئے اون کا کوئی نمونہ باقی نہین رہگیا۔ بھید کچھ نہ کھلا کہ یہ مچھلیان کہان سے آئین عجب نہین کہ یہ آب باران کے ساتھ گری ہون۔ لیکن اس صورت مین دشوار معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہین۔ یہ بھی ممکن نہین ہے کہ کسی ندی یا تالاب کی طغیانی سے نکل پڑی ہون لیکن کلکٹ کے قریب کوئی دریا نہین ہے اور ایک تالاب جو یہان پایا جاتا ہے اوس کا پانی باہر نہین نکلا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیچڑ کی مچھلیان ہون گی اگر ایسا ہے تو مدراس مین پہلے پہل دکھائی دی ہین غالباً بنگال ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہین لیکن بات مین ہرندی نالہ تالاب اور بڑے بڑے دریاؤن اور اون کی معاون شاخون مین کثرت سے مچھلیان بھری رہتی ہین۔

مکہ معظمہ۔ مسافران حجاز خوش قسمت ہین کہ وہان اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چند سال سے اونٹون کا جس قدر کرایہ رہتا آیا تھا اوس مین ایک ثلث کی تخفیف ہوگئی ہے۔ مکہ معظمہ سے جو پرائیویٹ خطوط آئے اون سے معلوم ہوا کہ فی الحال وہان کھانے پینے کی چیزون کا نرخ بہت ارزان ہوگیا ہے حتے کہ ہندوستان سے زیادہ ارزان ہے۔ تمام اطراف سے عید کے بعد بے شمار حاجی روانہ ہونگے پہلے جو لوگ حج کرنے جاتے تھے وہ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوتے تھے۔ اب کی مرتبہ پہلے پہل یہ خوشخبریان سننے مین آئی ہین۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ ملّا نے میجر تین کے گروہ پر حملہ کیا ہے۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چودہ ہزار اونٹ گرفتار کرلئے ہین بہت سامان جنگ بھی ہاتھ آیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب کی خدمت مین گذارش کی تھی کہ ابتدائے قیام انجمن سے سنہ رواں تک انجمن کے حساب کتاب کی جانچ کے لئے کسی قابل محاسب کو اوسط درجہ کی اجرت پر مقرر فرمادیا جاوے صاحب موصوف نے ایک چارٹرڈ اکونٹنٹ کو انجمن کے حساب کی پڑتال کے لئے مقرر کردیا ہے چنانچہ آجکل انجمن کے حساب کتاب کی جانچ ہورہی ہے انجمن مذکور نے اپنا سرمایہ ایک بنک مین رکھکر روزانہ لین دین کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنے کا طریقہ جاری کردیا ہے۔

لارڈ لینسڈون کے پسر دوم لارڈ چارلس فٹز مارس کی شادی ماہ جنوری مین لارڈ منٹو وائسرائے کشور ہند کی دختر خورد لیڈی ویولٹ ایلٹ سے کلکتہ مین ہوگی۔ یہ شادی کئی وجوہات سے بے نظیر ہوگی۔ ملک معظم قیصر ہند کی خواہش کے مطابق ہندوستان مین اس شادی کے موقعہ پر بڑی دھوم دھام کی جائے گی۔ دربار دہلی کی بہت سی باتون کا اعادہ اس موقع پر ہوگا۔ لارڈ و لیڈی منٹو فیاضانہ طور سے اپنے مہمانون کی خاطر و تواضع کرین گے۔ تمام والیان ریاست اور دیسی فرمانروا اور اعلےٰ حکام انگریز و دیسی فوج کے افسر مدعو کئے جائینگے حضور وائسرائے کی کونسل کے تمام ممبر مع اپنی لیڈیون کے موجود ہون گے۔ لارڈ لینسڈون سابق وائسرائے ہند مع لیڈی لینسڈون کے اپنے لڑکے کی شادی مین اپنے احباب ڈیوک اور ڈچز آف ڈیونشائر۔ لارڈ و لیڈی کرے۔ لارڈ اور لیڈی واٹرفورڈ کے شریک ہونے کے لئے انگلستان سے ہندوستان آوین گے۔

ہز میجسٹی امیر صاحب کابل کو بھی جلسہ شادی مین شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اغلب ہے کہ امیر صاحب کابل بھی دس بارہ روز کے لئے جدید طور پر مختصر خدم وحشم کے ساتھ تشریف لاکر جلسہ شادی مین شامل ہوکر شادی کی رونق کو دوبالا کردین۔ مگر ابھی تک اس بارہ مین یقین کے ساتھ کچھ نہین کہا جاسکتا۔

گھوڑون مین بخار۔ شمالی ہند کے اکثر فوجی اصطبلون مین گھوڑون کے انگنی بخار کی وبا نمودار ہوگئی ہے۔ متھرا۔ دہلی۔ اور میرٹھ کی چھاؤنیون کے گھوڑے کثرت سے اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین

رپورٹ جلسہ انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چھاونی انبالہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۸ء

درد تہا اک دل بیمار کا غمخوار قدیم
اب یہ حالت ہے کہ وہ بھی نہین پاس آتا

ایک زمانہ تہا کہ یہ انبالہ کسی درخشندہ گوہر کی موجودگی سے احمدی برادران کے لئے ایک خوش نما گلزار نظر آتا تہا۔ اوس کے مبارک وجود کی برکتین ہماری ہر حالت زندگی مین شریک حال تھین اوس کی محبت آمیز گفتگو اور تسلی بخش کلام سے ہمارے سالون اور مہینون کے رنج دور ہو جایا کرتے تھے۔ اب وہ پیارا اور فرشتہ خصلت انسان ہم کو یہان تنہا چھوڑ کر اپنے امام کے در دولت پر خدمت دین کے واسطے جا پہونچا۔ میری مراد اس وقت چودہری رستم علی صاحب سے ہے۔ جن کی عنایات کو انبالہ کے احمدی برادران ایک عرصہ تک یاد رکھین گے۔ ہمین اون کی جدائی کا صدمہ اور قلق ضرور ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے موجب فرحت اور انبساط ہے کہ احمدی جماعت انبالہ کو اب اپنے خلیفۃ المسیح علیہ السلام تک عرض معروض کیلئے ایک ریپریزنٹیٹو مل گیا۔ خدائے کریم سے یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اون کو خدمت دین کی اس سے بھی زیادہ توفیق دے اور ہم کو بھی ہمت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے جانے کے بعد یکم ماہ حال کو انجمن ہذا کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب جملہ برادران کی پسندیدگی سے چودہری صاحب کی جگہ پر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جملہ برادران کی درخواست شیخ صاحب موصوف نے اس بوجھ کو اوٹہانا منظور کیا۔ اللہ کریم اونکو موجودہ ہمت و مستعدی سے بھی سوا خدمت دین کا جوش اور سوز عطا کرے اور بقایا چندہ عمارت اشاعت الاسلام کی ادائگی کیواسطے زور دیا گیا ہے دوسرے جلسہ کی تاریخ ۱۵ ماہ حال کو مقرر کی گئی۔ جسکی رپورٹ انعقاد جلسہ کے بعد ارسال ہوگی۔

فضل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاونی

جواب خطوط

غلام حیدر صاحب گجو چک۔ اچھا سرست آپ سے بھی قیمت منظور ہے۔ پچھلے پرچے ارسال ہوچکے لیکن سال جدید کی وصولی قیمت پیشگی کیواسطے ۱۰۔ دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔

محمد بقاء اللہ صاحب۔ روز جمعہ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین کی خدمت مین عرض کرکے جنازہ پڑہا جاویگا۔ اللہ تعالی مغفرت کرے

(اشتہار اجرتاً طبع ہوتا ہے۔ مبلغ صمہ روپیہ ارسال فرماوین)

نذیر محمد صاحب خریدار نمبر ۱۱۸۳۔ آپکی پہلی قیمت رعایتی وصول ہے آیندہ کے واسطے آپکو اگلے ماہ مین وی پی کیا جائیگا یا نومبر مین قیمت مبلغ للعہ ارسال فرما دین۔

نور محمد صاحب چکوال۔ آپکے نام اخبار یہان سے برابر روانہ کیا جاتا ہے اگر آپکو نہین ملتا۔ تو ڈاکخانہ سے دریافت کرین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

دسوندی۔ قادر آباد سیالکوٹ
غلام مرتضی " " "
عمر دراز خان صاحب سٹرڈہ
گڑھ شنکر۔ ہوشیار پور
محمد نواب خان صاحب مدرس
سکھانہ۔ ضلع لودیانہ
رحمت خان ہیڈ کنسٹبل ہریم پور
ہوشیار پور
بست۔ جیند کے (گجرانوالہ)
وادا۔ " " "
نور محمد " " "
حیات محمد " " "
غلام محمد صاحب مدرس مگھیانہ
عبد الرحمن صاحب لالہ موسی
مسمات عائشہ اہلیہ محمد دین
مقام گجو چک
عبدل۔ سورج گڈھہ۔ محلہ
جلال الدین صاحب چک ۱۵ از
ضلع لودیانہ
سرفراز خان صاحب " "
غلام احمد صاحب چک ۱۲۴
حیدرآباد سندھ
منشی محمد ابراہیم صاحب
یادگیر بیڑی
محمد اسمعیل صاحب چرچیہ
ضلع محبوب نگر نظام
اہلیہ عبد الرحمن نوشہرہ
مہر خان صاحب ماتیجا تحصیل
فتح جنگ
محمد حسن صاحب ٹھیکداری
بکھر۔ ضلع شاہ پور

فتح محمد صاحب والنو
غلام محی الدین خانکے ۲۰ لائلپور
غلام نبی " " "
سلطان احمد " " "
فضلا " " "
محمد حسین " " "
غلام حیدر " " "
خدا یار " " "
کالو " " "
سموں مصلی " " "
سموں بافندہ " " "
مریم اول " " "
مریم ثانی " " "
حاکم بی بی
فتح الدین ٹھیکیدار موضع ملا
سید عتیق اللہ ولد سید
خصلت شاہ مرحوم فرخ آباد
امام الدین صاحب شادیوال گجرات
احمد الدین سلطان پور
عیدا " "
غلام حیدر " "
محمد بخش " "
جیوا " "
قادر بخش " "
نور محمد " "
محمد اسحق " "
عائشہ " "
محمد جان معہ اہلیہ " "
مسمات عزیز بی بی " "
مسمات ماسون " "
مسمات جلتے " "

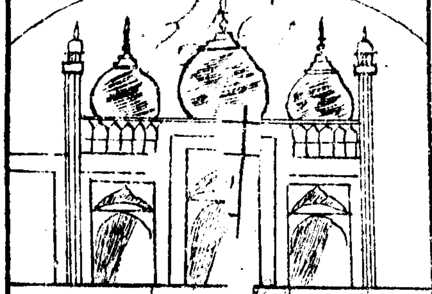
رسید زر

محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ ع
محمد حیات صاحب ۹۲۳ ع
محمد بخش صاحب ۲۰۴۸ ع
رحمت ۵۱۴ ع
غلام احمد صاحب ۲۲۲ ع
فیاض الدین صاحب ۱۲۹ ع
خدا بخش صاحب ۹۱۲ للعہ
امیر الدین صاحب ۱۲۶۴ ع/۱۰
رحیم بخش صاحب ۵۵ عہ
جیون خان صاحب ۵۷۸ ے
فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ ع
اقبال علی صاحب ۱۴۸۴ ع
غلام محی الدین صاحب ۱۹۷۶ ع
فیض محمد صاحب ۱۱۹۲ ع
محمد اسمعیل صاحب ۱۸۲۴ ع/۸

میاں محمد دین صاحب ۱۲۵۰ ع
طفیل احمد صاحب ۱۰۹ ع
بابو احمد بخش صاحب ۱۷۴ ع
احمد علی صاحب ۱۹۲۷ ع
میاں فتح محمد صاحب ۲۰۷۴ ع
محمد بیگ صاحب ۱۵۸۸ ع
جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۱۰/
محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ ع/۱۲
رمضان علی صاحب ۱۱۲۷ ے
عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹ للعہ
حیدر شاہ صاحب ۵۴۰ للعہ
نور حسن صاحب ۱۸۰۰ عہ
صاحب دین صاحب ۷۱۵ عہ
محمد محسن صاحب ۱۸۱۶ عہ
مولا بخش صاحب ۱۷۰۸ ع

(بمطبع میگزین پریس قادیان) (کاتب محمد حسین)

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی سالانہ ۴ روپیہ

چہ گویم باتو گرامی چہاد رقادیان بسیم | نمبر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض از دار الامان بینیم

جلد ۸

مورخہ یکم ذیقعد ۱۳۲۶ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ مگھر سمت ۱۹۶۵

نمبر ۳

سارے جہان اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | بروز جمعرات | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتہ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالی کے ساتہ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بہ قضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکہ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہیں پہیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجہیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اوسکی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسول کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ۴ روپیہ
بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔
خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور
رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار میں چہاپی جاوے گی
اگر رسید دو ہفتہ تک نہ چہپے توخط لکہ کر دریافت کرنا چاہیئے
تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے اور ہاتہ میں ہاتہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتہ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجہ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتہ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتہ پر تمام ان شرائط کے ساتہ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتہ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے ہیں اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے اور سننے اور اسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چہاپکر شائع کیا)

سوال معہ جواب

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب کو لوگ برا بھلا کیوں کہتے ہیں ۔ پہلے تو اسی کے جواب میں کئی ایک غیر قوموں ہی کی بابت بتلایا گیا تھا کہ وہ حضرت صاحب سے کیوں ناراض اور خفا ہیں اب میں حسب وعدہ اندرونی مخالفوں یعنے مسلمان بھائیوں کی نسبت ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ باوجود دینی خدمات اور غیر قوموں سے مقابلہ کرنے ہوئے کیوں کس لئے کبیدہ خاطر اور رنجیدہ ملال ہو کر گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں ۔ (۱) شیعہ تو اسی لئے ناراض ہیں کہ مدتوں سے آس لگائے بیٹھے تھے کہ جب صاحب الامر امام مہدی غار سے نکلیں گے ۔ تو سنیاں شدید پاک سب کو تہ تیغ کریں گے ۔ گھر گھر تعزیہ داری اور ماتم ہوگا ۔ اور تبرا بازی اور لعنتوں کا زور ۔ بالتقیہ کھلے بندوں رسومات محرم وغیرہ احکام مذہبی ادا کیا کریں گے اب امام مہدی آیا تو اہل سنت وجماعت ورشیعہ پنے کی ساری باتوں سے بیزار ۔ (۲) اہل سنت وجماعت کا خیال تھا کہ حضرت عیسے ابن مریم نبی اسرائیلی نبی جو سدہ آسمان پر عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے داہنے بازو بیٹھا ہوا ہے آسمان سے فرشتوں کی جانب مسجد میں پر لگا کر زرد لباس پہنے ہوئے اتریں گے اور امام مہدی صاحب زمین میں پیدا ہوں گے ۔ اور کانا دجال گدھے پر سوار طرح طرح کے شعبدے دکھاتا پھرے گا ۔ اسکو دو فرشتے مل کر قتل کریں گے اور بہت ہی کشت وخون ہوگا اور روپے پیسے کے خزانے اس قدر جمع ہوں گے کہ لوگ لیکر تھک جاویں گے وغیرہ وغیرہ ۔ مگر حضرت صاحب نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر تبلا دیا ۔ کہ آپ لوگوں نے سخت غلطی کھائی ہے ان ساری باتوں کا مطلب کچھ اور ہی ہے ایک ہی شخص کے بلحاظ اس کے کاموں کے دو نام ہوں گے ۔ اور وہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ خود میں ہی ہوں ۔ یہ سنتے ہی بس آگ بگولا ہی تو ہو گئے (۳) موحدین جو دیسے قبروں کو مشرک اور گور پرست ۔ پیر پرست ۔ بدعتی کے نام سے پکارا کرتے تھے اور کسی کو بھی خاطر تلے نہ لاتے تھے حضرت صاحب کے سارے خالص توحید میں پوری نہ اتر سکے کیونکہ حضرت مسیح کو خدائی صفات اور دجال کو الٰہی کام نسے رہے تو ایسے ہی لوگوں سے خطاب ہے ۔ مولوی صاحب یہی توحید ہے ۔ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے (۴) نیچری فلسفی مزاج ۔ منقولات کو بھی معقولی سانچے اور رنگ میں ڈھالنے والا کشف والہام ووحی ۔ دعا حشر اجساد اور معجزات وغیرہ پر بہتان اڑاتے ہوئے ہمدردی قومی اور ترقی تعلیمی کے باعث معزز وممتاز فرقہ بن رہا تھا ۔ اون کے پیشوا سر سید کے بالمقابل برکات الدعا وغیرہ لکھکر دین اسلام کی اصلیت کو بخوبی سمجھایا ۔ اور سید صاحب پر اس پیرانہ سالی میں اچھی طرح حجت پوری کردی اور اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے اور نمونے پیش کرکے کوئی کسر باقی نہ چھوڑی (۵) صوفی یہ کتنے ہی فرقے چشتی ۔ قادری ۔ نقشبندی ۔ سہروردی ۔ نوشاہی وغیرہ یا صاحب باطن کہلاتے ہیں ۔ کتنے ہی سجادہ نشین ہیں جنکے ہزاروں ۔ لاکھوں مرید ہیں جو ان کے پاؤں چومتے اور سجدہ سجود کرنے کو باعث نجات سمجھتے ہیں ۔ جب ان کو تبلیغ احکام الٰہی کی گئی ۔ تو تھوڑا بہت بعض نے تو قبول کرکے بیعت کر لی مگر عام طور پر ایسا مقابلہ اور انکار کیا کہ بہت سی خلق خدا صرف اون کے ہی انکار کے سبب بیعت سے محروم رہی ۔ بیعت کرنیوالوں کے مرید بگڑ بیٹھے اور وطن سے ہجرت کرنی پڑی ۔ بیری بچوں سے جدا ہونا پڑا ۔ یہ حال دیکھکر یا تقیوں نے انکار ہی میں اپنا بھلا دیکھا ۔ جو ساری بدعتوں اور نفسانی صورتوں کو چھوڑ کر ایک سیدھا سادہ مسلمان بنکر اشاعت قرآن وسنت میں لگے رہنا کوئی سوہنہ کا نوالہ نہ تھا ۔ کہاں تو عوام الناس کے خوش کرنے کے لئے تب کہاں ڈھول باجہ ۔ ساز ۔ سوز ۔ شعر ۔ پنکھا شریف ۔ عارف تولیئے قوالی کی مجلسیں وصوم دھام سے نہ ہوں ۔ صرف تہجد خوانی اور شب خیزی اور نفلی بار سمجھ کر ادا کرنا اول وقت پابندی سے باجماعت نماز پڑھنا اور حقوق العباد کا ہر وقت خیال رکھنا تو جیتے جی مر جانے کے برابر ہے ۔ پہلے زمانہ میں تو پیری مریدی پیشوائی رسالت کی قائمقام گویا آسمان کی لا گئی تھی ۔ مگر اب تو عیاشی اور خوشی اور آرام سے گزارہ کرنے کی سبیل اس سے بڑھکر کوئی بھی نہیں لوگ کہانتے ہیں اور پیر صاحب اور ان کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں عیش وعشرت کرتے ہیں ۔ حضرت مرزا صاحب کا لوگوں کا ان سے علاوہ نقصان مالی کے پیروں کی گستاخی اور بے ادبی بھی اور شمار کی جاتی ہے ۔ (۶) فرقہ ہمارا ۔ اس فرقہ نے تو کبھی بھی کسی مامور من اللہ کے آگے سر تسلیم خم نہیں کیا ۔ الا ماشاء اللہ ۔ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے تئیں عالم ۔ دانا فہیم ۔ وارث انبیاء عوام کے پیشوا اور امام اور نمونہ اور اسوہ ۔ قابل تقلید سمجھے اور جانتے ہیں ۔ ہادی ۔ مہدی ۔ مسیح کی کیا ضرورت ہے ۔ ان کے اندھا ۔ بہرہ ۔ گونگا ہو کر صرف علم کا نقیر ہو تو ایسے سائیں اور شاہ صاحب کے ہاں تو پانی بھرتے اور اینٹیں تھاپتے اور پنکھے کرتے ہوئے ان کے کمال اور صاحب حال ہونے کی تعریف اور توصیف میں از حد مبالغہ کرتے ہیں ۔ اب اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر اگر کوئی شاہ صاحب الہام الٰہی اور خوابوں اور کشوف کے ذریعہ اپنا مجدد دین اور خادم اسلام اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہونا بیان کرتے ہوئے فرقہ علماء کو صرف اتنی بات کہدے کہ حضرت جو لوگ آپکو اسپر عمل نہیں کرتے ۔ انکی شان تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ میں گدھے سے دی ہے ۔ اور کونوا مع الصادقین کے بموجب میری تقلید اور پیروی آپ لوگوں کے لئے فرض وواجب ہو چکی ہے اور یہ سب کچھ میں اس احکم الحاکمین کے حکم کی بنا پر عرض کر رہا ہوں جسے تو قبول کرو ۔ بس اب کیا تھا نہ تو وہ پہلا سا حسن ظن ہی رہا ۔ نہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت پر نظر ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کوئی نہ کوئی مصلح اور محافظ دین بھیجتا رہتا ہے اور اس کے نشانوں اور پیشگوئیوں پر نگاہ ہی ہے نہ سچ جو کچھ تائید غیبی اور توفیق باری اس کے شامل ہو رہی ہے اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ کہ فیصلے کا نقارہ کی آواز چاروں طرف سے آرہی ہے ۔ ان حضرات کی نفسانیتوں اور خود پرستیوں کے سبب ایک دین اسلام کے ہزاروں فرقے اور گروہ بن رہے ہیں (۷) سپاہی جہاد کے شائق اور دلدادہ ۔ کہ حضرت صاحب نے آکر فرمایا لا اکراہ فی الدین کبھی کسی زمانہ میں بھی تمکین رنگ مخلوق الٰہی پر دین اسلام قبول کرانے کے لئے تلوار نہیں اٹھائی گئی بلکہ ہمیشہ صبر کے بعد مدافعت اور حفاظت خود داری کے طور پر مضائقہ نہیں کہ مقابلہ کیا جاوے لیکن اب تو زبان اور قلم سے ہی لوگ اسلام پر حملے کر رہے ہیں تم بھی شوق سے قلم اور زبان سے اسلام پر جو اعتراض ہو رہے ہیں ان کو رد کرو اور بمد اپنی خوبی اور خوش اسلوبی سے دو کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ نظر آجاوے اور وہ خود بخود جان سے خریدار ہوگا ۔ بھلا دین کسی شخص کو بھی دین اور مذہب کی آڑ میں نقصان پہونچانا ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک نہیں ہے (۸) سید بزرگواروں کی رنجیدگی کا سبب تو علیٰ الیاہی معلوم ہوتا ہے جیسے بنی اسرائیل نے اپنی طرف سے امید رکھے بیٹھے تھے کہ خاتم النبیین افضل المرسلین آخر الزمان صلعم انہی میں ہی ہوگا ۔ مگر وہ ذات بابرکات صلعم بنی اسمٰعیل میں پیدا ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند اللہ تعالیٰ کا کسی سے رشتہ ناطہ تو ہے نہیں اس کی حکمتوں اور مصلحتوں کو کچھ وہی خوب جانتا اور سمجھتا ہے ۔ اگر سادات ہی

مکتوبات مسیح موعودؑ

جن احباب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط ہوں۔ اگر وہ اصل یا نقل ہم کو بھیجدیں۔ تو ہم اون کو فائدہ عام کیواسطے وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہیں گے۔ اس وقت ہمارے پاس دو خط حضرت اقدس کے خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام ہیں۔ اگرچہ وہ زیادہ تر پرائیویٹ ہیں۔ تاہم ان میں سے تھوڑا سا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس اپنے خدام پر کس قدر لطف مرحمت فرماتے تھے اور اون کی خدمات کی قدر کرتے تھے۔

خط نمبر ۱ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر قسم عطر مرسلہ آن محب ...... مجھکو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ اور نیز ایک اشرفی بھی ساتھہ اس کے پہونچی۔ خدا تعالیٰ بہت بہت جزاء خیر دے۔ میں زیادہ تکلیف دینا آن محب کو پسند نہیں کرتا۔ اور بیشتر عطر منگانے دعنبر اس ارادہ سے لکھا تھا۔ کہ اس کی قیمت میں ادا کرونگا مگر آپنے مجھے اطلاع نہیں دی۔ کہ اس کی کیا قیمت ہے بلکہ برعکس اس کے ..... اور اپنی طرف سے بھیجدیے میں آپکی خدمات سے بہت شرمندہ ہوں .... زیادہ خیریت

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۰ء

خط نمبر ۲ | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا میں ہمیشہ آپ کو دعا سے یاد رکھتا ہوں۔ اور آپ سے مجھے محبت ہے۔ مگر بباعث کثرت کار و بار تالیف جواب لکھنے میں کوتاہی ہوتی ہے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء

مکرمی حضرت صادق الامۃ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چودھری اللہ داد خانصاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط آیا ہے۔ امید کہ آپ درج فرماکر حضرت اور اون کے فدائی کی یاد کو تازہ کریں گے۔

عاجز ابو سعید عرب از قادیان

تیسرا خط | محبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ایسا قادر و کریم اور رحیم اور علیم ہے اوس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے وہ خدا تو قادر ہے کہ ایک دم میں مشکلات پیش آمدہ حل کر دے۔ مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کی بناء پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہیں ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم میں دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے مگر اوس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں رکوع میں سجدہ میں۔ التحیات میں ہر ایک موضع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے سنت اللہ ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اوس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تاکہ اوس کی آنکھ کھلے اور سمجھے۔ کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ بھی چکھیں اور وہ درحقیقت کوئی دکھ نہیں ہے صرف ایمان کا تصور دکھ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو۔ کہ وہ اون لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو۔ تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہیں آتا۔ جسکو یہ سب کچھ دیکھنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے۔ ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کیوقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کرکے مخلصی چاہیں۔ بلکہ اس میں خوبی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر استقلال کھلایا جاوے۔

والسلام۔ خاکسار۔ مرزا غلام احمد۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء

امتحان | حضرت خلیفۃ المسیح نے دسمبر ۱۹۰۸ء کے امتحان کے لئے جسکی نسبت اس سے قبل اخباروں میں اعلان ہو چکا ہے مندرجہ ذیل کتب تجویز فرمائی ہیں پس جو صاحب اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں وہ امتحان دینے کی طیاری کر لیں (۱) آئینہ کمالات اسلام (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) چشمہ معرفت (۴) جنگ مقدس۔ یہ امتحان غالباً آخر ہفتہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں قادیان میں ہوگا تاریخ کے متعلق بعد میں احباب کو اطلاع۔

خطبہ جمعہ

یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و اوفوا بعھدی اوف بعھدکم و ایای فارھبون۔ فرمایا۔ قرآن سنانے والوں کو دونوں سائیوں میں قرآن سنانے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ پس جہاں یہ ذکر ہے۔ وہاں مسلمانوں کو متنبہ کرنا مقصود ہے۔ پس مسلمان کو چاہیئے کہ جن ناپسند کاموں کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب میں مبتلا ہوئے ان سے بچے اور جن پسندیدہ کاموں کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے درجہ اعلیٰ کا نام نہیں لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے۔ اس سے اونکو شرم اور جوش دلانا مقصود تھا عربی زبان میں اسرائیل کے معنے ہیں خدا کا پہلوان یعنی اس نام سے یہ غیرت دلائی کہ تم ہی اللہ کے بہادر ہو۔ ہماری سرکار سید الابرار سے بڑھکر اور کون اللہ کا پہلوان ہے بس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہوکر ہم نفس و شیطان کے مقابلہ میں بزدلی دکھائیں تو ہم پر افسوس ہے مگر افسوس کہ بعض مسلمانوں کی بہادری اسی پر رہگئی ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کرلیا تو پھر اپنے ہم جولیوں میں لگے شیخیاں بگہارنے کہ دیکھو ہم نے فلاں قلعہ مار لیا ہے۔ لعنت ہے ایسی شجاعت پر۔

نعمتی التی انعمت علیکم۔ وہ نعمت کیا تھی دوسری جگہ فرمایا۔ کہ تم میں سے انبیاء و ملوک بنائے اور وہ کچھ دیا۔ جو دوسروں کو نہ دیا گیا۔

اب اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ تم پر بھی یہ انعام ہو چکے ہیں۔

اس کتاب پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے اگر کسی اگلی کتاب میں تحریف ہو چکی ہے۔ تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

اول منکر کے کافر نہ ہو یا پہلا برا نمونہ نہ ہو۔ کہ دوسرے اس سے متاثر ہوں گے اور سب کا گناہ تمہارے ذمہ پر ہوگا کلام الٰہی کی بے ادبی نہ کرو۔ جس شخص نے بہار دانش لکھی ہے اوس نے کسی سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو۔ جواب دیا۔ ان کیدکن عظیم کی تفسیر کر رہا ہوں۔ راگ والی کتاب کسی نے بنائی اور اوپر لکھدیا۔ یستمعون القول فیتبعون احسنہا۔ یہ سب لاتشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

راستی موجب رضائے خدا است

رسالہ احمدیہ مستورات نمبر ۲ میں مکرمہ بہن سیدہ سکندر بیگم کا مضمون ہم خرما و ہم ثواب

کے عنوان پر دیکھا۔ جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ عربی سے علیحدہ شائع کیا جاوے اور اس کے تین فائدے بتلائے ہیں (۱) ایک یہ کہ ہم بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی (۲) دوسرا غور اور سوچنے کا موقع ملیگا (۳) ہندو بہنیں بھی اس سے مستفید ہو سکیں گی۔ اب میں بہن صاحبہ کو بتلاتی ہوں۔ کہ ان تین فوائد کے علاوہ نقائص کس قدر ہیں۔ اوّل تو خدانہ کرے۔ کہ قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ ہو کر انجیلوں کی طرح گلی کوچوں میں رُلے اور مخالفان دین احمد کے ہاتھوں بے عزتی اور بے توقیری کرائے۔ اور جیسا کہ توریت انجیل کی تمام عمدگیاں ان کے ترجمہ در ترجمہ ہو کر اور مترجموں کے خیالات ملکر مفقود ہو گئی ہیں اور غلطیوں کی اس قدر بھرمار ہو گئی ہے۔ کہ انکو الہامی کتاب کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان کی سب خوبیاں صرف اسی واسطے زائل ہوئی ہیں۔ کہ اون کے ترجمہ کے ساتھ ان کی اصلی عبارت نہیں۔ انہیں خالی خولی ترجموں کی برکت تھے ہوں کے اصلی اور حقیقی مقصد کو کھو دیا۔ خدا پرستی کی بجائے بت پرستی اور انسان پرستی ہو گئی۔ اور اب جس غرض کے لئے یہ کتابیں اتاری گئی تھیں اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اون کی تعلیم محبوب ازلی سے حاصل ہونے کی بجائے انسان کو اس سے سینکڑوں کوسوں دور اور مہجور کر دیتی ہے۔ خداوند دو عالم اپنی عزیز اور پاک کلام کو اس روز بد سے بچاوے کہ وہ بھی توریت انجیل کی طرح بودی کمزور نشانہ طعن و ملامت ہو جاوے۔ کیا بہن کو پتہ نہیں کہ قرآن کریم کی عمدگیاں نکات اور خوبیاں اسی واسطے قائم اور برقرار رہی ہیں۔ کہ عربی عبارت اس کے ساتھ ہے۔" ہم اردو ترجمہ کو بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی۔" کیا صاحب جب اردو ترجمہ ہو جاویگا۔ تو خدا کا کلام نہیں رہیگا اگر آپ آگے خدا کی کلام کی عزت کیواسطے وضو کرتی تھیں۔ تو پھر بھی کرنا پڑیگا۔ اور اگر محض عربی زبان کی خاطر وضو کیا جاتا تھا۔ تو پھر

قید تو لی۔ شاید بہن صاحبہ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلشانہٗ نے ہمیں بڑی معافیاں دے رکھی ہیں اوس نے فرمایا ہے کہ اگر وضو کرنے میں تمہیں کسی نوع کی تکلیف ہو۔ تو بلا تامل تیمم کر لیا کرو۔ اگر بہن صاحبہ کو وضو کرنا ایسا ہی ناگوار گزرتا ہے تو بے شک تیمم کر کے تلاوت کر لیا کریں۔ کوئی حرج نہیں بلکہ بغیر تیمم کے بھی جائز ہے۔ حیران ہوں کہ مکرمہ بہن کو کیوں عربی زبان سے اس قدر نفرت ہے۔ جو اوس کے دیکھنے کو بھی بوجھ خیال کرتی ہیں۔ وہ عربی زبان ہے کہ ام السنہ ہے جو تمام زبانوں کی ماں ہے۔ وہ عربی زبان جو ہر ملک اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے اتری۔ وہ عربی زبان جو اپنی فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر ہے۔ وہ عربی زبان جو شافع محشر حبیب کبریا کی مادری زبان تھی۔ وہ عربی زبان جو کہ خداوند دو عالم کو بھی نہایت عزیز ہے۔ وہ عربی زبان جسکو دیکھنے سے اسلام کے گذشتہ کارنامے آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں وہ عربی زبان جس میں فرقان حمید نازل ہوا جسکا محافظ خود خدا ہے۔ جو کبھی منسوخ ہونیوالا نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم احمدی عربی زبان پر دل و جان سے شیدا اور فدا ہیں کیونکہ ہمارے ہادی مہدی مسیح کا حکم ہے۔ جو رسول عربی کے جانثار عاشق تھے۔ ہم عربی کو کیسے چھوڑیں ایسی ہمیں آپ پیارے نبی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ سنا ہے کہ مجنون لیلیٰ کے گلی کے کتوں کو چوما کرتا تھا تو کیا باعث ہے کہ ہم اپنے شافع نبی ہمدرد نبی رحمۃ للعالمین نبی کی نہایت پیاری اور عزیز زبان کو دیکھنے سے بھی گریز کریں۔ جب تک رسول کی عزت اور محبت دلوں میں برقرار اور قائم ہے اس پاک زبان کی عزت اور عظمت اور محبت بھی رہے گی میں تو اپنی دینی بہنوں کو بارہا یہی نصیحت کرتی ہوں کہ حتی الامکان عربی زبان سیکھنے کی سعی کریں (۲) فائدہ یہ کہ اردو ترجمہ ہوگا تو سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ ملیگا۔ کیوں جی عربی سوچنے اور غور کرنے سے روکتی ہے بلکہ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ افلایتدبرون القرآن ام علیٰ ... ... یعنے یہ لوگ تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ ہاں جب صرف اردو ترجمہ ہو گیا اور وہ قرآنی نکات اور معارف جاتے رہے تو غور تدبر کاہے پر ہوگا۔ غور تدبر تبھی ہو سکتا ہے۔ جب اصلی عبارت ساتھ ہو۔ ورنہ صرف اردو ترجمہ تو معمولی اسعد کتابوں کی طرح پڑھا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مکرمہ بہن نے قرآن کریم تلاوت کرتے ہوئے کبھی غور اور خوض نہیں کیا تبھی اون کے دل میں یہ بات آئی۔ کاش کہ وہ مسیح الزمان مہدی دوران کی پاک تعلیم پر چلیں تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ قرآن کریم حقائق و معارف کا لا انتہا پر حقائق خزانہ ہے۔

(۳) تیسرا ہندو بہنیں بھی مستفید ہو سکیں گی جبکہ کلام اللہ کا اردو ترجمہ شائع ہوا تو ہندو بہنوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اوسے خرید کر پڑھیں جس مذہب کی انہیں اس قدر نفرت ہے کہ اگر کسی غیر کا کپڑا چھو جانے سے انکا جسم اور کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے اسکی مقدس کتاب پڑھیں جو اون کے مذہب کی سخت مخالف ہے اور جسکا اون کے مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں ہاں وہ ایسا ہی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں گی جیسا کہ ہم توریت انجیل وغیرہ پڑھا کرتی ہیں۔ البتہ جس کو تحقیق حق اور کیفر ورت اور شوق ہو وہ بمعہ عربی کے بھی دیکھ سکتی ہے عربی کوئی سد راہ نہیں۔ اب آپ خود ہی انصاف کر سکتے ہیں کہ جب مسلمان مستورات کے خیالات قرآن کریم اور مذہبی تعلیم سے اس قدر دور ہیں اور انگریزیت یہاں تک اثر کیا ہے کہ وہ ہمیں مسیحوں کی طرح چاہتی ہیں کہ ہمارا قرآن پاک بھی بائبل کے نمونہ اختیار کرے اور صرف اردو ہی اردو رہ جاوے جب کلام الہٰی سے اس درجہ تک نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا تو مسیح کے آنے کی ضرورت نہ تھی مسیح آیا اور بروقت آیا اور اس کلام محبت اور الفت اپنے خادموں کے دلوں میں ویسی ہی ڈال گیا جیسے اس سے چودہ برس پیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی آپ پر ہزاروں برکتیں اور رحمتیں اور درود اور سلام ہوں۔ میں آگے بھی ایڈیٹر صاحبہ بدر اور ناظرین بدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اخبار عرض کی تھی کہ احمدی مستورات میں ایک رسالہ شائع ہونا چاہیے جس میں ذیل کے مضمون درج ہوں۔ چیدہ چیدہ مشاہیر اسلام کی سوانحعمریاں خاصکر قرآنی واقعات جو کہ سچے بیانات اور اخلاق سے پر عبرت انگیز اور نتیجہ خیز ہیں اچھے دلچسپ پیرائے میں لکھے جایا کریں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری۔ حضرت یعقوبؑ اور حضرت ایوبؑ کا صبر۔ حضرت یوسفؑ کی بیمثل پاکدامنی اور تبلیغ حق۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی رحمدلی اور ہر دلعزیزی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق کریم النفسی سخاوت حلیمی بردباری انکساری۔ حضرت مسیح مہدی کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات اونکی کتابوں سے نقل کر کر لکھے جاویں۔ عورتوں میں حضرت بیوی مریم بیوی آسیہ حضرت خدیجہ رضؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ۔ خاتون جنت بیوی فاطمہ حضرت رابعہ بصری کے حالات لکھ کر ہدیہ ناظرین کئے جاویں جو کہ متبرک بھی ہیں اور دین پھیلانے کا بھی عمدہ ذریعہ ہیں اور اتمام حجت بھی ہے ہاں اگر ہمارے دلوں میں ہندو بہنوں کیطرف سے کچھ ہمدردی ہے تو اس بات پر مضمون لکھی جانی چاہئیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا نہ عرب میں نہ ہند میں بلکہ اس کو بانی اسلام کی قوت قدسی نے پھیلایا ہے۔ کہ ان کے دل سے یہ خیالات واہیات دور ہو جاویں کہ اسلام جبراً قبول کرایا گیا جو کہ ان کا ہم سے متنفر ہونے کا بڑا بھاری سبب ہے نیز ہندو مسلمان بہنوں میں صلح یکجہتی کے مضمون ہوں جیسا کہ ہمارے آقا مولی کا پیغام صلح لیکچر ہے۔ اخیر میں اس بات پر زور دینا چاہیے کہ ہندو بہنیں مسلمانوں سے دلی بغض اور کینہ چھوڑ دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پروگرام جلسہ سالانہ صدر انجمن قادیان دارالامان ۱۹۰۸ء

بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ

اجلاس مجلس معتمدین

۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز ہفتہ

صبح سے دوپہر تک اجلاس مجلس معتمدین - کھانا

نماز ظہر

بعد از ظہر ½۲ بجے سے ½۳ بجے تک

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم۔

بعد از دوپہر ½۳ بجے سے ½۴ بجے تک جناب صاحبزادہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہٗ ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی تقریر۔

نماز عصر

بعد از نماز عصر تا ½۵ - متفرق تقریریں -

کھانا و نماز مغرب و عشاء

شب کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمنہائے احمدیہ متعلقات کے ڈیلیگیشنوں کا **کانفرنس**

۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار

کھانا صبح

¼۱۰ بجے صبح سے ¾۱۰ بجے تک قرآن شریف

¾۱۰ بجے سے ¾۱۱ بجے تک لکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ سول اسسٹنٹ سرجن لیکچرار میڈیکل کالج لاہور۔

(مضمون "ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں")

¾۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے تک تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت سیالکوٹ

½۱۲ بجے سے ¾۱۲ بجے تک۔ نظم جناب میر قاسم علی صاحب دہلی۔

¾۱۲ بجے سے ¼۱ بجے تک۔ لکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ سول اسسٹنٹ سرجن اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب لاہور

¼۱ بجے سے ½۱ بجے تک نظم۔ من تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنکو جناب حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے۔

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۳ بجے تک۔ لیکچر جناب مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور

½۳ بجے سے ½۴ بجے تک خطبہ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

½۴ بجے سے ½۵ بجے شام تک۔ متفرق تقریریں

کھانا و نماز مغرب و عشاء

۸ بجے شام سے ½۸ بجے تک

نظم مختلف احباب

½۸ بجے سے ۱۰ بجے تک

لکچر انگریزی جناب ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ سول اسسٹنٹ سرجن سابق لکچرار میڈیکل سکول آگرہ و اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مضمون۔ تبلیغ اسلام۔ انگریزی بولنے والے ملکوں میں

Propagation of Islam in English speaking countries

۲۸ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر

کھانا صبح

¼۱۰ بجے سے ¾۱۰ بجے تک۔ قرأت قرآن مجید

¾۱۰ بجے سے ¾۱۱ بجے تک۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جسکو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑھیں گے۔

¾۱۱ بجے سے ½۱۱ بجے تک

نظم از جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب اہلکار ریاست رام پور۔ اضلاع متحدہ۔

½۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے تک

جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب و سکرٹری صدر انجمن قادیان

مضمون۔ اپیل بہ برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۴ بجے تک۔

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم۔

½۴ بجے سے ۵ بجے تک

تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور

کھانا و نماز مغرب و عشاء

½۷ بجے سے ½۸ بجے تک - **نظم**

½۸ بجے سے ¾۹ بجے تک۔ لیکچر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔

¾۹ بجے سے ۱۰ بجے تک خاتمہ بر دعا۔

خاکسار خلیفہ رشید الدین

نصف کرایہ

جملہ برادران احمدیہ کو واضح ہو کہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکام ریلوے نے بہت مہربانی کی ہے کہ میانہ اور تیسرے درجہ کی گاڑیوں کا کرایہ نصف ہوگیا ہے لہٰذا جو صاحب جلسہ پر تشریف لانا چاہیں۔ انکو واجب ہے کہ وہ یا تو خاکسار سے خود سارٹیفکیٹ جلسہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شریک ہونے کا منگائیں۔ یا اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب سے حاصل کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام صاحبان جن کا آنا یہاں ہوسکتا ہے۔ حتی الوسع تشریف لانے کی کوشش فرمائیں گے۔

نوٹ۔ اول اور دوم درجہ کا کرایہ بڑے دن کی تعطیلات پر ہمیشہ نصف ہوا کرتا ہے۔

والسلام۔ خلیفہ رشید الدین

اسسٹنٹ سکرٹری ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سونیوالو جلد جاگو اب وقت خواب نہیں ہے

جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرنیوالے آج شرمندہ ہیں۔ آسمان زمین سورج چاند ستارے شجر حجر دریا نالے سب نے یہی شہادت دی۔ کہ احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کا مرسل اور اس کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے میں کسی غیر ملک اور گذشتہ زمانہ کا ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی چھوٹی سی عمر میں اپنے علاقہ میں جو کچھ دیکھا اور سنا اوس کا بیان کرتا ہوں حدیث کے مطابق رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف کا نشان دیکھا۔ پھر طاعون کی نسبت حضرت اقدس کا جو اشتہار تھا۔ جس میں یہ شعر درج ہے ؎

گراں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
زدنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

اسکو پڑھا اور اپنے اہل وطن کو پڑھکر سنایا جسکی سچائی کو ۱۹۰۵ء میں اپنی آنکھوں سے روز روشن کی طرح دیکھ لیا ہر طرف سے رونے اور پیٹنے کی آواز آتی تھی۔ رات کے اندھیروں اور تنہا جنگلوں میں بس تکلیف کے ساتھ لاشوں کو مٹی میں چھپایا اوس کا نقشہ اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ ایسے ہی ثلج والے الہام کی صداقت پر سینکڑوں درخت سوکھے۔ اور خشک شہادت دے رہے ہیں۔ اور الہام "پچیس دن کے بعد ایک واقعہ ہے" جو آسمان سے انگارے برسائے دشمن بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ خیر یہ تو پچھلے دنوں کی باتیں ہیں۔ جو کچھ آجکل ہوا اور ہو رہا ہے اوس کو دیکھ کر بڑے بڑے معمر اور سن رسیدہ آدمی حیران ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات تھے۔ (۱) آسمان ٹوٹ پڑا سارا (۲) واستوت علی الجودی۔ (۳) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے (۴) ایک وبا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق ۴ ستمبر ۱۹۰۸ء کو جمعہ کے دن آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے پانی برسا۔ کہ گلی کوچوں سے گزرنا مشکل ہو گیا۔ اور مکانات کی مٹی وغیرہ روئی کی طرح اڑنے لگی۔ لوگ گھروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پانی کی آواز سے بات بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ کبھی اس طرف سے زیادہ نکلتی۔ کہ فلاں آدمی مکان کے نیچے دب گیا۔ کبھی اس طرف سے دوڑیو دوڑیو کی آواز آتی۔ الغرض ۴ ستمبر کا دن ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تھا۔ ہم نے تو یہی سمجھا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ ضرور قیامت آگئی۔ ہمارے نزدیک کٹاس اور چوہا سیدن شاہ دو مشہور مقام ہیں پہاڑی پانی یہاں سے گذرتا ہے۔ اور ہر روز یہاں سے اس قدر پانی گذرا۔ کہ مدت سے جو اوس کے ارگرد دکانات اور مکانات وغیرہ تھے سب کو بہا لے گیا۔ بعض آدمیوں کو مکانوں کی چھتیں اور پکی دیواریں پھاڑ کر نکالا گیا۔ کٹاس میں ایک عمدہ قابل دید تالاب ہے۔ جس میں دور دور سے لوگ آکر غسل کرتے ہیں اوس کے کنارے پر بڑے بڑے پختہ مکانات تھے اور پچھلے سال ہزاروں روپیہ کی لاگت سے ایک پل نیا بنایا گیا تھا۔ پانی نے آنکھ دیکھتے مکان اور درخت تالاب میں گر پڑے اور پل کا نام و نشان نہ رہا۔ یہی تالاب جو سکھوں کے زمانہ سے آجتک اپنے دلربا نظارہ سے خوش کرتا تھا۔ آج اجڑا نظر آتا ہے۔ کٹاس اور چوہا سیدن شاہ کے درمیان جس قدر پل تھے سب ٹوٹ گئے جو سڑک تھی اب تک اس پر چلا نہیں جاتا۔ ہر طرف سے پانی جاری ہے اس علاقہ میں جسقدر گاؤں ہیں سب کے سب ویران اور غیر آباد نظر آتے تھے۔ جدھر دیکھیں پتھروں کے ڈھیر اور مکانوں کے ملبے دکھائی دیتے ہیں۔ اول تو غریب آدمی میں اتنی طاقت کہاں کہ دوبارہ کوئی روپیہ پیسہ اجرت دے سکے دوم بخار کی وہ کثرت ہے کہ کوئی گھر خالی نہیں۔ علاوہ بخار کے بعض بعض گاؤں میں وبائے ہیضہ بھی پھوٹ رہی ہے اسپر زلزلوں کے دھکے خطرہ اور خوف کو اور بھی بڑھا رہے ہیں چنانچہ ۲۷۔ رمضان کی رات کو زلزلہ آیا۔ اور آج ۲۸ رمضان کو پھر اوسی وقت پر خوب جھٹکے دیکر غافلوں کو بیدار کیا حالانکہ اس علاقہ میں پے در پے دو روز زلزلہ کا آنا بھی ایک نیا واقعہ ہے۔ پس جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرتے تھے انکو چاہئے کہ وہ ایک طرف ان الہاموں کو پڑھیں اور دوسری طرف ان واقعات پر نظر ڈالیں۔ کہ آسمان اور زمین نے آپکے حق میں گواہی دی ہے یا نہیں۔ پھر اے منکرو! تم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے آؤ اس ضد کو چھوڑ دو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ خداوند کریم تمکو ہدایت کرے اور ہمیں اپنے عذابوں سے بچاوے۔ آمین۔

کرم داد احمدی از دوالمیال

سلسلہ عالیہ کے نئے ممبر

ذیل کا خط اگرچہ دیر کا ہے تاہم اس کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہ ہو گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ عالی جناب حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم ملازمان نیازمند آج سے پہلے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے دعوے مہدویت و مسیحیت کے منکر تھے اور جب تک آنحضرت زندہ رہے۔ ہم اون کے دعوے مہدویت و مسیحیت کی تکذیب کی اور بدقسمتی سے آنحضرت کے مصدق نہ ہو سکے۔

اب منشی محمد ظہیر الدین صاحب احمدی کی کوشش اور مدلل تقریروں سے ہمارے تمام شکوک و شبہات بفضل خدا بکلی دور ہو گئے۔ اس لئے اب ہم صدق دل سے جناب امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے مہدویت و مسیحیت کے قائل ہو گئے ہیں اور اون کا منجانب اللہ ہونا صدق دل سے مانتے ہیں اور اون کے دعوے پر ہر طرح سے ایمان لاتے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت وفات پا چکے ہیں اور جناب والا اون کے خلیفہ اول مقرر ہوئے ہیں اسلئے باادب آپ کی خدمت بابرکت میں بیعت کے واسطے درخواست کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ جناب ازراہ کرم ہماری اس عاجزانہ درخواست کو منظور فرمائینگے اور خداوند کریم سے ہماری فلاح دارین کے لئے دعا فرمائینگے

خاکساران گل محمد۔ ملک مظفر خان۔ شیخ نعمت اللہ خان
از بھوانی ضلع حصار

المفتی

۱۴۱ عیسائیوں کے ہاں کھانا ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ کیا موجودہ عیسائیوں کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ فرمایا۔ عیسائی کیا اگر مسلمان بھی بلا تکبیر ذبح کرے یا ایسی طرح جانور کو مارے جو ذبح کا طریق نہیں جیسا کہ آجکل یورپ میں بعض جگہ کرتے ہیں تو وہ کھانا مسلمان کیواسطے جائز نہیں۔ ہاں عیسائیوں کی طیب چیز جو پکی ہو وہ جائز ہے کہ مسلمان کھاوے۔

۱۴۲ عیسائی عورت سے شادی اوسی شخص نے سوال کیا کہ کیا موجودہ عیسائیوں کے ہاں شادی جائز ہے۔ فرمایا مسلمان کیواسطے عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کر لینا جائز ہے

۱۴۳ عیسائی مرد سے نکاح لیکن مسلمان عورت کے واسطے جائز نہیں۔۔۔ عیسائی مرد کے ساتھ شادی کرنا ۔۔۔

مسیح صلیب پر نہیں مرا

لاہور کے اخبار ہندوستان مورخہ ۱۰ جنوری سنہ [illegible]ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ یہ مضمون کسی انگریزی کتاب سے اقتباس ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ اس مضمون کا ماخذ معلوم کریں۔ اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر کو خط لکھے۔ خود جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایڈیٹر صاحب سے ملاقات کرنی چاہی۔ مگر معلوم ہوا کہ گذشتہ مہینوں میں اخبار ہندوستان کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایسا جلد جلد تغیر و تبدل ہوتا رہا کہ اس مضمون کے متعلق اب کوئی امر دریافت نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ناچار اس کتاب کا پتہ لگانے کے واسطے امریکہ خط لکھا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اصل کتاب دیکھنے کے بعد اس کے متعلق کچھ لکھیں۔ چونکہ امریکہ سے خط دیر میں آتا ہے۔ اس واسطے سردست وہی مضمون ناظرین کی خاطر نقل کرتے ہیں۔

"امریکہ کے شہر شکاگو میں ... انڈو امریکن ایک کمپنی ہے اس نے حال ہی میں ایک نہایت دلچسپ کتاب چھاپی ہے اور اس کتاب میں مسیح کے مصلوب ہونے کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب میں ایک ایسینی شخص کا خط درج ہے جو مسیح کا ایک ساتھی تھا اس نے اپنے ایک دوست کو اس وقت جبکہ مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا لکھا تھا۔ یہ شخص دوسری سوسائٹی اسکندریہ نامی کا ایک ممبر تھا اور راقم خط مسیح کی سوسائٹی کا ممبر تھا۔

ہم اس وقت یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ یہ خط اصلی ہے یا جعلی۔ کیونکہ یہ فیصلہ وہ لوگ کر سکتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو کچھ اس عجیب و غریب خط میں لکھا گیا ہے وہ بالکل قرین قیاس ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جس پر اعتبار نہ ہو سکے کیونکہ جو کچھ بائبل میں درج ہے اوس سے بیان برابر ٹکر کھاتا ہے اور کسی طرح مسیح کی تعلیم اور رتبہ کو کمزور نہیں کرتا۔

اس خط میں لکھا ہے کہ مسیح بچپن سے ہی ایسینی لوگوں کی برادر ہڈ (جماعت) کے لئے ہی پرورش کئے گئے تھے اور وہ فرشتہ جس نے مسیح کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی وہ بھی ایک ایسینی شخص تھا۔ مسیح کے فرضی باپ یوسف کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی برادر ہڈ کا ایک معمولی نو آموز ممبر تھا اور اس پر سوسائٹی کے دیگر شرکا کی ہر وقت نگرانی رہتی تھی اور اس حفاظت و نگرانی میں مسیح کو پالا گیا تھا چھوٹی سی عمر میں ہی مسیح اور ان کے چچا زاد بھائی یوحنا کو سوسائٹی میں شریک کر لیا گیا تھا۔ ایسینی لوگ بڑے شریف ہوتے تھے اور انہیں تمام نیک صفات موجود ہوتی تھیں۔ وہ گوشہ نشین رہتے تھے اور نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تمام جذبات پر قبضہ رکھتے۔ چونکہ اس فرقہ میں ہی خفیہ اشارے اور علامات شناخت ہوتی تھیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجودہ فرقہ فری میسن کا پیش خیمہ تھا زمانہ قدیم کے تمام فرقوں میں ایسینی فرقہ سب سے زیادہ پاک خیال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسیح کا اس فرقہ سے تعلق تھا۔

بائبل میں ایک بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح طفل نے علماء یہود سے مباحثہ کیا تھا اوس وقت سے لیکر تیس سال کی عمر تک اس کا کچھ حال نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں رہا۔ یہ دعوے سے کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ مسیح نے اپنے فرقہ کے اصول و فلسفہ سیکھنے میں صرف کیا جس سے کہ وہ متعلق تھا اور راقم اس ہی فرقہ کا استاد بن گیا۔ خط زیر بحث کے آغاز میں مسیح کا حلیہ درج ہے جو بحوالہ پبلی اس لین ٹیولس گورنر یہوداہ لکھا گیا ہے۔ یہ شخص پلاطس کے جس نے مسیح پر حکم سزا صادر کیا تھا پیشتر حاکم تھا اس میں لکھا ہے کہ۔

"ایک دراز قد اور شکیل جوان چہرہ پر ایسا رعب ہے کہ جو دیکھتا مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لب اور ناک کے نقشے بھی بے عیب۔

ریش گھنی نہ بہت لمبی نہ بہت چھوٹی اور بیچ سے جدا شدہ۔ آنکھیں نہایت خوفناک۔ سورج کی شعاعوں کی طرح تیز۔ اور کوئی شخص اس روشنی کے سبب آنکھ ملا کر دیکھ نہیں سکتا۔

علم کے سبب تمام شہر یروشلم حیران ہے۔ گو کبھی ایک حرف نہیں پڑھا مگر سب علوم سے واقف ہے۔ وہ سنڈل پیروں میں (اس قسم کی جوتی جس کو پشتو میں چپلی کہتے ہیں) پہنتا ہے اور سر ننگا رکھتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو دیکھ کر ہنستے ہیں لیکن اوس کے روبرو جب بات کرتے ہیں تو اوس سے ڈرتے ہیں اور کانپتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا شخص اس ملک میں نہ دیکھا گیا ہے نہ سنا۔ درحقیقت عبرانی لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ایسی تمیز کسی کو کہتے نہیں سنا اور جو تلقین مسیح کرتا ہے نہایت شاندار ہے بہت سے یہودی اس کو بزرگ جانتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ حکومت کے خلاف ہے۔

یہ سب قبول کرتے ہیں کہ آج تک کبھی کسی کو نہیں ستایا بلکہ سب کو آرام پہنچایا ہے امیر اوس سے متنفر ہیں اور اوس سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اس کی ملاقات سے بڑا نفع اور تندرستی ملتی ہے۔"

مذکورہ صدر رپورٹ گورنر لین ٹیولس نے شہنشاہ روم ٹیبریس کو جو اس وقت حکمران تھا ستروس جلوس میں کی تھی۔

اس بیان کے بعد خط مذکور میں مسیح کے فتوے موت کا حال درج ہے۔ جو گورنر پلاطس نے صادر کیا تھا اس میں جرائم کی ایک لمبی فہرست دی گئی ہے اور جس کی شہادت دانیال ربانی۔ یوحنا ربانی۔ رافیل ربانی اور کیپٹ شہری نے دی۔ آخر حکم میں یہ درج ہے کہ مسیح کو صلیب گاہ تک مصلوب کرنے کے لئے سٹروئیں دروازہ سے باہر لے جائیں۔ یہ حکم سزا تانبے کے پتھر پر عبرانی زبان میں کندہ تھا اور جنوری ۱۸۱۰ء میں جبکہ قدیم شہر اکیولا کھودا گیا تھا ملا تھا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی کمشنروں نے کیا تھا۔ اور پھر یہ اصل جارحم کے گرجا میں ایک لکڑی کے صندوق میں بند کرکے دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ خط ایسینی خط جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک یونانی فقرا کے رہنے کی قدیم عمارت میں ابی سینیا مرکنٹائل کمپنی کے ایک ممبر کو دستیاب ہوا تھا پھر یہ ایک فرانسیسی کے ہاتھ میں پڑا اور اس نے اسکو پڑھ کر معلوم کیا کہ کیا مضمون ہے یہ پارچمنٹ (چمڑہ کا کاغذ) لکھا ہوا تھا۔ یہ مکان جس میں سے یہ خط ملا تھا۔ ایسینی لوگوں کا مکان تھا اور یہاں ان کی لائبریری تھی اتفاق سے یہ خط پڑا رہ گیا تھا۔

اس میں مسیح کا حلیہ اون کی تعلیم اور جو کچھ تکالیف صلیب پر ہوئیں سب مفصل درج ہیں یہ بھی درج لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مرے نہیں بلکہ دونوں چوروں کے اوپر اوپر لٹکائے گئے تھے مر گئے تھے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف ہاتھوں میں میخیں ٹھوکی گئی تھیں۔ پیروں میں لگانے کا دستور نہ تھا۔

مسیح نے شراب اور مرہ جو کہ مجرم کو بے ہوش کر دینے کے لئے دیا جاتا کرتا تھا نہ پیا کیونکہ چکھ کر معلوم

نکالیا تہا۔ کہ یہ دوا زور سے بیہوشی ہے اور جسے بیہوش ہونا چاہتا تہا۔

چونکہ مسیح اپنی صلیب اپنے کندھے پر خود مقام گلوری تک لے گیا تہا۔ اس لئے وہ پیشتر سے ہی بہت تھک گیا تہا اور جب اوس کو صلیب پر چڑہا یا گیا تو جتنے عرصہ مین کسی شخص کو مرجانا چاہیئے وہ پیشتر سے ہی بیہوش ہوگیا۔

یوسف اور ہیز لاش لے جانے کی اجازت لے لی تھی اور سپاہیون نے اوس کو مردہ سمجھ کر اوس کی پیرون کی ہڈیان نہین توڑی تھین۔ بلکہ جب پہلو مین زخم لگایا گیا تہا تو اس سے کوئی خطرناک مقام زخمی نہ ہوا تہا بلکہ زخم سے تہوڑا خون نکلا تہا اور چونکہ السینی جانتا تہا کہ مردہ جسم سے گاڑہے خون کے دو چار قطرے نکلا کرتے ہین وہ سمجھ گیا۔ کہ مسیح مرا نہین ہے۔ چنانچہ خط مین آگے لکہا ہے کہ :۔

"نکوڈیمس یوسف کو کہسکا کر وہان لایا جہان مین کھڑا تہا۔ گھبرائے ہوئے لہجہ مین جلدی سے کہا پیارے دوست خوش ہو اور جلدی کام کرو مسیح مرا نہین ہے اس کو ضعف کے سبب غش ہوگیا ہے۔

اس کے بعد نکوڈیمس نے کپڑے کی بڑی بڑی پٹیون پر اور مرہم پہیلایا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا اور جس کا استعمال سوسائٹی والون کو معلوم تہا۔ یہ پٹیان مسیح کے بدن پر اس بہانہ سے لپیٹ دین کہ ضیافت کے بعد لاش کو مصالحہ لگایا جائے گا۔ تب تک سڑنے نہ پائے علاوہ ازین جب یوسف اور نکوڈیمس اوس کے اوپر جھکے ہوئے تھے اون کے آنسو اون کے چہرہ پر گرے اور اون کی کنپٹیان گرم معلوم دین اس کے بعد جسم کو قبر مین رکہدیا جو یوسف کی ملکیت تہی۔

اس کے بعد تہ خانہ مین عود اور دیگر سوختنی ادویہ کا دہواں دیا گیا اور لاش کو بے حس و حرکت چٹائی پر پڑا رہنے دیا گیا اور قبر کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا تا کہ وہ دہوان قبر مین بھر جائے۔

اس عرصہ مین کیافس کو شک ہوگیا (یہ ہائی پریسٹ تہا) اور اوس نے خفیہ جاسوس بہیجے مگر السینی بہی خوب بیدار تہے وہ بہی تاڑ گئے۔ چنانچہ خط مین لکہا ہے کہ :۔

ہمارے ممبرون مین سے ہی ایک شخص سوسائٹی کے حکم کے بموجب درجہ چہارم کی سفید عبا پہن کر قبر کے پاس گیا وہ ایک خفیہ پگڈنڈی سے گیا جو پہاڑون مین سے ہوکر جاتی ہے اور سوسائٹی والون کو معلوم تہی۔ جب ہائی پریسٹ کے سپاہیون نے پہاڑ پر سے آہستہ آہستہ ہمارے ممبر کو سفید کپڑے پہنے اترتے دیکہا جو صبح کی اندہیری کے سبب صاف نظر نہ آتا تہا تو یہ بزدل ڈر گئے اور سمجہا کہ پہاڑ پر سے فرشتہ اتر رہا ہے۔ جب ہمارا بہائی (یعنے ممبر قبر کے قریب پہونچا جس کی اس کو حفاظت کرنی تہی۔ تو اوس نے ہدایت کے بموجب اوس کے دہانہ پر سے پتھر ہٹا دیا اور اس پر خود بیٹھ گیا۔ تو یہ دیکھ کر یہ سپاہی بہاگ گئے اور انہون نے شہر مین مشہور کر دیا۔ کہ ہم کو فرشتہ نے وہان سے بہگا دیا اس وقت مسیح کی فرضی موت کو تین ۳۰ گہنٹے گذر چکے تھے اس کے بعد ممبر نے قبر کے اندر کچہ آواز سنی۔ تو وہ یہ سننے کیلئے کہ کیا معاملہ ہے اندر اترا۔ وہان اوس کو عجیب بو آئی وہ کہ جیسی زمین سے آگ نکلتے وقت آیا کرتی ہے۔

تب اس نوجوان نے دیکہا کہ جسم کے ہونٹ ہلتے ہین اور سانس چلتا ہے تو وہ مسیح کی مدد کو دوڑا اور سانس کی آہستہ آواز سنی۔ تب مسیح کا چہرہ زندون کا سا ہوگیا۔ اور اوس نے آنکہین کہولدین اور شاگرد کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا۔

نکوڈیمس جو تجربہ کار طبیب تہا اوس نے کہا کہ دوائیوں کا دہوان مفید ہے اور مجہے معلوم تہا۔ کہ مسیح مرا نہین اوس نے یہ بہی کہا کہ جو خون زخمون سے نکلتا تہا اس سے بہی پایا جاتا تہا کہ ابہی جان باقی ہے۔

یہ باتین کرتے ہوئے ہم قبر کے پاس کھڑے رہے یوسف اور نکوڈیمس آگے گئے۔ قبر مین جاکر دیکہا تو شاگرد مسیح کو گود مین لئے بیٹھا تہا اور مسیح کا سر اس کے سینہ پر تہا۔ جب مسیح نے اپنے دوستون کو دیکہا تو خوشی سے اوس کی آنکہین چمکنے لگین اور رخسار پر سرخی آگئی وہ بیٹھ گیا اور دریافت کرنے لگا کہ مین کہان ہون؟

اس کے بعد اس خط مین تمام وہ واقعات درج ہین جو انجیل مین مذکور ہین اوس کا اپنے شاگردون مین ہی اسی طرح آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انجیل مین لکہا ہے۔

اس کے بعد یہ مناسب سمجہا گیا کہ وہ ان کی نظر سے غائب ہو جائے کیونکہ عبرانی لوگون کا یہ عقیدہ تہا کہ انبیاء کے پیغمبر معہ جسم خاکی کے آسمان پر چلے جاتے تہے۔ مگر السینی لوگون کا بیان ہے کہ مسیح کو عرصہ تک شاگردون مین رہا۔ مگر جو صدمہ اس کی صحت کو صلیب پانے سے ہوا تہا۔ وہ اس سے جانبر نہ ہوسکا۔ اس چھوٹی سی کتاب کے شروع مین مسیح کی وہ تصویر جو کیپاکومب کی قبر سے برآمد ہوئی تہی۔ موجود ہے اور یہ تصویر سب سے پرانی خیال کی جاتی ہے۔

آخر کتاب مین السینی برادرہڈ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ کہ عبرانی لوگ اونکو کیسا جانتے تہے اس کی قیمت سو سینٹ ہے۔"

طوفان حیدرآباد

حضرت امیرالمومنین نے احباب حیدرآباد کا حال احوال دریافت کرنے کے واسطے جناب ابوسعید عرب صاحب کو بالخصوص یہان سے روانہ کیا تہا۔ عرب صاحب کا جو خط وہان سے آیا ہے درج ذیل ہے:

اہل حیدرآباد کا واقعہ ہزار ہزار بنده ہے چند جانین نہین بلکہ بقول بعض اہل حیدرآباد ڈیڑھ لاکھ سے بہی زیادہ جانین ضائع ہوئین اور یہ بیچارے کچہ کرنے ہی نہ پائے تہے۔ کہ غرق آب ہوگئے اور ہزارون مائین سوئی ہوئی تہین اور شیرخوار بچے انکی چہاتی کے ساتھ لپٹے ہوئے تہے۔ کہ موسی ندی نے اون کو ایسا سلایا کہ کوئی اونکو جگانے والا نہ رہا۔ اس جانگداز واقعہ کے موقع پر بہت سی ہمدردی کی تارون کو جنبش دیگئی اور وہان سے (تھینکس) شکریہ کا جواب دیا گیا۔ مگر ہمارے امیرالمومنین نے نہ صرف جوابی تارون اور رجسٹری خطوط پر اکتفا کیا بلکہ مجہے حکم دیا کہ تو خود وہان جا اور اپنی جماعت کی حالت کو دیکھ اور ہمین اطلاع دے۔ اگر ان کی حالت قابل امداد ہو تو ہم ہر طرح سے اُن کی اور اون کے بال بچون کی کفالت کرین گے۔ بمبئی سے ایک خط سید محمد رضوی صاحب کے نام لکہد یا تہا کہ مین آتا ہون اور مختلف خیالات آتے رہتے تہے۔ خیر جب مین حیدرآباد سٹیشن پر پہونچا۔ تو ایک صاحب مجہ سے دریافت کرنے لگے کہ آپنے کہان جانا ہے۔ مین نے کہا کہ سید محمد رضوی صاحب کے۔ وہ کہنے لگے۔ چلئے۔ مین اون کے ساتھ ہوگیا معلوم ہوا کہ وہ صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل درجہ اول (ایڈوکیٹ) تہے جو مجہے اپنا مہمان بنانے کے لئے آئے ہوئے تہے۔ خیر دوسرے دن اور بعض احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔ اور اون کی حالت دریافت کی۔ سو الحمد للہ سب کو صحیح و سالم موجود پایا۔ فالحمد للہ علے ذلک۔ اور یہ خاص خدا کا فضل تہا۔ کہ باوجود ہماری جماعت کے بعض لوگ ان خطرناک مقامات

ست سلاجیت گلگتی - یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جسکے اجزا مخفی ہون بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرماسکتے ہین محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کردیتے ہین۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح۔ دافع بواسیر بادی وجذام واستسقاء وزردی رنگ و تنگی نفس ودق شیخوخیت دف بلغم وخون وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول سیلان منی یبوست۔ اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ محیط مین یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کہائے توکبھی بوڑہا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت ہی مفید شے ہے۔ قیمت ایکتولہ کی ۱۵ر دو تولہ ۱۲ر اور پانچ تولہ چار روپیہ ایک تولہ سے کم فروخت نہین محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

کتاب الصرف - مصنفہ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جسمین حضرت موصوف نے عربی زبان کے سیکھنے کے شائقین کیواسطے تمام ضروری مسائل صرفی ونحوی کو آسان اور مختصر عبارت مین بڑی خوبی کے ساتھہ جمع کردیا ہے ہر مسلمانکو چاہیے کہ اس کتاب کو پڑھے اور بچونکو پڑہائے تاکہ مقدس زبان عربی کی اشاعت مین امداد ہو۔ قیمت ۲ر۔ **الاستخلاف** شیعون کے ردمین۔ قرآن شریف سے استدلال کرکے جناب اکمل صاحب نے ایک جواب کتاب لکھی ہے کثرت سے خرید کرکے اہل تشیع کے درمیان تقسیم کرنی چاہیئے۔ شاید خدا کسی کو ہدایت دے قیمت بہی تہوڑی ہے صرف ۳ر **قرآن کریم کی دعائین** - قرآن شریف کی تمام دعاؤن کو ایک جگہ جمع کرکے اکمل صاحب نے نظم مین ترجمہ کیا ہے دعائین عربی عبارت بہی ساتھہ ہے۔ ایسے بیٹھ کر پڑہنے کے لائق کتاب ہے جس سے دل خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے قیمت ۲ر **چشمہ مسیحی** - مصنفہ حضرت مسیح موعود۔ عیسائیون کے رد مین ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر ان کے دجل کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے اسمین ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دین عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب نہین بلکہ دوسرون کے بنائے ہوئے ڈھکوسلے ہین۔ قیمت ۳ر - **آئینہ صداقت** - مولفہ راقم مشتہر - اس کتاب مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کے وصال الٰہی کا بیان اور آپکی بے نظیر کامیابی پر مختصر دلائل لکھے گئے ہین اور آپکی وفات پر جو مخالفین نے اعتراض کئے ہین اونکے جواب دئے گئے ہین اخیر مین آپکی تعلیم کا مختصر نمونہ درج ہے۔ قیمت ۲ر

اعلان

نئے سال کی قیمت کے ایک حصہ کی پیشگی کی وصولی کے واسطے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کا پرچہ اخبار بدر تمام دوستون کی خدمت مین (جن کے اخبار مین یہ پرچہ ڈالا گیا ہے) بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ اب کون کون اصحاب اس سال کے واسطے اخبار کی خریداری کو منظور فرماتے ہین اور اوسی کے مطابق تعداد اخبار کی آیندہ چھاپی جاوے جن صاحبون سے ایک حصہ قیمت وصول نہ ہوگی اون کے نام اخبار جاری نہ رہ سکیگا۔ البتہ جو دوست دسمبر کے جلسہ مین قیمت اخبار دستی دینا چاہین۔ اونکی اطلاع اس امر کیواسطے اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین وصول ہو جائے گی۔ تو اون کے نام وی پی نہ کیا جاوے گا۔ یہ وی پی صرف ۲ع کا ہوگا۔ جو اخبار بمعہ ضمیمہ کیواسطے نصف سال کی قیمت ہے اور جو صاحبان ضمیمہ تفسیر لینا چاہین اونکو صرف ۸ر ادا کرنے سے سال بھر اخبار دیا جاوے گا۔ لیکن جو صاحب چاہین کہ ابھی سے اونکو پورے سال کی قیمت کا مبلغ چار روپے (للعہ) کا وی پی کیا جاوے۔ اون کی اطلاع بھی اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین پہونچ جائے گی۔ تو اوس کے مطابق تعمیل کی جائے گی۔ جو صاحب بروقت اطلاع نہ دین گے اور پھر وی پی واپس کر دین گے وہ نقصان وی پی ۲؍ فی پرچہ کے ذمہ وار ہون گے۔

محمد صادق

مینیجر

مین رہتے تھے۔ جہان پر سخت عذاب آلہی آیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اونکو بچالیا۔ ایک ملازم تک بہی اون کا ضائع نہین ہوا ہماری حیدرآبادی جماعت جس قدر اس فضل خدا پر ناز کرین زیبا ہے۔

یہ ندی موسیٰ ایک معمولی نالہ ہے۔ جو سردیون مین ہی خشک ہوجایا کرتا تہا۔ جس طرح موسیٰ فرعونیون کے نزدیک انما کلنت نلینا ولیدا تھا۔ یہ نالہ جو موسےٰ کے ہمنام تہا ملاؤن حیدرآباد کے نزدیک محض ناکس تہا۔ مگر جب اوس نے تدریجی ترقی کا رنگ اختیار کیا۔ تو بعض لوگون نے کہا کہ یہ عذاب آلہی کا رنگ ہو رہا ہے۔ وقت اور مہلت دیگئی ہے۔ اس سے فائدہ اوٹہاؤ اور نکلو چلو۔ مگر اس کے جواب مین یہ کہا گیا۔ کہ ساوی الی جبل یعصمنی من الماء۔ آخر جب اون کی چہتون پر پانی آگیا۔ جیسا کہ حکم الٰہی تہا۔ لا عاصم الیوم من امر الله الا من رحم ربك۔ اور سننے مین آیا ہے۔ کہ بعض جگہ زمین سے پانی اُبلنے لگا۔ آسمان سے بھی پانی پڑتا تہا۔ اودہر موسیٰ نے اپنا جلال دکہایا۔ بس چشم زدن مین دھڑادھڑ سنگین و پختہ مکانات گرنے لگے اور بے حساب مخلوق وب گئی۔ اور لاشین اس طرح بہی جاتی تہین۔ جس طرح پنجاب مین دریائے جہلم مین چہوٹی چہوٹی لکڑیان۔ اور سنا ہے کہ گورنمنٹ نظام کا ایک علی مدد نامی بہی بہ گیا اور مر گیا۔ بعض عمارتون کے سنگین پتہرون کے اور لوہے کی گاڈرین اور آہنی صندوق مہاجنون کے بڑی دور تک پانی بہا لے گیا۔ اور تمام لوگ اس کو مانتے ہین۔ کہ یہ عذاب آلہی تہا۔ مگر یہ کیون آیا۔ اس کی طرف خیال نہین کرتے۔ جب خدا کے مُرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگون کو کہا۔ کہ اے لوگو! اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ کیونکہ دنیا مین فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ اوسکی آواز پر کان دھرتے والغوا فیہ کردیا اور بعض نے نہایت گندی گالیان دین اور بعض ناپاک فطرتون نے جو اون کے شہر مین بطور مہمان کے تہے اون پر پتہر برسائے۔ اور اسی حیدرآباد مین ایک راس المنکرین انوار اللہ نے کتاب لکہہ ماری۔ اور وہ کوئی معقول دلیل اپنے اندر نہ رکہتی تہی بلکہ اکثر جگہ ودسنی کاسہ لیسی کی ہے۔ باقی آیندہ

محمد ابو سعید عربی از حیدرآباد

منکران حدیث جو اہل قرآن کہلاتے ہین توجہ فرماوین

خدا کی شان آجکل مسلمانون مین بہت سے مذہبی فرقے پیدا ہوگئے ہین۔ جو کسی نہ کسی بہاری عقائد کی غلطی مین مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے بہٹک گئے ہین اور یہ ہونا ہی تہا۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ میری اُمت ۷۳ فرقے ہوجاوین گے اور ان مین ناجی صرف ایک فرقہ ہوگا۔ سو ناجی فرقہ وہی ہے۔ جو سُنت نبوی پر قائم ہے۔ افراط تفریط کی راہون سے بچا ہوا۔ اور عقائد شرکیہ سے پاک اور خالص توحید پر قائم ہے جو یہ اعتقاد نہین رکہتا۔ کہ کوئی مخلوق ان صفات مین جو صرف باری تعالیٰ کا خاصہ ہین شریک باری ہے۔ مثلاً مارنا جلانا۔ روزی دینا۔ عالم الغیب ہونا اور بلا توسط کسی شے سمیع۔ بصیر۔ علیم وغیرہ ہونا۔ یہ سب صفات اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہین۔ وہ اپنی ذات۔ صفات افعال مین واحد لاشریک اور لیس کمثلہ شیٔ ہے۔ اور انبیاء مین وہ کوئی ایسی صفت تسلیم نہین کرتا جس سے باریتعالیٰ کے ساتھ اون کی شرکت لازم آوے۔ وہ یہ اعتقاد نہین رکہتا۔ کہ وحی نبوت کچھ چیز نہین صرف ملکہ طبیعت ہے اور دعا کے اثر اور ہر ایک کے لئے اوس کی ضرورت کا قائل ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو الآن کما کان مانتا ہے اور یہ اعتقاد نہین رکہتا کہ اللہ تعالیٰ پہلے زمانون مین تو اپنے بندون سے کلام کرتا تہا۔ مگر اب ہمیشہ کے لئے اوس نے کلام کرنا چہوڑ دیا بلکہ اوس کا اعتقاد ہے کہ تاقیامت سلسلہ نبوت جاری رہیگا [*] اور اون کو اپنی ہمکلامی کا اعزاز بخشتا رہیگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جو نبی مبعوث ہو وہ تابعدار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ کیونکہ حضور کی اطاعت سے باہر ہوکر کسی کو اب کوئی روحانی درجہ نہین ملسکتا۔ وجہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے رسالت کے تمام کمالات آپکی ذات بابرکات پر ختم کر دئے (صلے اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کو خاتم الکتب کردیا۔ اسی کتاب پاک کا دور دورہ تاقیامت رہیگا اور اوس کے منکر سب جہنمی ہون گے۔ منجملہ ان فرقون کے جو افراط تفریط مین پڑکر صراط مستقیم سے دور چلے گئے

[*] اور اللہ تعالیٰ [illegible]

ایک فرقہ وہ ہے۔ جو اپنے آپکو اہل قرآن کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ یہ لوگ حدیث نبوی سے ایسی دلی نفرت رکہتے ہین کہ اوس کا نام تک لینا پسند نہین کرتے بلکہ بعض تو یہان تک بےباکانہ کہدیتے ہین کہ حدیث نے اندھیر ڈال رکہا ہے اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی اختلاف نہ ہوتے اور نہ جہگڑے برپا ہوتے۔ ان لوگون کی حالت پر بڑا رحم آتا ہے کہ ان کی عقلون کو کیا ہوگیا اور کیون وہ جادۂ اعتدال سے منحرف ہوکر ٹیڑہی راہ چل رہے ہین جس کا انجام سوائے حسرت اور دردناک عذاب کے اور کچھ نہین۔ اونکو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ حدیث خادم قرآن ہے اور خادم کا وجود مخدوم کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کیا عقل سلیم تسلیم کرسکتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز کی خدمت کرتی ہے اور اوس کے مطالب کے حصول کو سہل کرتی ہے وہ وجود نافع نہ سمجہا جاوے۔ اور اوس کو ردی کی طرح پہینک دیا جاوے اور اوس کو بُرا کہا جاوے۔ افسوس الیسی سمجھ پر۔ چونکہ یہ لوگ حدیث کو ترک کرکے ایک بڑی مہلک غلطی مین پڑگئے ہین۔ لہذا محض اون کی ہمدردی کیوجہ سے اون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے۔ کہ احادیث کے بارہ مین مفصلہ ذیل مضامین ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست۔ ستمبر واکتوبر مین شائع ہوچکے ہین۔ حدیث کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت۔ احادیث کی صداقت پر تاریخی شہادة جمع حدیث۔ براہ مہربانی ان مضامین کو غائر نظر سے اور دل کو تعصب سے پاک کرکے مطالعہ فرماوین۔ اُمید کہ ان کی غلطی اون پر انشاء اللہ منکشف ہوجائے گی اور وہ اس عقیدہ کی مہلک غلطی سے بچ جاوین گے۔ اور اگر بغور دیکھنے کے بعد بہی وہ اپنے ہی عقیدہ کو صحیح سمجہین تو پہر اون پر لازم ہوگا۔ کہ دلائل شافی کے ساتھ ان مضامین کی تردید کرین اور اوس کو شائع کرین۔ تاکہ دنیا کو موازنہ کرنے کا موقع ملے۔ اور اگر وہ تردید نہ کرسکین۔ اور انشاء اللہ وہ نہ کرسکین گے۔ تو پہر اللہ تعالےٰ سے ڈر کر خود روی سے باز آوین اور اپنے عقیدہ سے باز رہ کر توبہ کرین تاکہ خود بہی انجام بد سے بچین۔ اور اون لوگون کو بہی بچائین جن کو وہ موقع پاکر اپنے غلط عقیدہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین۔

والسلام

خاکسار ہدایت اللہ احمدی از گجرات

قصیده

بمناقب اعلیحضرت امیر المومنین خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد (علیه الصلوٰة والسلام)

(از قاضی محمد یوسف احمدی پشاور)

سیدی مرزا غلام احمد امیر المومنین
آدم و نوح و خلیل و یوسف و موسیٰ کرشن
گوتم و رام و عیسیٰ بل ز عیسیٰ خوب تر
اصدق از صدیق اکبر اعدل از عادل عمر
کاسر صلیب حیا ناسخ دین مسیح
ماحی جنگ جهاد و حامی امن و امان
داعی حق بر زمین و تاثیر قرآن پاک
عارف اسرار عرفان عالم علم الهدیٰ
منبع انوار فرقان مصدر عرفان حق
مخزن خلق عظیم و معدن فیض اتم
شمس گردون هدیٰ و بدر چرخ معرفت
اوفتادند از حقیقت دور جمله اهل دین
لیک زیشان بود بدتر حالت اسلامیان
اهل ملک و مال در شغل اباحت منهمک
عالمان مصروف باهم در فساد از جوش نفس
جاهلان غافل ز راه دین و در دنیا اسیر
عامیان مرهون در شرک و توهم روز و شب
در لباس گوسفندان گرگ هر یک جبه پوش
آه! یارب خیر امت بدترین خلق شد
دین ز هر طرف از دست شان دنیای دون نامد بدست
دین احمد را چو دیدند اهل باطل بیکسی
حمله آوردند اعدا هیچکس دافع نماند
هر طرف شد کفر جوشان همچو افواج یزید
بحر اضلال و جهالت در جهان شد موجزن
آمد آفتی که سازد کشتی اسلام را
عین بر وقت ضرورت رحم حق شد مقتضی
پس ز احسان و عنایتهای آن دادار پاک
بود هجری یکهزار و دو صد و پنجاه و یک ۱۲۵۱
شمس چرخ معرفت شد طالع از هندوستان
از فیوض مقدمش شد قادیان دار الامان

مظهر رب الجلال و شان ختم المرسلین
زردشت و دانیال و ایلیا گردون نشین
احمد آخر زمان مهدی بروز المرسلین
در حیا بهتر ز عثمان از علی اشجع ترین
قاتل دجال اعور کاسر شیطان لعین
بانی پیغام صلح و تارک رسمات دین
ناصر دین محمد رحمة للعالمین
مسند وحی الٰهی مهبط روح الامین
آیة الله بر سما و حجة الله بر زمین
مظهر احسان عام و مرجع عین الیقین
نائب دین محمد در گروه آخرین
آریه شد یا که ترسا گبر و هند و صابئین
چون یهودان گشته غافل از ره دین متین
ساغر و مینا بدست و در بغل یار حسین
زاهدان از حرص دنیا مبتلا در بغض و کین
عابدان گشتند در تحصیل زر اندوهگین
سیدان خندان نشسته با بتان نازنین
جلوتش با هود یا حق خلوتش با مه جبین
هر کجا از فسق و عصیان حلقه ایشان نگین
شامت اعمال شان آورد ایام چنین
بهر تخریبش برآوردند سرها از کمین
آن چنان در دو عالم گشت قحط المسلمین
دین حق بی یار و یاور همچو زین العابدین
کشتی اسلام شد در ورطه طغیان رهین
غرق گرداب فنا و اهل کشتی ته نشین
تا فرستد نوح ثانی بهر قوم هالکین
شد تولد عیسیٰ موعود امام آخرین
چون بروز خیر امت شد پی اصلاح دین
پرتو نورش رسید از مصر تا جاپان و چین
شد رها از مکر شیطان هر که شد انجا مکین

از بلوغت تا چهل شد روز در تحصیل علم
این بود فکر دین احمد مغز خانش را گداخت
آخر از گریه و مناجات و تضرع کردنش
شد چراغ دین ضیاپاش در سن هشتاد و بلوغ ۱۲۹۰
کشتی اسلام را چون دید طوفان جهل
از پی امداد کشتی اهل کشتی چون سگان
قوم تکذیبش نمودند از پی تائید او
قحط و طاعون و زلازل جنگ اقوام و وبا
بهر تصدیقش نشسته شد قرص خورشید و قمر
از پی تکذیب تصدیقش نهو جهودی مکر کرد
ابدریا گر کشد از سر همه از اعدا کشی
لیکهرام و جیونی و آتهم سعدی و دوئی نگیت
هر که آمد در مقابل شد دچار عاقبت
مجلس از ادیان عالم منعقد شد بهر حق
اهل دین محمد مجلس لاهور شد
آسیا گشته نه تنها روشن از انوار حق
شمس توحید الٰهی بدر دین مصطفیٰ
در یورپ و امریکه هرگز نماند از نور حق
آفتاب دین حق شد باز بر اوج کمال
اولین تصنیف را شد سال طبعش یا غفور ۱۲۹۶
دین حق را آنچنان آراست از حسن بیان
زان همه باشد یکی عبد اللطیف پاک او
فخر امت شد خطابش زانکه با صدق و صفا
کامیاب او تا به این حد شد چو در ابلاغ حق
تخم ایمان کاشت اندر سینه اهل صفا
امر تبلیغ هدیٰ کامل بسی و پنج شد
خدمت او شد تمام و وحی حق آمد فرود
بود در سن چهل چون گشت مبعوث از خدا
ناگهان شد دوره اسهال مزمن موجزن
پس مثیل ابن مریم واصل محبوب شد
شور و شر بر فلک اهل زمین گفتند
حق از او راضی شد و از امر حق مغفور شد ۱۳۲۶
قادیان دار الامان شد مدفن پاکیزه اش
قادرا نازل بفرما قدرت ثانی خویش
تا شود دین محمد سایه افگن بر جهان
یا اله العالمین بیخ جبینی را بر آر

شب بشب بیداری و عجز و دعا سر بر زمین
کثرت اعدای ملت قلت انصار دین
منعطف شد بر جهان الطاف خیر الراحمین
در سن [illegible] رسیدش وحی رب العالمین
نوح حق شد نا خدا بهر نجات راکبین
در قفایش اوفتادند تا گزند او را ز کین
چو رخ باد پست نشان الوقت میگویند زین
از پی انذار آمد بر گروه حاسدین
در رمضان ماه [illegible] بر سر چرخ برین ۱۳۱۱
کرد حق غالب شد و مغلوب جمله ماکرین
خود بدید [illegible] شد انجام هر مرد مهین
سومراج قادیان [illegible] و زین العابدین
عبرة للناظرین و آیة للسائلین
نور حق از دست [illegible] گشته بر آن ثبت مبین
نعره ها آمد ز هر سو مرحبا صد آفرین
بلکه مریکه و یورپ شد ز فیضش خوشه چین
نور افشان شد به عالم کو شد تاریکبین
قاصد تبلیغ [illegible] شد سوی عالم میگزین
گمرهان را چشم روشن شد به آیات مبین
از پی تائید حق شد حجة بر منکرین
کز همه ادیان [illegible] گروه مومنین
کز پی تصدیق او جان داد با صدق و یقین
سر فدای حق نمود و شد بجنت جاگزین
باز آورد از ثریا نور ایمان بر زمین
باغبان دین حق مهدی امام المتقین
روشن از انوار حق شد چشم هر باریک بین
رحلت است [illegible] باز رحلت وقت مرگ آمد قرین
در سن هفتاد و پنجش آمد انفاس پسین
شب درین بگذشت و آمد روز دیگر بعد ازین
بود صبح بست و چارم از ربیع آخرین ۲۶ ۱۳
۱۷ - مهدی اسلام شد وارد بفردوس برین
باب رحمت وا شد و بر صدر اعلیٰ جاگزین
سید ما نور دین شد بعد او مسند نشین
در غلامان مسیح و خادمان نور دین
باز تا بینیم آن فرخنده ایام و سنین
آنکه در شان امام دین حق شد نکته چین

روسیه کن دشمنان را سرخ رو انصار حق
خرم و فرخنده روان قلب محزون حزین

[illegible]

عام اخبار

آسٹریا نے ترکی کو مطلع کیا ہے کہ جب تک بائیکاٹ موقوف نہ ہوگی۔ کوئی مزید گفتگو نہ ہوگی۔

پوپ ردم کو زکام ہوگیا ہے۔ ملاقاتین بند ہین۔ مگر ہز ہولی نس کی صحت کے متعلق زیادہ خطرہ نہین ہے۔

شاہ ایران نے تین سو کاسک اور ۲ توپین۔ جو کرنل لیاکوف کے ماتحت تبریز بھیجی تہین ادن کی نسبت ۰ انومبر کا تار مظہر ہے۔ کہ کاسکان مذکورہ انقلاب پسندون سے جا ملے۔ غالباً یہ توپین بہی ہمراہ لیگئے ہون گے۔ شاہ کا نیلا ہتر آخری وار بہی خالی گیا۔ معلوم نہین کہ حقوق و مطالبات رعایا کی مخالفت مین یہ نادانی کب تک چلی جائیگی۔ ؎

الٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

برٹش قنصل تہیران نے ہندوستان کے زائرین مشہد مقدس کی اطلاع کے لئے لکہا ہے۔ کہ آجکل یہان سخت بدامنی ہو رہی ہین اور بہت سے قافلے والے کو دن کاشتکار ہو گئے ہین۔ اس لئے ہندوستانی سر دست اس طرف کا قصد نہ کرین۔

سر براور دہ مسلمانان مدراس کے گشتی مراسلہ کے ذریعہ ہیں اثر ہوا ہے۔ کہ احاطہ مدراس کے مختلف حصون مین اسلامی پولیٹیکل ایسوسی ایشنین قائم ہو رہی ہین۔

سیلاب زدگان حیدر آباد کے امدادی فنڈ کی مقدار ۱۱۴۷۵۰ روپیہ تک پہونچ گئی ہے۔ راجہ صاحب راج گڑھ (وسط ہند) نے بہی اس مین ایک ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

ترکون کی پارلیمنٹ مین ممبرون کی کل تعداد ۲۴۰ ہوگی منجملہ ادن کے ۲۲۹ ممبر منتخب ہو چکے ہین امید ہے کہ وہ ماہ رواں کے آخر مین پارلیمنٹ کہل جائیگی۔

گورنمنٹ ہند نے اخبارات کو مطلع کیا ہے کہ ضابطہ جیل کا قاعدہ نمبر ۸۴۰ منسوخ کیا گیا ہے اور بجائے اس کے ذیل کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔

مجرم کی نعش ایک گہنٹہ تک پہانسی پر لٹکائی جائیگی اور جب تک میڈیکل آفیسر تصدیق نہ کرے کہ جان نکل گئی ہے نہین اوتاری جاوے گی۔

بعد ازان نعش یا تو مجرم کے دوستون کو دیجاویگی یا اوس کے مذہب اور ذات کی رسم کے موافق دفن کی جائیگی یا جلا دیجاوے گی۔ اگر سپرنٹنڈنٹ کی رائے مین یہ اندیشہ ہو کہ ملزم کی نعش کو جلوس کے ساتھ نکالا جائے گا۔ یا نامناسب سلوک کیا جاویگا۔ تو مجرم کے دوستون یا رشتہ دارون کو نعش نہین دی جاوگی۔ پوسٹ مارٹم کیا جاویگا۔ پہانسی کا وارنٹ جج کے پاس واپس بہیجا جائیگا جس نے جاری کیا تہا۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ یہ اندراج کریگا۔ کہ حکم کی تعمیل ہوگئی ہے۔

حضور وائسرائے نے لکہنؤ میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب مین صوبجات متحدہ کے قحط پر اظہار تاسف کیا۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کے انتظام کی تعریف کی۔ اور صوبجات متحدہ مین حرفتی و صنعتی تعلیم کی ترقی پر اظہار خوشنودی کیا۔ تعلقداران اودہ کے ایڈریس کے جواب مین ہز اکسلنسی نے کہا کہ مین خود زمیندار ہون اور جانتا ہون کہ کسی بے جا قانون سے زمیندار کاشتکار کے مابین کس قدر پیچیدگیان پیدا ہو جاتی ہین۔ اس لئے آپ یقین رکہین۔ کہ مین قانون ۱۸۶۹ کی خرابیون کو جن کا آپنے اپنے ایڈریس مین ذکر کیا ہے دور کرنے کے لئے ضرور سعی کرون گا۔ اس کے بعد برٹش گورنمنٹ کی برکات کا ذکر کیکے تعلقداران اودھ کی خیر خواہی کا اعتراف کیا۔ کہ اونہون نے مغویانہ خیالات کی بیخکنی کی کامل کوشش کی ہے۔

عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبد الحفیظ جدید سلطان مراکو بڑے عالم فاضل ہین۔ چنانچہ حال مین اونہون نے عربی نحو کی مشہور کتاب (مغنی اللبیب) کو نہایت عمدگی سے نظم عربی کے قالب مین ڈہالا ہے۔ کتاب مصر مین چہپ گئی ہے۔ اور کئی نامور علماء نے اس کی منظوم کتاب کی شرحین لکہی ہین۔

مسلمانان بلغاریہ۔ پرنس فرڈنینڈ والئی بلغاریہ نے حال مین ایک بلغاری مسلمان مفتی سے ملاقات کر کے اسے یقین دلایا۔ کہ مین اپنی مسلمان رعایا کی آزادی کو نہ صرف بحال رکہونگا۔ بلکہ اسے ترقی دونگا۔ اور تکمیل کو پہونچا دونگا۔ اثنائے ملاقات مین پرنس نے مفتی مذکور کے ہاتہ تین مرتبہ اپنے ہاتہ مین لیکر دبایا۔

بقول اخبار لنڈن ٹائمز خبر دیتا ہے کہ تمام عثمانی قلمرو مین آسٹریا کے اسباب کی بائیکاٹ کی تحریک سے آسٹریا مین ہل چل مچگئی ہے اور بلاد عثمانیہ مین آسٹریا کے تاجر ہاتہ پر ہاتہ رکہے بیٹہے ہین اور ترک

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مساۃ عائشہ شادیوال گجرات	مستری بڈہا۔ ضلع سیالکوٹ
مساۃ خدیجہ " "	مستری سائین دتہ " "
مستری عبد الرحمن سیالکوٹ	مستری عزیز " "
مستری عبد الواحد " "	محمد عبد العزیز نمبر ۹۴ الف سنجرا
منشی مطیع فیض ریاست خیرپور	شرٹ کولمبو ملک سیلون
منشی مردان علی خان منصوری	حجنڈور۔ موضع چہور
ابراہیم۔ شادیوال خورد گجرات	شیر محمد خان۔ بہوراں چیالہ
جان محمد " " "	مسمات عصمت بی بی اور حمہ شاہپور
مسمات مغلانی " " "	میاں اسمٰعیل۔ رعیتہ۔ امرتسر
اللہ دتا۔ دہاروال گجرات	عبد المجید مدرس۔ مین پوری
حسن محمد صاحب گجرانوالہ	اہلیہ ثانی محمد اسمٰعیل جلال پور شاہ پور
شاہان۔ چیجانہ منعین آباد بہاولپور	سید حبیب الرحمن دانکہ پور پٹنہ
بزید " " "	سید محمود عالم۔ موضع لدمنا
محمد " " "	ضلع گیا
مہان " " "	اہلیہ مولوی سید عبد الوہاب
قادر بخش " " "	ہریال ضلع بلہاری
الٰہی بخش صاحب موسیٰ اڈسکہ	حسام الدین " " "
نانک " " "	قاضی شیخ تا ہین " " "
اللہ دین " " "	نور محمد چک نمبر ۳ حیدر آباد
عبد الصمد " " "	محمد حیات پنڈانوالہ۔ گجرات
خواجہ بشیر الدین حیدر آباد سندھ	غلام حسین " " "
راجولی۔ بشارت جہلم	رحمت " " "
نتھو خان۔ وڈا	فضل الدین " " "
نور حسن۔ موضع مردان ضلع منٹگمری	کہیڑا خان رجیو وال تحصیل پونچھ کشمیر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا عـہ روپیہ فی تولہ دوم ۸ ہے۔ سرمہ قسم اول عـہ۔ قسم ثانی عـہ۔ قسم سوم عـہ۔ اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ بہی موجود ہے

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان گورداسپور

عزیز الدین

رسید زر

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حمزاللہ صاحب ۵۷ عا	محمد بن ضل صاحب ۱۰۳۵ عا
عبد اللہ خان صاحب ۸۸۲ عا	عمرالدین صاحب ۹۶ ۴ عا
نبی بخش صاحب ۵۷۰ للعہ	فدا بخش صاحب ۹۲۷ عا
امیر اللہ صاحب ۱۹۱۳ عا	محمد عبد اللہ صاحب ۱۲۵۳ عا
ہاشم علی صاحب ۹۴۰ للعہ	الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۸ عا
میاں منگو ۲۱۰ ؎	محمد علی صاحب ۴۰۴ ؎
سرفراز خان ۱۹۵۴ عا	مولوی غلام رسول ۱۳۲ للعہ
عبد الحمید ۱۸۲۵ عہ	غلام حیدر صاحب للعہ
حافظ عبد الرحیم صاحب ۱۳۵۶ عہ	

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

داد ار بخش صاحب ۱۸۵۹ عا ۱۲	میر عابد علی صاحب ۱۷۵ للعہ
غلام الدین صاحب ۱۸۸۷ ؎	نظام شاہ صاحب ۱۲۲۰ عہ
عبد الرحمٰن صاحب ۱۳۹۶ عہ	احمد علی صاحب ۱۳۲۶ عا
محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ عا	شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ عا
محمد اکبر صاحب ۱۷۴ عا	اللہ دتا صاحب ۱۷۸۴ عا
نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ عا	نور محمد صاحب ۱۹۴۷ عا
سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۰۰ عا	محمد حیات صاحب ۱۵۳۹ عا
عنوان الدین صاحب ۱۶۷۴ عا	محمد یوسف صاحب ۷۱۹ عہ
مستری دین محمد صاحب ۸۵۲ عہ	سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ عہ ۱۲

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبد الرحمٰن صاحب ۱۴۸۷ عا	محمد دین و عمر دین ۶۴۵ عا
محمد سعید الدین صاحب ۹۶۸ عا	محمد سعید صاحب ۶۰۲ للعہ
غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ ۱۲	مکرم رسول صاحب ۱۲۶۴ عہ ۱۲
میاں الٰہی بخش صاحب ۵۰۴ عہ	سید یوسف صاحب ۱۱۷ عا

مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ محمد صاحب ۳۴ عا	خلیل الرحمٰن صاحب ۱۶۳۶ للعہ
جیا غدین صاحب ۱۷۳۷ عہ	چودہری عبد المنان ۶۰۳ للعہ
حیات محمد صاحب ۲۶۴ للعہ	قطب الدین صاحب ۲۰۳۷ عہ
امام علی صاحب ۲۴۳۳ عا ۱۲	حسین بخش صاحب ۵۲۴ عا
سید محمد صاحب ۱۷۳۸ عا	سراج الدین صاحب ۱۰۶۴ عا
علی احمد صاحب ۱۶۶۴ عا	سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ عا
محمد علی صاحب ۱۲۵۴ عا	عبد الرحمٰن صاحب ۱۶۵ عا
محمد دین صاحب ۱۰ عا ۸	قاضی الٰہی بخش صاحب ۴

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ عا	غلام محمد صاحب ۹۴۹ عہ
قاسم علی صاحب ۱۷۹۶ عہ ۱۲	عبد اللہ بیگ صاحب ۱۰۷۱ ۸

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۶۹۸ عہ	غلام قادر صاحب ۲۰۲۵ عہ ۸
نواب علی صاحب ۱۸۵۲ عہ ۱۲	عبد الحکیم صاحب ۸۹۰ عا
میاں عبد اللہ صاحب ۱۳۳۷ عہ	

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۱۰۱ عا	محمد جان صاحب ۱۳۴۸ عا
عمرالدین صاحب ۱۳۶ عا	بشارت علی خان ۱۴۶ عا

مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

راولپنڈی عہ	عبد اللہ صاحب ۱۹۹۳ ؎
سلطان خان صاحب ۷۷ للعہ	شمس الدین ۱۹۵۹ للعہ
محمد اسماعیل صاحب ۸۲۹ عا	ناظم حسین صاحب ۱۱۶۰ عا
سید عبد الستار صاحب ۹۳۱ عا	فضل الرحمٰن صاحب عا
محمد دین صاحب ۱۳۶۸ عہ ۱۲	

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

اللہ دتا صاحب ۱۹۵۲ عہ	فیض محمد صاحب ۱۲۳۹ عہ
غلام رسول صاحب ۱۸۹۰ للعہ	زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ عا
پیر محمد صاحب ۱۳۹۹ عہ	

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

سید محمد مسعود صاحب ۱۰۸۶ عہ	میاں عبد الحی صاحب ۱۸۰۱ عا
غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ	

مورخہ ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبد العزیز صاحب ۱۹۳۶ عا	حاجی محمد صوفی ۲۰۱۱ ؎
نور علی صاحب ۱۲۶۵ عہ ۸	عبد الحق صاحب ۱۳۵۸ عا
عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ عا	

مورخہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

چراغ الدین صاحب ۲۱۶ عا	ڈاکٹر ممتاز علی صاحب عہ
محمد یوسف پشاوری ۱۷۰۰ ؎ ۱۲	ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۷۳ عا

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

معراج الدین صاحب ۷۵۴ ؎ ۱۲	شیخ امیر اللہ صاحب ۳۵۴ للعہ
احمد حسن صاحب ۵۸۰ عہ	

مورخہ ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ شیر محمد صاحب ۱۱۳۰ عہ	عبد اللہ صاحب ۶۰۴ عہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

حیدر علی صاحب ۱۲۸۸ ۱۲	محمد حسین ۱۳۹۶ للعہ

مورخہ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام دستگیر صاحب ۱۱۰ للعہ	خیرالدین صاحب ۱۴۷۸ عا
عظیم اللہ صاحب ۱۸۳۷ عا	گلاب الدین صاحب ۵۷۲۵ عہ

مورخہ ۴ - ۵ - ۷ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

کریم بخش صاحب ۲۰۹۱ للعہ	فیض احمد ۱۲۹ عہ ۱۲
سید جلال صاحب ۷۲ عا	عبد العزیز صاحب ۱۱۵۲ ۸
عبد الحمید صاحب عا ۱۲	کمال الدین صاحب ۱۰۹ ؎
آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ	

مورخہ ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

شاہزادہ عبد الجبار صاحب ۱۲۱۳ عا	محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ ؎
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ للعہ	حکیم نور محمد صاحب ۱۴ عہ
اللہ داد صاحب ۱۷۵ عا	تاج محمود صاحب ۳۷۸ عا ۱۲
محمد یار صاحب ۱۱۳۲ عہ	محمد یوسف صاحب ۷۱۹ ۸
نبی بخش صاحب ۹۱۳ عہ	عمرالدین صاحب ۹۱۳ عہ
حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ	فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ عہ
سید نادر علی صاحب ۱۲۵۰ للعہ	چاند خان صاحب ۵۷۹ عہ
قاضی نظیر حسین صاحب ۱۱۵ ؎	محمد دین صاحب ۲۰۹۵ عا

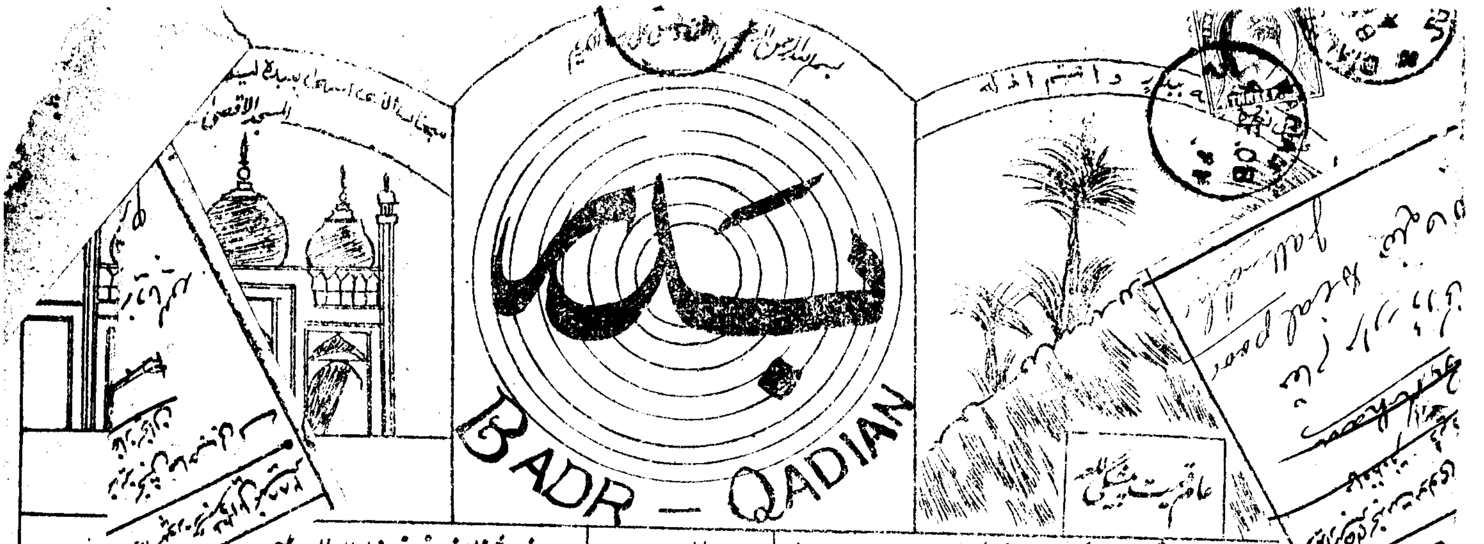
مورخہ ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام مصطفٰے صاحب ۸۹۲ عا	عبد الرحیم صاحب ۱۰۰۸ للعہ
اللہ دتا صاحب ۶۰۷ عا	عطا محمد صاحب ۱۳۹۷ عا
چراغ الدین صاحب ۹۸۰ عا	نور الدین صاحب ۵۸۹ عا
اللہ بخش صاحب ۷۴ للعہ	شمس الدین صاحب ۲۱۹۲ عا
سردار خان صاحب ۱۷۰ عا	نور الحسن صاحب ۷۰۸ عا
نعمت اللہ خان صاحب ۱۲۱۷ عا	سید حیات علی صاحب ۱۹۲ عا
محمد اکرم بیگ صاحب ۹۳۲ للعہ ۱۲	حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ عا
محمد اوڑا صاحب ۴۰۴ عہ	رسول بخش صاحب ۲۰۲۲ عا ۸
خیرالدین صاحب ۷۴۳ عا ۱۲	نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عہ ۱۲
سردار محمد عجب خان ۹۳۶ ؎	ضیاء الحق صاحب ۱۸۱۲ للعہ
فتح محمد صاحب ۷۸۵ عا	غلام محمد صاحب ۱۲۲۱ عا

مورخہ ۱۷ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

الطاف حسین صاحب ۱۲۰۳ عا	فضل حق صاحب ۲۰۴ عہ
غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ	محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عہ
میاں غلام رسول ۶۲۶ عا	ملک محمد صاحب ۸۵۸ عا
محمد صدیق صاحب ۸۳۸ ؎	مرزا عزیز بیگ صاحب ۱۷۹۸ عا
شمس الدین صاحب ۱۲۶۴ عہ	بابو محمد دین صاحب ۶۲ عہ
محمد سعید صاحب ۲۰۹۶ للعہ	نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ ؎ ۸
خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب ۵۸ ۵ عا	محمد عمر صاحب ۱۵۰ عا
محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۲۵ للعہ	نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ عا
کرم الٰہی صاحب ۱۳۳۵ ؎	اللہ بخش صاحب ۱۰۶۵ ؎ ۸
تاج شاہ صاحب ۱۷۸۱ ؎ ۸	نور محمد صاحب ۱۶۵۸ عا ۱۲
سید محمد شاہ صاحب ۱۷۳۰ عا	غلام رسول صاحب ۱۶۹۹ عا
معراج الدین صاحب ۱۴۹۹ عا	پیر محمد صاحب ۱۵۸۵ عہ
غلام رسول صاحب ۱۴۰۸ عہ	

(بدر پریس قادیان دارالامان) کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ



چہ گویم باتو کز آں چہ اور قادیان ہی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | وداں مینی شفا بینی غرض دار الامان ہی

جلد ۷ | مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ اگہن سمت ۱۹۶۵ | نمبر ۴۸

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکرانش مستحق لعنت است
معجزات اولیاء حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان روشن کتاب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ عہ مگر بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور رسید زر اخبار میں دی جائے گی الگ رسید نہ دیجاوے گی۔ البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید لینی چاہیئے۔ اگر دو ہفتہ تک رسید اخبار میں نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں

(بدر دجلیس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر اخبار چھپ کر شائع کیا گیا)

کاتب محمد حسین عفی اللہ عنہ

۱۰ دسمبر کا بدر وی پی نہ ہوگا

سب پہلے احباب کو اطلاع دیگئی تھی کہ ۱۰ دسمبر کا پرچہ

اخبار بدر خریداروں کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا تاکہ نئے سال کی قیمت اخبار [illegible] وصول ہو کر علاوہ [illegible] کے جو دوست سال آئندہ کیواسطے خریدار رہنا چاہتے ہیں اور [illegible] کے مطابق پرچہ جاری رکھا جایا کرے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا گیا تھا کہ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت اخبار ادا کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے سے اطلاع کر دیں تاکہ پرچہ ان کے نام وی پی نہ کیا جاوے۔ لیکن اب بوجوہات چند اس پرچہ کا وی پی کرنا [illegible] کیا گیا ہے جن میں سے

اول۔ وجہ یہ ہے کہ اخبار الحکم کو بھی ۱۰ تاریخ کو ہی وی پی ہونا اعلان کیا گیا ہے اور جو دوست ہر دو اخباروں کے خریدار ہیں ان پر زیادہ بوجھ پڑ جائیگا آگے جلسہ کے اخراجات کے واسطے بھی احباب کو [illegible] ہونا ضروری ہوگا۔

دوم۔ یہ کہ جس کثرت سے احباب جلسہ پر قیمت ادا کر دیا کرتے ہیں ان سب کی طرف سے اطلاعی کارڈ پہنچ آنے ممکن ہے کہ ان کو خط لکھنے کی فرصت نہ ہوئی ہو اس واسطے جلسہ کے بعد ہی ۱۳۔ دسمبر کا پرچہ وی پی کرنا زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

بعض اور وجوہات ہیں جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے اور اگرچہ اس میں ہمیں انتظامی معاملات میں ایک دقت اوٹھانی پڑے گی تاہم احباب کی خاطر اسی کو پسند کیا گیا ہے کہ ۱۳ دسمبر کا پرچہ وی پی کیا جاوے اس سے پہلے کا نہ کیا جاوے۔

اخبار کی قیمت کم کردیگئی ہے

یہ پہلے اطلاع کی جا چکی ہے کہ آئندہ سال کے لئے اخبار کی قیمت عہ سالانہ کر دی گئی ہے تاکہ جماعت کے امیر و غریب یکساں خرید سکیں۔ امید ہے ہمارے احباب خریدار پیدا کرنے میں غیر معمولی جوش دکھائیں گے۔ اور صاحب استطاعت حسب معمول وہی سالانہ چندہ دیں گے جو آگے دیا کرتے ہیں تاکہ جماعت کے غریب افراد کے لئے عہ سالانہ قیمت رہے۔ جو صاحب تفسیر کا ضمیمہ بھی خریدنا چاہیں۔ (جو ہر ہفتہ اخبار کے ساتھ شائع ہوگا) انہیں للعہ سالانہ قیمت دینا ہوگی۔ اور اس امر کی اطلاع ہر خریدار کی طرف سے ۳۱۔ دسمبر تک پہونچ جانی چاہیئے۔ کہ وہ صرف بدر خریدنا چاہتا ہے یا اس کے ساتھ ضمیمہ بھی۔ ورنہ جس صاحب کی طرف سے اطلاع نہ آویگی۔ وہ اخبار بمعہ ضمیمہ کے خریدار سمجھے جائینگے۔ اور ان کو چار روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی

پرکسانے معتبر خریداروں کیواسطے [illegible] وصولی [illegible]

[illegible] کے نام جو اخبار جاری [illegible] گر

حضرت امیر المومنین اور بعض دیگر دوستوں کے مشورہ سے [illegible] کو جو صاحب ہر سال باقی [illegible] یا دو سال تین تین سال [illegible] کے نام کوئی [illegible] نہیں اور [illegible] قاعدہ کی اس سختی سے تعمیل [illegible] ہو جاتی ہے تمام قیمت ابتداء سال میں [illegible] اور [illegible] ان کے نام وی پی نہ کیا جاوے [illegible] اور [illegible] اس مرتبہ پر بالضرور کاروائی کیجاوے۔

نوٹ: [illegible] وی پی واپس کرنے [illegible] بند کر دیا گیا ہے [illegible] نام [illegible] جائیگا [illegible] فیصلہ [illegible]

اخبار دار الامان

اہلبیت حضرت مسیح موعود اور حضرت امیر المومنین بخیر و عافیت ہیں۔

اکمل صاحب ایڈیٹر قادیان میں اپنے کام پر دوبارہ [illegible] میں آگئے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں نئے سال کی پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔ جیسا کہ ہر سال ہوتا ہے سال کے اختتام پر بعض طلباء گھر کو چلے جایا کرتے ہیں اور کچھ نئے آتے ہیں۔ اب بھی ایسا ہو رہا ہے۔ جماعت کے معزز دوستوں کی توجہ اس طرف بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں۔ بورڈنگ کا انتظام آج کل ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کے سپرد ہے۔ جو نہایت توجہ سے رات دن اپنے فرائض منصبی کی ادائگی میں دلچسپی سے مصروف رہتے ہیں۔

دردناک واقعہ

حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی زوجہ محترمہ فاطمہ

۲۰۔ نومبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ کی شب کے آخری حصہ میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی عمر بوقت وفات قریب چوبیس سال [illegible] اور شادی ہوئے قریب آٹھ سال گذرے تھے اس عرصہ میں جس ہمدردی اور غمگساری اور محبت کے ساتھ وہ اپنے خاوند کے رنج و راحت میں شریک حال رہیں اور جس [illegible] اور [illegible] [illegible] حضرت مولوی صاحب [illegible] مرحومہ [illegible] بیماری سے ایام میں خدمت کی وہ ان کے متعلقات میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ادا کی وصیت [illegible] اول ہی وصیت کر دی تھی۔ اور ایک [illegible] کی وصیت [illegible] جس کے مطابق وہ آخر مقبرہ بہشتی میں ہفتہ کے دن بعد دوپہر دفن کی گئی۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا۔ مرحومہ کو مساکین اور غرباء کی امداد کا خاص شوق رہتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اور اس کو [illegible] ایک چھوٹی لڑکی رقیہ نام عمر دو سال اس کی یادگار باقی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت اور سلامتی اور نیکی کے ساتھ [illegible] اور حضرت مولوی محمد علی صاحب کو اور مرحومہ کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا کرے۔ مرحومہ کا جنازہ ریل پر بٹالہ تک اور قادیان تک [illegible] پر آنا کر احباب لائے تھے۔ نماز جنازہ یہاں جماعت احمدیہ نے باامامت حضرت امیر علیہ السلام باغ میں ادا کی۔ جنازہ کے ساتھ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب اور بعض دیگر دوست تشریف لائے تھے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے واسطے نماز جنازہ ادا کریں اور اس کی مغفرت کے واسطے دعا کریں۔

[illegible]

جماعتہا بیرونی

برادر فضل احمد صاحب انبالہ سے اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ بتحریک شیخ محمد یوسف صاحب جماعت انبالہ نے بھی جلسہ پر سبیل صدقہ ارسال کرنا مقرر فرمایا

احمدی لوہاراں

مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ جمیع لوہاران و ترکھانان و معماران احمدیہ کو اطلاع ہو۔ کہ بعض ضروری قومی امور میں مشورہ کیواسطے ۲۶ دسمبر کو قادیان میں ایک جلسہ کیا جاویگا جس میں

[illegible]

کلام امیر المومنین

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء۔ فرمایا۔ مین نے قرآن شریف مین تدبر کیا ہے اور ایسی آیات کو جمع کیا ہے۔ جن مین زراعت یا تجارت کا ذکر ہو۔ ہر دو کو بالمقابل دیکھنے سے مجھہ پر ثابت ہوا ہے۔ کہ قرآن شریف نے تجارت کے پیشہ کو زراعت پر ترجیح دی ہے۔

تکالیف کا باعث کیا ہوتا ہے

ایک عورت نے اپنے خاوند سے تکالیف کی شکایت لکھی۔ حضرت نے اس کو جواب مین لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اب مین تم کو قرآن شریف کی بات سناتا ہون اور وہ یہ ہے۔

کذالک نولی بعض الظالمین بعضاً

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اسی طرح ہم ظالمون پر والی ظالمون کو بنا دیتے ہین پس جو شخص اپنی اصلاح کرے اس پر ظالم حکومت اور تصرف نہین کر سکتا۔ مگر آدمی دوسرے کو ملامت کرنے مین دلیری کرتا ہے اور اپنے آپ مین انصاف نہین کرتا کہ اوس کے اندر کیا کیا نقص ہے یاد رکھو۔ قطعاً تم آرام نہ پاسکوگی۔ جب تک اللہ تعالےٰ تمہارا اصل مطلوب و محبوب اور مقصود نہ ہو۔ اس کو یاد رکھو پھر یاد رکھو پھر یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ مدد دے۔ یہ تمہارے خط کا اصل جواب ہے۔ اس پر غور کرو۔ دنیا گذشتنی گذاشتنی چھوڑ دینے کی جگہ ہے اور الٰہی احکامات امانت ہین۔ اگر ان پر عمل درآمد کر لیا۔ تو اس جہان اور اس جہان مین سرخروئی ہوگی۔ ورنہ غضب الٰہی سامنے ہے۔ اے اللہ تو ہی رحم فرما۔ اور ہدایت کر۔ آمین یارب العالمین ۔۔ ۔۔ ۔۔ مین تاکید کرتا ہون اور تمام انبیاء نے تاکید کی ہے کہ استغفار اور حالت کی تبدیلی کرو جس کو توبہ کہتے ہین۔ بس استغفار۔ توبہ۔ صدقہ اور خیرات سے کام لو۔

نور الدین۔ ۲۲۔ اگست ۱۹۰۸ء

نفوس انسانی و ملائکہ

ایک شخص کے سوال کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے لکھا۔ نفس انسانی اور نفوس ملائکہ کو واللہ العظیم مین مخلوق یقین کرتا ہون اور مخلوق بھی ایسا کہ فلاسفرون کی طرح نہین بلکہ جیسے آپ اور مین خود مخلوق ہین۔ آنی فنا بقا کے خلاف نہین۔

بعد الموت

بعد الموت نفس کو بقا ہے کیا آپ نفس انسانی یا نفوس ملائکہ کو حادث نہین جانتے اور قدیم مانتے ہین اور ان کیواسطے آنی فنا کے بھی قائل نہین۔ اور عوام کل من علیہا فان کو ظاہر پر محمول و غیر مخصوص نہین جانتے۔ جواب مختصر دین۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان

اسسٹنٹ سرجن ڈیرہ دون (سابق طالب علم مدرسہ ایس۔ آئی) کا ایک خط حضرت امیر المومنین کی خدمت مین آیا تھا۔ جس کا جواب آپ نے مفصلہ ذیل لکھا۔

جو خواب آپ نے ۱۰۔ اکتوبر کو دیکھا ہے وہ یقیناً جھوٹا ہے۔ مین نے ہرگز ہرگز تمہارے لئے کوئی بد دعا نہین کی اور پھر وہ شائع ہوئی ہو۔ قطعاً غلط ہے۔ اور مین مردم پرست بحمد اللہ نہین یہ بھی غلط ہے۔ پھر کیا تم خدا پرست ہو اگر ہے تو کیون ؟ نجات کی راہین تیرے لئے بے انت ہین۔ خدا پرستی کی تجھے کیا ضرورت۔ مین اب تک حیران ہون۔ کہ تجھے دنیا مین سوائے مرزا کے اور میرے کوئی کافر نظر نہ آیا۔

نور الدین۔ ۱۹۔ رمضان

طب کی عمدہ کتابین

ایک انگریز نے پشاور سے دریافت کر بھیجا۔ کہ طب یونانی و ہندی کی عمدہ کتابین کونسی ہین۔ حضرت نے مفصلہ ذیل کتب لکھوائین۔

اکسیر اعظم۔ رموز اعظم۔ نیر اعظم۔ رکن اعظم۔ قرابادین اعظم۔ قرابادین اعظم و اکمل۔ ترجمہ قانون بو علی سینا۔ قانون بو علی سینا۔ کامل الصناعۃ۔ تذکرہ داؤد انطاکی۔ مجموعہ بقائی۔ جمع الجوامع۔ مخزن الادویہ۔ یہ کتابین یونانی طب مین عمدہ ہین

طب ہندی مین۔ چرک۔ سسرت۔ بھاگ بھٹ مہا ہنکٹو عمدہ کتابین ہین۔

ایک عزیز کے نام خط

عزیز من۔ دعوات۔ دنیا مین مصائب کا سلسلہ بڑھ رہا ہے۔ لوگ سخت غافل ہو گئے ہین۔ گویا علی طور پر دنیا خدا سے بے خبر ہے۔ حیدرآباد کا حال آپ نے سنا ہوگا اللہ تعالےٰ آپ کو اس آتش خیز پہاڑ اور اس سمندر سے بچا دے۔ آپ ضرور کامیاب ہون گے۔ آپ شرک کو چھوڑ کر خدا سے جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ دعائین کرین اور مخلوق سے کسی قسم کی بدی کا ارتکاب نہ کرین اور مجھے گاہے گاہے خط لکھین۔

نور الدین۔ ۴۔ نومبر ۱۹۰۸ء

رسید زر

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۷۴۳	عہ	سعید احمد صاحب ۱۲۰۵	سے
قاضی عبد الرحیم صاحب ۹۹۵	عہ	عبد الرزاق صاحب ۱۴۱	۶
ابراہیم صاحب ۱۹۱۲	۱۲	فیض محمد ۱۲۳۹	۱۲
محمد شفیع صاحب ۷۶۲	سے	فضل الٰہی صاحب ۹۴۹	عہ
سرفراز حسین صاحب ۱۷۹	للعہ	امیر حسین صاحب گرزمین	عہ
شفیق الدین صاحب ۱۷۵	۶	بابو نظام الدین صاحب ۱۵۵۲	سے
ڈاکٹر محمد بخش صاحب ۱۹۸	۱۲	۱۹۴۷۔ فضل کریم صاحب	عہ

مورخہ ۲۹ و ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

۱۱۷۴۔ کریم اللہ صاحب	عہ	۲۰۹۳۔ شرف الدین صاحب	للعہ
۱۸۱۔ علی بخش صاحب	للعہ	۱۸۲۳۔ محبوب عالم	عہ
۹۹۶۔ نور الدین صاحب	سے	۱۲۱۴۔ علی احمد صاحب	عہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل قدر و اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین۔ بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزاء مخفی ہون۔ بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع و مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و خون و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول۔ سیلان منی۔ یبوست او جاع مفاصل وغیرہ۔ بلکہ محیط اعظم مین یہان تک لکھا ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے۔ تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ کی ۱۵ ہے دو تولہ ۱۲ اور پانچ تولہ چار روپیہ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہین ہوتی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر۔ عفی اللہ عنہ

المفتی

طریق طلاق

مسئلہ ۱۴۴

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں امیرالمومنین نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زمانہ نبوی میں لوگ تین طلاق ایک دم نہیں دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن کریم میں یکدم طلاق دینا ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی تین طلاق یکدم دیدیتا۔ تو ایک طلاق سمجھی جاتی تھی پس اگر وہ آدمی بادی چاہتا ہے تو یہ اس کی ایک طلاق سمجھی جاتی ہے کوئی کفارہ نہیں۔

اکیلا احمدی جمعہ عید کس طرح پڑھے

مسئلہ

ایک شخص نے عرض کی۔ میں اکیلا ہوں باقی سب مخالف نماز جمعہ اور عید میں کیا کروں

مومن کو ضرور ہے کہ اپنے ساتھ کسی کو ملا لے۔ تنہا رہنا اچھا نہیں اور نماز ظہر بدلہ جمعہ کے پڑھ لیں۔ عید اکیلے پڑھ لیں جو ہمیشہ سفر میں ہے وہ مقیم ہے۔

مردہ کو ثواب

مسئلہ ۱۴۶

مردہ کو ثواب دعا۔ اور نقد و کپڑے کا پہونچتا ہے۔ تاریخ کا مقرر کرنا ضروری نہیں ہے

ہندو کے گھر کا کھانا

مسئلہ ۱۴۷

ہندوؤں کے گھر کی مٹھائی دودھ کھانا جائز ہے

نماز کے بعد دعا

مسئلہ ۱۴۸

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

نوافل

مسئلہ ۱۴۹

نوافل بعد سنت کے پڑھنا موجب ثواب ہے۔ بیٹھ کے یا کھڑے ہو کر پڑھیں۔ ہاں جو دو نفل بعد وتر کے ہیں وہ مسنون ہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ حضرت نبی کریم بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ عشاء کے پہلے چار رکعت سنت کسی صحیح حدیث میں نہیں آئی۔

لطیفہ۔ ایک شخص شیعہ ہوا کرتا تھا کہ سوائے حضرت علی اور دو تین اور آدمیوں کے باقی سب اصحاب منافق تھے اور اس امر پر بحث کیا کرتا تھا ایک دفعہ کسی شخص کو نصیحت کر رہا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب سنتے تھے آپ نے اسکو فرمایا کہ تو کتنوں کو نصیحت کرتا ہے جب خدا تعالیٰ کے رسول نے ۲۳ سال تک ہزاروں کی نصیحت کر نہیں لگائے اور نتیجہ یہ ہوا کہ چار پانچ کم ایک دو تو چند بیس ہزار منافق آپ کے گرد جمع ہو گیا تو اب آپ نصیحت کر کے کیا فائدہ اٹھائینگے شیعہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔

مقدس شاعری
نقش نگار

(سید لعل شاہ صاحب برق پشاوری)

درفراقت بزم عیشم خاطر غمناک شد
سنگ خارا گشت مینا بادہ آتش در تاک شد

(قد) رشک طوبائے ریاض قدس بالائت نمود
راست از دست خدا دین شہ لولاک شد

(زلف) شب بیاد عقد زلفت شد بلیہ را ہجوم
نافہ آہوئے تاتاری پر از تریاک شد

(گیسو) آنچنان پیچید یاد حلقہ گیسوئے تو
(جبین) نافہ آہو بیابی چون دل من چاک شد

اے فروغ نور ہستی از جبین ہر ضیات
شد دل مہر فلک از دست و صدرش چاک شد

(ابرو) اے ہلال چرخ قدس از صیت تیغ ابروت
(چشم) سرکشی فتنہ دجال زیر خاک شد

عشق چشم شرمگینت تازہ تر آورد رنگ
زین جہان عنقا صفت ہر شوخی بیباک شد

(مژہ) یاد برہان مژہ ہائے تو اے روحی فداک
(بینی) راستی بخش کجی قامت ادراک شد

کیمیائے عشق بینی من کہ خود بینی مخر
قلب ماہیت بجز از قلب ہر بے باک شد

(عارض) از براہین ضیائے عارض پر نور تو
(گوش) درک لایدرک کن این تیرہ بصر ادراک شد

از نواسنجی مرغ عشق گوش حق نیوش
فیض دان گلشن سروعلن ادراک شد

(نرمہ گوش) کوکب دری یاد نرمہائے گوش تو
(لب) خیرگی بخش نگاہ دیدہ بے باک شد

از دلائل ہائے توصیف لب اعجاز تو
مردگان را فوز وہ صد سالہ حی وپاک شد

(دہن) پیش ہر مدقق فکر دہان تنگ تو
(دندان) تنگ مل از زندگی الباطل ناپاک شد

حجت لمع در دندانت الدجال را
ریزہ الماس و تیغ برق از افلاک شد

(زبان) از کلمہ معرفت بخش زبان اطہرت
واز قتل بابہائے گلشن افلاک شد

(زنخدان) بسکہ در چاہ زنخدان دلیلت غوطہ زد
غیرت صد یوسف مصر نج ادراک شد

(رخ) خاکدان تیرہ عالم را پر از انوار ساز
نور خورشید رخت ظل شہ لولاک باشد

مرأت حسن خرد بر دستہ الماس عقل
درکف مدحت گر رد و گلوی پاک شد

ڈاک ولائت

احمد اینڈرسن

تازہ ڈاک ولائت میں ایک خط حسن اینڈرسن صاحب امریکہ کے احمدی بھائی کا میرے نام آیا ہے اور گذشتہ ڈاک میں ایک خط بخدمت حضرت امیرالمومنین آیا تھا۔ ان ہر دو خطوط میں اس امریکن بھائی نے اپنے عقائد متعلق صداقت دعوے مسیح موعود و مہدی مسعود بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس کی وفات پر صدمہ کا اظہار کیا ہے یہ صاحب سچے مسلمان اور سچے احمدی ہیں۔ اور انہوں نے حضرت امیرالمومنین سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کا نام آئندہ احمد اینڈرسن ہو۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ میرا السلام علیکم تمام احمدی برادران کی خدمتمیں پہنچایا جاوے۔

احمد اینڈرسن صاحب یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ملک امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی خدمات تمام دینے کیواسطے دل وجان سے طیار ہیں۔

امریکہ میں دو خرابکن چیزیں

ڈاکٹر پیٹرسن صاحب اخبار ٹروتھ سیکر مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں۔ کہ اہل امریکہ کو خراب کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ شراب خانے اور گرجے۔ پہلا سلطنت کے واسطے کم از کم ایک آمد کا ذریعہ ہے۔ مگر دوسرا سلطنت سے بھی بہمان موقع سے ٹیکس وصول کر لیتا ہے۔ شراب خانے میں لوگوں کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ یہی حال گرجوں میں ہوتا ہے۔ نہل اور بیہودہ باتیں سن سنکر اور ان پر یقین لانے کی کوشش کرنے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے۔

بدر خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۳۵ جلد ۔ ۱۱ ستمبر)

نمبر ۵

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصل نام رملہ تھا۔ اور ابوسفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھیں آپ کی پیدائش ۱۷ سنہ قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپکا باپ بھائی کل خاندان آنحضرت صلعم کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپنے بہت تکالیف اور دکھ برداشت کیں۔ آخر آپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ جو مسلمان ہوگیا ہوا تھا حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے وہاں آپ کے ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس پر آپ کا نام ام حبیبہ مشہور ہوگیا۔ حبش جاکر آپ کا شوہر تو مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی باصداقت کامل الایمان کے لئے یہ کیسی اندوہناک مصیبت تھی۔ کہ اسلام کے لئے باپ بھائی خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھودیا اس وقت آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی۔ آنحضرت صلعم نے ایسی صابرہ کے ساتھ نکاح کرانا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی ۶ سنہ ہجری میں بذریعہ حضرت عثمان رضی یا بقول بعض خالد بن سعید بن العاص رضی نجاشی شاہ حبش نے آنحضرت کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرت صلعم نے آپکے لانے کو عمرو بن امیہ الضمری کو روانہ کیا تھا اس نکاح کیوقت آنحضرت صلعم کی عمر ۶۰ سال کی تھی۔ آپ کئی غزوات میں آنحضرت کے شریک رہیں اور ۷۴ سال کی عمر میں بعد وفات آنحضرت صلعم ۴۴ سنہ ھ میں بمقام مدینہ وفات پائی

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصلی نام ہند تھا اور قبیلہ کنانہ سے تھیں آپکے باپ ابو امیہ تھے جن کا نام حذیفہ تھا۔ جو عرب کے مشہور فیاض شہسوار لوگوں میں گنے جاتے تھے ماں کا نام عاتکہ بنت عامر تھا۔ آپ کی پیدائش ۲۲ سنہ قبل ہجری میں ہوئی تھی آپکا پہلا نکاح ابوسلمہ بن عبد الاسد مخزومی آنحضرت صلعم کی پھوپھی زاد بھائی سے ہوا تھا جن کے ساتھ آپ مسلمان ہوکر ملک حبش کو ہجرت کر گئیں وہاں آپکے بطن سے ابوسلمہ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب اونہوں نے ۴ سنہ ھ میں وفات پائی۔ تو آنحضرت کے ساتھ آپکا نکاح ہوگیا اوس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال اور آنحضرت صلعم کی عمر ۵۷ سال کی تھی آپسے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں آپ نہائت دانشمند اور فصیح گفتار تھیں۔ حضرت عثمان رضی کے عہد میں جب فتنہ وفساد برپا ہوا تو آپنے ہی حضرت عثمان رضی کو معقول پند و نصائح سے متنبہ کیا تھا آپ اشعار بھی کہتی تھیں چنانچہ آپکا ایک مرثیہ اپنے چچیرے بھائی ولید بن ولید کی وفات کا مشہور ہے۔ آپنے ۸۴ سال کی عمر میں ۶۳ سنہ ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔

ام المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا

ہجرت سے ۲۴ سال پہلے ایک جمعہ کو پیدا ہوئیں سبب اپنی فیاضی اور دریا دلی کے زمانہ جاہلیت سے ہی آپکا نام ام المساکین پڑ گیا۔ آپ قبیلہ ہلال سے ہیں۔ آپکے باپ کا نام خزیمہ بن حارث اور والدہ کا نام ہند بن عوف تھا۔ آپ کا پہلا نکاح طفیل بن حارث سے پھر عبیدہ بن حارث سے ہوا۔ یہ دونوں آنحضرت کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔ ان کے بعد تیسرا نکاح آپکا عبد اللہ بن جحش سے ہوا۔ اون کے فوت ہو جانے کے بعد ۳ سنہ ھ میں آپ کا نکاح آنحضرت صلعم سے ہوا جبکہ آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی مگر صرف ۸ ماہ زندہ رہ کر ۴ سنہ ھ میں آنحضرت کی زندگی میں ہی آپ فوت ہو گئیں۔ آپ علاوہ فیاض وسخی ہونے کے نہائت دانشمند اور فصیح تھیں

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ ۳۰ سنہ ھ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آپکے والد کا نام جحش تھا اور والدہ کا نام امیمہ تھا۔ جو عبد المطلب کی بیٹی اور آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکاح ۳ سنہ ھ کے آخر یا ۴ سنہ ھ کے اوائل میں زید بن حارث سے ہوا تھا جب زید نے انکو طلاق دیدی۔ تو آنحضرت نے ۵ سنہ ھ میں آپسے نکاح کر لیا جبکہ آپکی عمر ۳۵ سال کی تھی اور آنحضرت صلعم کی عمر ۵۸ سال کی تھی ۵۰ سال کی عمر میں ۲۰ سنہ ھ میں آپنے وفات پائی۔ اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام حسین مہاراجکو سیالکوٹ
مسمات کرامت شہزادی سید
سعید الدین صاحب کو ہسی
کٹک۔
فتح الدین صاحب خواجہ مہتہ
کریالیوالہ ساکن حکووال
اللہ دین سپاہی کمپنی نمبر ۳
ہانگ کانگ سنگاپور
لیس محمد خان " " "
مسماۃ محمودہ اہلیہ مولوی
علی احمد صاحب ایم اے
جگاؤں ضلع بھاگلپور
عطاء اللہ پشاور
اہلیہ محمد عالمگیر "
مسمات جنت بی بی بنت محمد
ساکن خوشاب۔ شاہ پور
محمد عالم۔ ڈوہمک جہلم
سرفراز خان۔ ہلوارہ لودہانہ
عمر الدین صاحب حویلی صوفیاں
شہر جالندہر
عبد اللہ خان ویکسی نیٹر
ویکسی انسٹیٹیوٹ لاہور
علی محمد۔ پیرکوٹ گوجرانوالہ
فتح الدین " "
قطب الدین " "
عطاء اللہ۔ اسمٰعیلہ پشاور
ملک مبارک علی تاجر چوب لاہور

مستری محمد اسمٰعیل۔ جالندہر
محمد قمر علی۔ پنکالو ضلع کٹک
احسان علی محلہ کرد سونگہرہ
ضلع کٹک۔
نور محمد۔ کسومو افریقہ
داؤد حسن " " "
نور محمد۔ ساکن گشیانہ علاقہ
کاٹھیاواڑ حال وارد افریقہ
علی محمد عثمان " " "
علی محمد ابوبکر " " "
فتح الدین۔ بہڑی شاہ رحمان گوجرانوالہ
چودہری مبارک علی زراعتی
کالج کان پور
مسماۃ کرم بی بی بنت رحم بخش
فتو کے
والدہ میاں الٰہی بخش صاحب
بدو ملہی۔ ضلع سیالکوٹ
جیوان اہلیہ الٰہی بخش " "
امام الدین۔ بھلس ہری سنگھ
اجنالہ۔ امرتسر
محمد الطاف موضع ترناب پشاور
کریم بخش صاحب دہرم کوٹ
اللہ لوک۔ شیخوپورہ۔ گجرات
چودہری محمد خان " "
محمد دین۔ قریشی گجو چک
غلام حسن سیالکوٹی
غلام حسین حصار

مراسلات

روزہ و حج پر ایکبار ایک نظر

عبادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک غلامانہ دوسری عاشقانہ۔ روزہ عبادت غلامانہ ہے۔ غلام کا کام فرمانبرداری ہے۔ رنج ہو یا راحت۔ دکھ ہو یا سکھ ہر حالت مین آقا کے حکم کی بسر و چشم اطاعت کرتا ہے کوئی چیز حکم کی بجاآوری مین سد راہ نہین ہو سکتی۔ تمام خواہشات تمام ارادہ آقا کے فرمان پر قربان کر دیتا ہے حقیقی اور نمک حلال غلام کے واسطے آقا کے حکم پر چون و چرا کی ہرگز ہرگز گنجائش نہین ہوتی۔ مومن بھی ایک حقیقی اور نمکخوار حلقہ بگوش کی طرح روزہ سے اپنے حقیقی آقا کی فرمانبرداری کا ثبوت دیتا ہو بھوک سے مر رہا ہے۔ اور تمام نعماء گھر مین موجود مین۔ مگر ایک لقمہ تک نہین اٹھاتا۔ پیاس سے نیم بسمل ہو رہا ہے۔ صاف و شفاف آب سرد کی صراحی پاس رکھی ہے۔ مگر کیا مجال کہ ایک قطرہ بھی حلق کے نیچے جائے۔ شہوت سے بے قرار ہے۔ اور دلربا (بیوی) پہلو مین بیٹھی ہے۔ مگر جرأت نہین کہ جماع کا خیال بھی آوے۔ کیون نہ ہو آقا کا حکم ہے۔ کہ غروب آفتاب تک یہ تمام باتین حرام ہین۔ وہ وجود جو اپنے آقا کے حکم پر جائز لذات کو بھی اپنے نفس پر حرام کرنے کے لئے دم نقد تیار ہے نہ صرف تیار بلکہ فی الواقع حرام کر ہی دیتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ محرمات کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ کرے پس روزہ مومن کی کامل اطاعت کا عملی ثبوت ہے۔ حرام تو آگے ہی حرام ہے۔ خدائے پاک کے حکم پر مومن حلال کو بھی حرام کر دیتا ہے یہی تابعداری کا انتہائی نکتہ ہے یہی راضیاً مرضیۃ کا مقام محمود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام نبیون اور مرسلون نے اپنی بعثت سے پہلے حصول درجات کے واسطے روزے رکھے ہین اور عبودیت کے معراج پر پہونچنے کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود کو بھی عہدہ مسیحیت پر مامور ہونے سے پہلے روزون کا حکم ہوا۔ اور آپنے چھ ماہ کے روزے رکھ کر سنت انبیاء کو پورا کیا۔

دوسری عبادت عاشقانہ حج ہے اگر عاشق سن پاوے کہ فلان جگہ معشوق آیا۔ بھوک پیاس غائب ہو جاتی ہے نیند کافور ہو جاتی ہے۔ تن بدن مین ہوش نہین رہتی۔ دیوانہ وار اُدھر بھاگتا ہے کوئی چیز نہین ہو رہ کے محبت کا سیل تمام رکاوٹون کو بہالے جاتا ہے۔ مومن خدا کے احسانات۔ اس کے رحم بلا مبادلہ اور اس کی محبت لا انتہا کو یاد کر کے جذبہ عشق مین محو اور از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔ خدا کا حسن اس کے دل پر ایسا گہرا اثر پیدا کرتا ہے کہ کوئی دنیوی اثر اس کی نظر مین نہین جچتا۔ اس فرط محبت اور جوش عشق مین جب مومن کو یاد پڑتا ہے۔ کہ اس نگار حقیقی نے ایک وقت مکہ نزول کیا اور وہان مدت تک اپنے ایک مخلص سے محبت بھرے اور شاندار الفاظ مین ہمکلام ہوا۔ اور نیز صفا مروا اور دیگر مضافات مکہ مین اپنے خاص فضل و عنایت کا اثر دکھایا تھا اور پھر اس جگہ کی حفاظت کا خاص وعدہ فرمایا ہے۔ تو عاشق صادق کا دل بیساختہ باتون سے ہوکر اس طرف نکلتا ہے۔ سمندر کو چیر کر پہاڑ کو کاٹ کر غرض ہر طرح جان جوکھون مین ڈال کر بھی اس سرزمین مین بوسہ دینا چاہتا ہے پرواز کر کے ایک طرفۃ العین مین ان در و دیوار پر ایک نگاہ شوق ڈالنے کو دل تڑپتا ہے۔ اور ان حرکات پاک کی ظاہری و باطنی نقل کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ عاشقان پیشین کے واسطے وصل کا موجب ہوئین۔

قاضی عبد الحق از قادیان

طوفان حیدرآباد

کے دنون کا لکھا ہوا ایک شخص کا کارڈ ہمکو ملا ہے جس کا اندراج خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت حضرت صاحب امامنا امیر المومنین سلمہ الرحمان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج حیدرآباد دکن سے غلام رسول کا اس کے بھائی غلام محی الدین جو بالوشاہدین مرحوم کا رشتہ دار ہے۔ خط آیا ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

۳۰ شعبان اور یکم رمضان المبارک کو حیدرآباد دکن مین ناگہان جو بلاخیز طوفان آیا اور اوس سے دو ثلث شہر ندی مین بہ گیا۔ اور تیس چالیس ہزار جانین تلف ہوئین اس کا حال تارون اور اخبارون کے ذریعہ سے سنکر تم ضرور گھبراؤ گے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اور برخوردار غلام نبی تاحال زندہ مین۔ جو جو واقعات ہمپر گذرے وہ کل یا پرسون راستہ کھلنے پر لکھے جاوین گے۔ فقط ایک ایک کپڑا ہمارے بدن پر ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ جس پر بے شمار رحمتین اور برکتین اور درود اور سلام ہو کا یہ الہام۔ ”صحنون مین ندیان چلینگی“ کس صفائی سے پورا ہوا۔ جو مردہ دلون کو زندہ کرتا ہے اور مومنون کیواسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔

عاجز حسن محمد احمدی

مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کو انعام تقسیم ہونا چاہئے

۴۸۹

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مندرجہ ذیل مختصری درخواست درج اخبار ہونے کے لئے دیتا ہون تاکہ شائع کر کے ممنون ہونے کا موقعہ دین چند سطور میں اپنے کسی ذاتی نفع کے لئے نہین لکھین بلکہ سلسلہ احمدیہ کے ان نوجوانون کے لئے ہین۔ جو اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہین اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کرین۔ سخاوت ایک نہایت عمدہ چیز ہے اسکی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین ہر بصیرت والے کو مل سکتی ہے۔ آپکے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خیرات سے ایک خاص انس رکھتے تھے مسکین یتیمی اور فقراء خیرات کے حقدار ہین۔ لیکن ان نوجوانون کو دینا بھی جو اشاعت دین کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہون یا کرنیکا ارادہ رکھتے ہون عین ثواب ہے چنانچہ خلیفۃ المسیح بھی اس قسم کے اکثر انعامات عمدہ مضمون کے مستحق لڑکون کو دیا کرتے ہین۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اون کا شوق تعلیم مین زیادہ ہو۔ اور وہ اس سے بڑھکر اپنی کوشش کو دین کے کامون مین لگا دین۔ اس نیک نمونے کو مدنظر رکھکر مین احمدی قوم کے چیدہ چیدہ اور گذارے والے بھائیون کو ایک بات کیطرف توجہ دلاتا ہون۔ اگر وہ میری ناقص اور قابل جرح عبارت پر نظر نہ کر کے اسکو غور سے پڑھین گے اور وہ غرض یہ ہے کہ صرف ہمارے سکول مین ہی سالانہ امتحانون پر انعامات بالکل تقسیم نہین کئے جاتے حالانکہ دوسرے سکولون مین دس یا بارہ برس سے یہ رواج چلا آتا ہے اور ہماری جماعت مین خدا کے فضل سے بڑے بڑے رؤساء اور قابل اسسٹنٹ سرجن بی۔ اے۔ ایم۔ اے اور ہر فن کے لوگ شامل ہین۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے سکول مین ابتک قاعدہ جاری نہو۔ فوائد سے یہ قاعدہ خالی نہین۔ مثلاً اول تو ثواب ہے۔ دوم طالب علمون کی حوصلہ افزائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے سوم سکول کی نیکنامی بھی ہو ان فائدون کو مدنظر رکھکر اگر ہماری جماعت کے لاکھ پتی رؤساء بطور خیرات اپنی جیب سے کچھ روپیہ انعامات کیلئے دیدیا کرین۔ تو کیا ہی اچھی بات ہو جسقدر آپ صاحبان دو گے۔ خدا آپکو اس سے دو گنا دیگا اس وقت میرے دل مین ایک تحریک پیدا ہوئی ہو اور آپکے سامنے مینے اسکو ظاہر کر دیا ہے اب چونکہ امتحان سالانہ ہوچکا ہے اسلئے جو صاحب کچھ ارسال کرنا چاہین وہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہذا کے نام ارسال فرمادین اور قادیان کے رہنے والے بھی انہی کو دیسکتے ہین یا تو آپکی تجویز کیموافق یا ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مناسب سمجھین۔ جماعت وار انعام تقسیم کر دیا جاویگا۔

ع۔ م۔ از قادیان دار الامان۔ مدرسہ تعلیم الاسلام۔

حضرت استاذنا مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ النجم

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۱ ۱۲ نومبر ۰۸ء)

رکوع اول

آیت ۳ - ھوی - گری ہوئی باتین - نفسانی خواہشین

آیت ۴ - ان ھو - یہ ساری باتین وحی الٰہی سے ہین

آیت ۵ علمہ - اس کا استاد اللہ تعالیٰ ہے۔

آیت ۶ - ذو مرۃ - مضبوطی والا۔

آیت ۷ - ھو - ضمیر وحی الٰہی کی طرف۔ افق الاعلیٰ - بلند مقام پر ہے - کوئی اس کا مقابلہ نہین کرسکتا - یہ اس وحی کی صداقت کا ثبوت ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہین کرسکتا۔

آیت ۸ - دنی - قریب ہو - قریب ہوا۔ تدلی - خدا ہی اس کے قریب ہوتا گیا دنو - قرب سے کہتے ہین اس سے شفاعت نکلتی ہے۔

تدلی - نیچے اترا - اور خلقت کو کھینچ کر خدا کی طرف لایا۔

آیت ۹ - قوسین - عرب مین رسم تھی - کہ جب دو شخص آپس مین دوستی کا عہد پیمان کرتے - تو وہ ایک مجمع کے سامنے میدان مین اپنی کمانون کو ملاتے ایسی طرح کہ دونون کمانون پر ایک ہی تیر رکھ کر چلایا جا سکے - اس مین یہ اشارہ ہوتا تھا کہ اب ہم دونون کا تیر کمان ایک ہے - جو ایک کا دشمن ہوگا - وہ دوسرے کا بھی دشمن ہوگا - اور جو ایک کا دوست ہوگا وہ دوسرے کا بھی دوست ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اور میری دوستی ہوگئی ہے اور اس کا اعلان کیا جاتا ہے - جو اوس کا دشمن ہوگا وہ میرا دشمن ہوگا - جو اوس کا دوست ہوگا وہ میرا دوست ہوگا۔

آیت ۱۰ - فاوحی - جبکہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت مین ایسا کمال کیا کہ گویا اوس کی اور اس کی کمان ایک ہوگئی تو پھر خدا تعالیٰ نے اوس کو آخری وحی یعنے قرآن شریف جیسا مقدس کلام عطا فرمایا۔

آیت ۱۱ - ما اراٰی - اللہ تعالیٰ انسان کو پانچ طریقون سے علم عطا فرماتا ہے۔ القاء فی الروع[1] - رویا صادقہ[2] - کشف[3] - وہ وحی[4] جس کے ساتھ ہزار دو ہزار ملائکہ ہوتے ہین - وہ وحی[5] جس کے ساتھ شوکت و سرور ہوتا ہے

فرمایا - ایک قوم رجبی کہلاتی ہے اونکو ماہ رجب مین کثرت سے کشف ہوتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن العربی صاحب اپنی فتوحات مکیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ ایک رجبی کے پاس بیٹھا ہوا تھا - کہ اوس کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنے آپ کو دمشق کی جامع مسجد کا امام ظاہر کیا مگر رجبی نے اوسے کہا تو شیعہ ہے اور جھوٹھ بولتا ہے اس شخص نے پہلے تو انکار کیا - مگر آخر مان لیا - اور توبہ کی۔

ماکذب الفواد - کسی سلیم دل نے اس وحی کو نہین جھٹلایا - کوئی سلیم الفطرت انسان اس کتاب کی تکذیب نہین کرسکتا - کیونکہ اس کی سب باتین فطرت انسانی کے مطابق ہین۔

آیت ۱۲ - مری - جھگڑا[1] - شک[2]

آیت ۱۳ - نزلۃ اخریٰ - کئی بار دیکھا - وحی متواتر ہوئی - کوئی شک باقی نہ رہا

آیت ۱۴ - سدرۃ - بیری -

عرب مین تین جلسے ہوا کرتے تھے - ایک دار الندوہ - جس مین چالیس سال سے کم عمر کا آدمی شامل نہین کیا جاتا تھا - دوم[2] - ایک نمائش گاہ الطع مین ہوتی تھی - جس مین بڑے بہادر شہ سوار سب سے زیادہ حسین اعلیٰ درجہ کے شاعر وغیرہ ہر قسم کا باکمال انسان جمع ہوتا تھا - گویا یہ جلسہ نمائش ہوا کرتا تھا - تیسرا[3] جلسہ عام ہوتا تھا - جو کہ ایک بیری کے نیچے ہوا کرتا تھا - اس جلسہ مین جو کچھ طے ہو سب کا فرض ہوتا تھا کہ بلا چون و چرا مان لین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نبی کی کامیابی اور اس کتاب کا سب پر غالب آنا ہی ایک ایسا امر ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور سے طے پاچکا ہے اور سب کا فرض ہے کہ اس کو مان لین ورنہ جو انکار کریگا وہ یقینی طور پر تکلیف اٹھائے گا - یہ منتہیٰ بیری کے نیچے کا فیصلہ ہے - جس کے اوپر کوئی فیصلہ کی کورٹ نہین۔

آیت ۱۷ - ماذاغ البصر - عجائبات قدرت کے دیکھنے مین یہ شخص اس مبارک شخص (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نے اوس طرف توجہ نہین کی - اپنی آنکھ نے قدرت کے نظارون کے دیکھنے مین نہ کمی کی اور نہ کجی کی۔

آیت ۱۹ - افراٴیتم - اب عرب کے بت پرستون کی تعلیم کا ذکر کرکے مقابلہ شروع کیا جاتا ہے - اور مشرکین عرب کو مخاطب کیا جاتا ہے - کہ تم نبی سے جھگڑتے ہو اور اس کی مخالفت کرتے ہو - بھلا اپنی سمجھ اور عقل کیطرف

تو دہیان کرو۔ کہ بتون کے آگے سر جہکاتے ہو۔ جن کو اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ انہین کو اپنا خدا سمجہتے ہو۔

آئت ۲۰۔ مشرکین کی زیادہ تحقیر کے واسطے فرمایا کہ ان ایک تیسرا ہی تمہارا معبود ہے۔ جس کا نام مناۃ ہے۔

آئت ۲۱۔ اور پہر تمہاری یہ سمجہ ہے کہ اپنے لئے تو لڑکون کا ہونا پسند کرتے ہو اور خدا کیواسطے لڑکیان۔ (دیویان)

آئت ۲۳۔ ظن۔ یہ سب خیالی ڈہکوسلے ہین۔ جن کی کوئی حقیقت نہین کچھ تم نے بنائے۔ کچھ تمہارے بزرگون نے بنائے تہے وہمی باتین ہین۔

سلطن۔ ایسی دلیل جو کہ دل پر تسلط کرلے۔

آئت ۲۴۔ انسان جو کچھ چاہتا ہے وہ ہمیشہ پورا نہین ہوتا۔ اور انسان کی ہستی کیا ہے۔ کہ اوس کی خواہشین ہمیشہ پوری ہوتی رہین۔

رکوع دوم

آئت ۲۶۔ ملک۔ فرشتون کے متعلق بہت قومون نے غلطی کہائی ہے۔ برہمو لوگ تو فرشتون کے بالکل ہی منکر ہین۔ نیچریون اور آریون نے بہی انکار ہی کیا ہے فلاسفر اون سے نسبتاً اچہے ہین کیونکہ وہ بالکل انکار نہین کرتے بلکہ یہ کہتے ہین۔ کہ ابہی تک ہماری تحقیقات اوس حد تک نہین پہونچی کہ ہم فرشتون کا اقرار کرین۔

انجیل۔ توریت۔ ژند۔ استا۔ سفرنگ۔ وید۔ وغیرہ تمام قومون کی کتب مقدسہ سے فرشتون کا پتہ لگتا ہے۔ گو نام مختلف ہون جیسا کہ ہندوؤن مین دیوتا ہوتے ہین۔ مگر مانتے سب ہین۔

رکوع سوم

اس رکوع مین فرمایا ہے کہ دیکہو اللہ تعالیٰ کے تعلیم یافتہ نے وہ شاندار کام کر دکہائے ہین کہ تمام مخلوق اس کا مقابلہ نہین کر سکتی مگر تم نے کیا تو یہ کیا کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کرنے لگ گئے۔ مخلوق کے ساتہہ تعلقات کی یہ حالت ہے کہ تم اوس کے برابر سخاوت نہین کر سکتے اور اخلاق حمیدہ مین ہرگز اوس کا مقابلہ نہین کر سکتے۔

آئت ۳۔ اعطی قلیلاً۔ جو لوگ بخل کرتے ہین وہ نجات اور کامیابی حاصل نہین کر سکتے۔ سخاوت کرنے اور ضرورت مند لوگون کو کچھ دینے سے انسان ایسے شخص سے دعا کراتا ہے جو بے گناہ ہے۔ کیونکہ اوس نے اس کے حق مین تو کوئی گناہ نہین کیا۔

کدٰی۔ سخت پتھر۔ اکدیٰ۔ بہت سختی کی۔ اَصْلَبَ۔

آئت ۶۔ لا تزرُ۔ اس مین تمام ادیان باطلہ کی تردید ہے۔ عیسائی خود گناہ کرتے سزا مسیح کے سر تہوپتے ہین۔ مشرک بُت کو سمجہتا ہے کہ وہ گناہ دور کر دیگا۔

آئت ۷۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ غلطی سے بعض لوگون نے اس آئت کے یہ معنے سمجہے ہین۔ کہ مردے کو دوسرون کے پہونچانے سے فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ یہ بات ٹہیک نہیں۔ اسلام کے تمام فرقون مین بالاتفاق نماز جنازہ کو جو ایک بدنی عبادت ہے۔ ایسا ہی مالی عبادت صدقہ۔ خیرات اور حج کرانے کا ثواب مردے کو پہونچ جاتا ہے۔ پہر جو شخص تڑپ تڑپ کر اپنے والدین اور محسنون کے واسطے دعا مانگ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ اور جس کے حق مین دعا مانگی گئی ہے۔ اوس کو راحت پہونچاتا ہے۔

آئت ۱۰۔ المنتہیٰ۔ منطقیون نے بہی ایک دور تسلسل بنایا ہوا ہے مگر اس آئت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا سلسلہ اللہ تعالیٰ پر ختم ہوتا ہے۔

آئت ۱۴۔ نطفہ۔ تہوڑی سی چیز۔

آئت ۱۵۔ نشاۃ الاخریٰ۔ نفخ روح۔

آئت ۱۶۔ اغنیٰ۔ بے پرواہ کر دیتا ہے

اقنیٰ۔ بہت مال و دولت والا کر دیتا ہے۔

آئت ۱۷۔ شعریٰ۔ یہ ایک ستارے کا نام ہے۔ جسکی بعض مشرکین پرستش کیا کرتے تہے۔ اس مین اشارہ فرمایا ہے۔ کہ قابل پرستش تو اللہ ہی ہے۔ جو کہ شعریٰ کا بہی رب ہے۔

آئت ۱۸ و ۱۹۔ ثمود اور عاد ہر دو قومین علاقہ یمن کی طرف کی رہنے والی تہی۔ ہر دو تیز ہواؤن سے ہلاک ہوئی تہین عاد اولیٰ کا تو نام و نشان دنیا مین نہین رہا۔ مگر عاد آخری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک موجود تہی۔ ان کے دواوین اور اشعار بہی موجود ہین۔

آئت ۲۰۔ اظلم۔ بڑے مشرک۔

آئت ۲۳۔ تتماریٰ۔ شک کرسکتا ہے۔

آئت ۲۵۔ ازفۃ۔ تیری صداقتون کے ظہور کا وقت آگیا ہے

آئت ۲۸۔ اب تو تم ہنستے ہو۔ مگر تمہارے لئے رونے کا وقت بہی آجائے گا۔

سامدون۔ کسی جانور کے مردے بچے کی کہال مین بہوسا بہر کر کہڑا کر دینے کو کہتے ہین۔ جس کو تورا کہتے ہین۔ اسی طرح بد معاش کا صرف ظاہر ہوتا ہے۔ اصل مین کچھ نہین ہوتا۔

(سورۃ النجم کے نوٹ ختم ہوئے)

اب اس سے آگے اگلے اخبار مین انشاءاللہ سورۃ القمر لکہی جائیگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدیون کے نام ایک عام چٹھی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہے کہ سالانہ جلسہ بہت ہی قریب ہے۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے وصال اور رفع کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے۔ ہم مین سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اس جلسہ کو حتی الوسع کامیاب کرنے کے لئے سعی کرین اور جو کچھ ہوگا۔ وہ تو اللہ ہی کے فضل اور دستگیری سے ہوگا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ حضرآفاق مین پھیلے اور یہ پھیل کر رہے گا۔ اس کے مقاصد پورے ہون گے لیکن مبارک ہون گے۔ وہ سعادتمند جو اس کی اعانت اور نصرۃ مین حصہ لیکر خدا تعالے کے منشار کو پورا کرنے والے ٹھہرین گے۔

تمہارے منتشر ہو جانے کے آرزومند تاریکی کے فرزند حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال اور رفع پر مایوس ہو چکے ہین اونہون نے اور خود تم نے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح تمہارا ہاتھ پکڑا۔ اب دوسرا موقع آیا ہے اور یہ وقت ہے۔ کہ تم اپنے **قومی وقار اور حمیت** کا ایک پورا نمونہ دکھاؤ۔ سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے **دو ہزار** روپیہ کی ضرورت ہے، اور وقت تھوڑا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ تم پر چندون کا بوجھ بہت ہے اور آئے دن نئی تحریکین تمہاری جیبون پر ہاتھ مارتی ہین۔ مگر مین یقین کرتا ہون کہ تم اپنے آپکو خوش نصیب یقین کرتے ہو۔ کہ تمہارا مال ایسی جگہ پر خرچ ہوتا ہے۔ جو اللہ اور اوس کے رسول کی پسندیدہ جگہ ہو کچھہ ضرورت نہین۔ کہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کی ضرورت پر مین لمبی چوڑی اپیل کرون۔ یہ روپیہ بہت جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس دسمبر کے پہلے ہفتہ تک آجانا چاہیئے۔ تاکہ ۔۔ اجناس اور دیگر ضروریات مہمانداری کے لئے قبل از وقت انتظام کیا جاوے لنگر خانہ مین عام ضروریات کے لئے روپیہ کی یہان تک ضرورت ہے۔ کہ گذشتہ ماہ کے اخراجات بذریعہ قرض پورے کئے گئے۔ کیا حقائق پسند مخلص قوم گوارہ کرے گی کہ وہ شاخ جو حضرت حجۃ اللہ کے اپنے ہاتھ سے نشوونما پائی تھی۔ اوس کیطرف سے غفلت کی جاوے۔ ہرگز نہین۔

اس رقم قرضہ کے لئے بعد مین فکر ہوا دیکھا۔ فی الحال اخراجات جلسہ کے لئے دو ہزار روپیہ جمع کردو آپ صاحبان کو یہ تو معلوم ہوگیا ہے۔ کہ لنگر خانہ مین روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے اور لنگر خانہ ایک ایسی ضروری شاخ ہے۔ کہ جس کا قائم رکھنا طالبان حق اور دین سیکھنے والون کے آرام کے لئے حضور اقدس نے بڑا ضروری سمجھا تھا۔ اور دوسری تمام مدات کا انتظام تو صدر انجمن احمدیہ کے سپرد تھا۔ مگر اس مد کا انتظام خاص اپنے ہی دست مبارک مین رکھا۔ پس بہت ہی ضروری ہوگا۔ کہ آپ کی روح مبارک کو خوش کرنے کے لئے لنگر خانہ کی طرف ہر احمدی خاص توجہ سے کام لے اور ہر ایک قسم کی اعانت مین حتے الوسع مشغول ہو اور ہر ایک سالانہ جلسہ پر حسب استطاعت امداد دے۔ تا خیر وخوبی کے ساتھ جلسہ ختم ہو۔ لیکن ضروریات سالانہ جلسہ کے پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی ہین۔ لہذا ان پر عملدرآمد کی کوشش کیجاوے

۱۔ ہر آنے والا صاحب سالانہ جلسہ کی ضروریات کے لئے کم ازکم عہ ساتھ لاوے یا جو دوست نہ آسکین۔ وہ بذریعہ دوسرے آنے والے احباب کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدین۔

۲۔ بیرونی انجمنین مقامی اغراض کے فنڈ سے کچھ روپیہ ارسال فرمادین۔ مگر روپیہ بھیجتے وقت سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے دو ہزار روپے کا اندازہ کرلیا جاوے۔

۳۔ خاص معاونین مخلصین خاص عطیات سے مدد دین

نوٹ۔ چونکہ دن بہت تھوڑے باقی ہین اور کام زیادہ ہے اس واسطے سکرٹری صاحبان انجمنہا احمدیہ کے کی خدمت مین پرائیویٹ چٹھیان ارسال نہین ہو سکین تمام احباب اس چٹھی سے فائدہ اٹھادین اور توجہ سے کام لین۔

نوٹ ۲۔ چودہری مولا بخش صاحب نے سیالکوٹ سے جو نیک نظیر پیدا کی ہے اگر بعض اشد وجوہات کی بناء پر نہ آسکنے والے احباب اس پر عمل کرین گے تو وہ بھی مفید امر ہے کہ وہ آنے جانے کے اخراجات یہان بھیج دین لیکن ضروری اور اشد ضروری یہی ہے، کہ ہر شخص آنے کی کوشش کرے اور ضرور ہی آوے۔

نوٹ ۳۔ اگر مندرجہ ذیل انجمنین اس قدر رقم اخراجات جلسہ کے لئے جو اون کے نام کے نیچے درج ہے جمع کردین یہ ضرورت جلد تر پوری ہو جاوے۔

لاہور ۔ سیالکوٹ ۔ امرتسر ۔ کپورتھلہ ۔ لودیانہ
للعہ مار مار صہ عہ

بھیرہ ۔ ننگہ ۔ کریام ۔ راہون ۔ کاٹھگڈھ ۔ گجرات
معہ معہ معہ معہ صہ

جہلم ۔ پشاور ۔ مردان ۔ راولپنڈی ۔ فیروزپور
معہ صہ صہ معہ معہ

انبالہ ۔ شملہ ۔ کرنال ۔ دہلی ۔ گوجرانوالہ ۔ ملتان ۔ ناسنور کشمیر
مار مار معہ صہ معہ صہ صہ

سرگودہ ۔ مانسہرہ ودانہ ۔ حیدرآباد دکن ۔ لائلپور
معہ معہ مار مار

ٹبالہ ۔ مالیرکوٹلہ ۔ چہاؤنی لاہور ۔ کوئٹہ ۔ کھیوہ باجوہ
معہ مار معہ معہ معہ

سنور ۔ بھٹنڈہ ۔ چیندوسی ۔ کریم پور ۔ پٹیالہ
معہ معہ عہ معہ

فیض اللہ چک ۔ سیکھوان ۔ تلونڈی ۔ لکھنو
معہ صہ

مظفرنگر ۔ کراچی ۔ برما ۔ قتال پور ضلع ملتان
معہ معہ صہ عہ

بستی وریام کملانہ ڈبکلان ضلع ملتان ۔ سہارنپور
معہ عہ

قصور ۔ الہ آباد ۔ میرٹھ ۔ صریح ۔ کہاریان ۔ شاہدرہ
عہ معہ معہ عہ عہ معہ

ڈیرہ غازیخان ۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان ۔ والسلام
معہ صہ

یعقوب علی ۔ قائمقام اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۲۵/۱۱/۱۴

عام اطلاع

نارتھ ویسٹرن ریلوے اتھارٹیز کا شکریہ ہے کہ انہون نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے لئے کرایہ کی رعایتی شرح منظور کرلی ہے یعنی نصف کرایہ منظور فرمایا ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد سارٹیفکیٹ منگوائین ہر انجمن کے سکرٹری کو چاہیئے۔ کہ وہ آنیوالے احباب کی تعداد کے موافق سارٹیفکیٹ منگوالے۔ والسلام ۔ یعقوب علی اسسٹنٹ سکرٹری

متفرق ریمارکس

ایک مخالف کی شہادت

پرکاش لکھتا ہے "یہ تحریر کے میدان میں پنجاب کے مسلمانوں سے اندر سب سے پہلے آریہ سماج کی مخالفت کا جھنڈا مرزا غلام احمد قادیانی نے بلند کیا تھا۔ اگرچہ اس جھنڈے کے لہرانے ... خود آریوں کے بانی مہاشی دیانند کی سخت کلامی ہی تھی تاہم اس تحریر سے کم از کم یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی حمایت اور اوس کے مخالفوں کی سرکوبی کا جوش جس دل و جی منزل میں اٹھا وہ کون تھا صرف اتنی سی بات سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مبارک وجود اسلام کے لئے فطرتاً اپنے اندر ایک غیر معمولی جوش رکھتا تھا۔ اور آخری دم تک اسی خدمت پر ایک بہادر کمانڈر کی طرح قائم رہا۔

عالمگیر وبا

ملیریا فیور نے جو خوفناک تباہی ڈالی ہے اوس کے لئے مجھے کچھ واقعات پیش کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ ساری خلقت پر اختیار چلا اٹھی ہے۔ کہ یہ وبا عالمگیر وبا ہے۔ طاعون مین جو لوگ بیمار ہوتے وہ تو خیر بیمار رہتے تھے باقی تندرست رہتے لیکن یہ ایسا عذاب ہے۔ کہ اس سے کوئی بھی محفوظ نہین رہ سکا جن علاقون مین یہ وبا ہے وہان جا کر دیکھو لوگون کے چہرون پر مردنی چھائی ہوتی ہے اور وہ زندہ درگور ہین۔ اگر اتفاق سے کسی کو بخار نہین ہوا تو اوس کا تیمارداری مین بیمارون سے بھی بدتر حال ہے خدا نے ان تمام شہرون مین سے امرتسر کو خصوصیت سے چُنا ہے۔ چنانچہ اہل حدیث باوجود کافی احتیاط کے جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خوف کی وجہ سے اپنے جذبات کو اندر ہی اندر رکھتا ہے ایک مضمون کے لکھنے پہ مجبور ہوا۔ جس کے مفصلہ ذیل فقرے قابل غور ہین۔ دیکھو آخر .. ..

.. .. ایک قسی القلب اہل حق کا عدو مبین بھی چلا اٹھا اور اپنے بھائیون کو ملامت کرنے لگا۔

سبحٰن ربنا انا کنا ظالمین۔ فاقبل بعضہم علی بعض یتلاومون قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین

آپ اپنی حالت لکھتے ہین "ہمارے بہت سے مُردے بے گور و کفن رہے۔ ہم مین سے بہت سے بے دوا اور بے غذا بھی جان بحق تسلیم ہوئے اس کے علاوہ بہت سے واقعات ایسے بھی ہین جن کے بیان کرنے سے کلیجا کانپتا ہے"

آگے چل کر رقمطراز ہے۔ "یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا مطلب کی بات یہ ہے۔ کہ امرتسر کے سن رسیدہ بزرگ کہتے ہین کہ ایسی سخت اور ممتد بیماری ہم نے اپنی عمر مین نہین دیکھی"

ہم ثناء اللہ کو خصوصیت سے مخاطب کر کے کہتے ہین کہ وہ اپنے لکھے ہوئے پر ایک خدا ترس دل لیکر غور کرے کہ آخر ان غیر معمولی عذابون کی وجہ کیا ہے کہ ہر سال ایک دو بار ضرور کوئی نہ کوئی بلا پڑتی ہے۔ مین دو آیتین تمہارے لئے پیش کرتا ہون۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اور دوم اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مَرَّۃً او مَرَّتَین ثُمَّ لا یتوبون ولا ہم یذکرون لوگو! تم مرسل یزدانی کی تکذیب سے توبہ کرو اور نصیحت پکڑو تا تم پر رحم کیا جائے۔

حیدرآباد دکن

کی طغیانی نے جو تباہی ڈالی ہے اسکی تلافی کے لئے متفرق تجاویز پیش کی جا رہی ہین۔ چنانچہ انہین سے بعض یہ ہین جو ہمارے خیال مین بھی مفید ہین

(۱) سب سے پہلے اس طغیانی کو آئندہ روکنے کی تدابیر کی جاوین اور اب آبادی ان نشیبی محلون سے منتقل کر دی جاوے۔

(۲) مصیبت زدون کی امداد کیلئے حیدرآباد کے جاگیردار اور علاقہ دار اپنی سالانہ آمدنی کا چوتھا حصہ داخل کرین۔ بلکہ ملازم اپنی تنخواہ سے چہارم حصہ عام فنڈ مین ڈالین شہر مین جسقدر لوگ نذر و نیاز دیتے ہین۔ عُرس کرتے ہین ان کے اخراجات اسی فنڈ مین ڈالے جائین۔ غرق شدہ اسباب مین جو مال لاوارث ہو وہ نیلام کر کے اسی فنڈ مین ڈالا جائے۔ ملکی کارخانہ دارون سے ان کی ایک ماہ کی آمدنی کا ثلث لیا جائے۔

ہمارے نزدیک نظام دکن کے خزانون کا بہت سا حصہ بھی رعایا کی بہتری مین صرف ہونا چاہیئے۔

(۳) مگر سب سے ضروری امر تو یہ ہے۔ کہ اپنی حالت مین پوری تبدیلی کی جائے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ وما کنا مهلکی القریٰ الا واہلہا ظالمون۔

کانگریس

کے اجلاس کی پھر تیاریان ہو رہی ہین اور اس بات کی کوشش ہو رہی ہے کہ انتہا پسند اور اعتدال پسند فریق بہم مل بیٹھین ایسے لوگون کو سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کرتے وقت شرم کرنی چاہیئے۔ جو خود ایک معمولی مجلس مین ملکر نہین بیٹھ سکتے۔ ہماری موجودہ حالت خود اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم پر حکومت کرنے والی گورنمنٹ برطانیہ جیسی عادل اور نیک نیت گورنمنٹ ہو۔

نیا قانون

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جلد ترمیم کی جائے گی۔ لوگ کہتے ہین کہ قانون سلطنت بناتی ہے۔ مگر مین کہتا ہون۔ دراصل کسی نئے قانون یا کسی نئی پابندی کی اصل محرک وہ رعایا ہوتی ہے .. .. یہ بات رعایا کے اپنے بس مین ہے۔ کہ اپنے حق مین کوئی نرم قانون پاس کرائے یا سخت۔ جیسا طرز عمل ہوگا اسی کے مطابق قانون بنے گا۔ ابتدا مین معمولی ایک دو قانون تھے۔ جون جون لوگون نے اپنے خیالات و حالات کو بدلا۔ قانون بھی نئے نئے بنتے گئے۔ ضابطہ فوجداری مین ترمیم کی کیا حاجت تھی۔ اگر لوگ موجودہ فوجداری قوانین کی ماتحت امن و اطاعت سے بسر کرتے۔

جیل کا قاعدہ

نمبر ۴۸ جو منسوخ کر کے اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہر لاش پھانسی پر ایک گھنٹہ تک لٹکی رہا کرے گی تا وقتیکہ طبی ملاحظہ ہو کر اتاری نہ جائے۔ اور لاش اس حالت مین وارثون کے حوالے نہ کی جائے گی۔ جب صاحب سپرنٹنڈنٹ کی یہ رائے ہو کہ قیاس اغلب ہے، لاش سے جا کر عام جلوس نکالا جائیگا۔ یہ بھی اسی واسطے ہے کہ لوگون نے مجرمون کی طرفداری کر کے ان کے ساتھ صرف ہمدردی کا اظہار نہین کیا۔ بلکہ اون کو ملکی شہیدون کا لقب دیکر اون کو وہ عزت دی۔ جو کسی قوم کے لیڈر کو دیجاتی ہے۔ امن پسند رعایا کا ہرگز یہ طریق نہین ہونا چاہیئے۔

مسز ممتاز علی

تہذیب النسوان کی ایڈیٹرہ کی وفات کی خبر علمی حلقہ مین افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی مسز ممتاز علی ایک لائق مصنفہ کتب متعددہ شریف بی بی تھین ان کی مساعی نے مستورات مین ایک خاص علمی ذوق پیدا کر دیا تھا اور اکثر گھرون مین تعلیم نسوان کا چرچا ہو گیا۔ حتے کہ اس کی دیکھا دیکھی کئی اور رسالے اور اخبار بھی جاری ہو گئے مگر جس تہذیب کے ساتھ مستورات کی حالت کے مناسب مضمون اون کے اخبار مین چھپتے تھے وہ بات کسی مین پیدا نہ ہوئی علاوہ ازین تہذیب نسوان مین یہ بھی خوبی ہے کہ اس مین ایسے مضامین چھپتے تھے جو صرف ابتدائی تعلیم اور تربیت کے لئے مفید ہو سکتے ہین کیونکہ قوم اور ملک کی حالت اسکی متقاضی ہین۔ گو ملک مین بعض عورتین (مثلاً مسز اکمل) اعلیٰ لیاقت

[illegible]

انتخاب الاخبار

کلکتہ میں حضور لاٹ صاحب پر ریوالور کا وار کرنے والے بنگالی کو دس سال قید سخت کی سزا ملی۔

ریوے سٹیشن قصور کی ترقی اور توسیع کے لئے ۷۰ لاکھ منظور ہوا۔ لودھراں تک ریل بن رہی ہے۔

مچھوبا بازار علاقہ میں ایک سہ منزلہ مکان جل گیا۔ ساٹھ ہزار کی جائداد برباد ہو گئی۔

اپر برما میں نہر شویبو نکالنے کی منظوری دی گئی۔ ۴۵ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

سارڈینیا نام اٹالین جہاز مالٹا سے روانہ ہوا۔ بندرگاہ سے نکلا تھا کہ آگ لگ گئی۔ ۵۰ مسافر سوار تھے۔ مارے سخت خوف و گھبراہٹ کے سمندر میں کود پڑے ان کا بچنا مشکل تھا۔ ساحل پر لوٹ آیا ۲۲ یورپین اور ایک سو عرب (زائرین) غرق۔ تیس یورپین ۴۰ عرب بچائے گئے۔ خوف تھا کہ مخزن بارود نہ اڑ جائے کپتان نے کمال دلیری کا ثبوت دیا۔ وہ بھی غرق ہوا۔

افریقہ صوبہ لارڈیس یورپین شکاریوں نے آٹھ ہزار ہاتھیوں کا عظیم ہجوم گھیر رکھا ہے۔

سر راپر لیتھبرج صاحب بہادر کی کتاب تاریخ ہند کا اردو ترجمہ پنجاب کے مڈل سکولوں کے امتحان کی پڑھائی میں عرصہ بیس سال سے داخل چلا آتا ہے۔ انگریزی اخبار سے معلوم ہوا کہ اس ترجمہ میں بعض ایسے فقرات ہیں جو ہندوؤں کے فیلنگ کو بقول ان کے صدمہ پہونچاتے ہیں۔ حکام یونیورسٹی نے حکم دیا ہے کہ وہ تمام فقرات آئندہ تاریخ کے انتخاب کی کتاب سے خارج کئے جاویں۔

سیالکوٹ کی خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے پہلے اجلاس میں صاحب ضلع بہادر نے بحیثیت چیئرمین یہ تجویز پیش کی کہ ایک شاخ ریلوے سیالکوٹ سے براہ راست امرتسر تک بنادی جائے اور یہ پسرور اور نارووال کے قصبوں سے گذرے۔ تو واقعی بہت مفید اور کار آمد ہوگی۔

اپر جہلم کنال سرکل میں ڈویژن جن کے ہیڈ کوارٹر رسول اور جہلم میں ہوں گے قائم ہونے کی اجازت ہے

سرحدی علاقہ جرگوں میں آسٹریلیا سی لائی ہوئی ... نالی والی بندوقیں۔ چودہ چودہ روپوں کو بکتی ہیں اور افغانستان کی ایرانی سرحد کی جانب سے بھی بندوقیں آتی ہیں جو پچاس روپیہ کو فروخت ہوتی ہیں۔ کابل میں جو بندوقیں بنتی ہیں ہنری مارٹنی بندوق کی قیمت ۴۰ روپے تک ہے جو کیمپ آدم خیل جرگہ نے کچھ پرانی اور خریدے۔ درہ کوہاٹ میں بالقلین بنائی جاتی ہیں۔ پٹھان اس کام کو تھوڑے اور پنجابی کاریگروں سے سیکھ رہے ہیں۔

ایک آنہ والا نکل کا سکہ لوگوں کو بہت ناپسند آیا اس لئے حکام اب نکل کی دونی بنانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ یہ دونی ایک آنہ والے سکے سے چھوٹی ہوگی مگر اتنی بڑی ہوگی کہ دونی سے اچھی طرح تمیز ہو سکے۔

اسلامیہ کالج لاہور میں انجینیرنگ کلاس کھل گئی ہے وہاں رڑکی کے امتحان اوورسیر اور اسسٹنٹ انجینیر کے لئے طالب علم تیار کئے جاویں گے۔

کالے پانی میں ۹۴ حبس دوام کے قیدیوں کو ۵ ماہ حال کو شاہی اعلان کے موقعہ پر رہا کیا گیا۔ یہ لوگ جزیرہ انڈمان سے ۱۰ ماہ حال کو ان جہازوں میں جو نکلنے کو ہیں اپنے اپنے وطنوں کو روانہ ہوں گے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک نئی توپ جنگی انجن کا امتحان ہو رہا ہے جس کے ذریعہ دو ٹن وزن دس میل کا وزن ۴ میل کے فاصلہ تک پھینکا جا سکتا ہے۔

ریوٹر تہران سے بذریعہ تار ظاہر کرتا ہے کہ ملکہ ونشاہ ایران کے جنازہ میں تمام سفرائے ممالک غیر شریک تھے۔ تمام ممبران خاندان شاہی سرکاری عہدہ دار اور درباری بھی موجود تھے منظر بہت موثر تھا۔

کپورتھلہ میں ۱۹ نومبر کو مہاراجہ صاحب کی رسم افتتاح بڑی دھوم دھام سے ادا کی گئی۔ اس مبارک رسم کی خوشی میں تین دن دفاتر ریاست اور کچہری میں تعطیل کی گئی۔

اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ نے حضور وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ جہاں کہیں انارکسٹوں کا اندیشہ پایا جائے گورنمنٹ کو لازم ہے کہ فوراً مارشل لا جاری کرے اور ایک خاص عدالت ایسی قائم کی جاوے جس کا اپیل نہ ہو سکے اور مخبروں کی حفاظت کا پختہ انتظام کیا جاوے۔ ان کو جیل خانہ سے باہر کسی اور جگہ رکھا جاوے یا بجز سرکاری پولیس کے کوئی ان سے ملنے نہ پائے اور پولیس مینوں کی حفاظت کا بھی جو خاص مقدمات کی تفتیش کرتے ہیں خاص انتظام کیا جاوے سارجنٹ کو پورے مسلح رہنا چاہیئے اور جس علاقہ میں وہ تفتیش کرتے ہیں۔ وہاں کے باشندوں پر خاص ذمہ داریاں عائد کی جاویں۔

حجاز کے بدو حجاز ریلوے کی تعمیر سے پریشان ہیں کہ اونٹوں کے روزگار میں فرق پڑ جائیگا۔ مکہ اور مدینہ کے مابین ریل بنائے جانے کے مخالف ہیں۔ ان لوگوں نے مکہ کے گرد و نواح میں ترکوں کی فوجی چوکیوں پر حملے کئے تھے۔ ترکی فوج نے انہیں شکست دی۔ لیکن ترکوں کی تین بٹالینوں کے ۳۰۰ آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ اور وہ مدینہ کو واپس جانے پر مجبور ہیں۔

تازہ خبر قسطنطنیہ سے آئی ہے کہ البانیہ والوں نے دوبارہ حملہ کرنا شروع کیا ہے۔ اور ترکوں کے امداد کو چار بٹالین فوج ملک کو روانہ کی گئی ہے۔

توفیق پاشا وزیر خارجہ عثمانیہ نے بیان کیا کہ دولت علیہ اسی صورت میں شرائط کو تسلیم کر سکتی ہے جبکہ دو امور کے... چار معاہدات ... (۱) ... البانیہ کی کامل آزادی تسلیم ہو (۲) بوسنیا اور ہرزیگووینا کو صرف نام کو آسٹریا میں شامل کیا جائے ... آسٹریا کی سلطان کو ٹرکی کے عام قرضہ اور ... کی شرائط پر مجبور بنایا جائے اور ... سلطان علیہ کی ملکیت کا حق محفوظ رکھا جائے۔

ضروری اشتہار

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس خاص عام کے لئے موجود ہیں اور نفع بیشک کا بہت خیال نہیں کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کے لئے قیمت فی تولہ ۲/
معجون فنحوش۔ مقوی معدہ۔ اسہال ضعیفہ۔ رنگت کی خرابی۔ بواسیر کی کثرت پیشاب میں مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۲/
نمک سلیمانی۔ ہاضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ۔ درد معدہ ریگی میں مفید قیمت نیم سیر عہ/
کشتہ سنکھ۔ مار گزیدہ۔ سگ گزیدہ۔ مسلول مدقوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹/
سرمہ نگاری۔ آنکھوں کی عام بیماریوں میں مثلاً جالا دھند پھولا وغیرہ۔ قیمت فی تولہ عہ/
آتشک و سوزاک وغیرہ جس بیماری کے لئے دوائی کی ضرورت ہو ارزاں قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہے

المشتہران

محمد جی و عبدالرحمان کاغانی از قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے - اور ساتھ ہی وقت مخالفوں کی کتابوں کو (مثل سیف چشتیائی - ورود المسیح نائٹ المقصود) زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے - آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے - عجیب عجیب نکات ہیں - حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

پڑھنے والا پڑھتے پڑھتے دل سے گواہ ہوا اور

تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا - قیمت صرف ۶ر کر دی گئی ہے

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے - اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے - یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے - قیمت ۲ر

براہین احمدیہ یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی - اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں - قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت اعلیٰ خوشخط چھپی ہے -

قیمت بے جلد ۵ر - مجلد ۶ر - خریداران بدر کو بہت رعایت دیجاوے گی -

درثمین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں -) بے جلد ۶ر مجلد ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے - بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے - کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے - حجم ۱۴۲ صفحہ

قیمت ۸ر - جلد نگوائیں بہت تھوڑے ہیں -

کرشن لیلا ہندی نظم - مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب - جس میں الہام کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے - قیمت صرف ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے - اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں - قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین از شیخ احمد دین صاحب پلیڈر گوجرانوالہ بیشتر ازیں شائع ہو چکے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کا خزانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

قیمت غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے - قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے - قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں پہلی کتاب ہے - جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب - قیمت ۴ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے - وفات مسیح کا بیان بہت عمدہ - قیمت ۳ر

نظم مستورات مستورات کے لئے - قیمت ۱ر

کاسن احمدی (الہ داد والے) ۱ر

کاسن احمدی (از غلام رسول قادیانی)

سیر پرند پرندوں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں - گویا پانسو صفحے کی کتاب - قیمت بجائے ۱۲ر کے ۸ر

لیکچر سیالکوٹ ماسٹر عبد الرحمان کا یہ لیکچر قابل دید - جس میں بابا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے -

قیمت ۱ر

عیسائی مذہب یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے - مسیح کی اصلیت بجز کشمیر جانا ثابت کیا ہے - قیمت ۱ر

البرہان الصریح پنجابی کے مشہور شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف ہے - جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں دلائل بحث کی گئی ہے - قیمت ۱ر - جلد منگوائیے

معیار حق ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی تصنیف ہے - مذہب کی شناخت کے بارے میں - قیمت ۱ر

رسید زر

محمد بخش صاحب ۲۷۶ ۱۲ر - ۱۶۹۰ - مرزا عبد الغنی صاحب ۶ر
۱۶۷۹ - محمد غوث صاحب ۶ر

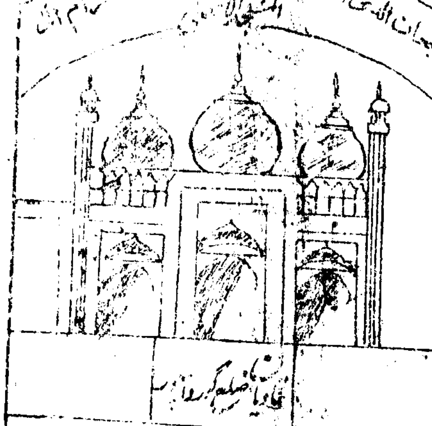
مورخہ ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

۱۹۹۴ - نسیم اللہ صاحب ۱۲ر - ۱۸۹۷ - ملک غلام احمد صاحب ۲ر
۲۶۹ - ولی محمد صاحب ۱۲ر - ۲۰۳۳ عبد المجید خان صاحب ۷ر
۱۹۵۰ - حاجی محمد امین صاحب ۶ر - ۱۶۹۸ رفضل قادر صاحب ۶ر
۱۸۳۲ - گل محمد صاحب ۱۲ر - ۲۳۵ - گلاب الدین صاحب ۵ر
۱۶۹۸ - طفیل محمد صاحب ۱۲ر - ۳۰۰۱ - نبی بخش صاحب ۱۲ر
۲۰۴۴ - ابراہیم صاحب ۱۲ر - ۱۸۵۰ - حاجی محمد صاحب ۷ر

اصلی ممیرا اور میسر کا سرمہ

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ - سر خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے - قسم اعلیٰ ممیرا - مثلہ ثانی ہے روپیہ فی تولہ - سرمہ اول فی تولہ ۶ر - قسم دوم ۸ر - سوم ۴ر اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پشاوری اور کلاہ بھی موجود ہے -

المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر ان قادیان گورداسپور



بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چگویم بانو گرانی چہادر قادیان مبنی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان مبنی

نمبر ۱

مورخہ ۲۳ - ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۳ پوہ سمت ۱۹۶۵

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا



بیعت

... ت ہو کہ ...
... ہو جائے شرک سے مجتنب
... بدنظری اور فسق و فجور اور
... طریقوں سے بچتا رہیگا اور
... مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ
... بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور
... نا امکان الوسع نماز تہجد کے پڑھنے
... علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے
... اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار
... کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی
... چہارم یہ کہ عام
... پنے نفسانی جوشوں
... دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے
... پر ہر حالت رنج و راحت ... عسر اور
... کے ساتھ وفاداری کریگا ... ہر
... ذلت اور دکھ کے قبول

کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ان شد و با جان بدر خواہد شدن
... بر شد اختتام
... ازل بے زوال
... ان جائے برد
... زیاست
... ست
... ست
... ست
... ب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین ...
آن ...
آن ...

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... عار
بغیر وصولی قیمت ... کسی صاحب کے نام
اخبار جاری نہ ہوگا -
خط و کتابت کے ... جوابی
کارڈ آنا چاہیئے ... جواب سے
معذور ...
رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی
علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی
البتہ جو صاحب قادیان ... دستی
قیمت دیویں ان کو ہر حال
رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر دو
ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھ
کر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر
بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر
قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ... اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ... آج میں احمد کے ہاتھ ...
... اللہ ربی من کل ذنب ... الیہ ... رب
... آج ... بعد ... کنندہ اور ...
مسیح موعود ... بیعت ... اور میں اقرار کرتا ہوں
... اور باہمی اخوان میں ... قائم رہونگا ...

اکتبہ عاجز محمد ...

... بیعت لیتے تھے ہاتھوں میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت ... ربِّ انی ظلمت نفسی ... فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم ... حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے تھے ... آخر ... اسی عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام ... کے حکم ...

جلسہ کے متعلق ضروری امور

۲۴ دسمبر ۱۹۰۸ء کا اخبار بدر شائع نہیں ہوگا بلکہ اوس کو ۳۱ دسمبر ۰۸ء کے اخبار کے ساتھ ملا کر ۲۹ دسمبر ۰۸ء کو ڈبل نمبر شائع کر دیا جائیگا اور اس میں جلسہ کی رپورٹ بھی مختصر طور پر شائع ہو جائیگی

قادیان میں اخبار لینے والے اصحاب کو خیال رکھنا چاہئے کہ جو صاحب اپنا اخبار اس جگہ قادیان میں لینا چاہیں اون کیواسطے ضروری ہوگا کہ وہ اس مطلب کے واسطے دفتر بدر میں آکر اپنا نام اور پتہ لکھا جاویں تاکہ اون کا اخبار یا پرچہ بھیجا جاوے۔ جو صاحب پہلے سے اپنا نام اور نمبر نہ لکھائیں گے ان کو اخبار یہاں نہ مل سکے گا۔ دفتر بدر مدرسہ تعلیم الاسلام کے متصل ہے

قیمت اخبار ان تمام خریداران بدر سے جو جلسہ پر تشریف لاویں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ قیمت اخبار یہاں ادا کر جاویں گے۔ جو صاحب ایسا نہ کریں گے اون کی خدمت میں جنوری ۱۹۰۹ء کا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ وی پی کیا جائیگا

تعداد آنیوالوں کی ہر شہر کی جماعت کے واسطے ضروری ہے کہ آنیوالے احباب کی صحیح تعداد سے سکرٹری صدر انجمن کو جلد اطلاع دیں تاکہ مکانات کا مناسب انتظام کر لیا جا

استقبالی کمیٹی ۲۵-۲۶- اور ۲۷ دسمبر قادیان کی ایک استقبالی کمیٹی زیر سرکردگی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب بٹالہ کے سٹیشن پر رہیگی۔ وہاں احباب کے بستروں اور [illegible] کے واسطے بیل گاڑیاں موجود ہونگی [illegible] پہونچنے سے پہلے ہر ایک جماعت [illegible] اور اون کے اسباب کی فہرست [illegible] اسباب مع فہرست ڈاکٹر صاحب کے [illegible] ہر ایک دوست کو ایک ٹکٹ دیں۔ [illegible] کے احاطہ میں داخلہ کا ٹکٹ ہوگا۔ [illegible] کیا گیا ہے کہ یہاں بعض دفعہ [illegible] آدمی یہ دیکھ کر کہ لنگر عام ہے [illegible] آ شامل ہوتے ہیں اور بے فائدہ [illegible]

بٹالہ کے سٹیشن پر اسباب حوالہ ڈاکٹر صاحب کرنے سے پہلے سب دوست اپنے اسباب پر چٹیں لگا دیں اور اپنا نام لکھدیں۔

یکوں کا انتظام جن دوستوں کا خط ۲۳ دسمبر تک دفتر سکرٹری قادیان میں بدیں مضمون پہونچ جائیگا کہ ان کو یکہ درکار ہے اون کے لئے خط میں دی ہوئی تاریخ اور وقت کے مطابق یکہ اسٹیشن پر موجود رہے گا جس کا کرایہ مقررہ ان کو بہر حال دینا ہوگا۔ خواہ وہ اوس گاڑی پر پہونچ سکیں یا نہ پہونچ سکیں۔ عام طور پر پسندیدہ امر یہی ہوگا۔ کہ جو دوست چل سکتے ہیں۔ وہ اپنا اسباب ڈاکٹر صاحب کے سپرد کر کے چل پڑیں۔ سردی کا موسم ہے اور سفر کوئی لمبا نہیں یکہ کی نسبت عموماً پیدل آنے میں آرام ہے۔ البتہ جو دوست معذور ہیں اور چلنے کے بالکل عادی نہیں وہ یکے لے سکتے ہیں۔ جو صاحب رات بٹالہ میں رہنا چاہیں گے۔ اون کے واسطے سرا سے میں جو اسٹیشن کے قریب ہے۔ انتظام مناسب ہوگا۔

انتظام مکانات قادیان میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب اور حافظ عبد الرحیم صاحب کی سرکردگی کے ساتھ ایک جماعت کے سپرد ہے۔ جو سب دوستوں کو ان میں اتارے گی جو اون کیواسطے پہلے سے [illegible] ہوں گے۔ مکانوں میں روشنی کا انتظام [illegible] بی اے کریں گے اور کھانا کھلانے [illegible] ل شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم [illegible] سب سرساوی کے سپرد رہیگا۔ [illegible] کے متعلق مفصل ہدایات میگزین [illegible] میں شائع ہو چکی ہیں۔ [illegible] ہی اسباب کی بار برداری کا انتظام [illegible] ہی کے سپرد ہے۔ [illegible] ریل کے اسٹیشن بٹالہ سے [illegible] یل کے فاصلہ پر ہے یکہ [illegible] ہے پیدل آدمی ۳ گھنٹہ [illegible] کے اسٹیشن پر ریل تین دفعہ [illegible] ہلی اوس شاخ پر ہے [illegible] بانی ہے دہلی یا پشاور [illegible] کو عموماً امرتسر میں [illegible] رتک اور بعض

سیالکوٹ تک ٹھہرے بغیر بدلنے ریلوں کے اوقات مفصلہ ذیل ہیں۔

دہلی کی طرف سے قادیان آنیو

	وقت	گھنٹہ	منٹ	وقت	گھنٹہ	منٹ
دہلی	رات	۱۰	۵۵	دن	۱	۵۴
غازی آباد	"	۱۱	۲۸	"	۲	۴۲
میرٹھ چھاؤنی	"	۱۲	۲۸	شام	۴	۲۱
مظفرنگر	"	۱	۲۱	"	۵	۵۵
سہارنپور پہنچا	"	۲	۱۴	"	۸	۱۷
روانگی	"	۴	۱۰			
انبالہ چھاؤنی	فجر	۶	۲۰	رات	۱۱	۹
راجپورہ	صبح	۷	۲۸	"	۱۲	۱۵
جالندھر شہر	دن	۱۰	۸		۱۷	۱۳
امرتسر		۱۱	۵۰		۱۹	۴۳
بٹالہ		۱۲	۵۶		۲۱	۴۷

ان کے علاوہ اور گاڑیاں بھی ہیں مگر اسٹیشنوں پر زیادہ دیر ٹھہرنا پڑیگا۔

پشاور کی طرف سے

پشاور سے جو کلکتہ میل [illegible] راولپنڈی ۱۱ بجے ۳ منٹ جہلم ۲۲۰ [illegible] وزیرآباد ۱۰ بجے ۹ منٹ۔ لاہور ایک بجے ۲۰ منٹ [illegible] بجے ۴ منٹ شام پہنچتی ہے جہاں ۵ گھنٹہ انتظار پھر ۸ بجے ۴ منٹ روانہ ہو کر رات کے ۱۰ بجے ۴۷ منٹ گذر جاتی ہے۔

اس کے سوا اور کوئی گاڑی لائلپور رات کو جو گاڑی ۱۲ بجے ۱۰ [illegible] سے جو گاڑی رات کو ۱۱ بجکر ۳۵ [illegible] میں جمع ہو کر وہاں سے رات کو ۱۰ بجے ۸ [illegible] ۲۲ منٹ اور لاہور ۷ بجے ۲ منٹ [illegible] اور بٹالہ ۱۰ بجے صبح پہونچ جاتی ہے جو گاڑی چلتی ہے وہ سیدھی بٹالہ ایک بجے دن۔

رسید قادیان میں جو صاحب اخبار کی قیمت [illegible] وہ ضرور رسید تحریری حاصل کریں۔ محمد

درخواست [illegible]

کلام امیر المومنین

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں لکھا۔ کہ مین اپنی بیوی سے نفرت کرکے اوس کو اپنے پاس نہ رکھتا تھا اب ڈرتا ہون کہ مین نے گناہ کیا مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا۔

تمہارا خط پڑھ کر مجھ کو سخت رنج و تکلیف پہونچی معلوم ہوا کہ مسلمان کیون دکھون اور دردون اور رنجون مین مبتلا ہین۔ آہ!! آہ!! آہ!!!

تم نے بہت بڑا گناہ اور ظلم کیا کہ پندرہ سالہ ایک عورت کو بے وجہ محض غلطی سے قید کیا اور اوس کی جوانی کو تباہ کر دیا۔ اگر اللہ کا خوف ہے۔ کہ آخر مرنا ہے۔ تو اس کو ساتھ رکھو جہان رہو وہان ساتھ رکھو۔ جو آپ کھاؤ اوسے کھلاؤ۔ اگر نہ کر سکو۔ تو اوسے قید سے رہا کر دو۔ اللہ سے ڈر کر اس کو دکھ سے نجات دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم پھر اس وبال مین پکڑے جاؤ۔ مین نے بہت غور کیا اور یہ جواب لکھا ہے۔

عہد وصیت

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین کی خدمت مین لکھا۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی رضامندی سے مولا کریم سے سچے دل سے عہد کر لیا ہے کہ مین انشاء اللہ مرتے وقت یہ وصیت کر جاؤن گی۔ کہ جو پہننے کا جس قدر زیور ہو اور جس قدر آئندہ حسب توفیق بنا سکون گی۔ دارالامان بھیجدیا جاوے اس معاملہ کا جب ذکر تذکرہ ہوا۔ تو ایک بزرگ نے فرمایا۔ کہ اس طرح کا عہد کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ وارثون کی حق تلفی ہوتی ہے پس حضور سے دست بستہ عرض ہے۔ کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(۲) اوس زیور پر جو خدا کے نام پر وقف کر دیا گیا اپنے استعمال مین لاوے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

حضرت امیر المومنین نے جواب مین تحریر فرمایا:

جائز ہے اگر کسی سخت بیماری مین جس کا نتیجہ موت ہے۔ جاوے۔ خود نبی کریم نے ایسا کیا ہے۔ زکوٰۃ پر ضرور ہے مگر یاد رہے کہ علماء کا زیور کی زکوٰۃ مین اختلاف ہے۔ بعض زیور پر زکوٰۃ فرض فرماتے ہین۔ بعض بالکل زیور پر زکوٰۃ نہین۔ بعض کہتے ہین پہنے ہوئے پر زکوٰۃ نہین۔ باقی زکوٰۃ ہے۔ اس اختلاف مین اختیار ہے۔ کہ عمل کرے۔ مین خود زکوٰۃ دلاتا ہون۔

کتاب انساب سادات

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا۔ کہ موجودہ سادات کے انساب کی کتاب کون سی ہے۔ حسب الحکم امیر ایدہ اللہ جواب لکھا گیا۔

حضرت فرماتے ہین۔ کہ موجودہ زمانہ کے سادات کے انساب کی کتاب کس طرح ہو سکتی ہے کون ہے۔ جو اتنی محنت کرے۔ کہ تمام جہان مین پھر کر اس کی تحقیقات کرے۔ جب تک سیدون کو خمس ملتا تھا اون کے متعلق رجسٹر لکھے جاتے تھے۔ خاندان عباسیہ تک کی کتاب اسنی المطالب فی انساب ابی طالب موجود ہے۔ بعد مین ممکن ہے کہ ترکون اور ایرانیون کے دفاتر مین ایسے رجسٹر ہون

سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد معروض آنکہ۔ خاکسار کی اہلیہ کے پاس قریباً ایک ہزار کا زیور ہے اور شادی ہوئے قریباً دو سال ہو گئے ہین۔ مگر تا حال زیور کی زکوٰۃ ادا نہین ہوئی باین وجہ کہ نہ تو مین ہی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہون اور نہ ہی میری اہلیہ کے پاس نقد مالیت ہے اب بذریعہ عریضہ ہذا حضور سے دریافت کرتا ہے کہ اس حالت مین آیا زکوٰۃ دینی فرض ہے فرض ہو تو آیا زیور فروخت کرکے زکوٰۃ ادا کی جاوے یا کوئی اور صورت کی جاوے۔ کچھ زیور ... مین آتا ہے اور کچھ رکھا ہے تو آیا ہر وقت کے مستعمل زیور ...

... نا یا پائی ستورات

... السلام علیکم و ...
... درخواست پہنا جاوے
... ن مین نہین اوس کی
... سونا مین سے
... یب چاندی۔
... اور شرع اسلام
... سی تردد سے
... اور کثرت الحمد

سید کسے کہتے ہین

سوال۔ حضرت خلیفہ پیشوا جناب خلیفۃ المسیح صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے یہ عرض ہے۔ کہ ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ سید نسبی ہے یعنی بی بی صاحبہ فاطمہ کی اولاد سے جو شخص ہے وہ سید ہے اور ایک اور شخص کا بیان ہے۔ کہ عام لوگ سید ہو سکتے ہین۔ یعنے جو عمل نیک کرے وہ سید ہے براے مہربانی کرکے اس کا فیصلہ فرماوین۔

اور ایک دوائی کا نام ہے وہ سمجھ مین نہین آتا اس کی تشریح ضرور فرماوین اس کا نام بجورا ہے۔ اس کی تشریح کرکے تحریر فرماوین۔ کہ کیا شے ہے۔

جواب۔ سید کے معنے عربی زبان مین سردار کے ہین عرب لوگ ہر ایک بڑے آدمی کو سردار کی بجائے سید کہتے ہین۔ ایسا ہی مصر شام واستنبول مین۔

اس ملک مین اولاد جناب بتول زہرا کو سید کہتے ہین یہ صرف رواج کا معاملہ ہے۔ عرب مین اولاد جناب سیدہ فاطمہ الزہرا کو اشراف کہتے ہین اور ایک ایک کو شریف بولتے ہین۔ یہ صرف ملکی رواج ہے۔ کوئی شرعی احکام نہین۔

بجورا ایک پھل ہے اس کو ہمارے ملک مین چکوترہ کہتے ہین۔ کھٹے کی شکل مین بہت بڑا ہوتا ہے۔ چاولون کی طرح اس کے اندر گودا ہوتا ہے۔

غیر مطلقہ مگر متروکہ کیا کرے

ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو خبردار اپنی عورتون کو نہ بساتے ہین نہ طلاق دیتے ہین۔ وہ بیچاری عورتین کیا کرین۔ حضرت امیر نے جواب دیا۔

قرآن شریف مین فرمایا ہے۔ زانی زانیہ کو نکاح کرتا ہو۔ سورۂ نور مین ہے۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ جو لوگ عورتون کو دکھ دیتے ہین اور دکھ کے اغراض پر طلاق نہین دیتے۔ اون کے نکاح میرے نزدیک بحکم لا تمسکوھن ضرارا اور ولا تمسکوھن ضرارا ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ باقی نہین رہتے ایسے شریر اگر فی الواقع موذی اور شریر ہین تو اون کی بی بیان اور جگہ نکاح کر سکتی ہین۔ بے تردد نکاح اور جگہ کر لین۔ کیا وجہ کہ نکاح نہ کرلین۔ وہ شخص بلا تکلف نکاح کرے۔

کیا ہمارا نام مرزائی ہے؟

نام کا منشاء انسانی تمدن کے ابتدائی اسٹیج مین صرف شناخت ہے۔ مگر انبیاء کی مہذب ترین قوم نے جہان ہر ایک امر کی اصلاح کی ہے۔ وہان نام جیسی ضروری چیز کو نہ صرف بامعنی اور حقیقت شئے کو ظاہر کرنے والا بنادیا بلکہ اس کو انسان کے واسطے ایک تفاؤل نیک اور دعا خیر کا ذریعہ کردیا ہے۔ ہر ایک قسم کے نمونے کے نام اب تک دنیا مین موجود ہین۔ ایسے نام بھی ہین جو بالکل بے معنی نظر آتے ہین اور ایسے بھی ہین جن کا رکھنا اپنے واسطے اس زمانہ مین بطور ایتہام کے کوئی پسند نہین کرتا۔ اور ایسے بھی ہین جو فال نیک اور دعا پر مشتمل ہین۔ الغرض نام کی فلاسفی ایک دلچسپ مضمون ہے لیکن اس وقت میرا یہ منشاء نہین کہ مین اس پر بحث کرون بلکہ میرا مطلب صرف اس امر سے ہے۔ کہ دنیا مین شرعاً و عرفاً نام رکھنے کا حق کس کو حاصل ہے۔

جب ہم گذشتہ اور موجودہ تاریخ پر غور کرتے ہین تو یہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ نام رکھنے کا حق ہر کسی کو خود حاصل ہے کہ وہ اپنا نام آپ رکھے یا اوس کے دوست بہی خواہ عزیز واقربا اوس کا کوئی نام رکھین اور تمام دنیا مین کسی کو حق نہین۔ کہ اوس کے نام پر اعتراض کرکر بلکہ تمدنی تعلقات کے سبب کا فرض ہے کہ اوسے اسی نام کو پکارین۔ جو نام اوس نے اپنے واسطے پسند کیا ہے اور کوئی دوسرا نام اپنی طرف سے اوس کے واسطے تجویز نہ کرین۔ خواہ موجودہ نام اپنے معانی کے لحاظ سے اس شخص یا چیز کے مناسب حال ہو یا نہ ہو بلحاظ شرافت کے سب کا فرض یہی ہے۔ کہ اسی نام سے اُسے پکارین۔ اگر ایک بچے کا نام محمد فاضل رکھا گیا تھا اور اب اوس نے علم حاصل نہین کیا۔ تو کوئی قانون شرع یا عرف یہ حکم نہین لگاتا کہ اوس کا نام تبدیل کردیا جائے۔

اس امر کو زیادہ تر وضاحت کے ساتھ کھولنے کے واسطے ہم بطور مثال کے بیان کرتے ہین۔ کہ اگر ایک اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا گیا ہو مگر وہ فروخت دو[۲] پیسہ کو ہوتا ہو تو پھر بھی اُسے پیسہ ہی کہا جاویگا۔ اور ہمین ضرورت نہ ہوگی کہ ادھنی کے نام سے پکارا کرین اور اگر ہم ایسا کرین۔ تو ضرور ہے کہ مالک اخبار کو رنجش پیدا ہوگی۔ اگرچہ ادھنی پیسے سے مقدار اور مالیت مین بڑہی ہوتی ہے مگر وہ کبھی پسند نہ کرے گا کہ ہم اوس کا نام ادھنی رکھدین۔ ایسا ہی اگر ایک اخبار ہند مین شائع ہو۔ اور ہند کی زبان مین چھپے اور اہل ہند کا وطن ہونے کا دعوے کرتا ہو مگر اوس کے مضامین زیادہ تر کسی غیر ملک اور غیر حکومت کے ذکر حمایت اور تائید پر مشتمل رہتے ہون۔ تو بھی ہمین مناسب نہین۔ کہ ہم اُسے اس کے پسند کردہ نام کے سوائے کسی اور نام سے پکارین۔

الغرض نام رکھنے کا حق کسی شخص یا قوم کو خود اپنے واسطے حاصل ہے اور دنیا مین کوئی شخص پسند نہین کرتا۔ کہ اوس کو اس کے اپنے رکھے ہوئے نام کے سوائے کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ پس جبکہ ہماری قوم نے اپنے واسطے ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے **احمدی**[۴]۔ تو کسی شریف انسان کا کام نہین ہوسکتا کہ وہ ہم کو اس نام کے سوائے اپنے بنائے ہوئے نامون سے پکارا کرے۔

مرزائی وہ شخص ہے۔ جو مرزا کی طرف کسی تعلق کے سبب سے منسوب ہو۔ دنیا مین ایک ... ہُوا
جناب امیر تیمور کی اولاد سب کی ... ہے
پرہم نے تسلیم کیا کہ فی زمانہ مرزا ...
مسیحیت و مہدویت ...
کہ مرزائی کے لفظ مین ...
ہوسکتا اور یہ ہو ...
ساتھ تعلق ...
نجات یقہ ...
اس کے ...
طیار ہین ...
نہین کیونکہ یہ نا ...
نہ ہمارے ...
کیا ہے ...
اس فرقہ ...
اس ف ...
تو اس ...
حضرت ...
لوگ ...

رکھنے والے ہین کہ ہمارے پیر کے نام کے سوائے دوسرے لفظ سے ہم کو پکار نہین سکتے تو ہمارے مرشد کے نام کا وہ لفظ جو اس امر کے واسطے سب سے زیادہ موزون ہوسکتا ہے۔ وہ احمدی ہے۔ اور اس واسطے اس لحاظ سے بھی ہم کو احمدی کہنا چاہیئے۔ لیکن مین کہتا ہون کہ اگر کسی فرقہ کو اس کے بانی کے نام سے ہی پکارنا ضروری اور لابدی امر ہے تو کیون عیسائیون کو یسوعی نہ کہا جاوے کیونکہ ان کے مقتداء کا نام تو یسوع ہی تھا۔ جس کے معنے مین نجات یافتہ اور یہ نام اوس کا والدین نے اس واسطے رکھدیا تھا۔ کہ وہ دیر تک زندہ رہے جیسا کہ ہمارے ملک مین بعض لوگ جیون نام رکھتے ہین تاکہ وہ جیتا رہے اور ہم یقین کرتے ہین۔ کہ یسوع کا یہ نام۔ رکھنے والے نیک لوگ تھے۔ اور ان کی دعا قبول ہوئی اور یسوع نے ایک سو بیس سال کی عمر حاصل کی۔ عیسائی لوگ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہین۔ حالانکہ مسیح اون کے مقتداء کا نام نہ تھا۔ نہ اوس کے والدین نے کبھی اس کو اس نام سے پکارا تھا۔ بلکہ بعد مین بطور لقب کے یہ نام رکھا گیا تھا۔ پس اگر عیسائی لوگ اپنے آپ کو یسوعی کہلانا پسند نہین کرتے۔ تو وہ کیون ہم کو مرزائی کے نام سے پکارتے ہین۔ ایسا ہی اس زمانہ کے نوجوان ہندو جنہون نے اپنے خیالات مین تبدیلی کی ہے وہ اپنے آپ کو اپنے بانی فرقہ جدیدہ کی طرف منسوب کرکے دیانندی کیون نہین کہتے حالانکہ اون کو دیانند کے خیالات سے ہمہ تن اتفاق ہے اور اس کے مذہبی خیالات کی پیروی اپنا فرض عین خیال کرتے ہین۔ پھر وہ کیون آریہ بنتے ہین اور دیانندی بننا نہین چاہتے۔ ایسا ہی وہابی ایک بڑا عمدہ لفظ ہے۔ کیونکہ وہاب وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک وہاب کی طرف نسبت رکھتا ہے یا وہابی وہ شخص ہے جو کسی شخص عبدالوہاب کے خیالات کے ساتھ اتفاق رکھتا ہو جس نے بدعات اور خراب رسومات کو اسلام مین سے خارج کرنے کی اول سعی کی ہر دو صورتون میں وہابی کا لفظ اچھے معنے رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کو استاد الاساتذہ اور فرقہ اہلحدیث کے ایڈوکیٹ صاحب نے سرکار تک اس امر کی لگائی۔ کہ لوگ ہمین وہابی کہتے ہین حالانکہ ہمارا نام اہلحدیث ہے۔

الغرض ہمارا نام مرزائی نہین بلکہ احمدی ہے اور ہم اون تمام کو جو شرافت کے پاک صفات کی عزت کرتے ہین مخاطب کہتے ہین۔ کہ ہم اسی نام (احمدی) سے پکارا جانا چاہتے ہین۔

جلسہ سالانہ

جلسہ کے ایام بہت قریب آرہے ہیں اور چونکہ اگلے پرچہ کی تاریخ اشاعت اوس دن ہے جسدن کہ احباب راستہ میں ہوں گے اور اوس سے اگلا پرچہ یعنے ۳۱ دسمبر کا نکالنا بسبب اشغال جلسہ مشکل ہوگا۔ اس واسطے یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ ۲۴ اور ۳۱ دسمبر ہر دو تاریخوں کے پرچوں کے عوض میں ایک ہی پرچہ زیادہ صفحات کا ۲۹ تاریخ کو نکال دیا جاوے۔ جسمیں کسی قدر جلسہ کے حالات بھی مندرج ہوں۔ اس واسطے اگلی جمعرات کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اور یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے پہلے شائع ہو سکتا ہے لہذا اس میں جلسہ کے متعلق چند مفید باتوں کا لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے

جیسا کہ باہر کے آئے ہوئے خطوط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ امسال جلسہ پر آنے والے دوستوں کی تعداد انشاء اللہ پہلے سے بہت ہی زیادہ ہوگی۔ احباب کا اس قدر کثرت سے جمع ہونا باہمی روحانی تعلقات کے بڑھنے اور ایمانی قوت میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر برگزیدہ احباب اپنے پر جوش اور پر حکمت کلمات کے ساتھ سامعین کو فائدہ پہونچائیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہ ہوں گے۔ پر اون کی دعائیں جو ہمیشہ اپنی جماعت کے لئے کرتے تھے اور اون کا روحانی فیض اپنا کام انجام کرے گا۔ خدا تعالے نے اپنے محض فضل سے آپکے بعد آپ کا ایک ایسا جانشین ہم کو دیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ مدت سے اس خیال کو کر چکے تھے۔ کہ اگر نورالدین پیر بنتا تو ہم اوس کے ضرور مرید ہو جاتے یہ تو اون کی قسمت میں نہ تھا۔ کہ وہ اس یقین سے فائدہ اٹھا سکتے۔ مگر اس سے کم از کم اس قبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو پہلے سے خدا تعالے نے اس وجود کے واسطے لوگوں کے دلوں میں رکھی تھی اور یہ خالی از حکمت نہ تھی۔ خدا جانتا تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خلیفہ بنے ان ایام میں حضرت مسیح موعود کی طرح امیر المومنین کے دل میں بھی ہمارے

کا خاص جوش ہوگا اور یہ آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال کا جلسہ ایک بڑی کامیابی کے علامات پہلے سے ظاہر کر رہا ہے۔

لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے مہتمم صاحبان منتظمین ساتھ احباب کے آرام کے واسطے ہر طرح کی مہیا کرنے میں قبل از وقت مصروف ہیں لیکن اتنے بڑے مجمع میں اگر کوئی فروگذاشت کسی عزیز دوست کی خاطرداری میں ہو جاوے۔ تو ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چشم پوشی کریں گے۔

وہ تمام نذرانہ کا روپیہ جو قبل ازیں احباب حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے ظاہر ہے کہ اب وہ حضرت امیر کی خدمت میں پیش کریں گے اس کے علاوہ اخراجات لنگر کے واسطے جو ان ایام میں بہت بڑا بھاری خرچ ہوتا ہے اور ... روپیہ والے فنڈ کے واسطے امید ہے کہ دوست طیار ہو کر آدینگے

لیکن سب سے بڑی طیاری اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے واسطے ضروری ہے۔ اگر ہم اتنا بڑا سفر کریں اور روپے بھی خرچ کریں اور سفر کی تکلیف بھی اٹھائیں اور لیکچر بھی سنیں۔ لیکن ہمارے دل ... ترقی نہ کریں اور ہم اپنی غفلت اور ... ہوکر او سے جا دنیا داری کے ... کے اپنے معبود حقیقی کی طرف ... کے رسول کو کسی کی تھکاوٹ ... ے پیارے دوستو! ... ہے۔ کہ ایک ... تقوی کو اختیار ... تی پہونچیگی۔

... صاحب۔ ... تہ اللہ و برکاتہ۔ جو ... والسلام کے ... لئے کی گئی ہے ... ر مقررہ وقت ... از کم ایک مہینہ ... یا کریں۔ ... کے لئے جو ... طالب علموں

میں اول رہا ہے ایک ٹائم پیس انعام دینے کی تجویز کی ہے اور اس کے لئے اپنے مکرم دوست خواجہ غلام غوث صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر کی خدمت میں لکھدیا ہے کہ وہ امرتسر سے ایک ٹائم پیس خرید کر بہت جلدی قادیان بھیجدیں۔ امید ہے کہ سوداگر صاحب بہت جلدی پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ والسلام

قاضی عبدالمجید۔ ناظر۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس

ریویو

حیات انیس لکھنؤ کے مشہور اور اپنے فن کے استاد شاعر میر ببر علی انیس صاحب کی لائف لکھنے کے فرض کو جناب اشہری صاحب نے بہت محنت سے ادا کیا ہے ایک شاعر کے سوانح لکھنے کا جو طرز اس کتاب میں اختیار کیا ہے وہ اردو لٹریچر میں ایک ایجاد ہے کیونکہ اس میں میر صاحب کے خاندان تعلیم و تربیت وضع و قطع۔ مختلف مجالس میں شمولیت وغیرہ حالات کو ہی درج نہیں کیا گیا مگر میر صاحب کی شاعری کا مقابلہ یورپ کے نامور شعرا مثل شکسپیر کے ساتھ کر کے کتاب کو خصوصیت کے ساتھ دلچسپ بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۰۰ صفحے پر عمدہ سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور چھپائی مطبع آگرہ کی عمدگی اور صفائی اخبار کے نام کو روشن کر رہی ہے قیمت ۱۲ ہے اور جناب خواجہ صدیق حسین صاحب مینجر مطبع آگرہ اخبار آگرہ سے ملنے کا پتہ ہے۔

مور لکھ سیدھ پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جسمیں حضرت کی وفات پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ار۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

اصلی ممیرا اور ممیرا کا سرمہ مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول ... قسم دوم ... فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۲ اور دوم ۸ سوم ۴۔ علاوہ ازیں کلاہ زری و لنگی ہر قسم پشاوری بھی موجود ہے۔ المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان گورداسپور

وصیت صادق

(جو ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو بحکم حضرت مسیح موعودؑ کمیٹی میں پیش کی گئی تھی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نمبر ۱۴۱

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ وخاتم النبیین واشہد ان مرزا غلام احمد المسیح الموعود والمہدی المعہود ونبی اللہ ورسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ

امّا بعد۔ چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں کہ موت کس وقت آ جاوے اس واسطے میں عاجز محمد صادق بن منشی عنایت اللہ مرحوم یہ وصیت کرتا ہوں اور خاص و عام کی اطلاع کے واسطے اس کو چھاپ کر شائع کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام ترکہ یعنی میری وہ سب جائداد منقولہ وغیر منقولہ (جنہیں اس وقت علاوہ اسباب کے دو دکان سکنی ہیں) اور آج کے بعد جو بھی جائداد میں پیدا کروں اور بوقت موت اپنے ملک میں چھوڑ مروں۔ وہ ساری کی ساری اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآنیہ وغیرہ کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جانشین اور انجمن کے سپرد کی جائے۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام کی طرف سے مقرر ہو

میری دلی تمنا ہے کہ بعد الموت میری خوابگاہ خدا کے فرستادہ مسیح اور اس کے پاک نفس اصحاب کے ساتھ ہو اور عرصہ قریباً نو سال کا ہوا ہے جب کہ مجھے ایک رؤیا میں بشارت دی گئی تھی کہ میں مرزا صاحب کی قبر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] میں دفن کیا جاؤنگا پس اگر میری وفات کہیں باہر ہو تو میرے وارث اور میرے دوست [illegible] لیکن اگر [illegible] احمدیہ کی خدمتگزاری [illegible] کسی جگہ جانے کا حکم ہو۔ جہاں سے [illegible] نہ لا سکیں۔ اور نہ میرا جنازہ آ سکے۔ یا اگر میں قادیان میں ہی وفات پاؤں

لیکن مقبرہ کے ناظم مجھ میں تمام شرائط کامل مومن اور خدا کے راہ میں جانفشانی کرنے والا ہونے وغیرہ کے نہ سمجھیں۔ تو یاد رہے کہ مذکورہ بالا وصیت سارے ترکہ کے دینے کی اس شرط کے ساتھ میری طرف سے مشروط نہیں ہے۔ کہ میں اس مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ بلکہ میرا ترکہ ہر حال میں اس راہ میں دیا جاوے خواہ میں کسی جگہ دفن کیا جاؤں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں فوت ہونگا اور کیسا موقعہ پیش آئے گا اور نیز اس مقبرہ میں دفن ہونے کی جو بڑی شرط ہے یعنی خدا کے ساتھ جانفشانی کا تعلق رکھنا۔ سو میں اپنے آپ کو ایک ناکارہ اور نابکار اور بے عمل اور بہت عاجز انسان پاتا ہوں۔ پس میں اس مقبرہ میں جگہ پانے کی بات کو اپنے رب کی ستاری اور غفاری اور اوس کے فضل و احسان پر چھوڑتا ہوں۔

اور کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ میں نے اپنے پسماندگان کے واسطے کچھ نہیں چھوڑا۔ بلکہ میرا ایمان اور یقین ہے کہ میں نے ایسا کرنے سے اون کے واسطے سب سے بہتر خبرگیر اور بہت اعلیٰ جائداد چھوڑی ہے۔ میں اپنے پس ماندگان کے متعلق کسی اور طریقہ [illegible] نہیں پاتا۔ اور میں اپنے غفور رحیم رب سے [illegible]
دعائیں مانگا کرتا ہوں لیکن سب سے [illegible]
اس دعا میں ہوں کہ میری [illegible]
جو میرے [illegible]
ساتھ تعلق رکھتے [illegible]
نیت سے ہیں [illegible]
لفظ میں [illegible]
بھی اپنے [illegible]
اللّٰہم [illegible]
انک حمید مجید [illegible]
سماً [illegible]
کی وصیت [illegible]
اون کے [illegible]
مہیا [illegible]
لت [illegible]
ابد [illegible]

انجمن تشحیذ الاذہان کا تیسرا سالانہ جلسہ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ (وہ جلسہ جو ہمارے سید و مولیٰ مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلا جلسہ ہے) ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک۔ ہوگا اس کے ساتھ ۲۹۔ دسمبر کو ۸ بجے سے ½۱ بجے تک ہماری انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوگا۔ امید ہے۔ کہ بزرگان قوم بالخصوص نوجوان احباب اس دفعہ نہ صرف خود شریک ہو کر موجب رونق جلسہ ہوں گے۔ بلکہ اپنے ساتھ دوسرے دوستوں کو بھی لائیں گے۔ پروگرام جلسہ یہ ہے۔

نمبر شمار	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	افتتاح	قرآن شریف	۵ منٹ
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن	۲۰ منٹ
۳	منشی نعمت اللہ صاحب گوہر	نظم	۱۰ منٹ
۴	حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	خطبہ	۴۵ منٹ
۵	″ ″ ″	نظم[1]	۱۰ ″
۶	اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی	تحریک شیدائے جوانان تا بدین قوت شتو و پیا (اہل خدمت قوم)	۱۵ ″
۷	″ ″ ″	لیکچر	۲۵ منٹ
۸	منشی عبدالخالق صاحب محرر میگزین قادیان	پنجابی نظم	۱۰ ″
۹	مینجر و مختلف احباب	رسالہ کیلئے تحریکیں	۳۰ ″
۱۰	میر مجلس صاحب	آخری تقریر	۴۵ منٹ

[1] یہ نظم میاں صاحب تیار کریں گے مگر جلسہ میں غالباً حکیم محمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے۔

قسطنطنیہ میں عربی انجمن

ٹرکی کا ایک مشہور اخبار لکھتا ہے کہ پانسو نوجوان عرب مختلف ملکوں کے باشندے ہیں اور آجکل قسطنطنیہ میں رہتے ہیں اونہوں نے ایک عرب ایسوسی ایشن جاری کیا ہے جس کا نام اتحاد الاخوت العربیہ رکھا ہے اور یہ انجمن بیک اوغلی میں واقع ہے اس ایسوسی ایشن کے مقاصد یہ ہیں کہ اتفاق کی سوسائٹی کو پھیلایا جائے۔ اور بدوؤں کو تعلیم دیجائے اور کاشتکاری کے طریقہ میں ترقی کی جاوے اور لوکل کاشتکاری کی بھی ترقی کی جاوے۔ اور تین زبانوں میں اخبار جاری ہوگا یعنی عربی۔ ٹرکی اور فرانسیسی زبان میں یہ اخبار لسان العرب کے نام سے ہوگا اور اسمیں عربوں کے خیالات شائع ہوں گے اسکی تعداد ممبران ... ہوگی اب تک ایکہزار پانسو پونڈ بذریعہ چندہ کے جمع ہو چکا ہے۔

ریل کا سفر

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بالادست حکام کی توجہ اس طرف مبذول کی جانی ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو یہ سمجھائیں۔ کہ اون کی ملازمت پبلک کے آرام کے لئے ہے ریلوے سٹیشن کا ایک بہنگی بعض وقت اس قدر ناز وتبختر سے چلتا ہے۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ کوئی شریف آدمی اگر بھولے سے بات پوچھ بیٹھے تو آپ ماشاءاللہ چشم بددور جواب تک دینا اپنی کسر شان کا موجب سمجھتے ہیں یا شاید اوقات گرامی میں حرج واقعہ ہوتا ہو۔ پھر کنسٹبل کا ہنٹر ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے پاس یا پھاٹک سے گذارتے ہوئے اس طرح چلتا ہے کہ جیسے حوالات کے قیدی ہیں اور سب چالان کرکے لائے گئے ہیں وہ نہیں دیکھتا کہ اس مجمع میں کئی شریف بھی ہیں بلکہ اپنی جائداد کی حیثیت سے اس کو گھر بار کو مول لے سکتے ہیں یہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے کہ ایک چوکیدار نے ایک ہندو کو جو چکٹ دھوتی پہنے تھا۔ طمانچہ مار دیا۔ اور دیر تک بحث ہوتی رہی آخر جب اس نے ہتک عزت کے دعوے کا اعلان کیا اور بتایا کہ میں فلاں ساہوکار کا بیٹا ہوں تو اوس کے حواس درست ہوئے پھر چند شریفوں نے بیچ میں پڑکر اون کی صلح کرا دی۔ پانی پلانے والے جو ہیں وہ خدا جانے اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں۔ اول تو آپ تشریف ہی کم لاتے ہیں اور جو آ بھی گئے۔ تو بس ایک جگہ ڈٹ رہے اب ہزار دن آوازیں دی جا رہی ہیں مگر آپ ہیں کہ خبر ہی نہیں ہوتے وہاں سے ہلنا ہی قسم ہو گیا۔ کسی نے زیادہ ستایا تو کہہ دیا کہ اگر ضرورت ہے تو یہاں آکر پی جاؤ۔ اب گاڑی چلنے کو تیار ہے ادھر مسافروں کی دھکا پیل ہو رہی ہے۔ اور جگہ پر دھینگا مشتی سے ہنگامہ محشر برپا ہے۔ ادھر پیاس لگ رہی ہے بس کوئی اترے تو کیونکر اترے۔ پھر اس ڈول کو دیکھئے جس میں پانی ہے خصوصاً وہ ڈول جو میں نے دیکھا ہے۔ وہ دو انچ میل جم رہا ہے۔ بہشتی صاحب کے ہاتھ میں کہ ان پر دستانوں کی بجائے میل کا غلاف چڑھ رہا ہے اور ناخنوں کو باقاعدہ بڑھنے دیا ہے۔ جن حضور سے میری ملاقات ہوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے پر کوئی سات آٹھ روز سے آپ کے ہاتھ تو پانی کو متبرک کرتے رہے ہوں گے۔ پر پانی کی کیا مجال تھی کہ ہاتھوں کے واٹر پروف کو دور کرتا۔

ایسے ایسے نقصوں کی اصلاح کے لئے خاص توجہ درکار ہے ملازمین ریلوے کو یہ ذہن نشین کیا جانا چاہیئے کہ وہ مسافروں کے آرام کے لئے ہیں نہ اون پر حکومت کرنے کے لئے۔ ریل کو جتنی آمدنی ہے اوس کا زیادہ حصہ تھرڈ کلاس کے مسافروں سے ہے۔ پس ان کے آرام کا زیادہ خیال چاہیئے۔

تاریخ ہند قابل اصلاح ہے

تاریخ ہند لیتھرج صاحب میں لکھا ہے کہ مسلمانوں میں سب سے اول ابوالعاص عامل بحرین نے ۱۵ھ میں خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں سندھ پر حملہ کیا جو خلاف واقعہ ہے۔ سندھ پر حملہ عرب دو راستوں سے کر سکتے تھے۔ ایک سمندر کے راستہ دوم براہ ایران و بلوچستان مورخین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیفہ ثانی بسبب اس کے کہ ابھی مسلمان فن جہاز رانی میں مہارت اور بحری جنگ کا کافی تجربہ نہ رکھتے تھے اپنے عہد میں بحری لڑائیوں کے برخلاف تھے چنانچہ جناب امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) گورنر شام نے جب جزیرہ سائپرس واقعہ بحیرہ شام پر حملہ کرنا چاہا۔ تو خلیفہ ثانی نے وجہ مذکورہ کے سبب خروج کشتی کی اجازت نہ دی پس جبکہ ... شام کے متصلہ جزیرہ پر حملہ کا حکم نہ دیا گیا جب ... قسم کی سہولت تھی۔ تو عامل بحرین کو بحیرہ ہند ... بحری سفر اور حملہ کی کس طرح اجازت ... ی گورنر بحرین ۱۵ھ میں ... ازدا ایران اپر بلا ... راس چھوٹی سی ... بحری ... اعظم کی ... رائے ... جارو ... بن ... طرح ... در ... پہ ... یا ... ـ ... یران ... برایانی ... ن نے اپنے ... رفیز ران کی ... مانوز ... من نے ... ی کی ... اور

ایران کی قومی طاقت موجود تھی ایران کے مشرقی اور جنوبی و شمالی صوبے ۱۵ھ تک مسلمانوں کے دست تصرف سے آزاد تھے ۱۵ھ کے بعد ایرانیوں سے کئی ایک جانگداز جنگ مثل جلولا وغیرہ آنے واقع ہوئے۔ مشہور جنگ نہاوند ۱۸ھ یا ۱۹ھ میں ہوا جس میں کہ یزدجرد شاہ فارس نے تمام حکام شرقی اور شمال جنوبی صوبجات ایران کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے روانہ کیا اسمیں فوج سندھ کا نام بھی لکھا ہے اس کو اسلامی اور سندھی فوج کا پہلا مقابلہ خیال کرنا چاہیئے اور یہی امر عربوں کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا باعث ہوا مگر معرکہ نہاوند حدود سندھ سے دور خاص ایران میں تھا اوس کو حملہ یا فتح سندھ نہیں کہہ سکتے اور یہ واقعہ بھی ۱۸ھ یا ۱۹ھ کا ہے نہ کہ ۱۵ھ کا۔

جنگ نہاوند کے بعد ایران کے بڑے بڑے شہر اصفہان و ہمدان وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمانوں کو مشرق کیطرف بڑھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ صوبہ خراسان ۲۳ھ میں بہادر احنف بن قیس نے اور کرمان سہیل بن عدی اور سیستان عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر فتح ہوئے اور سندھ کے راستہ میں یہ علاقے تھے جو ۱۵ھ تک ابھی مسلمانوں نے فتح نہیں کئے تھے اور پھر معلوم نہیں کہ مسلمان کس راستے سے پندرہ ہجری میں سندھ پر حملہ آور ہوئے مکران واقعہ بلوچستان ۲۳ھ میں حکم بن عمرو التغلبی نے فتح کیا مکران سے آگے عہد فاروقی میں مسلمانوں کا بڑھنا ثابت نہیں یہ سچ ہے کہ مکران اب تک علاقہ سندھ سے باعتبار نسل و زبان جدا ہے۔

عربی تاریخوں میں صاف لکھا ہے کہ جب فتح مکران کا مال خمس صحار العبدی لیکر مدینہ منورہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالات علاقہ مکران دریافت کئے تو جواب ملا۔ کہ

یاامیرالمومنین ھی ارض سھلھا جبل و ماؤھا وشل و تمرھا دقل وعدوھا بطل وخیرھا قلیل وشرھا طویل والکثیر فیھا قلیل والقلیل ضائع وماوراءھا شر۔ امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سنکر سرداران متعینہ مکران کو حکم لکھدیا کہ لایجوزن مکران احد من جنود ہما۔ یعنے مکران سے آگے کوئی فوج نہ بڑھے خلیفہ ثانی کے اس حکم امتناعی کی موجودگی میں لیتھرج صاحب کا یہ قول کہ ابوالعاص نے خلیفہ ثانی کے عہد ۱۵ھ میں سندھ پر حملہ کیا قابل تسلیم نہیں اگر لیتھرج صاحب عربی تاریخوں کو پڑھ سکتے تو یہ غلطی نہ کرتے یہ حال روایت واسناد ہے۔ انتخاب واقعات میں بھی راستی وانصاف اور دوراندیشی سے بالکل کام نہیں لیا گیا ہے پہلے مسلمان حملہ آور عبدالرحمن بن سمرہ بن جندب اور دوسرے گورنر سندھ عبداللہ بن سوار العبدی اور مجاعہ بن سعد التیمی اور بہادر جنید بن عبدالرحمن کی فتوحات کا لیتھرج صاحب نے کہیں ذکر نہیں کیا ہے۔ جنید کی فتوحات محمد بن قاسم سے بڑھ کر وسیع ہیں۔ مہلب اور محمد بن قاسم کے ذکر میں بھی کوئی دلچسپ بات نظر نہیں آتی بلکہ غلط بیانی سے خالی نہیں ہے۔ تاریخ لیتھرج صاحب مروجہ مدارس پنجاب کے صفحہ ۵۰ سطر ۱۰ میں لکھا ہے "۷۱۲ء کے اندر خلیفہ بغداد کے عہد میں محمد بن قاسم نے ہند پر حملہ کیا حالانکہ اس وقت خلافت بغداد کا نام و نشان نہ تھا اور بغداد آباد بھی نہ ہوا تھا۔

مُراسلات

ایک وصیت

منکہ محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ کا ہون۔ چونکہ من مظہر ضعیف اور عمر رسیدہ ہوگیا ہے حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہین اس واسطے مین اپنی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ لدہ شیخ پورہ عرف موچپورہ جسپر مظہر بلاشراکت غیری مالک اور قابض ہو اس وقت لصحت عقل و قائمیت حواس [illegible] خود اپنے بیٹے مسمی قمرالدین احمدی کو مالک و مختار اور قابض قرار دیدیا ہے اور مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور و مرحوم مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوة والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے جملہ دعوے کا بصدق اقرار ہون اور جناب حکیم مولانا مولوی نورالدین صاحب کو بھی خلیفۃ المسیح الموعود تسلیم کرتا ہون اور اخبار بدر مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء کے مطالعہ سے معلوم ہوا پچیس روپیہ فنڈ جو ایک کار خیر مین خرچ کرنیکی قرار پائی ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت اس دسمبر کے جلسہ پر مبلغ [illegible] داخل کرے سو اس وقت من مظہر نے جلسہ کے پہلے ہی اپنے ہاتھ سے مبلغ [illegible] خلیفۃ المسیح کو دیئے ہین اور علاوہ اس کے مین اپنے بیٹے قمرالدین مذکور کو وصیت کرتا ہون کہ خواہ مین زندہ رہون یا نہ رہون اس وصیت ذیل پر عمل کرے۔

سال آئندہ ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء مدرسہ دینیہ جو مسیح موعود کی یادگار مین جاری ہوگا یا فنڈ مذکور مین یتیم فنڈ یا مد مذکور مین [illegible] خلیفۃ المسیح یا محاسب صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور آئندہ ہر دو سالوں کے جلسہ پر دے آیا کرے۔ اگر کسی باعث سے نہ جا سکے تو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ منی آرڈر بھیجا کرے اس مین کمی نہو۔ دوم جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کی مد مین دیا جاتا ہے حتی المقدور میرے مرنے کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے سوم میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ شاہزادہ حاجی عبدالمجید یا اور کوئی احمدی پڑھے چہارم۔ اکثر قوم کے لوگ ایک عمر رسیدہ کے مرجانے کے بعد رسماً برادری کو کھانا دیتے ہین ایسی روٹی اپنی نام آوری کے لئے دینا جس کا عند الشرع شریف کار ثواب مین داخل نہین۔ پنجم۔ محمد شریف نابالغ یتیم و مسکین پسر چراغ الدین متوفی ذوالقربا مین سے ہے میری طرف سے اس کی تعلیم و پڑھائی مین مبلغ [illegible] تدریج خرچ کرے اور جہان تک مقدور ہو اوس کے ساتھ سلوک کرتے رہنا۔ ششم۔ میری تجہیز و تکفین وغیرہ ضروریات مین جو مناسب سمجھے خرچ کرے۔ ہفتم اپنے بھائی شادی ولد کریم بخش کو میرے مرنے کے بعد بجائے میرے سمجھے اور معاملات نسبت ناطہ و کاروبار دنیاوی وغیرہ مین اوس کے مشورہ اور صلاح سے ہر ایک کام کرنا اور نیز اپنے غلام مصطفیٰ و دیگر اطفال سے بھی مشورہ لے لیا کرنا۔ ہشتم آئندہ بشرط زندگی اس کے علاوہ اور کوئی زبانی نصیحت کرون اُسپر بھی عمل کرنا ہوگا لہٰذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے اپنے بیٹے قمرالدین کو لکھدئے کہ سند ہو۔ تحریر بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۰۸ء

العبد

محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ بقلم خود

ہمارا مستقبل

از قاضی اکمل صاحب

یہ مضمون ایک ایسا نازک مضمون ہے کہ اس کے لئے بڑے غور اور تفکر و تدبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور یہ سوال کچھ ایسا نہین کہ اسے ایک تنہا آدمی حل کرسکے اس لئے مین چاہتا ہون۔ کہ اس جلسہ مین اسپر غور کیا جاوے ہمین اپنے مشن کی اشاعت کے لئے یہ دیکھنا ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کیا کیا تھا کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہے تھے یا یہ کہ دُور دراز ملکون مین نکل گئے تھے اور وہان جاکر بود و باش اختیار کی اور اپنے نیک نمونے سے ملکون کو نہین بلکہ دلون کو فتح کرلیا اوس زمانہ مین سفر کے لئے

یا امن ہی نہ تھا یا آزادی ہی نہ تھی ایک

جانا کچھ تعجب انگیز امر نہ تھا مگر

کفنیان پہن کر نکل کھڑے

دکھایا جو کسی نبی کی جما

تھے کو اپنے آقا کو

چند درہم لیکر

مُرید نہ تھے

سید و مولیٰ حضرت

جو تلوارون کے

اور پہرا اوس کے نام

مین چکر لگانے لگے

اونہین سے اپنے

خدا اس سے آ

بھی تیرے حبیب

بھائیو! اسے

تم کوئی معمولی

خدا نے اپنے دین کے احیاء کے لئے و نیز کلمہ کے اعلاء کے لئے چن لیا ہے اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کردو ہم ہی وہ ہین جن کی نسبت قرآن کریم مین بشارت دیگئی ہے ﴿و آخرین منھم لما یلحقوا بھم﴾ یاد رکھو ہر چیز اپنے وصف سے پہچانی جاتی ہے اگر تم وہ خصوصیتین پیدا نہ کروگے جو صحابہ کرام مین تھین تو کسطرح اس پاک جماعت کے جانشین کہلاؤگے دیکھو دنیا تم پر ناراض ہے کہ تم دنیا پرستون کی اہوا کے تابع نہین مگر میرے عزیزو! کتنے بڑے افسوس کی بات ہے جب دنیا کا پیدا کرنیوالا بھی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبودیت ادا نہ کیا تم نے عہد تو کرلیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے مگر عملی رنگ مین اس عہد کو نہ نبھایا اور تمہارے اعمال نے گواہی دی تو کیہ ہر حرکت ہر سکون مین دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرتے رہے۔ عبد کہلانا آسان ہے پر عبد بننا بہت ہی مشکل ہے عبودیت فنا ہو جانے کو کہتے ہین اور بیعت کرنا بک جانے کو جب فنا ہوگئے جب کسی کے ہاتھ بک گئے تو پھر اپنی اولاد کیسی اپنا مال کیا اور اپنی جان کیا وہ تو سب کچھ اسی کا ہو چکا جس کے ہم ہوگئے اور سلف صالحین کے سوانح ہمین بتلاتے ہین کہ یہ سودا نفع کا سودا ہے اسمین کوئی نقصان نہین وہ کون ہے جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور اس سے دگنا چوگنا اسی دنیا مین نہ پایا۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم ع نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر ذبح کرنیکا مصمم ارادہ کیا۔ خدا نے اُنہین اتنی اولاد دی کہ ریت کے ذرے گنے جاسکتے ہین آسمان کے تارون کا شمار ہوسکتا ہے پر ابراہیم ع کی اولاد نہین گنا جا سکتا۔ ابوبکر رض ہان اس صدیق مرد نے دو چار درم مین اپنے گھر کی چھوڑی خدا نے اُسے تمام عرب کا حاکم کیا۔ حاکم بھی ایسا کہ دلون پر حکومت تھی یہ درجہ دوسرے بادشاہون کو نصیب نہین ہوتا وہ ملکون کو فتح کرکے اُنپر حکومت کرسکتے ہین پر دلون پر حکمران نہین ہو سکتے لیکن وہ جنھون نے خدا کے لئے محکومی اختیار کی خدا نے انہین ایسا حاکم بنایا کہ لوگون کے [illegible] ان کے تخت گاہ ہوگئے پھر میرے مولا نے اون کو وہ درجے عطا کئے کہ جن تختون پر بیٹھ کے کبر و رعونت سے خدائی کا دعوے کیا ان کے غلام ان تختون کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا کے لئے کچھ چھوڑین گے تو ہرگز یہ نہ ہوگا کہ ہم سے سب کچھ چھوٹ جائیگا بلکہ ہمین اوس سے بڑھ کر دیا جاویگا آؤ اپنے مال کو اس کی [illegible] فدا کردین تا وہ مال پائین جو ہمیشہ ہمارے پاس رہے آؤ [illegible] اس محبوب پر قربان کردین تا وہ ابدی حیات پائین [illegible] کوئی فنا نہین آؤ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف [illegible] تا وہ اولاد پائین جو ابد الآباد تک آنکھون کا نور اور [illegible] آؤ راتون کو بہت دیر سونا چھوڑ دین تا وہ نیند پائین ۴

[illegible] تعدی نہین۔ نقد مال نقد جان اور نقد ایمان تو ہے کچھ مضائقہ نہین اگر ہمین مُلّانون سا علم نہین آخر صحابہ بھی اُمّی ہی تھے گو ہم عالم نہین پر وہ تو عالم ہے جس کے نام کی تسبیح و تقدیس کے لئے ہم نکلے اجی کچھ فکر بات نہین اگر ہماری اولاد کے لئے کوئی وجہ معاش نہین ﴿ما من دابة الا علی اللہ﴾ کا وعدہ کرنیوالا تو زندہ ہے وہ خود ان کے سامان پیدا کردیگا۔ وہ اوس کیڑے کو بھی روزی پہنچاتا ہے جو پتھر مین [illegible] ہم شمع کی مانند سوز و گداز پیدا کرین تا مخلوق خدا ہم پر پروانون کی طرح ٹوٹ پڑے آؤ ہم چشمہ شیرین بن جائین تا پیاسے خود بخود ہماری طرف بڑھین آؤ ہم نور بن جائین تا ہماری روشنی سے ظلمتکدہ عالم کی ظلمتین دور ہون ہم آسمان [illegible] ستارے بن جائین [illegible] کے مطابق لوگ [illegible] مستفیض ہم فلک دین کے چاند ہو جائین تا ہماری روشنی تمام جہان کو [illegible] تیرگی کو دور کرے ہم اوج اسلام کے آفتاب ہو جاوین تا دلون کی سنگلاخ زمین طور ہو جاوے اور ان مین وہ لعل پیدا ہون جنکی قیمت جنت الفردوس

جو جو ہمہ سپرد رہے آؤ اس کی راہ مین سفر اختیار کرین تا وہ منزل مقصد

مقدّس شاعری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُحبِ مخلص جناب قاضی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ پرچہ بدر نمبر ۴ ۲۵ رمضان المبارک کے صفحہ پر کلامِ محمود درج ہوا ہے جسکو اپنے دلکش نوٹ کے ساتھ آپنے پیش کیا ہے خدا جانے میرے دردمند دل کی اوس وقت کیا حالت تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم اتنا کام کر گئی۔ مجھے اوس وقت ایسا نور پیدا ہوا۔ کہ پڑھتے پڑھتے رقت طاری ہو گئی میں خود رویا اور جس جس کو میں نے سنایا اوس کو بھی رولایا۔ آخر میری طبیعت پر حضرت نوجوان سید کے اندرونی درد نے جو اُن شعروں میں بھرا ہوا تھا۔ ایسا اثر کیا کہ بیخودی کی حالت میں آپ کے ایک ایک شعر پر میں بھی اوسی رنگ میں شعر بول بول کر حوالہ قلم کرتا گیا خدا جانے حضرت میاں صاحب نے کیا [illegible] سامنے رکھ کر کیسے دردناک دل سے [illegible] مجھ کو [illegible] جو کچھ نکلتا گیا وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور جسطرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کو پیش کرنے کا آپ ذریعہ ہوئے ہیں۔ اسی طرح میرے درد دل کا اظہار بھی حضرت میاں صاحب کی خدمت میں ان ٹوٹے چھوٹے شعروں کو پیش کر کے کریں [illegible] شعروں میں کسی کی یاد آگئی اور [illegible]

کوئی محمود احمد سا بھی حیران ہو نہیں سکتا
غمِ دیں میں کوئی ایسا پریشان ہو نہیں سکتا

جنہیں یادِ خدا کی ہو ملی [illegible] میں
سدا آباد گھر اون کا ہے ویران ہو نہیں سکتا

کریگا کیوں نہ درماں ان کے دردِ دل کا چارہ گر
نہاں جب وہ ہوئے اوس میں وہ پنہاں ہو نہیں سکتا

گنہوں پر پشیمانی نصیبِ نیک بختاں ہے
جو غافل وہ ہرگز ان پہ گریاں ہو نہیں سکتا

کمالِ عشقِ احمدؐ میں محبت کا ہے کیا کہنا
کہ تو اوس چاند سے چہرہ پہ قرباں ہو نہیں سکتا
خدا جانے کہ کس کس رنگ میں وہ شکل آئیگی

کہ جس کے ہجر میں صبر آ میری جاں ہو نہیں سکتا
اُدھر آخر کو جانا ہے نہ آنے کی ہے سچی بات
مزا اس درد کا ہے لیں جو درماں ہو نہیں سکتا

بھلا گم گشتگانِ عشق کو کیا روک پردوں کی
رُخِ جاناں ہے دل میں اون کے پنہاں ہو نہیں سکتا

یہ آبِ زر سے لکھنے کے ہو قابل مصرعِ محمود
ذرا بھی کھوٹ ہو جس میں مسلماں ہو نہیں سکتا

ہوا آخر اثر کل آ سے گی بیمارِ محبت کی
ہو جسکی عاقبت محمود پنہاں ہو نہیں سکتا

غمِ دیں کی پریشانی نے دکھلایا پریشاں حال
یہ سچا خواب ہے خوابِ پریشاں ہو نہیں سکتا

جنہیں فرقت میں .. تڑپاتا ہے پھر خود اُنکو ملتا ہے
یہی ساماں ہے ملنے کا کہ ساماں ہو نہیں سکتا

کلامِ پاک دلبر نے نہیں جو جذبِ بخشا ہو
بھلا اون سے تو اک دم کو بھی قرآں ہو نہیں سکتا

غمِ دلبر ہو جب دل میں تو دلبر آہی جاتا ہے
بجز دل کے کہیں دلبر بھی مہماں ہو نہیں سکتا

وہ ہوں [illegible] ناشاداں گرفتارِ بلا ہو کر
[illegible] خنداں ہو نہیں سکتا

[illegible] استقامت [illegible]
[illegible] درماں ہو نہیں سکتا

[illegible]

عاجز حامد

کس عمر میں روزہ لڑکے کے واسطے فرض ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بالغ ہو جانے پر روزہ فرض ہو جاتا ہے اور بلوغ کا نشان یہ ہے کہ زیرِ ناف بال پیدا ہو جاویں۔ یا نیند میں جماع کرے۔ فرمایا صحابہ بچوں کو کبھی روزہ رکھوا لیتے تھے۔

فرمایا۔ غالباً پندرہ برس کے لڑکے [illegible] تے ہیں۔

غیر ذبیحہ ہرن کی کھال

۱۵۶ ایک صاحب نے لکھا ایک امر دریافت طلب ہے۔ کہ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال بعد لگانے مصالحہ کے قابل جا نماز بنانے کے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

باجا یا دف

۱۵۷ ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا کہ بیاہ شادی میں باجا بجانا جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی لکھا کہ بازی گروں کا تماشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عائشہ کو دکھایا تھا اسواسطے وہ بھی جائز ہونا چاہیئے۔

حضرت نے جواب میں فرمایا۔ باجا یا دف اعلان کے لئے جائز ہے۔ یہ ریب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک میں دف بجی۔ مگر بات کو لوگوں نے حد سے بڑھا دیا ہے اور حد سے بڑھنا ہی گناہ ہے۔

یہ بالکل سیاہ جھوٹ ہے اور رافضیوں کا افترا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کندھے پر چڑھایا اور بازی گروں کا تماشہ دکھایا یہ بالکل غلط ہے۔ وہ تماشہ صحیح نہیں۔

ڈاک ولائت

ہندوستان میں مسیح کی حواری کی قبر

ذیل کا خط اگرچہ منیدنا سے آیا ہے مگر چونکہ اس کا مضمون متعلق مذہب عیسوی ہے جس پر عموماً بدر کی ڈاک ولائت مشتمل ہوتی ہے اس واسطے اس کو یہیں درج کیا جاتا ہے۔

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں تھوما حواری کی قبر کو دیکھ گیا تھا وہ اگرچہ ہے اس کا ہندوستان آنا ثابت ہوا کیا تعجب کہ وہ بعد وفات عیسیٰ صاحب کشمیر سے ہندوستان کے راستے یہاں آگیا ہو۔ ایک اور مقام تھوماؤنٹ یعنی پہاڑی ہے جو مدراس سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے میں وہاں بھی گیا تھا اور ایک پادری

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

اُم المومنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آن حضرت صلعم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ۱۶ سنہ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آنحضرت صلعم آپ سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ رجب ۲ سنہ ھ میں جبکہ آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی آپکا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جن کی عمر اوس وقت ۲۱ سال کی تھی ہو گیا۔ آن حضرت صلعم نے حضرت ابوبکر رض حضرت عثمان رض طلحہ رض و زبیر رض اور مہاجرہ و انصار کی جماعت کو بلا کر خطبہ نکاح پڑھ دیا جس میں مہر کی تعداد چار سو مثقال مقرر کی گئی تھی۔ اختتام خطبہ پر چھوہاروں کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب میں لٹوا دیا۔ اور جناب سیدہ کو ام سلیم کے ساتھ حضرت علی رض کے گھر بھجوا دیا آپکے بطن سے حضرت علی رض کے چھ بچے یعنی حسین رض حسن رض۔ زینب۔ ام کلثوم۔ محسن اور رقیہ پیدا ہوئے بوجہ نہائت درجہ خدا پرستی آپکا لقب بتول پڑ گیا تھا حسن و جمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زاکیہ اور درگاہ خداوندی سے سیدہ النساء کے القاب ملے۔ آپنے اپنے والد رسول خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی تھی کہ بڑے بڑے جید صحابہ کے برابر قابلیت رکھتی تھیں۔ اکثر صحن خانہ اور کبھی کبھی مسجد نبوی میں وعظ فرماتی تھیں آپکے خطبات اب بھی کتب سیر میں موجود ہیں اور نہائت مدلل اور پر جوش ہیں۔ ۱۱ سنہ ھ میں آنحضرت صلعم کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جانکاہ برداشت نہ کر سکیں اور اسی سال آپنے بھی وفات پائی۔

حضرت اُم ہانی رض

آپ ابو طالب بن عبدالمطلب کی صاحبزادی اور آنحضرۃ صلعم کی چچازاد ہمشیرہ تھیں اور بڑی پارسا اور نیک بخت صحابیہ تھیں ۴۶ احادیث ان سے مروی ہیں اور اشعار کا بھی آپ کو بہت شوق تھا۔

ریویو

پردہ سسٹم پر مسدس

لٹریری کلب امرت سر نے پردہ سسٹم پر ایک مسدس نتیجہ طبع شیخ عبدالرحمان صاحب شمس عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی بقیمت ایک آنہ شائع کی ہے نظم کیا بلحاظ خوبی عروض و قافیہ اور کیا بلحاظ مضمون قابل تعریف ہے اوس میں سے چند اشعار ہم بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں باقی کو شائقین خود منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔

نہ سیکھیں علم و صنعت عورتیں مذہب نہیں اپنا
رہیں محروم اِس چشمہ سے یہ مشرب نہیں اپنا
تجارت سے نہ ہوں آگاہ یہ مطلب نہیں اپنا
ترقی کچھ کریں وہ مدعا یہ کب نہیں اپنا
کریں تحصیل لیکن انقیاد پردہ داری میں
نہ آئے داغ جس سے دامن پرہیزگاری پر

جوان عورت کھلے منہہ جب
رگ صبر و شکیبائی پہ اک

نکلنا عورتوں کا اب
رواں ہر کوچہ
نکلیں
یہ
پھ
یہ وہ

رائل ڈائری ۱۹۰۱

یہ ڈائری جیبی تقطیع
رکھا گیا ہے جس
تاریخ دیگئی ہے
و عدالت و
متفرق یا
ڈائری کو

ہے جس پر ڈائری اور مولف کا نام موٹے روپہلی حروف میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵ ر اور صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

پارہ اول قرآن مجید

نہائت خوش خط عمدہ موٹے کاغذ پر پارہ الم مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب حنفی القادری حال منیجنگ ڈائرکٹر ضلع دارین کمپنی لاہور نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قلم موٹا ہے روشنائی خوب روشن ہے۔ صحت کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے جو ایک غلطی نکالے اوس کو ایک پارہ انعام۔ قیمت فی پارہ ۳ر۔ تجار کو خاص رعائت

الخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صاحب داد۔ شیخپور۔ گجرات	احمد یار خان ۔ صوابی
عیدا۔ موضع سنگہ سر دولگڈھ	عبدالغفور خان ”
یاست پٹیالہ۔	اہلیہ سردار بہادر ”
ت خانیہ ۔ کوٹ جھونگرہ	صاحب دین گوڑیالہ گجرات
ش صاحب شخپید گوجرات	تجمل حسین ۔ ہنڈ۔ بجنور
ن شاہ صاحب لالہ موسیٰ	میر بشارت علی خان ” ”
صاحب شادیوال گجرات	ہمشیرہ ” ” ” ”
م محمد صاحب گوڑیانوالہ گجرات	غلام حیدر صاحب ” ”
بدالرحمٰن ۔ لائل پور	علی اکبر صاحب دہوبیانی۔ پشاور
ن بتول وہرم کوٹ بگہ	محمد مقبول سلاہنکے۔ سیالکوٹ
ز خیاط شادیوال گجرات	حافظ مولوی محمد عالم صاحب
بہادر ۔ صوابی	جنگا بنگیال متصل گوجر خان
ان ” ”	نورالدین وثیقہ نویس لوہیان

انتخاب الاخبار

لنڈن کی عدالت پریوی کونسل مین مسٹر تلک کی اپیل کل ۱۵ دسمبر کو سماعت کی جاوے گی۔

وکٹوریہ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور کو ماہ نومبر مین ۵۳۸ روپیہ چندون سے ملا۔

ممالک سندھ کے دونون اسلامی اخبار متنبہ کیے گئے کہ شورش افزا تحریرون سے باز آئین

بصرہ (عرب ستان) سے ۱۱ سالہ لڑکا تعلیم انگریزی کے لئے علیگڈھ کالج مین داخل ہوا۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۱۴۲۱ مرے صوبجات متحدہ مین ۹۳ پنجاب مین ۱۲۱۳۔

علی پور کے مقدمہ بمب کا ایک گواہ مفسدانہ کاغذات کی اشاعت کے لئے پکڑا گیا ہے۔

بیتیہ کے ساہوکار وزمیندار رام داس کو بجرم مفسدہ پردازی ۳۰۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

آنند کو مشور کے تینون قیدیون کو بجرم ہنگامہ شدید ۱۰ سال قید کی سزا ملی۔

حیدرآباد دکن کے طوفان زدگان کی امداد کا چندہ قریب تک پہونچا یعنے ۹۰ ہزار۔

ملتان ٹرین کی چلتی ریل گاڑی مین ایک یوروپین لیڈی مسافر کے قتل وغیرہ کا مقدمہ چیفکورٹ لاہور مین بمد جیوری کے چلتا تھا اس کا فیصلہ دیا گیا۔ جیوری نے ملزمون پر جرم ثابت پایا۔ اور مسٹر جسٹس ریڈ صاحب بہادر نے شولڈم کو پھانسی اور اس کے ساتھی سولنس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی شولڈم کی طرف سے بہت چالاکی کی گئی تھی لیکن چلنے نہ پائی۔

آسٹریا کے وزیر اعظم کو تاکید کی ہے کہ ٹرکی کے ساتھ جلدی مصالحت کرین ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ یہ بھی سمجھایا ہے کہ ٹرکی کو ناراض کرنے کا نتیجہ ایسا سنجیدہ ہوگا کہ بعد مین پچھتانا پڑیگا

بدھ وار گذشتہ کو پیکن مین متوفی شہنشاہ چین کے جنازہ کی رہوم وداعی رسم ادا کی گئی۔

شاہی لاش گورستان کو اہل کو لیگئے وہان محفوظ رہیگی، تا وقتیکہ قبر کھود کر تیار کی جائے۔

لاش کے جلوس کے ہمراہ چھ ہزار ماتمی لوگ جمع تھے چار ہزار سپاہ رستون مین دوزانو ایستادہ تھی۔

چین کے ریجنٹ کو شہنشاہ کے پورے اختیارات عطا کئے گئے جب تک شہنشاہ بلوغ حاصل کرین گے۔

امریکن بجٹ مین دو کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ کا خسارہ ہے،

ٹیکسون مین عظیم ترقی گرانی ہوگی۔

تبریز کا ایک واقعہ عبرت انگیز

تبریز کی آخری جنگ جو اہل ملت اور عین الدولہ کے درمیان ہوئی تھی اور مشروطین نے بعد فتح کئی کوس تک عین الدولہ کا تعاقب کیا اور سپاہ دار اور بہت سی سپہ قید اور بہت سے سرکاری سپاہی مقتول ہوئے۔ مشروطین مین سے بھی ایک جماعت شہید ہوئی جب شہدا کی لاشون کو غسل دینے لگے تو معلوم ہوا کہ شہیدون مین ۲۲ عورتین تھین جنہون نے مردانہ لباس پہنکر لڑائی مین حصہ لیا اور شربت شہادت خوشی سے نوش کیا۔ اخبار حبل المتین رقمطراز ہے کہ یہ واقعہ عبرت انگیز اس زمانہ کے ان تاریخی واقعات سے جسکی نظیر گذشتہ قرون مین بہی کم ملے گی۔

دولت علیہ مشیر کاظم پاشا کے والی حجاز مقرر ہونے سے وہان بہت اصلاحین عمل مین آرہی ہین پاشائے موصوف نے دستوری حکومت کا اعلان کیا ہے کہ مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیانی راستہ کا بند وبست ہوا ہے۔

امریکن قدرت

امریکن پریزیڈنٹ روز ویلٹ صاحب کی جگہ اب مسٹر ٹافٹ ... یہ تو سبکو معلوم ہو لیکن یہ خبر خا... حب عہدہ جلیلہ ... سے سب ... ئے مین وہ ... امریکن ... ب کو ... ۲ ہزار ... حالانکہ ...

(ردی)

جنگ سمالی لینڈ

پایہ تخت اٹلی مین سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ اٹلی کی فوج نے مقام بلاو واقع سمالی لینڈ مین ملاسہ کے دو ہزار درویشون کی جماعت کو شکست دی بہت درویش مارے گئے ان کی ۴۰ نعشین مین اٹالین فوج کا کچھ نقصان نہین ہوا۔

۵ دسمبر کو بمبئی مین ایک گودام مین آگ لگ گئی جسمین ۳۰ ہزار بورے شکر کے تھے۔

افواہ گرم ہے کہ صوبہ سرحدی پھر پنجاب مین شامل کر دیا جائیگا

جرمنی اور امریکہ کے درمیان یکم جنوری سے چٹھیون کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ جاری ہو جائیگا جیسا کہ انگلستان اور امریکہ کے مابین قرار پایا ہے۔

قسطنطنیہ کی سب سے آخری خبرون مین ذکر ہے کہ آستانہ کے آسٹروی سفیر مارکوئیس پیلاویسینی نے ۸ دسمبر کو وزیر اعظم دولت عثمانیہ سے ملاقات کر کے بیان کیا کہ جونہی آسٹروی مال کا بائیکاٹ ترکی سلطنت مین موقوف ہو جائیگا اسیوقت وہ بوسینیا و ہرزگوینا کے مسئلہ کے تصفیہ کی خاطر تجاویز پیش کریگا وزیر اعظم نے اس کا یہ جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ جونہی مناسب تجاویز آسٹریا کیجانب سے پیش ہونگی بائیکاٹ فوراً دور ہو جائیگا

دجلہ اور فرات کے درمیان آبپاشی کی جو تدبیرین اختیار کی گئی ہین اُنپر پانچسال کے عرصہ مین ایک کروڑ پونڈ کی رقم صرف ہوگی مگر اس سے دولت عثمانیہ کی سالانہ آمدنی بہت بڑھ جاویگی اور دوآبہ مذکور نہایت سرسبز و شاداب ہو جائیگا۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

توضیح المسیح | یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسکے ساتھ مخالفوں کی کتابیں (مثل سیف چشتیائی و رہ ورانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیتہ وعد اللہ الذین آمنو منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ :۔

تیں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کردی گئی ہے۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے جلد منگوائیں۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ | یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک اہل عالم پر بٹھا دی ہے اور اسی میں وہ الہامات بھی درج ہیں۔ جو آجکل پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت اعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد ۵ر اور مجلد ۱۲ر

خریداران بدر کو عہ رعایت سے دیا ۔۔

در ثمین | حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں ۔

قیمت بے جلد ۶ر مجلد ۱۰ر

شہری ۔۔ کلنکا اوتار | کلنکی اوتار یہ کتاب شیخ عبد ۔۔ کی ضرورت ۔۔ قیمت فی ۔۔

حیرت کی ۔۔ کر کے ا ۔۔

اسلام کی ۔۔ | ۔۔ کیا گیا ہے اور ۔۔

ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے ۔ قیمت ۸ر بہت جلد منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا | مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب ہندی نظم نہایت دلچسپ و عجیب و غریب ہے جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۳ر ہے۔

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ۔۔ مقالہ ۔۔ کے متفرق ۔۔ احمد دین صاحب ۔۔ پشاور ۔۔ نے با اجازت صدر انجمن قادیان ۔۔ عمدہ چھپوا کر اس ۔۔ بہت ۔۔ متفرق مضامین ۔۔ گئے ہیں ۔۔ ہے۔ قیمت ۔۔ دیا گیا ۔۔ حج ۔۔ والسلام ۔۔ اس میں ہمارے ۔۔ موجودہ ۔۔ والسلام ۔۔

نظم مستورات | مستورات کے لیے ہے۔ قیمت ۸ر

کلام احمدی | (الہ داد والے) قیمت ۸ر

کلام احمدی | (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۸ر

لیکچر ہمدرد سنگھ | ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کا لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

سیر ہند | ہندوستان کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت ۱۲ر کی بجائے ۸ر کردی گئی ہے۔

عیسائی مذہب | یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸ر

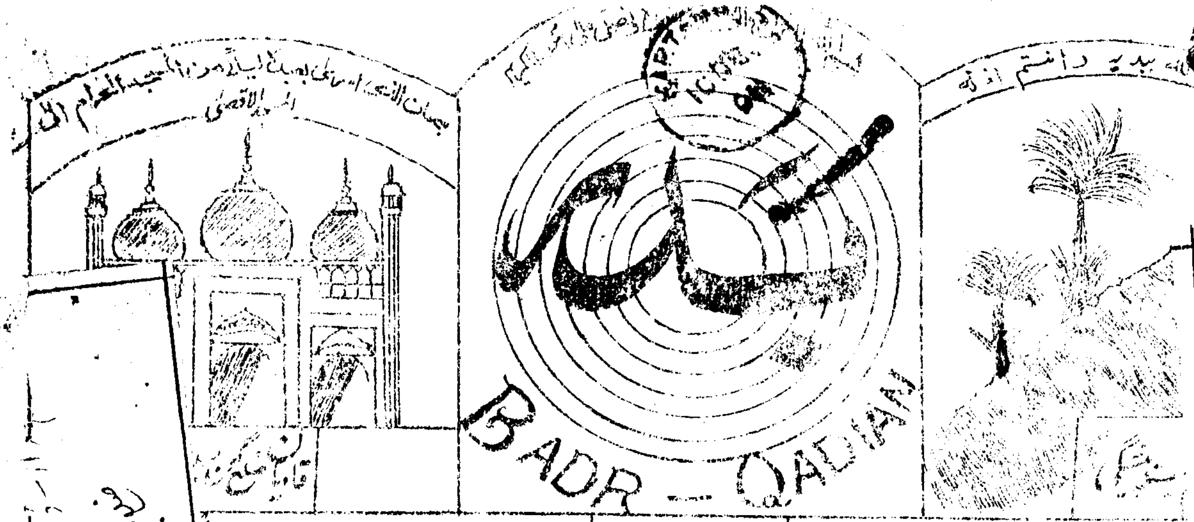
مور مکھ سید ۔۔ | پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جس میں حضرت کی ذات پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ۱ر دفتر بدر سے طلب کرو

معیار حق ۸ر ۔ القول الصحیح ۱ر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی سوسیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نہیں کہ جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع ۔ مشہی طعام قاطع بلغم ۔۔ ۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقا و زردی رنگ ۔۔ و ضیق النفس و دق و شیخوخیت فساد ہاضم و اخون و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی ۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت فی تولہ ۸ر دو تولہ ۱۲ر پانچ تولہ لعہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار محمد صادق عفی اللہ

ایڈیٹر بدر قادیان



چہ گویم ز لوگرآں چہاو دارالامان ہماری | جب ہم طلبدوار ۲۸۸ | دوا میں شفا میں غرض دارالامان میں

مورخہ ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ مگھر

جلد | کیا ہے جہاں میں اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ [illegible]
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب
کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا
خط وکتابت کے واسطے جوابی
کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب
سے معذور۔

رسید زر اخبار میں دیجاویگی
الگ رسید نہ دی جاوے گی
البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں
ان کو بہر حال رسید ملیگی جو انچو
اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے
تو دفتر کو دریافت کرنا چاہیئے
سوائے ذیل کے تمام روپیہ [illegible]
محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان ضلع
گورداسپور کو ہو۔ [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو دیدیم ہر نقد و کمال | وصل دلدار ازل بے اوحال
آنچہ ما را وحی و ایماۓ بود | آن نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندرست | منکر آن سود اعمن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار ے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

راہ میں [illegible] کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے
منہ نہ پھیرے بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع
رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن
شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ
اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا
ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور
عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا
ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی
جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے
ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ
کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس
چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع
کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت
محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر
تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا
اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں
اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

شرائط بیعت

[illegible]
اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا
دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت
اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں
کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم
یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور
حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور
استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ
کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد
بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً
اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا
نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال
رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے
ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور
ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر
اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی
ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ تمام حاضرین بیعت کنندہ
اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و
مہدی مسعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشش کرونگا

(مطبع میگزین قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر اخبار بدر چھاپکر شائع کیا گیا)

طیاری جلسہ

چوہدری رستم علی صاحب مہتمم لنگرخانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہر مقام کے بھائی جو یہاں جلسہ پر آنا چاہتے ہیں۔ اپنی صحیح تعداد سے ضرور مطلع فرما دیں۔

سب صاحبان اپنے اپنے بستر لیتے آویں۔ بستروں کے لئے پچیس تیس جھکڑوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے پیدل آنیوالے احباب کو سہولت ہوگی۔ چھکڑے بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر موجود ہوں گے۔ اور ایک جماعت احباب کے استقبال کے واسطے بھی موجود ہوگی۔ وہ سب انتظام کردیں گے۔

سارٹیفکیٹ اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام درخواست کرکے منگوالیا جاوے۔ جس کے دکھانے پر صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر آمد و رفت ہوسکیگی۔ ۲۵۔ دسمبر تک احباب کو آجانا چاہیئے۔

سرٹیفکیٹ رعایت کرایہ کے واسطے سکرٹری صدر انجمن کے نام خط آنا چاہیئے۔ نہ کہ دفتر بدر میں جیسا کہ بعض صاحبان بھیجدیتے ہیں۔

اخبار جماعت احمدیہ

منی پور } نیاز اللہ صاحب اطلاع کرتے ہیں۔ کہ مولوی غلام امام صاحب پر رات کیوقت ایک چور نے حملہ کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولوی صاحب موصوف بچگیا۔ اور چور گرفتار ہوکر دس سال کے واسطے کالے پانی بھیجا گیا۔

انجمن دہلی | دہلی سے برادر احمد حسین صاحب نے ایک رپورٹ سالانہ متعلق انجمن احمدیہ دہلی ارسال فرمائی ہے۔ جو جب گنجائش ہو چھپ سکیگی کیونکہ بہت لمبی ہے مگر اس میں سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

رپورٹ کے عنوان | جہاں تک میں سمجھتا ہوں ایک مذہبی باقاعدہ انجمن یا مجلس منتظمہ کی رپورٹ سالانہ میں خاص کر جبکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہو امور ذیل کی تفصیل ہونا ضروری ہے۔

۱۔ نماز جمعہ (ب) درس قرآن کریم (ج) ہفتہ وار اور ماہوار جلسے (د) اتفاقی ضروری اجلاس (ہ) تبلیغ زبانی (و) کتابوں رسالوں اور اشتہارات کی اشاعت (ز) ماتحت انجمنہائے ضلع کی کیفیت (ح) مبائعین کی ترقی تعداد۔ (ط) سلسلہ عالیہ کی نسبت لوکل پبلک کے عام خیالات اور جماعت کے ساتھ اون کے برتاؤ میں تبدیلی یعنے احمدیوں کی ہر دلعزیزی۔ ان کے خلاف تعصب۔ تاثیرات میں کمی بیشی۔ (ی) صدر انجمن کے ساتھ تعلق اور اوس کے احکام و مقاصد و منشا کی بجا آوری لوکل انجمن نے کیسی کچھ کی ہے؟ (ک) انجمن ہذا نے اپنی مقامی پوزیشن کو قائم رکھنے یا روز بروز اسکے ترقی پر پہنچانے کے لئے بحیثیت ایک آرگنیزیشن کے کیا کچھ کارگذاری کی۔ (ل) حساب آمد و خرچ جس میں دار الامان کی مقررہ امدادی مدات کے علاوہ مقامی مصارف و ضروریات اور مالی حالت کی بھی تفصیل ہو۔ (م) متفرق ضروری امور قابل ذکر

(ا) نماز جمعہ عموماً ہمیشہ مستری صاحب کے مکان پر ہوتی ہے جسمیں افسوس کہ اس قدر قلیل التعداد ممبران انجمن بھی سارے شریک نہیں ہوتے۔

(ب) درس قرآن کریم کا افسوس تاحال کوئی انتظام نہیں ہؤا یہاں نہ کوئی آدمی اس قابل ہے نہ کوئی جگہ۔ اور نہ سننے والے۔ آٹھویں دن کی نماز جمعہ ہی میں نہیں ہوتے روزانہ درس ہو تو اوس میں کیا شریک ہوں گے۔

(ج) ہفتہ وار بلکہ ماہوار بھی باقاعدہ جلسہ کا اب تک کچھ بندوبست نہیں ہوسکا۔ اللہ رحم فرمائے اور ہمیں دینی کاموں میں سرگرمی کی توفیق بخشے۔ آمین

(د) اب تک کوئی ایسی خاص ضرورت پیش آئی نہیں اور ضرورت ہوئی تو عموماً نماز جمعہ کے پہلے اور بعد بھی تھوڑی دیر کے لئے مل بیٹھتے ہیں اور اسی میں امور پیش آمدہ طے ہوتے رہے۔

۷۔ زبانی تبلیغ کی خدمت جہاں تک ناچیز راقم کو معلوم ہے۔ صرف ایک محب دین و ملت سے بن پڑی جن کا ذکر اوپر آچکا۔

خطبہ جمعہ
۹۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون

پر خطبہ جمعہ پڑھا گیا۔ دنیا میں ایک فرقہ ایسا ہی ہے۔ کہ راستبازی ان کی فطرت میں داخل ہوتی ہے ایک فرقہ وہ ہے جو حق کو باطل کے ساتھ ملادیتا ہے اور پھر اپنے تئیں سچا ثابت کرنے کے لئے حق کو چھپادیتا ہے۔ نیکی کا عمل بیج کی مانند ہے کہ تخم اچھا ہو پر زمین اچھی نہ ہو۔ زمین اچھی ہو تو آبپاشی نہ ہو۔ آبپاشی ہو تو حفاظت نہ ہو۔ پس خوش قسمت انسان کو نیک ماں باپ نیک ہمنشین عمدہ تربیت و نگرانی حاصل ہوتی ہے

اقیموا الصلوٰۃ۔ نماز کو قائم کرو۔ بعض کام روز مرہ کی عادت بن جاتے ہیں۔ پھر اون کا لطف نہیں رہتا۔ دیکھا گیا۔ کہ زبان سے اللھم صل علےٰ ہو رہا ہے مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے۔

پس نماز کو سنوار کر پڑھتے ہو۔ اور جو معاہدہ نماز میں کرتے ہو۔ عملی زندگی میں اس کا اثر دیکھو زبان سے کہتے ہو۔ ایاک نعبد۔ ہم تیرے فرمانبردار ہیں مگر کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو۔ پھر واعظوں کو ڈانٹا ہے۔ کہ تم دوسروں کو نیکی کی نسبت کہتے ہو اور اپنے تئیں بھلاتے ہو۔ پس تم دونوں سنانے والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو اور دعا کرو۔ نماز پڑھو۔ کہ یہ دونوں کام خاشعین پر گراں نہیں۔ جب مذکر و مونث دونوں جمع ہوں۔ تو عربی قواعد کے لحاظ سے ضمیر مونث کی طرف جاتا ہے انگریزی میں بھی مرد و عورت میں سے عورت کو پہلے مخاطب کرتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کا یقین ہو۔ وہی حقیقی خشوع کرسکتے ہیں۔

خط و کتابت } جو صاحب خط لکھیں۔ وہ اپنا نمبر خریداری ساتھ ضرور تحریر کریں ورنہ تعمیل میں بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ خطوط کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔

اور نیز جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

کلام امیر المومنین

ایک اور خط اوس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وارث اخلاق احمدی اقدس

اسرار سرمدی جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب مدظلہٗ۔
آداب نیاز مسنونہ کے بعد گذارش حال یہ ہے۔ کہ موضع ... کی قضا میرا بھائی کیا کرتا تھا اب عرصہ ایک سال کا ہوا۔ کہ میرا بھائی بقضاء الٰہی فوت ہو گیا۔ اب گاؤن کے لوگون نے مجھے واسطے قضا کے مقرر کر لیا۔ کہ نکاح جنازہ تم ہی کرو یا کرو۔ بندہ نے اس کام کو اس واسطے منظور کر لیا کہ اگر کوئی مخالف قاضی آگیا تو ہماری بات ان کو سننے نہ دیگا اب اون کے نکاح مین اور اون کی میت مین اور بروز جمعہ خطبہ مین حضرت اقدس کے مامور من اللہ ہونے کا ذکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے مخالف و موافق کل میرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور تو کل بدعات موقوف کر دین۔ مگر ایک دسوان۔ بیسوان۔ چہلم یا کہین گیارہوین کی روٹی آگے رکھ کر کچھ ... پڑھ کر ختم دینا پڑتا ہے ... اس کے ... ہونے کا ذکر تو کیا جاتا ہے۔ مگر ... عادت کی عادت چھوڑنا مشکل ہے۔ مگر مجھے اس کام سے بہت کراہت آتی ہے۔ دل مین بہت جوش آتا ہے کہ اون کو کہا جاوے کہ اگر مجھ سے قضا کرانی ہے تو روٹی پر ختم کرانا اور ... کچھ بدعات ہین چھوڑ دو۔ تو مین قضا کرتا ہون ورنہ تم جس کو چاہو مقرر کر لو۔ مجھ سے یہ کام نہین ہوتا پھر سوچتا ہون کہ کہین یہ بات گناہ بھی نہ ہو کہ تم ... آہستگی اون کو سمجھانا تھا شاید وہ مان جاتے تھے۔ اب اس بات کو حضور کے حکم پر چھوڑتا ہون جس طرح حضور حکم فرما دین گے اوسی طرح عمل مین لاؤنگا اور بندہ کو کچھ پیدا ... کا خیال نہین کیونکہ بفضل ... زمین ... والے ہوتے ہین۔ ... حسب روزی دیتا ہے ... حضور کے حکم آنے تک یہ کام کرتا ہون پھر جیسا حکم ہو عمل مین لاؤن گا۔

دوسرے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے نفل پڑھ کر سو جایا کرتے تھے۔ پھر اوٹھ کر نفل پڑھا کرتے تھے جب مین اپنی حالت دیکھتا ہون۔ کہ سردی کے موسم مین فرض نماز کو صبح کے وقت وضو کرنا مشکل پڑتا ہے آپ کئی کئی دفعہ اوٹھ کر وضو کیا کرتے تھے یا تیمم کیا کرتے تھے مجھے نفلون کو وضو کرنا بہت ہی مشکل ہے اگر حکم ہو تو تیمم کر لیا کرون۔ فرض نماز کو وضو کیا جاوے۔ اگر یہ بات درست ہو تو اس طرح کر لیا کرون یا نہ کیا کرون۔ مفصل حکم تحریر فرما دین۔

اس خط کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے ارقام فرمایا۔ "سب سے مقدم ہے۔ کہ آپ لوگون کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھا دین۔ کہ مسلمان ہو جاوین۔ پھر نماز کی تعلیم دو۔ پھر زکوٰۃ کی۔ پھر روزہ و حج کی۔ اسی طرح آہستہ آہستہ سکھانے کا حکم ہے۔ آپ ضرور قضا کرین۔

سردی اور بڑھاپا۔ پھر تہجد مین آپ تیمم کر لیا کرین میت کو ثواب پہونچتا ہے۔ باقی غلطیان تدریج نکل جاوینگی۔

ایک صاحب کے چند سوالون کے جواب

السلام و علیکم طبتم

حضرت اکثر کتب تفاسیر کی سیر کی ہین اور چاہا کہ قصۂ آدم علیہ السلام کو مفسرین کے اقوال سے باہمی نقائش کو دور کر کے خوبی و حقیقت کو دلنشین کر لون۔ مگر سادہ لوح مفسرین صاحبان اپنی اپنی تفاسیر مین وہ۔ وہ قصص رطب و یابس بھر دئے ہین۔ کہ جن کی سیر کے بعد ایک ذی ہوش آدمی اچھا خاصہ خبط الحواس ہو کر معترضان کے جواب مین لاٹھی اور گھنڈے فتوؤن سے اسلام کو اسلام قبول کروانا چاہتا ہے۔

اور یہ ساری تاریکیان الہامی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئین۔ اس لئے آپ کی خدمت مین عریضہ ہذا پیش کرکے ملتجی ہون کہ برائے خدا و رسول و بحق میرے مولا و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نکات میری بناظر نشان فرمائے۔

سوال نمبر ۱۔ احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا پیکر جسمانی خاکی تھا اور جمہور کے نزدیک جنت لطف ربانی کا مظہر ہے اور عالم سے الگ اس قاعدہ یہ چاہتا ہے۔ کہ جنت مین جسم عنصری تو در کنار بلکہ جرم فلکی بھی نہ ہو۔ ایسی بحث پر حضرت عائشہ جسمی معراج سے منحرف و رافع ہوئین۔ پر نص قرآنی سے آدم کا مع اپنی زوجہ کے جنت مین سکونت پذیر ہونا ثابت ہے۔

سوال نمبر ۲۔ جبکہ آدم کا جسم مٹیلا تھا اور مٹی ہی پر بنایا ہی گیا تھا۔ تو اهبطوا منها جميعًا سے کیا مراد ہے

سوال نمبر ۳۔ حدیث شریف مین وارد ہے۔ کہ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقهن۔ اور اسی طرح انجیل متی باب ۴ مین ہے۔ (شیطان نے مسیح سے کہا کہ تو مجھے سجدہ کرے تو تجھے سب کچھ دون۔ تب مسیح نے کہا کہ اے شیطان دور ہو۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ تو خداوند اپنے کو سجدہ کر اور اوس اکیلے کے لئے بندگی کر۔ لیکن قرآن پاک کی کیفیت ان سب سے جدا ہے۔ وہ آدم کو سجدہ جائز رکھتا ہے۔ اور اگر واسجدوا لآدم مین لام بمعنے الیٰ ہو تو اس تقدیر پر معنے یہ ہوئے۔ کہ آدم کو جہت قرار دیکر سجدہ اللہ نے اپنے ہی کو کروایا۔ تو ایسی تعلیم دساتیر ساسان پنجم کی تعلیم کے مطابق ہے دیکھو نامۂ وخشور کلکشاہ۔ پھر وہ لوگ کیون گنہگار ہین۔ جو آفتاب یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہین۔

جواب سوالات مذکورہ بالا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صید نزدیک است۔ دور انداختہ۔

۱۔ حضرت زمین پر پیدا ہوئے۔ زمین پر خلیفہ ہوئے زمین پر ہی مر گئے۔

ثبوت۔ ۱۔ منها خلقناكم وفيها نعيدكم
۲۔ ولكم في الارض مستقر
۳۔ اني جاعل في الارض خليفة

۲۔ اهبطوا منها۔ ایسا ہے جیسا اهبطوا مصرًا اس سے حکم ہوا کہ اتر جاؤ وہ ملک شمالی اونچا ہے۔

حسب الحکم آدم ہندوستان سرندیپ پہونچے

۳۔ آدم جیسے انسان کی پیدائش پر شکر الٰہی کا سجدہ کرو اسجدوا لآدم۔ سجدہ کرو آدم کے باعث۔ جنت آدم وہ تھا جس مین دجلہ فرات۔ سیحون جیحون ندیان بہتی ہین۔ توریت کے ابتدا مین اور صحیح مسلم کے ابتدا مین ایسا لکھا ہے۔

بد دعا نہ کرو

ایک شخص نے کمزوریون سے تنگ آکر حضرت امیر کی خدمت مین خط لکھا اور بددعا کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت نے جواب مین فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ ہمیشہ ہر مجلس مین اکثر اوقات استغفار۔ لاحول۔ درود۔ الحمد پڑھا کرو یہ مجرب علاج ہے آپ جب تک ملا نہ کرین گے یہ کمزوری دور نہ ہوگی الا ان یشاء اللہ۔ کبھی اپنے حق مین بد دعا نہ کرو تاکید ہے اللہ تعالیٰ پر کسی کا احسان نہین جب دعا کرو نیک کرو۔ اگر وہ سنتا ہے۔ تو کیا بد دعا ہی سنتا ہے اور نیک دعا نہین سنتا۔

البدر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

موجودہ انقلابات میں احمدیوں کا پارٹ

احمدیت کیا ہے؟ اس زمانہ میں اسلام کا سچا نمونہ اور اوسکی حقیقی شکل اور اسلام کیا ہے؟ انسانی فطرت کے مطابق عقائد اور اعمال کی سیدہی سڑک جسپر چل کر انسان اپنی ہستی کی منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے۔ جو لوگ دنیوی کد و دون میں رات دن غرق رہنے کے سبب رُوحانی آنکھہ اگر کھو نہیں بیٹھے تو کم از کم دوربینی کی نگاہ سے محروم ہو چکے ہیں وہ اگر ایسا خیال کریں۔ کہ یہ سلسلہ چندروزہ ہے اور تھوڑے عرصہ میں ختم ہو جائیگا۔ تو کچھہ تعجب کی بات نہیں لیکن حقیقت شناسی کی دوربین نظر انبیائے سابقین کے حالات پر جب غور کرتی ہے اور اس سلسلہ کو ان سے ساتھہ ملاکر دیکھتی ہے۔ تو وہ اس کی عظمت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ممکن ہے کہ مسیح ناصری کے حواریوں کو جس حقارت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تھے اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ اس کانٹوں کا تاج پہننے والے کی عزت کا ستارہ کبھی زمانہ میں اس قدر عروج پائیگا کہ بڑے بڑے سلاطین اوس کا نام سنتے ہی سر جھکا دینگے۔ وہ ہمارے مقدس مقتدا اور پاک امام پر نازل شدہ اس کلام الٰہی کو کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" ایک وہم اور خیال یقین کرتے ہوں۔ مگر زمانے کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ کلام خطا کو نیوالا کلام نہیں۔ اور ضرور ہے کہ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہیں۔ ہمارا مسیح دنیا میں امن اور صلح کا پیغام لے کر آیا ہے نہ اوس نے تلوار کو ہاتھہ میں لیا۔ اور نہ اوس نے ہمکو حکم دیا۔ کہ ہم تلوار ہاتھہ میں لیں۔ بلکہ فروتنی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے کا ہم سے عہد لیا۔ اور ہم اس عہد پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہیں۔ آہنی تلوار کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ہمارے امام نے ہمیں اس امر کی بھی اجازت نہیں دی کہ ہم بعض شوریدہ پشت آریوں یا بدماغ بنگالیوں کی طرح زبان کی چھری کو چلائیں یا قلم کی سختی سے کام لیں ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے اور ہمارے امام نے ایسا ہی کر کر ہم کو دکھلا دیا ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے احسانات کے شکر گذار رہیں اور اس کی حکومت کے انتظام میں اوس کی حتے الوسع امداد کریں۔ غرض ہم وہ لوگ ہیں جو صرف امن و امان کا پیغام دنیا کیواسطے لائے ہیں ہماری طرف سے سب کو سلام ہے کیونکہ ہم سلامتی لیکر آئے ہیں اور سب کو سلامتی کے جھنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہی سلامتی کی حسن نیت ایک ایسی شے ہے۔ جو ہم کو ہمارے تمام مقاصد میں کامیاب کرکے دکھائے گی۔ کیونکہ خدا کی نگاہ انسان کے دل پر ہے نہ کہ اس کے ظاہری اقوال پر۔ پس دنیا میں جو کچھہ انقلابات کی تاریں متحرک ہو رہی ہیں ان سب کا مرکز اسی مقدس سلسلہ کے مفاد پر مشتمل ہے اس قدر بےامنی اور بےچینی کو دیکھہ کر دنیا گھبرائے لوگ حیران اور پریشان ہو تو ہو پر احمدی اطمینان کی نگاہ سے اپنے خدا کے عجائب کاموں کو دیکھہ رہا ہے شاہ کچکلاؤ اور اوس کی پُرجوش رعایا کے درمیان مطالبۂ پارلیمنٹ پر جنگ و جدال۔ ینگ ٹرکش پارٹی کا مملکت ترکی کے لئے اصلاح کے دروازوں کا کھول دینا۔ اس زمانہ کی عجیب سواری ریل کا مزار مبارک کا پابوس ہو جانا جاپان جیسی چھوٹی سی ایشیائی سلطنتوں کے ہاتھوں خرس کا بیڑا صحیح معنوں میں غرق ہو جانا۔ مصر میں شاہ برطانیہ کی امداد سے مسلمانوں کا زمانہ کی رفتار سے آگاہی حاصل کر لینا۔ یورپ کی سلطنتوں کے دیکھتے دیکھتے مولائے حفیظ کا اپنے بھائی سے سلطنت چھین لینا۔ یورپین سلطنتوں کا باہم ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے تاڑنا اور جنگی سامان کے ذریعہ سے اپنی طاقت اور قوت کو بڑہاتے رہنے کی کوشش کرنا۔ ان سب امور کی تہ میں احمدی کی دور اندیش طبیعت اپنے قادر و توانا خدا کے عجائبات کو حمد و ثنا کے ساتھہ ملاحظہ کر رہی ہے۔

پس احمدی کا پارٹ اس زمانہ کی ہل چل میں کیا ہے؟ نہ تو وہ شکائت کرنے والوں میں سے ہے نہ اون میں سے ہے جن پر شکایت کی جاتی ہے نہ وہ سڈیشن کے مضامین لکھتا ہے نہ ایسے مضامین لکھنے والوں کا حامی ہے اور نہ اون مضامین نویسوں کو جہنم کی طرف جلد جانے میں پھانسی کے حکم سے امداد کرنیوالا ہے۔ نہ وہ کسی کو قتل کرتا ہے نہ قتل کیا جاتا ہے نہ وہ بمب چلاتا ہے اور نہ اُسے کسی کے بمب کا خطرہ ہے۔ نہ وہ حکومت کا خواہان ہے اور نہ کسی کو حکومت لینے سے روک رہا ہے اور اس لحاظ سے تو بظاہر اس ساری ہل چل میں اس کا کوئی پارٹ نہیں لیکن خدا تعالیٰ کی باریک حکمتیں دراصل سب کچھہ اُسی کیواسطے تمام سامان بہتری کے مہیا کر رہی ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہئیے۔ کہ آئندہ جو کچھہ زمانہ میں بہتری اور خوبی ہونے والی ہے اور جس امر میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور جس طرز پر خدا تعالیٰ کا منشا ہے کہ اس کے بندے اپنا چال ڈھلن اختیار کریں اس طرز کو احمدیوں نے ابھی سے اختیار کر لیا ہے بیشک دنیا دار الاسباب ہے۔ اور اوس کے تمام کام بہ آہستگی سر انجام پاتے ہیں۔ لیکن ایسے انقلاب عظیم جب کبھی دنیا میں آتے ہیں اون کا محرک رُوحانی ضرور کسی زبردست اور پُرجوش دردمند دل کا آہ و فغان ہوتا ہے یہی اسباب حقیقی میں سے ایک سبب ہے۔ اس زمانہ میں بھی جب کہ دنیا مادیت کے ناپاک گڑھے میں گر کر بلند پروازی کے پر و بال توڑ چکی تھی۔ خدا تعالیٰ نے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے ایک دل کو سچا جوش دیا۔ باتیں کرنی آسان ہیں اور لیکچروں کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر خیر خواہی کا دم بھرنا کوئی مشکل امر نہیں فوری جوش کی حالت میں پھانسی تک قبول لینے کیواسطے طیار ہو جانا بھی سہل ہے۔ پر کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کی جوانی اور بڑھاپا سب مخلوق الٰہی کیواسطے ابدی خوشی کے حصول کے لئے اپنے ربّ کے آگے گریہ زاری کرنے میں گذار دیا۔ دنیا میٹھی نیندیں سوتی ہو اور وہ آدہی رات کو بےچینی سے اُٹھ کر کسی قادر مقتدر احاکم کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا ہو۔ کس کے لئے؟ کسی اپنی نفسانی خواہش کے لئے؟ نہیں بلکہ مخلوق الٰہی کی اصلاح کیواسطے۔ کونسی مخلوق۔ وہی جو اُسپر حقیر پھینکتی ہے۔ اس کے خون کی پیاسی ہو رہی ہو قومی جیسر ز اور شہر ان کے درمیان جیل میں جانا تو بڑی راحت ہے پر وہ کون بہادر ہے جو تو مہینے مار کھا رہا ہے اور قوم ہی کی سفارش کر رہا ہے۔ یہ مقدس وجود ہمارے درمیان احمد کا تھا۔ بہت ہی مشکل اور تنگ راہ تھی جو اوس نے اختیار کی کہتے ہیں پلصراط تلوار کی دہار سے تیز اور باریک ہوگی۔ پر جو راہ ہمارے احمد نے اختیار کی وہ تو شاید پل صراط سے بھی زیادہ تیز اور باریک تھی پر شاباش اُس مرد میدان پر کہ وہ اس پر سے گذرا۔ یہ اوسی کا رونا تھا۔ جس نے تمام جہان کو رُلا دیا ہے۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور وغل میں ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پہلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمدؑ ہوا ہے۔ مبارک ہین۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکر گزار رہین۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین۔ اوسکے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

اخبارات کے مضامین

جوتندر ونا تھ چودہری نے ہزآنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا اور ... تھا چلایا۔ مگر ہزآنر کا اقبال بلند تھا ہونہار اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان بہادرانہ جوانمردی سے ہزآنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہوگئے۔ چنانچہ ملزم حوالات میں رکھا گیا اور مقدمہ تا المزنی پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان کیرن وغیرہ شہادت میں پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جوتندر ونا تھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریروں کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہزآنر ڈپٹی فیصلہ سناتے ہوئے اس ... کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اس کی جوانی پر رحم کرکے جلا وطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری لبراپنے کیفر کردار کو پہونچگیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخباروں کے اشتعال انگیز مضامین ہین۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بےخبر ہین اور وہ ملک مین ایک برا بیج بو رہے ہین۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین۔ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہوگئین۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری مین محصور بیٹھین۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہوسکین۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکاری امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین۔

راجپوتون کی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے پہلے کی آباد شدہ کہتے ہین یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر اگر ... اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب امر ہے۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنون حسینہ آباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے۔

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سالونیکا کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہےگی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہوسکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگون کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایہ تخت کے ممبرون کے موافق ہین۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے۔ لیکن اخبار ایجپشین نے لندن کی خبرین شائع کی ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایہ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کرلیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکھتے ہین۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین۔ اخبار ایجپشین نے دوسری خبر لکھی ہے کہ انہیں تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہو کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہو اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاءِ مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق عہ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی عہ دینے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہو اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے عہ عہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشا ہے۔ کہ اس عہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہو لے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲ مجلس معتمدین مورخہ ۵ / نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم عہ ۔عہ اور صرف عہ روپے تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عرب کو بکمال عنایت وشفقت ہم دور افتادوں کی خیر وعافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہربار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف "یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ" کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت ومرحمت کئی رجسٹر وخطوط وتار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر ہمارے امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی وہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی وتشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا کہ اگر کسی احمدی کے اہل وعیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار وکفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی اُمید ہے اور یہ گی گر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عابدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ وبنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست ونابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم مکینوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عرب جن کی شفقت ومہر دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین واطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی وارکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم ورحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے۔ جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر وافتخار کا موجب ہے اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (ان پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت وتندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشو ونما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

مُصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ قسم دوم فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ دوم عہ۔ سوم عہ۔ علاوہ ازیں کلاوندی ولنگی ہر قسم لپٹا ونڈی بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پہلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمدؑ ہوا ہے۔ مبارک ہین۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکرگزار رہین۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

اخبارات کے مضامین

جوتندر ونا تہہ چودہری نے ہزآنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا۔ ۔۔۔ مگر ہزآنر کا اقبال سدّ راہ ہوا۔ اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہزآنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہوگئے۔ چنانچہ ملزم حوالات مین رکھا گیا اور مقدمہ قانونی پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان گیرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جوتندر ونا تہہ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۵ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہزلارڈشپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس ۔۔۔ کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اوسکی جوانی پر رحم کرکے جلاوطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری نے اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہین اور وہ ملک مین ایک برا بیج بو رہے ہین۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین ”ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین“۔ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہوگئین۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑکر گھر کی چار دیواری مین محصور ہیٹھین۔ اب اِس سے آگے وہ کہان جائین۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہوسکین۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکاری امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین۔

راجپوت کی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے بعد کی آبادشدہ کہتے ہین یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھکر اگر بین لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے۔

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایۂ تخت کی ینگ ترکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دونون فریقون کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جابرون کے ہاتھ مین رہے گی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہوسکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایۂ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگون کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایۂ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایۂ تخت کے ممبرون کے موافق ہین۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے۔ لیکن اخبار ایجپشن نے لندن کی خبرین شائع کی ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایۂ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کرلیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہائت ہمدردی رکھتے ہین۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین۔ اخبار ایجپشن نے دوسری خبر لکھی ہے کہ ازمیر آمدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ترکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہو کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریدار ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ ہر روز ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاء مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق عہ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی عہ دینے میں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاوین۔ کوشش کے ساتھ دوسرون کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہے اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے عہ عہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشاء ہے۔ کہ اس عہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہووے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازان کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے۔ اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲۰۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم عہ ۔عہ اور صد روپے تک بھی دیسکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماوین۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عرب کو بکمال عنایت وشفقت ہم دور افتادون کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اسے اپنے اخبار گہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماوین۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بجالخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف "یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ" کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت ومرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر یہ امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی وہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادون اور مصیبت زدون کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہان تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی وتشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل وعیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہون یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہین۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار وکفیل ہو جائین گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی اُمید ہے اور یہ نگی مگر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیون کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہین اور جہان سے ہزارون نعشین برآمد ہوئین اور اون محلون کے تمام مکانات بیخ وبنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست ونابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہین ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہِ خلافت مین گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم بیکسون اور دور افتادون کے حق مین دعا فرماوین۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانون کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتین درست ہو جاوین اور ابتلاؤن مین استقامت عطا کرے ہم مین پاک تبدیلی ہو جاوے اور دوسرون کے لئے پاک نمونہ ہون۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کرین۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہون۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عرب جن کی شفقت ومہر ولعزیزی سے صاحب موصوف کا یہان رہنا ہمارے لئے تسکین واطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی واراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کرین۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہین۔ کہ اے خداوند کریم ورحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندون کے مجسم رحمت ہے۔ جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر وافتخار کا موجب ہے، اور وہ جو تیرے پاک اور پیارے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اونپر خدا کی کروڑون رحمتین ہون) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت وتندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ مین سلسلہ عالیہ کو نشو ونما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مُصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ممیرا قسم اوّل ملنہ قسم دوم سے فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ دوم عہ۔ سوم عہ۔ علاوہ انہین کالا ندی ونگی نیز سرمہ پشاوری بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کے روزانہ فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

سورہ القمر

رکوع اوّل

ربط اس سے پہلی سورہ مین نبوت کا ذکر فرمایا گیا ہے فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ عمر بھر تمہارے درمیان رہا - صاحبکم - تمہارا ہی صاحب ہے، تم اوس کے حال سے بخوبی آگاہ ہو - کوئی اجنبی شخص نہین ہے - پہر فرمایا - یاد رکھو - کہ اوس کی کمان اللہ تعالیٰ کی کمان کے ساتھ وابستہ ہے اس کی دوستی - عداوت لقار سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے اوس کی دشمنی سے تم پر عذاب وارد ہوگا - اقترابت الساعۃ - اس عذاب کا وقت آگیا ہے - کہ تم ہلاک ہو - اور پہر تمام عرب اسلام سے بھر جاوے - اور اس کی دلیل یا علامت کیا ہے - شق القمر ہمارے امام علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب مین شق القمر پر بحث کی ہے ہمارے دوستون کو جو پڑھ سکتے ہین - چاہیئے کہ اس کو ضرور پڑھین -

شق القمر کو بعض لوگ تو خلاف قانون قدرت کہتے ہین بعض کہتے ہین اگر ہوتا - تو تمام دنیا کے مورخین لکھتے - تیسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ واقع اگر ہوا کرتا - تو نظام شمسی مین بڑا تغیر واقع ہو جاتا - مین تم کو مختصر رنگ مین یہان سناتا ہون - کہ اس زمانہ مین سائنس نے ثابت کیا ہے - کہ چاند کے بعض ٹکڑے زمین پر گرے ہین اور وہ عجائب خانون مین رکھے ہوئے ہین - پس ممکن ہے کہ انہین مین سے ایک ٹکڑا گرا ہو - اس سے بھی شق ثابت ہوتا ہے - اس کو نیچر کے خلاف کہنا غلطی ہے - پھر دوربینون کے ذریعہ سے چاند مین شق دیکھے بھی گئے ہین - پھر یہ بھی سوچنا چاہیئے - کہ یہ رات کا واقع ہے - کسی کی عادت ہے کہ رات کے وقت ٹکٹکی باندھ کر چاند کو دیکھتا رہے - اگر اس وقت کسی نے اتفاقاً دیکھا بھی تو پہلی نگاہ مین تو اپنی آنکھ کی ہی خطا سمجھا - پھر آنکھین مل کر جو نگاہ کی - تو اوس کو ثابت پایا - ایک یہ بات بھی ہے - کہ عرب کا نشان بھی چاند ہی تھا - ایرانیون اور ہندیون کا نشان سورج ہے - اب بھی ترکی جھنڈے پر ہلال ہوتا ہے - سوموار کا نام چاند پر ہی ہے - سوم چاند کو کہتے ہین - حضرت نوح کی اولاد مین ایک قوم سام تھی - جس کی وجہ سے عربی لوگ سامی کہلاتے ہین - چاند عرب کا ایسا عجیب نشان ہے - کہ حضرت ام المومنین صفیہ کو ایک دفعہ رویا ہوا تھا - کہ چاند اون کی گود مین ہے - جب اونہون نے اپنے باپ کے سامنے اس کا ذکر کیا - تو اوس نے ایک تھپیڑ مار کر کہا - کیا تو چاہتی ہے - کہ عرب کے کسی امیر سے تیری شادی کی جاوے - جو ایسی خوابین سناتی ہے - عرب والون سے کبھی ثابت نہین کہ اونھون نے مذہب کی خاطر جنگ کی ہو - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مذہبی تفرقہ پیدا ہوا - اس صورت مین قمر سے مراد قمر والے ہین - یہ تفرقہ ہمیشہ کیواسطے تو نہین ہے - صرف چندروزہ ہے - پہر تو صلح ہو جاوے گی - شق قمر مین عرب کے تفرقہ کی طرف اشارہ ہے - زیادہ تفصیل کیواسطے حضرت امام کا مضمون پڑہنا چاہیئے - (چونکہ حضرت امیر المومنین نے تاکید فرمائی ہے - کہ سب اس تحریر کو پڑھ لین - اس واسطے ہم اس مین سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ نقل کر دیتے ہین - ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

ماسٹر صاحب نے جو معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا ہے - کہ شق قمر ہونا خلاف عقل ہے اور دوسرے یہ کہ آستین مین سے چاند کا دو ٹکڑے ہو کر نکل جانا صریح عقل کے برخلاف ہے اس کے جواب مین واضح ہو - کہ یہ اعتراض کہ کیونکر چاند دو ٹکڑے ہو کر آستین مین سے نکل گیا تھا - یہ سراسر بے بنیاد و باطل ہے کیونکہ ہم لوگون کا ہرگز یہ اعتقاد نہین ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آستین مین سے نکلا تھا - اور نہ یہ ذکر قرآن شریف مین یا حدیث صحیح مین ہے - اور اگر کسی جگہ قرآن یا حدیث مین ایسا ذکر آیا ہے تو وہ پیش کرنا چاہیئے - یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے کوئی آریہ صاحبون پر یہ اعتراض کرے - کہ آپ کے یان لکھا ہے - کہ مہادیو جی کی لٹون سے گنگا نکلی ہے - پس جس اعتراض کی ہمارے قرآن یا حدیث پر مین کچھ بھی اصلیت نہین اوس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ ماسٹر صاحب کو اصول اور کتب معتبرہ اسلام سے کچھ بھی واقفیت نہین - بھلا اگر یہ اعتراض ماسٹر صاحب کا کسی اصل صحیح پر مبنی ہے - تو لازم ہے کہ ماسٹر صاحب اسی جلسہ مین وہ آیت قرآن شریف پیش کرین - جس مین ایسا مضمون درج ہے یا اگر آیت قرآن نہ ہو تو کوئی حدیث صحیح ہی پیش کرین - جسمین ایسا کچھ بیان کیا گیا ہو اور اگر بیان نہ کر سکین - تو ماسٹر صاحب کو ایسا اعتراض کرنے سے نادم ہونا چاہیئے - کیونکہ منصب بحث ایسے شخص کے لئے زیبا ہے - جو فریق ثانی کے مذہب سے کچھ واقفیت رکھتا ہو باقی رہا یہ سوال کہ شق قمر ماسٹر صاحب کے زعم مین خلاف عقل ہے - جس سے انتظام ملکی مین خلل پڑتا ہے - یہ ب کا خیال سراسر قلت تدبر سے ناشی ہے - کیونکہ خداتعالیٰ جل شانہ جو ت نمائی کے طور پر کرتا ہے وہ کام سراسر قدرت کاملہ کی ہی وجہ سے

سے ہوتا ہے نہ قدرت ناقصہ کی وجہ سے۔ یعنے جس ذات قادر مطلق کو یہ اختیار اور قدرت حاصل ہے کہ چاند کو دو ٹکڑہ کر سکے۔ اوس کو یہ بہی تو قدرۃ حاصل ہے کہ ایسے پُر حکمت طور سے یہ فعل ظہور مین لاوے کہ اس کے انتظام مین بہی کوئی خلل عائد نہ ہو۔ اسیوجہ سے تو وہ سرب شکتی مان اور قادر مطلق کہلاتا ہے اور اگر وہ قادر مطلق نہ ہوتا تو اوس کا دنیا مین کوئی کام نہ چل سکتا۔ ہان یہ شناخت عقلی آریون کے اکثر عقائد مین جابجا پائی جاتی ہے۔ جس سے ایک طرف تو اون کے اعتقادات سراسر خلاف عقل معلوم ہوتے ہین اور دوسری طرف خلافِ قدرت وعظمت الٰہی بہی جیسے روحون اور اجزاء صغار عالم کا غیر مخلوق اور قدیم اور انادی ہونا اصول آریہ سماج کا ہے اور یہ اصول صریح خلافِ عقل ہے اگر ایسا ہو تو پرمیشر کی طرح ہر ایک چیز واجب الوجود ٹھہر جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہین رہتی۔ بلکہ کاروبار دین کا سب کا سب ابتر اور خلل پذیر ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہم سب کے سب خدا تعالیٰ کی طرح غیر مخلوق اور انادی ہی ہین۔ تو پہر خدا تعالیٰ کا ہم پر کونسا حق ہے اور کیون وہ ہم سے اپنی عبادت اور پرستش اور شکر گزاری چاہتا ہے اور کیون گناہ کرنے سے ہم کو سزا دینے کو طیار ہوتا ہے جس حالتمین ہماری روحانی بینائی اور روحانی تمام قوتین خود بخود قدیم سے ہین۔ تو پہر ہم کو فانی قوتون کے پیدا ہونے کے لئے کیون پرمیشر کی حاجت ٹھہری۔ غرض خلاف عقل بات اگر تلاش کرنی ہو تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہین۔ جو خدا تعالیٰ کو دل اپنا خدا کہکر پہر اوس کو خدائی کے کامون سے الگ رکہا جاوے۔ لیکن جو کام خدا تعالیٰ کا صرف قدرت سے متعلق ہے اس پر وہ شخص اعتراض کر سکتا ہے کہ اول خدا تعالیٰ کی تمام قدرتون پر اوس نے احاطہ کر لیا ہو اور اس جگہ یہ بہی واضح رہے۔ کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف مین درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے۔ جو آئت آئت اسکی بر وقت نزول ہزارون سلمانون اور منکرون کو سنائی جاتی ہتی اور اوسی کی تبلیغ ہوتی ہتی اور صدہا اوس کے حافظ ہتے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز مین اس کو پڑہتے تہے۔ پس جس حالتمین صریح قرآن شریف مین وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافرون نے یہ نشان دیکہا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیةً یعرضوا و یقولوا سحر مستمر۔ تو اس صورت مین اوس وقت کے منکرین پر لازم تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپنے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اوس کو ہم نے دیکہا۔ لیکن جس حالت مین بعد مشہور اور شائع ہونے اس آئت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بہی نہ مارا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکہا تہا۔ تب ہی تو اون کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہی غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت تسلی دہندہ ہے

کہ قرآن شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جھوٹا معجزہ بحالیکہ اپنے مخالفون کی گواہی کے لکہ نہین سکتے تہے اور اگر کچہ جہوٹ لکہتے تو اون کے مخالف ہمعصر اور ہمشہر اس زمانہ کے اوسے کب پیش جانے دیتے۔ علاوہ اس کے سوچنا چاہیئے کہ وہ مسلمان لوگ جنکو یہ آئت سنائی گئی اور سنائی جاتی تہی وہ بہی تو ہزارون آدمی تہے اور ہر ایک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افتراء ظہور مین آوے۔ تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر مین برا معلوم ہونے لگتا ہے اس صورت مین صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ معجزہ ظہور مین نہین آیا تہا۔ اور افترا محض تہا تو چاہیئے تہا کہ ہزار ہا مسلمان جو آنحضرت پر ایمان لاتے تہے ایسے کذب صریح کو دیکہ کر یک لخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان باتون مین سے کوئی بات بہی ظہور مین نہ آئی۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ شق القمر ضرور وقوع مین آیا تہا۔ ہر ایک منصف اپنے دل مین سوچ کر دیکہے کہ کیا تاریخی طور پر یہ ثبوت کافی نہین ہے۔ کہ معجزہ شق القمر اسی زمانہ مین بحالیکہ شہادت مخالفین قرآن شریف مین لکہا گیا اور شائع کیا گیا اور پہر سب مخالف اس مضمون کو سُن کر چُپ رہے۔ کسی نے تحریر یا تقریر سے اس کا رد نہ کیا اور ہزارون مسلمان اوس زمانہ کی رویت کی گواہی دیتے رہے اور یہ بات ہم مکرر لکہنا چاہتے ہین کہ قدرت اللہ پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدا تعالیٰ سے ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے۔ اور حسب اصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکہا جاوے کہ جب تک زید نہ مرے بکر ہرگز پیدا نہین ہو سکتا اس صورت مین تمام خدائی اوس کی باطل ہو جاتی ہے۔ بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے۔ کہ پرمیشر کو سرب شکتیمان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محک امتحان نہ بنایا جاوے۔ ورنہ ہمہ دانی کے دعوے پر اس قدر اعتراض وارد ہون گے اور ایسی محالتین اوٹہانی پڑینگی کہ جن کا کچہ ٹہکانا نہین۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکہتا ہے اوس کو خلاف عقل سمجہ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شے دیگر۔ بہلا مین ماسٹر صاحب سے پوچہتا ہون۔ کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر تہا یا نہین کہ جسقدر اب جرم قمری مشہود و محسوس ہے اس آدہے سے بہی کام لے سکتا۔ اور اگر قادر نہین۔ تو اس پر عقلی دلیل جو عند العقل تسلیم ہو سکے کونسی ہے اور کس کتاب مین لکہی ہے۔ تو جس حالتمین معجزہ شق القمر مین یہ بات ماخوذ ہے کہ ایک ٹکڑا اپنی حالت معہودہ پر رہا اور ایک اوس سے الگ ہو گیا۔ وہ بہی ایک یا آدہ منٹ یا اس سے بہی کم۔ تو اس مین کونسا استبعاد عقلی ہے اور بالفرض محال اگر استبعاد عقلی بہی ہو تو ہم کہتے ہین کہ عقل ناقص انسان کی ہر ایک کام ربانی تک کب پہونچ سکتی ہے۔ بہلا آپ ہی بتلا دین۔ کہ یہ مسئلہ جو آپکے اصول کے رو سے ستیارتھ پرکاش مین پنڈت دیانند صاحب نے لکہا ہے کہ روح انسانی اوس کی طرح کسی گہاس پات وغیرہ پر گرتی ہے پہر اس کو کوئی عورت کہا لیتی ہے اور اوس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطبا اور فلاسفہ کی تحقیق کے مخالف ہے کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ بچہ صرف عورت ہی کی منی سے پیدا نہین ہوتا بلکہ عورت

اور مرد دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے اور اوس کے اخلاق روحانی بھی صرف ماں سے مشابہت نہیں رکھتے بلکہ ماں اور باپ دونوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ تو پھر یہ اعتقاد کس قدر نامعقول اور خلاف عقل ہے۔ کہ گویا ایک عورت کی غذا میں ہی وہ رُوح مخلوط ہو کر کھائی جاتی ہے اور مرد اوس سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا رُوح کوئی جسم کی قسم ہے کہ جسم سے مخلوط ہو جاتی ہے دیکھو کس قدر یہ اصول بعید از عقل ہے۔ ماسوا اس کے زمین کے نیچے سے ہزاروں جانور زندہ نکلتے ہیں اور بہت سی چیزوں میں سینکڑوں برسوں کے بعد کیڑے پڑ جاتے ہیں ان چیزوں میں کہاں سے اور کس راہ سے رُوح آجاتی ہے۔ غرض اگر آپ دعویٰ نہ کرتے۔ کہ جو امر بظاہر برتر از عقل معلوم ہو وہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید ہے۔ تو کچھ ضرور نہ تھا کہ آپ پر اعتراض کرتے لیکن اب تو ماسٹر صاحب آپ پر فرض ہو گیا کہ اوّل اپنے گھر کی باتوں کو (جو صریح خلاف عقل معلوم ہوتی ہیں) عقل کے رُو سے ثابت کر لیں۔ پھر کسی دوسرے پر اعتراض کریں۔ بھلا جس حالتیں آپکے نزدیک رُوح بھی ایک باریک جسم ہے۔ جو اُوس یعنے شبنم کی طرح ہو کر آسمان سے گرتی ہے۔ تو آپ پر یہ بھی سوال وارد ہوگا کہ انڈے میں جب بچہ مر جاتا ہے۔ تو وہ کس راہ سے نکل جاتی ہے۔ اور پھر جب اُس لاش یا میت میں اندر ہی اندر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ کس راستہ سے آتے ہیں۔ پانی کے کیڑے اور ہوا کے کیڑے اور پھلوں کے کیڑے کس اُوس سے پیدا ہوتے ہیں ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات۔ لہٰذا کہ یہ امر خلاف عقل ہے۔ اوس شخص کے لئے حق پہونچتا ہے کہ جس نے اوّل اپنے گھر کی صفائی کر لی ہو۔ لیکن درحقیقت عقائد اسلام میں تو ایک بات بھی خلاف عقل پائی نہیں جاتی۔ ہاں بعض اُمور دقیقہ برتر از عقول ناقصہ ہیں۔ جو کمال معرفت کی حالت میں منکشف ہو جاتے ہیں۔ مگر آپکے مذہب میں تو ہزاروں باتیں خلاف عقل اور خلاف شان اُلوہیت پائی جاتی ہیں۔ تو پھر آپ دوسروں پر کیونکر اعتراض کر سکتے ہیں۔ پس اسی قدر کافی ہے۔

بے شک اس قدر حصہ آپ کے سوال کا تو بہت صحیح اور درست ہے۔ کہ خلاف قانون (قدرت) ازلی و ابدی کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ دعویٰ ایسا کہ اوس قانون ازلی و ابدی پر انسانی عقل نے احاطہ تام کر لیا ہے اور پھر اس خیال باطل کے رُو سے شق القمر پر اعتراض کرنا یہ بالکل غلط اور سراسر سمجھ کا پھیر ہے۔ عقلمندی یہ ہے کہ قانون قدرت جو ہنوز انسانی دفتروں میں ناکامل ہے اوس کو ہمیشہ عجائبات جدید الظہور کا تابع رکھنا چاہیئے نہ یہ کہ جو عجائبات خواص عالم سے نئے کھلتے جائیں اون کو باوجود ثبوت کے اس وجہ سے رد کر دیں۔ کہ جو کچھ آج تک ہمیں معلوم ہے یہ اوس سے زائد امر ہے اس سے زیادہ تر کونسی فضول گوئی اور بے سمجھی ہوگی کہ اپنے چند روزہ اور محدود اور مشتبہ تجربہ کو خدا تعالیٰ کا مکمل قانون قدرت خیال کر بیٹھیں اور پھر آئندہ جو اسرار کھلتے جاویں اون کو اس بناء پر خلاف قانون قدرت سمجھ لیں۔ کہ وہ ہمارے معلومات سابقہ سے زیادہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپنے اس رسالہ کے مقدمہ مذکورہ بالا کو پڑھ کر سمجھ لیا ہوگا۔ کہ قانون قدرت کیا چیز ہے اور کس حالت پر کسی امر کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف قانون قدرت ہے۔ اگر آپنے اب تک اس مقدمہ کو غور کر کے نہیں دیکھا تو میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ غور سے اوس مفید مقام کو پڑھیں کیونکہ اون علمی نکات کے جاننے بغیر آپ قانون قدرت کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔

اور یہ سوال کہ شق القمر سے انتظام عالم میں فتور واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں اگر کسی کی خود اپنی ہی عقل میں فتور نہ ہو تو سمجھ سکتا ہے کہ کسی چیز کے ایک نئے خاصہ کا ظہور میں آنا اوس کے پہلے خاصہ کے ابطال کے لئے ایک لازمی امر نہیں ہے۔ سو اسی قاعدہ کی رو سے دانشمند لوگ جو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں سے ہمیشہ ہیبت زدہ رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حکیم مطلق جس کی حکمتوں کا انتہا نہیں اوس کی طرف سے قمر و شمس میں ایسی خاصیت مخفی ہونا ممکن ہے کہ باوجود انشقاق کے اون کے فعل میں فرق نہ آوے اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اقتربت الساعة وانشق القمر۔ نزدیک آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اس آیۃ کا مطلب یہ ہے کہ روز اوّل سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند میں رکھا ہوا تھا۔ کہ ایک ساعت مقررہ پر اوس کا انشقاق ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ نجوم اور شمس اور قمر کے خواص کا ظہور ساعات مقررہ سے وابستہ ہے اور ساعات کو حدوث عجائبات سماوی و ارضی میں بہت کچھ دخل ہے اور حقیقت میں قوانین قدرتیہ کا شیرازہ انہیں ساعات سے باندھا گیا ہے۔ سو کیا عمدہ اور پُر حکمت اور فلسفیانہ اشارہ ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے آیت مندرجہ بالا میں فرمایا۔ کہ چاند کے پھٹنے کی جو ساعت مقرر اور مقدر تھی وہ نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے آگے ہی فرماتا ہے۔ وكذبوا واتبعوا اهوائهم وكل امر مستقر۔ یعنے کفار نے تو چاند پھٹنے کو سحر پر حمل کیا اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے اون امور یعنے قوانین قدرتیہ میں سے ہے جو اپنے اپنے وقتوں میں قرار پکڑنے والے ہیں اور عقلمند انسان اس نشان قدرت سے کیوں تعجب کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے کارخانہ قدرت میں یہی ایک بات بالاتر از عقل ہے جو حکیموں اور فلسفیوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور باقی تمام اسرار قدرت اونہوں نے سمجھ لئے ہیں اور کیا یہ ایک ہی عقدہ لاینحل ہے اور باقی سب عقدوں کے حل کرنے سے فراغت ہو چکی ہے اور کیا اللہ تعالیٰ کے عجائب کاموں میں سے یہی ایک عجیب کام ہے اور کوئی نہیں بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو اس قسم کے ہزارہا عجائب کام اللہ تعالیٰ کے دنیا میں پائے جاتے ہیں زمین پر سخت زلازل آتے رہتے ہیں اور بسا اوقات کئی میل زمین تہ و بالا ہو گئی ہے مگر پھر بھی انتظام عالم میں فتور واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ جیسے چاند کو اس انتظام میں دخل ہے۔ ویسا ہی زمین کو۔ غرض یہ ملحدانہ شکوک انہیں لوگوں کے دلوں میں اُٹھتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو اپنے جیسا ایک ضعیف اور کمزور اور محدود الطاقت خیال کر لیتے ہیں اگر خدا تعالیٰ پر اس قسم کے اعتراض وارد ہو سکتے ہیں تو پھر کسی طور سے عقل میں پکڑ سکتی کہ یہ بڑے بڑے اجرام عُلوی و سفلی کیونکر اور کن ہتھیاروں سے اوس نے

نہ پاوے۔

باقی رہا یہ امر کہ ممالک غیر اور اقوام غیر کی تاریخ میں ایسی بڑی بات کا ذکر یعنی شق القمر کا ذکر ضرور چاہیئے۔ اس کے جواب مین مین کہتا ہون۔ کہ آپ اپنے اسی قول سے ملزم ٹھہر سکتے ہین کیونکہ جس حالت مین چاند کے دو ٹکڑہ کرنے کا دعویٰ زور شور سے ہو چکا تہا۔ یہان تک کہ خاص قرآن شریف مین مخالفون کو الزام دیا گیا کہ اونہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اعراض کر کے کہا کہ یہ پکا جادو ہے اور پھر یہ دعویٰ نہ صرف عرب مین بلکہ اسی زمانہ مین تمام ممالک روم و شام و مصر و فارس وغیرہ دور دراز ممالک مین پھیل گیا تہا۔ تو اس صورت مین یہ بات کچھ تعجب کا محل نہ تہا۔ کہ مختلف قومین جو مخالف اسلام تہین۔ وہ دم بخود اور خاموش رہتین۔ اور بوجہ عناد و بغض و حسد شق القمر کی گواہی دینے سے زبان بند رکہتین۔ کیونکہ منکر اور مخالف کا دل اپنے کفر اور مخالفت کی حالت مین کب چاہتا ہے۔ کہ دو مخالف مذہب کی تائید مین کتابین لکھے یا اوس کے معجزات کی گواہی دیوے۔ ابھی تازہ واقعہ ہے۔ کہ لالہ شرمپت و ملاوامل آریہ سماج قادیان و چند دیگر آپ کے آریہ بھائیون نے قریب ۲۰ کے الہامی پیشگوئیان اس عاجز کی بچشم خود پوری ہوتی دیکھین۔ جنھین پنڈت دیانند کی وفات کی خبر بھی تھی چنانچہ اب تک چند تحریری اقرار بعضون کے ہمارے پاس موجود پڑے ہین لیکن آخر قوم کے طعن و ملامت سے اور نیز اون کی اس دھمکی سے کہ ان باتون ۔ ۔ ۔ ۔ کی شہادت سے اسلام کو تائید پہونچیگی۔ اور وہ امر ثابت ہوگا۔ کہ جس مین پھر وید کی خیر نہین ڈر کر منہ بند کر لیا اور ناراستی سے پیار کر کے راستی کی شہادت سے کنارہ کش ہو گئے۔ سو مخالف ہونے کی حالت مین اگر کوئی ادائے شہادت سے خاموش رہے تو کچھ تعجب کی بات نہین بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر مخالف کی طرف سے ایک دعوے کا جھوٹا ہونا کھل جائے۔ تو یہ جھوٹ کی شہادت کے لئے قلم نہ اوٹھاوین اور دروغگو کو اوس کے گھر تک نہ پہونچا دین۔ سو مین پوچھتا ہون۔ کہ اگر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عام اور علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تھا کہ میرے ہاتھ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور کفار نے اوس کو بچشم خود دیکھ بھی لیا ہے۔ مگر اوس کو جادو قرار دیا اپنے اس دعوے مین سچے نہین تھے تو پھر کیون مخالفین آن حضرت جو اوسی زمانہ مین تھے جن کو یہ خبرین گویا نقارہ کی آواز سے پہونچ چکی تہین چپ رہے اور کیون آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا۔ کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا اور کب ہم نے اوس کو جادو کہا اور اس کے قبول سے منہ پھیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور منہ بند رکھا یہان تک کہ اس عالم سے گذر گئے کیا اون کی یہ خاموشی جو اون کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلے کے بالکل برخلاف تہی اس بات کا یقین نہین دلاتے کہ کوئی ایسی سخت روک تہی جس کی وجہ سے کچھ بول نہین سکتے تہے۔ مگر بجز ظہور سچائی کے اور کونسی روک تہی معجزہ تو مکہ مین ظہور مین آیا تہا۔ اور مسلمان ابھی کمزور اور غریب اور عاجز تہے۔ پھر تعجب یہ کہ اون کے بیٹون یا پوتون نے بھی انکار مین کچھ زبان کشائی نہ کی۔ حالانکہ ان پر واجب و لازم تہا کہ اگر اتنا بڑا دعوے افترا محض تہا اور صدہا کوسون مین مشہور ہوگیا تہا۔ اس کی رد مین کتابین لکھتے اور دنیا مین شائع و مشہور کرتے اور جبکہ ان لاکھون آدمیون عیسائیون۔ یہودیون۔ مجوسیون وغیرہ مین سے رد لکھنے کی کسی کو جرأت نہوئی اور جو لوگ مسلمان ہوتے۔ وہ علانیہ ہزارون آدمیون کے روبرو چشمدید گواہی دیتے رہے جن کی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون مین مندرج پائی جاتی ہین۔ تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے۔ کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ کر چکے تہے اور رد لکھنے کے لئے کوئی بھی گنجائش باقی نہین رہی تہی اور یہی بات تہی جس نے اونکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکھا تہا سو جبکہ اوسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات مین شق القمر کا معجزہ شیوع پا گیا۔ مگر اون لوگون نے خجلت زدہ ہو کر اوس کے مقابلہ مین دم بھی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اوس کے ابطال کی کیونکہ اس بات کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد اونھین ضرور لکھنا چاہئے تہا اونہون نے کیون نہین لکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی گمنام درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچھ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تہا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے۔ ماسوا اس کے یہ بھی کچھ ضروری معلوم نہین ہوتا۔ کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سکنڈ سے زیادہ نہین تہا۔ ہر ایک ملک کے لوگ اطلاع پا جاوین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی تفاوت اور کسی جگہ مطلع ناصاف اور پرغبار ہونا اور کسی جگہ ابر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک ۔ ۔ ۔ ت عدم رویت ہو جاتے ہین اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کی طرف نظر لگائے رکہے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنے کا اور بعض موسمون مین اندر بیٹھنے کا ہے ایسا التزام بہت بعید ہے

پھر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بھی لکھتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندؤن کی معتبر کتابون مین بھی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابھارتہ کے دہرم پرب مین بیاس جی صاحب لکھتے ہین کہ اون کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابھارتہ وغیرہ پران کچھ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو یا نو برس ہوا ہے اب قرین قیاس ہے کہ مہابھارتہ یا اوس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت تہا لکھا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندؤن کے اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندؤن مین مؤلف تاریخ فرشتہ کے وقتین بہت کچھ پھیلی ہوئی تہی کیونکہ اوس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندؤن سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہے اب اس کو شاہ دہارا نگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تہا ایکبارگی کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اور بعد تفتیش اوسپر کھل گیا کہ یہ نبی عربی کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا اس ملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ بیان کرتے ہین اور اوس گرد و نواح کے ہندؤن مین یہ ایک واقعہ مشہور رہا تہا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب مین لکھا بہرحال جب آریہ دیش کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی اور آریہ صاحبون کے مہابھارتہ مین درج بھی ہو گئی اور پنڈت دیانند صاحب پرانون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجھتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بھی کھل چکی تو اگر اب بھی لالہ مرلی دھر صاحب کو شق القمر مین کچھ تامل باقی ہو تو اونکی سمجھ پر ہمین بڑی بڑی افسوس رہیگا +

چین کی بیوہ ملکہ سب سے پہلے ۱۸۶۱ء مین فغفور "ہین فنگ" کے انتقال پر چمک دمک دکھلانے لگی جبکہ معمولی درباری سازشون سے جانشینی کے مسئلہ کا فیصلہ ۶ سالہ بچے ٹنگچی کے انتخاب پر ہوا۔ اس کی والدہ اور فغفور کے باپ کی منظور نظر کنیز بیوہ ملکہ ٹسی ہسی دونون نائب السلطنت قرار پائین اوس وقت سے اب تک چالاک و فرزانہ ملکہ ٹسی ہسی نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھون مین رکھی ۱۸۷۵ء مین فغفور ٹنگچی جبکہ وہ بالغ ہو کر صاحب اختیار ہونیوالا تھا۔ دفعۃً انتقال کر گیا۔ اس ناگہانی وفات پر لوگون مین طرح طرح کی افواہین اڑین۔ بعض کا خیال تھا۔ کہ اپنی حکومت مین فرق نہ آنے دینے کے خیال سے ٹسی ہسی نے اوسے روانہ عدم کر دیا۔ ابھی یہ شکوک و شبہات یکسو نہ ہوئے تھے۔ کہ فغفور ٹنگچی کی والدہ بھی جو نیابت سلطنت مین ٹسی ہسی کی شریک تھی دفعۃً مر گئی اندرون محل سرا کی سازشون اور اون کی صحیح وجوہات کا بیوہ ملکہ نے جواب بلا شرکت احدے چین کی فرمانفرما تھی کوئی سراغ نہ لگنے دیا۔ ٹسی ہسی نے ٹنگچی کی بجائے کوانگ ۔۔ کو جو صرف تین سال کا بچہ تھا۔ فغفور چین منتخب کیا۔ اور خود بدستور بے غل و غش حکمران رہی ۱۸۹۸ء مین جب کوانگسو کچھ ہاتھ پاؤن نکالنے لگا اور اوس نے اصلاحات کا اعلان مشتہر کیا۔ تو ٹسی ہسی نے اُسے معزول کر کے انتظام سلطنت اپنے متعلق کر لیا اور جن اصلاحات کا فغفور نے وعدہ کیا تھا بذریعہ اعلان اون کو منسوخ کر دیا۔ لیکن فغفور کو ہلاک نہ کیا کیونکہ ایسا کرنا اسے مقتضائے وقت معلوم نہ ہوا۔ اگرچہ فغفور کے مارے جانے کی افواہین زور شور سے اُڑ تی رہین مگر یہ صحیح نہ تھین۔ فغفور جب تک زندہ رہا مسلوب الاختیار رہا۔ بوکسرون کے ہنگامے مین اس مین کچھ شک نہین کہ ٹسی ہسی مفسدون اور انقلاب پسندون سے دلی ہمدردی رکھتی تھی اور اوس نے رعایا کے نام متواتر اس مضمون کے فرامین شائع کئے تھے۔ کہ جس طرح ممکن ہو اجنبیون کو ملک سے نکال دو۔ لیکن اس شورش کے فرو ہونے کے بعد جب وہ فغفور کے ساتھ پیکن واپس آئی۔ تو طاقتون کو ان کو فرمان روا تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ کیونکہ کوئی اور مدعی تخت و تاج موجود ہی نہ تھا اگرچہ اور بھی ملکہ ابتداء مین اصلاحات کی مخالف تھی۔ مگر آخر اوسے رفتار زمانہ کے ساتھ رنگ بدلنا اور اصلاحات جدید کا حامی ہونا پڑا۔ چنانچہ اوس نے مدبرین چین کا ایک مشن دنیا کی پارلیمنٹون کی کیفیت در وضع قطع کا معائینہ کرنے اور اون کے قواعد و ضوابط پر غور کرنے کی غرض سے بھیجا تاکہ وہ چین پارلیمنٹ قائم کئے جانے کی سکیم مرتب کر کے پیش کرین۔ مزید برآن بیوہ ملکہ نے بذریعہ فرمان چین کو پارلیمنٹ عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اوسے وجود مین لانے کے لئے سعی موفور کر رہی تھی کہ فغفور کے مرتے ہی دوسرے روز اُسے بھی پیام اجل آگیا

ذیل مین ٹرکی کے اون ممالک کا نقشہ درج کیا جاتا ہے جو کسی زمانہ ٹرکی کے باجگزار تھے مگر دول یوروپ کی ڈپلومیٹک چالون اور ٹرکی کمزوری سے آہستہ آہستہ آزاد ہوتے گئے۔ نقشہ مین اون ممالک کا رقبہ۔ آبادی۔ سالانہ آمدنی اخراجات۔ فوج بحالت امن۔ بحالت جنگ۔ اخراجات ریلوے اور قرضہ درج کر دیا گیا ہے اس نقشہ مین مبالغہ و غلط بیانی سے کام نہین لیا گیا

	بلگیریا	یونان
رقبہ مربع میل۔	۳۸۰۸۰	۲۵۰۰۰
آبادی	۴۰۳۵۰۰۰	۲۶۳۱۰۰۰
آمدنی	۵۰۸۹۰۰۰	۵۲۱۲۰۰۰
اخراجات	۵۰۸۹۰۰۰	۵۳۱۲۰۰۰
فوج بحالت امن	۵۲۰۰۰	۱۵۰۰۰
فوج بحالت جنگ	۳۵۰۰۰۰	۸۵۰۰۰
اخراجات فوج	۱۱۵۲۰۰۰	۳۷۴۰۰۰
ریلوے	میل ۱۱۲۰	میل ۸۴۵
قرض	۱۵۰۰۰۰۰۰	۲۸۸۷۵۰۰۰

	رومانیا	سرویا
آبادی	۵۹۰۶۰۰۰	۲۴۹۲۰۰۰
رقبہ مربع میل	۵۰۷۰۰	۱۸۷۵۰
آمدنی	۱۰۱۰۹۸۰۰۰	۳۵۲۱۴۴۰
اخراجات	۱۰۰۷۸۰۰۰	۳۵۱۷۰۰۰
فوج بحالت امن	...	۲۵۰۰۰
〃 〃 جنگ	...	۱۱۰۰۰
اخراجات فوج	...	۱۲
ریلوے	میل ۱۹۷۴	میل ۱۳۹۸
قرض	۵۷۰۰۰۰۰۰	۱۸۴۳۹۰۰۰

بحساب پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا ہوتا ہے)

وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

(یہ پیشگوئی پوری ہوئی)

پچھلے سوموار کو جو جلسہ آگاہی چندہ کے لئے کیا گیا تھا۔ اس مین بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس طوفان سے ۲۵ تعلقے برباد اور اجاڑ ہو گئے ہین ۲۴ ہزار مکان منہدم ہو گئے ہین ڈیڑھ بلکہ دو کروڑ روپیہ کی غیر منقولہ جائداد تباہ ہو گئی اور ایسے ہی نقد اثاثہ یعنے منقولہ جائداد کا نقصان ایک اور دو کروڑ کے درمیان بیان کیا جاتا ہے اس روز کے جلسے مین ایک لاکھ ۱۹ ہزار چندہ جمع کیا گیا تھا۔ علاوہ ازین بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین ہزار سے زیادہ انسانی جانین بھی ہلاک ہو گئی ہین۔

اخبار عام مین کسی صاحب نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ ریاست بہاولپور نے ۵۰ ہزار ندوہ اور ۵۰ ہزار انجمن حمایت اسلام کو خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا۔ اور پچیس ہزار زمینداران ریاست سے وصول کر کے دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ دو ہزار کی سالانہ امداد بھی دی جایا کرے گی ان اقوام کے دیتے وقت ریاست کے لوگون کی مفلوک الحالی اور ان کی ضروریات کا اندازہ کر لیا گیا ہے۔ سوال واقعی غور طلب ہے دیکھئے ارکان ریاست اس کے متعلق کیا ارشاد کرتے ہین۔

جو لوگ سلف گورنمنٹ کے دعویدار ہین اون مین سے بعض کی اخلاقی حالت کیا ہے اس کا اندازہ مفصلہ ذیل واقعات سے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سریندر ینرجی نام چوک بیڈن (کلکتہ) کے میدان مین مفسدانہ لیکچر دیتا ہوا گرفتار ہوا جو انارکسٹون کی کارروائیون کی تعریف کرتا اور کہتا تھا کہ اسی طرح ان سب کو بے تحاشا قتل کرنا چاہیئے۔ جو سرکار کی خوشامد اور خیر خواہی کیلئے ملکی خادمون کو قتل کرتے ہین معلوم ہوا کہ گانجہ پینے کا عادی اور چنڈو خانہ کا آوارہ چلن ہے میں نہین سمجھتا کہ ایسے شخصون کا دوسرے اہل ملک پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون سے گورنمنٹ جب کچھ باز پرس

[illegible]

حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کے متعلق ایک غیر احمدی کی شہادت

مخدوم مکرم مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء مجکو بہاولپور آنے کا اتفاق ہوا اور پھر ڈیرہ مبارک میں ملک محمد دین صاحب افسر انہار کے ساتھ رہا۔ رات کو حضور علیہ السلام کا تذکرہ ہوا مولوی محمد حسین کے بہاولپور آنے کا بھی ذکر ہوا وفات مسیح موعود کا ذکر شروع ہوا۔ جب ثمانین حولا کا سلسلہ چلا تو باتوں باتوں میں مل کر ملک صاحب نے یہ ذکر جو لکھا ہوا ہے مجھ سے کیا اوسی وقت میں نے کہا کہ آپ اس سچی شہادت کا اظہار کریں۔ چنانچہ ملک صاحب نے اپنے قلم سے لکھدیا رجسٹری کر کے آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں کہ آپ شائع فرما دیں۔ خاکسار غلام محی الدین انہ بہاولپور

جناب من! تسلیم۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قدس سرہ مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ آپ کی عمر کی نسبت بلحاظ پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذلک او نزد علیہ۔ مختلف اخبارات میں یہ درج ہوا ہے کہ وہ اس عمر تک نہیں پہونچے۔ کہ جس سے صداقت پیشگوئی مذکورہ بالا کی ہوسکے جہاں تک مجھے یاد ہے روزنامہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حضرت کی وفات کا نوٹ لکھتے ہوئے آپ کی عمر ۶۹ سال درج کی۔ مگر میں نے اس کی تصیح پھر اوسی اخبار میں نہیں دیکھی علم الناس عموماً آپ کی عمر ۶۶ یا ۷۰ سال ظاہر کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ پیشگوئی غلط نکلی۔

۲۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بعیت نہیں کی نہ میں اون احمدیوں میں سے ہوں۔ کہ جن کی شہادت کو مبنی برحسن عقیدت خیال کیا جاوے۔ پس میں ایک شہادت دینا چاہتا ہوں۔ جس کو ایک ایسے شخص کی شہادت سمجھنا چاہیئے۔ جو کسی جنبہ داری سے متاثر نہیں۔

میں مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا شاگرد ہوں اور جس قدر تھوڑی بہت تحصیل علم دین میں نے کی اوس کا اکثر حصہ صاحب موصوف سے پایا۔ اور مولانا صاحب موصوف کے تلمیذ عزیز ہونے کی مجھے سعادت حاصل ہے سنہ ۱۸۹۱ء میں جو مباحثہ مابین مولانا صاحب موصوف اور مولانا مولوی نور الدین صاحب بمقام لاہور بمواجہ مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی اور قاضی خلیفہ حمید الدین صاحب لاہوری جلسہ عام میں متعلق وفات مسیح علیہ السلام ہوا تھا۔ اس میں کاتب روئداد جلسہ میں تھا۔ اور مجھے خود مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کام پر مامور فرمایا تھا اس روئداد کو اونہوں نے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا اور ایک نوٹ اس رسالہ میں میری نسبت دیا تھا۔ جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔

”یہ علی گڈھ کالج میں بی۔ اے کلاس کے طالبعلم ہیں اور ہمارے تلمیذ عزیز ہیں۔ او علہ اللہ الی ما یتمناہ“

اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں شروع سے دعوے حضرت مرزا صاحب کی نسبت مخالفانہ دلچسپی لینے والا شخص ہوں۔ لیکن بایںہمہ میں حق کو چھپانا نہیں چاہتا۔

۳۔ سنہ ۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں جب حضرت مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنے دعوے کے متعلق اونہوں نے مباہلہ عام علماء دہلی سے کرنا چاہا تو وہ کسی نواب صاحب کے مکان پر فروکش تھے۔ میں بھی مجلس مباہلہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے علی گڈہ کالج سے رخصت لیکر آیا۔ مباہلہ تو نہ ہوا۔ کیونکہ علماء نے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وہ شرط پوری نہ کی جس پر حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے تھے یعنے یہ قبل از ابتہال آپ کا دعوے سن لیا جاوے۔

مگر میں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا۔ میں نے آپ سے بہت سوالات کئے اور جوابات پائے میں تنہائی میں آپ سے ملا تھا۔ میں نے اوس وقت آپ سے یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کی عمر اب کیا ہے تو مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ آپ نے ۴۹ یا ۵۰ سال بتائی تھی۔

اس حساب سے ... جناب مرزا صاحب

فوت ہوئے۔ تو آپ ... زا رپائی

پس ... ثابت ہوا

۴۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء میں بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں ۷۰ سال کا ہوں۔ اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں۔ پھر دوسرے موقعہ پر ان ایام میں میں نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ میں بالکل لڑکا تھا جب وہ طلب پڑھا کرتے تھے اور جوان عمر تھے۔ مجھ سے ۸ یا ۹ سال بڑے ہوں گے۔ اس تخمینہ میں جہاں ۸۔ ۹ سال بتائے گئے ہیں وہاں ۹۔ ۱۰ بھی ہوسکتے ہیں۔ لیکن کچھ ہو۔ مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی

ثمانین حولاً او قریباً من ذلک

کی پوری صداقت ہوتی ہے۔

ھذا ما اقول صادقاً و علیم بذات الصدور

والسلام۔ خاکسار ملک محمد دین۔ افسر انہار

(ریاست بہاولپور)

یسوع کی بعض حلیم بھیڑوں کی کارستانیاں

ایک شخص نے فورن تخرج

کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ وہ کوئی جنگی لمبانیا شہدا [illegible] نہیں ہے جس سے خدا اپنے بندوں سے انتقام لیتا ہے بلکہ وہ آفتاب کی روشنی پانی کے بخارات پر پڑنے سے پیدا ہوتی ہے اس پر وہ شخص روم میں قید کر دیا گیا اور اسی حالت قید میں مر گیا مرنے کے بعد پادریوں نے اسکی لاش قبر سے نکال کر آگ میں ڈالدی اور اس کی تمام کتابیں بھی پھونک دیں۔

ایک محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ اس علم اور فلسفہ کا مقابلہ کرے جو ابن رشد کے شاگردوں کے ذریعے جنوبی فرانس اور اٹلی میں پھیلتا جاتا تھا اس نے سنہ ۱۴۸۱ء اور سنہ ۱۴۹۹ء کے درمیان (۱۰۲۲۰) اشخاص کو اس محکمہ نے پھانسی دی اور (۹۷،۰۳۲) اشخاص کیلئے مختلف سزائیں تجویز کیں۔ سزا دینے کا قاعدہ یہ تھا کہ جن لوگوں پر تہمت لگائی جاتی تھی انکو خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے یہاں تک تکلیف دیجاتی تھی کہ وہ اپنے الزام کا اقرار کر دیتے تھے اقرار کے بعد انکی نسبت محکمہ سزا کا حکم صادر کرتا تھا سنہ ۱۵۱۳ء میں لاتران کے پادریوں نے بالاتفاق قرار دیا۔ کہ جو شخص ابن رشد کے فلسفہ کا مطالعہ کرے اُس پر لعنت کی جائے مگر رشدانیوں پر پادریوں کی لعنت کا کوئی اثر نہیں ہوا ابن رشد کی کتابیں کسی نہ کسی طرح اون لوگوں کے پاس پہونچ جاتی تھیں جو ابن رشد کے خیالات کے شیدا تھے محکمہ تفتیش نے رفتہ رفتہ ہر جگہ سے رشدانیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا اور ان کو خوفناک سزائیں دیں پادریوں کے سامنے مغفرت کے

[illegible]

ام المفتی

زکوٰۃ ۱۵۰ دو ماہ بعد حساب کر کے سال کی زکوٰۃ دی جائے جائز ہے اور ان دو ماہ کا حساب پہرا گلے سال مین کر دے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے واسطے خاص کر کے کوئی مہینہ مقرر نہ فرمایا۔

تصویر ۱۵۱ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کا رکہنا ہرگز پسند نہین کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہین۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کریگا

صدقہ فطر ۱۵۲ صدقہ فطر کن لوگون پر دینا واجب ہے اور کیا مساکین گروہ پر بہی صدقہ فطر واجب الادا ہے۔ اور مساکین مین کون کون لوگ شامل ہین۔

جواب مین حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ صدقہ فطر بموجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا نادار ہے۔ کہ اوس کو ممکن نہین۔ تو لا یکلف اللہ نفساً کے ماتحت ہے۔ مسکین وہ ہے جو کام نہین کر سکتا۔

قضاء شدہ روزے ساتہہ ہی رکھنے ضروری ہین یا بعد مین رکھے جا سکتے ہین ۱۵۳ مریض اور مسافر کے لئے قضاء رمضان علی الاتصال ضروری نہین جب چاہے بتدریج عدت کو پوری کرے۔ جولائی کے روزے دسمبر مین رکہہ سکتا ہے یہی شرع اسلام کا حکم ہے۔ یہی معمول امام کا ہے۔

حضرت مسیح موعود پر کسطرح درود پڑہنا چاہئے فرمایا۔ علی آل محمد مین خلفاء محمد کا دہیان کرلین اور مسیح و مہدی خلفاء مین ہے۔

بچہ کے بالون کے برابر چاندی صدقہ دینا ۱۵۴ ایک شخص کا خط آیا کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ بچے کے بال اترواتے وقت اس کے بالون کے برابر چاندی تول کر صدقہ دی جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جائز ہے اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔

شعر و سخن

نظارہ بازی

(از جناب ثاقب صاحب)

اے نظرباز بدنظر صد آہ
کردیا تونے اپنا حال تباہ

تو ہے ہشیار اسپہ سودائی
خوبی و حسن کا ہے شیدائی

دل کے ہاتہون جو پائمال ہو تو
مردہ حسن خط و خال ہو تو

تیرا دل ہے کہ رند ہرجائی
آنکہہ ہے یا کہ مست خودرائی

یہ تیرا دل تجہے ڈبوئے گا
دین و دنیا سے تجکو کہوئیگا

یہ تیری آنکہہ خون رلائیگی
سینکڑون ہی کنوئین جہنکائیگی

تیرے خلخال کی سنی جہنکار
بہاگئی تجکو خوبی رفتار

دل پر اضطراب اوچہلنے لگا
جانیوالے کیسا تہہ چلنے لگا

لڑگئی آنکہہ دل شکار ہوا
ناوک غم جگر کے پار ہوا

ہاتہہ سے اپنے دل کو دے بیٹہا
غم دل مفت مین تو لے بیٹہا

یہ اثر ہے نگاہ تازی کا
یہ ثمر ہے نظارہ بازی کا

وہ نہ تہا حسن ایک دہوکا تہا
ٹہوکر جینے کے لئے تماشا تہا

آب سمجہا سراب کو تونے
آفتاب ایک تاب کو تونے

آگیا تو جو نفس کے دم مین
پڑ گیا آتش جہنم مین

سوز فرقت مین جل رہا ہو تو
دل کے کہنے پہ چل رہا ہو تو

تیری ہوتین جو نیم باز آنکہین
کرتین گہائل نہ فتنہ ساز آنکہین

بند کر آنکہہ چشم دل وا کر
چشم دل سے تو اوس کو دیکہا کر

دیکہہ کہ جس کو نور ہو دل مین
معرفت کا سرور ہو دل مین

حسن جس کا ہے چشمہ خوبی
جسمین صدگونہ شان محبوبی

وہ خدائے جہان سراسر حسن
وہ شہ حسن جس کا چاکر حسن

حسن و احسان کی پناہ ہے وہ
مہ جبینون کا سجدہ گاہ ہے وہ

اوس کو دیکہو تو ہر کہین ہو وہ
جو نہ دیکہو کہین نہین ہے وہ

حسن اور عشق کی بہار ہے وہ
گل و بلبل مین آشکار ہے وہ

جلوہ حسن آفتاب اوس سے
گوہر پر ضیا کی آب اوس سے

بات ثاقب کی مان او نادان
مرکے دیکہہ اوسپہ جو ہے جان جہان

تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی! تجہہ پہ قربان ہے زر نقد جہان
تو نہین حاصل تو گنج شائگان ہے رائگان

تو ہی تو جان ہے خلق کی روح و روان
تو نہین تو دن کا میہمان

تنگدستی گو ہے غا
غم سنائے کے لئ

رو ڈہہ جائے جس سے تو کون اس کی غمخواری کرے
چہوڑ بیٹہے جس کو تو کون اس کی دلداری کرے

چارہ غم یا دوا لے درد و بیماری کرے
اشک غم آکر بہائے نالہ و زاری کرے

دوست دشمن کی نہین پروا اگر تو یار ہو
درد و غم کا کچہہ نہین غم تو اگر غمخوار ہو

تجہہ سوا اے یار سیمین سیم و زر کچہہ بہی نہین
تجہہ سوا اے لب لعل لعل و گہر کچہہ بہی نہین

تجہہ سوا اے پر ہنر فضل و ہنر کچہہ بہی نہین
اے پری رفتار تجہہ بن بال و پر کچہہ بہی نہین

کہوکے تجہہ سا نازنین انسان پا سکتا نہین
اس جہان مین پہر کسی کے ناز اٹہا سکتا نہین

پیرو برنا کے بہت کچہہ تجہہ سے ہین راز و نیاز
تیرے دم سے پر اثر ہے ہر کہ و مہ کی نماز

ہے فقط تیری بدولت دیدۂ نظارہ باز
قوت و طاقت سے تیری تیز ہین دندان آز

تیری جیسا ڈہونڈ کر دیکہیں کوئی ہمدم نہین
تو نہ ہو ہمدم اگر دم بہر مین گویا ہم نہین

تندرستی کو تو پہلو مین بٹہادے اے خدا
مژدہ راحت ذرا مجہہ کو سنادے اے خدا

دل سے غم ناتندرستی کا مٹادے اے خدا
بادۂ صحت کا اک ساغر پلادے اے خدا

قابل رحم اور مضطر ثاقب بیمار ہے
رحم کر اس پر کہ وہ اک بندۂ ناچار ہے

ڈاک ولائت تازہ ڈاک ولائت مین ہمارے پاس وہ کتاب پہونچگئی ہے جس کا ذکر ہم اخبار بدر مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء مین کر چکے ہین اور جس مین یسوع مسیح کے صلیب پر نہ فوت ہونے بلکہ صرف غش کہا کر بے ہوش ہونے کی خبر ایک پورانے کاغذ سے دستیاب شدہ درج ہے اس کا مفصل حال انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار مین درج کیا جاویگا۔ کتاب کی قیمت ۲ روپے ہے۔ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہین تو ہماری معرفت منگا سکتے ہین۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے موہنہ سے جو بات نکلی تہی وہ کیسی سچی ثابت ہو رہی ہے اس کتاب کے چہاپنے والی کمپنی احمدی نہین ہے بلکہ ممکن ہو کہ اوس کو یہ خبر بہی نہ ہو کہ اسکی تصدیق ایک ملہم اللہ کے ذریعہ

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپکے والد کا نام حارث ہلالیہ تہا آپ خالد بن ولید مشہور اسلامی جرنیل اور فاتح کی رشتہ مین پھوپھی اور حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن کی خالہ ہین ۔ سنہ ۷ھ مین جبکہ مکہ فتح ہوا تو آپ کا خاوند ابی الدہم بن عبد العزیٰ مرچکا تہا اور اس وقت آپ کی عمر ۱۰ سال کی تہی ۔ تو آپ کا نکاح آنحضرت سے ہوا ۔ ابو رافع اس نکاح مین سفیر تھے اور یہ نکاح بمقام سرف مین جوکہ مکہ سے ، میل ہے ہوا ۔ وہین حضرت میمونہ نے سنہ ۵۱ھ مین وفات پائی ۔ چہہ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین ۔ یہ آنحضرت کی سب سے آخری بیوی تہین جن کے بعد آپ نے پہر کسی سے نکاح نہین کیا ۔

اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام حارث بن ضرار تہا ۔ جو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تہا ۔ لڑائی مین اسیر ہوکر ثابت بن قیس صحابی کے حلقہ مین آئین ۔ جنہون نے بباعث کبر سنی حضرت جویریہ کے اون کو مکاتب کر دیا ۔ یعنے زر جرمانہ تجویز کر دیا جس کے ادا کرنے پر وہ آزاد ہو سکتی تہین آپ آنحضرت صلعم کے پاس زر چندہ حاصل کرنے کے لئے آئین اور اپنا مسلمان ہونا بہی ظاہر کر دیا ۔ آنحضرت نے کل رقم جرمانہ اوسے دیدی ۔ جس کے بعد آپ کا نکاح آنحضرت سے سنہ ۵ھ مین ہوگیا ۔ جب صحابہ کو یہ معلوم ہوا تو اونہون نے اس سبب سے کہ اسیران جنگ اب آنحضرت کے سسرال بن گئے ہین سب اسیران جنگ کو جو سو سے زیادہ تھے آزاد کر دیا ۔ اس طرح یہ نکاح بنی آدم کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا ۔ آپنے سنہ ۵۶ھ مین بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا ۔ جب عمر آپکی ۶۵ سال کی تہی ۔ مروان حاکم مدینہ نے جنازہ پڑہایا ۔

اُمّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ سبا یائے خیبر مین سے ہین اور حی بن اخطب سردار یہود خیبر کی بیٹی تہین اون کی پہلی شادی کنعانہ نام ایک رئیس یہود سے ہوئی تہی ۔ جنگ خیبر مین اپنے باپ اور خاوند کے مرجانے کے بعد اسیران جنگ مین قید ہوکر آئین اور مدینہ پہونچکر مسلمان ہوگئین اس لیئے سنہ ۷ھ مین آن حضرت نے انسے نکاح کرلیا ۔ اور چہہ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین اور آنحضرت کے انتقال کے بعد ۴۰ سال زندہ رہکر سنہ ۵۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عمرؓ نے آپ کا جنازہ پڑہا آپ سے دس حدیثین مروی ہین

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

مسماۃ جنت ۔ سورج گدڑہ
〃 بطولا ۔ 〃 〃
نور الدین ۔ 〃 〃 〃
پیر محمد صاحب تلونڈی بہنڈران ضلع سیالکوٹ
محمد ہاشم گوبیکے گجرات
نیدہ علی ۔ چہاونی لاہور
مسمات رحم بی بی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
یعقوب علی صاحب آگرہ
حمید الدین صاحب 〃
عمر الدین صاحب ملوچیت ضلع سیالکوٹ
عبد الغفور صاحب سانبھر
محمد معظیم خان ۔ محلہ ڈہولیوال لودیانہ
بہریدہ ۔ ڈیرہ ضلع ہزارہ
نور احمد صاحب اورجہ شاہپور
فتحدین صاحب شیخپور گجرات
محمد ابراہیم صاحب شیخ ضلع جالندہر
بہرام خان تہکال پشاور
مسماۃ رسول بی بی اورجہ شاہپور
مسماۃ زینب بی بی 〃
مسماۃ غلام 〃

اختر علی صاحب گدٹ انسپکٹر بہاگلپور
علیلی ۔ 〃 〃 〃
اسمٰعیل صاحب 〃 〃
ایوب ۔ بہاگل پور
میمونہ 〃 〃
بی بی حلیمان خاتون 〃 〃
بی بی احرج 〃 〃
نور الحسن 〃 〃
یوسف 〃 〃
بی بی خدیجہ 〃 〃
شیخ عبدل ۔ بہاگل پور
محمد 〃 〃
معراج الدین سنٹری انسپکٹر شملہ
غلام محمد صاحب شیخپور گجرات
والدہ سردر شاہ داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ
فضل احمد ۔ پنڈی رام گجرات
نظام الدین ۔ گجرات مال ملاکند بازار
حشمت علی سپاہی گجرات
محمد خان نمبردار ۔ دوالمیال
خدا بخش صاحب بہیرہ
مسماۃ بی بی اورجہ شاہپور
صاحب سکینہ 〃
〃 〃

میران بخش صاحب کہوکر متصل کپورتھلہ
احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر سرگودہ
غلام محمد صاحب پہلور ضلع جالندہر
ابو الاحمد صاحب چنگازی بہاگلپوری
عبد الرحیم ڈار ۔ اسلام آباد کشمیر
عبد الظفر 〃 〃 〃
منشی محمد جو 〃 〃 〃
غلام حیدر نمبردار فتحپور سرگودہ
سندہی ۔ نند احمد ضلع ہوشیارپور

غلام حبیب نزہال سیال ضلع ملتان
چراغدین صاحب جیوال ریاست جموں
نبی بخش 〃 〃 〃
لال دین 〃 〃 〃
عمر حیات 〃 〃 〃
مسمات بیگم ۔ دیگیان ضلع ہزارہ
میر محمد صاحب ۔ ضلع شاہپور
مسماۃ راج بی بی 〃 〃
نور احمد صاحب مہلو ضلع ا...
امام الدین ۔ و ہریوال ضلع ...

رسید زر

۱۱۶۶ ۔ مولوی محمد علی صاحب ۱۲
۱۷۰۹ ۔ سید غلام صمدند عا
۱۰۱ ۔ نور احمد صاحب ۱۰
رسول بخش صاحب لاہور ۸
۱۵۴۴ ۔ میان عبد اللہ ۱۰
۱۸۶۹ ۔ غلام محمد صاحب للعہ
۸۹۰ ۔ عبد الحکیم صاحب ۶
۱۱۸۳ ۔ نذیر محمد صاحب عا ۸
محمد علی صاحب ۱۷۵۴ ۸
۱۷۷۳ ۔ جلال الدین عا

۱۵۶۶ ۔ محمد شاہنواز ۶
۲۱۰۳ ۔ جلال الدین صاحب للعہ
محمد شفیع صاحب لودیانہ ۔
۱۲۳۴ ۔ عبد الرزاق صاحب عا ۸
۱۸۵۴ ۔ میان عبد الولی للعہ
۱۸۰۱ ۔ عبد الحی صاحب ۶
۹۸ ۔ حاکم علی صاحب ۱۰
منشی اللہ دتا صاحب ۱۲
۱۵۱۱ ۔ رحیم بخش صاحب ۱۲

المخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اس جگہ بود و باش رکہین گے ۔ فی الحال بالکل مجرد ہین ۔
خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو ۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین ۔ بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب وجوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار پیغام ہو

...ی خبریں

...ے کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر بڈ متوفی
...ار نے ۱۲۰۰ روپیہ کی مدد دی ہے ۔
...ار) میں موجودہ ٹیکس مکانات کی جگہ نہیں
...م اناسرکار نے نہیں مانا ہے ۔
...ے موضع ریلیتہ میں ۲۰ بنگالی ڈاکوؤں نے لوٹ مار
...اسے مسلی بختے شریف تعلیم یافتہ ۔
...تیبوں کا داخلہ برطانیہ اعظم وکینیڈا میں بند کیا
...صدر منہ کی بیماری میں مبتلا ہیں ۔
...ت کے چاروں انگ سے ہر روز ہزارہا لوگوں
...نب سے بیشمار ڈیپوٹیشن پیش ہو رہے ہیں ۔
...تہ پوسٹ آفس میں وی پی کا جدید انتظام
...اہ سے چلا آتا ہے ایسا ناقص اور گڑبڑ انگیز
...رف پبلک کارخانہ دار اور تاجران ہی
...بلکہ سنتے ڈاک کے ملازمان بھی بہت
...تے ہیں اور ان کا کام بہ نسبت سابق کے
...ہے اور پیچیدگی کی ترقی نمایاں ہے ۔ اس
...وی پی بھیجنے والوں کو کچھ سر پیر نہیں
...اور متواتر غلطیاں پیش آ رہی ہیں ۔ حال
...کے پوسٹ آفس میں اسی بد انتظامی
...مادہ صند کی وجہ سے سولہ ہزار روپیہ کے
پتہ لگایا گیا ہے جو چٹھی رسان نے کیا ہے
...کہ اس بھاری غبن کا پتہ محض اتفاق سے ہوا
...جب یہ مخفی کہ یہ خرابی جلدی نوٹس میں آئی ۔
...انگریزی تعلیم کے لئے جو گارڈن
...صاحب کی قابل قدر کوشش سے
...یا تھا بڑی خوبی سے چل رہا ہے اور
...ہ رپورٹ کے اس کی مالی طمانیت

...ل کی کل آمدنی بیس ہزار پونڈ یا تین لاکھ
منجملہ اس کے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ
...منٹ سے ہے ۔ اور آٹھ ہزار
... لاکھ بیس ہزار روپیہ) سرمایہ کے منافع
...ے وصول ہوا ۔ حضور لارڈ کچنر

نے اس کالج کے لئے اپیل کر کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ بہم پہنچایا تھا ۔ منجملہ اس کے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ بنک میں جمع ہے اور باقی ۳۵ ہزار پونڈ یا سوا پانچ لاکھ روپیہ عمارات کی تعمیر اور کالج کے سامان کی آراستگی پر خرچ کیا گیا ہے ۔ یہ کالج لارڈ کچنر صاحب فاتح خرطوم کی مہربانی کی نشانی ہے اس میں عربی زبان کے ساتھ علوم انگریزی کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور اہل سوڈان میں اس کالج کی بڑی قدر کیجاتی ہے ۔

حضور امیر کابل نے بتحریک سردار نصر اللہ خان ایک پوسٹ کارڈ نافذ کیا ۔ قیمت ایک آنہ ڈبل ہے ۔

حیدر آباد دکن میں جو مدراسی چلتی ٹرین میں ... ۔ ۔ ۔ تھا ۵ سال کے لئے جلا وطن ... کیا گیا ہے ۔

جمعرات صبح کو درمیان مصطفےٰ آباد و براره دو مسافر ٹرینوں میں تصادم کا حادثہ ہو گیا ہے ۔

بمبئی میل کی آپ اور ڈون ٹرینیں تھیں ڈون ٹرین کا تمام انجن سٹاف ہلاک ہو گیا ۔

ایک بنگالی قیدی جزائر انڈمان سے بھاگا سمندر میں پکڑا گیا ۔ تختہ پر سوار تھا ۔

ٹرانسوال میں ہندی لوگ اب بلا چون چرا اگر کے رجسٹری کراتے ہیں ۔ ۸ ہزار رجسٹر ہو چکے ۔

حکام ٹرانسوال نے ایکہزار ہندوستانیوں کی درخواستیں بابت رجسٹریشن خارج کیں یا ... ایک کو جانا کے فرینچ علاقہ صنوبی میں چھ دیسیوں کو بجرم نمک حرامی پھانسی ہوئی و دو کو لمبی قید ۔

گورنمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کو ۲۱ کیس ہزار ... لانہ امداد ملتی ہے اور پچھلے دلوں مجلس سنڈیکیٹ نے ایک جلسہ میں قرار دیا کہ لوکل گورنمنٹ سے مزید امداد کے لئے درخواست کیجائے ۔ اس کہ علاوہ رقم مذکور کے گورنمنٹ کے لئے اور پچاس ہزار روپیہ فرمائے اور اس کے علاوہ جہلم یا چناب کی نو آبادیوں میں جس طرح اوروں کو نہری زمین کے مربعے دئے جاتے ہیں اُسی طرح کچھ مربعے اراضی کے یونیورسٹی پنجاب کو بھی عطا کئے جاویں جن کی آمدنی سے یونیورسٹی کی مالی ضروریات کا بیڑہ پار ہو جاوے گا ۔ اس عرضداشت میں گورنمنٹ عالیہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا جو ساڑھے اکیس ۲۱ ہزار روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے پنجاب یونیورسٹی کو دیا جاتا ہے آیا وہ کسی خاص شرط پر دیا جاتا ہے یا کہ یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ اس رقم کو جیسے مناسب سمجھے اپنی مرضی سے خرچ کرے ۔ اس کے جواب میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر افسوس کرتے ہیں کہ خزانے کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ مزید امداد کی درخواست پر غور کیجائے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ فیسوں کی شرح اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے ۔ کہ یونیورسٹی کی آمدنی میں معقول ترقی ہو چنانچہ ترقی خاطر خواہ ہے ۔ پھر حضور ممدوح نہیں سمجھ سکتے کہ مزید امداد کیوں چاہی جاتی ہے ۔ درخواست میں چاہا گیا تھا کہ نو آبادی انہار میں زمین کے مربعے دئے جائیں ۔ اس کو حضور لفٹننٹ گورنر اصول کے برخلاف سمجھ کر منظور نہیں کر سکتے ہیں ۔ حضور لفٹننٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں کہ یونیورسٹی ہرگز مجاز نہیں ہے کہ ۲۱½ ہزار روپیہ کی سالانہ امداد کو جس طرح چاہے خرچ کرے بلکہ یہ رقم خاص اس لئے منظور کی گئی اور دیجاتی ہے کہ مشرقی علوم کی تربیت اور ترقی پر خرچ کیجائے ۔

امسال کالج پارٹی نے ۴۶ + ۴۰ ہزار اور چھوڑوالی سماج نے ۱۷ + ۲ ہزار روپیہ جمع کیا ہے ۔

آسٹریا نے ... ہٹ دھرمی اور خود غرضی سے ٹرکی کے صوبجات ہرزیگوینا اور بوسینیا کو اپنی قلمرو میں ملا لیا ہے ۔ لیکن باشندگان ٹرکی نے اہل آسٹریا کو اس بے ایمانی کے عوض میں سبق دینے کا جو طریق اختیار کیا ہے اُس کی قدر تعریف کیجائے کم ہے ۔ تمام ترکوں نے ... ہے کہ آسٹریا کا تیار شدہ مال بالکل خریدنہ

سٹرین جہازوں پر مال روانہ نہ کیا جائے ۔ اور نہ ان پر کوئی ترک سوار ہو ۔ اس بائیکاٹ

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور سب سے [illegible] وقت مخالفوں کی کتابوں کو مع [illegible] سیف چشتیائی در ہ [illegible] غائت [illegible] زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا [illegible] میں پڑھتے پڑھتے دل سے تواجد اور تواقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کردی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مومن اس کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اس میں وہ الہامات درج ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے ذخیم کاغذ پر نہایت خوش خط و اعلیٰ چھپی ہے۔
قیمت بے جلد صہ ر اور مجلد صہ ۱۲ر۔ لیکن خریداران کو [illegible] رعایت سے دی جاوے گی۔

درثمین — حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۶ر مجلد ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) کی تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ – قیمت ۸ر مجلد منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب – ہندی نظم – نہایت دلچسپ و [illegible] غرض [illegible] کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت [illegible]

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی [illegible] صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی [illegible] عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ شہید مرحوم کی شہادت کے [illegible] ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے اس سے [illegible] کوئی گمان نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے یہ مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر ہیڈ ماسٹر [illegible] نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانے میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت غلامی ۳ر اور عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ – اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں – نہایت دلچسپ – خود حیرت کی عبارتوں کو اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے – قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب – قیمت ۴ر

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا [illegible] – قیمت ۴ر

نظم [illegible] – قیمت ۱ر

کامن احمدی — (الہ آباد والے) قیمت ۱ر

کامن احمدی — (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۱ر

لیکچر جہرہ شنگہ — ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم کا یہ لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

سیر پنجاب — [illegible] نہایت عمدہ معلومات [illegible] ہیں۔ قریباً پانسو صفحہ کی کتاب۔ قیمت [illegible]

عیسائی مذہب — عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

الہام الصدق — پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف سے ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر – مجلد منگوائیے۔

معیار [illegible] — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم – [illegible] قیمت ۱ر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی موم یائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں جس کے اجزا رکھنی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع تنگی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تخمہ خیت فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ نفثت سنگ گردہ و مثانہ [illegible] البول۔ سیلان منی۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ [illegible] تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر کوئی طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک تولہ ۵ر دو تولہ ۱۲ر اور پانچ تولہ (للعما) ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۰۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں کو بھی (مثل سیف چشتیائی درہ درانی عشرہ کاملہ) مقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیتہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم در سورۂ نور کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے۔ [illegible]

میں [illegible] پڑھتے وقت ہے کہ تواجد اور

تواقعی کچھ ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ کر دی گئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب بھی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مدعی کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اس میں وہ الہامات درج ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوش خط و اعلیٰ چھپی ہے۔

قیمت بے جلد صہ اور مجلد صہ ۱۲ لیکن خریداران کو رعایت دی جاوے گی۔

درثمین — حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) بے جلد ۶ مجلد ۸

شری نہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲۔ قیمت ۸ جلد منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ ہندی نظم۔ نہایت دلچسپ و عجیب و غریب [illegible] جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی [illegible] صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی [illegible] عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ شہید مرحوم کی شہادت کی [illegible] ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے اس [illegible] کہ ایسا گمان نہیں ہیں۔

قیمت صرف ۱

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے یہ مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۱ اور عصمت انبیاء ۲

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں۔ نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں کر اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا [illegible]۔ قیمت ۴

نظم [illegible] — قیمت ۱

کاسر احمدی (الہ آباد والے) قیمت ۱

کاسر احمدی (مولوی غلام رسول والے) قیمت ۱

لیکچر لاہور — ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم کا یہ لیکچر قابل دید ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت صرف ۱

سیر روحانی — [illegible] نہایت عمدہ معلومات [illegible] قریباً پانسو صفحہ کی کتاب۔ قیمت [illegible]

عیسائی مذہب — عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ جس کا صلیب بچکر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱

[illegible] — پنجاب کے مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف سے ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ جلد منگوایئے۔

معیار [illegible] — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم۔ [illegible] کی شناخت کے بارے میں۔ قیمت ۱

سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں جس کے اجزا مخفی رہیں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریفیں طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع تنکی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تحلیل رطوبت فساد بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ [illegible] البول۔ سیلان منی۔ بواسیر اوجاع مفاصل وغیرہ [illegible] تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر کوئی طور سے انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شئے ہے قیمت ایک تولہ ۱۵ دو تولہ ۱۲ اور پانچ تولہ (للعہ) ہے ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی محصولڈاک بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر